رجسٹرڈ ایل ۲۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور مسیح کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

چودھویں کا ہے
فیض ہے یہ ... احمد کا

اے جہاں منتظر تو شنیدی کا مژدہ دلستاں
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

اللّٰہ

نمبر ۱ | بابت | سنہ ۶ | جلد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ... مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست ... بادۂ عرفان ما از جام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن ... جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ... زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ... وصل دلدار ازل بے او محال
از ملائک وز خبر ہائے معاد ... ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
معجزات و ہمہ حق اندر است ... منکر آں مورد لعن خدا ست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ... ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

اندریں دین آمدہ از مادریم ... ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں رسولے کش محمد ہست نام ... دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام ... ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ... آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست ... ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است ... منکر آں مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقیں ... آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
یکدم از دوری ازاں سرکش شتاب ... نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں یعنی تعدید کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ سہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

پھر اسکے بعد آپ سب حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور ۱ دسمبر ۱۹۰۸ء تک ... سال ہو گئے جبکہ ... یہ مضمون لکھا گیا تھا ... چہاردہم سال کی یادگار ہے جو آپ کی فتح و نصرت کا زمانہ ہے طبع ہوا

www.aaiil.org

البدر

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

حضرت مسیح موعود بہ حیثیت کرشن

اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے کرشن اوتار ہونیکا بادی النظر میں ہر ایک کو اچنبا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر غور اور فکر کی نظر سے اسے دیکھا جاوے تو یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہوگا کہ اس زمانہ میں ان تمام راستبازوں کے اوتار کی ضرورت ہے جو کہ موجودہ اقوام کے کسی زمانہ میں عظیم الشان مصلح گذرے ہیں۔ یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے جس میں ہر ایک علم اور فن کے کمالات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک شے کی حقیقت معلوم ہو رہی ہے اور زمین کی کیفیت کی تحقیق کیلئے صرف اپنی عزیز اوقات ہی کی قربانی نہیں کیجاتی بلکہ بیدریغ مالوں کو پانی کیطرح بہایا جاتا ہے اور صرف مالوں پر ہی بس نہیں بلکہ عزیز جانیں بھی قربانی کی جارہی ہیں جیسے کہ معلوم ہوگا۔ کہ قطبین اور وسط افریقہ کی تحقیقات کیلئے کئی قافلہ جاکر سمندر اور بر اعظم کی بھینٹ ہوچکے ہیں اور زمین کو کھود کھود کر اسکے اندر کے خزانہ باہر نکالے جارہے ہیں بس جبکہ ارضی تحقیقات کی یہ حالت تھی تو روحانی سلسلہ جو کہ جسمانی سلسلہ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے ضرور تھا کہ سنت اللہ کے مطابق اسکی بھی حقیقتیں دنیا پر منکشف ہوتیں اور جو جو لوگ اس عالم روحانی کے فلاسفر اور برگزیدے ہیں انکی اصلی نقشے اور کمالات اصل عالم پر ظاہر کئے جاتے۔ جیسے کہ علم طبقات الارض اور علوم سماوی کی نسبت سی دور از قیاس باتیں تجویز کیجاتی تھیں جیسا کہ زمین کی نسبت کہا جاتا تھا۔ کہ اسکا قیام ایک گائے کے سینگ پر ہے۔ اور جب وہ تھککر اپنا دوسرا سینگ بدلتی ہے تو اسوقت زمین کو زلزلہ آتا ہے اور آسمان کی نسبت کہا جاتا تھا کہ یہ ٹھوس شے ہے اور چاند کی نسبت بیان کیا جاتا تھا۔ کہ اسکی ماں اسکے اندر بیٹھی چرخہ کات رہی ہے اور اب دوربینوں اور علوم و فنون کے ذریعہ سے ان تمام خیالات کا لچر اور پوچ ہونا ثابت ہوگیا ہے۔ ایسے ہی ضرور تھا۔ کہ گذشتہ راستبازوں کی نسبت جنکا زمین اور آسمان کی طرح انسان کی روحانی قیام کے لئے وجود ضروری تھا اور ہے جو جو غلط روایات بیان کیجاتی تھیں ان سب کا قلع قمع کیا جاتا اور ایک شخص ان تمام کا بروز ہوکر ان کے حقیقی نور کی روشنی سے دنیا کو منور کرتا۔

اسمیں شک نہیں کہ ازمنہ سالقہ میں ہر ایک قوم اور گروہ میں خدا تعالے نے رسل الگ الگ ظہور پذیر ہوتے رہے لیکن چونکہ دنیا کی آخری دور میں طرح طرح کی ایجادوں اور کلوں اور ریل اور تار اور سٹیمروں کے جاری ہونے اور مطبع اور کاغذ کی کثرت سے مختلف بلاد اور امصار نے ایک ہی محلہ کے مکان میں ہوجانا تھا۔ اور بذریعہ اخباروں و رسالوں اور تصنیفات کی ارزانی کے تبادلہ خیالات کی آسان ترین راہیں نکل آنی تھیں۔ اسلئے ایک ہی مصلح اور ریفارمر تمام دنیا کے لئے کافی ہوسکتا تھا۔ چنانچہ اسی لئے ایک عظیم الشان نبی محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث کئے گئے۔ جو کہ ان کل راستبازوں اور ہادیوں اور رسولوں کی روحانیت کے رنگ سے مزین تھے جو آپ کے زمانہ سے پیشتر ہر ایک امت اور قریہ میں گذر چکے تھے اور آپکو ایسی جامع تعلیم دیگئی جس میں ہر ایک گروہ اور امت کی اصلاح کا مواد موجود ہے چنانچہ آپ نے ان تمام رسولوں کو ان تمام الزاموں سے بری کیا۔ جو کہ انکے مخالف اور مکذب معاند اور خود ان کی گمراہ امت غلط فہمی سے ان پر لگا لی تھی۔ اگر دیگر امتوں میں یہ قابلیت اور مادہ ہوتا کہ وہ خدا کی طرف سے ہدایت کا فخر حاصل کرسکتے۔ تو ضرور تھا کہ مثل سابق کے ان میں بھی مامورین اور مرسلین پیدا ہوتے۔ اور خدا سے تائید یافتہ ہوکر وہ اپنے اصل ہادی کی تعلیم کو قائم کرتے اور اسکی اتباع کی برکت سے لوگوں کے نفوس کا تزکیہ کرتے لیکن اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں کسی امت اور فرقہ میں سے کسی مامور من اللہ کا نہ پیدا ہونا اور امتوں کا گمراہ ہوکر در بدر بھٹکتے پھرنا اور نجات کیلئے کسی صراط مستقیم کا ہاتھ نہ آنا خود اس امر کی دلیل ہے کہ خدا تعالے نے انکے لئے ہرگز نہیں چاہا ہے۔ کہ انہی میں سے کسیکو اپنا فرستادہ اور مامور کرے اس تیرہ سو سال کے سکوت نے آنحضرت صلعم کی ذات مبارک کو کل دنیا کے لئے مصلح اور مامور من اللہ ہونے پر مہر لگادی ہے۔ اور اس لئے ضرور ہے کہ آپ کے زمانہ کے بعد۔ جو عظیم الشان خلیفہ آپ کی گدی پر جانشین ہو وہ بھی آپ کے کمالات کی طفیل تمام سالقہ برگزیدوں اور روحانی مصلحوں کا اوتار یا بروز ہو۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے یہ امر ضروری تھا کہ جیسے آپ نصاریٰ کیلئے مسیح۔ اہل اسلام کیلئے مہدی ہوکر مسیح اور مہدی کی نسبت جو غلو ہوا ہے۔ اس سے ہر دو کو پاک و صاف کررہے ہیں اور خود طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہوکر اپنے وجود پاک سے ثبوت دے رہے ہیں کہ دیکھو جو مسیح ہوتا ہے اس میں تو اس قسم کے عجز اور کمزوریاں ہوتی ہیں کہ وہ اپنی صحت پر بھی قادر نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ وہ خدا ہوسکے اور اپنی امن اور آشتی کی تعلیم سے ثابت کررہے ہیں کہ جو مہدی ہوتا ہے وہ کبھی جنگ اور خونریزی کو پسند نہیں کرتا۔ اور مہدی جیسے مصلح کیلئے جو جو خلاف شان کارروائیاں تسلیم کی گئی تھیں ان کے پاک وجود کو ان تمام آلائشوں سے پاک ثابت کردیا ہے ایسے ہی کرشن ہوکر یہ بھی انہی کا کرشن تھا کہ حضرت کرشن کی ذات پاک پر جو جو اتہامات اور الزامات عاید کئے گئے ہیں اس سے انکو بری کرتے اہل ہنود کی روایات پر اگر ہم غور کریں اور ان قصوں کو جو وہ حضرت کرشن کی نسبت بیان کرتے ہیں سچ باور کریں تو سوائے اسکے کہ کرشن جیسے پاک آدمی کو ایک فاسق آدمی قرار دیا جاوے اور کیا کہا جاسکتا ہے پس ہندوؤں کیلئے یہ ایک عجیب نعمت ہے اور خدا کا فضل ہے کہ ایک شخص جو کہ کیا تو اپنی ذاتی حسب نسب کے لحاظ سے کیا تو جماعت کے لحاظ سے۔ کیا اپنی پاک زندگی کے لحاظ سے۔ کیا اپنے خدا سے تائید یافتہ ہونیکے لحاظ سے۔ کیا اپنے دعوے الہام و وحی کے لحاظ سے ایک عظیم الشان انسان ہے۔ وہ خود کرشن بنکر حضرت کرشن کی عظمت اور جلال کو دنیا میں ظاہر کرتا ہے۔ اور بتلاتا ہے کہ کرشن تو ایسے ہوتے ہیں جیسے کہ میں ہوں نہ کہ ویسے جیسے تم بتاتے ہو۔ یہ ایک آسمانی تائید ہے جو کہ اہل ہنود کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اب دیکھیں کہ کونسی سعید قبول اور شقی رد کرتے ہیں۔

ایک رئیس نے نوکر کو قرآن کیسے پڑھایا

ایک متقی رئیس حضرت حکیم نورالدین صاحب کے مریدوں میں سے تھے ایکبار جب وہ اپنے محل سے نکلکر مسجد کو جانے لگے۔ نوراتے کا وقت تھا دربان ایک پورب کا باشندہ تھا۔ وہ اپنے مذاق پر گیت گا رہا تھا۔ رئیس نے اسسے پوچھا۔ کہ تمہاری نوکری یہاں کتنے گھنٹہ کی ہے اسنے کہا۔ کہ دو گھنٹہ کی تب رئیس نے ان دو گھنٹوں کو پانچ اوقات نماز میں تقسیم کردیا۔ اور کہا کہ کل سے تمہاری نوکری ان مختلف اوقات میں ہوگی۔ اتنے اتنے منٹ تمہیں پہرہ دینا ہوگا۔ یہ تجویز کرکے اسے صرف بسم اللہ اور اسکا ترجمہ بتلایا کہ بجائے گیت کے اسے کہتے رہو۔ وہ حسب الحکم اسی خوش الحانی سے کہتا رہا۔ جب رئیس نماز پڑھکر آیا۔ تو اسکے مقررہ منٹ گذر چکے تھے اسے رخصت دیدی۔ بعد ازاں اسکا یہی دستور رہا۔ کہ نماز کیوقت اسکا پہرہ ہوتا۔ رئیس جب باہر آتا۔ تو اسے ایک ایک کلمہ۔ مثل الحمد للہ۔ یا۔ رب العلمین۔ یا۔ ایاک نعبد۔ وغیرہ وغیرہ معہ ترجمہ بتلا جاتا اور نماز پڑھکر جب واپس آتا۔ تو اسے رخصت دیدیتا۔ اس طرح سے اسے با معنے کل قرآن شریف یاد ہوگیا۔ حالانکہ وہ دیکھکر ایک حرف بھی نہ پڑھ سکتا تھا۔ حکیم صاحب کو یہ واقعہ اس طرح سے معلوم ہوا۔ کہ وہی پوربیا ایک شب ان کے مکان پر متعین تھا۔ بارہ بجے راتکو آپ نے سنا۔ تو قرآن شریف کا بارہواں پارہ وہ بڑی خوش الحانی سے گا رہا تھا۔ حکیم صاحب نے وجہ پوچھی۔ تو اس پر اسنے سب حال بتلایا۔ جو لوگ اپنے خویش و اقارب اور اہل و عیال میں قرآن کا مذاق اور اس کا عشق پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ اس سچے واقعہ سے سبق حاصل کریں۔۔۔۔۔۔۔۔

(از درس قرآن شریف)

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گذشتہ ایام میں حضرت اقدس کی طبیعت نصیب اعدا ء علیل رہی ہے پیشاب کا دورہ صبح شام اور رات کے اوقات میں کثرت سے رہا ہے۔ اس لئے حضور علیہ السلام علی العموم صرف ظہر اور عصر کی نمازوں میں تشریف لاتے رہے۔ اور باقی نمازیں گھر میں ادا کرتے رہے ہیں اسلئے کوئی تقریر کسی مضمون پر ہمارے سننے میں نہیں آئی جسے قلمبند کر سکتے۔ مختصر اذکار سننے میں آئے جن کو قلمبند کیا جاتا ہے

۱۹ دسمبر ۱۹۰۴ء

حضرت اقدس بوقت ظہر تشریف لائے۔ اور مولانا حکیم نور الدین صاحب کی علالت طبع کا حال خود ان سے دریافت کیا۔ غذا کے انتظام کے لئے تاکید فرمائی۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کی۔ کہ ہر چند کوشش کی جاتی ہے مگر قدرت کیطرف سے کچھ ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ جس سے انتظام قائم نہیں رہتا۔ شاید ارادہ الٰہی ابھی اس امر کا خواہاں نہیں ہے۔ کہ آرام ہو۔ اس اثناء میں ایک صاحب جنکو حکیم صاحب موصوف سے نہایت محبت اور اخلاص اور نیاز مندی کا تعلق ہے۔ بول اٹھے کہ آپ تدبیر کرتے جاویں۔ قرآن شریف میں آیا ہے فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا۔ اس پر حکیم صاحب نے ایک لطیف عارفانہ جواب یہ دیا۔ کہ یہاں صیغہ مونث کا استعمال ہوا ہے۔ فَالْمُدَبِّرُوْنَ اَمْرًا نہیں ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ اس کا بڑا تعلق اناث سے ہے اور ان میں ضعف و نقص ہوتا ہے۔ بہر حال یہ ایک عجیب نکتہ ہے۔ اس بحث کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دلچسپی سے سنا۔ اور پھر خوراک کا انتظام ایک خاص صاحب کے سپرد فرما کر زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ یہ سب لوگ سنتے ہیں اور گواہ ہیں۔ کہ ہم نے آپ کو ذمہ وار بنا دیا ہے اب اس کا ثواب یا عذاب تمہاری گردن پر ہے

۲۰ دسمبر ۱۹۰۴ء

ظہر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے مقدمہ سے ذکر پر فرمایا کہ خواہ کچھ ہی ہو۔ ہم تو سب کچھ اللہ تعالےٰ نے لیطرف سے سمجھتے ہیں۔ اور اس پر راضی ہیں

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

لیکن ہمارا ایمان جیسے خدا تعالےٰ کے ملائکہ اور کتب اور رسل پر ہے۔ ایسے ہی اس بات پر بھی ہے کہ انجام کار ہم ہی کامیاب ہوں گے۔ گرچہ ایک دنیا ہماری مخالف کیوں نہ ہو۔

آجکل کے عقلمندوں کے نزدیک تو کسیکو اپنا دشمن بنانا غلطی ہے لیکن سچ پوچھو تو یہ بھی حقانیت کی ایک دلیل ہے۔ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک سے بھی نہ رکھی۔ سب سے بگاڑ لی۔ ان لوگوں کے نزدیک تو نعوذ باللہ آپ نے غلطی کی۔ حالانکہ محض خدا کے لئے سب سے بگاڑ لینا آپ کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ جس سے آپکی قوت ایمانی کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ایک طرف مسیح کو دیکھو کہ اس کی تعلیم سے جو کہ انجیلوں میں پائی جاتی ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا مشرب کسیکو ناراض کرنے کا ہرگز نہ تھا۔ یہودیوں کو سنایا گیا۔ کہ میں توریت کا ایک شوشہ تک زیر و زبر کرنے نہیں آیا۔ اس فقرہ سے ظاہر ہے۔ کہ ان کی خوشامد مدنظر تھی برخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دیکھا جاوے۔ تو کوئی بھی فرقہ اور مذہب روئے زمین پر ایسا نظر نہ آویگا جس کو آپ نے دعوت نہ کی ہو۔ اور جس کی غلطی نہ نکالی ہو (اور پھر ایک کے مقابلہ پر اپنے مظفر و منصور ہونے کا دعوے بھی کیا) بھلا بتلاؤ۔ کہ جب تک خدا پر پورا بھروسہ اور یقین نہ ہو۔ کب کوئی اس طرح سے کر سکتا ہے

خیر بات یہ ہے۔ کہ درمیان میں کیا کیا مکروہات ہوں۔ ہمیں اس کا علم نہیں مگر انجام بہر حال نیک ہے۔ الہاموں کی ترتیب میں میں یہ امر مدِّنظر رکھتا ہوں۔ کہ مکروہات کا مرتبہ اول رکھا جاتا ہے۔ اور یہ سنّت اللہ بھی ہے۔ کیونکہ خوش حالی اور کامیابی بعد کو ہوا کرتی ہیں اس لئے ان کے الہامات کی ترتیب بھی بعد کو ہی ہوتی ہے۔

مقام تیماپور متعلقہ انسپکٹوری نظام سے ایک احمدی صاحب جناب مولوی عبداللہ صاحب .... حضرت کی زیارت اور حصول فیض و انوار احمدی کے لئے آئے تھے۔ برادرم شیخ یعقوب علی صاحب نے ان کو حضرت اقدس سے ملاقات کروائی۔ مولوی صاحب موصوف نے کل جماعت تیماپور کی طرف سے سلام علیکم اور درخواست دعا عرض کی۔ اور کچھ چندہ جو کہ جماعت کی طرف سے تھا۔ پیش کیا۔

کچھ دنوں کا عرصہ گذرا۔ کہ ایک صاحب بہت تھوڑی دیر کے لئے قادیان آئے۔ اور جلدی رخصت ہونے لگے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ کچھ دن میرے پاس رہو۔ اور عاقبت کا ذخیرہ طیار کرو دنیا کے کام تو کبھی ختم ہونے میں نہیں آتے

خیرے کن ای فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

---

۲۱ دسمبر ۱۹۰۴ء

مفتی گلزار محمد صاحب پوسٹ ماسٹر گڑھ شنکر۔ حافظ غلام رسول صاحب سوداگر و حافظ غلام رسول صاحب مدرس وزیرآباد سے استفادہ روحانی کے لئے حاضر خدمت ہوئے

حضرۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب ایک عرصہ سے بعارضہ اسہال مبتلا ہیں۔ اور باوجود اس حال کے پھر بھی جناب ممدوح شفا خانہ میں تشریف لاکر بیماروں کا ملاحظہ کرتے اور طالب علموں درس تدریس کرتے رہتے ہیں۔ درس قرآن بھی برابر ہوتا رہا ہے

حضرت مولانا عبد الکریم صاحب کی طبیعت بھی ایک عرصہ سے علیل ہے۔ آپکو بخار عموماً ہو جاتا ہے تاہم آپ حتے الوسع نماز باجماعت میں شریک ہو کر اپنے فرض امامت سے سبکدوش ہوتے رہتے ہیں

جماعت کے مخلص احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ حضرت اقدس۔ اور ہر دو مولوی صاحبان اور نیز ہمارے دوست مفتی محمد صادق صاحب کی صحت و عافیت کیلئے ضرور ضرور دعا فرمائیں۔

حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے برادر خورد تشریف لائے تھے۔ جو کہ بذریعہ خط حضرۃ اقدس کی بیعت میں شامل تھے اب خود حضرۃ کے دست مبارک پر بیعت کی اور ہمراہ مولانا موصوف بعد از نماز جمعہ مورخہ ۲۳ دسمبر امروہہ تشریف لے گئے مولانا موصوف کتاب کشف الاسرار

خطبہ عید الفطر ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۸ء

جو کہ حضرۃ حکیم نورالدین صاحب نے مسجد اقصیٰ میں پڑھا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ: اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ پ ۱

ایک دعا ہے جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب رب العزت رب العالمین اللہ جل شانہ کے حضور مانگی تھی اس سے ظاہر ہے کہ اس دنیا میں اسلام کے آنے اور اسکے ثمرات کے ظہور کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل نے حضرت ابراہیم کے ذریعہ ایک دعا کی تقریب پیدا کر دی ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ تو ہمارا رب اور مربی اور محسن ہے تیری عالمگیر ربوبیت سے جیسے جسم کے قواے کی پرورش ہوتی ہے عمدہ اور اعلیٰ اخلاق سے انسان تزیین ہوتا ہے ویسے ہی ہمارے روح کی بھی پرورش فرما اور اعتقادات کے اعلیٰ مدارج پر پہونچا۔ اے اللہ اپنی ربوبیت کے شان سے ایک رسول انہیں بھیجیو جو کہ مِنْھُمْ یعنے انہی میں کا ہو اور اس کا کام یہ ہو کہ وہ صرف تیری (اپنی نہیں) باتیں پڑھے اور پڑھائے اور صرف یہی نہیں بلکہ انکو سمجھا اور سکھلا بھی دے پھر اس پر بس نہ کیجیو بلکہ ایسی طاقت جذب اور کشش بھی اسے دیجیو جس سے لوگ اس تعلیم پر کاربند ہو کر مزکّے اور مطہر بن جاویں تیرے نام کی اس سے عزت ہوتی ہے کیونکہ تو عزیز ہے اور تیری باتیں حق اور حکمت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اس دعا کی قبولیت کس طرح سے ہوئی وہ تم لوگ جانتے ہو اور یہ صرف اس دعا ہی کے ثمرات ہیں جس سے ہم یہ فائدہ اٹھاتی ہیں دعا ایک بڑی عظیم الشان طاقت والی شئے ہے علاوہ ابراہیم علیہ السلام کے جب دوسرے نبیوں کی کامیابیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کا باعث بھی صرف دعا ہی کو پاتے ہیں وہ دعا ہی تھی جس نے حضرۃ آدم کو کرب و بلا سے نجات دی اور وہ دعا ہی تھی جس نے حضرۃ نوح علیہ السلام کی کشتی کو پار لگایا قرآن شریف کے ابتدا میں بھی دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہے اور انتہا بھی دعا ہی پر ہے یعنی اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پر۔ جب ہم نبی کریم علیہ السلام کی زندگی پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے نماز کے ادا کرنے سودا سلف لانے۔ بات چیت کرنے غرضیکہ ہر ایک کام کی ابتدا ہی سے ہے پس خوب یاد رکھو کہ مضطر کی تسکین کا باعث اور کمزور طبائع کی ڈھارس یہی دعا ہے جب انسان کسی غرض کی تکمیل کیلئے ظاہری سامان مہیا کرتا ہے تو اسے یہ علم ہرگز نہیں ہوتا کہ اس سے ضرور وہ غرض حاصل ہو جاویگی کیونکہ سامان کے بہم پہونچ جانیکے بعد اور مخفی در مخفی ایسے اسباب اور واقعات کی ضرورت ہوتی ہے جسپر اسکا علم ہرگز محیط نہیں ہوتا تو اس وقت صرف دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہے جس سے وہ اپنی غرض مطلوب کے حاصل کرنیکے لئے امداد طلب کر سکتا ہے اور اسی سے وہ مخفی در مخفی اسباب میسر ہو جاتے ہیں جن سے اس غرض کی تکمیل ہوتی ہے ۔

بعض کمزور طبائع جو کہ دعا کی اس خوبی سے ناواقف ہیں انکو چاہیئے اور لازم ہے کہ اسے ایک مجرب نسخہ مانکر استعمال کریں کیونکہ یہ ہزارہا راستبازوں کا تجربہ کیا ہوا ہے۔ طبابت میں بھی عمدہ اور اعلےٰ نسخہ وہی ہوتا ہے جو کہ بہت بیماروں پر مفید ثابت ہوا ہو۔ اور اگرچہ ایکدو کو مضر بھی ہو لیکن فائدہ کی کثرت اسکے عمدہ ہونے پر کافی دلیل ہوتی ہے یہی حال دعا کا ہے ہر ایک کی طبیعت ایجاد نہیں کر سکتی اس لئے عام اور کمزور طبائع کے لئے مجربات کا استعمال داناؤں نے بھی تجویز کیا ہے اسلئے اس قسم کے لوگوں کو بھی پہلے فرضی طور پر اسکی خوبیوں کو مانکر اس پر عملدرآمد شروع کرنا چاہیئے جسقدر بڑے بڑے علوم مثل ریاضی۔ ہندسہ جغرافیہ علم الاخلاق صرف و نحو وغیرہ ہیں۔ ان سب کی ابتدا اول فرض پر ہے پھر اسی پر ہی انسان ترقی کر کے بڑے بڑے عظیم الشان نتائج پر پہونچ جاتا ہے۔ ایک پولیس مین کے کتے پر فرضی طور پر ایک گھر کی تلاشی لی جاتی ہے اگرچہ صرف ظنی امر ہوتا ہے مگر بسا اوقات مال بھی برآمد ہو جاتا ہے پس مومن کو چاہیئے کہ نبی کریم کی تعلیم سے اور سید القوم راستبازوں کے تجربہ کی بناپر دعا کو ذریعہ بنا دے اور اپنی کمزوری کی آگاہی کیلئے کبھی دعا ہی کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ دعا کیسی عجیب اور ضروری شئے ہے دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ نے صبر کی بھی تعلیم دی ہے کیونکہ بعض وقت بمصلحت الٰہی سے جب دعا کی قبولیت میں دیر ہوتی ہے تو انسان اللہ تعالیٰ پر سوء ظن کرنے لگتا ہے۔ اور نفس دعا کی نسبت اسے شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے استقلال اور جناب الٰہی پر حسن ظن رکھے۔

جو آیتہ میں نے پڑھی ہے۔ وہ ثمرہ دعا ابراہیم تمہیں ظاہر فرمایا ہے کہ ایک رسول ہونا چاہیئے جو کہ تیری آیات پڑھے اور پڑھائے اور لوگوں کو مزکے اور مطہر کرے یہ تین باتیں ہیں جو کہ اس دعا کے ذریعہ چاہی گئی ہیں اب ہم دیکھتے ہیں کہ اول دو باتیں تعلیم اور تعلّم تو اب تک موجود ہے بچہ بچہ اور عورتیں اور مرد اور حفاظ قرآن کی تلاوت میں مصروف ہیں اور علماء اور واعظوں کے ذریعہ سے لوگوں کو قرآن شریف کے اسرار و حقائق کا بھی کچھ نہ کچھ علم ہوتا ہے اور دونوں سلسلوں نے ابتک جاری رہکر اسبات کو ثابت کر دیا ہے کہ حضرت ابراہیم کی دعا نے قبولیت کا شرف ⅔ حصہ حاصل کر لیا ہے لیکن کیسے افسوس کی بات ہوگی اگر ہم یہہ مان لیں کہ اس دعا کی جزو اعظم دوسروں کو مزکے اور مطہر بنانے کا کوئی سلسلہ نبی کریم کیطرف سے موجود نہ ہو۔ رسول کی بعثت کی علت غائی اور دعا کا مغز اور لب لباب تو یہی تھا۔ اور پھر اگر یہی نہیں رہا تو دعا کی قبولیت کیا ہوئی۔ خدا تعالیٰ کو چونکہ علم تھا کہ ایسے لوگ بھی ہونگے جو کہ اس دعا کی قبولیت کی نفی کریں گے اسلئے اُسنے اپنی پاک کلام میں وعدہ فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ اور دوسری جگہہ فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ الخ یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین لوگوں کو مزکے اور مطہر بناتے رہینگے۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ جس دین کو اسنے اُن کے لئے پسند کیا ہے اسمیں طاقت پیدا کریں گے اور ایسی مقدرت عطا کرینگے جس سے نفوس کا تزکیہ ہو۔ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔ اونکو مشکلات بھی پیش آوینگے لیکن اللہ تعالےٰ اُن کی پشت پناہ ہوگا

مشکلات پیش آنیکا باعث یہ ہوا کرتا ہے کہ انسانی طبائع کسی کا محکوم ہونے میں مضائقہ کیا کرتی ہیں چنانچہ خود خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہماری حکومت کو یہ لوگ طوعًا اور کرھًا مانتے ہیں پس جب خدا کی حکومت کا یہہ حال ہے تو جب انبیا علیہم السلام کی حکومت ہوتی ہے تو ضرور لوگوں کو اور بھی اعتراضات سوجھتے ہیں اور کہتے ہیں لَوْلَا نُزِّلَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ پ ۲۵ ع ۹ ۔ کہ وحی کا مستحق تو فلاں رئیس یا عالم تھا اس سے ظاہر ہے کہ لوگ رسول کی بعثت کیلئے خود بھی کچھ صفات اور اسباب تجویز کرتے ہیں جس سے ارادہ الٰہی بالکل لگا نہیں کہاتا علیٰ ہذا القیاس۔ جب رسول کے خلیفہ کی حکومت ہوتی ہے تو انکو مضائقہ پر مضائقہ اور کراہت پر کراہت ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا اَھُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّکَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَّعِیْشَتَھُمْ ۔ کہ کیا یہ لوگ الٰہی فضل کی خود تقسیم کرتے ہیں حالانکہ دیکھتے ہیں کہ وجہ معاش میں ہمنے انکو خود مختار نہیں رکھا اور خود ہم نے اسکی تقسیم کی ہے۔ پس جب انکو علم ہی

کہ خدا کے ارادہ سے سب کچھ ہوتا ہے تو پھر انبیا اور اُن کے خلفا کا انتخاب بھی اسی کے ارادہ سے ہونا چاہیئے۔

سورہ حجرات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ یُطِیْعُکُمْ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ کہ تم میں محمدؐ خدا کا رسول ہے اگر تمہاری رائے پر چلے تو تمہیں مشکلوں اور دکھوں کا سامنا ہو۔ یہ خدا کا ہی انتخاب ہے جو کہ اپنا کام کئے جا رہا ہے یہ اسی کا فعل ہے کہ امام ہادی خلیفہ بناوے تمہاری سمجھ وہاں کام نہیں آسکتی۔ رموز سلطنت خویش خسرواں دانند۔ اگر اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہمارے کہنے سے مامور کر دیوے اور اُس کے اخلاق ردی ثابت ہوں۔ ظالم۔ خود غرض۔ کینہ پرور نکل آوے تو دیکھو کسقدر مشکل پڑے اسی لئے لوگوں کو انجمنوں اور سماجوں میں اپنے منتخب کردہ پریسیڈنٹوں کو منسوخ کرنا پڑتا ہے۔ یا وہ لوگ خود الگ ہو جاتے ہیں انسان جب سے پیدا ہوا ہے اپنے جسم کو چیر پھاڑ رہا ہے اور زمین کا ایک ایک روڑا الٹ دیا ہے صرف اس لئے کہ اسکے بچاؤ کا سامان نکل آوے مگر دیکھ لو کہ کچھ پیش نہیں گئی۔ فن جراحی میں کمال کر دیا ہے ہر ایک مرض کے جرم معلوم ہو گئے ہیں مگر پھر بھی بیماریاں ہیں موت کا بازار گرم ہے۔ اپنے زمانہ سے ۳۰ لاکھ سال پیشتر تک کا پتہ دیتا ہے کہ یہ تھا لیکن کل کیا ہو گا یا چند منٹوں کے بعد کیا پیش آنیوالا ہے۔ اسکا اُسے علم نہیں پھر کیسی نادانی ہے کہ اسقدر عظیم الشان کام کے انتخاب کو اپنے ذمہ لیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ نبی اور مامور ہمارے کہنے سے ہو۔

پس سوچنے کا مقام ہے کہ جب تلاوت اور تعلیم کا سلسلہ اُس دعا کے مطابق ختم نہیں ہوا تو پھر تزکیہ نفس کا سلسلہ یعنی مامورین الٰہی کا وجود کیوں ختم ہو جاوے۔ اور جیسے رسولوں کی رسالت کسی کی رائے اور کہنے پر نہیں ہوتی تو خلافت کسی کے کہنے سے کیوں ہو جو مامور اور مرسل آتے ہیں وہ خدا ہی کے انتخاب سے آتے ہیں مخالفت صرف اس لئے ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی ہو۔ اور وہ بتلا دے کہ یہ ہمارا انتخاب اور ہمارے ہاتھ کا پودا ہے اسی لئے انلوگوں کے بیرونی اور اندرونی دشمن پیدا ہو جاتے ہیں جن کو یہ لوگ بڑے زور سے چیلنج دیتے ہیں۔ اِعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَکُوْنُ لَہٗ عَاقِبَۃُ الدَّارِ پ ۳۔ کہ تم اپنی جگہہ کوئی دقیقہ میری تباہی اور ناکامی کا ہرگز نہ چھوڑو اور کام کئے جاؤ اور میں بھی اپنا کام کر رہا ہوں انجام کار خود پتہ لگ جاویگا کہ مظفر و منصور کون ہے پھر کہتے ہیں عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَکُمْ وَشُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُنْ اَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّۃً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ پ ۱۱۔ کہ میرا بھروسہ خدا پر ہے۔ تم سب جمع ہو کر جو حیلہ چاہو کر لو۔ اور ایسا کرو کہ تمکو اپنی کامیابی میں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔ اور کوئی مفر میرے لئے نہ رہنے دو۔ پھر دیکھ لو کہ تم ناکام اور میں بامراد ہوتا ہوں کہ نہیں۔ پس ایسے ایسے موقعوں پر خدا تعالیٰ اپنے مرسلوں کے دشمنوں کو پیدست وپا کر کے بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا محافظ ہوں کہ نہیں اور یہ ہمارا مرسل ہے کہ نہیں۔ غرضیکہ انبیا کی بعثت میں ایک سر ہوتا ہے۔ کہ اُن کے ذریعہ سے الٰہی تصرف اور اقتدار کا پتہ لگتا ہے۔

بیعت کے معنے اپنے آپ کو بیچ دینے کے ہیں اور جب انسان کسیکو دوسرے کے ہاتھ پر بیچ دیتا ہے تو اُس کا اپنا کچھ نہیں رہتا۔ صحابہ کرام نے اپنے نفسوں کو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بیچکر آپکی اطاعت کو کہاں تک مد نظر رکھا ہوا تھا۔ اس کا حال دو حکایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ جن کا ذکر میں کرتا ہوں جمعہ کے روز خطبہ ہو رہا تھا۔ اور لوگ کھڑے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ۔ عبداللہ ابن سعد۔ ایک صحابی اُس وقت مسجد کی گلی میں آ رہے تھے۔ آپکو بھی یہ آواز پہنچگئی اور جہاں تھے وہیں بیٹھ گئے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو کہا کہ میں نے سمجھا کہ خدا معلوم مسجد جانے تک جان ہو گی یا نہ یہ حکم سنا ہے۔ اسی وقت اسکی تعمیل کر لوں دوسرا واقعہ ایک صحابی کعب* نامی کا ہے جو کہ آنحضرت صلعم کا صحابی اور دولتمند آدمی تھا۔ آپ نے جب غزوہ تبوک کی طیاری کا حکم جماعت کو دیا۔ تو ہر ایک شخص اپنی اپنی جگہہ طیاری کرنے لگا اور کعب نے خیال کیا کہ چونکہ میں ایک امیر آدمی ہوں اسلئے جسوقت چاہونگا ہر ایک سامان مہیا کر لونگا۔ چونکہ بستی کوئی بڑی نہ تھی۔ کہ افراط سے ہر ایک شئے موجود ہوتی اس لئے لوگ تو طیاری کر کے روانہ ہو لئے۔ اور کعب پیچھے رہگیا۔ جب وہ بازار میں گیا تو اُسے کچھ بھی نہ ملا۔ اس کاہلی اور سستی کا اور کیا نتیجہ ہوتا۔ آخر کار شمولیت سے محروم رہا۔ جب آنحضرۃ صلعم واپس تشریف لائے تو کعب ایک حدیث میں خود بیان کرتا ہے۔ مجھے غم نے تنگ کیا اور میں جھوٹ بولنے کا ارادہ کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ ایسی بات کہوں کہ آپ کے غصہ سے بچ جاؤں اور اپنی برادری کے ہر عقلمند سے اسمیں اعانت کا طلبگار ہوا جب خبر لگی کہ رسول اللہ صلعم تشریف لے آئے اسوقت مجھ سے یہ کذب دور ہو گیا۔ اور میں نے جان لیا۔ کہ آپ کے روبرو جھوٹ بولنے سے مجھے کبھی نجات نہ ہو گی۔ پس میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصباح مدینہ میں آ پہنچے اور جب آپ سفر سے تشریف لایا کرتے تھے۔ تو اول مسجد میں نزول فرمایا کرتے تھے آپ نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور لوگوں کی ملاقات کیلئے وہاں ہی بیٹھ گئے پس متخلف لوگ آتے اور سوگند کھا کھا کر اپنے تخلف کے عذر آپ کے سامنے بیان کرتے تھے اور یہ لوگ اسی آدمی سے کچھ زیادہ تھے۔ رسول اللہ صلعم نے اُن کا ظاہر قبول فرمایا۔ اور اُن سے بیعت کی اور اُن کے لئے استغفار کیا۔ اور اُن کے باطن اللہ تعالےٰ کے سپرد فرمائے۔ جب میں خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپنے مجھے دیکھکر غضبناک آدمی کیطرح تبسم فرمایا۔ اور مجھے کہا آگے آ میں سلام کہکر آپ کے آگے بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا۔ کہ تو کس سبب پیچھے رہگیا کیا تو نے سواری خرید نہیں کی تھی میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سوا کسی دنیا دار آدمی کے روبرو ہوتا تو خدا تعالےٰ نے مجھے کلام میں ایسی فصاحت عطا کی ہے کہ آپ دیکھتے کہ میں عذر بیان کر کے اُس کے غصہ سے صاف نکل جاتا لیکن میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج جھوٹ بولکر آپ کو خوش بھی کر لونگا تو عنقریب خدا تعالیٰ آپکو مجھپر غضبناک کر دیگا اور اگر آج میں نے آپ کے روبرو سچ کہا تو بیشک آپ مجھپر غضبناک ہونگے مگر خدا تعالےٰ سے مجھے عاقبت حمیدہ کی امید ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں تخلف کیوقت پہلے سے بھی قوی اور خوش گذران تھا۔ (میری عرض سنکر) آپنے فرمایا۔ بیشک اسنے سچ کہا (اور مجھے فرمایا) کہ اوٹھ کھڑا ہو اور چلا جا تاکہ خدا تعالیٰ تیرے حق میں فیصلہ کرے (میں اُٹھ کھڑا ہوا) اور بنی سلمہ میں سے کچھ آدمی میرے پیچھے ہو لئے اور مجھے کہتے تھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے ہم نہیں جانتے کہ تو نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو۔ آج تو نے رسول اللہ صلعم کے روبرو ویسے ہی عذر کیوں نہ کئے جیسے دوسرے متخلفوں نے کئے تھے تیرے گناہ کے لئے رسول اللہ صلعم کا استغفار کافی تھا مجھے خدا تعالےٰ کی قسم ہے کہ وہ لوگ ایسے میرے پیچھے ہوئے کہ اُن کے کہنے سے میں نے بھی ارادہ کر لیا کہ لوٹ کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اپنی پہلی تقریر کی تکذیب کروں پھر میں نے اُن سے پوچھا کہ اس کام میں میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے یعنی کوئی اور بھی ایسا ہے جس نے میری جیسی تقریر کی ہو (انہوں نے کہا ہاں دو آدمی نے تیری جیسی تقریر کی ہے اور اُنکو بھی رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی فرمایا ہے جیسا تجھے فرمایا ہے۔ میں نے کہا وہ دونوں کون کون ہیں لوگوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیعہ عامری اور دوسرا ہلال بن امیہ واقفی وہ کہتا ہے کہ لوگوں نے ایسے دو آدمی صالح کا نام لیا

* یہ قصہ ہم نے اصل کتاب حدیث سے نقل کر دیا ہے تاکہ ناظرین کو واقفیت تامہ ہو۔

www.aaiil.org

کہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ اور جن کا اقتدا کرنا چاہئے تھا کعب کہتا ہے جب اُنہوں نے میرے روبرو ان دونو کا ذکر کیا تو میں چلا گیا (اور لوٹ کر رسول اللہ صلعم کے پاس پہلی تقریر کی تکذیب کرنے نہ گیا) اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ متخلفین میں سے ان تین آدمی سے کوئی کلام نہ کرے۔ کہتا ہے کہ لوگ ہم سے اجتناب کر گئے یا کہا کہ لوگ ہم سے متغیر ہوگئے تا کہ وہ زمین بھی مجھے بری معلوم دینے لگی گویا وہ زمین ہی نہ تھی جسکو میں پہچانتا تھا۔ بس ہم پچاس رات اسی حال میں مبتلا رہے اُن دونو میرے یاروں نے عاجز ہوکر اپنے گھروں میں بیٹھکر رونا شروع کیا۔ اور میں جوان دلیر تھا۔ بازاروں میں پھرتا تھا اور نماز میں حاضر ہوتا تھا مگر مجھ سے کوئی کلام نہ کرتا تھا اور میں نماز کے بعد رسول اللہ صلعم کو آکر سلام کہتا اور دیکھتا کہ سلام کے جواب میں آپکے لب مبارک نے حرکت کی ہے یا نہیں پھر میں رسول اللہ صلعم کے قریب کھڑا ہوکر نماز پڑھتا اور آنکھ چرا کر آپکی طرف دیکھتا۔ جب میں نماز کیطرف متوجہ ہوتا۔ تو آپ میری طرف نظر کرتے اور جب میں آپ کیطرف دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے جب مسلمانوں کی کڑائی مجھپر بہت ہوگئی تو ایکدن میں ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پھاندکر جو میرا چچا زاد بھائی تھا (اور میری اُس سے بہت محبت تھی) باغ میں گیا میں نے اسکو السلام علیکم کہا مگر اُس نے سلام کا جواب نہ دیا میں نے کہا اے ابو قتادہ میں تجھے اللہ کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تجھے معلوم ہے کہ میں اللہ اور رسول اللہ صلعم سے محبت رکھتا ہوں وہ خاموش رہا اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ میں نے پھر اسکو قسم دیکر کہا۔ وہ خاموش ہی رہا میں نے پھر تیسری دفعہ جب قسم دیکر کہا تو اُسنے اسقدر کہا کہ اللہ اور رسول اللہ صلعم خوب جانتے ہیں یہ سنتے ہی میرے اشک جاری ہوگئے اور آخر میں دیوار پر سے ہوکر وہاں سے نکل آیا میں بازار میں چلا جاتا تھا کہ ایک آدمی شام کے لوگوں میں سے جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے کو آئے تھے کہتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتلا دے لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا اُسنے مجھے غسان کے حاکم کا خط دیا اور چونکہ میں لکھا پڑھا تھا۔ میں نے وہ خط پڑھا۔ اس میں لکھا تھا اما بعد ہمکو خبر پہنچی ہے۔ کہ تیرے صاحب نے تجھپر ظلم کیا اور خدا تعالیٰ نے تجھے ذلیل و ضائع نہیں کیا تو ہمارے پاس چلا آ۔ ہم تیری پرورش کرینگے خط پڑھکر میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ بھی ایک بلا آئی (کہ کفار کو ہماری طرف طمع ہوگئی ہے) پھر اس خط کو تنور میں جلا دیا جب اس حال کو چالیس روز ہوگئے تو ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بھیجا ہوا آیا اور مجھے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے تجھے فرمایا ہے۔ کہ تو اپنی عورت سے علیحدہ ہوجا میں نے کہا کہ آپ نے طلاق دینے کو فرمایا ہے یا کیا۔ اُسنے کہا طلاق کو نہیں فرمایا مجامعت سے منع فرمایا

اور دوسرے دونو میرے یاروں کو بھی یہی کہلا بھیجا میں نے اپنی عورت کو کہا کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ کا علم نہیں آتا تو اپنے ماں باپ کے گھر چلی جا۔ اور ہلال بن امیہ کی عورت نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ہلال بن امیہ بوڑھا ناکارہ ہے اسکا خادم کوئی نہیں کیا آپ اُسکی خدمت کرنے سے مجھے منع فرماتے ہیں آپنے فرمایا نہیں بلکہ وہ تجھسے مقاربت نہ کرے اُسنے عرض کی کہ خدا تعالیٰ کی قسم ہے وہ اس کام کی لائق ہی نہیں واللہ وہ جس روز سے اس حال میں مبتلا ہوا ہے آج تک دن رات روتا ہی رہتا ہے بعضے لوگوں نے مجھے کہا کہ تو بھی اپنی عورت کی بابت رسول اللہ صلعم سے اجازت طلب کر جیسے ہلال کی عورت نے آپسے اس کی خدمت کرنے کا اذن لیا ہے۔ میں نے کہا اگر میں اس امر میں آپسے عرض کروں معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں اور میں جوان آدمی ہوں (اپنی عورت کے پاس ہونے سے مجھے صبر کرنا مشکل ہے) تاکہ دس رات اور گذر گئیں اور ہمارے اس حال کو پچاس رات ہوگئی پچاسویں رات کی صبح کو میں فجر کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر پڑھکر اسی حالت میں بیٹھا تھا۔ جیسے خدا تعالیٰ نے قرآن میں ہماری خبر دی ہے اور میرا دم بسبب غم کے بند ہورہا تھا۔ اور زمین باوجود کشائش کے مجھپر تنگ ہورہی تھی کہ میں نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ پہاڑ سلع پر باواز بلند کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک تجھے بشارت ہو۔ میں سنتا ہی سجدہ میں گر پڑا اور جان گیا کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے کشائش آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھتے ہی لوگوں کو ہماری توبہ کے قبول ہونے کی خبر کردی لوگ ہمکو بشارت دینے شروع ہوگئے اور دونو میرے یاروں کے پاس بھی بشارت دینے والے پہنچے اور ایک گھوڑا دوڑا کر میری طرف آیا۔ اور ایک آدمی نے بنی اسلم میں سے پہاڑ پر چڑھکر آواز کی آواز گھوڑے کی سوار سے پہلے پہنچی جب وہ شخص جسکی میں نے آواز سنی تھی میرے پاس آیا تو میں نے اپنے دونو کپڑے اتار کر بشارت کے عوض میں اسکو پہنا دئے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اُس روز میرے پاس وہی کپڑے تھے۔ جو میں نے دیدئے اور میں نے دو کپڑے عاریۃً لیکر پہن لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونیکا ارادہ کرکے چلا راستہ میں لوگ مجھے ملتے تھے۔ اور توبہ کی قبولیت کی تہنیت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ تجھے مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ قبول فرمائی۔ تاکہ میں مسجد میں پہنچا وہاں لوگ رسول اللہ صلعم کے گرد مجتمع تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ مجھے دیکھکر

کھڑا ہوگیا اور دوڑ کر مجھسے مصافحہ کیا۔ اور تہنیت دی واللہ مہاجرین میں سے اُسکے سوا دوسرا میری خاطر کوئی کھڑا نہیں ہوا۔ کعب طلحہ کے اس کام کو ہمیشہ یاد کیا کرتا تھا کعب کہتا ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلعم کو آکر سلام کیا اسوقت آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمکتا تھا آپنے فرمایا تجھے بشارت ہو ایسے دن کی جب سے تو ماں سے پیدا ہے اس دن سے بہتر کوئی دن تجھپر نہیں آیا۔ میں نے گذارش کی کہ بشارت آپکی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کیطرف سے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کیطرف سے ہے اور رسول اللہ صلعم کا چہرہ مبارک خوشی کے وقت ایسا روشن ہوجایا کرتا تھا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس حالت کو جانتے تھے میں نے آپ کے سامنے بیٹھکر گذارش کی کہ یا رسول اللہ میری توبہ میں سے ہے کہ میں اپنا مال صدقہ کردوں رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے لئے رکھ لو کہ یہ تیرے حق میں بہتر ہے میں نے عرض کی کہ خیبر کی غنیمت میں سے جو مجھے حصہ ملا تھا وہ میں اپنے لئے رکھتا ہوں میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے میرے صدق کے سبب مجھے نجات دی ہے یہ بھی میری توبہ میں سے ہے کہ آئندہ کو میں اپنی زندگی میں سچ کے سوا کوئی بات نہ کرونگا مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ جس دن سے میں نے یہ بات رسول اللہ صلعم سے عرض کی ہے اُس دن سے کسی مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے ایسا انعام نہیں کیا جیسا صدق مجھے انعام کیا ہے اور اُس دن سے آجتک کبھی جھوٹ نہیں کہا اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ کو بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔

اب دیکھو کہ فرمانبرداری اسکا نام ہے کہ جماعت سے ایک شخص الگ کیا جاتا ہے۔ بیوی کو بھی حکم دیا جاتا ہے کہ اُسکے پاس نہ جاوے اور دشمن کی طرف سے دلداری اور امداد کا وعدہ ملتا ہے مگر سر مو فرق نہیں آتا۔ غرضیکہ فرمانبرداری عجیب نعمت ہے۔ بہ ہمہ بہت لوگ جیسے کسی کی فرمانبرداری ہیں لیتے آپ کو دیتے وقت یہ ضرور دیکھ لینا چاہئے کہ شیطان کی بیعت تو نہیں کرتے اس لئے کثرت سے استغفار اور لاحول پڑھنی چاہئے کہ کہیں سابقہ بدیاں اور غلطیاں ٹھوکر کا موجب نہ ہوں یہ خدا ہی کا دست قدرت ہے جو کہ انسان کو قائم مقام کسیکو بناتا ہے اُن پر مشکلات آتی ہیں مگر خدا بدلا دیتا ہے ان لوگوں میں التعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ دونو کمالات ہوتے ہیں خدا کے کامل صفات کے یہ لوگ گرویدہ ہوتے ہیں اور مخلوق کی بے ثباتی اور لاشے ہونا انکو بتلاتا ہے کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہے اگر نیکی کرنے کی ہمت انسان کی اپنی طاقت کا کام ہوتا۔ تو عقلمند اور بارع اقوام کے محقق اعلیٰ درجہ کے پارسا ہوتے مگر یہی قسم کو دیکھ لو ان

اخبث ہوکر خدا سے دور چلے جاتے ہیں اس لئے مزکی ہونیکے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی آدمی جسمیں کشش اور جاذب کی طاقت ہو آوے۔ اس قسم کے انسان آتے ہیں لیکن لوگوں کے اندر جو غلط کاریاں ہوتی ہیں اُن سے بعد ہو جاتا ہے اُن غلط کاریوں کا ایک بڑی اصل کبر ہے جسکا ذکر اللہ تعالٰے نے قرآن شریف کے اول تواریخی واقعہ میں کیا ہے۔ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اول ہی انکار اور کبر ایک ایسی شے ہے جو کہ فیضان الہٰی کو روکدیتی ہے طاعون کے گذشتہ دورہ میں جو الہام حضرت اقدس کو ہوا تھا۔ اس میں بھی شرط لگی ہوئی تھی۔ کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا بِالْاِسْتِکْبَارِ۔ کبر۔ تزکیۂ نفس کی ضد ہے اور دونو چیزیں ایک جا جمع نہیں ہو سکتیں۔

دوسری بات جو کہ انسان ترقی کی سدِّ راہ ہوتی ہے وہ اس کا نفاق ہے کہ جب کوئی دُکھ ہوتا ہے تو خدا سے لمبے چوڑے وعدے کرتا ہے کہ اگر یہ دُکھ مجھ سے دور ہو جاوے تو میں فلاں فلاں کام کروں گا۔ تیری عبادت کرونگا صدقہ دونگا دین کی خدمت کرونگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور ایسی مواقع لوگوں کو بے روزگاری تنگی معاش کمی تنخواہ۔ اور اپنی اور بال بچوں کی بیماری وغیرہ میں پیش آتے ہیں لیکن جب مشکل کا پہاڑ ٹل جاتا ہے۔ تو سب بھول جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ کہ منافق ہوکر مرتے ہیں۔ جس کا ذکر اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا۔

اَبٰی۔ استکبار۔ بدعہدی یعنے نفاق یہ تین باتیں ہوئیں۔ چوتھی جھوٹ کی عادت ہے جو کہ انسان کو فیض الہٰی سے محروم رکھتی ہے۔ پس چاہیئے کہ ہمیشہ اپنا اندرونہ ٹٹولتے رہو۔ کہ ان عیبوں میں سے کوئی ہمارے اندر تو نہیں ہے ایک طرف محرومی کے اسباب پر غور کرے دوسری طرف توبہ اور استغفار سے کام لے ورنہ یاد رکھو کہ بڑے خطرہ کا مقام ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ ایک قوم نکلی تھی۔ اور موسیٰ نے اُن کو الہٰی ارادوں سے اطلاع بھی دیدی تھی۔ کہ وہ تمہیں انعام کرنا چاہتا ہے۔ اور جتلادیا تھا۔ کہ اگر تم حکم نہ مانوگے۔ تو خائب و خاسر ہوگے۔ مگر قوم نے عذر تراشے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چالیس سال جنگل میں بھٹکتے رہے۔ اور ترقی کی رفتار روکدی گئی اس سے ظاہر ہے۔ کہ بعض وقت لوگوں کے اعمال ایک مامور کو بھی مشکل میں ڈالتے ہیں۔ اس لئے تم لوگوں کو فکر چاہیئے کہ ایک شخص مامور و مرسل تم میں موجود ہے۔ تم نے اپنی برادری اور قوم اور خویش واقارب کی پرواہ نہ کرکے اسکے ہاتھ پر خود کو فروخت کردیا ہے۔ اگر تم میں وہی بلائیں اور ظلمتیں موجود ہیں جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ والوں میں تھیں تو تم اُسکے راستہ میں روک ڈالتے اور خود فیض سے محروم رہتے ہو۔ جو دنیا میں تو اُسے قبول کرکے ناپسندیدہ بنگئے۔ مگر اب خدا کے نزدیک نہ ہو۔

انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں جس سے وہ واحد شخص خود اپنے نفس میں سُکھ پاتا ہے۔ اور امن اور آرام کی زندگی بسر کرتا ہے۔ مثلاً اگر وہ کسی کی نعمت دیکھکر حسد نہیں کرتا تو اس سوزش اور جلن سے محفوظ رہتا ہے جو کہ حاسد کے دلکو ہوتی ہے۔ اگر کوئی دوسرے کو دیتا ہے اور یہ طمع نہیں کرتا۔ تو عذاب سے بچا رہتا ہے۔ جو کہ طمع کرنیسے ہوتا ہے۔ ایسے ہی جو لوگ اخلاق فاضلہ حاصل کرتے ہیں وہ جزع فزع شہوت اور غضب کے تمام دُکھوں اور آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں اور اس سے ظاہر ہے کہ ذاتی سُکھ کے ذرائع اخلاق فاضلہ ہیں یہ بھی ایک فضل کی قسم ہے۔ جو کہ انسان کو حاصل ہوتا ہے لیکن اس سے وہ نتائج مرتب نہیں ہوتے جو کہ اکٹھا ہونیسے ہوتے ہیں۔ یاد رکھو۔ کہ الہٰی فضل کی بہت قسمیں ہیں۔ اکیلے پر وہ فضل نہیں ہوتا جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے۔ اسکی ایک مثال دنیا میں موجود ہے کہ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں اور وہ اس فضل کو حاصل کرنا چاہیں جو کہ اولاد کے رنگ میں ہوتا ہے۔ تو وہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ دونو نہ ملیں اور اُن تمام آداب کو بجا نہ لاویں جو کہ حصول اولاد کیلئے ضروری ہیں اسیطرح ایک بڑی جماعت پر جو فضل الہٰی ہوتا ہے وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہو سکتا ایک گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو جب ہی ہوگا۔ کہ اُسے ماما ئیں۔ خدمتگار۔ اور سونے۔ کھانے۔ پینے۔ نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرے اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب مہیا ہونے کی مقدرت ہو۔ ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ۔ تو بادشاہت اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کر سکتے ہو۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہوگی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانیکی کوشش میں نہ لگا رہیگا۔ تو تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ کرسکوگے جو کہ ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ وحدت کی روح کو جو کہ صحابہ کرام میں پھونکی گئی تھی اسکو خدا تعالٰی نے اپنے فضل سے تعبیر کیا ہے۔ اس وحدت کے پیدا ہونیکے لئے چاہیئے۔ کہ آپس میں صبر اور تحمل اور برداشت ہو۔ اگر یہ نہ ہوگا۔ اور ذرا ذرا سی بات پر روٹھو گے۔ تو اس کا نتیجہ آپس کی پھوٹ ہوگا۔ اسی وحدت کی بنیاد کے لئے اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ یعنے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اُن کی اطاعت اسی حال میں کرسکوگے۔ جبکہ تم میں تنازع نہ ہو۔ اگر تنازعات ہوں گے تو یاد رکھو۔ کہ قوت کی بجائے تم میں بزدلی پیدا ہوگی۔ اور جو تمہاری ہوا بندھی ہوئی ہوگی وہ نکل جاوے گی۔ یہ بات تم کو صبر اور تحمل سے حاصل ہو سکتی ہے۔ ان کو اپنے اندر پیدا کرو۔ تب خدا کی معیت تمہارے شامل حال ہوکر وحدت کی روح پھونکیگی پس اگر تم کوئی طاقت اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہو اور مخلوق کو اپنے ماتحت رکھنا چاہتے ہو۔ تو صبر اور تحمل سے کام لو۔ اور تنازع مت کرو۔ اگر چشم پوشی سے باہم کام لیا جاوے تو بہت کم نوبت فساد کی آتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ لوگ روحانی بیماریوں کیلئے تو علاج اور دوا تلاش کرتے ہیں لیکن روح کی بیماری کا فکر کسی کو کبھی نہیں ہے۔ اسوقت مسلمانوں کی حالت کی مثال ایک جنم کے اندھے کی سی ہے کہ اُس سے اگر بینائی کی خوبی اور لذت دریافت کی جاوے تو وہ اُسے جانتا ہی نہیں ہے۔ اور اسی لئے اُس کے آگے بینائی کی قدر بھی نہیں کیونکہ اُس نے اُس لذت کو پایا نہیں۔ پس اس وقت کے موجودہ مسلمان بھی اُس طاقت کی خوبی کو جو کہ قومی اتحاد اور وحدت سے پیدا ہوتی ہے۔ نہیں پہنچانتے اسکی وجہ یہ ہے۔ ایک سلطنت ان کے ہاتھ سے جا چکی ہے۔ اور اسی لئے اپنے اسطرف توجہ بھی نہیں۔ کہ دوسروں کو اپنے ماتحت کس طرح کیا کرتے ہیں آجکل اگرچہ ریفارمیشن کے مدعی تو سینکڑوں ہیں لیکن وہ کیا ریفارمیشن کریں گے جبکہ خود ہی بدعنوں اور کمینوں میں گرفتار ہیں۔ دعوے تو ہے مگر سمجھ نہیں کہ یہ خدا کے مامور ہی کا کام ہے۔ جو کر سکتا ہے۔

پس اے عزیزو اور دوستو اپنی کمزوری کے رفع کیلئے کثرت سے استغفار اور لاحول کرو۔ اور رب کے نام سے دعائیں کرو کہ خدا تعالٰے تمہاری ربوبیت یعنے پرورش کرکے تم کو مظفر و منصور کرے تاکہ تم آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نیک نمونہ بن سکو۔ وہ نہ ہو کہ خدا نخواستہ لعنت اُختہا کے مصداق (جب دوزخیوں کا ایک گروہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ تو جو اُس میں اول موجود ہوں گے وہ اسے لعنت کرینگے۔ کہ ہم نے تو کچھ نہ کیا تم ہی کرتے) جیسے آجکل کے رافضی ہیں۔ اسکا بچاؤ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ سچی اتباع کرو۔ اپنے استنباط اور اپنے اجتہاد جس سے تم نفس کے دھوکہ میں آجاتے ہو۔ دور کرو۔ ایسا ہی خوش معاملگی اور احسن سلوک برتو۔ بخل۔ حسد۔ کینہ سے بچو۔ کہ خدا تعالٰی ... ...

کے موافق جوکہ اس نے اپنے مرسل کی جماعت سے کیا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا پورا ہوکر رہے۔ مطلق انسان کی کوشش سے کامیابیاں حاصل نہیں ہواکرتیں۔ کیونکہ یہ سارے علل اسباب سے آگاہ نہیں ہوسکتا۔ دیکھو ایک سال کی جانکاہ محنت سے زمیندار خرمن جمع کرتا ہے مگر جسے اتفاق کہتے ہیں۔ اس سے آگ لگ کر ساری کا سارا خاک ہو جاتا ہے۔ اگر اُسے کامل علم ہوتا اور کامل اسباب حفاظت پر وہ احاطہ کرسکتا۔ تو کیوں یہ بربادی دیکھتا۔ یہی حالت انسان کے اعمال کی ہے اگرچہ وہ بڑے بڑے اعمال کرتا ہے لیکن ایک مخفی گند اندر ہوتا ہے۔ جس سے وہ تمام برباد ہوجاتے ہیں۔ اس کا علاج وہی ہے۔ جوکہ ذکر کیا۔ کہ دعا اور استغفار اور لاحول سے کام لو۔ پاک لوگوں کی صحبت میں رہو۔ اپنی اصلاح کی فکر میں ... کی طرح لگے رہو۔ کہ مظفر ہونے پر خدا رحم کرتا ہے۔ اور دعا کو قبول کرتا ہے۔ دوسرے کی تحقیر ہرگز مت کرو۔ کہ اس سے خدا بہت ناراض ہوتا ہے۔ اور دوسرے کو حقیر جاننے والے لوگ نہیں مرتے جب تک کہ اُس گند میں خود نہ مبتلا ہوں جسکی وجہ سے دوسرے کو حقیر جانتے ہیں۔

اس تقریر کے بعد حضرت حکیم الامت بیٹھ گئے اور پھر کھڑے ہوکر خطبہ کی تکمیل اسطرح سے کی۔

آج عید کا دن ہے اور رمضان شریف کا مہینہ گذر گیا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے فضل کے ایام تھے جبکہ اس نے اس ماہ مبارک میں قرآن شریف کا نزول فرمایا۔ اور عامہ اہل اسلام کے لئے اسی ماہ میں ہدایت مقدر فرمائی۔ راتوں کو اُٹھنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور کثرت سے خیرات و صدقہ اِس مہینہ کی برکات میں سے ہیں۔ ... چلے دن ہر ایک کو لازم ہے کہ سارے کنبہ کی طرف سے محتاج لوگوں کی خبرگیری کرے۔ دو ٹک گیہوں یا جو ہر ایک نفس کی طرف سے صدقہ فطر نماز سے پیشتر ضرور ادا کیا جاوے۔ اور جن کو خدا نے زیادہ موقعہ دیا ہے۔ وہ زیادہ دیویں۔ اس جگہ مختلف ضرورتیں ہیں کہ جن کے لئے لوگوں کی خیرات کے روپیہ کی ضرورت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اس قسم کا کل روپیہ ایک جگہ جمع ہوتا تھا اور پھر آپ اُسے مختلف مدوں میں تقسیم کردیا کرتے تھے ایک یہاں مدرسہ ہے۔ اور اُسوقت اُسے بڑی ضرورت امداد کی ہے۔ مہمانوں کو بھی مشکلات پیش آتی ہیں بعض وقت دیکھا گیا ہے۔ کہ ان بیچاروں کا سفر خرچ کسی گناہ کے باعث یا کسی مصلحت الٰہی سے جاتا رہتا ہے۔ مثلاً کسی نے چرالیا۔ یا گر گیا۔ وغیرہ۔ پھر غور کرو کہ مسافرت اور اجنبیت میں کسقدر تکلیف ہوتی ہوگی۔ ایسے ہی ایک گروہ مساکین کا رہتا ہے۔ تو ان سب کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے۔

یہاں رہنے والے ۳ قسم کے لوگ ہیں ایک تو وہ جو حصول ایمان کیلئے رہتے ہیں۔ اور ان کو ہم نے بذریعہ تجربہ سے علم ہوگیا ہے۔ کہ ضرورت کے وقت اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے خبرگیری کرتا ہے۔ بعض لوگ ملازم ہیں اور ان کی معاش کی سبیل قائم ہے۔ اور ایک گروہ وہ ہے جوکہ صرف محبت کی وجہ سے رہتا ہے۔ مگر اپنی ضرورتوں کو رفع نہیں کرسکتا۔ پس میری رائے یہ ہے۔ کہ تم میں سے ایک جماعت قائم ہو۔ جو ان سب کی خبرگیری کیا کرے اور اس قسم کے صدقہ اور خیرات کے روپیوں کو مناسب مقام پر تقسیم کردیا کرے۔ بعض طالب علم مدرسہ کے اور بعض بیمار ہمارے پاس بھی اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ اُن کے لئے خبرگیری کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس اگر جماعت قائم ہو۔ تو وہ اس کی بھی خبر لے سکتی۔ انسانی ہمدردی اور باہمی معاون کی بہت برکات اور افضال ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر وعدہ فرماتا ہے۔ اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔

میں چونکہ یہاں رہتا ہوں۔ اور پھر سارے دن باہر رہتا ہوں اس لئے مجھے اِن ضرورتوں کا علم ہے۔ اور میری نسبت دوسروں کو کم ہے۔ خدا ہی انکا سرانجام دیکھنے والا اور مجھے بھی وہی دیکھنے والا ہے۔ ایسے امور کے لئے آپ سعی کریں۔ اور دوسرے بھائیوں تک بھی پہونچا دیوں جیسی ہمارے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کوئی فوجی کمانیر تھا۔ کوئی کاتب تھا۔ کوئی قرآن پڑھانیوالا تھا کوئی اخوۃ کی بہتری کی فکر کرنیوالا تھا۔ کوئی بادشاہوں کے پاس خطوط پہونچاتا تھا۔ کوئی نیک تحریکیں کرنیوالا تھا۔ ایسے ہی اگر مختلف مدیں مختلف لوگوں کے سپرد ہوں۔ اور ایک کمیٹی قائم ہوکر ان سب امور کی ترغیب کیا کرے۔ تو امید ہے کہ بہت کچھ انتظام ہو جاوے۔ خدا تعالےٰ مجھے اور آپ کو عمل درآمد کی توفیق عطا فرماوے۔

اس کے بعد حکیم صاحب موصوف نے حضرۃ اقدس علیہ السلام سے درخواست کی۔ کہ حضور دعا فرماویں۔ کہ ہم سب کو نیکی اور عمل درآمد کی توفیق عطا ہو۔ خصوصاً مجھکو کہ لوگوں کو تو سُناتا ہوں کہیں خود ہی اس پر عمل درآمد سے نہ رہجاؤں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے دعا فرمائی۔ فقط

میری آخری چھٹی پر احباب کی نظر عنایت

میں اپنے مولا کریم کا کمال شکرگذار ہوں جسنے اپنی پاک جماعت کی برگزیدہ ممبروں میں میری خدمات کی عزت افزائی کی ہے۔ تلافی مافات کے نام سے جو آخری چٹھی میں نے اپنے دوستوں کے نام ارسال کی تھی۔ اور جس میں ایک ایک کارڈ بھی ارسال کیا گیا تھا اُس کے جواب میں آجتک جو کارڈ اخبار کے خریداروں کی طرف سے وصول ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غالباً ہمارا کارخانہ بھی خدا کے اُن پاک کلمات کا مصداق ہونیوالا ہے۔ جوکہ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء کو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئے وہ کلمات یہ ہیں

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد

کیونکہ سوائے چند خطوط کے باقی کل خطوط ہمدردی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور عام طور پر احباب نے عقد کے بجائے پیشگی قیمت اخبار کی منظور کر لی ہے۔ اور بعض نے تو سالانہ اور دوسال کی پیشگی حسب درخواست کارخانہ منظور فرماکر قومی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ اور حقوق اخوۃ کی پاسداری کی ہے خدا تعالےٰ اِن تمام صاحبان کو جزائے خیر دیوے میں انشاءاللہ اُن خطوط کو یکے بعد دیگرے درج اخبار کردونگا تاکہ میرے دوسرے بھائیوں کو بھی علم ہو جاوے کہ اس متبرک جماعت میں خدا تعالےٰ نے تالیف قلوب کا کسقدر مادہ رکھا ہے۔ اور برگزیدہ وقت حضرۃ امام الزمان علیہ السلام خلیفۃ اللہ فی الارض کے کلمات طیبات کی عظمت اور قدر اِن لوگوں کے دلوں میں کس قدر ہے۔

صاحبان آپ کو علم ہے۔ کہ ہم سے پیشتر ایک امت گذر چکی ہے جس نے اپنی خدمت تبلیغ دین بجالانے اور اپنے آقا اور امام حضرۃ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک قول و فعل کو عظمت اور قدر کی نگاہ سے دیکھکر محفوظ رکھنے اور ضبط کرنے اور پھر ہم تک پہنچانے سے مراتب عالیہ قرب الٰہی کے حاصل کئے ہیں اور یہ اُنہی خدمات دینیہ کا نتیجہ ہے کہ ہم اور آپ ان کو رضی اللہ عنہم۔ رحمۃ اللہ علیہم۔ علیہم السلام۔ صل وبارک علی آل محمد وغیرہ دعاؤں سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر آج جبکہ خداوند تبارک وتعالےٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں بھی اسی قسم کا موقعہ دیدیا ہے تو یہ کسقدر ہماری غفلت اور کم فہمی ہوگی۔ کہ باوجود اُن تمام آسان ذرائع تبلیغ و اتمام حجت و ضبط اقوال امام الزمان کے جوکہ بزنگ ریل۔ ڈاک مطبع اور کاغذ و قلم ہمیں حاصل ہیں۔ اُن ظلی مراتب عالیہ کے حصول سے اپنے نفسوں کو محروم رکھیں۔ **تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت** کے مصداق صحابہ کرام ہوئے اور **ولکم ما کسبتم** کے مصداق ہمیں ہونا چاہئے۔

میں آپ پر بخوبی ظاہر کرتا ہوں کہ اصل منشاء البدر کے اجراء کا حضرت اقدس کے کلمات طیبات اور آپ کے اقوال اور افعال کو ضبط میں لانا ہے۔ اور میں اس امر کو بھی تسلیم کرتا ہوں۔ کہ ابھی تک

چونکہ میرے معزز احباب احمدیہ ... کارخانہ میں مد نظر ... [illegible]
... نسبت ... میں آپ ... بقایہ دار ... بھی اسی قسم کا ... [illegible]
خیال ضرورت ... کارخانہ کا مدار ... [illegible]

حمد اللہ کو دوسرے کاموں پر ضرورت ... [illegible] ... منیجر

www.aaiil.org

مجھے وہ ذرائع کامل طور پر حاصل نہیں ہوئے جس سے اس خدمت کو کما حقہ بجا لاتا مگر تاہم میں اسی کوشش میں لگا رہوں جیسے کہ البدر کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا۔ اور ان کلمات طیبات کے نہ میسر ہونے پر بعد ازاں ایسے مضامین کی اشاعت ہی جنکا گہرا تعلق اپنے سلسلہ اور جماعت سے ہو۔ اور یہ کہ حتی الوسع زید و بکر کے حال سے اخبار کو پر نہ کیا جاوے مگر بقدر ضرورت اور کلمات طیبات کے بعد دوسرا درجہ میں نے حضرۃ حکیم نورالدین صاحب کے تقریروں اور درس قرآن سے نوٹ کا رکھا ہوا ہے علیٰ ہذا القیاس۔ اور میں بخوبی جانتا ہوں کہ میں اپنے ان ارادوں میں ابھی تک ایک حد تک ناکام ہوں۔ لیکن میں اسے کسی اپنی ہی نقص کی طرف منسوب کرتا ہوں جس کی وجہ سے میرے خیالات کے موجب مجھے کام کرنے کی توفیق نہیں دیگئی۔ اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت اور اصلاح فرما کر مجھے اس قسم کی خدمات کے قابل بناویگا چنانچہ اب پھر آئندہ پرچہ سے

درس قرآن

سے نوٹوں کا سلسلہ جاری کرتا ہوں۔ جو کہ بھائیوں کیلئے مفید اور مسرت کا موجب ہوگا۔

اور میں محض اللہ تعالیٰ ہی کے لئے یہ بھی کہتا ہوں کہ ہر ایک احمدی بھائی جو کہ میری ادنےٰ خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے وہ بھی مذکورہ بالا نیت اور ارادہ سے ہی البدر کو خریدے اور میں صرف البدر ہی کو پیش نہیں کرتا بلکہ اس حدیث کو مدنظر رکھکر کہ جب ایک بھائی دوسرے بھائی کی اعانت میں ہوتا ہے تو خدا اس کی اعانت میں ہوتا ہے۔ اخبار الحکم اور ریویو آف ریلیجنز کی نسبت بھی یہی کہتا ہوں کہ ہر ایک آپ میں سے اخبار اور رسالہ کو دین کی تبلیغ اتمام حجت اپنے نفس اور آئندہ نسلوں کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے خریدے تاکہ یہ چندے جو ہم لوگ آپ سے لیتے ہیں دینی خدمات میں شمار ہوکر آخرت میں ہمارے اور آپ کیلئے خزائن بے شمار و بے حساب بن جاویں۔

جن لوگوں کو علوم حقہ اور حکمت اور معرفت کی رموز سے بھرے ہوئے علمی نکتوں اور لطیفوں کی قدر ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ان اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ وہ معارف اور حقائق کے خزانے ان کو ملتے ہیں کہ اگر یہ مبارک وقت انکے نصیب میں نہ ہوتا۔ تو عمر نوح پا کر اور اپنے عزیز مالوں اور وقتوں کو بے دریغ خرچ کرکے بھی نہ پاسکتے۔ پس اے جان برادر یہ سعادت خوش نصیبی تیری کہ تو اپنے گھر بیٹھا ہے اور صرف چند پیسوں کے ذریعہ سے تجھے تزکیہ نفس کے علوم پہونچ جاتے ہیں اور اگر خدا کا فضل تیرے شامل حال ہے اور تیرے قلب کی زمین اس پانی کے جذب کی استعداد رکھتی ہے تو تو ان علوم کے ذریعہ سے ایک جنت حاصل کرسکتا ہے اور سب توفیق خدا کو ہے اسی کے

فضل سے سب کام چلتے ہیں اور وہی تو جتک کارخانہ کا حافظ و ناصر رہا اب یہ نیا سال ہے اور نیا معاملہ ہے اور الحمدللہ کہ ہمارے دوست اپنی دلی ہمدردی اور نیک ارادوں کا ہمیں عملی ثبوت دے رہے ہیں۔ اور ہم بھی اس فکر میں لگی ہوئی ہیں کہ ہمارے دوستوں کے مال ہمارے ہاتھوں ضایع نہ ہوں وہ انکی آخرۃ کا ذخیرہ بن جاویں۔ مگر برادران جس بوجھ کو دس آدمیوں نے اٹھانا ہے۔ اسے دو نہیں اٹھا سکتے اور جس راستہ کو دو پاؤں نے طے کرنا ہے وہ ایک سے طے نہ ہوگا۔ کارخانہ کے مصارف قریب دو ہزار روپیہ سالانہ کے ہیں اور اخبار کی اشاعت کا شروع سال میں کوئی علم نہیں ہے مگر آپ کو اخبار کے ذریعہ ہی اس کا علم ہوتا رہیگا علاوہ ان سالانہ مصارف کے سالہائے گذشتہ کا قرضہ بھی کارخانہ کے سر پر ہے اب اسلئے [illegible] کہ آپ اس کی اشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں [illegible] یہ چاہتا ہوں کہ اخبار کی قیمت [illegible] ہو جاوے [illegible] جاری کروں [illegible]

ہوں۔ آپ بھی یہی دعا کریں۔

جو خطوط کہ ہمیں اپنے دینی [illegible] اور [illegible] کی طرف سے موصول ہوتے ہیں ان [illegible] کالموں میں شایع کروں گا۔ [illegible] ایک [illegible] قدیمی دوست اور صادق بھائی کے جواب سے [illegible]

ایک قدیمی صادق دوست کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم صاحب البدر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا اخبار بمعہ ضمیمہ نور حکیم و پرچہ بعنوان تلافی مافات مجھے ملا جسکو میں نے بعد مغرب پڑھا اور کارخانہ البدر [illegible] کی کہانی کو پھر سنا۔ اسکے بعد میں اپنے مکان [illegible] باہر جو نکلا تو میری نظر [illegible] پڑی جس کی [illegible] دکھائی نورانی صورت [illegible] تھی۔ [illegible] ایسے ہی وقت کے چاند کو دیکھکر اس چاند والے کا عاشق بے ساختہ بول اٹھا تھا

چاند کو کل دیکھکر میں سخت بیکل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشان اسمیں جمال یار کا

دیر تک میں اسکی پیاری صورت کی طرف جو دیکھتا رہا تو میری توجہ ان سیاہی مائل ٹکروں پر پڑی جو چاند کے قدر تھے۔ تب میرے دل میں آیا کہ ہمارے البدر تو اپنی تکالیف پر یونہی شور مچاتے ہیں یہ داغ تو ان کے لئے اسیوقت مقدر ہو چکے تھے جبکہ انہوں نے آسمان کے بدر کا ہمنام اور اسلام کے بدر کا

ہم زبان خادم بننے کا ارادہ کیا [illegible] میرے دوست یہ سچ ہے کہ مومن کا بہشت [illegible] ہی شروع ہو جاتا ہے یہ بھی سچ ہے کہ دنیا بہشت نہیں بچے سے لیکر بوڑھے تک غریب سے لیکر بادشاہ تک۔ فاسق سے لیکر ولی تک سب کسی نہ کسی آزمائش میں پڑے ہوئے ہیں کیونکہ جہاں امتحان نہیں وہاں [illegible] ہے نہ پاس ہے اور اللہ تعالیٰ مومن صابر کو پاس کرنا چاہتا ہے۔ اور کافر ناشکرے کو فیل۔ پس آپ صبر سے کام لیں یہ تنگی کے وقت ہمیشہ نہ رہیں گے۔ انشاءاللہ بڑی بڑی فراخیاں حاصل ہونگی۔ مجھے آپکی [illegible] کردہ ہر چہار تجاویز کے ساتھ اتفاق ہے اور میں انشاءاللہ چار دوں [illegible] کرنے کی سعی کروں گا اور ان کے سوا میرے پاس ایک پانچویں [illegible] بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ میں آپ کے ابتلا کی دوری کیواسطے پانچ نمازوں کے ساتھ [illegible] دعا کرنے کی کوشش کیا کرتا ہوں۔ جیسے کہ اپنے قدیمی دوست صاحب اخبار الحکم کیواسطے بھی کیا کرتا ہوں

والسلام ۔ آپکا خادم ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ قادیان

میری طرف سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش میں برکت بخشے کیونکہ ابھی تو صرف دعا کی کوشش ہے۔ خود دعا کی نوبت نہیں آئی۔ اب خدا وہ دن لاوے کہ دعا ہو بھی جاوے آپکا فرمانا بالکل سچ ہے جب تک اللہ تعالیٰ دعا کی تحریک خود دل میں نہیں ڈالتا تب تک حقیقی اور تام رجوع دعا میں حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے وقت کا آج تک آپ کو میسر نہ آنا میں اپنی کسی روحانی کمزوری کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ ورنہ آپ تو اسم بامسمیٰ صادق ہیں اور مجھے خدا پر بھروسہ ہے۔ کیونکہ مجھکو صادق سے دیرینہ نیازمندانہ تعلق ہے۔ اس لئے خدا وہ وقت قریب لاویگا۔ کہ آپ دعائیں کامیاب ہو جاویں گے۔ ایڈیٹر

ضروری اطلاع

یہ نمبر اور آئندہ نمبر صرف انہی اصحاب کے نام ارسال ہوئے اور ہونگے جن کی طرف سے جوابی کارڈ موصول ہوئے ہیں یا ہونگے۔ اور ایسے ہی اصحاب کا نام بغیر ان اصحاب کے جنسے ہمیں ذاتی تعارف ہے کیونکہ امید ہے کہ وہ ایسے البدر کے خود اہل ہیں خریداری تصور فرما کر درج رجسٹر کیا جاویگا۔ اسلئے جن اصحاب نے جوابی کارڈ کی طرف توجہ نہیں کی وہ ضرور متوجہ ہو کر جواب دیں۔

سال کے ابتدائی حصہ میں اخبار کی اشاعت بڑی تیز حجم کی ہم نے ایکماہ میں ۱۶ [illegible] تجویز کی ہے۔ اور مقدم امر یہ رکھا گیا ہے۔ ہر ہفتہ عشرہ کے بعد ایک دو ورق ہی کیوں نہ ہوں ناظرین کی خدمت میں مشتمل بر حالات حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نامی گرامی وسلسلہ احمدیہ وغیرہ ضرور پہونچ جاویں۔ انشاءاللہ اور پھر تو جوں جوں اشاعت ترقی کریگی توں توں حجم اور اوقات اشاعت میں ترقی تجویز کیجاویگی کیونکہ اصل مقصد قادیانی اخبار کا حضرۃ مسیح موعود کے اقوال و حالات کا آپکے خدام دارالامان تک پہونچانا ہے۔ اخبار کا اصل منشاء [illegible] قرار دیا جاکر بلا تبدیل حجم کے اخبار انشاءاللہ عشرہ بعشرہ یا جلد تر نکلا کرے [illegible]

تقریر حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء کو سالانہ جلسہ کی تقریب پر مسجد اقصےٰ میں فرمائی

بعد ادائے نماز ظہر چند احباب نے حضور علیہ الصلوٰۃ کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا۔ آپ مسجد کے اندرون حصہ میں تھے۔ اور وہیں کھڑے ہو کر آپ نے ارادہ فرمایا کہ تقریر کیجاوے۔ مگر چند احباب کی درخواست پر حضور باہر تشریف لے آئے۔ اور کھڑے ہو کر سلسلہ تقریر یوں شروع فرمایا۔

میری طرف سے جماعت کیلئے بار بار یہی نصیحت ہے جو کہ میں کئی دفعہ اس جگہ اور دوسرے مقامات میں کر چکا ہوں۔ کہ انسان کی عمر ناپائیدار ہے اس کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ جسکے حاصل کرنے کیلئے راستہ میں بہت سے کانٹے ہیں۔ جب انسان دنیا میں آتا ہے تو اسکا اول حصہ تو بیہوشی میں گذر جاتا ہے کیونکہ بچہ ہوتا ہے اور اسے کسی قسم کا علم ہرگز نہیں ہوتا۔ پھر دوسرا زمانہ اسپر آتا ہے کہ اگرچہ اول جیسی بیہوشی تو اس میں نہیں ہوتی مگر جوانی کی مستی کی ایک بیہوشی ضرور ہوتی ہے۔ پس دو زمانے تو اس طرح مارے جاتے ہیں پھر تیسرا زمانہ آتا ہے جو کہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ علم کے بعد بھی لاعلم ہو جاتا ہے حواس میں فرق آجاتا ہے۔ اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ پیرانہ سالی میں قدم رکھتے ہی ان میں جنون کے آثار شروع ہو جاتے ہیں۔ اور مخبوط الحواس نظر آتے ہیں اور بچپن کیسے خواص ان میں پائے جاتے ہیں پس اب دیکھ لو۔ اور خوب غور کرو کہ انسان کو کسقدر مشکلات کا سامنا ہے بچپن تو ایک مجبوری کا زمانہ ہوا۔ کہ جس میں اسے کچھ ہوش ہی نہیں ہوتی۔ اور سوائے لہو و لعب کے اور چھوٹی خواہشات کے اور کوئی کام ہی اسکا نہیں ہوتا۔ آخرت کے علوم سے بھی ناواقف ہوتا ہے اور دنیاوی علوم سے بھی بے بہرہ۔ پھر جوانی نصیب ہوئی۔ تو نفس امارہ کے جذبات ایسے لگ جاتے ہیں کہ اس کی عقل ماری جاتی ہے۔ اگر اللہ اور روز آخرت وغیرہ پر ایمان بھی لاتا ہے تو نفس امارہ اُسے اپنی ہی طرف کھینچتا ہے پھر اخیر کے زمانہ میں اسکی مثال اُس پھوک (پھنڈ) کی مانند ہو جاتی ہے جو کہ میوہ سے عرق نچوڑ لینے کے بعد رہ جاتا ہے۔ بچہ میں تو ایک حرکت بھی ہوتی ہے اور وہ نشوونما کرتا رہتا ہے اور ماں باپ کو دیکھکر ریس سے رکوع سجود بھی کر لیتا ہے۔ مگر پیرانہ سالی میں کسل اور کاہلی اسکے لاحق حال ہو جاتے ہیں جہاں پڑا وہیں پڑا رہتا ہے جہاں بیٹھا وہیں بیٹھا رہتا ہے پھر بعضوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ کان سے بہرے بھی ہو جاتے ہیں غرضیکہ صرف ایک درمیانی زمانہ ہے کہ جس میں انسان اپنے نفس کا مطالعہ اور خدا کی پرستش کر سکتا ہے۔ اور اسکے ساتھ بھی ایسی آفات لگی ہوئی ہیں۔ کہ اگر وہ نگہداشت اور کوشش نہ کرے تو اسی کو جہنم یا جنت کی طیاری کرنے لگ جاتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں جن اخلاق عادات اور عقائد وغیرہ کا اپنے آپکو پابند بنا لیگا۔ پھر انکا اس سے چھوٹنا محال ہوگا پس چاہیے تو وہ اس زمانہ میں اپنے لئے جنت کی بنیاد قائم کرے اور چاہے دوزخ کی اگر اُسنے یہ زمانہ خدا کی بندگی۔ ایک نفس کی آراستگی اور خدا کی اطاعت میں گذارا ہوگا تو اُس کا اُسے یہ پھل ملیگا کہ پیرانہ سالی میں جبکہ وہ کسی قسم کی عبادت وغیرہ کرنے کے قابل نہ رہیگا اور کسل اور کاہلی اُسے لاحق حال ہو جاویگی۔ تو فرشتے اُسکے نامۂ اعمال میں وہی نماز روزہ تہجد وغیرہ لکھتے رہینگے۔ جو کہ وہ جوانی کے ایام میں بجا لاتا تھا۔ اور یہ خدا کا فضل ہوتا ہے کہ اسکی ذات پاک اپنے بندہ کو معذور پاکر باوجود اسکے کہ وہ عمل بجا نہیں لاتا۔ پھر بھی وہی اعمال اُسکے نامۂ اعمال میں درج ہوتے رہتے ہیں بڑے دنیا کا دنیا میں موجود ہوتا ہے۔ ازل سے لیکے محبت کا قائم ہے مگر انسان اسکے واسطے اس قسم کا حجاب ہے کہ وہ باوجود آنکھوں کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا۔ ورنہ اسی قسم کے نظاروں کو دیکھکر وہ اپنی جوانی کے ایام میں خدا تعالے سے اپنے تعلقات مضبوط کر لے۔

پس اب سوچنا چاہیئے کہ یہ تین زمانے بچپن جوانی اور پیرانہ سالی کے انسان پر گذرتے ہیں اور تمہیں کسقدر مشکلات اسکے لئے ہوتی ہیں۔ دو زمانے تو بچپن اور بڑھاپا تو خود ہی نکمے اور ردی ہیں کہ ان میں انسان کچھ نہیں کر سکتا ان کے درمیان کا زمانہ جوانی کا کچھ تھا کہ جس میں انسان آخرت کی پونجی بنا سکتا تھا سو اسے نفس امارہ کے جوشوں نے ردی بنا دیا ہوا ہے قرآن شریف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی اسی نفس کا تذکرہ ہوا ہے۔ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا من رحم ربی ان ربی غفور رحیم اس میں یوسفؑ فرماتے ہیں کہ میں تو اپنے نفس کو بری نہیں کرتا۔ وہ تو ہمیشہ بدی کی ہی ترغیب دیتا ہے۔ بلکہ خدا ہی رحم کرے۔ تو اسکے جذبوں اور جوشوں سے انسان بچ سکتا ہے۔ اور میرا رب تو غفور اور رحیم ہے اُسنے مجھپر رحم کیا ہی ہے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ زمانہ موجودہ کے فساد اور بدیوں سے محفوظ رہنے کیلئے صرف انسان کی اپنی ہی کوشش کافی نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالے کے رحم اور فضل کی بھی ضرورت ہے جسکے حاصل کرنیکا ذریعہ صرف دُعا ہی ہے۔ ہر ایک چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے ایسے ہی زہد اور تقوے کا بھی ایک ظاہر ہوتا ہے اور اکثر لوگ بظاہر متقی اور زاہد ہوتے ہیں لیکن جب تک خدا کا فضل اور رحم بھی انسان کے شامل حال نہ ہو تب تک وہ اس کے کام نہیں آسکتا۔

عقلمند انسان کا یہ کام ہے اور اُس کا فرض ہے کہ وہ اس زمانہ کے مفاسد پر غور کرے اور عقل اس لئے اُسے دیگئی ہے کہ وہ اس طوفان عظیم سے جو لوگوں کی روحانیت کو تباہ کر رہا ہے اپنے آپ کو بچاوے سو اسکے لئے اول تدبیر تو یہ ہے۔ کہ وہ دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گڑھے میں نہ ڈالے۔ کیونکہ جو جان بوجھکر اپنی جان کو دُکھ دیتا ہے۔ یا زہر کھاتا ہے۔ تو اسپر کوئی رحم نہیں کھاتا اور اس کا طریق یہی ہے۔ کہ اس قسم کی مجلسوں اور صحبتوں اور رفیقوں اور دوستوں سے پرہیز کرے جو کہ اسکی روحانیت پر بُرا اثر ڈالتے ہیں ہماری جماعت کیلئے یہ بہت ضروری ہے کہ ان باتوں کا لحاظ رکھے۔ کیونکہ خدا نے اسے اس لئے منتخب کیا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے بطور نمونہ کے ہو اسلئے بہت ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے ہر ایک فعل اور حرکت میں نگاہ رکھے۔ کہ وہ اسکے ذریعہ سے دوسروں کے لئے ایک حدائیت کا نمونہ قائم کرتا ہے یا کہ نہیں اور جیسیکہ اوپر ذکر کیا ہے۔ ان باتوں کے حصول کیلئے تدبیر سے کام لیں کہ بُری صحبت اور مجلس سے اپنے آپکو بچاویں بُری عادتوں کو ترک کریں اور جہاں تک بس چل سکتا ہے نیکی کے حصول کیلئے تدبیریں کریں کیونکہ تقوے اور نیکی کے حصول کیلئے تدابیر کی جستجو میں لگے رہنا بھی ایک عبادت ہے اور جب انسان اس کوشش میں لگا رہتا ہے۔ تو عادت اللہ یہی ہے کہ اسکے لئے کوئی نہ کوئی راہ کھولدی جاتی ہے۔ لیکن جو شخص بدی سے بچنے کی اور نیکی کو عمل میں لانے کی تدبیر نہیں کرتا۔ سمجھو کہ وہ بدی پر راضی ہو گیا ہے اور ایسے آدمی سے بدی کا چھوڑنا محال ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ تدبیر میں لگا ہوا ہے تو اس کا نفس امارگی سے نکلکر خدا تعالے کے نزدیک لوامہ بنتا جاتا ہے کیونکہ یا تو پہلے امارہ تھا کہ سوا بدی کے اور اسے کچھ سوجھتا ہی نہ تھا۔ اور اب اس کی جنگ شروع ہو گئی ہے کبھی غالب ہوتا ہے کبھی مغلوب۔ ایک فعل بد کا ارتکاب کرتا ہے تو پھر اس پر پچھتاتا ہے اور سوچتا ہے کہ اسکی تلافی کیونکر ہو۔ اور چونکہ وہ ملامت کرتا ہے اس لئے اسکا نام لوامہ ہو جاتا ہے۔ خدا نے بھی اسی لئے اسکی قسم قرآن شریف میں کھائی ہے۔ کیونکہ یہ اپنی حالت سے خدا کیطرف ایک رجوع ظاہر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسکے قریب ہو جاوے پس تم کو تاکید ہے کہ جب کسی مقام پر بدی کو دیکھو تو اسے ترک کرو۔ اور دور ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ اس کی لپٹ تمکو بھی لگ جاوے جیسے دنیا کے کاموں میں تدابیر کرتے ہو۔ اور اسکی ترقی اور جاہ جلال کیلئے فکر میں لگے رہتے ہو ایسے ہی دین اور اپنی اصلاح کیلئے تدابیر کرو اور فکر میں لگے رہو۔ تو اول بات جو تمہارے لئے ضروری ہے وہ یہی ہے کہ حصول تقوے اور نیکی پر عملدرآمد کیلئے تدبیر سے کام لو۔

دوسری بات اور دوسرا طریق جو تمہیں اختیار کرنا چاہیئے اور جو کہ دراصل سب سے مقدم ہے اور جسکی تعلیم خدا تعالے نے بھی دی ہے وہ یہ ہے کہ دعا کرو۔ ادعونی استجب لکم میں خدا تعالے کا یہ وعدہ موجود ہے کہ تم دعا کرو میں قبول کرونگا۔ دراصل بات یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور مسلمانوں نے بھی اس میں سخت ٹھوکر کھائی ہے کہ دعا جیسی شئے کو ہاتھ سے چھوڑ بیٹھے ہیں۔ باقی آئندہ

نوٹ۔ اس اخبار میں صرف ایک ہی صفحہ کی گنجائش تھی باقی چھپ چکا تھا۔ اس لئے تقریر کا حصہ دیدیا گیا۔ باقی عنقریب بلا قید تاریخ کے چھاپ کر ارسال کر دیا جاوے گا۔

www.aaiil.org

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت ابھی تک ناساز ہی ہے باوجودیکہ دسمبر کی تعطیلوں میں احمدی احباب کثرت سے وارد قادیان ہوئے۔ مگر تاہم علالت طبع کیوجہ سے حضور علیہ السلام اپنی وقت کا کوئی خاص حصہ انکو دیکھنے بعض احباب کی درخواست پر آپ بہت تھوڑے عرصہ کیلئے ایکدو دفعہ تشریف لائے اور پھر تشریف لیجانے رہے۔ علاوہ مرض ذیابیطس کے بخار کی بھی شدت حضور کو رہی......

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت بھی تا حال علیل رہی بلکہ ایک دن آیا جس میں شدت سے بخار ہو گیا اور کھانسی وغیرہ کی بھی شکایت رہی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت اول تو ناساز تھی مگر گذشتہ ایام میں چوٹ لگ جانے کیوجہ سے آپ بالکل علیل ہو گئے اور [illegible] فریضہ نماز [illegible] امامت نماز کو سنبھالتے رہے۔ [illegible] مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی [illegible] مدرس قادیان [illegible]۔ مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی طبیعت بھی بوجہ زکام و دیرینہ علیل رہی مگر چونکہ رسالہ کی عظیم الشان مصروفیت کا بوجھ آپ ہی کے سر ہر طرح سے ہے اسلئے باوجود علالت طبع کے آپ پھر بھی رات دن کسر صلیب میں لگے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ حضرۃ امام الزمان علیہ السلام اور دیگر بزرگان ملت کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا کرے۔

ہمارے مکرم دوست خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب نائب تحصیلدار جو کہ دسمبر کی تعطیلات میں تشریف لائے ہوئے تھے انکی زبانی یہ خبر سنکر کمال خوشی ہوئی کہ آپ نے گورداسپور میں حضرۃ اقدس سے ملاقات کرنیکے بعد واپس جا کر تحصیل میں باقاعدہ انجمن قائم کی۔ اور ایک ابتدائی چندہ کھولا جس میں ایک معقول رقم جمع ہو گئی اور جسکے ذریعہ سے وقتی اور فوری ضرورتیں خاص انجمن کی سرانجام پایا کرینگی اور نیز یہ کہ قادیانی ضرورتوں کے متعلق اگر کسی فوری امداد کی ضرورت ہوا کریگی تو اس کا ایک حصہ ارسال کیا جا سکیگا۔ جہانتک ہم دیکھتے ہیں یہ بہت عمدہ تجویز ہے کیونکہ اکثر مواقعہ انسان پر ایسے آپڑتے ہیں کہ دینی خدمات کیلئے چندوں کی مانگ آجاتی ہے مگر اسوقت روپیہ موجود نہیں ہوتا تو حسرت ہوتی ہے اور اس طریق سے ہر ایک چندہ دہندہ ہر ایک قسم کی امداد میں شریک ہو کر ثواب حاصل کریگا۔ کیا اچھا ہو کہ دوسرے مقام کی احمدی جماعتیں بھی اسطرح باقاعدہ انتظام چندوں وغیرہ کا رکھیں۔

اس قسم کی مقامی انجمنوں کا یہ بھی فرض ہونا چاہئے کہ وہ لنگر خانہ کی امداد اور مقررہ چندوں کی ادائیگی اور نیز قادیانی اخبار اور رسائل کی اشاعت میں کوشش کرتی رہیں۔

دسمبر کے آخری ایام میں میاں محمد داد صاحب نمبردار احمدی ساکن جالا ضلع امرتسر بواپسی ڈاک اس خبر کا جواب کارخانہ البدر سے طلب کیا ہے کہ یہاں یہ مشہور ہے کہ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اس جہان سے رحلت فرما گئے ہیں۔ چنانچہ اسوقت جواب دیا گیا کہ حضور علیہ السلام بفضل خدا صحیح و سالم زندہ ہیں۔ ہاں نصیب اعدا آپ کی اور آپ کے اصحاب کبار کی طبیعت ضرور علیل ہے۔

مولوی غلام محمد صاحب احمدی ایک طالب علم ایف اے کلاس میں قادیانی کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔ آپ کے سال کے امتحان میں جاتا ہے اور [illegible] کیلئے کچھ روپیہ کی ضرورت ہے جو کہ انجمن کی طرف سے بشرط گنجائش دیا جاویگا۔ ایسے جو احباب اپنی طیب مالوں سے اس خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ بھیجیں ایسے کاموں کیلئے مقامی انجمنوں اور مشترکہ ہر باتوں کی ضرورت ہے جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جلیل الشان رسالہ لکھنے کی تجویز فرمائی جس میں آریہ مذہب پر طرز جدید بحث نظر ہوگی اور دوسرے گوشوں پر بھی روشنی ڈالی جاویگی

آئیندہ نمبر سے البدر کے کالموں میں ایک ایک کالم بعنوان بزم احمدی لکھا جاویگا جس میں احباب کے تعارف اور باہمی دستوری اور [illegible] اور کارخانہ کے متعلق ذکر اذکار درج ہوا کرینگے۔ [illegible] قرآن کا سلسلہ [illegible] کی کوشش کیجاوے اگر خوبی طالع یاوری کرے اور حقائق و معارف پر لطائف اور نکات جو کہ غالباً [illegible] کے رنگ میں ہونگے اور اخلاق فاضلہ کے فوائد [illegible] ہوں گے ان کا بھی ایک حصہ رکھنے کی تجویز ہے۔

احمدی جلسہ

دسمبر کی تعطیلوں میں جو اصحاب بیرونجات سے تشریف لائے تھے بوجہ علالت طبع حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام سب کے سب حضور کی مجلس اور زیارت کے پیاسے اور وہ اپنے دلی اضطراب سے دست بدعا تھے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عطا کرے تاکہ آپ تشریف لاکر ہم تشنوں کی سیری کا باعث ہوں سو غفور و رحیم اور سمیع و بصیر خدا کریم نے انکی دعاؤں کو سنا۔ اور ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء کو جمعہ کا روز وہ روز تھا جبکہ خدا کے برگزیدہ نے جاہ و جلال کیساتھ اپنے احمدی اصحاب میں بیٹھکر اصلاح نفس اور اخلاق فاضلہ کی تحصیل کے متعلق ایک جامع تقریر کی جس سے انشاء اللہ آئیندہ نمبر میں درج کیا جاویگا۔ اور اپنے دوران تقریر اس امر کی خوشخبری دی کہ صحت کے پورے طور پر حاصل ہو جانے پر آپ ایک کتاب لکھنے والے ہیں جس میں اخلاق باہمی ہمدردی اور آداب خوردہ کا تذکرہ ہوگا۔ اور وہ جماعت احمدیہ کیلئے ایک کامل تعلیم ہوگی۔ یہ جلسہ ظہر سے لیکر عصر کی نماز تک رہا۔ اڑھائی صد کے قریب احباب جمع تھے نماز کے پیشتر اکثر احباب نے بیعت کی۔ اس تقریر میں بڑی تاکید جماعت احمدیہ کیلئے نوع انسان پر رحم شفقت اور ہمدردی کی تھی اور تاکید تھی کہ دوسری اقوام کیطرح ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود نہ رکھو بلکہ اسکے دائرہ کو وسیع کرو۔ اور ہر ایک سے ہمدردی کرو۔ اور اگر اصلاح نفس اور تزکیہ اور نور ایمان چاہتے ہو تو اپنے نفس کو لاشئے سمجھو۔ اور علق دوسرے بھائی پر اپنے نفس کو ہرگز ترجیح نہ دو۔ اور صبر تحمل۔ برداشت اور عفو سے کام لو۔ زندگی بخیر آئیندہ نمبر میں وہ تقریر مکمل انشاء اللہ ہدیہ ناظرین ہوگی جلسہ کے اختتام پر اکثر حصہ اصحاب بیرونجات کا رخصت ہو گیا۔

بروز جمعہ - ۲۰ دسمبر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعد از نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں ایک تقریر فرمائی جس میں طول امل یعنے لمبی آرزوں اور دنیا کی طرف انہماک سے منع فرمایا۔ آخری حصہ میں طاعون کا تذکرہ تھا جس میں آپ نے اپنی جماعت پر اتمام حجت کیا ہے۔ وہ تقریر اپنے موقع پر شائع ہوگی۔ وہ الفاظ بطور تبلیغ و اتمام حجت درج کئے جاتے ہیں **اگر کوئی بھی تبدیلی نہ کریگا تو وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ مجھکو دعا کے** [illegible] — جو لوگ خدا کے بتلائے ہوئے صراط مستقیم پر چلیں گے۔ صرف وہی محفوظ رہینگے۔

وقت کی قدر کرو | وقت کی قدر و قیمت یا تو دنیادار کر سکتے ہیں جن کو بعض کام اوقات مقررہ پر کرنے پڑتے ہیں۔ یا دیندار جو نماز کی پابندی کی قدر کرتے اور سمجھتے ہیں کہ نماز موقت فرض کی گئی ہے۔ نمازی کو غبار یا ابر کے دن شناخت وقت نماز میں اور تہجد خوان کو تعین وقت آخری شب میں اور مسافر کو ریلوے ٹائم اور مدرس کو سکول اور کلرک کو دفتر کے مقررہ وقت سے پیچھے رہ جانے میں بسا اوقات دقتیں پیش آتی ہیں آجکل ان ساری دقتوں کو خداوند تعالیٰ نے گھڑی جیسی بیش بہا نعمت کا ایجاد انسانی ہاتھوں سے کرا کر رفع کر دیا ہے۔ ہم نے اس غرض سے ایک عمدہ ولایتی کارخانہ کے معتبر ایجنٹ سے عمدہ و پائدار گھڑیاں لوائی ہیں جس کو عمدہ اور پائدار گھڑی کی ضرورت ہو وہ بذریعہ دی [illegible]

ذیل کی کتب کارخانہ البدر سے ملسکتی ہیں ایک خاص ضرورت کی وجہ سے بعض کتب میں رعایت ہے

- **مجموعہ ازالۃ الوسواس** - مناظرہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی - بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب۔ [illegible]
- **تفسیر القرآن بالقرآن** مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں احمدی - اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی کامل تفسیر ہے سر دست غنیمت ہے
- **شرح ترمذی** - بزبان عربی - جلد اول - دوئم -
- **سیرت مسیح موعود علیہ السلام** مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی
- **جلسہ اعظم مذاہب** کی رپورٹ جو کہ [illegible] میں بمقام لاہور میں اور حضرت مسیح موعود کا مضمون حسب پیشگوئی بالا رہا۔
- **عسل مصفی** وفات مسیح اور حضرۃ مسیح موعود کے دعاوی کے اثبات کے متعلق ایک جامع کتاب۔
- **الفرقان** مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بجواب [illegible]
- **صیانۃ القرآن** - ایضاً در رد فرقہ چکڑالوی۔

رعایتی قیمت کی کتابیں

ایک خاص ضرورت کیوجہ سے قیمتوں میں رعایتی طریق

- تفسیر سورۃ جمعہ -
- شہادۃ القرآن -
- نور القرآن حصہ اول -
- اعجاز احمدی در ذکر مباحثہ مصنفہ حضرۃ اقدس
- سراج الدین - عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- طب روحانی - علم مسمریزم
- تحفۃ المومنین - مصنفہ فاضل امروہی
- سواء السبیل - "
- اعلام الناس - "
- کشف الالتباس - "
- ایقاظ النائمین - "
- سراج الشہادتین -
- قول الصحیح - مصنفہ [illegible]
- عاقبۃ المکذبین -
- شہادت آسمانی حصہ اول و دوئم -
- سر المکتوم -
- رویائے صالحہ -
- اعجاز احمدی -
- سلاسل الفضائل - عربی و اردو
- سلاسل التعلیم - عربی -
- سیرۃ النبی
- الہامی و مقام اعظم -
- وفات مسیح پنجابی نظم -
- پنجابی کاسن -
- نظم برائے مستورات -

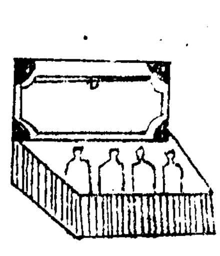

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر - طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چارون شیشی کی دوائین بخشتے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریون کو جڑ سے دفع کرتی۔ اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہین۔ ساٹھ سو جڑی بوٹیون کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چارون شیشیون مین ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال مین مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ - جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴ - چوب چینی کا جوہر وغیرہ۔ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کہانسی۔ بخار۔ پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گٹھیا۔ خارشت۔ داد۔ ناکوت۔ پھوڑا پھنسی۔ سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ نواسیر۔ گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چارون شیشیاں ایک ٹین بکس مین مقفل کر کے مع کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہین۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات** - متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیون اور میوون کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ...... ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و ہچکی۔ بھوک پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا کرنے والا۔ کرکے از سر نو طاقت بخشنے والے اور کتنے ہی دنون کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قایم رکھنیوالا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے۔ بے اولاد مردون اور بانجھ عورتون کو ایک پوری بوتل استعمال کرکے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہئے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶؍ قیمت دو شیشی ۲؍ تین شیشی ۳؍ چار شیشی ۴؍ ہے۔ شیشی ؎۱۲ پیکنگ محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ۔ محصولڈاک و پیکنگ ؎۱۲ ہزار ہا آدمیون نے کامل فایدہ حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجئے۔ اور فایدہ اٹھائے اسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں اکسیر فایدہ بخشتا ہے۔ دایمی قبض۔ بد ہضمی۔ پیٹ مین درد اور نفخ ہونا کہ اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا اور بار بار پاخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ۔ دکھنہ پیچش اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر و وجع مفاصل یعنی گٹھیا۔ درد سر کہانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ ضعف بصارت۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک۔ سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت۔ داد و سفید داغ اور عورتون کے اجرائے خون ماہواری و بادگولہ وغیرہ کو حکمی فایدہ بخشتا ہے۔ بچون کے دانت نکلنے کیواسطے نہایت ہی مفید ہے۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ **خاص کر معدہ اور جگر** کی تمام خرابیون کو دور کر کے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے تو قریب ڈہائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت نموما و دران میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے۔ کہ اکثر بیماریان معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہین۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکہا گیا۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ مین انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔ **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** - یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل و دماغ اور گردہ و یعنی اعضاء رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ مین اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کے لئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ۴۰ خوراک دوا رہتی ہے۔ پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ؎۱۲ **گٹھیا کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع** - کیسی ہی سخت تکلیف دہ گٹھیا یا وجع المفاصل یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد۔ اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ؎۳ **آنکھون کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری** - اصلی ممیرا اور ایک سو مفید و مقوی العبرا دویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماڑا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پڑوال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک وغیرہ غرض آنکھون کی کل بیماریان دفع کر کے آنکھون مین نوجوانوں کی طرح کی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے۔ چند روز کے استعمال سے آنکھون کی روشنی کو تمام عمر کیلئے قایم کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۵؍ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن** - دانت اور آنکھ انھیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر ان مین کوئی خرابی آئی۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں۔ اس لئے ہر شخص پر انکی حفاظت اور خدمت نہایت ضروری ہے۔ اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز ملئے۔ پھر اپنے دانتون کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائے گا اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگین گے۔ دانتون کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و بدبوئے دہن اور منہ و زبان کے خاتمے کے دفعیہ کیلئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ پیکنگ و محصولڈاک ۵؍ علاوہ ان کے آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کہانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اصلاح قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم۔ اور پھوڑے کے لئے مرہم۔ اور نیز مخصوص امراض کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دوا خانہ میں موجود ہیں۔ جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسہ کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جس مین کل دواؤن کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہین۔ آپ اپنا نام اور پتہ و تمام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اس کو بھی لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس۔** **نوٹ**۔ ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کیلئے ہندوستان مین ہر جگہ ایجنٹون کی ضرورت ہے

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو۔

سونے چاندی کی گولیان

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ و باہ مین ان پوشیدہ کارروائیون سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیون سے پیدا ہوتی ہین۔ لاثانی دوا ہین۔ یہ حبوب خاص کر جلق مین اور ان تے ہی اپنا اثر کرتی ہین۔ اور بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو با کار بنانے مین اکسیر ہین۔ قیمت حبوب صرف ۲؍

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہین ہے۔ بلکہ دیگر مشک سرد اور یدلیسی لیسی ادویات سے مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے۔ اور جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیکھا کو فوراً اڑا دیتا ہے۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے۔ قیمت فی تولہ ۲؍

حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلب گڈہ ضلع دہلی

چاء! چاء!! چاء!!!

ہمارے کارخانہ مین نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت مل سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہین۔ جس مین فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آدھ آنہ رکھی گئی ہے۔ اور تاجرون سے خاص رعایت ہو سکتی ہے۔ ایک بار منگا کر دیکھئے۔ پتہ یہ ہے

ایم۔ زیڈ۔ ڈی ڈیلرس۔ محلہ بابوزی شاہجہانپور۔

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریدارون کو مژدہ۔

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلہ گنبد کھولی ہے۔ جس مین ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائسکلیں نیز ان کے پرزہ جات بکفایت مل سکتے ہین۔ اسواسطے پبلک کو نہایت نیک نیتی سے ہم مطلع کرتے ہین۔ کہ نسیتاً و مقابلتاً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ تصیتن پر مال خرید فرما کر آزمائش کرین۔ اور اپنے ہموطن خیرخواہ سوداگرو کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کرین۔

بائیسکلون کے ڈنلوپ ٹائر اور انر ٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہین۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کیجاتی ہے۔

المشتہر

الہٰی بخش اینڈ سنز۔ سوداگر بائیسکل و مشین۔ زیر نیلہ گنبد انارکلی لاہور

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلایل و ثبوت مین ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں۔ درخواستیں دفتر البدر مین آدینا۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل ایڈیٹر شایع ہوا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

آئینہ ہے یہ نور بدر کا
عکس ہے یہ رخِ محمد کا

چودھویں رات کا یہ چاند ہے البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آ جہاں منتظر خوشا کہ آمد دلستاں
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۲	سنہ ۱۹۰۶ء	بابت ۱۰ جنوری	نمبر ۱

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفی ما را امام و پیشوا

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

از ملایک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

معجزات و ہمہ حق اندرست
منکر آں مورد لعن خداست

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جا می بود

اقتدا قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات انبیاء سابقین
معجزہ قرآن [illegible] بالیقین

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں یعنی تقویٰ کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہمیشہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ سہ بار۔ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور پیروی مسیح سنہ ۱۳۰۶ تک آپ کو اسلامی ہجری [illegible] کے مطابق [illegible] آپ یار دہم سال ہی کی [illegible] جو آپ کی فتح و نصرت کا زمانہ ہے طلوع ہوا

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جوکہ آپ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۰۷ء کو سالانہ جلسہ کی تقریب پر مسجد اقصٰے میں فرمائی

(گذشتہ اشاعت البدر نمبر ا صفحہ ۱۰ سے آگے)

حالانکہ مسلمانوں کے لئے یہی ایک شئے قابل فخر ہے۔ کہ دوسری کوئی قوم اس میں ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی کیونکہ اور قوموں نے بدیوں میں پڑکر اور اُن سے راضی ہوکر دعا کا قصد ہی نہیں کیا۔ مثال کے طور عیسائیوں کو لو۔ کہ جنہوں نے کفارہ اور قربانی پر بھروسہ کیا ہے اب جسکا یہ ایمان ہے۔ کہ میرے سب گناہ بخشے گئے ہیں۔ تو اسکے اندر دعا کی تحریک اور جذبہ کیونکر پیدا ہوسکتا ہے دعا کی ضرورت تو اسے پیش آتی جس کو یہ ایمان اور یقین ہوتا ہے کہ میں گرفتار ہوں۔ اور جسکو یہ خیال ہی نہیں ہے کہ گناہ مجھے ضرر پہونچاوینگے یا عذاب کا موجب ہونگے اسے دعا کی ضرورت ہی کیا ہے۔ پس جسے کسی دوسری راہ پر بھروسہ ہے۔ وہ دعا کی راہ پر کب آویگا۔

لیکن یاد رکھو۔ کہ دعا صرف زبانی بک بک اور زق زق کا نام نہیں ہے بلکہ دعا اس بات کا نام ہے کہ دل خدا کے خوف سے بھر جاوے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ الوہیت پر گر پڑے ہر ایک قسم کی طاقت اور قدرت اسی سے چاہے۔ اور اپنی کمزوری کا بار بار اسکے آگے اعتراف کرے یہ حالت جوکہ بالکل موت کی حالت ہوتی ہے نصیب ہو۔ تو اسوقت دعا ہوتی ہے۔ اور اس حقیقت سے بے علم ہونے کی وجہ سے بہت لوگ دعا اور اسکی تاثیر سے منکر ہوگئے ہیں۔ اور ان کا یہ اعتقاد ہوگیا ہے کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہوکر ہی رہیگا۔ دعا کی ضرورت ہی کیا ہے یہ صرف اُن کا ایک بہانہ ہے ورنہ اگر ان کا اعتقاد یقینی طور پر اسی بات پر ہوتا۔ کہ جو ہونا ہے ہوکر ہی رہیگا۔ تو پھر دکھوں اور بیماریوں میں وہ تدابیر اور علاج کیوں کرتے ہیں۔ اگر ایسے ہی متوکل اور رضا بقضا ہیں تو ذرا سے درد پر...... ڈاکٹروں اور طبیبوں کو کیوں بلاتے ہیں سید احمد خان بھی دعا کے بڑے منکر تھے۔ مگر جب پیشاب بند ہوا تو دہلی سے ڈاکٹر منگوائے گئے افسوس کی بات ہے کہ ان لوگوں کی سمجھ میں یہ موٹی سی بات نہیں آتی۔ کہ جب ظاہری دنیا اس قادر خدا کے ملکوت میں ہے تو باطنی کسواسطے نہیں ہے ایک پہلو میں اسکی قدرت کے تصرفات مانتے ہیں۔ اور دوسرے میں جاکر انکار کرتے ہیں۔ قضا و قدر پر تو ہمارا بھی ایمان ہے لیکن [illegible] علم کیسے ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص [illegible] سے تریاق کا سفوف اسے دیتے ہیں تو رفع ہو جاتی ہے اور ایسے ہی زمیندار دانے ڈالتا ہے تو اسکا کھیت کھلتا پھولتا ہے پس جب تجارب سے ایک بات ثابت ہے تو اس کی بحث میں پڑنا اور ایک کھلی حقیقت سے انکار کرنا نادانی ہے۔ دعا سے انکار کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ جس نکتہ پر دعا اثر کرتی ہے اس سے دور رہکر لوگ ہٹ جاتے ہیں۔ اور پھر عدم استقلال کی وجہ سے ابتلا میں پڑتے ہیں کیونکہ جب تک کسی شے کی پوری خوراک نہیں استعمال کی جاتی تب تک کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اگر ایک شخص کو ایک روٹی کی بھوک ہو تو ایک دانہ یا ایک ذرہ سے اس کی سیری ہرگز نہ ہوگی۔ ایسے ہی جب تک دعا اپنے پورے آداب کے ساتھ نہ کی جاوے اور جس حد تک وہ درجہ استجابت حاصل کرتی ہے۔ اس حد تک نہ پہونچے۔ تب تک اس کا اثر بھی نہیں ہوتا۔ ورنہ دعا تو ایک ایسی شئے ہے۔ کہ کوئی مشکل ایسی نہیں جوکہ اسکے ذریعہ سے حل نہ ہو اور کوئی بیماری ایسی نہیں جوکہ اسکے ذریعہ سے دور نہ ہو۔ کوئی غم ایسا نہیں جو دعا سے نہ جائے۔ پس بڑا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے۔ جوکہ دعا پر بھروسہ کرتا ہے انسان ہر وقت ایک سیلاب میں پڑا ہوا ہے۔ اور دعا ہی ایک ایسی شئے ہے جوکہ اس سے اسکو نجات دلا سکتی ہے سورۃ فاتحہ میں بھی خدا تعالےٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے اور اپنی انہی صفات کا ذکر اول کیا ہے جن سے دعا کی تحریک دل میں ہوتی ہے وہ صفات اسکے۔ رب العلمین۔ رحمٰن۔ رحیم ہیں رب کے معنے کہ ذرہ ذرہ کی ربوبیت اسی کے ہاتھ میں ہے عالم اسے کہتے ہیں جس کا علم انسان کو ہو۔ اور جس کی خبر اُسے مل سکے گویا کہ ارواح اور اجسام کی وہی ربوبیت کرتا ہے حقایق اور معارف وہی بخشتا ہے۔ رحمان ہے کہ قبل پیدائش انسان کے بلا محنت و مزد کے اسکے آرام کے سامان مہیا کرتا ہے۔ رحیم ہے کہ ہر ایک عمل کی جزا دیتا ہے اور ان صفات کے بیان کے بعد دعا کی تحریک کی ہے کہ تو جو رب رحمان اور رحیم ہے میری مشکل کشائی فرما اور وہ صراط مستقیم دکھا جو تو اپنے پیارے برگزیدوں کو دکھاتا رہا ہے ہم تیری راہ بجز تیرے فضل کے نہیں پاسکتے اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ اور اسکی تجلیات کا ظہور دعا کو چاہتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ انسان کو مخلصی ملتی ہے تو یہ دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ جو اسے کامل یقین اور طاقت سے استعمال میں لاویگا اسکے مشکلات ضرور دور ہو جاویں گے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے ہی انسان پاک ہوسکتا ہے۔ اور کوئی راہ اُس کے پاک ہونے کی نہیں ہے۔

دوسرے مسلمانوں کی طرح ہماری جماعت کو ہرگز دعا کی بے قدری نہ کرنی چاہئے۔ اور ان تمام پتھروں کو راستہ میں سے دور کردینا چاہئے جوکہ اسکی روک بنے ہوئے ہیں جیسے پانی کے آگے پتھر ہوں تو وہ رُک جاتا ہے ایسے ہی دوسرے لوگوں نے گندے پتھر دعا کی راہ میں ڈالے ہوئے ہیں اور وہ اُن کی اپنی بدکاریاں اور بدعقیدگیاں ہیں۔ لیکن تم لوگوں کو اُن کی مثال نہ ہونا چاہئے۔ اور تمہارا کوئی کاروبار دعا کے سوا نہ ہوا کرے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے دعا کی عادت ڈالو۔ اور اس سے غافل ہرگز نہ ہو۔ عیسائیوں کی طرح ہرگز مت ہو۔ کہ جنہوں نے کفارہ پر بھروسہ کرکے دعا کی ضرورت کو معدوم کردیا ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک بھی دعا کوئی شئے نہیں ہے کیونکہ جس نے اعمال کی پاداش میں کروڑہا جونیں بدلنی ہیں۔ اور جس کا ایمان ہے کہ بجز اسکے چھٹکارا ہی نہیں۔ وہ کیا دعا کریگا۔ دعا تو جب کرتا۔ جب اسے ایمان ہوتا۔ کہ خدا اسے ان جونوں کے عذاب سے بچا لیگا۔ یہ فخر صرف اسلام کو ہی ہے کہ وہ دعا کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر قرآن کو غور سے پڑھوگے تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ اس میں بار بار دعا کی طرف رغبت دلائی اور تاکید کی گئی ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے۔ واذا سئالك عبادی فانی قریب پھر آگے اس کا ثبوت اس طرح سے دیا ہے فاجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ کہ جب میرے بندے میری نسبت سوال کرتے ہیں تو میں اُن کے قریب ہوتا ہوں اور وہ مجھکو پکارتے ہیں تو جواب دیتا ہوں اور یہ جواب دینا کئی رنگوں میں ہوتا ہے۔ جو بہت دعا کرنے والا ہوگا۔ وہ دیکھ لیگا کہ خدا تعالےٰ اسے یا تو بذریعہ رویا کے اور یا بذریعہ الہام کے جواب دیتا ہے اور یہ خدا کی ذات کا کافی ثبوت ہے اور کچھ یہی نہیں بلکہ جو بہت دعا کریگا۔ تو خدا اسے اپنی طاقت کا ثبوت بھی دیگا۔ اور قادرانہ تصرفات سے اسکے دل پر اپنی ہستی کا نقش جما دیگا۔ اور وہ جان لیگا۔ کہ میرے رب کی ذات کی ایسی قادر مطلق ہے جو ہر ایک قسم کی مشکل کو حل کردیتی ہے ان باتوں کے ثبوت میں ہزاروں روائتیں اور حکایتیں موجود ہیں۔ اور اب اسوقت تو اس کی زندہ نظیریں بھی قایم ہیں پس ہماری جماعت کو لازم ہے کہ نیکی میں ترقی کرے اور ایمانی قوت کو بڑھانے کے لئے دعا کو ہاتھ سے نہ دے۔

تیسرا پہلو حصول نجات اور تقوے کا صادقوں کی معیت ہے جس کا حکم قرآن شریف میں ہے کونوا مع الصادقین یعنے اکیلے نہ رہو کہ اس حالت میں شیطان کا داؤ انسان پر ہوتا ہے۔ بلکہ صادقوں کی معیت اختیار کرو۔ اور ان کی جمعیت میں رہو۔ تاکہ انکے انوار اور برکات کا پرتوہ تم پر پڑتا رہے اور خانہ قلب کے ہر ایک خس و خاشاک کو محبت الٰہی کی آگ سے جلاکر نور الٰہی سے بھر دے غرضیکہ یہ تین ذرائع ہیں۔

رحمن سے انسان

www.aaiil.org

جن سے انسان بدی سے محفوظ اور نیکی میں ترقی کر سکتا ہے

یہ بات بھی بیان کر دینی ضروری ہے کہ بعض لوگوں کا قاعدہ ہے کہ کتابوں میں بعض بدیوں کو پڑھکر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم میں یہ نہیں اور اسکو اپنے لئے کافی خیال کرتے ہیں کہ ہم چوری نہیں کرتے۔ زنا نہیں کرتے۔ ڈاکہ نہیں مارتے وغیرہ وغیرہ۔ مگر جو شخص ان باتوں سے یہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ کچھ بنگیا۔ تو وہ سخت غلطی پر ہے کیونکہ جو چوری اور زنا نہیں کرتا۔ تو آخر وہ انکے برے انجام اور عذاب سے بھی تو محفوظ رہتا ہے اسکا احسان کسی پر نہیں۔ اگر کرتا تو دکھ پاتا۔ بدمعاشوں میں لکھا جاتا۔ کنجر کہلاتا۔ کیونکہ زناکاری کنجروں کا کام ہے اگر اسنے ان کاموں کو نہیں کیا تو صرف اتنی بات ہوئی کہ بدمعاشوں کے رجسٹر سے اسکا نام کٹ گیا لیکن نیکوں کے طبقے اور رجسٹر میں داخل کبھی نہیں ہوا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے عمل صالحہ کی تاکید کی ہے کہ اگر وہ بدی سے بچتا ہے تو عمل صالح کرکے نیکوں میں داخل ہو مگر دیکھا جاتا ہے کہ حقیقی نیکی کو اختیار کرنے میں لوگ سست ہیں اور اکثر لوگ اسبات پر فخر کرتے ہیں کہ وہ فلاں فلاں بدی کے مرتکب نہیں ہیں اور صرف اسی کو ہی نیکی خیال کرتے ہیں حالانکہ بدی کے ترک کا نام نیکی نہیں ہے نیک اور صالح اس وقت کہلائیگا جبکہ وہ نیکی اور صلاحیت کے کام کریگا۔ پس جب تک کسی پاس حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ نہیں تب تک وہ مومن نہیں ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ کی دعا تعلیم فرمائی ہے کہ انسان چوری زنا وغیرہ جیسے موٹے موٹے برے کاموں کو ترک کرنا ہی نیکی نہ جان لے بلکہ صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیہِم فرما کر بتا دیا کہ نیکی اور انعام ایک الگ شے ہے جب تک اسی حاصل نہ کریگا تب تک نیک اور صالح نہیں کہلا سکیگا۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے یہ دعا نہیں سکھلائی کہ تو مجھے فاسقوں اور فاجروں میں داخل نہ کر۔ اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ یہ سکھلایا کہ انعام والوں میں داخل کر۔ اسکے آگے غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیہِم وَلَا الضَّآلِّینَ ان آیات سے یہ مطلب ہے کہ مومن کے نفس کی تکمیل اسوقت ہوتی ہے جبکہ وہ دو شربت پیتا ہے ایک شربت کا نام تو کافوری ہے۔ کہ جسکے پینے سے اس کا نفس بدیوں سے سرد ہو جاتا ہے جیسے کافور میں ایک خاصہ ہے کہ وہ زہریلی مواد کو جذب کرتا ہے ایسے ہی اس کے اندر جو زہر گناہ اور بدی کی ہوتی ہے وہ اس شربت کافوری سے جذب ہو جاتی ہے اور دوسرا شربت زنجبیلی شربت ہے جس سے انسان کو نیکی کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے قرآن شریف میں اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیہِم غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیہِم وَلَا الضَّآلِّینَ کی دعا تعلیم فرمائی ہے جس میں دونوں شربت اللہ تعالیٰ سے طلب کئے گئے ہیں

موٹی موٹی بدیوں کو چھوڑنا تو آسان ہوتا ہے۔ مگر بعض اریک بدیاں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ایک تو انسان کو انکا علم کم ہوتا ہے دوسرے علم ہو تو چھوڑنا اور بھی مشکل ہے وہ اخلاقی بدیاں ہیں جو کہ ایکدوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض۔ کینہ۔ حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر چند دن سنوار کر نماز وغیرہ پڑھی ہے اور لوگوں نے اسکی مدح شروع کی ہے تو عجب اور ریا یعنے خود پسندی اور نمود پیدا ہو جاتا ہے یا علم اور دولت اور وجاہت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے دوسرے بھائی کو حقیر اور ذلیل جاننے لگ جاتا ہے اگر کسی سے کوئی ضد یا عداوت ہوگئی ہے تو اسکے عیب نکالنے پر حریص ہو جاتا ہے۔ رات دن اسکی عیب جوئی میں لگا رہتا ہے یا کسیکے قرب کیلئے اپنے بھائی کے عیب اسکے آگے بیان کرکے وہ منصب خود حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ جو عیب وہ دوسرے میں دیکھتا اور بیان کرتا ہے وہ خود اس میں موجود ہوتے ہیں یہ وہ باریک بدیاں ہیں جن کا ترک کرنا مشکل ہے ایسے ہی ان بدیوں کا ترک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ان میں صرف عوام الناس ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کو بھی یہ لگی ہوئی ہوتی ہیں اور ان سے خلاصی پانا اور مرنا ایک ہی بات ہے اور کامل طور پر تزکیہ نفس اسی وقت ہوتا ہے جبکہ انسان ظلمتوں سے نکل آوے بعض کا گمان ہوتا ہے کہ انہوں نے ان سے خلاصی پالی مگر جب کوئی موقعہ آجاتا ہے اور کسی سفیہ آدمی سے مقابلہ آپڑتا ہے تو اسوقت جوش اور نفس کے خیال کو دبا نہیں سکتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی خلاصی نہیں پائی اس تزکیہ کا نام اخلاقی تزکیہ ہے یہ انبیا پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔ کہ وہ اول اول انکا اخلاقی تزکیہ خود کر دیتا ہے سلطنت پاکر بھی وہ فقیر ہی رہتے ہیں۔ باوجود بڑا ہونے کے اپنے آپ کو بڑا نہیں جانتے نفس کے جذبات کا جو گند بد اخلاقی کے رنگ میں نمودار ہوتا ہے وہ صرف معرفت کی آگ سے جل سکتا ہے اور یہ اسی آگ کا خاصہ ہے کہ انسان سب سے بڑا ہو کر اپنے آپ کو سب سے چھوٹا خیال کرتا ہے اور ان انوار معرفت کو وہ اپنے نفس کیطرف منسوب نہیں کرتا۔ بلکہ جیسے کہ دیوار پر دھوپ پڑکر اسے روشن کر دیتی ہے۔ تو دیوار کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ اس روشنی کو دور کرے۔ وہ آفتاب کو نہیں کہہ سکتی کہ تو دور ہو جا۔ یا اپنے شعاع کو مجھ سے ہٹا لے یہی حالت انبیا کی ہوتی ہے کہ ذاتی طور پر وہ کسی قسم کا دعوے نہیں کرتے (اس نکتہ پر لطیف نوٹ درس قرآن کے کالم میں البدر کے ناظرین دیکھینگے) اور ہر ایک فضل کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اسلئے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آپ اعمال سے داخل جنت ہوں گے تو فوراً جواب دیا کہ ہرگز نہیں بلکہ خدا کے فضل سے وہ کسی قسم کی قوت اور اختیار کو اپنی طرف منسوب نہیں کر سکتے ہاں انبیا سے نیچے جو لوگ ہوتے ہیں ان میں کوئی رگ تکبر کی باقی رہ جاوے تو عجب نہیں کیونکہ یہ تو وہ بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی بعض لوگ حاجی بھی بن آتے ہیں تاہم تکبر اور نخوت ان میں بدستور پائی جاتی ہے یہ تکبر شیطان سے آیا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اسے بھی شیطان بنا دیتا ہے۔ وجاہت۔ دولت۔ خاندان اور حسب نسب کے خیال سے یہ پیدا ہوتا ہے اور جب تک ان گھمنڈوں سے انسان اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے تب تک خدا کے نزدیک ہرگز پسندیدہ نہ ہوگا شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا۔ اور آدم سے اپنے آپ کو بڑا سمجھا خَلَقتَنِی مِن نَّارٍ وَّخَلَقتَہٗ مِن طِینٍ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بارگاہ الٰہی سے راندہ گیا اس لئے اس تکبر سے ہر ایک کو بچنا چاہیئے۔ جب انسان کو معرفت نہ ہو تب تک وہ لغزش کھاتا ہے۔ آدم علیہ السلام کو بھی لغزش ہوئی لیکن چونکہ معرفت تھی فوراً سمجھ گئے۔ کہ بجز حق اسکے فضل کے چارہ نہیں اور دعا کی۔ رَبَّنَا ظَلَمنَا اَنفُسَنَا وَاِن لَّم تَغفِر لَنَا وَتَرحَمنَا لَنَکُونَنَّ مِنَ الخٰسِرِینَ حضرت مسیح کو بھی لوگوں نے کہا۔ کہ تو نیک ہے لیکن چونکہ ان کو علم تھا کہ جب تک خدا کسی کو نیک نہ کرے وہ نیک نہیں ہو سکتا اس لئے فوراً انکار کیا۔ تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ میں نیکی کو اپنی طرف منسوب کرتا ہوں حقیقی نیکی تو خدا کے پاس ہے وہ جب چاہے سلب کرے اور جب چاہے عطا کرے۔ عیسائیوں نے تو مسیح کو ایک متکبر انسان بنا دیا ہوا ہے حالانکہ وہ ایسا نہ تھا یہ نہایت عمدہ طریق ہے کہ جس کے سوا کوئی انسان پاک نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے کہ اپنے آپ کو دوسرے سے بڑا نہ جانے اور دوسرے کو بہتر سمجھے۔ علمی۔ مالی۔ خاندانی تکبر لوگوں میں ہوتے ہیں۔ ان سے بچے۔ جب خدا اسکو آنکھ دیتا ہے تو اسے پتہ لگتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دیسکتی ہے وہ آسمان سے آتی ہے انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ دیکھو آنکھ نہیں دیکھ سکتی جب تک آسمان سے روشنی نہ آوے ایسے ہی باطنی روشنی یعنے تقوے اور طہارت۔ یہ بھی خدا ہی سے آتی ہے وہ چاہے تو ہدایت دے اور چاہے گمراہ رکھے۔ سچی معرفت اسکا نام ہے کہ انسان نفس سے اپنے آپکو مسلوب اور لاشئے سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر خدا سے نور مانگے اور اگر ملجاوے تو اسپر کسی قسم غرور نہ کرے اور کوئی شئے اپنی نہ سمجھے اگر اس قسم کا عقیدہ رکھیگا۔ تو اسکی اخلاقی حالت اچھی ہوتی جائیگی۔ اپنے کو کچھ شئے جاننا اسیکا نام تکبر ہے اور اسی کی وجہ سے ایکدوسرے کو حقیر جانتے اور غلو کرتے ہیں۔ عالموں کو اپنے علم کی شیخی ہوتی ہے۔ وہ اسکی وجہ سے تکبر اور نفسانیت میں گھرے رہتے ہیں۔ فقراء کو بھی اصلاح نفس سے کوئی غرض نہیں رہی۔ جسقدر مجاہدے اور ریاضتیں ان لوگوں نے تجویز کئے ہوئے ہیں۔ وہ سب گرہی ہیں۔ صرف جسم ہی جسم ہے جس میں روحانیت کا نام و نشان نہیں۔ یہ مجاہدے دلکو پاک نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حقیقی نور

معرفت کا بخش سکتے ہیں۔ پس یہ زمانہ اسوقت بالکل خالی پڑا تھا۔ طریق نبوی کو بالکل بھلا دیا گیا تھا۔ اب ارادہ الٰہی یہ ہے۔ کہ وہ نبوت کا زمانہ دوبارہ آ وے اور وہی تقوے اور طہارت قایم ہو جاوے خدا کی غرض اس جماعت سے یہ ہے کہ گم شدہ معرفت کو دوبارہ دنیا میں قایم کر دے سو دو چیزیں ہیں کہ جن کی حفاظت ہر ایک انسان کو ضروری ہے ایک حق العباد اور ایک حق اللہ۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اُسکی محبت میں۔ اسکی اطاعت میں۔ اسکی عبادت میں اس کے خوف میں کسی کو شریک نہ کیا جاوے۔ اور حق العباد یہ کہ تکبر اور خیانت اور ظلم کسی اپنے بھائی سے نہ برتا جاوے اور حقوق اخوت کی کما حقہ نگہداشت کی جاوے۔

سننے میں تو یہ دو فقرے ہیں لیکن عمل کرنیکے لئے بہت مشکل۔ انسان کے اوپر بڑا ہی خدا کا فضل ہو۔ تو وہ ان کے اوپر قایم رہسکتا ہے کسی میں قوت غضبی حد ہو لیہوتی ہے ذرا سی بات سے غصہ میں آجاتا ہے دل میں کینہ رکھتا ہے کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے غرضیکہ اخلاقی حالت انسان کی جب تک درست نہ ہو تب تک پورا ایمان اسکے اندر داخل نہیں ہوتا۔ خدا کو واحد جاننے اور ایمان کا دعوے کرنیکے بعد اخلاقی حالت کی اصلاح بہت ضروری چیز ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنی ہوتی ہے کہ ادنی ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت برے برے خیالات کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور ایسے عیوب کی اسکی طرف نسبت کرتے ہیں۔ جو اس میں نہیں ہوتے حالانکہ اگر وہی عیوب اسکی طرف منسوب کئے جاویں تو وہ برا مانتا ہے بڑی ضروری بات ہے کہ حتے الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کہ اس سے محبت اور اُنس بڑھتا ہے آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ دوسروں کو نکتہ چینی کرنیکا موقعہ نہیں ملتا۔ اور خود انسان بھی حسد۔ بغض۔ کینہ وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہتوں میں ہمدردی کا مادہ نہیں۔ مشکلات کیوقت اپنے وقت۔ طاقت اور مال کو دوسرے کیلئے خرچ نہیں کرتے۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبرگیری اور اسکے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے مگر ہمسایہ کے یہی مطلب نہیں جو اپنے گھر کے ساتھ ہی رہتا ہو۔

تمہارے بھائی جو تم سے ہزاروں اور سینکڑوں کوس کے فاصلہ پر رہتے ہیں وہ سب تمہارے ہمسائے ہیں تمہیں چاہیئے کہ ان سب پر نیک ظن رکھو۔ اور ہمدردی کے کسی پہلو سے ان پر دریغ نہ کرو۔ تم میں سے ہر ایک کو روزانہ مطالعہ کرنا چاہیئے کہ اُسنے کسقدر ہمدردی اپنے بھائیوں سے کی ہے حدیث شریف میں دیکھو۔ ہمدردی کی کسقدر تاکید ہے۔ کہ ہانڈی میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے ہمسایہ کو دو۔ خدا تعالیٰ تمہاری ہمدردیوں کا بھوکا نہیں ہے ہو نہ اُسے کوئی پرواہ ہے

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالے کہیگا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا اور میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ اور میں بیمار تھا تم نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ میں غریب تھا تم نے میری دستگیری نہ کی۔ لوگ آگے سے جواب دیں گے۔ کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا تب خدا تعالے کہیگا کہ میرا فلاں بندہ جو تھا اسکی ہمدردی میری ہمدردی تھی ایسے ہی ایک اور جماعت کو خدا تعالے کہیگا۔ کہ شاباش تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھلایا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ وہ کہینگی کہ اے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا تب خدا جواب دیگا۔ کہ میرے فلاں بندے کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہمدردی تھی۔ اگر ایک خدمتگار کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کے پاس جاوے تو جو کچھ اس کی خاطر تواضع کی جاویگی۔ وہ اس کے آقا کی سمجھی جاویگی۔ لیکن اگر اسکی خبرگیری نہ کی جاوے نہ رات کو آرام کرنے کی کوئی جگہہ دی جاوے۔ نہ بھوک پیاس کی خبر لی جاوے تو تو اسکے دل میں رنج گذریگا کہ میرے آدمی کی کچھہ بھی قدر نہ کی۔ پس خوب یاد رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ کو اسکی مخلوق بہت پیاری ہے۔ وہ ہرگز یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اُسکے ساتھ سرد مہری برتی جاوے۔ پس جو شخص خدا کی مخلوق کیساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے دوسرا پہلو جو حقوق اللہ کا ہے وہ بھی بہت مخفی ہے مگر یہی پہلو اسی لئے بہت دیتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایک با اخلاق شخص کا ایمان کبھی ضایع ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بناوٹی اخلاق خدا کے لئے نہیں ہوتے۔ اسلئے ان اخلاق کو حاصل کرنا چاہیئے جن سے خدا راضی ہوتا ہے۔ اور خدا تعالے کی رضامندی کیلئے جو انسان اخلاق فاضلہ سے کام لیگا اس کا ایمان قوی ہوگا۔ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی۔ تو ایک گبر چھت پر چڑیوں کو دانے ڈال رہا تھا میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اسے کہا کہ تیرے اس عمل سے کیا تجھے کچھہ ثواب ہوگا۔ اس گبر نے جواب دیا کہ ضرور ثواب ہوگا چنانچہ ایک سال جو وہ ولی اللہ حج کو گئے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ وہ گبر بھی مسلمان ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ تب اس گبر نے اس کو کہا کہ دیکھو میرے ان دانوں کا ثواب ہوا یا نہ ہوا ایسے ہی ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک اصحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جہالت میں میں نے بہت سا خرچ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ... کیا تھا مجھے اُس کا ثواب ہوگا یا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اسی کا ثمرہ ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے ہمدردی مخلوق کی ایسی شئے ہے۔ کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے کام نہ لے تو انجام کار رفتہ رفتہ درندہ بن جاتا ہے انسان اسی وقت تک انسان رہتا ہے جب تک وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھہ مروت سے سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے شیخ سعدی فرماتے ہیں سہ بنی آدم اعضائے یکدیگرند اور انکا یہ کہنا ٹھیک ہے۔ میرے نزدیک ہمدردی کا دایرہ بہت وسیع ہے اور میں اُن لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو کہتے ہیں کہ صرف اپنی قوم کی ہمدردی کرنی چاہیئے۔ اور غیر قوم سے ہرگز نہیں کرنی چاہیئے میں ایسی تعلیم کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور بتاکید کہتا ہوں کہ اپنی قوم اور غیر قوم سے ہمدردی کرنی چاہیئے۔ جن لوگوں نے ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود رکھا ہے۔ انہوں نے اس امر کو بھی جایز رکھا ہے کہ دوسرے کا مال زبردستی لے لیا جاوے اور ہر قسم کے جور اور ظلم کو دوسرے لوگوں کیلئے حلال جان لیا ہے۔

باہمی ہمدردی کے اللہ تعالے نے تین مراتب رکھے ہیں۔ جن کا ذکر آیتہ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَمٰى میں ہے۔ سب سے چھوٹی نیکی اسمیں عدل کو قرار دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی تم سے نیکی کا معاملہ کرے تو تم بھی اُس سے ویسا ہی کرو۔ اسکے بعد پھر احسان کا درجہ ہے۔ اور اگرچہ یہ عدل سے اعلٰے ہے لیکن اس میں بھی ایک نقص ہے کہ احسان کرنیوالے کے دل میں ریا اور خودی آسکتی ہے۔ اور کسی موقعہ پر جتلا سکتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھہ فلاں نیکی و احسان کیا ہے مگر ایتاء ذوی القربیٰ میں ریا اور خودی کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ جیسے ماں اپنے بچے کو طبعی طور سے پرورش کرتی ہے اور اس کو کوئی علم اسکی موت اور زندگی کا نہیں ہوتا۔ اور نہ اُس سے فایدے اور ضرر کی امید ہو سکتی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے جوش اُس کے دل میں ڈالا ہوا ہوتا ہے اور وہ بے اختیار اپنے ہر ایک قسم کے سکھہ اور آرام کو اس بچے کے لئے قربان کر دیتی ہے اسیطرح طبعی جوش سے نوع انسان کی ہمدردی کا نام ایتاء ذوی القربیٰ ہے اور اس ترتیب سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر تم پورا نیک بننا چاہتے ہو۔ تو اپنی نیکی کو ایتاء ذوی القربیٰ یعنے طبعی درجہ تک پہنچاؤ۔ جب تک کوئی شے ترقی کرتی کرتی اپنے اس طبعی مرکز تک نہیں پہنچتی تب تک وہ کمال کا درجہ حاصل نہیں کرتی بدی خدا تعالیٰ کو کسیطرح سے بھی پسند نہیں۔ اگر ہوتی تو جیسی تاکید احسان کی کی ہے بدی کی بھی کرتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں پر اعتراض کیا جاتا ہے لیکن نادان نہیں سمجھتے کہ وہ تو صرف مدافعت تھی تیرہ سال تک آپ نے تکالیف پر تکالیف اُٹھائیں آپکے عزیز دوست اور یاروں کو سخت سخت عذاب دیا جاتا رہا اور جور و ستم کا کوئی بھی پہلو ایسا نہ رہا۔ جو کہ مخالفوں نے آپکے لئے نہ برتا ہو۔ اور اسطرح جب بات انتہا تک پہونچ گئی تو اس مظلومانہ حالت میں آپ کو مقابلہ کا حکم دیا گیا ورنہ

کوئی بتلاوے کہ تیرہ سال تک مکہ میں رہکر کیا آپ نے کسیکا باپ مارا تھا۔ اور پھر مقابلہ بھی اسلیئے کیا گیا کہ شریر اپنی شرارت سے باز آجاویں اور دین حق کیلئے ایک راہ کھلجاوے اور باوجود غلبہ اور تسلط پانیکے آپ نے کسی سے کسی قسم کی بدی کو روا نہیں رکھا۔ ورنہ اگر آپ ان تمام آئمۃ الکفر کو جو آپ کے ایذا کے درپے رہے تھے قتل کروا دیتے تو کون پوچھنے والا تھا۔ آجکل جو لوگ غدر اور فساد برپا کرتے ہیں دیکھ لو کہ وہ باغی اور مُفسد قرار دیئے جاکر قتل کردی جاتی ہیں۔ یا سخت سے سخت عذاب پاتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باغیوں کو رہا کردیا جو کہ آپکی ساتھ بغاوت پر آمادہ رہتے تھے۔ پس اب یہ کسقدر ظلم اور ستم کی بات ہوگی۔ اگر کہا جاوے کہ اسلام دوسروں سے ہمدردی کی اجازت نہیں دیتا۔ انسان جسقدر متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔ دوسری قومیں کینہ پرور ہوتی ہیں کہ ان کے دل سے دوسرے کی بات نہیں جاتی اور بدلہ لینے کیلئے ہمیشہ گھات میں لگی رہتی ہیں لیکن ہم ہر ایک خطا کار کی خطا بخشنے کو طیار ہیں اسلام کی تعلیم ہے کہ تم بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو۔ دیکھو قرآن شریف میں لکھا ہے یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا اور وہ قیدی لوگ اکثر کافر ہی ہوتے تھے کہ جن سے سلوک کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اب دیکھو۔ کہ اسلام نے اخلاق اور ہمدردی کو کہاں تک پہنچایا ہے عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ اس لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ تندرست ہوکر ایک مستقل رسالہ اخلاق کی نسبت لکھوں جو میری جماعت کیلئے ایک کامل تعلیم ہو اور اُس میں ابتغاء لمرضات اللہ کی راہیں بھی دکھلائی جاویں اور خدا تعالیٰ کی توحید کی بھی رہنمائی ہو مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ آپس کی تنازعات میں ایکدوسرے کی شکایت کی جاتی ہے ہمدردی اور آپس میں نیکی کے پہلو کو مرعی نہیں رکھا جاتا۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی ابھی تک جماعت کو ایک بچے کیطرح دیکھتا ہوں جو ایک قدم اٹھتا اور چار قدم گرتا ہے۔ اس لئے تاکید کرتا ہوں کہ دعا اور کوشش میں لگے رہو۔ اور خدا تعالیٰ سے اسکا فضل مانگو کہ اس کے سوا کچھ نہیں بن سکتا

اس تقریر کے بعد حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی منشی محمد اروڑا صاحب اور دیگر چند احباب نے اٹھکر آپ سے نیاز حاصل کی اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے جو کہ لاہور کی انجمن فرقانیہ کے امین اور خزانچی ہیں ایک کثیر رقم زر نقد

کی پیش کی۔ اسوقت عصر کی بانگ کا حکم دیا گیا۔ ایک شخص پنڈی گھیپ سے حضرت کی زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے انکو مخاطب کرکر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے تمام جماعت کو یہ بات نوٹ کرائی۔ کہ دیکھو حضرت صاحب غیر مرزائیوں سے کیسی ہمدردی اور عمدہ معاملہ کی تاکید فرماتے ہیں۔ اسکے بعد عصر کی نماز ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا

نجات فضل سے ہے

میرے دوست مفتی محمد صادق روایت کرتے ہیں کہ ایکبار میاں کرم داد صاحب احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماہ رمضان میں حکم دیا کہ مفتی صاحب کے ہمراہ بٹالہ تک جاویں اور تاکید کی کہ روزہ نہ رکھنا کرم داد نے خواہش ظاہر کی کہ روزہ رکھ لیا جاوے بعد کو تکلیف ہوتی ہے **فرمایا نجات خدا کے فضل سے ہے عمل سے نہیں ہے** ۞

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی احباب اور انجمنوں کیخدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کے متعلق وہ دینی خبریں برائے اندراج اخبار ضرور ارسال فرمایا کریں

۱۔ **حضرت اقدس** علیہ السلام کی طبیعت سابقہ ایام کی نسبت اس عشرہ میں بفضل خدا نسبتاً اچھی رہی ہے۔ اور آپ عام طور پر ظہر و عصر کی نمازوں میں شامل جماعت ہوتے رہے۔ خاندان رسالت کے کل ممبر بھی بفضل خدا تندرست رہے۔

۲۔ **حضرت حکیم نورالدین صاحب** کی طبیعت بہت علیل رہی۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپ کو درس قرآن ملتوی رکھنا پڑا۔ حکیم صاحب کی طبیعت کی ناسازی دیکھکر حضرت مسیح علیہ السلام نے آپ کی صحت کے لئے کثرت سے دعا شروع کی۔ تو ۶ جنوری کو آپ نے تشریف لاکر فرمایا۔ کہ میں دعا کررہا تھا۔ کہ یہ الہام ہوا۔ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۔ یہ الہام ایکبار حضور کو

۳۔ **حضرت مولانا عبدالکریم** کی طبیعت علی العموم تندرست رہی اور آپ منصب امامت کو احسن طور پر بجالاتے رہے۔ ۳۱ دسمبر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جناب مفتی محمد صادق صاحب کی علالت طبع کا حال استفسار فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر وہ دودھ ہضم ہونے لگ جاوے۔ تو بخار اس سے بھی ٹوٹ جاتا ہے

مولوی عبداللہ صاحب احمدی مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اپنے ایام رخصت گذار کر کشمیر سے واپس تشریف لائے۔ ۞ یکم جنوری ۱۹۰۵ء کو ادنٰے غلام ایڈیٹر البدر نے ایک غلام کو رب کاتب کی درخواست پیش کی۔ کہ اس کا مذہب بھی خاکروبوں کا ہی ہے۔ مگر فن کتابت سے واقف ہے۔ اور کارخانہ البدر میں

فتح مقدمات کی خوشخبری

جماعت کو مبارک ہو

آج ہم بارگاہ الوہیت مین کمال عجز و انکسار سے رکوع اور سجود کرتے ہوئے یہ خوشی کی خبر اپنے ناظرین کو دیتے ہین۔ کہ خدائے قادر مطلق کے کلام کیموافق جو اس کے برگزیدہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی و رسل پر نازل ہوا تھا۔ عدالت عالیہ سیشن جج صاحب بہادر امرتسر سے وہ جرمانہ جو کہ عدالت ابتدائی نے آپ پر اور آپکے حواری حکیم فضل دین پر کیا تھا معاف ہو گیا ہے اور آپ بالکل بری قرار دیئے گئے اور یہ ایک عظیم الشان قدرتوں سے بھرا ہوا نشان بنا

ہمارے ایمانوں کی زیادتی اور تر و تازگی کیلئے دکھایا گیا ہمارے منکر اور مخالف ذرا غور کریں۔ کہ وہ منشی اور ٹھٹھا جو کہ وہ ہم پر کرتے تھے۔ آج کس پر الٹ کر پڑ رہا ہے اب نہیں معلوم۔ کہ وہ لوگ کس سوراخ مین اپنے سروں کو خدا کی لعنت سے چھپائیں گے۔
قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
دشمن جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے

امید ہے۔ کہ احمدی جماعت اس خوشی مین اپنے خادم البدر کی ترقی اشاعت میں ایک نمایاں ترقی دکھلاوینگے

تو اچھا ہے۔ چونکہ میری طبیعت کراہت کرتی ہے۔ اس لئے حضور سے مشورتاً پوچھتا ہوں۔ آپ نے تبسم فرما کر فرمایا۔ کہ بات تو واقعی مکروہ معلوم ہوتی ہے ۞ ۞

اس عشرہ میں موسم اکثر ابر آلود رہا۔ اور بوندا باندی بھی ہوتی رہی جس سے سردی بڑی شدت سے بڑھ گئی

درس قرآن کریم

سورہ ھود رکوع نمبر ۱

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کیے ہیں۔ اگر آپ حقیقتہً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جلیے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ تاکہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

الرٰ کتب | یہ اختصار ہے۔ اللہ لطیف۔ رحمان۔ رحیم کا یعنے اللہ کی طرف سے۔ جو رحمان اور رحیم ہے یہ کتاب ہے۔

احکمت ایتہ | اس کی باتیں یا آئتیں بہت پکی اور مضبوط ہیں۔ یعنے دلایل قویہ اور مشاہدہ صحیحہ پر بنی ہیں۔

فصلت | اس کے معنے ہیں۔ مفصل بیان گئیں۔ کھول کھول کر سنائی گئیں۔ اس لفظ کے معنے قرآن شریف نے خود دوسری جگہ کر دیئے ہیں۔ دیکھو جزو نمبر ۲۔ رکوع ۱۸۔ ولوجعلنٰہ قرآنا اعجمیا لقالوا لولا فصلت ایٰتہ ءَ اعجمی و عربی۔ ۔ ۔ یعنے اگر ہم اس قرآن کو کسی غیر زبان میں نازل کرتے۔ تو اہل مکہ کہتے کہ یہ تو ایسی زبان میں ہے۔ جو کہ اظہار مطالب پر پورے طور پر قادر نہیں۔ اور نہ پورے مواد ایک کامل زبان کے اپنے اندر رکھتی ہے۔

عجمی عرب زبان میں گونگے کو کہتے ہیں۔ جو کہ اظہار مطالب پر قادر نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے چارپایوں وغیرہ کو عجما کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ وہ اپنی آواز سے اظہار مطالب تو کرتے ہیں۔ اور ان کے بچے یا محافظ ان کی ضرورتوں کو سمجھ لیتے ہیں۔ مثلاً گھوڑی یا گائے جب اپنے بچے کو بلاتی ہے۔ تو خاص آواز استعمال کرتی ہے۔ گھوڑا پیاسا ہو۔ تو خاص طور سے ہنہناتا ہے۔ مرغی کڑ کڑ کرتی ہے۔ تو بچے پروں کے نیچے آجاتے ہیں۔ لیکن تاہم وہ جانور کھول کر معانی بیان نہیں کرسکتے۔ اسی لحاظ سے عرب زبان کے سوائے غیر زبانوں کو عجمی کہا جاتا ہے۔ مثلاً فارسی اور انگریزی میں مذکر و مونث کے لئے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اس مقام پر ہمیں خاص زبانداں سے بحث نہیں ہے۔ اس لئے صرف اس امر کا ذکر کریں گے۔ جس کا تعلق قرآن شریف سے ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی ذات۔ اس کے صفات اور امور معاد یعنے مابعد الموت کا علم ہے۔ کہ جس کو ہم مفصل کسی غیر زبان میں نہیں پاتے۔ مثال کے طور پر اللہ کا نام لو۔ تو انگریزی میں اس کے مقابل پر کوئی لفظ نہ ملیگا۔ صرف گاڈ (God) یا لارڈ (Lord) لفظ ہے جسے خدا پر بھی استعمال کرتے ہیں اور مخلوق پر۔ حالانکہ عربی لفظ اللہ ۔ ۔ مخلوق پر استعمال نہیں ہوتا۔ سنسکرت میں بھی کوئی مفرد لفظ ایسا نہیں ہے۔ جو کہ اللہ کی طرح جامع معنے اپنے اندر رکھتا ہو۔ صرف ایک اوم ہے۔ مگر وہ بھی مرکب ہے۔

فصلت سے مراد ان امور کی تفصیل سے ہے۔ جن کا تعلق انسان کی نجات سے ہے۔ اور جسے سابقہ کتب نے تفصیل سے بیان نہیں کیا۔ وہ عقاید صحیحہ۔ صفات باری تعالےٰ اور احوال مابعد الموت کا ذکر ہے اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے۔ کہ علم حیوانات۔ نباتات۔ جمادات۔ ریاضی۔ ہندسہ وغیرہ کیوں اس میں نہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق نجات سے ایسا وابستہ نہیں ہے۔ کہ جو ان سے جاہل رہے۔ وہ کافر قرار دیا جاوے۔ جس غرض کے متعلق جس قدر تفصیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ قرآن کر دیتا ہے اور باقی امور ترک کرتا ہے۔

توبوا الیہ | اللہ کی طرف رجوع کرو۔ یعنے اس کے احکام پر عمل در آمد کرو۔ نیکی کرو۔

یثنون صدورھم | یثنون کپڑے کو دوہرا کرنے کو کہتے ہیں۔ جس میں کوئی شے پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اپنے سینوں میں مخفی باتیں رکھتے ہیں۔

لیستخفوا منہ | کہ خدا سے چھپا دیں خفیہ رکھیں

الاحین یستغشون ثیابھم ۔ ۔ ۔ الخ | حالانکہ بات یہ ہے۔ کہ جب وہ رات کو سوتے ہیں۔ تو اس وقت بھی ان کے ظاہر اور باطن کے احوال سے اللہ تعالےٰ خوب واقف ہوتا ہے

کل فی کتب مبین | خدا کے پاس سب محفوظ ہے

ھوالذی خلق سبع سمٰوٰت ۔ ۔ ۔ وکان عرشہ علی المآء | اس سے ظاہر ہے۔ کہ زمین اور آسمان کی پیدائش سے پیشتر یہ سب سیال مادہ کی شکل میں تھا۔

ولئن اخرنا عنھم العذاب | اس آئت سے ظاہر ہے کہ عذاب کے نزول کا وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ مگر بعض وجوہات سے وہ دوسرے وقت پر ٹل جاتا ہے۔ ایسی صورت میں لوگ استہزا کیا کرتے ہیں کہ وہ عذاب کیوں نہ آیا۔ حالانکہ جب وہ پھر اپنے دوسرے وقت پر آتا ہے۔ تو ان کو کوئی مہلت نہیں ملتی آتھم کے واقعہ پر اعتراض کرنے والے غور کریں

نصیحت - کبھی کسی کو ٹھٹھہ مت کرو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جو شخص دوسرے پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک کہ اسی عیب میں خود مبتلا نہ ہو جاوے۔ لوگوں کی عادت ہے۔ کہ کسی کی ہوا خارج ہو۔ یا کوئی پھسل جاوے۔ یا اس کی غلطی بیان ہو۔ تو ہنس پڑتے ہیں اور دوسرے کو حقیر جانتے ہیں۔ یہ بہت بری عادت ہے اس سے بچو۔

کنز اخلاق۔

میں نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا ہے۔ کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیا جاویں۔ اور اسے کنز اخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہو گا (ایڈیٹر)

۱ انما الاعمال بالنیات
کاموں کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کو اسکی نیت کے موافق پھل ملیگا
وانما لامرء ما نوی
[illegible] مراد در کار تو نیت است چونکہ نیت پاک شد امنیت است

۲ الحیاء شعبۃ من الایمان
[illegible] ایمان [illegible] شرم ہو۔ یا حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۳ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ المؤمن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم
مسلمان وہ ہے۔ کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے کو رنج نہ پہنچے۔ اور مومن وہ ہے۔ جس سے سبھوں کی جان و مال کو امن ہو۔

۴ من احب للہ و ابغض للہ و اعطی و منع فقد استکمل الایمان
کامل اور ایمان والا وہی ہے۔ جو خدا واسطے دوستی اور خدا واسطے دشمنی رکھے۔ اور جو کچھ دے خدا کے واسطے دے اور جہاں نہ دے وہ نہ دینا بھی خدا واسطے ہو۔ یعنی نیک کام والوں سے ملے اور بدکاروں سے بچے اور اچھے کام میں دے اور برے کام میں نہ دے۔

www.aaiil.org

بزم احمدی

یہ عنوان اس لئے قائم کیا گیا ہے۔ کہ کارخانہ البدر اور دیگر ضروری امور متعلق سلسلہ احمدیہ و جماعت احمدیہ کی نسبت جو جو استفسار اور مشورے اور رائے وغیرہ ہوا کرینگی وہ اس کے تحت میں درج ہوا کرینگی۔ اور اس طرح سے خریداران البدر اور بیز احمدی احباب کا ایک دوسرے سے نیم تعارف ہوتا رہیگا علاوہ خریداران البدر کے دیگر احمدی احباب وغیرہ کے استفسار اور مشورے وغیرہ بھی درج ہوا کرینگے۔ شوق سے ارسال فرمانے چاہئیں۔

ایک احمدی بہن البدر کی خریدار ہیں۔ ان کی ایک احمدی سہیلی نے اپنی گرہ سے قیمت دیکر ان کے نام اخبار جاری کرایا تھا۔ جو کہ قضائے الہی سے فوت ہو گئی ہیں۔ ایک احمدی بھائی سفارش کرتے ہیں۔ کہ اس احمدی بہن کی اخبار کی قیمت میں رعایت دی جاوے۔ نصف قیمت وہ ادا کر سکتی ہیں۔

میری رائے میں مناسب ہوگا۔ کہ یا تو وہ احمدی بھائی اور یا اور کوئی اور صاحب نصف قیمت اخبار کی ادا فرما کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل فرماویں۔ کارخانہ کی طرف سے چند دیگر احباب کو رعایت دیگئی ہے۔ اس لئے گنجائش نہیں ہے۔

چودہری محمد سرفراز خان صاحب نمبردار بدوملی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بندہ ۱۹۰۶ء کی قیمت بطور قرض حسنہ ۱۹۰۵ء کے ساتھ اس شرط پر دینے کو طیار ہے۔ کہ دو سو سے زائد خریدار اس طرح قیمت دینا منظور فرماویں اور بندہ بجائے چار کے ۸ اور بعد معاونین سے روپیہ چندہ دینے کو طیار ہے۔ سالانہ خریداری کے بجائے تازیست خود اور تاقیام البدر بندہ کو خریدار تصور فرماویں۔ جہانتک ممکن ہے توسیع اشاعت میں کوشش کرونگا۔ اور کر رہا ہوں

دیگر احباب کی تحریک کے لئے چودہری صاحب نے عمدہ تجویز سوچی ہے

اس وقت تک جو کہ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۴ء ہے۔ جسقدر کارڈ آئے ہیں۔ ان میں سے نصف کے قریب ایسے احباب ہیں جنہوں نے دو سالہ چندہ منظور فرمالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا۔ تو دو سو بھی ہو جاوینگے۔

درخواست دعا۔ احادیث شریف میں آیا ہے کہ جب ایک مومن دوسرے مومن کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے کرنے والے کو بھی وہی شے عطا کر دیتا ہے۔ جو کہ وہ اپنے بھائی کے لئے خدا سے مانگتا ہے اس بنا پر میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ جن احباب کی طرف سے دعا کی درخواستیں آیا کریں۔ وہ درج اخبار کر دیا کروں۔ تاکہ بھائیوں کو ایک دوسرے سے غائبانہ ہمدردی اور احسان کرنے کا ثواب اور موقعہ مل جایا کرے۔ یہ مفت کا ثواب ہے۔ جب انسان اپنے لئے دعا کرے۔ تو ساتھ ہی درخواست کنندوں کے لئے بھی دعا کر دے۔ کہ اے رب تو انکی بھی حاجتیں رفع کر دے۔ اس مولے کریم کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اور دعا کرنے والے کو مفت کا اجر ہمدردی اور احسان کا مل جاتا ہے۔

مولوی فضل حق صاحب مختار جناب خلیفہ صاحب ممبر کونسل آف ریجنسی پٹیالہ مراق کی مرض اور ضعف معدہ میں مبتلا ہیں میری طرف سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا کیجاوے

منشی نواب الدین صاحب نائب اشرف سرانوالی کی ہمشیرہ ایک عرصہ سے بیمار ہے اور وہ احباب احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل خانصاحب احمدی ایک عرصہ سے مبتلا بخار ہیں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ میں خود بھی ان احباب کے لئے دعا کرتا ہوں (ایڈیٹر)

مطبع کارخانہ البدر کا ایک بڑا بوجھ اخبار پر ہے۔ اور قلیل اشاعت میں خسارہ کے بڑے حصے کا موجب ہے اس لئے بڑا جاننے کے احمدی احباب کی کمال عنایت ہوگی۔ اگر اس کی معرفت میں وہ میرا ہاتھ بٹاویں۔

واضح ہو۔ کہ عام طور پر چھپائی کا نرخ بیاہ عہ یومیہ ہے لیکن مجھے تجربہ ہوا ہے۔ کہ بیرونجات کے احباب کو یہاں کام دینے سے ریلوے محصول وغیرہ کے اخراجات کے باعث بہت خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے پورے یوم کی مصروفیت کے لئے عہ اور نصف یوم کی مصروفیت کے لئے ۸ عہ یومیہ کا نرخ ان جانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور ... یا ... دے داب [illegible] بچاتی۔ اس نرخ سے احباب کو مزید اخراجات محصول وغیرہ کی تریریکیا نہ دیگی۔ شوق سے کام ارسال فرماویں جتی الوسع احتیاط سے کیا جاویگا۔

اخبار شروع جنوری سے ۷۰۰ چھپایا جاتا ہے **مگر** ان احباب کے نام ارسال ہوتا ہے جن کی طرف سے **درخواست** یا کارڈ منظوری خریداری کے آجاتے ہیں۔ جن کے کارڈ بعد میں آویں گے۔ ان کے نام شروع نمبر سے کل پرچے ارسال کر دیئے جاوینگے۔

اشاعت بیعت کا رخانہ کے کرم فرما جناب شیخ محمد حسین صاحب تاجر لائل پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ البدر کے جاری رہنے سے ہم کو کمال مسرت ہے۔ کیونکہ سے پاک امام علیہ السلام کے لب مبارک سے یہ نام نکلا تھا۔ مگر اس کی کثیر تعداد درکار ہے۔ خدا کرے تو اس کے فضل سے بعید نہیں ..... اب التماس ہے۔ کہ سابقہ ایما یا معاونت آئندہ اگر آپ کالم بیعت یعنے بیعت کنندگان کے نام نامی اور حضرت اقدس کے صبح و شام کے جلوس کا حال درج کرنے کا وعدہ فرماویں تو ۱۹۰۵ء کے ساتھ ۱۹۰۶ء کا چندہ بھی بذریعہ وی پی وصول کر لیں۔

دیگر احباب نے بھی ان امور کی تاکید فرمائی ہے۔ چونکہ مقدمات کی وجہ سے رجسٹروں وغیرہ کا انتظام ٹھیک نہ رہا تھا۔ اس لئے اشاعت بیعت ملتوی ہو گئی تھی۔ اب پھر شروع کیجاتی ہے اور حضرت اقدس کے جلوس کا حال بھی انشاء اللہ باقاعدہ رہے گا۔ البدر کی اشاعت کا اصل مطلب یہی ہے۔ حضرت امام الزمان اور دیگر بیعت کنندگان سے آپ کی جو ہمدردی و محبت ترشح ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیوے

مدرسہ کی ایک ضرورت

تین نادار طالب علم امتحان میں جانے والے ہیں۔ جن کے پاس داخلہ کیواسطے کچھہ نہیں ہے۔ اس لئے جو احباب اس خیر میں سے حصہ لینا چاہئیں وہ بہت جلد لیں۔ ہر سہ طالب علموں کیواسطے (۵۰) پچاس روپیہ کی ضرورت ہے۔ اگر قوم توجہ کرے۔ تو یہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے ہمارا دل دوسرے قومی مدرسوں اور کالجوں کی جو امداد قوم کر رہی ہے اور جس طرح وہ ترقی کر رہے ہیں انہیں دیکھکر اور پھر اپنے مدرسہ کی حالت کو دیکھکر خون ہو جاتا ہے کاشکہ چند غیرت مند رجل اپنی کرہمت کو چست باندھکر اس قومی پودے کو اپنے پورے نشو و نما کے عروج پر پہنچا دیں ہمیں یہ خبر سنکر کمال افسوس ہوا ہے۔ کہ جماعت میں بعض احباب ایسے بھی ہیں جو کہ مدرسہ کیطرف توجہ ضروری خیال نہیں کرتے۔ یہ انکی سخت غلطی ہے اس فساد کے زمانہ میں احمدی ذریت کیلئے اگر کوئی کشتی ہو سکتی ہے جو کہ بد عقائد کے گرداب سے نسل کو محفوظ رکھے۔ وہ صرف مدرسہ و کالج تعلیم الاسلام قادیان ہی ہے۔ اور جو ہمارا دوست اسکی عدم ضرورت کے خیال سے اسکی امداد میں حصہ نہیں لیتا وہ ایک قومی گناہ کا مرتکب ہے۔ پس پیارے دوستو اور بھائیو۔ یہ وقت دراصل امن اور چین سے زندگی بسر کرنے کا نہیں ہے۔ جب تک اپنی ذاتی ضرورتوں کو پس انداز کر کے ان دینی اور قومی سلسلوں کی ربوبیت اپنے ذمہ نہ لوگے تب تک تم ان کاموں میں دوسری قوموں سے ہرگز بازی نہ لے سکوگے

غریب طالب علموں کے لئے جو چندہ آوے۔ وہ بنام مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے نام آنا چاہیئے۔

تو میں مسلمان ہو گیا یعنی اختیار الاسلام

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی رائے اور ریویو

جہانتک میرے مولا کریم نے مجھے فہم عطا فرمایا ہے۔ میں کبری سے اس کہنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ حق کے طالب ایک طرف ترک اسلام اور دوسری طرف میں مسلمان ہو گیا پڑھیں۔ غالباً ناظرین کو یقین ہوگا۔ کہ حق کیا چیز اور

مجموعہ از النذیر الوسواس۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب و مولوی حشمت علی صاحب میرٹھی دفتر میں ریویو کے لئے ارسال کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ عنقریب مطالعہ کر کے کامل ریویو کیا جاویگا مولوی محمد احسن صاحب جناب الہی کا اس کا مصنف ہونا ہی عمدہ اور نئے نکات اور حقائق اور معارف کا [illegible] ناظرین خرید کر ملاحظہ فرماویں۔ قیمت ۸ علاوہ محصول [illegible] زیادہ۔ بشرطیکہ طبع کتاب میں رکاوٹیں اور دیگر صورت نقصان [illegible]

www.aaiil.org

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر ـ طلسمی اثر کی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں ... تمام خرابی اور بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور مریض کو ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں ... سو چالیس دن کا استعمال ... چاروں شیشیوں میں ۴۲ خوراک ... مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے ـ شیشی نمبر ۱ جوہر عشبہ وغیرہ ـ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ ـ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ ـ شیشی نمبر ۴ چوب چینی کا جوہر وغیرہ چار جوہر ... آتشک ـ سوزاک ـ گنٹھیا ـ خارشت ـ داد ـ ناسور ـ بواسیر ... سفید داغ ـ جذام ... ۴۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں ... قیمت فی بکس ... پیکنگ محصولڈاک ...

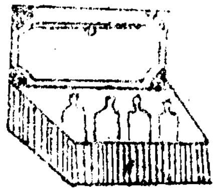

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات ـ متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دواؤں ... سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے ـ اوّل درجہ کا مقوی معدہ ـ ہاضم غذا دافع قبض ... صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا ... قیمت فی شیشی ... پیکنگ محصولڈاک ... **خاص کر معدہ اور جگر** کی تمام خرابیوں کو دور کرکے ... **تقریباً ڈہائی سیر** ... **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** ... قیمت فی بکس ... پانچ روپیہ ـ پیکنگ و محصولڈاک ...

اکسیر دوائی یعنی روغن ادملاح ... قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ محصولڈاک ...

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری ـ اصلی ماميرا اور ایک سو مفید و مقوی ادویات ... جالا ـ ماڑا ـ پھولی ـ دھند ـ غبار ـ ناخونہ ـ رتوندی ـ پڑوال ـ ککروں ... قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ...

دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن ـ دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے ... قیمت فی بکس ... علاوہ ان کے آتشک ـ سوزاک ـ جریان ـ پیچش ـ اسہال ـ کھانسی ـ دمہ ـ بواسیر ـ رنگ نشانہ ـ طحال ـ خارشت ـ اختلاج قلب ـ سفید داغ ـ داد ـ بہرہ پن کی دوا ... ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں ... تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہی ہے ـ ... دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں ـ آپ اپنا نام اور پتہ و نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر ریلوے سٹیشن نزدیک ہو تو اس کو بھی لکھئے ـ ہمارا پتہ یہ ہے ـ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال نقیم گنج شہبارس** ـ **نوٹ** ـ ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے ـ

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ـ اور کارخانہ خود اس کے محصول کا بھی متحمل ہو ـ

سونے چاندی کی گولیان

یہ حبوب اسم با مسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی ـ دل و دماغ معدہ و باہ میں اُن پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں ـ لاثانی دوا ہیں ـ یہ حبوب خاص کر حلق میں اُترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں ـ اور بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو مرد ارادہ اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں ـ قیمت ۔۔ حبوب صرف عـ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک سرد اور دیسی اور ادویات مخلوط کرکے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو نوراً دفع کرتا ہے ـ اور جالا ـ پھولا ـ دھند ـ غبار ـ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے ـ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعرافیں پر خیال نہ کیجئے ـ قیمت فی تولہ ۔۔

حکیم مرزا ابن نسیم الدین احمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ طب گڈہ ضلع دہلی

چاء ! چاء !! چاء !!!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت مل سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں جس میں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوتی ہے اور قیمت فی بنڈل آدھ آنہ رکھی گئی ہے ـ تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے ـ ایک بار منگا کر دیکھئے ـ پتہ ہے

ایم ـ زیڈ ـ ٹی ڈیلرس ـ محلہ باوزہنا ہیبا پور ـ

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریداروں کو مژدہ ـ

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلا گنبد کھولی ہے ـ جس میں ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی ... بائیسکلیں ... کے پرزہ جات ... نہایت ... سے ہم مطلع کرتے ہیں ـ کہ نسبتاً و مقابلتاً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ نفیس پر مال خرید فرما کر آزمائش کریں ـ اور اپنے ہم وطن خیر خواہ سوداگر کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں ـ

بائیسکلوں کے ڈنلوپ ٹائر اور انرٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہیں ـ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کیجاتی ہے ـ

المشتہر

اللہ بخش خاں ـ اینڈ سنز ـ سوداگر بائیسکل و مشین ـ زیر نیلا گنبد انارکلی **لاہور**

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار ـ

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعوی کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں ـ درخواستیں دفتر البدر میں آنی چاہئیں ـ

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام ... چھپکر شائع ہوا

www.aaiil.org

رجسٹرڈ ایل ۳۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

نحمدہ و نصلی

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صدق کلمہ و قت مسیحہ و فاکرہ مزدرم

اے جہاں منتظر خوشخبری کا مددستاں
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر — بابت ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء — جلد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا — اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست — آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن — ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست — آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال — اقتدا قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد — آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خداست — معجزات انبیاء سابقیں — آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کرد از اشقیاست — یکدم دوری ازاں روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے وقت بطور تعلیم کے آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ **سہ بار**۔ آج میں **احمد** کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ **سہ بار**۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

پھر اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور دسمبر ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں لکھا تھا ... جسکو اخبار بدر پورے سترہ سال کے بعد اس چہار دہم سال کی یادگار میں جو آپ کی فتح و نصرت کا زمانہ ہے طلوع ہوا۔

www.aaiil.org

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے بعد از نماز جمعہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصٰے میں فرمائی +

چونکہ خاکسار ایڈیٹر کچھ دیر سے پہونچا تھا اس لئے جسقدر ضبط ہو سکا وہ ہدیہ ناظرین ہے سلسلہ تقریر سے جیسا معلوم ہوتا تھا کہ انقطاع دنیا اور حصول قرب الی اللہ کے متعلق مضمون تھا۔ اور وہ تقریر یہ ہے +

انسان کو چاہئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اسکی مصروفیت بقدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلاں زمین ملجاوے فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہئے کہ فکر دین بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اسکے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا ہر بات اور فعل میں اللہ تعالےٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے۔ ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہریگا۔ دنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھیگا تو اسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دنیا کے لئے ہی بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎ مکن تکیہ بر عمر ناپائدار ۔ اسوقت جسقدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک ان میں سے میں ضرور زندہ رہوں گا لیکن اگر خدا کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے۔ تو بھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو۔ کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہئیے ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اسکے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالےٰ بڑا رحیم کریم ہے۔ اور اسکا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ۔ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے اسپر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوح کے زمانہ کو دیکھو۔ لوط کے زمانہ کو دیکھو موسےٰ کے زمانہ کو دیکھو۔ اور پھر آنحضرت صلعم کے زمانہ کو دیکھو کہ اسوقت جن لوگوں نے عمداً خدا سے بُعد اختیار کیا اُن کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا سے غافل ہو دنیا طلبی نے تمہیں غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مگر اس غلطی کا تمکو عنقریب علم ہو جائے گا۔ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر تمکو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ عنقریب تمکو علم ہو جاویگا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی بلکہ حسرت کا موجب ہونگی کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچکر اپنے جہنم کو دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو۔ وہ بالکل ناکارہ ہیں میں ہرچند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ جب تک خدا تعالےٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آ ملتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اسوقت اسکے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے ان دونوں کو خوب سوچکر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جاویگا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شے ہے اور اسکے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے ایک آنکھ ہی پر نظر کرو۔ کہ کسقدر باریک عضو ہے۔ اگر ایک ذرا پتھر آ لگے تو فوراً نابینا ہو جاوے پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں ہے تو کیا ہے۔ کیا کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا اسے ضرور بینا ہی رکھیگا اور اسی پر سب قوا کا قیاس کرو۔ کہ اگر آج کسی میں فرق آ جاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضیکہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے۔ اور مومن کا گذارا تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا۔ اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈالکر دیکھے کہ کیا خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اُسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔ اور ہر وقت اسکی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا تعالےٰ کو تو اس بات کی مطلق پروا نہیں ہے۔ کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جسقدر اپنے وجود کو مفید اور کار آمد ثابت کریگا۔ اسیقدر اسکے انعامات کو حاصل کریگا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آویگا نہ گاڑی میں جتیگا نہ زراعت کریگا۔ نہ کنوئیں میں لگیگا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آویگا۔ ایک نہ ایک دن مالک اُسے قصاب کے حوالہ کر دیگا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا۔ تو خدا اُسکی حفاظت کا ہرگز ذمہ وار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آبیٹھیں تو سوائے اسکے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آسکتا ہے۔

خدا تعالےٰ نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ جو اس اصل غرض کو مد نظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے۔ کہ فلاں زمین خرید لوں فلاں مکان بنالوں فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اسکے کہ خدا تعالےٰ کچھ دن تک مہلت دیکر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئیے جسکی وجہ سے اسکے نزدیک وہ ایک قابل قدر شے ہو جاویگا۔ اگر یہ درد اسکے دل میں نہیں ہے۔ اور صرف دنیا اور اسکے مافیہا کا ہی درد ہے۔ تو آخر تھوڑی سی مہلت پاکر وہ ہلاک ہو جاویگا۔ خدا تعالےٰ مہلت اسلئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اسکے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آویگی اس لئے دل کا رجوع تام اسکی طرف ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں۔ مگر سوائے اسکے کہ اسمیں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے ایسے ہی آنحضرت صلعم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی روح ہے ہرگز نہ تھا اسلئے خدا تعالےٰ نے ان پر لعنت کی پس اس وقت بھی جو لوگ پاکیزگی قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب

سے ہوتی ہے

ــ سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ کہ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے۔ اور جو اُسے پاک نہ کریگا۔ بلکہ خاک میں ملا دیگا یعنی سفلی خواہشات کا اُسے مخزن بنا رکھیگا وہ نامراد رہیگا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے۔ کہ خدا کی طرف آنے کے لئے ہزارہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں۔ تو آج صفحۂ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا .... نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے۔ لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ وہی توفیق عطا کرے۔ تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخرکار بات پر اسی پر آٹھہرتی ہے۔ کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے۔ تاکہ قوت اور طاقت دیوے۔

دنیا میں جس قدر مشورے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے۔ لیکن انسان اگر کوشش کرے۔ تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے۔ اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو۔ کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے۔ جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے۔ جس سے انسان حد اعتدال سے گذر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے۔ اور جو کام آگ سے لیتے ہیں۔ وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں۔ مگر جب اسی پانی کو آگ کے اوپر گرایا جاوے۔ تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔ کیونکہ ذاتی صفت اس کی بجھانا ہے۔ وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی روح نفس امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو۔ مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کریگی۔ اور اس کے اوپر گریگی۔ تو اُسے مغلوب کرکے چھوڑیگی۔ بات صرف اتنی ہے کہ خدا کو ہر ایک بات پر قادر مطلق جانا جاوے۔ اور کسی قسم کی بدظنی اس پر نہ کیجاوے۔ جو بدظنی کرتا ہے۔ وہی کافر ہوتا ہے یہ مومن کی صفات میں سے ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کو غایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا نے اول ہی ولی بنایا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے۔ واللہ ولی الذین اٰمنوا۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں۔ اور انہی پر کھلتے ہیں۔ جو ان کے دروازہ کھولکر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا۔ تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا کی طرف رجوع کرے گا۔ تو اللہ تعالےٰ بھی اُس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ جہاں تک بس چل سکے۔ وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نکتہ پر پہونچیگی۔ تو وہ خدا کے نور کو دیکھ لیگا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے اُسے بجا لائے۔ یہ نہ کرے۔ کہ اگر پانی ۲۰ ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے۔ تو وہ صرف ۲ ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے۔ کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اس اُمت کے لئے تو اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیۂ نفس سے کام لیگا۔ سب وعدے قرآن شریف کے اس کے ساتھ پورے ہوکر رہیں گے۔ ہاں جو خلاف کریگا۔ وہ محروم رہیگا کیونکہ اس کی ذات غیور ہے۔ اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے۔ لیکن اس کے دروازے تنگ بنائے ہیں۔ پہونچتا وہی ہے۔ جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں۔ حتی کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے لئے ایک کانٹے کی دردبھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتے جب تک اس کی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہوں۔ تو اُدھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے صدق دکھلایا۔ تو ان کو ابوالانبیاء بنا دیا۔ میرے کہنے کا مدعا یہ ہے۔ کہ دن بہت سخت ہیں۔ اور کسی نے اب تک نہیں سمجھا تو آئندہ سمجھ لیوے۔ مجھے الہام ہوا تھا۔ عفت الدیار محلھا ومقامھا۔ یہ ایک خطرناک کلمہ ہے۔ جسمیں طاعون کی خبر دی گئی ہے۔ کہ انسان کے لئے کوئی مفر اور کوئی جائے پناہ نہ رہیگی۔ اس لئے میں تم سب کو گواہ رکھتا ہوں۔ کہ اگر کوئی سچی تبدیلی نہ کریگا۔ تو وہ ہرگز اس لائق نہ ہوگا کہ مجکو دعا کے لئے لکھے۔ جو لوگ خدا کے بتلائے ہوئے صراط مستقیم پر چلیں گے۔ وہی محفوظ رہیں گے۔ خدا کا وعدہ ایسے ہی لوگوں کی حفاظت کا ہے۔ جو سچی تبدیلی اپنے اندر کرتے ہیں۔ مطلق بیعت انسان کے کیا کام آ سکتی ہے۔ پورا نسخہ جب تک نہ پیئے۔ تو مریض کو فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے پوری تبدیلی کرنی چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے۔ دُعا کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے کہو۔ کہ وہ تم کو ہر ایک قسم کی توفیق عطا کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دستور ہے۔ کہ جب آپ کسی عذر کی وجہ سے شامل نماز باجماعت نہ ہو سکیں۔ تو جماعت کے ثواب کے حصول کے لئے خاکسار خدمت گار کو جو کہ ابھی لڑکا ہی ہے۔ اپنے ساتھ کھڑا کرکے نماز ادا فرما لیتے ہیں۔ خدا کی شان ہے۔ کہ بعض خدام تو اس معیت کو ترستے ہیں اور بعض لڑکوں کی یہ خوش قسمتی ہو۔ کہ حضور کے ساتھ نماز پڑھائی جاتی ہے ذالک فضل اللہ ...

لطیف جواب

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کے شاگرد رشید مولوی فضل الدین صاحب گذشتہ ایام میں جب اپنے گاؤں تشریف لے گئے۔ تو ان کو ہاں مولویوں سے ایک مباحثہ کی نوبت آئی۔ جو کہ ناظرین کے استفادہ کی خاطر درج کیا جاتا ہے

دیہاتی مولوی صاحب میاں فضل الدین آپ ہمارے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے

مولوی فضل الدین صاحب آپ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں

دیہاتی مولوی صاحب اگر آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں تو کافر ہیں

مولوی فضل الدین صاحب اگر نبی کہا۔ جو دعاوی حضرت مرزا صاحب کے ہیں وہ بسر و چشم قبول ہیں۔ اور ہم ان پر ایمان لاتے ہیں

دیہاتی مولوی صاحب تو پھر آپ ضرور کافر ہو گئے۔

مولوی فضل الدین صاحب آپ تو مسلمان ہیں

دیہاتی مولوی صاحب ہاں۔ الحمد للہ

مولوی فضل الدین صاحب تو آپ کیا مسلمان ہوکر کافروں کو اپنا مقتدی بنانا چاہتے ہیں اور کافروں کے امام بننا چاہتے ہیں جو مجھ سے سوال کرتے ہو۔ اللہ تعالےٰ نے تو واجعلنا للمتقین اماما کی دعا تعلیم فرمائی ہے مگر آپ اب واجعلنا للکافرین اماما کی مانگا کریں۔

دیہاتی مولوی صاحب خاموش ہوگئے اور جواب بن نہ آیا۔ واقعی معقول جواب تھا۔ امید ہے۔ کہ دوسرے احباب بھی اس سے مستفید ہونگے۔

دُعا

بخدمت برادران احمدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسالدار محمد ایوب صاحب احمدی سیالکوٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے تایا صاحب محمد اسمٰعیل صاحب احمدی مبتلا بعارضہ ورم جگر و معدہ و گردہ کے واسطے برادران دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو شفا عطا فرماوے

راقم خود ایک مریض۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ

www.aaiil.org

درس قرآن سے کچھ

سورۂ ھود رکوع نمبر ۲

نوٹ:- ہمنے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہین۔ اگر آپ حقیقۃً اُن سے مستفید ہونا چاہتے ہین۔ تو اول قران شریف کا وہی رکوع کہولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آوین ان سے بذریعہ خط اطلاع دیوین۔ کہ ان کا حل اخبار مین دیا جاوے۔

ولئن اذقنا الانسان منا رحمة ثم نزعنٰها منه انه ليؤس كفور ولئن اذقنٰه نعمآء بعد ضرآء مسته ليقولن ذهب السيات عني انه لفرح فخور

اول آیت مین ایک مرض کا ذکر ہے جو کہ اکثر کر کے عورتوں مین اور اس سے کمتر مردوں مین بہی پائی جاتی ہے اس لئے جن لوگوں کو اس کا علم پہونچے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ عورتوں تک ضرور پہونچا دیوین۔ وہ مرض یہ ہے۔ کہ جب انسان پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی انعام ہوتا ہے اور پہر مصلحت ایزدی سے اوس سے چہین لیا جاتا ہے۔ تو وہ ناامید اور ناقدر شناس ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں دیکہا گیا ہے۔ کہ جب انکی کوئی اولاد مر جاوے۔ اور ان کو تسلّی دی جاوے۔ کہ تم جزع فزع مت کرو۔ خدا تم کو نعم البدل اور دے دیگا تو وہ کہا کرتی ہین۔ کہ اگر اس نے اور دینا ہوتا۔ تو اسی کو کیوں لیتا۔ اور جو زن مزاج مرد ہوتے ہین۔ ابتلاؤں میں انکی بہی یہی حالت ہوتی ہے۔ وہ لوگ خدا سے مایوس ہو کر خودکشیاں کرتے ہین۔ حالانکہ یہ بڑی [illegible]

اس وقت وہ اپنی پہلی حالت مسکنت کی تو بہول جاتا ہے۔ اور اس غلطی مین پڑ کر کہ ذهب السيات عني مجہ سے اب ہمیشہ کے لئے دکہ دور ہو گئے اب مجہ پر کبہی مصیبت نہین آئیگی۔ فرح فخور۔ یعنے اکڑباز اور متکبر ہو جاتا ہے اور یہ خیال کرنے لگتا ہے۔ کہ اب کوئی ذات میرے پر متصرف نہیں رہی دیکہو دونوں حالتوں مین اللہ تعالےٰ کی قدرت کا انکار ہے۔ اور یہ سخت کفر ہے۔ کامیابیوں پر کبہی شیخی اور تکبر نہ کرنا چاہیئے۔ اور ناکامیوں پر مایوس نہ ہونا چاہیئے۔

شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب فتوح الغیب مین لکہا ہے۔ کہ انسان کے اڑنے کے لئے دو پر ہین ایک تو رجا یعنے خدا پر امید کا دوسرا بیم یعنے اس کی بے نیازی سے خوف کا۔ انہی آیات کے مفہوم کو حضرۃ اقدس کے الہام مین اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔

قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹے کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بہید نہ پاوے

الا الذين صبروا وعملوا الصالحات ... الخ

اوّل کی دو آیتوں میں جو انسان کی دو حالتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ان میں انسان کو صبر کی ضرورت ہے لیؤس کفور یعنے مایوس ہونے کے وقت اُسے صبر چاہیئے اور استقلال رکہے۔ اور استغفار اور دعا مین لگا رہے اور مایوس ہو کر احکام کی خلاف ورزی کی طرف نہ جہک پڑے۔ تاکہ جو نعمت اس سے چہینی گئی ہے۔ وہ پہر عطا کی جاوے۔ اسی کی طرف آیت ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ... الخ اشارہ کرتی ہے۔ کہ جو نعمت ان کو دی گئی ہے۔ وہ ہم کسی وقت چہین لیں گے۔ اور جیسے یہاں صبر پر مغفرت اور اجر کبیر کا وعدہ دیا گیا ہے۔ ویسے ہی اس مقام پر بہی اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة و اولئك هم المهتدون۔ کہا گیا ہے۔

فلعلك تارك ... ان يقولوا لولا انزل عليه كنز

یہ اعتراض کئے جاتے ہین۔ جبکہ کوئی مامور من اللہ تعالےٰ کی طرف سے دعویٰ کرتا ہے۔ اور کہتے ہین۔ کہ اگر یہ خدا کی طرف سے ہے۔ تو اس کے پاس خزانہ کیوں رکہا نہین جاتا۔ حالانکہ نادان نہیں جانتے۔ کہ وہ تو اس لئے دعویٰ کرتا ہے۔ تاکہ ان کو کہین بڑہ چڑہ کر اللہ تعالےٰ سے ملا دے۔ یا ان کے مالوں کے طفیل انکی برائیاں دور ہون۔ اور وہ عذاب سے مخلصی پاوین۔

ام يقولون افتراه قل فأتوا بعشر سور مثله مفتريٰت

ایک مقام پر کہا گیا کہ کل قرآن کی مثل لاؤ۔ جیسے ان يأتوا بمثل هذا القرآن لا يأتون بمثله۔

اور دوسرے مقام پر صرف دس سورتوں کا مطالبہ کیا ہے اور ایک مقام پر صرف ایک ہی سورۃ چاہی ہے۔ یہ ایک لطیف سِر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کا علم اور فراست بہی روز بروز ترقی کرتی ہے۔ اور جوں جوں فیضان الہی زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ توں توں اس کیلئے ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور اسی انداز سے خدا کا کلام اس پر نازل ہوتا ہے۔

(کچہ عبارت یہاں قابل اصلاح تہی۔ جو کہ پہر کسی موقع پر لکہی جاوے گی)

فان لم يستجيبوا لكم فاعلموا انما انزل بعلم الله وان لا اله الا هو

خالق کی طرف سے کسی امر کے ہونے کی یہ لطیف دلیل ہے، کہ اگر تمہاری بشری طاقتیں اس مقابلہ سے عاجز ہین تو پہر مان لو۔ کہ یہ ایک فوق الطاقت اور برتر ہستی کا کلام ہے۔ کہ جس کے علم کو تمہارے علوم لگا نہیں کہا سکتے اور اسی سے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ سوائے ایسی قدرت والی ذات کے اور کوئی خدا اور معبود نہیں ہو سکتا۔ کلام کی بے نظیری پر مفصّل اگر دیکہنا ہو۔ تو براہین احمدیہ کا مطالعہ کرو۔

من كان يريد الحيوٰة الدنيا وزينتها ... الخ

جو شخص اس دنیاوی چندروزہ زندگی کی آسودگی چاہتا ہے اور اسے آخرت سے کوئی بہی تعلق نہیں ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہی ہے۔ کہ وہ اس دنیا میں آرام حاصل کرنے کے عمل کرے۔ نوف اليهم اعمالهم۔ ہم اوسے اس کی محنتوں کا پورا اجر دینگے۔ اور کسی قسم کی کمی نہ کرین گے۔ ان انگریزوں ہی کا عمل درآمد ہے۔ کہ ان کو آخرت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ دیکہ لو۔ اللہ تعالےٰ کیسے انکی محنتوں کے اجر دے رہا ہے۔ اس سے اگلی آیۃ میں بتلا دیا ہے کہ اگرچہ دنیا مین تو ان کو پہل مل جاتا ہے۔ لیکن یہ تو کر لئے۔ وکہ کے اور کچہ حصہ نہ ہوگا۔ اور اپنے اس قسم کے اعمال سے اگر وہ کوئی آخرۃ کا نتیجہ چاہیں تو وہ ہرگز نہ ملیگا۔ آخرت کے لئے محنت کرین گے اور وہ عمل بجا لاوین گے۔ تو آخرت کا سکہ پاوین گے

افمن كان على بينة من ربه ويتلوه شاهد منه

بینہ۔ سے مراد وجدان ہی ہے۔ اور یہ بہی کہ اللہ تعالیٰ خود بخود [illegible]

[illegible]

خطبہ جمعہ

جو کہ حضرت حکیم نورالدین صاحب نے ۲۴ جون ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصےٰ میں پڑھا

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً۔ وکنتم علےٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا کذالک یبین اللہ لکم ایتہ لعلکم تہتدون ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر اولئک ہم المفلحون۔ (اپ ۲)

اللہ تعالےٰ کی کتاب شفا نور رحمت فضل اور ہدایت ہے، یہ وہی کتاب ہے۔ جس نے عرب جیسے نابود لوگوں کو دنیا کے لئے امام۔ ولی۔ فخر بنا دیا۔ اور وہی کتاب اب اس وقت ہے، اور اس کے ہوتے ہوئے دیکھ لو۔ کہ بادشاہوں کی نظروں میں اور قوموں کی نظروں میں مسلمان لوگ حقیر اور ذلیل ہیں دوسروں کو چھوڑو۔ خود مسلمان بھی اپنی نظروں میں آپ کو ذلیل جانتے ہیں۔ علماء دین۔ گدی نشین۔ اور فقراء کی نسبت ان کے خیالات ناگفتنی ہیں۔ اور ان کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے۔ صرف یہ کہ اُس وقت اس کتاب پر عمل درآمد تھا اور سب نے اسے مضبوط پکڑا ہوا تھا۔ اور اب اِس وقت اسے بالکل چھوڑ دیا ہوا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالےٰ وہ حقیقت بتلاتا ہے۔ اور ان باتوں سے آگاہ کرتا ہے جس سے قومیں اعلیٰ مقامات پر پہنچ گئیں۔ دیکھو ہر ایک قوم کے لباس الگ الگ ہوتے ہیں۔ کہانے پینے کے سامان اور ڈہنگ بھی ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور خود تم میں بھی یہ اختلاف لباس اور کہانے پینے کا ہے۔ کہ کوئی کسی شے کو پسند کرتا ہے اور کوئی کسی شے کو۔ اور ان سب باتوں کا اثر الگ الگ اخلاق پر پڑتا ہے۔ پھر مذہب اور عادت ہر ایک کی الگ الگ ہوتی ہے اشیاء جو اس کے مطالعہ کے نیچے ہوتے ہیں۔ وہ بھی مختلف ہوتی ہیں اور ان سب کا اثر بھی انسان کے اخلاق پر پڑتا ہے۔ پس اس پر سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اس قدر ذرائعِ اختلاف کے ہوتے ہوئے پھر آپس میں اتحاد کیسے ہو۔ اللہ تعالےٰ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ کہ ہاں اتفاق ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے کچھ صبر سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ سیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات سے عرب جیسے اکھڑ لوگوں کو عظیم الشان انسان بنایا۔ وہ وحدت تھی اسی وحدت کے لئے اللہ تعالےٰ حکم دیتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ اللہ تعالےٰ کی رسّی کو جمع ہو کر مضبوطی سے پکڑو۔ اس میں بتلایا ہے۔ کہ تم کو کس طرح پکڑنا چاہیئے الگ الگ ہو کر نہیں۔ بلکہ جمع ہو کر پکڑنا چاہیئے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اگر تم نے دل سے اسلام کو قبول کیا ہے تو زبان سے بھی اُسے قبول کرو۔ اور ہر ایک عضو اور قواے سے بھی مانو۔ اس طرح سے کہ جو تمنے دل سے مانا ہے۔ اعضاء سے اس پر عمل کر کے دکہلاؤ۔ یعنے دل زبان اور اعضاء سے متفق ہو کر قرآن شریف کی اطاعت کرو۔ اور اس کو دستور العمل بناؤ۔ اپنے عقائد اور اعمال میں یکتائی اور وحدت دکہاؤ۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ہی کہدینا کافی تہا۔ مگر چونکہ انسان غفلت میں ہے۔ اور نافہم لوگ سمجھا نہیں کرتے۔ اس لئے مضمون کو اور لمبا کر کے تبلایا۔ کہ ولا تفرقوا اسی لفظ جمیعاً کے معنے یہ الفاظ کہکر اور کہولدیئے۔ اور اپنا منشاء اور بہت واضح کر دیا۔ کہ آپس میں تفرقہ نکرو۔ اگر مسلمان ہو کر تم میں تکبر۔ بغض۔ اور نفاق ہوگا۔ تو یہ بھی ایک تفرقہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک فضل وہ ہے۔ جو وہ ہر انسان پر اس کی اپنی ذات کے لئے نازل کرتا ہے۔ ایک وہ ہے۔ جو گھر کے انتظام کے لئے شامل حال ہوتا ہے اور ایک وہ ہے جو قوموں کی اصلاح کے لئے عطا ہوتا ہے۔ جس کے لئے اتحاد کی بڑی ضرورت ہے۔

ایک تفرقہ یہ ہے۔ کہ دل کچھ کہے۔ زبان کچھ کہے اور اعضاء کچھ پڑے کہیں۔ اور دوسرا تفرقہ یہ ہے۔ کہ تہوڑے سے اختلاف اور جدائی سے تم لوگ بہت بڑا رنج اور کینہ پیدا کر لو۔ تہوڑی سی جہوٹی شئی کے لئے تم دوسرے سے بہت دور جا پڑو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جمعیت پر جو فضل خدا کا نازل ہوتا تہا۔ وہ نہیں ہوتا۔ اور انسان اس سے بہت دور جا پڑتا ہے۔ صحابہ کرام میں بھی اختلاف تہا۔ کیا بہ لحاظ عمر کے۔ کیا بہ لحاظ امیری و غریبی کے۔ کیا بہ لحاظ قومیت کے۔ خیالات کے طرز بود و باش کے۔ حتیٰ کہ بہ لحاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہوڑی اور بہت صحبت کے مگر باوجود اس کے کوئی شے ان کو پہوٹ پر آمادہ نہ کرتی تھی۔ اور نہ وہ لوگ عام اور ادنےٰ باتوں کو آپس میں رنج بڑہاتے تھے۔ اور نہ عظیم الشان امور میں ایسا نقار رکھتے تھے۔ جیسے آج کل کے مسلمان رکھ رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام کے آخر زمانہ میں نقار نظر آتا ہے۔ مگر نظر کی غلطی ہے .... اور باوجود اس کے .... کہ حضرت معاویہ رضؓ حضرت علی رضؓ سے ہمیشہ مشورہ لیتے رہتے تھے

اور قیصر روم نے جب باہمی تنازع دیکھکر عرب پر حملہ کرنا چاہا اور معاویہ کو اپنے ساتھ ملانا چاہا۔ تو معاویہ نے جواب دیا۔ کہ نہ یہ سمجہنا۔ کہ میرا اور علی کا بگاڑ ہے۔ اگر تم نے ایسا ارادہ کیا۔ تو یاد رکہنا۔ کہ اوّل سپہ سالار جو علی کی طرف سے تمہارے مقابلہ پر آوے گا۔ وہ میں ہوں گا۔ باوجود اس کے کہ معاویہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت زیادہ حاصل نہ کی تھی۔ مگر پھر بھی دیکھ لو۔ کہ کیسی جمعیت اور اتحاد دکھلایا۔

اب اس وقت ہم سب کا ایک خدا۔ ایک کتاب۔ ایک رسول ایک ہی قبلہ۔ اور ایک ہی امام ہے۔ ان وحدتوں کو غنیمت جانو اور جو فضل اُن پر نازل ہوتا ہے۔ اسے حاصل کرو۔ اگر خدا نے کسیکو ایسے اسباب عطا کئے ہیں۔ جس سے فخر کر سکتا ہے۔ تو اس دوسرے کو حقیر نہ جانے۔ اس کے آگے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس فضل کو یاد کرو۔ جو تم پر اللہ تعالےٰ کا نازل ہوا ہے۔ کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اور قریب تہا۔ کہ خانہ جنگیوں سے تباہ ہو جاؤ رسول اللہ صلی اللہ کے آنے پر آپس میں شیر و شکر اور بہائی بند ہو گئے۔ اور اس کی طفیل خدا نے تم کو بچا لیا۔ اگر رنج تہا۔ تو اتنا جتنا کہ بہائیوں بہائیوں میں ہوتا ہے۔ یہ باتیں خدا تم کو سناتا ہے۔ کہ تم فایدہ اٹہاؤ اور ہدایت کی راہ حاصل کرو۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام صرف چند ایک باتوں کا نام ہے۔ جن پر عمل درآمد کر کے نجات حاصل ہوتی ہے۔ یہ خیال غلط ہے۔ یہ تیس سپارے ہیں۔ اور ان میں صرف اصول بتلائے ہیں۔ اگر چند باتوں پر ہی نجات ہوتی۔ تو پھر اسقدر بڑی کتاب کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو نصف صفحہ پر بھی آسکتی ہیں۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو نیکی کی طرف بلاتا رہے۔ جایز باتوں کا امر کرتا رہے اور ناجایز باتوں سے منع کرتا ہے۔ پھر جو لوگ ایسے ہونگے وہی فلاح پاویں گے اس کے مقابلہ پر اسوقت کا عمل درآمد یہ ہے۔ کہ بدمعاش افسروں اور دوستوں کے ساتھ اُن میں ہاں ملائی جاتی ہے۔ ایک کافر شخص سے فایدہ اُٹہانے کی خاطر کہا جاتا ہے۔ کہ رام اور رحیم ایک ہی ہے اور اگر کسی سے بڑی غیرت کہائی تو کہدیا عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔ حالانکہ ان باتوں سے کبھی حقیقی فلاح نصیب نہیں ہوتی۔ فلاح کے معنے مظفر و منصور کے ہیں تم میں سے کون نہیں چاہتا کہ میرے دل میں جو ارادے ہیں اُنکے مطابق کام ہو جاوے۔ لیکن اس کا گر اللہ تعالیٰ نے یہ تبلایا ہے کہ تفرقہ مت کرو۔ جمعیت رکہو۔ چونکہ سب مومن تحصیل ایمان کے لئے طالب علم بنکر ماموری کی صحبت میں نہیں رہ سکتے۔ اس لئے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین کیوں نہیں ہر ایک فرقہ میں سے ایک گروہ ایسا نکلتا۔ کہ ماموری اللہ کی صحبت میں رہکر دین کو سیکہیں اور واپس جا کر اپنی قوم کو اس عذاب سے ڈرا دیں جو کہ نافرمانوں پر پڑتا ہے۔ شاید وہ اس سے خوف کہا کر نیک راہ اختیار کریں اب ذرا توجہ کرو اور اپنے نفسوں کو ٹٹولو کہ کیا تم میں یہ فکر ہے کہ ہم میں سے

۴ عمدہ واعظ ہوں۔ لیکچرار ہوں۔ سرمن کہنے والے ہوں۔ ایسی طرز سے تقریر کرنے والے ہوں کہ لوگوں کے دل نشین ہو جاوے۔ یہ خدا کے احکام ہیں جو میں نے بیان کئے ہیں۔ صرف عربی زبان کی تشریح اپنی زبان میں کر دی ہے

کنچنی کی توبہ اور نکاح

آج کل ایک کثیر گروہ اہل اسلام کا یہ خیال ہے۔ کہ کنچنی جب منہ سے توبہ کرے۔ تو وہ اسیوقت تائبہ کے حکم مین آکر اس قابل ہو جاتی ہے۔ کہ کوئی نیک بخت مومن مسلمان اُسے نکاح میں لاوے۔ اس قسم کے مسائل پر زیادہ تر عمل درآمد اُن شہوت اور نفس کے پرستارون کا ہوتا ہے جو شریعت کی آڑ مین آکر اور اُسے نفسانی اغراض کی تکمیل کی سپر بنا کر اپنے محبوبات نفس کو پورا کرنا چاہتے ہین۔ اور جب وہ دیکھتے مین کہ یہ کنچنی جس سے ہمارا تعلق ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس حالت مین رہ کر کسی اور کے دام تزویر مین چلی جاوے۔ یا کسی تو دوسرے کو ہماری جگہ دیدے۔ تو پھر نکاح کی ترغیب شروع کرتے ہین۔ ان کی دراصل کوئی غرض اطاعت الٰہی یا اتباع سنت نبوی کی نہین ہوتی۔ لیکن چونکہ ان حیلون سے انکی اپنی غرض پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ یا ایک حد تک وہ برادری اور قوم کے طعنہ وتشنیع سے محفوظ ہوتے نظر آتے ہین۔ اس لئے اس پر بڑا زور دیتے مین۔ اور نادان مُلّان جو کہ نکاح خوانی کے سوا روپیہ کیلئے ہمیشہ اژدہا کیطرح مُنہ کھولے طیار بیٹھے ہوئے ہوتے ہین۔ وہ تحسین آمیز کلمات سے اور بھی ایسے لوگون کے ممد ومعاون ہوتے ہین لیکن ہم عام آگاہی کیلئے اس امر کو لکھنا اور بتادینا ضروری خیال کرتے ہین۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کنجریون اور ہر ایک قسم کی زانیہ عورتون کو مومنون کے لئے حرام کر دیا ہوا ہے۔ اور ایسے ہی ایک زانی مرد ایک مومنہ عورت کیلئے حرام ہے۔ جیسے کہ سورہ نور کے ابتدا ہی مین اس کا ذکر ہے۔

الزانی لاینکح الازانیة او مشرکةً والزانیة لا ینکحھا الازان او مشرکٌ وحرم ذالک علی المومنین

کہ زانی مرد نہ بیاہے مگر زانی عورت کو۔ یا مشرک کو۔ اور زانی عورت نہ بیاہے مگر زانی مرد کو یا مشرک کو۔ اور یہ حرام ہے ایمان والون پر۔ اس آیۃ مین اللہ تعالےٰ نے زانی مرد اور عورت کو ایک مشرک مرد اور عورت کے برابر گردانا ہے یعنے جیسے ایک مشرک مرد یا عورت کا ایک مومن مرد یا عورت سے نکاح نہین ہوسکتا۔ ویسے ہی زانی مرد یا عورت کا مومن مرد یا عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ مگر تاہم آج کل زانیہ عورت کے ایک مومن مسلمان کے ساتھ نکاح کرنے کے جواز مین عام طور پر مُلّان لوگ جو دلیل پیش کیا کرتے ہین۔ وہ حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ ہے یعنے گناہون سے توبہ کرنیوالا ویسا ہی جیسے اُس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ اور ہم بھی تسلیم کرتے ہین۔ کہ یہ بالکل درست ہے۔ کہ جب انسان گناہون سے توبہ کرلیتا ہے۔ تو وہ بالکل ایک صاف اور بے عذر بیداغ کپڑے کیطرح صاف ہو جاتا ہے۔ اور قرآن شریف مین بھی تائب کی بڑی عظمت آئی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللہ یحب التوابین۔ کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالے کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ لیکن یہ ضروری امر ہے کہ اوّل یہ معلوم کیا جاوے۔ کہ وہ کونسی توبہ ہے۔ کہ جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اگر وہ یہی توبہ ہے۔ جو کہ رات دن زبان سے عام لوگ کرتے رہتے ہین۔ اور ہر ایک فاسق اور فاجر کے منہ سے نکلتی رہتی ہے۔ اور پھر شرابیون کی توبہ تو مشہور ہی ہے۔ تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ یہ سب خدا کے محبوب ہین اور محبوبون کی حالت دیکھ کر ایک عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ پھر انکی محب کی عادت وخصلت کیا ہوگی۔ کیونکہ جیسی روح ویسے فرشتے مثل مشہور ہے۔ پس اس صورت میں لامحالہ ماننا پڑیگا۔ کہ خدا کی نسبت جو لفظ بے عیب اور قدوس اور بدیون سے منزہ وغیرہ استعمال ہوتے ہین۔ بالکل غلط ہونگے۔ کیونکہ اگر وہ قدوس ہے۔ تو اُسے ان سیاہ کارون سے کیا نسبت۔ اور یہ ظلمت کے فرزند کس طرح سے ایک نور کے محبوب بن سکتے ہین۔ اور اس طرح سے خدا تعالیٰ کی محبت جو کہ ایک کمیاب اور نادر شے ہے ایک بہت ہی حقیر اور کم قیمت شے ہوجاویگی۔ اور جسقدر عبادت اور زہد اور ورع وغیرہ خدائے قدوس کی رضا کی تحصیل کیلئے کیا جاتا ہے۔ وہ سب عبث اور بیکار ہوجاویگا۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ توبہ سے یہ تو مراد ہرگز نہیں ہے۔ جو صرف زبان کا ایک قول ہے۔ اور جس کی حقیقت صرف منہ کی ایک پھونک سے بڑھ کر نہیں۔ بلکہ یہ تو کوئی عظیم الشان شے ہے کہ جسکی تحصیل کے لئے انسان کو مجاہدہ کیضرورت ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ خدا کا مقرب بنکر اُسکے محبوبون مین داخل ہوجاتا ہے۔ اور وہ صرف قول نہیں۔ بلکہ عمل ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف نے ہر ایک قسم کی فلاح اور نجات۔ اور نصرۃ اور کامیابی کو بعد ایمان کے اعمال صالحہ سے وابستہ کیا ہے۔ پس وہ توبہ جس سے انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور جو کہ اعلیٰ درجہ کی فلاح ہے۔ وہ کیسے بلا عمل کے حاصل ہو سکتی ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولٰئک یبدل اللہ سیاٰتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا

پ۱۹ ع۴ سورہ الفرقان۔ یعنے جو شخص توبہ کرے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی ہر ایک بات کو مان لے۔ اور صرف مانے ہی نہین۔ بلکہ عمل کر کے دکھاوے۔ تو ایسے ہی لوگ ہین۔ جنکی بدیون کو اللہ تعالےٰ حسنات سے بدلدیگا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ یعنے وہ اعمال صالحہ جو وہ توبہ کے بعد بجا لاویگا۔ وہ اسکی توبہ کی تکمیل کرین گے۔ اور جو بدیان اسنے کی ہین۔ انکی جگہ پر اُسے توفیق ملیگی۔ کہ اُسی قسم کے ایسی حسنات بجالاوے۔ جو سابقہ بدکاریون کے لیے کافی کفارہ ہو جاوے۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ کہ جو توبہ کرے۔ یعنے اللہ کیطرف رجوع کرے۔ اور ساتھ عمل صالحہ بھی کرے۔ تو وہی شخص ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے حق کو ادا کرتا ہے۔ اب دیکھو۔ کہ یہان توبہ کیلئے ضروری شرط عمل صالحہ کی ہے۔ کیونکہ توبہ کے معنے پھرنے کے ہین۔ ایک شخص ایک راہ پر جاتا ہے۔ جب وہ اس سے پھر نگا۔ تو اُسکی ہر ایک جہت بدل جاویگی۔ اسوقت وہ تائب کہلانے گا۔ اسیطرح بدکار اگر ایک شخص مشہور ہے۔ تو وہ بداعمال کی وجہ سے ہے۔ اگر وہ بداعمالی کو ترک کرتا ہے۔ تو صرف بدی کا تارک کہلا سکتا ہے نیکوکار نہیں کہلا سکتا۔ نیکوکار اسی وقت کہلاویگا۔ جبکہ وہ نیکی کے کام کریگا۔ اور اسی حد تک کریگا۔ جس حد تک کرنے سے وہ بدکار مشہور ہو گیا تھا۔ پس توبہ اسی کا نام ہے۔ کہ انسان اپنی سابقہ بداعمالیون اور بدعقیدون سے ایسا پھرے کہ اس قسم کے لوگون کی نظرون میں اور زبانون پر وہ ان اعمال کو ترک کرنیکی وجہ سے مطعون ہوجاوے۔ اور وہ لوگ اُسے حقیر خیال کرنے لگین۔ اور پھر نیک اعمال کیطرف اس قدر سبقت کرے۔ کہ نیک لوگ جن مین وہ بدکار مشہور تھا اس سے شرمانے لگ جاوین۔ کہ اُسے بدکار کہیں۔ اور بلا ساختہ انکے منہ سے اسکے نیک ہونے کی شہادت نکلے۔ پس اس قسم کی توبہ ہے۔ جسکی نسبت حدیث شریف مین کہا گیا۔ کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب۔ کہ گناہون سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے۔ جیسے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ ایک کنچنی یا بدکار عورت کیا یک مشہور نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اس پر کچھ عرصہ نہ گذرے۔ اور اس عرصہ میں وہ اپنا معروف نام (کنچنی یا فاحشہ) حاصل کرتی ہے۔ جو کہ لوگون کی زبان پر عام طور پر مشہور ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ توبہ کریگی۔ تو اسکی توبہ اسیوقت ہوگی۔ جبکہ اس گندے نام کی جگہ پاکیزہ نام حاصل کریگی اور اپنی ہم جنس اور ہم پیشہ عورتون میں وہ مطعون ہوگی اور عام طرف مین پارسا شمار ہونے لگیگی۔ اور لوگون کے دل اُسے کنچنی کہنے سے مضائقہ کرین گے۔ پس جیسے کنچنی بننے کیلئے اسے ایک عرصہ کیضرورۃ تھی۔ اور ایک خاص قسم کی مجلس میں شمولیت درکار تھی۔ ایسے ہی اب تائبہ بننے اور پارسا کہلانے کیلئے ایک عرصہ اور ایک خاص مجلس مین شمولیت کیضرورت ہے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو کہ عام عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ یعنے کنچنی کی توبہ یہ ہے کہ اس کا نام کنچنی اس محلہ اور شہر اور لوگوں کی زبان سے دور ہو جاوے۔ اور وہ اسقدر اعمال صالحہ بجالاوے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کرکے لوگوں کی زبانوں پر اس کا نام پارسا ڈالدے اور اسکے کسی قسم کے تعلقات بدکارون اور کنجریوں سے نہ رہین بلکہ اسقدر نفرت ان کا موجب ہو کہ کنجر اور بدکار کو اسکی ملاقات کی جرأت نہ ہوسکے۔ الا ما شاء اللہ۔ اگر حدیث مذکورہ بالا کا یہی مطلب ہوتا۔ کہ صرف توبہ کرنے سے ایک زانی کی توبہ قبول ہوجاتی ہے اور وہ اس قابل ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی احباب اور انجمنوں کو چاہیے کہ اپنی جماعت اور اس کے متعلق خبریں ضرور دفتر البدر میں ارسال فرمایا کریں جو صاحب اس خدمت کو مستقل طور پر ذمہ لینا چاہیں۔ کارخانہ خرچہ ڈاک ان کو اپنی طرف سے دینے کو تیار ہے

فتح مقدمات کی خوشی میں مختلف بلاد اور امصار سے مخلص احباب اور دیگر صاحب عقیدت لوگوں نے مبارکباد کے تار اور خطوط حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کئے آپ نے ان سب کو بڑی خوشی خاطر سے قبول فرمایا۔ خدا تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے احسن عطا فرماوے آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل بیت بفضل خدا تندرست ہیں خود حضرت کی طبیعت ابھی تک اسقدر صاف نہیں ہے۔ کہ سردی کے زیادہ صدمہ کو برداشت کر سکے اس لئے ابھی تک حضور اقدس اندھیرے کی نماز وں یعنی فجر اور مغرب اور عشا میں شامل نہیں ہو سکتے یہ اسی زرد چادر کی تصدیق ہے جو کہ احادیث میں مسیح موعود کیلئے آئی ہے

حضرت حکیم نور الدین صاحب کی طبیعت نسبتاً اب بہتر ہے مگر ابھی درد کی شکایت ہے چنانچہ گذشتہ جمعہ کے دن دیکھا گیا کہ آپ بہت مشکل سے قیام وغیرہ ارکان نماز ادا کرتے تھے مگر باوجود اس تکلیف کے پھر بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہوئے درس قرآن سوائے اس روز کے جس دن ہوا بہت تیز ہو عام طور پر برابر ہوتا رہا۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور مولوی محمد علی صاحب بفضل خدا تندرست ہیں اور اپنے اپنے فرائض پر مامور ہیں

مفتی محمد صادق صاحب کو ابھی تک کامل طور پر شفا حاصل نہیں ہوئی احباب کو ان کے لئے خصوصیت سے دعا کرنی چاہیے۔

عدالت عالیہ سشن جج امرتسر سے فیصلہ کی نقول وصول ہو گئی ہیں جسکا اصل انگریزی مسودہ ہدیہ ناظرین ہے۔ جو صاحب خود پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں یا جن کے تعارف اور گرد نواح میں کوئی انگریزی خوان ہیں وہ تو اس طرح اس سے حظ اٹھائیں اور سجدات شکر بجا لائیں اور جنکو یہ ذریعہ حاصل نہیں وہ صبر سے کام لیں آئندہ عشرہ میں اسکا ترجمہ جو کہ سرکاری طور پر مصدقہ ہو گا انشاء اللہ شایع کیا جاویگا

حضرت مسیح موعود مورخہ ۲۱ کو ظہر و عصر کی نمازوں میں بھی شامل جماعت نہ ہو سکے۔

۱۴ جنوری کو ظہر کے وقت ایک دیہاتی شخص ساکن بھینی (موضع متصل قادیان) نے آکر حضرت سے بیان کیا۔ کہ مجھے ایک خواب آئی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔ اور جو اُن کے مخالف ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اور طاعون انہی کے انکار کی وجہ سے ہے اور جو لوگ ان پر ایمان لاویں گے وہ بخشے جاویں گے۔

محبی عبد الغنی صاحب ساکن کنجاہ نے گذشتہ ایام میں بذریعہ تحریر کارخانہ البدر کو ارسال فرمائے تھے کہ چند اشخاص ساکین کے نام اخبار جاری کیا جاوے اسکی وجہ اُن سے دریافت کیگئی تو بیان فرمایا۔ کہ میرے ساتھ یہ سنت اللہ ہے کہ طبیعت میں جو شکوک و شبہات اٹھتے ہیں اُن کا حل ہر آئندہ پرچہ البدر میں ملجاتا رہا ہے اس لئے ایک خاص خوشی کی تقریب پر میں نے روپیہ البدر کے لئے وقف کئے تھے۔

احمدی انجمنوں کے توجہ کے لائق

اخویم محمد افضل صاحب جناب ایڈیٹر اخبار البدر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میرٹھ کی انجمن احمدیہ کے حوالہ سے آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ ایسی انجمنوں کا فرض ہے کہ قادیانی اخباروں کی امداد۔ لوکل فنڈ سے کی جاوے میں آپکی اس رائے کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں مگر اتنا لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ علاوہ قادیانی اخبارات کی امداد۔ ہر مقام کی انجمن امدادی فنڈ سے کرے گر قادیانی اخبارات کو بھی یہ مناسب ہے۔ کہ اخبار کے دو کالم یا ایک کالم جسقدر اپنے اخبار کی وسعت کے مناسب تصور فرماویں اس امر کیلئے وقف کریں کہ انہیں بالاختصار مخالفین کے اعتراضات کے جواب آیا ہوں۔ بشرطیکہ اگر آپ پابند ہوں تو انجمن احمدیہ میرٹھ کی سکرٹری کے نام اخبار ارسال فرمائیں امدادی فنڈ سے آپکو اخبار کی قیمت سے روپیہ دیئے جاینگے بہر حال اخبار کا اسوا بھی منگوایا جائیگا تاکہ مخالفین کو دکھایا جائے مگر میں جہانتک خیال کر سکتا ہوں کہ آپ اس شرط کو نبھا نہ سکیں گے لہذا بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ عام طور پر اعلان دیں کہ اس شرط کی تکمیل کیلئے آپکے اخبار کے کارسپانڈنس ذی علم اس کام کو اپنے ذمہ لیں اسطرح سے دایرہ تحقیقات علمی کا وسیع ہوگا۔ اور آپ کی معلومات بھی وسیع ہونگی اور میں امید کرتا ہوں کہ دیگر مقامات کی انجمنیں بھی حسب مقدرت اور وسعت آپکے اخبار کو متعدد پرچے مخالفین کو دکھلانے کیلئے منگائینگے اور جہاں جہاں انجمنیں قائم ہیں وہ اس تجویز کو ضرور پسند فرمائینگے کہ چندہ کی چار مدات اپنے یہاں کھولیں۔ مد چندہ لنگر خانہ۔ مد چندہ مدرسہ مد چندہ امدادی فنڈ کمیشن۔ مد چندہ امدادی فنڈ ماہواری۔ اس امدادی فنڈ سے قادیان کی اکثر فوری ضروریات جو اتفاقاً کبھی کبھی پیش آجاتی ہیں پوری کیجائیں اور مقامی ضروریات بھی پوری کیجائیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری اس خط کو شایع کریں تاکہ دیگر انجمنوں کو بھی اس کار خیر کیطرف رغبت ہو۔ اور مجھکو بفحوائے الدال علی الخیر کفاعلہ کے ثواب حاصل ہو۔ انجمن احمدیہ میرٹھ نے تو یہی تجویز کو آجتک پابندی سے عمل بنا رکھا ہے چنانچہ یہاں کی جماعت بڑی تسلی سے جماعت ہی مگر سب کام تا سانی کر رہی ہے کسی طرح کی اسکو دقت نہیں پیش آتی ہے فقط آپکا خادم حقیر عبد الرحیم سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ ۔۔۔ میں اس سے پیشتر کئی دفعہ تحریک کر چکا ہوں۔ مگر احباب نے توجہ نہیں فرمائی۔ چونکہ اب جناب اس کے ...

جرمانہ واپس ملیگا

گذشتہ نمبر میں فتح مقدمات کی مبارکباد دیتے ہوئے ناقص معلومات کی بنا پر یہ لکھا گیا تھا۔ کہ جرمانہ معاف ہو گیا ہے اور چونکہ میں خود قادیان سے باہر ایک ضرورت کے لئے جانیوالا تھا۔ اس کی تصحیح نہ کر سکا۔ اب فیصلہ کی نقل مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ جرمانہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم فضلدین صاحب پر ہوا تھا۔ واپس ملیگا۔ اصل فیصلہ کو مطالعہ کر لیا جاوے۔ عدالت عالیہ نے کسی قسم کا جرم بھی ثابت نہیں کیا اور ہر طرح سے آپکو بری قرار دیا ہے۔

سرمہ مبارک۔ آزمایش کرو۔ اگر عینک چھوٹ جاوے۔ تو قیمت واپس۔ سرمہ دانی محمولہ ۲ ماشہ ۱۴ سرمہ دانی محمو اللہ السرمہ ایک تولہ۔ عہ روپیہ ......
المشتھر حکیم شیخ عباد اللہ۔ ڈھک بازار۔ ریاست پٹیالہ

[illegible]

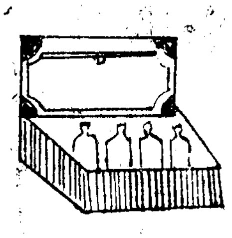

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب وغریب چار جوہر۔ طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چاروں شیشی کی و داعین بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف تمام عضوی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی۔ اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں۔ چار سو چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لیے صحیح وسالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴ چوب چینی کا جوہر وغیرہ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار۔ پیچش۔ دستوں سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گنٹھیہ۔ خارشت۔ داد۔ رانگوت۔ پھوڑا۔ پھنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ نواسیر۔ گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لیے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے مع کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس اٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات**۔

متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ...... ہاضم غذا و دافع قبض ودیاح وبچی۔ بھوک پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا کرنیوالا۔ کر کے از سر نو طاقت بخشنے والے اور کھتے ہیں وہ فن کا پرانا ملال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت وتندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنیوالا مرد اور عورت دونوں میں توالد وتناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے۔ بےاولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیے۔ قیمت فی شیشی ۴۸ خوراک ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵/ و قیمت دو شیشی ۱۲/ دو تین شیشی ۲ بکہ ۸ ہم شیشی ہے ۶ شیشی للعہ۔ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ۔ محصولڈاک و پیکنگ عہ۔ ہزارہا آدمیوں نے کامل فایدہ حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجیے۔ اور فایدہ اوٹھائیے اسے معمولی نمک نہ سمجھیے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فایدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا اور بار بار پاخانہ ہونا۔ دائم الامراض مثل ہیضہ۔ دمہ۔ پیچش۔ اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گنٹھیہ۔ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک۔ سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت و داد و سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری و باد گولہ وغیرہ کو حکمی فایدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کے ایام میں نہایت ہی مفید ہے۔ دل ودماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ **خاص کر معدہ اور جگر** کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کریگا تو قریب ڈہائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہو گی۔ یہ امر مسلم ہے۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اس لیے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔ **طاقت پیدا کرنیکی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت**۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل ودماغ اور گردہ یعنی اعضاء رئیسہ کی تقویت کے لیے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ وزکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارت و حافظہ وذکاوت کے لیے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جس میں سو خوراک دوا رہتی ہے۔ پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲/۔ **گنٹھیہ کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع**۔ کیسی ہی سخت تکلیف وہ گنٹھیہ یا وجع المفاصل یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد۔ اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶/۔ **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری**۔ اصلی مامیرا اور ایک سو مفید ومقوی بصر ادویات ومحلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماڑا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندہی۔ پڑوال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ خشک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے۔ چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لیے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۵/۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان وخوشبودار منجن**۔ دانت اور آنکھ انھیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر ان میں کوئی خرابی آئی۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں۔ اس لیے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے۔ اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز ملیے۔ پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھیے۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائے گا بعد تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون وبدبوے دہن اور ہونٹھ وزبان کے ناسور کے دفعیہ کے لیے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ پیکنگ و محصولڈاک ۵/۔ علاوہ ان کے آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم۔ اور پھوڑے کے لیے مرہم اور نیز مخصوص کے لیے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں۔ یہ تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام اور پتہ و نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھیے اور اگر ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اس کو بھی لکھیے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج۔ شہر بنارس**۔ **نوٹ**۔ ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کے لیے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ذرا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو۔

سونے چاندی کی گولیان

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل ودماغ معدہ باہ میں اُن پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ لاثانی دوا ہیں۔ یہ حبوب خاص کر حلق میں اُترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں۔ اور بالعموم بے اولاد کو بااولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ دیگر مشک سرد اور بیدلیسی لیسی ادویات سے مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے۔ اور جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً زائل کر دیتا ہے۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجیے۔ قیمت فی تولہ [illegible]

حکیم محمد فراز عصیبن ومحمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی [illegible]

چاء! چاء!! چاء!!!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں۔ جس میں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آدھ آنہ رکھی گئی ہے۔ اور تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے۔ ایک بار منگا کر دیکھیے۔ پتہ یہ ہے

ایم۔ زیڈ۔ ٹی ڈیلرس۔ محلہ بابوزئی شاہجہانپور۔

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریداروں کو مژدہ۔

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلا گنبد کھولی ہے۔ جس میں ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائسکلیں نیز ان کے پرزہ جات کفایت سے ملتے ہیں۔ اسواسطے پبلک کو نہایت نیک نیتی سے ہم مطلع کرتے ہیں۔ کہ نسبتاً ومقابلتہً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ قیمتوں پر مال خرید فرماکر آزمائش کریں۔ اور اپنے ہموطن خیر خواہ سوداگروں کو اس طرح مدد فرماکر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

بائیسکلوں کے ڈنلوپ ٹائر اور انر ٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہیں۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کیجاتی ہے۔

المشتہر

احمد بخش خان اینڈ سنز۔ سوداگر بائیسکل ومشین۔ زیر نیلا گنبد انارکلی لاہور۔

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعوی کرشن اوتار کے دلائل وثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرماتے ہیں۔ درخواستیں دفتر البدر میں آدیں۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا۔

www.aaiil.org

بزمِ احمدی

احباب کی طرف سے جو کارڈ کارخانہ کی ہمدردی میں موصول ہوئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت شکریہ کا موقعہ ملتا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ قریب قریب کل احباب نے کارخانہ کے ساتھ اپنے معاملات میں حسن سلوک اور مروت کو مدنظر رکھا ہے۔ آج تک صرف تین چار ایسے احباب نکلے ہیں۔ جنہوں نے اپنی بقایا قیمت کا تقاضا کیا۔ اور الحمد للہ کہ کارخانہ نے ان کی ادائگی میں کوئی انکار روا نہیں رکھا۔ اب چونکہ احباب کا کارخانہ کے ساتھ محسنانہ سلوک ہے۔ اس لئے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ہماری شان کے شایاں بھی ہرگز نہیں ہے کہ اخبار کے پہنچنے کے تقاضاء میں کسی قسم کا روکھا پن برتیں جیسی سہولت معاملات میں ہمارے دوستوں نے برتی ہے اس سے بڑھکر برتنے کو ہمارا اپنا دل چاہتا ہے۔ مگر کیا کریں کہ چونکہ [illegible] کا دارومدار اسی آمدنی پر ہے جو کہ بذریعہ چندہ وصول ہوتی ہے اس لئے [illegible] بقایا دار احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے بقایا کو صاف کردیں۔ یا تو خود ارسال فرمادیں۔ ورنہ ہفتہ انتظار کے بعد ان کی خدمت میں وی پی ارسال ہوگا۔ بقایا داروں سے ہماری مراد ان احباب کی ہے جن کے ذمہ ابھی تک ۱۹۰۴ء کا

ایسے ہی جن احباب نے کارخانہ سے اظہار ہمدردی فرماکر مستقل خریداری اور علاوہ قیمت منظور فرمائی ہے۔ لیکن چندہ بذریعہ وی پی ادا کرنا روا نہیں رکھا۔ ان سے بھی گذارش ہے کہ وہ ایفائے وعدہ کا خیال رکھیں۔ اور جس تاریخ اور ماہ میں چندہ کی ادائگی کا وعدہ کیا ہے۔ اس تاریخ تک یا تو خود ارسال فرماویں۔ یا وی پی کی وصولیت کے لئے طیار رہیں۔

درخواست دعا۔ بابو نورالدین صاحب کلرک پوسٹ آفس ڈاکخانہ اپنی ایک ضرورت کی رفع کے لئے دعا کے خواستگار ہیں۔

حاجی رحمان بخش صاحب میرٹھ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور اپنی صحت و عافیت کے لئے دعا کے خواستگار ہیں اور آپ البدر کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں بہت خوشی سے اس کا مستقل خریدار ہوں۔ پرچہ کے دیر سے پہنچنے کی مجکو کچھ شکایت نہیں۔ بلکہ کارخانہ کے نقصان کا مجکو ازحد افسوس ہے۔ انشاء اللہ بشرط زیست تین روپیہ سالانہ دونگا۔ اور جو مضمون آپ نے چھاپنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس سے مستفید ہونگا۔

[illegible] منشی عبدالرشید صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ البدر کی خدمات دینی ... [illegible] سلسلہ عالیہ کے حالات معلوم [illegible] اور تسلی کا باعث [illegible] اللہ تعالیٰ روز افزوں ترقی کرے اور کارخانہ کی ہر طرح کی کمزوریوں کو رفع کرے۔ جو کچھ ہم تک پہنچتا ہے۔ وہ آپکی سعی جمیلہ کا ثمرہ ہے ورنہ کہاں ہم اور کہاں وہاں کے پاک حالات۔ میرا ارادہ عنقریب آنے کا ہے اور خود آکر زبانی سب تجاویز کا فیصلہ کروں گا۔

عالیجناب عبدالہادی صاحب پنشنر [illegible] نے ۵ سال پر ۱۹۰۵ء کی خریداری [illegible]

عالیجناب منشی خلیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پندوسی نے دو سال کا چندہ مبلغ ۶ روپیہ خود ارسال فرمادیا ہے اور اپنے بقیہ حقوق بذمہ کارخانہ کو بطور امداد منتقل کردیا ہے

قائم مقام خریدار۔ ایک صاحب البدر کے خریدار تھے۔ بوجہ مالی حالت کی کمزوری کے اخبار کو ترک کرتے ہیں۔ لیکن اپنے قائم مقام ایک اور خریدار کارخانہ کو عنایت کرتے ہیں۔ یہ عمدہ طریق اخبار بند کرانے کا ہے کیا اچھا ہو۔ اگر ہر ایک صاحب جو اخبار کی خریداری سے کسی وجہ پر دست بردار ہوں۔ اس طرح ایک قائم مقام خریدار ضرور دیدیا کریں۔

حکیم محمد قاسم صاحب [illegible] کلرک نے سالانہ پر خریداری منظور فرمائی ہے۔

بیعت کنندگان کے لئے نصف صفحہ اخبار کا اس نمبر سے وقف کیا گیا ہے۔ اور جسقدر اسما البدر میں شائع ہوچکے ہیں ان کے آگے مسلسل نام درج کئے گئے ہیں۔ [illegible] اور خاص صورتوں میں نصف صفحہ دیا جائیگا۔

آٹھ صفحہ کی کتاب۔ اس نمبر کے ساتھ ۸ صفحے کی کتاب [illegible] ارسال خدمت ہے۔ انشاء اللہ ہر دوسرے نمبر کے ساتھ [illegible] تا اختتام برابر پہنچتی رہیگی

ریویو

کتاب جواب اشتہار الاسلام کے حصہ اول دوم کی مکمل اور نیز حصہ سوم کی [illegible] حقیقت میں یہ کتاب اپنی توفیق [illegible] یہ کتاب سکھوں کے [illegible] میں اس کتاب کی کاپی لکھتا تھا۔ ہر ہر صفحہ مضمون سے حیرانی ہوتی تھی اور بار بار زبان سے بے ساختہ نکلتا تھا۔ کہ الٰہی یہ انسان کا کام نہیں محض تیرے ہی فضل و کرم کا نتیجہ ہے

فہرست اسمائے بیعت کنندگان

نام اسمائے	مقام	ضلع
عثمان ولد خدابخش	بستی [illegible] گولہ داہ	ڈیرہ غازیخان
عبدالصمد " "		
غازی " "	"	"
سردار " "	"	"
حامد " فتح خاں	"	"
چینن " مراد خاں	"	"
فتح محمد " چانن خاں	"	"
محمد علی " حامد خاں	"	"
الٰہی بخش " "	"	"
محمد یار " عبداللہ خاں	"	"
حاجی " سردار خاں	"	"
محمد " موسیٰ خاں	"	"
ماہی " رانجھا خاں	"	"
جندوڈا " احمد علی خاں	"	"

نام اسمائے	مقام	ضلع
مائی فاطمہ بنت غلام حسین	بستی زندان موقع گو رواد	ڈیرہ غازیخان
مائی جیواں بنت مراد خاں		
مائی چینن بنت حامد خاں	"	
مائی بہراواں " "	"	
مائی زینب بنت گامے خاں	"	
مائی نور بہری بنت بیبے خاں	"	
احمد ولد ماہی خاں	"	
صدیق محمد ولد ماہی خاں	"	
موسیٰ ولد قیصر خاں	"	
غلام قادر ولد عظیم خاں	"	
عیسیٰ اللہ بخش بن فضل خاں	"	
مائی عائشہ دختر بناہر خاں	"	
مائی عائشہ " صابو خاں	"	
محمد بخش ولد احمد خاں	"	
غلام محمد " "	"	
اللہ دتا " احمد علی		
خدابخش " نور محمد	سید والہ	ڈنگمری

نام اسمائے	مقام	ضلع
محمد حسین ولد غلام محمد	پٹی قصور	لاہور
مولا بخش ولد قطب الدین	گوکھووال	جھنگ
محمد اشرف ولد بابو راج الدین	لاہور	
محمد دین ولد روشن دین	جلیانوالہ	گوجرانوالہ
امام الدین ولد عظمت	پیرکوٹ	"
نظام الدین ولد قادر بخش	"	"
نور محمد ولد امام الدین	"	"
ولی محمد راجہ ولد ابراہیم	لالیاں	"
مراد ولد یارا	چنیوٹ	"
امیر ولد یارا	"	"
اللہ یار ولد گھیٹا بہنڈیا	ترن تارن	امرتسر
نبی بخش ولد کالو	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
غلام رسول ولد دینا	"	"
محمد عارف ولد میاں عادل	امیرپور	ملتان
روڑا ولد بلندا	دہرم کوٹ بگہ	گورداسپور
جیون ولد حکم الدین	پکیواں	"
گوہر " "	"	"

نام اسمائے	مقام	ضلع
خیرالدین ولد جیون	پکیواں	گورداسپور
جامن ولد نور محمد	"	"
بانا ولد عمرا	"	"
رحیم بخش ولد حسن الدین	حاجی پور	سیالکوٹ
اللہ دتا		گورداسپور
ولی داد		
کرامت		
عبدالرشید ولد غلام رسول	شاہ پور	شاہپور
احمد بخش	دہرم کوٹ رندھاوا	گورداسپور
زوجہ لیکھر خاں	کریام	جالندھر
دختر " "	"	"
زوجہ غلام جیلانی	"	"
فوجے خاں ولد اکبر خاں	"	"
زوجہ حیات محمد	"	"
والدہ حیات محمد	سکندرپور	"
عمرا ولد جمعہ	حافظ آباد	گوجرانوالہ
کالو	"	"

www.aaiil.org

عجیب و غریب ادویہ کا اشتہار

اس زمانہ میں طبیبوں اور حکیموں نے اشتہارات کی اسقدر بھرمار کر رکھی ہے۔ کہ کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ سچا اشتہار جو خلق اللہ کے لئے عام فائدہ مند ہو۔ شائع کرے کیونکہ اکثر حکیموں نے مخلوقات خدا کو اپنے مبالغہ آمیز اور دور از قیاس چکنے چپڑے الفاظ سے سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ اور لوگ کسی ایسے شخص کا اعتبار نہیں کر سکتے۔ جو فی الحقیقت سچا اور راستباز ہو۔ لیکن جب ہم نے اپنے دل میں نگاہ کی۔ اور نیت کو خوب ٹٹولا۔ کہ ہمارے دل میں کسی قسم کی کجی نہیں۔ اور ہمارا معاملہ صاف ہے۔ اور خدا تعالےٰ عالم الغیب خوب جانتا ہے کہ جس کارروائی کو ہم نے شروع کرنا چاہا ہے۔ وہ کس ہمدردی اور نیک نیتی پر مبنی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کے بھروسہ پر اس کام کو شروع کیا جاتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ ابتدا میں جس کو ۱۲-۱۳ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ ایک حکیم صاحب نے جو ۳۰ سال تک سنیاسیوں اور جوگیوں کے ساتھ نیپال۔ بھوٹان۔ کشمیر کے پہاڑوں میں رہا۔ اور جڑی بوٹیوں کے خواص اور ان کی شناخت سے ایسا ماہر تھا۔ کہ ہندوستان بھر میں اپنے سفروں میں ایسا شخص میں نے کہیں نہیں پایا۔ مجھے محبت اور شفقت سے فرمایا۔ کہ علم دین تو تم نے سیکھا ہے۔ علم طب بھی سیکھنا ضروری ہے۔ میں نے درازیٔ عمر کا عذر کیا۔ تو انھوں نے کہا۔ کہ میں خدا کے فضل سے اتنی جلدی سکھا سکتا ہوں۔ کہ تین چار ماہ سے زیادہ صرف نہ ہوگا۔ میں نے ان کے کہنے سے ایک کتاب پڑھی۔ اس نے اصول طب اس عمدگی سے بیان فرمائے۔ کہ بڑی کتابوں کے پڑھنے کی حاجت ہی نہ رکھی۔ اور بہت سے کارآمد نسخہ جات بتلائے۔ جن کو وقتاً فوقتاً استعمال کرنے سے بہت ہی مفید پایا۔ بعد ازاں یگانہ روزگار وحید العصر زبدۃ الحکماء حاذق علامہ حکیم نورالدین صاحب معالج خاندان شاہی جموں و کشمیر کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک عرصہ دراز تک طب انگریزی اور ہندی اور یونانی کی کتابیں پڑھیں اور اصول طب پر لیکچر سُنے۔ اور مطب میں بیٹھ کر بیماروں کو دیکھتا۔ اور بیماریوں کو شناخت کرتا رہا۔ بعد ازاں درویشوں اور سنیاسیوں اور مشاہیر خاندانی اطباء کے ممبروں سے ملاقات کر کے بڑی بڑی محنت و جانفشانی سے صدری نسخے حاصل کئے۔ اور ان کو استعمال کر کے بہت سریع الاثر مفید پا کر مناسب سمجھا گیا۔ کہ ان سے خلق اللہ کو فائدہ پہنچایا جائے۔ اس لئے میں نے اپنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے تازہ اور عمدہ ادویات جنگلی بوٹیوں کو تلاش کر کے تیار کی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے کامل امید ہے۔ کہ وہ مخلوقات خدا کو کارآمد ثابت ہونگی۔ ہر مرض کی دوا اس کارخانہ سے مل سکتی ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ میں نے ان مریضوں سے جو خطرناک مرضوں میں گرفتار تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے علاج سے شفایاب ہوئے۔ کوئی سند حاصل نہیں کی۔ کیونکہ میرے دل میں اشتہار دینے کا خیال نہیں تھا۔ ورنہ تصدیق ساتھ ہی شائع کرا دیجاتی۔ ادویات کی عمدگی کی نسبت اُستاذی و سیدی حضرت علامہ نورالدین صاحب حکیم کا نوٹ ذیل میں ملاحظہ فرما دیں۔

تصدیق حضرت حکیم نورالدین صاحب

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا خدا بخش صاحب کو طب کا بڑا شوق ہے۔ باوجودیکہ بی۔اے تک انگریزی خواں ہیں۔ مگر بلا تعصب تجارب کا دھیان رکھتے ہیں۔ جہاں تک مجھے موقع ملا ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ دوائیں بنانے میں محتاط ہیں۔ اور خود بھی اپنے ہاتھ سے اس کام کو کرتے ہیں۔ میرے تجارب بھی ان کے پاس ہیں۔ اور ایک قلمی کتاب ضخیم عمدہ نسخہ جات کی ان کے پاس ہے۔

نورالدین

فہرست و قیمت ادویات

نام دوائی	قیمت	نام دوائی	قیمت	نام دوائی	قیمت
دوائی وجع مفاصل	عہ	دوائی سوزاک یک شیشی	۱ے	دوائی ونسگرہنی یک ڈبیہ	عہ
دوائی تپ دق یک ڈبیہ	صہ	حبوب ہیضہ یہ حبوب ہیضہ کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے (یک ڈبیہ)	۱ے	دوائی ضیق النفس	للعہ
حبوب حمٰی ہر قسم ”	عہ	حبوب دافع سوء ہضم و نفخ شکم و درد شکم ”	عہ	روغن استمناء برائے مجلوق یک شیشی	صہ
حبوب بواسیر ”	۱ے	دوائی طحال۔ خواہ تمام پیٹ میں پھیل چکی ہو۔ یک ڈبیہ	۱ے	معجون باہ یک ڈبیہ	صہ
حبوب آتشک نہ کٹنے والی نہ منہ آتا ہے یک ڈبیہ	صہ	دوائی دافع جریان و کثرت پیشاب ”	للعہ		

ہر شخص اپنی بیماری کا مفصل حال بذریعہ خط لکھے۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ موافق مزاج دوائی بھیجی جاویگی

المشتہر مرزا خدا بخش ابو العطاء مصنف عسل مصفٰی ساکن قادیان ضلع گورداسپور

www.aaiil.org

Registered. L. No 233.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یہ نور ہے سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صدق کلمۃ وعدہ و مسیحہ و ما نزل من ادلۃ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

... جہان منتظر خوشباش کامد داستان
... مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نمبر ۴

جلد ۲

... بیعت ... حضرت مسیح الزمان ... جمعہ ... ۱۹۰۳ء ... البدر ... سال کی یادگار ... فتوحات ... زمانہ ...

V.P. 461
Amount to be recovered
Rs. 2 As.

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
آن کتاب حق که قرآن نام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ما از و نوشیم ہر آبے که ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
از ملائک از خبرہاے معاد
معجزات او ہمہ حق است و راست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
بادۂ عرفان ما از جام اوست
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر رسول حق که پیغمبر که ہست
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکرش مورد لعن خداست
ہر که انکار و کند از اشقیاست

اندرین دین آمدہ از مادریم
ان سوے کش محو ہست تا ...
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و الہامے بود
اقتباسے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات انبیاء سابقین
یکدم دوری ازان روشن کتاب

ہم برین از دار دنیا بگذریم
دامن پاکش بدست ما مدام
ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ از خود از ہمان جا بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کے وقت بیعت کنندہ سے کہلاتے ہیں جبکہ وہ آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ربی انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

عوام سے قیمت صرف ... سالانہ
اوقات اشاعت ... اکارخانہ کی کیفیت پر ہے حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں چار یا پانچ بار ضرور رہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پہلا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

www.aaiil.org

ملفوظات حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

عصر کے وقت محبی قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنیری اسسٹنٹ حصار نے عرض کی کہ میری تنخواہ میں عـ روپیہ اضافہ ہوا اور بنگال سے ایک درخواست آئی ہے۔ کہ انسپکٹری کی پوسٹ خالی ہے۔ مـ روپیہ ماہوار ملیں گے۔ اس لئے مشورۃً استفسار ہے۔ کہ کونسی جگہ منظور کی جاوے آپ نے فرمایا۔ کہ استخارہ مسنونہ کے بعد جس طرف طبیعت کا میلان ہو۔ وہ منظور کرلو۔

۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت مقدمہ کی پیشگوئی کا اپنے الفاظ پر پورے ہونے کا ذکر رہا۔ کہ خدا تعالےٰ نے جو جو بات جس جس طرح الہام فرمائی ویسی ہی پوری ہوکر رہی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ان سب الہاموں کو الگ الگ ترتیب دیکر اور کچھ لکھکر پھر دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے تو امید ہے کہ کسی کی ہدایت کا موجب ہو۔

۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

چند ایک اصحاب نے بیعت کی۔ ....

۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس تشریف لائے تو اول مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنا ایک رویا جو کہ بشارات سے پر تھا۔ بیان ..... فرمایا۔ اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے ولائیت سے آیا ہوا ایک خط پیش کیا۔ یہ خط ایک ایسی کمیٹی کی طرف لکھا گیا تھا۔ جو کہ انگلینڈ میں اختلاف السنہ کے دور کرنے کیلئے قایم ہوئی ہے اس کمیٹی کا یہ خیال ہے۔ کہ ایک ایسی عام زبان اور بولی ایجاد کی جاوے جسے ہر ملک و دیار اور ہر طبقہ کے انسان آسانی سے سیکھ لیں اور اس طرح سے روئے زمین پر ایک ایسی زبان رواج پکڑے جو کہ ایک شخص خواہ کہیں کا رہنے والا ہو سمجھ لیوے۔ یہ خبر پاکر محبی مفتی محمد صادق صاحب نے اس کمیٹی کی طرف ایک خط لکھا۔ جس کا خلاصہ مضمون یہ تھا۔ کہ دنیا بھر میں ایک زبان کا ہونا محال ہے کیونکہ اختلاف السنہ اللہ تعالےٰ کا ایک نشان ہے جس کا ذکر کتب مقدسہ میں ہے تاہم میں آپ کی سعی کو دیکھنا چاہتا ہوں آپ ابتدائی قواعد وغیرہ سے مجھے اطلاع دیں۔ جن کے عوض میں آپکو ایک بڑی تحریک کے متعلق کچھ چھپی ہوئی تحریر بھیجتا ہوں جو مشرق میں خدا کے حکم سے قائم ہوئی ہے

اس کے بعد کچھ حالات حضرت صاحب اور تحقیقات قبر مسیح اور حضرت مسیح کے انسان ہونے اور نبی ہونے پر مختصر ریمارکس کئے گئے تھے۔۔

خط کا جواب جو کہ اس کمیٹی کی طرف سے آیا اور جسے مفتی صاحب نے حضرت اقدس کو پڑھکر سنایا۔ چونکہ وہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض سے ایک خاص تعلق رکھتا ہے اس لئے اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور چونکہ بعض ناظرین انگریزی پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں اور ہر ایک زبان کا لطف اسکے اپنے الفاظ میں آتا ہے اور جسے مدنظر رکھکر گذشتہ نمبر میں میں نے عدالت عالیہ کے فیصلہ کی اصل نقل حضور ناظرین کردی تھی اس لئے اس خط کو بھی بجنسہٖ نقل کردینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

32 South avenue
Rochester.

Dec 29 - 1904.

Mey dear sir.

In a few days I am going to London, whence I will send you a Primer of "Esperant". Do you really doubt that it would be a good thing if all civilized persons whatever their nationality possessed a second dialect comman to all? Or do you mean that you doubt the possibility of the realization of the scheme. Or do you think it is against the will of God to try to put such a scheme in operation? My reply to that would be that if it is really against the will of God, it will have no success.

Mey wife and I have read with no little interest the literature you sent me except the Arabic or Hindustani (I an not sure what language it was) for which my linguistic capacity is at present underoloped.

We belong to a small but, I am happy to think, increasing number of people who have given up the idia of the divinity of Jesus of Nazareth, and regard him simply as a great teacher, we place in the same capegury Zoraster, Buddha, and your own prophet Mohammad (upon whose head may eternal blessings rest). None of our assistance has been lent to those impertinent scheme for sending "Missionaries," to convert people who have as good, if not a better, religion than their own. In return for the Primer, I should be glad to have some further knowledge of your modern "Messiah" & especially the evidence aboubt the tomb of Jesus in Cashmere.

your very truly
Paul Mathews

ترجمہ چٹھی مذکورہ بالا

محبی۔

میں چند روز میں لنڈن جانے والا ہوں جہاں سے آپکو اسپرنٹو کی پرائمر ارسال کرونگا۔ (جو کچھ آپ نے تحریر کیا ہے کیا اس کا یہ مطلب ہے) کہ آپکو بلا امتیاز قومیت کے

تمام مہذب لوگوں کی ایک مشترکہ بولی ہو جائے اور پھر اس کے مفید ہونے میں شک وشبہ ہے یا آپکا یہ مطلب ہے کہ اس تجویز کی کامیابی میں امکان ایک شکی امر ہے یا آپ کا یہ خیال ہے کہ ایسی کسی تجویز میں کامیابی کے لئے کوشش کرنا خدا کے ارادے کی مخالفت کرنا ہے۔ تو ان کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ اگر فی الحقیقت اس میں خدا کے ارادے کی مخالفت ہے۔ تو بے شک کسی قسم کی کامیابی ہرگز نہ ہوگی ۔

میں نے اور میری بیوی نے آپکی رسالہ کتب کو سوائے اس حصہ کے جو کہ عربی یا ہندوستانی (کیونکہ مجھے ٹھیک علم نہیں) خط میں لکھا اور جسکے لئے میری زباندانی کی قابلیت سردست ناکمل ہے۔ بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے ہمارا تعلق ایک چھوٹے سے گروہ سے ہے جس نے کہ یسوع کے خدائی کے خیال کو استعفا دیدیا ہے اور اسے صرف ایک آدمی خیال کرتا ہے اور اگرچہ یہ ایک چھوٹا سا گروہ ہے لیکن بحمد للہ کہ ترقی کر رہا ہے۔ جو خیال ہمارا یسوع کی نسبت ہے۔ وہی [illegible] اور رحمت خدا کی امید نازل ہونا کی نسبت ہے۔

ہم ان گستاخ پادریوں کو کسی قسم کی مدد نہیں دیتے جو کہ لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں حالانکہ ان لوگوں کا مذہب پادریوں کے مذہب سے بہتر نہیں تو ان [illegible] ضرور ہے جو کہ میں ارسال کرونگا اگر آپ اسکے جواب میں مجھے کچھ زیادہ معلومات اپنے مسیح کی نسبت اور خصوصیت سے کشمیر میں مسیح کی قبر کے ثبوت کی نسبت ارسال کرینگے تو میں بہت ہی مشکور ہونگا

آپکا سچا دوست پال کلاہیتھورن

حضرت اقدس نے اسپر فرمایا کہ دراصل اب عیسویت سے دست برداری دنیا میں شروع ہوگئی ہے اور اس مذہب کو جلا دینے والی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ آگ کا دستور ہے کہ وہ اول ذرا سی شروع ہو کر پھر آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے یہی حال اب عیسائیت کا ہوگا......

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی انجمنوں اور احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامی خبریں متعلقہ سلسلہ احمدیہ کے دفتر البدر میں ضرور ارسال فرمایا کریں تاکہ وہ درج اخبار ہوکر دیگر احمدی احباب کے معلومات کا باعث ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت تا حال اسقدر صاف نہیں کہ موسم کے تغیر سے متاثر نہ ہو چنانچہ ابھی تک آپ فجر اور مغرب اور عشاء کے وقت تشریف نہیں لاتے اور بعض اوقات سردی اور بارش کی وجہ سے ظہر اور عصر کے وقت بھی شامل جماعت نہیں ہو سکتے مورخہ ۲۰ کو نماز جمعہ میں بھی آپ شامل نہ ہو سکے۔ آپ کے اہل بیت بفضل خدا تندرست ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ مقامات کے

فتح کے رنگ میں جو نشان اندنوں ظاہر ہوا ہے اور جس نے میرے خیال میں دنیا پر پورے طور پر اتمام حجت کر دیا ہے اور ممکن ہے کہ اسکے بعد بھی جو لوگ ایمان نہ لاویں وہ خدا کے غضب کو بھڑکانے کا باعث ہوں اس نشان کے متعلق ایک رسالہ لکھا جاوے جس میں تمام الہامات متعلقہ مقدمہ معہ تفصیل روداد مقدمات کے درج ہوں شاید کوئی سعید اس ذریعہ سے ہدایت پاکر جبین نیاز کو آستانۂ الوہیت پر رکھے اور خدا کے مامور و مرسل کو قبول کرے نیز زیادتی ایمان کا موجب ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ عشرہ میں ایڈیٹران اخبار الحکم والبدر کو حکم صادر فرمایا کہ جسقدر الہامات گذشتہ دو سال میں بذریعہ ان اخبارات کے شائع ہو چکے ہیں انکی ایک فہرست بقید جلد ۔ نمبر ۔ صفحہ ۔ کالم و سطر کے طیار کرکے پیش کیجاوے تاکہ رسالہ مجوزہ میں معہ ان حوالجات کے درج کئے جاویں اور ہر دو اخبارات کا نام بطور شہادت کے لکھا جاوے کہ ان کے ذریعہ سے یہ دنیا میں شائع ہوئے حضور علیہ السلام کے اس اندراج سے احمدی جماعت سمجھ سکتی ہے کہ البدر کا وجود بھی اس سلسلہ کا مؤید ہے اور خادم ہے اس سے پیشتر ایک شہادت بذریعہ الحکم کے تھی اور اب البدر کے ذریعہ سے دو شہادتیں پوری ہوکر ہر ایک واقعہ کی صداقت پر مہر لگاتی ہیں اسلئے وہ لوگ جو اسکی [illegible] پر معترض ہیں [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ عشرہ میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان کو فرمایا کہ آئندہ الہامات کی اشاعت بذریعہ میگزین بھی کی جایا کرے تاکہ تین شاہد ہو جایا کریں اس فقرہ سے بھی [illegible] حضرت امام الزمان علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] نے [illegible] صاحب [illegible] کو [illegible] اور تحریر میں قرآن گذشتہ عشرہ میں [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

الہامات ۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذیل کی رؤیا اور الہامات [illegible]

(۱) خواب میں کسی نے کچھ پیسے دئیے ہیں۔

(۲) الہام ہوا ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔

(۳) کسی نے [illegible] ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر خطوط ہیں ان سب کا مضمون ایک ہی ہے۔ ایک ان میں سے مجھے دیا گیا ہے کہ اسی وقت طبیعت الہام کیطرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا ۔

ایک [illegible] نکلنے والی خبر ۔

زر جرمانہ واپس ملگیا ۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء کو مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب نے گورداسپور جاکر خزانہ سے روپیہ واپس لیا ۔ ناظرین کو علم ہوگا کہ خزانہ کا چارج انہی مجسٹریٹ صاحب کے ہاتھ میں ہے جنہوں نے ابتدائی فیصلہ برخلاف حضرت مسیح موعودؑ صادر فرمایا تھا۔ اور زر جرمانہ وصول کیا تھا ۔

گذشتہ عشرہ میں قادیان میں بہت عمدہ بارش دو بار ہوگئی ہے

مکرمی بھائی بابو شاہ دین صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر گورنڑہ کچھ عرصہ کیلئے عہدہ ٹیلیگراف انسپکٹر پر مامور ہوکر لاہور تبدیل ہوئے ۔

مکرمی بابو عطا محمد صاحب احمدی اورسیر مقام ایبٹ آباد سے مقام بارہ چنار پر تبدیل ہوگئے ۔

مکرمی بابو غلام محمد صاحب احمدی حکیم جو کہ حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب کے تلمیذ ہیں اور یوگنڈا ریلوے افریقہ ہسپتال میں ملازم تھے عرصہ دو ماہ سے رخصت پر وطن کو تشریف لائے اور [illegible] خدمات سے [illegible] ہوکر وطن کو تشریف لے آئے ہیں آپکی تحریک سے اکثر احباب کو افریقہ میں دینی فائدہ حاصل ہوا ہے

عید الضحٰے کا مبارک دن قریب آرہا ہے اس لئے مفتی محمد صادق صاحب قائم مقام ڈائرکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان احمدی احباب کو توجہ دلاتے ہیں کہ چندہ عید فنڈ فی کس ایک روپیہ اور کھال قربانی کی قیمت مدرسہ کے چندے اور مساکین کے واسطے جمع کرکے جسقدر جلد ہو سکے بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ ارسال فرماویں کالج کے قیام اور سرکاری طور پر مدرسہ کے منظور ہو جانے سے ضروریات بڑھ گئی ہیں اسلئے بلند ہمت اصحاب کو عموماً اور دیگر احباب کو خصوصاً اسکی امداد کیطرف متوجہ ہونا چاہئے۔ قلیل بضاعت اور معاش کے احباب اپنی [illegible]

کرے حقیقت سمجھکر ایسے موقعہ پر جیلیوں [illegible] ان کی ایک پائی اور ایک کوڑی یا ایک دمڑی پارچہ بھی جو اخلاص کی مدد کیلئے دیا جاتا ہے بہت ہی قیمت اور قدر رکھتا ہے اور میرے خیال میں قادیانی کارخانوں کے لئے بڑی برکت کا موجب ہے ۔

قطعہ تاریخ فتح مقدمہ

شحنہ ہند نے اپنی خباثت طبع سے ماتحت عدالت کے فیصلہ دنیا داغی مسیح قادیانی "تاریخ شائع کی تھی اسکا جواب مولوی محمد [illegible] صاحب احمدی نے پٹیالہ سے یہ ارسال فرمایا ہے

ہزارہ پھول کھلا مرزا نے لالا	تو کیونکر داغ کہاتا دلپکالا
اسی کی فتح نے یہ گل کھلایا	کہ مرجھایا ہوا ہے شحنہ لالا
الٰہو سالم نہ تیتا ہو کہیں کو	لیئے معیوب داغی کہنے والا

چونکہ معمر الحکم کی اشاعت کی تاریخیں ۱۰-۱۷-۲۴-۳۱ ہیں اس لئے نہیں چاہئیے کہ البدر کی اشاعت ان تاریخوں تک ہو کر سکے بلکہ ۳ ۴ چار دن کا وقفہ ہر دو اخبارات میں ہونا چاہئیے تاکہ جو اصحاب ہر دو کے خریدار ہیں ان کے پاس ایک ہفتہ یا عشرہ میں مختلف اوقات ہر دو اخبار پہنچا کریں آئندہ اخبار اسی تجویز کی بنا پر شائع ہوگا ۔

احمدی احباب ۔ اور خصوصاً قادیانی احمدی احباب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بہت ہی قابل توجہ اور نوٹ ہے ۔ جو کہ آپنے عشرہ گذشتہ میں فرمایا ہے کہ اگر اخبارات کے ایڈیٹر بیماری یا سفر وغیرہ کیوجہ سے یا آپ کی تشریف آوری کے وقت موجود نہ ہوا کریں تو دیگر حاضرین مجلس میں سے کوئی صاحب قابل اشاعت الہامات ان تک پہنچا دیا کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ قادیانی دوست اپنا معمولہ [illegible] کے [illegible] ہو رہیں گے ۔

فیصلہ [illegible] سے ناظرین اخبار کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ عدالت سشن نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سراسر معصوم اور بے قصور اور بے گناہ قرار دیکر عدالت ماتحت کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے اور یہ بات ثابت کرکے کہ وہ بالکل بے گناہ ہیں بڑی عزت کے ساتھ بری کیا اور جرمانہ واپس دینے کا حکم کیا۔ اس فیصلہ کے سننے سے وہ تمام غلطی جو کہ جرمانہ کے صرف معاف ہونے کے لفظ سے لگتی تھی ۔ اٹھ گئی ہوگی دوسرے دیانت پسند اخباروں کو بھی چاہئیے کہ وہ پبلک کو ان اصل واقعات سے اطلاع دیویں ۔

۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس کے دائیں رخسارہ مبارک پر ایک آماس سا نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی حضور نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے دم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہوگئی

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ...

يَا حَفِيْظُ۔ يَا عَزِيْزُ۔ يَا رَفِيْقُ

يَا وَلِيُّ

اِشْفِنِيْ

درس قرآن سے کچھ

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف کے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقتہً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے

سورہ ھود رکوع نمبر ۳

ولقد ارسلنا نوحًا الی قومہ انی لکم نذیر مبین — تواریخی واقعات کا اثر چونکہ انسان کے اعمال و احوال پر ہوتا ہے اس لئے عبرت دلانے کے لئے اللہ تعالٰے گذشتہ انبیاء اور اقوام کے واقعات ذکر فرماتا ہے۔ قرآن شریف میں جس قدر قصص مذکور ہیں۔ ان سب میں ایک لطیف پیش گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور اہل مکہ آپ کے دشمنوں کی نامرادی کی ہے۔ اور ہر ایک مومن بھی جو اللہ تعالٰے کے ساتھ صدق و وفا میں مخلصانہ حال رکھتا ہے۔ اس کے لئے بھی ان میں ایک پیشگوئی ہوتی ہے۔ کہ اس کے دشمن بھی اسی طرح ذلیل ہونگے۔

نذیر — اس کے معنے ڈر سنانے والا اور عذاب کی خبر دینے والے کے ہیں۔ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ صرف موت ہی کی پیش گوئیاں کرتا ہے۔ وہ ذرا غور کریں۔ کہ نوح ؑ نے بھی موت ہی کی پیشگوئی کی ہے سوائے وقت کے اپنا منصب انذار...... بیان کرتا ہے کیا ایک بدکار اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اُسے نجات کی خوش خبری دی جاوے۔ ہرگز نہیں۔ کیا اُسے یہ کہا جاوے کہ جو کچھ تو کر رہا ہے۔ وہ عمدہ تخم ریزی ہے۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اُسے دیکھ کر بدکاری پر جرأت کریں۔ نہیں۔

اخاف علیکم — چونکہ عذاب کی پیشگوئی ہے۔ اور نوح علیہ السلام کو الٰہی سنن کا علم ہے۔ کہ بعض وقت عذاب ٹل جایا کرتا ہے۔ اس لئے خوف کا لفظ فرمایا۔ یہ نہیں کہا کہ ضرور ضرور تم پر عذاب آہی جاویگا۔ بلکہ کہا کہ مجھے خوف ہے کہ تم پر ایک عذاب الیم آنیوالا ہے

بشرًا مثلنا — یہ ایک کلمہ ہے جس کے بولنے سے اکثر لوگ ہدایت سے محروم رہتے ہیں۔ جب انسان کے دل میں حفظ مراتب کا دھیان نہیں ہوتا اور ایک شخص کبر کی وجہ سے وہ ایک ناصح شفیق کو اپنے سے بڑا جانکر اس کی نصائح کی قدر نہیں کرتا۔ تو حق کی راہ سے محروم رہ جاتا ہے۔ اہل منطق نے بھی اس سے بہت ٹھوکر کھائی ہے۔ پس وہ لوگ جو وہابی کہلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل اپنے ایک بشر خیال کرتے ہیں وہ آپکے فیوض اور برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اور شریعت کے مغز کو حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ کلمہ دوسرے کو حقیر جاننے کا اول مرتبہ ہے۔ اور جب اس سے انسان ترقی کرتا ہے۔ تو دوسرے کو رذیل کہتا ہے جس کا ذکر آگے ہے۔ اور یہ پہلی بدی ہے۔ اکثر اخبار نویس اور ریفارمیشن کے مدعی اسی وجہ سے حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم بھی اس قسم کی اصلاح کر سکتے ہیں۔

اراذلنا بادی الرای — یہ دوسرا کلمہ ہے۔ کہ حق کے منکروں نے کہا۔ یا دوسری بدی ہے۔ جو انہوں نے کی۔ اور حق سے محروم رہے۔ نوح علیہ السلام چونکہ ہادی کے منصب پر تھے۔ اور آپ کے چند ایک متبع بھی ہو گئے تھے۔ جو کہ انسان کی ایک ظاہری فضیلت ہوتی ہے۔ اور آپ کے حسب نسب سے بھی وہ واقف تھے۔ اس لئے ان کو اپنی مثل قرار دیا۔ کہ اگر یہ عمدہ نسب والا ہے اور ہادی بن سکتا ہے۔ اور ہم بھی یہ سب کر سکتے ہیں تجھے ماننے کی کیا ضرورت۔ اور جب خود کو نوح کے مثل قرار دے چکے۔ تو ان کے مریدین میں داخل ہونا تو ان کے خلاف شان ہوا۔ پس اس کے خدام کو رذیل کہنے لگے۔ یہ کلمہ اس کلمہ کے مطابق ہے جو کہ پارہ اول میں ہے۔ انؤمن کما امن السفہاء

وما نرای لکم علینا من فضل — یہ تیسرا کلمہ ہے۔ جو ان سے سرزد ہوا۔ کہ ہم بلحاظ مال و دولت و وجاہت و اثر و علم و نقل کے کوئی بات تم میں بڑھ چڑھ کر نہیں دیکھتے۔ جس سے تم کو ماننے کی ضرورت ہو۔

بل نظنکم کاذبین — اور چوتھی بات یہ کہ ہمارے نزدیک تم کاذب ہو۔ یہ جو روز تم بیان کرتے ہو۔ کہ آج یہ الہام ہوا۔ یہ خواب ہوا۔ یہ کشف ہوا۔ ہم تمہیں اس میں کاذب خیال کرتے ہیں۔ پس ہمارے بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ آپس میں بھی ان باتوں کا لحاظ رکھیں اور بے وجہ دوسرے کو ہرگز حقیر اور کاذب نہ جانا کریں

انلزمکموھا وانتم لھا کارھون — خدا نے جو فضل مجھپر کیا ہے اور تم سے وہ پوشیدہ ہے۔ میں تم کو وہ کیسے دکھاؤں۔ جبکہ تم اس سے اول ہی بیزاری ظاہر کر رہے ہو۔ کسی بات کو سنکر اول ہی تکذیب کر دینا بہت بری بات ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔...کہ انسان اس کے حسن کے دیکھنے سے محروم رہ جاتا ہے۔

وما انا بطارد الذین امنوا انھم ملاقوا ربھم — چونکہ نوح علیہ السلام کی قوم نے مومنوں کو حقیر جانا تھا۔ اور چاہتے تھے کہ نوح ؑ ان کو خارج کر دے۔ اس لیئے اب نوح علیہ السلام ان کی فضیلت بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ تو الٰہی قرب حاصل کرنے والے ہیں۔ جو کہ زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے۔ غور تو کرو۔ کہ ان کو تم پر فضیلت ہے کہ نہیں؟

ویٰقوم من ینصرنی من اللہ ان طردتھم — نوح علیہ السلام خوف کے مقام پر لفظ ان کو فرماتے ہیں۔ کہ اگر میں ان کو حقیر جانکر دھتکار دوں یا اپنی جماعت سے خارج کر دوں۔ تو مجھے اللہ سے کون بچاوے گا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایک مومن کو حقیر جاننے کا کسقدر عذاب ہے جس سے نوح خوف کھا رہا ہے اور من ینصرنی کا لفظ بتلاتا ہے۔ کہ اس حقارت سے الٰہی نصرت شامل حال نہیں رہتی۔

اس سے اگلی آیات میں بتلایا ہے۔ کہ رسول کو اپنی جماعت کے نیک افعال کا حسن ظن ہوتا ہے۔ اور اُسے امید ہوتی ہے۔ کہ میرے جن متبعین کو مکذب لوگ حقیر جانتے ہیں۔ اللہ تعالٰے ان کو ضرور عروج دیگا لیکن چونکہ ہر ایک مرید کا تعلق اللہ تعالٰے سے اخلاص اور وفا کا الگ الگ ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا اللہ اعلم بما فی انفسھم۔ کہ ان کے دلوں میں کیا کیا ہے اور اپنے اخلاص و اعمال کی وجہ سے وہ کس بات کے مستحق ہیں۔ یہ علم اللہ ہی کو ہے

ان شاء — یہاں بھی جب انہوں نے عذاب کی درخواست کی۔ تو نوح علیہ السلام نے شرطیہ کلمہ ہی کہا ہے۔ کہ اگر وہ چاہے گا۔ تو عذاب بھیجے گا۔ یعنے ممکن ہے۔ کہ عذاب ٹل جاوے

ان یغویکم — اگر اللہ تعالٰے تمہاری بد اعمالی کی وجہ سے ارادہ کرے۔ کہ تم کو غاوی ٹھہراوے۔ اسی لئے آگے ھو ربکم کہا۔ کہ وہ تمہارا مربی ہے۔ اور یہ اسی کا فعل ہے۔ کہ تمہیں کیا قرار دے۔

اشاعت کے لئے احباب توجہ رکھیں

www.aaiil.org

نقل فیصلہ عدالت اپیل مقدمہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

مجسٹریٹ صاحب نے واقعات مقدمہ بخوبی طور پر اپنے فیصلہ میں ظاہر کئے ہیں۔ اور ان کے مکرر بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے مرزا غلام احمد ملزم پرائیویٹ جرم زیر دفعہ ۵۰۰ و حکیم فضل دین ملزم پر زیر دفعات ۵۰۰ و ۵۰۲ تعزیرات ہند قایم کیا ہے انہوں نے علیحدہ علیحدہ اپیل نمبر ۲۴۶ و نمبر ۲۴۵ داخل کی ہیں اور ان کا فیصلہ یکجا ہو سکتا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ کتاب مواہب الرحمان کے جسکو ملزم نمبر ا نے تصنیف کیا اور ملزم نمبر ۲ نے شایع کیا۔ فی نفسہ مزیل حیثیت عرفی ہیں اور ہم اس امر کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ الفاظ لئیم اور بہتان اور کذاب۔ جن کی بابت استغاثہ کیا گیا ہے برے معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں اور ان سے بڑی بھاری اخلاقی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ملزمان مستحق بریت کے تھے۔ ملزمان کا اہم عذر یہ تھا۔ کہ مستغیث ان ملامت آمیز الفاظ کا بوجہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار مورخہ ۶ و ۱۳۔ اکتوبر کے مستحق تھا۔

مجسٹریٹ صاحب نے یہ ثابت کرنے کیلئے بہت کوشش کی ہے کہ ہتک آمیز مضمون کا ان آرٹیکلوں سے کوئی تعلق نہیں اس بارہ میں ہم مجسٹریٹ صاحب کے نتیجہ کو تسلیم کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتے مستغیث نے بیان کیا ہے کہ اس کی ازالہ حیثیت عرفی کی گئی ہے۔ ملزمان کے پاس ایسی شہادت موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستغیث کی کوئی ایسی حیثیت نہیں ہے جس کا ازالہ ہوا ہو ہم کو اس شہادت کا رد کرنا بالکل ناممکن معلوم ہوتا ہے جیسا کہ مجسٹریٹ صاحب نے کیا ہے کیونکہ بظاہر اس سے جرم بہت خفیف ہو جاتا ہے۔ خواہ ملزمان یہ ثابت نہ کر سکتے کہ انہوں نے یہ کارروائی نیک نیتی سے کی۔ یا کہ اتہام افادۂ عام کیواسطے لگایا گیا تھا۔ ہم یہانتک بھی کہنے کو تیار ہیں کہ اگر ملزمان کو اس وقت جبکہ انہوں نے اتہام لگایا۔ اس ثبوت کا علم نہ بھی ہوتا کہ وہ اتہام صحیح تھا اور بعد ازاں ان کو اس امر کا علم ہوا ہو۔ تو بھی وہ اپنے جرم کو خفیف بنانے کیواسطے اس ثبوت کو پیش کرنے کے مجاز تھے۔ مقدمہ ہذا میں ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ سراج الاخبار کے مضمون کا ملزمان کی کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کتاب مذکور کے صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ پر کسی جگہ کوئی ایما نہیں ہے۔ کہ مستغیث بدین وجہ دروغگو اور بہتان باندھنے والا اور کمینہ شخص ہے۔ کہ اس نے فوجداری استغاثہ کیا۔ یا دائر کریگا۔ بلکہ یہ مذکور ہے۔ کہ ایک کمینہ شخص اور بہتان باندھنے والے شخص کے وجود کی بذریعہ الہام اطلاع ہوئی ہے

اور کہ وہ چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر مستغیث محض نالش فوجداری کرنے کی وجہ سے کمینہ وغیرہ خیال کیا گیا ہوتا تو الفاظ مثلاً جھوٹا استغاثہ کرنیوالا اپنی قسم کو توڑنیوالا یا جھوٹے گواہان پیش کرنیوالا کی ہر ایک کو توقع ہو سکتی تھی اور جو صرف متعلق جوڈیشل کارروائی کے سمجھے جا سکتے بیشک اگر ملزمان نے ایسے الفاظ استعمال کئے ہوتے تو انکی طرف سے اپنے طریق عمل کے جواز کیلئے دیگر اقسام کی اخلاقی لغزشوں کا پیش کرنا کافی نہ ہوتا۔ مگر چونکہ صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰ پر الفاظ محض عام معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں۔ اسواسطے ملزمان کا پورا پورا حق ہے کہ ان الفاظ کی تشریح کے لئے وہ مضمون سراج الاخبار کیطرف توجہ دلائیں اسمیں کچھ شک نہیں کہ فوجداری نالش ہونے کی وجہ سے ملزمان کو اپنا دبا ہوا غصہ مستغیث پر نکالنے کا موقع ملا تاہم یہ ضروری نہیں ہے کہ ملامت آمیز الفاظ آرٹیکلوں کے باقاعدہ جواب میں استعمال کئے جانے چاہیئے تھے۔ بلکہ یہی کافی ہے۔ اگر عدالت میں گھسیٹے جانے پر ہر دو ملزمان کو اپنا غصہ نکالنے کیوقت پرانے حریف کو ان ہتک آمیز الفاظ سے جو کہ استعمال کئے گئے ہیں۔ نامزد کرنے کی کافی وجہ تھی۔ ہماری دانست میں اس پر یقین کرنا ناممکن تھا۔ کہ ملزم نمبر ا کو مستغیث کا عمل جو کہ سخت رد و بدل ظاہر ہوا مد نظر نہ تھا۔ خطوط جو تین ماہ یا کچھ عرصہ پیشتر شایع کئے گئے۔ جن سے مرزا کے دعاوی کا مضحکہ اڑایا گیا۔ ایک نہایت ہی رنج دہ اور شدید حملے تھے۔ جو کہ کبھی مستغیث کی طرف سے پہلے نہیں ہوا تھا۔ اور چونکہ آرٹیکلوں کی گئی ہے اور وہ مستغیث کے نام پر تھے اس لئے

* دیکھو ترجمہ مشمولہ مثل اپیل

عوام الناس اور ہر دو ملزمان نے طبعاً مستغیث کے آرٹیکل
خیال کئے۔ پس ہم مجسٹریٹ صاحب سے بالکل اختلاف
کرتے ہیں اور قرار دیتے ہیں کہ ہر دو ملزمان ان الفاظ کے جواز
ثابت کرنے کے لئے جو ان کی کتاب کے صفحات نمبر ۱۲۹ و ۱۳۰
پر استعمال کئے گئے ہیں ۶۔ ۱۳۔ اکتوبر ۔۔۔ سنہ ۱۹۰۲ء کے
آرٹیکلوں کے حوالہ دینے کے سراسر مستحق ہیں۔ آرٹیکلوں کی بابت
یہ کہدینا کافی ہوگا کہ ان سے ایک دانستہ **منصوبہ چال**
بازی اور خلاف بیانی اور جعلسازی کا ظاہر
ہوتا ہے جن پر پیچیدگی سے ایک عام اخبار کی سطروں میں
دُنیا کے سامنے **تحریر** کیا گیا ہے۔ ہم خیال نہیں کرتے ہیں کہ ان
آرٹیکلوں کا نویسندہ عدالت کی کسی مدد حاصل کرنیکا مستحق
ہو اگر ان مخالفین کے جن کا ان خطوط سے مضحکہ اڑایا گیا ہے غیظ و
غصہ میں الفاظ لئیم (کمینہ) یا بہتان یا کذاب (بڑا دروغگو)
استعمال کئے ہیں ہم اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ
کس طرح صاحب مجسٹریٹ نے یہ قرار دینے کے بعد مستغیث نے
ہی آرٹیکل لکھے اور فی الواقعہ اسی بنا پر اس پر ایک اور مقدمہ
میں اثبات جرم قایم کیا آرٹیکلوں کی طرز تحریر پر غور نہیں کی جنسے
بہت ادنیٰ درجہ کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں خواہ ملزمان اس وقت
باقاعدہ طور پر آرٹیکلوں کا جواب دے رہے تھے یا نہ دے رہے تھے تاہم
حیثیت مستغیث کا موازنہ کرنے میں آرٹیکلوں کو نظر انداز کرنا
ناممکن ہے اور ہمارے خیال میں ہتک آمیز الفاظ کا استعمال بہانا

ہتک درست تہا کہ ہم مستغیث کی مدد نہ کرتے اگر الفاظ مذکور
کسی قدر اس سے بڑھ کر بھی ہوتے جبکہ بقول صاحب مجسٹریٹ فریقین
ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے تو اس صورت میں الفاظ کی باریکی
بیشی کے درپے نہیں ہونا چاہئے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ کیا مستغیث نے
آرٹیکل لکھے مجسٹریٹ صاحب نے قرار دیا ہے۔ کہ اُسی نے لکھے تھے مستغیث پر
اثبات جرم آرٹیکل لکھنے کی بنا پر قایم کیا گیا۔ اور اس نے ابتک اثبات جرم
کی تنسیخ کیلئے جسکو قریباً ایک سال گذر چکا ہے کوئی کارروائی نہیں کی
آرٹیکلوں کے ملزم کا نام بطور نویسندہ درج ہے۔ اس نے تسلیم کیا ہے کہ میں اکثر اوقات
سراج الاخبار میں نامہ نگاری کرتا رہا ہوں آرٹیکل ایڈیٹر نے شائع کئے تھے اور اسنے
انکو مستغیث کے آرٹیکل یا دوسرے کو بھی مستغیث نے انکی تردید بارہ میں یا انکے
نویسندہ ہونے سے انکار کرنیکی بابت کبھی کوئی تحریر اخبار میں نہیں بھیجی اور نہ ہی
شہادت دی ہے کہ مستغیث کی طرف سے ان آرٹیکلوں کو
تحریر نہیں کیا بیشک مرزا کا کوئی مرید ایسا کام نہیں کر سکتا نویسندہ اپنی چالاکی
پر نہایت خوش معلوم ہوتا ہے اور غالباً اس کارروائی کی بہت کسی اور کو دینا
پسند نہیں کرتا مستغیث نے اس تحریر کو جو اسکی بہ لکھائی ہے شناخت کیا نہیں
اسقدر ٹال مٹول کیا ہے کہ ہم اس کو کوئی اعتبار نہیں دے سکتے وہ ۲۶ جولائی
سنہ ۱۹۰۳ء کو اخبار کے روبرو یقیناً بیان نہیں کر سکا کہ آیا آرٹیکل مورخہ
۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء اس نے لکھا تہا۔ اور دیگر دستاویزات کی بابت بھی یہی
بیان کیا سوالات جرح میں اس نے ۱۲۔ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء کو تسلیم کیا تہا
کہ فضلدین نے اس سے کتب مانگی تھیں اور اس نے اسکے کہنے کی تعمیل کی
دی تھی اور وہ اسکے قبضہ میں تھیں فی الحقیقت اس امر پر شک کرنا قریباً

ناممکن ہے کہ مستغیث مندرجہ آرٹیکل مورخہ ۶ و ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء سے
مستغیث کا تعلق ظاہر ہوتا ہے اس واسطے ہمارا اتفاق دیگر حد التہا ہے
کی رائے سے ہے کہ مستغیث ہی ۶۔ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کے آرٹیکلوں مندرجہ
سراج الاخبار کا نویسندہ ہے ہمارا خیال میں آخیر پر اسمیں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ
یہ قرار دیا جاوے۔ **کہ ملزمان نے نیک نیتی سے**
کارروائی کی مرزا مذہبی دعاوی کا سوال ایک پبلک دلچسپی کا سوال تہا
ہر ایک شخص کو مرزا کی حیثیت کا اندازہ مرزا کے اپنے خیال کے مطابق لگانا چاہئے
بیشک وہ اپنے آپ کو ایک طرح سے ملہم باور کرتا ہے اور اپنے مریدوں اور عوام الناس کے
واسطے وہ ان الہامات کی تحریر کرتا ہے تو وہ اس کے دعاوی اور اسکی مذہبی حیثیت
اور عقائد کے برخلاف لگائے جائیں اپنا فرض سمجھتا ہے اگر کسی شخص کو
ایسے مذہبی مباحثوں میں بہت کم دلچسپی ہو تو بھی ہر ایک کو خیال کرنا چاہئے
کہ ان اشخاص کیلئے جو ان اصولوں کے پیرو ہیں وہ بہت قیمت رکھتے ہیں
ہم قرار دیتے ہیں کہ ملزم نمبر ا کا تعلق اس معاملہ کا اس کی ذات سے
تعلق تہا اس کے جواب میں اس امر کا بالکل مستحق تہا کہ وہ مستغیث پر
ایسا اتہام لگاتا جسکو ہم فی الواقعہ راست قرار دیتے ہیں اور جبکہ مستغیث کے
خود اپنے عمل سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے تاکہ عوام الناس اس امر کا اندازہ
لگا سکیں کہ مستغیث کے فعل اور قول کی کیا وقعت ہونی چاہئے اگر ملزم
مستغیث کے سراج الاخبار کے مضامین کو تسلیم کر لیتا تو اسکی مذہبی حیثیت
خطرہ میں پڑجاتی اور اگرچہ جہلم میں مقدمات قانونی ہونیکے موقعہ
پر مستغیث پر حملہ کرنیکی نسبت کئی اور بہتر اور زیادہ تر معقول طریق
مضامین کی تردید کرنیکا ملزم کو مل سکتا تہا مگر پھر بھی ملزم کسی خاص طریق

www.aaiil.org

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

نام اسامی	مقام	ضلع
غلام نبی ولد شیخ احمد زمیندار	کھوکھر	گجرات
سلطان علی ولد احمد خاں	"	"
خیر الدین ولد خاں وزیرا	نکا گھمن	گورداسپور
محمد رفیق ولد محمد علی راجپوت		لاہور
نواب ولد مولا بخش	کریام	جالندھر
حسین ولد عزیز الدین جٹ	ٹبالہ	
برھان الدین ولد سید محمد	اسلام آباد	اٹھابنگال
عبد القادر ولد مولوی خدا بخش	قصور	لاہور
محمد شریف ولد کرم بخش	"	"
محمد رمضان ولد بوٹا	محمد پور	گڑال
دیوان بخش " "	"	"
محمد اسماعیل " "	"	"
غلام رسول " "	"	"
رحیم بخش " "	"	"
نور محمد ولد مولوی جلال دین	پیرکوٹ	حافظ آباد
محمد عبد اللہ " "	"	"
محمد دین " "	"	"
عمر الدین " "	"	"
غلام محمد ولد مہتاب الدین	"	"
عنایت اللہ ولد عمر دین		
قاضی علی بخش	گڑھ شنکر	ہوشیارپور
رنگ الٰہی ولد خیر الدین	قصور	لاہور
عبد الرحمان ولد عبد الغنی	کھڈیاں	"

نام اسامی	مقام	ضلع
غلام محمد جٹ		سیالکوٹ
کریم بخش ولد امام دین کشمیری	گمول	"
کریم بخش ولد مقدم جٹ	"	"
نظام الدین	چونڈہ	سیانوالی
راجن زوجہ نظام الدین		
عبد اللہ ولد صاحب الدین	مونگ	گجرات
امام دین ولد کریم بخش کشمیری	"	"
مولوی جلال الدین	"	"
اہلیہ مولوی جلال الدین	"	"
نور احمد	پیرکوٹ	"
صدیق ولد امیر الدین	"	"
محمد بلال ولد مہتاب الدین	پاک پتن	
عنایت حسن ولد عظمت علی شاہ	"	مالیرکوٹلہ
حافظ محمد ابراہیم	"	"
مولا بخش	"	پٹیالہ
میراں بخش	"	کپورتھلہ
مستری عبد الکریم	"	راولپنڈی
غلام نبی خاں	"	"
عبد اللطیف کاٹھ گڑھ	کاٹھگڑھ	ہوشیارپور
محمد صدیق ملازم	"	کپورتھلہ
مقتو ولد نور رئیس	"	ہوشیارپور
رلی زوجہ	"	"
موجو ولد فتو	"	"

نام اسامی	مقام	ضلع
نانکی ولد موجو	ہوشیارپور	ہوشیارپور
جیون ولد منتو	"	"
خیون " "	"	"
بیرو " "	"	"
جانو زوجہ شیخ سکندر	"	"
میراں بخش	"	"
ابراہیم ولد عمرا	"	"
عنایت ولد عمرا	"	"
جیونی زوجہ جیوا	"	"
میراں بخش ولد جیوا	"	"
بہولا ولد جیون	"	"
وزیر بیگم زوجہ کرم الٰہی	"	"
فاتاں دختر غلام حسین [illegible]	"	"
بھاگنا	"	"
برکت علی ولد غلام حسین	"	"
کرم دین " "	"	"
اسماعیل ولد ڈوڈا مرحوم	تلونڈی	"
بی بی دختر کیہاں دھوبی	"	"
فاطمہ زوجہ محمد بخش پھیناں	"	"
بہاگن زوجہ عمرا	پھینیانوالا	جھنگ
رمضان ولد عمرا رائیں	"	"
ماموں ولد عمرا	"	"
برکت علی ولد رمضان	"	"

نام اسامی	مقام	ضلع
برکت بی بی ولد رمضان	پھینیانوالا	جھنگ
بصری " "	"	"
نور محمد " "	"	"
بیرو ولد نور محمد	"	"
مکابرے ولد بہولا	"	"
فتو ولد سنگو	"	"
حاضراں بنت بہولا	"	"
جھنڈو زوجہ فتو	"	"
سلطان بی بی زوجہ سندا شیخ	"	"
رحمت دختر سندا	"	"
عنایت بی بی	"	"
کرم بی بی زوجہ حاکم	"	"
نور محمد ولد حاکم	"	"
غلام محمد ولد نور محمد	"	"
برکت بی بی زوجہ نور محمد	"	"
اسو زوجہ سنگو	"	"
کریاں دختر سنگو	"	"
رلی دختر سکندر شیخ		ہوشیارپور

ذیل کی کتب کارخانہ البدر سے مل سکتی ہیں۔ اور ایک خاص ضرورت کی وجہ سے بعض کتب میں رعایت ہے۔

مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ مناظرہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی۔ بمقابلہ مولوی احمد علی صاحب۔ میرٹھ — ۴ر

تفسیر القرآن بالقرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب احمدی۔ اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی کامل تفسیر سورت غنیمت ہے — ۱ر

شرح ترمذی۔ بزبان عربی۔ جلد اول دوئم — للعہ

سیرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی — ۱ر

جلسہ اعظم مذاہب کی رپورٹ جو کہ ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور ہوا اور حضرت مسیح موعود کا مضمون حسب پیشگوئی بالا رہا — ۱ر

عسل مصفّی۔ وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود کے اثبات دعاوی کے متعلق ایک جامع کتاب — ۲ر

القرقان۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بجواب البرہان — ۳ر

صیانۃ القرآن۔ در ردّ فرقہ چکڑالوی — ۳ر

رعایتی قیمت کی کتابیں۔

ایک خاص ضرورت کی وجہ سے قیمتوں میں رعایت ہے۔ ناظرین

کتاب	قیمت	رعایتی قیمت
تفسیر سورہ جمعہ	۳ر	۲ر
شہادۃ القرآن	۳ر	۲ر
نور القرآن حصہ اول	۳ر	۲ر
اعجاز احمدی دہ ذکر مباحثہ۔ مصنفہ حضرت اقدس	۳ر	۲ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۱ر	۱ر
طب روحانی علم مسمریزم	۴ر	۴ر
تحذیر المومنین۔ مصنفہ فضل امروہی	۸ر	۴ر
سواء السبیل	۳ر	۲ر
اعلام الناس	۶ر	۳ر
کشف الالتباس	۱ر	۱ر
الفاظ النائمین	۱ر	
موعظہ حسنہ		
سر الشہادتین	۱ر	
قول الفصیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ شاعر	۱ر	
عاقبۃ المکذبین	۱ر	

کتاب	قیمت
شہادت آسمانی حصہ اول و دوئم	۲ر
السر المکتوم	۵
رویائے صالحہ	۲ر
اعجاز احمدی	۱ر
سلاسل الفضائل عربی۔ اردو	۲ر
سلاسل التعلیم۔ عربی	۱ر
سیرۃ النبی	۱ر
الہامی دعا اسم اعظم	۱ر
وفات مسیح پنجابی نظم	۲ر
پنجابی کامن	۱ر
نظم برائے مستورات	۱ر

نوٹ: مذکورہ بالا کتب کے علاوہ اور جو کتب اس کارخانہ کی معرفت طلب کی جاویں گی۔ ان پر کم از کم ایک روپیہ فی روپیہ کمیشن وضع کیا جاتا ہے۔ اور قیمت مندرجہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔

[illegible]

www.aaiil.org

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر

طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار و پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ کنٹھ بیہ۔ خارشت۔ داد۔ اکوت۔ پھوڑا۔ پھنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ نواسیر۔ گنج۔ سو کھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات

متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دواؤں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا دافع قبض و ریاح و بھوک پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا ... کر کے از سر نو طاقت بخشنے والا۔ اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک بڑی بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہئے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۶ر۔ و قیمت دو شیشی عہ تین شیشی للعہ چار شیشی ہے۔ ۸ شیشی للعہ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جسمیں ۱۲۰ خوراک یعنے آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ۔ محصولڈاک و پیکنگ عہ۔ ہزار ہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجئے۔ اور فائدہ اٹھائیے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں بھی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بد ہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ اور بار بار پاخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ۔ پیچش۔ اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا۔ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارۃ۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت۔ داد۔ سفید داغ اور عورتوں کے ایام کے خون ماہواری۔ جا و گولہ وغیرہ کو بھی فائدہ بخشتا ہے بچوں کے دانت نکلنے کے ایام میں نہایت ہی مفید ہے دل و دماغ کو قوۃ اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوۃ اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوۃ یقیناً پیدا ہوگی یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوۃ ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ ... ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔ کسی قسم کی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو فوراً دفع ہو کر ہمیشہ تندرستی رہتی ہے۔

طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت

یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارۃ و حافظہ ... قیمت ستی بکس جس میں ... خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ر۔

گٹھیا کی اکسیر دوا یعنی روغن اوجاع

کیسی ہی سخت اور پرانی گٹھیا یا وجع المفاصل یا درد کمر یا درد سر وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد و ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶ر۔

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری

اصلی ماميرا اور دیگر مفید و مقوی البصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ مالا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پڑبال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم وغیرہ۔ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کر دیتا ہے۔ چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶ر۔

دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن

دانت اور آنکھ انہیں دونوں زندگی کا مزہ ہے۔ اگر انمیں کوئی خرابی آئی۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں اس لئے ہر شخص پر انکی دہشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے اس منجن کو آپ چند روز لگا کر دیکھئے کیسا ہی درد ہو۔ فوراً دفع ہو جائے گا۔ اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھوں کے ورم اور درد اور خون و بدبو سے دہن اور ... قیمت فی بکس آٹھ آنہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۴ر۔ علاوہ انہیں آتشک سوزاک جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ حرارت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم ... کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں۔ جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسے کا ایک ڈاک کا ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگوا کر ملاحظہ فرمائیے جسمیں کل دواؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام پتہ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھیئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اس کو بھی لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس۔**

نوٹ ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دواؤں کی اشاعت کیلئے تمام ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ خط لکھ کر فیصلہ کر لیں۔

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو۔

سونے چاندی کی گولیاں

یہ حبوب اسم بامسمی اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ باہ میں ان پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں لاثانی دوائیں۔ یہ حبوب خاص کر حلق میں اترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرہ کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ دیگر مشک و کافور اور لمبی لمبی ادویات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا پھولا۔ دھند۔ غبار۔ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے۔ بینائی کا حافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے۔ **المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین** پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلب گڈہ ضلع دہلی

[illegible]

[illegible]

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعوی کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں درخواستیں دفتر البدر میں آویں

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سحر کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان
آن مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعیٰ للہ داع

نمبر ۵ — جلد ۴

نوٹ: بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری کو دیا تھا اور نمبر ۵ دسمبر تک ۱۹ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر نے پوری معنوں کے ساتھ اس چہار دہم سال کی یادگار میں ہی کی فتح و نصرت کا زمانہ طلوع ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ ما را امام و پیشوا	اندرین دین آمدہ از مادریم	ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست	آن رسولے کش محمد ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بدر خواہد شدن	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست	آنچہ ما را وحی و ایمائے بود	آن نہ از خود از ہمان جا بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بے او محال	آن نہ از قول و در جان ماست	ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد	ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد	آن ہمہ از حضرت احدیت است	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق تا بہ ہست	منکر آن مورد لعن خداست	معجزات انبیاء سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکارے کند از اشقیاست	یکدم مورد آن از روشن نتاب	نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ۔ تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ...... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

عوام سے قیمت ۲ روپیہ سالانہ ادفا اشاعت و کارخانہ کی کفایت پر ہے ۔ حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں ۴ بار یا ۳ بار ضرور رہے ۔

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	لعہ	صہ	سہ	ڡہ	صہ
پورا کالم	سہ	عسہ	عہ	سے	ہے
نصف کالم	عسہ	عہ	ہے	صہ	عکہ

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
ربع کالم	عسہ	ہے	صہ	ہے	عہ

ایک صفحہ کے لئے فی سطر کالم ہے لیکن کم از کم اجرت ہے کاپی ضمیمہ کی اجرت علاوہ اخراجات مطبع و کاغذ وغیرہ فی صدی ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات و خبریں

۲۸ جنوری ۱۹۰۵ء

حضور علیہ السلام فجر کے وقت تشریف لائے تو چند ایک احباب نے شرف بیعت حاصل کیا۔ بعد ازاں حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب شہید علیہ الرحمۃ کی جماعت مریدین کا تذکرہ ہوتا رہا۔ کہ اب بعض لوگ ان میں سے آ کر بیعت کرتے جاتے ہیں اس پر حضور علیہ السلام نے اظہار مسرت فرمایا۔ کیونکہ اس طریق سے ان کے وحشیانہ خیالات کی خود بخود اصلاح ہو رہی ہے۔

۳۰ جنوری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت جب حضور علیہ السلام تشریف لائے تو آپ کی طبیعت درست تھی مگر واپس جاتے ہوئے تو اہی درد گردہ کی نوبت شروع ہوئی اور تکلیف بڑھتی گئی لیکن مناسب علاج اور تدارک کرنے سے بحمد اللہ کہ سو ۔ ۔ ت نہ بڑھی اور رفتہ رفتہ آرام ہو گیا۔ اور اسی وجہ سے آپ ۳۱ جنوری کو بھی باہر تشریف نہ لا سکے۔

یکم فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت حضور علیہ السلام تشریف لائے تو دن کے الہامات و رؤیا سنائے

الہام۔ ۱۔ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون

۲۔ انی مع الروح معک و مع اهلک

رؤیا۔ ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر کچھ اور فارسی خط میں لکھا اور سب انگریزی لکھا ہوا ہے مطلب جو کہ یہ سمجھ میں آیا کہ جس قدر دینیہ کا اثاثہ سب دیدیا جاوے گا اس کے بعد سردی کی شدت کا ذکر رہا کہ اکثر لوگ برف جمع کر کے اور اکثر لڑکوں نے اس سے قلفیاں بنا کر کھائیں جس سے اکثر بیمار ہو گئے ہیں سو آپ نے فرمایا کہ اس کا استعمال اس موسم میں بہت مضر ہے

برکت چاہنا ایک شخص نے بیعت کی اور درخواست کی کہ تبرک کا مجھے کچھ عطا دیا جاوے جسے میں پڑھتا رہا کروں حضور علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے اسے سورہ فاتحہ ساری پڑھا دی۔

۳ فروری ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس سائل جمعہ ہوئے۔

۴ فروری ۱۹۰۵ء

حضرت اقدس نے بباعث شدت سردی کے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع فرمائیں

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا نیا انتظام

بھائیوں کو معلوم ہے کہ کچھ عرصہ سے مدرسہ کا انتظام جناب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے زیر اہتمام تھا خان صاحب موصوف نے محنت اور سعی سے جہاں تک خدا نے انہیں موقع دیا اور توفیق بخشی اسکو چلایا بعض مصالح اور مجبوریوں کے سبب خان صاحب کو قادیان سے باہر رہنا ضروری معلوم ہوا اسلئے وہ مدرسہ کا انتظام اور نگرانی جیسے کہ چاہیے نہیں کر سکتے تھے اور یہ امر ان کی طبیعت پر شاق تھا کہ وہ اس طرح ان فرائض کے ادا کرنے سے قاصر تھے جنہیں وہ نہایت ضروری سمجھتے تھے حضرۃ اقدس حجۃ اللہ امام علیہ السلام نے ان کی تکلیف اور مجبوریوں پر نظر کر کے انہیں اس بار سے سبکدوش فرمایا اور مدرسہ کا انتظام پھر ایک کمیٹی کے سپرد کیا جس کے ممبر صاحبان ذیل ہیں۔ مولوی نور الدین صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔

از خاکسار راقم

اب نہایت ضروری بات جس پر تمام قوم کو توجہ کرنی چاہیے یہ ہے کہ مدرسہ کی مستقل سرمایہ کی ضرورت ہے بعض اوقات ایسے وقت پیش آئے کہ قیام مدرسہ کی صورت دشوار معلوم ہوتی ہے اس میں شک نہیں کہ مومنین کے کام ابتدا میں ایسی شکلیں اختیار کرتے ہیں کہ انکی نسبت کامیابی کی پیشگوئی کرنا مادیین کی نگاہ میں دور از کار امر معلوم ہوتا ہے مگر آخر کار خدا تعالیٰ کی نصرتیں حسب وعدہ انکی دستگیری کرتی اور ان کے بگڑے ہوئے کاموں کو زمینی تدبیروں کے کاموں سے بڑھکر سنوار دیتی ہیں کیا ہی مبارک اور ایمانوں کو بڑھانیوالی تقریر فرمائی حضرت امام علیہ السلام نے اس سے اگلے دن جبکہ مدرسہ کو اپنے خدام کے سپرد کیا فرمایا۔ اسوقت جو ایسی مشکلات ہیں ان کے لحاظ سے متاثر نہ ہونا چاہیئے۔ دیکھو سکھوں نے کتنا سرمایہ جمع کر لیا اور دکھایا ہے کہ انکے مدرسہ کی بنیاد مضبوط ہو گئی ہے۔ جب یہ حال ہے اس قوم کا ترقی زمینی اسباب کی بنا پر اور زمین پر ہے تو ہماری ترقی جو خدا تعالیٰ کے وعدوں کے موافق اور آسمان پر لکھی جا چکی ہوئی ہے اس سے کبھی نا امید نہیں ہونا چاہیئے اور فرمایا ہمارے تمام کاروبار کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا وعدہ ہے کہ تمام رکاوٹوں کو ہماری راہ سے اٹھا دیگا کوشش کرو اور کوشش سے نہ تھکو اور نہ ہارو۔ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اسباب اور جائز وسائل کو مضبوط پکڑو اور دعائیں بھی کرو وہ اپنے وعدوں کے موافق خود سب کچھ کرے گا۔

اسوقت نہایت ضروری بات یہ ہے کہ دو ہزار روپیہ ہمارے پاس موجود ہو اور یکمشت چندوں سے بہت جلد جمع ہو جاوے اور ماہوار چندہ باقاعدہ ہو اور کوئی بھی احمدی جماعت کا چندہ سے باہر نہ رہے خواہ کتنی ہی قلیل مقدار اپنے ذمہ لے۔

بہت دھیج اور پھیلا کر لکھنا ضروری نہیں مناسب وقت تقاضا کے مصلحت یہ ہے کہ ہمارے بھائی ہر ایک کام سے اسے اہم سمجھ کر ہمت باندھ لیں اور شہر شہر میں کارروائی کر کے قوم اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ثواب اور اجر کے مستحق بنیں آخر میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا ہے کہ وہ ان چندوں میں اپنی طرف سے برکت رکھدے اور قوم کو دلوں کو اس کار خیر کی طرف منصرف کرے اور ان کے قلوب میں الہام کرے کہ ایک دم ہی غفلت کو چھوڑ کر پوری سعی میں لگ جائیں آمین۔ خاکسار عبد الکریم

(نوٹ) مدرسہ کے متعلق روپیہ بنام سپرنٹنڈنٹ مدرسہ آنا چاہیئے۔

بقایا دار احباب اپنے بقایا کی صفائی کی طرف متوجہ ہوں ہمارے دوستوں کے معاملات کی بنا حسن و احسان پر ہونی چاہیئے جن لوگوں نے اپنے حساب تک صاف اور بے باق کیئے ہیں یہ ان کا احسان ہے کہ ان کے ناموں کے ذریعہ بقایا دار احباب تک اخبار پہنچ رہا ہے اس لیئے جن صاحبان نے خاص اوقات ادائی زر کے مقرر کیئے ہیں وہ ادائی قیمت کے لئے ملیار رہیں اور جن کی طرف گذشتہ سال کا بقایا ہے وہ صفائی کریں۔

سردی کی شکایت ہر جگہ پائی جاتی ہے قادیان میں بھی یہی حال ہے اصل عمدہ کام کرنے سے جی چراتا ہے۔ خداوند کریم اپنا فضل کرے۔

بشرام احمدی

ادعیہ قرآن شریف۔ ایک خاص جو اس نمبر کے ساتھ ارسال ہو سکیں انشاء اللہ آئندہ پرچہ کے ہمراہ ضرور ارسال ہونگے مترجم قاضی ظہور الدین صاحب احمدی اکمل افسر گولیکی ضلع گجرات نے ان کا ترجمہ نظم میں کیا ہے اور کارخانہ کو منت عطا کیا ہے چنانچہ کارخانہ نے خریداران البدر کو بھی مفت دیا ہے۔

کتابی سلسلہ جو کہ اخبار کے ہمراہ شروع ہے یہ صرف اسوقت تک ناظرین البدر کی خدمت میں پیش ہوتا جب تک کے ادعیہ قرآن شریف مطبوع ختم نہیں ہوتیں اسکی بعد یہ سلسلہ صرف ان معاونین تک محدود ہو جاویگا جو کہ تین پیسہ اوراق کے لیئے ماہانہ چندہ بغیر ادا کرتے ہیں

درخواست دعا

۱۔ حضرۃ مولانا نور الدین صاحب چند یوم ہوئے کہ درس قرآن میں خصوصیت سے اپنے لیئے دعا کی توجہ دلائی فرمایا کہ مجھے سخت تکلیف ہے دوسرا اسے معلوم نہیں کر سکتا میں ایڈیٹر متواتر دو ہفتہ سے آپ کیلئے اور مفتی صاحب اور دیگر بعض احباب کیلئے دعا کر رہا ہوں امید ہے کہ ناظرین بھی ضرور خاص طور سے دعا کیطرف متوجہ ہوں گے۔

۲۔ مفتی محمد صادق صاحب بھی ابھی تک پورے صحت یاب نہیں ہیں اور اس قابل ہیں کہ مفتی خدمات کو حسن طور سے بجا لا سکیں اسلیئے ان کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے

۳۔ مولوی فضل حق صاحب مختار عام آنریبل نواب صاحب میر کوٹلہ اور منشی نواب الدین صاحب اپنی ہمشیرہ کی صحت کیلئے و ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب میاں میر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

۴۔ خاکسار منیجر و ایڈیٹر اپنے کارخانہ میں برکت اخلاص کی دعا چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ قبول ہو کر خلق اللہ کی ہدایت کا باعث ہوں۔

قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار کو بھائی حقوق لوگوں کی بنا پر ستارہ احمدی خاتون کیلیئے کارخانہ کیطرف سے نصف قیمت پر درخواست تحریر کرتے ہیں کہ ستارہ مذکورہ کو اسکی نصف قیمت واپس دیدیجاوے اور سالم قیمت مجھ سے وصول کر لیجاوے خدا تعالیٰ اس احسان کی جزا خیر ان کو عطا کرے۔

محمد وزیر صاحب سکندر آباد دکن سے تحریر کرتے ہیں کہ میں اللہ کا شکر گذار ہوں جس نے ہماری رہبری کیلیئے مسیح موعود و مہدی کو ارسال کیا میں اس سلسلہ احمدیہ کے فیض سے ہدایت میں داخل ہونا منظور کر کے لکھوں بیعت کنندوں میں میرا نام لکھا جاوے۔

استفسار مسئلہ۔ محبی محمد صادق شاہ احمدی کشمیر سے استفسار کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں میت کو سوقت جبکہ غسل و کفن و دفن وغیرہ سے فارغ ہو کر قرآن لیکر چند ایک آدمی ایک دوسرے کے ہاتھ میں دیکر گناہوں کا کفارہ کر لیں جسے پنجابی میں اسقاط کہتے ہیں نہ ہونے دفن کرنا بہت معیوب خیال کرتے ہیں۔ اس مسئلہ کا کیا حکم ہے

جواب۔ واضح ہو کہ یہ بالکل غلط اور باطل اعتقاد ہے اور اسکی کوئی نظیر قرآن و احادیث میں نہیں پائی جاتی یہ سب ایسے حوالے علماؤں کے اپنی شکم پری کے لئے ہیں اور بدعت ہیں جن سے مومن کو پرہیز چاہیئے آپ ان سے کنارہ کشی میں اور اپنی قوم کیلیئے دعا اور پند و نصائح سے کام لیں کہ ان ظلمتوں سے ان کو نجات ہو

مولوی محمد احسن صاحب احمدی فاضل امروہی۔ امروہہ سے تحریر کرتے ہیں کہ مسجد کے متعلق مقدمات عدالت میں دائر ہیں جنکی تاریخ ۸ و ۱۹ فروری ہے دعا کی جاوے کہ نصرت اور فتح حق کی ہو۔

درس قرآن سے کچھ

سورہ ھود رکوع نمبر ۴

ہم نے مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہین۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہین۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کہولکر مطالعہ کیجئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آوین۔ اُن سے بذریعہ خط اطلاع دیوین۔ تا اُن کا حل اخبار مین دیا جاوے۔

واوحی الیٰ نوح انہ لن یؤمن من قومک الا من قد امن فلا تبتئس بما کانو یفعلون ۰

فلا تبتئس | یعنے جو محنت تبلیغ حق مین اور انذار مین تو نے کی ہے۔ اور اس کے مقابل پر جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہین۔ تو ہرگز مایوس نہ ہو۔ کہ تیری محنت اکارت نہ جاویگی۔

فانا نسخر منکم کما تسخرون | ک کے معنے اس مقام پر ایون کہ۔ اور اتنی کے ہین یعنے ہم بھی تمہاری عقلوں پر ہنسنے والے ہین۔ کیونکہ تم ہمین ہنستے ہو۔ یا ہم اسیقدر تم پر ہنستے ہین۔ جسقدر تم ہنستے ہو قوم کے سردار اس لئے ہنستے تھے۔ کہ پانی کا تو نام و نشان نہیں ہے۔ تو یہ کشتی کیوں بن رہی ہے۔ کیا خشکی پر چلیگی۔ اور چونکہ ان کو وہ آنکھ حاصل تھی۔ اس لئے نوح ان کی کم عقلی پر ہنستا تہا۔

عذاب مقیم | یعنے جب وہ عذاب آجاویگا۔ تو ٹلیگا نہین۔

نوح علیہ السلام کی قوم دجلہ اور فرات کے نواح مین موجود تھی۔ وہاں ایک مقام کے کہنڈرات ابتک موجود ہین۔ جس کا نام نینوہ ہے۔ موصل کے قریب پہاڑیاں ہین۔ ان کے دامن مین یہ شہر آباد تہا۔ دونوں طرف چونکہ دریا تہا۔ اس لئے زمین نہایت سرسبز اور بارآور تھی۔ مذہب اس قوم کا بت پرستی تھی۔ جس سے نوح علیہ السلام منع کرتے تھے۔

موجودہ موصل کے آثاروں کی ہوتی ہے۔

تنور | کے معنے بہت ہین۔ اور سب ہی اس جگہ چسپاں ہوسکتے ہین۔ (۱) زمین کی سطح پس فار التنور کے معنے ہوئے۔ سطح زمین پر پانی بہ نکلا۔ (۲) اونچی جگہ۔ معنے ہوئے اونچی جگہ سے پانی نیچے آنے لگا (۳) رات کا پچھلا پہر جب صبح صادق قریب ہوتی ہے۔ اور اکثر ان اوقات مین عذاب الہیٰ نازل ہوا کرتا ہے۔ اور روشنی

زوجین اثنین | ہر ایک شے کا ایک ایک جوڑا۔ یہ مراد نہین۔ کہ کل روئے زمین کے جانوروں اور مویشیوں کا جوڑا ایک ایک لیا۔ بلکہ قرینہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ ایک کشتی مین گذران کرنی تھی۔ اور خدا معلوم۔ اس نے کہاں جاکر ٹھہرنا تہا۔ اس لئے ہر ایک ضرورت کے لحاظ سے ایک ایک جوڑا رکھ لیا۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے اس جگہ تفصیل نہیں دی۔ اس لئے تفصیل لکھنی یا طلب کرنی ضروری نہیں ہے۔

اھلک | یعنے مسلمان خویش و اقارب

الا من سبق علیہ القول | اس سے اشارہ کفار کیطرف ہے۔ جن کا تعلق برادری یا قومیت کا نوح علیہ السلام سے تہا۔ حالانکہ چاہئے تہا کہ ان کو اپنے ہمراہ متّ کے

ابنہٗ | ابن سے مراد نوح کا حقیقی بیٹا نہیں ہے۔ بلکہ نوح کی بیوی کا ایک لڑکا جو اس کے اول خاوند سے تہا۔ وہ مراد ہے۔ چنانچہ اسکے لیس من اھلک کہکر صاف کر دیا ہے۔ کہ تیرے اپنے خویش واقارب سے وہ نہیں ہے۔ اور پہر وعدہ تو مومن خویش واقارب کی حفاظت کا تہا۔ اور مومن بھی نہ تہا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے عمل غیر صالح کی شہادت دیتا ہے

یارض ابلعی ماءک ویسماء اقلعی | اسے زمین تو پانی کو جذب کرلے اور یہ زمین کا فعل ہے۔ کہ جب اس پر پانی ہو۔ تو وہ آہستہ آہستہ جذب کرلیتی ہے۔ اور اے بادلو پہٹ جاؤ

انت احکم الحاکمین | نوح علیہ السلام فرماتے ہین۔ کہ تیرا وعدہ تو حق ہے۔ کہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ لیکن میرا لڑکا تو نہین بچا۔ حالانکہ میرے خیال میں اس کے بچانے کا وعدہ تہا۔ لیکن چونکہ تو مالک اور حاکم ہے۔ اس لئے سر نیاز خم ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض اسرار الہٰی کو خود انبیاء بھی نہین سمجھتے۔ اور پہر دعا سے خدا سے تفہیم طلب کرتے ہین۔ یہ سچی بات ہے۔ کیونکہ اگر ان کا علم بھی خدا کے علم کی طرح محیط ہو۔ تو پہر خدا مین اور ان میں فرق کیا ہوگا۔ چنانچہ اگلی آیت مین نوح کو بتلا دیا۔ کہ وہ لڑکا اس وعدہ مین شامل نہ تہا۔

رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم .... الخ | اس آیت مین ایک سر ہے۔ کہ انبیاء لوگ کبھی دعویٰ نہیں کیا کرتے۔ کہ مین آئندہ ایسا نہ کرونگا۔ بلکہ ہمیشہ ترسان لرزاں رہتے ہین۔ کہ شائد ہم سے کہین یہ کام نہ ہوجاوے اس لئے اللہ تعالےٰ کی بے نیازی اور کبریائی کو مد نظر رکھکر دعا کے پیرایہ مین کلام کرتے ہین۔ کہ مین رب کی پناہ مانگتا ہون۔ اس بات سے کہ جس کا مجکو علم نہین۔ وہ مانگوں

اُمم ممن معک وامم سنمتعھم | اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نوح کا طوفان کل روئے زمین پر نہ تہا۔ بلکہ ایک محدود جگہ پر تہا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تیرے ساتھ جو گروہ ہے۔ اور اُسپر اور نیز اور گروہوں پر برکت اور سلامتی ہے

تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک ما کنت تعلمھا انت ولا قومک | یہ ایک پیشگوئی ہے۔ کہ اس مین ایک غیب کی خبر ہے۔ جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے۔ تجھے اور تیری قوم کو اس کا علم نہ تہا۔ وہ خبر یہ ہے۔ کہ تو بھی اپنے زمانہ کا نوح ہے۔ اور تو نے قوم کو عذاب کی خبر دی ہے۔ اور قوم نے تجھے ایک اپنے جیسا آدمی (بشر مثلنا) اور تیری جماعت کو رذیل جانا ہے۔ اور ان کے صاحب فضل ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور تمہارے الہامات اور کشوف و رویا کی تکذیب کی ہے۔ پس ان پر بھی قوم نوح کیطرح عذاب آنے والا ہے۔ تو نے جو کشتی تقویٰ اور ایمان کی طیار کی ہے۔ جو اس میں بیٹھے گا۔ وہ بچ جاویگا۔ اور جیسے نوح کے وہ خویش واقارب جو ایمان نہ لائے ہلاک ہوئے۔ ایسے ہی تیرے بھی بعض خویش واقارب ہلاک ہونگے۔ اور اور قومین تجکو ملینگی۔ جن کو برکت اور سلامتی دیجاویگی۔

یہ کہنا۔ کہ غیب سے مراد صرف اس کہانی کی آگہی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اس واقعہ کو تو بہت لوگ جانتے تھے۔ پہر اس میں غیب کیا ہوا۔

لنگر۔ مدرسہ۔ رسالہ۔ اخبارات
یتامیٰ۔ مساکین کے لئے چندے
ارسال کرنے کا خیال رہے
صدقات۔ زکوٰۃ وغیرہ کے لئے بھی
قادیان کی ضرورتوں کو مد نظر رکھنا چاہئیے*

*یہ نشان ردیف کی اصلاح کیوقت حضرت حکیم نورالدین صاحب نے کر دئے تھے۔ تاکہ مدرسہ کیطرف احباب خصوصیت سے متوجہ ہون

www.aaiil.org

ایک بلی لے
کی طرف سے
ترک اسلام اور اس کے چند ایک جوابات پر
سرسری نظر

پہلے پہل جب میں نے رسالہ ترک اسلام کا تذکرہ سُنا۔ تو مجھے شک پیدا ہوا۔ کہ یہ مسٹر عبد الغفور کون ہیں۔ اس شک کی زیادہ تر یہ وجہ تھی۔ کہ ایک صاحب اسی نام کے میرے ہم جماعت بھی رہ چکے تھے۔ اور وہ اسوقت اپنے آپ کو اگنی ہوتری بتلاتے تھے جس سے مجھے گمان غالب ہوا۔ کہ شاید آپ ہی نے کوئی رنگ نہ بدلا ہو۔ اس امر کی تحقیقات میرے واسطے باعث دلچسپی تھی۔ کیونکہ مجھے بھی مذہبی خیالات سے لگاؤ ہے۔ گو آجکل کے نوجوان ایسی باتوں کو بے فایدہ سمجھ کر ٹالدیتے ہیں۔ مگر تاہم معلوم ہوتا ہے۔ کہ جتنا مذہبی چرچا اس زمانہ میں ہے۔ وہ شاید پہلے کبھی نہ تھا۔ یا یوں کہو۔ کہ ایک جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ جس میں عجیب و غریب حربات سے کام لیا جاتا ہے۔ خیر میرا یہاں یہ مطلب نہیں۔ کہ ہر ایک مذہب کے نئے نئے دلائل کا فوٹو کھینچوں۔ بلکہ اصل غرض ایک سرسری نظر ہے۔ سب سے پہلی کتاب جو آریہ سماج کے بانی مبانی پنڈت دیانند صاحب نے غیر مذاہب کے کھنڈن میں لکھی ہے۔ ستیارتھ پرکاش ہے اس کتاب میں اسلام و مسیحیت کی خصوصاً تردید کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام کے متعلق جو پنڈت صاحب نے لکھا ہے۔ اُس پر میں اس وقت ریمارک کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ شاید کوئی آریہ صاحب کہدیں گے۔ کہ اپنے مذہب کی پچ کی ہے۔ مگر مسیحی مذہب کے کھنڈن کے متعلق میں صرف چند الفاظ کہنا مناسب سمجھتا ہوں۔

بائبل کے اکثر مقامات پر پنڈت صاحب نے ٹھوکر کھائی ہے اور یہ امر ان کی کم علمی پر دلالت کرتا ہے۔ اگر کوئی صاحب سوال کریں۔ تو میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ کسی مسیحی عالم کے سامنے وہ حصہ ستیارتھ پرکاش کا رکھدیں۔ انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ کہاں تک پنڈت صاحب نے بے انصافی سے کام لیا ہے۔ یہ تو تھا پنڈت جی صاحب کی بابت۔ اب اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ پنڈت لیکھرام نے غیر مذاہب کی تردید کا بیڑا اٹھایا۔ مگر ان کا طریقہ نہایت غیر مہذب و ناشایستہ تھا۔ وہ اپنی کتابوں میں دوسرے بزرگوں کی نسبت سخت حقارت آمیز الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جن سے ہمارا مباحث کا پھیکا پڑ جاتا ہے۔ اور آریہ سماج کی حقیقت کے اندر تعصب و بیجا جوش نظر آنے لگتا ہے۔ اچھا وہ بھی فیصلہ ہوا۔ لیکھرام صاحب چل بسے۔ اور ان کے ڈھکوسلے بھی ان کے ساتھ ہی قبر کی گہرائی میں جا گئے۔ اب مسٹر عبد الغفور یا مسٹر دہرم پال نے سر اٹھایا ہے۔ اور ان کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ ویدوں کی سچائی لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ خصوصاً اہل اسلام کے سامنے جن کو وہ گمراہ خیال کرتے ہیں۔ مگر جب میں نے ترک اسلام دیکھا۔ جیسا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ تو اس وقت میرے دل میں خیال گذرا۔ کہ شاید اب کوئی نئے دلائل اور عمدہ جوابات و سوالات آریہ سماج کی طرف سے ہوئے ہونگے۔ لیکن بعد ازاں مجھے مایوس ہونا پڑا۔ اور اس کے دو باعث تھے۔ اوّل دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ مسٹر دہرم پال وہی مسٹر عبد الغفور ہیں۔ جو انارکلی لاہور اگنی ہوتری مندر میں فروکش تھے۔ اور میرے ہم جماعت بھی رہ چکے تھے۔ اس جگہ شاید کسی کے دل میں گذرے۔ کہ اس میں کونسی مایوسی ہو سکتی ہے۔ تو میرا جواب یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ میں نے مسٹر دہرم پال سے دریافت کیا تھا۔ کہ اگنی ہوتری طریقہ میں کیا خوبیاں ہیں۔ تو انہوں نے جوابدیا تھا۔ کہ اصلی حق دنیا میں یہی ہے۔ اور سب اپنے اندر غلطیاں رکھتے ہیں۔ اب بتلایئے۔ مایوسی کا معاملہ ہے یا نہیں۔ بہت بہتر۔ اس جگہ ثابت ہو گیا۔ کہ زمین گول ہے۔ اب لیجئے۔ دوسرا باعث۔ اس کے لئے رسالہ ترک اسلام حاضر ہے۔ مطالعہ کیجئے میرے خیال میں ایک مذہب والا دوسرے مذہب والا کا مقابلہ دو طرح سے کر سکتا ہے۔ اوّل وہ مخالف کے مذہب کی غلطیاں و کمزوریاں ظاہر کرے۔ جن کو وہ مانع نجات خیال کرتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ یہ معرفت الٰہی کے لئے ناکافی ہیں دوسرے دوم اپنے مذہب کی خوبیاں اپنے مقابل میں پیش کرے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مخالف کو کھینچنا چاہتا ہے۔ محض برائیاں بیان کرنے سے اپنے مذہب کی پاکیزگی ظاہر نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک شخص دوسرے شخص کو تبدیل مذہب کی ترغیب دیتا ہے تو اُسے چاہیئے۔ کہ کچھ بڑھکر دکھلائے۔ تا متلاشی حق کا قلب اطمینان پذیر ہو۔ اور یہ دو طریق تھے۔ جو مصنّف رسالہ ترک اسلام کو اختیار کرنے چاہیئے تھے۔ مگر انہوں نے دونوں سے قطع نظر کی اسلام پر اعتراض کئے تو ایسے کئے۔ کہ بعض تو کہیں ملتے ہی نہیں۔ دوران لیکچر میں مبالغہ سے کام لیا معلوم ہوتا ہے۔ اور بعض محض غلط فہمی سے پیدا ہوئے .... اصلی بنا اُن کی کچھ نہیں۔ اور بعض صرف لیکچر بنانے کا مصالحہ ہی معلوم ہوتے ہیں۔ تمام رسالہ کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مصنّف مذکور نے محض ایک فوری جوش سے کام لیا ہے۔ اصل تلاش حق اس کا مقصد نہیں اور وہ جوش بھی ایسے بُرے گندے۔ نامناسب الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔ کہ کسی سوسائٹی میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا اُس سوسائٹی کی گری ہوئی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

بہر حال رسالہ شایع ہوا۔ اور اب یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جوابات میں کیا خوبیاں و قباحتیں تھیں۔ تین جوابات تو مجھے بھی دیکھنے کا اتفاق .... کم و بیش ہوا ہے۔ ان میں سے رسالہ برق اسلام قابل غور ہے۔ اس رسالہ کے مصنف نے گو بہت محنت اٹھائی مگر کتاب کے شروع میں جو ذاتی حملے کئے ہیں۔ وہ غیر متعلق تھے۔ مذہبی خیالات میں ہر شخص حصہ لے سکتا ہے۔ خواہ وہ جولاہا ہو۔ یا موچی ہو۔ ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ کہ وہ کون ہے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ کیا قومی حیثیت کسی شخص کی مذہبی حیثیت کو بدل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ ایمان و اعمال صالحہ سے ہر ایک بفضل خدا متقی بن سکتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ قرآن شریف نے کہدیا ہے بس ہمیں بڑے لوگوں کی ضرورت نہیں۔ ہمیں مومن چاہئیں۔ خواہ وہ ادنےٰ قوم سے ہی ہوں۔ پس مصنف برق اسلام نے غلط تمہید سے کام لیا ہے۔ اور اس غلطی نے اس کی کتاب کی خوبی پر پانی پھیر دیا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ مسٹر دہرم پال اپنی تہذیب اسلام کے شروع میں جو انہوں نے جواب الجواب میں لکھی ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ ترک اسلام و رسالہ نور الدین کے سوائے اور سب ناقابل جواب ہیں۔ ویسے جواب تو بہت نکلے ہونگے۔ لیکن کٹ کٹا کر دو رہ گئے ہیں۔ یا یوں کہو۔ کہ دو پاس ہوئے اور ہمارے لئے بھی یہاں یہی دو رسالے قابل غور ہیں۔ جن کی تردید میں مسٹر دہرم پال ابھی تک کوشاں ہیں۔ کیونکہ ہماری غرض جیسا کہ بیان ہوا۔ ایک سرسری نظر ہے۔ اور یہ سب کچھ ترک اسلام اور اس کے جوابات کے نیچے لاکر بخوبی دکھایا جا سکتا ہے۔ پس جو پہلوان دنگل میں تھوڑی دیر لنگلکر رہگئے۔ یا جن کو مخالف نے مخاطب کرنا چھوڑ دیا۔ وہ اب آرام کریں۔ یا حالت موجودہ کے مطابق لوازمات ضروریہ سے کام لیں۔ اور حق کشتی کی شروط پر عمل درآمد کریں۔ کیونکہ آخر ہر مقابلہ کے لئے بعض قواعد کا لحاظ کرنا ہوتا ہے۔ جو دو رسالے باقی رہے۔ ان میں سے ترک اسلام امرتسر کے ایک مولوی صاحب کی تصنیف ہے۔ اور دوسرا رسالہ نور الدین۔ قادیان کے حکیم نور الدین صاحب کی قلم سے نکلا ہوا ہے۔ اوّل الذکر یعنے رسالہ ترک اسلام کا جواب دیتے وقت مسٹر دہرم پال نے بہت ہنسی سے کام لیا ہے۔ وہ مقامات ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جہاں مخالف بخوبی ہاتھ ڈال سکتا تھا۔ مثلاً حکیم نور الدین صاحب کے اس جواب پر کہ عرش مخلوق نہیں ہے اور آریہ عرش کو مخلوق قرار دینے میں غلطی کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں کہیں اس کا ذکر نہیں۔ مسٹر دہرم پال جواب دیتے ہیں۔ کہ آپ کے بھائی مولوی ثناء اللہ امرتسری تو مخلوق مانتے ہیں اور آپ غیر مخلوق کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ اسی دوران میں مولوی ثناء اللہ کے فتوے کفر کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو عرش کو مخلوق ماننے و بعض دیگر تازہ خیالات کے باعث ان پر جڑا گیا تھا۔ اور پھر مولوی صاحب کی عبارت نقل کی ہے جو انہوں نے فتوے کے جواب میں اپنی بریت کے لئے لکھی تھی۔ اور جس میں انہوں نے عرش کو مخلوق مانا تھا۔ میرے خیال میں یہاں پلہ حکیم صاحب کا

بیماری رہا۔ انہوں نے جو ہوتے کہے تھا۔ اس میں دو ... نکلا اور مسٹر دہرم پال کے اعتراض کی بناء سب عرش ... کے مخلوق ہونے پر تھی۔ جب مخلوق ... اعتراض لغو ٹھہرا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ کی کیا ... اعتراض ... نیچے ... اور مسٹر دہرم پال ... مخلوق مان کر مولوی صاحب ... [illegible]

رسالہ ... [illegible] ... اپنے رسالہ میں ... [illegible] ... یعنی وہی دو طریقے جن کا ذکر ... صاحب کی طبیعت ذرا ... [illegible] ... لیکن ... حال مسٹر دہرم پال کے ... [illegible] ... واقف ہونے کا تو وہ دعویٰ کرتے تھے۔ اور وید ... امید ہے ... [illegible] ... خود اسلام میں ... [illegible] ... آئی۔ کہ کیا ہے ... [illegible] ... حکیم صاحب ... [illegible] ... رسالہ عموماً ... [illegible] ... اسلام کی ... [illegible] ... اگر بنظر تحقیق دیکھا جائے ... [illegible] ... ترک اسلام ... [illegible] ... اختیار الاسلام ... [illegible] ... مصنف ... [illegible] ... دہرم جاننے والوں سے مختلف خیالات کے موازنہ کرنے میں ایک لذت ہے ... [illegible] ... دوسرا بمشکل محسوس کر سکتا ہے۔ مقابلہ خوب ہے۔ ایک آریہ ست کا حامی ہے۔

دوسرا اسلام کا ... یہ ہے کہ مسٹر دہرم پال اسلام چھوڑ کر آریہ ہوئے ہیں۔ اور ماسٹر عبدالرحمن صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مصنف رسالہ اختیار الاسلام سکھ مذہب چھوڑ کر اسلام لائے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے بڑی جانفشانی سے اپنی لائف واسلامی خوبیاں جنہوں نے انہیں اس طرف کھینچا۔ بیان کی ہیں۔ اور دوسرا پہلو یعنی تردید آریہ میں بھی کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ میرے خیال میں آریہ ... پر بہت شائستہ و معقول صورت سے ... تعلیم کی ... یا لفاظ دیگر ویدوں کی تعلیم پر پانی پھیر دیا ہے ... سے پہلوان ... [illegible] ... واقفیت کتاب پڑھ کر طبیعت میں ایک ... ہوتا ہے۔ کہ کس طرح ماسٹر صاحب نے اپنے عزیز واقارب سے قطع تعلق کر کے اسلام قبول کیا۔ اختیار الاسلام جو تین علیحدہ علیحدہ حصوں پر مشتمل ہے۔ گویا ایک پیاری کتاب ہے۔ پہلے حصے میں مصنف نے اپنی زندگی کے حالات بیان کئے ہیں۔ اور بعض امور کا ذکر کیا ہے۔ جو ان کے اسلام میں آنے کا باعث ہوئے زبان کیا شستہ ہے۔ عبارت کیسی فصیح ہے۔ باتیں کیسی لذیذ و دلکش ہیں۔ ہر سطر کیا بلکہ ہر لفظ سے سادگی و خدا ترسی ٹپکتی ہے۔ ترک اسلام و اختیار الاسلام میں

زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دونوں کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے۔ کہ سچائی کا طالب کون ہے اور ... لفاظ کون ہے۔ اعلیٰ مذہب کا کام اعلیٰ خیالات پیدا کرنا ہے نہ کہ بچے بازاریوں کی زبان سکھانا۔ وہ تو بہت سستی بکتی ہے اور اس کے لئے تبدیل مذہب کی ضرورت نہیں ہوتی۔ غرض ترک اسلام و رسالہ نورالدین کے ماسوا اختیار الاسلام بھی ایک عجیب فوٹو آریہ ست کا ہے۔ مصنف کو جو مقابلہ آریوں سے پیش آئے وہ بھی دلکش پیرایہ میں بیان کئے گئے ... قابل دید ہیں۔ میں اس کتاب کی سچی تعریف کر دوں بجا ہے۔ مبالغہ آج کل قبول نہیں ہوتا۔ وہ دن گئے ... دھرم و ... کی ... جاتی تھی ... جاتی ہے اور ... کے ... خوش قسمتی ہے۔ کہ انہوں نے دھرم ... وقت میں ... ورنہ موجود ... ماسٹر عبدالرحمان ... مباحثہ آریوں ... پیش کئے۔ ... گھول پائے۔

پھر بھی ہمارے آریہ مشن ماسٹر صاحب کے پنجہ سے بچ نہ سکے۔ اور ... اسباب کا بہت افسوس ہے۔ گو ستیارتھ پرکاش کے تین چار اڈیشن چھپ چکے ہیں۔ لیکن تاہم اسمیں ایسی غلطیاں موجود ہیں۔ کہ ماسٹر صاحب نے کھول کھول کر بیان کی ہیں۔ مخالف کو ایسا موقع دینا ایک بڑی نادانی ہے۔ اور اب میں نے سنا ہے۔ کہ ماسٹر صاحب ابھی **چالیس حصوں میں چھاپنا چاہتے ہیں**۔ اس اور قرائن سے ایسا پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کی نظر ستیارتھ پرکاش و وید مقدس کے بے انتہا اغلاط پر پڑ گئی ہے۔ اور بفضلہ آریہ ست کی مت مار دیں گے یا اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ جبھی چالیس حصے لکھنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ماسٹر صاحب کو مایوس کرنے کا یہی ایک طریق ہے کہ آریہ سماج ایک اشتہار دیدے۔ کہ سابقہ ستیارتھ پرکاش و تراجم وید آئندہ اطلاع تک منسوخ۔ ورنہ مجھے خوف ہے۔ کہ کہیں ماسٹر صاحب کو آریہ کی تردید کا چسکا نہ پڑ جاوے۔ اور وید مقدس کے ترجمے کہیں سماج کے لئے مہلک ثابت نہ ہو جائیں خواہ کچھ ہو۔ مسٹر دہرم پال بھی گنگا کنارے جا رہے ہے اور میرے **مکرم ماسٹر صاحب** بھی سب دہندے چھوڑ کر اسی کام میں مشغول ہیں۔ لیکن مسٹر دہرم پال ذرا جواب الجواب دیتے وقت تین امر ملحوظ رکھیں۔ کہ اول یہ کہ فلاں بات قرآن میں ہے یا نہیں۔ دوسرے مخالفوں نے جو حوالے وید کے دیئے ہیں آیا وہ ویدمیں ہیں یا کہ نہیں۔ تیسرے یہ کہ دیانند کیطرح مشت وید سے روگردان اور منکر نہ ہو جاویں (مفصل دیکھو اختیار الاسلام)

آخر میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ تحقیقی و الزامی دو جواب آریہ مت کے لئے ضروری تھے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ شروع سے لے کر اب تک ان دونو طریقوں کو بڑی بے پروائی سے آریہ سماج نے اور خصوصاً ان کے نئے مہاشہ نے نظر انداز کیا ہے جس کا نتیجہ سوائے توں توں میں میں کے اور کوئی نہیں نکلا

والسلام۔ الراقم عبدالحق بی۔ اے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

کی ضرورتوں کی طرف خاص توجہ احمدی احباب کو چاہیئے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسری قومیں اپنے اپنے مدرسوں وغیرہ کی کس کس طرح مدد کر رہی ہیں اور اپنی ذاتی ضرورتوں کو پس انداز کر کے محض نمود وغیرہ کے لئے بڑی ... فراخدلی سے اپنے مالوں کو دوسری اقوام کے مقابلہ پر گوئے سبقت لیجانے کیواسطے فدا کر رہی ہیں، تو دل خون ہو جاتا ہے۔ اور ایک سرد آہ دل کے ... سے نکلتی ہے۔ کہ الہٰی وہ دن کب آویگا۔ جب اس قسم کی قومی غیرت کی روح ہماری ساری جماعتیں پورے طور پر منتقل ہو جاویگی۔ حالانکہ ہمارا اقرار ہے۔ کہ ہم دینی ضروریات کو دنیوی ضروریات پر مقدم رکھینگے۔ پس ایسی صورتوں میں ہمارے جوش کی کوئی حد نہ ہونی چاہیئے۔ پھر جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ پر جو کچھ ہم خرچ کرینگے۔ اس کا پورا اجر ہمیں اللہ تعالیٰ قادر مطلق دینے والا ہے۔ تو اس وقت ہمارے حوصلوں کو اور بھی وسیع ہونا چاہیئے۔ ذیل میں ایک خط درج کیا جاتا ہے۔ جسے دیکھکر امید ہے۔ کہ دوسرے احمدی احباب بھی ان ضرورتوں پر خاص توجہ فرماوینگے۔

فتح اسکالرشپ

محبی و مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میری ایک عرض ہے۔ جس کی بابت امید ہے۔ کہ آپ اپنی قیمتی رائے سے مطلع فرمائینگے حضرت اقدس علیہ السلام کا اپیل منظور ہو گیا۔ جو تازہ نشان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ظاہر ہوا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان واقع ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جب تک مجھکو توفیق دی۔ اس کی ایک یاد قائم رکھوں میرے ذہن میں ایک تجویز ہے۔ کہ مبلغ عہ روپیہ ماہوار کا ایک وظیفہ انٹرنس کلاس کے اس لڑکے کے لئے قائم کیا جاوے۔ جو واقعی غریب ہو اور عربی اور دینیات کے پڑھنے میں خاص شوق ظاہر کرتا ہو۔ ۶ جنوری کو چونکہ فیصلہ مقدمہ ہوا ہے۔ اسی تاریخ سے یہ وظیفہ جاری ہونا چاہیئے۔ میں انشاء اللہ دو روپیہ ماہوار ہمراہ مدرسہ کے چندہ کے بھیجتا رہونگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ اگر آپ کی رائے مبارک میں یہ مناسب بات ہو تو اس امر کو

www.aaiil.org

آریہ سماج
کی توجہ کے لئے

جب انسان کی صحت مین فتور آجاتا ہے۔ اور ہلاکت نزدیک ہوتی ہے۔ تو جو کچھ اس کے دل و دماغ میں ہوتا ہے۔ اُسے وہ کہہ بیتا ہے۔ اور گزرتا ہے۔ اور مایوس ہو کر کسی حکیم کی حکمت اور ہادی کی ہدایت لغو گردان کر پس انداز کرتا ہے۔ اور میٹھا کڑوا لگتا ہے اور کڑوا میٹھا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح آج کل بعض آریہ مہاشوں کا حال ہے۔ جن کا علاج آریہ سماج کو ازبس ضروری ہے ورنہ ایسے لوگ مزید دکھ اور درد کا باعث ٹھہرینگے۔ واضح ہو کہ الفاظ کید اور مکر اور سجدہ کے سچے معانی صدہا بار شائع کئے گئے۔ اور ازالہ اوہام کیا گیا ہے۔ مگر جو دیدہ و دانستہ تعصب کی پٹی باندھ لے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرے۔ اس کا اس کے سوا اور کیا علاج ہو سکتا ہے۔ کہ لالہ لیکھرام کی طرح فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق اور تختۂ مشق ہو کر عدالت عالیہ الٰہیہ سے اپنی پاداش کو پہونچے[1]۔ واضح ہو کہ ہر زبان میں ذو معنی الفاظ ہوتے ہیں جن کے دو یا دو سے زاید معنے لیے جاتے ہین چنانچہ لفظ شہدا ہمارے پنجاب میں (غریب مسکین) کے معنے میں آتا ہے اور بعض اضلاع میں اس کے معنے لچے گنڈے اور بدمعاش کے مستعمل ہین۔ اور نیز جب ایک لفظ ایک زبان سے منتقل ہو کر دوسری زبان مین آجاتا ہے۔ تو اس کے معانی میں فرق نمایاں نمودار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ لفظ شراب جس کے معنے عربی میں صرف "پینے والی چیز" کے ہیں۔ اردو میں ایسی چیز پر عاید ہوگئے ہین کہ جس کا پینا قطعی حرام ہے۔ اسی طرح لفظ حضرت کے بھی دو معانی مستعمل ہوگئے ہوئین۔ سو جس طرح بدقسمتی سے لفظ حضرت اور شراب وغیرہ کے معانی اور نام بدنام ہوگئے ہین۔ اسی طرح الفاظ کید۔ مکر اور سجدہ کو تنگ دایرہ میں نادان لوگوں نے محدود کر دیا ہے حالانکہ لفظ مکر کے معنے عربی میں باریک تدبیر کے ہین۔ جو نیک و بد موقع پر استعمال ہو سکتی ہے چنانچہ قرآن میں آیا ہے۔ ولا یحیق المکر السیّئ الا باھلہ۔ یعنی مکر کرنیوالے پر ہی برا مکر الٹ پڑتا ہے۔ یاد رہے۔ کہ اگر لفظ مکر کے معنے صرف فریب بازی اور روبہ کاری ہی کے ہوتے۔ (جیسے بیمار آریوں نے سمجھا) تو اس کے ساتھ لفظ سیئ (برا) نہ لگایا جاتا۔ اسی طرح لفظ کید بھی ان کیدی متین۔ (یعنی میرا کید شرافت متانت پر مبنی ہوتا ہے) لفظ متین کے ساتھ ہو کر مستعمل ہوا ہے۔ اسی طرح آدم کو خلیفہ یعنی بادشاہ وقت کے طور پر مخاطب کر کے ملائکہ کو اس کی اطاعت اور انقیاد پر مکلف کیا گیا ہے۔ کیونکہ خلفاء اور ملوک کی ہی اطاعت اور انقیاد سیاق کلام سے علی العموم ملحوظ خاطر رہتی ہے۔ نہ کہ وہاں سجدہ کے وہ معنے [illegible] کے معنے ہیں۔ جو قدیم ہندوؤں اور آریوں کا رویہ ہے۔ اگر صرف [illegible] کے ہی معنے ہین۔ تو اسی قرآن میں ایسجد للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض کے کیا معنے ہونگے یعنے اسی پاک ذات کی زمین و آسمان اور ان کی تمام اشیاء یعنی شجر و حجر اطاعت اور انقیاد مین لگے ہوئے ہیں۔ یعنے اپنے اپنے فرائض کے پابند ہیں۔ کیا اس کے معنے ہین۔ شجر و حجر ماتھا ٹیکتے ہیں؟ بس اب اگر کوئی [illegible] کا اندھا لفظ مکر پر کہ پاک معنے دوسرے برے معنے سے کہیر نے کے لیے السیئ (برا) ساتھ لگایا گیا ہو اور کید جس کے ساتھ متین لگایا گیا ہو جو متکلم کی متانت اور شرافت پر دال ہے۔ اور سجدہ جس کے معنے سیاق کلام مین قدم بوسی یعنے انقیاد کے ہین وہ ان مین شک لاکر ایک ہی معنے لے کر خدا پاک کو مکار روبہ کا آریب بانسیکے۔ وہ خود مکار روبہ کار اور بے ایمان عمداً نادان ہے۔ نہ کہ نیک ایمان دار چار سو سال کی عمر پانیوالا اِکا آریہ ہے۔

اب ہم واقعات کی رو سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا ان الفاظ سے مسلمانوں نے کبھی غلطی اور دھوکا کھا کر اللہ پاک کو ان رذیلہ صفات سے متصف کیا ہے؟ یا مانا ہے۔ سو ایسا ہرگز نہین۔ بلکہ ہزارہا سال کا تجربہ اور تاریخ اس امر کی شاہد ہے۔ کہ ایسے مغالطے مین لالہ گنندپال اور دہرم پال ہی گرے ہین۔ اور کوئی نہیں گرا۔ مگر قطع نظر اس کے وید کے صدہا ذو معنی الفاظ سے سخت خوفناک غلطی ہوئی۔

مکرر عرض ہے۔ کہ اب ہم واقعات کی رو سے دیکھتے ہین۔ کہ ان الفاظ سے مسلمانوں نے کبھی غلطی کھا کر اللہ پاک کو ان رذیلہ صفات سے متصف کیا ہے یا مانا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ لیکن برخلاف اس کے ہزارہا سالوں کا تجربہ اور تاریخ شاہد ہے۔ کہ ایسے مغالطہ میں یوگندر پال اور دہرم پال ہی گرے ہین مگر قطع نظر اس کے وید کے ذو معنے الفاظ کے ذریعے سے ایسی خوفناک غلطی اور نادانی وقوعیں آئی ہے۔ کہ دنیا کو ہلاک کر دیا ہے۔ چنانچہ لفظ اگنی وید میں نام دیوتا اور ایک عورت کا تیسرا خاوند ہے جو نام ایشور پر استعمال کیا گیا ہے اس بدبخت لفظ نے لاکھوں کو آتش پرست بنا دیا۔ اور لاکھوں کو اجری و جری۔ بول و براز کہانیوالے بنا ڈالا (ستیارتھ پرکاش ۲۶۷)

خدا جانے یہ لوگ دیانند کی رکیک تاویلوں کو کس طرح ہڑپ کرتے جاتے ہین جو ذیل میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ اگنی کو اس لیئے پرمیشور کہا گیا۔ کہ وہ آگ کیطرح روشن ہے۔ اور منو کو ایشور اس لیئے کہا گیا۔ کیونکہ منو بمعنے عالم ہے مگر حقیقت میں منو جی دانشمند تو آدمی ہی کو رام رام کی طرح ایشور بنا لیا ہے اور سرتی نے دیوتا کا لفظ ایشور پر اس لیئے جائز کر دیا ہے۔ کیونکہ ایشور کے صفات دیوتا میں ہیں۔ اور دیوی بھی ایشور کا نام ہو (ستیارتھ پرکاش بابا) ایشور کو اندر اس لئے کہا گیا کہ وہ پرورش کرتا ہے۔ اور ایشور کو اندر یعنی بجلی اس لیئے کہا گیا۔ کہ وہ اس کی طرح چمکدار نور کل ہے۔ اور اس کو وایو اس لیئے کہا گیا۔ کہ وہ ہوا کی طرح راحت بخش اور نیز حرکت کرنیوالا محیط کل آرام دینے والا ہے۔ اور دیو [illegible] ایشور کو کہا گیا۔ کہ وہ روشنی آرام اور راحت کے سامان کا پہنچانے والا ہے۔ اور ماتا پتا اس لیئے کہ وہ مادر و پدر کیطرح پرورش کرتا ہے اور خبرگیری کرتا ہے۔ حالانکہ ان معنوں کے بخشنے اور اچھے برے کی تمیز کرنے کے لئے اگنی۔ وایو۔ دیوتا وغیرہ کیساتھ کوئی لفظ اول آخر میں نہیں لگایا گیا۔ پھر کس کے ساتھ لفظ ممیز ہو کیا اس کا اقرار کرنا موحدانہ ہے یا ایمانی؟ پس ایسی تاویلوں سے ہر ایک چیز کو ایشور کہہ سکتے ہین چنانچہ اگر وید مین کبھی پیپل کا لفظ بھی آگیا تو کہدینگے۔ کہ پیپل کا نام اس لیئے پرمیشور ہے۔ کہ وہ تیتر طوطوں کی طرح جہان کی پرورش اور خبرگیری کرتا ہے۔ اور ریل یا تار برقی اس لیئے ایشور بنجاویگی۔ کیونکہ یہ بھی راحت سفر اور آرام کے اسباب مہیا کرتی ہے اور کشتی۔ سوئی۔ لاٹھی۔ تلوار۔ بندوق بھی ایشور کے معنون میں تاویلاً جائز ہو جاویگا۔ کیونکہ یہ چیزین آرام کے اسباب بہم پہنچاتی ہین اور بروں کو ڈرانے والی ہین۔ گویا رودر ہین یا آریما۔ پس مہاشو اب کر دو جبکہ تاویلوں کا اس طرح پٹ پاٹ گیا اور دروازہ کھل گیا پھر آریوں کے سامنے کس کو دم مارنے کی گنجائش ہے۔ ہرگز نہین۔ اپنی تاویلوں نے تو دیوی دیوتے اور اگنی وغیرہ کی بت پرستی کو نگل لیا ہے۔ مگر آخر تے ہو گی۔ چنانچہ یہ ساری تاویلیں رسالہ

میں مسلمان ہو گیا

میں بہ تشریح تمام مالا کلام لکھی جا چکی ہین۔ جو آریوں کی مرض کے لئے تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ اے آریو لو آریو ذرا انصاف کرنا دہ طرفداری تعصب نہ کرنا۔ کیونکہ دین حق کا نشان ہے تمہاری جہل ما بہ تباہ کجا واجب کجا یہ لنو حرکات۔ معاذ اللہ نہایہ خرافات۔ معاذ اللہ کیا شان خدا ہے کہ دل جسم تمہارا فدا ہے۔

---

[1] مہرشی دیانند سرستی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۶۳ میں خوب فرمایا ہے۔ کہ "جو کوئی ایشور کو جاننے والے اور دہرم پر چلنے والے دنیا کے فیض رسان اشخاص سے دشمنی کریگا۔ وہ ضرور برباد ہوگا"۔ اگر ان کلمات سے نیک نیت آریے اور بھلے مانس سماجک مہاشے کا اتفاق رائے ہے اور انہین صداقت کی بو آتی ہے اور انہین سرستی کی کذب بیانی اور گپ لایعنی نہیں (جیسے کہ فی الواقع امر ہی) تو بیشک لالہ لیکھرام (وکیل ویدک دہرم) دنیا کے فیض رسان اور دہرم پر چلنے والے اور ایشور کو جاننے والے مرزا غلام صاحب قادیانی کے ساتھ دشمنی کر کے اور مقابلہ در مباہلہ مین آکر آسمانی فیصلہ سے ہلاک ہو گیا۔ اور فریقین (مرزا غلام احمد و لیکھرام) کی یہ دعا کہ "اے پرمیشور جہالت اور تعصب در جبر و ستم والے کاذب کا ناش ہو۔ کیونکہ صادق کی طرح کاذب کبھی تیری درگاہ میں عزۃ اور فروغ نہیں پاسکتا"۔ درگاہ الٰہی مین قبول ہو کر حسن و باطل مین فیصلہ کر دکھایا۔ لیکن اگر دیانند سرستی کے کلمات مندرجہ بالا سے آج دیانندی آریے رو گردان اور بے ایمان ہوگئے ہوں اور ایشور کو است (جھوٹ) کا حامی اور ست (سچ) کا ناش کرنے والا مان کر ناستک ہونے لگے ہوں۔ اور آریہ سماج کے اصول کہ "ست (سچ) کے گرہن (قبول) کرنے اور است (کذب) کے تیاگنے (ترک کرنے) میں سرود اُدیت (مستعد) ہونا چاہیئے" کو محض گپ اور پوپو کی لیلا تصور کرنے لگ گئے ہوں تو انکی مرضی۔ ہمین ایسوں سے سروکار نہیں۔ ہمیں تو ان کے فرمان بردار مہاشوں سے کام ہے۔ نہ کہ ان کے بد دین دشمنوں سے۔

www.aaiil.org

حیرت کی حیرانی

مرسلہ منشی عبدالعزیز دہلوی

مذکورۃ العنوان نام سے ایک رسالہ لکھا گیا ہے جس کے دو حصہ لکہکر ختم کر دئے ہیں حصہ اول ۳ جزو کے قریب کاپی نویس لکھ چکا ہے اور چھپنا بھی شروع ہو گیا ہے فروری یا مارچ کے اخیر تک یہ حصہ شایع ہو جاویگا اس کے شایع ہوتے ہی دوسرا حصہ بھی کاپی نویس کو لکھنے کیواسطے دیدیا جاویگا۔ پہلے حصہ میں حضرۃ اقدس سے بیعت کرنیکی مختصر کیفیت۔ رسالہ کے لکھنے کا سبب حضرت اقدس کی سنہ ۹۱ء میں دہلی تشریف آوری۔ حیرت صاحب کا مسیح موعود۔ اور بعدہ مجدد وغیرہ ہونے کی دعاوی۔ ان کے دلائل اور پھر خود بخود ان دعاوی سے انکار اور احمدی جماعت پر بہتان نیز اس زمانہ کے متعلق حضرت اقدس پر حیرت صاحب کے اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں۔ دوسرے حصہ میں سنہ ۱۹۰۴ء میں جو نکتہ چینیاں حضرت اقدس پر کی ہیں۔ ان کے متعلق بحث کی ہے یہ رسایل عنقریب ہی شایع ہونگے۔ اسلئے سنہ ۱۹۰۴ء کے خاتمہ تک جو مضامین حیرت صاحب شایع کر چکے ہیں۔ ان پر البدر کے ذریعہ دوبارہ بحث کرنی ضروری نہیں معلوم ہوتی ہے۔ پس سنہ ۱۹۰۵ء میں جو نکتہ چینیاں حیرت صاحب کریں گے ان کی بابت میرا ارادہ ہے۔ کہ تیسرے حصہ میں انکا جواب دوں۔ اس حصہ کے شایع ہونے میں عرصہ لگیگا۔ دوئم یہ بھی خیال ہے کہ حیرت صاحب کی تازہ بتازہ نکتہ چینیوں کا جواب تازہ بتازہ ان کو پہونچتا رہے۔ اسلئے اب البدر کا سلسلہ مضامین۔ حیرت صاحب کی ان نکتہ چینیوں کے جواب شروع کیا جاتا ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء کے شروع سے انہوں نے شایع کی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اب سلسلہ وار جواب دئے جاویں۔ اور خاص خاص باتوں پر توجہ کیجاوے کیونکہ اخبار کے مختصر کالموں میں فقرہ فقرہ وار سطر سطر کا جواب دی جانے کی گنجائش نہیں ہو سکتی ہے۔ اس طرح سے جو کچھ کمی رہجاویگی وہ بعدہ رسالہ کے ذریعہ پوری کر دی جاوے گی۔

کرزن گزٹ مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۵ء۔

حیرت صاحب نے اس پرچہ کے شروع ڈہائی کالموں میں اپنی ذات کی بحث کی ہے اس مضمون کا سلسلہ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء سے شروع ہوا ہے جس کا قرار واقعی جواب اپنے رسالہ کے دوسرے حصہ میں درج کر چکا ہوں اس لئے اس جگہ اس پر بحث کرنی نہیں چاہتا۔

اس کے بعد حیرت صاحب نے البدر مورخہ ۲۴ اپریل کی کسی مراسلت پر نکتہ چینی کی ہے اور اس نکتہ چینی سے نہ صرف یکم جنوری کی اخبار کو ختم کیا ہے بلکہ ۸ جنوری کے ایک کالم کو بھی اسی بیان سے سیاہ کیا ہے اسی مراسلت میں کسی شخص نے اپنا خواب بیان کیا ہے جس کے ذریعہ سے اسکو حضرت اقدس کی صداقت کی بابت بشارت دی گئی تھی۔ اول حیرت صاحب نے اس مراسلت کے الفاظ پر نکتہ چینی کی ہے کہ فلاں لفظ بے موقع استعمال ہوا ہے اور فلاں میں یہ خرابی ہے اسکے بعد نفس خواب پر چند نکتہ چینیاں کی ہیں جو بالکل ہی خوبیں۔ مجھے ضرورت نہیں کہ ان نکتہ چینیوں کا جواب دوں اسلئے کہ اصل اخبار البدر کا پرچہ مجھے مل نہ سکا جو اصل مضمون کو دیکھتا اور نہ یہ معلوم ہے کہ وہ خواب کس شخص کا تھا۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اس قسم کی بیہودہ نکتہ چینیوں سے حاصل ہی کیا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اب حیرت صاحب کے پاس اس قسم کے منہ چڑانے کے سوا کچھ باقی نہیں رہا ہے۔ جو نکتہ چینیاں کیگئی ہیں اگر بفرض محال ان کا کچھ اثر پڑ سکتا ہے تو مراسلہ نویس پر پڑ سکتا ہے کہ بعض باتوں کو وہ صاف طور پر بیان نہ کر سکا حضرت اقدس پر حیرت صاحب کے ایسے بکواس کا کیا بد اثر پڑ سکتا ہے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ حیرت صاحب کی اس دفعہ کی نکتہ چینیاں ان کے بعض ڈھکے ہوئے رازوں کی پردہ پوشی کرنا چاہتی ہیں اور یہ ناممکن ہے مجھے ایک مثل یاد آئی ہے جو اسوقت حیرت صاحب پر صادق آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی جگہہ ایک نکٹا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے دور دیکھا کہ بہت سے آدمی آرہے ہیں تو اس نکٹے نے اس خیال سے کہ مبادا یہ مجھکو چڑانا شروع کریں۔ لاؤ میں پہلے سے ہی انکو چڑاؤں چنانچہ اس نے شور کرنا شروع کیا۔ کہ وہ نکو آئے وہ نکو آئے۔ اس مثل کے بیان کرنے سے میری یہ غرض ہے کہ ناظرین کو معلوم ہو جاوے کہ اسی نکٹے کی طرح سے حیرت صاحب نے اپنی بعض بدکرداریوں پر خاک ڈالنے کے خیال سے ایسا کیا ہے جسکی کیفیت مفصلہ ذیل ہے۔

حیرت صاحب کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ اس خواب کی تاریخ انہوں نے نہایت لن ترانیوں کے ساتھ

مجموعہ ازالۃ الوساوس

یہ ایک عجیب و غریب رسالہ قریباً ۹۰ صفحہ کا ہے جو کہ ۳ حصوں میں سلسلہ احمدیہ کے معیر و حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے زور قلم کا نتیجہ ہے سیرٹھ میں آپ کے چند روزہ قیام کی تقریب پر ایک مباحثہ کی نوبت آئی تھی جس کے بیانات کو مزید حواشی کے ساتھ اس میں درج کیا گیا ہے۔ ایک مقدمہ ہے جس میں مامور من اللہ کے علم اور شناخت کیلئے مجاہدہ کی ضرورت کو ثابت کیا ہے بعد اسکی طرف عدم توجہی کو تکذیب کی دلیل گردانا ہے۔ سورہ بینہ یعنی الکافرون کی تفسیر عجیب اس میں کی گئی ہے اور اسی سورہ میں سے حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت اور دعاوی کے اثبات دکھلائے گئے ہیں۔ جسکے ضمن میں قرآن شریف کی دیگر آیات کی تفسیر بھی جدید طور پر ہو گئی ہے۔ اور اس صدی کے مجدد کو مسیح آدم ہونے کے بہت ہی بین شواہد قرآنی دئے گئے ہیں اور ایک نیا طریق استدلال کا اختیار کیا گیا ہے۔ مسیح اسرائیلی پر مسیح محمدی کی فضیلت کے مسئلہ پر بھی خوب روشنی ڈالی گئی ہے اور اس اعتراض کو لطیف طور پر دفع کیا گیا ہے۔ کہ مشتبہ کو مشتبہ پر فضیلت نہیں ہو سکتی مقدمہ کے بعد ایک تنبیہ لکھی ہے جس میں مولوی عبد اللہ چکڑالوی کو حسب حدیث نبوی مثیل ابن صیاد جو کہ بعض صحابہ کے نزدیک دجال موعود تھا ثابت کیا ہے۔ اور اسپر ۱۲ وجوہ بیان کئے ہیں تنبیہ کے بعد اس اعتراض کا جواب کافی دیا گیا ہے۔ کہ جب مرزا صاحب کی جماعت ان کی عربی تصانیف کو فصاحت اور بلاغت کے اعتبار سے معجزہ قرار دیتی ہے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اس سے پیشتر قرآن شریف کا دعوے بے نظیری موجود ہے تو نعوذ باللہ موجودہ صورت میں قرآن شریف کا دعوے بے نظیری باطل ٹھہرے اور چونکہ بعض محدثین نے حدیث لا مهدی الا عیسیٰ کو ضعیف قرار دیا ہے اور منکر کہا ہے۔ تو اس سے مرزا صاحب کیوں استدلال کرتے ہیں۔ یہ صرف ہم نے اصل رسالہ کے حصہ اول کا ریویو لکھا ہے باقی آیندہ کسی نمبر میں دینگے قیمت اسکی ۲/ علاوہ محصول ڈاک ہے اور دفتر البدر قادیان اور نیز مولوی عبد الرحیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ سے بھی ملسکتا ہے۔

کشف الاسرار و ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں درخواستیں دفتر البدر میں آویں۔

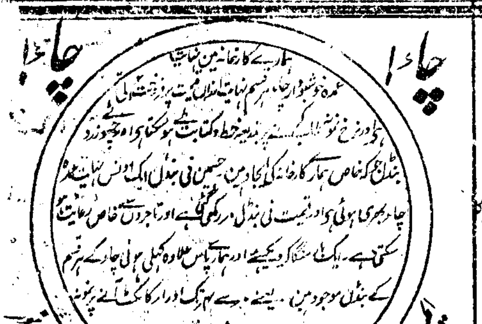

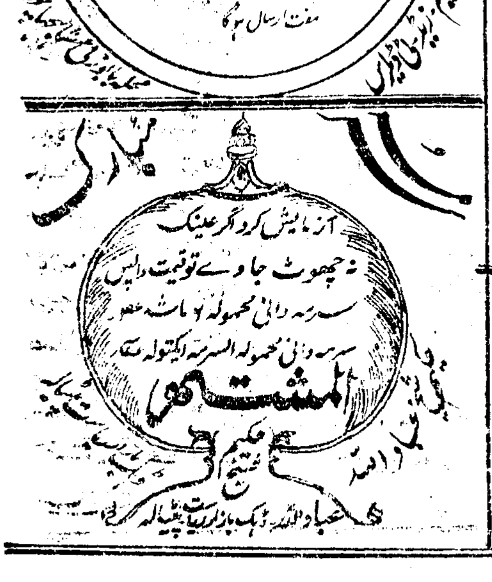

اپنی اخبار میں بھی ذکر کیا ہے لیکن خاص طور پر اس کا ذکر مقدمہ تفسیر میں ایسے موقعہ پر کیا ہے جہاں حیرت ساخت مجدد ہونیکے معنی بتنے ہیں اس موقعہ پر حیرت صاحب نے یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو (یعنی حیرت کو) دیکھتے ہی اپنے پاس بٹھالیا مرہ را تحفہ بھیرا اور برکت دی جس سے آنکھ کھلتے ہی شرع محمدی کا راز صاف عیاں ہوگیا - بڑی بڑی غوامض اور گہرے سے گہرے نکات خود بخود حیرت صاحب حل کرنے لگے" لیکن اسی خواب کو حیرت صاحب نے اور مقامات پر جب بیان کیا ہے - تو ہر ایک بیان میں زمین و آسمان کا فرق ہوگیا ہے چنانچہ سیرۃ محمدیہ میں اسقدر عبارت آرائی کی بجائے جو اوپر لکھی ہے - بہت معمولی الفاظ میں لکھا ہے "میں نے حضرت رسول خدا صلعم کی مدینہ منورہ میں زیارت کی جس سے میری محنت وصول ہوگئی اور مجھے پورا صلہ مل گیا ہے - کہ اس کام کو (یعنے سیرۃ محمدیہ کی تحریر کو) انجام کو پہنچایا" اگر یہ خواب درا صل اسی طرح سے دیکھا ہوتا جسطرح سے مقدمہ تفسیر میں کہا گیا ہے تو ان تمام واقعات کے بیان کرنے کے لئے سیرۃ محمدیہ کی تصنیف کیوقت کوئی روک نہ تھی لیکن اس خواب کے دیکھنے کے برسوں بعد جوں جوں حیرت صاحب کو شرع محمدی کے رازوں کا کشف ہوا آدمی کی طرح اس خواب میں بھی رنگ آمیزی کا خیال بڑھا حتے کہ یہ ان کی مجددیت کی ایک دلیل ہوگیا - اسپر میں نے رسالہ کے پہلے ہی حصہ میں تفصیل سے بحث کی ہے - ناظرین اسوقت تک اس دلچسپ بحث کا انتظار کریں بفعل صرف یہ دکھانا تھا کہ چونکہ حیرت صاحب

اپنے دل میں اس قسم کے فریبوں کو خوب جانتے ہیں اسلئے اس کی پیش بندیاں کرنی شروع کی ہیں لیکن یہ خاطر جمع رکھیں کہ کسی بحث کا کوئی پہلو بھی باقی نہ چھوڑا جاویگا جب تک دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ نہ کر دیا جاویگا -

کرزن گزٹ مورخہ ۱ جنوری ۱۹۰۵ء

اس پرچہ میں حیرت صاحب نے طاعون کے متعلق بحث کی ہے چونکہ اس سے پہلے بھی وہ طاعون کے متعلق بہت کچھ دل کا بخار نکال چکے ہیں اس لئے سابقہ نکتہ چینیوں کا رسالہ کے دوسرے حصہ میں جس جگہ میں نے جواب دیا ہے اسی جگہہ اس پرچہ کا بھی مفصل جواب دیدیا ہے اور اب اسجگہہ مجھکو تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں ہے - صرف دو خاص باتوں پر میں توجہ کرنی چاہتا ہوں جنپر حیرت صاحب نے بھی خاص طور پر زور دیا ہے پہلی بات جس پر انہوں نے زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ حیرت صاحب لکھتے ہیں "اب ہم اس بیان کے متعلق چند باتیں کہنا چاہتے ہیں اول تو یہ کہ مرزا غلام احمد نے یہاں بھی جھوٹ بولا ہے کہ میں پہلے سے ایسا بتا چکا ہوں اس نے یہ لکھا تھا کہ "میرا مرید کبھی طاعون سے ہلاک نہیں ہوسکتا اس کی ساری تحریریں موجود ہیں جن سے حضرت سلامت کبھی انکار نہیں کرسکتے"

حیرت صاحب کی اس نکتہ چینی کے جواب میں سوائے اسکے اور کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جس حالت میں تمہارے پاس خود اپنے بیان کے موافق ساری تحریریں موجود ہیں تو کتاب کے صفحہ وغیرہ کا یا اشتہار کی تاریخ اور صفحہ و سطر وغیرہ کا حوالہ دینے سے کونسی بات مانع ہے جب تک تم اپنے دعوے کے موافق مذکورہ بالا الفاظ جو جلی قلم سے لکھے گئے ہیں اور جو یہ ہیں "میرا مرید کبھی طاعون سے ہلاک نہیں ہوسکتا" پیش نہ کرو اسوقت تک تمپر تمام زمانہ کی لعنت کی بارش ہوتی رہیگی جو اسوقت تک ختم نہ ہوگی - جب تک کہ یہ فقرہ تحریرات حضرت اقدس میں سے نکالکر نہ دکھلاؤ - اسوقت تمہارے دعوے کیوجہ سے یہ مطالبہ تم سے کیا گیا ہے - ورنہ جو اصل حقیقت اسکی بابت مفصل بحث خود حضرت اقدس کی کتب اور اشتہارات کو مدنظر رکھکر میں نے اپنے رسالہ کے دوسرے حصہ میں نفس سے کی ہے -

دوسری بات جس پر حیرت صاحب نے بہت زور دیا ہے وہ ان کی مفصلہ ذیل عبارت سے ظاہر ہے "اب دوسری بات جو مرزا صاحب نے لکھی ہے" یہ ہے کہ آنحضرت کے وقت میں کفار پر تلوار کی صورت میں عذاب نازل ہوا تھا محض غلط ہے اور ذات اقدس و اطہر نبی کو معاذ اللہ بدنام کرنا ہے - مرزا غلام احمد کان کھول کے سنو - کہ ہمارے فخر دو جہان رحمت بنکے دنیا میں آئے تھے اور کل آسمانی عذابوں کا اپنے وجود پاک سے خاتمہ کر چکا تھا کل انبیاء پر آپکو اسلئے شرف دیا گیا کہ بمقابلہ دیگر انبیاء کے آپ عالم رحمت بنا کے بھیجے گئے تھے تم جھوٹے ہو - آپکے دشمن کبھی تلوار کا یا نیزہ کا کوئی عذاب نہیں اترا تم ایسی بہرہ بادیگا مزا چکھو گی جو تم فخر دو جہان کی شان اقدس و اطہر میں شب و روز کرتے رہتے ہو - ہائے ہائے ادب خاموش - اس لکھنے سے تمہارا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے قتل کو ان کے کفر کی سزا تلوار سے دکھیں تم جھوٹے تمہاری ہستا و پشت جھوٹی ... باقی آئندہ

احمدیہ بک ایجنسی کارخانہ اخبار البدر قادیان

ذیل کی کتب میں سے بعض کی قیمتوں میں خاص رعایت ہے اور تھوڑی جلدیں باقی ہیں

- **تفسیر القرآن بالقرآن** مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب احمدی ایم بی اسسٹنٹ سرجن اسکنگ ضلع پٹیالہ - اس سلسلہ کے متعلق یہ ایک ہی مکمل تفسیر ہے جس میں حضرۃ اقدس کی دعاوی کی نسبت کافی بحث ہے احمدیوں کے لئے دیا گیا ہے
- **تفسیر سورۃ جمعہ** من خطبات حکیم نور الدین صاحب
- **سیرت حضرۃ مسیح موعود** مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب
- **جلسہ اعظم مذاہب** - رپورٹ جلسہ اعظم جو دسمبر ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور ہوا اسمیں کل سرگروہان مذاہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی فلاسفی پر حضرۃ اقدس کا لکچر بھی درج ہے جو کہ سب سے بڑھ چڑھ کر حسب پیشگوئی ثابت ہوا تھا
- **صیان القرآن** منکرین احادیث نبوی یعنی فرقہ چکڑالوی کے رد میں ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی
- **عسل مصفے** - وفات مسیح اور حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نص حدیث اور عقلی و نقلی دلائل کی ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدا بخش صاحب ابوالعطاء
- **الفرقان**
- **مجموعہ از اللہ الوسواس** جس کا ریویو اخبار میں سلسلہ وار چھپ رہا ہے قریب یکصد صفحہ مصنفہ فاضل امروہی -
- **تحذیر المومنین، سوا السبیل، اعلام الناس، کشف الالتباس، ایقاظ الناظرین، موعظہ حسنہ** — یہ کتب بھی حضرت فاضل امروہی کی تصنیف ہیں جنمیں حضرۃ مسیح موعود کے دعاوی کی ایک ایک پہلو پر بحث کی گئی ہے اور دوسرے فرقوں کے جوابات ہیں ... مطالعہ نور معرفت میں خاص ترقی ہوتی ہے اور قیمتوں میں رعایت ہے
- **مسئلہ شہادتین** سورۃ یسین کی تفسیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے
- **قول الصحیح** - اردو نظم لاہور کے مشہور شاعر ... کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام
- **چٹھہ مولویان** بنام حضرت مسیح اسرائیلی پنجابی نظم اپنے رنگ کی ایک بے نظیر تصنیف ہے
- **شہادت القرآن، نور القرآن، اعجاز احمدی، سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب** — یہ کتب حضرت مسیح موعود کی تصنیف ہیں آپ کے ایجاد کردہ فن کلام اثبات دعاوی پر تحدیانہ بیان حقائق اور معارف اور حدود دین کی بحث ... ہیں
- **طب روحانی** - یسوعی معجزات کی کل حقیقت ملجاتی ہے بلا ادویات امراض کے علاج کا طریق بتایا گیا ایک مرحوم احمدی جو کہ اس فن میں صاحب کمال تھا اس کی تصنیف ہے -
- **شہادت آسمانی حصہ اول و دوم، السر المکتوم، رویائے صالحہ، اعجاز احمدی خرد** — یہ رسایل جناب منشی محمد اسمعیل صاحب احمدی دہلوی ایڈیٹر رسالہ المسعود کے قلم کے نتایج ہیں جن میں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے ... قصیدہ نبی روشنی ڈالی گئی ہے دیکھنے پر انکی خوبی کھلتی ہے اور منصفانہ کا بہت معاملہ ان سے ملتا ہے -
- **سراج الحق حصہ اول، سراج الحق حصہ دوم، سراج الحق حصہ سوم، حصہ چہارم و پنجم** — صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی تصنیف ہیں جنمیں حضرت مسیح کی وفات اور مسیح موعود دعاوی کی ایک نئے رنگ سے بحث ہے اور حضرۃ امام اعظم علیہ الرحمۃ اور دیگر ائمہ کبار کا مذہب وفات مسیح میں ثابت کیا گیا ہے -
- **محامد المسیح** - حضرت مسیح موعود کی مدح میں کل نظموں کا مجموعہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب
- **شہادت نامہ** حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بزبان پنجابی بر وزن سوہنی مہینوال - زیر طبع
- **ابطال الوہیت مسیح** - حضرۃ مولانا نور الدین صاحب کی تصنیف - زیر طبع
- **ادعیہ قرآن کریم** مترجم منظوم من تصنیف قاضی ظہور الدین صاحب اکمل - احمدی - گولیکی - ضلع گوجرات
- **اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام** و حواریان جو کہ متفرق طور پر نکلتے رہے ہیں - زیر طبع

(نوٹ) ہر ایک کتاب جو کہ قادیان کے کسی دوسرے کارخانہ سے لیکر ارسال کیجاتی ہے - اسپر روپیہ تک اور اس سے زیادہ فی روپیہ ا کمیشن لیا جاتا ہے

- سلاسل الفضایل عربی - اردو
- سلاسل الفضایل عربی
- سیرت النبی -
- الہامی دعا اسم اعظم
- وفات مسیح پنجابی نظم ۲ / پنجابی کاسن نظم برائے مستورات

حضرت حکیم الامت کے سننے والے سنیں

شیخ عبدالحی صاحب عرب نے ایک کتاب مسمی بہ سلاسل الفضائل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں لکھی ہے عمدہ کتاب ہے اس کی قیمت مصنف نے چھ آنہ مقرر کی تھی مگر چونکہ شیخ صاحب بہت مقروض ہوگئے ہیں - اس لئے اب وہ اس کتاب کو اصل قیمت پر میری معرفت فروخت کرنا چاہتے ہیں - اصل لاگت اس کی ۳ا ہے - پس احمدی احباب ہر ایک شہر میں بیس بیس کاپیاں اس کی اصل قیمت پر خرید فرمالیں تو بہتر ہوگا کیونکہ ایک مسافر کی دستگیری ہے اور میرے نزدیک احباب کے لئے عمدہ موقعہ اعانت کا ہے اور کتاب بھی نعمت ہے والسلام - نور الدین

فتح مقدمات کی نسبت ایک یادگار کی تجویز

اس سے پیشتر کے نمبر میں اپنے گرامی دوست جناب فضل محمد خان صاحب رئیس ہرسیاں والی کی تحریک کا تذکرہ دربارہ قائم کرنے ایک یادگار کے درج کر چکا تھا۔ کہ الحکم مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۹ء کا پرچہ مجھے ملا جس میں اخویم شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے نشان معین کے ماتحت منشی غلام نبی صاحب کی تحریک سے اپنے ایک سابقہ پیش کردہ تجویز دربارہ صنعتی شاخ متعلقہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو اس فتح کی یادگار میں پیش کیا ہے اور استدعا کی ہے کہ ہزار روپیہ جمع ہو جاوے تو مدرسہ کے ساتھ ایک صنعتی شاخ کھول دی جاوے جو کہ اس فتح کی یادگار قرار دی جاوے۔ ان کے آرٹیکل کے مطالعہ سے اول تو میرا دل بھی اس امر پر للچایا۔ کہ واقعی میں یہ ایک عمدہ تجویز ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر میرے دماغ میں خیالات گذرے کہ ایک مدرسہ یہاں لڑکیوں کا ہو جس میں علاوہ تعلیم مروجہ کے وہ کشیدہ وغیرہ کا کام سیکھیں اور اس طرح سے یہاں کی صنعت و حرفت یورپ و امریکہ کی نمائشوں میں پیش ہو اور قادیان کا نقارہ چار دانگ عالم میں بجے اور چونکہ انسان کی طبعی خاصیت ہے کہ جب وہ کسی امر کی طرف غور کرتا ہے اور اس کے دوسرے پہلوؤں کو نظر انداز کر دیتا ہے تو اس میں دور تک اسکی آرزوئیں [illegible] لیجاتی ہیں اسی طرح عالم اسباب میں سیر کرتے ہوئے قادیان ہر ایک قسم کے انجینئرنگ اور ایجاد کا مرکز مجھکو نظر آنے لگا اور میرے دل میں آئی کہ میں بھی اسی آرٹیکل کی تائید میں قلم اٹھاؤں اور احباب کو تحریک کروں کہ وہ دل کھول کر اس مد میں چندہ ارسال کریں کہ یکایک میرا خیال مدرسہ تعلیم الاسلام کی موجودہ حالت اور اس کی ضرورتوں کی طرف منتقل ہو گیا اور تھوڑی دیر اسپر غور کرنے سے مجھے اپنی ساری خیالی عمارت کو مسمار کرنا پڑا کیونکہ مدرسہ کی موجودہ حالت ہر ایک پہلو سے ابھی تک اسقدر اطمینان بخش نہیں ہے کہ ہماری قوم اس کے افکار سے سبکدوش ہو کر کسی اور مزید بوجھ کو اپنے سر پر لے۔ اس امر کو بخوبی سمجھنے کے لئے ہمیں قادیانی چندوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ کل جماعت کا کس قدر حصہ ہے جو کہ ان ضرورتوں کا کفیل ہو چکا ہے۔ بفضل خدا احمدیت جماعت کا شمار تو اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ اگر اس کے سر پر ایک نہیں اور ۲۰ کارخانہ اور شاخیں کھول دی جاویں تو اس تعداد کو شکر ہر ایک آدمی ایک پل کیلئے بھی بار نہیں کر سکتا کہ وہ نہ چل سکیں لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اس مذاق کے کسقدر لوگ ہیں جو کہ اس قسم کی قومی خدمات کے لئے صفت ایثار سے موصوف ہو کر اپنے عزیز مالوں کی قربانی کو روا رکھتے ہیں مدرسہ کی ذاتی ضروریات ابتک محتاج التکمیل ہیں اور جسقدر توجہ قوم کو اسکی طرف ہونی چاہیئے تھی بجز معدودے چند احباب کے اس کا عشر عشیر بھی نہیں پایا جاتا۔ اسوقت میں صرف مدرسہ کا ذکر کر رہا ہوں۔ کالج زیر بحث ہرگز نہیں ہے قوم کی موجودہ مالی حالت اور ایسے چندوں کی طرف اسکی توجہ کے ثبوت کیلئے صرف یہ دیکھ لینا کافی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اشتہار دربارہ امداد چندہ دیا تھا اور جس میں یہاں تک قوم کو توجہ دلائی تھی کہ اگر کوئی شخص مدرسہ کا چندہ الگ نہیں دے سکتا تو وہ لنگر خانہ کے چندہ ہی سے ایک حصہ مدرسہ کو اس وقت تک دیا کرے کہ مدرسہ کی مالی حالت [illegible] جاوے۔ کیا آجتک جبکہ اس ارشاد پر ایک عرصہ دراز گذر چکا ہے۔ قوم نے اسقدر حصہ مدرسہ کی امداد میں لیا ہے کہ اب لنگر کے چندہ میں سے مدرسہ کیلئے کوئی حصہ الگ دینا نہ کرنا پڑے۔ تو اسکا جواب [illegible] ملتا ہے کہ قوم نے ابھی تک اسقدر مستعدی ہرگز نہیں ظاہر کی کہ جس سے اراکین مدرسہ کا دامن گوہر مقصود سے پر ہو گیا ہو اور دوست سوال انہوں نے مدرسہ کی ضرورتوں کیلئے دراز کیا تھا اسے کوتاہ کرلیں اور لنگر خانہ سے حصہ نہ لیں مدرسہ کی ضروریات اور شکایتیں بدستور ہیں اور اراکین تاکید پر تاکید کر رہے ہیں کہ اسکے متعلق لیڈنگ آرٹیکل اخباروں میں دیئے جاویں جو کہ اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ قوم کی توجہ کما حقہ مدرسہ کی طرف ہرگز نہیں ہے اور جب مدرسہ کا اصل فرض یعنی جو کہ تعلیم ہے وہی اچھی طرح سے اور اس [illegible] طور پر سرانجام نہیں دے سکا تو اس کی [illegible] بڑھا دینا میرے نزدیک [illegible] قیاس میں ہے کہ جہاں تک ہو سکے سب سے اول مدرسہ کی احتیاجوں کو پورا کیا جاوے [illegible] اس کا تدارک کما حقہ [illegible] اور [illegible] سے پورا کرکے اراکین مدرسہ کو اس کے غم اور فکر سے سبکدوش کر دیں جائے میرا دل خود چاہتا ہے کہ صنعت اور حرفت کی شاخ یہاں جاری ہو اور متفق صناع اور اہل حرفہ طیار کر کے ہم دنیا کے آگے پیش کریں اور ہم صنعت اور حرفت کی حقارت کی نگاہ سے ہرگز نہیں دیکھتا لیکن تاہم ابھی اس قسم کی تحریکوں کو [illegible] وقت خیال کرتا ہوں خدا تعالیٰ کا ہر ایک فعل تدریج سے ہوتا ہے اور اس [illegible] جو [illegible] الہی سے ہمیں حاصل ہوتا ہے ہرگز نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ اسلام کی تعلیم کی بڑی غرض اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان کے حصول کی ہوتی ہے اور اسلئے اسکی تعلیم پر فائدہ حاصل کرنے کا سارا دار و مدار تقوے پر ہوتا ہے پس جو تقوے پر قوم کی بنیاد ہو اسکے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض عین ہونا چاہیئے صنعت اور حرفت کی نوع انسان کو ضرورت تو ہے لیکن یہ ایک ایسی ضرورت ہے کہ جسے ایک غیر متقی شخص بلکہ ایک دہریہ اور کافر اور فاسق بھی پورا کر سکتا ہے اور اس کی کوئی خصوصیت تقوے اور روحانیت سے ہرگز نہیں ہے اسلئے میری ذاتی رائے یہی ہے کہ بجائے صنعتی شاخ کے اس فتح کی یادگار میں مدرسہ کو ہر ایک پہلو سے مکمل کرنا چاہیئے میرے خیال میں اسکی تکمیل صرف اس بات سے ہرگز نہ ہوگی کہ چندہ دینے والے موجودہ احباب اپنے چندوں کی تعداد بڑھا دیں بلکہ چند ایک افراد ہر ایک مقام پر یہ اپنا فرض منصبی خیال کریں اور پکا عہد کریں کہ وہ ذیل کے امور پر ہمیشہ ساعی رہینگے۔

اول یہ کہ جو اصحاب آجتک چندہ نہیں دیتے انکو چندہ دینے کیطرف رجوع دلایا جاوے اور ماہواری چندہ بڑی تعداد میں جمع کرکے ارسال کیا جاوے

دوم یہ کہ احمدی لڑکے جو کہ غیر مکاتب میں تعلیم پاتے ہیں ان کو قادیان ارسال کیا جاوے۔

دوسرا امر بہت ہی ضروری امر ہے جسکی طرف بہت کم توجہ احباب کی ہے حالانکہ میرے خیال میں اس مدرسہ کے قیام کا بڑا مدار اسی پر ہے اور جن لوگوں نے اسے ایک غیر ضروری امر سمجھا ہے انہوں نے ابتک اس مدرسہ کی قدر شناسی سے کوئی حصہ نہیں لیا اور نہ نصرت کا حق ادا کیا ہے جب تک ہمارے دوست اپنے سینوں کو اولاد کے داغ ہجر سے نہ داغینگے۔ وہ اس قومی قرض سے کبھی سبکدوش نہ ہونگے ہر ایک امر کی تکمیل کیلئے ایک قربانی کی ضرورت ہوتی ہے مدرسہ تعلیم الاسلام کی تکمیل اسیوقت ہو سکتی ہے جبکہ وہ اپنی اولاد کی محبت کی اور اپنے مالوں کی قربانی کریں گے جس قلمی اور لسانی جہاد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث فرمائے گئے ہیں اگر اسکے لئے ہم کوئی فوج طیار کر سکتے ہیں تو وہ ہماری ذریت اور یہ مدرسہ اسکا ذریعہ ہی ہے۔ ورنہ یہ تو ظاہر ہے کہ اب سیف و سنان کے جہاد کی ضرورت نہیں ہے۔

پس میری رائے یہی ہے کہ اس مقدمہ کی یادگار میں ایک مالی فنڈ کھولا جاوے جس میں ہمارے احمدی دوست بڑھ بڑھ کر گوئے سبقت لیجانے اور مدرسہ کے متعلق صدیقی ثواب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

شیخ صاحب موصوف کی تحریک پر قیام یادگار کیلئے چندہ کی ترسیل میں ہرگز فرق نہ ہونا چاہیئے۔ یادگار کے لئے جسقدر چندہ ہو اسکا صرف وعدہ نہ ہو بلکہ عملی طور پر ضرور بھیجدیا جاوے کیونکہ اکابرین ملت اور حضرت امام الزمان کے مشورہ سے جو یادگار تجویز ہوگی۔ وہ اس میں صرف ہو سکیگا۔ سردست اس بات کو امر فیصل قرار دیا جاوے۔ کہ یادگار ضرور قائم ہو مگر کیا اور کس طرح ہو اسے زیر بحث سمجھا جاوے اور اسکیلئے چندے ضرور ارسال کریں ؛

اشاعت اخبار کی اشاعت کیطرف احمدی جماعت کی خاص توجہ درکار ہے قادیانی ضروریات دن بدن ترقی کر رہی ہیں جس سے ہمارے دوستوں کو مالی جہاد کا موقعہ مل رہا ہے۔ میں اس پر ایک مبسوط آرٹیکل دینے والا ہوں کہ ان ضرورتوں کے بڑھنے میں کیا سر الہی ہے۔ اور کیوں ہمارے دوستوں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

میں ان احباب کا مشکور ہوں جنہوں نے روپیہ لاکر قیمت منظور فرما کر کارخانہ کی عزت افزائی کی ہے لیکن اصل امداد کارخانہ کی اشاعت ہے کہ جس کی سرسبزی و شادابی میں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر ایک احمدی دوست کے ہاتھ میں یہ ارزاں پرچہ موجود ہو ہر ایک ایسا دوست جس نے اس پرچہ کو ۱ روپیہ یا اس سے زائد پر خریدا ہے اسکی سفارش پر اپنی جیب سے کسی دوسرے کے نام جاری کرنے سے ہمارا یہ پرچہ اخبار جاری ہو سکتا ہے امید ہے کہ میرے احمدی دوست اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھاویں گے

یہ مقدمہ کی فتح کی یادگار ہے ؛

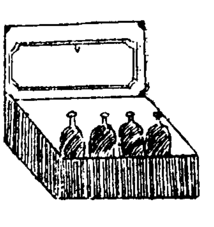

اعلیٰ درجہ کا مصفّی اور مقوّی سارساپریلا یعنی **عجیب و غریب چہار جوہر**۔ طلسمی اور حکمی مصفیاۃ خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کے چار دل شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کرکے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار و پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گنٹھیہ۔ خارشت۔ داد۔ اکوت۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ نواسیر۔ گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کرکے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات** متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میوؤں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و ہچکی و بھوک پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا......... کرکے از سر نو طاقت بخشنے والا۔ اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کرکے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت و اولاد میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کرکے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۱۴ خوراک ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶/۔ و قیمت دو شیشی ۱۲؍ سہ تین شیشی ۲؍ و چار شیشی ۲؍ ۱۰ شیشی للعہ۔ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جسمیں ۱۲۵ خوراک یعنے آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ۔ محصولڈاک و پیکنگ عہ ہزارہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے آپ بھی تجربہ کیجئے۔ اور فائدہ اٹھائیے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ اور بار بار پائخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ۔ پیچش اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گنٹھیہ۔ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارۃ۔ کمی باہ یعنی نامردی۔ جریاں یعنی دھاتو پتلی ہوکر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت داد۔ سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری۔ و باد گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کی حالت میں نہایت ہی مفید ہے دل و دماغ کو قوۃ اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرکے اسکی اصلی قوۃ اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے۔ تو قریب ڈھائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوۃ یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوۃ ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔ **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت**۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کرکے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کرکے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارۃ و حافظہ و ذکاوت کے لئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ۴۰ خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵/۔ **گنٹھیہ کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع**۔ کیسی ہی سخت تکلیف دہ گنٹھیہ یا عرق النسا ہو یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶/۔ **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری**۔ اصلی ماميرا اور ایک سو مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ مالا۔ ڈھلکا۔ پھولی۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پڑوال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کرکے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵/۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن** دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر انمیں کوئی خرابی آئی۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں اس لئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز ملیئے۔ پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے کیا ہی درد ہے۔ فوراً دفع ہو جائے گا۔ اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و بدبوئے دہن اور منہ و زبان کے نقائص کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵/۔ علاوہ ازیں آتشک سوزاک جریاں۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم پھوڑے کے لئے مرہم عنبر مخصوص کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں۔ جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمایئے جسمیں کل دواؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپ اپنا نام پتہ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھیئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اس کو بھی لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم۔ میڈیکل ہال۔ مقیم گنج شہر بنارس**۔ **نوٹ**۔ ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹو نکی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ خط بھیجکر فیصلہ

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک ڈاک کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ہذا اسکے محصول کا بھی متحمل ہوگا۔ **سونے چاندی کی گولیاں**۔

یہ حبوب اسم بامسمّٰی اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ باہ میں اُڑان پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں لاثانی دوا ہیں یہ حبوب خاص کر حلق میں اُترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور

بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت حبوب صرف عما

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک و لایدلی ادویات مخلوط کرکے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا پھولا۔ دھند۔ غبار۔ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑاتا ہے بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے۔ المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

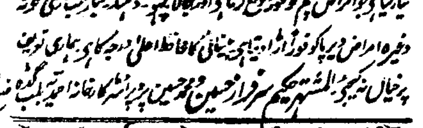

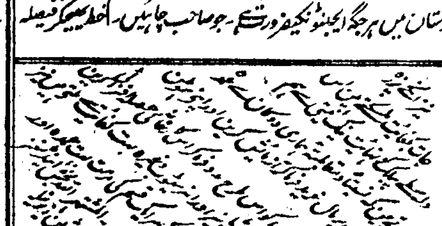

کشف الاسرار و ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں درخواستیں دفتر البدر میں آویں

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قال صحح لکم فتح مسیحہ وماتزدادون من اللہ

ای جہان منتظر خوشباش کامد داستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر　　نوٹ ۔ بیعت کے اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور ۱۲ دسمبر ۱۸۹۱ء تک ۳ سال ہوتے ہیں جبکہ بدر بجا پوری معنوں کے مناسبت ہے چہاردہم سال کی یادگار مین اُنکی فتح و نصرۃ کا زمانہ طلوع ہوا　　جلد ۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا / مصطفی ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم / هم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق که قرآن نام اوست / بادهٔ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد هست نام / دامن پاکش بدست ما مدام

مهر او باشیر شد اندر بدن / جان شد و با جان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام / هر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم هر آبے که هست / زو شده سیراب سیرابے که هست
آنچه ما را وحی و ایمائے بود / آن نه از خود از همان جا بود

ما ازو یابیم هر نور و کمال / وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست / هر چه زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد / هر چه گفت آن مرسل رب العباد
آن همه از حضرت احدیت است / منکر آن مستحق لعنت است

معجزات و هر چه حق [illegible] / منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین / آنچه در قرآن بیانش بالیقین

بهر آن جان و دل ایمان ماست / هر که انکارے کند از اشقیاست
یکدم از دوری آن از دین متاب / نزد ما کفر است و خسران تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ٭

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

شرح اجرت اشتہارات

ایک بار	ایک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	سال	تقسیم صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک بار	ایک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	سال	تقسیم صفحہ
[illegible]	[illegible]	۵	[illegible]	[illegible]	فی سطر کالم

[illegible]

www.aaiil.org

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نام اسمائے	مقام	ضلع	نام اسمائے	مقام	ضلع	نام اسمائے	مقام	ضلع	نام اسمائے	مقام	ضلع
عبدالقادر ولد مولوی خدابخش	قصور	لاہور	عبداللہ ولد بگو	بڈہار	امرتسر	محمد افضل شاہ ولد محمد اکبر شاہ	راہوں	جالندھر	احمد ولد نوردین کلاس	مکیانہ	گجرات
محمد شریف ولد کریم بخش	"	"	غلام " گوہر	گہوگہٹ	شاہپور	محمد دین " میاں سلطان	سیدوالہ	منٹگمری	غلام مرتضیٰ خاں طالب العلم فورکھٹ ہائی	کالج	پٹیالہ
محمد رمضان ولد بوٹا	محمود پور	کرنال	حسن دین " امام الدین	کولار	وزیرآباد	عیسیٰ " دین محمد	بہاگووال		غلام رسول ولد نبی بخش	تتہ گوی	گجرانوالہ
وبیدار بخش	"	"	عبدالرحمان " حاکو	بڈہار	امرتسر	نظام الدین " دین محمد	"		الہداد " الہدین		لاہور
محمد اسماعیل ولد امیر شاہ	"	"	فضل الدین " اللہ دتا		گوجرانوالہ	غلام محمد عرف کاکا	"		محمد دین " شہاب دین		وزیرآباد
غلام رسول " "	"	"	نبی بخش " شیخ امیر بخش		وزیرآباد	غلام دین ولد نہالا	"		جامون " عیدا	بڈہار	امرتسر
رحیم بخش " احمد	"	"	غلام قادر " چراغ دین		گوجرانوالہ	ستر دین " کمان	"		کرم الٰہی " "	"	"
نور محمد " محمد بخش	"	"	علم الدین لوہار	باغبانپورہ	لاہور	بلبو " ماہی			عبداللہ " اللہ یار	راہوں	جالندھر
محمد عبداللہ " مولوی جلال الدین	پیرکوٹ	گوجرانوالہ	عبداللہ ولد عزیز الدین	آدوملی	سیالکوٹ	جان محمد " جوم	دہرم کوٹ		جمال دین "	"	"
محمد دین " عمر الدین	"	"	محمد علی " قطب الدین	بڈہار	امرتسر	شمس الدین " احمد	علاپور جٹاں	گجرات	عبدالرحمان "	"	"
غلام محمد " شہاب الدین	"	"	غلام نبی " کالو		لاہور	عمرا " جمعہ	کالونارا	گوجرانوالہ	سندہا شیخ " حاکم خاں	بھینیاں	ہوشیارپور
عنایت اللہ " عمر دین	"	"	مولوی محبوب عالم " شرف الدین	کوٹلی		اللہ داد " امیر	"	"	علی بخش " سکندر	"	"
قاضی شاہ دین " قاضی علی بخش	اہل پور	ہوشیارپور	عبدالغنی " امیر بخش		جہلم	اللہ بخش " امام بخش	"		لہنا " احمد یار	جیدکے	گوجرانوالہ
رنگ الٰہی " خیر الدین	قصور	لاہور	بہاول	جییکے	گوجرانوالہ	جیونا " جوایا	"		اقبال احمد " امداد الٰہی	بنڈوری	ہوشیارپور
عبدالرحمان " عبدالغنی	سانڈہ کلاں	"	محمد حسن " کریم بخش		"	غلام محمد " نانک	پھکیاں	ہوشیارپور	رحمت بی بی زوجہ "	بھیکوریاں	"
محمد رمضان " شیخ سلطان	گوجرات		امام الدین		"	بہولا " منگو	"	"			
احمد " نور الدین	مکیانہ	گجراۃ	جامو " عیدا	بڈہار	امرتسر	سندہا شیخ " حاکم خاں	"	"			

احمدیہ بک ایجنسی کارخانہ اخبار البدر قادیان

ذیل کی کتب ہیں بعض کی قیمتوں میں خاص رعایت ہے اور تھوڑی جلدیں باقی ہیں

تفسیر القرآن بالقرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب احمدی ایم بی اسسٹنٹ سرجن سکٹنگ آفیسر پٹیالہ اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی مکمل تفسیر اردو میں ہے جس میں حضرۃ اقدس کی دعاوی کی نسبت کافی ہیٹر احمدیوں کے لئے دیا گیا ہے ؛ — [illegible]

تفسیر سورۃ جمعہ۔ من خطبات حکیم نورالدین صاحب — ۴ر

سیرۃ حضرۃ مسیح موعود۔ مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب — ۸ر

جلسہ اعظم مذاہب رپورٹ جلسہ ادیان ہرکہ سنہ ۱۹۰۶ میں بمقام لاہور ہوا جس میں کل سرگروہان مذہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی فلاسفی پر حضرۃ اقدس کا لکچر بھی درج جو کہ سب سے بڑھ چڑھ کر حسب پیشگوئی ثابت ہوا تھا — ۸ر

صیانۃ القرآن بنکران احادیث نبوی یعنے فرقہ چکڑالوی کی رد میں ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی — ۳ر

عسل مصفّٰی۔ وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نص۔ حدیث اور عقلی و نقلی دلائل کی ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدابخش صاحب ابوالعطار — ۸ر

الفرقان — ۲ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس جس کا دیباچہ بسلسل چھپا ہے قریب یکصد صفحہ مصنفہ فاضل امروہی۔ — ۴ر

تحذیر المومنین	یہ کتب بھی حضرۃ فاضل امروہی کی تصنیفات ہیں جن میں حضرۃ مسیح موعود کے دعاوی پر ایک سیر ابیہ کلام میں بحث کی گئی ہے اور قرآن شریف اور احادیث کے جدید نکات اور اسرار بڑی لطافت سے درج ہیں انکے مطالعہ سے نور معرفت میں ایک خاص ترقی ہوتی ہے اور قیمتوں میں رعایت ہے ؛
سواء السبیل	
اعلام الناس	
کشف الالتباس	
ایقاظ النائمین	
موعظہ حسنہ	

قیمتیں: ۸ر ۴ر — ۳ر ۱ر — ۶ر ۳ر — ۱ر — ۱ر

سر الشہادتین۔ سورہ یٰسین کی تفسیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے — ۱ر

قول الصحیح۔ اردو نظم لاہور کے مشہور شاعر ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام — ۱ر

چیٹھی مولویاں بنام حضرت مسیح اسرائیلی پنجابی نظم اپنے رنگ کی ایک بے نظیر تصنیف ہے — ۱ر

شہادت القرآن	یہ کتب حضرت مسیح موعود کی تصنیف ہیں جنمیں آپ کے ایجاد کردہ فن کلام اثبات دعاوی پر تحدیانہ بحثیں اور حقائق و معارف اور عدو دین کی دعوت کی گئی ہے قیمتیں بھی رعایت ہے
نور القرآن	
اعجاز احمدی	
سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب	

قیمتیں: ۴ر ۳ر — ۳ر ۲ر — ۳ر ۲ر — ۱ر ۱ر

طب روحانی۔ یسوعی معجزات کی کل اس ملجائی بلا دوا کے امراض کے علاج کا طریق بتایا گیا ہے ایک جوم احمدی جنکا اس میں صاحب کمال تھا اس کی تصنیف ہے ؛ — ۱۲ر

شہادت آسمانی حصہ اول	یہ رسائل جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب احمدی دہلوی ایڈیٹر رسالہ المنصور کی قلم زبانی کی نتائج ہیں جنمیں نیز سلسلہ میں ...
" دوم	
السر المکتوم	
رد ما صالحہ	
اعجاز احمدی خرد	

قیمتیں: ۷ر — ۵ر — ۲ر — ۱ر

سراج الحق حصہ اول	صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرۃ مسیح کی وفات اور مسیح موعود کے دعاوی پر ایک نئے رنگ میں بحث ہے اور حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ اور دیگر آئمہ کبار کا مذہب وفات مسیح ...
" حصہ دوم	
" حصہ سوم	
حصہ چہارم و پنجم	

قیمتیں: ۱ر — ۱ر — ۱ر — ۲ر

سوانح المسیح۔ حضرت مسیح موعود کی مدح میں کل نظموں کا مجموعہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب — ۴ر

شہادت نامہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بزبان پنجابی بروزن سوہنی مہینوال — ۲ر

ابطال الوہیت مسیح۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب کی تصنیف رد نصاریٰ — ۲ر

ادعیۃ قرآن کریم مترجم منظوم — ۲ر

اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اوائل جو کہ متفرق طور پر نکلتے رہے۔ — ۲ر

سلاسل الفضائل عربی۔ اردو۔ — ۲ر

سلاسل التعلیم عربی۔ — ۱ر

سیرت النبی۔ — ۱ر

الہامی دعا اسم اعظم۔ رفقائے مسیح پنجابی نظم ۲ر — ۳ر

پنجابی کامن۔ نظم برائے مستورات۔ — ۱ر

اسلام اور اس کا بانی۔ یہ ایک ایسی انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو کہ بی۔ اے کورس میں ہے ؛ — ۴ر

روسی حمائل شریف۔ عجیب و غریب کارڈ سائز سے بھی چھوٹی۔ عمدہ اور واضح خط — ۱۲ر

خطبات کریمیہ۔ مجموعہ خطبات مولوی عبدالکریم صاحب — ۴ر

حضرت حکیم الامت کے سننے والے سنیں

شیخ عبدالحی صاحب عرب نے ایک کتاب مسمیٰ بہ سلاسل الفضائل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں لکھی ہے عمدہ کتاب ہے اس کی قیمت مصنف نے جو آٹھ آنے مقرر کی تھی مگر چونکہ شیخ صاحب بہت مقروض ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب وہ اس کتاب کو اصل قیمت پر میری معرفت فروخت کرنا چاہتے ہیں اصل لاگت اس کی ... ہے۔ پس احمدی احباب ہر ایک شہر میں جہاں کہیں کامیاں اس کی اصل قیمت پر خرید ڈالیں تو بہتر ہوگا کیونکہ ایک مسافر کی دستگیری ہے اور میرے نزدیک احباب کے لئے ایک موقعہ اعانت کا ہے اور کتاب بھی غنیمت ہے۔ والسلام **نورالدین** ٭

نوٹ: [illegible] علاوہ محصول ڈاک

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

بوجہ شدت سردی کے صرف ظہر اور عصر کی نمازوں میں حضور شامل ہوتے رہے

۸ فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت حضور علیہ السلام تشریف لائے تو آپ کے ایک خادم آمدہ از کشمیر نے سر بسجود ہو کر خدا تعالےٰ کے کلام اسجدوا لآدم کو اسکے ظاہری الفاظ پر پورا کرنا چاہا - اور نہایت گریہ وزاری سے اظہار محبت کیا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسے اس حرکت سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ مشرکانہ باتیں ہیں ان سے پرہیز چاہیئے

ایک شخص کی درخواست مباحثہ پر فرمایا کہ حسب اعلام الٰہی ہمنے مباحثہ کا دروازہ بند کر دیا ہوا ہے لیکن ہاں جس کا جی چاہے ازالہ شبہات کیلئے ہم سے کلام یا تحریر کر سکتا ہے بحث میں تو فریقین کو ہار جیت کا خیال ہوتا ہے مگر اسمیں یہ خیال نہیں ہوتا بحث کے بند کرنیسے ہماری یہ غرض نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی اعتراض کرے یا سوال کرے یا اُسے کچھ وساوس ہوں تو اُس کی طرف توجہ ہی نہ کیجاوے بلکہ اس سے مراد یہ تھی کہ جواب اور جواب الجواب اور پھر ہار جیت کا خیال لوگوں کو ہوتا ہے اس سے وہ احقاق حق سے دور جا پڑتے ہیں - ورنہ سوالات اور ازالہ وساوس کیلئے دروازہ کھلا ہے جس کا جی چاہے ہم سے پوچھ سکتا ہے؛

۹ فروری ۱۹۰۵ء

کو ظہر کیوقت تشریف لا کر طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ سردی کی شدت میں یہ کم ہو جایا کرتی تھی مگر اب سردی کی شدت کے ساتھ اسکی بھی شدت ترقی کر رہی ہے - حالانکہ ابھی اسکی مزید ترقی کے ایام آنے والے ہیں -

۱۰ فروری ۱۹۰۵ء

جمعہ حضور علیہ السلام نے مسجد اقصےٰ میں ادا فرمایا۔

۱۱ فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کی نماز ادا فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے لیکن جناب صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی کے اقارب میں سے ایک صاحب مولوی احمد سعید صاحب انصاری سہارنپوری برادر زادہ و شاگرد خلیفہ محیی السنۃ وقامع البدعۃ حافظ حدیث جناب مولانا شیخ محمد انصاری سہارنپوری مولداً انکی مہاجراً مرحوم احقاق حق کے خیال سے تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے صاحبزادہ صاحب نے حضور اقدس سے انکی ملاقات کی درخواست کی جس پر حضور علیہ السلام اسیوقت تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر مجلس فرمائی بعد استفسار اسم وسکونت ومختلف اذکار کے مسئلہ جہاد کا تذکرہ ہوا - جس میں ضمناً بعض ان گروہوں کا ذکر بھی آگیا جو کہ ہر ایک کافر کو بذریعہ تلوار قتل کر دینے کو فخر اور اجر دینے میں اور انگریزوں کے ملکوں میں رہنا بدعت اور کفر خیال کرتے ہیں اسپر حضور علیہ السلام نے فرمایا - کہ ان کا یہ خیال کہ ہم کفر کے اثر سے بچنے کیلئے الگ رہتے ہیں اور اگر انگریزوں کی رعیت ہو کر رہیں تو آنکھوں سے کفر اور شرک کے کام دیکھنے پڑیں اور مشرکانہ کلام کان سے سننے پڑیں میرے نزدیک درست نہیں ہیں کیونکہ اس گورنمنٹ نے مذہب کے بارے میں ہر ایک کو ابتک آزادی دے رکھی ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ امن اور سلامت روی سے اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کرے - مذہبی تعصب کو گورنمنٹ ہرگز دخل نہیں دیتی اسکی بہت سی زندہ نظیریں موجود ہیں ایکدفعہ خود عیسائی پادریوں نے ایک جھوٹا مقدمہ خون کا مجھپر بنایا ایک انگریز اور عیسائی حاکم کے پاس ہی وہ مقدمہ تھا اور اسوقت کا ایک لفٹننٹ گورنر بھی ایک پادری مزاج آدمی تھا مگر آخر اس نے فیصلہ میرے حق میں دیا اور بالکل بری کر دیا بلکہ یہانتک کہا کہ میں پادریوں کیخاطر انصاف کو ترک نہیں کر سکتا اس کے ابھی ایک مقدمہ فیصلہ ہوا ہے پہلے تو وہ ہندو مجسٹریٹوں کے پاس تہا نہیں معلوم کہ انہوں نے کس رعب میں آکر بہت ہی واضح اور بین وجوہات کو نظر انداز کر دیا اور مجھپر جرمانہ کیا - لیکن آخر جب اسکی اپیل ایک انگریز حاکم کے پاس ہوئی تو اس نے بری کر دیا اور مجسٹریٹ کی کارروائی پر افسوس کیا اور کہا - کہ جو مقدمہ اپنے ابتدائی مرحلہ پر خارج کے قابل تہا اسپر اسقدر وقت ضایع کیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں ابھی تک عدل اور انصاف کا مادہ موجود ہے اگر کسی قسم کا مذہبی تعصب یا بغض ہوتا تو کم از کم میرے ساتھ تو ضرور برتا جاتا ۳ لاکھ کے قریب جماعت ہے پھر افغانستان کے لوگ بھی آ آکر بیعت کرتے رہتے ہیں اور ایک نیا فرقہ ہونے کی وجہ سے بھی گورنمنٹ کی نظر اور توجہ اسطرف ہونی چاہئے تھی مگر دیکھ لو کہ قریب ۵ کے ہمارے مقدمات ہوئے ہیں جن میں سے سوائے ایکدو کے باقی کل مخالفین کیطرف سے ہمپر تھے مگر سب میں کامیابی ہمکو ہی حاصل ہوئی ہے اور انگریزوں نے ہی ہمارے حق میں فیصلے دئیے ہیں اگرچہ ہم ان سب کامیابیوں کو خدا کی طرف سے ہی سمجھتے ہیں کیونکہ اگر وہ نہ چاہتا - تو یہ لوگ کیا کرتے مگر جن لوگوں کے ذریعہ اور ہاتھوں سے اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہوئی وہ بھی قابل شکر کے ہیں - جہانتک میرا خیال بلکہ یقین ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ان لوگوں میں تعصب نہیں ہے اور آئندہ کا حال خدا کو معلوم ہے اور اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اگر ان لوگوں کو خدمت دین ہی مطلوب ہے اور ان کی غرض خدا کو راضی کرنا ہے تو چھپ کر بیٹھ رہنے سے کیا فائدہ - انکو چاہیئے کہ خدمت دین کا ایک پہلو نہ چھوڑیں

گورنمنٹ کیطرف سے کسی قسم کی سختی ہرگز نہیں ہے لوگوں کو تبلیغ اور اتمام حجت کریں یہ خیال بالکل غلط ہے - کہ واعظ لوگوں کو گورنمنٹ گرفت کرتی ہے ہرگز نہیں ہاں جو لوگ مفسد ہوتے ہیں وہ ضرور خود ہی گرفت کے قابل ہوتے ہیں گورنمنٹ کا اسمیں کیا قصور - اب تو عیسویت کا یہ حال ہے کہ اسپر خود بخود موت آرہی ہے خود ان کے بڑے بڑے عالم اور فاضل تثلیث کے پکے دشمن ہوگئے ہیں اور نئی تعلیم نے ان کے دلوں میں یہ بات کوٹ کر بھر دی ہے کہ بناوٹی خدا اب کام نہیں آسکتا - پادریوں کی یہ حالت ہے کہ صرف ٹکڑے کی خاطر کام کر رہے ہیں ایکدن تنخواہ کو دیر ہو جاوے تو کام چھوڑ دیتے ہیں اور خود عیسائی مذہب کی رد میں کتابیں لکھتے ہیں اب یہ زمانہ کسر صلیب کا ہے تقریر کے مقابلہ پر تلوار سے کام لینا بالکل نادانی ہے (خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

کہ جس طرح اور جن آلات سے کفار لوگ تمپر حملہ کرتے ہیں انہی طریقوں اور آلات سے تم ان لوگوں کا مقابلہ کرو - اب ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے حملے اسلام پر تلوار سے نہیں ہیں بلکہ قلم سے ہیں لہذا ضرور ہے کہ اُنکا جواب قلم سے دیا جاوے اگر تلوار سے دیا جاویگا تو یہ اعتدا ہوگا جس سے خدا تعالیٰ کی صریح ممانعت قرآن شریف میں موجود ہے - اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ پھر اگر عیسائیوں کو قتل بھی کر دیا جاوے تو اس سے وہ وساوس ہرگز دور نہ ہونگے جو کہ دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ وہ اور پختہ ہو جاویں گے اور لوگ کہینگے کہ واقعی میں اہل اسلام کے پاس اپنی مذہب کی حقانیت کی دلیل کوئی نہیں ہے لیکن اگر شیریں کلامی اور نرمی سے اُن کے وساوس کو دور کیا جاوے تو امید ہے کہ وہ سمجھ جاوینگے اور ہم نے دیکھا کہ بعض عیسائی لوگ جو یہاں آتے ہیں اُنکو جب نرمی سے سمجھایا جاتا ہے تو اکثر سمجھ جاتے ہیں - اور تبدیل مذہب کر لیتے ہیں (جیسے کہ ماسٹر عبدالحق صاحب نومسلم) پس ہماری رائے تو یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے کمر بستہ ہو کر دین کی خدمت میں مصروف ہوں کیونکہ یہ وقت اسی کام کیلئے ہے اگر اب کوئی نہیں کرتا تو اور کب کریگا

بعض ایسے لوگ جن تک حضور علیہ السلام کی بعثت اور دعاوی کی مفصل کیفیت نہیں پہنچی تاہم وہ حسن ظن رکھتے ہیں اور بسبب دور ہونے کے یقینی فیصلہ نہیں کر سکتے اُنکے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ نیک لوگوں کا یہی شیوہ ہوتا ہے کیونکہ ان کو کامل علم نہیں ہے اور علم اصل میں اسی کو کہتے ہیں جب کہ انسان کی واقفیت رویت کے قائم مقام ہو

الہامات کے ذکر پر فرمایا کہ قضا و قدر کے اسرار چونکہ عمیق در عمیق ہوتے ہیں اسلئے بعض وقت الہامات اور رؤیا کی تفہیم میں انسان کو غلطی لگ جاتی ہے

مذکورہ بالا تقریر فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے مگر پھر بہت جلد تشریف لائے اور فرمایا کہ عصر کا وقت ہو گیا ہے - اذان دیدیجاوے خانصاحب شاد یکجان اذان دینے گئے اور حضور علیہ السلام نے مجلس فرمائی - چونکہ اسوقت اہل اسلام میں سے بھی بعض مخالف اور منکر حضرت مسیح موعود الہام کے مدعی ہیں اور وہ دعوے کرتے ہیں کہ ہمکو حضرت مرزا صاحب کے کاذب اور دجال ہونیکے بارے میں خدا تعالےٰ سے وحی ہوئی ہے اور ادہر بعض مذاہب غیر از اسلام میں بھی ایسے لوگ پیدا ہوگئے ہیں جو کہ اپنے مذہب کی تصدیق کے بذریعہ الہام مدعی ہیں اسلئے ایسے دعاوی کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ایک لطیف تقریر فرمائی - جو کہ بہت ہی غور اور توجہ کی قابل ہے - اور جسے اگلے صفحہ پر درج کیا جاتا ہے؛

اقوال الٰہی میں اختلاف ہے تو افعال الٰہی سے نتیجہ نکالو!

ہر ایک شخص اپنی حالت کے لحاظ سے معذور ہوتا ہے اس لئے ان میں فیصلہ کا ایک موٹا طریق ہے جسے ہم پیش کرتے ہیں اسوقت مختلف اقوام جنکا اسلام سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے الہام کے مدعی ہیں دس سال کا عرصہ گذرا کہ ایکدفعہ امرتسر سے ایک سکھ کا خط آیا کہ مذہب سکھ کے سچا ہونے کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے اور ایسے ہی ایک انگریز نے الہ آباد سے لکھا کہ مجھے عیسویت کے سچا ہونے کی نسبت الہام کے ذریعہ سے اطلاع دیگئی ہے اور ایک مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جنکو میں نیک جانتا ہوں ان کی اولاد امرتسر میں ہے انکو بھی دعوے الہام کا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے اور مرزا صاحب کاذب اور دجال ہیں پھر ادہر ہماری جماعت میں بھی ہزارہا ایسے آدمی ہیں جنکو الہام اور رویا کے ذریعہ سے یہ اطلاع ملی ہے اور خود رسول اللہ صلعم نے زبان مبارک سے تصدیق کی ہے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے اور یہی ذریعہ انکی بیعت کا ہوا ہے۔ تو اب ان مختلف اقسام کے الہاموں میں جلدی سے فیصلہ تجویز کرنا تقوے سے بعید ہے اسلئے میں جلدی کو پسند نہیں کرتا انسان کو چاہیئے کہ صبر اور دعا سے کام لے اور تقوے کے پہلو کو ہاتھ سے نہ چھوڑے ان اللّٰہ مع الذین اتقوا۔ اسوقت خود اسلام میں کئی فرقہ موجود ہیں جو کہ ایکدوسرے کی تردید کر رہے ہیں پھر دوسرے مذاہب کے حملے الگ ہیں ایک کتاب ترک اسلام لکھی گئی تھی اور اب ایک تہذیب الاسلام لکھی گئی ہے جس میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سخت فحش اور شرمناک حملے کئے گئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل مذاہب اور فرقوں میں ایک جنگ چل رہی ہے اور ہر ایک کا دعوے یہی ہے کہ ہم حق پر ہیں پس ایسی حالت میں فیصلہ کرنا ایک آسان امر نہیں ہے یا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسیکو فہم دے اور رشد عطا کرے۔ اور یا خود انسان جلدی نہ کرے اور صبر اور دعا سے کام لے تاکہ وقت پر حقیقت کھلجاوے کہ خدا کی تائید اور نصرت کس کے شامل حال ہے کیونکہ جھوٹے مذہب کے ساتھ اسکی نصرت اور تائید کبھی شامل نہیں ہو سکتی اگر جھوٹے مذہب کی بھی وہی خاطر خدا کو ہو۔ جو کہ سچے مذہب کی ہوتی ہے تو پھر سچ اور جھوٹ کا امتیاز کرنا محال ہو جائیگا۔ اسلئے آنحضرت صلعم نے جیسے کہ قرآن شریف میں درج ہے یہ جواب دیا۔ کہ اعملوا علی مکانتکم انی عامل کہ اگر تم لوگوں پر میرا سچا ہونا مشتبہ ہے تو تم بھی اپنی اپنی جگہ عمل کرو میں بھی کرتا ہوں انجام پر دیکھ لینا کہ خدا کی تائید اور نصرت کس کے شامل حال ہے جو امر خدا کی طرف سے ہوگا وہ بہر حال غالب ہو کر رہیگا ؛ واللّٰہ غالب علی امرہ۔

ان مختلف الہامات کے فیصلہ کیلئے بھی در اصل یہی معیار ہے کیونکہ ایک طرف تو اہل اسلام الہام کے مدعی ہیں دوسری طرف سکھ وغیرہ بھی پس اگر یہ سب الہامات خدا کیطرف سے سمجھے جائیں تو پھر یہ بھی ماننا پڑیگا کہ خدا بھی بہت سے ہیں کیونکہ اگر وہ سب ایک ہی کا کلام ہے تو آپس میں ایکدوسرے کی ضد کیوں ہیں کہ وہی خدا ایک کو کہتا ہے کہ فلاں شخص سچا ہے اور دوسرے کو کہتا ہے کہ جھوٹا ہے پس ہمیں فیصلہ کی جو آسان ترین راہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک قول ہوتا ہے اور ایک فعل اگر قول میں اختلاف ہے تو اب فعل کی انتظار چاہیئے قول پر اگر فیصلہ کا مدار رکھا جاوے تو اسکی نظیر دوسری جگہہ نکل آتی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ تم کذاب ہو لیکن فعل کو کہاں چھپا ئیں گے اسکی مثال تو ایک سورج کی ہے جسکی رویت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا ہے قول سے مراد ہماری وحی الٰہی ہے اور فعل سے نصرت اور تائیدات الٰہیہ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ فعل کو دکھلاؤ تو یاد رہے کہ اسکا جلدی ظاہر کرنا ہمارا اپنا اختیار نہیں ہے اور کسی نبی کے اختیار میں بھی یہ بات نہیں ہوتی کہ وہ آیات اللہ کو جب چاہے دکھا دیوے ہاں خلق اللہ کبھی اُن کو اس قسم کے اضطراب ضرور ہوتے ہیں اور وہ خواہاں ہوتے ہیں مگر آخر آیات خدا کے ہاتھ میں ہیں اور وہ اپنے مصالحہ سے انکو کھولتا ہے آنحضرت صلعم کو بھی بڑا اضطراب تھا تو خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ تو آسمان پر زینہ لگا کر جا اور انکو نشان لا دے اگر ہم کذاب اور دجال ہیں تو صبر کرو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان یک کاذبا فعلیه کذبه وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم جب سے دنیا قائم ہوئی ہے یہ کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ خدا تعالےٰ نے کاذب کی تائید کر کے سچوں کو شکست دی ہو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں آپکے مقابلہ پر الہام کے مدعی موجود تھے اور وہ آپکو جھوٹا خیال کرتے تھے مسیلمہ کذاب بھی انہی میں تھا اگر قول پر مدار ہوتا تو اشتباہ رہتا۔ مگر آخر فعل الٰہی نے فیصلہ کر دیا دیکھ لو۔ کہ اب کس کے دین کا نقارہ بج رہا ہے کس کا نام روشن ہے جو خدا کیطرف سے ہوتا ہے اوسکو برکت دیجاتی ہے وہ بڑھتا ہے وہ پھلتا اور پھولتا ہے اور اسکے دشمنوں پر اسے فتح پر فتح ملتی ہے لیکن جو خدا کیطرف سے نہیں ہوتا وہ مثل جھاگ کی ہوتا ہے جو کہ بہت جلد نابود ہو جاتا ہے خدا کو کوئی دہوکا نہیں دیسکتا جسکا مدار تقوے پر ہوگا اور جس کے خدا کے ساتھ پاک تعلقات ہونگے اسی کی نصرت ہوگی یہ صرف ہمارے ساتھ ہی نہیں ہے کہ اسوقت اور ملہم ہمیں جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ بلکہ عیسٰے علیہ السلام اور موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو کہ ملہم تھے اور وہ ان نبیوں کی تکذیب کرتے تھے تو اسوقت کے داناؤں نے یہی فیصلہ دیا تھا کہ جو سچا ہوگا اسکا کاروبار بابرکت ہوگا پس اب بجز اسبات کے اور فیصلہ نہیں نظر آتا کہ اگر قول میں پیچیدگی ہے تو فعل کو دیکھو۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے یہ درخواست کہ فعل ظاہر ہو۔ عبث ہے میں تو ایک عاجز بندہ ہوں یہ خدا کا کام ہے کہ جو فعل وہ چاہے ظاہر کردے میں کیا ہوں خود رسول اللہ صلعم نے یہی جواب دیا کہ انما الآیات عند اللّٰہ انما انا بشیر و نذیر۔ انبیاؤں کا کام بازیگروں کیطرح چیٹک دکھانا نہیں ہوتا وہ تو خدا کے پیغامرساں ہوتے ہیں علمی بحث الگ ہے اور الہامی بحث الگ ہے مختصر فیصلہ یہی ہے کہ اگر قول میں تعارض ہے تو فعل خود فیصلہ کر دیگا۔ ایک کچہری کی تحصیلدار گورنمنٹ سے عزت نہیں پا سکتا اور گرفتار کیا جاتا ہے۔ تو مفتری علے اللہ کیسے اسکا محبوب ہو سکتا ہے اور وہ کب اسکی تائید کرسکتا ہے اگر سچے کی عزت بھی ویسی ہو جیسیکہ جھوٹے کی۔ تو پھر دنیا سے امان اٹھ جاویگا۔ پس یاد رکھو کہ قول کے اشتباہ فعل سے ہی دور ہو سکتے ہیں میرے ساتھ جو وعدے خدا کے ہیں وہ ۲۵ - ۲۴ سال پیشتر براہین میں درج ہو چکے ہیں اور بہت سے پورے ہوگئے ہیں جو باقی ہیں چاہیئے تو ان کا انتظار کرو۔ الہام میں دخل شیطانی بھی ہوتا ہے جیسے کہ قرآن شریف سے بھی ظاہر ہے مگر جو شخص شیطان کے اثر کے نیچے ہو اُسے نصرت نہیں ملا کرتی۔ نصرت اسے ہی ملا کرتی ہے جو رحمان کے زیر سایہ ہو۔ ہم اپنی زبان سے کسی کو مفتری نہیں کہتے۔ جبکہ وحی شیطانی بھی ہوتی ہے تو ممکن ہے کہ کسی سادہ لوح کو دہوکا لگا ہو۔ اس لئے ہم فعل الٰہی کی سند پیش کرتے ہیں رسول اللہ صلعم نے بھی یہ پیش کی تھی اور خدا تعالیٰ نے فعل پر بہت مدار رکھا ہے۔ ولو تقول علینا لاخذنا منه بالیمین میں فعل ہی کا ذکر ہے۔ پس جبکہ یہ مسنون طریق ہے تو اس سے کیوں گریز ہے۔ **ہم لوگوں کے سامنے ہیں اور اگر فریب سے کام کر رہے ہیں تو خدا تعالےٰ ایسے عذاب سے ہلاک کریگا کہ لوگوں کو عبرت ہو جاویگی۔ اور اگر یہ خدا کی طرف سے ہے اور ضرور خدا کی طرف سے ہے تو پھر دوسرے لوگ ہلاک ہو جاوینگے ؛**

انڈیا اخبار - یہ ایک اخبار ہے جو کہ انگلستان میں چند انگریزوں کی کوشش سے محض ہندوستان کی خیرخواہی کی غرض سے جاری ہے اس کا مقصد از سرتا پا ہندوستان کی خیرخواہی کرنا ہے۔ ہندوستان میں اسکی اشاعت کیلئے مسٹر گوکھلے نے یہ ذمہ داری لی ہے کہ پانچہزار خریدار اس کے مہیا کئے جاویں اور مسٹر گوپال کرشن دیوحار ایم اے بلا کسی معاوضہ کے اس حوصلہ سے دورہ پر نکلے ہیں کہ صوبجات متحدہ اور پنجاب میں انڈیا اخبار کے کم از کم ۰۰ھ خریدار پیدا کریں ہمنے یہ خبر اس لئے درج کی ہے کہ پیارے ناظرین سے اپیل کریں۔ جس حال میں دنیوی اغراض کی اشاعت کیلئے کفار لوگ اسقدر وسعت حوصلگی سے کام کر رہے ہیں اور اخبارات کیلئے ذمہ داریاں لے رہے ہیں اور اپنے اوقات وقف کر رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے دوست البدر اخبار کیلئے جسکو یا سچائی کی اشد ضرورت ہے اور اشاعت دین کے ذرائع میں سے ہے۔ اپنی ہمتوں کو کفار سے بڑھ چڑھکر اس راہ میں صرف نکریں پھر اسپر خرچہ بھی کچھہ نہیں ہے اگر صرف ایک دھیلا (نیم پیسہ) ہر روز علیحدہ کر لیا جاوے تو سال بھر میں ۱۴ ۲ بنتے ہیں جسمیں ۲ اخبار اور ڈالکر اخبار البدر اور ایک کتاب سالانہ آپکو مل سکتی ہے۔ کیا آپ کوشش کریں گے۔ کہ اس ذریعہ اشاعت کے قیام کے لئے اپنے دوست یا احمدی بھائی سے ایک دھیلا ہر روز جمع کرا کر اُسے یہ اخبار ضرور خرید دیں

قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ

عام طور پر اس آیۃ کے معنے یہ کئے جاتے ہیں کہ ابلیس نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ مجھے قیامت تک مہلت دیجاوے حالانکہ یوم یبعثون کے معنے ہمیشہ قیامت کے ہی نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ حقائق شناس لوگ ہمیشہ اسے مختلف موقعہ اور محل پر لیتے رہتے ہیں۔

صوفی لوگوں کا خیال ہے کہ ایک وقت انسان کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ کہ وہ دلیل یا قوم کے دباؤ کے زور سے اپنے ایمان کو قائم رکھتا ہے اور جونہی کہ اُسے دلیل میں کمزوری معلوم ہوئی یا ایسی مجلس ملی جہاں پر قوم کا دباؤ وغیرہ کوئی نہیں تو معًا اُسکا خیال بدل گیا۔ اور بد عقیدوں اور بدعملیوں کو اختیار کر لیا۔ پھر ایک وقت انسان پر ایسا آتا ہے کہ وہ بدی سے بکلی متنفر ہو جاتا ہے اور جیسے خواہ کتنا ہی بھوکا کیوں نہ ہو لیکن نجاست پر دانت نہیں مارتا ایسے ہی وہ خدا کی نافرمانی کے نزدیک نہیں پھٹکتا۔ یہ عارفانہ حالت ہوتی ہے جسکو بعثت سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ اسکے حاصل ہونے سے پہلے حالت پر ایک موت وارد ہوتی ہے۔

عام علمائے ربانی کے نزدیک بعثت کا لفظ ہوشیاری اور بیداری پر بھی استعمال ہوتا ہے کہ جب انسان نیند اور غفلت سے بیدار ہو تو اس موقعہ پر بھی اسے بولتے ہیں جیسے ہی بلوغ اور عقل کے زمانہ پر یہ لفظ استعمال ہوتا ہے کہ اس سے پیشتر انسان شہوات کا تابع ہوتا ہے اور اُسے کوئی تمیز نہیں ہوتی مگر عاقل اور بالغ ہو کر وہ نیک و بد کی تمیز کرتا ہے اور اسکے مطابق ہر کام کرتا ہے۔ یہ بھی ایک ادنٰی درجہ کی بعثت ہے۔

پس جب تک انسان عرفان کا درجہ حاصل نہیں کرتا یا غفلت کی نیند سے بیدار نہیں ہوتا تب تک اسے مہلت ہوتی ہے کہ وہ وسوسہ اندازی کرے۔ اور جونہی کہ وہ خدا کی کنارِ عاطفت میں آگیا پھر ابلیس کا کوئی وسوسہ کسی قسم کا اس پر نہیں رہتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ کہ جو لوگ عبودیت میں پورے طور پر آجاتے ہیں ان پر پھر کسی قسم کا تسلط نہیں رہتا۔

ایک عاقل اور بالغ انسان پر بھی کسی قسم کا تسلط شیطانی ہرگز نہیں ہوتا۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی نے گردن پکڑ کر کسی سے چوری کرائی ہو یا اسے کنجریوں کی طرف لے گیا ہو۔ ہاں اس سے پیشتر حالت طفولیت اور بچپن میں شیطان کا تابع انسان ہوتا ہے لیکن حالت بلوغت میں وہ ہرگز مجبور نہیں۔ لہٰذا آیۃ کے یہ معنے ہونگے کہ مجھے اس وقت مقررہ تک مہلت دیا جاوے جسپر بارگاہ ایزدی کیطرف [illegible] گیا

اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ کہ تیری مہلت مانگنے پر کوئی نئی بات نہیں ہو سکتی۔ تو تو پہلے ہی سے مہلت دیا گیا ہے۔ یہ معنے اسکے نہیں ہیں کہ خاص وقت ابلیس کو مہلت ملی بلکہ من المنظرین کا کلمہ بتلاتا ہے کہ وہ شروع ہی سے مہلت یافتہ ہے اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت بالغہ نے یہ کبھی نہیں چاہا کہ وہ کسیکو مجبور کرے! از درس قرآن۔

قال اور کلام

سورہ اعراف میں جو ابلیس کا قصہ درج ہے اور جس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ اور ابلیس کے درمیان گفتگو ہوتی رہی اس پر میں نے سوال کیا کہ یہ کلام کسطرح ہوئی تھی جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں سے اکثر لوگوں کو یہ علم نہیں کہ جب کوئی سوال کرے تو اُسپر غور کرے۔ اور دیکھے کہ آیا خود اُسکا سوال درست بھی ہے کہ نہیں۔ جھٹ سائل کے رعب میں آکر اُسکا جواب دینے کی کوشش کیجاتی ہے مثلًا یہی سوال ہے کہ اسمیں ابلیس اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کلام کا ذکر ہے۔ حالانکہ سارے قرآن شریف میں کلام کا لفظ آیا ہی نہیں تھوڑی سی بحث کے بعد یہ امر قرار پایا کہ اُردو زبان اصل میں ناقص ہے جو کہ عربی کلام کے مفہوم کو پورے طور پر ادا نہیں کر سکتی اور پھر آپ نے سوال کا مفہوم سمجھکر جواب کیطرف توجہ کی۔ قال ایک ایسا لفظ ہے جو کہ عربی زبان میں صرف کلام اور مخاطبہ پر ہی نہیں بولا جاتا بلکہ اظہار حالت پر بھی استعمال ہوتا ہے مثلًا ایک ضرب المثل ہے قَالَ الْجِدَارُ لِلْوَتَدِ لِمَ تَشُقُّنِیْ قَالَ سَلْ مَنْ یَدُقُّنِیْ دیوار نے میخ کو کہا تو مجھے کیوں پھاڑتی ہے تو میخ نے کہا کہ آپ اُس سے سوال کریں جو مجھے کوٹتا ہے۔

پس جب کلام کے لفظ کے ساتھ کبھی مصدر تاکید یا وغیرہ کا لفظ نہ ہو یا قرائن نہ ہوں تب تک اس کے معنے کبھی زبان سے کلام کرنے کے نہیں ہوتے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا تکلیمًا کے لفظ نے یہاں اس امر کو صاف کیا ہے کہ ضرور مکالمہ ہی تھا۔

اس امر کے سمجھنے کے لئے کہ کونسا ایسا مقام ہوتا ہے کہ جہاں قال کا لفظ ہو۔ اور اسکے معنے کلام الٰہی کے ہوں۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا اللہ تعالیٰ کا مخاطب کوئی اسکا برگزیدہ اور صاحب فضل شخص ہے کہ نہیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ برگزیدوں سے ہی کلام کرتا ہے شریر اور بدکار اسکے خطاب کے مستحق نہیں ہوتے۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ کَلَّمَ اللّٰهُ یہاں اس امر کی تخصیص ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ رسولوں یا رسول صفت انسانوں سے ہی کلام کرتا ہے۔

مسئلہ تقدیر پر نوٹ

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَا اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ پ ۱۰۔ جب یہ لوگ کچھ بُرا کام کرتے ہیں اور اُسپر کوئی ملامت کنندہ ملامت کرتا ہے۔ تو جواب میں کہا کرتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد بھی اسی طرح کرتے آئے ہیں۔ اس لئے یہ بات فحش نہیں اور بعضے یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا نے ہی ان باتوں کا امر کیا ہے اور اپنے دعوے کے اثبات میں بعض آیات شرارت سے پیش کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اُن کا رد فرماتا ہے۔ کہ خدا کی شان کے تو یہ بات شایاں ہی نہیں کہ وہ فحش کا امر کرے تمکو تو صفات الوہیت کا علم ہی نہیں جو خدا کیطرف ان باتوں کو منسوب کرتے ہو۔ خدا کا امر تو ہمیشہ عدل اور انصاف پر مبنی ہوتا ہے جس میں کسی قسم کے جبر و اکراہ کو دخل نہیں۔

وَلِکُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ

اس آیۃ کے معنے سمجھنے میں لوگوں نے غلطی کھائی ہے عام طور پر اسکے معنے یہ لکھے ہوئے ہیں کہ ہر ایک امت کا ایک وعدہ ہے جب وہ وعدہ آگیا تو انہیں نہ دیر ہو گی ایک گھڑی اور نہ جلدی۔ اسپر اعتراض ہوتا ہے کہ جب عذاب آہی گیا تو [illegible] مگر [illegible] یہ ہیں کہ ہر ایک امت کے لئے ایک میعاد یا وقت نزول کا ہوتا ہے جب وہ وقت آجاتا ہے۔ تو اپنے اوپر سے عذاب کو ایک گھنٹہ بھی پیچھے نہیں کر سکتے۔ اور اسوقت کیا پہلے قبل از وقت نزول آگے بھی نہیں کر سکتے ولا یستقدمون کا عطف اذا جاء [illegible]

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی ... اُولٰٓئِکَ یَنَالُهُمْ نَصِیْبُهُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ

نصیبہم من الکتاب کے معنے کتاب کا وہ حصہ جسمیں لکھا ہے کہ مفتری کو سزا دی جاتی ہے اور وہ ہلاک ہوتا ہے۔ آگے بھی اس کے آگے ساتھ ہی حالت موت کا بیان ہے۔

www.aaiil.org

مراسلات

راسخ الاعتقاد و پختہ یقین غیر مرشد کی سُنتے نہیں

بعض سعید الفطرتوں اور خدا سے ڈرنے والوں نے تو حسن ظن کی بنا پر حضرت اقدس کے دعوے مہدویت و مسیحیت کو قبول کر کے آپ کی بیعت کا فخر حاصل کر لیا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو آپکو صاحب الہام - ولی اللہ - راستباز - ملہم من اللہ مجدد - محدث سب کچھ تسلیم کر کے صرف اتنی ہی بات سے بیعت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ راسخ الاعتقاد اور کامل الیقین وہ شخص ہے جو ایک ہی مرشد پر بس کر کے کسی دوسرے کی تعلیم و تلقین پر ذرا بھی توجہ نہ کرے اور اپنے مرشد کے سوا خواہ اڑتا ہوا جلا آوے خاطر تلے نہ لاوے - غیر مرشد کی قیل و قال پر دھیان دھرنا ایسا ہی ہے جیسا ایک عورت اپنے خاوند کے جیتے جاگتے دوسرے خاوند سے نکاح کر لے - الغرض ایسے ایسے ڈھکوسلے بعض عوام الناس سے سن سنا کر بیعت سے محروم ہو رہے ہیں حالانکہ سب کے سب غیر مرشدی ہی انہوں نے حضرت اقدس کو قبول کر کے آمنا و صدقنا کا نعرہ بلند کیا ہے - اور پیر و مرشد ہادی و رہبر ابھی مرض کی تو دوا ہوتے ہیں کہ انکی فرمانبرداری اور تابعداری اور فرمانبرداری سے انسان کو بھلے برے کی تمیز ہوتی ہے - روحانی انسان اپنے شیطانی آدمی کو تاڑ لینے کی عقل رکھتا ہے - کذب اور کاذبوں کی صحبت سے نفرت اور صدق اور صادقوں کے میل یا ان کی محبت پیدا ہوتی ہے جیسے تو اسلامی فرقوں میں ایک بھی ایسا پیر و مرشد نظر نہیں آتا جو اپنے مریدوں کو یہ تعلیم دیوے کہ جب امام مہدی ہدایت خلق اللہ کیلئے مبعوث اور عیسے خدمت دین کیلئے نازل ہونگا - اور آخری زمانے میں باوجودیکہ دجال کے فتنے اور فساد کا زور شور ہوگا - تو اسے ہرگز ہرگز قبول و منظور نہ کرنا بلکہ گالی گلوچ دیکر ٹھٹھوں میں اڑانا اور خواہ کیسی ہی [illegible] اور سچی تعلیم پیش کرے ایک نہ ماننا - دین اسلام قرآن مجید و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا اور رتبہ بلند کیلئے تن من - دھن سے ہمہ تن مصروف ہو کیسا ہی [illegible] سے مقابلہ بھی کرے تب بھی ہماری اجازت بغیر کسی طرف آنکھ بھی اٹھا کر نہ دیکھنا - ہرگز نہ دیکھنا - بہ ہیں [illegible] باتوں کو چھوڑ کر صرف ایک ہی بات پیش کرونگا [illegible] پیر یا مرشد یا ہادی - رہبر - امام - استاد وغیرہ [illegible] [illegible] - اول تو عام طور پر نظر کریں - کہ [illegible] [illegible] سے شروع کرکے اور مولوی - صوفی - ملا جی سے آغاز کرکے علمے سے اعلٰے روحت اور رکات جہانت تک کا جوہر اور ہنر اور انواع و اقسام کی کاریگری صرف ایک ہی آدمی سیکھ لے اور دوسرے آدمی کیطرف نظر بھر کر دیکھنا بھی اپنے اوپر حرام کر لے - یا ایک لوہار یا نرلعان یا علم موسیقی کا شوقین یا ایک طالب علم ابجد خوانی سے شروع کر کے لیا آیم اے تک صرف ایک ہی استاد سے تعلیم پا سکتا ہے ہرگز نہیں - ہرگز نہیں استاذ من تعلم حرفاً [illegible] سب سے پہلے ماں باپ تھوڑا بہت دین سکھلاتے ہیں پھر محلہ کی مسجد کا ملا - پھر استاد - پھر مختلف لوگوں کی صحبت اور نشست سے کچھ نہ کچھ دین حاصل ہوتا ہے بحکم لا نفرق بین احد من رسلہ (۱) حضرت آدم سے تا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کے سب پیغمبر اور رسول - ہادی اور رہبر اور مرشد ہیں (۲) انکے جانشین خلیفے مومنین کے لئے رہبر اور ہادی اور مرشد ہیں (۳) پھر مجتہدان مذہب حنفیہ (۴) پھر مختلف پیرائے میں جسقدر مقدس لوگوں کے نام گنے اور سنے جاتے ہیں مثلاً پنجتن پاک - دوازدہ امام - چہار [illegible] اصحاب کبار - (۵) صوفیائے کرام کے سلسلوں پر نظر کرو - تو سارے کے سارے پیر مرشد - ہادی رہنما - [illegible] جو کچھ کہو سو ہیں [illegible] انصاف فرمائے کہ کس شخص پیر بنا اور رضا پانا پکڑ [illegible] کا قاعدہ کہاں [illegible] - [illegible] بارگاہ [illegible] واقفان [illegible] راز محبوب - راز داران [illegible] وجود کا علم [illegible] ہے - عاشقان الٰہی [illegible] شرک سے بیزار [illegible] کو سوں بھاگتے [illegible] ہوتے ہیں [illegible] آپ [illegible] لوگوں سے چھڑاتے اور ہٹاتے ہیں - میں [illegible] سمجھکر کان سے کہتا ہوں اور [illegible] [illegible] دلاتا ہوں کہ [illegible] میری [illegible] ہے جس نے سب کے سب پیشوا اور ہادیوں اور پیروں کو ایک [illegible] تسبیح کے دانے اور ایک ہی مسند کے موتی اور ایک ہی کان کے ہیرا پائے [illegible] ان سب کو ہمیشہ اپنی بے سمجھی کے سبب [illegible] - واللہ اگر یہی صوفیائے کرام کے اصطلاحات [illegible] فنا فی الشیخ - فنا فی الرسول - فنا فی اللہ - وحدت [illegible] - وحدت الشہود - [illegible] چشتی فرماتے ہیں - [illegible] روح القدس [illegible] [illegible] عیسیٰ ثانی [illegible] روح قدس [illegible] [illegible] - نہیں کہ مردہ [illegible] کردم

ایک بزرگ فرماتے ہیں ہفصد و ہفتاد قالب دیدہ ام ہمچوں سبزہ بارہا روئیدہ ام) وغیرہ وغیرہ سے واقف اور ماہر نہ ہوتا تو کبھی حضرۃ اقدس مرزا صاحب کو لبیک و چشم قبول و منظور و تسلیم کرنیکا شرف حاصل نہ کر سکتا مجھکو نہایت تعجب اور افسوس آتا ہے ان لوگوں پر جو فقرائے اہل اللہ کے سلسلوں میں برائے نام جکڑے ہوئے ہیں اور ان کے ملفوظات میں بہت سی خلاف شریعت (بزعم خود) و خلاف عقل و نقل باتوں کو تاویلیں کر کر کے مانتے ہیں مگر جب وہی حقایق و معارف صاف اور سیدھے طور پر حل کر کے سہل اور آسان الفاظ میں چشمہ پانیوں میں بہایا جاتا ہے - تو اس سے انکار کرنیکو اپنا فخر اور عزت سمجھتے ہیں برین عقل و ہمت بباید گریست - اگر حضرۃ اقدس مرزا صاحب کو خشک وہابی لوگ جو انسان کو قطعاً انوار و برکات الٰہی اور فیضان باطنی سے بے بہرہ اور بے نصیب اور با وجود مجاہدہ و ریاضت کے بھی محروم اور خالی تصور کر کے اللہ تعالے کو بھی بے انصاف اور بے فیض اور بے رحم خیال کرتے ہیں - نہ مانیں - اور [illegible] جو پروردگار کے فیوض باطنی اور [illegible] روحانی کو صرف [illegible] اور محصور کر کے اللہ تعالے کو الزام لگاتے ہیں قبول نکریں تو کوئی بڑی بات نہیں لیکن طالب الفقرا - خاکپائے اولیاء خواہ وہ کسی سلسلہ کے ملنے والے کیوں نہ ہوں جب وہ [illegible] اور [illegible] اور تقریر و تحریر کو حسن ظن سے یا کسی قسم کے خواب یا الہام یا کشف دلالات نشان آسمانی و آیات و دعا معجزہ - کرامت - خارق عادت کے [illegible] دوسرے [illegible] - [illegible] تعلیمات [illegible] مامور من اللہ موسوم کر کے ان پر فدا اور قربان ہو کر ثنا خوانی اور مدح سرائی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تو حضرت اقدس مرزا صاحب کو باوجود [illegible] [illegible] ایمان دینا اور بلا لینا تو درکنار ان کے مریدوں اور طالبوں سے قطع تعلق کرنے اور [illegible] کی کوشش و سعی کرکے [illegible] [illegible] ہے یہ لوگ اگر [illegible] خدا کے خوف کو دل میں جگہ دیکر حسن ظن سے کام لیں اور [illegible] بزرگوں کی [illegible] عوام بلکہ خواص لوگوں کا انکار [illegible] غور کریں [illegible] [illegible] تو بہت جلد یہ عقدہ حل ہو جاوے اور شوخی و شرارت باز آ کر سیدھے [illegible] راستہ پر آجاویں - دعا - الٰہی تو فی الحقیقت اسلام کی تائید اور حفاظت تیری ہی مہربانی اور فضل و کرم پر موقوف ہے ہمیں وہ عقل اور ہوش عطا کر جس سے تجھکو ہی لازوال اور لاشریک اور واحد اپنی مخلوق سے الگ اور بالاتر سمجھیں اور تیری مخلوق کو تیری صفات و شرکت علم میں مبتلا نہ ہو دیں - عیسیٰ مسیح کی ذات سے جو ابتلا عیسائیوں کو پڑا یا ہے مسلمانوں کو اس سے بال بال بچا - آمین ثم آمین - یا رب العالمین - ....

می - ڈی - رہتاسی

www.aaiil.org

درس قرآن سے کچھ

نوٹ یہ صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کیے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا ہی کوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے

سورہ ھود رکوع نمبر ۵

والی عاد اخاھم ھودا قال یقوم ... الخ | عاد ایک قوم تھی۔ جو بصرہ سے لیکر عدن تک آباد تھی۔ انکی طرف ایک انہی کی قوم کا آدمی ہود علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔ جنہوں نے ان کو خدا کی توحید کی طرف دعوۃ کی انبیاؤں کی زندگی پر جسقدر نظر ڈالو گے۔ تو سب کی ایک ہی مشن نظر آئیگی۔ جس کے لئے وہ مامور ہوتے۔ یعنے اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ۔ یعنے اس ذات جامع جمیع صفات کاملہ کی عبادت کرو۔ جس کا نام اللہ ہے۔ اور اس کے سوائے کوئی اور معبود نہیں ہے۔ رسول کی اطاعت اگر کی جاتی ہے۔ وہ بھی اس لئے۔ کہ وہ اس کی طرف سے ہوتا ہے

ان انتم الا مفترون | یہ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ جسقدر بت پرست لوگ ہوتے ہیں۔ آخر کار ان میں افترا پردازیاں اور جھوٹ ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت جسقدر مشرک لوگ اور سجادہ نشین دیکھو گے سب کو اس مرض میں مبتلا پاؤ گے۔ جسقدر لوگ مزار پرست ہوتے ہیں۔ ان سب کے خیال اور دماغ میں صاحب قبر کی کرامات کی عظمت بیٹھی ہوتی ہے۔ اس لئے جو لوگ گدی اور سجادہ نشین ہوتے ہیں۔ وہ اس صاحب قبر کی کچھ کرامات وغیرہ من گھڑت طیار کرتے ہیں۔ اور چونکہ مختلف مزار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں تفرقہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور پھر تفرقہ سے غیروں کے عیوب تلاش کرنے کی نوبت آتی ہے۔ حتے کہ سچے اسباب اور ان کے سچے نتائج سے محروم رہ جاتے ہیں۔ مثلاً جو لوگ چیچک کے مرض کی دیوی تسلیم کرتے ہیں۔ وہ دوا دارو کی طرف ہرگز توجہ نہ کرینگے۔ اسی لئے سچے نتائج اور سچے اسباب سے محروم رہینگے۔ انہی وجوہات پر حضرۃ ہود نے اس قوم کو مفتری قرار دیا ہے

ویزدکم قوۃ الی قوتکم | چونکہ شرک اور بت پرستی کا نتیجہ تفرقہ تھا۔ اس لئے بتلایا کہ اگر تم سچے واحد خدا کی پرستش کرو گے۔ تو تمہاری اندر قومی وحدت پیدا ہو کر قوت بڑھیگی اور تفرقہ دور ہو جاویگا۔

ما جئتنا ببینۃ | کہ تو ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل تو لایا نہیں یہاں اپنے آپ کو منکر لوگ بہت عاقل قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان کی عقل کی قلعی آگے چلکر کھلتی ہے۔

ان نقول الا اعتراک | ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ تم نے ہمارے بتوں کو ذلیل و خوار کہا ہے۔ اس لئے بعض ہمارے بتا کرنے تیری عقل ماردی ہے۔ جاہیئے غور ہے۔ کہ ہود کو تو بے عقل قرار دیتے ہیں۔ اور خود اس طرح عقلمند بنتے ہیں۔ کہ ایک بے ثبوت اور لغو دلیل پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک نمونہ ہے۔ ان لوگوں کی عقلوں کا جو کہ خدا کے ماموروں کے مقابل پر خود کو عالم خیال کرتے ہیں۔

انی بریٔ مما تشرکون | سے اور نیز اگلی آیت سے ہود علیہ السلام کی قوت ایمانی اور فراست کا پتہ لگتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تمہارے نزدیک کسی ایک بت میں یہ طاقت ہے۔ کہ وہ میری عقل سلب کر دے۔ تو معلوم ہوا کہ اگر سب بت ملکر مجھے تباہ کرنا چاہیں۔ تو ضرور ہی کر داویں۔ تو اب میں سب کو کہتا ہوں۔ کہ میں ان سے بیزار ہوں۔ اور ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ جو کرنا ہے کر لیں اور میں انہیں پر ہی حصر نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کے سوا اور جن جن پر تم کو بھروسہ ہے۔ ان سب کو جمع کر و اور فیکیدونی میرے ساتھ جنگ کرو۔ اور کسی قسم کی مہلت مجھے نہ دو۔ پھر دیکھو۔ کہ تم سب مغلوب اور مقہور ہونگے یا کہ نہیں۔

ما من دابۃ الا ھو اٰخذ ... الخ | ہر ایک کی چوٹی اللہ تعالے کے ہاتھ میں ہے اور میرا رب صراط المستقیم پر ہے۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جو صراط المستقیم پر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال ہو گی۔ اور جو اس پر حملہ کرے گا۔ اللہ تعالے اس کی چوٹی سے پکڑ کر اسے دور پھینکدے گا۔

امرنا | کوئی ہلاکت کی راہ جو خدا پیدا کر دے

نوٹ۔ جزیرہ نمائے عرب کے شمال و مشرق میں عراق کا ملک ہے۔ جہاں پر قوم نوح آباد تھی۔ اور کوفہ سے بصرہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور بصرہ سے لیکر عدن تک قوم عاد کا علاقہ تھا۔ پھر عدن سے لے کر حجاز تک قوم ثمود اور شمال کی طرف قوم لوط تھی۔ انہی مقامون پر بعد ازاں موسے کی قوم رہتی تھی۔ ان بستیوں کا ذکر کرنے سے قرآن کریم کا یہ منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے یہ اقوام اپنے وقت کے ماموروں کے ہاتھ پر مفتوح ہوگئیں۔ ایسے ہی یہ سب مقامات اور اقوام نبی کریم اور آپ کے خلفائے راشدین کے ہاتھوں پر فتح ہونگی۔ چنانچہ خلیفہ اول کے وقت سب مفتوح ہوگئیں۔ اور یہی وہ علاقے تھے۔ جہاں اسلام کے برخلاف لوگ منصوبے وغیرہ کرتے تھے۔

کنز الاخلاق

میں نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا ہے کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیا دیں اور اسے کنز الاخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے۔ کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۵ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ و لا دین لمن لا عھد لہ
جو امانتدار نہیں۔ وہ ایماندار نہیں۔ اور جو اپنی بات پر قائم نہیں۔ وہ دیندار نہیں۔

۶ اذا سرتک حسنتک و ساءتک سیئتک فانت مؤمن
جب نیک کام کرنے سے خوش ہو۔ اور برے کام سے رنجیدہ ہو تو جان لینا چاہیئے۔ کہ وہ ایمان والا ہے

۷ قلت ما الاسلام۔ قال طیب الکلام و اطعام الطعام قلت ما الایمان۔ قال الصبر و السماحۃ قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن۔
احاطہ اسلام میں وہ لوگ داخل ہیں۔ جو نرمی سے بات کرتے ہیں۔ اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور دائرہ ایمان میں وہ لوگ گنے جاتے ہیں۔ کہ جو مصیبت گذر چکی۔ اس میں بیدل ہو کر گھبراتے نہیں۔ اور جو مصیبت سامنے آنے والی ہو۔ اس میں مستقل رہتے ہیں۔ اور سخاوت کرتے ہیں۔ اور تمام مسلمانوں میں افضل وہ ہیں۔ جن کی بات اور ہاتھ سے کسی کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے۔ اور تمام ایمان والوں میں افضل وہ ہیں۔ جن کی عادتیں نیک ہیں۔

www.aaiil.org

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق حالات و خبریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام معہ اہل بیت بحمد اللہ خیریت سے ہیں۔ رسالہ موعودہ دربارہ فتح مقدمات آپ نے تصنیف کرنا شروع فرمادیا ہے۔
بزرگان ملت اور دیگر احباب قادیاں بھی بخیر و عافیت ہیں۔ اور اپنے اپنے خدمات دین میں مصروف ہیں۔
مدرسہ کا جدید انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے امید ہے کہ کمیٹی منتخبہ ہر ایک پہلو سے اسے مکمل کرے گی۔
مولوی محمد احسن صاحب امروہہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ سردی اور شدت طاعون کی اب کوئی حد نہیں رہی ہے اور مثل مخالفین کی مخالفت کے طاعون کی شدت بڑھ رہی ہے سردی کی پانی گھڑوں میں جم جاتا ہے اور نازک پودے سب مارے گئے
ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں طاعون کا دور دورہ پھر شروع ہو گیا ہے کسماؤ میں بہت لوگ مر رہے ہیں کوئی بیمار ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ جانبر نہیں ہوتا۔ یہاں کے قوانین سخت ہیں۔ آمد رفت بالکل ایکدوسری جگہہ کی بند ہے۔ گھر جلا دئے جاتے ہیں۔
وفات۔ عالیجناب ذوالفقار علی خاں صاحب میرٹھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ حاجی رحمان بخش صاحب احمدی فروری کے اول ہفتہ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں تمام احباب ان کے لئے نماز جنازہ اور دعا مغفرت ادا فرماویں
منشی فتح دین صاحب پونڈ کلرک پالم پور تحریر کرتے ہیں کہ انجمن احمدیہ کے یہاں قیام کے لئے ایک واعظ کی ضرورت ہے اگر مولوی محمد حسین صاحب حافظ ڈنگوی ادہر تشریف لادیں تو غنیمت ہے۔
میاں محمد عبداللہ صاحب میڈیکل اسسٹنٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ ماہ مارچ ۱۹۰۵ء میں معہ اپنے دوست بابو سلطان علی صاحب کے چندماہ کی رخصت پر کریچو علاقہ افریقہ سے ہندوستان تشریف لا رہے ہیں
یادگار فتح مقدمات میں احباب روپیہ ارسال فرما رہے ہیں کسی احباب کو اسمیں حصہ لینے سے خالی نہ رہنا چاہئے
حاجی رحمان بخش صاحب مرحوم کی نماز جنازہ ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء کو مسجد اقصےٰ میں ادا کی گئی
عید الضحیٰ - قادیاں میں بروز جمعرات قرار پائی۔
وفات۔ سلطان عمر خان احمدی ساکن موضع کھیسہ اپنی اہلیہ کی وفات مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۵ء کی اطلاع دیکر احمدی احباب سے دعاے مغفرت و نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

غیر مستطیع احباب جلد اطلاع دیں

عالیجناب فضل محمد خان صاحب رئیس ہیگووال اور شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکہ دار کمسریٹ انبالہ نے فتح مقدمات کی خوشی اور یادگار میں ایک ایک اخبار کی قیمت جو کسی غریب بھائی کے نام جاری ہو اپنے ذمہ لی ہے لہذا ایسے احباب جلد اطلاع دیں۔ زیادہ درخواستوں پر قرعہ اندازی کیجاویگی جنکے نام برآمد ہونگے ان کے نام اخبار جاری ہوگا

بزم احمدی

منشی وزیر علی صاحب نے بمبئی سے ایک اخبار بنام پنچ ارسال کیا ہے جس میں کسی خباثت کے فرزند نے بنارس سے ایک آرٹیکل فتح مقدمات کے متعلق دیا ہے اور اپنی خبیث طبیعت کے تقاضا سے اس پر نکتہ چینی کی ہے۔ منشی صاحب موصوف نے چاہا ہے کہ اس کا جواب دیا جاوے۔ ان کو واضح ہو کہ ایسے لا العقل اور جاہل لوگوں کا جواب قرآن شریف نے اعراض سے دیا ہے چنانچہ حکم ہے **واعرض عن الجاھلین**۔ جواب ہمیشہ معقول پسند انسان کو ملتا ہے نہ کہ نقالوں۔ ڈوموں۔ مسخروں اور بھانڈوں کو۔ ان لوگوں کو مخاطب کرنا خود اپنے ہاتھ سے اُن کی عزت کرنا ہے جو کہ گناہ اور ظلم عظیم ہے۔
مکرمی عبداللہ صاحب راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ جب کسی مریض یا حاجتمند کی درخواست دعا کی ہو اور اُسکا مقصد حاصل ہو جایا کرے تو اسے چاہئے کہ کامیابی کی اطلاع دیا کرے تاکہ دعا کنندہ کو اپنی استجابت دعا کی خوشی حاصل ہو نیز وہ چاہتے ہیں کہ راولپنڈی کی احمدی جماعت سے تعارف پیدا ہو۔ اس لئے وہاں کے احباب کو ان سے ملاقات کرنی چاہئے۔
اور اگر وہ خود جناب میر احمد شاہ صاحب کنتف وش راولپنڈی سے ملاقات کریں۔ تو ان کے ذریعہ دیگر احباب احمدی کا پتہ ملجاویگا۔
محمد عمر صاحب صدر مدرس مدرسہ کوٹلہ علاقہ نظام کو واضح ہو۔ کہ قادیانی کارخانجات میں حالی روپیہ نہیں لیا جاسکتا کیونکہ یہاں تو ضرورت اخراجات کی ہے نہ کہ زینت کی اس لئے آپ اُسے انگریزی سکہ سے تبادلہ فرما کر ارسال فرمادیں۔
اشاعت کی طرف میں احباب کو خاص توجہ دلاتا ہوں اور اس کی تائید میں ایک خط آمدہ از بربرا ذیل میں نقل کرتا ہوں۔
السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ میں نے آپکی چھٹی دربارہ تکالیف وجوہات بے قاعدگی اخبار پڑھا بیشک آپکی تنگدستی کی ایک ذریعہ جس سے قوم قائیز المرام ہو سکتی ہے اس عدم توجہی سے خدانخواستہ یہ نہ ثابت ہو کہ ہماری اس قلیل سی جماعت میں اتحاد نہیں۔ خدا نہ کرے کہ کوئی دشمن یا مخالف اس سے یہہ بداثر نتیجہ نکالے۔
بندہ کو آپکی ان تکالیف کا حال پڑھکر سخت افسوس ہوا خداوندکریم آپکو اپنی مرادوں میں کامیاب فرمادے اور اس پودے کی جڑھیں مضبوطی سے لگادے جس پر کوئی مخالف ہوا متاثر نہ ہو سکے۔
بندہ نے مبلغ ۵ روپیہ پہلے ارسال کردئے ہیں اُسکو آپ امدادی روپیہ میں شامل فرمادیں اسکو ہرگز کسی قسم کا چندہ نہ سمجھا جاوے بندہ اس بات کو نہایت خوشی و شرح صدر سے قبول کرتا ہے کہ اخبار کی قیمت ۵ روپیہ ہو جاوے اسطرح کسی کو بوجھ بھی نہ معلوم ہوگا اور آپ کو بھی قدرے امداد ملجائیگی۔

میرا خیال ہے کہ ہمارے عالی حوصلہ و سابق بالخیرات جماعت کا کوئی فرد بھی ایسا نہ ہوگا جو اس دو آنہ کی ایزاد پر کسی قسم کی شکایت کا حرف مُنہ پر لاوے۔ بلکہ امید ہے کہ اس موجودہ مطبع و اخبار کی تکالیف کو مدنظر رکھکر اس قلیل رقم کو بسر و چشم و نہایت خوشی سے قبول فرماویں گے کہ جس سے ان کے سرمایہ میں کسی قسم کا نقصان نہیں اور اس پر ایک بھائی کی امداد۔ بلکہ اپنی ہی امداد ہے ✦ سید جلال ہاسپیٹل اسسٹنٹ بربرا
ناگپور میں احمدی کی نسبت جو استفسار شائع ہوا تھا اسکی نسبت حافظ احمد اللہ صاحب احمدی رائے پور سے اطلاع دیتے ہیں کہ شہر ناگپور انکا مسقط الراس ہے اب وہ ۱۸۸ میل کے فاصلہ پر ہیں لیکن اب ناگپور میں کوئی احمدی انکے خیال میں نہیں ایک احمدی بھائی منشی محمد جعفر صاحب منڈلہ ملک متوسط میں سنفر ہیں لیکن وہ مقام بھی ناگپور سے اسیقدر فاصلہ پر ہے۔ کثرت سے اہل ہنود کی آبادی ہے اور دفاتر کی زبان ہندی ہے جس سے اس ملک کی ذریت پر ایک خطرناک اثر پڑ رہا ہے۔

درخواست دعاء

معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اخبار کے اس حصہ کو بہت مفید پایا ہے چنانچہ اب بلا ناغہ میں اسکے متعلق تحریکیں لکھی جاتی ہیں جنکو میں ذیل میں درج کرونگا لیکن میں اسموقعہ پر یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کی زبانی کئی دفعہ سنا ہے اور شائع بھی کیا ہے کہ انسان کو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ دین کے پہلو کو مقدم رکھنا چاہئے اسکی دعاؤں کا اکثر حصہ دنیاوی آرام اور نفس کی آسائش کیلئے اگر ہوگا تو عنداللہ وہ کوئی قدر والی شے نہ قرار پاویگا جب کہ دین کیلئے بھی ایسے ہی قسم کی فکر اور تڑپ دعا کیلئے نہ ہوگی اسلئے اس پہلو میں بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اقرار کو نباہنا چاہئے

(۱)۔ قادیاں میں حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ اور خاکسار ایڈیٹر اپنی صحت اور حاجات کے لئے دعا کے خواستگار ہیں۔

(۲)۔ نیبی ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب جو کہ اول سمالی لینڈ میں اپنی مہربان گورنمنٹ کیخاطر جانبازی کر رہے تھے اب وہاں سے واپس کر سیالمیر میں مقیم ہیں آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مہم سمالی لینڈ کے حسن خدمات کے صلہ میں جن دیسی افسران فوج کی سفارش ہوئی ہے الحمدللہ اُنمیں عاجز بھی ہے اور سفارش بھی دو تین مرتبہ ہو چکی ہے جس میں آپکو فسٹ کلاس ہاسپیٹل اسسٹنٹ بنادینے پر زور دیا گیا ہے لیکن تاحال نتیجہ ظہور میں نہیں آیا لہذا آپ چاہتے ہیں کہ جملہ بزرگان ملت و احمدی احباب ضرور انکی کامیابی کیلئے دعا فرماویں اور ساتھ ہی سعادت ابدی۔ دینی خدمات کی توفیق اور خاتمہ بالخیر کے لئے دعا کی درخواست ہے بوجہ عدم گنجائش ان کا خط نقل نہیں ہو سکا۔

۳۔ مکرمی عبداللہ صاحب احمدی راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں کہ ۲۷ فروری سے ۲۹ فروری تک انکا ایک کام ہونے والا ہے جسمیں کامیابی کیلئے بارگاہ ایزدی میں دعا کیجاوے میرے ایک دوست بابو علی بخش صاحب کا بچہ بیمار ہے وہ انکیلئے صحت کی دعا احمدی دوستوں سے چاہتے ہیں۔

شیخ محمد یوسف و نصیر احمد صاحبان احمدی انبالہ سے خواستگار ہیں کہ انکے حق میں نیک عمل بجالانیکی توفیق حاصل ہونے کی دعا فرمائی جاوے۔ اور خاتمہ بالخیر ہو شرقی افریقہ میں طاعون پھوٹا ہے احمدی دوستوں اور ہر ایک سعید انسان کی اس سے حفاظت کیلئے دعا طلب کی جاوے۔

بابو فضل الٰہی صاحب و کمیشنر ہزارہ سے چاہتے ہیں کہ انکے لئے وسعت معاش کی دعا کیجاوے تاکہ وہ دل کھولکر اسلامی خدمات میں حصہ حاصل کریں۔

نوٹس۔ احمدی انجمنوں اور احباب کو سلسلہ کے متعلق خبریں دفتر البدر میں ارسال کرنی چاہئیں۔

www.aaiil.org

آخری اطلاع ماہ دسمبر ۱۹۰۴ء میں اخبار کے ہمراہ ایک ایک کارڈ ناظرین کی خدمت میں ان کی رائے خریداری اخبار و قیمت معلوم کرنیکے بارہ میں پیش کیا گیا تھا اگرچہ بہت سے کارڈ دفتر میں وصول ہوگئے ہیں مگر تاہم ایک حصہ ابھی تک وصول نہیں ہوا کارخانہ کی طرف سے ان کے نام اخبار جاری ہے لہذا یہ آخری اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر وہ احباب کارڈ ارسال کرکے اپنی رائے کا اظہار نہ کرینگے تو ان کو بحیثیت ... روپیہ سالانہ کا خریدار جانکر وی پی ارسال ہوگا اس لئے آج کی تاریخ سے ایک ہفتہ کی مہلت دیجاتی ہے اس اثناء میں واجب ہے کہ اخبار کی خریداری یا عدم خریداری سے جلد اطلاع دیویں تاکہ وی پی ان کی ہدایت کے مطابق ارسال ہوں ؛

وی پی کی اطلاع - جن احباب نے ۱۹۰۵ء میں اخبار البدر کی خریداری منظور فرماکر کارخانہ کی عزت افزائی فرمائی ہے ان میں سے بعض تو وہ احباب ہیں جنہوں نے قیمت کی ادائگی کا مہینہ مقرر کر دیا تھا اسلئے ان کے نام اسی ماہ میں وی پی ارسال کیا جاتا ہے لیکن بعض احباب نے کوئی تعین میعاد نہیں کیا۔ صرف یہ لکھدیا تھا کہ قیمت بعد کو ارسال ہوگی ایسے احباب کا انتظار ... ... نہیں ہوا کرتی اس لئے اطلاعاً گذارش ہے - کہ مؤخر الذکر احباب کی خدمت میں وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں وہ وصول فرماکر کارخانہ کی امداد میں سے حصہ لیں - امید ہے کہ معزز ناظرین وی پی کی وصول کے لئے ہمہ تن طیار رہیں گے۔ (خاکسار منیجر)

رعایتی قیمت پر دو کتابیں میرے ایک دوست کتاب عسل مصفےٰ اور تشخیص الامراض فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی اصل قیمت ۵ روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ لیکن اگر کوئی صاحب علاوہ محصولڈاک کے صرف للعہ روپیہ پر خریدنا چاہیں تو جس کی درخواست دفتر البدر میں اول وصول ہوگی اس کے نام وی پی کردیا جاوے گا -

---

مراسلت رسلہ اخویم محمد ظہیر الدین صاحب احمدی اور بابو محمد عظیم صاحب احمدی اسدفعہ بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہوسکے انشاء اللہ آئیندہ نمبر میں درج ہوں گے

ایسے ہی درس قرآن کے متعلق جو شبہات پیش کئے گئے ہیں - ان پر بھی آئیندہ ریمارک انشاء اللہ ہوگا -

تحقیق الادیان وتبلیغ اسلام ناظرین کو یاد ہوگا کہ بھائی مفتی محمد صادق صاحب نے بلاد یورپ و افریقہ میں اسلام و مشن احمدیہ کی تبلیغ کا ایک ذریعہ بذریعہ پرائیوٹ خط وکتابت قایم کیا ہوا ہے اور آپ کی سعی کا یہ نتیجہ ہے کہ مسٹر حسن انڈرس نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل کیا ہے۔ اس ذریعہ کے مفصل حالات البدر کے گذشتہ کسی نمبر میں آپ مطالعہ فرما چکے ہیں چونکہ یہ بھی ایک دینی خدمت ہے اس لئے بعض احباب نے مفتی صاحب کا ہاتھ بٹانا چاہا ہے جو امداد انہوں نے دی ہے دوسرے احباب کی ترغیب اور تحریص کیلئے اسکی رسید ذیل میں درج کیجاتی ہے

رسید زرچندہ

۱ - جناب عبدالکریم صاحب ٹھیکدار ڈومیلی عمر ... ۶ - بابو مرزا عباس علی صاحب لوہاٹ ... ۸
۲ - جناب ... صاحب ... للعہ ... ۷ - بابو محمد الہی صاحب سب ... عمر
۳ - جناب غلام صاحب ... ۸ - میاں عبدالحق صاحب فرزند بابو صاحب ...
۴ - بابو منتخب دین صاحب اوورسیر عمر ... ۹ - سردار محمد ایوب صاحب سالدار ... مشن ...
۵ - بابو خیر الدین صاحب کارڈ کوہاٹ ... ۱۰ - سیٹھ اسمعیل آدم صاحب بمبئی ...

محمد صادق قادیان ۸ فروری ۱۹۰۵ء

رسید زر لغایت ۱۴ جنوری ۱۹۰۵ء

اصلاح - رسید زر مندرجہ نمبر ۴ یکم فروری لغایت ۷ جنوری تھی نہ کہ ۲۲

۱۸ - منشی محمد حسین صاحب چنیوٹی ۱۹۰۵ء ... ۳۳۶ - منشی محمد حسین صاحب ظفروال ...
۱۶ - میاں الہ بخش صاحب اینڈ سنز سوداگر بائیسکل ... ۳۴۴ - ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب ...
۵۸۶ - منشی محمد بخش صاحب کڑیانوالہ ... اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ ۱۹۰۶ء
۵۸۱ - میاں فضل الہی و محمد امین صاحب سوداگران ... ۱۷۱ - چوہدری محمد سرافراز خانصاحب دہلی ...
۹۶ - خانصاحب ابراہیم خان بن ... موسےخاں مرحوم بمبئی
۶۱ - منشی زین الدین صاحب بمبئی ...
۹۳ - بابو عبدالرحمن صاحب بمبئی ... ۵۹۲ - منشی نذر محمد صاحب محرر ... ڈیرہ غازیخاں
۵۵ - میاں رحیم بخش صاحب ٹھیکہ دار چونڈہ ... ۶۵۶ - میاں اعظم صاحب سرگانہ ...
۱۰۱ - منشی نور احمد صاحب کپل ایبٹ آباد ... ۱۱۱ - بابو عطاء الہی صاحب ... موسیٰ ...
۲۴۰ - میاں عبداللہ خانصاحب چک ... ۵۳۷ - میاں عبدالمجید صاحب ... منصل ...
۵۱۴ - مسماۃ جیون بیگم صاحبہ ازملا ... ۲۵۰ - حکیم سرفراز حسین صاحب ... بمد امداد ...
۲۲۹ - مولوی کرم داد صاحب دوالمیال ...

۶۳ - محمد تقی صاحب سرحد ...
۳۲۱ - محمد حسین صاحب دفتر سرکاری وکیل ۱۹۰۵ء ...
۳۴۸ - عبدالغنی صاحب کنجاہ ...
۲۰۰ - ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رعیہ ...
۵۴ - غلام حیدر صاحب ... ۱۹۰۵ء ...
۶۱ - محمد ابراہیم خالصاحب کراچی بمد امداد ...
۲۱۰ - میر احمد شاہ صاحب راولپنڈی ...
۲۹۴ - جلال خانصاحب ... سیالکوٹ ...
۵۵۵ - محمد سلیمان صاحب ... ۱۹۰۵ء ...
۱۳۳ - بابو غلام غوث صاحب ۱۹۰۵ء ...
۴۴ - قاضی رکن الدین صاحب ۱۹۰۵ء ...
۵۸۴ - سید عظیم الدین صاحب وکیل ... ۱۹۰۵ء ...
۲۱۰ - ڈاکٹر خیر الدین صاحب ... سرور ...
۲۷۱ - حاجی رحمن بخش مرحوم ...
۵۹۲ - اسد اللہ شاہ صاحب ... ...
۳۲۵ - مولوی چراغ الدین صاحب ... ...
۵۹۳ - عبدالرحمن صاحب ... ...
۱۷۴ - میاں عبداللہ صاحب پٹواری ... ...
۲۹۰ - وزیر محمد صاحب ... ۱۹۰۵ء ...
۵۹۴ - حسن محمد صاحب کنجاہ ...
۲۷۶ - محمد یحییٰ صاحب ... ۱۹۰۶ء ...
۵۸۴ - عبدالرحمن صاحب ... پور ...
۱۱۴ - میر محمد قاسم صاحب دہلی ...
۲۶۱ - میاں الہ بخش ... ...
۳۶۶ - بابو خیر الدین صاحب کارڈ کوہاٹ ...
۳۵۵ - حکیم محمد امین صاحب جالندہر ...
۵۸۹ - محمد دین صاحب خیاط راولپنڈی ...
۲۱۴ - حکیم محمد قاسم صاحب ... کلرک ...

۵۲۲ - ذوالفقار علی خان صاحب ۱۹۰۵ء ...
۲۰ - شیخ محمد اسمعیل صاحب ... ۱۹۰۵ء ...
۵۸۱ - میر عبدالباقی صاحب ... ۱۹۰۵ء ...
۲۱۹ - محمد بن محمد خنیس صاحب بمبئی ...
۳۲۵ - سید ناصر شاہ صاحب جموں ۱۹۰۵ء ...
۳۹۱ - چراغ دین صاحب پٹواری حلقہ ...
۳۲۵ - بابو محمد صاحب پنشنر لدہیانہ ...
۳۷۶ - محمد حسین صاحب پٹیالہ ...
۳۴۴ - سردار ... شاہ صاحب مالیرکوٹلہ ...
۳۱۳ - منشی عبدالحق صاحب ... ...

انذار

موسم کی موجودہ حالت جسکا چرچا ہر ایک اخبار میں ہے سخت خطرناک آثار بتلاؤں کے ہیں اور خداتعالےٰ اپنے رحم اور کرم سے نوع انسان کو اطلاع دے رہا ہے کہ وہ اصلاح کرلیں سلئے دلوں میں پاک تبدیلیاں کرنی چاہئیں اور خداتعالےٰ سے صلح کرلی جائے۔ تاکہ آنیوالے عذاب سے وہ محفوظ رکھے۔ استغفار۔ لاحول دعا اپنے اور اپنے بھائیوں کیلئے کثرت سے کرنی چاہئے اور مالی اور جانی خیرات میں سبقت کرنی چاہئے

عید الضحیٰ

قادیان میں عید بروز جمعرات ۱۶ فروری کو ہوئی - لاہوری جماعت سے بعض اراکین خصوصیت سے شامل ہوئے - بعد نماز بارش ہوتی رہی -

---

مجموعہ ازالۃ الوسواس

اس کتاب کے مضامین کے اول حصے کا خلاصہ شایع ہوچکا ہے - دوسرے حصہ میں ذیل کے سوالات کا جواب ہے

(۱) - خداتعالےٰ نے تو سب ایمانداروں کا نام مسلمان رکھا ہے جیسے وھو سمّٰکم المسلمین - تو پھر احمدی نام رکھکر تفرقہ کا کیوں موجب ہوئے - اس کا صحیح قرآن سے بتلایا جاوے۔

(۲) - احادیث جو کل مذاہب میں قابل استدلال سمجھی ہوئی ہیں۔ انکا معیار کیا ہے اور کیسے معلوم ہو کہ فلاں مذہب کی حدیث ضرور آنحضرۃ سے ہے

(۳) - آنحضرۃ صلعم اور صحابہ اور اہل اللہ اپنے حسن خاتمہ پر کامل یقین رکھتے تھے یا نہ اگر رکھتے تھے تو قل لا ادری مایفعل بی ولا بکم کا کیا مطلب ہے

(۴) - سورہ والعصر میں ایمان اور عمل صالح وغیرہ کیلئے ایک ہی شخص مامور من اللہ ہوسکتا ہے - یا کل امت محمدیہ -

(۵) فالھمھا فجورھا وتقوٰھا سے کیا مراد ہے +

(۶) - سیف چشتیائی میں گولڑی نے ایک صحیح حدیث سے ایک صحابی کا مع الجسم آسمان پر جانا بعد وفات ثابت کیا ہے اس کا کیا مطلب ہے

کل کتاب کی قیمت ۴ر علاوہ محصولڈاک ہے - اگر مضامین کی خوبی پر نظر کی جاوے - تو مفت ہے - کارخانہ البدر قادیان اور منیر مولوی عبدالرحیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ سے مل سکتی ہے

سب سے اچھی کسوٹی تجربہ ہے

اپنی طرز کا پہلا پرچہ - صلح کل اور متانت کی پالیسی سے اہل ملک کو ترقی کا سیدھا رستہ دکھانیوالا اردو اخبار بڑی تقطیع کے سولہ صفحوں پر ہفتہ وار نہایت ہی خوش خط شایع ہوتا ہے جس کے کاغذ کی عمدگی کیساتھ مضامین کی نفاست قابل دید ہے۔ ہر مذہب اور ہر طبقہ کے بنی نوع آدم کیلئے یکساں نفع رساں ہے خود حاضر ہوکر اپنی تعریف آپ بیان کرنے کا آرزومند ہے صلائے عام ہے کہ ہر شخص جو اخبار بینی کا شایق ہو - ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ صاف الفاظ میں تحریر کرکے منیجر سے ایکماہ کیلئے بالکل مفت جاری کراسکتا ہے اس عرصہ میں اگر پسند آجائے تو قیمت ارسال کرکے زیادہ عرصہ کیلئے جاری رکھا سکتے ہیں ورنہ ایک ماہ بعد خود بخود بند کردیا جائیگا - براہ مہربانی اس صلائے عام کی اطلاع اپنے اردو خوان دوست آشناؤں وغیرہ کے حلقہ میں بھی کردیں ؛

نوٹ - لیکن درخواست ۱۵ مارچ ۱۹۰۵ء تک ڈاک میں ڈالدیں ورنہ اسکے بعد صرف ایک پرچہ ہی مفت بھیجا جاسکیگا ؛

منیجر اردو اخبار لاہور -

چاء — چاء

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں جس میں فی بنڈل ایک ... نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل ... رکھی گئی ہے دکاندار ... خاص عادت ہوسکتی ہے ایک بار منگا کر دیکھئے اور ہمارے پاس علاوہ ... ہوئی چاء ہر قسم کے بنڈل خود ... ... اگر ... نرخ ... مفت ارسال ہوگا

مبارک

آزمایش کرو
اگر عینک نہ چھوٹ جاوے تو قیمت
واپس ؛
سرمہ دانی محصولہ ۶ ماشہ ۱۲ر
سرمہ شافی ... ...

www.aaiil.org

اعلےٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر۔ طلسمی اور حکمی مصفیٔ خون اور مقویات بدن کا مجموعہ۔ ایک بکس چہار جوہر یعنی چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کرکے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور بعد ازاں ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں۔ چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۴ چوب چینی کا جوہر وغیرہ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار۔ پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گنٹھیا۔ خارشت۔ [illegible]۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ خونی بواسیر۔ گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں کو شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کرکے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔ اکسیر حیات یعنی نمک نباتات متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا دافع قبض [illegible] بھوک پیدا کرنے والا۔ اور خون صالح پیدا ...... کرکے از سر نو طاقت بخشنے والا۔ اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کرکے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا [illegible] میں تو الدو تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک بڑی بوتل استعمال کرکے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہئے۔ قیمت فی شیشی [illegible] ایک روپیہ پیکنگ و محصولڈاک [illegible] شیشی ۱۲؎ تین شیشی ۲؎ چار شیشی ۲؎ ۔ ۸ شیشی للعہ۔ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ علاوہ قیمت فی بوتل جسمیں ۱۲۵ خوراک ہیں آٹھ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ محصولڈاک و پیکنگ عہ ہزاروں آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجئے۔ اور فائدہ اٹھائیے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تاپ تلی ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ اور بار بار پاخانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ۔ پیچش۔ اسہال۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گنٹھیا۔ درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت۔ [illegible] جریان یعنی دھاتو پتلی ہو کر بہنا۔ سوداوی امراض مثل آتشک۔ سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت۔ فساد۔ سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری۔ دباؤ گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کیحالتمیں نہایت ہی مفید ہے دل و دماغ کو قوۃ اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرکے انکی اصلی قوۃ اور حرارت کو محفوظ رکھتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک بڑی بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے تو قریب ڈیڑھ سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوۃ یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوۃ ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے۔ طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کرکے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کرکے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارت و حافظہ دو کا [illegible] سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس [illegible] پانچ روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲؎ گنٹھیا کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع۔ کیسی ہی سخت تکلیف وہ گنٹھیا یا وجع المفاصل اور درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲؎۔ آنکھوں کیلئے منی روشنی یعنی سرمہ نور کا [illegible] مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ [illegible]۔ دھند۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پڑبال۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کرکے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵؎۔ دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی و دندان و خوشبودار منجن دانت اور مسوڑھے انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر ان میں کوئی خرابی آئی۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں آتا ہر شخص پر انکی درستی اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے اس منجن کو آپ چند روز لگائیے پھر دیکھئے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو کیسا ہی درد ہو۔ فوراً دفع ہو جائیگا۔ اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے۔ دانتوں کے کمزور ہونے اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و بدبوئے دہن اور منہ کا [illegible] یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵؎۔ علاوہ ازیں آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ریگ مثانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ وغیرہ بہت سی دوائیں [illegible] ہم مفصل بیان نہیں کر سکتے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جسمیں کل دواؤں کا تفصیلی حال معہ طریق استعمال درج ہے۔ خط و کتابت وغیرہ کے وقت آپ اپنا نام پتہ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو۔ تو اس کو بھی لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم۔ میڈیکل ہال۔ مقیم گنج شہر بنارس۔ نوٹ۔ ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ خط لکھ کر فیصلہ [illegible]

[illegible]

کشف المرادرد ظہور کرشن اوتار

[illegible]

بالسموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت جوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرہ کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ دیگر مشک و مروارید لمبی لمبی ادویات مخلوط کرکے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا پھولا۔ دھند غبار [illegible] خونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے۔ ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے۔ المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین [illegible]

[illegible]

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہوگا۔ سونے چاندی کی گولیاں۔

یہ حبوب بسم باسمی اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ باہ میں ازان پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں لاثانی دوائیں ہیں یہ حبوب خاص کر حلق میں اترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل صاحب [illegible] شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

روشنی ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

جاء الحق و زہق الباطل

اے جہاں منتظر خوش باش کہ در دستانش
آن مسیح و دورِ آخر مہدیِ آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر

نمبر ۱۳

جلد ۱

نوٹ: بیعت اشتہار حضرت امام الزمان ... دیا جاتا ہے ...

ومن شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

... مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا مے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

... ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت ...
منکر آن مستحق لعنت است

معجزاتش ...
منکر آن ہم ز دین خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدم ... از ان وشن ...
نزد ما خواست و خسران تباہ

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے وقت ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ - سہ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - سہ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

شرح اجرت اشتہارات

یک بار	یک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	سال	تقسیم صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ربع کالم

ایک بار کے لئے فی سطر ... اجرت علاوہ اخراجات ...

یک بار	یک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	سال	تقسیم صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف کالم

قیمت ... سالانہ ... پیشگی ...

www.aaiil.org

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۱۹ر فروری ۱۹۰۵ء

آج کا دن اپنے شان میں ایک مبارک دن تھا کیونکہ غالباً ۲ ماہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مغرب اور عشا کے درمیان مجلس فرمائی اور جو رسالہ دربارہ فتح مقدمہ حضور تصنیف فرما رہے ہیں اُس کے مجوزہ مضامین کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

اسکے بعد ایک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا۔ مگر وہ عورت کہتی تھی تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دیدے تو بخشدوں۔ خاوند کہتا رہا۔ کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں۔ اب وہ عورت مرگئی ہے۔ خاوند کیا کرے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ اُسے چاہئے کہ اُسکا مہر اُسکے وارثوں کو دیدے۔ اگر اُسکی اولاد ہے تو اولاد اور وارثوں سے ہی شرعی حصہ لے سکتی ہے اور علیٰ ہذالقیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔

لطیفہ۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اثناء گفتگو میں ذکر کیا۔ کہ یہہ ایک لطیف بات ہے کہ جسقدر مجدد گذرے ہیں ان کے نام میں محمد یا احمد کی جزو ضروری ہوتی ہے۔ قسطنطنیہ میں عجیب قسم کے نام لوگوں کے ہوتے ہیں مگر وہ مہدی جس نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا اسکے نام میں بھی محمد کا لفظ تھا۔

معجزات میں افراط و تفریط
موجودہ زمانہ کے حالات پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک گروہ تو معجزات سے قطعی منکر ہے جیسے نیچری اور آریہ وغیرہ انہوں نے تفریط کا پہلو اختیار کیا ہے اور ایک گروہ وہ ہے جو کہ افراط کیطرف چلا گیا ہے جیسے کہ بعض لوگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے معجزات بیان کیا کرتے ہیں کہ ۱۲ برس کی ڈوبی ہوئی کشتی نکالی اور حضرت عزرائیل کے ہاتھ سے آسمان پر جاکر قبض شدہ ارواح چھین لیں۔ در اصل بات یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے معجزہ کی حقیقت کو نہیں سمجھا ہے۔ معجزہ سے مراد فرقان ہے جو حق اور باطل میں تمیز کر کے دکھا وے اور خدا کی ہستی پر شاہد ناطق ہو۔

۲۰ر فروری ۱۹۰۵ء

ھدایت اور ضلالت خدا کے ہاتھ میں ہے
مغرب کی نماز کے بعد حضور علیہ السلام نے عشاء کی نماز سے کچھ پیشتر تشریف لاکر مجلس فرمائی۔ خدا تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا تذکرہ رہا بعض کفار کی حالت پر آپ نے فرمایا۔ کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل انسان کے شامل حال نہ ہو تب تک اُسے ہدایت کی راہ نصیب نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ موت تک کفر ہی پر راضی رہتے ہیں اور کبھی اُنکے دل میں یہ خیال نہیں گذرتا کہ ہم غلطی پر ہیں حتیٰ کہ اسی میں مر جاتے ہیں۔

اِسپر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان فرمایا کہ چند یوم ہوئے ایک دوست بیان کرتے تھے کہ ان کے گاؤں کی آبادی ۴۰۰ باشندوں کی تھی طاعون جو پڑی تو سب کے سب ہلاک ہو گئے صرف ۲۰ شخص بچے۔ اور اُن میں سے بھی صرف ۹ کس تندرست تھے اور باقی کچھ نہ کچھ مریض ہی تھے اور ان ۹ میں انکا ایک چچا بھی تھا انکے دل میں آیا کہ اسقدر عبرتناک حادثہ موت کا چونکہ گاؤں میں گذرا ہے ممکن ہے کہ چچا کا دل رقیق ہوا ہو۔ چلو اسے چلکر تبلیغ کر آویں شاید ھدایت نصیب ہو۔ باوجود اسکے کہ لوگوں نے اس طاعون زدہ گاؤں میں جانے سے روکا مگر تبلیغ حق کے جوش میں وہ چلے گئے اور جاکر اپنے چچا کو اس سلسلہ کی صداقت کی نسبت سمجھایا چچا نے یہ جواب دیا کہ اگر یہ طاعون مرزے کی مخالفت کیوجہ سے ہے تو مجھے خوشی سے اس سے مرجانا قبول ہے بیشک مجھے طاعون ہو انجام یہ ہوا کہ وہ اور اسکا تمام بال بچہ تباہ اور ہلاک ہو گیا مگر مخالفت پر برابر آمادہ رہا اور مرتے دم تک نہ مانا۔

۲۱ر فروری ۱۹۰۵ء

مغرب اور عشاء کے مابین حسب دستور قریب ایک گھنٹہ کے حضور نے مجلس فرمائی۔ اول رسالہ زیر تصنیف کا ذکر رہا۔

فارغ نشینی اچھی نہیں
فرمایا کہ اول بوجہ علالت طبع کے فارغ نشینی رہی ہے اب خدا نے کچھ صحت عطا فرمائی ہے تو قلم میں بھی قوت آگئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ صحت رکھے تو فارغ نشینی اچھی نہیں ہے۔ بندہ اگر خدمت ہی کرتا رہے تو خوب ہے۔

دہریت کا علاج نبوت سے ہے
فرمایا کہ دہریہ پن کو اگر کوئی شے جلا سکتی ہے تو وہ صرف انبیا کا وجود ہے ورنہ عقلی دلائل سے وہاں کچھ نہیں بنتا کیونکہ عقل کی حد سے تو بیشتر ہی گذر کر وہ دہریہ بنتا ہے پھر عقل کی پیش اسکے آگے کب چلتی ہے

خدا نمائی کی ضرورت
فرمایا کہ آجکل خدا نمائی کی بڑی ضرورت ہے در اصل اگر دیکھا جاوے تو خدا کی ہستی سے انکار ہو رہا ہے۔ بہت لوگوں کو یہ خیال ہے کہ کیا ہم خدا کی ہستی کے قائل نہیں ہیں وہ اپنے زعم میں تو سمجھتے ہیں کہ خدا کو وہ مانتے ہیں۔ لیکن ذرا غور سے ایک قدم رکھیں تو اُن کو معلوم ہو کہ وہ درحقیقت قائل نہیں ہیں کیونکہ اور اشیا کے وجود کے قائل ہونے سے جو حرکات اور افعال انسے صادر ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے وجود کے قائل ہونے سے کیوں صادر نہیں ہوتے۔ مثلاً جبکہ وہ سم الفار سے واقف ہے کہ اسکے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے۔ تو وہ اسکے نزدیک نہیں جاتا۔ اور نہیں کھاتا۔ کیونکہ اسے یقین ہے کہ میں اگر کھاؤنگا۔ تو مر جاؤنگا۔ پس اگر خدا کی ہستی پر بھی یقین ہوتا تو وہ اسے مالک خالق اور قادر جانکر نافرمانی کیوں کرتا۔ پس ظاہر ہے کہ بڑا ضروری مسئلہ ہستی باریتعالیٰ کا ہے اور قابل قدر وہی مذہب ہو سکتا ہے۔ جو کہ اسے نئے نئے لباس میں پیش کرتا رہے۔ تاکہ دلوں پر اثر پڑ سکے۔ در اصل یہ مسئلہ ام المسائل ہے اور اسلام اور غیر مذاہب میں ایک فرقان ہے عیسائیوں نے بھی فرقان کا دعوےٰ کیا ہے کہ انجیل نے ایمانداروں کی فلاں فلاں علامت قرار دی ہے مگر اب وہ کسی میں بھی پائی نہیں جاتیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایمان کا نام ونشان نہیں۔ مگر اسلام میں فرقان کی سب علامات موجود ہیں

براہین احمدیہ عہد عتیق ہے
جو براہین احمدیہ کا حصہ چھپ چکا ہے۔ اس پر ذکر چلا۔ فرمایا کہ اس میں خدا کی حکمت تھی۔ ورنہ اگر وہ چاہتا۔ تو اُسے ہم لکھتے ہی رہتے۔ لیکن خدا نے اب اول حصہ کو منقطع کر کے بائبل کے عہد عتیق کیطرح الگ کر دیا ہے۔ کیونکہ جو پیشگوئیاں اس میں درج ہیں۔ وہ اب اس اثناء میں پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو حصہ اسکا طبع ہو گا وہ عہد جدید ہو گا۔ جس میں سابقہ حصہ کے حوالے ہونگے۔ کہ خدا نے یوں فرمایا تھا اور وہ اس طرح پورا ہو گیا۔

سادگی سچائی کی دلیل ہے
براہین میں ہم نے لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح آسمان سے آوینگے اس پر لوگوں نے اعتراض کئے۔ کہ تناقض ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اُسی براہین میں ہم نے تمام الہامات بھی درج کئے ہیں جن میں ہمارا نام مسیح رکھا گیا ہے۔ اور یہ صرف نام ہی نہیں۔ بلکہ جو کام مسیح نے آکر کرنا ہے۔ اس کی نسبت بھی الہامات میری نسبت ہی درج ہیں۔ پس یہ تناقض تو سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر بناوٹ ہوتی۔ تو تناقض نہ جمع کیا جاتا۔ مگر مخفیوں کی نظر انسان کی غلطی پر تو پڑتی ہے۔ اور خدا کے کلام پر جو اس میں درج ہے۔ نہیں پڑتی۔

الہام
کل یا پرسوں آپ کو الہام ہوا۔

اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَدْتُ شَیْئًا

اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْن

ضروری نوٹ

گذشتہ نمبر میں اطلاع دی گئی تھی کہ نمائی ادا نہیں ہوئے ہیں۔ اب پھر دوبارہ یاد دلایا جاتا ہے کہ معزز احباب اس کی وصولی کیلئے تیار رہیں۔ اور انکاری کر کے مختار خانہ کو زیر بار نہ کیا جاوے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ مارچ سے میں نے چاہا ہے اگر اللہ تعالیٰ بھی چاہے کہ اخبار ذیل کی تاریخوں پر ایک ماہ میں چار بار شایع ہو۔ آجتک ایک ماہ میں ۳ بار دیا جاتا رہا ہے اور اس لئے یہ نمبر ترتیب تاریخ کے لحاظ سے بہت دیر سے شایع ہوتا ہے وہ تاریخیں یہہ ہیں

۵-۱۳-۲۱-۲۹

www.aaiil.org

حضرت مسیح موعودؑ کیطرف سے ضروری اشتہار

الوصیت

قال اللہ عزّ وجل۔ قُل مَا یَعبَؤُا بِکُم رَبِّی لَو لَا دُعَاءُکُم

یعنی ان کو کہدے۔ کہ میرا خدا تمہاری پرواکیا رکہتا ہے۔ اگر تم بندگی نکرو اور دعا میں مشغول نہ رہو

دوستو! اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے۔ آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا۔ کہ میں نے آپ سے قریباً نو ماہ پہلے الحکم اور البدر میں جو قادیان سے اخبارین نکلتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اطلاع پاکر یہ وحی الہٰی شایع کرائی تھی۔ کہ **عفت الدیار محلھا و مقامھا** یعنی یہ ملک عذاب الہٰی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہیگی۔ اور نہ عارضی امن کی جگہ۔ یعنی طاعون کی وبا ہر یک جگہ عام طور پر پڑیگی۔ اور سخت پڑیگی۔ دیکھو اخبار الحکم پرچہ مورخہ ۳۱۔ مئی ۱۹۰۴ء نمبر ۱۸ جلد ۸ کالم ۳۔ اور اخبار البدر نمبر ۲۰ و ۲۱ صفحہ ۱۵۔ مورخہ ۲۴۔ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت قریب آگیا ہے۔ میں نے اس وقت جو آدہی رات کے بعد چار بج چکے ہیں۔ بطور کشف دیکھا ہے۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میرے موہنہ پر یہ الہام الٰہی تہا۔ کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ کہ میں بیدار ہو گیا۔ اور اسی وقت جو ابھی کچھ حصہ رات کا باقی ہے۔ مین نے یہ اشتہار لکھنا شروع کیا۔ دوستو! اُٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے۔ اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقویٰ کے اور کوئی کشتی نہین ہے۔ مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے۔ کہ بغیر اس کے کوئی امن نہین۔ اب دُکھ اُٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کر کے اپنا کفارہ آپ دو۔ اور راستی مین محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو۔ اور تقویٰ کی راہ مین پورے زور سے کام کرکے اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ۔ کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے۔ کہ رونے والوں پر اس کا غصہ ختم جاتا ہے مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہین۔ نہ مردوں کی لاشوں کو وہ دیکھ کر۔ وہ خوف کرنے والوں کے سر پر سے عذاب کی پیشگوئی ٹال سکتا ہے۔ جاھل کہتا ہے۔ کہ یہ پیشگوئی کیون ٹل گئی۔ لیکن اگر خدا مین یہ عادت نہ ہوتی۔ کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ اور بکا سے ان بلاؤں کو دور کر دیتا۔ جن کا اُس نے ارادہ کیا ہے۔ یا جن بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کر چکا ہے۔ تو دنیا کبھی کی ہلاک ہو جاتی۔ سو نیکی کرو۔ اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔ خدا تعالےٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو۔ اور اگر یہ نہین۔ تو بیمار کیطرح اُفتان خیزان اس کی رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہونچاؤ۔ اور اگر یہ بھی نہین۔ تو مردہ کی طرح اپنے اُٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کے راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہین۔ اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہین ہو سکتے۔ ایسی حالت بناؤ۔ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو۔ اور ایسے تقوےٰ کی راہ پر قدم مارو۔ کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہون کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ۔ اپنے دلون پر سے ناپاکیون کے زنگ دور کرو۔ بیجا کینوں اور بخلون اور بدزبانیون سے پرہیز کرو۔ اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانا سا بنا دے۔ بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔ عجب بدبخت وہ لوگ ہیں۔ کہ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہین۔ کہ محض زبان کی چالاکیون پر سارا دار و مدار ہو۔ اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو۔ تو ایسے مت بنو۔ عجب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کیطرف ایک نظر بھی اُٹھا کر نہین دیکھتا۔ اور بدبودار تعصب سے دوسرون کو بدزبانی سے پکارتا ہے۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کہلی ہے۔ سو تقوےٰ سے پورا حصہ لو۔ اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو۔ اور دعاؤن مین لگے رہو۔ تا تم پر رحم ہو۔ تم مین سے کون ہے۔ کہ جو بہوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہو سکتا ہے۔ یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے۔ ایسا ہی تم خدا کو راضی نہین کر سکتے۔ جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ۔ اپنے دشمنون کے نفسانی جوشوں کا مقابلہ مت کرو۔ تا تم بھی ایسے ہی نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس اگر وہ تمہین ستاوین۔ اور دُکھ دین۔ یا تمہین جوش دلانے کے لئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ہتک کا طریق اختیار کرین۔ تو تم صبر کرو۔ اور چپ رہو۔ تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے۔ تمہین بدلہ دے۔ یقیناً سمجھو۔ کہ یہ وہ دن آرہے ہین۔ کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہین آئے۔ ایسا ہوا تا وہ پیشگوئیان پوری ہو جاوین۔ جو ابتدا سے نبیون نے کی تھین۔ خدا نے آج سے پچیس ۲۵ برس پہلے طاعون کی خبر مجھکو دی تھی۔ جو براہین احمدیہ مین شایع ہو چکی تھی۔ پھر اس وقت خبر دی۔ جب یہ ملک اس بیماری سے پاک تہا۔ وہ خبر بھی شایع ہو چکی۔ اور پھر طاعون کے اس سخت حملہ کی خبر جو عنقریب ہونے والا ہے۔ یہ اس لئے ہوئی کہ تا لوگ متنبہ ہو جاوین۔ اِن چالاک لوگون کی پیروی مت کرو۔ جن کے دل گندے اور نجاست سے بھرے ہین۔ جو دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے۔ اور آپ اس سے دور ہین۔ خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ کس کی زندگی لعنتی۔ اور کس کی زندگی پاک ہے۔ پس تم ایسی دردناک دعاؤن مین لگ جاؤ۔ گویا مر ہی جاؤ۔ تا دوسری موت سے خدا تمہین بچا دے۔ دنیا کے لئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہین۔ مگر دنیا نہین سمجھتی۔ لیکن کسی دن سمجھیگی۔ دیکھو مین اس وقت اپنا فرض ادا کر چکا ہون۔ اور قبل اس کے کہ تنگی کے دن آوین۔ مین نے اطلاع دیدی ہے۔ اب مین ختم کرتا ہون۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۴ء

اطلاع۔ اور مین نے ان دنوں مین خدا تعالےٰ کے بعض نشانوں اور خاص ہدایتون کے ظاہر کرنے کے لئے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام نصرت الحق ہے۔ وہ قادیان مین چھپ رہی ہے۔ اور صاحبزادہ پیر منظور محمد کو دیدی ہے۔ تا وہی چھاپ کر شایع کرین۔ ہر ایک طالب حق کو اس کا دیکھنا ضروری ہے۔ چاہیئے کہ ان سے قیمتاً طلب کرین

نتیجہ معائینہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

جو کہ ۲۰۔ فروری ۱۹۰۵ء کو ہوا۔

نقشہ تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان جس کا معائینہ ۲۰ فروری ۱۹۰۵ کو کیا گیا

سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ۔ انٹرنس ۱۰۔ چہارم ہائی ۱۲۔ سوم مڈل ۸+۷/۸+۷ دوم مڈل ۱۲/۱۱۔ اول مڈل ۱۳/۱۲ ؛ ۵۹/۵۶ + ۵
پرائمری ڈیپارٹمنٹ پنجم ۱۲/۱۱ چہارم ۱۸ سوم ۱۴/۱۳۔ دوم ۱۱ اول ۲۶/۲۲ ۔ ۸۹ ۔ ۲
مسلمان ۱۴۰۔ سکھ ۱۔ ہندو ۴ ۱۴۵
فیس ماہوار سماعہ ۱۱۔ ترقی ماعہ ۱۱

مین نے بمعہ مولوی محمد اشرف صاحب بی۔ اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع گورداسپور کے اس سکول کا معائینہ کیا۔ سال گذشتہ سے تین لڑکے تعداد مین زیادہ ہین۔ رجسٹر بڑی صفائی اور صحت کے ساتھ رکھے ہوئے ہین اور قوانین مابین مدارس پر پورا عملدرآمد ہے۔ فیسوں کی شرح بورڈ سکولون کی شرح فیس کے نصف سے کچھ زیادہ ہے۔ اور معاف اور نصف معاف طالب علمون کی تعداد اب گھٹا کر قریباً مطابق ضابطہ تعلیم کی ہدایات کے کر دی گئی ہے۔ مدرسہ کی سالانہ آمدنی مین قریباً ماعہ روپیہ آگے سے زیادہ ہے۔ مدرسہ کا سالانہ خرچ للعہ ہوا ہے۔ جس کے مقابل چندون اور عطیون کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ ورزش جسمانی کا بھی آغاز ہو گیا ہے۔ جس کے لئے ایک معلم رکہا گیا ہے (Parallel bars اور Horizontal bars) لگادئے گئے ہین

انتظام تشفی بخش ہے۔ اور لڑکوں کی روش آباد ہے۔ درس کتب دینی کے علاوہ سکیم تعلیم وہی ہے۔ جو سرکاری مدارس مین رائج ہے۔ عملہ مدرسہ قریباً قریباً وہی ہے۔ جو پہلے تہا۔ اور کافی ہے۔ اور استاد خلصے لائق ہین۔ عمارت ضرورت کے مطابق کافی ہے۔ اور ہر طرح کے سامان ضروریہ سے مہیا ہے۔ تعلیم سائنس بسبب آلات کے موجود نہ ہونے کے فی الحال سکیم مدرسہ سے خارج کر دی گئی ہے۔ بورڈنگ ہوس مین ۵۴ لڑکے ہین جن کا انتظام عمدہ اور نگرانی خوب ہوتی ہے۔ سوم مڈل کا امتحان ہیڈ ماسٹر صاحب نے لیا تہا۔ جس مین سات طلباء مین سے چھ طلباء چہارم

بوجہ اخبار نمبر ۷ کے صفحات کی ترتیب اور تھی۔ مگر چونکہ ۲۷ فروری کو حضرت اقدس نے یہ تاکیدی اشتہار شائع کیا۔ اس لئے اس کی اشاعت کو مقدم سمجھ کر وہ صفحہ نکال لئے۔ جو کہ آئندہ نمبر مین انشاء اللہ درسل ہوں گے

درس قرآن کچھ

سورۂ ھود رکوع ۸ نمبر

ہم نے مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھول کر مطالعہ کریئے اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان بذریعہ خط اطلاع دیویں تا کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے۔

والی مدین اخاھم شعیبًا قال یقوم اعبدوا اللہ ... الخ واعظوں کے فرائض پر اگر نظر کیجاوے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ بہت ہی کم ایسے واعظ ہیں جو کہ اپنے فرض منصبی کو خشیۃ اللہ سے بجا لاتے ہیں۔ اکثر حصہ ان کا ایسا ہے۔ جو صرف مسلّم باتوں کو لوگوں کے آگے بیان کر کے ان کو خوش کر دیتا ہے۔ حالانکہ ان باتوں سے لوگوں کو فائدہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ضرورت ہوتی ہے یا بعض واعظوں کو دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ زمانہ قدیم کے علماء مثل ارسطو وغیرہ کے قصے لے بیٹھتے ہیں۔ اور بعض غیر ضروری مسایل بیان کرتے رہتے ہیں۔ جیسے ماں سے بہن سے زنا نہیں کرنا چاہیئے۔ وغیرہ۔ یہ تمام اقسام واعظوں کے اس قسم کے ہیں۔ جو کہ واعظ کی ضرورت اور حالت مخاطب سے بالکل ناواقف ہیں۔ واعظ کا اصل منصب یہ ہے۔ کہ اول وہ مشاہدہ کرے۔ کہ سامعین میں کس بات کی کمی ہے۔ کون کون سے امراض روحانی انہیں لاحق ہیں ... وہ کون کون سے پہلو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ہیں۔ جن کی طرف ان کی توجہ نہیں ہے اور پھر ان کے مطابق وعظ کر کے لوگوں کو ان کی غفلت اور غلطی پر آگاہ کرے۔ جو واعظ محل اور موقع کے لحاظ سے وعظ نہیں کرتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ وہ عند اللہ قابل مواخذہ ہے۔ جیسے غلطی واعظوں میں ہوتی ہے ایسے ہی سامعین میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ کہ وہ سچے اور حقیقی واعظوں پر اس لئے ناراض ہوتے ہیں۔ کہ وہ ان کے محاسن کے ذکر کو ترک کر کے عیوب کا ذکر کیوں کرتے ہیں۔ اور ایک ہی عیب پر کیوں زور دیئے چلے جاتے ہیں۔ سامعین کے اس قسم کے خیالات انکی جہالت پر مبنی ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر انسان کا سارا جسم تندرست ہو۔ لیکن ایک حصہ میں بیماری ہو۔ تو طبیب صرف اسی کا علاج کرے گا۔ اور بار بار اُسے دیکھے گا۔ یہی حال واعظ کا ہوتا ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مختلف لوگ آ کر سوال کرتے تھے۔ کہ یا حضرت سب سے بڑی نیکی کیا ہے۔ تو ہر ایک کو آپ الگ الگ جواب دیا کرتے تھے۔ کسی کو کہا۔ کہ ماں باپ کی خدمت کرو۔ کسی کو جہاد کی نصیحت کی۔ کسی کو مال خرچ کرنے کو کہا۔ ایک کو آپ نے اپنی زبان پکڑ کر کہا۔ کہ اسے قابو میں رکھ۔ ایک کو مغلوب الغضب ہونے سے منع کیا۔ تو اس پر بعض نے اعتراض کیا ہے۔ کہ سوال تو ایک تھا۔ مختلف جواب کیوں دیئے۔ تو بات یہ ہے۔ کہ انبیاء امت کے حکیم ہوتے ہیں۔ وہ جس میں جس خلق کی کمزوری دیکھتے ہیں۔ اس کی تکمیل اور نگہداشت کی ہی تاکید کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگوں کے نیکی کرنے کے اسباب مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی تو قوم اور برادری کے دباؤ سے۔ کوئی آبائی تقلید اور رسم و رواج کی پابندی کوئی کسی حاکم کی خوشنودی وغیرہ کے لئے نیک کام کیا کرتا ہے۔ جو کہ دراصل کوئی خوبی کی بات نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام وہ بات بتلاتے ہیں۔ کہ جس سے طبیعت تو مضائقہ کرے۔ مگر شریعت حکم کرے۔ کہ ایسا کر اور پھر نفس پر زور دیکر اُسے وہ کام کرنا پڑے۔ جو کہ عند اللہ موجب ثواب و برکت ہو۔

مدین ایک شہر مدینہ طیبہ کے شمال مغرب کی طرف تھا۔ وہاں کے نبی حضرت شعیب تھے۔

اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ قوموں میں ایک عام مرض ہوتا ہے۔ کہ خدا کی عبادت اور طاعت سے نفرت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ایک نبی کی اول دعوت یہی ہوتی ہے۔ کہ ... اعبدوا اللہ۔ اللہ کی عبادت کرو۔

ولا تنقصوا المکیال یہ خاص مرض کی طرف توجہ دلائی جو کہ قوم میں پھیل گیا تھا۔ کہ ماپ اور تول میں خیانت کرتے تھے۔

اوفوا المکیال وفاداری سے ماپ پورا ... کرو

بقیت اللہ خیر لکم نیک نیتی اور خدا کی فرمانبرداری سے جو نفع تم کو پہنچے۔ وہ تمہارے لئے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

اصلوتک تامرک یہ ایک ہنسی کا کلمہ ہے۔ جو ان لوگوں نے کہا۔ کہ کان آنکھ۔ ناک وغیرہ تو تیرا وہی ہے۔ جو ہمارا ہے۔ ہاں فرق یہ ہے۔ کہ تو نماز پڑھتا ہے۔ شاید اس سے تجھے یہ وہم ہوا ہے۔ کہ ہمارے باپ دادا کی راہ سے ہٹانا چاہتا ہے تاکہ ہمیں نقصان ہو۔

رزقنی منہ رزقا حسنا شعیب علیہ السلام ان کے وہم کا جواب دیتے ہیں۔ کہ تم جو کہتے ہو۔ کہ اگر ہم ماپ اور تول لوگوں کو پورا دیں اور خیانت نہ کریں۔ تو کام نہیں چلتا۔ دیکھو میں بھی تو رب کا کہا مانتا ہوں اور مجھے تم سے عمدہ روزی ملتی ہے۔ کہ نہیں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ جھوٹ اور فریب کے بجائے کام نہیں چلتا۔ غور کریں۔

وما ارید ان اخالفکم ... الخ میرا یہ ارادہ نہیں۔ کہ تم کو ایسی بات کہوں جس پر میں خود عمل درآمد نہیں کرتا ہوں۔

ان یصیبکم مثل ما اصاب یہاں ان کے معنے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ یا میں مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے آیت کے معنے ہوئے۔ اے قوم میری ساتھ ضد کی وجہ سے تم خدا سے قطع تعلق نہ کرو۔ ایسا نہ ہو۔ یا میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ کہ قوم نوح وغیرہ کیطرح تم پر بھی عذاب ہو۔

ولولا رھطک اگر ہمیں تیری برادری اور قوم کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو ہم تجھے سنگسار کرتے ورنہ تو تو ہم پر کسیطرح بھی کوئی زور نہیں رکھتا

قال یقوم ارھطی اعز علیکم من اللہ ... الخ شعیب نے جواب دیا۔ کہ اے قوم میں تو خدا کا بنتا ہوں اور قوم کی مجھے پرواہ نہیں۔ تم خدا کا لحاظ تو کرتے نہیں اور قوم کا کرتے ہو۔

کنز الاخلاق

میں نے دینی سلوک کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا۔ کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیا دیں۔ اور اُسے کنز الاخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۸ سَأَلَ النَّبِيَّ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ۔

افضل ایمان کا مرتبہ آدمی کو اس وقت ملتا ہے۔ جب خدا واسطے محبت اور خدا واسطے عداوت ہو۔ اور ہر دم اللہ تعالے کا نام زبان پر ہو۔ اور یہ مرتبہ اس حالت میں حاصل ہوتا ہے۔ کہ جب اپنا فائدہ دوسروں کے فائدے میں۔ اور اپنا نقصان دوسروں کے نقصان میں سمجھ کر عمل کرے۔

نوٹ: چونکہ اشتہارات وغیرہ کی کثرت کی خاطر چھپے ہوئے صفحہ اخبار سے کاٹے گئے تھے اس سلسلہ درس قرآن شریف کی ترتیب اس دفعہ بدل گئی ہے۔ رکوع ۶ - ۷ آئندہ نمبروں کے ہمراہ ارسال ہوں گے۔

www.aaiil.org

کیا کوئی انسان آسمان پر جا سکتا ہے؟

مرسلہ عالیجناب محمد عظیم صاحب جو کہ ان کے ایک دوست نے ان کو لکھکر ارسال کیا تھا

اس سوال کی زیادہ واضح صورت جس سے بہت سے لوگ دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں یہ ہے کہ کیا خدا تعالیٰ جو قادر مطلق خدا ہے اسکی قدرت سے یہ بعید ہے کہ وہ کسی انسان کو آسمان پر لیجاوے۔ سو واضح ہو کہ فی الحقیقت یہ سوال صفات الٰہیہ کے متعلق ہے کہ جسکی حقیقت نہ سمجھنے سے دنیا میں طرح طرح کی بد اعتقادیاں اور بُرے عقیدے پھیلے ہوئے ہیں ہر ایک گندے سے گندہ فعل جسکو ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اسکا محرک ہمیشہ ایک بدعقیدہ ہوتا ہے اور یہ بدعقیدہ دراصل ایک جھوٹی صفت اللہ پر عقیدہ رکھنے کا نتیجہ ہوتا ہے سو درحقیقت سچا مذہب اور سچا عقیدہ حقیقی صفات اللہ کے سمجھنے پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس مسئلہ کو نہایت وضاحت اور صفائی کے ساتھ بیان کیا ہے بلکہ اگر صفات اللہ کے مسئلہ کو بخوبی سمجھ لیا جاوے۔ اور اسکو اپنے لئے کلید راہ قرار دیا جاوے تو کوئی دقیق سے دقیق مسئلہ ہمارے راہ میں نہیں آسکتا جو صاف نہ ہو جاوے۔ مسلمانوں میں بہت سی غلط فہمیاں ان صفات کے نہ سمجھنے سے پیدا ہو گئی ہیں۔ مثلاً اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک قرآنی تعلیم صفات الٰہیہ کے متعلق ہے اور ہر ایک امر کو اس کے ماتحت لانے کی کوشش کیجاتی ہے بعض نادانوں نے تو یہاں تک غلو کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور اگر یہ نہ مانا جاوے تو یہ ایک طرح آیت مذکورہ بالا کا بطلان ہے۔ یہ سب باتیں عدم فہم کا نتیجہ ہے حقیقت حال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے صفات دو طرح قرآن کریم سے ظاہر ہوتے ہیں اول تو سو کے قریب اسماء حسنیٰ قرآن کریم نے تجویز کئے ہیں اور ان کے علاوہ بعض سنن الٰہیہ کا ذکر قرآن کریم میں ہے جن سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کیا کرتا ہے اور پھر ساتھ ہی فرمادیا ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔ یعنے جو سنن الٰہیہ ہیں وہ اٹل ہیں اور ہمیشہ اسیطرح واقعہ ہونگی اور ان میں تبدیلی ناممکن ہے پھر بعض تنزیہ افعال وصفات ہیں یعنے جو امور خدا تعالیٰ کے شان کے شایاں نہیں انکو لفظ سبحان کے ساتھ قرآن نے ذکر کر دیا ہے۔ یعنے بعض امور جو خدا تعالیٰ کیطرف منسوب کئے گئے ہیں تو قرآن کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان امور سے پاک ہے یعنے خدا تعالیٰ نے وہ امور پسند ہی نہیں کئے۔ یا اس کی صفات کے شایاں نہیں سو اگر ہم اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کے معنے اسقدر وسیع کریں گے کہ ہم خدا تعالیٰ کیطرف ہر ایک فعل منسوب کریں تو پھر ہمکو ماننا پڑیگا کہ وہ اپنی سنن میں تبدیلی بھی کریگا۔ اور ایسا ہی اور امور بھی اس سے سرزد ہونگے جنسے قرآن نے خدا تعالیٰ کی پاکی ظاہر کی ہے مثلاً قرآن میں یہ آیا ہے کہ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنے ہم کسی قوم کو عذاب نہیں دیتے مگر عذاب سے پہلے رسول بھیجتے ہیں اب کیا خدا تعالیٰ کی قدرت نہیں کہ جب چاہے کسی قوم کو عذاب بھیجکر ہلاک کر دیوے وہ ایسا کر سکتا ہے کہ وہ قادر ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ ہمارا مالک ہے ہم اُسکے بنائے ہوئے ہیں لیکن وہ کیوں ایسا نہیں کرتا اس لئے کہ ایسا پسند نہیں کیا۔ اس نے اپنی سنت یہی مقرر کی ہے کہ عذاب بھیجنے سے پہلے رسول بھیجے۔ یہ سنت اٹل ہے اسلئے جیسے کہ ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ قادر مطلق ہے اور وہ قدرت رکھتا ہے کہ بلا رسول بھیجے عذاب بھی بھیجدے لیکن اس نے ایسا پسند نہیں کیا۔ اس نے اپنی سنت ایسی ہی مقرر کی ہے اور وہ اپنی سنت کے برخلاف نہیں کیا کرتا سو اس اصول پر ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہر ایک فعل پر قادر ہے اور جو چاہے وہ کر سکتا ہے البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ایسے امور نہیں کریگا کہ جسکے متعلق اس نے اپنی ایک سنت قائم کر دی ہے اور وہ سنت صحیح نص قرآن سے ثابت ہے اور ایسا ہی وہ افعال نہیں کریگا کہ جس سے اس نے اپنی پاکی ظاہر کر دی ہے اور ایسا ہی وہ افعال بھی نہیں کریگا جو اس کی صفات کے برخلاف ہیں ان امور کے نہ کرنے سے عدم قدرت ثابت نہیں ہوتی مثلاً اس مسئلہ زیر بحث میں ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس کی قدرت کاملہ سے ہرگز مشکل نہیں کہ وہ انسان کو بجسد عنصری آسمان پر لیجاوے اور ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس امر پر قادر ہے البتہ اگر قرآن سے یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے بنی آدم کے لئے آسمان پر جانا پسند نہیں کیا۔ یا ایسے کرنے سے خدا تعالیٰ نے پاکی ظاہر کی ہے تو پھر ہمارا ایمان یہ ہونا چاہئے کہ باوجود قدرت کاملہ الٰہیہ کے انسان آسمان پر نہیں جا سکتا البتہ اگر قرآن کریم خاموش ہو اور اس معاملہ پر کچھ بھی نہ کہے تو ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایسا کریگا یا اس نے کبھی ایسا کیا۔

خدا تعالیٰ نے انسان کے متعلق جو مختلف نقش اسکی زندگی اس کی ابتداء اس کی پیدائش اس کی معاد کے متعلق قرآن کریم میں کھینچے ہیں وہ قطعی ہیں اور ہر ایک انسان پیا اور ہر ایک بنی آدم پر حاوی ہیں کوئی شخص یا کوئی انسان جو آدم کی اولاد میں ہے۔ وہ ان قواعد سے خالی نہیں اور ان پر ان سنن الٰہیہ کا اطلاق ہو جو قرآن کریم نے انسان اور بنی آدم کے متعلق کھینچدی ہیں۔ مثلاً بنی آدم کے متعلق قرآن کریم ایک موقعہ پر ایسا فرماتا ہے فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَفِيْهَا تُخْرَجُوْنَ یعنے اسی زمین پر بنی آدم نے زندگی بسر کرنی ہے اور اسی ہی زمین میں اس نے مرنا ہے اور اسی زمین میں سے وہ نکالا جاویگا زبان عربی میں واقف لوگ خوب جانتے ہیں کہ فیھا اور منھا کا پہلے ذکر کرنا تخصیص کر دیتا ہے یعنے ایک قسم کے ...... exclusive کے معنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنے تین امور کا جو انسان کے متعلق ذکر کیا ہے ان کو زمین کے ساتھ خاص کر کے

احمدیہ بک ایجنسی

تفسیر القرآن بالقرآن
مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب احمدی ایم کی اسسٹنٹ سرجن لسکنگ آفیسر پٹیالہ۔ اس سلسلہ کے مذاق کی ایک ہی مکمل تفسیر ہے اور غنیمت ہے جسمیں حضرت اقدس کی دعاوی کی نسبت کافی بیان احمدیوں کیلئے دیا گیا ہے

تفسیر سورہ جمعہ
من خطبات حکیم نور الدین صاحب

سیرۃ حضرت مسیح موعود
مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب۔

جلسہ اعظم مذاہب
رپورٹ جلسہ مذاہب جو کہ ۱۸۹۶ء میں بمقام لاہور ہوا اسمیں کل سرگروہان مذاہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی فلاسفی پر حضرت اقدس کا لکچر بھی درج ہے جو کہ سب سے بڑھ چڑھ کر حسب پیشگوئی ثابت ہوا تھا۔

صیان القرآن
منکران احادیث نبوی یعنے فرقہ چکڑالوی کے رد میں ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی۔

عسل مصفّٰی
وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نص۔ حدیث اور عقلی اور نقلی دلائل کی ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدا بخش صاحب ابو العطاء

الفرقان

مجموعہ ازالۃ الوسواس
جس کا ریویو اخبار میں مسلسل چھپ رہا ہے قریب یک صد صفحہ مصنفہ حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔

تحذیر المومنین
سواء السبیل
اعلام الناس
کشف الالتباس
ایقاظ النائمین
موعظہ حسنہ
یہ کتب بھی حضرۃ فاضل امروہی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر ایک نئے پیرائہ کلام میں بحث کی گئی ہے اور قرآن شریف اور احادیث کے جدید نکات اور اسرار بڑی لطافت سے درج ہیں سلطان نور سے ہر ایک خاص ترتی ہوتی ہے اور قیمتوں میں رعایت

سر الشہادتین
سورہ یٰسین کی تفسیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے

قول الصحیح
اردو نظم لاہور کے مشہور شاعر ہدایت احمد صاحب کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام

چٹھی مولویان
بنام حضرت مسیح موعود اور پلیٹ پنجابی کی ایک بے نظیر تصنیف ہے

شہادت القرآن
نور القرآن
اعجاز احمدی
سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب
یہ کتب حضرۃ مسیح موعود کی تصنیف ہیں جنمیں آپکا ایجاد کردہ فن کلام ہی اثبات دعاوی پر تحدیانہ بحثیں اور حقایق اور معارف اور عدوان دین کی دعوت کی گئی ہے قیمت میں بھی رعایت ہے

طب روحانی
یسوعی معجزات کی کل اس سے ملجاتی ہے بلا دوا کے امراض کے علاج کا طریق بتلایا گیا ہے۔ ایک مرحوم احمدی جو کہ اس فن میں صاحب کمال تھا اس کی تصنیف ہے

شہادت آسمانی حصہ اول و دویم
السر المکتوم
رویائے صالحہ
اعجاز احمدی خورد
یہ رسائل جناب منشی محمد اسمعیل صاحب احمدی دہلوی ایڈیٹر رسالہ المنصور کے قلم آزمائی کے نتائج ہیں جنمیں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کے جواب دئیے گئے ہیں اور بھی بکثرت قصہ بزنی روشنی ڈالی گئی ہے دیکھنے پر کھلتی ہے دو نصاریٰ کا کافی صاف ہے

نوٹ۔ احمدیہ بک ایجنسی میں ہر ایک قسم کی اخلاقی اور دینی کتب برائے فروخت کمیشن پر رکھی جاتی ہیں کمیشن کا فیصلہ خط و کتابت سے ہونا چاہئے اور نمونہ کتاب کا ہمراہ آنا چاہئے۔ (منیجر)

اور کسی جگہہ سے قطعاً انکار کر دیا ہے اگر فیہا الحد میں آ تا تو پھر یہ معنے ہو سکتے تھے کہ تم اس جگہ بھی زندگی بسر کرو گے اور کہیں اور بھی کر سکتے ہو لیکن فیہا کے تقدم نے قطعیت کا رنگ دیدیا اور اس آیت نے فیصلہ کر دیا کہ آدم کی اولاد اپنی کل زندگی اسی زمین اور نہ کسی اور جگہہ بسر کرکے اسی زمین ہی میں مریگی اور پھر اسی ہی زمین میں سے انکا حشر ہوگا اب یہ ایک سنت اللہ جو خدا تعالےٰ نے انسان کی زندگی انسان کی موت اور انسان کی بعث بعد الموت کے متعلق ظاہر کی ہے اور وہ قطعی ہے ہم ایمان رکھنے کو طیار ہیں کہ کسی انسان کا کوئی حصہ زندگی قدرت کاملہ کے ماتحت اس زمین سے کہیں اور جگہ بسر ہو لیکن ہم کیوں ایسا ایمان نہیں رکھتے کیونکہ یہ اُس سنت خدا تعالےٰ کے برخلاف ہے جو اس آیۃ شریفہ میں کھلے طور سے ظاہر ہوتی ہے۔ اب اگر زید یا بکر یا عمر انسان ہے اور آدم کی اولاد سے ہے تو پھر وہ اس قاعدہ مذکورہ بالا کے ماتحت آکر اپنی زندگی کا کوئی حصہ اس زمین سے باہر جاکر نہیں گذار سکتا اور نہ وہ یہ کر سکتا ہے کہ کچھ حصہ یہاں رہے اور کچھ حصہ آسمان پر جاکر رہے اور پھر زمین پر آکر بقیۂ زندگی گذارے اور مرے۔ کیونکہ فیہا تحیون نے قطعیت اور خصوصیت کیساتھ فیصلہ کر دیا کہ حیاتی کے دن ابن آدم نے اسی زمین میں اور کہیں اور نہیں ختم کرنے ہیں۔ نادان ہے وہ شخص جو عدم علم و معرفت کے باعث بول اٹھتا ہے کہ فلاں شخص آسمان پر ہے اور یہ قادر مطلق خدا کی قدرت کاملہ سے ہے اس نے خدا تعالےٰ کو وہ امر منسوب کیا جو خدا تعالےٰ نے کرنا پسند نہیں فرمایا۔ وہ بیشک قادر مطلق ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے لیکن اس کی سنت قدیمہ یہی چلی آتی ہے یا دوسرے لفظوں میں اس نے انسان اور بنی آدم کو اس انداز پر بنایا ہے کہ وہ اس زمین میں رہے اور باہر نہ جاوے اس آیت بالا کے مقاصد کا تکرار قرآن کریم نے اور مواقعہ پر بھی کیا ہے اور وہ یہہ ہیں۔ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم

ومنہا نخرجکم تارۃ اخریٰ اس کے علاوہ قرآن کریم ایک اور موقعہ پر قطعاً اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے بہ تقاضائے ربوبیت بنی آدم انسان کو اس زمین کیلئے رکھا ہے اور انسان کو زمین سے جدا کرنا اپنی منشا اور اپنی مشیت کے خلاف بیان کیا ہے اور اس اصول کی تشریح میں خود سنت نبوی ثابت ہے۔

پندرھویں سیپارہ کا شروع سورہ بنی اسرائیل سے ہوتا ہے اور اس سورہ کا شروع معراج سے بھی ہوتا ہے اس سورہ کے نویں رکوع میں ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ ہمارے رسول پاک کے مقابل کفار نے چند امور کا مطالبہ کیا اور یہ آکر کہا۔ کہ ہم تجھپر اور تیرے خدا پر ایمان نہیں لاویں گے جب تک کہ تو ہمکو بعض امور کو نہ دکھلائے مثلاً یہ کہ انہوں نے چاہا کہ نبی کریم اُن کے سامنے زمین سے چشمہ نکالدے یا ایک کھجوروں اور انگوروں کا باغ لگا دے۔ یا آسمان کو اُن پر گرا دے یا خدا تعالےٰ کو اور اُسکے فرشتوں کو مقابل میں ان کے لے آوے یا۔ او ترقی فی السماء (یعنے چڑھ جا تو آسمان میں) ولن نؤمن لرقیک حتیٰ تنزل علینا کتٰبًا نقرؤہ۔ نہ صرف تیرا چڑھ جانا ہی کافی ہے بلکہ چڑھنے کے بعد تو آسمان سے ایک کتاب لیکر اُترے اور وہ ان پر پڑھی جاوے۔ یہ چند مطالبات تھے جو قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ کفار عرب نے ہمارے نبی کریم صلعم سے طلب کئے اور کہا کہ یہ نشانات ہمکو دکھلا دو تو ہم ایمان لاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ان مطالبات کو گن اور پھر خود نبی کریم کو جواب سکھلایا اور وہ یہہ ہے قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرًا رسولا (کہدے رب میرا پاک ہے نہیں ہوں میں مگر آدمی پیغام پہنچانیوالا۔ قرآن کریم نے اور موقعہ بھی بیان کئے ہیں جہاں معجزات اور نشانوں کا مطالبہ رسول اکرم صلعم سے کفار نے کیا۔ لیکن ان موقع پر جو جواب سکھلایا ہے۔ وہ یہ نہیں۔ وہاں صرف یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی

انبیاء سے مطالبہ معجزات کیا گیا۔ لیکن معجزات دیکھکر ان لوگوں کو فائدہ نہ ہوا۔ ایسا ہی اس موقعہ پر بھی نشان دیکھکر یہ لوگ راہ راست پر نہ آویں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ مواقع اس قسم کے ہیں۔ کہ وہ معجزات ایسے طلب کئے گئے ہیں جو نشانات کسی سنن اللہ کے برخلاف نہیں ہوئے یا ان کا دکھایا جانا ممکن تھا۔ لیکن چونکہ ان نشانات کے دکھلانے سے کوئی عملی فائدہ مرتب نہ ہوتا تھا اس لئے اللہ تعالےٰ نے بھی جواب دیا کہ ان نشانات کے دیکھنے کے بعد بھی یہ لوگ بے ایمان ہی رہینگے اس لئے ہم نشان ان کو نہ دکھلاویں گے لیکن ان نشانات کے مطالبہ پر یہ فرمایا۔ کہ سُبْحَانَ رَبِّیْ۔ ان لوگوں کو کہدے کہ وہ جو میرا رب ہے وہ ایسے نشان دکھلانے سے پاک ہے اب قرآن کریم نے لفظ سبحان کا استعمال کیا ہے اور جو قرآن کی طرز کلام سے واقف ہیں وہ خوب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جو امر اپنے شان کے شایاں خدا تعالےٰ نہیں سمجھتا وہاں لفظ سبحان قرآن میں استعمال ہوتا ہے یہاں لفظ رب کا جو قرآن نے استعمال کیا ہے یہ نہیں ہے کہ قل سبحان مالکی یا الٰھی یا خالقی وغیرہ وغیرہ۔ قرآن نے جو لفظ رب استعمال کیا ہے اس سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ جو امور مطالبہ شدہ ہیں اُن کو صفت ربوبیت سے خاص تعلق ہے نہ کسی اور صفت سے اور یہ ہے بھی سچ۔ کیونکہ جن جن امور کا کفار نے مطالبہ کیا تھا۔ یا تو وہ خوراک وغیرہ کے متعلق تھے یا رہائش کے متعلق یا فطرت اور خلقت انسان کے متعلق۔ وہ سب ربوبیت کے ماتحت ہیں۔ اور خاصکر رسول اکرم کا آسمان پر جانا اور پھر آسمان سے کتاب لیکر واپس آنا یہ رسول اکرم کے جسد عنصری کے متعلق تھا۔ کہ جسکی ربوبیت جن جن امور اور اصولوں پر خدا تعالےٰ نے کی تھی ان امور کے برخلاف تھا کہ وہ بجسد عنصری آسمان پر جاسکیں مثلاً خدا ایک انسان کا بھی رب ہے اور ایسا ہی ایک عقاب کا بھی رب ہے جن جن خوراکوں اور ہواؤں اور پانیوں وغیرہ سے خدا تعالےٰ نے ایک عقاب کی ربوبیت کی ہے انکے

سراج الحق حصہ اول — صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی تصنیفات سے ہیں جنمیں حضرت مسیح کی وفات اور مسیح موعود کے دعاوی پر ایک نئے رنگ میں بحث ہے اور حضرت امام حسین رض اور دیگر آئمہ کا نیا تنقیح میں لایا گیا ہے
" حصہ دوئم
" حصہ سوئم
" حصہ چہارم
" حصہ پنجم

وفات مسیح پنجابی نظم۔
پنجابی کامن در نظم برائے مستورات۔

محامد المسیح
حضرت مسیح موعود کی مدح میں کل نظموں کا مجموعہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب۔ ۔/۲

شہادت نامہ
حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب کا بیان پنجابی منظوم۔ زیر طبع

اسلام اور اسکا بانی
یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جو کہ بی اے کورس میں ہے ۔/۳

ابطال الوہیت مسیح
حضرت مولانا نور الدین صاحب کی تصنیف رد نصاریٰ میں۔ زیر طبع

اوعیۂ قرآن کریم مترجم منظوم
من تصنیف قاضی ظہور الدین صاحب اکمل احمدی گولیکی۔ ضلع گوجرات۔ زیر طبع

روی حمائل شریف
عجیب و غریب کارڈ سائز سے بھی چھوٹی۔ عمدہ اور واضح خط ۱۲/ عہ

اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو وقتاً فوقتاً نکلتے رہے۔ زیر طبع
سلاسل الفضائل عربی۔ اردو ۔/۲
سلاسل التعلیم عربی۔ ۔/۱
سیرت النبی۔ ۔/۰
الہامی دعا اسم اعظم۔ ۔/۰

خطبات کریمیہ
مجموعہ خطبات مولوی عبد الکریم صاحب۔ ۔/۴

اختیار الاسلام
کتاب اختیار الاسلام بہت عمدہ اور لطیف ہے اور ہماری امیدوں سے بڑھکر مفید تالیف کی گئی ہے یہہ کتاب نہایت دردمندی اور جانگداز محنت سے تالیف ہوئی ہے امید ہے کہ بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوگی۔ انشاء اللہ۔ عبد الکریم۔ (از قادیان)

چورن اکسیر شکم
نہایت لذیذ اور مفید چورن۔ جس سے پیٹ کی بہت سی بیماریوں کو آرام ہوتا ہے علاوہ معدہ کے امراض سر کو بھی مفید ہے مراق کے مریضوں کو خصوصیت سے نفع بخشتا ہے۔ کمی اشتہا۔ درد شکم۔ نفخ۔ کھٹے ڈکار جلے ہوئے ڈکار۔ بدہضمی۔ اور دیگر شکمی امراض کو اس سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ علاوہ محصولڈاک ۸/

نوٹ۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمن قادیان آئیں ؛

www.aaiil.org

حیرت کی حیرانی

یہ ہے حیرت صاحب کی زبان درازی جس پر اس ناخدا ترس انسان نے بہت زور دیا ہے اب اس کے جواب میں حیرت صاحب ذرا اس ترجمہ کو جسے تم اپنی طرف منسوب کرتے ہو کھولکر سامنے رکھ لو۔ اور جو حوالہ جات میں دیتا ہوں ان کو یکے بعد دیگرے دیکھتے جاؤ۔ صرف ترجمہ کا حوالہ دینے سے تاویلوں کی بہت کچھ گنجائش باقی رہجاتی اسلئے میں نے حاشیہ کے حوالے دئیے ہیں اور حاشیہ قرآن کی بابت آپکا یہ بیان ہے کہ ترجمہ کے ساتھ علیحدہ حاشیہ پر کلام پاک کی تفسیر لکھی گئی ہے۔ اور اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ احادیث صحیحہ سے تفسیر کیجاوے اللہ تعالیٰ نے اس میں کامیاب کیا۔ اور ایسی تفسیر بالحدیث لطیف بامحاورہ آجتک اسلامی دنیا میں نہیں لکھی گئی تفسیر بالحدیث کے متعلق جہانتک ہوسکا کوئی پہلو نہیں چھوڑا ہے۔ محض آپکے اس دعوے کی وجہ بمفصلہ ذیل حوالجات حاشیہ قرآن سے دئیے جاتے ہیں۔

(۱) پارہ ۴ سورہ آل عمران صفحہ ۷۳۔ چونکہ احد کی لڑائی میں مسلمانوں کا بہت نقصان ہوا تھا ستر آدمی شہید ہوئے تھے۔ اسلئے حق جلشانہٗ ان کی تسکین کی غرض سے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ تم سے پہلے اور امتیں بھی گذر چکی ہیں یعنے انبیا علیہ السلام کے متبعین کو اسی قسم کی مصیبتیں پہلے بھی آچکی ہیں مگر آخیر نتیجہ یہی ہوا کہ منکروں کو شکست ہوئی۔ اور مومنوں کو فتح پھر فرماتا ہے کہ اے مسلمانو کچھ اس نقصان کا خیال نہ کرو اگر تم ایمان پر قائم رہوگے۔ تو ہم تمہیں کو غالب رکھیں گے اور پھر وہ کافر بھی تو بچکر صحیح و سالم نہیں گئے۔ ان کا بھی تو نقصان ہوا وہ بھی تو مارے گئے اب فرماتا ہے کہ کبھی کبھی کفار کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا دینے میں ہماری چند مصالح ہیں (۱) کچے اور سچے مسلمانوں کا امتیاز ہو جاوے (۲) بعض مسلمانوں کو شہادت کا رتبہ ملجاوے (۳) اللہ مسلمانوں کو صاف کردے۔ یعنے اگر ان سے گناہ ہوگئے ہوں تو ان کو معاف فرمائے (۴) انبیا کے دشمنوں کو مٹاوے۔ اسلئے کہ خدا کے دوستوں کا جس جگہ خون گرا ایک عجب رنگ ہوا وہاں کے آدمی کیا زمین تک برباد کردی جاتی ہے۔ دیکھو بنی اسرائیل کو انبیاء علیہ السلام کے قتل کرنیکا کیا نتیجہ ملا۔ آنحضرت علیہ السلام کی شہادت نے کفار مکہ پر کیسا غضب ڈھایا۔

نوٹ۔ حیرت صاحب نے اس جگہ عذاب کی جگہ غضب کا اقرار کیا ہے

(۲) پارہ ۱۰ سورہ انفال صفحہ ۲۰۱ کداب آل فرعون۔ کفار بدر کی شکست اور ان کے عذاب دنیوی اور اخروی کے بیان فرمانے کے بعد حق جلشانہٗ نے فرعون کی قوم کا ذکر اسلئے فرمایا۔ کہ ہماری یہ عادت ہمیشہ سے ہے جس قوم کے پاس ہم نے نبی بھیجا اور انہوں نے اس نبی کی پیروی سے انحراف کیا۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ انہیں ہم نے ایسے ہی عذابوں میں مبتلا کیا۔

(۳)۔ پارہ ۱۲ سورہ ہود صفحہ ۲۳۴ **ولئن اخرنا** کافر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے اور آپ انہیں عذاب الہی سے ڈراتے تو وہ نہایت بیباکی سے کہدیتے تھے وہ عذاب کیوں نہیں آتا۔ اسے کون چیز مانع ہے ان کے جواب میں حق سبحانہٗ فرماتا ہے۔ جسدن عذاب آجاویگا پھر یہ اس سے بچ نہ سکینگے۔ اور ان کے مسخرے پن کی سزا ان کو ملجائیگی جس عذاب کے آنیکا اس آیت میں ذکر ہے بعض مفسرین نے اس سے اخروی عذاب مراد لیا ہے۔ اور بعض نے دنیوی عذاب یعنے مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کا قتل ہوجانا جس کا ظہور بوجہ احسن بدر میں ہوا

(۴) صفحہ ۲۵۶۔ آیت **فاستقم**۔ آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کو استقامت کا حکم فرمایا۔ انبیاء سابقین کا ذکر کرکے یہ حکم نہایت حکمت کے ساتھ دیا۔ کہ دیکھو جو نتیجہ ان لوگوں نے استقامت کا پایا۔ وہی تمکو بھی ملیگا۔ اور الحمد للہ کفار پر عذاب الہی نازل ہوا یعنے مسلمانوں کے ہاتھ سے جہنم کو پہونچ گئے اور کچھ جلا وطن کردئے گئے۔

(۵) پارہ ۱۴ سورہ نحل ۲۹۵ صفحہ۔ **الذین تتوفٰہم**۔ جسطرح اگلے کافر سرکشی اور نافرمانی کی بدولت مبتلائے عذاب ہوئے۔ دنیا میں بھی رسوا ہوئے اور آخرت میں بھی عذاب ہوا۔ اسی طرح تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔ مگر وہ کب سنتے تھے بالآخر انہیں بھی وہی روز بد دیکھنا پڑا

(۶) پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ صفحہ ۳۵۱۔ آیت **افلم یھد لہم**۔ اس آیت کے متعلقہ حاشیہ کے علاوہ ترجمہ میں جو اپنی طرف سے خط وحدانی میں لفظ عذاب لکھا ہے وہ قابل غور ہے تم نے حیرت یہ ترجمہ کیا ہے "اور اگر تمہارے پروردگار سے وعدہ نہ ہوچکا ہوتا اور (عذاب کا) ایک وقت معین نہوتا تو بیشک ان لوگوں پر اسیوقت عذاب آلازم تا"

(۷) پارہ ۲۳۔ والصٰفٰت صفحہ ۴۹۶۔ **وان کانوا**۔ اپنے نبی کو تسکین دی اور کفار ناہنجار کو تہدید فرمائی کہ یہ کافر اپنے نبی کی مخالفت کرکے کچھ بھی نہیں کرسکے"۔ ہمارا وعدہ ازل میں سابق ہوچکا ہے کہ کفار کے جنگ میں ہمارے نبی ہی کو غلبہ رہیگا۔ اور یہ کافر عذاب کی جلدی کیوں کرتے ہیں جب عذاب ان پر اتریگا۔ تو پھر ان کے لئے خیریت نہوگی

(۸) پارہ ۲۴۔ الزمر صفحہ ۵۰۷۔ **قل یٰقوم** یہ ایک بہت ہی خوفناک تنبیہہ اور آیندہ آنیوالی مصیبت کی تہدید ہے۔ کہ اے کافرو تمہارا جو جی چاہے کئے جاؤ عنقریب تمہیں معلوم ہوجائیگا کہ عذاب جاودانی کس پر نازل ہوتا ہے یعنے بہت جلد تم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا مگر وہ بدبخت اسپر بھی نہ چونکے اور بمقتضائے وعید الٰہی وہ قہر الٰہی میں آگئے۔ دنیا ہی میں جو ان کی ذلت اور رسوائی ہوئی وہ کیا کم ہے اور آخرت کا عذاب مزید برآں۔

(۹) پارہ ۲۷ سورہ القمر صفحہ ۵۸۲۔ **امت النار کم**
سیہزم الجمع سے دنیوی عذاب کی طرف اشارہ کیا کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے تم کو شکست ہوگی تمہاری جماعت بھاگ جائیگی چنانچہ یہ پیشین گوئی بحمد اللہ باحسن وجوہ ظاہر ہوئی اور جنگ بدر میں باوجود اپنی کثرت و قوت چند ضعیف و ناتوان مسلمانوں کے مقابلہ سے بھاگ گئے ہو۔ بڑے بڑے سرداران کے

سب سے اچھی کسوٹی تجربہ ہے

اپنی طرز کا پہلا پرچہ۔ صلح کل اور متانت کی پالیسی لئے اہل ملک کو ترقی کا سیدھا راستہ دکھانیوالا اردو اخبار بڑی تقطیع کے سولہ صفحوں پر ہفتہ وار نہایت ہی خوش خط شایع ہوتا ہے جس کے کاغذ کی عمدگی کے ساتھ مضامین کی نفاست قابل دید ہے ہر مذہب اور ہر طبقہ کے بنی نوع آدم کیلئے یکساں نفع رساں ہے خود حاضر ہوکر اپنی تعریف آپ بیان کرنے کا آرزومند ہے صلائے عام ہے کہ ہر شخص جو اخبار بینی کا شائق ہو۔ ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ صاف الفاظ میں تحریر کرکے مینجر سے ایکماہ کیلئے بالکل مفت جاری کرا سکتا ہے۔ اس عرصہ میں اگر پسند آجائے تو قیمت ارسال کرکے زیادہ عرصہ کیلئے جاری رکھا سکتے ہیں ورنہ ایک ماہ کے بعد خود بخود بند کردیا جاویگا۔ براہ مہربانی اس صلائے عام کی اطلاع اپنے اردو خوان دوست آشناؤں وغیرہ کے حلقہ میں بھی کردیں۔

نوٹ لیکن درخواست ۱۵ مارچ ۱۹۰۵ء تک ڈاک میں ڈالدیں ورنہ اس کے بعد صرف ایک پرچہ ہی مفت ملسکیگا

مینجر اردو اخبار لاہور

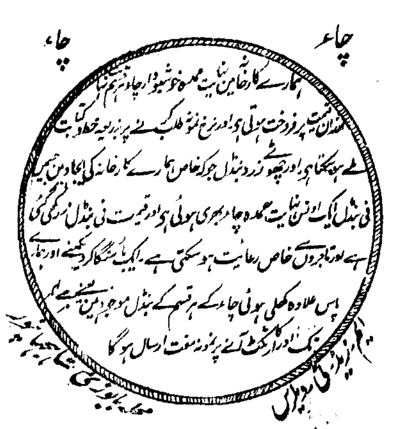

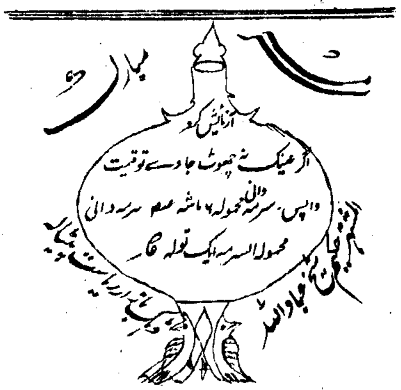

ہارے گئے۔ خوب قتل و غارت ہوئے۔ کیا ان پیشگوئیوں کا صادق ہونا معجزہ نہیں

نوٹ۔ بس جی معلوم شد۔ حال شما بافندگی۔ یہ شکر کرو کہ مسلمان نئے پیدا ہو گئے۔ ورنہ ان پیشگوئیوں پر نکتہ چینیاں کرنے میں ابوجہل کے بھی کان کترتے۔ اور چونکہ بقول خود عالی دماغی تمام جہان کی تمہارے ہی دماغ میں سما کر ختم ہو گئی ہے مغزسے اظہار افتخار ایسی کہتے کہ کسی عیسائی اور آریہ کے باپ کو بھی نہ سوجھتی۔ تمہاری اس طبیعت کا نمونہ ہم نے ۲۳ نومبر کے پرچہ سے دیکھ لیا ہے۔ جہاں حضرت اقدس کی پیشگوئیوں پر تم نے نکتہ چینیاں کی ہیں اسلئے اس بارے میں پوری بحث پڑھنے کے واسطے ہمارے رسالہ کے حصہ دوم کا تھوڑے عرصہ انتظار کرو۔

(۱۰) پارہ ۲۱۔ سورہ عنکبوت صفحہ ۴۲۲۔ آیت **ویستعجلونك بالعذاب** منجملہ بیہودہ گوئیوں کے مشرکین اسلام کی ایک یہ بیہودہ گوئی بھی تھی کہ وہ بطور تحقیر یا بطور مضحکہ یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت آپ عذاب عذاب کا بڑا سبق پڑھتے ہیں ذرا دکھا بھی تو دیجئے کہ عذاب کیونکر نازل ہوتا ہے۔ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ جو قوانین قدرت مقرر ہو چکے ہیں وہ اپنے مقررشدہ وقت پر واقع ہوں گے۔ ذرا چھپے کے نیچے دم تو دیکھو۔ عذاب آئیگا اور دفعۃً آئیگا گھبراتے کیوں ہو اگر نیست و نابود نہ ہو جاؤ۔ تو ہمارا ذمہ۔ **چنانچہ کلام الٰہی کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور تمام عرب کی سرزمین سے ان کا بیج مارا گیا۔**

تلك عشرة كاملة

اب میاں حیرت سنو قبل اسکے کہ میں مزید۔ بیان کروں تمہارے اس مضمون کے وہ الفاظ دوبارہ لکھتا ہوں جنکے ذریعہ سے تم نے حضرت اقدس کو گالیاں دی ہیں اور وہ مفصلہ ذیل ہیں "مرزا صاحب ایسا ہذیان بار ہا بک چکے ہیں۔ مگر حال ہی میں انہوں نے سیالکوٹ میں پھر وہی ہذیان بکا ہے۔ ان الفاظ سے تمام مسلمانوں ہی کی تخفیف اور درشت الفاظ میں توہین نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ فخر دوجہان حضور انور سرور دو عالم کی بھی بے ادبی کی گئی ہے جس کے پڑھنے سے ایک مسلمان کا دل پارہ پارہ ہو جائیگا۔ اور وہ آٹھ آٹھ آنسو روئیگا کہ اس زمانہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو مسلمان ہو کے امت مرحومہ اور نبی معصوم کی خدمت میں ایسی بے ادبی کرتے ہیں اور پھر نجات کے امیدوار رہتے ہیں۔ ان واہیات اور خرافات باتوں کی بنا۔ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی جان پر وہ ظلم آگ چلا کھڑا کیا ہے کہ جسکی کوئی انتہا نہیں ایسے شخص کی نہ تو توبہ قبول ہو سکتی ہے اور نہ ایسا شخص نجات پا سکتا ہے۔ یقیناً اب ہم صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اسلام کے اور اسلام اور حضور انور کے صریح اور تلخ تر دشمنوں میں ہیں اور انکا دشمن ہونا ایسا بدیہی ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اس شخص کی دشمنی کا ثبوت یہ آپ بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگ اپنی غلط فہمی اور شرارت سے اس سلسلہ کو بدنام کرنے کیلئے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں سے بعض آدمی طاعون سے کیوں فوت ہوتے ہیں جیسی بار اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے آنحضرت صلعم کے زمانہ میں کفار پر جو عذاب آیا تھا وہ تلوار کا عذاب تھا حالانکہ وہ آنکے دشمنوں پر تھا لیکن کیا کہہ سکتا ہے کہ صحابہ میں سے بعض شہید نہیں ہوئے۔ اسلئے یہ سچ ہے کہ اس سلسلہ میں بھی بعض لوگ طاعون سے شہید ہوتے ہیں مگر یہ بھی تو دیکھو۔ کہ طاعون کے ذریعہ سے ہمارا نقصان ہوا ہے یا دوسروں کا ...... باقی آئندہ

كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

یہ ایک آیۃ شریف قرآن مجید کی ہے جو کہ سورہ ہود کے رکوع اول میں درس قرآن میں درج البدر ہو چکی ہے اسکی نسبت منشی محمد حسین صاحب مسافر لاہور سے تحریر کرتے ہیں کہ اسے کھولکر بیان کیا جاوے درس قرآن کے حصہ میں اس کا بہت مختصر بیان ہے جس سے پوری تسلی نہیں ہوئی۔

سو واضح ہو کہ اس آیۃ شریف میں صرف لفظ **عرش** اور لفظ **ماء** پر کہ جس کی نسبت طبائع میں شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں اور بڑی وجہ میرے خیال میں ان شکوک کی اصل میں **عرش** کی حقیقت اور کیفیت سے ناواقفیت ہے اور اگرچہ اسپر مختلف تصانیف میں بہت بحث ہو چکی ہے لیکن تاہم افادہ ناظرین کیلئے اُسے تکرارًا درج کر دیا جاتا ہے۔

رموز اور اسرار الٰہی سے ناآشنا لوگوں نے عرش کے معنے تخت کے کئے ہیں۔ اور جب خدا تعالےٰ قرآن شریف میں اپنی ذات پاک کی نسبت **ثمّ استوی علی العرش** فرماتا ہے تو وہ اس کے یہ معنے سمجھتے ہیں کہ جیسے کوئی بادشاہ اپنے مادی دنیاوی کاموں سے فارغ ہو کر آرام اور استراحت کی غرض سے اپنے تخت پر جا بیٹھتا ہے۔ ویسے ہی خدا بھی تخت پر جلوہ گر ہوتا ہے اور اسطرح سے اُن کے ذہن عرش کو اور خدا تعالےٰ کی ذات پاک کی نسبت تجسم کو روا رکھتے ہیں جو کہ ظلم عظیم ہے نادان آریہ جنکو الٰہیات اور روحانیات سے کسی قسم کا مس نہیں اور ان کی نظر کلام کی باریک در باریک دقائق اور معارف تک پہونچنے سے قاصر ہے اُنہوں نے بھی اس لفظ کے مفہوم میں سخت ٹھوکر کھائی ہے اور اسی بنا پر اعتراضات کئے ہیں۔ لیکن افسوس سے کہا جاتا ہے کہ باوجود اپنے اس زعم کے کہ ہر ایک سچ بات کو وہ قبول کرینگے جب اس کی حقیقت کو کھول کھول کر واضح طور پر بیان کیا گیا۔ تو اُن میں سے ایک نے بھی اُسے تسلیم نہ کیا۔ اور بجائے حق کے قبول کرنے کے انہوں نے اپنا یہ شیوہ قرار دیا ہے کہ صرف اعتراض ہی کی بار بار تکرار کیا کرے۔ حالانکہ انصاف کا یہ تقاضا تھا کہ جب عرش پر اول اعتراض کیا گیا تھا۔ تو جو اس کا جواب اور حقیقت بتلائی گئی تھی اس میں کسی قسم کا سقم بتلایا جاتا۔ اور یہ ثابت کیا جاتا کہ عرش کے اس مفہوم میں مجیب نے فلاں فلاں امر کو تو ثابت کر دیا ہے اور فلاں امر قابل ثبوت ہے۔ مگر یہ تو وہ کرے جسے حق اور راستی سے پیار ہو۔ جن کا شیوہ ہی عیب جینی اور ہنر کو بھی عیب قرار دینا ہے ان کو اس نیک اصول کی پابندی سے کیا فائدہ۔

بہرحال اس آیت کریمہ میں ایک تو اصل **عرش** پر بحث ہے پھر **ماء** کی بحث ہے جس کے معنے رقیق سیال مادہ کے ہیں جس میں ہمیں دکھانا پڑیگا کہ یہ مخصوص زمین اپنی موجودہ شکل سے پہلے ایک رقیق سیال مادہ تھا۔ اور خدا کی تجلی اس پر جلوہ گری کر رہی تھی۔ علاوہ اس بحث کے اسمیں ایک اور روحانی لطیفہ ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کا تعلق جسم کی نسبت روح سے زیادہ ہے۔ جسے انشاء اللہ آئندہ نمبروں میں اسی ترتیب سے بیان کریں گے۔ کہ روحانی معنے میں **کان عرشہ علی الماء** سے کیا مراد ہے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی انجمن کا تقرر منشی ابو عبد العزیز صاحب دہلی سے اطلاع دیتے ہیں کہ اب وہاں باقاعدہ طور پر انجمن قائم ہوئی ہے منشی محمد اسمٰعیل صاحب ایڈیٹر رسالہ المتصور و مصنف شہادۃ آسمانی وغیرہ سیکرٹری اور میر قاسم علی صاحب خزانچی مقرر ہوئے ہیں۔ اس سے پیشتر جمعہ نہیں ہوتا تھا مگر اب باقاعدہ طور پر میر صاحب موصوف کے مکان پر ہوتا ہے۔ ہر ماہ کے آخری آیتوار کو ایک خاص میٹنگ ہوا کریگی۔ تاکہ جو لوگ جمعہ میں شامل نہ ہو سکیں وہ اسمیں شامل ہو جایا کریں۔ اور یہ اول موقعہ تھا۔ کہ عید کی نمازیں احمدی جماعت وہاں نے الگ ادا کیں۔ عید الفطر میں صرف ۳ اصحاب شامل تھے مگر عید الضحیٰ میں پندرہ نمازی تھے۔ نماز کے بعد چندہ مختلف مدوں کا جمع کیا گیا۔ منشی صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں کہ احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ انجمن احمدیہ دہلی کے قیام اور اسمیں برکت کیلئے دعا فرماویں۔

میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے بلاد اور امصار میں بھی جہاں اس قسم کی باقاعدہ انجمن قائم نہیں ہے ہمارے جوشیلے بھائی اسی قسم کی انجمنیں باقاعدہ مقرر کر کے قومی وحدت اور اتفاق کا ثبوت دینگے انجمنوں کے مشترکہ مشوروں اور چندوں سے سلسلہ کو بہت امداد ملتی ہے مجھے اس امر کی کمال خوشی ہوتی ہے کہ منشی اور مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھ کی تحریک اب عملی رنگ اختیار کرتی جاتی ہے۔

قادیان آنیوالوں کی سہولت اکثر احباب جو کہ قادیان آتے اور بعض اوقات اہل و عیال بھی ہمراہ لاتے ہیں انکو یہاں مکان کی تکلیف ہوتی ہے ایسے احباب کی سہولیت کا اسطرح سے انتظام ہو گیا ہے کہ ابو سعید عرب صاحب رنگونی ثم قادیانی نے ایسے اصحاب کے لیئے ایک حویلی کے کرایہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو صاحب اپنی راحت اور آرام کو مدنظر رکھکر کوئی سکونتی مکان چند روزہ رہائش کیلئے قادیان میں چاہیں وہ عرب صاحب موصوف سے خط و کتابت کریں مکان عمدہ ڈھائی منزل پختہ عمارت اور وسیع ہے۔

معائینہ مدرسہ ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء کو عالیجناب رائے کشور صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائینہ فرمایا۔

وفات۔ محبی منشی نواب الدین نائب سررشتہ دار الوالی کی ہمشیرہ جو کہ احمدی جماعت میں داخل تھیں ۵ ماہ فروری ۱۹۰۵ء کو انتقال فرما گئی ہیں۔ منشی صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں کہ جملہ احباب احمدیہ نماز جنازہ ادا فرما کر مرحومہ کے حق میں دعائے مغفرت چاہیں **انا للہ وانا الیہ راجعون**

اور میاں الہ داد خانصاحب موضع محلانوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر لکھتے ہیں کہ حکیم غلام علی صاحب عالم فاضل و حکیم حاذق احمدی مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۰۵ء بروز یکشنبہ اس دار فانی سے انتقال فرما گئے ہیں لہذا تمیع احباب سلسلہ عالیہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ حکیم صاحب موصوف کا نماز جنازہ ادا فرما کر مرحوم کیلئے دعائے مغفرت چاہیں۔ اور ان کے پسماندگان کے حق میں بھی دعائے خیر کریں۔

www.aaiil.org

(۴۶) رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ پ - ع

اے میرے رب میں پناہ ہوں مانگتا — مجھکو شیطانی وساوس سے بچا
نیکیوں پر دل میرا مائل رہے — اور بدی سے نفرت کامل رہے
اں حفاظت میں مجھے لے لے تو — اور شیطانوں کو رکھ اس دل سے دور
یہ نہ ڈالیں خلق میں آ کر بگاڑ — اور نہ نخلِ اتقا کو دیں اکھاڑ

(۴۷) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ پ ع

ربنا ایمان دل سے لائے ہیں — طالبِ غفران ہوکر آئے ہیں
بخشدے رحمت سے اپنے سب قصور — اور رحمانی صفت کا کر ظہور
تو ہے بہتر رحم کرنیوالوں کا — ہاں مداوا ہم سی خستہ حالوں کا

(۴۸) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ پ - ع -

رحم کر اور بخشدے اے میری رب — تیری رحمت کے ہیں حاجتمند سب
مغفرت تیری کے ہیں طالب تمام — رحم کرنیوالا ہے تو لا کلام

(۴۹) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۝ پ - ع -

ربنا ہم کو دکھا راہِ صواب — تا نہ ہونے پائے دوزخ کا عذاب
جو گناہ ہم سے ہوا ہے بخشدے — اور دوزخ کو ہٹائے رکھ پرے
اس جہاں میں بھی جہنم ہیں کئی — رکھ مجھے محفوظ دائم ان سے بھی

(۳۲) رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ
الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ
تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ
عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ
اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ
وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ
اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ پ ع

ربنا اس شہر کو مامن بنا — ہر طرح کے شر سے اسکو بچا
اور مجھکو نیز میری نسل کو — فضل سے اپنے کرا ایسا نیک خو
وہ پرستش سے بتوں کی ہو نفور — بندگی میں تیری حاصل ہو سرور
بت نہ یہ جو ظاہراً ہیں دیکھتے — بلکہ وہ بھی دل کے اندر جو بنے
خواہشوں کے یا کسی تعظیم کے — الغرض جن سے کہ مشرک ہوں تیرے
سب سے تو ان کو بچا پروردگار — تیری بخشش کے ہیں سب امیدوار
اور جو کرتا ہے میری پیروی — میرے دعدہ میں ہیں شامل بس وہی
لیک جو مجھ سے کنارہ کش ہوا — وہ ہلاکت کے جہنم میں پڑا
ہاں مگر رحمت سے تیری ہے رجا — بخش دیگا اسکو بھی تو برملا
ربنا تو خوب ہے یہ جانتا — ہیں بنے کچھ اولاد اپنی دی بسا

www.aaiil.org

ایسے وادی ہیں جہاں کھیتی نہیں	اور نظر سبزی کہیں آتی نہیں
ہاں مگر دل میں میرے ہے یقیں	ربنا نصرت تری ہوگی قریں
تیرے گھر کے پاس آبیٹھا ہوں میں	ہمرہ اولاد یاں بستا ہوں میں
ربنا تیری نمازیں ہم پڑھیں	اور مدارج میں رفیق اپنے بڑھیں
ہاں دلوں کو کردے مائل اسطرف	وہ رکھیں اس کعبہ کی جانب شغف
ذکر سے داغ گنہ دھوتے رہیں	جمع انساں اسجگہ ہوتے رہیں
وہ ترے مرسل کا آدیکھیں مقام	اور اٹھائیں فایدے یاں خاص و عام
ما سوا اسکے وہ لے آئیں ثمر	اور یہ بیٹھے بٹھائے کھائیں گھر
ربنا واقف ہے تو ہر راز سے	جو چھپائے ہم نے جو ظاہر کئے
خالق ارض و سما پر کوئی چیز	چھپ نہیں سکتی یہی سب کو تمیز
بس میری ساری مرادیں پوری کر	تجھکو کل حالت کی ہے سب کچھ خبر
شکر حق جس نے کئے مجھکو عطا	اس بڑھاپے میں دو بیٹے باحیا
بیٹے جن پر ناز کل خلقت کرے	یعنے اسمٰعیل اور اسحٰق سے
ان میں برکت دے الٰہی بے شمار	ان سے پیدا ہوں رسول کامگار
اس میں کیا شک ہے میرا پروردگار	سنتا ہے ساری دعائیں بار بار
جو مناسب ہو وہ کرتا ہے قبول	مطلب ہر اہل حاجت ہو حصول
اے میرے رب مجھکو ایسا تو بنا	میں ہوں پابند نماز باصفا
اور میری اولاد بھی کل ایسی ہو	وہ نمازیں بس تیری ہی پڑھتی ہو
ربنا یہ سب دعائیں کر قبول	اور مرے مطلب ہوں سارے ہی حصول
ربنا اپنی حفاظت میں مجھے	اور سب ایمانداروں کو تو لے
خاصکر والد کو میرے اے کریم	بخش دیجے مغفرت تیری عظیم

وہ بروز حشر سارے شاد ہوں
جنت الفردوس میں آباد ہوں

تو وہ رب ہے جو ہے دیتا بے طلب	مستعانِ کشتۂ طعن و تعب

(۴۳) رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ پ۱۸ - ع۲ -

اے میرے رب تو میری امداد کر	اور ان کفار کو برباد کر
یہ میری تکذیب کرتے ہیں تمام	اور ایذا دیتے ہیں ہر صبح و شام
ظلم کا ان کو چکھا دے اب مزا	اور نصرت میری کر بے انتہا

(۴۴) رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ پ۱۸ ع۲

اے میرے رب تو ہی ہے پروردگار	میں تیرے در پر گرا زار و نزار
ہم جہاں اتریں مبارک ہو مقام	ہر طرح کی نعمتیں مل جائیں عام
ساحل مقصد پہ کشتی جا لگے	اور برکت کی زمیں پر آ لگے
ربنا تیرے کرم کا ہے یقین	ذات ہے تیری ہی خیر المنزلین

(۴۵) رَبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ پ۱۸ - ع۶ -

اے میرے رب ظالموں سے دی نجات	ان میں شامل کرنیوالی ہو نہ بات
میں رہوں محفوظ جب آئے عذاب	میری حالت ہو نہ عالم میں خراب
التماس حفظ و نصرت کرتا ہوں	تا تیرے قہر و غضب سے میں بچوں

کافروں پر تیرا نازل ہو عذاب
مومنوں پر فضل رکھنا بے حساب

www.aaiil.org

رحم فرما میرے حال زار پر
رحم کرنیوالا ہے تو بے حساب
میرے جسم و روح میں ہیں جو فساد

میں کہاں جاؤں تیرا در چھوڑ کر
اس بلا سے مجھ سے یہ اپنا عذاب
دور کردے فضل سے ہوجاؤں شاد

(۴۰) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پ۔ ع

ماسوا تیرے نہیں کوئی اِلٰہ
پاک ہے ہر نقص سے تو ذوالجلال
ظلم کر بیٹھا ہوں اپنی جان پر
خواب غفلت سے مجھے دیدے نجات

اے میرے رب جس سے مانگوں میں پناہ
ظلمتِ غم سے مجھے جلدی نکال
اے میرے مولا تو مجھ پر رحم کر
مومنوں کی مجھ میں پیدا کر صفات

(۴۱) رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ پ۔ ع

اے میرے رب قادر مطلق خدا
میں اکیلا ہی نہ چھوڑا جاؤں یاں
ہاں مجھے ملجائے میرا جانشیں

اک سعادتمند بیٹا کر عطا
بلکہ قدرت ہو تیری مجھ پر عیاں
گرچہ بیشک تو ہے خیر الوارثیں

(۴۲) رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ
پ۱۷ سورہ انبیا

اے میرے رب تو ہو واحد لاشریک
ٹکڑے ٹکڑے کردے باطل کا صنم
اور اپنے حق کو غلبہ بخش دے
ربنا دشمن سے جو ہے اختلاف

فیصلہ ہم لوگوں میں کر دے ٹھیک ٹھیک
تا نہ کرنے پائیں اعدا کچھ ستم
تا قیامت وہ یونہی بڑھتا رہے
فیصلہ کردے تو اس میں صاف صاف

(۴۳)- رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ پ۔ ع۲ -

ربنا جو ہیں ہمارے والدین
وہ تری ظل ربوبیت میں ہوں
جیسے بچپن میں مجھے پالا کئے
ہر پریشانی سے وہ محفوظ ہوں
اپنا گلشن دیکھکر ہوں باغ باغ

دین و دنیا میں انہیں حاصل ہو چین
اور ہمیشہ سایۂ رحمت میں ہوں
ایسا ہی تو بھی انہیں رحمت سے لے
اپنے بچوں سے سدا محفوظ ہوں
وہ نہ ہجرت کا کسی کے کھائیں داغ

(۴۴) رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ پ۔ ع۸ -

ربنا اس جا پہ داخل کر ضرور
اور مجھکو ان مصائب سے نکال
یعنی مجھکو تو عطا کر وہ مقام
اور اطمینان قلبی ہو عطا
دین حق پھیلے بعز و احترام
غلبہ اعدا پر تیری سرکار سے
ہر طرف ڈنکا بجے اسلام کا

ہر طرح سے جو کہ ہو دارالسرور
اور اک آرام کے موضع میں ڈال
جس میں دکھ پہنچا نہ سکتے ہوں عوام
ذکر میں تیرے رہے ملتا مزا
اور دشمن نیچا دیکھیں بے مرام
اے خدا نے پاک ملجائے مجھے
دین ہو جائے یہ خاص و عام کا

(۴۵) رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ پ۱۵ ع۲ سورہ کہف

ربنا رحمت تری ہو ہمقریں
اور اسباب ایسے حاصل ہوں ہمیں

جس کا ہم بندوں کو ہے ہر دم یقیں
کامیابی کے بھی رستے کھلیں

www.aaiil.org

جو ارادے کر چکے ہیں اس مقام	وہ تیری رحمت سے ہو جائیں تمام
ہر جگہ ہوں الغرض ہم کامیاب	رشد دکھلائے ہمیں راہِ صواب

(۳۶) رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا ۝ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝ پ۱۶ سورۂ مریم

ہڈیاں اے رب مری کمزور ہیں	اب جوانی کے کہاں وہ شور ہیں
ہے بڑھاپا سر پر اپنے آ گیا	جو مثالِ شعلہ سر پہ چھا گیا
اور میں نے جب کبھی ہے کی دعا	تیری درگہ سے نہیں خالی پھرا
بلکہ تو سنتا رہا ہے التجا	میں نے جو مانگا وہی تو نے دیا
اب مری اک عرض ہے گر ہو قبول	دل میں جتنے ہیں مقاصد ہوں حصول
ڈرتا ہوں میں اپنے کل اخلاف سے	ہے محافظ دین کا کون ان میں سے
کوئی بھی یا رب نہیں آتا نظر	اور بیوی بانجھ ہے میری ادھر
اب کروں کیا تو ہی کر اپنا کرم	ہو عطا بیٹا رشید و محترم
جو مرا وارث ہو اور یعقوب کا	دین کی خدمت ہو کام اس کا سدا
اپنی مرضی کا غلام اس کو بنا	لوگوں کو اس کی اطاعت میں لگا
جذب کامل رکھتا ہو وہ نیک خو	اور مقبول نظر دنیا میں ہو

(۳۷) رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِی ۝ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ۝ وَاَشْرِکْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ۝ کَیْ نُسَبِّحَکَ

کَثِیْرًا ۝ وَّنَذْکُرَکَ کَثِیْرًا ۝ اِنَّکَ کُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ۝ پ۱۶ ع۲ طٰهٰ

اے میرے رب انشراحِ صدر کر	اور ہلالِ دین کو تو بدر کر
کھول دے سینہ میرا تو سربسر	اس میں بھر دے گنجِ عرفاں کے گہر
مشکلیں آسان ہو جاویں تمام	اور پورے ہوں کئے میں نے جو کام
اور زباں کا میری عقدہ کھول دے	یہ فصاحت سے تحامد بول دے
ہو زباں میں میری کچھ ایسا اثر	سنتے ہی سب مان جائیں بے خطر
اور جو کچھ میں کہوں سمجھیں اسے	مطلع ہوں دین کی برکات سے
اک بنا دے ساتھی مجھکو اہل سے	جو بچائے خلق کو ہر جہل سے
کر شریک اس کو مرے اس کام میں	برکتیں پھیلیں تیرے اسلام میں
ہم بیاں کرتے رہیں تقدیس کا	اور مٹاویں نام ہر ابلیس کا
ذکر تیرا ہر جگہ کرتے رہیں	اپنا نگراں تجھکو ہر دم جان لیں
حاضر و ناظر تجھے کر لیں یقیں	پھر گناہ تو ہم سے ہو سکتے نہیں

(۳۸) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ پ۱۶ - ع۶ سورۂ طٰهٰ

اے میرے رب علم کر مجھکو نصیب	دن بدن اس سے بنا اپنا حبیب
علم اپنی معرفت کا کر عطا	اس کو اپنے فضل سے ہر دم بڑھا
ہر طرح کا علم ہو حاصل مجھے	دین و دنیا میں مجھے درجہ ملے

(۳۹) اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ پ۱۷ - ع۶ انبیا

اے میرے رب مجھکو جو کچھ ہے ضرر	اس کو اپنے فضل سے تو دور کر

www.aaiil.org

بزم احمدی

احمدی خاتون مسماۃ جن کے اخبار کی قیمت عالیجناب قاضی نظر حسین صاحب تحصیلدار بھاگ نے اپنی جیب سے ادا کرنی چاہی ہے ان کے اس نیکی کے بدلہ میں تحریر کرتی ہیں کہ خداتعالیٰ قاضی صاحب کو ترقی ایمان دیوے اور عاقبت بخیر کرے اس سے پیشتر وہ نصف قیمت اخبار کی ادا کر چکی تھیں وہ کارخانہ کی طرف سے ان کو واپس کیجاتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ حضرۃ اقدس کی زیارت کے لئے قادیان آنا چاہتی ہیں۔

کیا عمدہ ہو کہ اگر ہمارے ذی استطاعت احباب اپنی غریب احمدی بھائیوں کو زادراہ دیکر امام الزمان سے ملاقات کرا دیا کریں۔

مرزا امتیاز بیگ صاحب رئیس کلانور تحریر فرماتے ہیں کہ کرشن اوتار کے مسئلہ پر روشنی ڈالی جاوے۔ گذارش ہے کہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے اب کتاب کشف الاسرار کو قریبا ختم کرلیا ہے۔ اور مولانا صاحب کا قلم جس قسم کا زبردست ہے ہر ایک جانتا ہے اور وہ کتاب شائع ہو کر ہدیہ ناظرین ہوگی ناں بذات خود بھی اس کے متعلق میٹر جمع کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

نامہ نگار اصحاب کو اس میں شک نہیں کہ یہ ضرور جوش ہوتا ہے کہ ان کا مضمون بہت جلدی شائع ہو جاوے۔ لیکن کارخانہ اسکا پابند ہرگز نہیں ہو سکتا مضمون جس ترتیب سے آتے ہیں وہ بھی مدنظر ہوتی ہے۔ اور بحیثیت ضرورت بھی دیکھی جاتی ہے اور کارخانہ اس امر کا پابند ہرگز نہیں ہے کہ ہر ایک امر اسے ضرور شائع کرد ے۔ مگر ہمارے احباب جو للہ قلم اٹھاتے ہیں وہ تو عنداللہ اجر کے مستحق ہو جاتے ہیں پھر تاخیر و تعجیل کی شکایت مناسب نہیں سمجھتی۔ ۔۔۔ حال انسپکٹر پولیس تحریر کرتے ہیں۔ کہ احمدی احباب کو قرضہ دینے کے لئے ایک کمیٹی قائم کیجاوے۔ میری رائے میں انکا یہ سوال بہت قبل از وقت ہے۔ ابھی قوم کی حالت اسکی متحمل نہیں اور نہ وہ اسباب موجود ہیں۔ وقت تو چاہتا ہے۔ کہ واقرضوا اللہ قرضاً حسنا۔ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ جہانتک ہو سکے قادیانی ضروریات میں دل کھولکر روپیہ صرف کریں۔ خدا ہر ایک کے اخلاص کے لحاظ سے پورا اجر دیگا۔

مستفسرین کے جواب میں بھی حتی الوسع ترتیب مدنظر رکھی جاتی ہے

قیمت اخبار۔ شیخ محمد یوسف صاحب نے جس اخبار کی قیمت ادا کی تھی وہ ڈنگہ میں ایک صاحب کے نام جاری ہو چکا ہے اور فضل محمد صاحب کیطرف سے چونکہ ابھی قیمت کا انتظار ہے۔ اس لئے اس کے وصول ہو۔ نیز پر کسی اور صاحب کی درخواست پر توجہ کی جاویگی۔

مذہبی اور قومی تعصب

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تعصب ایک بری صفت ہے اور یہ انسان میں ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی شے ہے جو کہ انسان کی فطرت میں مرکوز ہے۔ اور خدا کی مخلوق ہے۔ اور خدا نے ہر ایک شے کو حق اور حکمت سے پیدا کیا ہے۔ لہذا اسکا انسان میں ہونا حکمت سے خالی نہیں ہے ہر ایک شے کا بے محل استعمال اسے مذموم بنا دیتا ہے ایسا ہی اگر تعصب کو بھی بے محل استعمال کیا جاوے تو یہ مذموم ہے لیکن اگر محل پر استعمال ہو تو قوم کے عروج اور اقبال کا باعث بھی یہی ہوتا ہے۔

اسوقت مذہبی اور قومی تعصب جوشوں پر ہے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق جو تعصب برتا جا رہا ہے اسمیں صرف دوسرے مذاہب کے لوگ ہی داخل نہیں بلکہ دنیادار بھی داخل ہیں پس ظاہر ہے کہ جب یہ حال ہے تو سوائے احمدی جماعت کے خواندہ دوستوں کے اور کون الیڈاہ کو خرید سکتا ہے اس لئے دنیادار اور دوسری قوموں کے مقابلہ پر ہمارے دوستوں میں ایک جائز تعصب کی اشد ضرورت ہے جس کے جوش میں وہ کسی احمدی بھائی کو بھی اس پرچہ کی خریداری سے خالی نہ رہنے دیں۔ غیر اقوام کا تعصب نفسانیت ہے۔ لیکن احمدیوں کا تعصب چونکہ للہیت کا رنگ رکھتا ہے اس لئے وہ اس میں عنداللہ ماجور ہو سکتے ہیں۔

ایک احمدی بہن نے حیدرآباد دکن میں ۔۔۔۔۔ ہفتہ گذشتہ میں یہ خواب دیکھا۔ کہ ایک عورت بھنڈارے کی مسجد کے دروازے پر لٹکائی گئی ہے۔ (یہ مسجد حیدرآباد دکن میں ہے) اور اس کو ایک شخص جو اسکا خاوند ہے بالکل او رہے سخت مار رہا ہے۔ یہانتک کہ اسکا سر کاٹکر پھینکدیا ہے اور وہ عورت لٹک رہی ہے۔ اور بڑا مجمع اردگرد بڑھ رہا ہے۔ جب اس شخص سے پوچھا گیا۔ کہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ حضرت امام مہدی مرزا غلام احمد امام قادیانی تشریف لائے ہیں اور یہ اسکی منکر تھی تو اسکی یہی سزا تھی

درخواست دعاء

بابو قادر علی صاحب ریکارڈ کیپر مدراس نے درخواست کرتے ہیں کہ گناہ سے بچا رہنے کی استطاعت حاصل ہونے کی ان کے حق میں دعا فرمائی جاوے اور چند ایک ابتلاء ان کو درپیش ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صبر عطا فرماوے اور انجام بخیر ہو

بابو نور الدین صاحب کلرک ڈاک خانہ گوردا سپور تحریر کرتے ہیں کہ انکا بھائی تپ دق سے بیمار ہے۔ بقدر امکان اسکی صحت کیلئے دعا فرمائی جاوے۔

خود میری اہلیہ بھی عارضہ بخار مبتلا ہیں درخواست ہے کہ اس کے حق میں صحت کی دعا فرمائی جاوے۔ (ایڈیٹر)۔

بشارت علی خاں صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر لوہارو امتحان آمد میں کامیابی کیلئے دعا کے خواستگار ہیں۔

استفسارات اور انکے جوابات

بابو غلام غوث صاحب گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک اپنے بھائی گرداور کسی زمیندار کے ہاں سے سفر و حضر میں روٹی تک نہیں کھاتے۔ اور لسی بھی اگر وہ پیش کریں تو نہیں پیتے۔ حتیٰ کہ ایک بار ان کے پیٹ میں سخت درد ہوئی۔ تو ایک زمیندار نے اجوائن دی مگر جب تک اس نے اسکے عوض ایک پیسہ نہ لے لیا۔ تب تک گرداور صاحب نے اسے اپنے نفس پر حرام جانا

جواباً گذارش ہے کہ انہیں کسی قسم کا تشدد نہیں پایا جاتا بلکہ یہ سب کچھ تقوے کے خیال پر مبنی ہے جس حالت میں کہ زمینداروں کو گرداوروں سے ناجائز فوائد اٹھانے کی آرزو رہتی ہے۔ تو اگر ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کی رغبت سے نفس کو بچانے کیلئے پرہیز کیا جاوے تو ترجیح نہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تقوے اور شے ہے اور فتوے اور شے ہے۔ فتوے عام ہوتا ہے۔ اور تقوے کا تعلق ہر ایک شخص کیا اپنی نفس کی حالت اور ضیت سے ہے۔ حالانکہ فتوے محض سوشیل حالات کی بنا پر دیا جاتا ہے۔ جہانتک میرا خیال ہے۔ گرداور صاحب کا یہ فعل تقوے پر مبنی ہے۔ اور نفس کے ساتھ ایک مجاہدہ ہے۔ اور لوگوں کیلئے ایک قابل اتباع نمونہ ہے بشرطیکہ اسکے ساتھ ترش بدلی نہ ہو۔ اور بلا اس قسم کے تعلقات کے پھر بھی وہ اپنے وجود کو جائز طور پر اپنی متعلق سوسائٹی کے لئے مفید ثابت کرتے ہوں امانت کا جواب آئندہ درج ہوگا۔

چراغ الدین صاحب احمدی خریدار ۳۴۹ ۔ اگر ملازمت کی ایسی صورت ہے کہ انسان کو ہر روز ہیڈکوارٹر سے باہر رہنا پڑتا ہے۔ تو وہ سفر ہی ہے خواہ کئی ماہ تک رہے۔ اور ان کا اختیار ہے۔ اگر چاہیں تو دوگانہ ادا کرتے رہیں۔

حافظ احمد دین صاحب چک اسکندر جس عورت کا خاوند چار سال سے مفقود الخبر ہے۔ اسے اختیار ہے۔ کہ عدالت سے اجازت حاصل کر کے نکاح کرلے۔ ۴ ماہ عدت کے ضرور گذارے۔ مولوی عزت تر بیت علی محمد صاحب اور محمد ظہیر الدین صاحب کے استفسار کا جواب انشاء اللہ آئندہ نمبر میں دیا جاویگا۔

مختلف نوٹ

آریہ غور کریں۔ اخبار ہندوستان ہتکاری کے حوالہ سے لکھتاہے۔ کہ سورہ بقر کے شروع میں الم لکھکر پھر آیت شروع کی گئی ہے اصل میں یہ اوم تھا جو کہ سنسکرت کے ہر منتر کے شروع میں لکھا جاتا ہے۔ اسکی عربی شکل بنانے کیلئے و کو ل سے بدلا گیا ہے۔

اگرچہ یہ ایک دعوے ہے جس کا کوئی ثبوت دیگر شواہد علم اللسان سے نہیں دیا گیا۔ لیکن ہم سردست اس بحث کو نظرانداز کر کے آریوں سے پوچھتے ہیں کہ جب الم بہ تغیر شکل اوم ہی تھا۔ تو تمہارے مہاشوں نے جھگڑا کر اسپر اعتراض کیوں کیا۔ اور یہ بات جو تم کو اب سوجھی۔ اعتراض کرتے وقت کیوں نہ سوجھی۔ مگر ناواقفی میں کسی کندہ ناتراش نے اسے محل اعتراض بنایا تھا۔ تو کاش ہتکاری ہی اس کی تغلیط کرتا۔ تاکہ مسلمان اس اعتراض کے جواب پر قلم نہ اٹھاتے۔ یہ شے بعد از جنگ ۔۔۔ آریوں کا حصہ ہے۔

کیا ستیارتھ پرکاش اسپر غور کرینگے۔ اور اپنے پہلے بیانات و اعتراض کو جو حروف مقطعات پر کئے۔ واپس لینگے۔ ہرگز نہیں کیونکہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور ہوتے ہیں۔ اگرچہ سماج کا نیم تو ہے۔ کہ راستی کو قبول کرینگے۔ مگر یہ صرف قول ہے نہ کہ عمل۔

تغیر موسم۔ مسٹر جان ایلیٹ مشہور عالم حوادث موسم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آفتاب کے داغ کا اثر موسم پر ضرور پڑا کرتا ہے اس لئے خیال کیا گیا ہے کہ موجودہ سردی اور آسمان کے ابر آلود رہنے کا باعث وہ داغ ہے جو کہ حال ہی میں سورج میں دیکھا گیا ہے

پونا کے رصدگاہ نے لمبے آفتاب کے جنوبی نصف کرہ میں معلوم کیا ہے۔ اور صبح نو بجے سے پیشتر ایک لمبے شیشے کے ذریعہ جس پر کاجل لگایا گیا ہو نظر آسکتا ہے۔

شق القمر۔ جیسے سورج میں ایک بڑا بھاری داغ دیکھا گیا ہے ایسے ہی حال ہی کی تحقیقات سے چاند میں ایک شگاف اسی (۸۰) میل لمبا اور چند فیٹ چوڑا معلوم ہوا ہے جو کہ حال میں پڑا ہے۔

قانون قدرت کی حد بست کرنیوالے اور خداتعالیٰ کے قادرانہ تصرفات سے منکر لوگ غور کریں۔ کہ کیا اس کے کارخانہ میں کسیکو دخل ہے انسان کی کوشش صرف اسقدر تھی۔ کہ تغیر کے وجود کو معلوم کرلے۔ مگر کیا اب وہ اس شگاف اور گڑھے کو پر کرسکتی ہے ہرگز نہیں۔ پس سوائے عجز اور انکسار کے اور کیا چارہ ہے

یہ تبدیلیاں جو اسوقت نظام فلکی میں ہو رہی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بین نشان ہیں کیونکہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے تغیرات فلکی کے وقت ایک انقلاب عظیم دنیا میں ہوتا ہے جیسے کہ آیت ۱۹ میں ہے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات وبرزوا للہ الواحد القہار وتری المجرمین مقرنین فی الاصفاد ۔۔۔۔ الخ۔ اس ۔۔ سے یہ امر ظاہر ہے کہ موجودہ حالت موسم کی خدا کی صفت قہاریت کی خبر دے رہی ہے اور آثار بھی اس قسم کے نظر آتے ہیں کہ سردی سے تمام فصلیں خراب ہو گئی ہیں جس سے سخت قحط کا اندیشہ ہے اور صحت پر ایک خطرناک اثر پڑ رہا ہے جس سے کثرت اموات کا احتمال ہے اور یہ وہی اصفاد اور زنجیریں ہیں۔ جن میں المجرمین نے جکڑ کر جانا ہے۔ مبارک وہ جو پاک تبدیلی اور خدا سے صلح کرے۔

کتابی ضمیمہ

اس ہفتہ بھی ادعیہ قرآن شریف کتابی شکل میں ہدیہ ناظرین کیجاتی ہیں اور اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یہ سلسلہ کتابی شکل کا سردست بلا امتیاز ہر ایک خریدار الحمد کو دیا جاتا ہے لیکن جس وقت قرآن شریف کی کل دعائیں ختم ہو جاویگی۔ تو پھر یہ ضمیمہ کتابی شکل کا صرف ان لوگوں کیخدمت ارسال ہوا کریگا۔ جو کہ تین روپیہ سالانہ پر اخبار کے خریدار ہیں اس لئے جن احباب نے ڈھائی روپیہ سالانہ چندہ منظور فرمایا ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ سال بھر ضمیمہ ان کیخدمت میں پہنچتا رہے۔ تو وہ اجازت دیں۔ کہ آٹھ آنہ کا وی پی ان کیطرف ارسال کیا جاوے

صفحہ ۳ پر جو الوصیت کا مضمون حضرت امام الزمان علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ احمدی احباب کو چاہیئے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی کے خیال سے اپنے اپنے اخراجات پر چھاپ کر اسے اپنے شہروں اور گاؤں میں مفت تقسیم کریں۔ تاکہ کوئی ہلاک ہونے والی روح ان کے ہاتھ سے بچ جاوے

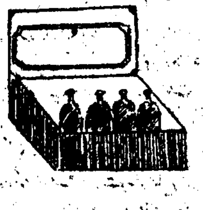

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب جوہر ۔ جسمی اور مکمل مصفیٔ خون اور عیات بدن کا مجسمہ ۔ ہر ایک بکس چار

جو کہ چار شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں

چار سو چار دوائیوں کا ست اور جوہر فی شیشی ۵ خوراک چالیس شیشیوں میں ۲۰ خوراک ہر روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم

اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے ۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۴ ۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ

اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ ۔ طاعون ۔ کھانسی ۔ بخار ۔ پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ گنٹھیا ۔ خارش ۔ داد ۔ اکوت ۔ [illegible]

سفید داغ ۔ جذام ۔ کوڑھ ۔ ناسور ۔ کنٹھ مالا ۔ بواسیر ۔ خونی بواسیر ۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے ۔ ۲۰ خوراک کی چالیس

شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کتاب طریق استعمال کے خریداران کو بھیجی جاتی ہیں ۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ ۔ پیکنگ و محصول ڈاک ایک روپیہ چھ آنہ ۔ اکسیر حیات یعنی نمک سلیمانی

متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے ۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا دافع قبض ۔ [illegible]

بھوک پیدا کرنے والا ۔ اور خون صالح پیدا ۔ ۔ ۔ ۔ کر کے از سر نو طاقت بخشنے والا ۔ اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو ۔ بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا [illegible]

میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے ۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک بڑی بوتل استعمال کرنے کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے ۔ قیمت فی شیشی ۱۲ خوراک ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصول ڈاک [illegible]

شیشی ۱۲ ۔ تین شیشی ۲ ۔ چار شیشی ۔ چھ شیشی ۔ پیکنگ و محصول ڈاک وغیرہ ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲۰ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے ۔ پانچ روپیہ ۔ محصول ڈاک و پیکنگ ۔ ہزارہا آدمیوں کا [illegible]

گیا ہے ۔ آپ بھی تجربہ کیجئے ۔ اور دعائیں دیجئے ۔ یہ معمولی نمک نہ سمجھئے ۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے ۔ دائمی قبض ۔ بدہضمی ۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا ۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا ۔ طحال یعنی تلی [illegible]

معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا ۔ اور بار بار پاخانہ ہونا ۔ دائمی امراض مثل ہیضہ ۔ تخمہ ۔ پیچش ۔ اسہال ۔ درد گردہ ۔ درد قولنج ۔ درد کمر ۔ وجع المفاصل یعنی گنٹھیا ۔ درد سر ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف بصارت ۔ کمی باہ یعنی نامردی [illegible]

یعنی دھاتو پتلی ہو کر بہنا ۔ سوداوی امراض مثل آتشک ۔ سوزاک اور جلدی امراض مثل خارش ۔ داد ۔ سفید داغ ۔ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری ۔ دبا ۔ گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے ۔ بچوں کے دانت نکلنے کے ایام میں نہایت ہی مفید ہے

دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے ۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے ۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے ۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے ۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال [illegible]

کا کام دیتا ہے ۔ اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک بھی بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے ۔ تو قریب فی ایک سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے ۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی [illegible]

ہے ۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں ۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا ۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے ۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو [illegible]

کہ انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے ۔ اور ایک نیا رنگ روپ پیدا ہوتا ہے ۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے ۔ طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت ۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو

ہمیشہ تندرست رکھتی ہے ۔ اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے ۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ۔ ترقی بصارت و حافظہ [illegible]

ہے ۔ قیمت فی بکس جس میں ۔ ۔ خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ ۔ پیکنگ و محصول ڈاک ۔ گنٹھیا کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع ۔ کیسی ہی سخت تکلیف دہ گنٹھیا یا عرق النساء یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو [illegible]

کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصول ڈاک ۔ آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری ۔ اصلی ممیرا اور بہت سے مفید و مقوی [illegible]

جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے ۔ جالا ۔ ماڑا ۔ پھولی ۔ دھند ۔ غبار ۔ ناخونہ ۔ رتوندی ۔ پڑبال ۔ ککرے ۔ پانی کا بہنا ۔ سرخی چشم ۔ درد و کھٹک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے

چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصول ڈاک ۔ دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن

دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے ۔ اگر انہیں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اس لئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے ۔ اس منجن کو آپ چند روز ملئے ۔ پہلے دانتوں [illegible]

دیکھئے کیسا ہی درد ہو ۔ فوراً دفع ہو جائیگا ۔ اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے ۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون وغیرہ بہنے میں اور منہ کی بدبو اور زبان کے پھٹنے کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے ۔ قیمت

فی بکس آٹھ آنہ ۔ پیکنگ و محصول ڈاک ۔ علاوہ ازیں آتشک ۔ سوزاک ۔ جریان ۔ پیچش ۔ اسہال ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ بواسیر ۔ ریگ مثانہ ۔ طحال ۔ خارش ۔ اختلاج قلب ۔ سفید داغ ۔ داد ۔ بہرہ پن کی دوا ۔ زخم و پھوڑے کے لئے مرہم [illegible]

کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں ۔ جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے ۔ دو پیسہ کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمایئے جس میں کل

دواؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکٹ وغیرہ کے درج ہیں ۔ آپ اپنا نام پتہ ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھیئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو ۔ تو اس کو بھی لکھیئے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے ۔ حکیم [illegible]

اینڈ کمپنی اکسیر اعظم ۔ میڈیکل ہال ۔ مقیم گنج شہر بنارس ۔ نوٹ ۔ ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے ۔ جو صاحب چاہیں [illegible]

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو ۔

سونے چاندی کی گولیاں ۔

یہ حبوب بسم باسمی اعلیٰ درجہ کا مقوی ۔ دل و دماغ معدہ باہ میں اور ان پوشیدہ کمزوریوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں شافی دوائیں ۔ یہ حبوب خاص کر حق میں انکے نہایت ہی اچھا اثر کرتی ہیں اور

بالعموم بے اولاد کو بااولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو بکار بنانے میں اکسیر ہیں ۔ قیمت حبوب صرف [illegible]

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک اور بہت سی ادویات مخلوط کر کے بنایا گیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا پھولا دھند غبار ۔ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دور کر کے فوراً دیتا ہے ۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ۔ ہماری ترتیب پر خیال نہ کیجئے ۔ المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ [illegible] ضلع [illegible]

[illegible]

کشف الاسرار دور ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل [illegible] مولوی محمد [illegible] ایدیٹر الحکم نے تصنیف فرمایا ہے [illegible]

[illegible]

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل [illegible] شائع ہوا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

عکس ہے یہ نور سرور کا
ہے یہ ...

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

ای جہان منتظر خوشباش کاندر داستان
آن مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بخدمت عالیجناب احمد علی ... ڈاکخانہ دیالپور جالندھر

نمبر ۴۲ | جلد ۱

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

تو سبحانی ہمہ جانہا ...
...
معجزات او ہمہ حق اند ...
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
...
منکر آں مسیح موعود ...
ہر کہ انکار ... از اشقیاست
...
ان ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات انبیاء سابقین
...
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
منکر آن مستحق لعنت است
...

وہ الفاظ جن پر حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

ومن یشترالطیب

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

عوام سے قیمت عما سالانہ ادا تا اشاعت ... کارخانہ کی رعایت ہے۔ حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ماہ میں ... ضرور رہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک صفحہ کے ... اجرت ... علاوہ ... کاغذ وغیرہ ... ہے۔

www.aaiil.org

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے ۱۰ مارچ کی شب کو فرمائی

وحی اور کشف میں فرق اور کشف غیر مسلم کو بھی ہو سکتا ہے

ایک صاحب نے عرض کی کہ ایک عرصہ سے میرے دل میں خواہش ہے کہ کشف کی حالت طاری ہو۔ اور اگرچہ میں اپنے علم کے رو سے جانتا ہوں کہ اس کا حاصل ہونا کوئی کمالات میں سے نہیں ہے مگر تاہم اس کا خیال ہرگز دور نہیں ہوتا۔ اسکے لئے کچھ شفا عنایت فرماویں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

کہ اسکا تعلق مجاہدات اور ریاضات سے ہے لیکن اب آپکی عمر ان کی متحمل نظر نہیں آتی۔ عالم شباب میں ایسے مجاہدات اور ریاضات انسان کرسکتا ہے۔ جس سے اسپر یہ حالت طاری ہو۔ پیرانہ سالی میں قوائے ضعیف ہو جاتے ہیں معدہ کام کرنے سے رہ جاتا ہے۔ اس لئے مجاہدات میں استقامت حاصل نہیں ہوتی۔ آپ کے مناسب حال اگر کوئی مجاہدہ ہے۔ تو میری رائے میں یہ ہے۔ کہ خلوت کے درمیان ذکر الٰہی اور توجہ الی اللہ کی کثرت کریں۔ غیر اللہ کو قلب سے دفع کرنا اور اللہ تعالےٰ کو اس کا مسکن بنا لینا آسان بات نہیں ہے یہی بڑا مجاہدہ ہے۔ بیہودہ مجلسوں اور قیل وقال سے الگ رہئے۔ اور غفلت کے پردہ کو جو کہ انسان کی زندگی پر پڑے ہوئے ہیں۔ انکو دور کرنے کی کوشش کریں پیرانہ سالی کے لحاظ سے یہ عمدہ مجاہدہ ہے۔ جس سے تزکیہ نفس ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اب اس عمر میں نوافل اور روزے وغیرہ کی برداشت مشکل ہے۔ اصل مطلب میرا اس شعر میں خوب بیان ہے

لب ببند و گوش بند و چشم بند
گر نہ بینی نور حق بر ما بخند

کہ انسان اپنی زبان کو اور کانوں اور آنکھوں کو اپنے قابو میں ایسا کرے کہ سوائے رضائے حق کے اور اُن سے کوئی فعل صادر نہ ہو۔ مشغلی زندگی میں جو بے اعتدالی ہوتی ہے۔ اسے اعتدال پر لانا بڑا کام ہے۔ اب اسوقت یہی مناسب حال ہے کہ خلوت میسر ہو۔ اور ذکر الٰہی سے قلب غافل نہ ہو۔ اگر انسان اسکی مداومت اختیار کرے تو آخرکار قلب متأثر ہو جاتا ہے۔ اور ایک تبدیلی انسان اپنے اندر دیکھتا ہے۔

کشف رؤیا کا اعلےٰ درجہ ہے کشف کیا ہے یہ رؤیا کا ایک اعلےٰ مقام اور مرتبہ ہے اسکی ابتدائی حالت کہ جس میں غیبت حس ہوتی ہے۔ صرف اس کو خواب (رؤیا) کہتے ہیں جسم بالکل معطل بیکار ہوتا ہے اور حواس کا ظاہری فعل بالکل ساکت ہوتا ہے۔ لیکن کشف میں دوسرے حواس کی غیبت نہیں ہوتی بیداری کے عالم میں انسان وہ کچھ دیکھتا ہے۔ جو کہ وہ نیند کی حالت میں حواس کے معطل ہونے کے عالم میں دیکھتا تھا۔ کشف اسے کہتے ہیں کہ انسان پر بیداری کے عالم میں ایک ایسی ربودگی طاری ہو کہ وہ سب کچھ جانتا بھی ہو۔ اور حواس خمسہ اس کے کام بھی کر رہے ہوں اور ایک ایسی ہوا چلے کہ نئے حواس اسے مل جاویں جن سے وہ عالم غیب کے نظارے دیکھ لے وہ حواس مختلف طور سے ملتے ہیں کبھی بصر میں، کبھی شامہ (سونگھنے) میں کبھی سمع میں شامہ میں حضرت یوسف کے والد نے کہا۔ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون (کہ مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا) اس سے وہی نئے حواس ہیں جو کہ یعقوبؑ کو اسوقت حاصل ہوئے اور انہوں نے معلوم کیا کہ یوسف زندہ موجود ہے اور ملنے والا ہے اس خوشبو کو دوسرے پاس والے نہ سونگھ سکے۔ کیونکہ اُن کو وہ حواس نہ ملے تھے جو کہ یعقوبؑ کو ملے۔ جیسے گڑ سے شکر بنتی ہے اور شکر سے کھانڈ اور کھانڈ سے اور دوسری شیرینیاں لطیف در لطیف بنتی ہیں۔ ایسے ہی رؤیا کی حالت ترقی کرتی کرتی کشف کا رنگ اختیار کرتی ہے۔ اور جب وہ بہت صفائی پر آجاوے تو اسکا نام کشف ہوتا ہے۔

کشف اور وحی میں فرق لیکن وحی ایسی شے ہے جو کہ اس سے بدرجہا بڑھکر صاف ہے۔ اور اس کے حاصل ہونیکے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے کشف تو ایک ہندو کو بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی جو خدا کو نہ مانتا ہو وہ بھی اسمیں کچھ نہ کچھ کمال حاصل کرلیتا ہے لیکن وحی سوائے مسلمان کے دوسرے کو نہیں ہو سکتی یہ اسی امت کا حصہ ہے کیونکہ کشف تو ایک فطرتی خاصہ انسان کا ہے۔ اور ریاضت سے یہ حاصل ہو سکتا ہے۔ خواہ کوئی کرے۔ کیونکہ فطرتی امر ہے جیسے جیسے کوئی اس میں مشق اور محنت کریگا ویسے ویسے اسپر اس کی حالتیں طاری ہونگی۔ اور ہر نیک و بد کو رؤیا کا ہونا اس امر پر دلیل ہے۔ دیکھا ہوگا کہ بعض سچی خوابیں بعض فاسق و فاجر لوگوں کو بھی آجاتی ہیں پس جیسے ان کو سچی خوابیں آتی ہیں ویسے ہی زیادہ مشق سے کشف بھی ان کو ہو سکتے ہیں یہاں تک کہ حیوان بھی صاحب کشف ہو سکتا ہے۔ لیکن الہام یعنی وحی الٰہی ایسی شے ہے کہ جب تک خدا سے پوری صلح نہ ہو اور اس کی اطاعت کیلئے اس نے گردن نہ رکھدی ہو۔ تب تک وہ کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے نزول وحی کا صرف اُن کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو کہ خدا کی راہ میں مستقیم ہیں۔ اور وہ صرف مسلمان ہی ہیں۔ وحی ہی وہ شے ہے کہ جس سے انا الموجود کی آواز کان میں آکر ہر ایک شک اور شبہ سے ایمان کو نجات دیتی ہے اور بغیر جس کے مرتبہ یقین کامل کا انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن کشف میں یہ آواز کبھی نہیں سنائی دیتی اور یہی وجہ ہے کہ صاحب کشف ایک دہریہ بھی ہو سکتا ہے لیکن صاحب وحی کبھی دہریہ نہیں ہوگا۔

اس مقام پر حضرت نورالدین صاحب حکیم الامتہ نے عرض کی کہ حضور سائل کا منشاء یہ ہے کہ یہ خواہش کسی طرح دل سے دور ہو جاوے۔ خدا کے برگزیدہ اور محبوب نے فرمایا کہ اُن کے دل میں کشف کی جو عظمت بیٹھی ہوئی ہے جب تک وہ نہ دور ہوگی۔ تو علاج کیسے ہوگا۔ اسی لئے تو میں تسلی کر رہا ہوں۔ ہمارے ہاں ایک چوڑھی (خاکروبہ) آتی ہے۔ وہ بھی سچی خوابوں کا ایک سلسلہ بیان کیا کرتی ہے لیکن اس سے اس کا عند اللہ مقرب ہونا یا صاحب کرامت ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ایک مسلمان کا کشف جسقدر صاف ہوگا۔ اسقدر غیر مسلم کا ہرگز صاف نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ ایک مسلم اور غیر مسلم میں تمیز رکھتا ہے اور فرماتا ہے قد افلح من زکھا۔ لیکن وحی کو کشف نہیں پاسکتا یہ وحی کی ہی قدر ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے ارادہ سے اس کے لئے ایک شخص کو انتخاب کرتا ہے۔ اور شرف مکالمہ بخشتا ہے اور ہر میدان میں اس کا حافظ و ناصر ہوتا ہے۔ اور صاحب وحی کے تعلقات دن بدن خدا سے قائم ہوتے اور بڑھتے جاتی ہیں۔ اور ایمان میں غیر معمولی ترقی روز مشاہدہ کرتا ہے۔

مذکورہ بالا تقریر کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت امام الزمان علیہ السلام کے بابرکت وجود سے کیسے کیسے مغالطے اور غلطیں ہم لوگوں کی دور ہو رہی ہیں۔ یہ خدا کا فضل اور احسان ہے بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جنہوں نے صرف کشفی حالت کے حاصل ہو جانیکو کمال الٰہیات کا قرار دیا ہے۔ اور بعض ایسے لوگوں کو لوگوں نے ولی اور مقرب الٰہی جانکر اپنا ہادی بنا لیا ہوا ہے حالانکہ اس تقریر سے یہ بات واضح ہے۔ کہ صاحب کشف ہونیکے لئے مطلق مذہب کی بھی ضرورت نہیں۔ اور آجکل امریکہ اور یورپ میں بہت سی ایسی سوسائیٹیاں موجود ہیں جو کہ اس میں مشق کر کے کمال حاصل کر رہی ہیں اور ان کو سپر چولسٹ کہتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ ایک طبقہ دنیا میں ایسا بھی موجود ہے جو کہ روح کا منکر اور اسکے کمالات کشفی سے انکاری تھا اور اب جبکہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک حقیقت کو کھولنے کا ارادہ فرمایا ہے خود ان منکروں میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو کہ اسکے قائل ہو کر دوسروں کو روح کے وجود اور اسکے خواص منوا رہے ہیں۔ . . . . اور وہ لوگ غلطی پر ہیں جو کشف قبور وغیرہ کے شعبدات دیکھکر کسی کے ہاتھ پر فروخت ہو جاتے ہیں۔

ہماری جماعت پر یہ خدا کا فضل ہے کہ ان کے خادم قادیان میں بیٹھے ہوئے انکی خاطر کیسی کیسی نعمائے الٰہی کو محفوظ کر کے اُن تک پہنچاتے ہیں اور امید ہے کہ وہ ان ذرائع تبلیغ (اخبار) کے قیام میں بذریعہ اشاعت اور مالی اعانت کے کوئی پہلو امداد کا اٹھا نہ رکھینگے اخبار کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ (ایڈیٹر)

---

*جواب استفسار محمد عبداللہ خان صاحب پٹیالہ۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن بمقام پنڈی گھیب ضلع راولپنڈی میں مقیم ہیں۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ عید الضحیٰ

جوکہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء کو مولوی نور الدین صاحب نے مسجد اقصےٰ میں پڑھا۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمدا عبده ورسوله۔

ومن يرغب عن ملة ابراهيم الا من سفه نفسه ولقد اصطفينٰه في الدنيا وانه في الاخرة لمن الصالحين۔ اذ قال له ربه اسلم۔ قال اسلمت لرب العالمين۔ ووصىٰ بها ابراهيم بنيه ويعقوب يا بني ان الله اصطفىٰ لكم الدين فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ پ ۱ ع ۱۶

یہ ایک موقعہ ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع کا اور اس طرح کا موقعہ سال میں صرف دو دفعہ ہی آیا کرتا ہے۔ ایک تو یہی ہے۔ اور دوسرا اس وقت ہوا کرتا ہے۔ جبکہ لوگ رمضان شریف کے روزوں سے فارغ ہوکر ان انوار اور برکات سے متمتع ہوجاتے ہیں۔ جو کہ اللہ تعالےٰ نے اس مبارک ماہ میں رکھے ہیں۔ اس کا نام عید الفطر ہے۔ اس میں خوشی کا موقعہ یہ ہے کہ اس ماہ میں تقوےٰ کے مراتب طے کرنے کا۔ اور قرب الٰہی کے حاصل کرنے کا۔ پھر سحری کے وقت بذریعہ نوافل اور دعاؤں کے خدا کے فضل کو طلب کرنے کا موقعہ ملتا ہے اس لئے اس خوشی میں لوگ صدقہ فطر کے ذریعہ غریب لوگوں کو خوش کیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اہل اسلام کے اجتماع کے مختلف اوقات مقرر کئے ہیں۔ جن میں وہ باہمی میل ملاپ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرسکتے ہیں۔ ہر ایک محلہ کی مسجد میں اس محلہ کے آدمی پانچ وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر ہر ہفتہ جمعہ کے روز شہر کے آدمی ملکر شہر کی کسی بڑی مسجد میں اس اجتماع کو قائم کرتے ہیں۔ پھر یہ عیدوں کے ایام ہیں۔ ان میں علاوہ شہر کے باہر کے آدمی بھی آجاتے ہیں جیسے کہ اس وقت بھی بعض دوست مختلف امصار سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ چونکہ آج کی تقریب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فعل سے ایک خاص مناسبت ہے۔ اس لئے میں نے ان آیات کو پڑھا ہے۔ جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم ؑ ایک ایسا انسان گذرا ہے کہ جس نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کی وجہ سے اپنی قوم اور قریبی اور بعیدی رشتہ داری کے تعلقات کی پرواہ نہ کی تھی۔ اور اپنے اَبْ یعنے چچا سے بھی باوجود اس کے کہ ان کے تعلقات اس سے بہت تھے۔ مباحثہ کیا تاکہ بد رسوم کا استیصال ہو۔ اس مقام پر اَبْ کے معنوں میں محققین کا اختلاف ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کے معنے اس جگہ حقیقی باپ کے ہرگز نہیں ہیں ایسے ہی ابراہیم علیہ السلام نے بادشاہ وقت سے بھی مقابلہ کیا۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی عظمت کے قائم کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ اس مباحثہ میں احیاء اور اماتت کی بھی ایک بحث ہے۔ جہاں ابراہیم علیہ السلام کا قول ربي الذي يحيي ويميت۔ درج ہے۔ اور جوکہ توحید باریتعالےٰ کے متعلق ایک عجیب فقرہ ہے۔ جس کو ہمارے زمانہ سے بڑا تعلق ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی مردہ زندہ کئے تھے۔ تو پھر ابراہیم علیہ السلام کا یہ استدلال کوئی قابل وقعت شے نہیں ہوسکتا۔ اور ان کا یہ کام اور کلام سب خاک میں ملجاتا ہے۔ ہاں ایک معنے کے رو سے انبیا بھی احیاء کرتے ہیں۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ ليس كمثله شے ہے۔ اس لئے اس کا احیاء بھی ليس كمثله شے ہی ہوگا۔ اور انبیاء کا احیاء اس سے کوئی لگا نہ کھاویگا یہ بالکل سچ ہے۔ کہ احیاء موتےٰ صرف ربّ کا ہی کام ہے اور وہ بھی کسی اور عالم میں انبیاء کے احیاء کے یہ معنے ہیں کہ بعض شریر لوگ جوکہ ان کی پاکیزہ مجالس میں آتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض اپنی کسی فطری سعادت کی وجہ سے جوکہ ان کے نطفہ میں آئی ہوتی ہے۔ ہدایت پاجاتے ہیں۔ ان کے کفر اور فسق کی حالت کا نام موت ہوتا ہے۔ اور ہدایت پاجانے کو احیاء سے تعبیر کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل درآمد اور ان کی تعلیم کا خلاصہ قرآن شریف نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے۔ کہ جب اس کے ربّ نے اسے کہا۔ اسلم کہ تو فرمانبردار ہوجا۔ تو ابراہیم نے کوئی سوال کسی قسم کا نہیں کیا۔ اور نہ کوئی کیفیت دریافت کی۔ کہ میں کس امر میں فرمانبرداری اختیار کروں بلکہ ہر ایک امر کے لئے خواہ وہ کسی رنگ میں دیا جاوے اپنی گردن کو آگے رکھدیا۔ اور جواب میں کہا۔ کہ اسلمت لرب العالمين۔ یعنے میں تو رب العالمین کا تابعدار ہو چکا۔ ابراہیم علیہ السلام کی یہی فرمانبرداری اپنے رب کے لئے تھی۔ جس نے اسے خدا کی نظروں میں برگزیدہ بنادیا۔ وہ لوگ جوکہ ابراہیم کا دین یعنے ہر طرح اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا اختیار نہیں کرتے غلطی کرتے ہیں۔ اور اس لئے اللہ تعالےٰ ان کو سفیہ قرار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے اُسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا۔ پس وہ لوگ جوکہ دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ غور کریں۔ کہ خدا کی فرمانبرداری سے وہ ابراہیمی مراتب حاصل کرسکتے ہیں ہر ایک قسم کی عزت ابراہیم علیہ السلام کو حاصل ہے۔ اور یہ سب کچھ اسلمت کا نتیجہ ہے۔

ووصىٰ بها ابراهيم بنيه۔ ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کو بھی یہی سکھلایا کہ جب اللہ تعالےٰ حکم دے تب تب ہی تم اس کی اطاعت کرتے رہنا۔ وہ لوگ جوکہ اللہ تعالےٰ کے کلام کے منکر ہیں۔ اور ان کا یہ خیال ہے۔ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کرنا تھا۔ وہ کرچکا۔ اس مقام پر سوچیں۔ کہ اگر یہ سلسلہ بند ہوچکا تھا۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اور کوئی احکام ضرورت زمانہ کے لحاظ سے نازل نہ ہونے تھے۔ تو پھر اسلم کی آواز کی اطاعت کے لئے کیوں ابراہیم نے اولاد کو تاکید کی پھر صرف ابراہیم ہی نہیں۔ بلکہ اس کا پوتا حضرت یعقوب بھی اپنی اولاد کو یہی حکم دیتا ہے۔ فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ کہ اے میری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ دین (ابراہیمی) پسند فرمایا ہے۔ کہ تم ہر وقت خدا کی فرمانبرداری میں رہو۔ حتٰے کہ تمہاری موت بھی اسی فرمانبرداری میں ہو۔ یہ فرمانبرداری جوکہ ہر ایک کامیابی اور ترقی کا چشمہ ہے۔ انسان اس سے کس طرح محروم رہ جاتا ہے۔ اس کا باعث قرآن شریف میں تواریخی واقعات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے پہلا نافرمان جس کی تاریخ ہمیں معلوم ہے وہ ابلیس ہے۔ وہ کیوں نافرمان بن گیا۔ اس کی وجہ بھی قرآن شریف نے بتلائی ہے۔ کہ اس نے ابیٰ و استکبار کیا۔ یعنے اس میں انکار اور تکبر تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اسلم کی تعمیل نہ کرسکا۔ اس وقت بھی بہت لوگ ہیں۔ کہ ابیٰ اور استکبار کی وجہ سے اسلم کی تعمیل سے محروم ہیں۔ کسی کو عقل پر تکبر ہے۔ کسی کو علم پر کسی کو اپنے بزرگوں پر جوکہ ان کے نقصان کا باعث ہو رہا ہے اور جب کبھی خدا کے مامور آتے رہتے ہیں۔ یہی ابیٰ اور استکبار ان کی محرومی کا ذریعہ ہوتے رہتے ہیں۔ انسان جب ایک دفعہ منہ سے انکار کر بیٹھتا ہے۔ تو پھر اُسے دوبارہ ماننا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں سے شرم کی وجہ سے وہ اپنی ہٹ پر قایم رہنا پسند کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ پھر کھلم کھلا انکار اور آخر کار وكان من الكفرين کا مصداق بننا پڑتا ہے۔

چونکہ مامورین الٰہی کا سلسلہ برابر رہنا تھا۔ اور زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اپنی قدیم سنت کے لحاظ سے خدا نے نبی اور رسول مبعوث کرنے تھے۔ اس لئے قرآن شریف کے اول رکوع میں ہی تعلیم دی ہے۔ کہ انسان کو انکار کا پہلو حتی الوسع اختیار ہی نہ کرنا چاہئے۔ قرآن شریف کے اول رکوع میں ہی اس کا ذکر ہے۔ ان الذين كفروا سواء عليهم ءانذرتهم ام لم تنذرهم لا يؤمنون۔ چونکہ وہ لوگ اول انکار کرچکے تھے۔ اس لئے سخن پروری کے خیال سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسوں میں م[...] اور آپکی باتوں پر غور کرنے نہ دیا۔ اور انہوں نے آپ کے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ لا يؤمنون۔ یعنی ہمیشہ کے لئے ایمان جیسی راحت اور سرور بخش نعمت سے محروم ہوگئے۔ یہ ایک خطرناک مرض

[illegible]

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مذاہب باطلہ و ملل کاذبہ کی ہلاکت کی ایک تدبیر

اس میں شک نہیں کہ بجز ذات باری تعالیٰ کوئی فرد و بشر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمیں کل یا آج سے دس برس بعد کیا کیا ضرورتیں اور حاجتیں پیش آویںگی۔ اور اس وقت ہماری قوم کے عالی ہمت بزرگوں کو ان کے سرانجام دہی کے لئے کیا کچھ کرنا ہوگا۔ مگر بہر حال رفتار روزگار اور صحیفۂ قدرت پر نظر کرنے سے اتنا تو قیاساً معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کل جو احمدی نسل مدرسوں اور سکولوں میں تربیت اور تعلیم پا رہی ہے۔ انہی میں وہ بزرگ اور نیک نہاد عالم لوگ ہیں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وارث ہونگے انشاءاللہ جن کی شان میں خالق ارض و سماء نے اپنے الہام اور کلام سے روز قیامت تک غلبہ اور سطوت مقدر کر رکھا ہے۔ جس کی تشریح بالفعل میں بعض وجوہات سے نہیں کرسکتا۔ گو یہ نسل آج کل ہلال کی طرح انحنیں پیاڑ پیاڑ کر بصد شکل نظر آتی ہے۔ مگر آخر کار ہر ایک ہلال بدر کے کمال کو فائز ہوتا ہے جیسے بچہ جوان ہوتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ جب میں اپنی اور بعض افراد کی کمزوریوں کو دیکھتا ہوں۔ اور بالمقابل مخالفین (آریوں عیسائیوں) کی درندگی اور ملحدانہ تعلیم اور پر از تزویر و تدلیس تحریروں کو پڑھتا ہوں۔ تو اپنی قوم کے فقدان اسباب ظاہری پر مایوسانہ آہ بھر کر رہ جاتا ہوں۔ دل میں طرح طرح کے خیالات گذرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی حضرت اقدس حجۃ اللہ کی سرپرستی اور نیم شبی دعاؤں کو قوم کا نگران پاتا ہوں۔ صدقہ اس کے جس کے سر پر ہم لوگ ننھے بچے کی طرح ہر فتنہ و شرارت سے محفوظ رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور حضرت اقدس ہمارے واسطے ہموم و غموم کے لئے ڈھال ہیں۔ اور ہمارا ہر ایک ناز و نعمت انہی کے سہارے پر ہے مگر آخر کار ایک دن ہمیں اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہونا پڑیگا۔ اور وہ دردناک دن جس کے تصور سے ہی آج ہمارے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ضرور ہم پر آنیوالا ہے۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر بوقت رحلت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور ہموم اور غموم سے آسمان دھواں دھار ہوگیا تھا۔ سو بھائیو۔ فکر کرو۔ فکر کرو۔ اور وہ کرو جو کل آپ لوگوں کے کام آوے۔ میں حیران ہوں۔ کہ جس مدت میں آریوں کا گروہ ریاست پنجاب میں نہایت دکیک تاویلوں سے (مثلاً اگنی آگ کو بھی کہتے ہیں اور پرمیشور کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ آگ کی طرح چمکتا ہے اور عورت کے تیسرے یوگی خصم کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگنی دیوتا کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ دیوتا آگ کی طرح چمکدار ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش باب ۴) ایک قوم کو ... کی طرح برانگیختہ کرکے اسلام پر مسلط کرگیا پھر جب آج کل صدہا فتن اور مفاسد نئے نئے بہروپ میں نمودار ہوتے ہیں۔ تو آئندہ نسلوں کو ان مفاسد اور موجودہ ملحد ذریت کی فطری شیطنت کو فرو کرنے کے لئے کس قدر عقد ہمت علو ہمتی اور حوصلہ درکار ہے۔ .. قصہ کوتاہ ان امور کو مد نظر رکھکر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم الاسلام سکول قادیان کی بنیاد ڈالی اور احمدی اصحاب کے بچوں کے لئے ہر دو دینی اور دنیوی تعلیم کا اہتمام کیا۔ تاکہ آنے والی احمدی نسلیں جو دنیا میں بطور نمک کے ہیں۔ حضور پرنور کے زیر سایہ عاطفت رہ کر مذاہب باطلہ اور ملل کاذبہ کی ہلاکت کے لئے براہین قاطعہ اور حجج ساطعہ اور روحانی آوزاروں سے لیس مسلح ہو کر باہر نکلیں۔ کہ کفر ان کے سامنے اپنی تمام منحوسانہ زیب و زینت کے لباس اور فن و فریب کی صف کو لپیٹ دے ... مجھے خوب یاد ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ جو لوگ ہمارے سکول کو ترک کرکے بیرونجات کے سکولوں میں اپنی اولاد کو تعلیم دلاتے ہیں۔ وہ درحقیقت اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے ہیں۔ اصل میں حق بھی یہی ہے۔ کیونکہ تجربتہً یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیرونجات میں لڑکے انگریزی تعلیم پاکر استادوں اور کلاس فیلوں کے خیالات اور عادات اور رسومات کے اس قدر پابند ہو جاتے ہیں۔ کہ اس کا عشر عشیر بھی اپنے والدین کے خیالات کا اقتباس نہیں کرتے۔ اور جو وہ کرانا چاہتے ہیں۔ نہیں کرتے۔ اور نہ وہ احمدی والدین کے مرضیات کو پورا کیونکر اور کس طرح کریں۔ جب بچپن ہی سے لے کر عالم شباب تک باطل پرستوں کی زہر اور نجاست اور مردہ پرستوں کی دجالیت اور دہریت ان کے رگ و ریشہ اور تار و پود میں سرایت کرچکی ہے۔ علاوہ ازیں بچپن میں ایسی ایسی سیاہ کاریوں اور غلط کاریوں میں اپنا آپ برباد کرلیتے ہیں۔ کہ جوانی میں آکر ان امور شنیعہ کے ارتکاب کے نتائج بد کو موت سے بدتر محسوس کرتے ہیں۔ گویا زندہ درگور ہوتے ہیں۔ اور اکثر اپنی ماؤں کے لاڈلے اور باپوں کی گودوں میں پرورش یافتہ تنگ آکر بالآخر والدین کے اندوختہ کو کھاکر۔ اور ان امیدوں کو خاک میں ملاکر اور ان کا خون جگر پی کر بدبختی سے خودکشی کرلیتے ہیں۔ میں نے متواتر چند تجربہ کار اور ذی علم لوگوں سے معلوم کیا ہے۔ کہ اکثر بیرونجات کے سکولوں میں ۹۰ فیصدی لڑکے ایام طفولیت میں غلط کاریوں اور سیاہ کاریوں اور جلق اور اغلام وغیرہ ناگفتہ بہ افعال بد میں مبتلا ہو کر اپنے تئیں ہلاک کر ڈالتے ہیں اور رہا سہا جسم اشتہاری طبیبوں کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ جن کے کشتے بدقسمت بیماروں کے کشتہ اجسام کو کشتہ کر ڈالتے ہیں (مفصل دیکھو رسالہ مفید الطالبین دربارہ امور کرنی و ناکردنی و ہدایات جو عنقریب ہدیۂ ناظرین ہوگا۔)

قصہ کوتاہ مندرجہ بالا خطرات اور دجالی فتن و فریب کے تقاضات کو محسوس کرکے بہت سے بندگان خدا نے اپنی پیاری اولاد کو حسب الارشاد حضرت امام الزمان قادیان میں تعلیم دلانے کے لئے بھیج دیا ہے اور کچھ ان امور سے آشنا ہو کر اور زہریلی تعلیموں اور ناپاک کردار اور گفتار سے ڈر ڈر کر بھیج رہے ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ کثیر احباب نے مدرسہ کی مالی امداد میں حتے الامکان سعی بلیغ نہیں کی حالانکہ مدرسہ کی مالی حالت نہایت نازک اور قابل رحم ہے۔ اور سکول ریکگنائسڈ ہوگیا ہے۔ یعنے سرکاری معائنہ انسپکٹر کے نیچے آگیا ہے۔ اور اکثر اشیاء مدرسیہ از بس ضروری اور مطلوب ہیں۔ جن کے بغیر کوئی سکول سکول نہیں رہ سکتا۔ سو بھائیو! کیا یہ افسوسناک اور درد انگیز ماجرا نہیں۔ کہ مذاہب باطلہ و ملل کاذبہ تو سر توڑ کوششوں سے اور ان تھک محنتوں سے اسلام کی حقانیت اور آئندہ نسلوں کے خون کرنے کے لئے گوناگون اسباب اور جائز اور ناجائز وسائل کیل لادیں اور باطل پرستی اور مردہ فروشی (عیسائیت) کے سرانجام کرنے میں مال و جان اور عزت و شرف اور لڑکیوں کے قربانیاں ... تک فرق نکریں۔ پر ادھر ان صدہا گمراہیوں کے سرچشموں (مدارس مخالفین) کے بالمقابل ایک تریاقی سکول کی کشتی بھی عین منجدھار میں غرقاب ہوتی نظر آوے۔ اور کوئی دلچلا اس پر رحم نہ کھائے۔ یہی ایک قوم ہے۔ جو دنیا میں نمک کی قائم مقام ہے۔ اور اس کی نسل لاکھوں اور کروڑوں بنی نوع انسان کو بفضلہٖ غوث اور قطب بنانے اور پروردگار کے الہام اور کلام سے مشرف کرنے اور کرانے کا آلہ ہے۔ اور یہی باغ ہے۔ جس کے پودے پورے نشو و نما پاکر دنیا کے فیض رساں ثابت ہونگے۔ انشاءاللہ۔ اور ضرور ہونگے۔ مگر اس وقت ہمیں ایک اعانت کی شمولیت سے ثواب دارین سے بہرہ ور ہونے کا ایک موقع ہاتھ آیا ہوا ہے۔ جو چند سال بعد ہرگز نصیب نہ ہوگا۔ تین لاکھ احمدی ہو اور ایک مدرسہ کا گذارہ محال نظر آوے۔ یہ امر محال نظر آتا ہے۔ پس جو کوئی اس مدرسہ پر رحم کرتا ہے۔ وہ اسلام پر رحم کرتا ہے۔ اور آئندہ نسلوں پر رحم کرتا ہے۔ اور سارے جہان پر احسان کرتا ہے۔ پس ہمت کرو۔ جو کام ہونے والے ہوتے ہیں۔ بہرصورت ہو کر ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ایک ایک مٹھی جو کا چندہ دیا کرتے تھے۔ مگر آخر کار وہ کام ہو ہی گیا۔ مگر وہ بدقسمت رہگیا جس نے مٹھی بھر جو دینے سے دست کشی کی۔ چندہ تو درحقیقت ثواب دارین حاصل کرنے کے لئے ایک بہانہ محض ہوتا ہے۔ ورنہ خدا کے کام ہرگز نہیں رک سکتے۔ یا وہ کبھی رکے اور نہ رکیں گے۔ قادیان کا سکول خدا کے مقدس مسیح موعود کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ہے۔ کیا یہ پودا خشک ہو جائیگا؟ کیا وہ ہر ایک خیر و برکت والا امر جس پر حضرت اقدس نے ہاتھ ڈالا ہے۔ اپنے انجام اور کمال کو نہیں پونچا۔ جو یہ نہ پہنچیگا۔ اور مواطن کثیرہ میں خود خدا نے اسے مظفر و منصور نہیں کیا۔ ہاں ہر ایک حال میں تائید الٰہی شامل حال رہی ہے۔ اور اب بھی رہیگی۔ فی الحقیقت یہ سکول حفظ ما تقدم کے طور پر آپ لوگوں ہی کے ذریت کے واسطے

والے فتن اور مفاسد کا تریاق علاج ہے۔ پس اس کی مدد کرکے اس پر رحم کرو۔ کہ آپ پر رحم کیا جاوے۔ اور آپ کی اولاد پر ابر نیساں کی طرح رحمت الہٰی برسے۔ پس اے عالی ہمت بھائیو! نیکی میں سبقت کرنے والو۔ یہاں پر بھی عالی حوصلگی کو کام فرماؤ حضرت اقدس کو آیندہ نسلوں کی اس قدر فکر ہوئی ہے۔ کہ خاص لنگر کے چندہ سے بھی قطع برید کرکے امداد مدرسہ فرض ٹھہرا دی ہے۔ پھر افسوس ہے۔ اس شخص پر جو لاابالی سے کام لیتا ہے کہ حضرت اقدس کے ارشاد کو قریباً بھول ہی گیا ہے۔ بالآخر مختصراً عرض ہے۔ کہ چندہ مدرسہ کا ادا کرنا ایک دینی اور اہم کام ہے۔ اسے برابر ماہ بماہ سرانجام دینا۔ اور دوروں دیک احباب میں اس کی تحریک کرنا ہر ایک احمدی بھائی کا فرض منصبی ہے۔ گو مدرسہ میں بعض کمزوریاں ہیں اگر غور سے دیکھا جاوے۔ تو وہ بھی عدم توجگی احباب اور عدم مال واسباب سے وابستہ ہیں

البدر کے گذشتہ نمبر میں اخویم محمد افضل صاحب نے بغیر متقدمات کی یادگار کا ذکر کرتے ہوئے علاوہ مالی امداد کے ناظرین کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اپنے بچوں کو بجائے دوسرے مقامی مکاتب کے یہاں تعلیم کے لئے ارسال کریں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ انکی رائے بھی قابلقدر ہے اور واقعی جب تک ہماری جماعت کے لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرکے مدرسہ تعلیم الاسلام میں اپنے عزیز لخت جگروں کو ارسال نکریں گے۔ تب تک اس مدرسہ کو پورا عروج حاصل نہو سکیگا اس زمین اصحاب کو اللہ تعالیٰ نے صاحب مقدرت بنایا ہے۔ اور ان کی اولاد اس قابل ہو کہ وہ بورڈنگ میں رہ سکے ان کو چاہئے کہ وہ ضرور یہاں داخل کرائیں۔ یہاں ان کی خاطر حفاظت اور نگرانی کا انتظام بخوبی کیا گیا ہے۔ ایک خاص ڈاکٹر بھی بورڈنگ میں موجود ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احمدی احباب میری اس درخواست پر ٹھیک توجہ فرمادینگے

ماسٹر عبدالرحمان مدرس مصنف اختیار الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

ایک پرجوش احمدی کا مباحثہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مہربانی کرکے مندرجہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج کرکے مشکور فرمادیں۔

ایک سچا واقعہ۔ بہت سی گفتگو کے بعد آریہ نے کہا

آریہ۔ جن کتابوں کا مرزا صاحب حوالہ دیتے ہیں میں ان کو نہیں مانتا ان کو وید کی کوئی شرتی پیش کرنی چاہیئے۔

خاکسار۔ ماننا یا نہ ماننا یہ آپ کی اختیاری بات ہے۔ مگر جن کتابوں میں آج سے ہزاروں برس پہلے لکھا ہے۔ کہ جب مسیح موعود آخری زمانہ میں آویگا۔ اس وقت لوگوں کا شریعت حقہ پر عمل ور آمد نہ ہوگا۔ اور نیز پہاڑوں کو اڑاکر سڑکیں بنائے جانا۔ اونٹوں کا کام کسی اور نئی سواری سے لیا جانا۔ مختلف ممالک کے لوگوں کا باہم میل جول ہونا۔ دریاؤں کا خشک ہونا۔ کمینے لوگوں کا امیر اور صاحب حکومت ہونا کتابوں۔ اخباروں اور اشتہاروں کی کثرت سے اشاعت ہونی دختر کشی رسم کا دور ہو جانا۔ جنگوں کے واسطے بڑے بڑے خطرناک سامانوں کا بنایا جانا۔ کبیرہ گناہوں کی کثرت ہونی۔ ربانی علماء کا فوت ہو جانا۔ ہر ایک مذہب میں جوش پیدا ہو جانا۔ لوگوں کا علوم میں ترقی کرنا۔ چاند اور سورج کو ماہ رمضان میں گرہن لگنا۔ صلیب پرستی کا عروج ہونا۔ ستارہ ذوالسنین کا نکلنا۔ جاوا کی آگ کا ظاہر ہونا۔ اسلام کا برائے نام ہونا۔ علم قرآن کا دنیا سے اٹھ جانا۔ مسجدوں میں خدا کے ذکر اذکار کی بجائے فحش باتوں کا ہونا۔ اس زمانہ تحریر کا بڑا زور ہونا۔ طاعون کا پڑنا۔ حج کا روکا جانا۔ اسلامی ملکوں میں کفر اور فسق وفجور کا پھیل جانا۔ یعنی شراب پینا۔ جوا کھیلنا۔ عورت سے عورت اور مرد سے مرد کا لواطت کرنا۔ بے رحمی اور بے حیائی کا بڑھ جانا۔ سود کھانا۔ رشوت لینا۔ رہزنی کرنا۔ غیبت کرنا۔ عیب جوئی کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ عورتوں کی تابعداری۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ لوگوں کا حریص۔ دغاباز اور بہانہ جو ہونا۔ غرض ہر ایک قسم کے گناہ کا کثرت سے ہونا۔ دیکھو کتاب دانیال باب ۱۲۔ بائیبل اور خاص کر انجیل متی باب ۲۴۔ قرآن مجید۔ تفاسیر اور احادیث وغیرہ اب آپ ہی بتلائیں کہ کیا ان کتابوں کے مصنف اور یہ کتابیں جھوٹی ہیں۔ جن کی پیشگوئیوں کو ہم نے اپنے سامنے پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ وید بیچارا کس باغ کی مولی ہے۔ بلا انتہا زمانہ گذر گیا کہ اس نے پرمیشر سے مکالمہ مخاطبہ کا دروازہ بند کردیا۔ اور سرب شکتیمان دیالو کرپالو نیاکاری پرمیشر کو گونگا بنادیا۔ بھائی صاحب اسمیں تو ایک بھی ایسی پیشگوئی نہیں۔ جو کہ آئندہ زمانہ کے لوگوں کی تقویت کا باعث ہو۔ اور ثبوت ہستی باریتعالےٰ پر ایک دلیل ہو۔

آریہ۔ میں تو مرزا صاحب کے دعوی کو ایک معمولی بات سمجھا ہوا تھا اب آپ مجھے جانے کی اجازت دیویں۔ مگر گھر جاکر ضرور آپ کی باتوں پر غور کرونگا۔ میں ہٹ دھرمی نہیں ہوں۔ حق کو قبول کرنے کو ہر وقت طیار ہوں۔ مگر اس بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ مسلمان مرزا صاحب کو کیوں برا کہتے ہیں۔

خاکسار۔ خدا کے ماموروں کی استہزا کرنی اور ان کو کاذب اور مفتری وغیرہ کہنا تو قدیم سے قانون قدرت ہے۔ اگر کوئی مسلمان قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہم سے فیصلہ کرنا چاہیئے تو آج فیصلہ ہو سکتا ہے۔ مسیح ناصری کا حلیہ اور ہے۔ اور آنے والے مسیح موعود کا حلیہ اور۔ جب وہ آئیگا۔ تو اس وقت سلطنت عادل ہوگی۔ اور امن کا زمانہ ہوگا۔ نہ جنگ اور جہاد کا۔ اور فارسی النسل ہوگا۔ اور اس کی پیشگوئی سے بعض دشمن اسلام ذلیل اور ہلاک ہوں گے۔ مثلاً دیانند سرستی۔ لیکھرام پشاوری۔ اندرمن مرادآبادی۔ عبداللہ آتھم۔ غلام دستگیر قصوری۔ احمد بیگ۔ نذیر حسین دہلوی۔ کیا پیشگوئیوں کے مطابق ہلاک نہیں ہوئے۔ اور شیخ محمد حسین بٹالوی۔ عبدالعزیز لدھانوی۔ عبدالحق غزنوی۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور دیگر مولوی صاحبان وغیرہ کی جو ذلت ہوئی۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور جس شخص کو ان پیشگوئیوں کے سچا ہونے میں شک ہو اس کو اختیار ہے۔ کہ مقابلے میں اٹھے۔ اور زندہ خدا کا مشاہدہ کرے۔ گھر بیٹھے بٹھلائے عقل کے گھوڑے دوڑانے ٹھیک نہیں زیادہ نہیں تو مولوی غلام دستگیر کی طرح ہی فیصلہ کرلیں۔

آریہ۔ آپنے تو مجھے حیران کردیا۔ دو تین دن تک پھر میں آپکی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اس وقت میرا جانا سخت ضروری ہے۔ آگے ہی دیر ہو گئی ہے۔

خاکسار۔ ہاں آپ جا سکتے ہیں۔ جو باتیں میں نے آپکی خدمت میں عرض کی ہیں۔ ان پر ضرور غور کرنا۔ ایک دن کی بات ہے۔ کہ میں ابجد کے قاعدہ سے چند ایک باتوں پر غور کر رہا تھا۔ تو غلام احمد قادیانی کے اعداد ۱۳۰۰ نکلے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمد سے ۱۳۰۰ سال بعد یعنی چودھویں صدی میں غلام احمد قادیان میں ہوگا۔ اور قادیان کا سابقہ نام ماجھی تھا۔ جب میں نے ماجھی کے اعداد کو جمع کیا تو وہ ۵۹ ہوئے اور مہدی کے بھی ۵۹ ہی ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب میں نے ہند کے اعداد کو جمع کیا۔ تو وہ بھی ۵۹۔ پھر پنجاب کے بھی ۵۹ نکلے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خاتم النبیین۔ افضل المرسلین سے ۱۳۰۰ سال بعد چودھویں صدی میں غلام احمد قادیان ہوگا۔ اور قادیان کا پہلا نام ماجھی ہوگا۔ جیسا کہ تواریخ سے ثابت ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے آبا و اجداد پہلے پہل جب اس ملک میں آئے۔ تو انہوں نے اس گاؤں کا نام (قادیان) ماجھی رکھا تھا) اور وہ گاؤں ماجھی (ہند ملک پنجاب) میں ہوگا اور غلام احمد قادیانی مہدی ہوگا

اب غور کرو۔ کہ ایسی روشن دلیلوں کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی نہ مانے۔ تو ہمارا کیا قصور ہے اور اس بدبخت کا کیا علاج

آریہ۔ بے شک آپکی یہ دلیل مجھے بھی بہت ہی پسند آئی ہے اس سے تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ غلام احمد ہندوستان میں ہوگا۔ اور ہند میں سے ملک پنجاب میں ہوگا۔ اور پنجاب میں سے قادیان میں ہوگا۔ اور وہ مہدی ہوگا۔ مہربانی کرکے مجھے بھی ابجد کے اعداد لکھا دیں۔ تاکہ میں اچھی طرح سے غور کرلوں۔

خاکسار۔ ہاں آپ لکھ لیں۔ مگر عجیب بات تو یہ ہے۔ کہ غلام احمد جس کے مثیل ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اس کی قبر بھی پنجاب میں ہی ہے۔

ا ۱	ب ۲	ج ۳	د ۴	ہ ۵	و ۶	ز ۷	ح ۸
ط ۹	ی ۱۰	ک ۲۰	ل ۳۰	م ۴۰	ن ۵۰	س ۶۰	ع ۷۰
ف ۸۰	ص ۹۰	ق ۱۰۰	ر ۲۰۰	ش ۳۰۰	ت ۴۰۰	ث ۵۰۰	خ ۶۰۰
ذ ۷۰۰	ض ۸۰۰	ظ ۹۰۰	غ ۱۰۰۰				

الراقم محمد ظہیرالدین احمدی ولد مولوی محمد الدین صاحب گرداور ساکن اروپ متصل شہر گوجرانوالہ

درس قرآن سے کچھ

سورہ ھود رکوع نمبر ۶

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہین۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہین۔ تو اول قران شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آوین ان سے بذریعہ خط اطلاع دیوین۔ کہ ان کا حل اخبار مین دیا جاوے

والی ثمود اخاہم صالح قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ ...الخ قوم ثمود کی آبادی جیسے کہ پیشتر اس سے اظہار کر چکے ہین۔ عدن سے لے کر مین۔ حضر موت اور تہامہ تک تھی۔ یہ علاقہ دشمن کے بیرونی حملوں سے بھی محفوظ تھا۔ کیونکہ مغرب کیطرف سمندر اور مشرق کی طرف لق و دق جنگل تہا۔ اس وقت ریل اور جہاز نہ تھے۔ کہ جس کے ذریعے سے انسان ان مشکل راہ گذروں پر قادر ہوتا اس لئے ثمود کی قوم بہت خوش حالی اور امن کی زندگی بسر کرتی تھی۔

میرا تجربہ اور خیال ہے۔ کہ جیسے افلاس کسی قوم کے لئے اسکی بدبختی کی علامت ہوتی ہے۔ کہ اس کا نشانہ ہوکر بعض اقوام رذیل پیشوں اور جرائم کو اختیار کر لیتی ہے۔ جیسے کہ ڈکیتی واروں کی قوم پنجاب مین ہے۔ ایسے ہی بعض وقت خوش حالی کی زندگی اور امارت اور ریاست انسانکی بدبختی کی باعث ہوتی ہے۔ یہی بدبختی قوم ثمود کے لاحق حال تھی۔ اور وہ خدا کو بھول گئے تھے۔ انکی طرف انہی مین کا ایک آدمی صالح بھیجا گیا کہ وہ سچے خدا کیطرف بلاوے۔ اور عذاب سے ڈراوے

انشاء کم حضرت صالح نے انسان کو خلعت وجود کا دیا جانا۔ انعام بتلایا ہے۔ اور دراصل یہ بالکل ٹھیک ہے۔ دنیا کی ہر ایک شے ہمارے لئے اسی وقت نعمت ہے۔ جبکہ ہمارا وجود ہے۔ اگر یہی نہ ہو۔ تو یہ سب جہان اور حسین دلربا اور باغ بغیچہ۔ محل ماڑیاں۔ دوست ثروت ہمین کیا کام آسکتی ہے۔ پس اول خلعت وجود کا عطا کیا جانا ایک انعام الٰہی ہے۔ کہ جس کو یاد کرکے انسان کی کو خدا کی اطاعت اور عبادۃ مین مصروف ہونا چاہئیے۔

من الارض سے ظاہر ہے۔ کہ انسان کے جسم اور روح سب شئے کا نشوونما زمین ہی سے ہے اور جو لوگ کہتے ہین۔ کہ انسانی روح آسمان سے گرتی ہے۔ غلط ہے۔ دوسری جگہ بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الم نجعل الارض کفاتا احیاء و امواتا۔ کہ ہم نے زمین میں ایک قوۃ جاذبہ رکھی ہے۔ کہ وہ ہر ایک شئے مردہ اور زندہ کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ انسان کا گہرا تعلق زمین ہی سے ہے۔ اور اسی سے وہ ہر ایک قسم کے نشو و نما حاصل کرتا ہے اور حضرۃ مسیح کے آسمان پر جانے کی یہ آیت تردید کرتی ہے

واستعمرکم فیہا آسودہ حال تم کو آباد کیا۔

فاستغفروہ جو فضل خداوندی شامل حال ہے اس کے مداومت کے لئے اللہ تعالےٰ سے حفاظت طلب کرو کہ تمہاری خطاؤں سے وہ تم سے دور نہ کر دیا جاوے

ثم توبوا الیہ پھر جو راہ حفاظت کی وہ تم کو بتاتا ہے اس پر عمل کرو۔ یعنے نیکی اختیار کرو

ان ربی قریب مجیب چونکہ کامل طور پر محافظ وہی ہوسکتا ہے۔ جو ہمیشہ نزدیک ہو۔ اور ہر ایک آواز کو سنے۔ اور قبول کرے۔ اس لئے فرمایا کہ جس رب کو مین پیش کرتا ہون۔ وہ قریب اور مجیب ہے

مرجوًا ہونہار۔ جس پر بہت سی امیدین ہون صالح علیہ السلام اپنے اخلاق فاضلہ اور نیکی کے لئے قوم میں ممتاز تھے سب کی آنکھیں لگی ہوئی تھین۔ کہ یہ ہم مین خوب نکلے گا۔ اس لئے کہا کہ ہماری امیدیں تو تجھ پر بہت تھین۔ تو نے یہ کام کیا اختیار کیا۔

یہی خیال اور امید اہل مکہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین تھی۔

ناقۃ اللہ حضرت صالح کی ایک اونٹنی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو۔ اللہ نے اس کو میری صداقت کا نشان قرار دیا ہے۔ کہ تم اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔ ورنہ عذاب آجاویگا۔

ثلثۃ ایام سے ظاہر ہے۔ کہ ماموریں بعض وقت عذاب کی میعاد اور وقت تلا دیتے ہین۔ وہ لوگ جو حضرت اقدس پر اعتراض کرتے ہین۔ غور کرین

العزیز ہندوستان کے ملک میں سچے علوم کی مٹی بھی پلید کی گئی ہے۔ کہ جو لفظ اعلےٰ معانی پر مشتمل تھے۔ ان کو ادنےٰ معانی پر محمول کیا ہے۔ انہیں میں سے یہ لفظ عزیز ہے۔ اس کے معنے غالب کے ہین اور اب ہندین چھوٹے پر جو کہ مغلوب ہوتا ہے۔ استعمال کرتے ہین۔ اگر کسی بڑے آدمی کو عزیزی کرکے لکھو تو وہ خفا ہو جاوے اور اسے حقارت خیال کرے۔ ایسے ہی اسلام علیکم کو حقیر جانا گیا ہے۔

یغنوا مغنہ بمعنے سکونت سے نکلاہے۔ رہنے کا مقام گویا وہاں کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ ۱۲

موتے کلام کرتے ہین

لوگ تعجب کرینگے۔ کہ موتےٰ کس طرح کلام کرسکتے ہین۔ لیکن جب وہ اس بات پر غور کرینگے۔ کہ ہر ایک کی کلام اور فعل اس کے مطابق حال ہوتا ہے۔ تو ان کو یہ معمہ حل ہوجاویگا۔ جس حال اور کیفیت میں مردے لوگوں سے ملتے ہین۔ اسی حال اور کیفیت مین وہ لوگوں سے کلام بھی کرتے ہین۔ اور وہ کیفیت و حالت خواب اور کشف کی ہے۔ کتب تعبیر الرؤیا مین لکھا ہے اور عملی طور پر اس کی تصدیق بھی ہوچکی ہے۔ کہ مردہ اگر خواب مین کچھ کہہ جاوے۔ تو وہ اسی طرح ہوتا ہے۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب کے درس میں بعض حیرت انگیز واقعات جو کہ آپکے چشم دید ہوتے ہین ذکر ہوا کرتے ہین۔ ان مین سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ انسے موتےٰ نے کلام کی ہے۔ چونکہ یہ کلام بعض لوگوں کو فائدہ بخش ہوگی اس لئے ہم اسے ذیل میں درج کرتے ہین

اول واقعہ میر حسن مرحوم کا ہے۔ جن کی ایک مثنوی عشقیہ [illegible] میں تصنیف سے ہے۔ میر حسن نے ایک شخص کو خواب میں کہا۔ کہ میری اولاد کو کہو۔ کہ مثنوی کے جس قدر نسخہ جات مل سکین۔ وہ سب کے سب جلادو۔ کیونکہ خلقت اسے پڑھ کر گمراہ ہورہی ہے۔ اور ان کی گمراہی کی وجہ سے مجھے یہاں عذاب دیا جاتا ہے۔ پس مصنف لوگ غور کرین اور تصنیف کے وقت خیال رکھین۔ کہ اس کا ثمرہ ان کو آخرت میں کیا ملے گا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ خود حکیم صاحب موصوف نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا۔ جو کہ مرگیا ہوا تھا۔ اور اُسے بیمار پایا۔ پوچھا۔ کہ تم تو مر گئے تھے۔ اور بیماری انسان کو موت سے اول ہوتی ہے۔ اب تمہارے بیمار ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اس مردہ نے جواب دیا۔ کہ آپکا فرمانا بجا ہے۔ لیکن زندگی میں میں ایک لڑکی پر عاشق تہا۔ اور اس لڑکی کو میرے سامنے [illegible] کیا۔ ...... اب اس عشق کی سزا مجھے رنگ بیماری دیجاتی ہے۔ حضرت حکیم صاحب نے اس شہر کے ایک آدمی سے جو اس مردہ شخص کا رفیق تہا۔ اس عشق کا ذکر کیا۔ جسے سنکر وہ حیران ہوگیا۔ اور کہا۔ کہ صرف مرتے وقت اس نے عشق کا اظہار کیا تھا۔ اور سوا خدا کے اور میرے اور رازان عاشق معشوق کے اور کسی کو اس بات کا حال معلوم نہین۔ حکیم صاحب کو چونکہ اس لڑکی کا شکل معلوم تھی آخر بڑی تحقیقات کے یہ بات درست ثابت ہوئی۔ عاشق مومن جو ابتک کسی خانی بت کے عشق کے مریض ہین۔ عبرت پکڑین۔ ۴ تیسرا واقعہ جو کہ سننے مین آیا ہے۔ یہ ہے کہ قادیان کے نزدیک ایک گاؤں ننگل ہے۔ وہاں ایک شخص کو مرزا امام الدین خواب مین آیا اور کہا کہ نظام الدین سے کہہ دو۔ کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے۔ ۱۲

www.aaiil.org

کان عرشہ علی الماء

عرش۔ عرش کی حقیقت اور ماہیت کے سمجھنے میں لوگوں کو اس لئے دھوکا لگتا ہے کہ بعض الفاظ کو جس طرح وہ مخلوق کے حق میں سمجھتے اور خیال کرتے ہیں۔ ویسے ہی خداتعالیٰ کے لئے بھی خیال کرنے لگتے ہیں۔ اس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ مثلاً جب خدا کی نسبت اسکا سمیع اور بصیر ہونا مانا جاتا ہے تو بعض کا خیال صفات الٰہی کی ناواقفیت کیوجہ سے اسطرف منتقل ہو جاتا ہے کہ جیسے ہماری آنکھ ہے ویسی ہی خدا کی ہوگی اور چونکہ وہ بہت بڑا اور عظیم الشان وجود ہے۔ اسلئے اپنی وسعت نظر اور خیال کے لحاظ سے اپنی آنکھوں کی نسبت خدا کی آنکھ کو بہت بڑا اور روشن مان لیتا ہے۔ ایسے ہی کانوں اور ہاتھوں کی نسبت اس کے خیالات ہوتے ہیں در اصل یہ ایک بڑی غلطی ہے۔ کہ قرآن شریف میں بعض ایسے الفاظ کو دیکھکر جو کہ ایک طرف تو انسانوں پر استعمال ہوتے ہیں اور ایک طرف خداتعالےٰ کی نسبت بھی بولے جاتے ہیں اُن کے معانی اور مفہوم کے سمجھنے میں کوئی تمیز اور فرق نہیں کیا جاتا۔ یہی ایک ایسا دھوکہ ہے کہ جس کے باعث نوع انسان کا ایک بڑا حصہ اسوقت ضلالت اور غضب الٰہی کا نشانہ بنا ہوا ہے اور وہ لفظ احیا ہے۔ کہ ایک طرف تو خداتعالےٰ کی صفت بھی ہے دوسری طرف انبیا میں بھی اس کے وجود کی خبر قرآن شریف سے ملتی ہے پھر کلام الٰہی یعنے قرآن شریف میں بھی اس خاصہ احیا کا ہونا قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ پھر بعض اعمال کو بھی باعث احیا قرار دیا گیا ہے جیسے **وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ** ایسی حالت میں جب تک انسان خوض اور فکر سے کام نہ لے اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اسکی دستگیری نہ کرے تو وہ کبھی ٹھوکر سے بچ نہیں سکتا لیکن جو لوگ راسخ فی العلم ہوتے ہیں اور خدا نے انکے ایمان اور عمل صالح کی وجہ سے ظلمتوں سے ان کو نجات دی ہوئی ہوتی ہے وہ جانتے ہیں کہ ہر ایک کی شان اور مرتبت کے لحاظ سے ان الفاظ کے معانی اور مفہوم الگ الگ ہوا کرتے ہیں اسی لفظ احیا کو خدا کیطرف نسبت دیتے اور پھر قرآن شریف اور رسول کریم اور قصاص کیطرف نسبت دیتے ہیں۔ اگر ہم کوئی فرق بین نہ کرینگے تو ہمارا ایمان خداتعالےٰ کی ذات پر مشکوک ہو جاویگا۔ اور برنگ دیگر باوجود ایک خدا ماننے کے پھر ہمیں کئی خدا ماننے پڑیں گے جسکا نتیجہ سوائے ہلاکت اور ضلالت کے کچھ نہ ہوگا۔ پس جبکہ کلام الٰہی میں ایک ہی لفظ کا اطلاق مختلف مقامات پر ہو۔ اور خالق کی طرف بھی اسکی نسبت ہو۔ اور مختلف مخلوق کی طرف بھی وہ منسوب کیا جاتا ہو تو تقوے کا طریق اسمیں یہ ہے۔ کہ حفظ مراتب کو مدنظر رکھکر اُسکے معنے کئے جاویں۔

اس جگہ یہ ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جس حالت میں کہ الفاظ سے اس قسم کا مغالطہ لگتا ہے تو باریتعالےٰ نے کیوں ایسے الفاظ کو استعمال کیا۔ جو کہ لوگوں کی ضلالت کا موجب ہو سکتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس پیرایۂ کلام کے اختیار کرنے میں سراسر اسکی رحمت اور فضل خاص بندوں پر ہے۔ اور یہ نوع انسان کی اپنی غلطی ہے کہ وہ تدبر اور تفکر سے کام نہیں لیتا۔ اس کے اپنے کسی خویش و اقارب کی نسبت کوئی لفظ خلاف شان معنے اور مفہوم میں استعمال کیا جاوے تو وہ آگ بگولا ہو جاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خود باریتعالیٰ کیطرف الفاظ کے ایسے معنے منسوب کرے جس سے اس کی ذات میں نقص اور کمزوری پائی جاوے یہ پیرایۂ کلام رحمت اسلئے ہے کہ اگر خداتعالےٰ کی صفات کو ایسے الفاظ میں بیان کیا جاوے۔ جس کے مشابہ اور مناسب مخلوق میں نہوں۔ تو مخلوق اُسکے سمجھنے سے قاصر رہیگی کیونکہ انسان میں ایک خاصہ ہے کہ وہ صرف انہی باتوں کو سمجھ اور انہی اشیاء کو ادراک کر سکتا ہے۔ جو اس کے اپنے نفس میں موجود ہوں یا وہ صفات اسکو اسوقت حاصل ہوں۔ مثلاً ایک مادرزاد اندھا بصیر ہونے کی ماہیت کو کسی طور سے بھی نہیں سمجھ سکتا لیکن جس کی آنکھیں ہیں وہ خداتعالےٰ کے بصیر ہونے پر جو ایمان رکھیگا اسمیں اور اس مادرزاد اندھے کے ایمان میں ایک ایسا فرق ہوگا جس کی نسبت کیلئے کوئی لفظ ملنا محال ہے اس کا باعث صرف یہی ہے۔ کہ وہ بصیرت کے کنہ اور حقیقت سے جو کہ ایک بینا کو حاصل ہے بالکل ناواقف ہے پس خداتعالےٰ نے اپنے بڑے رحم اور فضل سے اپنے بندوں سے ایسا طرز کلام اختیار کیا جس سے وہ اسکی صفات کو ایک گونہ سمجھ سکیں اور پھر جب بندہ اسکی طرف رجوع کرے تو وہ رفتہ رفتہ ان کی اصلیت اور حقیقت کو ان پر کھولتا جاوے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف اور احادیث میں بعض ایسی کلام ہوئی ہے جس سے صرف انسان کو ایک نتیجہ سمجھانا مقصود ہوتا ہے اور ان الفاظ کے ظاہری مفہوم سے خداتعالیٰ کی ذات بکلی پاک ہوتی ہے اسی سبیل کی ایک حدیث ہے کہ مومن کا دل خداتعالےٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے اب ظاہر ہے کہ خداتعالیٰ کی انگلیاں تو نہیں ہیں اور نہ انکی تعداد ہے اور نہ وہ ہماری جیسی ہیں بلکہ یہ ایک استعارہ ہے کہ جس سے تصرف الٰہی جتلانا مقصود ہے کہ فلاں بات یا کام ہماری چٹکی میں ہے جب اور جسطرح چاہیں کر دیں۔

اسقدر بیان کے بعد جس سے میری مراد یہ امر ناظرین کے ذہن نشین کرنا ہے کہ جب بعض الفاظ خالق اور مخلوق کی نسبت مشترکہ استعمال ہوں تو مومن کی شان یہ ہونی چاہئے۔ کہ باریتعالےٰ کی دیگر صفات حسنہ کو مدنظر رکھکر اُن کے معانی اور مفہوم کو خدا کیطرف نسبت دے۔ اس لئے خداتعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے **وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى** کہ صرف وہی الفاظ (اسم) خدا کیطرف منسوب ہو سکتے ہیں جو خوبیوں سے بھری ہوئی ہوں اور جن سے کوئی نقص اور کمزوری باریتعالےٰ میں ظاہر نہ ہوتی ہو اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم عرش کی بحث کریں گے تو ہمیں اس کے معنے سمجھنے میں کسی قسم کے شکوک اور شبہات پیش نہ آوینگے

قرآن شریف سے ثابت ہے کہ لفظ عرش ذات باریتعالیٰ کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے اور اس کے سوائے دوسروں پر بھی مثلاً پ ۱۹ میں جب ھدھد نام ایک رکن دربار سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسکی غیر حاضری کی وجہ دریافت کی تو دفع الوقتی کیلئے اس نے حضرت سلیمان کے آگے ایک معذرت بیان کی اور ایک ایسی بات کیطرف آپ کو توجہ دلائی ہے جس سے حضرت سلیمان کا وہ سارا غصہ فرو ہو گیا۔ ہدہد نے ایک بادشاہ عورت پرستار سورج کا ذکر کیا۔ اور اسکی سلطنت کی شوکت کے اظہار کیلئے اس کے تخت کا تذکرہ بھی کیا اور کہا **وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ** اور دوسرے مقام پر حضرت یوسف علیہ السلام کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر تشریف لائے تو تعظیم کے طور پر یوسف علیہ السلام نے ان کو تخت پر جگہ دی جیسے کہ لکھا ہے **وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ** ان دو مقاموں پر جہاں لفظ عرش کا استعمال ہے یہ بھی در اصل اسکی حقیقت پر ایک روشنی ڈالتا ہے کیونکہ سلیمانی دربار کا رکن اعلیٰ ہدہد جب بلقیس کی خبر دیتا ہے تو اسکی سلطنت کی شان و شوکت کو بیان کرتے ہوئے اور چیزوں کی تفصیل مثل فوج و لشکر۔ گھوڑے و اسلاح کی نہیں دیتا۔ بلکہ اسکی شاہانہ عظمت کے اظہار کیلئے اس کے عرش کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے **وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ** ایسے ہی یوسف علیہ السلام جو کہ ایک نبی ہونے کی حیثیت سے والدین کے حقوق کو خوب کما حقہ شناخت کرنے اور بجا لانے والے تھے جب اپنے باپ سے ملاقات کرتے ہیں تو تعظیم کیلئے ان کو عرش (تخت) پر جگہ دیتے ہیں۔ اور چونکہ یوسف علیہ السلام بھی خلعت خسروانہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ اور آپکو شاہانہ اختیارات حاصل تھے۔ اسلئے ان کی شان کے لحاظ سے بھی لفظ عرش کو ایک خاص مناسبت ثابت ہوتی ہے ان دو موقعوں پر جہاں کہ لفظ عرش کا مخلوق کیساتھ استعمال ہوا ہے۔ غور کرنے سے لفظ عرش کی حقیقت اور بھی کھلتی ہے اور امید ہے کہ ناظرین بھی اس پر توجہ کریں گے۔ ہمارے بیان مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ لفظ عرش کسی سلطنت کے رعب۔ اقتدار۔ اور جلال کے اظہار کیلئے مجموعی طور پر استعارہ کے رنگ میں استعمال ہوتا ہے اور یہ ایسی اصطلاح ہے کہ زمانہ حال میں بھی برتی جاتی ہے۔ تخت پر بیٹھنے سے مراد زمام سلطنت کو ہاتھ میں پورے طور پر لیکر حکم احکام نافذ کرنے کے ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً جب کہا جاتا ہے۔ کہ انگلینڈ کے تخت پر اسوقت کون شخص ہے۔ تو قائل کی یہ مراد ہرگز نہیں ہوتی۔ کہ صاحب تخت اسوقت بھی وہاں ہی بیٹھا ہوا ہے۔ بلکہ اس کی یہی مراد ہوتی ہے۔ بادشاہ کون ہے اور راج کس کا ہے اور ہم اسوقت کس کی رعیت میں تو اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ اسوقت انگلینڈ کے تخت پر ملک معظم جناب ایڈورڈ ہفتم رونق افروز ہیں۔ پس اب ظاہر ہے کہ عرش کے لفظ کو سلاطین اور ان کے اقتدار اور اثر اور رعب و داب سے ایک خاص مناسبت ہے۔ اور جب یہ بات سمجھ میں آگئی۔ تو اب اس امر کا سمجھنا کہ خدا کے عرش سے قرآن شریف کا کیا مطلب ہے۔ بہت ہی آسان ہے ..... باقی آئندہ

www.aaiil.org

البدر کی قومی خدمت

آج تک البدر نے اپنی پیاری قوم کی جو خدمت کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور آئندہ اپنے تئیں زیادہ مفید ثابت کرنے کے لئے جس قدر جوش رکھتا ہے۔ وہ امین من الامس ہے۔ مگر اس نونہال بوستان احمدی کے لئے آبیاری زرکی از حد ضرورت ہے۔ جس کے لئے قوم کے دریا دلوں کی جود و کرم بحر سخاسوں نہایت سخت ضرورت ہے۔ پھر اس کے پھلنے پھولنے میں ذرا بھی شک نہیں۔ جبکہ باغبان گلشن ہستی کا فضل بھی اس کے شامل حال ہو۔ اگر اس میں کچھ نقص ہیں۔ تو یہ بھی ہماری کم توجہی کے نشان ہیں۔ ورنہ ایک قومی اخبار اور قرضہ سے زیر باری کی شکایت۔ اس کے واجب التکریم کی نیت میں تو کچھ فتور اور ہمت میں کوئی قصور معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم نے جنوری ہی سے دیکھ لیا ہے۔ کہ نہ صرف فیصلہ انگریزی چھپوا کر سب سے پہلے تقسیم کیا۔ بلکہ کتاب مفت دینے کا عزم بالجزم بھی کر لیا ہے۔ اگر سب خریداروں نے قیمت دیدی تو [illegible] چار بلکہ پانچ بار شائع کرنے پر بھی اپنے افضل [illegible] رہے مضامین۔ سوان کی ترتیب واصلاح [illegible] کا [illegible] بالکل ہمارے اختیار میں ہے۔ میرٹھ کے [illegible] اعتراضات کا جواب دینے کی خوب تجویز پیش کی۔ مگر میں [illegible] پہلے کئی دفعہ محترم ایڈیٹر کو [illegible] کے طور پر بلکہ زبانی بھی توجہ دلا چکا ہوں۔

اصل میں ہماری قومی ضرورتیں اتنی ہیں۔ اور ان کے اتنے شعبے ہیں۔ کہ اگر الحکم والبدر دونوں اس کام کو آپس میں تقسیم کرلیں۔ تو بڑی مشکل سے اس کو پورا کر سکیں۔ بلکہ تیسرے اخبار کی ضرورت ہے ہاں اگر ہر ایک اپنے تئیں تمام ضرورتوں پر حاوی بنانے کا مدعی ہو تو میرے خیال میں سب کام ادھورے رہیں گے۔ سوالات کی بھی کئی قسمیں ہیں

(۱) مختلف اخباروں میں جو غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں انکی تردید مگر بلا ناغہ (۲) مختلف اخباروں میں جو اعتراضات اس سلسلے کی نسبت چھپتے ہیں (۳) ان خاص خاص ضمیموں اور رسالوں کا جواب جو صرف احمدی فرقے کی تردید میں نکلتے ہیں (۴) مختلف مخالفوں (ہندو۔ مسلم۔ عیسائی۔ وغیرہ ہم) کے اعتراضوں کا جواب جو احمدیوں کی معرفت اخبار کے دفتر میں پہنچیں یا خود احمدیوں کے اپنے شکوک جو ان کے دل میں آئیں۔ کئی احمدی حضرت صاحب کو مسیح موعود یقین کرتے ہیں۔ اور وہ ایسا کرنے پر کسی خاص دلیل یا نشان سے مجبور ہیں۔ مگر دل میں ابھی کئی شبہات اٹھتے ہیں۔ جن کو رفع کرنا چاہتے ہیں۔ یا ایسے شبہات جو کسی مخالف کی کتاب پڑھنے یا وعظ و تقریر سننے سے پڑ جائیں یہ حصہ بہت ہی ضروری ہے (۲) مختلف مسائل کی نسبت احمدیوں کے استفسار۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ و دیگر تقریبات غمی و شادی جو پیش آئیں۔ ان کے بارے میں سوالات اور ان کے جواب۔ مثلاً پچھلے دنوں امام علیہ السلام نے عید الفطر کا چاند نہیں دیکھا۔ مگر عید اُسی دن کی جس دن ہم نے چاند دیکھکر کی اور آپ نے رمضان کا روزہ ایک دن اول کا (ایک شہادت سے) قرار دیا۔ اب اس روزے کی قضا ہم پر لازم آتی ہے یا نہیں۔ (۳) اگر خبروں کا حصہ بھی ہوتا۔ کہ اگر کسی اور اخبار کے دیکھنے کی ضرورت [illegible] کچھ حرج نہیں۔ (۸) طبی حصہ بھی چاہیئے غرض [illegible] کئی شعبے ہیں۔ اور سبھی ضروری۔ میں دیکھنا ہوں کہ البدر اس میں کس [illegible] کا ذمہ اٹھاتا ہے۔ پھر میں اپنی تجاویز کو عملی صورت میں لانے کے لئے ہر شعبہ میں ایک ایک مضمون دوں گا۔ اور میں تو حاضر ہی ہوں۔ ضمیمہ شحنہ ہند (نور افشاں) کی غلط افشانی وغیرہ مضامین ایک مدت سے الحکم والبدر میں شائع ہو چکے ہیں۔ راقم احمدی گجراتی۔

کتب اشتہاری میں پبلک کو سخت دھوکا

ناظرین نے کچھ عرصہ ہوا۔ کہ اخبار البدر کے ذریعہ سے ایک اشتہار کتب ایک ایجنسی کیطرف سے وصول کیا ہوگا۔ [illegible] کتب اپنی اصلی قیمت مندرجہ سے [illegible] کیطرف سے تھا۔ اور فہرست کچھ ایسی دلچسپی سے مرتب کی گئی تھی کہ جو اُسے پڑھتا ہی ضرور دل للچا آتا ہے۔ مگر بڑا افسوس سے بیان کرتا ہوں کہ اسی اشتہار کے متعلق ایک سخت شکایت سے بھرا خط حیدر آباد سے وصول ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس طرح سے پبلک کا بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ اور محض پبلک کی بہتری کی خاطر مدنظر رکھکر میں اُس خط کو آخر میں درج کرونگا۔

یہ شکایت تو خط کے ذریعہ سے ہی معلوم ہوئی مگر خود میرے دفتر کے بعض ملازمین نے بھی یہ شکایت اپنی ذاتی تجربہ کی بنا پر کی ہے کہ انہوں نے چند کتب جنکی قیمت بجائے ایک روپیہ کے ۲ مقرر تھی دیکھیں تو ان کو معلوم ہوا۔ کہ ان کتب کی ضخامت چھوٹی تقطیع پر ۲۰ صفحوں سے بیش و کم ہے جنپر لاگت اگر زیادہ تعداد میں وہ کتاب طبع ہو تو ۱ سے زیادہ نہیں آسکتی۔ اور نہ مضامین اس پایہ کے ہوتے ہیں جس پایہ کا خیال مضمون فہرست سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر وہ کتب چار آنے کو بھی دیجاویں۔ تو قریب چار گنا کے مشتہر کو منفعت ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اشتہار کی تقسیم کرائی وغیرہ کے اخراجات کثیر کا زیر بار ایسے مشتہران کو ہونا پڑتا ہے۔ مگر زیر بحث یہ امر ہے کہ محض پبلک کے مغالطہ کیلئے ایسی قیمت کیوں ظاہر کیجاتی ہے اور اس قسم کی عبارتیں کیوں تراشی جاتی ہیں جن سے یہ خیال گذرے۔ کہ یہ ایک ضخیم کتاب ہوگی جس کی اسقدر قیمت ہے ہمارا اعتراض صرف اس ایجنسی پر ہی نہیں ہے۔ بلکہ جب سے رعایتی قیمت کے اشتہارات کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ تب ہی سے اس قسم کے مغالطے پبلک کو لگ رہے ہیں جس سے سخت مالی نقصان اقوام ہند کا ہو رہا ہے۔ آخر ایک دن اس پردہ دری کا آنا ہے اور وہ اب غالباً آبھی گیا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے اخبارات بھی ایک پبلک فائدہ کو مدنظر رکھکر اس نقصان سے پبلک کو بچانے کیلئے قلم برداشت کریں گے۔ وہ خط یہ ہے۔

بخدمت محبی ایڈیٹر صاحب البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اخبار البدر کیسا تھ جو اشتہار ایک ایجنسی کا بطور ضمیمہ ارسال فرمایا تھا جس میں ایجنسی مذکور نے یہ ترغیب دلائی تھی۔ اور بڑے زور سے وعدے کیا تھا۔ کہ عمدہ عمدہ کتابوں کی قیمت محض بخیال عام نفع رسانی اصل سے چوتھائی تک گھٹادی ہے۔ اس ترغیب کی بنا پر [illegible] اور ہمارے احباب نے منگوائیں تو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ ایجنسی مذکور راست بازی کے پایہ سے گری ہوئی ہے اور ایسی تحریرات محض خریدار پیدا کرنے کی غرض سے شائع کرتی ہے [illegible] طریقہ کے اختیار کرنے سے ایجنسی بہت جلد اپنا اعتبار کھودیگی ایجنسی مذکور نے جن کتابوں کی جو چوتھائی قیمت قرار دی ہے وہ باعتبار [illegible] مضمون اور باعتبار حجم و چھپائی و خطاطی وغیرہ انکی حیثیت سے کہیں زیادہ ہے اور انکی صحت کی طرف توجہ کیگئی ہے۔ در اصل کمال یہ کیا گیا ہے کہ وقت طبع ہی سے [illegible] گنا قیمت کتاب پر لکھدی گئی ہے اب دیں اشتہار شائع کیا جاتا ہے کہ ہم نے چوتھائی تک قیمت میں تخفیف کردی ہے ہمارے احباب [illegible] سے کتب منگوائیں ایجنسی کی حالت پر تاسف کیا یہی تو [illegible] ہے کہ ان کا اعتبار زائل ہو گیا ہمیں امید ہے کہ آئندہ آپ بھی ایسے اشتہارات کی اشاعت میں تائید نہ فرمائیں گے جس میں شخصی نفع کے ضمن میں پبلک کا نقصان ہو۔ یہ مضمون بجنسہ درج اخبار فرماکر مجھے ممنون فرمائیں گے۔ سید عبد الرحیم از حیدر آباد۔ ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء

بے نظیر تصانیف

ناظرین کو اطلاع دیجاتی ہے کہ احمدیہ بک ایجنسی قادیان کی طرف سے ایک بے نظیر سلسلہ۔ آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی لیکچرز اور مراسلات کا زیر طبع ہے جنکے نام خطبات و مکتوبات محمدیہ وصدیقیہ وفاروقیہ وغیرہ ہیں یہ تمام خطبات و مکتوبات بڑی محنت اور تلاش سے جمع کئے گئے ہیں اور اہل ہند کی سہولت کی غرض سے عربی عبارت کیساتھ ترجمہ اردو بھی دیدیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے قرن اوّل کے لوگوں کے حالات متعلق تقوے و طہارت اور ان کے طرز کلام و خطاب وغیرہ کا طریق معلوم ہوتا ہے۔ اور یہی اسوہ حسنہ ہے جس کے اختیار کرانے کیلئے مسیحا و مجددین اور مامورین اس امت میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے قلب اور روحانیت پر ایک خاص اثر ہوتا ہے امید ہے کہ کوئی فرد بشر ایسا نہ ہوگا۔ جو آنحضرت صلعم اور صحابہ کبار سے محبت رکھتا ہے اور پھر ایک نظر وہ انکو نہ دیکھنا چاہے

یہ خطبات الگ الگ کتاب کی شکل میں شائع ہونگے۔ قیمت کا سردست کچھ فیصلہ نہیں ہے مگر غالباً ۲ سے ۵ تک ہوگی

درخواستیں منیجر احمدیہ بک ایجنسی قادیان کے نام آنی چاہئیں۔

حیرت کی حیرانی

اس کے بعد حیرت صاحب تم نے ان دو باتوں کا ذکر کیا ہے جنکو میں اس مضمون کے ابتدائی صفحوں میں لکھ چکا ہوں اور تمہاری اصل عبارت بھی نقل کر چکا ہوں اب میں تم سے دریافت کرتا ہوں کہ قرآن شریف کی جو آیات پیش کی ہیں - اور جن میں کفار عرب پر [illegible] عذاب نازل ہونے کا ذکر ہے کیا اس [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی ہے جس سے مسلمانوں کا دل پارہ پارہ ہوتا ہے یا نہیں اور کیا یہ ظلم ہے جو تم نے [illegible] زبان پر اور اپنی [illegible] پر شاید اس کی کچھ حقیقت [illegible] ہے - اور کیا ایسی حالت میں تمکو نجات پانی اور توبہ قبول کئے جانے کی امید ہے یا نہیں اور جس منہ سے تم نے مرزا صاحب کو گالیاں دی ہیں کیا اسی منہ سے اور صاف الفاظ میں تم اب اپنی بابت کہہ سکتے ہو - کہ تم مسلمانوں [illegible] اسلام اور حضور انور صلعم کے [illegible] دشمنوں میں سے ہو اور وہ تمہاری دشمنی ایسی بدیہی ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور خود تمہارے بیان کے موافق اس قسم کا بیان شرارت انگیز ہوتا ہے جسے پڑھکر کوئی مسلمان خون کے آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا - غالباً اپنے ذاتی تجربہ سے بتاؤ گے کہ تمہاری

ان بیانات پر کون کون مسلمان تمہاری جان کو رو چکا ہے اور جن صد ہا شریروں کو تم نے دیکھا ہے ان میں سے اپنے شریر کا کونسا نمبر ہے جو تمہاری طرح سے جو فروشی گندم نمائی کر کے لوگوں کو دہوکہ دیتا ہے او ظالم حیرت اور [illegible] بے ادب خاموش کہنے والے اور شوخی و شرارت اور دہوکہ دہی کی طرز پر بات بات میں دوسروں کو منافق [illegible] کا جھوٹا کہنے والے یاد رکھ سن لے اور خوب غور کر - کہ شرافت کی بابت تو نے اخبار کے صفحہ کے صفحہ کالے کرکے لکھا ہے - کہ متقی وہ جو خدا سے ڈرتا ہے - اور رذیل کبھی متقی نہیں ہو سکتا - شریف شریف ہی ہے اور رذیل رذیل ہی ہے - شریفوں اور رذیلوں کی [illegible] زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے [illegible] ان بیانات [illegible] سمجھا کہ ایک رذیل شخص کی بدکرداری اس [illegible] کا نمونہ پیش کیا ہے کونسی حالت میں [illegible] کھول کر سن - کہ تم نے حضرت اقدس کی بابت [illegible] مقتضے یہ ہوتا ہے - کہ اپنی اغلاط کا علانیہ اقرار کرے - تمہارے اس قول کی بابت ہم نے اخبار کے کالموں میں کئی دفعہ مطالبہ کیا ہے کہ تم اسکا ثبوت دو - کہ آیا تم شریف ہو کہ نہیں - اور اب چونکہ تم شریف اور رذیل کی بابت طویل بحث کر چکے ہو - اس لئے اگر تمکو اپنے ان مضامین کی کچھ عزت رکھنی ہے تو خود اپنے ہی اصول کے موافق اپنی شرافت کو ثابت کر کے دکھاؤ - لیکن اگر اس موقعہ کو تم چبا گئے تو یاد رکھو - کہ وہ تمہاری ساری لن ترانیاں پاگل کے بکواس سے ایادہ قیمت نہ رکھیں گے جسوقت آپ اپنی شرافت کے تقاضا کو پورا کرو اور تو یہ بھی ثابت کرنا تمہارا فرض ہے کہ تمہاری یہ غلطی انسانی کمزوری کی

دلالت کرتی ہے کیونکہ ہم نے تمہاری اس قسم کی بیہودگیوں کی بابت اپنے رسالہ کے حصہ اول میں یہ ثابت کیا ہے کہ اس قسم تمہاری غلطیاں اور متضاد اقوال دراصل وہ غلطیاں نہیں ہیں جو انسانی کمزوری سے ظہور میں آتی ہیں بلکہ یہ بے ایمانیاں ہیں جو مختلف اغراض کو مدنظر رکھکر ظاہر کی جاتی ہیں - غضب خدا کا تم لکھتے ہو کہ کل انبیاء پر آپکو ہی یہ شرف بخشا گیا کہ بمقابلہ دیگر انبیاء کے آپ عالم کی رحمت بنا کے بھیجے گئے تھے تم جھوٹے ہو - آپ کے وقت میں تلوار کا یا نیزہ کا کبھی کوئی عذاب نہیں اترا "
حیرت صاحب تمہاری اس تحریر سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں - یا تو یہ کہ تم بے ایمانی سے ایسا لکھتے ہو اور اگر ایمانداری سے لکھتے ہو اور [illegible] اصل تمہارا یہی مذہب ہے - تو دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تمہارے وہ تمام [illegible] جو تمہیں ظاہر کیا جاتا ہے - قرآن شریف ترجمہ مرزا حیرت [illegible] تمام جھوٹے ہیں - دراصل تمکو ترجمہ یا تفسیر کی کچھ خبر نہیں ہے - اور یہ تمام کارروائی یعنے ترجمہ اور تفسیر کا لکھنا کسی کرایہ کے آدمی کا کام ہے - ہم دیکھیں تو سہی تم اس کی کس طرح سے تردید کر سکتے ہو - تلوار اور نیزہ کا عذاب تو درکنار - اس ترجمہ میں تو اور بھی بہت سے عذابوں کا ذکر ہے جس کی متعدد نظائر میں دے سکتا ہوں - ان میں سے ایک یہ ہے - دیکھو پارہ ۱۸ سورہ مومنون صفحہ ۳۴۰ - آیت ولقد اخذناھم بالعذاب حاشیہ پر لکھا ہے کہ مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ اس عذاب سے کونسی تکلیف مراد ہے بعض لکھتے ہیں کہ وہ قحط مراد ہے جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے مکہ والوں پر نازل ہوا تھا

اخبار الاسلام

آریوں کی تردید میں ایک زبردست کتاب ابھی شائع ہوئی ہے جس میں انکی اصول باطلہ اور رخیالانہ تحریروں اور لیکھرام مردہ کی افترا پردازیوں کا منہ توڑ جواب ہے - اور انہی کی تحریروں سے دکھایا گیا ہے کہ صفحہ روزگار میں کوئی آریہ ایماندار اور قابل نجات ہرگز نہیں - قصہ کوتاہ اس کتاب نے بفضلہ سکھوں اور آریوں کا تمام تار و پود اور شیرازہ ادہیڑ دیا ہے - حصہ اول صفحہ ۱۰۷ حصہ دوم صفحہ ۱۴۴ + حصہ سوم صفحہ ۱۴۸

نوٹ - تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمن نومسلم قادیان آئیں

[illegible] عبد الرحمن

سب سے اچھی کسوٹی تجربہ ہے

اپنی طرز کا پہلا پرچہ - صلح کل اور متانت کی پالیسی لئے اہل ملک کو ترقی کا سیدھا راستہ دکھانیوالا اردو اخبار بڑی تقطیع کے سولہ صفحوں پر ہفتہ وار نہایت ہی خوش خط شائع ہوتا ہے جس کے کاغذ کی عمدگی کیساتھ مضامین کی نفاست قابل دید ہے - ہر مذہب اور طبقہ کے بنی نوع آدم کیلئے یکساں نفع رساں ہے - خود حاضر ہو کر اپنی تعریف آپ بیان کرنے کا آرزومند ہے - صلائے عام ہے - کہ ہر شخص جو اخبار [illegible] کا شائق ہو ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ صاف الفاظ میں تحریر کر - منیجر سے ایکماہ کیلئے بالکل مفت جاری کرا سکتا ہے - اس عرصہ میں اگر پسند آجائے - تو قیمت ارسال کر کے زیادہ عرصہ کیلئے جاری رکھا سکتے ہیں - ورنہ ایک ماہ کے بعد خود بخود بند کردیا جائیگا - براہ مہربانی اس صلائے عام کی اطلاع اپنے اردو خواں دوست آشناؤں وغیرہ کے حلقہ میں بھی کردیں ❊

نوٹ - لیکن درخواست ۱۵ مارچ ۱۹۰۵ء تک ڈاک میں ڈالدیں ورنہ اسکے بعد صرف ایک پرچہ ہی مفت مل سکیگا

منیجر اردو اخبار لاہور -

بی ٹائم پیس

میز پر رکھنے یا دیوار سے لٹکانیوالی جسقدر گھڑیاں ٹائم پیس کے نام سے فروخت ہوتی ہیں اون سب سے یہ امریکہ کے بنے ہوئے ٹائم پیس بہت ہی عمدہ وقت دینے والے اور ارزاں ہیں - ایک کافی تجربہ کے بعد احمدی پبلک کی خدمت میں انکا پیش کرنا ہرگز بے محل نہ ہوگا - قد میں بہت چھوٹی اور خوشنما ایک خوبصورت ٹین کی ڈبیا میں بند ارسال ہوتے ہیں - جس کے دیکھنے سے طبیعت خوش ہو جاتی ہے -

قیمت صرف عہ روپیہ علاوہ محصول ڈاک پر دفتر البدر قادیان کی معرفت مل سکتا ہے +

چاء! چاء!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور بغیر نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے چھوٹے بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں جسمیں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل ۔ رکھی گئی ہے اور تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے ایک بار منگا کر دیکھئے اور ہمارے پاس علاوہ کھلی ہوئی چاء کے ہر قسم کے بنڈل موجود [illegible] لیجئے - [illegible] اور [illegible] کا ٹکٹ آنے پر نمونہ مفت ارسال ہوگا ❊

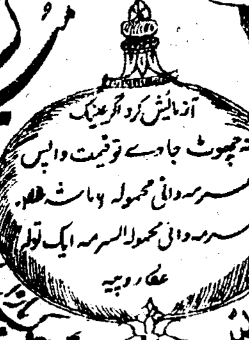

جس کی کیفیت صحیح بخاری میں مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ کافروں پر ایسا قحط ڈالدے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب قحط کی شدت سے قریش جاں بلب ہو گئے تو ابوسفیان آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ کہتے ہیں کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں آپ نے فرمایا۔ ہاں ابوسفیان نے کہا کہ آپ کی قوم ایسی مصیبت میں گرفتار ہے مارے بھوک کے مری جاتی ہے آپ کیوں رحم نہیں کرتے اور اس قحط کے دفع ہونے کی دعا کیوں نہیں فرماتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اس عذاب پر بھی تو انہیں تنبیہہ نہیں ہوتا اور اللہ کے سامنے عجز وانکسار نہیں کرتے اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے جنگ بدر کا قتل مراد ہے۔ اب حیرت صاحب آپ خود غور کریں کہ اس موقعہ پر بیجا نکتہ چینی کر کے حضرت اقدس کو لکھا ہے کہ تم جھوٹے اور تمہاری ہفتاد پشت جھوٹی۔ اس لئے میں اب آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں اور خاص طور پر مخاطب کر کے پوچھتا ہوں کہ یاد کر کے یا تحقیق کر کے اور حساب لگا کر ہمیں آپ بتائیں کہ تم کتنی پشت کے جھوٹے ہو اور کب سے جھوٹ کی غلاظت تمہاری رگ وریشہ میں سرائیت ہوتی چلی آئی ہے یاد رکھو۔ ہم نے اس مضمون میں ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہیں لکھا ہے سارے تمہارے ہی الفاظ ہیں جو تمکو واپس دیئے گئے ہیں اگر آپ کا شیوہ اور مسلک ہم بھی اختیار کرتے تو جو چاہتے لکھتے۔ لیکن ہم ایسا کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن تم یاد رکھو۔ کہ صرف نکتہ چینیاں کئے جانا شریفوں کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ مگر شرافت کا کچھ بھی حصہ تمہارے خمیر میں باقی ہے اور شرافت کے متعلق جو طولانی مضامین آپنے لکھے ہیں وہ درست ہیں تو آؤ اس ایک ہی معاملہ میں جسقدر عرصہ تک چاہو بحث کر کے فیصلہ کر لو۔ ہم تیار اور موجود ہیں اب البدر کے ذریعہ جو بحث میں کرنی چاہتا ہوں وہ انقطاعی طور پر کرنی چاہتا ہوں۔

میاں حیرت کے عذاب والے مضمون مطبوعہ کرزن گزٹ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۰۵ء کی بابت جو کچھ البدر کے گذشتہ نمبروں میں لکھا جا چکا ہے اس تحریر کے بعد جب اس مضمون پر مزید توجہ کی تو خود حیرت صاحب اور دوسرے علماء کی تحریرات سے کوڑیوں نظائر مجھکو ملی ہیں۔ اور اب میں اسبات کے واسطے تیار ہوں۔ کہ ان نظائر کو کسی عام مجلس میں اس اہتمام کیساتھ بیان کر دوں کہ جو کچھ میں پیش کروں۔ وہ یا تو خاص میاں حیرت کے مضامین سے یا صرف ان علماء کی تحریرات سے اخذ کیا گیا ہو جن کی مدح وثنا میاں حیرت بہت زور شور سے خاص الفاظ میں کر چکے ہوں۔ اگرچہ مجھے امید ہے کہ اس قسم کے نظائر سو سے بہت زیادہ میں پیش کر سکونگا لیکن ان میں پچاس نظائر خصوصیت کیساتھ ایسے صاف اور صریح ہونگے۔ کہ ان پر خواہ کتنی ہی ردوقدح کیجاوے عام طور پر انکی بابت قطعاً یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ ہمارے مدعا کو صفائی سے ثابت کرتے ہیں۔ اب چونکہ میاں حیرت نے اس عذاب والے مضمون کے متعلق نہایت حیرت اور شوخی سے کفار عرب کیساتھ ہمدردی کر کے اسبات کا اظہار کیا ہے کہ مرزا صاحب چونکہ کفار عرب پر دنیوی عذاب نازل ہونیکے قائل ہیں اسلئے وہ نعوذ باللہ مسلمانوں اسلام اور حضور انور صلعم کے صریح اور تلخ تر دشمن ہیں نیز اس قسم کا خیال میاں حیرت کے نزدیک رسول صلعم کیساتھ تبرہ بازی کرلینے وغیرہ کا ہے اس لئے اب میاں حیرت کو میں نہایت زور کے ساتھ چیلنج دیتا ہوں کہ وہ پنجاب کے دارالخلافہ لاہور میں ایک عام جلسہ میں اس مضمون پر ہم سے گفتگو کر لیں۔ اس جلسہ میں طرفین کی رضامندی سے دس آدمی بطور ثالث مقرر کر لئے جاویں گے۔ اور میں تمام نظائر اس اہتمام سے پیش کرونگا کہ وہ یا تو حیرت صاحب کی شائع کردہ تحریرات ہونگی یا قرآن شریف کے اُن ترجموں سے لئے گئے ہونگی جن کی بابت میاں حیرت لکھ چکے ہیں کہ ان میں خفیف سی غلطی کا بھی احتمال کرنا محال عقل ہے یا ایسے علماء کی تحریرات پیش کرونگا کہ جنکے علم وفضل کی آوازیں میاں حیرت کی تحریر کے موافق ہندکی چاردیواری سے نکلکر مسلمانوں کے ممالک مصر وشام میں پہنچی تھیں اور جس مسئلہ پر مکہ ومدینہ کے علماء میں جھگڑا ہوتا تھا۔ اس کے فیصلہ کیواسطے وہ ثالث بالخیر بنکر فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اگر میں پچاس نظیریں پیش کر کے اپنے مدعا کو بھی ثابت نہ کر سکونگا۔ اور ثالث کی کثرت رائے سے میاں حیرت کو ڈگری ملجاویگی تو ان کے ہرجہ وغیرہ کے عیوض اسی مجلس میں ایک سو روپیہ اُن کی نذر کئے جاویں گے لیکن بحالت دیگر ہم صرف ایسی تحریر پر جس میں حیرت صاحب کے ہی بیٹنٹ الفاظ لکھے جاوینگے جو انہوں نے مرزا صاحب کیلئے استعمال کئے ہیں حیرت صاحب کو دستخط کر کے یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اپنی رکابی مذہبی اور جو فروش گندم نمائی کیوجہ سے میں خود ان تمام فقرات والفاظ کا مصداق ہوں۔ جنکو اپنے لئے واپس لیتا ہوں۔ اس صاف اور سیدھے طریق فیصلہ سے اگر میاں حیرت نے روگردانی کی تو وہ اپنے فعل سے

احمدیہ بک ایجنسی کارخانہ اخبار البدر قادیان

ذیل کی کتب میں سے بعض کی قیمتوں میں خاص رعایت ہے اور تھوڑی جلدیں باقی ہیں

- تفسیر القرآن بالقرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب احمدی ایم بی اسسٹنٹ سرجن انسپکٹنگ۔ تفسیر شائقین سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی مکمل تفسیر ہے اور غنیمت ہے جس میں حضرۃ اقدس کی دعاوی کی نسبت کافی میٹر احمدیوں کے لئے دیا گیا ہے — ۴/
- تفسیر سورۃ جمعہ من خطبات حکیم نورالدین صاحب — ۴/
- سیرت حضرۃ مسیح موعود۔ مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب — ۸/
- جلسہ اعظم مذاہب۔ رپورٹ جلسہ ادیان جو کہ سنہ ۱۹۰ میں بمقام لاہور ہوا اسمیں کل سرگروہان مذاہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی فلاسفی پر حضرۃ اقدس کا لکچر بھی درج ہے جو کہ سب سے بڑھ چڑھکر حسب پیشگوئی ثابت ہوا تھا — ۸/
- صیانۃ القرآن۔ منکرین احادیث نبوی یعنی فرقہ چکڑالوی کے رد میں ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی — ۴/
- عسل مصفے۔ وفات مسیح اور حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نص حدیث۔ اور نقلی اور عقلی دلائل کی ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدابخش صاحب ابوالعطاء — ۸/
- الفرقان — ۲/
- مجموعہ ازالۃ الوسواس جس کا ریویو اخبارات میں مسلسل چھپ چکا ہے قریب ایک صد صفحہ مصنفہ فاضل امروہی — ۴/
- تحذیر المومنین، سواء السبیل، اعلام الناس، کشف الالتباس، ایقاظ النائمین، موعظہ حسنہ — یہ کتب بھی حضرۃ فاضل امروہی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرۃ مسیح موعود کے دعاوی پر ایک پیرایہ کلام میں بحث کی گئی ہے اور قرآن شریف اور احادیث کے جدید نکات اور اسرار درج ہیں۔ مطالعہ نور محبت ایک خاص ترقی ہوتی ہے اور قیمتوں میں رعایت ہے — ۸/، ۳/، ۲/، ۱/، ۱/، ۱/
- شہادتین۔ سورۃ یسین کی تفسیر حضرت مولانا عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے — ۱/
- قول الصحیح۔ مدد نظم لاہور کے مشہور ثقہ عنایت اللہ صاحب کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام — ۱/
- چٹھی نوتویاں بنام حضرت مسیح موعود پنجابی نظم اپنے رنگ کی ایک بے نظیر تصنیف ہے — ۱/
- شہادت القرآن، نور القرآن، اعجاز احمدی، سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب — یہ کتب حضرت مسیح موعود کی تصنیف ہیں جنمیں آپکے ایجاد کردہ فن کلام سے اثبات دعاوی پر تحدیانہ بحثیں بوحقائق اور معارف اور عدہ دین کی دعوت کی گئی ہے قیمت میں بھی رعایت ہے — ۳/، ۲/، ۲/، ۱/
- طب روحانی۔ یسوعی معجزات کی کل اس سے قلعی کھولی گئی ہے۔ امراض جسمانی کا علاج کا طریق بتلایا گیا ہے ایک مرحوم احمدی جو کہ اس فن میں صاحب کمال تھا۔ اس کی تصنیف ہے — ۱۲/
- شہادت آسمانی حصہ اول ودوم، السر المکتوم، رویائے صالحہ، اعجاز احمدی خورد — یہ رسائل جناب منشی محمد اسمعیل صاحب احمدی دہلوی ایڈیٹر رسالہ المنصور قلم ازلی کے نتائج ہیں جنمیں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے اور اصحاب کہف کے قصہ پر نئی روشنی ڈالی گئی ہے دیکھنے سے بیان کی خوبی کھلتی ہے ردنصاریٰ کا بہت مصالحہ ان سے ملتا ہے — ۲/، ۲/، ۲/، ۱/
- سراج الحق حصہ اول، حصہ دوم، سوم، چہارم، پنجم — صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرت مسیح کی وفات اور مسیح موعود کی دعاوی پر ایک رنگ میں بحث ہے اور حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ اور دیگر ائمہ کبار کا مذہب وفات مسیح میں ثابت کیا گیا ہے — ۱/، ۱/، ۲/
- محامد المسیح۔ حضرت مسیح موعود کی مدح میں کل نظموں کا مجموعہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب — ۳/
- شہادت نامہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بزبان پنجابی زیب طبع بروزن سوہنی مہینوال
- ابطال الوہیت مسیح۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب کی تصنیفات ردنصاریٰ میں
- ادعیہ قرآن کریم مترجم منظوم من تصنیف قاضی ظہور الدین صاحب اکمل۔ احمدی۔ گولیکی۔ ضلع گجرات
- اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوران جو کہ متفرق طور پر نکلتے رہے
- سلاسل الفضائل عربی۔ اردو — ۲/
- سلاسل التعلیم عربی — ۱/
- سیرت النبی
- الہامی دوا اسم اعظم
- وفات مسیح پنجابی نظم پنجابی کا من
- نظم برائے مستورات
- اسلام اور اسکا بانی یہ ایک ایسی کتاب انگریزی کا ترجمہ ہے جو کہ بی الگزنڈر رسل
- روسی حمائل شریف۔ عجیب وغریب کارڈ سائز سے بھی چھوٹی۔ عمدہ۔ اور واضح خط
- خطبات کریمیہ۔ مجموعہ خطبات مولوی عبدالکریم صاحب — ۴/

شیخ عبدالحی صاحب عرب نے ایک کتاب مسمی بہ سلاسل الفضائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں لکھی ہے۔ عمدہ کتاب ہے اس کی قیمت مصنف نے چہ آنہ مقرر کی تھی مگر چونکہ شیخ صاحب بہت مقروض ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب وہ اس کتاب کو اصل قیمت پر میری معرفت فروخت کرانا چاہتے ہیں۔ اصل لاگت اسکی ۲/ ہے۔ پس احمدی احباب ہر ایک شہر میں بیس پچیس کاپیاں اس کی اصل قیمت پر خرید فرماویں۔ تو بہتر ہوگا کیونکہ ایک مسافر کی دستگیری ہے اور میرے نزدیک احباب کیلئے عمدہ موقعہ اعانت کا ہے اور کتاب بھی غنیمت ہے والسلام۔ نورالدین

حضرت حکیم الامت کے سننے والے سنیں

www.aaiil.org

مختلف نوٹ اور ریمارکس

کیا جاپان میں طاعون نہ ہوگا

کچھ عرصہ گذرا ہے کہ رائے بیناتھ صاحب بہادر سیشن جج صوبجات متحدہ نے اخبار پاینیر میں دفعیہ طاعون کے لئے دعا کے واسطے تجویز پیش کی تھی۔ کہ تمام مذاہب کے لوگ ایک روز بالاتفاق مقرر کر کے سرکاری طور پر رخصت لیکر خداوند تعالیٰ سے برنت دلی دعا کریں۔ رائے صاحب کی یہ تجویز بذات خود بہت معقول تھی وہ فراست حقہ سے اس نتیجہ پر پہونچے کہ واقعی یہ خدا کا عذاب ہے۔ اور جب تک اس سے التجا نہ کی جاوے کہ وہ دور ہو تب تک یہ دور نہ ہوگا۔ مگر افسوس ہے کہ بعض خدا سے دور افتادہ مادہ پرست لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اور اسے خدا کیطرف منسوب نہیں کیا۔ اور باوجود تجارب کثیر کے جو آجتک ہوچکے ہیں طاعون کا باعث مادی غلاظت کو قرار دیا ہے۔ اور اس کی نظیر میں جاپان کو پیش کیا ہے۔ کہ صفائی کیوجہ سے وہاں طاعون نہیں ہوتا۔ ہمیں شک نہیں کہ طاعون باعث غلاظت ضرور ہے مگر وہ روحانی غلاظت ہے اور جب تک کہ روحانی پاکیزگی اختیار کیجاویگی تب تک یہ عذاب ہرگز دور نہ ہوگا۔ اور یہ بھی بالکل غلط ہے کہ جاپان میں اگر اب تک طاعون نہ ہوا۔ تو آئیندہ بھی نہ ہوگا جس حالت میں کہ چوہے وہاں مرتے ہیں۔ جو اس امر کا ثبوت ہے کہ وہاں طاعون کی تخم ریزی ہے تو اب آئیندہ کی یہ پیشگوئی کرنی کہ وہاں ہرگز نہ ہوگا۔ کمال جہالت پر مبنی ہے۔ ایسے مدعی فنا پیشگوئی تو کریں۔ اور پھر مزا دیکھیں۔ اور کیا آجتک ہندوستان میں صفائی کا کم انتظام ہوا ہے۔ جو طاعون پڑ گئی۔ ایک شہر کی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ صفائی کا حقہ نہیں ہوئی مگر بہت سے ایسے محلے اور مکانات ہیں کہ باوجود کمال صفائی اور انتظام ڈس انفکشن کے پھر بھی وہ نشانہ طاعون ہو چکے ہیں۔ اور قرآن شریف کے رو سے یہ ضروری امر ہے۔ کہ کوئی قریہ (بستی) ایسا نہ رہیگا جہاں طاعون بصورت عذاب یا اصلاک اپنا چہرہ نہ دکھاویگی پس یہ خیال کہ جاپان اس سے محفوظ رہیگا۔ بالکل بے سروپا ہے۔

قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ

سوامی دھرمانند مہابھارتی نے اخبار امرت بازار پترکا میں ایک نیک خیال اظہار کیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ کوئی مسلمان گریجوایٹ جو عربی اور انگریزی کے مذاق میں پوری دستگاہ رکھتا ہو۔ قرآن شریف کا صحیح ترجمہ انگریزی میں شایع کرے۔ اور وہ لکھتے ہیں کہ آجتک جسقدر تراجم انگریزی میں ہوئی ہیں وہ صحیح نہیں۔ ان کا مؤخر الذکر خیال بیشک درست ہے۔ لیکن کسی مسلمان گریجوایٹ کا قرآن کے مفہوم کو زمانہ موجودہ کے خیال سے راست راست ادا کر دینا ایک مشکل امر ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے۔ اور جو خدا کی طرف سے اسی سمجھے وہی اسے ادا کرسکتا ہے۔ یا کوئی ایسا گریجوایٹ جو امام الزمان علیہ السلام کے زیر سایہ وحی کی روشنی میں تربیت یافتہ ہو۔ اس خدمت کو بجالا سکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی دھرمانند مہابھارتی کو آجتک ان حقائق اور معارف سے بالکل لاعلمی ہے جو کہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اظہار فرمائی ہیں۔ ورنہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے کرشن ہونے سے واقف ہیں۔

سر منڈانا فرض نہیں

۴ مارچ کے ہفتہ وار پیسہ اخبار میں لکھا ہے کہ بلاد اسلامیہ میں سر منڈانا فرض ہے اور یورپ میں ضروری نہیں اسلامی شریعت کی اصطلاح میں جب فرض کا لفظ آجاوے تو اس کے خاص معنے ہوتے ہیں۔ جن کا تعلق دینیات سے ہوتا ہے۔ اگر پیسہ اخبار نے بھی اسے کسی دینی معلومات کی بنا پر لکھا ہے تو یہ غلط ہے اور سر منڈانا کو آئمہ دین نے کروہ جانا ہے حتے کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں من حلق فلیس منی جو سر منڈاوے وہ میرے مشرب میں سے نہیں ہے اور نہ آنحضرتؐ اور صحابہ کبار کی یہ سنت تھی۔ کہ ہمیشہ سر منڈایا کریں اور ملکی رواج ہونے کے باعث یہ ایک اسلامی نشان بلاد اسلامیہ کا قرار دیا گیا ہے۔ تو بھی یہ ایک بدعت ہوگی جو کہ ضلالت کا حکم رکھتی ہے

وید الہامی نہ رہے

جیسے انسان کو خود فنا لگی ہوئی ہے ایسے ہی جسقدر کاروبار جس کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں ان کو بھی فنا لگی رہی ہے وید کے پرستار اسے الہامی کلام مانکر یہ حصوں مگ یجر سام۔ اتھر

ہیں یا چیتے تھے اور سدا اور مدار اس پر اسلئے تھا کہ یہ خدا کا کلام ہے مگر اب آریہ سماج کے منتخب ممبروں اور راہ اکین۔ نے ظاہر کردیا ہے۔ کہ سماج کے بانی دیانند کے اصول پر ان کو نربھرانت ایشور کی گیان سوتر برمان الہام ایزدی ماننا ہرگز لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کے دس نیموں میں جنکو قبول کرکے ہر ایک ہندو آریہ سماج کا ممبر بن سکتا ہے۔ اس عقیدہ کا کوئی ذکر نہیں۔ انشاء اللہ اس پر ایک مفصل آرٹیکل ائیندہ نمبر میں دیا جاویگا۔

آریوں کی اپیل نامنظور

ناظرین کو یاد ہوگا کہ آریوں نے ایک کتاب مین مت سمیکشا چھاپ کر سناتن دھرم پر خطرناک خلاف واقعہ اور بے بنیاد حملے اپنی عادت کیموافق کئے تھے اُن پر لائیل کا مقدمہ دائر ہوا جس پر پنڈت شبھو دت شرما پر پانصد روپیہ جرمانہ اور رام چند مالک مطبع پر ڈھائی سو جرمانہ ہوا تھا۔ اور رام کشن کو ایک سال کے محلکہ کی سزا ہوئی تھی۔ اسکی اپیل صاحب سیشن جج بہادر دہلی کی عدالت میں ہوئی جسکی پیشی ۲۸ فروری اور پھر ۳ مارچ مقرر ہو کر آریوں کی بدقسمتی سے اپیل نامنظور ہوا۔ کیا آریہ صاحبان میں سے کوئی ہے کہ اپنے پرمیشر سے اطلاع پاکر ان مقدمات کے انجام کی خبر دے۔ اُن کی ناکامی اور سکوت سے غور کن طبائع کیلئے حضرت مسیح موعود کے مقدمات کے انجام کی پیشگوئی میں کئی نشان الٰہی ہیں۔

منصف مزاج ہندو

ایک ہندو اخبار لاہور سے لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے خواہ کسی خیال سے ایک ایسے میدان میں ہندو مسلمانوں کو قدم رکھنے کی ترغیب دی ہے جو انجام میں نہائت ہی مفید نتائج کا باعث ہوگا ہمیں یقین ہے کہ جب اہل اسلام ہندوؤں کے بزرگوں کو عزت کی نظر سے دیکھیں گے تو ہندوں کو دیوانہ کتے نے نہیں کاٹا کہ خواہ مخواہ اہل اسلام کے بزرگوں کے شان میں خرافات بکیں اور جب اطرح سے ایکدوسرے کے پیشواؤں کا وقار اور اعتراز مدنظر رہیگا۔ تو وہ رنجشیں جو ان دونوں سربرآوردہ قوموں کے درمیان بعض جاہلوں کیوجہ سے پھیلی ہوئی ہیں۔ جلد مبدل بہ اتحاد ہو جائیں گی ہم اس دن کا شوق سے انتظار کر رہے ہیں مگر جب تک دونوں قوموں کے معزز اور مقتدر لیڈر اس بارہ میں تقدس مآب مرزا صاحب سے سبق نہ لیں ہماری آرزو کا پورا ہونا محال نظر آتا ہے کاش کبھی خواہ نمایاں ملک وقوم اس نکتہ کی طرف جلدی غور کریں۔

ہمیں افسوس ہے کہ اتحاد کا لکھنوی ایڈیٹر باوجود دعوے اتحاد کر اس صحیح نتیجہ پر نہ پہونچ سکا جس پر اب خود ہندو لوگ اپنی دوراندیشی سے پہونچ رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت صاحب کا دعوے اتحاد کے لئے روح کا حکم رکھتا ہے۔ مگر ایڈیٹر اتحاد نے اپنی پولسی کو ترک کر کے اپنے رسالہ میں اس دعوے پر پھبتیاں اڑائی ہیں جس پر ہم نے صبر سے کام لیا اور یہ اسکا نتیجہ ہے کہ خود ہندو اخبار لکھنوی ایڈیٹر کے خیالات کو پایۂ سے گرا ہوا ثابت کر رہا ہے۔

درخواست دعاء

خاکسار ایڈیٹر کیطرف سے حضرت مولانا نورالدین صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب کے لئے صحت کامل کی دعا کی درخواست ہے۔

مولوی فضل حق صاحب مختار عام آنریبل خلیفہ صاحب پٹیالہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے مرض مراق کو ابتک تخفیف ہے برادران احمدی دعا برابر کرتے رہیں

یار محمد خاں صاحب باڑی پورہ کشمیر سے اپنے والد مرحوم راجہ عطا محمد خاں صاحب احمدی کی مغفرت کی دعا احمدی دوستوں سے چاہتے ہیں۔

زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینیر بمبئی اپنے مرحوم برادر زادہ حسن میاں کی نماز جنازہ اور مغفرت کی دعا کی التماس کرتے ہیں۔

طاعون کا خطرناک عذاب جو آنیوالا ہے اس کی خبر حضرت مسیح موعودؑ نے دی ہے اور موسم کی حالت بتلا رہی ہے۔ کہ گرانی غلہ کا عذاب بھی ضرور کسی نہ کسی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے اسلئے ہر ایک احمدی ممبر کا فرض ہونا چاہئے کہ اپنی کل دوسرے بھائیوں کیلئے ہر ایک قسم کی تکلیف سے محفوظ رہنے کیلئے قبل از وقت دعائیں مصروف ہوں تاکہ خدا تعالیٰ نزول عذاب سے پیشتر اپنی رحمت سے سبکو امن میں رکھے

محمد علی صاحب احمدی سٹروعہ سے تحریر کرتے ہیں کہ ان کا بھائی علی احمد وٹیرنری سکول اجمیر میں پڑھتا ہے ان کی امتحان میں کامیابی کی دعا فرماویں جو کہ ۲۰ مارچ کو ہونا ہے

میری اہلیہ کو اب آرام ہے مگر میرا بچہ بنام عبد اللہ بیمار ہے اس کیلئے درخواست دعائے صحت وصلاحیت ہے (ایڈیٹر)

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت ابھی تک پوری صاف نہیں ہے تاہم آپ دن کی نمازوں میں اکثر شامل جماعت ہوتے ہیں اور گاہے گاہے قبل از نماز عشا بھی مجلس فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو الحمدللہ کہ مرض اسہال سے بالکل آرام ہے۔ مگر آپ کے بائیں ہاتھ میں ایک عرصہ سے درد ہے۔ مگر باوجود اس تکلیف کے آپ اپنے فرائض منصبی کے سرانجام دہی میں ہمہ تن مصروف رہکر اس امر کا عملی سبق دیتے رہتے ہیں کہ ایک مومن کو کس طرح خدمات دین میں مصروف رہنا چاہئے۔

حضرت مولانا عبد الکریم اور محمد علی صاحب بخیر وعافیت تندرست ہیں ۷ مارچ کو موسلا دھار بارش قادیان میں ہوئی۔ اوسکے ہی ساتھ تھے۔ انفلوئنزا کی سخت تکلیف ہے۔ مگر سردی نسبتاً کم ہے۔ آفتاب کئی کئی روز نظر نہیں آتا۔

محمد عبد الرشید صاحب سوداگر چرم احمدی بٹالہ انجمن احمدیہ کی قیام میں مصروف ہیں آپ نے احمدی مسجد میں امامت کے لئے ایک احمدی حافظ صاحب کو طلب کیا ہے۔

حسن میاں صاحب احمدی برادر زادہ زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینیر بمبئی ۹۔ ذوالحجہ کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مستری احمد دین صاحب احمدی بھیرہ اور منشی محمد عبد اللہ صاحب مدرس کالج پٹیالہ۔ اور محمد عبد الرشید صاحب سوداگر چرم بٹالہ نے **الوصیت** کے اشتہارات کثیر تعداد میں مفت شایع کئے۔ جو کہ خلق اللہ کی ہمدردی کا بین ثبوت ہے۔

نیا ماہوار رسالہ

سنہ ۱۹۰۳ء میں میں نے ایک ماہوار رسالہ جاری کرنے کی تجویز کی تھی۔ مگر ایڈیٹوریل شاف کے میسر نہ ہونے اور اپنی کمال مصروفیت ہونیکی وجہ سے اس کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ لیکن اب جب کہ ان دنوں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے سامان میسر آگئے ہیں۔ کہ جس سے اخبار اور رسالہ کی ایڈیٹری میں مجھے کافی مدد مل سکتی ہے تو میں نے بعض وجوہات پر کارخانہ کی فارغ البالی اور ایک ضرورت حقہ کو مدنظر رکھکر اس کے اجراء کا ارادہ کیا ہے۔ قیمت صرف عـہ سالانہ ہوگی۔ اور اس رسالہ کی خدمت کا بڑا حصہ احمدی سلسلہ کے ہندوستانی بیرونی اور اندرونی دشمنوں کے حملوں کا یعنی اعتراضوں کا جواب دینا ہوگا۔ اور ۲۴ اور ۳۲ صفحوں پر بہت عمدہ و اعلیٰ کاغذ پر پیش ہوا کریگا مفصل آرٹیکل آئیندہ نمبر میں اس کے متعلق ہوگا۔ اور غالباً اپریل یا مئی میں اس کا اول نمبر شایع ہو۔

مشک خالص کی شناخت

مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب حکیم الامت نے ایک صاحب کو مشک خالص کی جو شناخت بتلائی تھی وہ پبلک کے فائدہ کی غرض سے درج اخبار کیجاتی ہے

(۱)۔ مشک میں ایک لوہے کی پتلی سیخ کو ملکر اسے آگ پر رکھو۔ تو اس کا دھواں سفید ہوگا۔ اور غیر خالص کا سفید نہ ہوگا۔

(۲)۔ اول ایک سوئی کو ہینگ میں چھو کر سونگھو۔ پھر اسی کو مشک میں چبھو کر سونگھو اگر ہینگ کی بو مطلق نہ رہی۔ تو مشک خالص ہے۔

(۳)۔ خالص مشک کا مزا زبان پر قدرے ترشی لئے ہوئے ہوتا ہے اور اس کے کھاتے ہی نازک اور فہیم آدمی کی پیشانی گرم ہوجاتی ہے۔ غیر خالص میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔ اور غیر خالص کا پھیپھڑا زبان پر رہتا ہے۔ اور خالص بالکل گھل جاتا ہے۔

بقایہ دار احباب چندہ ارسال کریں۔ ورنہ کیا پی کے لینے کے لئے طیار رہیں۔

www.aaiil.org

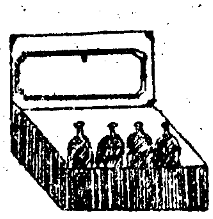

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر مصفی و مقوی مصفیاۃ خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خرابی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور ہر ایک جز کو طاقت بخشتی ہیں چار سو چارہ دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوب چینی کا جوہر وغیرہ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ۔ طاعون۔ کھانسی۔ بخار و پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک۔ گٹھیا۔ خارشت۔ داد۔ اکوت۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا۔ بواسیر۔ خونی بواسیر۔ گنج۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو بھیجا کرتے ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ ۸ محصول ڈاک ایک روپیہ چار آنہ۔ اکسیر حیات یعنی نمک نباتات

[illegible]

اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال [illegible]

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ کافی ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ خود اس کے محصول کا بھی متحمل ہو۔ سونے چاندی کی گولیاں۔

یہ مجوب بسم اسمی اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل و دماغ معدہ باہ میں اور ان پوشیدہ کمزوریوں سے جو کہ خود کردہ بےاعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں وفائی دوا ہیں۔ یہ مجوب خاص اثر رکھتی ہیں اور تو بہت ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور

[illegible] گویا کار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ صرف [illegible]

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرہ ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک [illegible] لمبی لمبی اعمات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے [illegible] وغیرہ امراض جو ہیں ان کو فوراً اثر [illegible] کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے [illegible] پر خیال نہ کیجو المشتہر حکیم سرفراز حسین محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ [illegible]

[illegible]

کشف الاسرار و ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں درخواستیں دفتر البدر میں آ دیں

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل صاحب کے شائع ہوا

www.aaiil.org

پر دنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اِنّ اللّٰہ [illegible]

البدر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر وانتم اذلّۃ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

نمبر ۱	۳۰ محرم الحرام ۱۳۲۳ سنہ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۶ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء	جلد ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اطلاع

مین بڑی خوشی سے یہ چند سطرین تحریر کرتا ہون ۔ کہ اگرچہ منشی محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر قضائے الٰہی سے فوت ہوگئے ہین مگر خدا تعالیٰ کے شکر اور فضل سے ان کا نعم البدل اخبار کو ہاتھ آگیا ہے یعنے ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن جوان صالح اور ہر ایک طور سے لایق جن کی خوبیون کے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہین ہین یعنے مفتی محمد صادق صاحب بھیروی قایم مقام منشی محمد افضل مرحوم ہوگئے ہین ۔

میری دانست مین خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس اخبار کی قسمت جاگ اُٹھی ہے ۔ کہ اس کو ایسا لایق اور صالح ایڈیٹر ہاتھ آیا ۔ خدا تعالیٰ یہ کام ان کے لئے مبارک کرے ۔ اور اُن کے کاروبار مین برکت ڈالے آمین ثم آمین ۔

خاکسار میرزا غلام احمد ۲۳ محرم الحرام علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۱۳۲۳ ہجری

۳۰ مارچ ۱۹۰۵ء

میرا دل گوارا نہین کرسکتا تھا ۔ کہ قادیان سے کوئی مفید سلسلہ جاری ہو اور وہ رک جاوے ۔ البدر کا چند روزہ توقف مجھے ناگوار تھا ۔ سر دست اللہ تعالیٰ نے اسکے لئے تدبیر نکالی ہے کہ میان معراج الدین عمر جنکو دینی امور میں اللہ تعالیٰ نے خاص جوش بخشا ہے ۔ اس طرف متوجہ ہوئے اور نصرت اللہ یون جلوہ گر ہوئی کہ اسکی ایڈیٹری کیلئے میرے نہایت عزیز مفتی محمد صادق ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول قادیان کو منتخب کیا گیا ۔ اور اس تجویز کو حضرت امام نے بھی پسند فرمایا ہے یقین کرتا ہوں کہ ہمارے احباب اس نعم البدل پر بہت خوش ہون گے

نور الدین

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے ا[illegible]

الدعوت

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہائے انبیاء و مرسلین

[illegible]

چونکہ میرا کام دعوت اور تبلیغ ہے اسلئے میں دوبارہ ظاہر کرتا ہوں اور میں قسم حضرت احدیت جلشانہٗ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اوس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گذر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں ان سے جنگ کروں گا* اور میرے وہ حملے ان پر ہونگے۔ جو ان کے خیال و گمان میں نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اسقدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں نے اب ارادہ کیا ہے۔ کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں۔ اور وہ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ پس تم سوچکر دیکھو۔ کہ یہ دن کیسے ہیں؟ جو تم دیکھ رہے ہو۔ سچ کہو کہ کبھی تمہارے باپ دادوں نے سنا تھا۔ کہ جس زور سے اب ملک کو طاعون کھا رہی ہے۔ کبھی پہلے بھی ایسا زور ہوا تھا۔ اور جس طرح ابھی ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک شدید زلزلہ نے تمہارے دلوں کو ہلا دیا۔ اور عام نقصان پہنچا دیا۔ اور لوگوں کو دیوانہ سا کر دیا۔ کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے بزرگوں نے اس ملک میں دیکھا تھا؟ اور یاد رکھو کہ یہ تمام واقعات صرف تکلف اور بناوٹ سے پیشگوئیاں قرار نہیں دئے گئے۔ بلکہ سالہا سال ان کے وجود سے پہلے براہین احمدیہ میں خبر دی گئی تھی۔ اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں جو میری تالیف ہیں یہ خبریں شائع ہو چکی ہیں اور یہ تو پرانی باتیں ہیں ممکن ہے۔ کہ اکثر لوگوں کو بھول گئی ہونگی کیونکہ غفلت اور عداوت اور بدظنی یہ تینوں جس جگہ اکٹھی ہو جائیں۔ وہاں حافظہ کب درست رہ سکتا ہے۔ خدا کے وعدے بھی ایمانداری سے ہی یاد رہتے ہیں۔ ورنہ جس شخص کا دل ایمان سے خالی ہو۔ وہ ہزار نشانوں کو بھی آنکھوں سے دیکھکر ایسا دل سے اتار دیتا ہے۔ جیسا کہ ایک تنکہ توڑ کر پھینک دیا جائے۔ غرض میں اس وقت پرانی پیشگوئیوں پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ ان پیشگوئیوں کو پیش کرتا ہوں جنکے شائع کئے جانے پر قریباً ایک مہینہ گذرا ہے۔ دیکھو میرا اشتہار الوصیت جسکو میں نے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع کیا تھا یہی اشتہار الحکم نمبر ۔ جلد ۹ کے صفحہ ۱۱ پر ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ اور پھر دوبارہ الحکم مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ میں وہی الہام شائع ہوا ہے۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک خبر کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کی رات کو جسکی صبح ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء تھی میں نے بطور کشف دیکھا۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میری زبان پر یہ الہام جاری تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔ اور مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہیگی نہ عارضی سکونت مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئیگی۔ اور پھر مارچ کے مہینہ میں خدا تعالےٰ نے اپنی وحی پاک سے میرے پر ظاہر کیا کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائیگا۔ اور یہ پیشگوئی بھی اسی الحکم ۲۴ مارچ میں شائع ہو چکی ہے۔ اب اے عزیزو! سوچ لو۔ کہ کیا یہ زلزلہ جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو اس ملک میں ظاہر ہوا وہی نشان نہیں ہے؟ جس کی خدا نے پہلے سے خبر دی ہے۔ دیکھو کتابوں میں لکھا گیا تھا۔ کہ مہدی موعود کے زمانہ میں کسوف خسوف ہوگا۔ اور مسیح موعود کی نسبت خود عیسائی صاحبوں کی انجیل میں ہے کہ مسیح کے وقت میں مری پڑیگی۔ یعنے طاعون۔ اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر چڑھائی کریگا۔ اور سخت زلزلے آئیں گے پس تم نے ان تمام علامتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر جبکہ تمام نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ان دونوں منصبوں کا مدعی میں ہوں جو تم میں پچیس سال سے اس وقت موجود ہوں۔ پس میرے بعد کس کا انتظار کروگے۔ ان تمام علامتوں کا مصداق تو وہ ہے۔ جو ان نشانوں کے ظہور کے وقت موجود ہے۔ نہ وہ کہ جس کا ابھی دنیا میں نام و نشان نہیں۔ یہ عجب سخت دلی ہے۔ جو سمجھ میں نہیں آتی۔ جبکہ میرے دعوے کے ساتھ سب نشان ظاہر ہو چکے۔ اور میری مخالفت میں کوششیں بھی ہو کر ان میں نامرادی اور ناکامی رہی۔ مگر پھر بھی انتظار کسی اور کا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ میں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اترا ہوں اور نہ میں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لئے آیا ہوں بلکہ صلح کے لئے آیا ہوں۔ مگر میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئیگا۔ جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہو اور نہ کوئی ایسا مسیح آئیگا جو کسی وقت آسمان سے اُتریگا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ یہ سب حسرتیں ہیں۔ جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبروں میں لے جائینگے۔ نہ کوئی مسیح اُتریگا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آچکا۔ وہ میں ہی ہوں جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ وہ خدا سے لڑتا ہے۔ کہ تو نے کیوں ایسا کیا۔ حالانکہ ایسی غلطیاں یہود سے بھی ہوتی رہی ہیں اور ان کے علما بھی پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتے رہے ہیں۔ کہ سمجھا کچھ اور آخر ظاہر ہو گیا کچھ۔ عزیزو! عزیزو!! شرم اور حیا کرو۔ کہ خدا کے دن آگئے اور آسمان تمہیں وہ کرشمے دکھا رہا ہے۔ جن کی تمہارے آبا و اجداد کو خبر نہ تھی۔ مبارک وہ جو میرے بارے میں ٹھوکر نہ کھاویں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد ۔ ۵ ۔ اپریل ۱۹۰۵ عیسوی

---

* جنگ سے مراد انسانی جنگ نہیں ہے بلکہ فرشتوں کا جنگ اور قضا و قدر کا جنگ۔ منہ ** ریویو آف ریلجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۱۲۰ پر بھی یہ الہام شائع ہو چکا ہے۔ منہ

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کے لئے ہے سب حمد اور ثناء جو سب کا خالق ہے اور سب کا مالک ہے اور رازق ہے۔ دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ غفور الرحیم ہے۔ ہمارے گناہوں کو بخشتا ہے۔ اور ہمیں صراط مستقیم پر چلاتا ہے۔ اور حسنات عطا کرتا ہے اور اعمال صالح کی توفیق دیتا ہے۔ کوئی قوت نہیں اُسکی قوت کے سوائے اور کوئی طاقت نہیں اُسکی طاقت کے علاوہ۔ وہ سب پر غالب ہے اور سب شے اُسکی خادم ہے۔ اور جسکے لئے دروازہ کھولے اُسپر کوئی بند نہیں کر سکتا۔ اور جسپر وہ بند کرے اُس کے لئے کوئی کھول نہیں سکتا۔ وہ حی اور قیوم ہے۔ وہ زندگی ہے اور زندگی کا سرچشمہ ہے اور اُسی کے ساتھ سب کی زندگی ہے۔ وہ ایک اللہ ہے اور وہ ایک ہی اللہ ہے۔ وہ اوّل اور آخر ہے۔ وہ ظاہر ہے اور وہ باطن ہے۔ وہ آدم کا رب وہ نوح کا رب۔ وہ مبارک ابراہیم کا رب وہ اسمٰعیل و اسحٰق کا رب وہ موسیٰ کا رب وہ داؤد و سلیمان کا رب وعیسیٰ کا رب وہ نبیوں کے سردار محمدؐ کا رب وہ ہمارے سردار امام احمدؐ کا رب۔ رب العالمین۔ کیسا حسین کیسا محسن کیسا پیارا۔ ہزاروں ہزار اور بلیون بلیین سلام اور صلوٰۃ اور برکات اور رحمتیں نازل ہوں اُس محمدؐ پر جس نے ہم کو ایسا رب سنایا اور دکھایا اور ملایا اور اُس محمدؐ کے جانشین احمدؐ پر جس نے اِس زمانہ میں پھر توحید الٰہی کا جھنڈا بلند کر دیا اور خشک زمین اپنے نیم شبی آب چشم سے سیراب کر کے مُردوں کو زندہ کر دکھایا۔ اے خدا ... اپنے عاجز بندے کے گناہ معاف کر اور پردہ پوشی فرما اور اپنی مغفرت میں لے۔ اللّٰھم رب اغفر لی ذنبی و اخساء شیطانی و فک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلیٰ۔ اے خدا ہمارے گناہ بخش ہماری خطائیں معاف فرما۔ کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ ہمیں صراط مستقیم پر چلا۔ دین محمدیؐ کو علو عطا فرما اور اُس کے مخالفوں کو پست و ذلیل کر دے۔ ہمیں ناصران دین حق میں سے بنا۔ اپنی مخلوق پر رحم فرما اور انہیں توفیق دے کہ تیرے رسول کی اطاعت کریں اور اس سے مونہہ موڑ کر ایک طرف نہ ہو جائیں۔ ہم پر رحم فرما کہ ہم معاصی کو ترک کریں اور زندگی بھر ایسے بچیں۔ ایسے شغل سے ہم کو بچا جو ہمارے لئے مفید نہیں اور وہ باتیں ہمیں سمجھا اور سیکھا اور عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ سب آسمان و زمین کا ابتداء تجھ سے ہے تو ذوالجلال والاکرام تو صاحب عزت التی لاترام ہے۔ تیرے نام میں برکات ہیں اُسی نام کے ساتھ میں اِس کام کو شروع کرتا ہوں جو خدمت دین اسلام کا کام ہے اور تیرے فرستادہ برگزیدہ مسیح موعودؑ کی خدمت گزاری ہے۔ اِس میں اپنی برکت اور رحمت اور اپنی رضا رکھ لکھنے والوں اور لکھانے والوں اور پڑھنے والوں کے لئے۔ روپیہ خرچنے والوں اور مدد کرنے والوں کام کرنے والوں کے لئے۔ اور سننے والوں اور سنانے والوں کے لئے۔ اور اِس عاجز بندے کو اپنے پاک کلمات عطا والقا والہام فرما جو دلوں میں قائم رہنے والی تاثیر کریں اور مخلوق کو تیرے راہ پر لادیں اور دین کے دشمنوں پر حجت قاطع قائم کریں۔ اللھم الھمنی رشادی واعذنی من شر نفسی۔ اللھم اجعل سریرتی خیراً من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ۔ اللھم رب اجعل لی لسان صدقٍ فی الاٰخرین۔ رب اشرح لی صدری ویسر لی امری اور دنیا و آخرۃ میں حسنات عطا فرما حضرت ابی الکرم حکیم مولوی نورالدین صاحب کو قرآن جنکی جان ہے اور جنکے درس قرآن سے اِس اخبار کے ناظرین نے آجتک فائدہ اٹھایا اور آئندہ مستفید ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ایسا ہی دنیا و دین کی نعمتیں اور برکتیں عطا فرما۔ قوم کے لیڈر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو جنکی دردمندانہ پُر تاثیر نصائح و وعظ انسان کو حقیقی عاشق مزاج بنادیتی ہیں اور اپنی بخشش اور رحمت اور برکت نازل کر میرے مکرم دوست حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے پر جنہوں نے اِس اخبار کے انتظام کو اپنی ماتحتی کا فخر عطا فرمایا ہے۔ رحمت و مغفرت نازل کر محمد افضل خاں کی روح پر جس نے البدر اخبار کی بنیاد رکھی تھی اور ابتک چلایا تھا اُسے جزائے خیر دے اور جنت میں اچھی جگہ دے۔ اور نیز رحمت و برکت نازل فرما اِس اخبار کے پروپرائیٹر میاں معراج الدین عمر پر جس نے اپنی فراخ حوصلگی سے دوبارہ اسکو نئے سرے سے جاری کرنیکا بوجھ بھی پھر اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ اور اور بھی ترقی عطا فرما ہمارے پرانے دوست الحکم کو جو اِس سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہٖ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین۔ ربنا لا تشمت بنا الاعداء ربنا ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظٰلمین۔ ربنا واٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیٰمۃ۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم وبارک وسلم انک حمید مجید۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اٰمین ثم اٰمین۔ عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

خدا کی تازہ وحی

۲۳ مارچ ۱۹۰۵ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب باری میں دعا کر رہے تھے کہ نزول وحی ہُوا۔ سَلَامًا سَلَامًا۔

یکم اپریل ۱۹۰۵ء۔ رات کے وقت نزول وحی ہُوا۔

مَحَوْنَا نَارَ جَهَنَّمَ۔ ہمنے جہنم کی آگ کو محو کیا۔

فرمایا اجتہادی طور پر ایسا خیال آتا ہے کہ شائد اللہ تعالیٰ اب قریباً طاعون کو دنیا سے اُٹھانے والا ہے۔ واللہ اعلم۔ یا یہ کہ اِس گاؤں سے اُٹھانے والا ہے۔

۳۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ موت دروازے پر کھڑی ہے۔

۳۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ رویاء۔ دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے۔ اور سب لباس سرتاپا سیاہ ہے۔ ایسی گاڑھی سیاہی کہ دیکھی نہیں جاتی۔ اُسی وقت ... ہُوا کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو سلطان احمد کا لباس پہنکر کھڑا ہے۔ اُسوقت میںنے گھر میں مخاطب ہو کر کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ تب دو فرشتے اور ظاہر ہوگئے اور تین کرسیاں ... ہوئیں اور تینوں پر وہ تین فرشتے بیٹھ گئے اور بہت تیز قلم سے کچھ لکھنا شروع کیا جسکی تیز آواز سنائی دیتی تھی۔ اُنکے اِس طرز کے لکھنے میں ایک رُعب تھا۔ میں پاس کھڑا ہوں (کہ بیداری ہوگئی)

اُسی وقت حضرت اقدسؑ نے یہ خواب سنایا اور فرمایا کہ کوئی ہیبت ناک نشان ہونے والا ہے۔ اِسکی تعبیر یوں ہے کہ سلطان احمد سے مراد ایسے دلائل اور براہین ہیں جو دلوں پر تسلط کرتے اور دلوں کو پکڑ لیتے ہیں اور نظام الدین سے مراد ایسا نشان ہے جس سے دین اسلام کی صلاحیت ہوگی اور اُسکا نظام درست ہو جائیگا۔ سیاہ کپڑے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کوئی ڈرانے والا نشان ظاہر ہونے والا ہے اور یہ جو کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اِس سے یہ مراد ہے کہ یہ ہماری دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ نتیجہ بچے کو بھی کہتے ہیں۔

۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ كَفَفْتُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔ فرمایا بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے جسپر اِس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے وہ لوگ جو اُنپر بیجا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں اُنکو خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے۔ اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بیجا حملہ کرنیوالے لوگ روک دیئے جائینگے اور ایسے نشان ظاہر ہونگے کہ اُنکی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔

۶۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ کوئی روح کہتی ہے ہم نے وہ جہان چھوڑ دیا ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی جو ہم سے تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا ہے اِس جہان سے گذر جائے گا۔

محمد افضل مرحوم

اس مرحوم بھائی کے اٹیف کا گہرا مطالعہ کر کے مجھے ایک بات عجیب نظر آئی ہے۔ اور وہی اس قابل ہے کہ طالبان حق و رشاد کے لئے اسوہ اور نمونہ ہے۔ گذشتہ زندگی میں جہان تک مجھے معلوم ہے۔ ہمارا یہ ماسوف و مرحوم بھائی کبھی نہ تو اس قابل ہوا۔ کہ نمونہ ٹھہرتا۔ اور نہ اس کے حالات اور تقلبات دیکھنے اور برتنے والوں کی نگاہ میں شہرت عام اور بقائے دوام کے استحقاق کا کوئی نشان رکھتے تھے۔ اس لحاظ سے ان کی زندگی بہت ہی محدود ہے۔ مگر ایک عارف کی بازدید کے لحاظ سے ابدی اور نہایت بابرکت ہے

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ دنیا کے دل کش نظارہ گاہوں کے فرحت بخش ہواؤن مین پیٹ بھر کر سیر کرنے کے بعد ہمارے مغفور بھائی کو معلوم ہوا۔ کہ یہ سب فانی اور خیالی ٹھیٹر ہے۔ اوران ناپائیدار لذاتون پر سرنگون ہونے کا انجام اچھا نہین۔ اس روحانی تبدیلی نے انہیں قادیان کی طرف متوجہ کیا۔ جو ابدی اور باقی لذتون اور واقعی روح افزا نظارون کی سارے جہان مین ایک جگہ ہے اس کشش اور میلان کی انہون نے بلا دانست پیروی کی۔ قادیان مین آئے۔ چند روز رہے۔ پورے بے سامان اور عیال کثیر اور بظاہر معاش کا کوئی امید دلانے والا منظر نہین۔ بااین ہمہ صدق دل سے عزم کر لیا۔ کہ جو ہو سو ہو۔ یہان سے نہین جاؤن گا۔ یہ ایک فقرہ یا عہد ہے۔ جو بہت سے موہنون سے نکلا۔ میرے کانون نے سنا ہے۔ اور میرے حافظہ نے یاد رکھا۔ مگر کہنے والون نے آخر کار ایسا دکھایا کہ انہون نے منہ سے کوئی مردانہ بات نہیں نکالی تھی۔ بلکہ تھوک پھینکی تھی۔ خدا تعالےٰ نے بھی ان کے دل کو دیکھ کر ان کے عہد اور وعدہ پر توفیق نازل نہ فرمائی۔ مگر مرحوم ... محمد افضل کے خلوص نیت کا ثبوت خواتیم اعمال نے دیدیا اور سب قیل اور قال کا خاتمہ کر دیا۔

مرحوم کے دل مین مدت سے خیال تھا کہ قادیان مین ایک اخبار نکالا جائے۔ اس مضمون کا ایک مفصل خط ایک دفعہ انہون نے افریقہ سے مجھے لکھا تھا۔ یہان وہ قیام کے عزم بالجزم اور دوام سکونت کے اسباب کے تلاش اور نگہداشت نے انہین اس ارادہ پر پختہ کر دیا۔ اور آخر انہون نے فیصلہ کر لیا کہ فلاح دارین کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ اس سے قوم کی خدمت بھی ہوگی۔ اور قوت لایموت بھی مل جائے گی۔

البدر نکلا۔ مختلف اوقات مین نہین۔ شروع سے آخری دم تک اس کی راہ مین انہیں مصیبتیں اور روکاٹیں پیش آئین۔ شاید کم ہی لوگ واقف ہون گے مرحوم اور اس کے عیال نے بسا اوقات دن کو آدھا پیٹ کھانا کھایا اور رات کو بھوکے سو رہے۔ اور اکثر خشک نون مرچ کے ساتھ کچی پکی سی روٹیاں کہا کر گذارہ کیا۔ کچی پکی مین نے اس لئے کہا۔ کہ ایندھن خریدنے کی طاقت بھی نہ ہوتی۔ نہ صرف بچے پھٹے پرانے کپڑون مین ادہر ادہر پھرتے نظر آتے ــ بلکہ خوبصورت نوجوان باپ بھی اسی رحم انگیز ہیئت مین باہر نکلتا۔ اور کاروبار کرتا ہے۔ ایک لائق اور بہتون سے افضل منشی۔ انگریزی مین عمدہ دستگاہ رکھنے والا۔ باہر نکل کر خوب کمانے اور عمدہ گزران والا۔ کون سی بات تھی جس نے سے ایسی زاہدانہ زندگی کے اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ اس کا جواب صاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت اور آپ کی معیت کی لذت

غرض مرحوم کے اخلاق مین یہ استقامت اور استقلال کا خلق مجھے قابل قدر اسوہ نظر آیا ہے۔ یہی وہ نور ہے جس سے اللہ تعالےٰ ملتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے نوجوان بھائی کو جوار رحمت مین جگہ دے اور ان کی استقامت کے نمونہ سے بہتون کو مستفید کرے۔ آمین

عبدالکریم ۔ ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۵ء

مندرجہ ذیل مرثیہ میرے مکرم بھائی مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب نے برادرم محمد افضل خانصاحب کی وفات پر لکھکر الحکم مین درج ہونے کو بھیجا تھا۔ مین نے اس مرثیہ کے اندراج کے اتنے بدر کے پہلے نمبر کو بہت موزون سمجھا اس لئے بدر مین چھاپ دیتا ہون۔ (ایڈیٹر الحکم)

مرثیہ ترکیب بند بر وفات حسرت آیات ۔ بابو محمد افضل خان صاحب ایڈیٹر البدر۔ از عاجز محمد نواب خان ثاقب

خان مالیر کوٹلوی

بند اوّل

دوستو اک سناؤن غم کی بات | دوست اپنا بچھڑ گیا ہیہات
خادم دین محمد افضل خان | جنمین بعض مسیح احمدی کی صفات
ہاتھ احمد کے ہاتھ مین دیکر | ماری دنیا کے سر پہ اس نے لات
ایسے ہمدرد عزیز کو کھو کر | کیسے ہوگی تلافی مافات*

اسے گہنا گیا

چھپ لیا ہے بدر مین پہ

بند دوم

دل کی بستی جو خون سی تھی سوتی | قادیان مین رمائی تھی دہونی
کر رہا تھا تہیئے ایمان | جو کہی رات اور دن دونی
ہولیا ساتھ ساتھ موسیٰ کے | چھوڑ فرعونی اور قارونی
ظل احمد کے سایہ مین اس کو | مانگی عزت ہمسایونی
مال دنیا کی تھی کمی لیکن | دولت دین کی تھی افزونی

مال دنیا نہ تھا پہ تھا دلشاد
نیک اولاد سے تھا گھر آباد

بند سوم

ان مین ایک ہونہار تھا بچہ | جس کا تھا پیارا نام عبداللہ
چلبلا اور اس پہ باتمکین | شوخ اور اس پہ شرم کا پتلا
بھوک مین سیر چشم رہتا تھا | پیاس مین آب صبر کا پیاسا تھا
گھر سے باہر تھا کھیل کے اندر | اور لے اور مینہ مین بھاگ کر لیتا
مادر مہربان کی شفقت سے | گرم توشک رضائی مین دبکا

گرمی سردی سے پھر بخار ہوا
پنجۂ مرگ کا شکار ہوا

بند چہارم

اُف نہ کی باپ نے ذرا ڈر سے | آہ تک بھی نہ کھینچی اندر سے
پی گیا دل ہی دل مین صبر کے گھونٹ | منہ مین کچھ بھی گیا نہ باہر سے
ایک دن رات جب رہا افضل | شور و شیون نہ کچھ اٹھا گھر سے
آنکھین پتھرا گئین نہ نکلے اشک | بہتے دیکھا ہے پانی پتھر سے
دل کے جذبات پر رہا قابو | ذکر نام خدائے اکبر سے

صبر کا جام پی کے لیٹ گیا
اپنی ہستی کی صف لپیٹ گیا

بند پنجم

ترجمان تھا دم مسیحا کا | تھا زبان تھا کلام عیسےٰ کا
یوسف مصر احمدی کا غلام | ذکر چھوڑ و بیان زلیخا کا
رخ احمد کا وہ فدائی تھا | ہالہ تھا اپنے ماہ سیما کا
جتنی سنتا تھا اتنی لکھتا تھا | جوش دل مین تھا حق کے دریا کا
دور بیٹھے ہم اس سے سنتے تھے | وعظ حق کا سر چلیپا ـ کا

افضل پاک خو بخاک برفت
پاک شد بے غیب و پاک برفت

---

* اس مین شک نہین۔ کہ البدر کو زوال لازم ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کا نام بدر ہے اور وہ بلا الف لام تعریف کے ہی اور وہ مبتدی ہے قرآن کریم نے الفرقان فرمایا ہے۔ اس مین کفر اور اسلام مین فیصلہ ہے۔ ہمارے مرحوم افضل نے نا واقفیت سے بدر پر الف لام لگا دیا۔ ہمین شک نہین کہ مرحوم اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے البدر (چودہوین رات کا چاند) تھا۔ لاجرم ایک منزل پوری کر کے اپنے مولےٰ سے جا ملا۔ مگر بدر کو تو زوال نہین وہ تو ہمیشہ

* مولانا ثاقب ۔ گھبرایئے نہین۔ اللہ تعالیٰ صابرین کو بہتر بدلہ دیتا ہے۔ چنانچہ البدر کو نعم البدل ملگیا۔ یعنی میرا محترم بھائی صادق (یعقوب علی)

www.aaiil.org

تیرا پڑھا خطوسات سب
نافع الناس تھا وجود تیرا
پھر بھی ملنے گا یار لوگوں سے

کھا گئے ہیں ترے غم کو ہم اے دوست
قوم دیکھی ایسے کھرای دوست
چھوڑ بیٹھا تو یک قلم ای دوست
بھائی کیوں منزل عدم اے دوست
تم کو اللہ کی قسم اے دوست

اچھا اللہ کی امان میں جا
جنت خلد کے مکان میں جا

بند ہفتم

اے افضل ترا خدا حافظ
تجھکو اللہ نے بلایا ہے
تجھکو ہم الوداع کہتے ہیں
بخشینا کہا سنا سارا
ہم نہ بھولیں گے جیتے جی تجھکو

دور جا تا ہی جا خدا حافظ
ہم نے رخصت کیا خدا حافظ
تیرے سب آشنا خدا حافظ
کہتے رہنا دعا خدا حافظ
یاد رکھنا بھلا خدا حافظ

تا قیا۔ یار کو کرو رخصت
یار غمخوار کو کرو رخصت

خاکسار محمد نواب خانصاحب ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلوی

تہذیب الاسلام

حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی نصرت سے تہذیب الاسلام مصنف ترک اسلام مرتد کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ جسمیں مرتد کی چالاکی اور ناپاکی سے اعتراض کرتے ہوئے اس کی تمام خائنانہ تحریروں اور افترا پردازیوں کا مفصلہ جواب ہوگا۔ اور آخری حصہ میں آریہ سماج اور اس کے اصول باطلہ کا تمام تار و پود اور شیرازہ دکہایا جائیگا۔ انشاء اللہ تاکہ ایسے پڑھکر ہر تارک ملک آریہ سماج پر اتمام حجت ہو۔ والا بدزبانوں سے کیا امید ہے۔ کہ حق کو تسلیم کریں۔ اس کو ناحق بانس پر چڑھانے کا لطف اٹھائے رسالہ اختیار الاسلام تھوڑا رہگیا ہے۔ احمدی احباب محروم نہ رہیں

تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آئیں

براہین احمدیہ

صرف پونے تین روپے میں عمدہ کاغذ خوشخط لکھی ہوئی ملیگی درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر معراج منزل نولکھا۔ لاہور

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

ازواج مسیح ناصری ایک فاضل محقق عیسائی۔ پریزیڈنٹ ہاڈ صاحب نے اپنے لیکچر میں بڑے زور و شور سے اس امر کو ثابت کردیا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے نہ ایک بلکہ متعدد شادیاں کی تھیں۔ اناجیل میں حضرت مسیح کے ساتھ بہت سی عورتوں کا ایسی بے تکلفی سے رہنا خود ایک نیک دل آدمی کے حسن ظن کو یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ نے ان عورتوں کو اپنے حق نکاح میں لاکر اس قدر بے تکلفی کا برتاؤ ان کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ جس کا ذکر خود مسیحی کتب میں درج ہے لیکن فاضل ہاڈ نے دو اور زبردست ثبوت اس امر کے واسطے پیش کئے ہیں۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ جس برات پر حضرت مسیح کی والدہ شراب کے کم ہو جانے پر گھبرائی ہوئی آئی تھیں۔ اور حضرت مسیح کو بھی اتنا فکر پڑا تھا کہ نہایت توجہ خرچ کرکے اور خدا سے دعائیں مانگ مانگ کر اس وقت کی خفت کو دور کرلیا۔ اس وقت خود مسیح ہی دولہا تھے۔ اور انہیں کی شادی تھی چنانچہ صاحب مکان نے انہیں کو طلب کرکے فرمایا تھا۔ کہ تمہارا شراب کم نہیں ہوا دوم یہ کہ وہ عورتیں حضرت مسیح کو بالفاظ ربی بلاتی تھیں۔ اور عبرانی زبان میں عورتیں اپنے خاوند کو اسی طرح خطاب کرتی ہیں۔ فاضل ہاڈ نے یہ دعوی صرف خیالی رنگ میں نہیں رکھا۔ بلکہ اس کا اور اس کے سینکڑوں ہم خیال دوستوں نے اس پر عمل کرکے متعدد شادیاں کی ہیں۔ انہیں میں سے ایک معزز صاحب سمتھ نام کی خط و کتابت اس عاجز کے نام بھی ہے۔ اور سمتھ صاحب نے مجھے اپنی تصویر معہ اپنی پانچ بیویوں کی تصویر کے جو سب ایک ہی وقت میں ان کے زیر نکاح تھیں۔ ایک گروپ میں میرے پاس ارسال کی ہیں۔ جو اس وقت موجود ہے۔ اور جو چاہیں۔ یہاں ملاحظہ فرما سکتے ہیں

ڈاکٹر ڈوئی مدعی نبوت کی بڑی سخت بیمار ہے تبدیلی ہوا کے لئے اس کو کسی جزیرہ میں بھیجا گیا ہے۔ میں نے اس کو ہمدردی کا خط لکھا ہے۔ اور ہمدردی کی وجہ بالخصوص یہ ظاہر کی ہے۔ کہ ڈوئی صاحب دنیا کے بیماروں کو شفا کے واسطے اپنے شہروں میں بلاتا ہے اور اس عاجز کو ایسے بڑھاپے میں باہر بھیجا گیا ہے

کارنل یونیورسٹی کے ایک عظیم الشان جلسہ کی تقریب پر یونیورسٹی مذکور کے پریزیڈنٹ صاحب نے اپنی تقریر میں بیان فرمایا ہے۔ کہ بائیبل ایک پورانی کتاب ہے۔ اور ایسے سانچہ میں ڈہلی ہوئی ہے۔ جو اس زمانہ کی تحقیقات کے مناسبت نہیں رکھتی۔ اس واسطے اب اس پر زور دینا مناسب نہیں ہے۔ وہ مسیح پرانا ہوگیا ہے۔ اور اب نئے مسیح کی ضرورت ہے۔

انصار بدر

سب حمد و ثنا و شکر اس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے اخبار کے نکلنے کے لئے اپنے فضل سے سامان مہیا کئے اما بعد سب سے پہلے ناصر اس اخبار کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ کیونکہ انہیں کے وجود کی برکت ان سب اخباروں کی بنا ہے۔ پھر اس اخبار کے ناصر حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب ہیں۔ جن کے درس قرآن اور پر حکمت کلمات اور وعظ و نصائح اس میں درج ہوتے ہیں۔ اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ جنہوں نے اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا اما بعد اس کالم میں انشاء اللہ تعالیٰ ان تحریکات کا ذکر ہوگا۔ جو مختلف احباب کی طرف سے اس اخبار کی توسیع اشاعت کے متعلق وقتاً فوقتاً درج ہوا کریں گے

محبی مخدومی برادرم منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین نے اخبار بدر کے واسطے دس نئے خریداروں کے واسطے کوشش کرنے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مخدوم کو جزائے خیر دیوے

میاں محمد حسین صاحب میانمیر سے تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار البدر کے جاری ہونے کے واسطے میں نے پہلے سے خواب دیکھا تھا۔ لیکن پیشانی کسی قدر بدلی ہوئی تھی (یعنی یہ کہ البدر بدر ہوگیا ہے)۔ خریدار پیدا کرنے کے واسطے کوشش کیجائیگی ۔۔

www.aaiil.org

ڈائری

۳۰-مارچ ۱۹۰۵ء-اخبار بدر کے نکالنے کے متعلق جو تجویز میاں معراج الدین صاحب عمر نے کی تھی اُسکا ذکر حضرت کی خدمت میں آیا۔ آپنے پسند فرمایا (اسکا مفصل ذکر اسی اخبار کے دوسرے حصّہ میں ہے)

۳۱-مارچ- آپکی طبیعت کچھ علیل تھی۔ تاہم نماز جمعہ میں جماعت کے ساتھ شامل ہوئے۔

یکم اپریل- آج حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بہ سبب کثرت پیشاب بیمار رہے۔ حضرت اُن کا حال دریافت کرتے رہے اور فرمایا کہ ہمنے آپکے واسطے بہت دُعا کی ہے۔ اگرچہ اپنی طبیعت بھی چنداں درست نہ تھی تاہم آپکے واسطے بہت دُعا کی ہے۔ مولوی صاحبنے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ جناب کو عافیت دے۔ فرمایا جب دوستونکی تکلیف سُن کر دُعا میں لگ جاتا ہوں تو اُس میں خود عافیت ہے جیساکہ حدیث شریف میں آچکا ہے۔ من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ- یعنی جو شخص اپنے بھائی کی اعانت میں مصروف ہوتا ہے۔ خدا خود اُسکی اعانت کرتا ہے۔ اُسی رات یکم اپریل صاحبزادہ میاں شریف احمدؐ نے ایک خواب دیکھا اور سنایا کہ قیامت آگئی ہے اور لوگ آسمان کی طرف اُڑ کر جارہے ہیں-- اور دیکھا کہ ایک طرف بہشت ہے اور ایک طرف دوزخ ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ بہشت تمہارے لئے ہے مگر ابھی جانے کا حکم نہیں ہے۔

صاحبزادہ میاں بشیر احمدؐ نے اپنا ایک رویا دسنایا کہ پیر منظور محمدؐ صاحب کہتے ہیں کہ نصرۃ الحق پورا ہوگیا ہے اور چھپ گیا ہے۔ یہ خواب صاحبزادہ میاں شریف احمدؐ کے خواب کی تشریح ہے۔ یہ قیامت ہماری جماعت کے واسطے نصرِ الحق ہے (نصرۃ الحق براہین احمدیہ کے حصّہ پنجم کا دوسرا نام ہے اور آجکل زیر الطبع ہے) وحی الٰہی محونا نار جھنم کا ذکر تھا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے محاورات اور صرف ونحو کے قواعد کے ماتحت نہیں ہے اسکی مثالیں کتب الٰہیہ اور انبیاء و اولیاء کے الہامات میں بہت ہیں کہ ایجاد کردہ قواعد زبان کے برخلاف کئی عبارتیں اور فقرات نازل ہوتے رہے ہیں۔

یکم اپریل شیخ عبدالحق صاحب بی اے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا مدرسہ میں آپکے تقرر کی بہت خوشی ہوئی۔ خدا مبارک کرے۔ آپکا یہاں قیام کرنا میں بہت پسند کرتا ہوں۔

۳-اپریل ۱۹۰۵ء- سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کے تقرر مستقل بر عہدہ سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب ضلع کی خبر حضرتؑ کی خدمت میں سنائی گئی۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ شاہ صاحب ایک درویش مزاج آدمی ہیں اور خدا ایسے ہی لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت طبع کا ذکر تھا حضرتؑ نے اُنکو مخاطب کرکے فرمایا کہ مینے آپکے واسطے اِس قدر دُعا کی ہے جس کی حد نہیں۔

۴-اپریل ۱۹۰۵ء- صبح ۶¼ بجے یکدفعہ نہایت زور آور حملہ زلزلہ کا ہُوا- تمام مکانات اور اشیاء ہلنے اور ڈولنے لگ پڑیں۔ لوگ حیران اور سراسیمہ ہوکر گھبرانے لگے۔ ایسے وقتمیں خدا کے مسیح کا حال دیکھنے کے لائق تھا۔ کیونکہ احادیث میں تو ہم پڑھا ہی کرتے تھے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آسمانی اور زمینی واقعات پر خشیت اللہ کا بڑا اثر اپنے چہرے پر ظاہر فرماتے تھے۔ ذرا سے بادل کے نمودار ہونے پر آپ بے آرام سے ہوجاتے کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر جاتے۔ غرض اسوقت بھی نبی اللہ نے ہرکہ عارف تر است ترساں تر والے مقولہ کو عملی رنگ میں بالکل سچا کرکے دکھایا۔ زلزلہ کے شروع ہوتے ہی آپ بمعہ اہل بیت اور بال بچے کے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دُعا کرنے میں شروع ہوگئے اور اپنے رب کے آگے سر بسجود ہوئے۔ بہت دیر تک قیام رکوع اور سجدہ میں سارا کنبہ کا کنبہ بمعہ خدام کے گرا رہا اور اللہ تعالےٰ کی بے نیازی سے لرزاں و ترساں رہا- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تمام مکانات اور جانوں کو گرنے اور تلف ہونے سے محفوظ رکھا اور کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جیساکہ دوسرے شہروں سے تباہی اور ہلاکت کی خبریں آرہی ہیں بلکہ ایسے مکانات جنکی بُرجے صرف ایک ایک اینٹ کی تھے اور کچھ پھٹے ہوئے بھی تھے اور بعض اینٹیں اکھڑی ہوئی یونہی پڑی تھیں اُنہیں سے ایک اینٹ بھی نہیں گری چونکہ ہر دس منٹ کے بعد بار بار زلزلہ کا احساس ہوتا تھا اور تمام روز کچھ کچھ زلزلہ محسوس ہوتا رہا- اسواسطے حضور اقدس نے برعایت اسباب مناسب سمجھا کہ سہ منزلہ مکان میں رہنے کے بجائے اپنے باغ والے مکان میں ایک دو روز کے واسطے رہائش اختیار کریں۔ اگرچہ اِس موقعہ پر کچھ خوف ہم سب کو دیکھنا پڑا ہے۔ تاہم دراصل اِس پاک مسیحؑ کے قدموں کے طفیل کوئی امر ہمارے واسطے فائدہ سے خالی نہیں- اول تو ۳-اپریل کی رویا دُرست پوری ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھی تھی اور کئی ایک کو سنائی تھی۔ دوم اشتہار الوصیت میں جو ایک عظیم الشان پیشگوئی حضرت امامؑ نے ابھی چند روز ہوئے شائع کی تھی کہ ایک شور قیامت برپا ہے- الخ معلوم ہوتی لگی ہوئی ہے اور لوگ چیخ رہے ہیں وہ پوری ہوئی- یہ اشتہار الوصیت

اخبار الحکم مورخہ ۵-مارچ ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۵ء میں شائع ہوگیا

میں بھی دیگئی تھی غرضیکہ یہ ایک بڑا نشان ہے جو خدا تعالےٰ نے ظاہر فرمایا۔

اِسی زلزلہ کا ذکر تھا حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ ایک قیامت ہے جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ اب دیکھ لیں کہ کسطرح ایک ہی سیکنڈ میں ساری دُنیا فنا ہوسکتی ہے جب لوگوں کو بہت امن اور آسودگی حاصل ہوجاتی ہے تو وہ خدا سے اعراض کرتے ہیں- یہانتک کہ خدا کا انکار کردیتے ہیں۔ اِس قسم کا امن ایک خباثت کا پھوڑا ہے- یہ قیامت لوگوں کے واسطے عذاب مگر ہمارے واسطے مفید ہے"۔

پھر آپنے سلطان احمدؐ کو دیکھنے والا رویا بیان کیا جو الہامات کے ذیل میں درج کیا گیا ہے اور میاں بشیر احمدؐ اور شریف احمدؐ کے خوابوں کا پھر ذکر کیا اور براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کے چھپنے کا ذکر کیا جسکا نام نصرۃ الحق ہے اور فرمایا "یہ قیامت ہماری نصرۃ الحق ہے ہم صبح یہی مضمون لکھ رہے تھے اور اِس الہام پر پہنچے تھے جو براہین احمدیہ میں درج تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی کو ظاہر کردیگا۔ ہم یہ الفاظ لکھ ہی رہے تھے اور اِسکے پورا ہونیکے ثبوت آگے درج کرنے کو تھے کہ یکدفعہ زلزلہ ہوا- یہ ایک زور آور حملہ ہے اور پیشگوئی میں حملوں کا لفظ جمع ہے جو عربی میں تین پر اطلاق پاتا ہے۔ اسواسطے خوف ہے کہ طاعون اور زلزلہ کے سوائے خدا جانے تیسرا حملہ کونسا ہے جو ہماری سچائی کے ثبوت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمانا ہے- اور ابھی خدا جانے کیا باہر سے خبریں آئیں گی تو معلوم ہوگا کہ کس قدر تباہی ہوئی ہے ہمنے کل ہی کہا تھا کہ خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہیبتناک نشان ہونیوالا ہے- یہ ایک ہلاکت کا نشان ہے۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی حالتوں کو درست کریں۔ توبہ و استغفار کریں اور تمام شکوک و شبہات کو دور کرکے اور اپنے دلوں کو پاک وصاف کرکے دُعاؤں میں لگ جائیں اور ایسی دعا کریں کہ گویا مر ہی جائیں تاکہ خدا اُنکو اپنے غضب کی ہلاکت کی موت سے بچائے۔ بنی اسرائیل جب گناہ کرتے تھے تو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کرو- اب اِس امت مرحومہ سے وہ حکم تو اُٹھا لیا گیا ہے مگر یہ اسکے بجائے ہے کہ دعا ایسی کرو کہ گویا اپنے آپکو قتل ہی کردو- ... الہامات جو پہلے سے شائع ہوچکے ہیں کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائیگا اور یہ کہ ایک چونکا دینے والی خبر- یہ سب اب پورے ہوگئے ہیں اور دیکھنے والوں کے واسطے کافی سے زیادہ سامان ایمان لانیکے پیدا ہوچکے ہیں"۔

۵-اپریل ۱۹۰۵ء- سید امیر علیشاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر کو مخاطب کرکے نہایت لطف و مہربانی کے ساتھ حضرتؑ نے فرمایا کہ "آپکو کچھ تکلیف تو نہیں ہوئی" انہوں نے

زلزلہ اخبار

زلزلہ کے متعلق چاروں طرف سے ایک شور قیامت کی صدا آرہی ہے۔ شملہ سے خبر آئی ہے۔ کہ بہت سی سرکاری کوٹھیاں یہاں تک گورنمنٹ ہوس اور دیگر دفاتر کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بھاگسو پہاڑی سے نی ٹیریم کے متعلق خبر ہے۔ کہ بالکل دب گیا ہے۔ اور اس کے اردگرد کے پہاڑوں کے متعلق مولوی قایم الدین صاحب مدرس مدرسہ نورپور جو خط ہمارے پاس بھیجا ہے۔ اسکی نقل ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

جناب تسلیم۔ یہاں زلزلہ سوا چھ بجے دن کے ۵ منٹ ہوا۔ لیکن نقصان بالکل نہیں ہوا۔ پالم پور۔ کانگڑہ۔ دہرمسالہ رہلو۔ چڑی ستا ہوں میں جانوں کا ازحد نقصان ہوا۔ اور ستاذ و نادر گھر بچا۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ دس فیصدی آدمی ان قصبوں میں سلامت رہے ہیں۔ اور ڈاکیں شہر مذکورہ بالا کی بند ہیں۔ اور تاریں ٹوٹ گئی ہوئی ہیں۔ ۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء

مولوی قایم الدین از نورپور

امرتسر سے خبر آئی ہے کہ ۸۰ فیصدی مکانات کو صدمہ پہنچا ہے۔ کوئی گر گیا ہے۔ کوئی گرنے کو تیار ہے۔ کوئی اس قابل ہے۔ کہ نئے سرے سے مرمت کیا جائے۔ کروڑوں روپے کا نقصان ہوگیا ہے۔

لاہور کے متعلق کافی ہوگا۔ کہ ہم اپنے دوست عزیز سید محمد اسمٰعیل صاحب کے خط کو ہی نقل کردیں جنہوں نے اسوقت کا نقشہ قیامت ایسا کھینچا ہے۔ کہ پڑھکر ایک عبرت حاصل ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

اب تک تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہوں۔ آگے اس کی مرضی پہلے تو طاعون سے ہی پناہ مانگتے تھے اب ایسی وارداتیں ہو رہی ہیں کہ اس کو بھی لوگ بھول گئے۔ پرسوں میرے مکان کے پاس ہی ایک مکان کے اوسکو آگ لگی۔ اسقدر دہواں آیا کہ دم بند ہونے لگا۔ جب [illegible] ہوئے۔ تو اتنی گرمی۔ کہ بیٹھا نہ جاتا تھا یہی خطرہ تھا۔ کہ اب ہمارے [illegible] پہنچی کہ پہنچی۔ اسباب اٹھانے کے [illegible] فکر میں ہی تھا۔ کہ آگ بجھانے والے انجن آگئے۔ خدا خدا کر کے دوپہر سے لیکر شام تک کہیں وہ آگ فرو ہوئی۔ آج اور اک قہر شہر پہ نازل ہوا۔ صبح کی نماز پڑھکر پلنگ پر بیٹھا ہوا کتاب دیکھ رہا تھا کہ یکایک چارپائی ہلنی شروع ہوئی میں سمجھا کہ معمولی زلزلہ ہے۔ کوٹھے پر جا چڑھا۔ کہ اتنے میں ایکدم سے اس زور سے جھکولے آنے شروع ہوئے۔ کہ خدا کی پناہ۔ پیر زمین پر نہیں ٹکتا تھا۔ مکان اس طرح سامنے ہلتے تھے۔ جس طرح بایسکوپ ہیں۔ جدھر نظر اٹھاکر دیکھو۔ کہیں پاخانہ کہیں دیوار کہیں کٹہرا کہیں چھت غرض وہ دھڑا دھڑی تھی۔ کہ خدا کسیکو نہ دکھاوے۔ ہر وقت یہی خیال تھا۔ کہ اب میں بھی کوٹھے سمیت زمین پر۔ مکان وغیرہ گرنے سے ایسی مٹی اڑی۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی دینا بند ہوگیا۔ اور گرد سے کے مارے سانس رکتا تھا۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن اوپر رہو تو نیچے گرنے کا خوف نیچے جاؤ تو مکانوں کے نیچے دبنے کا ڈر۔ غرض عقل ماری ہوئی تھی۔ جب ذرا تھما۔ تو میں تو کپڑے پہن کالج بھاگا۔ وہاں جتنے اعلےٰ قسم کے کرایہ پر دینے والے کمرے ہسپتال کے تھے۔ سب شق۔ جو مریض کہ کروٹ بدل نہیں سکتے تھے۔ وہ جان کے ڈر کے مارے باہر دوڑتے ہوئے نکل آئے غرض بہت سی جگہ دراڑیں پڑ گئیں اتنے میں زخمی آنے شروع ہوئے کسی کا سر پھوٹ گیا تھا۔ کسی کا ہاتھ۔ کسی کا پیر ٹوٹ گیا تھا۔ غرض کچھ نہ پوچھو۔ ہسپتال میں ایک میلہ لگ گیا تھا۔ ایک بار تو آتے ہی جان بحق ہوا۔ ہمارے کھڑے کھڑے ایک اور چھوٹا سا جھوٹکا آیا۔ شہر کا یہ حال ہے۔ کہ بہت سے لوگ مر گئے کسی کے نیچے دب گئے۔ ایک سارا کنبہ ہی مکان کے نیچے آگیا۔ بعض جگہ جہاں گلیاں تنگ تھیں۔ وہاں مقابل کے مکان بالکل مل گئے۔ سنہری مسجد کے دونو منارے زمین پر۔ شاہی مسجد کو بھی کچھ نقصان پہنچا ٹاون ہال زمین سے پیوستہ ہوگیا سٹیشن کا بہت سا حصہ نمارت ہوگیا۔ غرض کوئی گلی یا بازار نہیں ہے۔ جہاں کوئی مکان نہ گرے ہوں اور شاید کوئی مکان ہی شہر میں ہو جس میں کئی جگہ شق اور دراڑیں نہ پڑ گئی ہوں اگر آدھا منٹ بھی اور رہتا۔ تو سارا شہر صاف ہوجاتا۔ اب بھی یہ حال ہے۔ کہ معمولی سا زلزلہ آجائے۔ تو سینکڑوں مکان گرنے کو تیار کھڑے ہیں۔ دفتر محکمہ ہیئت سے یہ اطلاع نکلی ہے۔ کہ چار روز تک پھر خطرہ ہے اور اب تک دو تین دفعہ آہستہ آہستہ برابر حرکت معلوم ہوتی رہی ہے۔ لوگ بے مکان پھر رہے ہیں۔ مکان نہیں ملتا۔ مزدور ایک روپیہ دہاڑی پر لگ رہے ہیں۔ سب پر عجب ایک حالت وارد ہو رہی ہے۔ لوگوں۔ بچوں۔ جوانوں۔ [illegible] کے مجمع بن بن کر یاستار۔ یاغفار۔ [illegible] اسیں بندے گنہگار [illegible] غرض ایک قیامت کا نمونہ تھا۔ جو آج صبح نظر کے سامنے سے گزرا۔ اور کئی لوگوں نے سمجھا کہ واقعی قیامت ہی آگئی [illegible] ان کے لئے تو گویا سچ مچ قیامت والی ہی آگئی تا موت تھی شملہ۔ دہلی کشمیر وغیرہ سے تاریں آئی ہیں کہ وہاں بھی سخت [illegible] ہوا ہے۔ امید ہے۔ کہ قادیان میں بھی [illegible] ہوا ہوگا کیونکہ ایک [illegible] طوفان تھا [illegible] خیریت سے [illegible] رات کے ۲ بجے [illegible] [illegible] لوگ اپنا اپنا [illegible] اپنی جان کی [illegible] [illegible] لگا۔ جب [illegible] دل میں بھی خدا کا خیال [illegible] ورنہ مجھ اس وقت خدا کا نام [illegible] [illegible]

مدرسہ قادیان

قادیان مین ایک مدرسہ ہے۔ جس مین
مین بھی ایک طالب ہون۔ اور مین کیا خود
میرے استاد حضرت مولوی نورالدین صاحب
بھی اسی مدرسہ مین درس حاصل کرنے کے لئے
اپنے وطن اور کاروبار کو ترک کرکے قادیان مین آبیٹھے
ہین۔ لیکن اس جگہ میری مراد اس مدرسہ سے نہین
بلکہ میری مراد تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے ہے جو اس
زمانہ کے نوجوانون اور بچون کو عام شہر ونکی زہریلی ہوا
کے اثر سے بچانے کے واسطے اور دینی تعلیم کیساتھ
ساتھ رسمی و رواجی تعلیم دینے کے واسطے سات سال
سے قایم ہے۔ اور جس کیخدمت معلمی و ہیڈ ماسٹری مین
چار سال سے زائد عرصہ تک یہ عاجز بھی مصروف رہا ہے
اس خدمت کو اس عاجز نے جس طرح سے ادا کیا سو
کیا اس کے بیان کرنے کیضرورت نہین البتہ اپنی کمزوریون
اور غلطیون کیواسطے اللہ تعالی کے حضور مین معافی کا
خواستگار ہون اور ان استاد صاحبان کا مشکور ہون۔
جنہون نے انتظامی معاملات مین ہمیشہ میری امداد کی اور
ان شاگردون کیواسطے دعائے خیر کرتا ہون جنہون

نے تعلق محبت اور اخلاص کا میرے ساتھ قایم رکھا
[illegible] بلحاظ ایڈیٹری اخبار بدر کے میرا فرض ہے کہ اخبار
مین مدرسہ کیخدمت کا خیال رکھون لیکن بوجہ اس
[illegible] کے جو میرا ابتک مدرسہ کیساتھ رہا بلکہ اب بھی میری
یہ خواہش اور دعا ہے کہ مدرسہ کیخدمات مین میرا وہ حصہ
قائم رہے جو میرے لئے رضائے الہی کے حصول کا موجب ہو اللھم
انی اسئلک الغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم
مین اپنے اس تجربہ سے جو مجھے اس عرصہ میں
طلباء اور استادون کے ساتھ ایسا قریبی تعلق ہونے کے
سبب حاصل ہوا ہے احمدی احباب کو بلکہ ان تمام لوگون کو
جو مسلمان کہلاتے ہین نہین۔ بلکہ تمام دنیا کی مخلوق کو آواز
بلند یہ کہنے کیواسطے طیار ہون اور کہتا ہون کہ اس وقت دنیا
بھر میں یہ مدرسہ تمام مدرسون پر کیا بلحاظ اس نیک صحبت کے
جو یہان حاصل ہوتی ہے اور کیا بلحاظ سچے خیرخواہ دعا
کرنیوالے استادون کے جو یہان ملتے ہین اور کیا بلحاظ
اولین سابقین بندگان خدا کے جنکے سپرد اس کا انتظام ہے
اور کیا بلحاظ اس بات کے کہ اسکی بنیاد اس شخص نے
رکھی ہے۔ جو خدا کیطرف سے تمام روئے زمین کے واسطے ہیڈ ماسٹر
بلکہ ایک ہی ماسٹر بنا کر بھیجا گیا ہے یہ مدرسہ تمام دنیا کے مدارس پر
فوقیت رکھتا ہے۔ مبارک ہین وہ بچے جو اسمین تعلیم پائین
اور مبارک ہین وہ باپ جنکی اولاد اسمین تعلیم پائے اور پھر مبارک
ہین وہ احباب جو ایسے وقت اس کو مالی امداد دین دوسرے

تو سمجھین یا نہ سمجھین پر
انکے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو اس
محروم نکرین۔ کیونکہ آئندہ نسلین اس بات کا فخر کرینگی۔ کہ
انھون نے اس مدرسہ مین تعلیم پائی اور اپنے ان بزرگون
کیواسطے دعائے خیر کرین گے۔ جنہون نے ان کو اس
مدرسہ مین بھیجا ہے۔ سب سے زیادہ ضروری بات یہی
ہے۔ کہ ایسے طلباء کی تعداد بڑہائی جاوے جو اپنے خرچ
کو برداشت کرین اور فیس مدرسہ مین کافی ترقی دین ہو کہ
مدرسہ اپنے خرچ کو خود برداشت کر سکے۔ فیس دینے والے
طلباء کی کافی تعداد پیدا ہو جائے۔ تو یہ امر کوئی مشکل نہین
بہت سے مدارس مختلف شہرون مین اس وقت ایسے
موجود ہین جن کو کسی بیرونی امداد کی ضرورت نہین پڑتی
بلکہ صرف فیس سے تمام اخراجات چل جاتے ہین۔ امید ہے کہ احباب میری
گذارش کیطرف توجہ فرمائین گے۔ والسلام۔ (ایڈیٹر)

بدر

احمدیہ جماعت کا ارزان ہفتہ وار اخبار۔ ہر ہفتہ مین بروز
جمعرات خدا کے قایم کردہ سلسلہ کے ہیڈکوارٹر قادیان ضلع
گورداسپور سے ہوتا ہے قیمت سالانہ عما ہے اس سے زیادہ کار خانہ کے
استحکام کیواسطے جو کچھ دوست مرحمت فرماوین وہ بخوشی
قبول کیا جاویگا۔ اس اخبار مین حضرت امام علیہ السلام کے
حالات رویاء۔ کشوف۔ الہام۔ ڈاک ولایت درس قرآن
خطبہ جمعہ کلمات طیبات وغیرہ امور۔ درج ہوا کرینگے
انشاء اللہ تعالی تمام اشتہارات جنمین کوئی نامناسب امر نہو
درج کئے جائین گے۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط
وکتابت ہو سکتا ہے تمام تحریرین برائے انطباع اور خط و
کتابت بنام ایڈیٹر و منیجر آنی چاہیئے۔ صرف ایڈیٹر و منیجر کے
الفاظ لکھنے کافی ہین کسی کا نام لکھنا ضروری نہین لیکن ترسیل زر

مطبع بدر مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

...... مدیر آیا - پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا - لیکن خدا اُسے قبول کریگا - اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

إن اللہ قد ارسل ... وقت مسیحاً ...

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

سلسلۃ الجدید نمبر ۲ جلد ۱ | ۷ صفر ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - جمعرات - ۱۳ - اپریل ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم نمبر ۱ جلد ۴

فہرست مضامین

۱ - الہامات

۲ - ڈائری

۳ - درس قرآن

۴ - الانذار

۵ ״

۶ اشتہار از جانب پیر ایڈیٹر تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

۷ خطبہ جمعہ - مدرسہ تعلیم الاسلام

۸ اخبار زلزلہ -

آؤ عیسائیو ادہر آؤ

انا انزلناہ قریبًا من القادیان -

خدا کی تازہ وحی

۸ - اپریل ۱۹۰۵ء - گذشتہ شب تین بجے تازہ نشان

تازہ نشان کا دھکہ - زلزلۃُ الساعۃِ قُوا انفسکم اِنَّ اللّٰہَ

مَعَ الابرارِ دَنٰی مِنکَ الفضلُ جاءَ الحقُّ وزھقَ الباطلُ

اس وحی کے بعد ایک ناپاک روح کی آواز آئی "مین سوتے

سوتے جہنم مین پڑ گیا" - اس وحی کے متعلق حضرت اقدس ع

نے ایک مفصل اشتہار شایع کیا ہے جو اس اخبار کے صفحہ ۴ و ۵

پر درج کیا گیا ہے - بغور ملاحظہ فرماوین

۹ و ۱۰ - اپریل ۱۹۰۵ء - بخور آنچہ ترا بخورانم

لَکَ درجۃٌ فی السماءِ وفی الذین ھم یُبصرون - نزلت

لکَ - لکَ نُری اٰیاتٍ ونھدم ما یعمرون - قل عندی شہادۃ

من اللّٰہِ فھل انتم مومنون - کففتُ عن بنی اسرائیل ان فرعون و

ھامان وجنودھما کانوا خاطئین

یہ وحی ۹ - کو بھی نازل ہوئی اور پھر ۱۰ کو بھی

ترجمہ - کہا جو کچھ مین تجھے کہلاتا ہون - تیرے لئے درجہ ہے آسمان مین

اور ان لوگون مین جو صاحبان بصیرت ہین - مین تیرے لئے

نازل ہوا - تیرے واسطے ہم نشان دکہائینگے ہم اُسکو جو وہ بناتے

جاتے ہین گراتے جائینگے کہو میرے پاس خدا کی گواہی ہے کیا تم اس گواہی کو

مانوگے یا نہین - مین نے شر کو بنی اسرائیل سے روکدیا فرعون اور ہامان اور ان کے

لشکر خطا پر تھے - ان الہامات کی تشریح و تفہیم بذیل ڈائری درج ہے

www.aaiil.org

ڈائیری

۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ مختلف مقامات سے نہایت سخت تباہی اور سینکڑون آدمیون کے دب جانے اور مر جانے اور ہزارون مکانات کے گر جانے اور زمینون کے دھس جانے کا ذکر ہو رہا تھا۔ بالمقابل اس کے قادیان مین جو امن رہا اس کے متعلق حضرت نے فرمایا۔ کہ اس مین وہ وحی الہی بھی پوری ہوئی۔ جو مدت ہوا۔ اخبار ون مین شایع ہوئی تھی۔ کہ امن است در مقام محبت سرائے ما۔ ان تباہیون اور شہرون کے دبنے سے وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ جس کو گیارہ ماہ ہوئے۔ کہ شایع ہوئی تھی۔ اور گورداسپور مین نازل ہوئی تھی۔ کہ عفت الدیار محلہا و مقامہا یعنے سرائین بھی تباہ ہو گیئن۔ اور اصلی مقامات بود و باش بھی مٹ گیئے۔ اور ان کے نشان بھی مٹ گیئے

قادیان کے گاؤن سے بعض آدمیون کے طاعون مین مبتلا ہونے اور بعض کے مرنے کا ذکر ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا جانے ہمارے باہر آجانے مین کیا کیا حکمتین مین اگر قادیان مین سو آدمی روز طاعون سے مرنے لگتا تب بھی ہم نے قادیان سے نہین نکلنا تہا۔ مگر اس مین خدا تعلے کی کوئی حکمت معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایسی نئی بات پیدا ہو گئی۔ یعنی سخت زلزلہ کے سبب سے منزلہ مکانات کے گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس واسطے بموجب پابندی شریعت اپنے آپ کو خطرناک جگہ سے محفوظ کرنے کے واسطے ہم باہر آگیئے اور زلزلہ کی کیفیت ایسی ہے۔ کہ اب تک محسوس ہوتا ہے۔ خدا نے دل مین پختہ طور سے یہی بات ڈال دی کہ اب باہر جانا چاہیئے۔ طاعون کے لحاظ سے باہر آنا تو گناہ تھا۔ مگر زلزلہ کے سبب خدا نے یہ بات دل مین ڈال دی۔ اور اس سے ہم کو بہت فائدہ اور آرام ہوا۔ کیونکہ باغ مین عمدہ ہوا اور خوشبودار پہولون کے سبب مضامین کے لکھنے اور فکر اور تدابیر کیواسطے عمدہ موقع ملتا ہے۔ اور صحت مین بہت ترقی محسوس ہوتی ہے۔ اور درختون کی چھاؤن کے نیچے دعا کے واسطے عمدہ خلوت گاہ ملجاتی ہے۔ جس کے سبب ہم باغ کے مکان مین آگیئے

فرمایا۔ اب تو اس قدر نشانات ظاہر ہو رہے ہین کہ گویا خدا اپنے آپ کو برہنہ کر کے دکھانا چاہتا ہے

فرمایا۔ پہلے انبیاء کے معجزات تو خاص زمینون اور خاص شہرون تک عموماً محدود رہتے تھے۔ مگر اب تو خدا تعالیٰ ایسے نشان اس سلسلہ کی تائید مین ظاہر کرتا ہے۔ جو دنیا بھر پر اپنا اثر ڈالتے ہین۔

۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء فرمایا۔ جب دنیا مد نظر ہو۔ تو تطہیر مشکل ہے۔ آج کے الہامات کے واسطے حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک اشتہار لکہا۔ جس کو شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم نے نہایت چستی سے چھاپ کر شام تک شایع کر دیا۔ نام اشتہار الانذار رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر دے۔ حکیم فضل الدین صاحب نے بھی علیحدہ چھاپ کر شایع کیا ہے۔ اخبار بدر کے صفحات ۴ و ۵ پر شایع ہوئے

۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ پرچہ اہل حدیث امرتسر کا ذکر ہوا۔ جس نے بہت سے بیجا حملے غلط کے سلسلہ پر کیئے۔ حضرت اقدس ع نے فرمایا۔

کم علم آدمی تو معذور ہوتا ہے۔ معاف ہی کیا جاتا ہے۔ مگر تعجب ہے۔ ان لوگون پر جو علم رکھتے ہین اور پھر بھی تقویٰ اختیار نہین کرتے۔ کسی کو کیا معلوم کہ اندر ہی اندر کیا طیاری ہو رہی ہے۔ اور ابھی زمین پر کیا ہونے والا ہے۔ جب اللہ تعلے ایسی تباہی لائیگا۔ جس کی خبر وحی الہی مین ہے۔ تو پھر توبہ اور رجوع بھی فائدہ نہ دیگا۔ مبارک ہین۔ وہ جو پہلے ایمان لائے۔ اور پھر وہ جو ان کے بعد آئے۔ ایسا ہی درجہ بدرجہ سب کا حصہ ہے دیکھو کس قدر قیامت کا نمونہ ہے۔ مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہین آتے۔ اور ناجائز باتین کہتے ہین۔ لیکن ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان کی باتون کے سبب غمگین نہ ہون یہ لوگ جیسے اہل حدیث وغیرہ ہین۔ یہ ہمارے سلسلہ کی رونق ہین۔ اگر اس قسم کے شور مچانے والے نہ ہون۔ تو رونق کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جس نے مان لیا ہے۔ وہ تو اپنے آپ کو فروخت کر چکا ہے۔ اور مثل مردہ کے ہے۔ وہ کیا بولیگا وہ تو زبان کھول ہی نہین سکتا۔ اگر سارے ابوبکر ہی بن جاتے۔ تو پھر ایسی بڑی بڑی نصرتون کی کیا ضرورت پڑتی جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوئی تہین۔ دیکھو سنت اللہ یہی ہے۔ کہ پہلے سخت گرمی پڑے پھر برسات ہو۔ پس تم خوش ہو کہ ایسے آدمی دنیا مین موجود ہین۔ جو اس نصرت اور فتح کو جو کروڑون کوس دور ہوتی ہے۔ ایک دو کوس کے قریب کھینچ لاتے ہین۔ اب ان معاملات کو اللہ تعلے نے اپنے ہاتھ مین لے لیا ہے۔ آج کے الہامات پر غور کرو۔ اب بحث مباحثہ کی کوئی ضرورت نہین۔ ہماری طرف سے خدا آپ جواب دینے لگا ہے۔ تو خلاف ادب ہے کہ ہم دخل دین۔ اور سبقت کرین جس کام کو خدا تعلے نے اپنے ہاتھ مین لیا ہے۔ وہ اس کو ناقص نہ چھوڑے گا۔ کیونکہ اب اگر امن ہو جائے اور کوئی نشان نہ دکھلایا جائے۔ تو قریب ہے۔ کہ ساری دنیا دہریہ بن جائے۔ اور کوئی دکھائیگا

میرے لڑکے محمد منظور کا رویا حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت مین عرض کیا گیا۔ فرمایا۔ مؤمن کبھی رویا دیکھتا ہے اور کبھی اس کی خاطر کسی اور کو دکہاتا ہے۔ ہم نے اس کی تعبیر مین چودہ بکرے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ سب جماعت کو کہدو کہ جس جس کو استطاعت ہے۔ قربانی کر دے۔

فرمایا۔ کہ ہمین اس وقت اپنا پرانا الہام یاد آتا ہے۔ کہ **فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقا**۔ جو براہین احمدیہ مین درج ہے۔ اور تجلی کی اس کے رب نے پہاڑ پر یعنی مشکلات کے پہاڑ پر اور کر دیا اس کو پاش پاش اور گرا موسےٰ بے ہوش ہو کر۔ یعنی ایسی تجلی ہیبت ناک تھی۔ کہ اس کی ہیبت کا اثر موسےٰ پر بھی پڑا۔

زلزلہ کے پہلے دھکے کے وقت ہم دعا کرتے ہوئے سجدے مین گر پڑے تھے۔ ایک ہیبت ناک صورت پیش نظر تھی۔ جس کا ایک قوی اثر دل پر تہا۔ ایسا اثر تہا کہ گویا ایک صعق کی قسم تھی۔

آج کے الہام مین جو آئندہ زلزلہ کا خوف ہے معلوم نہین کہ کب پورا ہو اور معلوم نہین کہ زلزلہ سے مراد کس قسم کا عذاب ہے **عفت الدیار محلہا و مقامہا** والا الہام کیسا پورا ہوا کہ شہر اور چھاؤنیون کے نشان مٹ گئے۔ نہ خانہ رہا۔ اور نہ صاحب خانہ

آریون کے اخبار ڈیلی ٹائمز اور آریہ پتر کا اور اہل حدیث نے جو مخالفانہ ریمارکس کیئے ہین۔ ان کا ذکر آیا

حضرت نے فرمایا کہ ان سب کو یہی جواب دیدو کہ ہم آسمانی فیصلہ کے منتظر ہین۔ تمہارا جواب دینا پسند نہین کرتے۔ تمہارا جو جی چاہے کہتے جاؤ۔

فرمایا۔ تربیت انبیاء کی اسی طرح آہستہ آہستہ ہوتی چلی آئی ہے ابتدا مین جب مخالف دکھ دیتے ہین تو صبر کا حکم ہوتا ہے اور نبی صبر کرتا ہے۔ یہان تک کہ دکھ حد سے بڑھ جاتا ہے تب خدا کہتا ہے کہ اب مین خود تیرے دشمنون کا مقابلہ کرونگا۔ اب یقیناً جانو کہ وقت بہت قریب ہے۔ اس وقت ہمین وہ وحی الہی یاد آتی ہے جو عرصہ ہوا کہ ہم پر نازل ہوئی تھی کہ **قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا**

ان مخالفون کی مخالف باتون کا کوئی نشان اور ذکر باقی نہ رہیگا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس جماعت کو اپنی قدرتون پر ایمان دلادے یمین و یسار مین نشانات ہین۔ دعا ہے کہ اللہ تعلے اس جماعت کو حفاظت مین رکھے

۱۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ کثرت زلازل اور تباہیون کا ذکر تہا۔ فرمایا ہم تو یہ دعا کرتے ہین کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر یہ ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگون کو ایمان پیدا ہو جائے۔ خواہ کیسے ہی زلزلے پڑین۔ پر خدا کا چہرہ لوگون کو ایکدفعہ نظر آجائے اور اس ہستی پر ایمان قائم ہو جائے ٭

٭ آج رات کے الہام من فرعون ۔۔ الخ کا ذکر تہا۔ فرمایا۔ فرعون اور اس کے ساتھی تو یہ یقین کرتے تھے کہ بنی اسرائیل ایک تباہ ہو جانے والی قوم ہے۔ اور اس کو ہم جلد فنا کر دین گے۔ پر خدا نے فرمایا کہ وہ ایسا خیال کرنے مین خطا پر تھے۔ ایسے ہی اس جماعت کے متعلق مخالفین و معاندین۔ کہتے ہین کہ یہ جماعت تباہ ہو جائے گی۔ مگر خدا کا منشاء کچھ اور ہے۔ کانگڑہ کے متعلق بہت تباہی

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

سیپارہ ۱۵ رکوع ۸

ومن کان فی ھذہٖ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمیٰ۔

جو اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ یہ دنیا بیج بونے کا وقت اور اس کی جگہ ہے۔ اور اس بیج کا پھل کاٹنے کا موقعہ وہاں ہی ہے۔ مگر آخرت اس کا پورا وقت ہے جو شخص بونے کے وقت اندھا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ کب اور کیسے موقع پر کس طرح بیج بوئے۔ اور غفلت میں بیٹھا ہے۔ اس کو پھل کاٹنے کے وقت کوئی پھل نظر نہ آئے گا۔ جس کو وہ اٹھا سکے۔ پس جیسا وہ یہاں اندھا ہے۔ ویسا ہی پیچھے بھی اندھا ہوگا۔ ایک حکیم نے اس مضمون کو فارسی نظم میں ادا کیا ہے

از مکافات عمل غافل مشو ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو

وان کادوا لیفتنونک عن الذی اوحینا الیک۔

تحقیق حق الامر تو یہ ہے۔ کہ قریب تھا۔ کہ یہ لوگ ہمارے وحی کردہ امر سے ہٹا کر تجھے فتنہ میں ڈال دیں

انبیاء رسل کے زمانہ میں دنیوی اکابر جن کو اپنی چالاکی اور فہم پر بڑا بھروسہ ہوتا ہے۔ خدا کے برگزیدوں کو اپنی طرح ایک منصوبہ باز جان کر ان کو صلاح و مشورہ دینے آیا کرتے ہیں کہ یہ کام اس طرح نہیں کرنا۔ اور اس طرح کرنا چاہئے۔ تو پھر دنیا میں بڑی کامیابی ہوگی۔ ایسے لوگ حضرت نبی کریم کے پاس بھی آیا کرتے تھے۔ مگر خدا کے فضل نے نبی کریم کے دل کو ایسا ثابت قدم اور مضبوط بنایا تھا۔ کہ ان لوگوں کی منصوبہ بازیوں کا ان پر اثر نہ ہو سکتا تھا۔ اس کے ظل کا حال بیان کرتا ہوں۔ حضرت مرزا صاحب کے پاس بھی اس قسم کے لوگ آتے رہتے ہیں چنانچہ دہلی میں ایک مولوی آیا تھا۔ اپنی طرف سے بڑی بناوٹ کے ساتھ اور سنجیدگی کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔ اور بڑی خیر خواہی کا اظہار کر کے کہا کہ اگر آپ صرف مجددیت و امامت و اصلاح کا دعویٰ رکھتے۔ تو پھر ساری دنیا کو مرید بنا لینا آسان تھا۔ دعویٰ مسیحیت کے معاملہ میں جلدی ہو گئی ہے۔ اس کو کسی اور طرح سے اب ازالہ کر کے صرف مجدد ہونے کا دعوےٰ رہنے دیجئے۔ تو پھر سب کام درست ہو جائے گا۔ حضرت نے ہنس کر جواب دیا کہ اگر منصوبہ کی بات ہوتی۔ تو آپ کا مشورہ خوب تھا۔ مگر میں تو حکم الٰہی کی اطاعت سے مجبور ہوں۔

وان کادوا لیستفزونک من الارض لیخرجوک منھا واذًا لا یلبثون خلافک الا قلیلا۔

یقیناً یہ لوگ (اہل مکہ) تجھے اس زمین مکہ سے نکالنے والے ہیں۔ اور تیرے بعد یہ لوگ بھی ایسی کرتوت کے بعد نہ رہیں گے۔ مگر چند روز۔

اس آیت میں پیشگوئی ہے۔ کہ اہل مکہ حضرت نبی کریم کو مکہ سے نکال دیں گے۔ لیکن چند ایک برس کے بعد یہ خود بھی اس شہر میں نہ رہ سکیں گے۔ یعنے ہلاک ہو جائیں گے۔ جیسا کہ جنگ بدر میں واقع ہوا۔ اس کے [illegible] سورۃ سباء کے تیسرے رکوع میں بھی پیشگوئی درج ہے جہاں لکھا ہے کہ قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون۔ تو کہہ دے کہ تمہارے واسطے ایک سال کی میعاد ہے۔ کہ اس سے ایک ساعت ادھر ادھر نہ کر سکو گے۔ اور اسی کی طرف سورۃ انفال کے رکوع ۴ میں بھی ارشاد ہے۔ جہاں لکھا ہے۔ کہ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ کیا معنے۔ اے رسول جب تک تو ان میں ہے۔ اللہ ان پر عذاب نہ لاوے گا۔ اس ہجرت اور ایک سال کے بعد فتح کا ذکر کتاب یسعیاہ باب ۲۱ میں پہلے سے درج تھا۔ اور وہ اس طرح سے ہے "عرب کی بابت ایک ثبوت۔ کیا معنے الہامی کلام سے البشارت۔ عرب کے صحراء میں تم رات کو کاٹو گے۔ اے ددانیوں کے قافلو! پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیماء کی سرزمین کے باشندو! روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو۔ کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ کیونکہ خداوند کریم نے مجھے یوں فرمایا ہے۔ ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ٹھیک ایک برس قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ اور تیر اندازوں کی جو باقی رہی۔ قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا۔ اور یہ تو توریت سے بھی ظاہر ہے۔ کہ قیدار اسمٰعیل کا بیٹا تھا۔ اور عرب کو بنی قیدار بھی کہتے ہیں۔

اقم الصلوٰۃ۔ تکالیف کے وقت بالخصوص استغفار لاحول۔ نماز۔ دعا اور تہجد کے واسطے بہت تاکید ہے۔ نماز اور اس میں دعا مشکلات کے دور کرنے میں بڑی موثر ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نسخہ مسلمان کے ہاتھ میں نہیں۔

وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے۔ کہ مکہ میں ہم پھر فتح و نصرت اور غلبہ کے ساتھ داخل ہوں گے۔

سونے کے وقت اس دعا کا پڑھنا تہجد میں اٹھنے کے لئے مدد دیتا ہے۔ (ایڈیٹر)

سید عبدالحی عرب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر کے عمدہ کاغذ پر خوشخط مع ترجمہ چھپوایا ہے۔ دعائیں یاد کرنے کے لائق ہیں قیمت ۲ فی تختہ ۱ر

دعا

احمدی جماعت کو خصوصاً قادیان کی جماعت سے التجا ہے کہ میرے لئے دعا کی جاوے کہ اللہ تعالےٰ میرے گناہوں کو معاف کرے اور میری طبیعت کو عبادت کی طرف بالکل مائل کر دے۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی محبت کے بغیر بالکل چین نہ ہو۔ اور میرے والدین۔ اور بھائی پر اپنا رحم کرے۔ تاکہ وہ اس نور کی شناخت کریں۔ اور مجھے علم عنایت کرے اور میری روزی میں برکت بخشے۔ اللہ تعالےٰ تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین

آپ کا نیاز مند محمد الٰہی کوہاٹ

نشان زلزلہ

ضلع کانگڑہ کے مختلف مقامات بالخصوص جوالا مکھی یعنی لاٹان والی دیوی کے مندر کے مکانات رہائش و پوجا و مکانات جاتریوں کے اور دیگر مکانات کے گر جانے بہت آدمیوں کے مر جانے اور زمین کے نیچے دب جانے وغیرہ سخت تباہی کی خبریں متواتر آ رہی ہیں

سنا گیا ہے۔ کہ اس ضلع میں بدکاری بہت ہوتی تھی۔ مگر ایک قابل غور یہ وجہ ہے کہ وہاں کے پوجاریوں کو فخر تھا۔ کہ لاٹان والی دیوی کے سبب اس جگہ طاعون نہیں پڑتا

امید ہے۔ کہ پوجاریوں میں سے جو مر گئے ہیں۔ ان کو تو بہر حال اور جو زندہ ہیں۔ ان کو بھی یقین ہو گیا ہوگا۔ کہ یہ بت صرف پتھر ہی ہیں۔ اور کسی کو کچھ فائدہ و نقصان نہ دے سکتے ہیں۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الانذار

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
نہ پندارم کہ بیند خدا ترسے نکو کارے
گران چیزے کہ می بینم عزیزان نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خون بارے
نہ شاید تافتن سر زان جناب عزت و غیرت
کہ گر خواہد کشد دریک دمی چون کرم بیکارے

مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آن مردے
کہ می ترسد از آن یارے کہ غفار است و ستارے
بہ تشویش قیامت ماند این تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آن جز حسن کردارے
من از ہمدردیت گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خرد از بہر این روز است اے دانا و ہشیارے

(غور سے پڑھو کہ یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے)

آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے **تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکہ۔ زلزلۃ الساعۃ۔ قوا انفسکم ان اللّٰہ مع الابرار۔ دنیٰ منک الفضل۔ جاء الحق و زھق الباطل**

ترجمہ مع شرح یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھلائے گا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگے گا وہ قیامت کا زلزلہ ہو گا۔ (مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئیگی جس کو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا اور مجھے معلوم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہو گا یا خدا تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند برسوں کے بعد ظاہر فرمائے گا بہرحال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا پہلی پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کر کے خبر دی تھی کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہو گی اور شور قیامت برپا ہو گا اور یکدفعہ **موتا موتی** ظہور میں آ جائیگی دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا اور جیسا کہ میں ابھی لکھا ہے یہ پیشگوئی مذکورہ اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً پانچ ماہ پہلے شائع کر دی گئی تھی اور پیشگوئی مذکورہ یہ ہے **عفت الدیار محلہا و مقامہا** یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آئے گی جس سے مکانات بے نشان ہو جائیں گے ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملے گا کہ کہاں تھے دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہو گئیں اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہیں کہ **عفت الدیار محلہا و مقامہا**۔ اے عزیزو اس کے یہی معنے ہیں کہ محلوں مقاموں کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دی گئی تھی اس کے تو یہ معنے ہیں کہ نہ خانہ رہے گا نہ صاحب خانہ سو یہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پورا ہو گیا آپ صاحبوں کو معلوم ہے اس کی نسبت اشتہار الوصیت میں بھی خبر دی گئی تھی وہ تو جو ہوا سو ہوا مگر اس کے بعد جو آنے والا حادثہ ہے وہ بہت بڑھکر ہے خدا تعالیٰ لوگوں پر رحم کرے اور ان کو تقوے اور نیک اعمال کا خیال آ جائے) بقیہ ترجمہ عربی وحی کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کر کے اپنے تئیں بچالو قبل اس کے جو وہ ہولناک دن آوے۔ **جو ایک دم میں تباہ کر دے گا**۔ اور فرماتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں اور بدی سے بچتے ہیں۔ اور پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ **میرا فضل تیرے نزدیک آ گیا**۔ یعنی وہ وقت

احباب اپنے اپنے شہروں میں اس اشتہار کو دوبارہ چھپوا کر شائع کر دیں

www.aaiil.org

آگیا کہ تو کامل طور پر شناخت کیا جاتے حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ جو کچھ نشان ظاہر ہوا اور ہوگا اُس سے یہ غرض ہے کہ لوگ بدی سے باز آویں اور اس خدا کے فرستادہ کو جو اُن کے درمیان ہے شناخت کرلیں۔ پس اے عزیزو جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائے گا ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہر ایک جو دُنیا پرستی میں حد سے گذر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں ہی مبتلا ہے وہ پکڑا جائے گا ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا ہر ایک جو خدا کے مقدس نبیوں اور رسولوں اور مرسلوں کو بدزبانی سے یاد کرتا ہے اور باز نہیں آتا وہ پکڑا جائے گا دیکھو آج مینے بتلا دیا زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرتا ہے وہ پکڑا جائے گا خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے کیونکہ زمین **پاپ اور گناہ سے بھر گئی**۔ پس اُٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جسکی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ یہ سب باتیں اُس کی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں کاش میں اُنکی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا تا دُنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں اگر اپنے اندر تبدیلی کروگے اور ہر ایک بدی سے اپنے تئیں بچا لوگے تو بچ جاؤ گے کیونکہ خدا حلیم ہے جیساکہ وہ قہار بھی ہے اور تم سے اگر ایک حصہ بھی اصلاح پاوے گا تب بھی رحم کیا جائے گا ورنہ وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کر دیگا نادان بدقسمت کہیگا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں ہائے وہ کیوں اسقدر سوتا ہے آفتاب تو نکلنے کو ہے جب خدا تعالیٰ اس وحی کے الفاظ میرے پر نازل کر چکا تو ایک روح کی آواز میرے کان میں پڑی جو کوئی ناپاک روح تھی اور مینے اسکو یہ کہتے سُنا کہ۔ میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ انسان کا کیا حرج ہے کہ اگر فسق و فجور کو چھوڑ دے کونسا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے آگ لگ چکی ہے اُٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔ بنی اسرائیل میں جو شخص گناہ کرتا تھا اُسکو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کر دے پس گو یہ حکم تمہارے لئے نہیں ہے مگر یہ تو ضرور چاہیئے کہ اسقدر توبہ استغفار کرو کہ گویا مر ہی جاؤ تا وہ حلیم خدا تمپر رحم کرے آمین

والسلام علی من اتبع الہدےٰ

خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

ضروری اطلاع

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ جہان جہان یہ اشتہار پہنچے احباب اپنے اپنے شہروں میں جہان ہو سکے۔ دوبارہ چھپوا کر اس اشتہار کو اپنے شہر میں اور مضافات میں ایسی طرح سے شائع کردیں۔ کہ موافقین مخالفین سب کو مل جائے اور اس مضمون سے سب کے اطلاع ہو جاوے والسلام (ایڈیٹر)

ضروری قربانی

راقم عاجز کے ایک معصوم لڑکے محمد منظور نام نے خواب میں دیکھا ہے کہ سخت زلزلہ آیا ہے پھر وہ زلزلہ ایک کتے کی شکل میں نمودار ہوا اور بولا کہ تمہاری جماعت کے لوگ قربانی دیں۔ ان کو میں کچھ نہیں کہونگا۔ حضرت اقدس نے اس پر فرمایا ہے کہ تمام احباب جو استطاعت رکھتے ہوں قربانی دیدیں اور اس اصل قربانی کو بھی ادا کریں جو توبہ و استغفار و دعا کے ذریعہ سے نفس کی قربانی ہے

والسلام۔ (ایڈیٹر)

احباب اپنے اپنے شہروں میں اس اشتہار کو دوبارہ چھپوا کر شائع کریں

www.aaiil.org

اشتہار از جانب پروپرائیٹر بدر

اکثر احباب آگاہ ہون گے۔ کہ البدر بیرے سرمایئے سے چلتا تھا۔ اور منشی محمد افضل مرحوم مینجری اور ایڈیٹری کے عوض مین حصہ دار تھے۔ جس جانفشانی اور مالی نقصانون کے ساتھ طرح طرح کی مایوسیون کے خاردار بیابانون کو طے کرکے البدر جیسا مفید جریدہ جاری کیا گیا۔ وہ بھی آپ سے پوشیدہ نہین۔ اور جو جو قومی ضروریات اور خدمات اس کے وجود سے پوری ہوتی رہین۔ ان سے بھی آپ ناواقف نہین۔ البدر کیا ہے۔ گویا نامۂ دلبر ہے۔ جو خدا کے حبیب احمدؑ آخر زمان مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات اور قدوۃ المومنین حضرت حکیم الامت کے درس کا لب لباب اور بیشمار دیگر فوایدِ دینی لیکر ہر آٹھوارہ کو آپ کے پاس پہنچ کر محبوب سے نصف ملاقات کراتا ہے۔ اور قوم نے بھی اس کی قدردانی فرمانے مین دریغ نہین کیا۔ قوم کا ہر ایک فرد معترف ہے۔ کہ یہ ایک فیض عظیم کا چشمہ ہے۔ منشی محمد افضل مرحوم کی وفات سے البدر کی نسبت بہت تشویش پیدا ہوگئی تھی چنانچہ ہر طرف سے بزرگان قوم نے اس کی جدائی کو بڑی محرومی سمجھکر اس کے جاری رکھنے پر زور دیا۔ یہان تک کہ حضرت اقدس عم اور تمام اکابر دین نے ہی اسے جاری رکھنے کا ہی مشورہ دیا۔ اور اسی پر تاکید فرمائی۔ خاکسار بھی اس وقت سے اسی کے جاری رکھنے کی تدابیر اور انتظام مین سرگردان رہا۔ معمولی طور پر جاری رکھنا تو آسان تھا۔ لیکن اس قدر سرگردانی سے غرض یہ تھی۔ کہ اس قومی آرگن کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ مفید اور مضبوط اور قابل قدر بنایا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل نے دستگیری فرمائی اور حضرت اقدس عم اور تمام بزرگان کے مشورے سے ایک ایسا جلیل القدر گران قیمت انسان ہاتھ آگیا ہے۔ جس کی خوبیون اور لیاقت اور مناسبت اور اخلاص سے نہ صرف تمام احمدی جماعت بلکہ یورپ اور امریکہ کے بامذاق اور حق پسند لوگ جن کے ساتھ ان کی خط و کتابت رہتی ہے۔ بھی جانتے ہین اور ان کے جوہر کے ثناخوان ہین۔ منجملہ ان کے فضائل کے یہ بھی ہے کہ زبان عبرانی مین ید طولے رکھتے ہین۔ ان کا نام نامی مفتی محمد صادق ہے۔ مفتی صاحب سے انٹروڈیوس کرنے کے لئے حضرت اقدسؑ اور حضرت حکیم الامت صاحب کی تحریرین کافی ہین جو پہلے اخبار مین چھپ چکی ہیں۔

اس کے سوا یہ بھی خوشخبری آپ تک پہنچاتا ہون کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اکثر اہل قلم احمدی بزرگون نے البدر کے لئے دعا اور ہر طرح کی امداد کے وعدے فرمائے ہین اس خوش نصیبی کے علاوہ یہ ایک اور بشارت ہے۔ کہ اس کا انتظام حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے اپنی ماتحتی مین رکھنا منظور فرمایا ہے۔ جن کا نامی اور بابرکت نام البدر کے لئے ایک اور مبارک فال ہے۔ اور یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ آیندہ البدر ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوا کرے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ جماعت کو دونون اخبار ملکر ایک ایسے اخبار کا کام دین گے۔ جو ہفتہ مین دوبار شائع ہوتا ہو۔ اس طرح تیسرے چوتھے روز دارالامان کی خبرین پہنچ جایا کرین گی۔ اور سالانہ نمبرون کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے

غرض جہان تک مجھ سے ہوسکا ہے۔ مین نے ابتغاءً لمرضات اللہ البدر کے لئے احسن سے احسن انتظام کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ اب آپ صاحبان کی ہمت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ مین یقین رکھتا ہون۔ کہ آپ خود تو فراخ دلی سے مالی امداد دینے کی طرف متوجہ ہون گے۔ یہ بھی ایک مبارک پہلو ہے۔ پر مستقل اعانت یہ ہے کہ آپ لوگ اس کی ترقی اور بہتری کے لئے دعائین کرین اور اس کی اشاعت کی توسیع مین ایسی کمر ہمت باندھکر اپنے تمام دوستون اور احباب کو اس کی خریداری پر آمادہ کرین تاکہ اس کے فنڈون مین استحکام پیدا ہوجائے۔ اور یہ سلسلہ صورت استقلال اختیار کرلے۔ یہ ایک ضروری اور اعلیٰ فرض آپ کے ذمہ ہے۔ جس کو آپ آسانی سے ادا کر سکتے ہین۔

البتہ اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون۔ کہ البدر کو لنگر اور مدرسہ پر فوقیت نہین۔ ان کی امداد اس سے مقدم سمجھین اور پھر البدر کی اشاعت مین بھی سعی بلیغ فرمادین

آج تک البدر کے ذمہ ایڈیٹر اور مینجر کی تنخواہ کچھ نہ تھی۔ مرحوم صرف حصہ نفع کے وعدے پر کام کرتے تھے لیکن اس حال مین بھی آج تک خاکسار کو کئی سو روپے کا نقصان ہوچکا ہے۔ اور اس زیرباری کے سوا جو کچھ بروئے حساب کارخانہ کی نقدی موجود تھی۔ وہ بھی مرحوم کی ناگہانی موت کی وجہ سے میرے ہاتھ نہ آسکی۔ اور اب تو مفتی صاحب جیسے والاشان انسان کو مدرسہ تعلیم الاسلام کی ہیڈ ماسٹری سے علیحدہ کراکر البدر کے لئے مامور کرنے سے ایک بہت بھاری رقم ماہوار کا بوجھ البدر پر پڑگیا ہے اور یہ بوجھ اٹھانا مجھ اکیلے کا کام نہین۔ تمام بھائیون کا فرض ہے۔ کہ اس للّہی کام مین اعانت کرکے میرا ہاتھ بٹائین۔ تاکہ اس ضروری قومی آرگن کی زندگی کا موجب ہوکر عنداللہ ماجور ہون

یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ بعض احباب کی طرف سے خطوط اور روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا وی پی ایسے وقت یہان پہنچے تھے۔ جبکہ مرحوم رحلت کرگئے تھے۔ اس لئے وہ ڈاک خانہ سے نہ تو مرحوم کو مل سکے۔ اور نہ مجھے ہی ابھی تک ملے۔ اگر کسی وجہ سے وہ فرستندون کے نام واپس ہوجائین تو التماس ہے۔ کہ خود بذریعہ منی آرڈر رقوم ارسال کردین۔ اور خطوط نئے لکھکر بھیجدین یا وی پی کی اجازت دین۔

دراصل تمام احمدی جماعت کے ممبر البدر کے شرکا ہین سب کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ جدید امداد کے علاوہ جس قدر قیمتین بعض احباب کے نام باقی ہین۔ وہ بہت جلد کارخانہ مین ارسال فرماکر ایسے نازک وقت مین کارخانہ کی امداد فرمادین

یہ بھی اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ آئیندہ تمام خط و کتابت بنام مینجر اخبار بدر ہو۔ اور ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر ہو۔ والسلام

خاکسار معراج الدین عمر احمدی

اللّٰہم نصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈاکٹر جارج بیکر صاحب ساکن فیلڈلفیا کا دوسرا خط آیا ہے ان کے پہلے خط آنے کے بعد مین نے ان کو میگزین اخبار کے چند پرچے ارسال کئے تھے جس کے جواب مین یہ خط آیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ امریکہ کے عیسائیان مین ایسے موحد بندے بھی پیدا ہوگئے ہین۔ خط کا ترجمہ ذیل مین درج ہے

میرے پیارے بھائی! آپ کا ۱۸ دسمبر ۱۹۰۴ء کا خط مجھے ملا۔ مین اس کا بہت پہلے جواب دیتا۔ لیکن مین اچھا نہ تھا۔ اور گنٹھیا کی بیماری تھی۔ اور خط نہین لکھ سکتا تھا۔ اب مین کچھ اچھا ہون۔ اور مجھے یہ خوشی ہوئی ہے۔ کہ مین آپ کو دوسری بار خط لکھنے کی قوت پاتا ہون۔ آپ کے مجھے ارسال کردہ ریویو آف ریلیجنز کے پانچ پرچے پہنچ گئے ہین۔ مین نے ان کو بہت خوشی سے پڑھا ہے۔ انہون نے میرے خیالات پر اثر کیا ہے۔ اور مین ان تمام باتون سے اتفاق کرتا ہون۔ جو آپ کے اعلےٰ استاد نے فرمائی ہین۔ حضرت کی دلیلین بڑی صاف ہین۔ اور درحقیقت مین ایک مسلمان مومن کی سچی زندگی گذارنے کی کوشش کررہا ہون مین نے اسلام کے اصولون کو ہر طرح سے پورے طور سے سمجھا ہے۔ میرے پاس قرآن شریف کے چند نسخے ہین جن مین سے ایک عربی بھی ہے۔ میرے پاس نماز کی کتاب بھی ہے

www.aaiil.org

او ... ... ہوں جو نماز سے پہلے کیا جاتا ہے جیسے دسویں شرائط ہمیشہ پورے نہیں ہو سکتی خصوصاً جبکہ میں باہر جاتا ہوں مگر میں جانتا ہوں کہ خدا دلوں کو اور ارادوں کو زیادہ نزدیکھتا ہے۔ بنسبت اس کے کہ وہ ظاہر کو دیکھے۔ میں روزے بھی رکھتا ہوں جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ اب رمضان کا مہینہ گذر چکا ہے۔ اور بڑی عید اور چھوٹی عید کو بھی مناتا ہوں۔ میں پکے مسلمان کے فرائض کیمطابق زندگی گذارنے کی کوشش کرتا ہوں۔ بیشک میں نے کھلے طور سے اسلام کا اقرار کیا ہے۔ اور میں ایسا کیا کرتا ہوں۔ جب کبھی مجھے موقعہ ملتا ہے۔ اسلامی نشان یعنی تلوار ہلال اور ستارہ بھی پہنتا ہوں۔ اور وہ تمام لوگ جو مجھے جانتے ہیں وہ اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں اور ایسا ہی وہ مجھے پکارتے ہیں۔ میں نے اکثر ان آدمیوں سے مباحثہ کیا ہے۔ جو اسلام کے مذہب کی بابت جھوٹ بولتے ہیں۔ اور یہ لوگ اس کو پسند نہیں کرتے کہ میں ایسا کروں لیکن میں اسکو کسی نہ کسی طرح کرتا رہتا ہوں۔

یہاں فیلاڈلفیا میں چند اور مسلمان بھی ہیں۔ جو تمام عرب ہیں۔ میں ان تمام کو اچھی طرح جانتا ہوں اور ہم کبھی کبھی مذہبی اغراض کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں ان میں سے دو جو میرے بڑے پیارے دوست اور بھائی بنے ہوئے ہیں۔ تھوڑی مدت سے باہر گئے ہوئے ہیں لیکن وہ جلدی ہی واپس آجائینگے۔ وہ ٹیونس میں سے ایک سال یا کچھ کم عرصے میں واپس آنے کا ارادہ رکھتے ہیں آپکو اس بات سے بھی آگاہ کرتا ہوں کہ جب صرف ایک مسلمان ایسے شہر میں ہو جس کی آبادی لاکھوں ہو۔ اور جس کے تمام لوگ برائے نام عیسائی ہیں تو اسکو اپنے قول اور فعل میں بڑا ہوشیار ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت ان لوگوں کی تیز نکتہ چینی کے نیچے ہے میں جانتا ہوں کہ مذہب اسلام صرف ایک ہی مذہب ہے۔ جو انسان کی فطرت کے مطابق ہے یہ ان تمام آدمیوں کو بھائی بنا دیتا ہے جو اسپر ایمان لاتے ہیں۔ عیسائیت میں بہت سے شامل ہو جاتے ہیں لیکن ان میں سے ایک بھی اپنے مذہب کے فرائض کو بجا نہیں لاتا میں ایک خدا پر ایمان لاتا ہوں۔ جو ازلی خدا ہے وہ نہ تو جنتا ہے۔ اور نہ کسی نے اسکو جنا ہے۔ اور کوئی اسکی مانند نہیں ہے۔

کاش کہ آپ میرے قریب ہوتے۔ تاکہ میں آپ سے ملتا۔ یا آپ مجھ سے ملتے۔ میرا ایک یا دو سال تک یورپ کو جانے کا ارادہ ہے۔ اور اٹلی۔ جرمنی اور انگلینڈ کے دیکھنے کا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ میں ہندوستان میں جاکر ایک ہفتہ گذاروں۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ یہ بہت دور ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ آپ کو تمام کامیابیاں حاصل ہوں۔ جو آپ کر رہے ہیں۔ اور میں آپ کے لئے اور ہندوستان میں اس کام کیلئے خدا سے رحمت و برکت کی دعا کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کے پاس حضرت مرزا غلام احمدؐ جیسا ایک آدمی ہے جو سچ کو بولنے سے کبھی نہیں ڈرتا۔ اور اسلام کو اسطرح دنیا کے آگے ظاہر کر رہا ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ خدا آپ تمام صاحبوں پر فضل کرے۔ آمین۔۔۔ آپکا صادق دوست۔ اے۔ جارج بیکر

اقتباس و اختصار از خطبہ

جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے
گذشتہ جمعہ کے دن بزبان پنجابی پڑھا

اقترب للناس حسابھم وھم فی غفلۃ معرضون ما یاتیھم من ذکر من ربھم محدث الا استمعوہ وھم یلعبون لاھیۃ قلوبھم واسروا النجوی الذین ظلموا۔ ھل ھذا الا بشر مثلکم افتاتون السحر وانتم تبصرون

ترجمہ۔ لوگوں کیواسطے حساب کا وقت قریب آگیا ہے۔ پھر بھی وہ منہ موڑے ہوئے غفلت میں پڑے ہیں۔ خدا کیطرف سے جب کوئی نئی بات نصیحت دلانے اور خدا کو یاد کرانے کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ تو اسکو سن سنا کر بھی یہ اپنی لہو و لعب میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کے دل غفلتوں میں ہیں اور ظالم لوگ چھپ چھپ کر شرارتوں کے مشورے کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو تمہارے جیسا ایک انسان ہے جان بوجھ کر اس کے جادو میں کیوں پڑتے ہو۔ آج سے سترہ سال پہلے مارچ ۱۸۸۸ء میں خدا کے مسیح نے خدا کیطرف سے یہ حکم پاکر کہ اصنع الفلک باعیننا و وحینا یعنی ایک کشتی بنا ہماری وحی کیساتھ اور ہماری آنکھوں کے سامنے اس کشتی کو طیار کر اور جب عذاب آئیگا تب ڈوبنے والوں کیلئے سفارش نہ کرنا۔ سب کو یہ حکم بذریعہ اشتہارات کے سنایا۔ اور لاکھوں کانوں نے یہ باتیں سنیں پر غافل دل اپنی غفلت میں سوئے رہے۔ یہاں تک کہ عین عذاب کا وقت آگیا۔ طاعون نے پہلے لاکھوں کو ہلاک کیا۔ اور ہزاروں گھر خالی کر دئیے پر پھر بھی لوگ باز نہ آئے اور اعتراض کئے کہ طاعون غریبوں پر پڑتا ہے اور کہ ٹیکے سے اچھا ہو جاتا ہے اور کہ او نچے مکانوں میں رہ کر ہم اس سے بچ سکتے ہیں۔ تب خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق زلزلہ کا عذاب نازل کیا ہے جس نے نہ اونچی جگہ کو چھوڑا اور نہ نیچی جگہ کو۔ نہ پہاڑ میں امن رہا۔ اور نہ میدان میں۔ نہ غربا بچ سکے اور نہ امرا۔ بلکہ امرا کو۔ اور او نچے مکانوں میں رہنے والوں کو اور پہاڑوں میں گھر بنانے والوں کو سب سے زیادہ ہلاکت اور تباہی پہنچی۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ عین عذاب کے وقت لوگ نمازوں میں بہت جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جلد ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں خدا کو یہ باتیں منظور نہیں ہیں عذاب کے آنے سے پہلے توبہ کرو۔ اور دلوں کو پاک کر کے خدا کے ساتھ معاملہ صاف کرو۔ تاکہ خدا تم پر رحم کرے۔ اور عذاب کے وقت تمہاری حفاظت کرے مومن کا دل نرم چاہئے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے دور اور مہجور اور محجوب ہیں وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے وقتوں میں۔ امن کے زمانہ سے بھی زیادہ جرأت اور بیباکی کے آثار دکھاتے ہیں اور ایسے ہی قوت قلب پر حمل کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کوئی خوفناک بات نہیں جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے۔ کہ ابتلا کے ایام میں قساوت قلبی کے نمونے دکھائے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا فرمایا ہے۔ کہ مومن کا دل چڑیا کے دل کیطرح ہونا چاہئے۔ جو ہر خطرہ کے وقت خدا تعالیٰ کے غنائے ذاتی اور غضب کو دیکھ کر قفس عنصری سے پرواز کرنے پر آجائے ایسے دلوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔ اور اس آگ سے جو دوسروں کو بھسم کرتی ہے۔ انہیں بچاتا ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

باقاعدہ جاری ہے۔ جو طلباء رخصت پر گئے ہوئے تھے۔ وہ اکثر واپس آگئے ہیں کپور تھلہ سے خان صاحب عبدالمجید خان نائب افسر بگھی خانہ نے اپنے بھائی کو یہاں تعلیم حاصل کرنے کے واسطے بھیجا ہے اللہ تعالیٰ ان کی نیت خیر میں برکت دیوے آمین ثم آمین

اخبار زلزلہ

حکیم محمد زمان صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ لاہور میں سخت زلزلہ آیا۔ تمام کوٹھیاں پھٹ گئی ہیں۔ بعض گر گئی ہیں۔ اور ٹاؤن ہال خادیتہ و علیٰ عروشہا ہوئے۔ سٹیشن کا کچھ حصہ گر پڑا۔ بڑا گرجا پھٹ کر دو حصہ ہو گیا۔ سنہری مسجد کے مینار نصف زمین پر گر گئے۔ وزیر خان کی مسجد کا گنبد ٹیڑھا ہو گیا۔ شاہی مسجد کے میناروں سے پتھر علیحدہ ہو گئے اور گر گئے۔ غرض بہت نقصان ہوا ہے۔ کچھ انسانوں کا بھی نقصان ہوا۔

بھیرہ ضلع شاہ پور سے خبر آئی ہے کہ اس جگہ زلزلہ بڑے زور سے آیا ہے۔ تین مکانات گر گئے

جموں سے میاں غلام رسول صاحب تحریر فرماتے ہیں سخت زلزلہ آیا۔ جیسا کہ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ سرکاری مکانات اور شہر کو سخت نقصان پہنچا۔ بعض مکان بالکل گر گئے۔ دو تین آدمی بھی مر گئے

سید طفیل حسین صاحب مقام نادون ضلع کانگڑہ سے بنام منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
میں خدا تعالےٰ کے فضل سے بخیریت تمام گھر پہنچ گیا ہوں۔ دوسرے دن چھ بجے صبح ۴ تاریخ کو ایسا خطرناک زلزلہ آیا۔ کہ الامان الحفیظ کی صدا ہر طرف سے آتی تھی۔ ہمارے شہر میں اتنا نقصان نہیں ہوا۔ اور نہ ہی ہمارے گھر میں۔ مگر نزدیک کے شہروں کا بہت بڑا خستہ حال ہے۔ جوالا مکھی ایک جگہ یہاں سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں تقریباً تمام مکانات گر گئے ہیں۔ چار سو کے قریب آدمی مر گئے ہیں اور باقی ابھی تک دبے ہوئے ہیں۔ پولیس اُن کو نکال رہی ہے۔ ایک جگہ ہمارے گھر سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں زمین پھٹ کر نیچے سے پانی کے چشمے نمودار ہو گئے۔ یہ جگہ میں نے خود جا کر دیکھی ہے۔ دیگر شہروں کا بھی اس سے خستہ حال سنا جاتا ہے۔ پوری خبر آنے پر مفصل لکھوں گا۔

[illegible]

آؤ عیسائیو ادھر آؤ

یسوع مسیح نے اپنی آمد ثانی کے متعلق چند ایک پیشگوئیاں بیان کی تھیں۔ اور اُس وقت کے نشانات بتلائے تھے۔ اُن میں سے ایک تو کسوف خسوف تھا۔ وہ تو دیر سے پورا ہو چکا ہے۔ دوسرا یہہ تھا۔ کہ لڑائیاں ہوں گی۔ وہ بھی پورا ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ اور تیسرا یہ تھا۔ کہ مری پڑیگی۔ سو یہہ بھی مدت سے پورا ہو رہا ہے۔ اور جو تھا زلزلہ تھا۔ وہ بھی اب پورا ہو گیا۔ کم از کم اب تو وقت ہے۔ کہ آپ صاحبان مسیح کو تلاش کریں۔ زمین کے چار کونوں تک آپکی قوم کے سائینس دان پہنچے۔ اور قطب شمالی اور قطب جنوبی تک کی تحقیقاتیں آپ کی جغرافیہ دانی کی کمیٹیوں نے کرلیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جو کام آپ کی قوم نے مذہبی کمیٹی کے سپرد کیا تھا۔ اُس کے فرائض کی ادائگی میں اتنی سستی ہو رہی ہے۔ کہ مسیح کی آمد کے سب نشان پورے ہو گئے۔ اور مسیح اب تک نہیں ملا۔ دیکھو ناصری نبی علیہ السلام پر جھوٹ کا اتہام باندھنے کا موقعہ یہودیوں کو دوبارہ نہ دے دینا۔ پہلے تو وہ ایک علاقہ میں بستے تھے۔ اور اب تو یورپ امریکہ کے تمام شہروں میں پھیلے پڑے ہیں۔ اور اُن کے بڑے بڑے اخبار اور میگزین اور کتابیں نکلتی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ پہلے سے بھی بڑھکر سخت الفاظ میں حملہ کرنے کا اُن کو موقعہ ملجائے۔ وہ پہلے ہی کہتے تھے کہ یسوع کی سب پیشگوئیاں غلط نکلی تھیں۔ اُس نے آسمانی بادشاہت کا دعوےٰ کیا۔ اور خود صلیبی موت مرکر (نعوذ باللہ) لعنتی بن گیا۔ پھر کہا تھا۔ کہ یہ پشت گذرنہ چکے گی۔ کہ میں آؤں گا۔ وہ پشت کیا اُنیس سو سال گذر گئے اور اب تک پتہ ندارد۔ ہمارے نزدیک تو خدا کے نبیوں کی کوئی بات بھی غلط نہیں ہوتی۔ البتہ نادان لوگ پیشگوئیوں کے سمجھنے میں غلطی کھاتے یا دہوکے میں پڑجاتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ آسمانی بادشاہت سے مراد روحانی درجات کا حصول بذریعہ ایمان و اعمال صالح تھا۔ اور سے سال تک جو زندہ رہنے ... پھر دوبارہ یروشلم کو بھی لگایا ہی ہوگا۔ گو خفیہ ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ پھر زندگی کا ظاہر کرنا تو پولیٹیکل مصلحت کے بھی برخلاف تھا۔ ظاہر ہے کہ ایک شخص جس کو پھانسی کا حکم ہو گیا۔ اگر کسی اتفاق سے بچ جائے تو وہ کسطرح اپنا نام کسی کے آگے ظاہر کر سکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ سلطنت غیر کی ہو۔ اور گھر کے سب دشمن ہوں اور جان کے سب پیاسے ہوں۔ خیر ان امور کے ذکر کی اب ضرورت نہیں۔ ہر ایک عیسائی بھائی کی خدمت میں نیٹو ہو۔ یا ولائیت کا صاحب۔ باادب گذارش ہے کہ یہود کی حالت گذشتہ سے عبرت حاصل کریں۔ اور یوحنا کی قوت و روح الیاسی کا سبق انجیلوں سے سیکھ کر یقین کریں۔ کہ مسیح کی آمد ثانی بھی اُسی طرح ہوئی ہے۔ جس طرح پہلے قانون باندھا گیا تھا۔

پس اُٹھو! اور اُس مسیح کو قبول کرو۔ جسے خدا نے بھیجا، اور جس کے واسطے اسقدر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں

آؤ! عیسائیو۔ ادہر آؤ!۔ نور حق دیکھو۔ راہ حق پاؤ۔

تہذیب الاسلام

حضرت حق سبحانہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور اُسکی نصرت سے تہذیب الاسلام مصنف ترک اسلام مرتد کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے جس میں دہرمپال کی چالاکی اور ناپاکی سے اعتراض کرتے ہوئے اس کی تمام خائنانہ تحریروں اور افترا پردازیوں کا مفصل جواب ہوگا۔ اور آخری حصہ میں آریہ سماج اور اس کے اصول باطلہ کا تمام تار و پود اور شیرازہ دکھایا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ تاکہ ایسے بڑھکر نہ صرف تارک بلکہ آریہ سماج پر اتمام حجت ہو۔ والا بدزبانوں سے کیا امید ہے۔ کہ حق کو تسلیم کریں۔ اس کو ناحق بانس پر چڑھانے کا لطف اُٹھائے۔ رسالہ اختیاد الاسلام تھوڑا رہ گیا ہے احمدی احباب محروم نہ رہیں۔

تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبدالرحمان قادیان آئیں

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ [illegible] وصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔

بدر

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون [illegible] وقت مسیحہ وما تر من اللہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

قیمت سالانہ۔ کم از کم چار روپیہ
جو احباب دین۔ وہ بخوشی
قبول کیا جاتا ہے۔ اتنی تھوڑی
قیمت اس واسطے رکھی گئی
ہے۔ کہ سب دوست خرید فرما
سکین۔ اور امرا اپنی جیب
سے خرید کر غربا کو دے
سکین
ترسیل زر و خط و کتابت بنام میان
معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان
ہونی چاہیئے۔

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳ | ۱۴ صفر ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۱

ای جہان منتظر خوش باش کامد دستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق | آن مسیح و آخر مہدی آخر زمان

فہرست مضامین

۱ خدا کی تازہ وحی قادیان کا ہفتہ
۲ ڈائری حضرت مسیح موعود
۳ درس قرآن
۴ خطبہ جمعہ
۵ ساعت قیامت
۶ تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام
انصار بدر
۷ کھڑ ٹوٹا۔ حسن معاشرت پر
حضرت مسیح موعود کا ایک خط
خط زلزلہ
۸ مراسلات

خدا کی تازہ وحی

دیکھا کہ مین قادیان کے بازار مین ہون اور ایک گاڑی پر سوار ہون۔ جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہے۔ تک ایک مکان نظر آیا۔ اس وقت زلزلہ آیا۔ مگر ہم کو کوئی نقصان اس زلزلہ سے نہین ہوا ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء۔ بوقت دوپہر۔ وحی الہی نازل ہوئی۔ انی مع الافواج آتیک بغتۃً مین فوجین لیکر اچانک تیرے پاس آؤنگا۔ آج رات خواب مین دیکھا کہ سخت زلزلہ آیا ہے جو پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہون ایک اونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اس کے بعد مین نے باآواز بلند درود شریف پڑھنا شروع کیا اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اتر آیا اور اس نے کہا کہ سید محمد علیشاہ آگئے ہین۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہون۔ کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے اور زمین اس طرح اُڑ رہی ہے جس طرح روئی دھنی جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی

ہے سرِ رہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم۔

۱۲ اپریل۔ امن است در مکان محبت سرائے ما

قادیان کا ہفتہ

حضرت اقدس بمعہ حضرت مولوی نورالدین صاحب مولوی عبدالکریم صاحب و دیگر خدام باغ مین رونق افروز ہین۔ حضرت حجۃ اللہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کی تالیف مین مصروف ہین۔ درس قرآن۔ مطب۔ دفتر میگزین۔ اور دفتر بدر بھی باغ ہی مین ہین۔ اور سب احباب بفضل الہی بخیر و عافیت ہین۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بھی باغ مین ہے۔ اس ہفتہ مین لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی و بابو غلام محمد صاحب و دیگر احباب۔ جموں۔ ماہل پور۔ ضلع ہوشیارپور۔ کپورتھلہ۔ وغیرہ مقامات سے حضرت اقدس کی زیارت کے واسطے تشریف لائے۔ اشتہار النداء منیجر پر لکھا گیا ہے۔ اور جلدی چھاپنے کے واسطے لاہور بھیجا گیا ہے شیخ یعقوب علی صاحب راقم عاجز اس کے متعلق خدمات کے واسطے لاہور جانے کا حکم ہوا ہے۔ اس اشتہار مین حضرت اقدس نے آنے والی آفت سے مخلوق کو ڈرایا ہے۔ کاش کہ لوگ اب بھی سمجھین۔ اور اپنی شرارتون سے باز آوین۔

تعلیم الاسلام کالج کے چار طالب علمون مین سے امتحان ایف۔ اے مین تین کامیاب ہوئے یعنی طفیل حسین غلام محمد

www.aaiil.org

ڈائری

۱۱ - اپریل ۱۹۰۵ء - وحی الہٰی عفت الدیار کا ذکر تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی۔ کہ الدیار سے مراد کانگڑہ و دہلی ہی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ شرک کا بڑا مکان ان دنون مین وہی ہے۔ دو بڑی دیویون کے مندر اس جگہ ہین۔ اللہ تعالےٰ نے ہر دو کو تباہ کیا۔ اور بڑے پرانے شرک کو دنیا سے مٹادیا۔

حضرت نے فرمایا۔ لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ خدا نے کس طرح پہاڑ کو بنی اسرائیل کے اوپر کر دیا تھا۔ یہ قصہ صحیح نہین معلوم ہوتا۔ اب کانگڑہ ۔ دہرم سالہ مقامات کے لوگون نے خوب سمجھ لیا ہوگا کہ رفعنا فوقکم الطور۔ کس طرح سے ہوسکتا ہے۔ ذرا سے زلزلے مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا پہاڑ اوپر آگرا۔ پھر خدا چاہے۔ اس کو پیچھے ہٹا دے۔ یا اوپر گرا دے۔ یہ نیچریت زمانہ کے جہلا کا جواب ہے۔ جو خدا نے زلزلہ کے ذریعہ سے دیا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ اس قدر نظارے دیکھ کر بعض خوش قسمت لوگ سمجھ جائین گے۔ کہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے احاطۂ قدرت مین ہے۔ اور وہ جو چاہتا ہے۔ کر دیتا ہے۔

ایک اخبار والے کا ذکر آیا۔ کہ وہ لکھتا ہے۔ زلزلے تو آیا ہی کرتے ہین۔ اس مین مرزا صاحب کا کیا نشان ہوا۔ فرمایا یہ لوگ نابینا ہین۔ نشان تو اس بات مین ہے۔ کہ عین موقعہ پر ایک شخص نے قبل از وقت پیشگوئی کی۔ اور دکھایا۔ کہ یہی وقت ہے۔ خیر۔ سب اندھے نہین ہین۔ سمجھنے والے سمجھ لین گے۔ کہ یہ کس قسم کا نشان ہے۔ ہزارون برسون کے جو معبد اور بت چلے آتے تھے۔ وہ اب سرنگون ہوگئے ہین۔ یہ نشان نہین۔ تو اور کیا ہے۔

فرمایا۔ ان بتون کا ٹوٹنا خدا تعالےٰ کی اس توحید کے قایم ہونے کے واسطے جس کے لئے ہم رات دن دعائین کرتے ہین۔ ایک تفاؤل ہے۔

فرمایا۔ اس الہام سے بھی جو ہم کو ہوا تھا۔ کہ جاء الحق وذھق الباطل ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کوئی بت ٹوٹنے والے ہین۔ کیونکہ قرآن شریف مین بھی یہ آیت بتون کے ٹوٹنے اور اسلام کے غلبہ کے واسطے آئی ہے

فرمایا۔ براہین احمدیہ بڑی کام آئی۔ وہ سب پہلوؤن کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ کوئی نیا الزام اور طعن ایسا نہین جس کا جواب پہلے سے اس کے اندر نہ دیا گیا ہو۔

بیماری کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ مین ... سب کے لئے دعا کرتا ہون۔ لگے اپنے اپنے اعم ... ہین

۱۴ - اپریل ۱۹۰۵ء - نواب مح ... خان صاحب کا خط آیا۔ جس مین انہون نے الہ ... کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔ کہ مین اب لاہور مین ہرگز نہ ... رہ سکتا مجھے باغ کے کسی گوشہ مین جگہ دیدین۔ ... راقم کو حکم دیا۔ کہ ان کو تحریر کر دو۔ کہ آجائین۔ او ... کے کسی حصہ مین جہان چاہین۔ جگہ کرلین۔

دہرم سالہ سے خبر آئی۔ کہ اس جگہ ... جماعت کے جتنے آدمی تھے۔ سب بچ گئے

فرمایا۔ عفت عن بنی اسرائیل والی وحی ان کے معاملہ مین تو پوری ہوگئی۔ خدا نے اس غریب جماعت کا نام اس وقت بنی اسرائیل رکھا ہے

۱۵ - اپریل ۱۹۰۵ء - فرمایا۔ لوگ کچھ ہی کرین اور کچھ ہی بکین۔ مگر جیسی آفت کی خبر خدا نے اب دی ہے یہ جب ظاہر ہوگی۔ تو بہرحال ان کو ماننا ہی پڑیگا۔ کسی جگہ سے دس ہزار مرنے کی۔ اور کسی جگہ سے تین ہزار کے مرنے کی خبر آرہی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی وحی نے پہلے سے ہی خبر دی تھی۔ کہ یہ سب کچھ تیرے لئے ہے۔ لک نری آیت۔ اور ایسا ہی براہین احمدیہ مین درج ہے۔ نوۃ الرحمن لعبید اللہ الصمد۔ اس جگہ ہمارا نام عبید اللہ اس لحاظ سے رکھا گیا ہے۔ کہ ہم مخالفون کی دکھ دہی اور مصائب سے بہت ستائے گئے ہین

کسی نے خبر سنائی۔ کہ بھاگسو مین کئی سو مر گئے۔ اور جو باقی ہین۔ وہ بھوکھ سے مر رہے ہین۔ اور سجان پور مین بڑی تباہی آئی۔ لیکن احمدی جماعت کا آدمی وزیرالدین ہیڈ ماسٹر بچ گیا۔ فالحمد للہ

فرمایا۔ یہ نشان تو صرف ایک بیج بویا گیا ہے۔ اور تخم ریزی ہے۔ اور دوسرا نشان اس سے بڑھ کر ہوگا۔ کفار مین بھی سعید فطرت ہوتے ہین۔ آخر ہنود بھی اس طرف توجہ کرین گے۔

۱۶ - اپریل ۱۹۰۵ء - کسی شخص نے ذکر کیا۔ کہ فلاں دوست نماز پڑھانے کے وقت بہت لمبی سورتین پڑھتے ہیں فرمایا۔ امام کو چاہیئے۔ کہ نماز مین ضعفاء کی رعایت رکھے

ایک اخبار انگریزی کا مضمون حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کیا گیا۔ کہ محققین حیران ہین۔ کہ ان پہاڑون سے یہ اُمید نہ تھی۔ فرمایا۔ عقل مندون کو کس طرح خدا حیران کرتا ہے ان ملکون مین آتش فشانی کی کبھی امید نہ تھی۔ بلکہ یہ پہاڑ امن کا سلسلہ سمجھا جاتا تھا۔

۱۷ - اپریل ۱۹۰۵ء - فرمایا۔ براہین احمدیہ مین ایک الہام یہی درج ہے۔ ام حسبت ان اصحٰب الکھف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا۔ اس مین اس زمانہ کے لوگون کو کہا گیا ہے۔ کہ تم اصحٰب کہف کے قصہ پر کیا تعجب کرتے ہو۔ وہ تو تین سو سال تک سوئے رہے تھے۔ اور تم کو تو سوئے ہوئے ۱۳ سو سال گذر گئے ہین اور اب بھی تم جاگنا نہین چاہتے۔ اسی طرح غفلت مین سوئے ہوئے ہو۔ اور کوئی جگانا چاہتا ہے۔ تو اس کو برا کہتے ہو۔

مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت طبع کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ مین بہت دُعا کرتا ہون۔ دعا ایسی شے ہے۔ کہ جن امراض کو اطباء اور ڈاکٹر لاعلاج کہ دیتے ہین۔ ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے

فرمایا۔ پیشگوئیون کا صحیح مفسر خود زمانہ ہے دیکھو اس زمانہ مین یاجوج ماجوج۔ دجال۔ نزول مسیح وغیرہ کے متعلق تمام پیشگوئیان صاف سمجھ مین آگئی ہین

فرمایا۔ رات کو ہم نے دیکھا۔ کہ سخت زلزلہ آیا ہے وہ زمانہ اصل مین قریب ہے۔ اچانک آئیگا۔ معلوم نہین کہ کس وقت آجائے

ایک شخص کا خط آیا۔ جس مین لکھا تھا۔ کہ مین نے خواب مین مرزا صاحب کو اچھی صورت مین نہین دیکھا۔ فرمایا۔ کہ انسان کو اپنے اندرونی حالات کے نقشے دکھائے جاتے ہین۔ اپنے ہی حجب درمیان مین آجاتے ہین۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ذکر کیا کہ ہمارے استاد صاحب نے ایک شہر مین ایک دفعہ خواب مین اللہ تعالےٰ کو ایک بد صورت عورت کی شکل مین دیکھا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس شہر کے لوگون نے میری ایسی بے عزتی کی ہے

۱۹ - اپریل ۱۹۰۵ء - میان شہاب الدین صاحب ساکن ٹل پور نے مبلغ ۵ عمارت منارہ کے واسطے حضرت کی خدمت مین ارسال کئے اللہ تعالیٰ الکو جزا خیر دے

فرمایا۔ آتھم نے نرم دلی اختیار کی اس کے معاملہ مین تاخیر کی گئی لیکھرام نے شوخی کہائی۔ اسکے معاملہ مین تقدیم کی گئی یعنی مدت پیشگوئی ہنوز گذرنے نہ پائی تھی۔ کہ وہ ہلاک ہوگیا۔

مین مسلمان ہوگیا

یہ عجیب و غریب کتاب یعنی اختیار الاسلام یا "مین مسلمان ہوگیا" بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے۔ گو بزرگان دین حضرت مولوی نورالدین و مولوی عبدالکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے اس کا مفید ہونا قرار دیا ہے مگر یہ کتاب تبانۃ اس لئے بے نظیر ہے کیونکہ اس کا نام خاص خالق ارض و سماء نے اپنے خاص الہام و کلام سے رکھا گویا کچھ اس مین لکھا ہے اس پر خود خدا نے ریویو کیا۔ چونکہ یہ کتاب ایک احمدی و غیر احمدی کیلئے ازبس ضروری ہے اسلئے اطلاع دیجاتی ہے کہ کوئی صاحب جسے آریون اور مخالف مولویون سے پالا پڑتا ہے وہ اس سے محروم نہ رہے ... دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا۔ عبدالغفور مرتد المعروف دھرم پال

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے نوٹ

فتنہ دجال سے ہم کیونکر بچ سکتے ہیں

سورہ کہف ۔ رکوع اول ۔ پارہ ۱۵ رکوع ۱۲

حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد احادیث صحیحہ میں موجود ہے ۔ کہ فتنہ دجال سے بچنے کے واسطے سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں اور پچھلی دس آیتیں پڑھو ۔ اس واسطے سب مسلمانوں کو چاہئیے ۔ کہ ان آیات کو بغور مطالعہ کریں اور ان کے مطلب کو سمجھیں ۔ ان آیات سے بآسانی واضح ہو جائیگا ۔ کہ دجال کون ہے ۔ اس کے کیا صفات ہیں اور اس کا فتنہ کون سا ہے ۔ اور اس کے فتنہ سے بچنے کی کیا راہ ہے ۔

اس جگہ اس بات کا لکھنا خالی از فائدہ نہ ہوگا ۔ دجال کے معنے لغت میں یہ ہیں (۱) تاجروں کی ایک بڑی کمپنی (۲) ایسے لوگ جن کا ظاہر کچھ ہو ۔ اور باطن کچھ (۳) سونا

الحمد للّٰہ الذی انزل علی عبدہ الکتٰب ولم یجعل لہ عوجًا ۔ سب تعریف اللہ تعالٰے کے لئے جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل فرمائی ۔ اور کج فطرت لوگوں کے لئے اس میں حصہ نہ رکھا ۔

کتاب کا لفظ ظاہر کرتا ہے ۔ کہ قرآن شریف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایک کتاب کی شکل میں لکھا جاتا ۔ اور سب عبارتیں مطابق وحی الٰہی محفوظ کی جاتی تھیں کیونکہ جو الفاظ ترتیب دیکر لکھے نہ جائیں اور محفوظ نہ کرلئے جاویں ۔ ان پر کبھی لفظ کتاب کا نہیں بولا جاتا ۔ قرآن کریم کے ابتدا میں بھی لفظ الکتاب کا اسی طرف راہ نمائی فرماتا ہے

قیمًا لینذر باسًا شدیدًا من لدنہ و یبشر المومنین الذین یعملون الصّٰلحٰت ان لھم اجرًا حسنًا ۔ ماکثین فیہ ابدًا

یہ کتاب سنبھالنے والی ہے تاکہ خدا کے سخت عذاب سے مخلوق کو ڈرا دے ۔ اور ماننے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری دے ۔ کہ ان کے واسطے اچھا بدلہ ہے ۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔ کیا معنے یہ کتاب اور اس ۔۔۔ بھی میں ۔ بدکا ۔۔۔ ماننے والا اللہ کا ۔۔۔ ہیں ۔ اور بشیر کامیابی کا پتہ ۔۔۔ نا کے واسطے ہلاکت نگر تباہ کاروں کے واسطے ۔۔۔ سے ہیں

وینذر الذین قالوا اتخذ اللّٰہ ولدًا ۔ اور ڈراوے ان لوگوں کو ۔۔۔ جن سنے کہا ۔ کہ خدا نے بیٹا بنایا ہے ۔

یہ آیت ۔۔۔ دجال ہے ۔ اس امر کی تفہیم کیواسطے کہ ان دس آیا ۔۔۔ کے پڑھنے سے آدمی دجال کے فتنہ سے کیونکر بچ سکتا ہے

اس آیت شریف سے ظاہر ہے کہ جس قوم کے فتنہ سے بچنے کے واسطے اس قدر تاکید کی گئی ہے ۔ وہ ایسی قوم ہے جس کا دعوٰی ہو ۔ کہ خدا کا ایک بیٹا ہے ۔ اور ثابت ہے کہ وہ قوم مسیحی قوم ہے جس نے بڑے زور شور سے اس امر کا دعوٰی کیا ہے ۔ کہ ایک شخص جس کو وہ یسوع کہتے ہیں اور جس کا نام کہیں قرآن شریف یا احادیث میں نہیں آیا کہ وہ کون تھا ۔ خدا کا بیٹا تھا ۔ اور خود خدا ہونے کا بھی مدعی تھا ۔ آج کل کے یورپ و امریکہ کے عیسائی اس کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور صرف اتنے پر اکتفاء نہیں کرتے ۔ کہ خود مان کر بیٹھ رہیں ۔ بلکہ کروڑوں اور سارے زور اور طاقت اور ہر طرح کے حیلہ اور کوشش کے ساتھ اس امر کے درپے ہیں ۔ کہ ساری دنیا میں یہ شرک اور کفر کا گند پھیلا دیں ۔ اس واسطے انکی کارروائی دنیا بھر کے لئے ۔ ۔ ۔ ۔ ایک فتنہ عظیم اور سخت مصیبت اور ابتلاء کا رنگ پکڑ رہی ہے ۔ ان کے اس عقیدہ کو اللہ تعالٰے نے اپنی پاک کتاب میں اگلی آیت میں اور بھی کھولکر بیان کیا ہے ۔ کہ مالھم بہ من علم ولا لاٰبائھم ۔ ان کے پاس ایسا دعوٰی کرنے میں کوئی علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادوں کو کوئی علم تھا ۔ کیونکہ ۔ وہ اپنے مذہبی عقاید کے واسطے کوئی علمی عقلی دلیل نہیں دے سکتے ۔ نہ فلسفہ کی رو سے اور نہ سائینس کی رو سے ۔ اور نہ کسی دلیل سے وہ اس امر کو ثابت کرسکتے ہیں ۔ کہ یسوع خدا کا بیٹا تھا ۔ اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے دجال دنیوی رنگ میں اور اپنے دوسرے کاروبار میں بڑے علم اور عقل والا ہوگا ۔ اور بڑی بڑی تحقیقاتیں کریگا ۔ اور علم کے زور سے نئی نئی باتیں کریگا ۔ لیکن یہ کہ یسوع خدا کا بیٹا تھا ۔ والے مقابلہ میں صاف کہ دیگا ۔ کہ بابا الوہیت یسوع کا عقل کی بات نہیں ہے یہ صرف مان لینے کی بات ہے ۔ دیکھو تمام ہمارے بڑوں کی گواہی ہے ۔ کہ یسوع خدا تھا ۔ اور خدائی کے کام کرتا تھا ۔ پر اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ یہ جو کہتے ہیں ولا لاٰبائھم ۔ ان کے باپ دادوں کو بھی کچھ علم نہیں تھا یورپ ایک بت پرست قوم تھی ۔ ہر دن اور ہر گھڑی

اور ہر چیز کے لئے ایک بت تھا ۔ جاہل لوگ تھے ۔ ان بتوں کے عوض رفتہ رفتہ سلطنتوں کے اور حکام کے عجب میں آ کر یسوع کا بت پوجنے لگ گئے ۔ وہ فرد جاہل تھے ۔ اور اب ان کی اولاد گلے پڑا ڈھول بجا رہی ہے

کبرت کلمۃً تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبًا

بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلی ۔ جھوٹ کے سوائے اور کچھ نہیں ۔ جو کہتے ہیں ۔ کسی انسان کو خدا بنانا کیسی بڑی بات ہے بدی کی باتوں میں سے سب سے بڑی بدی ہے ۔ لیکن خدا کہتا ہے ۔ کہ ان کے منہ سے یہ بات نکلتی ہے ۔ پر ان کے دل جانتے ہیں ۔ کہ یہ ایک جھوٹ ہے ۔ اور اس کے واسطے کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ۔ نہ کوئی عقلی دلیل ہے ۔ نہ کوئی نقلی ۔ قدیم یونانی اور رومی سب بت پرست تھے ۔ اور دیوتاؤں کے فرضی قصے بنا کر دیوی دیوتوں کو خدا بنا رکھا تھا ۔ انہیں کے درمیان معلوم ہوتا تھا ۔ کہ کوئی یسوع فرضی کا قصہ بھی مل گیا ہوگا ۔ بس ان کو ایک خدا ہاتھ آگیا ۔ ایک فاضل محقق یورپین نے لکھا ہے کہ جیسے متی مرقس لوقا کے قصے ہیں ۔ ایسے بہت سے ناول اس زمانہ میں لکھے گئے تھے ۔ اور انہی میں سے یہ ناول بھی تھے ۔ جن کو آج کل کے مسیحی لوگوں نے اپنے عقاید مذہبی کی بنا بنایا ہوا ہے اور اس درخت کے پھلوں سے نظر آتا ہے ۔ کہ شراب جو جامع الاثم ہے اور خاص عورتیں جو حبائل الشیطان ہیں ۔ اور دنیوی طمع جو بعض طبائع کو مجبور کر دیتا ہے ۔ اس جھوٹ کے پھیلانے میں پورے طور سے خرچ کیا جاتا ہے

فلعلّک باخع نفسک علٰی اٰثارھم ان لم یومنوا بھذا الحدیث اسفًا ۔ پس شاید تو ان کے دنیوی عظمت و جلال کو دیکھ کر اپنی جان کو اس غم میں ہلاک کرنیوالا ہے ۔ کہ وہ اس پاک کلام کو کیوں نہیں مانتے ۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانہ کے دنیوی اقبال اور عزوجاہ کا پورا نقشہ دکھایا گیا تھا ۔ جس پر حضرت نبی کریم کو بسبب بنی آدم کی سچی خیر خواہی اور ہمدردی کے جو آپ کے اندر ہمیشہ جوش مارتی تھی ۔ بڑا افسوس اور غم ہوا ۔ کہ اتنی بڑی قوم سیدھے راہ سے ہٹ کر جہنم میں گر گئی ۔ اور اپنی دنیوی جاہ و جلال کے سبب اور بھی بہتوں کو اپنے ساتھ لے ڈوبے گی ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حالت قلبی کی خدائے علیم و حکیم نے اس جگہ تصویر کھینچ کر ایک پیشگوئی کے رنگ میں اس زمانہ کے مسیحیوں کی حالت کو ظاہر فرمایا ہے ۔ اور حضرت سرور انبیاء کا جو حال اس قوم کو بحالت کشفی میں دیکھ کر ہوا ہوگا ۔ وہ اب خود اس سے ظاہر ہے ۔ کہ اس زمانہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ۔۔۔ قوم کی روحانی تنزل کے

www.aaiil.org

سبب کس قدر غم اور ہم مین مبتلا رہتے مین۔ اور ان کی ہدایت کے واسطے کس قدر الحاح وزاری کی دعائین جناب باری مین آدہی آدہی رات اٹھ کر کرتے ہین۔ غرض حضرت خیر الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے یہ ایک بڑا غم تہا۔ پر اللہ تعالے اس مین اپنی حکمت بیان فرماتا ہے۔ کہ انا جعلنا ما علی الارض زینة لها لنبلوهم ایهم احسن عملا و انا لجاعلون ما علیها صعیدا جرزا۔ ہم نے زمین پر جو کچھ ہے۔ اس کو عمدہ خوبصورت کرنے کے لیے بنایا ہے۔ تاکہ ہم ظاہر کرین۔ کہ عمدہ کاریگری کے کام کرنے والے کون ہین اور پھر جو کچھ اس پر ہے۔ اس کو ہم بنجر زمین گرا دین گے۔ کیا معنے اس سے ظاہر ہوگا۔ کہ بڑے کاریگر کون لوگ ہین۔ جو بڑے بڑے کارخانے بناتے ہین اور کلین ایجاد کرتے ہین اور یہ بھی ظاہر ہو جائیگا۔ عمدہ کاریگری کے کام کون کر دیگا۔ اور پھر ان سب کا مٹا دینا اور تباہ کر دینا خدا کے آگے کچھ مشکل نہین۔ ایک سیکنڈ کا زلزلہ کیا کچھ تباہی دنیا مین لا سکتا ہے۔

اقتباس فی اختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۱۲- اپریل کو باغ مین پڑھا

نشان زلزلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلة الساعة شیء عظیم۔ یوم ترونها تذهل کل مرضعة عما ارضعت و تضع کل ذات حمل حملها و تری الناس سکری و ما هم بسکری و لکن عذاب اللہ شدید۔ پ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ اس گھڑی کا زلزلہ بڑی چیز ہے اس زلزلہ کے وقت دودھ پلانے والی مان اپنے بچے کو بھول جائیگی۔ اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی۔ تو دیکھے گا۔ کہ مدہوش ہین۔ پر مدہوش نہین ہین۔ یہ اللہ تعالے کے سخت عذاب کا نتیجہ ہے۔

دنیا مین بدقسمتی سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے۔ کہ امن کے زمانہ مین جبکہ عیش و آرام کے تمام سامان مہیا ہوتے ہین۔ بارشین وقت پر ہوتی ہین۔ اور لوگون کی کوٹھیان اناج سے بھری ہوتی ہین۔ اور تنعم کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی سب راہین کھل جاتی ہین۔ اور سب کامون مین کامیابی نظر آتی ہے۔ اور کوئی امر خلاف مراد نہین ہوتا۔ تب عام طبائع باغی و سرکش ہو کر فسق و فجور اور مناہی مین ترقی کرتی ہین۔ اور لوگ گناہون مین ایسے دلیر ہو جاتے ہین۔ … سا ہین جوان کو … ے۔ اس وقت خدا کا غضب زمین پر نازل ہوتا ہے۔ اور وہ ا… غافلون کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتا ہے۔ تاریخ زمانہ گواہی د… ہے کہ جب کبھی زمین پر خدا کا قہری عذاب نازل ہوا۔ اس کا موجب … ہی تھا۔ کہ اہل زمین نے کچھ حصہ امن پاکر ایسی غفلت اختی… ر کہ خدا کو بھول گئے اور زناکاری اور دیگر اقسام فسق و … ختیار کرکے ایسی نافرمانی مین پڑے۔ کہ اللہ تعالے کو سخت … ن کر دیا تب خدا نے ان پر ایسا عذاب نازل کیا۔ کہ ا… ہر کانون اور جائیدادون اور مالون اور جانون پر آفت نا… ل کی کبھی زمین کے نیچے سے اور کبھی آسمان کے اوپر سے … پر عذاب بھیجا۔ اور ان کو زیر و زبر کر دیا۔ اور ان کے نشان مٹا … ئے۔ پہلی قومون کے قصے پڑھو۔ عاد و ثمود کا کیا حال ہوا۔ اور کیون۔ نوح کی قوم کا کیا حال ہوا۔ اور کیون۔ فرعون اور اس کے لشکر کا کیا حال ہوا اور کیون ہوا۔ حضرت نبی کریم علیہ الصلوة والسلام کے دشمنون کا کیا حال ہوا۔ اور کیون ہوا۔ جب سے دنیا کی تاریخ کا پتہ ملتا ہے۔ یہی سنت اللہ چلی آتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميرا۔ اور جب ہم نے ارادہ کیا۔ کہ کسی بستی کو ہلاک کر دین۔ تو وہان کے امرا پر احکام نازل کئے۔ پس انہون نے اس مین نافرمانی کی۔ اور زیر الزام ہو گئے۔ تب ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ دیکھو اس زمانہ مین خدا کا ایک بندہ خلیفة اللہ ۱۸ شروع سے کر پکار پکار کر دنیا کو خدا کے عذاب سے ڈرا رہا ہے اور مخلوق کو نیکی کیطرف بلا رہا ہے۔ اس نے لاکھون اشتہار مختلف زبانون مین جاری کئے۔ اور ہر ایک کان تک اپنی آواز پہنچائی۔ پر بد قسمتون نے ایک نہ سنی۔ وہ دوپہر کے سورج کی طرح چمک رہا ہے۔ پر بدنصیب انسانون کے حصہ مین یہ نہ تہا۔ کہ اس سے یہ نور حاصل کرتے۔ بلکہ وہ ہمیشہ اُسے دوکان داری کہتے رہے۔ تاہم مخلوق یکسان نہین۔ اور آج ہم تین لاکھ آدمی ایسا بھی دیکھتے ہین۔ جنہون نے اس نور کو قبول کیا اور خدا کی رحمت سے بروقت حصہ لیا۔ اور ان کی تعداد روز بروز بڑہتی چلی جاتی ہے۔ اور اب تو ایمان لانا بھی بڑی بات نہین رہی۔ کیونکہ خدا نے برہنہ ہو کر اپنا ثبوت دے دیا ہے۔ خدا کی نصرت نے مخالفون کے ساتھ ایک کشتی کرکے سب کو زیر کر دیا ہے۔ پھر بھی کیسے بدقسمت ہین۔ وہ لوگ۔ جو اپنی بدزبانی سے باز نہین آتے۔ ایک سچائی ان کے سامنے رکھی گئی ہے اور ہدایت کی ایک ایسی سڑک ان کے واسطے طیار کی گئی ہے۔ جس کا انکار اور جس سے اعراض ایک ظاہر تباہی اور ہلاکت ہے۔ کم از کم ان کو یہ سوچنا چاہیئے۔

کہ اس دنیا کے میدان مین جو ہمیشہ آدم اور شیطان کی لڑائی لگی ہوئی ہے۔ اور سعید اور شقی اپنا اپنا حصہ ہمیشہ لیتے رہے ہین۔ اس مین ان لوگون نے کون سی طرف اختیار کی ہے۔ جو باتین ان کے منہ سے نکل رہی ہین۔ اور جو حرکات ان سے سرزد ہوتی ہین۔ آیا یہ وہ ہین۔ جو انبیاء اور ان کے ساتھی کیا کرتے تھے۔ یا وہ ہین۔ جو کفار کیا کرتے تھے۔ وہ اپنے موہنہ کے الفاظ کو ذرا اگلون کے الفاظ کے ساتھ ملا کر دیکھین۔ تو ان کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ آیا یہ وہ الفاظ ہین۔ جو خدا کے برگزیدے بولا کرتے تھے۔ یا وہ الفاظ ہین۔ جو ان برگزیدون کے دشمنون نے بول کر اپنے پر خدا کا عذاب نازل کر لیا یہ تو دشمنون کا ذکر ہوا۔ لیکن مین اب اپنے دوستون کو نصیحت کرتا ہون۔ کہ تمہارا فرض ہے۔ کہ دوسرون سے بڑھ کر تقوی و طہارت کا فکر رکھین۔ خدا تعالے کا خوف اپنے دلون مین قائم کرین۔ ہر ایک گندے مرض کی قربانی دے کر اور ناپاک خواہشون کی گردن مار کر پاک و صاف ہو جاؤ۔ تاکہ تم نشانہ نہ بنو۔ کیونکہ اگر اب بھی دلون مین سختی رہے۔ تو پھر بڑی آفت کا سامنا ہے خدا تعالے ہمارے گناہون اور ہمارے دلون کو پاک و صاف کرے۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ کی ضرورتون کے پورا کرنے کے واسطے موجودہ عمارت مدرسہ کے ملحق ایک ٹکڑہ زمین مبلغ تین سو روپے پر خرید کیا گیا ہے۔ تین سو روپیہ تو کچھ بڑی رقم نہین۔ لیکن وہ ایسی نیچی جگہ اور موسمی سیلابون کے زیر اثر ہے۔ کہ اگر اس کو موجودہ عمارت کے لحاظ سے تختہ فرش کے ساتھ بھی ملایا جائے۔ تو اُس پر کئی ہزار روپیہ خرچ آوے گا۔ مدرسہ کو اور عمارت کی ضرورت ہے۔ اور اس زمین کے سوائے اور کوئی جگہ ساتھ ملتی ہوئی خالی نہین ہے۔ جو مدرسہ خرید سکے۔ اس واسطے اس زمین کا خرید کرنا ضروری ہوا۔ خدا مبارک کرے اور اس پر مکانات بنوانے کیواسطے سامان مہیا کرے ؛۔ ایک مسکین طالب علم ہائی سکول کلاس فیض احمد کو ۶؎ ماہوار کا نیا وظیفہ دیا گیا ہے

دہلی سے ایک شخص مولوی حشمت علی صاحب نے اپنے لڑکے کو اس مدرسہ مین تعلیم حاصل کرنے کیواسطے بھیجا ہے۔

www.aaiil.org

ساعت قیامت

چار سال پہلے کی پیشگوئی آج پوری ہوئی۔

حضرت حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر اس زلزلہ کے متعلق جو اب واقع ہوا ہے۔ بہت سی پیشگوئیاں پہلے سے شائع کی ہیں خود براہین احمدیہ میں اس کی پیش گوئی ہے اور پھر عفت الدیار محلہا ومقامہا والی پیش گوئی کو شائع ہوئے قریب گیارہ ماہ گذر گئے ہیں۔ اور پھر قریب ہی دنوں میں اشتہار الوصیت کے ذریعے سے سب دنیا کو اس خوفناک دن سے ڈرنے کیواسطے دعوت کی گئی تھی۔ مگر اس وقت میں آج سے قریباً چار سال پہلے کی پیش گوئی کا ذکر کرتا ہوں۔ جس کے متعلق لکھنے کے واسطے بالخصوص حضرت اخی المکرم مولوی نورالدین صاحب نے مجھے توجہ دلائی ہے۔ یہ پیش گوئی کتاب آمین صاحبزادگان بشیر احمد و شریف احمد میں نہایت صاف اور صریح الفاظ میں حضرت حجتہ اللہ نے اسی وقت درج فرمائی تھی۔ اور اس کے بعد بصورت کتاب یہ رسالہ نہایت کثرت سے اب تک شائع ہو رہا ہے اور وہ الفاظ یہ ہیں +

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولا نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہ ایک صاف پیشگوئی ہے کہ ہر ایک شخص باریک عقل والا ہو یا موٹی عقل والا۔ اس کو باسانی سمجھ سکتا ہے۔ اور اس زلزلہ کی ساعت قیامت ہونے کیواسطے خود تمام دنیا پکار اٹھی ہے کہ بیشک یہ قیامت کا نمونہ ہے۔ سر دست اس جگہ میں چند ایک اخبارات کا حوالہ دیتا ہوں۔ جنہوں نے اس زلزلہ کو پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق قیامت یاد دلانے والی ساعت کرکے لکھا ہے

زمیندار۔ لاہور ۔ ۴ اپریل کا زلزلہ اس خوفناک منظر کی شہادت دے رہا ہے۔ جو قرب قیامت کی آیندہ خوفناک نشانیوں کے ظاہر ہونے پر دنیا کو دیکھنا پڑیگا۔

پیسہ اخبار۔ لاہور ۔ ۴ اپریل کو ایک شدید اور مہیب زلزلہ لاہور میں آیا ۔ ۔ ۔ جو لوگ قیامت کو نزول اور ان یقینی واقعات کو لغو سمجھتے ہیں۔ ان کے لیے یہ زلزلہ مشتے نمونہ از خروارے تھا۔

تہذیب نسواں لاہور ۔ نمونہ قیامت بن گیا۔ اور لاہور بن ہیٔ دن روتے دہوتے تجہیز و تکفین۔ تعزیت عیادت کا تہا کوہ سالہ میں اس سے مکانات کی بربادی اور ہلاکت بہت زیادہ ظہور میں آئی۔ وہاں سے بہت صاحب لوگ اور میمیں ہلاک ہوئیں۔ اور تمام بازار برباد ہو کر بالکل تودہ خاک بنا۔

وکیل امرتسر ۔ ۴ اپریل کے زلزلہ کی خبر نہایت اختصار کے ساتھ ہم لکھ چکے ہیں ۔ ۔ ۔ لیکن جب وہ حالت عالم نیا میں پیش نظر آتی ہے۔ دفعتاً ایک بدحواسی اور سہناکی سی چھا جاتی ہے۔ بدن میں لرزہ پڑجاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں عرق آلود ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کہیں اور کیا کریں ۔ ۔ ۔ ان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ چند لمحہ کے اندر اندر غضب الٰہی کا ایک پرہیبت نمونہ نظر آنے والا ہے ۔ ۔ ۔ خلقت اکثر اس غضب ناک اور پر جلال قہر الٰہی سے خوف کھاکر گھروں سے نکل بھاگے۔ زن و مرد پیر و جوان ہر ایک کے چہرہ پر سخت سراسیمگی۔ بدحواسی یاسی اور تشویش پڑی برستی تھی۔ ۔ ۔ ۔ بالجملہ یہ زلزلہ اس درجہ ہولناک اور مہیب تھا۔ کہ اسے **قیامت صغریٰ** کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔ بلکہ جس وقت وہ اپنی پوری شدت پر خدائے قہار کا جلال ظاہر کر رہا تھا۔ اس وقت تو لوگوں کو عموماً یہی یقین ہوگیا تھا۔ کہ بس قیامت آہی گئی ہے۔ ۔ ۔ ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے قیامت کی نہایت ہولناک گھڑی کے جو آثار بیان فرمائے ہیں۔ ان کا معمولی خاکہ کھینچ کر ہی اس زلزلہ نے خلق اللہ میں انتہا درجہ سراسیمگی اور افراتفری ڈالدی۔ ۔ ۔ ۔ فی الواقع اس میں ذرا شک نہیں۔ کہ خدائے قادر یہ قہری نشانات محض ہم گنہگاروں کی بداعمالی اور غفلت شعاری سے ناراض ہوکر دکھلاتا ہے۔

اخبار بھارت۔ وہ قیامت کا سماں۔ وہ ہولناک نظارہ جب آنکھوں کے آگے آتا ہے۔ تو جان ہوا ہو جاتی ہے باپ نے بیٹا نہیں سنبھالا۔ عورت نے خاوند کی پروا نہیں کی غرض چند اخباروں کی عبارتیں ہم نے نمونہ کے طور پر اس جگہ لکھ دی ہیں۔ جنہوں نے بڑے زور شور سے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ یہ زلزلہ قیامت کو یاد دلانے والا تھا۔ بلکہ لوگوں نے سمجھا تھا۔ کہ قیامت آگئی ہے۔ اب اہل عقل و دانش سے ہمارا سوال یہ ہے۔ کہ آج سے قریباً چار سال پہلے کس نے اس مرد کو بتلا دیا تھا۔ کہ

کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

ہمارے علم طبیعات کے ماہروں سے باوجود اس قدر سامانوں کے تو اتنا بھی نہ ہوسکا۔ کہ اور نہیں تو ایک گھنٹہ پہلے ہی خبر کر دیتے۔ کہ ایسی قیامت کا نمونہ ظاہر ہونے والا ہے۔ اس زمانہ میں اور اس ملک میں تو بڑے محقق ہمارے انگریزی ہیں۔ اور ان بیچاروں کو کچھ خبر ہوتی۔ تو وہ کم از کم صاحب لوگوں اور میموں کے بچانے کا تو کوئی فکر کرتے پہلے تو جہلا اعتراض کرتے تھے۔ کہ یورپین لوگ طاعون والوں کو خود تکلیف دے کر مار دیتے ہیں۔ مگر اب تو خود ان کی ہم قوم سینکڑوں جانیں تلف ہوگئیں۔ پھر کون حاکم چاہتا ہے۔ کہ ہماری رعایا اس طرح ہلاک ہو جائے۔ خود گورنمنٹ عالیہ جس قدر نقصان اور رنج اور تشویش اس صدمہ سے اٹھا رہی ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن اب سوچنے کے لائق یہ بات ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو کس نے یہ خبر پہلے سے کر دی تھی۔ اس کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ جو خود حضرت نے پہلے سے دیا تھا کہ

مجھے یہ بات مولا نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

بھلا دوسرے بعض نشانات کے ظہور کے وقت میں تو نادان معاند یہ کہتے تھے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے خود ہی پیشگوئی کی اور خود ہی اس کو کسی طرح سے پورا کر دیا اب کیا مرزا صاحب نے خود ہی زلزلہ کی پیشگوئی کرکے خود ہی زمین کو اس طرح سے ہلا دیا۔ کہ ان کی پیشگوئی پوری ہو جائے۔ سوائے ازلی بدقسمت کے اور کسی کا کام نہیں کہ اب بھی اس خدا کے مسیح کا انکار کرے۔

جناب میر طفیل حسین نادون ضلع کانگڑہ سے بنام چوہدری اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان تحریر فرماتے ہیں میں نے مرسلہ اشتہار کو خوب غور سے پڑھا ہے۔ بڑی تہدید اور انذار سے بھرا ہوا ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس قہر سے کس کے مقسوم میں فلاحت اور نجات لکھی ہوئی ہے۔ اب گھروں کے اندر سونا بھی ایک مشکل امر ہوگیا ہے۔ لاریب ایسے دن انسانی نسلوں پر کبھی نہیں آئے۔ ہمارا نجات پانا محض اللہ کریم کے فضل اور رحم پر منحصر ہے۔ برادرا۔ اس نابکار کے حق میں بھی خدا کے لیے دعا کریں اور حضرت اقدس سے بھی کرایا کریں۔ ۔ ۔ ۔ آپ کیا ہی خوش قسمت ہیں۔ کہ ہر زمان امام پاک کی پاک صحبت سے بہرہ لیتے ہیں اس طرف کی تباہی کا نظارہ ایسا دردانگیز اور عبرت ناک ہے کہ حالات ملکی سن سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کانگڑہ خاص جہاں تقریباً چھ ہزار کی آبادی ہے۔ بالکل مسمار پڑا ہے۔ ایک مکان بھی کھڑا نظر نہیں آتا۔ صرف چھ سو آدمی کے قریب بچے ہیں۔ مدرسہ کے ستر لڑکوں میں سے صرف ۵ کے قریب بچ رہے۔ استاد صرف دو بچے دھرم سالہ کا حال اس سے بھی زیادہ خستہ ہے۔ وہاں بھی معدودے اشخاص زندہ رہے ایک گورکھوں کی پلٹن پانچ سو جوانوں کی سب کی سب دب کر ہلاک ہوگئی اور انگریز بھی اکثر مرے ہیں۔ سوجانپور میں مولوی وزیر الدین صاحب احمدی بچ گئے۔ مگر سارا شہر تباہ ہوگیا۔ عالیشان پختہ مکانوں کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ پالم پور میں اب سوائے درختوں کے اور کچھ نظر آتا ہی نہیں اب ان

صونیسیتدون کا جن میں اس قدر چیل پہل تھی۔ یہ حال ہے کہ کان لم یغنوا فیہا۔ لوگ کیا امیر کیا غریب باہر میدانوں میں پڑے ہیں۔ فاقے مر رہے ہیں۔ اس پر غضب یہ کہ بادش اوپر سے زور زور سے برستی ہے اور کہتے ہیں کہ اسے ... دو بے بھی۔ مردوں کی عفونت اس درجہ تک پہونچ گئی ہے کہ ناک نہیں دیا جاتا۔ احمدی جماعت کے جتنے اس ضلع میں تھے۔ خدا تعالےٰ کے نہایت فضل و کرم سے ان میں ایک بھی ہلاک نہیں ہوا۔ جو وہیں تھے۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مکرمی مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ایک چٹھی انگلستان سے آئی ہوئی ہے۔ اخبار میں اندراج کے لئے بھیجتا ہوں۔ میری غرض یہ ہے کہ تا ہمارے بھائیوں کو پتہ لگے کہ ان ممالک میں اس مبارک سلسلہ کی قبولیت کی کس قدر امید ہو سکتی ہے۔ اور تا ان کو یہ معلوم ہو کہ جو رسالے انگریزی میں ان کے خرچ پر بھیجے جاتے ہیں۔ وہ ضائع نہیں جاتے۔ بلکہ مستعد دلوں اور طبیعتوں پر بڑا اثر ڈال رہے ہیں۔ ایسی اثناء میں میری سب احمدی بھائیوں سے یہ بھی التماس ہے کہ وہ اس انگریزی سلسلہ اعانت کو بڑھانے کی کوشش کریں تا کہ تبلیغ کا سلسلہ وسیع ہو سکے۔ مجھے اس بات پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ تمام بھائی خود سمجھتے ہیں کہ اس پاک پیغام کو دنیا کے مختلف گوشوں میں پہنچانے سے کس قدر ثواب کا کام ہے اور اس سے کس قدر نفع دنیا کو پہنچ سکتا ہے۔ والسلام

محمد علی

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء ۔ ۱۲ ماؤنٹ پلیزنٹ ۔ پینڈلٹن مانچسٹر ۔ انگلستان ۔ جزائر برطانیہ ۔ یورپ ۔

پیارے دوست ۔ مجھے آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ اور ماہوار رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی پہنچا۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ کہ آپ نے مجھ کو اس طرز میں پیغام بھیجا ہے۔ اور اتنی دور سے بھیجا ہے۔ میں اس کو خدا کا کام سمجھتی ہوں۔ میں اس کے پہنچنے سے بہت خوش ہوئی ہوں۔ کیونکہ میں نے اس مضمون سے جو اس رسالہ میں لکھا ہے۔ بڑی دلچسپی حاصل کی ہے اور پھر دور دراز ہندوستان میں جو مہد دنیا ہے اور جہاں بہت لوگ مذہبوں کی اصلیت سیکھنے جاتے ہیں۔ وہاں سے خط کا آنا میرے واسطے بڑی خوشی کا موجب ہے۔ میں خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ اور اس کی موجودگی کو ہر جگہ محسوس کرتی ہوں۔ اور اس کی حمد کرتی ہوں۔ میں اس ہستی کو جانتی ہوں۔ تاہم مجھے ہمیشہ اور زیادہ سچائی کے سیکھنے کا شوق ہے خواہ وہ سچائی کسی شخص سے یا کسی ملک سے دور سے ... حاصل ہو۔ میں خوش ... آپ مجھے ایک سال تک رسالہ بھیجتے رہیں گے ... شائقین ... لکھنے کہ یہ رسالے ایک خاص رسالت کا ... ہے ہیں۔ میں ... ظاہر کرتی ہوں کہ شاید اس کی رسالت ... کروں گی۔ میں نہیں ... حضرت مرزا غلام احمد صاحب ... کے نام سے واقف نہ تھی۔ صرف دو دن ہوئے ... آپ کا خط آیا اور چار نسخے رسالے کے پہنچے تب مجھے یہ معلوم ہوئے ... میں لاہور کے لیکچر کو جو دس ہزار آدمیوں ... سنایا گیا تھا۔ پڑھ کر بڑی محظوظ ہوئی ہوں۔ کل میں نے اس لیکچر کو آپ کے ارسال کردہ رسالوں میں سے پڑھا۔ مجھے اسلام کے ساتھ ... دلچسپی ہے۔ غالباً ایسے ہی آدمیوں سے آپ ... ہر اتنے ملا ہے۔ اسلام ایک قومی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک عالمگیر مذہب ہے میں خدا کی وحدت پر ایمان لاتی ہوں۔ اور کہ وہ تمام مخلوق کا خالق ہے۔ اور رب السموات والارض ہے

ہم ایسے زمانے میں ہیں جس میں بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ زمانہ در زمانے۔ اور آخری زمانہ والی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے

کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں رہتے ہیں مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی روح مختلف مقامات پر اتر رہی ہے۔ کیا مرزا صاحب کبھی کسی کی طرف خط لکھتے ہیں ؟

آخر میں پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں ۔ اور آئندہ رسالوں کے جلد آنے کی سخت انتظار میں ہوں ۔

آپ کی خادمہ ... دستخط

انصار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
اخی المکرم جناب حضرت عثمان علیہ الرضوان الرحمان الی یوم القیام ۔ السلام علیکم ۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
تین احباب وعزیزان ذیل کے نام اخبار "بدر" میری جانب سے جاری فرما کر ممنون فرماویں ۔ اور چندہ کا ذمہ وار میں خود ہوں (۱) چودھری فتح محمد خان صاحب احمدی موضع جوڑہ ڈاکخانہ قصور ۔ ضلع لاہور (۲) میر طفیل حسین صاحب بتوسط میر حاکم علی شاہ صاحب ۔ مدرس ... نادون ۔ ضلع کانگڑہ (۳) چودھری ... خان صاحب ... ضلع شاہ پور
پہلا پرچہ آج ہی روانہ فرماویں ... والسلام

کرمفرمائے بندہ جناب مفتی محمد صادق صاحب ۔
السلام علیکم ۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ امروز اخبار بدر رسیدہ موجب مسرت بے اندازہ گردید۔ او سبحانہ وتعالیٰ منشی محمد افضل صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر البدر را در مقام قرب فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر جا بخشیدہ ایشان را موجب احیاء علوم دین گرداناد ۔ بندہ مستدعی آنست کہ آئندہ نمبر اخبار بدر وی پی کردہ از بندہ قیمت پیشگی آنراکہ مناسب باشد ۔ وصول فرمائید چراکہ چون حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام را از سر نو توجہ برائے اجراء اخبار مذکور است ۔ بندہ میخواہد کہ باز از سر نو داخل در خریداران اخبار مذکور گردد ازین توجہ تازہ نصیبے وافر از فیوضات حضرت اقدس دریابد ۔ واللہ علیٰ کل شیء قدیر ۔ پیش ازین ہرچہ دادہ شدہ بود ۔ بندہ آنرا محض اللہ تعالیٰ بحل کردہ واز سر آن درگذشتہ است ۔ محمد ابراہیم احمدی بن حاجی موسیٰ خان مرحوم کراچی

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اخبار بدر اتفاقاً نمبر اول میرے پاس پہنچ گیا ہے۔ آپ کا پیارا نام ایڈیٹری میں دیکھ کر دل نہایت خوش ہوا۔ میرا اور برادرم میر اکبر صاحب اپیل نویس مردان ۔ اور منشی مہر دل جان صاحب اپیل نویس مردان ۔ اور میاں محمد یوسف خان صاحب اپیل نویس مردان ۔ ضلع پشاور کے نام فہرست خریداران میں درج فرما کر ابتدائی نمبر اول جلد اول سے اخبار جاری فرماویں آپکا خادم ہدایت اللہ احمدی پرائیویٹ سارجنٹ کلرک چیف کورٹ ہوتی مردان

بھائی صاحب مخدوم بندہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جن سے ایک پرچہ کے نئے خریدار کی کوشش کی ہے انہوں نے منظور کر لیا ہے ۔ چھ ماہ کی قیمت کا وی پی پرچہ آپ اس پتہ سے روانہ کر دیں ۔ منشی عبد الرحمان صاحب احمدی ۔ اہلمد محکمہ چونگی ۔ کپورتھلہ ۔ خاکسار فیاض علی احمدی از کپورتھلہ

۸۶ ۔ حبی فی اللہ حضرت مخدوم المکرم مفتی صاحب سلمکم اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مجھے یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ ایڈیٹر بدر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بدر لازوال کرے (آمین) میں آپ کی یاد آوری کا بھی مشکور ہوں ۔ میرے محترم بھائی آپ پر واضح ہو کہ میں اگرچہ پہلے بھی مستقل خریدار نہ تھا۔ لیکن آپ کی ایڈیٹری کی خبر سن کر میں فوراً مستقل بن بیٹھا ۔ خاکسار اللہ دتا سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

۸۶ ۔ جناب بھائی صاحب السلام علیکم شکر خدا تعالیٰ جل جلالہ قدرت دا کا البدر مرحوم دوبارہ مسیح الزمان کی دعا سے زندہ ہو چند دیکھا مجھکو بھائی محمد افضل کی بیماری اور فوت ہو گئے سے بخار چڑھ گیا تھا لیکن بخار ... دیکھا ... اخبار مبارک ... کرامت مسیح الزمان

کفر ٹوٹا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یاحی یاقیوم لا الٰہ الا انت ۔
نحمدہ ونصلے علٰے رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم ۔ اما بعد غور کرو ۔

شرک ہے ایک ایسی بری بلا ہے جس کی نسبت الٰہی ارشاد ہے ۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ۔ اور شرک ہی ہے جس کو کہا گیا ہے ۔ کہ لاعلمی اور جہالت پر اس کی بنا ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ وان جاھداک علٰے ان تشرک بی مالیس لک بہ علم ۔ اور فرمایا ۔ لا تقف مالیس لک بہ علم اور شرک ہی ہے ۔ جو ظلم عظیم ہے جیسے فرمایا ۔ ان الشرک لظلم عظیم ۔ اور یہ بھی یاد رکھو ۔ کہ دنیا عبرت حاصل کرنے کا مقام ہے ۔ یوم الفصل نہیں ۔ اس مختصر تمہید کے بعد سوچو ۔ کہ شرک کے دلایل ہمیشہ نسج العنکبوت ہوا کرتے ہیں ۔ مگر عوام مظاہر قدرت میں اعجوبہ کے ایسے گرویدہ ہو جاتے ہیں کہ کوئی عمدہ دلیل ان کے لئے کارگر نہیں ہو سکتی ۔ دیکھو جوالامکھی کا پہاڑ ۔ پنجاب ۔ بلکہ ہند اور کشمیر میں اپنے اعجوبہ کے باعث ایک عظیم الشان معبد تھا ۔ اور طاعون کے دنوں میں لوگ اس ملک کو مامن یقین کر رہے تھے ۔ اور صلیب پرست گو اس خیال سے نہیں ۔ الاعمٰی آب وہوا کے لئے وہاں بہت ہی جمع تھے ۔ اور مخلوق کے لئے مادیات ہی معبود ہیں ۔ وہاں زلزلہ آیا ۔ اور اسی اعجوبہ سے آیا ۔ اور کب آیا جب ایک مامور من اللہ نے انبیاء کے قدم بقدم ۔ تبلیغ کا کام ایک کمال تک پونچایا ۔ اور پھر اسی پنجاب میں اتمام حجت کے لئے سینکڑوں تدبیروں سے کام لیا ۔ مگر بے پروائی کی گئی ۔ آخر راست بازہی مصدق راست بازوں کا ہو سکتا تھا ۔ کیونکہ اسی کا نشان ہے ۔ مصدقا لما معکم اس راست باز نے عفت الدیار محلہا ومقامہا ۔ کی پاک وحی گیارہ مہینے پیشتر شایع کی ۔ اور بتادیا کہ بیرونی عارضی طور پر ایک خاص دار کے رہنے والے اور وہاں کے اصلی باشندے تباہ ہو جائینگے ۔ آخر ۔ ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو اس کا ظہور ہوا اب دیکھیں ۔ جو دیکھنے کی آنکھیں رکھتے ہیں ۔ اور سنیں ۔ جو سننے کے کان رکھتے ہیں ۔ فقط ۔ نورالدین

حسن معاشرت پر حضرت مسیح موعود کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علٰے رسولہ الکریم
محبی اخویم سید فضیلت علیشاہ صاحب سلمہ ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا عنایت نامہ چند روز ہوئے کہ پو[نچا] ... مجھ کو معلوم نہیں ۔ کہ میں نے جواب لکھ دیا تھا ۔ یا نہیں ... یہی خیال آتا ہے ۔ کہ جواب لکھ دیا گیا تھا ۔ اب باعث تکلیف دہی یہ ہے ۔ کہ میں نے بعض آپ کے سچے دوست ... زبانی جو در حقیقت آپ سے تعلق اخلاص اور محبت اور حسن ظن رکھتے ہیں ۔ سنا ہے ۔ کہ امور معاشرت میں جو بیویوں اور اہل خانہ سے کرنی چاہیئے کسی قدر آپ شدت رکھتے ہیں ۔ یعنی غیظ وغضب کے استعمال میں بعض اوقات اعتدال کا اندازہ ملحوظ نہیں رہتا ۔ میں نے اس شکایت کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھا ۔ کیونکہ اول تو بیان کرنے والے آپ کی تمام صفات حمیدہ کے قائل اور دلی محبت آپ سے رکھتے ہیں ۔ اور دوسری چونکہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ حکومت قسام ازلی نے دے رکھی ہے اور ذرہ ذرہ سی باتوں میں تادیب کی نیت سے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں ۔ مگر چونکہ خداتعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے ۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ جیسے رشید اور سعید کو اس تاکید سے کسی قدر اطلاع کروں ۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے ۔ عاشروھن بالمعروف یعنے اپنی بیویوں سے تم ایسی معاشرت کرو ۔ جس میں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو ۔ بلکہ انکو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو ۔ اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو ۔ اور رسول اللہ صلے اللہ فرماتے ہیں خیرکم خیرکم باھلہ یعنے تم میں سے بہتر وہ انسان ہے ۔ جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید ہے ۔ کہ میں اس خط میں لکھ نہیں سکتا ۔ عزیز من انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے ۔ جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا ۔ اور وہ دیکھتا ہے ۔ کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے ۔ نرمی برتنی چاہیئے ۔ اور ہر ایک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جس کو خداتعالےٰ نے میرے سپرد کیا ہے ۔ اور وہ دیکھ رہا ہے ۔ کہ میں کیونکر شرائط مہمانداری بجالاتا ہوں ۔ اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں ۔ اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے ۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہیئے ۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہیئے ۔ اور ان کو دین سکھلانا چاہیئے ۔ درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے ۔ کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے ۔ میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے ۔ کہ ایک شخص کو خدا نے صد ہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے ۔ شاید معصیت ہوگی ۔ کہ مجھ سے ایسا ہوا ۔ تب میں ان کو کہتا ہوں ۔ کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو ۔ کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالیٰ ہے ۔ تو مجھے معاف فرماویں ۔ اور میں بہت ڈرتا ہوں ۔ کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں ۔ سو میں امید رکھتا ہوں ۔ کہ آپ بھی ایسا ہی کریں گے ۔ ہمارے سید ومولیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس قدر اپنی بیویوں سے حلم کرتے تھے ۔ زیادہ کیا لکھوں ۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

خط از جانب چودھری عبدالعزیز صاحب نائب تحصیلدار بنام چودھری عبداللطیف خانصاحب خلف قادیان ہو

(ڈیرہ گوپی پور ۔ ۱۶ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء) برخوردار ۔ السلام علیکم کانگڑہ بھون والی دیوی کی پوری تباہی ہوئی ہے ۔ جس کا مندر بیخ وبن سے اوکھڑ گیا ۔ اور نام ونشان باقی نہیں رہا جوالامکھی کے مندر کا بھی کچھ حصہ گر گیا ہے ۔ اور اس کے علاوہ ڈیوڑھی کو نقصان پونچا ۔ اور جاتری لوگ جوالامکھی میں بہت سے ۔ جو دور دور دراز ملکوں سے اس کی سیوا کے لئے آئے ہوئے تھے ۔ اور اس بت نے انکی فراہی دستگیری نہ کی فوت شدہ جاتریوں کی تعداد اگرچہ حکام کو اس وقت تک صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکی ۔ لیکن یہ کیفیت ایک سو اور ڈیڑھ سو کے درمیان اس وقت تک اندازہ کی گئی ہے اور جوالامکھی کی کل موتوں کی تعداد دو سو سے زاید اندازہ کی گئی ہے ۔ اس ضلع میں دیویاں تو بہت ہیں ۔ مگر جوالامکھی اور کانگڑہ والی دیویاں زیادہ مشہور ہیں ۔ اور جو لوگ جوالامکھی آتے ہیں ۔ وہ کانگڑہ بھون سے ہو کر جاتے ہیں ۔ یا جو لوگ کانگڑہ بھون کی دیوی کو پہلے جاتے ہیں ۔ وہ وہاں سے جوالامکھی کو منھا ٹیک کر جاتے ہیں ۔ سو ان دونوں میں سے کانگڑہ والی دیوی کا تو نام ونشان مٹ گیا ۔ اور جاتری لوگ بھی بہت زیادہ مرے ہیں اور جوالامکھی کی دیوی کے مندر کا کچھ حصہ گرا ۔ اور جاتری بھی ایک سو سے زیادہ مرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ اخی المکرم چودھری ... حسب دوام اقبالہ ... السلام علیکم ۔ میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور آپ کی دعاء سے بہمہ وجوہ تندرست ہوں اور آپکی خیریت کا مدام خواہاں ۔ ایک مفصل خط دربارہ تباہی ضلع ہذا ارسال خدمت ہو چکا ہے ۔ دردناک اور عبرتناک تباہی نمونہ قیامت ہے ۔ اللہ تعالےٰ لوگوں پر رحم فرماوے ۔ ہلاک شدہ بستیوں پر تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے ۔ عذاب فوق عذاب کا عین نظارہ ہے گھوٹ کی کوئی خبر نہیں آئی ۔ ڈاک کی ہوئی ۔ زلزلے متواتر آرہے ہیں معلوم نہیں کیا ہوگا ۔ والسلام ۔ ۱۴ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ طفیل حسین از نادون

قرآن مجید سے

الوصیت - الدعوت - الانذار کی صداقت کا ثبوت

قرآن مجید مین جو قصص مذکور ہین - ان سے ہرگز یہ مقصود نہین کہ سننے والون کے دل بہلانے جائین - بلکہ یہ اصل مین پیشگوئیان مین - جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین واقع ہونے والی تہین - جن لوگون نے سراالشہادتین کو پڑھا ہے - وہ خوب سمجھتے ہین - کہ واضرب لہم مثلا اصحٰب القریۃ - والا قصہ کس طرح پیشگوئی کے رنگ مین پورا ہوا اسی نے فرمایا - تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک - ورنہ یہ قصے یہودیون - عیسائیون - مین پہلے بھی مشہور تھے ان پر غیب کا اطلاق اگر ہو سکتا ہے - تو صرف اس طریقے سے کہ ان قصون مین جو جہوٹی باتین مل گئی تہین - نکال دی گئین - گو ہمارے بعض مسلمان بھائیون نے اب پھر ان پر حاشیہ رنگ چڑھا کر غیر مسلمون کو اعتراض کا موقعہ دیا ہے - ہان قصص مین لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب - کی فلاسفی کو سمجھا ہے تو ہمارے امام امام علیہ السلام نے :

ہم بر سر مطلب ! ولقد ارسلنا نوحًا الٰی قومہ فلبث فیہم الف سنۃ الا خمسین عامًا فاخذھم الطوفان وھم ظٰلمون سے صاف ظاہر ہے - کہ خاتم النبیین کی امت پر ایک زمانہ نوحی آنے والا ہے یعنے عیش و آرام کا جو لوگون کو - فسق و فجور مین ڈال دیتا ہے - نوح عبرانی لفظ ہے - جس کے معنے ہین - آرام - اس زمانے کی مدت العمر بھی بتلائی گئی ہے - یعنے خیر القرون کے بعد قریب ایک ہزار سال تک یہ زمانہ رہے گا جس کو احادیث مین فیج اعوج کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے اس زمانے مین شر حد سے بڑھ گیا - اور زمین اس قابل ہو گئی کہ اس کو سزا دی جاوے - تب خدا نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق ایک نذیر بھیجا - جو مثیل نوح ہے

دوستو ! تمہین مبارک - دیکھو - آسمان نبوت پر افق وحی سے وہ بدر نمودار ہو چکا ہے - ! ابھی اسے خود بھی معلوم نہ تھا کہ یہ بار رسالت میرے ہی سر پر پڑنے والا ہے کہ خدائے عالم الغیب کی پاک وحی نازل ہوئی

واصنع الفلک باعیننا ووحینا

جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے - کہ کوئی نوح مبعوث ہو چکا ہے - اس کی تشریح اس اردو الہام مین ہوئی - دنیا مین ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا - اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا -

چونکہ حملون کا لفظ جمع ہے - اس سے کئی نشان ظاہر ہونے والے تھے - اس مین پہلا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رقم فرمایا تھا - اسی کے لئے کشتی نوح کتاب بنی - مگر اب کیا اس کی خبر قرآن مجید مین بھی ہے ؟ کیون نہ

من قریۃ الا نحن مہلکوھا قبل یوم القیٰمۃ او معذبوھا عذابا شدیدا - یعنے قیامت سے پہلے ہم ہر بستی کو یا تو ہلاک کرنے والے ہین - یا سخت عذاب دینے والے ہین - اس سے ظاہر ہے - کہ کوئی ایسا عالمگیر عذاب ہوگا - جس کو ہر بستی کے لوگ محسوس کرین گے - اور یہ خدا تعالے کا خاص فضل ہے - کہ اس نے اپنے رسول کے تخت گاہ کو لولا الاکرام لہلک المقام کی پاک وحی سے ہلاکت مین داخل ہونے سے بچا لیا - پھر دوسرے مقام پر فرمایا -

اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون - ایک کیڑا زمین سے نکالین گے - جو لوگون کو زخم کریگا - اس سزا مین کہ وہ ہماری آیتون پر یقین نہین کرتے - گویا اس عالمگیر عذاب کی نوعیت بتائی اور یہ بھی فرما دیا - کہ یہ عذاب ماکنا معذبین حتٰی نبعث رسولا کے مطابق اجرام طاعونی کے ذریعے سے ظاہر ہوگا - اور اس وقت خدا کی آیت یعنے ایک نبی کا وجود بھی ہوگا - جس کی تکذیب کا یہ نتیجہ ہے

(۲) اور دوسرا زلزلہ تھا - اس کی خبر بھی قرآن مجید مین ہے دیکھو نہ صرف اذا زلزلت الارض زلزالہا - بلکہ قطعی و یقینی طور سے سورۃ النازعات کہ اس مین فرشتون کو جو انتظامات حسب الامر الٰہی لگے ہوئے ہین اور ہر کام کو اپنے وقت پر ظہور مین لاتے ہین - بطور گواہ قسمی رنگ مین پیش کر کے فرمایا گیا - یوم ترجف الراجفۃ - تتبعہا الرادفۃ - قلوب یومئذ واجفۃ ابصارھا خاشعۃ - جس دن کانپے گی - کانپنے والی - اس روز دل دھڑکتے ہونگے - اور نظرین جہک جائینگی - اب ۴ - اپریل کے زلزلے مین اس آیت کی تفسیر سب نے دیکھ لی - اور ان منکران قیامت کے لئے بڑا بھاری نشان ہوگی جو کہتے ہین - یقولون ءانا لمردودون فی الحافرۃ ءاذا کنا عظاما نخرۃ - حضرت نے بھی یہی فرمایا " جو لوگ قیامت کے منکر ہین وہ دیکھ لین کسطرح ایک سیکنڈ مین ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے -

اور تیسرے حملہ کا ذکر بھی اسی آیت تتبعہا الرادفۃ سے کیا گیا ہے کہ پیچھے ایگی اس کے پیچھے آنیوالی - گویا یہ دو حملے ایک دوسرے کے پیچھے ہونگے - جیسے کہ ایک اسوار دوسرے کا ردیف ہوتا ہے چونکہ خدا نے مسیح موعود کو وحی نازل ہوئی کہ زلزلۃ الساعۃ قوا انفسکم - اس لئے اس کی نوعیت بھی معلوم ہو گئی - مجھے ہوبہو یہی الفاظ سورت حج مین مل گئے - یاایہا الناس اتقوا ربکم - ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم - یوم ترونہا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکارٰی وما ھم بسکارٰی ولکن عذاب اللہ شدید اپنے رب کے عذاب سے بچو - کیونکہ اس گھڑی کا ہلا دینے والا عذاب ایک بڑی بھاری آفت ہے - جسدن تم دیکھو گے (قیامت سے پہلے آنے کا ثبوت دیکھئے) ہر دودھ پلانے والے اپنے بچے کو بہول جائیگی اور حمل والی حمل گرا دیگی - لوگ دیوانہ پھرین گے - مگر وہ دیوانہ نہونگے - بلکہ عذاب اللہ بہت سخت ہے - اس سے اگلی آیت پڑھئے - اس نشان دکہلانے کی وجہ بھی نظر آئیگی - کہ لوگ ایک اطاعت چھوڑے ہوئے ہونگے -

دوستو ! اٹھو !! اور ہوشیار ہو جاؤ !!! دیکھو قرآن مجید مین ان تینون باتون کا پہلے سے مذکور ہے - جو یقینا ہونے والی ہین اللہ تعالےٰ مجھے اور میرے بھائیون و دیگر احباب کو ان نشانون سے عبرت حاصل کرنیکی توفیق دے اور ہدایت کی راہ پر چلاوے - رب اما تریَنّی ما یوعدون رب فلا تجعلنی فی القوم الظٰلمین

(راقم احمدی گجراتی از گوبیکے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدرسہ کے واسطے ایک تجویز - اقتباس از مکتوب سید محمد قاسم صاحب

اخویم مفتی محمد صادق صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی مالی حالت کے نازک ہونے کی خبر سن کر میری طبیعت مین ایک درد پیدا ہوا - خداوند کریم کا وعدہ ہے کہ مین اس سلسلہ کی کام کا کفیل ہون اور ہمارے امام علیہ السلام کی دعا ہے تو یہ تو ہو نہین سکتا کہ کام نہ چلے یا کام مین کچھ ہرج پیدا ہو - اگر ہم لوگ کم ہمتی کرین گے - تو خداوند کریم اور دوسری قوم کو پیدا کر کے اس سلسلہ کو ترقی دیگا - مگر ہماری کمزوری ہمارے واسطے باعث نقصان کا ہوگی - کہ ہم ثواب سے محروم ہو جائین گے - ہماری جماعت اس طرف توجہ کرے تو کوئی مشکل نہین اور مین اب ایک تجویز پیش کرتا ہون جو کہ مین نے یہان جماعت شاہجہانپور کے سامنے پیش کی ہے اور سب نے اس کو بخوشی منظور کیا اور سب نے اس کی قبولیت سے دیکھا ہے اور سب کو بہت پسند آئی ہے اول مین ایک رجسٹر تیار کر کے پیش کیا سب نے بخوشی خاطر اسپر دستخط اپنی قلم سے کر دیئے اور اپنے نام معہ اپنے متعلقین کے لکھکر ادا کر دیا کیونکہ یہ رقم بہت کم ہے اور آدھ آنہ ماہواری کے حساب سے چندہ مقرر کیا ہے اور یہ حقیر رقم اس واسطے مین نے کی ہے کہ کسی کو بار معلوم نہ ہو ہر شخص غریب سے غریب اس کو ادا کر سکتا ہے اور اس حقیر رقم کے یکجا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک رقم کثیر جمع ہو جائیگی اور سب ضروریات مدرسہ کیواسطے کافی ہوگی - اور وہ اس طرح ہے کہ ہماری جماعت مین ہر ایک آدمی معہ اپنے اہل و عیال کے عوض جو جو شخص اس کے ساتھ ہون خواہ وہ کسی عمر کا بچہ ہی ہو سب کا نام لکھا جاوے - اور آدھ آنہ ماہوار کہ جس کا حساب کرنے سے ۶ آنہ سالانہ ہوگا اور سب جمع کرنے سے تین لاکھ جماعت احمدیہ مین سے سب سے اگر وصول ہو جاوے تو ۱۱۲۵۰۰ روپے سالیانہ جمع ہو جاوے - اگر ہم ایک لاکھ کو چھوڑ کر دو لاکھ کو رکھین تو ۶۲۰۰ روپے ماہوار کی آمدنی ہوگی اور اس مین سے اگر ایک لاکھ ہی وصول ہو جاوے - تو ۳۱۰۰ روپیہ ماہوار ہوگی کہ جس مین خداوند کریم چاہیگا تو سب کام بہت اچھے طور پر چلینگے خداوند کریم اس کام مین برکت دے تا نفع خلائق کو ہو (آمین) اگر خدا مجکو ہمت دے - تو مین اس کام کو خود جا کر اور سب مقامات پہ پھر کر اس کو کر دون - مگر مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ مین اس قابل نہین ہون خدا اس قابل کر دے (آمین) مین دو ماہ کا چندہ شاہجہانپور کا وصول کر کے ارسال کرتا ہون - الراقم سید محمد قاسم احمدی شاہجہانپور

مطبع بدر مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا -

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بدر رجسٹرڈ نمبر

قیمت خاص معاونین سالانہ عطا کیا کرتے ہیں عام سالانہ ۔۔ اس کے علاوہ پر جو کچھ دوست بخوشی قبول کیا جائے گا۔ ترسیل زر بنام میان معراج پرپرائیٹر قادیان۔ اور تمام خط بنام مینجر بدر ہونی چاہیے

چہ گویم باتو گر آئی۔ چہا در قادیان بینی

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۴ | ۲۱۔ صفر ۱۳۲۳ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ا نمبر ۳

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

فہرست مضامین

۱۔ خدا کی تازہ وحی۔ ہفتہ قادیان
۲۔ زلزلہ کی خبر بار سوم۔ عزودی اعلیٰ ساعت قیامت
۳۔ ہیکل پھٹ گئی۔ بزم احمدیہ
۴۔ تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام نشان زلزلہ
۵۔ انصار بدر
۶۔ تربیت اولاد۔ مراسلت
۷۔ درس قرآن
۸۔ ڈائیری

خدا کی تازہ وحی

۲۲۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ جاءک الفتح۔ تیرے پاس فتح آئی

۲۳۔ " " ۔ بھونچال آیا۔ اور بڑی شدت سے آیا

۲۵۔ " " ۔ "قل مالک حیلۃ"

۲۸۔ " " ۔ رؤیا مین دیکھا۔ کہ ایک سفید سا کپڑا بچھا ہوا ہے۔ اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے۔

اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی

"فتح نمایان" "ہماری فتح" } یعنے واقعات آئندہ کے واسطے جو پیش گوئیان کی ہوئی ہین۔ اور جن پر دشمن ہنسی کرتا ہے۔ ان کو خداتعالےٰ پورا کر کے ہماری صداقت دنیا پر ظاہر کر دیگا۔ اور لوگ نیک چلنی اختیار کرین گے۔ اور خدا پر ایمان لائین گے۔

صدقت الرؤیا۔ سچا کیا تونے۔ خواب کو

انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ یعنی مین اپنی فرشتون کی فوجون کے ساتھ اس وقت آؤن گا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے

خداتعالےٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتون کے ذریعہ سے کرتا ہے جو لوگون کے دلون مین نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہین۔ اور حق کی طرف راہ دکھلاتے ہین۔ اسی شب صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب نے خواب مین دیکھا تہا۔ کہ حضرت کو انی مع الافواج اتیک بغتۃ الہام ہوا ہے۔ صبح اٹھ کر ذکر کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بے شک یہ الہام ہوا ہے۔

۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ گذشتہ رات کو ۲ بجنے مین سات منٹ باقی تھے۔ جب کہ ہم نے یہ رؤیا دیکھا۔ کہ زمین ہلتی ہے پہلے ہم نے خیال کیا۔ کہ شاید ویسے ہی کچھ حرکت ہوئی ہے۔ مگر پھر زور سے ایک دھکا لگا۔ تب یقین ہوا۔ کہ زلزلہ ہے اور مین گھر کے آدمیون کو جگاتا ہون۔ اور کہتا ہون۔ کہ اُٹھو۔ زلزلہ آیا۔ مبارک کو بھی اٹھالو۔ اور یہ بھی رؤیا مین کہتا ہون۔ کہ جوتشی کس قدر جھوٹے ہین۔ پنڈت نے تو اخبار مین چھپوایا تہا۔ کہ اب زلزلہ نہین آئیگا اس کے بعد بیداری ہوئی :-

یکم مئی ۱۹۰۵ء۔ عالم کشف مین ایک اشتہار دکھایا گیا۔ اس کے سر پر لکھا ہوا ہے۔ المبارک ۔ پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہوا۔ برکۃ نازلۃ علیٰ ھذا الرجل

یعنی ایک زیادہ برکت ہے۔ اس مرد پر

اس کے بعد ایک رؤیا ہوا۔ کہ ان رات کو اُٹھا ہون پہلے بشیر احمد شریف احمد ہے۔ پھر مین آگے جاتا ہون کہ پہرے والون کو دیکھون تو مین کہتا ہون۔ یا کوئی کہتا ہے۔ کہ "اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہین"

رؤیا۔ دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔

۳۔ مئی ۱۹۰۵ء۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ فرمایا۔ اس سے ارشاد ان اشتہارات کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ جو حال مین شائع ہو رہے ہین

رؤیا۔ صبح کے وقت لکھا ہوا دکھایا گیا۔ "آہ نادر شاہ کہان گیا"

ہفتہ قادیان

اس ہفتہ مین بابو غلام حسن صاحب ٹوبہ ٹیک سنگہ سے اور مرزا یعقوب بیگ صاحب قصور سے اور دیگر بعض احباب علاقہ گوجرانوالہ ملتان وغیرہ سے تشریف لائے۔ حضرت معہ خدام تاحال باغ مین منزل کئے ہوئے ہین۔ حضرت نواب محمد علیخان صاحب معہ ڈیرہ لاہور سے واپس قادیان آ گئے اور حضرت کے قریب باغ مین اپنا خیمہ لگایا۔ بمبئی کے ایک خوش رو خوش خلق نوجوان حضرت کی ملاقات کے واسطے یہان آئے [illegible] میان [illegible] صورہ کر واپس تشریف لے گئے۔ آہ کچھ زیادہ دن ٹھہر کر خوش وقت ہوتے۔ اور کہتے۔ دوبارہ جلد آنے کا وعدہ کر گئے ہین۔ خدا ان کا حافظ و ناصر ہو۔

www.aaiil.org

البلاغ

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ⁂ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

زلزلہ کی خبر بار سوم

آج ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے۔ سو مین محض ہمدردی مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہون۔ کہ یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے۔ کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آئیگی۔ جس کا نام خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ رکھا ہے مین نہین جانتا۔ کہ وہ قریب ہے۔ یا کچھ دنون کے بعد خدا تعالیٰ اس کو ظاہر فرما دیگا۔ مگر بار بار خبر دینے سے یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ بہت دور نہین ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی خبر اور اس کی خاص وحی ہے۔ جو عالم الاسرار ہے۔ اس کے مقابل پر جو لوگ یہ شایع کر رہے ہین کہ کوئی سخت زلزلہ آنے والا نہین۔ وہ اگر منجم ہین۔ یا کسی اور علمی طریق سے اٹکلین دوڑاتے ہین وہ جھوٹے ہین۔ اور لوگون کو دھوکہ دیتے ہین۔ ور حقیقت یہ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہین دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل مین گذرا۔ بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہین۔ کوئی ہے۔ جو ہماری اس بات پر ایمان لائے؟ اور کوئی ہے جو اس آواز کو دل لگا کر سُنے؟ یہ بھی ملک کی بدقسمتی ہے۔ جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتے ہین اور انکے دل ڈرتے نہین۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ مین چھپ کر آؤنگا

مین اپنی فوجون کے ساتھ اس وقت آؤن گا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونیوالا ہے غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا۔ یا کچھ حصہ رات مین سے یا ایسا وقت ہوگا۔ جو اس سے قریب ہے۔ پس اے عزیزو! تم جو خدا تعالیٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو۔ ہشیار ہو جاؤ۔ اور اپنی توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو کہ خدا تعالیٰ کا غضب آسمان پر بھڑکا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھاوے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہین۔ ہلاک ہوگئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے۔ جو گناہ اور معصیت سے باز نہین آتے۔ اور ان کی مجلسین ناپاکی اور غفلت سے بھری ہوئی ہین۔ اور ان کی زبانین مردار سے بدتر ہین۔ وہ بار بار کی شوخیون سے خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہین۔ وہ دلون کے اندھے ہین اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس روز مین ان پر رحم کرون گا۔ جن کے دل مجھ سے ترسان اور ... ہے۔ جو نہ بدی کرتے ... بدی کی مجلسون مین بیٹھتے ہین۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا تیرے لئے فتح نمایان ظاہر ہوگی۔ کیونکہ خدا اس روز ... دکھلائے گا۔ جو قبل از وقت دنیا کو سنایا گیا۔ خوش ... اب بھی سمجھ جائے۔ یاد رہے۔ کہ خدا کا غیب ... در عمیق ہوتا ہے۔ بجز ان خدا کے رسولون کے جو برگزیدہ ہوتے ہین۔ اور کسی پر نہین کھلتا۔ اور کسی غیب کی اطلاع نہین دیجاتی۔ پس مجھے خدا تعالےٰ ... ہے۔ تا وہ جو خدا تعالےٰ کو شناخت نہین کرتے ان کو پتہ لگ جائے۔ مین محض ہمدردی کی راہ سے ... کہ اگر لوگ بڑے بڑے مکانون سے جو دو منزلے ... ہین اجتناب کرین۔ تو اس مین رعایت ظاہر ہے۔ آئندہ انکا اختیار۔ والسلام

المشتہر میرزا غلام احمد قادیانی۔ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء بروز شنبہ

ضروری اعلان

بخدمت جمیع برادران احمدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب کوئی یہان نیا اشتہار طبع ہوتا ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ اس کو کثرت سے بیرونجات مین ارسال کیا جائے۔ تو ہمیشہ ایسی فہرست کے طیار کرنے مین بہت دقت ہوتی ہے۔ جس کے مطابق خاطر خواہ تقسیم باہر ہو سکے ایسے موقع پر بڑے بڑے شہرون کو تو اشتہار روانہ ہو جاتے ہین۔ لیکن چھوٹے شہرون اور گاؤن مین اشتہارات کی روانگی عموماً رہ جاتی ہے۔ اس واسطے مین نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ تو ایک مفصل فہرست طیار کرکے اس جگہ رکھی جاوے۔ جس مین ہر شہر اور گاؤن مین سے ایک ایک دوست کا نام معہ پتہ درج رہے جو اپنے ذمہ اشتہارات کی تقسیم کو بخوشی قبول فرماوین لیکن یہ کام بغیر احباب کی مدد کے نہین ہو سکتا۔ اور پہلی مدد یہ ہے کہ سب دوست ہر گاؤن مین سے ایک خواندہ دوست کا نام و پتہ معہ ڈاکخانہ خوشخط لکھ کر ارسال فرماوین۔ تا کہ نامون کے رجسٹر مین درج کرنے مین غلطی نہ ہو۔ والسلام

خادم قوم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان

شائقان بدنجان۔ عرب صاحب عبد المحی نے ایک تختہ پر موٹے حروف مین مندرجہ بالا وحی الٰہی چھپوا کر ساتھ ہی حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود اور بعض دیگر احباب کے اشعار چھپوائے ہین۔ کاغذ دیوار پر چسپان کرنیکے واسطے چھاپا گیا ہے۔ قیمت ۲ عرب صاحب سے قادیان مین مل سکتا ہے

ساعت قیامت

چار سال پہلے کی پیشگوئی آج پوری ہوئی

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ پرچہ مین ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق نمونہ قیامت کا ذکر کرکے اس زلزلہ کے متعلق صاحبان اخبار کا اقرار نقل کیا تھا۔ کہ یہ زلزلہ فی الواقع نمونہ قیامت تھا۔ اس پرچہ مین چند اور اخبارون کی رائے ہم نقل کرتے ہین جنہون نے اقرار کیا ہے۔ کہ یہ زلزلہ فی الواقع **قیامت کو یاد دلاتا ہے**

اخبار پولیس اینڈ وکیٹ رقمطراز ہے۔ فوراً زلزلہ نے ہیبت ناک روش اور صورت اختیار کی ... لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ اُس نے اس قیامت خیز زلزلہ کو بند ہو جانے کا حکم دیدیا۔

اخبار ضیاء الاسلام لکھتا ہے۔ ۴ اپریل بروز منگل علی الصباح قریباً سوا چھ بجے ایسا سخت زلزلہ آیا۔ کہ الامان۔ دفعۃً مکان گرنے شروع ہوگئے۔ ہندو۔ سری رام سری رام۔ اور مسلمان یا اللہ خیر یا اللہ خیر پکارنے لگے۔ اور بموجب ارشاد آنحضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ جب قیامت آئے گی کوئی نفس کسی نفس کو نہین بچا سکیگا۔ واقعی اس کی نظیر ان تین منٹون مین پائی گئی۔ کہ باپ بیٹے کو اور بیٹا مان باپ کو نہین بچا سکا

اخبار ہندوستان بمبئی پنچ سے ناقل ہے

انگریزی خوان نئی امت نے قیامت سے انکار کر دیا تھا۔ اللہ میان نے چاہا۔ کہ ان لونڈون کو ذرا گوشمالی دینی چاہیئے۔ ممالک متحدہ اور اطراف مین زلزلہ بھیجدیا۔ بڑی بڑی سربفلک عمارتین گر پڑین۔ بہت سی جانون کا نقصان ہوا۔ قیامت کے منکر لگے چیخنے قیامت آگئی۔ قیامت آگئی۔ بہت تمہارے منکرون کی دم مین قیامت کا زلزلہ۔ اب بتلاؤ قیامت کے قائل ہوئے یا نہین۔

ملک مصر سے مولوی غلام نبی صاحب احمدی واپس ہندوستان کو تشریف لائے ہین۔ قریباً تین سال تک انہون نے اس ملک مین تعلیم پائی ہے اور نیز سلسلہ حقہ احمدیہ کی اشاعت مین مصروف رہے ہین۔ اس جگہ مولوی صاحب نے چند مخالفون کے ساتھ مباحثات بھی کئے چنانچہ ایک مباحثہ دربارہ حیات و وفات مسیح ناصری بعد چند دیگر مفید مسائل کے ملک مصر مین اپنے خرچ سے طبع کروایا تھا جس کی بہت سی کاپیان وہ اس جگہ لائے ہین۔ اس کا نام ہدیہ سعدیہ رکھا ہے۔ قیمت سادہ کاغذ ۳ اور چکنا دھنائی ۴ ہے۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب کے پاس ایک عمدہ کتب فروختنی بھی ہے۔ جو سب مولوی صاحب سے قادیان مین مل سکتی ہین جس کا نام یہ ہے مشکٰوۃ الانوار فی تفسیر قولہ تعالےٰ اللہ نور السمٰوٰت والارض قیمت ۵

ہیکل پھٹ گئی

ہمارے یہود اور عیسائی صاحبان غور فرماویں

خدا کے پاک بندے جب دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں تو ہمیشہ سنۃ اللہ یہی جاری چلی آئی ہے کہ شیطان اور اُسکے دوست اُنکے دکھ دینے کے واسطے ہر طرح کا سامان مہیا کرتے رہتے ہیں۔ ان مصائب اور دکھ دینے کے وقت خدا اپنے بندے کو صبر کا حکم دیتا رہتا ہے۔ چنانچہ وہ صبر اور تحمل کے ساتھ ہر ایک دکھ کو اُٹھا کر خاموش رہتے ہیں اور کبھی کسی سے انتقام لینے کا ارادہ نہیں کرتے۔ جیسا کہ تاریخ انبیاء کا بیان ہمیشہ سے شاہد ہے ہر ایک نبی کے ساتھ ایک رنگ میں اور کسی کے ساتھ دوسرے رنگ میں مگر کوئی خدا کا پیارا ان ابتلاؤں سے خالی نہیں رہا [illegible] اور ان کے انجام کو رنگ [illegible] وقت کے حالات کے مطابق [illegible] حضرت موسیٰ کو ملک مصر سے نکلنا [illegible] مگر وعدہ کے ملک میں داخل [illegible] ایسا ہی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہجرت کی تھی مگر جلد چند [illegible] دیکھو وعدہ کے شہر [illegible] حکومت و سلطنت عطا کی [illegible] ہم نے دی ہے دیکر [illegible] یعنی حضرت موسیٰ و حضرت محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام [illegible] ابن مریم [illegible] علیہ السلام کا ہم ذکر کرتے ہیں [illegible] صلیب پر [illegible] کو صلیب کا فتویٰ لگا کر [illegible] ساتھ مینجوں اور رسیوں کے [illegible] یہ ایک بڑا بھاری دکھ تھا جو حضرت عیسیٰ کو دیا گیا مگر یہ اُن کے لیے تمام دکھوں کا انتہا تھا چنانچہ اس انتہائی درد و دکھ کے وقت پر آسمان میں ایک شور پڑ گیا اور خدا کا غضب زمین پر اُترا جیسا انجیل میں لکھا ہے کہ اُسوقت بڑا بھونچال آیا اور زمین کانپی اور پتھر تڑک گئے اور ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا۔" یہ اس امر کا نشان تھا کہ خدا تعالیٰ نے زمینوں کی اس کارروائی پر بہت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے بندہ کو اپنے وعدہ کے مطابق اور اُس کی ساری رات کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان کے بچا لیا۔ اور اگرچہ حضرت مسیح کو وہ پیالا کچھ پینا پڑا تاہم اُس کے پاک اثر سے خدا نے [illegible] محفوظ رکھ لیا اور خود [illegible] صلیب کی بیہوشی کے بعد صحیح و سلامت ہو کر دوستوں کی ملاقات کے واسطے بڑے لمبے لمبے سفر پیادہ پا کر [illegible] ہیں۔

اس کے مقابل اب ہم مسیح ثانی یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حال دیکھتے ہیں۔ ان دشمنوں نے کسقدر [illegible] دینے کے واسطے جان توڑ کوششیں کیں مفتریت کی [illegible] الزام قتل کے جرم لگانے کی سعیاں کیں کفر کے فتوے [illegible] دیئے گئے [illegible] دقیقہ نہ [illegible] اٹھا نہیں رکھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے ہمیشہ صبر کیا ہوا تھا تاکہ وہ دکھ انتہا کو پہنچے تب خدا نے آپ انتقام لینے کے واسطے آسمان سے حکم دیا۔ جیسا تھا کہ اسی طرح جیسے کہ پہلے مسیح کے وقت میں ہوا تھا خدا کا قہری عذاب نازل ہوا اور زمین پر سخت بھونچال آیا۔ اور پہاڑ تڑک گئے بلکہ زیر و بالا ہو گئے اور گرجے پھٹ گئے [illegible] مسجدوں کے مینار سے گر گئے۔ اور [illegible] اوپر سے نیچے تک شق ہو گئے۔ یہ سب کچھ اس بات کا [illegible] [illegible] وقت ہے۔

[illegible] حالی ہو گا [illegible] قوت روحانی میں حضرت موسیٰ سے بڑھ کر تھا [illegible] اگرچہ کامیابی حضرت موسیٰ [illegible] لوگوں کو [illegible] تاہم دشمنوں کو خدا کے اس بندہ پر ایسا قابو نہیں پڑا کہ [illegible] صلیب [illegible] گذشتہ مسیح [illegible] ہاتھوں سے بڑھ کر تھا اور [illegible] سے دیا [illegible] ایسے ہی اس زمانہ کے یہود صفت لوگوں نے [illegible] کو ماننے سے [illegible] ہیکل کا پھٹنا اس امر کا نشان تھا کہ اب ان ہیکلوں کے اندر عبادت کرنیوالے یہود کی عبادت خدا کو قبول نہیں ہے اب یہ مغضوب علیہم میں شامل ہو گئے۔ پس یہ موجودہ واقعہ زلزلہ کا اور گرجوں اور مسجدوں کے گرنے اور پھٹنے کا مسلمانوں اور عیسائیوں کے واسطے قابل توجہ ہے خدا کا مسیح پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ خدا سے ڈرو اور نیکی اختیار کرو اور اُس کے رسول کی بات مانو۔ [illegible] وہ کونسی بات اس مسیح نے تمکو کہی ہے جو بُری ہے۔ کیا خدا کی طرف آنا اور اپنے خالق کو راضی کر لینا تمکو پسند نہیں آتا۔ کیا ایک اللہ کی پرستش کرنا تمکو ناگوار گذرتا ہے اور کیا خدا کی عبادت اور خلقت کی خیر خواہی اور حاکمان وقت کی تابعداری کا سبق تمہیں دکھ دیتا ہے جو تم پتھر اُٹھا اُٹھا کر ہم پر حملہ کرتے ہو۔ پس دیکھو اب تو خدا تمکو پتھر مارے گا۔ کیا اب بھی تم باز نہ آؤ گے ابھی وقت ہے کہ توبہ کرو اور اُس بڑے عذاب سے بچ جاؤ جو اس سے بڑھ کر آنیوالا ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدیٰ ۔

مین مسلمان ہو گیا

یہ عجیب و غریب کتاب یعنی اخبار الاسلام یا مین مسلمان ہو گیا بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے گو بندگان دین حضرت مولوی نور الدین و مولوی عبد الکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم اے [illegible] مفید ہونا قرار دیا ہے مگر یہ کتاب بذاتہ اس [illegible] نظر [illegible] کا نام خاص خالق ارض و سماء نے اپنے خاص الہام و کلام سے رکھا [illegible] اسپر خود خدا نے ریویو کیا۔ چونکہ یہ کتاب ہر ایک احمدی و غیر احمدی کیلئے از بس ضروری ہے اس لئے اطلاع دیجاتی ہے کہ کوئی صاحب [illegible] آریوں اور مخالف مولویوں سے پالا پڑا ہے۔ وہ اس سے محروم نہ رہ جاویں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہو گا۔ عبد الغفور مرزا [illegible] مرحوم [illegible] کی کتاب [illegible] الاسلام [illegible] جواب [illegible] [illegible] قادیان آمین

[illegible]

پیشاور سے ایک دوست تحریر فرماتے ہیں کہ درس قرآن مجید جاتے تفصیل کی ہم کو ضرورت نہیں۔ بجواب گذارش ہے کہ بدر کے پڑھنے والے سب آپکی طرح عالم نہیں ہیں۔ بلکہ اکثر ایسے بھی ہیں کہ معمولی پڑھنے کی لیاقت رکھتے ہیں۔ اس واسطے بعض جگہ تفصیل ضروری ہوتی ہے۔ اجمال کا خواہاں تفصیل سے فایدہ اُٹھا سکتا ہے مگر تفصیل کا خواہاں اجمال سے فایدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ اس واسطے تفصیل مناسب معلوم ہوتی ہے

بعض احباب نے اخبار کے دیر سے پہنچنے کی شکایت کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ محمد افضل مرحوم کی وفات کے بعد مطبع کے پریسمین مزدور اور منشی کے کام چھوڑ جانے اور واپس مطبع میں نہ آنے کے سبب ابتک مطبع کے لئے کافی انتظام نہیں ہو سکا۔ اور دفتر کے کام میں بھی نئے آدمی رکھنے کی بہت تکلیف اور دقت واقع ہو رہی ہے۔ کوشش کی جاری ہے کہ اخبار وقت پر شایع کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ وہ سامان مہیا کر دے گا

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

اخبار تلسمان Talisman جو ملک امریکہ کے مشہور شہر شکیگو سے ماہواری نکلتا ہے۔ مذہب عیسویت کی موجودہ حالت پر ایک دلچسپ ریمارک کرتا ہے۔ یہ ایک معمولی اخباری پرچہ ہے۔ جو امریکہ کی پبلک کے خیالات کو ظاہر کرتا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان ملکون مین مذہب عیسوی کے متعلق عوام کے خیالات کس حد تک پہنچے ہوئے ہین۔ وہ الفاظ یہ ہین

"مذہب عیسوی مین جس اخوۃ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس پر خود گرجون کے پادری اور قوم کے بزرگ بھی عمل نہین کرتے۔ جس سے عوام نے دو نتیجہ نکالے ہین۔ ایک یہ کہ جس کارخانہ کے بزرگون کا یہ حال ہے۔ وہ کارخانہ قابل نفرت ہے۔ اور دوسرا یہ کہ عیسائیت کے تمام دعوی رد کرنے کے لائق ہین۔ کیونکہ وہ صرف دعوے ہی دعوے ہین۔ ان تمام وجوہات سے مذہب عیسوی عوام مین سے بہت جلد خارج ہو رہا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دو قسم کے لوگ مذہبی دنیا مین ہوتے ہین۔ ایک علماء۔ اور دوسرے۔ عوام۔ جب ہر دو عیسائیت کو اس طرح ترک کرنے پر کمربستہ ہو رہے ہین۔ تو کب تک مذہب اس حد تک پہنچ جائیگا۔ کہ پرانے زمانہ کے جھوٹے قصون کے سوائے اور کوئی نشان اس مذہب کا نوع انسانی مین نہ رہیگا۔"

کاش کہ ہمارے ملک کے پادری اتنے لمبے سفر کرنے اور اس جگہ آنیکا دکھ اٹھانے کے عوض مین اپنے ملک کے ہم وطنون کو۔ عیسائی بنانے مین مصروف رہتے

یورپ۔ امریکہ مین ایک بڑا مشہور کروڑ پتیہ کارنیجی نام ایک شخص ہے۔ پبلک کے فائدہ کیواسطے وہ لاکھون روپیہ ہمیشہ خرچ کرتا ہے۔ کتب خانے بنواتا ہے۔ لیکچر ہال تعمیر کرواتا ہے۔ مگر گرجون مین روپیہ دینے سے بہت نفرت رکھتا ہے ہان گرجہ مین کوئی باجا رکھنے کی ضرورت ہو۔ تو اس مین امداد دیتا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک موسیقی کا علم ایک مفید علم ہے کہتے ہین کہ وہ گرجہ مین نماز پڑھنے کے لئے کم ہی جاتا ہے۔ گذشتہ کئی سالون سے اس کو کبھی کسی نے گرجہ مین داخل ہوتے ہوئے نہین دیکھا۔ کہتے ہین۔ بہت سال ہوئے۔ گرجہ مین ایک دفعہ ایک ایسا واقع ہوا۔ کہ وہ پھر کبھی گرجہ مین نہین گیا

اے۔ جے

[illegible]

"اٹھارہوین صدی کے ابتدا مین ... انگلستان مین ایک بزرگ عیسائی گذرے ہین جن ... نام مڈلٹن تھا۔ مڈلٹن صاحب پادری ... کا سب ... امتحان پاس کیا ہوا تھا اور کیمبرج کی یونیورسٹی کالج ... تھا جس اتفاق سے اس کو یونیورسٹی کے کتب ... کا مہتمم بنایا گیا۔ آدمی تیز اور ہوشیار تھا۔ کتب خانے کی پرانی ... کتابین کھولکر اپنے معلومات کو بڑھانے لگا۔ بہت تحقیقات کے ... اس نتیجہ کو پہونچا کہ جب مذہب عیسوی کی بنیاد کسی الہامی کتاب ... خدا کے کلام پر نہین ہے۔ بلکہ صرف رومی لوگون کے پرانے ... بت پرستی کے خیالات پر ہے۔ جب مڈلٹن نے اپنے ان خیالات کا اظہار کیا تو اس کو گرجہ سے خارج کیا گیا۔ لیکن وہ خود ہی باہر ... کو آئندہ قائم رکھنا پسند نہین کرتا تھا۔ پس وہ ملک اٹلی مین چلا گیا۔ اور اس جگہ ... پوپ صاحب کے کتب خانہ کی چھان بین کر کے اس کو اور بھی یقین ہو گیا۔ کہ یہ مذہب صرف رومی بت پرستون کی رسومات کی بناء پر ہے۔ پھر اس نے متعدد کتابین اس تحقیقات کے متعلق لکھین۔ جو اس وقت شائع ہوئی تھین۔ اور اب پھر ان کے دوبارہ اشاعت کی تجویز ہو رہی ہے۔

مارٹن آر سمتھ صاحب لنڈن کے اخبار کو لکھتے ہین کہ ہمین چاہیئے کہ عیسائیت کے جھوٹے اور بے بنیاد دعوون کی تردید مین پوری کوشش کرین۔ اے۔ جے

کتاب جیواش انسکلوپیڈیا کی نوین جلد جس کی قیمت عہ ہے۔ ہمارے پاس پہنچ گئی ہے۔ اس کی تین جلد اور چھپین گی جن کے واسطے روپے کی ضرورت ہے

اس کتاب مین سے تردید عیسویت کے لئے بہت مضامین ملتے ہین۔

نشان زلزلہ

(ایک احمدی بھائی پالم پور سے تحریر فرماتے ہین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ مکرم جناب بھائی صاحب مہربان من ایڈیٹر بدر سلمہ اللہ تعالے۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حادثہ زلزلہ۔ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو واقعہ ہوا یعنے حضرت اقدس کی وہ دعا قبول ہوئی۔ کہ کچھ کرشمہ اپنی قدرۃ کا دکھا تجھ کو سب قدرت ہے۔ اے رب الورا۔ ڈاک تار ٹوٹ گئی تھی اور میرے اہل وعیال دہرم سالہ مین رہتے۔ اس لئے اس وقت تک خط لکھنے سے قاصر رہا۔ شکر ہے۔ خداوند کریم کا کہ کل احمدی بھائی صاحبان ضلع کانگڑہ کو اس حادثہ عظیمہ سے اللہ تعالے نے اپنے خاص فضل سے بچا لیا۔ خداوند کریم نے اپنی قہار و رحیم کی صفت کا زندہ ثبوت دیا۔ فلاسفرون اور نیچریون کو ناممکن ممکن کر کے دکھا دیا۔ اور منکرین قیامت کو بھی قیامت کا نمونہ دکھا دیا۔ دہرم سالہ جا کر دیکھا۔ تو چار چار پانچ پانچ یوم بعد پتھرون سے دبے ہوئے زندہ صحیح سلامت نکالے گئے۔ خدا جو چاہتا ہے۔ وہ کرتا ہے۔ دہرم سالہ کی عمارات بہت مسمار ہوئین۔ لیکن ایک گاؤن نڈی دہاگسو ناتھ جو گدیون کے رہنے کی جگہ ہے۔ کچھ بھی نقصان نہین ہوا۔ جہان پہلے انگور کھا رہتی تھی۔ اس جگہ بھی چند مکان سلامت بچ گئے۔ اور قلعہ کا نگڑہ جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے کا تھا۔ جڑ سے اکھڑ کر دریا مین بہہ گیا۔ اور بعض جگہ پتھر پر پتھر نکلنے لگی۔ خدا جو چاہے سو کرے فلاسفرون کو یا نیچریون کو کچھ نہین پوچھتا کہ کس طرح فلان کام کرون۔ حافظ عبد الغنی جنرل مرچنٹ دہرم سالہ اپنے بیوی و بچونکی مردہ لاشین چھوڑکر ایک چھڑی اور دو بچے ہمراہ لے کر سب اسباب چھوڑکر اپنے دیس کو بھاگ گئے۔ جو کہ اعلے درجہ کا امیر ہے۔ اگر وہ اب واپس آکر اپنا اسباب سنبھال لیوے تو بہتر ہے۔ اس کی لاشین دفن ہو چکی ہین۔ مہربانی کر کے خط کو سنوار کر درج اخبار فرمادین خفیف خفیف زلزلہ اب تک ہو رہا ہے۔ بوجہ گھبراہٹ کچھ لکھا نہین جاتا۔ کارخانہ چاء بہت مسمار ہو گئے ہین۔ بعض احمدی بھائی دوبارہ خرید چاء مجھ سے خط وکتابت کر رہے ہین۔ تا وقتیکہ کارخانے جاری نہ ہون۔ کچھ نہین ہو سکتا۔ اللہ تعالے کا یہ سب سے بڑا فضل ہے کہ اعلے افسران نے انتظام رسد بخوبی طور پر کیا۔ کوئی بھوکا پیاسا نہین رہ سکتا۔ تحصیل پالم پور مین عاجز مفلسون کو یومیہ رسد مفت ملجاتی ہے۔ دہرم سالہ مین بھی اچھا انتظام ہے رفتہ رفتہ لاشونکی دفن کرنے کا مستعدی سے انتظام ہوا۔ صاحبان یورپین ودیسی افسران خوب کام کر رہے ہین۔ اور اس وقت دوست پرستون کو خوب موقعہ دوست اکٹھا کرنے کا ملا ہے۔ خدا اپنا فضل کرے اور اپنے فضل سے نیکی کی توفیق دے۔ ایک دوسرے کا مال لوٹ رہے ہین۔ حالانکہ زندہ ثبوت آنکھون سے دیکھ لیا ہے۔ اور لڑائی و کینہ ویسا ہی ہے۔ اگرچہ خداوند کریم نے پرانے دشمنون کو ایک تن مین روٹی کھلا دی ہے۔ خبرین تو بہت ہین لیکن لکھ نہین سکتا ہون کوٹھی نور پور مین بہت گر کر نالہ بند ہو گئے۔ آدمیون کا کچھ نقصان نہین ہوا۔ امروز آریہ سماج ہسپتال ور رسد سے کر دیسی غربا کیواسطے آن موجود ہوئی ہے خدا سب کو توفیق دے۔ زلزلہ کے وقت حضرت اقدس کی سچائی سب کے دل پر غالب تھی۔ لیکن اب پھر کسی قدر فرق ہونے لگے ہین ... کچھ شک نہین کہ مضمون خوشخط نہین لکھا گیا۔ اگر کچھ اور خبر ہوئی۔ تو انشاء اللہ بشرط زندگی پھر لکھونگا اللہ تعالے سب کو خدا کے فرستادہ مامور کی شناخت وسچی توبہ کی توفیق دیوے۔ قلعہ رہلو کے سب راجگان مر گئے۔ صرف ایک رانی اور ایک لڑکی جو طاقی سے ... اقدم باہر تھی بچ گئی۔

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر سے تحریر فرماتے ہین۔ کہ لاہور مین لاٹ صاحب نے بغرض امداد مصیبت زدگان کانگڑہ و دیلی جو جلسہ منعقد فرمایا تھا اسمین لارڈ بشپ صاحب نے تقریر کی کہ مین کئی ایک ریسے زلزلہ کی تاریخ پڑھ رہا ہون سو سال تک اس زلزلہ کی نظیر تاریخ مین نہین۔ ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار نہ غور کرین۔ کہ جنہون نے لکھا تھا۔ کہ ایسے زلزلے ہمیشہ ہی آیا کرتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✤ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - خداوندکریم نے عجیب کرشمہ قدرت کے دکہائے - علاقہ کانگڑہ جانب نگروٹہ ایک مکان مین ایک شخص دبا ہوا تہا - اوس راستہ ساربان اونٹ لے کر جارہا تہا - دبا ہوا آدمی پکارتا تہا کہ مجہے نکالو - ساربان نے کچھ لینا کیا - اور لے کر اس کو دبے ہوئے کو چہوڑ کر چلا - قدرت خداوہ تہوڑی دور چل کر بمعہ شتران پل پر سے گذرا اتنے مین پل ٹوٹ گیا - اور وہ شخص مضطرب ہو کر اپنا اسباب بہی چہوڑ کر بہاگ گیا - آج رات بہی زلزلہ بہت آیا - خدا خیر کرے اور لاٹ صاحب بہادر بہی تشریف لے آئے ہین -

صدیون کا بت خانہ

وہ اب ٹوٹا - کانگڑہ دیبی کے بعض بت خانے تو نوسو سال کے پرانے بنے ہوئے تہے - اور اب تک ان مین خدا کے سوائے پتہرون کی پوجا ہوتی تہی - کیا یہ ایک صرف اتفاقی واقعہ ہے - جو بت خانے آج توڑے گئے - ہرگز نہین - بلکہ یہ واقع اس امر کی گواہی دیتا ہے - کہ خدا کی سنت قدیمہ کیمطابق اس وقت کوئی توحید قایم کرنے والا دنیا مین بہیجا گیا ہے - جس کے سلسلہ توحید کی ترقی کی نیک فال کے واسطے خداوند رب الافواج یہ سب عجائب باتین دنیا پر ظاہر کر رہا ہے - اخبار پایونیر کے ایک خاص نامہ نگار نے وہان کی تباہی کی ایک مفصل رپورٹ چہاپی ہے - جس مین سے کچھ حصہ بطور اقتباس و اختصار اس جگہ درج کیا جاتا ہے -

پہاڑ کی چوٹی پر کہڑے ہو کر جب آدمی نیچے کو نگاہ کرتا ہے تو جس جگہ بڑے بڑے مکانات اور کوٹھیان اور باغ اور مندر نظر آتے تہے - وہان صاف میدان پڑا ہے - (قدرت خدا عفت الدیار والی پیشگوئی کیسی پوری ہوئی - کہ مکانات کے نام ونشان ہی مٹ گئے اینٹیں بڑے بڑے مضبوط مکانات اس طرح گرے پڑے ہین اور ان کی اینٹین اس طرح پراگندہ ہوئی پڑی ہین جیسے کہ کسی نے ان کے درمیان ہل چلا دیا ہے - ایک گہر بہی اپنے پاؤن پر کہڑا نہین رہا - مندر کا سنہری کلس کہنڈرات کی چوٹی کو زینت دے رہا ہے - مندر کی عمارت بہت ہی مضبوط بنی ہوئی تہی - لیکن اس طرح گری ہے - جیسا کہ کوئی نہایت ہی کچی عمارت گرتی ہے - جو عمارت زیادہ مضبوط تہی اس کی تباہی بہی دوسری عمارتون سے زیادہ ہوئی - برا ہمنت کر رنج نکلا ہے دغالباً اس حسرت کو دیکہنے کے واسطے کہ یہ دیویان دیوتے خدا تعالیٰ کے عذاب کے آگے سب ہیچ ہین)

...

مہاراجہ رنجیت سنگھ بہی اس مندر کو دیکہنے آیا تہا اور آج سے نوسو سال پہلے محمود غزنوی نے بہی اس مندر کو لوٹا تہا - اس سے آگے عیسائیون کا گرجا گرا پڑا ہے - اور اس کا گہنٹہ کہنڈرات کے درمیان خاموش پڑا ہے اس کے قریب ہی مشن ہوس کے کہنڈرات ہین جس مین پادری رولینڈ مسٹر ڈی بل مس لوبر وغیرہ دب گئی ہین - دونون لیڈیان ویرانڈے مین بیٹہی تہین - مگر چہت ایسی اچانک ان پر گری - کہ ان کو ویرانڈے سے نکل کر باہر میدان مین آجانے کی مہلت بہی نہ ملی -

جنوبی ہندوستان مین مکان گنتور ضلع اونگل مین سخت زلزلہ آیا

نورافشان

لودہیانہ - عیسائیون کا اخبار لکہتا ہے - کہ سولہ ۱۶۰۰ ہزار آدمی زلزلہ مین مر گئے ہین لاکہون قحط میں [illegible] ہوئے ہزارون طاعون مین مر گئے - ان سب مصائب کا باعث [illegible] یہ ہے - کہ خداوند ہندوستان کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ جلد مذہب [illegible] ہی اختیار کر لے" - ساتہہ ہی ایڈیٹر نورافشان نے یہ خبر بہی شائع [illegible] ہے - کہ زلزلہ مین پادریون کے مکان گر گئے - پادری لوگ [illegible] اون بچون سمیت دب کر خاک مین مل گئے اور اس تباہی کی [illegible] سے عیسائیون پر ایک سخت صدمہ نازل ہوا اخبار سول [illegible] لکہا ہے - کہ گرجا بہی سرنگون ہو گیا - اور مشنریون کا مدرسہ بہی زیر و زبر ہو گیا - مشنری مسون کو جو ویرانڈہ مین بیٹہی تہین - اتنی توفیق نہ ملی کہ دو قدم چل کر میدان مین آجاتین دیکہو خداوندکریم نے عیسائیت کی تائید مین کتنا بڑا نشان دکہایا - کہ سب سے پہلے گہروالون پر آفت ڈہائی - چاہیئے - کہ ایڈیٹر صاحب نورافشان ہمارے مضمون آؤ عیسائیو ادہر آؤ پر توجہ فرمادین - جو کہ بدر مورخہ ۱۳ - اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ کالم ۲ مین شایع ہو چکا ہے

انصار بدر

بعض احباب نے بڑی خوشی سے بغیر کسی تحریک کے قیمت ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء جو کہ وہ برادر محمد افضل صاحب مرحوم کو دے چکے تہے - للہ معاف کر دی ہے - ۱۹۰۵ء کیواسطے نیا چندہ عطا کیا ہے -

۱ - منشی ہدایت اللہ صاحب احمدی ہوتی مردان سے تحریر فرماتے ہین

تین پرچہ اور جاری فرمادین

(۱) بابو محمد عیسیٰ صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر - مردان

(۲) جناب شیخ خدابخش صاحب منصف درجہ اول - مردان

(۳) منشی حمزاللہ خانصاحب پشتو ٹیچر - مردان

۲ برادرم حافظ محمد اسحٰق صاحب حیدرآباد دکن سے تحریر فرماتے ہین بگرامی خدمت مکرمی مخدومی اخویم حضرت مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ السلام علیکم - ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - مبارک نامہ شرف صدور لایا لازوال خوشی ہوئی - جزاکم اللہ احسن الجزاء - اللہ تعالےٰ جناب کو بدر کی خدمات مبارک کرے (آمین) سوا الحمد بعد کہ آج اس نے محض اپنے فضل ورحمت سے ایک پیارہ عطا فرمایا اور دیگر چند خریدارون کی امید دلائی - اسی اثناء مین اتفاقاً مولوی نظام الدین صاحب بہی تشریف لائے - جناب کا مبارک نامہ ان کو دکہایا - ان کو بہی بدر کی خریداری کی ترغیب دلائی انہون نے بہی وعدہ کیا - کہ بروز جمعہ آؤنگا - اپنے نام اور چند اور دوستون کے نام بدر کی خریداری کی درخواست دیجاویگا - مورخہ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ کا پرچہ معہ پرچہ مابعد کے پتہ ذیل پر ارسال فرماکر قیمت سے روپیہ وصول فرمالیجاوے

شاہ علی بنڈہ - حیدرآباد دکن - متصل ڈیوڑہی راجہ ایان بہادر

۳ - سید عبدالرحیم صاحب کنگی حیدرآباد دکن سے تحریر فرماتے ہین السلام علیکم - ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - محمد افضل مرحوم کی رحلت سے دل کو سخت صدمہ گذرا - اللّٰہم اغفرہ وارحمہ - اس انتخاب کو یہان کے تمام احمدیون نے نہایت پسند کیا - اور بابرکت سمجہا - کیون نہ ہو آپ جیسے صادق انسان کا قدم درمیان ہے - میرا اسلام وقدم بوسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیخدمت مین ضرور پہنچائین - ذیل کے پتہ پر اخبار بدر جاری فرمائین اور پہلے ہی پرچہ مین قیمت اخبار بذریعہ وی پی طلب کر لیجئے - حیدرآباد دکن - اندرون علی آباد متصل باولی آغاز نرہاد - بخدمت سید شاہ اسد اللہ قادری شایع

۴ خواجہ کرم داد صاحب جمون سے تحریر فرماتے ہین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - آج ایک اور خریدار آپ کی خدمت مین اخبار بدر کا ارسال ہے - اول پرچہ مفت دوسرے پرچے وی پی کر کے قیمت وصول کر لیوین -

۵ میان تاج الدین صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہین بدر کی ایڈیٹری آپ کو مبارک ہو - خدا تعالےٰ آپ کی صحت مین روز افزون ترقی عطا فرماوے - سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خیرخواہان کا نصیبا جاگا - کہ آپ جیسے لائق اور متقی کے ہاتہہ سے اب یہ پرچہ شایع ہوگا - میرے نام پرچہ جاری فرما کر ممنون فرمادین اور میرے لئے دعا فرمادین -

۶ جناب بابو محمد الٰہی صاحب کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہین کارڈ بلا - مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار بدر جاری کرین

(۱) بابو خیرالدین صاحب گارڈ K.K.T کوہاٹ - یہ صاحب پہلے بہی خریدار تہے - اور سال روان کی قیمت پیشگی ادا کر چکے ہین - مگر وہ مرحوم کے عیال کو خدا کے لئے بخشتے ہین اور چاہتے ہین کہ قیمت نئے سرے سے بحساب ۳ روپیہ سالانہ وصول کیجاوے آپ بذریعہ وی پی وصول کر لیا کرین -

(۲) منشی عباس علی گارڈ K.K.T کوہاٹ

درخواست دعا

ڈائری مین لکہا ہے - کہ حضور مسیح الزمان جو یکم اپریل ۱۹۰۵ء کو حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کا حال دریافت کرتے رہے ہین - کثرت شباب کی وہ تین شکایت - قارورہ منگوا کر دیکہا تہا - جب یہ مضمون میری نظر سے گذرا - حضور کی محبت سے بہری ہوئی کلام پاک دعا کا وعدہ پڑہ کر بقدر اللہ کیا سرور اور لذت اور جوش دل مین آیا - مسکین ایک آہ کہینچ کر سجدہ مین گر گیا - ہوش تہا لیکن صرف دعا کا ہوش تہا - حضور کس قدر ہمدردی جماعت سے بے چین ہو جاتے ہین کسی دوست کی بیماری کا حال سنکر دعا کرنا حضور کا ایک دوسرے کے لئے جماعت کو سبق ملنا چاہیئے - آپ مہربانی کرین بدر مین ایک مضمون ہمدردی کا شایع کرین - تاکہ تمام احمدی جماعت اپنے اندر ایک جوش پیدا کرین - ایک دوسرے بہائی کے لئے دعا کرنے کا حضور کی پاک کلام سے [illegible]

تربیت اولاد

پر حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا طریق عمل

منقول از الحکم

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اکرموا اولادکم یعنی اپنی اولاد کی تکریم کرو۔ اس لئے اس حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے

(۲) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرۃ میں دیکھتا ہوں۔ کہ انہوں نے بچوں کو زدوکوب سے پرورش نہیں کیا۔

(۳) پھر میں یہاں تک بھی پاتا ہوں۔ کہ عہد رسالت میں بچوں کو ہرگز نہیں مارا جاتا تھا۔

(۴) جبکہ شریعت اور خدا تعالے نے ان کو ایسی اجازت نہیں کیا تو ہم کون ہیں۔ جو مکلف کر سکیں

(۵) عبدالحی اللہ تعالے کی ایک آیت ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کے موافق پیدا ہے۔ آیت اللہ کی بے حرمتی اچھی نہیں۔

(۶) خود حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ بچوں کو زجر و توبیخ نہیں کرتے۔ میں نے خود سنا ہے کہ جب کبھی ام المؤمنین نے کسی بچہ کی کوئی شکایت کی ہے۔ تو فرمایا ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس کی فطرت اس سے کیا کرائی ہے۔ میں دعا کروں گا

(۷) اولاد کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ وہ نیک ہوں تاکہ ہمارے لئے دعائیں کرنے والی ہوں۔ لیکن اگر شروع ہی سے ہم ان کے دل میں اپنے لئے بغض پیدا کر دیں گے۔ تو وہ دعائیں کرنے والی ہونگی یا بددعا کرنیوالی

(۸) میری اور میرے بھائی بہنوں کی تربیت کبھی اس رنگ سے نہیں ہوئی ہے۔ والدین ہم سب پر اور مجھ پر بہت ہی بڑی عنایت اور شفقت کیا کرتے تھے۔ ہماری تعلیم کے لئے وہ کبھی بڑے سے بڑے خرچ کے لئے بھی آزردہ خاطر نہ ہوتے تھے۔ بلکہ بڑی خوشی سے ادا کرتے تھے۔ میں نے اپنے کبھی والد یا والدہ ماجدہ سے کوئی گالی بچوں کو نہیں سنی۔ بلکہ والدہ صاحبہ جن سے ہزاروں لڑکیوں اور لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا ہے۔ وہ اگر کسی کو گالی دیتی تھیں۔ تو وہ یہ گالی دیتی تھیں۔ محروم نہ جاویں

(۹) جب ہم خود (باوجود یکہ اسقدر عمر ہو گئی ہے۔ اور بہت کچھ پڑھا اور پڑھایا ہے) بھی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ تو جن کو کچھ بھی واقفیت اور علم نہیں۔ اگر غلطی کر بیٹھیں۔ تو اس پر اس قدر غصہ اور غضب کیوں ہو

(۱۰) غلطیوں اور فروگذاشتوں پر دعا کرنی چاہئے۔ حضرت اقدس علیہ السلام ایک دفعہ گھر میں فرما رہے تھے۔ کہ جو کسی پر ناراض ہوتے ہیں تو مجھے حیرت ہے۔ کیوں ناراض ہوتے ہیں کیا انہوں نے اس کے واسطے چالیس دن رو کر دعا بھی کی ہے اگر چالیس دن رو کر دعا کرے۔ اور پھر بھی اس کی اصلاح نہ ہو۔ تو البتہ اسے ناراض ہونے کا موقعہ ہے

مراسلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "الندا" کے دو پرچے غالباً آپ کے بھیجے ہوئے (کیونکہ خط آپکے خط سے ملتا تھا) پہونچے۔ وہ جماعت کے ذریعہ شہر میں پہنچا دئے گئے۔ یا پڑھوا دئے گئے۔ یا پڑھکر سنا دئے گئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء آپ دور اور مہجور لوگوں کو خوان نعمت الہی سے بہرہ دیتے رہتے ہیں۔

بہانا دہان دوست کو دوستان را

غذائے دل و راحت جان فرستد

اس کے بعد اخویم مکرم جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی سے ۱۰۰ کاپی معرفہ بھجکر اور بھی منگا کر مخالف و موافق میں اور مع صلات و دیگر احباب بیرونجات میں تقسیم کی کہ کسی سعید اور سلیم الفطرت کو نور ایمان مل جاوے اور صراط مستقیم حاصل ہو جائے۔ جہاں تک سبھے ہم نے شہر میں ڈر جانے اور کانپ اٹھنے والے دل بہت کم نظر آئے اور جو ایسے تھے۔ انہیں کوئی وقت اس نشان گذشتہ اور اس کے ذریعہ نشان آئندہ کی سچائی پر نہیں ہوئی۔ ممکن ہے۔ کہ وہ راستی پر آجاویں۔ اور ہے بھی سچ۔ کیونکہ ماننے والے تھوڑے ہوتے ہیں۔ قلیلاً ما یومنون

طبقہ امرا اور علماء اپنے اپنے نشہ کبر اور نخوۃ اور بادہ علم میں محو اور سرشار ہے۔ نہ گھر کی خبر نہ باہر کی فکر۔ منادی اور الکار پر جاگ اٹھنا اور چونک پڑنا تو در کنار۔ اور شیطانی وساوس کی میٹھی (کڑوی) لوری نے تھپک تھپک سلا دیا ہے۔ کچھ ایسے سوئے میں سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے۔ اللہ اللہ ان ورثۃ الانبیاء کے مدعیوں اور امامت کے جانشینوں کے خواب غفلت نے بہت سے جاگتوں کو اونگھنے والے اور اونگھتوں کو چت لٹا دیا۔ یہاں ایک ملا جو مفتی صاحب ہیں۔ انہوں نے چار سطریں ہی پڑھکر فتوی لگا دیا۔ کہ وحی شیطانی ہے۔ عجب بدقسمت یہ امت کہ وحی رحمانی نے ایسی چپ لگائی۔ کہ قیامت تک مہر سکوت ٹوٹنے میں نہیں آتی۔ اور خدائے رحمان کی عزت وجلال کی غیرت فراموش میں نہیں آتی۔ کہ شیطانی الہامات اپنے سچائی اور صداقت میں آفتاب اور ماہتاب کو گہنا گئے۔ بعد تبا تبا کے اور پکار پکار کے بڑے بڑے اونچے سر بفلک پہاڑوں کو متزلزل کر گئے۔ اور سینکڑوں شرک کے تیر تھوں اور کفر کے معبودوں کی اینٹ سے اینٹ بجا گئے۔ کبھی کسی بد لگام اور گندہ دہن مہاتما نے کفر کو ہلاک کر دیا۔ کبھی صلیب پرست اور خائف مسیح کو قسم دے دے کر ملزم کیا۔ اور اس کا برا انجام دکھا دیا۔

اور عقل کے ٹھوکر وا شیطانی وساوس یہی ہوتے ہیں کہ اسلام کی صداقت کو ثابت کرتے چلے جائیں۔ اور تم جو ربانی امدینزدانی پہ لائے ہو۔ تک تک دیدیم۔ دم نہ کشیدیم۔ بیٹھے تکا کرو۔ خدا تمہیں سمجھ دے۔ اور سوچ اور آنکھیں اور کان دے کہ ان سے کام لو۔

ان کلانے بے مغز کے ایک دوست بے مغز سراپا پوست جو خاکسار کے رشتہ میں بزرگ ہوتے ہیں۔ اونچا اونچے گردن میں جا لٹکا رہے۔ کہ ان اشتہاروں کے گردن میں رکھنے سے کوئی آسمانی بلا اور آفت نازل ہو گی۔ مگر جہاں جہاں یہ اشتہار پہنچایا گیا ہے۔ انہوں نے ان صاحب کی ژاژخائی پر کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور اشتہار پڑھا۔ اور سنا۔ اور صدقہ و خیرات کیا۔ اور توبہ وغیرہ کی۔ خدا ایسے لوگوں کو ممکن ہے۔ کہ ہدایت کر دے۔ یہ تو الندا کے آنے پر حالات دیکھی ہے۔ دیکھیں اور کیا شور مچتا ہے اور شور کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ ایک نئی بات یہ ہے۔ جو جماعت مالیر کوٹلہ کے برخلاف اور ہمارے زک دینے کے لئے کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ مسجد جو پہلے شیعوں کی اور پہلے احمدیوں کی تھی اور جس میں برائے نام مزدور موذن نکلنے سے بیعت کرنے کے لئے حی علی الصلوۃ کہتا۔ اور اس کی آواز پر کوئی نہ آتا۔ اور اگر ایک آدھ بھولا بھٹکا آتا۔ تو الگ نفتنا کر بہانک جاتا اور جماعت احمدیہ کا جمعہ بڑی رونق سے ہوتا تھا۔ مسجد اللہ ہونے کی بجائے مسجد شیعیان ہو گئی۔ اور ہم لوگ اپنے مکان میں نماز پڑھنے لگ گئے۔ شیعوں کے اس فعل پر ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ پڑھ کر اس مسجد کو خیرباد کہدیا۔ الیس اللہ بکاف عبدہ

محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلوی

درخواست جنازہ

مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۱۴ء کو اخیم مکرم سلطان محمود ملازم جنگی فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں برائے نماز جنازہ عرض کر دیں۔ اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کیجاوے۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں میرے لئے دعا کی التجا کریں۔ کہ میری حالت روحانی جسمانی ہر دو گری ہوئی۔ جسمانی تو پھر کچھ ہے۔ مگر روحانی تو بالکل گری ہوئی ہے والسلام۔ خاکسار غلام نبی از راولپنڈی

حضرۃ مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے نوٹس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیپارہ - ۱۶ - رکوع ۴

کٓہٰیٰعٓصٓ + کریم - ہادی - حی - علیم - صادق خدا کے نام پر یہ سورہ شروع ہوتی ہے **ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا** + یہ ذکر ہے اُس رحمت کا جو تیرے رب نے اپنے بندہ زکریا پر کی - یہ خطاب ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو - **رَبِّکَ** - تیرا رب - زکریا کے قصہ میں **رَبِّکَ** کا تحت بھر الفاظ اُن رحمتوں اور برکتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اللہ تعالے کی طرف سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والی تھیں - یہ سورۃ مکی ہے اور اس میں ایک پیشگوئی ہے کہ جس رب نے زکریا کو اس بڑھاپے اور ظاہری اسباب کے قطع ہونے کے بعد بھی اولاد عطا فرمائی وہ طاقتوں اور علموں کا مالک تیرا رب ہے اور تیری دعاوں کو سنکر اس بنجر زمین عرب کو جسمیں کوئی توحید خالص کیطرف داعی نہیں آباد کرے گا اور زمانہ بھر کے جہلا کو علم و فضل میں زمانہ بھر کا اُستاد کر دے گا +

عَبْدَہٗ - اُس کا عبد - اُسکی عبادت کرنے والا فرمانبرداری کرنے والا حکم ماننے والا بندہ - جو خدا کا عبد ہو جاوے اُسپر رحمتیں نازل ہوتی ہیں - رحمتیں بھی ایسی کہ قیامت تک دنیا میں بھی اُن کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا - ایک بڑی رحمت بھی دیکھیے کہ خود احکم الحاکمین نے قرآن شریف میں اپنے بندہ زکریا کا ذکر کیا - اگرچہ مجموعہ بائبل میں بھی ایک کتاب حضرت زکریا کی ہے جس میں حضرت خاتم النبیین اور اسلام اور خود اس زمانہ کے حضرت مسیح موعود کے متعلق متعدد پیشگوئیاں درج ہیں -

لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کتابوں کی حفاظت چھوڑ دی تھی اور وہ عالم الغیب دانا جانتا تھا کہ ایک زمانہ آنیوالا ہے جبکہ خود عیسائی قومیں ان کتابوں کو محرف مبدل بلکہ جعلی ماننے لگیں گی اسواسطے اُس نے اپنے پیارے بندہ زکریا کا ذکر خود قرآن شریف میں کیا جسکی حفاظت کا ذمہ اُس نے خود لیا ہے - جیسے فرمایا **اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ** اور توریت کی نسبت فرمایا تھا کہ اُس کی تم حفاظت کرنا -

اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا + جب پکارا اُسنے اپنے رب کو پکارنا خفیہ - کیا معنے - چھپکر علیحدگی میں کوئی خلوت کی جگہ تلاش کر کے اپنے رب کی حضور میں عاجزی سے دعائیں مانگنے لگا + جماعۃ کے ساتھ نماز پڑھنے کے علاوہ علیحدگی میں دعائیں کرنا جہاں دوسرا انسان کوئی موجود نہ ہو یہ بھی ایک سُنۃ الانبیا معلوم ہوتی ہے حضرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غار حرا میں دعائیں کیں اور وہاں جا کر عبادۃ الٰہی کرتے تھے + حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا فرمایا ہے کہ اپنی کوٹھڑیوں کو دروازہ بند کر کے اپنے رب کے حضور میں گڑگڑا اور دعائیں مانگو + **قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا** + اے میرے رب بیشک میری ہڈیاں سُست ہوگئی ہیں اور میرا سر بڑھاپے سے شعلے مارنے لگا ہے اور میں کبھی تیرے حضور دعا مانگ کر ناکام نہیں ہوا + دعا کی قبولیت کے واسطے ایمان ایک ضروری شرط ہے - حضرت زکریا باوجود اس بڑھاپے کے اور ضعف کے جو اُن کے لاحق حال تھا خدا کی طاقتوں پر بھروسہ کر کے اُس سے وہ چیز مانگتے ہیں جو دنیا داروں کے نزدیک ناممکن ہے اور پھر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالے کی حضور میں دعا مانگ کر انسان ناکام نہیں رہتا - دعا میں یقین و استقلال و تقوی و طہارۃ بہت ضروری ہے

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا + اور بیشک مجھے خوف ہے اس کا جو میرے پیچھے وارث بنے اور میری بیوی بانجھ ہے پس مجھے اپنے پاس سے کوئی وارث عطا فرما یا - اسجگہ حضرت زکریا نے دنیوی اسباب کے لحاظ سے اولاد کے ناممکن ہونیکا اظہار کیا ہے کہ میں خود بوڑھا ہوں - ہڈیوں میں طاقت نہیں - وریدوں شریانوں اور پٹھوں کا کیا حال ہوگا - سر سفید ہوگیا عورت ایسی ہے کہ اُسکو کبھی حمل ٹھیرا ہی نہیں اور طبی قواعد کے مطابق وہ بانجھ کہلاتی ہے - اسقدر مشکلات کے پہاڑ سامنے ہیں پھر بھی خدا سے نا اُمید نہیں اور اس سے دعا کرتے ہیں کہ مجھے وارث عطا فرما - ایسا نہو کہ نبوۃ کی صداقتوں کو قائم رکھنے والا پیچھے کوئی نرہے +

یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْہُ رَبِّ رَضِیًّا + میرا وارث ہو اور آل یعقوب کا وارث ہو اور اے پروردگار اُسکو پسندیدہ بنا - کیا معنی اُن صداقتوں کا وارث ہو جو کہ تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں نیز بعد پر عمل کرنے اور اُسکو قائم رکھنے والا خدا کی عبادۃ کرنے والا - نیکی کی نصیحت کرنے والا - بدی سے منع کرنے والا ہو - اور اُسکو ایسا صالح اور متقی بنا کہ وہ تیری نظر میں پسندیدہ ہو -

چونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام حق و حکمت سے پُر ہوتا ہے اور اُسمیں جس قدر قصے بیان ہوتے ہیں وہ روحانی علوم کے اسباق ہوتے ہیں اسواسطے اسجگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کی دعا کی قبولیت اور اپنی وحی کا ذکر فرمایا ہے جو اُس وقت حضرت زکریا کو کی گئی تھی تا کہ مومنوں کا ڈھارس بندھے اور وہ وحی یہ ہے **یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ اسْمُہٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا** + اے زکریا ہم تجھے ایک جوان کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیے ہوگا - اس سے پہلے ہمنے اُس کا کوئی ہمنام نہیں بنایا -

غلام کے لفظ میں ایک خوشخبری کی پیشگوئی ہے کہ یہ لڑکا بچپن میں ہی مرنجاے گا بلکہ خدا تعالے اُسکو زندگی عطا کرے گا اور وہ جوان ہوگا - اُسکا نام یحیی ہے جسکے معنے ہیں زندہ رہنے والا اور اُسکا سا پہلے نہیں ہوا - کیونکہ اُسکے واسطے خاص قسم کی دینی خدمات ہیں جنکا محل و موقع پہلے دوسروں کے واسطے نہیں ہوا تھا

خریدار توجہ فرمائیں

بعض احباب کا پتا صحیح نہ ہونے کے سبب اُنکو اخبار بروقت نہیں ملتا - چونکہ پتوں کی چپٹیں ہم دوبارہ چھاپنے لگے ہیں اسواسطے گذارش ہے کہ جن صاحبان کا پتا اخبار پر درست نہیں ہوتا - وہ جلد اطلاع دیں - ڈاک خانہ کا نام ہر پتہ پر ضروری ہوتا ہے لہذا ڈاک خانہ کا نام سب احباب ضرور تحریر فرما دیں +

درخواست دعا

بندہ کی احمدی جماعت سے عرض ہے کہ بندہ کے حق میں دعا کریں کہ بندہ کے خیالات نیک ہو جائیں اور نیز بندہ کی کامیابی انجنیئرنگ کلاس کے امتحان سے ہو جاوے جو کہ مئی سنہ ۱۹۰۵ء کو ہونے والا ہے -

خاکسار محمد عبداللہ احمدی - لاہور -

براھین احمدیہ - صرف تین روپے میں عمدہ کاغذ خوش خط لکھی ہوئی ملیگی - خواہشمند منگا لیں [illegible]

www.aaiil.org

ڈائری

۱۹ - اپریل ۱۹۰۵ء قبل نماز ظہر عاجز راقم سے دریافت کیا کہ آیا شیخ یعقوب علی صاحب اشتہار الندا کے انطباع کے انتظام کے واسطے لاہور چلے گئے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ صبح چلے گئے ہیں فرمایا ہمارا جی چاہتا ہے کہ آپ بھی جائیں اور بروقت کاپیوں پر حاضر ہو کر درست کر دیں۔ چنانچہ حسب الحکم یہ عاجز شام کو لاہور چلا گیا اور چار روز کے بعد واپس دارالامان میں حاضر ہوا۔

۲۴ - اپریل ۱۹۰۵ء ایک شخص نے عرض کی کہ میرا دل آجکل ایسا ہو رہا ہے کہ نماز میں لذت اور رقت پیدا نہیں ہوتی اور میں نہایت سخت تکلیف میں رہتا ہوں خواہ مخواہ شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ انکو بہت رد کرتا ہوں تاہم وساوس پیچھا نہیں چھوڑتے۔ **فرمایا** یہ بھی خدا کا فضل اور احسان ہے کہ انسان اپنے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا یہ بھی ثواب کی حالت ہے۔ نفس کی تین حالتیں ہیں ایک تو نفس امارہ ہے۔ نفس امارہ والے کو تو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شئے ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا رہتا ہے ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے اور اس حالت میں ہونا ایک حد تک ضروری بھی ہے۔ اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس میں بڑے بڑے ثواب ہیں۔ یہانتک کہ اللہ تعالیٰ خود بخود نور اور سکینت نازل کرتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وقت آتا ہے اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ تھک نہ جاوے سجدہ میں **يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ** بہت پڑھا کرے۔ لیکن نا امید ہونا بڑی خوفناک بات ہے اسلام میں انسان کو بہادر بننا چاہیے۔ بہت سی محنت و مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔

۲۵ - اپریل ۱۹۰۵ء اس الہام کا تذکرہ تھا کہ **بھونچال آیا اور شدت سے آیا** - فرمایا کہ بار بار زلزلہ کے متعلق جو الہامات ہوتے ہیں اور رؤیا بھی آتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھ ایسی طیاری ہو رہی ہے کہ یہ امر ظاہر ہونے والا ہے۔ بہت سی باتیں ہوتی ہیں کہ انسان انکو دور سمجھتا ہے مگر خدا کے علم میں وہ بہت قریب ہوتی ہیں **يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ قَرِيبًا** تم اسے دور دیکھتے ہو اور ہم قریب دیکھتے ہیں۔

مرزا ظفر اللہ خان صاحب ای اے سی گورداسپور کے ایک رشتہ دار ... بنام سید امیر علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر تھا وہ پڑھا گیا اس میں نہایت دردناک الفاظ میں زلزلہ سے گھر کے آدمیوں کی تباہی کا تذکرہ تھا اور لکھا تھا کہ میرے بیس رشتہ دار ایک ... میں فوت ہو گئے ہیں جنمیں عزیز بھائی اور پیاری بیوی بھی شامل تھی۔ حضرت نے **فرمایا** ابھی آگے آنے والا اس سے بھی سخت نظر آتا ہے۔ مگر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ ابھی تک ہنسی ٹھٹھے سے باز نہیں آتے خدا کا دن اچانک آنے والا ہے۔ مولوی **نورالدین** صاحب نے عرض کی کہ انجیل میں لکھا ہے کہ وہ چور کی طرح آئے گا۔ **فرمایا** کہ ٹھیک ہے مگر چور کا لفظ کچھ زیب نہیں دیتا ہے قرآن شریف میں بہت مناسب لفظ ہے کہ **بَغْتَةً** یعنی اچانک آئے گا۔ پہلے کچھ خبر نہ ہوگی **فرمایا** شاید ہمیں کچھ دیر ہو جاوے تاکہ لوگ پوری طرح شوخیاں کر لیں اور اپنے واسطے عذاب کے سامان اچھی طرح جمع کر لیں پھر اچانک یہ آفت اُن پر پڑے گی۔

۲۸ - اپریل ۱۹۰۵ء ذکر آیا کہ ایک اخبار میں لکھا ہے کہ جوتشی نے پیشگوئی کی ہے کہ اب زلزلہ کا کوئی خوف نہیں۔ **فرمایا** یہ اور بھی خوشی کی بات ہے۔ خدا نہیں چاہتا کہ اپنے غیب کی خبروں میں دنیا داروں کو بھی شامل کرے - اب صاف ہو جائے گا کہ جوتشی سچے ہیں یا خدا کا کلام صحیح ہے۔ اگر یہ جوتشی اور علم طبقات الارض کے ماہر انگریز ایسے ہی دانا ہیں کہ وہ زلزلوں کی خبروں سے پہلے ہی واقف ہو جاتے ہیں تو یقیناً انھوں نے گورنمنٹ انگریزی سے بڑی عداوت کی جو اس کے متعلق پہلے سے اطلاع دیکر ہزاروں جانوں اور کروڑوں روپے کے مال کو تلف ہونے سے نہ بچا لیا۔ کیونکہ انھوں نے جیسا پہلے خبر و اطلاع نہ دی کہ ایسی سخت مصیبت آنیوالی ہے۔ ہمنے تو گیارہ ماہ پہلے خبر دیدی تھی کہ ایسی آفت آنیوالی ہے جس سے مکانات گر جاینگے اور مٹ جاینگے اور وہ ایک زلزلہ کا دھکا ہوگا انہیں لفظ بھی ایک تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ پہلا دھکا ہی بہت تیز ہونے والا تھا چنانچہ سب مکانات ایک دفعہ ہی گر گئے یہانتک کہ جو لوگ برانڈوں میں تھے وہ دوڑ کر باہر نہیں آ سکے اور جو لیٹے ہوئے تھے وہ بیٹھ نہیں سکے اور جو بیٹھے ہوئے تھے انکو کھڑا ہونے کا وقت نہیں ملا۔

۲۹ - اپریل ۱۹۰۵ء - آج رات کی رؤیا کا ذکر تھا کہ سخت زلزلہ آیا اور گھر کے آدمیوں کو جگاتے ہیں - **فرمایا** کہ آسمان پر ضرور کچھ طیاری معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ ظاہر پر یہ بات محمول ہو اور ممکن ہے کہ اس سے مراد اور کوئی سخت آفت ہو بعض دفعہ دیکھا کبھی زمینوں میں خسف ہو جاتا ہے **فرمایا** اس مبارک کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ یہ امر ہمارے واسطے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔ گو دوسروں کے واسطے اسمیں مصائب اور شدائد ہوں۔ میں نے مناسب سمجھا ہے کہ اسواسطے ایک اور اشتہار لکھا جاوے۔ بار بار کے سمجھانے سے ممکن ہے کہ کوئی آدمی سمجھ جاوے۔

ذکر آیا کہ لدھیانہ میں ایک شخص گدی نے پھر گالیاں دینے پر کمر باندھی ہے۔ **فرمایا** کہ ایسے لوگوں کے اعراض ہی اچھا ہے ہم کیا جواب دے سکتے ہیں۔ خدا خود ہی اسکو جواب دینے لگ پڑا ہے۔

ذکر ہوا کہ ایک شہر میں ایسا بگولہ آیا ہے کہ شہر کے ایک حصہ کو بالکل تباہ کر گیا ہے اور دریائے بیاس کا پانی پہاڑ کے گرنے سے رُک گیا ہے اور خوف ہے کہ جب وہ یکدفعہ چھٹے گا تو بڑا سخت طوفان نازل ہوگا **فرمایا** ہر طرف سے آفات کا سامنا ہے۔ چاروں عناصر انسان کو تباہ کرنے کے درپے ہیں کیونکہ اُس نے خدا کی نافرمانی کی۔

فرمایا صرف باتوں سے کام پورا نہیں ہوتا سنت اللہ ہمیشہ یہی ہے کہ نشانات دکھلائے جاتے ہیں۔ الہامات کے الفاظ میں بھی استعارات ہوتے ہیں زلزلہ سے مراد کبھی زلزلہ ہوتا ہے کبھی آفت شدید۔

آج رات میں اس خیال میں سویا تھا کہ زلزلہ کا خواب اور الہامات ہوئے۔ (جو اس اخبار کے پہلے صفحہ میں درج کیے گئے ہیں) **فرمایا** ایمان والے مانتے ہیں پر دوسرے لوگ ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں یہ اخبار بہت ہی شوخی کرتا ہے اور لوگوں کو خدا کے نشانوں سے غافل کرنا چاہتا ہے اور انکو تھپک تھپک کر سلاتا ہے۔

ایک غلطی کا ازالہ

مجھے متواتر خطوط آتے ہیں جن سے معلوم ہوا کہ ایک شخص دیوا چند نام آریہ سال گذشتہ میں مسلمان ہو گیا تھا اور اسکا نام عبدالرحمن رکھا گیا ہے اور اُسکے چال چلن پر آریہ مسافر میگزین بابت دسمبر ۱۹۰۴ء و فروری ۱۹۰۵ء مطبوعہ جالندھر میں سخت اور شرمناک حملے کیے گئے ہیں اور اکثر دیندار ... کے احباب کو اس امر سے سخت دھوکا لگا ہے کہ نعوذ باللہ میں ہی وہ عبدالرحمن (دیوا چند) ہوں جسنے رسالہ اختیار الاسلام لکھا۔ بنابریں میں عام طور سے اس امر کو شائع کرتا ہوں کہ میں وہ عبدالرحمن نو مسلم نہیں ہوں جسکا نام پہلے دیوا چند تھا بلکہ میرا نام مہر سنگھ تھا اور اب عبدالرحمن ہے

بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر ۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء

فہرست مضامین

۱ - حضرت مسیح موعود کا وعظ
۲ - ضروری اعلان
۳ - ارشادات
۷ - خوفناک الہام باری - شیخ محمد خان مرحوم
تحقیق ادیان تبلیغ الاسلام
۸ - نشان زلزلہ

بدر

بدر جلد ۱ نمبر ۳ اپریل ۱۹۰۵ء

قیمت خاص معاونین خود بخود صد روپیہ سالانہ عطا کیا کرتے ہیں۔ عام قیمت عام ۔ سالانہ ہے۔ اس سے زیادہ امداد کے طور پر جو کچھ دوست عطا فرماویں بخوشی قبول کیا جائے گا۔ ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

چہ گویم ایکو گرائی چہار قادیان بنی شو | بدر جلد ۱ نمبر ۳ اپریل ۱۹۰۵ء | دوا بنی شفا بنی غرض دارالامان بنی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳ | ۲۸ صفر ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - جمعرات - ۴ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۳

ای جہان منتظر خوش باش کامد لسان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

حضرت مسیح موعود کا وعظ

(بروز جمعہ ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء)

احمدیہ مریضان وشہیدان کے ساتھ ہم کیا سلوک کریں؟

اس وقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہیئے۔

یاد رکھو۔ تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں۔ ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے۔ پھر ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے اگر بیزاری اور سرد مہری ہو۔ تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو وہ تم کو کافر کہتے ہیں۔ ان میں ایسے موقعہ پر سرد مہری نہیں ہوتی۔ جن لوگوں میں یہ سرد مہری ہوتی ہے۔ وہ باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے۔

افراط اور تفریط

گا۔ اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جاوے تو ایسی شکایت پیدا نہ ہو۔ جبکہ تواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمۃ کا حکم ہے۔ تو پھر ایسے مردوں سے گریز کیوں کیا جاوے۔ اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جاوے اور وہ پکار کر فریاد کرے۔ تو جیسے یہ گناہ ہے۔ کہ محض اس خیال سے کہ میں نہ جل جاؤں۔ اس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے نہ دے۔ اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے۔ ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے۔ کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے۔ کہ خود جل جاوے۔ ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے۔ کہ آگ بجھانے میں اس کی مدد کرے۔

پس اسی طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے۔ کہ یہی اخوۃ اسلامی کا منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو۔ اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوت بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی۔ کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضائے قدر سے اسے ماتم پیش آجاوے۔ تو دوسرا تجہیز و تکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جنگ میں شہید ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں۔ یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر راضی ہو جاتے کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاویں

میں سمجھتا ہوں کہ ایسی واردات کے وقت ہمدردی بھی ہو سکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں۔ کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ بھی جاتی ہے۔ ہاں جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہاں ایسا مرکز وبا کا ہو۔ کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو وہاں احتیاط کرے یہی مناسب ہے۔ لیکن اس

کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

www.aaiil.org

سکتے ہیں ... ان کی ہمدردی کی جاوے ... خدا تعالیٰ ... ہرگز یہ نہ سمجھنا ... انسان ... ان کا تعہد اختیار کرے ... وقت ... تمام حقوق ... دیکھو ہرگز ... اجتناب کرنا چاہیئے بلکہ خدا تعالیٰ سے ... نفرت اور بُعد کیوں ... بھی کوئی خیر نہ رہے گا اور ... حقوق فوت ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے دو قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پروا نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی چیز ہے یہ مت سمجھو کہ تم نرے پرہیز و احتیاط سے بچ سکتے ہو جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کلیۃً اس کے سپرد نہ کر دے ... اللہ تعالیٰ اس کی کچھ پروا نہیں کرتا ... کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوئے ... جیسے سنا ہے کہ لاہور میں ... ایک انگریز رہتا تھا وہ مبتلا ہو گیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں ... کوئی چیز نہیں جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو ... حقوق اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو ... حقوق اللہ بھی ... جتنا خدا تعالیٰ نے بتایا ہے ... کہ یہ طاعون کب تک جاری رہے لیکن مجھے یہی بتایا گیا ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اللہ تعالیٰ کبھی حالت قوم میں تبدیلی نہ کریگا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے ... اگر تکبر ہو تو ... استغفار کرتے ... اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں ... اللہ تعالیٰ کا منشا کچھ اور ہوتا ہے سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے ناپا جاتا ہے ٹھیک نہیں ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہیئے اگر ایک تولہ کے بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کے بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا اور پانی کے پیالہ کے بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں یہی حال اعمال کا ہے جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ سنت اللہ ہے جسکو ہم بدل نہیں سکتے ہیں پاگل

مرکز پر باندھے اور کہ طاعون والے ... پرہیز ... طاعون نہ ہو گا۔ پرہیز کرو جہانتک مناسب ہے لیکن اس پرہیز سے باہمی اخوت اور ہمدردی نہ اٹھ جاوے اور اسکے ساتھ ہی سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات و خیرات کی طرح ہے یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے اور یہ حق العباد کا ہے جو فرض ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ نے صوم و صلوٰۃ اپنے لیے فرض کیا ہے اسی طرح اسکو بھی فرض ٹھیرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی یہ مطلب نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوت ہی کو چھوڑ دیا جاوے۔ ایک شخص مسلمان ہو اور ہمارے سلسلہ میں داخل ہو اور اسکو یونہی چھوڑ دیا جاوے جیسا کتے کو یہ بڑی غلطی ہے جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی ہی نہ ہو وہ کیا زندگی ہے۔

پس ایسے موقعہ پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جاوے تو ہمدردی کے حقوق فوت نہ ہونے پاویں۔ ہاں مناسب احتیاط بھی کرو۔ مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اسکا پس خوردہ کھالے تو اندیشہ ہے کہ مبتلا ہو جاوے لیکن ہمدردی یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو احتیاط کی رعایت رکھ کر اسکی خبر گیری کرو اور پھر جو زیادہ وہم رکھتا ہو وہ غسل کرے ... جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا یعنی جو شخص کسی نفس کو بلا وجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی ... اپنے ایمان ہی کا ... حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو ... وہ لوگ بھی تو گذرے ہیں ... کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اُسے پانی تک نہ دینے جاوے۔

خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو۔ بعض ملاں ایسے ہیں جنہوں نے صدہا طاعون سے مرنے والوں کو غسل دیا ہے اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے فرمایا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگجاتی ہے وبائی ایام میں اپنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جاوے لیکن جب زور شور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ تم ابواب متفرقہ سے داخل نہ ہونا اس لحاظ سے کہ مبادا کوئی جاسوس سمجھ کر پکڑ نہ لے۔ احتیاط تو ہوئی لیکن قضاء و قدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا وہ ابواب متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے۔ پس یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں۔ ایمان کو مضبوط کرو۔ قطع حقوق معصیت ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ نہیں ... ایسا پرہیز اور بعد جو ظاہر ہو وہ عقل اور انصاف کی رو سے صحیح نہیں ہے ایسے امور سے اپنے آپ کو بچاؤ جو تجربہ میں مضر ثابت ہوئے ہیں۔

یہ جماعت جسکو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہو کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی میں دوسرا پہلو نہ بیان کرتا لیکن چونکہ سب سے ہمدردی ہے اسلیے اسے بھی ... ضروری سمجھا۔

بہر حال ... ہمدردی ہو اور اب میں اس دعا کیطرف متوجہ ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اٹھالے۔ آمین۔

ضروری اعلان

کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ اشتہار آپکو پہنچا رہے

بخدمت جمیع ... احمدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب کوئی بیان یا اشتہار طبع ہوتا ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ ... کثرت سے ... جاوے۔ تو ہمیشہ ایسی فہرست کے طیار کرنے میں بہت وقت ... جس کے مطابق حسب خواہ تقسیم ... بڑے بڑے شہروں کو تو اشتہار روانہ ... لیکن چھوٹے شہروں اور گاؤں میں اشتہارات کی روانگی ... اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ایک مکمل فہرست طیار کرکے اس جگہ رکھی جاوے ... ہر شہر اور گاؤں میں سے ایک ایک دوست کا نام معہ پتہ درج رہے ... اشتہارات ... تقسیم کو بخوشی قبول فرماویں۔ لیکن یہ کام احباب کی مدد سے سہل ہو سکتا اور پہلی مدد یہ ہے کہ سب دوست ہر گاؤں میں سے ایک خواندہ دوست کا نام و پتہ معہ ڈاکخانہ خوشخط لکھ کر ارسال فرماویں تاکہ ناموں کے رجسٹر میں درج کرنے میں غلطی نہ ہو۔

والسلام

خادم قوم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا اپنے تدبر کی صداقت زور آور حملوں سے ظاہر کرتا ہے

اگرچہ یہ بات مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں اس بات کی قابلیت رکھدی ہوئی ہے کہ تہذیب نفس کے بعض مراتب کو وہ خود پورا کرے لیکن یہ قابلیت نظرتاً ہی ایک آسمانی رہنما کی محتاج ہوتی ہے۔ آنکھوں کے نور کا جوہر آفتاب کی روشنی کے بغیر بیکار اور کان مع جیسے ضروری قابلیتیں ہوا کے بغیر نکمی ہیں۔ جبتک کہ ایک مجسم اسوہ آسمان سے تکمیل یافتہ وقتاً فوقتاً مبعوث ہوکر انسانی اصلاح النفس کی قابلیتوں کو سیدھی راہ پر نہ لگائے۔ اور اس کی چشم تہذیب کو اپنے نور سے منور کرے۔ اور اہل جہان سے فارغ رہے۔ اور مستغنی ہوکر انہیں عارضی خیالات سے ہٹاکر حقیقی نیکی کیطرف قول و فعل سے ترغیب دے۔ اور عام و خاص کو انکی فہمید اور نافہمیدہ موہمی غلط کاریوں سے نکالنے پر کمر ہمت نہ باندھے تو انسانی کشتی زمانہ کے پرشور و شر سمندر کے بھنور سے کنار عافیت اور نجات تک ہرگز پہنچ نہیں سکتی۔ مدنیت طبایع اپنے تمام حوائج اور ضروریات کے ایفا اور انکو حسن تربیت اور حسن نادجت حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے ایک ایسے بصیرت سماوی رہنما کی حاجتمند ہے۔ جو منصب رہنمائی میں خداوند تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو۔ اور اپنے صدق عہدہ پر سچے دل سے مطمئن ہو۔ اور مرتبہ تقضے تک پہنچا ہوا ہو۔ اور شرف مکالمہ الہیہ میں تمام موجودہ جہان پر فوقیت رکھتا ہو۔ نری عقل بازیوں اور سطحی خام علم کی تھرتھراتی ہوئی ناؤمیں ہی سوار نہو۔ اور عوارض ارضی و علوم عقلی و غیر کے نتیجوں پر اپنے ہادی بننے کا مدار نہ رکھتا ہو۔ اور تائیدات الہیہ اور نشانات سماویہ کا لشکر اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ اور جو اعلیٰ اخلاق سکھلانے کا پیش لیکر آیا ہو ان میں سب سے بڑھ کر خود عملی نمونہ ہو +

یہی لوگ اور اصل روحانیت کی موسمی اور بروقت بارش ہوتے ہیں۔ بارش ہرجگہ برستی ہے لیکن اسکا عمل ہر زمین کے استعداد کے موافق مختلف ہوتا ہے۔ اُن کا زمانہ ایک نئے دور کی ابتدا ہوتی ہے۔ انکا آنا روحانی سرسبزی اور آبادی کو ساتھ لاتا ہے۔ اور ہستی انسان کے لق و دق جنگل کو طرح طرح کے تصادم اور انداز سے کانٹ چھانٹ کرتا ہوا نئی پود کیلئے زمین طیار اور تخم ریزی کرتا ہے۔ اِس موسم بہار کی نکہت روحوں کو حقیقی تازگی بخشتی ہے اور نیکی کے جوہروں کے گلستان اور نخلستان میں طرح طرح کے گل

منشاء الٰہی ان کے ارسال سے یہ ہوتی ہے کہ حق کو تمام ادیان باطلہ پر غلبہ ہو۔ اور دنیا اور اسکے امتعہ و اقمشہ کی محبت سے سرد مہری اور خالق سے محبت اور اخلاص کا مادہ دلوں میں گھر کر جائے۔ اور مفاسد اور فتن زمانہ موجودہ فرد ہوں۔ لیکن شفیق ماں باپ جو اپنے بچے کی اصلاح کیلئے کوئی تدبیر کرتے ہیں یا اُس کی کسی مرض کے علاج کیلئے کوئی دوا طبیب کے مشورہ سے کھلانا یا پلانا چاہتے ہیں اور وہ اپنی بے سمجھی سے اُسوقت انکار کرتا اور شور و غوغا مچاتا ہے۔ لیکن عقلمند والدین حکمت اور نرمی سے اسکو سمجھاتے اور بہلاتے ہیں اور اگر وہ اس طرح سیدھا نہو تو آخر ڈرانے والے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جب یہ خدا کے مامور اصلاح الناس کی کوششوں میں دن رات مستغرق رہتے ہیں اور انکو چاہ ضلالت سے نکالنے کیلئے طرح طرح کے حکیمانہ تدابیر سے کام لیتے ہیں۔ تو نافہم دنیا شور مچاتی ہے اور واویلا کرتی ہے اور ضد و تعصب سے انکی مخالفت کرتی ہے۔

پھر انکی مخالفت جسقدر زیادہ ہو جاتی ہے اُسیقدر آسمانوں اور زمینوں کا خدا اپنے نذیر و بشیر ماموروں کی تائید میں ڈرانے والے اور خوشخبری دینے والے نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ تا انہیں کے ذریعہ سے لوگ اُسکی معرفت حاصل کرکے اپنے لئے نجات کا توشہ جمع کرلیں۔ اور اگر خلقت اصلاح کیطرف کچھ بھی رجوع کرے تو بعض وقت انذاری نشانات کا صدور رک جاتا۔

یہ زمانہ جسمیں کہ ہم ہیں اُسی قسم کی بہار کا زمانہ ہے۔ بلکہ چونکہ کثرت فسق اور اختراعات خودروی کے سبب سے حق اور حقانیت سے دور ہٹانیوالی ایسی ایسی عجیب و غریب راہیں موجود ہو گئی ہیں جنکی مثال کسی پہلے زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اور دنیا پستی کی طرف ایسا عام اور زبردست میلان ہوگیا ہے کہ جسکا نظارہ سامنے آنسے حضرت سرور کائنات صلعم جیسے عالی ہمت اور مقدس دل پیچ و تاب کھاتے۔ اور آپ کا مبارک چہرہ زرد ہو جاتا۔ کسی کو توزری فرعونیت کا علاج کرنا پڑا تھا اور کسی کو صرف ما تجار یہودیت کی امراض شفا کرنے کا علم دیا گیا تھا۔ لیکن یہاں ایک طرف تو بیرونی یہودیت موجزن ہو رہی ہے اور دوسری طرف اسلام کے اندرونی قلعہ پر یہودیت کے پھریرے [illegible] ہیں۔ اور کثرت سے اسلامی صاحبزادوں نے یہودی اخلاق کے جامے پہن لئے ہیں۔ اور پھر کہیں خند کے لشکروں نے دلوں کے قلعہ پر علم افراشتہ کئے ہوئے ہیں اور کہیں چلیپائی خودکشی کے شیدائیوں کے لذیذ دسترخوانوں اور ہرے بھرے خوشنما باغوں اور ماہ چشم ماہ طلعت سیمیں تن حور وش تسکاریوں کی دلکش شیریں زبانی کے عالی دام میں ایک جہان مبتلا ہو رہا ہے اور کہیں پھسنے نیم عریاں اسلام کے ابلہانہ دلفریبیوں میں زمانہ گرفتار ہو رہا ہے۔ غرض بحر و بر میں ایسا فساد اور بے اعتدالی واقعہ ہوگئی ہے کہ کوئی پہلا زمانہ ایسی نظیر پیش نہیں کرسکتا۔

اور اگر یہ سلسلہ تباہی اور فساد کا جاری رہتا تو بہت جلد دنیا ہلاک ہوکر تباہ ہو جاتی۔ لیکن خدا جس نے انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون۔ کا وعدہ کیا ہوا تھا کب ایسے وقت خبر نہ لیتا اور تباہی سے جہان کو نہ بچاتا۔ وہ الحکیم ہے اور اسنے بھی ہوی روز افزوں ناپاکیوں اور بدی کی بیسنا سے دل سے نکالنے کیلئے نسبتاً ایک نہایت زبردست اور مناسب حال علاج پیدا کیا جسمیں جمال و جلال کے دونوں اوصاف باہم آمیختہ ہیں۔ اور ہر ایک ضروری صفت رسالت سے موصوف امام احمدیت اور محمدیت اور عیسویت و مہدویت کے خواص لیکر نازل فرمایا۔

یہ اِس دور کا دولہا ہے جسنے خدا کی معرفت کا علم عیاں کیا۔ اور گم گشتگان راہ ضلالت کو نور ہدایت عطا کیا۔ اور اسکے ہاتھوں سے محمدیوں کا قدم منار بلند تر محکم پر پڑا۔ اے امام تو خدا کی حضرت میں وجیہ ہے +

نظم

چون انم در جہان گشتے زرویت حبّ | گر بغیر از تو نہم دل یکبے جانم بسر
صدم چون قمر رخسار تو تابان ترشو | مہر من زاں بیش میگرد دہا مشتہر
آتش سودائے عشقت شعلہ زد در جان من | سوخت در رگ و جودم ہرچہ بود از خشک و تر
دو بنے صد بار گر قربان شوم بر حضرت | آرزو دارم کہ قربانت شوم بار دگر
رشتہ جانم تو خود پیوند جانان کردہ | تو ہمہ خودگشتی و بشیم از خود بے خبر
این ہمیدانم کہ جانان رسیدی چون بہار | آمدی وقتیکہ بر راست جہان از ہر نظر
بدرزق و اسلام را موج ضلالت بود | سمجھا کردی ز طوفان کشتی دین ابد
تشنہ حضرہ دوزخ جہان افتادہ بود | پس کشیدی چون سعیدی ملعون این خطر
ہر طرف سیل ضلالت [illegible] | [illegible]

بہ محبت صادق بس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ کا رکھا ہے اور انکار کرتا ہے کہ اے لوگو ہمیشہ جانتے رہو [illegible] سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

النداء

من وحی السماء

یعنے

ایک زلزلۂ عظیمہ کی نسبت پیشگوئی

بار دوم

وحی الٰہی سے

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اُس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سرِ رہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اِس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اِک حضرت توّاب ہے

۹-اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالےٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے۔ جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔ چونکہ دو مرتبہ مکرر طور پر اُس علیم مطلق نے اُس آیندہ واقعہ پر مجھے مطلع فرمایا ہے۔ اِس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دے گا۔ دور نہیں ہے۔ مجھے خدائے عزوجل نے بتلایا[1] کہ یہ دونوں زلزلے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں۔ انھیں نشانوں کی طرح جو موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے تھے۔ اور اُس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا۔ اور یاد رہے کہ اِن نشانوں کے بعد ابھی بس نہیں ہے۔ بلکہ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہانتک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا۔ کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر آئے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کروں گا جب تک کہ لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کر لیں۔ اور جس طرح یوسف نبی کے وقت میں ہوا کہ سخت کال پڑا یہاں تک کہ کھانے کے لئے درختوں کے پتے بھی نہ رہے۔ اِسی طرح ایک آفت کا سامنا موجود ہوگا۔ اور جیسا کہ یوسف نے اناج کے ذخیرے سے لوگوں کی جان بچائی۔ اِسی طرح جان بچانے کے لئے خدا نے اِس جگہ بھی مجھے ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے۔ جو شخص اِس غذا کو سچے دل سے پورے وزن کے ساتھ کھائے گا میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ضرور اُس پر رحم کیا جائے گا۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مر گئے۔ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں طاعون یا زلزلہ سے نہیں مرا۔ جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوت ایمان اور پورے اور پورے صدق اور صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہوا اور جس کو میں نے اِن علامات کے ساتھ شناخت کر لیا ہو یا مجھ کو اُس کے اِس مرتبے کی خبر دی گئی ہو۔ ہاں چونکہ لاکھوں انسان اِس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اکثر وہ ہیں جو ایک بچے کی طرح کمزور ہیں اور ایسے بھی ہیں جو کسی ابتلا کے وقت ثابت قدم بھی نہیں رہ سکتے۔ اور ایسے بھی ہیں جو تھوڑے سے امتحان میں پڑ کر مرتد ہونے کو تیار ہوتے ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں جو یہ اقرار کر کے جھوٹ بولتے ہیں جو ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے حالانکہ ابھی تک وہ دنیا کے گند میں پڑے ہیں۔ ہرگز دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ دن رات مردار دنیا میں مبتلا اور اسی غم و ہم میں گرفتار ہیں۔ اور ان کی عملی حالت اسی پر گواہی دے رہی ہے۔ کہ انھوں نے دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا۔ ہرگز نہیں کیا۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ بڑی روحانی ترقی کر لینگے۔ غرض ممکن نہیں بلکہ بالکل ممکن نہیں۔ کہ جس شرط پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں۔ اور جس راہ پر میں چلانا چاہتا ہوں اُس پر مضبوط پنجے مار کر پھر بھی کوئی شخص مورد عذاب الٰہی ہو۔ ہاں کمزوری کی حالت میں ان کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کر کے اُن کو بہشت میں پہنچائیگی۔

اور یہی خبر خدا نے مجھے دی تھی جس کو میں نے عام طور پر شائع کر دیا تھا۔ مگر لوگوں نے جیسا کہ اُن کی عادت ہے۔ اِس الہام میں تحریف کر کے اپنی طرف سے یہ شائع کیا کہ گویا میرا یہ دعویٰ ہے۔ کہ کوئی مرید میرا گو اُس کی عملی یا ایمانی حالت کیسی ہی ہو طاعون سے نہیں مرے گا۔ تعجب ہے کہ ہمارے مخالف لوگوں میں افترا کی عادت کس قدر بڑھ گئی ہے۔ اصل الہام جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ خدا تعالےٰ ہر ایک کامل الایمان اور کامل العمل کو جو ہماری جماعت میں سے ہوگا طاعون کی موت سے بچائے گا۔ یہ ہے۔ الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلمٍ اُولٰئک لھم الامن وھم مھتدون ۔ یعنے جن لوگوں نے مجھے قبول کیا اور مجھ پر ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم اور قصور اور کسی نوع کے ایمانی یا عملی تاریکی یا نقص کے ساتھ مختلط نہیں کیا وہ طاعون کے حملے سے امن میں رہیں گے۔ پس اِس وحی سے کہاں سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے اندر کچھ نقص اور ظلم رکھتے ہیں۔ یا کوئی ایمانی کمزوری وہ بھی اِس وعدہ الٰہی کے نیچے داخل ہیں۔ نعوذ باللّٰہ من سوءِ فھمھم وافراطھم۔ میں ایسے چند لوگوں کو بھی جانتا ہوں۔ جو پہلے اِس جماعت میں داخل ہوئے تھے اور پھر مرتد ہو گئے اگر وہ اِس جماعت میں رہ کر طاعون سے مر جاتے تو جلد باز اور ناواقف لوگ یہی کہتے کہ دیکھو اِس جماعت کے یہ لوگ تھے جو طاعون سے مر گئے حالانکہ اِن کے اندر ایک خبیث مادہ تھا جس کو خدا جانتا تھا اور لوگ نہیں جانتے تھے اور وہ اِس پھوڑے کی طرح تھے جو اوپر سے بہت چمکتا ہو اور اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہ ہو۔ ہاں خدا نے مجھے یہ خبر دے رکھی ہے کہ طاعون اِس جماعت کی تعداد کو بڑھائے گی۔ اور دوسرے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹائے گی سو آخر پر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس ظلم کے سبب سے جو کیا گیا اور طاعون کے نقصان کو دیکھ کر لوگ ہنسی سے پیش آئے یہ دوسرا نشان زلزلے کا ظاہر ہوا جس کی خبر آج سے قریباً ایک برس پہلے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کی گئی تھی اور پہلے اشتہار میں جو لکھا گیا کہ زلزلہ سے پانچ مہینے پہلے الہام عفت الدیار محلھا ومقامھا ہوا تھا۔ وہ غلطی سے لکھا گیا تھا بلکہ مئی ۱۹۰۴ء میں اِن دونو اخباروں میں اِس خوفناک زلزلہ کی خبر شائع کی گئی تھی ساتھ اِس کے یہ بھی الہام تھا کہ زلزلے کا دھکا زلزلہ شدیدہ کی نسبت اِن دونوں اخبارات میں زلزلہ سے بہت مدت پہلے یہ الہام بھی شائع ہو چکا ہے کہ چونکا دینے والی خبر اور اسی زلزلہ کی نسبت براہین احمدیہ اور سبز اشتہار میں وحی

---

[1] قرآن شریف میں اِس نشان زلزلے کی نسبت ایک صاف پیشگوئی سورہ النازعات میں موجود ہے جہاں اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کی قسم کھا کر جو ایسے امور کے انتظام کیواسطے مامور ہوتے ہیں فرمایا ہے یوم ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ یعنے اُس وقت زمین کانپے گی۔ اور ایسی کانپے گی۔ کہ گویا اس کا نام راجفہ رکھدیا جائیگا۔ یعنے متواتر زلزلے آتے رہیں گے اور اسکے بعد پھر ایک اور بڑا زلزلہ آئیگا۔ اِس میں آیندہ زلزلہ کیواسطے ایک پیشگوئی ہے۔ اور جو زلزلہ ہو چکا ہے۔ اسکی بھی پیشگوئی درج ہے۔ یہ قرآن شریف کی صداقت کا ایک اور بڑا بھاری نشان ہے۔

۴۴ پیشگوئی دوسرے زلزلہ کی ۹-اپریل ۱۹۰۵ء کی وحی الٰہی کی بنا پر جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خطرناک زلزلہ ضرور ایک نشان ہے۔ علاوہ اس کے بعض اور زلزلے بھی آئیں +

www.aaiil.org

الہی شائع ہوئی ہے واصنع الفلک باعیننا ووحینا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ یعنے ہمارے روبرو اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کر اور اُن لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں مجھ سے بات نہ کر میں اِن سب کو غرق کروں گا۔ اور عربی الہام مذکورہ بالا کا مفہوم یہ تھا کہ زلزلہ کے وقت جو مکان بطور سرائے کے ہونگے یا جو مستقل طور پر سکونت کے مکانات ہونگے وہ حادثہ زلزلہ سے نابود ہو جائیں گے اِن کا نام ونشان نہ رہے گا اور پھر اشتہار الوصیت میں بھی زلزلے سے پہلے شائع کیا گیا تھا کہ موتا موتی کا واقعہ آنے والا ہے جس سے شور قیامت برپا ہوگا۔

غرض اے ناظرین آپ صاحبان بچشم خود دیکھ چکے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو پیسے الحکم اور البدر میں شدید زلزلے کے بارے میں آج کی تاریخ سے ایک برس پہلے کی تھی وہ کس زور سے پوری ہوئی اور جو سخت حادثے کانگڑہ اور بھاگسو اور پالم پور اور سوجان پور تیرہ اور دیگر مقامات جیسا کہ کلو اور منڈی میں ہوئے اُن کی تفصیل کی اِس جگہ حاجت نہیں یہ ایک ایسی پیشگوئی تھی جس سے دلوں پر بہت اثر ہونا چاہیئے تھا مگر سننے سُنا ہے کہ اِس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاہور اور امرت سر میں اِس پر بھی بہت ٹھٹھا کیا گیا خاصکر پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے اِس ٹھٹھے سے بہت سا حصہ* لیا اور رد کے طور پر لکھا کہ ایسے زلزلے ہمیشہ آتے ہیں اور جاپان میں بہت زلزلے آیا کرتے ہیں اِس شخص نے دیدہ و دانستہ سچائی کا خون کرنا چاہا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ دنیا میں کوئی نئی بات نہیں نوح کے طوفان تک کا بھی پہلے ایک نمونہ گذر چکا ہے مگر خدا تعالے جب کسی شدید حادثہ کی قبل از وقت خبر دے جو اس ملک کے رہنے والے اُسکو ایک غیر معمولی واقعہ اور ایک انہونی بات خیال کرتے ہوں اور اپنے ملک میں ان کے باپ دادوں نے اسکی نظیر نہ دیکھی ہو اور ایسا امر اِن کے ملک میں ظاہر ہونا انکے خیال وگمان میں بھی نہ ہو وہ امر واقع ہو جائے اور وہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو کیا یہ ایک معمولی بات سمجھنا اگر ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اِس درجے کا تعصب رکھنے والے اور دانستہ حق کو چھپانے والے دنیا میں بہت کم ہونگے۔ شاید ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اِس اپنی سیرت میں لاہور میں ایک ہی ہوں یا چند آدمی جو انگلیوں پر شمار ہوتے ہیں ان کے ہم مشرب ہوں۔

بہرحال جب کہ یہ پیشگوئی ... دل کے ساتھ تحقیر دیکھا گیا اور مجھکو بقول پیسہ اخبار ایک دکان دار یا افترا کے کاموں کا تاجر ٹھیرایا گیا ہے تو خدا تعالے نے چاہا کہ اب دوسرا نشان دکھاوے۔ تا ماننے والوں پر اُس کا رحم ہو اور توبہ کرنے والے توبہ کریں اور تا وہ لوگ جو کئی منزلوں کی چھتوں کے نیچے سوتے ہیں وہ کسی اور جگہ ڈیرے لگا لیں اِس وقت بجز توبہ کیا علاج ہے اِس آنے والے حادثہ کے لئے کوئی ٹیکا بھی تجویز نہیں ہو سکتا ہے جس سے تسلی ہو پس میں محض خیر خواہی مخلوق کے لئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ جہانتک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کم سے کم ظلم اور تعدی اور فسق وفجور اور ٹھٹھے اور ہنسی سے دستکش ہو جانا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا صدقہ دے اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہے اور ٹھٹھے والی مجلسوں سے الگ ہو جاوے یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ ناراستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور بد زبانی کرنے والوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اور فسق وفجور اور ظلم تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گذارہ کرتا ہے وہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مواخذہ کے لائق ہوگا۔ مگر دنیا میں خدا تعالے کریم و رحیم ہے دوسروں کی نسبت اِس پر رحم کرے گا بشرطیکہ+ شریر جماعتوں کے ساتھ اُس کا پیوند اور تعلق نہو۔ خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالے نے اِس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوح کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم وہ اِس لئے ہلاک نہیں کی گئی تھیں کہ مذہبی اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں۔ نوح کی قوم نے نہ صرف حضرت نوح کو مفتری سمجھا بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی اُن کا پیشہ ہو گیا اور فرعون اور اُس کی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا۔ اور لوط کی قوم نے فسق وفجور میں حد تک نوبت پہنچائی اور جب اُن کو سمجھایا گیا تو لوط اور اُسکے اصحاب کی نسبت اُنہوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا جو قرآن شریف میں درج ہے اور وہ یہ ہے اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون یعنی اُن لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو یہ تو طہارت اور تقوٰے لئے پھرتے ہیں یعنی ہمارے مخالف اور اور باتیں لوگوں کو کہتے ہیں پس خدا کا غضب اُن قوموں پر بھڑکا اور اُن کو صفحہ زمین سے نابدید کر دیا۔ پس کیا تم اُن لوگوں سے زیادہ سخت ہو یا تمہارے پاس اللہ تعالے سے مقابلے کا کچھ سامان موجود ہے اور ان کے پاس موجود نہ تھا اور یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو اور یا خدا تعالے میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اِس آنے والے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کرے گا اُس کا ایمان قابل عزت نہیں جس کے کان ہیں سُنے خدا تعالے فرماتا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ پس جب ایک انسانی سلطنت عدول حکمی سے ناراض ہو جاتی ہے اور ہولناک سزا دیتی ہے۔ پھر خدا کا غضب کیسا ہوگا پس توبہ کرو کہ دن نزدیک ہیں اور اِس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الٰہی ہوئی اِس جگہ میں اُس کو معہ ترجمہ لکھ کر اِس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے

بخورا نچہ ترا بخور انم - لک دنجۃ
فی السماء وفی الذین ھم یبصرون-
نزلت لک لک نرے آیات ونھدم
ما یعمرون- قل عندی شھادۃ
من اللہ فھل انتم مومنون- کففت
عن بنی اسرائیل ان فرعون و
ھامان وجنودھما کانوا خاطئین
انی مع الافواج اتیک بغتۃ

یعنے جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا تیرا آسمان پر ایک

---

* لاہور کے بشپ صاحب نے اپنی ایک تقریر میں جو لاہور میں ایک جلسے میں بصدارت صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب ہوئی پیسہ اخبار کے اِس اعتراض کو بھی رد کر دیا ہے کیونکہ بشپ صاحب نے بیان کیا ہے کہ میں زلزلہ کی تاریخ پڑھ رہا ہوں گذشتہ سو سال تک کوئی ایسا زلزلہ نہیں ہوا۔ اور جاپان میں جو بہت آدمی مرے تھے تو اُن کا موجب سمندر کی طغیانی تھا نہ کہ زلزلہ اور اِس امر نے زلزلہ سے یہ زلزلہ دس گنا زیادہ خوفناک ہوا ہے۔ ایڈیٹر

+ درحقیقت اِس حادثہ اِس عادۃ اللہ کی مثال ڈپٹی عبد اللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام ہیں عبداللہ آتھم نے پیشگوئی کو سُن کر کوئی شوخی نہیں دکھلائی تھی بلکہ ڈرتا رہا اِس لئے خدا نے جو رحیم و کریم ہے اِس کی میعاد میں تاخیر ڈال دی جیسا کہ پہلے الہام میں اِس کا وعدہ تھا مگر لیکھرام نے شوخی دکھلائی اور پیشگوئی کو سنکر بدزبانی میں بڑھ گیا اور ہر مجلس میں گالیاں دینا اپنا شیوہ اختیار کر لیا اِس لئے غیور خدا نے اُس کی اصل میعاد بھی پوری ہونے نہ دی اور ابھی پانچ برس ہی گذرے تھے جو اپنی سزا کو پہنچ گیا اور وہی زبان کی چھری دوسرے رنگ میں اُسکو لگ گئی۔ منہ۔

ب آیت قرآنی وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا سے صاف ظاہر ہے کہ اِس قسم کے قہری عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کیطرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنیوالے عذاب سے ڈراتا ہے۔ اور یہ عذاب اُس کی تصدیق کیواسطے قہری نشان ہوتے ہیں اِس وقت بھی خدا ایک رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تا نجات پاؤ۔

درجہ ہے اور نیز میں اُن میں درجہ ہے جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور میں تیرے لئے زمین پر اُتر دں گا تا اپنے نشان دکھلاؤں ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے گرا دیں گے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہونگے جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائینگے اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور نیکیوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا اس وحی میں خدا تعالےٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اِس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھیرے۔ اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کر دوں کہ فرعون یعنے وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنے وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور انکے ساتھ کے لوگ جو ان کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھے۔ اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنے فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا یعنے اُس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کرینگے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں مشغول ہونگے اور بالکل میرے کام سے بیخبر ہونگے تب میں اُس نشان کو ظاہر کر دوں گا کہ جس سے زمین کانپ اٹھے گی تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اِسکے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اُس کو راضی کرلیں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور تواب ہے جیساکہ وہ شدید العقاب بھی ہے +

یاد رہے کہ اِن دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے جو آج سے پچیس برس پہلے اکثر ممالک میں شایع کی گئی تھی اگرچہ اُس وقت اِس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہوسکا لیکن اب پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیشگوئیاں تھیں جو اِس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں چنانچہ پہلی پیشگوئی اِن میں سے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۶ میں موجود ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ فبرّأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ فلما تجلّی ربہ للجبل جعلہ دکا واللہ موھن کید الکٰفرین یعنے خدا اپنے اُس بندے کو اُن تہمتوں اور بہتانوں سے بری کرے گا جو اُسپر لگائے جائینگے وہ خود اپنے بندے کے لئے کافی ہے پس جب خدا پہاڑ پر تجلی کرے گا تو اُس کو پارہ پارہ کر دے گا اور جو کچھ مخالف لوگ ناحق کے الزاموں میں مبتلا کرنا چاہیں گے اِن کے سب مکر سست کر دیگا اب چونکہ انہیں دنوں میں مخالف لوگ طرح طرح کی تہمتیں لگانے میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور اسی زمانے میں خدا نے زلزلہ شدیدہ کی مجھے ایک برس پہلے خبر دی۔ چنانچہ مطابق [illegible] پر زلزلہ کی سخت آفت آئی۔

پس اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اِس جگہ پہاڑوں کے پارہ پارہ کرنے سے مراد یہ زلزلہ تھا جس کی الحکم وغیرہ میں ایک برس پہلے خبر دی گئی۔ دوسری پیشگوئی براہین احمدیہ میں زلزلہ کے بارے میں یہ ہے میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اَلفِتنَۃُ ھٰھُنَا فَاصبِر کَمَا صَبَرَ اُولُوا العَزمِ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا قُوَّۃُ الرَّحمٰنِ لِعُبَیدِ اللّٰہِ الصَّمَدُ عربی کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ خدا فرماتا ہے کہ اِن دنوں میں تیرے پر ایک فتنہ برپا کیا جائے گا۔ پس خدا تجھے بری کرنے کے ایک نشان دکھائے گا اور وہ یہ کہ پہاڑ پر اُسکی تجلی ہوگی اور وہ پہاڑ کو پارہ پارہ کر دے گا۔ یہ خدا کی قوت سے ہوگا تا وہ اپنے بندے کے لئے نشان دکھاوے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷ اور پھر رسالہ آمین میں جو مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر سنہ ۱۹۰۱ء میں شایع ہوا تھا یہی خبر نظم میں دی گئی تھی اور وہ شعر یہ ہیں + ؎

کر دتو بہ کہ تا ہو جائے رحمت + دکھاؤ جلد تر صدق و اناب
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت + کہ یاد آ جائیگی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتا دی + فسبحان الذی اخزی الاعادی

اب سنو اے عزیزو! کہ آج میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ اب چاہو ٹھٹھا کرو گالیاں دو تہمتیں لگاؤ اور مفتری نام رکھو اور چاہو تو قبول کرو میں نے قبل از وقت بتا دیا ہے تم تو اِس آنے والے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے خدا برحق ہے اور اُسکے وعدے برحق۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء

؎ پہلے کئی مسلمان جو اپنی غلط فہمی سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتارتے تھے وہ بات صحیح نہ تھی بلکہ خدا تعالےٰ کیطرف سے مسیح ہو کر آنے والا یہی راقم تھا لیکن اِن لوگوں کا کچھ قصور نہیں کیونکہ قبل از وقوع کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں عوام تو ایکطرف بعض اوقات انبیا بھی اجتہادی غلطی کر بیٹھتے ہیں مگر بعد اسکے پیشگوئی کے وقوع کے وقت معنے کھل جاتے ہیں۔

+ نجومیوں نے اخبار وں میں شایع کیا ہے کہ اب آئندہ کسی زلزلہ کی امید نہیں ہے گورنمنٹ کو اور لوگوں کو خوف و خطر ہو جانا چاہیے جو نادان یہ کہا کرتے ہیں کہ پیشگوئیوں کی کیا بات ہے ہم [illegible]

ایک اور نادر موقعہ

اگرچہ

براہین احمدیہ

کی مکمل چاروں جلدوں کی قیمت میں رعایت کے دن ختم ہو گئے ہیں لیکن توسیع میعاد رعایت کیلئے کثیر التعداد احباب نے سفارش فرمائی ہے لہذا

اعلان کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کی درخواست خریداری ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۵ء تک مشتہر کے دفتر لاہور میں پہنچ جاویگی اسکو براہین احمدیہ کی چاروں جلدیں مکمل مجلد صرف تین روپے میں اور غیر مجلد

تین روپے تیرہ آنے میں ملیگی غیر مسلمانوں سے ہر صورت میں چار آنے کم

محصولڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار

ضروری

براہین احمدیہ کی چھپائی کا مہتمم ہو کر جانتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰ جون کے اختتام میں اسکی مکمل چھپائی [illegible] کا کام شروع ہو جاوے گا [illegible] چھپائی وغیرہ کو دیکھا ہے اور [illegible] طرح سے اطمینان ظاہر کیا ہے ان کی شہادت ہے کہ جو کچھ اشتہار میں لکھا گیا تھا اس سے بھی بڑھکر خوبی [illegible] خریداری کی درخواستیں خدا کے فضل سے کثرت سے آ رہی ہیں [illegible] براہین احمدیہ [illegible] یہ موقعہ [illegible] جانے کے قابل نہیں۔

بعض کم استطاعت صاحبان براہین احمدیہ [illegible] درخواست [illegible] درخواستیں [illegible] صاحب استطاعت احمدی احباب [illegible] کی توجہ [illegible] تقسیم کرنے کیلئے [illegible] والسلام [illegible]

اعلان

لکھا ہو [illegible] معراج الدین عمر احمدی۔ معراج منزل۔ نولکھا لاہور

مراسلت

خوفناک ژالہ باری

جناب مفتی صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم لوگ تو عذاب مندرجہ اشتہار الندا دیکھ چکے ہیں بعد میں جو ہوگا وہ بھی خلق خدا دیکھ لے گی یعنی یکم مئی ۱۹۰۵ء کو قریب تین بجے کے عذاب الٰہی ژالہ باری کے رنگ میں ظاہر ہوا اور پانچ منٹ کے اندر ہر ایک چیز کو تباہ کر دیا ہمارا علاقہ سرسبز اب تک کوئی فصل نہیں کاٹی گئی تھی۔ گندم۔ جو۔ چنے۔ تارہ میرہ۔ درخت وغیرہ اسطرح اڑنے لگے جسطرح روئی دھنی جاتی ہے راقم یہ سمجھ کر کہ اب تو ہی وقت ہے جبکی حضرت اقدس نے خبر دی سجدہ میں گر پڑا اور دیر تک دعا کرتا رہا جب آرام ہوا اور باہر نکلکر کھیتوں کی طرف نظر کی تو ہر طرف فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ کا نظارہ دکھائی دیا بعض جگہ صرف اتنا نشان ہے کہ یہاں کوئی فصل تھی ہمارا مغربی علاقہ تحصیل تلہ گنگ تک جیسے بیس کوس کے فاصلہ پر ہے بالکل ویران ہوگیا ہے لوگ کھیتوں کے سرہانے کھڑے ہو کر فریاد کر رہے ہیں یہ آفت مغرب سے شروع ہو کر ہمارے گاؤں پر آ ختم ہوئی اسلیے یہاں وہ زور نہیں تھا جو مغربی علاقہ میں ہوا اسطرف تو دو ڈھائی فٹ تک زمین پر اولے پڑے لگ گئے ہمارے گاؤں میں بعض مخالفین کے کھیت بچ گئے جس سبب اکثر لوگوں کے دلوں میں [illegible] چنانچہ ایک شخص جو ہمارا سخت مخالف ہے لوگوں کو کہنے لگا کہ دیکھو صرف مرزا کے انکار کے باعث یہ آفت سے بچ گیا وہ کمبخت یہ نہیں سمجھتا کہ پھر ہزاروں مخالف اس آفت سے کیوں تباہ ہوگئے انکا تو انکار کام نہ آیا۔ القصہ یہاں کے لوگوں نے آج تک یہ حالت نہیں دیکھی راقم کی زمین مختلف جہات میں تھی اس لیے بعض قطعے بہ نسبت بعض کے محفوظ رہے اور کسیقدر (عشر عشیر ہی سہی) غلہ کی امید ہے لیکن ہمارے دوسرے بھائیوں کا بہت ہی نقصان ہوا کسیکو کوئی امید غلہ وغیرہ کی نہیں رہی اور قحط کے منہ میں آ گئے آپ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمکو اور ہمارے بھائیوں کو اس مصیبت میں صبر اور استقامت عطا فرماوے اور شماتت اعداء سے محفوظ رکھے اور ہم لوگ اعمال میں اصلاح کر کے الٰہی رحم کے قابل ہو جاویں آمین۔ خاکسار کرم داد از دوالمیال تحصیل پنڈدادن خان ضلع جہلم +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ خط سنایا گیا۔ **فرمایا** طرح طرح کے عذاب آسمان سے نازل ہو رہے ہیں مگر افسوس ہے کہ لوگ پھر بھی [illegible] اور ہر طرح کی تکذیب اور ہنسی ٹھٹھے میں مصروف رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا اُسپر ایمان لاوے اور اسکی زبردست قوتوں اور طاقتوں کا اقرار کرے۔

فرمایا آج باغیں سے ایک جامن کا پتہ بیٹے محمود نے دیکھا تو اُسپر عمدہ سے پڑھیں یہی لکھا ہوا نظر آتا تھا

لا الٰہ الا اللہ

فتح محمد خان بزدار مرحوم

افسوس کہ نیاز مند کا بزرگ بھائی فتح محمد خان بلوچ بزدار اس دنیائے دوں سے عالم بالا کو چل بسے ہیں۔ اگرچہ برادر موصوف دنیاوی معاملات کے علاوہ مذہبی خیالات میں بھی بندہ سے کچھ مختلف تھے مگر انکی وفات نے میرے شیشۂ دل پر پتھر کا کام کیا کیا کہوں! مختصر یہ کہ ایسا غم الم ناقابل برداشت ہے۔ بھائی صاحب متقی پرہیزگار اور ہمارے سرتاج تھے انکی وفات کی عجیب کہانی ہے۔ سنگھڑ علاقہ ڈیرہ غازیخان میں احمدی مشن کی تبلیغ بڑے زور سے کر رہے تھے اور اس علاقہ کی احمدی جماعت (جو کہ بے یار و مددگار دشمنوں کے منہ کا شکار تھی) میں ایک نئی روح پھونک دی تھی۔ افسوس کہ یہ بھائی سپاہی تقریباً دو مہینے کی محنت جنگ کے بعد دفعتہ بیمار ہوگیا ابھی معمولی بیمار تھا کہ جھٹ بول اُٹھا کہ وقت قریب آ پہونچا ہے۔ سنکر حیران و ہراساں ہوئے کہ یہ کیا بات ہے۔ فرمایا کہ پاک پروردگار سے میری درخواست تھی کہ کوچ سے پیشتر مجھے مطلع کیا جاوے۔ سو اطلاع مل چکی ہے اگرچہ پیچھے پھر درخواست کی کہ مجھے مہلت دیجاوے کیونکہ ابھی میرے عیال خوردسال ہیں لیکن کچھ جواب نہیں ملا پھر اُسے ہر چند کہا گیا کہ آپکو گھر کیوں نہ لے جاویں تو کہا مسافری میں مجھے موت بہت ہی پسند ہے آخر گذشتہ منگل کی شام کو جان شیریں جان آفرین کے حوالہ کی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر اسکی ہمت کی نہ پوچھیے کیونکہ بیماری میں بھی مباحثہ جاری رکھا۔ اُسکے آخری الفاظ جو اسکے منہ سے نکلے "یا کریمُ یا کریمُ" تھے۔ مرنے پر اُس کا حُسن دوبالا ہوگیا۔ چہرہ کندن کی طرح جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ جنازہ بڑی دھوم دھام سے نکلا۔ بدھ کے دن کوہ سلیمان میں مدفون ہوئے ہر چند کہ اُن کی موت قابل رشک ہے لیکن دو ارمان دل کے اندر رہ ہی گئے ایک تو یہ کہ اُن کا مزار بے ٹھکانہ ہے دوسرے بسبب بُعد مسافت کے اُن سے زندگی میں ملنا تو درکنار جنازہ میں بھی شامل نہ ہو سکا۔ واحسرتا! امید کہ حضور (مسیح موعود علیہ السلام) اپنی دعاؤں میں اسے ضرور یاد فرماویں گے کیونکہ اُسکی خوشی کی معراج جناب کی ضیافت تھی اور اُسکی مغفرت پر بھی جناب ضرور روشنی ڈالیں گے

تیرے پیارے کی کھبریا لاوے کوئی

والسلام۔ نابعدار محمد حسین بلوچ بزدار از مقام لیہ ضلع میانوالی۔

ایڈیٹر۔ فتح محمد خان صاحب مرحوم جماعت احمدیہ کے ایک صادق ممبر تھے۔ پہلے گورنمنٹ انگریزی کے محکمہ ڈاکخانجات میں ملازم تھے اور چند سال سے اب پنشن پر تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اس سلسلہ کی سچی محبت عطا کی تھی اور آجکل اکثر اُن کا یہی کام تھا کہ سلسلہ حقہ کی خدمت میں مصروف رہیں گذشتہ موسم گرما میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور بعد جلسہ لاہور اپنے وطن کو واپس تشریف لیگئے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب کرے آمین۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ہفتہ کے اندر مسلمانوں کا متبرک دن جمعہ ہے۔ یہود کا شنبہ عیسائیوں کا اتوار۔ یونانیوں کا پیر۔ ایرانیوں کا منگل۔ [illegible] آن کا بدھ۔ اور مصریوں کا جمعرات عیسائیوں کا پہلے ہفتہ ہوتا تھا مگر جب رومی عیسائی ہوئے تو انھوں نے اپنی پرانی بت پرستی کا عیسائیت پر اثر ڈالا کہ متبرک دن بھی بدلدیا شراب اور سور کو حلال کر دیا اور اپنی پرانی عادت کے مطابق یسوع کو جو اپنے تئیں نیک کہلانے سے بھی انکاری تھا الوہیت کا درجہ عطا کر دیا۔ پیراں نمے پرند مریداں می پرانند کی مثل انپر خوب صادق آتی ہے۔

اخبار ہیرالڈ آف گولڈن ایج جو کہ لنڈن سے نکلتا ہے لکھتا ہے کہ تمام عیسائی ممالک میں اس امر کی ضرورت ہے کہ مذہب میں ایک تجدید کر کے سچا روحانی مذہب قائم کیا جاوے زمانہ کی حالت پکار کر کہہ رہی ہے کہ ایک تجدید کی ضرورت ہے۔

شکاگو ملک امریکہ میں گورنمنٹ میں درخواست کی گئی ہے کہ مدارس میں بائبل نہ پڑھائی جاوے۔

حامد مسیح ساکن مظفرگڑھ جو عرصہ تین سال سے عیسائی تھے آخر مذہب عیسویت کی کمزوری سمجھکر مشرف باسلام ہوئے اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ انکا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا الحمد للہ علیٰ ذالک +

www.aaiil.org

نشان زلزلہ

[ہمارے معزز دوست سید طفیل احمد نے واقعات زلزلہ کی مفصل رپورٹ ضلع کانگڑہ سے ارسال کی ہے۔ جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی معظمی جناب مفتی صاحب دام اقبالہ۔ وعلیکم السلام آپ کا گرامی نامہ پہونچا۔ نتیجہ کامیابی پڑھ کر خوش ہوا کیونکہ مجھے بالکل کامیابی کی امید نہ تھی۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہوا۔

زلزلے کے متعلق خبریں یہ ہیں

کہ جوالا مکھی جو ہندوؤں کا مقدس مقام خیال کیا جاتا تھا۔ تباہ ہوگیا ہے۔ مکانات کی تین چوتھائی بالکل مسمار ہوگئی ہے باقی ایک چوتھائی مکانات ایسے ہیں۔ جو بالکل پھٹ گئے ہیں قابل رہائش نہیں۔ لوگ باہر بکریوں کی طرح میدان میں پڑے ہیں۔ جاتری بہت مرے ہیں۔ پوری تعداد ہلاک شدگان ابھی تک نامعلوم ہے۔ مگر یہ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ جاتریاں کم از کم ڈیڑھ سو ہلاک ہوئے۔ مندر کا ایک حصہ جس میں الہان والی دیوی رہتی ہے۔ بالکل ... اور باقی حصہ پھٹ گیا ہے۔ مندر کی ڈیوڑھی بھی شکستہ ہو کر گر گئی ہے

جوالا مکھی سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ایک جگہ کنیر ہے وہاں تقریباً چالیس دکانیں ہوں گی۔ وہ سب کی سب گر گئیں ہیں۔ جانوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔ مگر ابھی تک پوری تعداد معلوم نہیں ہوئی دولت پور کی دکانیں بھی سب کی سب منہدم ہوگئی ہیں یہاں دو مندر تھے۔ وہ بھی ... اکثر گر کر سطح زمین پر لیٹے ہیں اور جوہان حال پکار پکار کر کہتے ہیں۔ کہ مشرک کیسے احمق ہیں کہ ان کے دیوی دیوتا بھی اپنی جائے رہائش کو نہ بچا سکے۔ پر نہ بچا سکے ان مشرکوں سے جب کبھی سوال کیا جاتا ہے۔ کہ تم اس واحد لاشریک کی پرستش کیوں نہیں کرتے۔ جس نے ایک طرفۃ العین میں تمام اسے دیوی دیوتوں کے مندروں کو ملیا میٹ کر دیا تو یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم پاپیوں پر دیوی جی مہاراج غصے ہو کر پہاڑ میں گھس گئی ہے۔ دولت پور سے کانگڑہ کو جاتے ہوئے ایک سرنگ آتی ہے۔ اس کا ایک حصہ گر گیا ہے۔ اور باقی پھٹ گئی ہے۔ سرنگ کے متصل ایک پہاڑی جو گنیش گھاٹی کے نام سے موسوم ہے۔ بالکل پھٹ گئی ہے۔ کانگڑے کا بھی پل ٹوٹ گیا ہے

کانگڑہ اور بھون کی تباہی بڑی خطرناک ہے۔ کہتے ہیں کہ بھون کا نشان بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ چھوٹے چھوٹے حجرے بھی گر گئے ہیں۔ کوئی بلندی نظر نہیں آتی۔ سب کچھ بالکل زمین سے ہموار ہوگیا ہے۔ کانگڑہ میں ایک گرجا تھا۔ وہ بھی مسجود ہوا۔ ایک بڑا عالیشان مندر تھا۔ وہ ایسا منہ کے بل گرا ہے۔ کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی پجاریاں مندر جن کی تعداد کئی سو تھی۔ تقریباً سب کے سب ... گئے ہیں کہتے ہیں۔ کہ ان میں سے صرف چودہ آدمی بچے ہیں۔ کانگڑہ میں ایک مشن ہائی سکول تھا۔ وہ بھی بالکل گر گیا ہے اس کے تیرہ یا چودہ استادوں میں سے صرف دو بچے ہیں اور بورڈنگ کے لڑکوں میں سے جن کی تعداد تقریباً ساٹھ تھی بیس یا پچیس جانبر ہوئے۔ اور ارد گرد کی تمام سڑکیں پھٹ گئی ہیں۔ جن سڑکوں پر تانگے یکا چلتا تھا۔ اب وہاں سے آدمی بمشکل عبور کر سکتا ہے۔ یہاں ایک پرانا قلعہ تھا کہتے ہیں کہ پانڈو۔ کورو کے وقت سے تھا۔ اور ایک پہاڑی پر واقع تھا۔ جس کے نیچے ایک کھڈ پانی کی نہر بہتی تھی وہ الٹ کر اسی کھڈ میں گر پڑا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہاں آدمی بہت سے ہلاک ہوئے ہیں۔ تحصیلدار معہ قبائل دب کر مر گیا ہے۔ ویسا ہی نائب تحصیلدار۔ ڈاکخانہ اور ہسپتال بھی بالکل صاف ہوگئے ہیں۔ ہسپتال کا صرف ایک کمپونڈر بچا۔ مدرسہ کا مینجر ایک پادری تھا۔ وہ بھی مر گیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم معہ دو لڑکیوں کے جو ڈاک بنگلے میں رہتی تھی۔ دب کر مر گئی۔ غرضیکہ اس شہر کا یہ اب حال ہے۔ کہ گویا اس میں کوئی بسا ہی نہ تھا۔ صحیح تعداد ابھی تک مردگان کی معلوم نہیں ہوئی۔ سفر میں مردے نکال رہے ہیں۔ سرکاری رپورٹ شائع ہونے پر معلوم ہوگا۔ دہرم سالہ کا حال اس سے ابتر ہے۔ وہاں بھی کوئی مکان نہیں رہا۔ جیلخانہ۔ ڈاکخانہ۔ انگریزوں کی کوٹھیاں۔ بازار کی دکانیں سب کی سب زمین سے برابر ہوگئیں۔ ایک پلٹن گورکھوں کی جن میں تقریباً ۵۰۰ جوان تھے ہلاک ہوگئی۔ صرف ۳۴ آدمی کہتے ہیں کہ بچے۔ ۳۰ کس انگریز ہلاک ہوئے۔ دیگر عہدہ دار بھی بہت سے دب کر مر گئے۔ پہلے تو لوگ کل میدان میں پڑے تھے۔ مگر اب ان کے واسطے خیمے مہیا کر دئے گئے ہیں یہاں بارش تقریباً ہر روز ہوتی ہے۔ عام طور پر افواہ ہے۔ کہ کانگڑہ اور دہرم سالہ کو آباد نہیں کیا جاوے گا۔ فی الحال نور پور ضلع تجویز ہوا ہے

پالم پور جو دہرم سالہ سے پندرہ کوس کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے۔ تباہ ہوگیا ہے۔ تمام مکانات گر گئے ہیں۔ پولیس۔ سٹیشن۔ تحصیل۔ مدرسہ بازار کے مکانات بالکل منہدم ہوگئے۔ مدرسہ کے دس لڑکے فوت ہوئے۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ بھی دب گیا تھا۔ مگر وہ زندہ نکال لیا گیا۔ مگر اس کا ایک لڑکا اور دو لڑکیاں اور ایک ہمشیرہ شکار مرگ ہوئیں۔ خاص پالم پور میں تقریباً ۱۰۰ آدمی مرے ہیں۔ دیگر مقامات پر لوگ بہت سے ہلاک ہوئے ہیں۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ میں بحیثیت طالب علم ہونے کے یہاں رہتا تھا۔ اور چونکہ میں یہاں تقریباً تین سال رہا تھا۔ اس لئے مجھے اس جگہ کے لوگوں کے حالات سے کچھ واقفیت ہوگئی تھی۔ سو میں نے دیکھا کہ یہاں کے اکثر لوگ غیر بلاد سے آکر بستے تھے۔ اور اکثر ان میں سے سود خوار۔ بے نماز۔ مسلمان تھے۔ یہاں ایک مسجد بھی تھی۔ لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ ایک یا زیادہ سے زیادہ دو آدمیوں کے علاوہ اور بھی کوئی نماز پڑھتا تھا۔ ایسا ہی بڑے بڑے آدمیوں کی بابت میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے کبھی نماز روزہ رکھا ہی نہیں۔ خدا اور رسول کے احکام سے نابلد محض تھے۔ دنیا کمانے کا فکر ان کے لازم حال تھا۔ دوسرے لوگ اکثر زناکاری میں مبتلا تھے مگر حضرت مرزا صاحب کی بابت ان لوگوں سے کوئی بات کہی جاتی تو دم دبا کر بھاگ جاتے تھے اور اگر کوئی سنتا بھی تھا۔ تو سوائے طعن و تشنیع کے اور کچھ جواب نہیں دیتا تھا۔ غرضیکہ یہ حالت تھی۔ ان لوگوں کی جن کی بستیوں کا اب خداوند تعالےٰ نے نام و نشان مٹا دیا۔ یہ علاقہ بھی پہاڑی ہے۔ یہاں بھی تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے۔ گویا عذاب فوق عذاب کا نمونہ ہے۔ اب انکے واسطے یہاں سے اور دوسرے مقامات سے خیمے بھیجے گئے ہیں۔ یہاں ہمارے تین احمدی بھائی تھے۔ وہ تینوں حضرت صاحب کی دعاؤں کی طفیل بچ گئے۔ یہ حیرانی کی بات ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ خداوند تعالےٰ علیم و خبیر کی طرف سے مقدر تھا۔ کہ اس ضلع کانگڑہ میں جو اتنا عظیم ہلاکت ہوا ہے۔ ہماری جماعت کا ایک احمدی بھی نشانۂ موت نہیں ہوا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک (باقی آئندہ)

میں مسلمان ہوگیا

یہ عجیب و غریب کتاب ختیار الاسلام یا میں مسلمان ہوگیا۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہوئی ہے۔ گو بزرگان دین حضرۃ مولوی نور الدین و مولوی عبد الکریم و مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے اس کا مفید ہونا قرار دیا ہے مگر یہ کتاب بذاتہ اس لئے نظیر ہے۔ کہ اس کا نام خاص خالق ارض و سما نے اپنے خاص الہام و کلام سے رکھا۔ گویا جو کچھ اس میں لکھا ہے اس کو خود خدا نے ریویو کیا۔ چونکہ یہ کتاب ہر ایک احمدی و غیر احمدی کیلئے از بس ضروری ہے۔ اس لئے اطلاع دیجاتی ہے کہ کوئی صاحب جسے آریوں اور مخالف مولویوں سے پالا پڑتا ہے وہ اس سے محروم نہ رہ جاوے۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا۔ عبد الغفور مرتد المعروف دہرم پال کی کتاب تہذیب الاسلام کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ بفضلہ تعالےٰ آریہ سماج اس سے مونہ کے بل گریگا۔ ... فائدہ ہوگا۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آنی چاہئیں

بدر پریس قادیان میں بہ اہتمام سراج الدین عمر کے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

...ین اخبار بدر
...فرماوین
...توجہ گورنمنٹ
...سچی اخبار

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

قیمت خاص صاحبان خود بخود
[redacted]
پیشگی

ان اللہ قال صاحب لکم وقت مسیحہ تمام دروہ من نشلہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چہ گویم با تو گرآئی چہ ادر قادیان بینی

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض در الامان بینی

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۶	۵ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا ... جمعرات ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۴
ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۹ مئی ۱۹۰۵ء ۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی

یستنبئونک احق ھو۔ قل ای و ربی انہ لحق

۱۰ مئی ۱۹۰۵ء۔ کیا عذاب کا معاملہ درست ہے۔ اگر درست ہے۔ تو کس حد تک

۱۳ مئی ۱۹۰۵ء۔ خواب مین دیکھا۔ کہ جیسا ہم ایک عدالت مین ہین۔ اور ایک مقدمہ ہے۔ شبہ گذرتا ہے۔ کہ مجسٹریٹ ایک شخص ڈپٹی قایم علی ہے۔ اور اس کا سررشتہ دار ہمارے بھائی غلام قادر صاحب مرحوم ہین۔ اور ہم تینون ایک ہی جگہ بیٹھے ہین۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ہم مدعی ہین اور مدعی علیہ کو بلوانا ہے۔ مجسٹریٹ نے سررشتہ دار کے کان مین کچھ کہا۔ جس کو ہم نے بھی سن لیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ یہ ۲۵ روپے طلبانہ داخل کردین اور فریق ثانی کو بلایا جاوے۔ ہم نے جیب سے پچیس ۲۵ روپے دیدئے۔ اور فریق مخالف کو طلب کیا گیا۔

فرمایا۔ قایم علی مین علی خدا کا نام ہے۔ اور اس سے مراد علو مرتبہ ہے اور غلام قادر سے مراد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنی قدرت سے کچھ کام کرنا چاہتا ہے۔ اور طلبانہ سے مراد کچھ ابتلاء اور تکلیف ہے۔ یعنی قدرت خداوندی سے کامیابی ضرور ہماری ہے۔ لیکن اس مین کچھ درمیانی تکلیف مقدر ہے۔ جیسا کہ ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اللہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے

۱۷ مئی ۱۹۰۵ء کو سنایا۔ میاں محمود احمد اور میاں محمد اسحق بیمار ہین۔ ان کے واسطے دعا کرتے تھے۔ الہام ہوا۔

سلام قولاً من رب رحیم

پر خدا کا رحم ہے۔ کوئی بھی اس سے ڈر نہین

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم ماسلمایم از فضل خدا۔ اور دس شرائط لکھا کرتے تھے۔ اس خیال پر کہ اخباری رنگ مین یہ کوئی مناسبت نہین رکھتا اور اس سے ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ ظن کرین۔ کہ اخبار کو پر کرنے کے واسطے ہر اخبار مین یہ لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کو درج کرنا بند کر دیا۔ اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے۔ لیکن اب بعض دوستون کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے تھے۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائے گا۔ اس پر عمل کیا جاویگا۔

اعلان

ماسٹر عبد الرؤف صاحب احمدی سابق مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان آج کل فارغ ہین اور چاہتے ہین کہ اگر کوئی ملازمت پاؤ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تک ملتا ہو تو خوشی قبول کرینگے

معذرت بسبب نہ ہونے کافی انتظام پریس کے ۔ مئی ۱۹۰۵ء کے اخبار مین دیر ہو گئی ہے۔ وہ ... بحال ہو گا انشاء اللہ تعالےٰ

www.aaiil.org

ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

یہ عجیب زمانہ ہے کہ ہمدردی کی بھی ناشکری کی جاتی ہے بعض اخبار والے خاص کر پیسہ اخبار اس بات سے بہت ناراض ہوئے ہیں کہ تیسرے زلزلہ کی خبر کیوں شائع کی ہے حالانکہ ان کو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ میں نے شائع کیا وہ بدنیتی سے نہیں ہے اور نہ کسی کو آزار دینا اور تشویش میں ڈالنا میرا مقصد ہے میں نے پہلے اس سے ۱۹۰۳ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شائع کی تھی جس کا یہ مضمون تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنے والا ہے جو ہولناک ہوگا اور پھر میں نے اسی زلزلہ کے بارے میں مئی ۱۹۰۴ء میں بذریعہ اخبار شائع کیا کہ وہ زلزلہ آنے والا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہو جائے گا اور بڑی بڑی عمارتیں گرینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی گرینگی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہو جائینگی اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اس سے پہاڑ پھٹ جائینگے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور جب وہ پیشگوئی ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہوگئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جس کی تحریر کرنے کی حاجت نہیں تب مجھے اس حادثہ سے اس قدر صدمہ پہنچا کہ جس کے بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہنچا ہو کیونکہ اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنے کا تھا اس پیشگوئی کو شائع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے دو اخبار اور دو رسالوں میں شائع ہوئی تھی اور یہ بھی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخباروں میں اسکو شائع نہیں کیا گیا تھا اگرچہ میں اسوقت جانتا تھا کہ میرا لکھنا دلوں کو ایک واجبی احتیاط کی طرف مصروف نہیں کرے گا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے میں اس کا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دلکو اس غم نے سخت گھبرا دیا کہ جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدائے علیم و حکیم نے دی تھی میں نے اس کو پورے طور پر شائع نہیں کیا [illegible] اور اگر میں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ ایسا کارخانہ ہوکر بعض جانیں بچ جاتیں چنانچہ جس قدر میری جماعت میں سے دھرمسالہ اور کانگڑہ اور بکلوہ وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی نہیں [illegible] شائع نہیں ہوا اسکی وجہ یہی ہوگی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہونگے اور [illegible] اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی - میں اسی غم اور پریشانی میں تھا کہ یکدفعہ پھر مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دل کی وہ حالت ہوئی جسکو میں ظاہر نہیں کر سکتا اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں میں پہلے سے بہت شرمندہ تھا کہ میں نے زلزلہ کی پہلی خبر کو کما حقہ کیوں شائع نہ کیا اور کیوں اس نوع کی پوری ہمدردی نہ کی - اب دوسرے زلزلہ کی خبر پا کر میرا دل اس بات کے لیے بے اختیار ہو گیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کروں اسی غرض سے میں نے تین اشتہار شائع کیے تا لوگوں کو متنبہ[1] کروں کہ حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور جہاں تک ممکن ہو ایسی عمارتوں سے بچیں جو دو منزل سہ منزل ہیں اور اسی دفعہ میں نے پہلی فروگذاشت کو پورا کرنے کے لیے کئی ہزار اشتہار شائع کیے اور اخباروں میں بھی یہی مضمون شائع کرایا اور پایونیر وغیرہ انگریزی اخبارو میں بھی شائع کرایا بلکہ اس اطلاع کے لیے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی بخدمت جناب نواب لارڈ کرزن وائسرائے بالقابہ کی خدمت میں بھیجی گئی اور ابھی میں اسبات کی طرف متوجہ ہو رہا تھا کہ یا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس گھبراہٹ کو ٹالدے اور مجھے اطلاع دے اور یا پورے طور پر بتعیین تاریخ اور روز اور وقت اس آنیوالے حادثہ سے مطلع فرما دے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دلآزاری یا ستانے کے لیے میں نے یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا اُن سے پہلے میں آپ ڈرا اور باغ میں چلا گیا [illegible] میں واپس قادیان میں نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے - میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں [illegible] نصیحت کی کہ جسکی مقدرت ہو [illegible] وہ دعا کرتے ہیں کہ خدا اس بلا سے ہمیں بچاوے لیکن میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ اور کیا گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں معہ اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کرتا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس بات سے خدا نے ڈرایا اس سے ڈرنا لازم ہے اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اس نوع کو ڈرانا بھی شرائط ہمدردی میں داخل ہے اگر میں دیکھوں کہ کسی گھر کے کسی حصہ کو آگ لگنے کو ہے اور گھر کے لوگ خواب میں ہیں ان کو کچھ خبر نہیں اور میں انکو اطلاع نہ دوں کہ وہ تشویش میں پڑینگے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہوں گا۔

یہ بھی یاد رہے کہ کسی کمزور بنا پر یہ پیشگوئی نہیں کی گئی ہے بلکہ اگر حکام کیطرف سے بھی میرے اس دعوے کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو وہ سچی نکلی ہیں جبکہ صدہا پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں تجربہ سے اسبات کو ثابت کرنے کے لیے ایک ذخیرہ ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے سچ ہے تو پھر اس سے لوگوں کو مطلع نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ یہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو خدا سے نیکی اختیار کریگا وہ بچایا جائے گا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہاں وہ بدمعاش لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرام خوری خونریزی وغیرہ رکھتے ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑینگے سو انکی تشویش کی نہ خدا کو پرواہ ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر انکو خوش رکھنا مقصود ہوتا تو انسانی گورنمنٹیں ان کے لیے جیلخانے کیوں طیار کرتیں

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بدظنی ہے جو مخالف لوگ مجھ پر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اشتہاروں سے تشویش میں ڈالدیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے میں نجومی ہونے کا دعوی نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعوی ہے صرف یہ دعوی ہے کہ میں خدا تعالی کی طرف سے وحی پاتا ہوں مگر اس دعوی کے

[1] اسکے وقوع کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالی نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی - بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے کہ انہوں نے اس سے ۱۰ مئی مقرر کی تھی مگر یہ بالکل جھوٹ ہے ہم نے کوئی تاریخ نہیں لکھی ایسی پیشگوئیوں میں عموماً یہی سنت اللہ ہے چنانچہ انجیل میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آوینگے مگر تاریخ مقرر نہیں ہے مجھے ابتک قطعی طور پر یہی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے۔ جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے - منہ

www.aaiil.org

یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں ان لوگوں نے ہزارہا اشتہار میری نسبت شائع کیے ہیں کہ اس دعوے میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اسقدر لعنتوں اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہوں جو شخص ان کے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں۔ اگر مجھے بندگان خدا کی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے ...... کھینچکر اسطرف لایا کہ میں دوسری پیشگوئیوں کی شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں اور کما حقہ شائع کردوں بعض نے میری نسبت خط لکھے کہ تو جھوٹا ہے ہم چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کردیں لیکن اگر میرے اشتہاروں سے کچھ لوگ احتیاط پر کاربند ہو جائیں

اور اپنی کچھ اندرونی اصلاح کر لیں اور ان کی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی مرنا نہیں یا اپنی جان سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی بھی چھوڑ دوں اور بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا لوگ ڈر کر ان کی بیعت قبول کرلیں مگر اس حق پوشی کا میں کیا جواب دوں میں بارہا اپنے اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اسجگہ میری یہ مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اس غلطی کی سزا کے لیے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے اسکے لیے عالم آخرت مقرر ہے اور جسقدر قوموں کو پہلے اس سے سزا ہوئی ہے مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کیے گئے یا زلزلہ نے انکو فنا کیا اس کا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کے پرستار تھے اگر وہ سادگی اور شرافت سے اپنی غلطیوں پر قائم رہتے تو کوئی عذاب ان پر نازل نہ ہوتا لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا بلکہ خدا تعالےٰ کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کیے اور نہایت بیجا شوخیاں دکھلائیں اور ان کی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہوگئی اسلیے اسی دنیا میں ان پر عذاب نازل ہوا خدا کریم و رحیم ہے وہ غضب میں دھیما ہے اگر [illegible] اور [illegible] اسی طرح کے [illegible] نہ کریں تو [illegible] ہوگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم یعنی خدا تمہیں عذاب دیکر کیا کرے گا اگر تم شکر گذار بنجاؤ اور اس پر ایمان لاؤ اور اس کی عظمت اور عزت کے [illegible] ایسا ہی اسکے مقابل [illegible]

فرماتا ہے قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم یعنی انکو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بنجاؤ اور اس کی یاد میں مشغول نہ رہو تو میرا خدا تمھاری زندگی کی پروا کیا رکھتا ہے۔ اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اسکے دلپر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کے ساتھ اُسکے تمام اعمال ہوں۔ تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر میں نے لکھا ہے وہ اُن لوگوں کے لیے بس ہے جن کے دل پتھر نہیں ہیں اور جو جانتے ہیں کہ خدا ہے والسلام علیٰ من اتبع الھدےٰ۔

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی

ٹ

نوٹ — اسجگہ [illegible] میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے جس سے [illegible] کہ ہماری پیشگوئیوں کی کیسے صحیح تکذیب [illegible] [illegible] ہے۔

[illegible] مرکا بڑے زور دعویٰ سے اعلان کرتا ہوں [illegible] بات کا یقین دلاتا ہوں کہ خوفناک [illegible] اطمینان [illegible] دیتا ہوں کہ [illegible] ...... [illegible] ایسا سخت زلزلہ آئیگا جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ [illegible] قادیانی زلزلے [illegible] [illegible] کہ زلزلہ نہ آئیگا [illegible] کیونکہ جو قادیانی کی [illegible] اور [illegible] خوفناک ہو رہے ہیں [illegible] اطمینان [illegible] دیتا ہوا خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا نے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئیگا! نہیں آئیگا!! اور نہیں آئیگا!!! آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الٰہی اور کشف کے ذریعہ سے پہنچی ہے [illegible] بالکل ٹھیک ہوگی۔ میں مکرر سہ کرر کہتا ہوں اور اس نور الٰہی

نقییہ نوٹ جیسا کہ بذریعہ گذشتہ دکھلایا گیا ہے مستفیض ہو کر اور اس کے اعلان کی اجازت پا کر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کیطرح اس زلزلہ کی پیشینگوئی میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا اور خداوند تعالےٰ حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین کے طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھ کر اس نارسیدہ آفت سے بچائے گا اور کسی فرد بشر کا بال تک بیکا نہ ہوگا۔ — محمد بخش حنفی سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

فنڈ یتامیٰ

مدرسہ تعلیم الاسلام میں کئی ایک یتیم طلبا تعلیم پاتے ہیں جنکو اخراجات تعلیم خوراک - کتب - لباس وغیرہ مدرسے نے اپنے سر پر اٹھائے ہوئے ہیں اور چونکہ یتیموں کا روپیہ دوسرے کاموں میں صرف نہیں لگ سکتا اسواسطے انکے لیے جدا فنڈ کھولا گیا ہے لیکن اس فنڈ میں کافی روپیہ جمع نہیں ہوا۔ چنانچہ اس ماہ میں یتیموں کے بعض اخراجات دوسرے فنڈوں سے قرض لیکر پورے کیے گئے ہیں۔ احباب جلد تر توجہ فرمائیں اور یتیموں کیواسطے نقد کپڑا کتاب وغیرہ جو کچھ ارسال فرمادیں آئیگا کام آسکتا ہے۔

انصار مدرسہ

مکرمی اخویم جناب سراج الدین محمد صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مجھکو تو خوف تھا کہ مرحوم محمد افضل خانصاحب کی بیوقت وفات سے البدر ہمیشہ کے لیے ابر میں چھپ گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اسنے آپ ایسا اولوالعزم سرپرست اسکے لیے کھڑا کردیا جس سے امید ہے کہ وہ انشاء اللہ بدر کی مثل چمکے گا۔ چونکہ آپنے ایسے وقت میں اس کام کو ہاتھ میں لیا ہے کہ آپکو مالی مشکلات کا بہت کچھ مقابلہ کرنا ہوگا اسلیے دعا ہے کہ خداوند کریم آپکو استقلال و ہمت عطا فرماوے اور اسکے سرانجام پہونچانیکی توفیق بخشے۔ اللھم آمین۔
اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہماری جماعت عموماً اور ناظرین البدر خصوصاً اسکی اعانت میں آپکا ہاتھ بٹائیں۔ یہ خاکسار بھی ... بطور

خریدار توجہ فرمائیں

بعض احباب کا پتا صحیح نہ ہونیکے سبب انکو بروقت اخبار نہیں ملتا۔ چونکہ پہونچتی نہیں ہم دوبارہ چھاپ رہے ہیں آئندہ اگر کسی صاحب کا پتا اخبار پر درست نہیں ہوتا وہ جلد اطلاع دیں۔ ڈاکخانہ کا نام ضرور لکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✽ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

علاج طاعون

فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۔

پس بدل دیا ان کے حقیقی نور سے الگ ہٹ کر اپنے اعمال کو تاریکی میں ڈالنے والے لوگوں نے خدا کے حکموں کو اور دوسرے حکموں سے ۔ پس اس کی سزا میں ہم نے زیادتی کرنے والے شریروں پر آسمان سے طاعون نازل کیا ۔ اور یہ ان کے فسق کی سزا تھی

اس آیت پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ رجز (حدیث میں آیا ہے ۔ کہ رجز سے مراد طاعون ہے) کے پیدا ہونے کا سبب فسق اور اللہ تعالےٰ کے احکام کو چھوڑ کر [illegible] دوسروں اللہ کی تابعداری اختیار کرنا ہے ۔ جب اللہ تعالےٰ کی اطاعت وطاعت میں کسی غیر کو شریک کر لیا جاتا ہے ۔ اور اس کی قائم کی ہوئی حدوں کا کچھ لحاظ نہیں کیا جاتا ۔ تو وہ اپنی رحمت سے اپنا ایک مامور نذیر و بشیر کر کے بھیجتا ہے ۔ تاکہ لوگوں کو آنے والے عذاب سے ڈراوے ۔ مگر لوگ اس کو قبول نہیں کرتے اور جرأت گناہ [illegible] میں نہیں جھجکتے ۔ اس وقت خدا کا غضب بھڑکتا ہے ۔ جو ایک دم میں بڑے بڑے زبردست کو ہلاک کر دیتا ہے [illegible] معہ فرمایا ۔ واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرنٰھا تدمیرا ۔

اور جب کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] پس اس میں فسق اور [illegible] [illegible] [illegible] کے پورے طور سے مستحق ہو جاتے ہیں [illegible] ہلاک کر کے تباہ کر دیتے ہیں ۔ اس آیت کے [illegible] بعض علماء نے [illegible] کہ ہم اس بستی کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں ۔ کہ اس میں بدکاریاں کریں ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ کیونکہ ان اللہ لا یامر بالفحشاء (اللہ تعالیٰ بری باتوں کا حکم نہیں دیتا) قرآن میں آچکا ہے ۔ نیز اگر بدکاریوں کا حکم ہی دے ۔ تو پھر عذاب کیوں بھیجے

آج کل آپ صاحبان دیکھتے ہیں ۔ کہ طاعون زوروں پر ہے ۔ اس کا اصلی سبب وہی ہے ۔ جو میں نے بیان کیا ہے ۔ یعنے فسق و فجور اور خدا کے مامور کی تکذیب پس اس کا حقیقی وحکمی علاج بھی اسی سبب کا ازالہ ہے

اس کے سوا جس قدر تدبیریں ہیں ۔ وہ کبھی دیرپا فائدہ نہ دینگی کیونکہ تم جانتے ہو ۔ کہ جب تک کسی مرض کے اصلی سبب کا ازالہ نہ کیا جاوے ۔ بیرونی تدبیریں کچھ کام نہیں دیتیں ۔

افسوس ! اس زمانہ کے لوگوں نے ابھی تک ان حقیقی اسباب کو نہیں پہچانا ۔ جن سے طاعون پھیلا ۔ اور وہ ادھر ادھر ہاتھ پاؤں بہت مارتے ہیں ۔ مگر ابھی تک ساحل مقصود تک نہیں پہنچے ۔ کاش وہ اپنے مکانوں کو چھوڑنے کے ساتھ ہی اپنی عادات کو بھی چھوڑتے ۔ اور گھروں کی تبدیلی کے ساتھ ہی اپنے وجودوں میں بھی تبدیلی پیدا کرتے تاکہ ان پر رحم کیا جاتا ۔ اگر کوئی پوچھے ۔ کہ وہ کونسی بد عادتیں اور بد کرداریاں ہیں ۔ تو میں اس کا جواب دوں گا ۔ کہ اپنے خیالات واعمال کو کتاب وسنت پر عرض کرو ۔ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائیگا ۔ نیز پہلے پہلے چوہوں میں طاعون پڑنا اس بات کا نشان ہے ۔ کہ انسانوں نے بھی چوہوں کی خصلتیں اختیار کر لی ہیں ۔ آپ ذرا چوہوں کی طرز زندگی پر غور کریں ۔ ایک تو ان میں زمین کی طرف جھکنے اور زمینی چیزوں سے اپنی معیشت بہم پہنچانے کا بڑا رجحان ہے ۔ یہاں تک کہ اپنی زندگی کو زمین اور زمینی اسباب پر ہی منحصر سمجھتے ہیں ۔ اب دیکھ لو ۔ کہ اس زمانے کے لوگوں میں بھی مادہ پرستی کا بڑا زور ہے ۔ اور ہر ایک ان میں سے (الا ماشاء اللہ) زمین کی طرف جھکا ہوا ہے ۔ وہ کبھی بھول کر بھی آسمان کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتا ۔ اور اس اعلیٰ ہستی سے مدد طلب نہیں کرتا ۔ بارش کے [illegible] کسی زمانے میں آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کرتی تھیں ۔ مگر اب تو ایسی نہریں پیدا ہو گئی ہیں [illegible] جو خود مینہ برسا سکتی ہیں ۔ اور نہریں ۔ چشموں [illegible] پاتال ہیں ۔ کاش انہیں معلوم ہوتا ۔ کہ یہ چیزیں بھی آسمانی پانی ہی کی محتاج ہیں ۔ وہ دین کے کاموں میں بھی اپنی عقلوں [illegible] ہیں ۔ اور اپنے تئیں [illegible] آسمانی [illegible] سے بالکل بے پرواہ ہیں ۔ غرض چوہوں کی [illegible] خصلت کا انسانوں میں بہت کچھ دخل ہو گیا ہے [illegible] چوہوں میں شوخی و شرارت حد سے زیادہ پائی جاتی ہے [illegible] ذرا بھی ہوا اور دوا لگے ۔ تو شرارت کئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ ایسا ہی میں دیکھتا ہوں ۔ کہ یہ لوگ بھی خدا سے نہیں ڈرتے ۔ جب کبھی کوئی موقعہ لگے ۔ تو حقوق اللہ اور حقوق الناس میں نقصان کرنے سے نہیں جھجکتے خدا کا خوف دلوں سے بالکل اٹھ چکا ہے ۔ گناہ بڑی دلیری سے کیا جاتا ہے ۔ شوخیوں کی انتہا ہو چکی ہے ۔ مگر یاد رکھو خدا اپنا چہرہ دکھلانے والا ہے ۔ اور بدر نبوت نے طلوع کر کے ان لوگوں کے اعمال پر روشنی ڈالنی شروع کی ہے عنقریب آفتاب نصرت کے طلوع سے سب پردہ کھل جائے گا ۔ پھر چوہوں کی یہ عادت بھی ہے ۔ کہ کوئی چیز خواہ

ان کے کام کی ہو یا نہ ہو ۔ اس پر بھی دندان آز تیز کرکے کتر دیتے ہیں ۔ ایسا ہی یہ لوگ بھی بلا ضرورت دنیا کے حصول [illegible] میں نقصان ڈالتے ہوئے کوشش کر رہے ہیں ۔ ایک کام شروع کرتے ہیں ۔ مگر جب آمدنی کی سہولی اور سبیل دیکھتے ہیں ۔ تو اس کو او دھورا چھوڑ کر اس کی بابت مشغول ہو جاتے ہیں [illegible] یہ کہ اس کو بھی دل لگا کر نہیں کرتے ۔ اور کامیابی حاصل کئے بغیر چھوڑ دیتے ہیں ۔ پھر یہ بھی چوہوں کی عادت ہے کہ ان کو دولت جمع کرنے کا بڑا لپکا ہے ۔ خدا جانے یہ اپنی بلوں میں روپیہ ۔ دانے وغیرہ کیوں جمع کرتے رہتے ہیں ۔ حالانکہ ان کے کسی کام کے نہیں ۔ جن لوگوں کا مال بے زکوٰۃ ہے یا وہ اللہ کی راہ میں وقت پر خرچ کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں ۔ وہ اسی [illegible] میں داخل ہیں ۔ میں خیال کرتا ہوں [illegible] چوہوں میں شہوت نفسانی بھی بڑی ہوتی ہے ۔ چنانچہ ان کی اولاد کی کثرت اس پر گواہ ہے ۔ ان لوگوں کا یہ حال بھی ہماری نظر سے پوشیدہ نہیں پھر چوہوں میں یہ خصلت بھی میں نے دیکھی ہے ۔ کہ جب گروہ میں طاعون ظاہر ہونے پر بھاگ جاتے ہیں ۔ تو اگرچہ اپنے چال چلن میں تو تبدیلی نہیں کرتے ۔ اور اپنی بد عادتوں کو نہیں چھوڑتے اور [illegible] دیکھا دیکھی سے بھاگ جاتے ہیں ۔ وہ انسان بھی چوہوں کا تتبع کرتے ہیں ۔ خدا نے بطور دوا گھروں سے نکل جانے کی تو اجازت دی ہے ۔ مگر موت سے بھاگ جانے کو [illegible] اور اسے چوہوں کی عادت [illegible] بیان کیا ہے ۔ چنانچہ [illegible] میں ایک [illegible] ۔ فلما احسوا باسنا اذا ھم منھا یرکضون لا ترکضوا وارجعوا الی ما اترفتم فیہ ومسٰکنکم لعلکم تسئلون [illegible] انہوں نے ہمارے عذاب کے آثار دیکھے یا اس کی قدر محسوس کر لی ۔ تو بستی سے [illegible] ۔ اور [illegible] ہو شاید [illegible] ۔ [illegible] قرآن شریف [illegible] اس وقت [illegible] دیکھا [illegible] عذاب [illegible] داخل ہے ۔ اور اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے ۔ کیا [illegible] کے بھاگنے کا ذکر بھی ہے یا نہیں ۔ ضرور ہونا چاہیے کیونکہ اس زمانے میں خدا نے اگلی تمام قوموں کے نمونے دکھا رہا ہے ۔ اور قرآن مجید کا عملی طور سے پھر نزول ہو ۔ اس پہ یہ آیت پڑھ کر میں نے خدا کی جناب میں سجدہ کیا ۔ کہ قرآن کس قدر کامل کتاب ہے ۔ کہ اس میں ہر ایک مثال موجود ہے ۔ پیارے عزیزو ! سنو ۔ اس قسم کے نکلنے کو خدا نے فرار عن الموت قرار دیا ہے ۔ اور فرمایا ۔ قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملٰقیکم ؕ موت جس سے تم بھاگتے ہو ۔ وہ تمہیں ضرور ملے گی ۔ پھر یہودیوں کے ایک گروہ کا ذکر کیا ۔ الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت [illegible]

دکھیا تم نے ان لوگوں کے انجام پر نظر کی۔ جو اپنے ملک سے بھاگ نکلے۔ حالانکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ موت کے ڈر سے) واقعی اس قسم کا بھاگنا قلت تدبر سے ہے کیونکہ ہم ایک شاہ کی سلطنت سے بھاگ کر دوسری مملکت میں جا سکتے ہیں۔ مگر خدا سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ طاعون کا گھر زمین میں نہیں۔ بلکہ اس خدا کی بنائی ہوئی ہیکل میں ہے۔ جو بطور امانت ہمارے سپرد ہوئی ہے (یعنی ہمارا وجود) وہ تو ہمارے ساتھ ہی ہے۔ خواہ ہم کہیں جائیں۔ اور خدا کی بادشاہی بھی ہر جگہ موجود ہے۔ فرمایا۔ یامعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطٰن (اے گروہ جن و انس اگر تم آسمان و زمین کے کناروں سے باہر نکل سکتے ہو۔ تو نکل جاؤ۔ مگر کچھ زور ہو۔ تو نکلو)

اے عزیز بھائیو تم مکان تبدیل کرنے سے پہلے اپنے تئیں تبدیل کیا کرو۔ بعض لوگوں کی عادات و خیالات کو ... [illegible] ... ہیں۔ جو کہتے ہیں اطّیرنا بک (ہم تمہاری نحوست و شامت ہم پر پڑی ہے۔ مگر ہماری طرف سے یہی جواب ہے۔ طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون۔ شامت اعمال تمہاری تمہارے ساتھ ہے۔ کیا نصیحت ... [illegible] ... حد سے بڑھی ... [illegible] ... الضراء والسراء ... [illegible] ... یہ انسان کی بڑی ... [illegible] ... کہ وہ خدا کے عذاب کو معمولی بات قرار دے ... [illegible] ... ہوتا چلا آیا ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ کے لوگ خدا کے بعض نشانوں کو دیکھ کر کہتے ہیں۔ ان کے خیالات کے صدق و کذب کا معیار ہمارے پاس قرآن مجید ہے۔ ہم اس میں دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے خیالات و اقوال کس گروہ سے ملتے ہیں۔ پس اسی گروہ میں وہ محسوب ہونگے ... [illegible] ... ہیں کہ لوگ خدا کے حضور عاجزی اختیار کریں۔ چنانچہ فرمایا۔ فاخذنٰھم بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون (پس ہم نے ان کو سختی و تکالیف میں گرفتار کیا۔ تاکہ وہ عاجزی اختیار کریں) پس ہمیں چاہیئے۔ کہ خدا کے دروازے پر گر پڑیں۔ وہ بڑا رحمان و رحیم ہے۔ ضرور رحم کرے گا۔ ہماری معمولی کوتاہیوں کو وہ معاف کر دیتا ہے اور اس پر چنداں گرفت نہیں کرتا۔ بشرطیکہ اپنی طرف سے اس کے احکام بجالانے کی کوشش کریں۔ ولو یؤاخذ اللّٰہ الناس بما کسبوا ما ترک علیٰ ظہرھا من دابۃ۔ (اللہ تعالیٰ اگر لوگوں کے اعمال پر گرفت کرنے لگتا۔ تو روئے زمین پر اب تک کوئی جاندار نہ بچتا۔)

اور چاہیئے کہ ایمان و تقویٰ اختیار کریں۔ فرمایا۔ لو ان اھل القریٰ اٰمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکٰت من السماء والارض۔ (اگر بستی والے ایمان لائیں۔ اور تقویٰ اختیار کریں۔ تو ان پر آسمان و زمین سے برکتیں کھول دیں) اور استغفار پڑھتے رہو۔ جس کے معنے ہیں۔ گذشتہ گناہوں کے بدنتائج اور آئندہ کے لئے بدی کرنے سے حفاظت طلب کرتے رہنا۔ اور اپنی کمزوریوں کا مداوا طلب کرنا۔ استغفار پڑھنے والوں کو خدا ہلاک نہیں کرتا۔ فرمایا۔ وما کان اللّٰہ معذبھم وھم یستغفرون (اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والا نہیں۔ جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں) ہاں تو ان کو کرتا ہے۔ جو کہ مسجدوں میں نمازیں پڑھنے سے روکتے ہیں۔ وما لھم الا یعذبھم اللّٰہ وھم یصدون عن المسجد الحرام (اور خدا انہیں کیوں عذاب نہ دے۔ جب کہ وہ مسجد میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں) چنانچہ آج کل احمدیوں کو مسجدوں میں نمازیں نہیں پڑھنے دیتے۔ اور لطف یہ کہ انہیں عن مساجد اللّٰہ آپ پڑھتے ہی نہیں۔ اور اگر پڑھتے بھی ہیں۔ تو جلد جلدی بطور دفع الوقتی۔ وما کان صلاتھم عند البیت الا مکاءً وتصدیۃ۔ جہاں تک مجھے علم ہے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ الزام ہم احمدیوں پر نہیں آ سکتا۔ مگر پھر بھی تم لوگ کوشش کرو۔ اور نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو۔ اور دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ یہ وقت صلوٰۃ و صبر (روزہ یا استقامت) کا ہے۔

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ نہ کہ غیر اللہ سے امداد طلب کرنے کا۔

(الواقعہ احمدی گجراتی از گولیکی)

مسیحی اخبار نور افشاں

میں ایک مراسلت چھپی ہے کہ زلزلہ تو مسیح کی دوبارہ آمد کا نشان ہے۔ اور مرزا صاحب کی پیشگوئی درست نہیں۔ کیونکہ اس میں ٹھیک وقت نہیں بتلایا گیا۔ اس خاص وقت کے نہ بتلانے پر مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر عیسائی نامہ نگار نے بہت مضحکہ اڑایا ہے اور بہت سے ناجائز کلمات کہے ہیں جن کا جواب دینا ہم پسند نہیں کرتے۔ لیکن اتنا کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آپ اتنا خفا کیوں ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی تو وہی بات فرمائی ہے۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ کہ یہ زلزلہ مسیح کی دوبارہ آمد کا نشان ہے۔ فرق اتنا ہے۔ کہ جس کی آمد کا نشان آپ قرار دیتے ہیں آپ دکھا نہیں سکتے۔ کہ وہ خود کہاں ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب اس کو دکھاتے بھی ہیں۔ کہ وہ موجود ہے۔ اور یا دوسرا فرق یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب جس مسیح ثانی کا آپ کو پتہ بتلاتے ہیں۔ خدا نے اس زلزلہ کے ذریعہ سے اس کی پیشگوئیوں کو سچا کیا ہے۔ اور اس کی جماعت کو مقامات زلزلہ میں تباہ ہونے سے بچا لیا ہے۔ اور جس فرضی خدا کی تم پرستش کرتے ہو۔ اس کی اُمت بلکہ خاص الخاص مشنری مرد اور عورتیں اور مدرسہ اور گرجا جو کچھ پہاڑ پر تھا۔ سب اس نشان زلزلہ کا لقمہ ہوا ہے۔

باقی رہا۔ وقت کا تعین۔ سو پہلے حضرت مرزا صاحب بہت سی پیشگوئیوں میں وقت کا تعین کر چکے ہیں۔ ان سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ جو آپ اس میں تعین کے خواستگار ہیں اور سچ پوچھو۔ تو یہ بے تعینی اس تعین سے اچھی ہے۔ جو قیامت تک کلیسا کے ممبروں کو شرمندہ کراتی رہے گی۔ کیونکہ یسوع مسیح نے فرمایا تھا کہ یہ پشت گذر نہ چکے گی۔ کہ میں دوبارہ آؤں گا سو ایک پشت کیا۔ قریباً بیس سو سال گذرنے کو آئے ہیں۔ اور تک نہ نام۔ نہ نشان۔ خوب ہے۔ وعدہ ہو تو۔ تو ایسا ہی ہو۔

دیکھو عیسائیو بھائیو۔ اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھو۔

اخبار وطن معترض ہے۔ کہ عوام تو کالانعام مشہور ہی تھے مگر مرزا صاحب بھی اپنی جماعت کو مخالفین کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے منع کر کے مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر اور پراگندہ کرتے ہیں۔ کیونکہ نماز ہر فاسق کلمہ گو کے پیچھے بھی جائز ہے۔ بجواب گذارش ہے کہ فسق و فجور شے دیگر ہے اور تکذیب مرسلان الٰہی شے دیگر ہے۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور بادشاہی کے مزے بھی اڑاتا تھا۔ مگر حضرت موسےٰ کی تکذیب نے اس کو غرق کیا۔ ظاہر ہے کہ چور اور زانی گورنمنٹ کی کچہری میں ایسا مجرم نہیں جیسا کہ ایک باغی ہے کانگریس کے بنگالی گورنمنٹ کی خیر خواہی کے نعرے مارتے ہیں اور سر سید کی پالیسی کے پیرو کار بھی سرکار انگریزی کی تابعداری کو اپنا فخر جانتے ہیں لیکن علی گڑھ اسکول کا کوئی ممبر انشاء اللہ پسند نہ کریگا کہ اس لائن میں کھڑا ہو کر گورنمنٹ کے سلام کو جائے جس کا پیش امام کانگریس کا پریذیڈنٹ ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے یہ امر کسی تفرقہ کے واسطے نہیں کہا۔ بلکہ جمعیت اور حمیت کے واسطے کہا ہے۔ اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہو۔ ہاں یہ بھی ضرور تھا۔ کہ وطن کا اخبار ایسا اعتراض کرتا کیونکہ پہلوں پر بھی یہ اعتراض ہوا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اخبار وطن کے ایڈیٹر صاحب بھی حضرت حجۃ اللہ کی مخالفت میں حصہ لینے لگے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس میں ان کا اخبار کچھ زیادہ بکے۔ کیونکہ وہی مذکورہ بالا عوام ان باتوں سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ مگر دنیا چند روزہ ہے۔ اور عاقبت کا معاملہ ہے۔ انشاء اللہ حضرت مرزا صاحب کا اسمیں کچھ حرج نہیں۔ کفر کے فتووں نے گالیوں کے اشتہاروں نے اقدام قتل کے مقدموں نے طرح طرح کے افتراؤں نے اور قسما قسم کی ایذا رسانیوں نے کیا بگاڑ لیا ہے۔ جو آئندہ یہاں کسی نقصان کا ہمکو خوف ہو۔ مگر ضرور ہے۔ کہ آپ لوگ ایسا کریں کیونکہ سنت اللہ انبیاء اور اولیا کے ساتھ یہی چلی آئی ہے۔ دوسرے مخالف اخباروں کی طرح آپ بھی اپنا زور لگا لیں تاکہ اگر سلسلہ حقہ کی شناخت کے واسطے ہو کسی طریقہ کے اختیار کرنے کی آپ کو توفیق نہیں ہوئی تو ... [illegible] ... بیٹھ کر دیکھو۔ بلکہ دیکھتے رہو۔ تاکہ اس سنت اللہ کے مطابق کہ انبیاء کے دشمن آخر ناکامی کا منہ دیکھا کرتے ہیں۔ آپ پر یا کم از کم آپ کی ان کارروائیوں کو دیکھنے والوں پر ثابت ہو جائے۔ کہ خدا کس کا دوست ہے اور وہ کس کو اپنے مقصد میں کامیاب کرتا ہے

www.aaiil.org

ڈائری

[illegible] اپریل ۱۹۵۰ء ۔ آنحضرت کے متعلق کسی نے سوال کیا تو فرمایا صدقہ و خیرات سے بلا دور ہو جاتی ہے ۔ اگر صدقہ سے عذاب ٹل جاتا تو پھر سارے پیغمبر نعوذ باللہ جھوٹے ٹھیرتے ہیں ۔ یونس اور [illegible] قوم کا قصہ پڑھیں ۔ آنحضرت تو آخر مر ہی گیا تھا ۔ مگر یونس کی قوم تو توبہ کرنے سے بالکل بچ گئی اگر وہ باوجود صدقہ کرنے اور زاری اور خدا تعالیٰ سے مر جاتا تو پھر [illegible] ہم سب کیا فرق ہوتا ۔ خدا تعالیٰ دیا جاتا ہے [illegible] وقت ہوکہ دکھا دے ۔

یکم مئی ۱۹۵۰ء ۔ ضلع منٹگمری کا ایک عیسائی آپ کے ہاتھ پر توبہ کر کے مسلمان ہوا ۔ اسکو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا گذشتہ زندگی اور مذہب اور خود کی طرز و طریق سے مطابق انسان میں بعض خصلتیں اور [illegible] ہو جاتی ہیں اور بہت سے نفسانی فریب [illegible] پوشیدہ ہوتے ہیں تم مسلمان ہو [illegible] گذشتہ زندگی کی گٹھڑیاں اپنے سر سے پھینک کر [illegible] پاک و صاف کر کے خدا کی فرمانبرداری اختیار کرو ۔ کوئی غرض نفسانی درمیان نہ [illegible] سے پچنے دیکھنے کہ بعض [illegible] مسلمان ہو [illegible] ایک کی غرض [illegible] ہو جاتی ہے ۔ انکو معلوم نہیں ہوتا کہ اسلام کیا ہے مسلمان [illegible] ان سے [illegible] آجکل کے مسلمانوں کو [illegible] نفس کی [illegible] کو راضی کرنے [illegible] اور صبر [illegible] قدم رکھے تو پتہ اسلام آتا ہے [illegible]

۲ مئی ۱۹۵۰ء قبل نماز ظہر ایک مجلس کی [illegible] نوجوان کسی [illegible] آتے [illegible] کے متعلق [illegible] کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ حضرت [illegible] حال دریافت کرتے رہے اسکے بعد آپ نے فرمایا زمانہ میں بہت انقلاب ہوتے ہیں لیکن اکثر اہل لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایک طرف ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ دوسری طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور اپنے دنیا کا [illegible] ایسی معاملات میں [illegible] یا نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے یا اس سے قطعاً نفرت رکھتے ہیں ۔ لیکن جو بات خدا کی طرف سے ہونے والی ہے وہ خواہ مخواہ ہو کر رہتی ہے ۔ کیونکہ

ایک زبردست سیلاب جو آنے والا ہوتا ہے اسکو کوئی کتنا ہی روکے بہرحال وہ آ ہی جاتا ہے اور کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتا ۔"

حضرت نے اس نوجوان سے دریافت کیا کہ آپ کتنے روز ہمارے پاس قیام کرینگے انھوں نے عرض کی کہ مجھے کل واپس جانا ضروری ہے ۔ اسپر فرمایا کہ آپ خیالات کے ساتھ یہاں آئے ہیں آپ چند روز ٹھیرتے تو خوب ہوتا اگرچہ وقت تنگ ہے دوسرے پہلو کو بھی سمجھ لینا چاہئیے ۔ کاروبار کے تمام کرنے جیسا جیسا انسان کسی کام میں بڑھتا ہے ویسا ہی اسکا م کے بڑھنے اور زیادہ ہونے کے بھی راہ کھلتے جاتے ہیں ۔ یہانتک کہ دوسرے پہلو پر توجہ کرنے کے واسطے انسان پاس نہ وقت رہتا ہے اور نہ ہمت ۔ مگر رشید آدمی کے واسطے خدا تعالیٰ آپ ہی سامان مہیا کر دیتا ہے اور اسکے واسطے ضرور ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے اذا اراد الله خیرا یفقهه فی الدین جب اللہ تعالیٰ کسی کے واسطے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین میں فہم عطا کر دیتا ہے آجکل لوگوں کو انگریزی تعلیم نے فریفتہ کر رکھا ہے اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ انکو دوسرے جہان کا ایمان [illegible] اگر کسی کو ہے تو ایسا کہ ہونا نہ ہونا برابر ہے ۔ مگر جس وقت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دین کا [illegible] دکھلاوے تو [illegible] کی قضا و قدر [illegible] آتی [illegible] [illegible] لوگوں نے نرمی سے فائدہ نہیں اٹھایا [illegible] قہری نشان بھی دکھلایا جاتا ہے [illegible] لوگ جو پہلے نشانات کے قائل نہیں تھے [illegible] فرعون کی طرح آخرت [illegible] پکڑ کر ایمان لانا مفید نہیں ہوتا ۔ جو لوگ بعد میں ایمان لاتے ہیں وہ ہرگز ہماری پاک جماعت میں داخل نہیں ہو سکتے آپ کا ہمارے پاس آنا دو نتائج سے خالی نہیں یا تو [illegible] پر اثر پڑے یا بعد میں آپکو حسرت کا موقعہ نہ ہو ۔ (نوجوان ۔ خدا کرے دوسری بات نہ ہو ۔)

جس سلطنت کے نیچے لوگ رہتے ہیں اسکا اثر ضرور پڑتا ہے اسلئے لوگ اگرچہ بظاہر ایک مذہب رکھتے ہیں تاہم انکا [illegible] دنیا کی طرف ہے اور خدا کی طرف [illegible] ایمان نہیں ہے ۔ لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کے مطابق پھر جلوہ دکھلاوے ۔ یہ زمانہ [illegible] کے زمانہ سے بہت ملتا ہے اسوقت بھی لوگ اکثر دہریہ تھے ۔ خدا فرماتا ہے کہ کُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ میں ایک مخفی خزانہ تھا پھر میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں ۔ صرف انگریزی زبان میں کوئی

کتنی ہی ترقی کرے اسکا نتیجہ بجز دنیا کے اور کچھ نہیں ہے یوں دیکھ لینا چاہیے کہ جو بچے ایسے ہیں کہ ان کے ماں باپ ہر دو انگریز ہیں انکا انگریزی میں کمال انکو دین کے لیے کیا فائدہ دیسکتا ہے کیونکہ یہ زبان وہ نہیں جسکے ساتھ فخر کیا جا سکے معاش بیشک انسان پیدا کر سکتا ہے مگر معاش تو ایک مزدور بھی ویسی ہی پیدا کر لیتا ہے بلکہ وہ مزدور اچھا ہے کیونکہ اسکے ساتھ وساوس نہیں ہیں ۔ ہمارا منشا یہ نہیں کہ انگریزی نہ پڑھو ۔ خود ہماری جماعت میں بہت انگریزی خواں ہیں اور بی اے ۔ ایم اے تک تعلیم یافتہ ہیں اور سرکاری عہدوں پر ملازم ہیں لیکن ہمارا منشا یہ ہے کہ اس سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ اور اسکے برے فلسفہ سے بچو جو انسان کو دہریہ بنا دیتا ہے صحبت میں ایک اثر ہوتا ہے چونکہ انگریزی زبان میں بہت سی کتابیں اس قسم کی ہیں جو دہریت یا دہریت کی طرف جھکی ہوئی خیالات اپنے اندر رکھتی ہیں اسواسطے بغیر کسی زبردست رشد اور فضل الٰہی کے ہر ایک شخص اس سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لے لیتا ہے ۔ آجکل دنیا کے لیے حد سے زیادہ زور لگایا جاتا ہے اگر معاش کے لیے سب دروازے کھلے ہیں ۔ افراط کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا دنیا میں بہت لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا پر ایمان رکھنے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کیا آخرت کے لیے وہ اسقدر محنت اور جانفشانی کرتے ہیں جسقدر کہ وہ دنیا کے لیے کر رہے ہیں ۔ انکو معلوم ہو جاوے کہ آخرت کا معاملہ کبھی پڑیگا ۔

نوجوان نے عرض کی [illegible] ساتھ ساتھ پڑھتی ۔ حضرت نے فرمایا [illegible] بڑی خوشی نہیں ہو سکتی کیا ہمارے مولوی [illegible] علوم عربیہ کی تحصیل اچھے [illegible] وہ اس سلسلہ کی مخالفت کرتے ہیں اور [illegible] زیادہ حجاب کا موجب ہو رہے ہیں [illegible] مولوی ہیں جو ہمیں گالیاں دینے کے اور کچھ کام نہیں رکھتے ۔ بیشک معارف قرآنی کا ذخیرہ سب عربی میں ہے ۔ تاہم جب ایک مدت گذر جاتی ہے اور خدا کے ایک رسول کو بہت زمانہ گذر جاتا ہے تب لوگوں کے ہاتھ میں صرف الفاظ ہی رہ جاتے ہیں جنکے معانی اور معارف کسی پر نہیں کھل سکتے جبتک کہ اللہ تعالیٰ ان کیلئے کوئی جانشین پیدا نہ کرے ۔ جب خدا کی طرف سے راہ کھلتا ہے تب کوئی منور قلب والا زندہ دل پیدا کیا جاتا ہے ۔ وہ صاحب حال ہوتا ہے اسواسطے اسکی تفسیر درست ہوتی ہے زندہ دل کے سوا کچھ نہیں ۔ یہ باتیں سیدھی ہیں مگر افسوس ہے کہ ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی ۔ (نوجوان ۔ جہالت ہے) خدا کہتا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے ۔ حدیث شریف کہتی ہے کہ فوت ہو گئے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو مُردوں میں دیکھا ۔ پھر بھی ہمارے مخالف مولوی انکار کیے چلے جاتے ہیں

[illegible]

اقتباس واختصار

خطبۂ جمعہ

جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے ۱۸ مئی ۱۹۱۵ء کو بانگ میں پڑھا

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ۔ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۔ ترجمہ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چاہیے کہ ہر شخص دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا تیاری کی ہے۔ اللہ سے ڈرو یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور خدا نے انہیں ان کی جانوں کو بھلا دیا یہی لوگ نافرمان ہیں۔ دوزخ میں رہنے والے اور بہشت کے رہنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ بہشت کے رہنے والے ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ یہ مثال ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی غیرت بہت جوش میں ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے وجود کے ثبوت کے واسطے بڑے بڑے نشان دکھلا رہا ہے گذشتہ زمانہ کی تاریخ کے ورق الٹ کر دیکھنا چاہیے کہ اس قسم کے نشانات پہلے کیسے وقتوں میں دکھائے جا چکے ہیں۔ سب سے زیادہ صفائی اور وضاحت کے ساتھ قہری نشانات ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کی تائید میں دنیا کو دکھلا دیے گئے تھے اور ایسا ہی دوسرے انبیاء کے وقت میں بھی قہری نشان دکھائے جا چکے ہیں۔ ایسے نشانوں کے دکھانے سے اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ فسق و فجور اور دہریت کو جو اس وقت تمام دنیا پر پھیلی ہوئی ہے اور جس نے تمام انبیاء کی تعلیم کو غارت کر دیا ہے نیست و نابود کرے۔ باری تعالیٰ کے وجود کے ثبوت کے واسطے قہری تجلی اور قہری پیشگوئیوں کے نشانات سے بڑھ کر کوئی نشان نہیں۔ یہ پیشگوئیاں اور انکا پورا ہونا

ایک ایسا امر ہے جس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل و تصرف نہیں ہو سکتا۔

بعض لوگ ثبوت مانگا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی سچائی کا کیا ثبوت ہے۔ اس کے واسطے زمانہ کی تاریخ کو ٹٹولنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ سب سے بڑا ثبوت انبیاء کی سچائی کا کیا ہوا کرتا ہے۔ مذہبی مقدس کتابوں کی تاریخ دنیا میں موجود ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ طاقتور ثبوت انبیاء اور مامورین الٰہی کی صداقت کے واسطے انکی نصرت اور فتوحات نمایاں ہے۔

دنیا میں تین آدمیوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ بڑے زور سے یہ دعویٰ کیا ہے کہ انکی صداقت کا ثبوت انکی کامیابی اور ان کے دشمنوں کی ناکامی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس آخری خلیفۃ اللہ نے جو گذشتہ انبیاء کا مظہر مسیح موعود ہو کر ہمارے درمیان موجود ہے۔ جو لوگ دل و دماغ رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں اور پہلے انبیاء کے حالات سے واقف ہیں وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کتنا بڑا دعویٰ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعویٰ ایسے وقت میں جبکہ انکی دنیوی حیثیت کچھ نہ تھی اور وہ ایک غریب مسکین آدمی کی طرح اکیلے تھے دنیا کے ایک بڑے بادشاہ فرعون کے تخت کے سامنے کھڑے ہو کر کیا اور ایسی حالت میں کیا کہ وہ بالکل بے سر و سامان تھے۔ دیکھو خدا تعالیٰ کی کتاب کے الفاظ کیسے حیرت انگیز ہیں وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اسکا جھوٹ اسی پر پڑیگا اور اگر وہ سچا ہے تو جس عذاب سے وہ تمکو ڈراتا ہے وہ کچھ نہ کچھ تم پر نازل ہوگا۔ یعنی اگر یہ موسیٰ جھوٹا ہے تو اسکی ہلاکت کے لیے خود اسکا جھوٹ کافی ہے اور اگر وہ سچا ہے تو اسکی سب پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی۔ اس وقت دنیوی نگاہ رکھنے والے سب یہی کہتے تھے کہ اب موسیٰ مارا گیا یہ فرعون کے سامنے اسطرح بولا ہے اب اسکے بچنے کی کوئی صورت نہیں لیکن بات سچی ہوئی جو موسیٰ نے فرعون کو بھرے دربار میں کہی تھی کہ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ہمیں تو خدا کی طرف سے یہی وحی ہوئی ہے کہ اسپر عذاب گریگا جس نے جھٹلایا ہے اور منہ پھیرا ہے۔ سوچنا چاہیے کہ فرعون اور اسکے درباریوں پر اس جملہ کا کیا اثر ہوا ہوگا۔ اس وقت کسکو یہ خبر تھی کہ یہ بیکس بے یار انسان اتنی بڑی کامیابی دیکھیگا اور اسکے بالمقابل یہ تخت پر بیٹھنے والا سمندر میں غوطے کھا کر ہلاک ہو جائیگا۔ کیا موسیٰ کی اس وقت یہ بات فرعون کے مقابل محض انتقامی جوش دینے کی غرض سے کہی گئی تھی؟ اگرچہ کسی کو شک ہو تو نتیجہ تھا تو یہ پورا

کیوں ہوا۔ موسیٰ نے فرعون پر کوئی تلوار نہیں اٹھائی کوئی گولی نہیں ماری جو کوئی شبہ کر سکے کہ خود ہی پیشگوئی کر کے خود ہی اسکے قتل کا سامان بہم پہونچا دیا۔ وہاں تو دریا نے فیصلہ کر دیا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ کسطرح وہ لعنتی قوم موجوں کا طعمہ بنی اور کسطرح بنی اسرائیل کو خدا نے بچا لیا۔ اس سے بھی بڑھ کر وہ معجزات ہیں جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت کے واسطے دنیا کو دکھلائے گئے۔ کسقدر خوشیاں اسدن کفار مکہ مناتے ہونگے جسدن انہوں نے حضرت نبی کریم کو مکہ سے ہجرت کرا کر اپنے زعم میں اسلام کے سلسلہ کو نیست و نابود کر دیا تھا مگر نبی کریم کی سچائی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا کوئی مانگ سکتا ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ کفار مخالفین کی دنیوی نگاہ میں آپکی حیثیت ایک یتیم بیکس انسان سے بڑھ کر نہ تھی آپ نے پیشگوئی کی کہ میں جیت جاؤنگا اور تم سب مغلوب ہوگے یہ ایک حیرت انگیز پیشگوئی تھی اور اسکا پورا ہونا اور بھی حیرت انگیز ہوا۔ یا تو ہبل اور لات کے پیرو کار اپنے معبودوں کی جے منا رہے تھے کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو شہر بدر کر دیا اور آئندہ اسکا نام و نشان (نعوذ باللہ) مٹ گیا اور اسکے وعدے سب جھوٹے ہو گئے اور یا چند برسوں کے بعد وہی جنگل میں صرف ایک ہمرنگ دوست کی ساتھ پیادہ پا بھاگنے والا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فتح و نصرت کے ساتھ اللہ اکبر کا نعرہ مارتا ہوا اور لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ کی پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہوا مکہ میں داخل ہوا اور تمام بت سرنگوں ہو گئے اور تمام بت پرست عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے اس فاتح کے آگے گر پڑے اور کہا کہ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ۔ ہم بیشک خطاکار تھے۔ تب اس نے اپنے بھائی یوسف کیطرح انکو اپنی فراخ دلی کے ساتھ معافی دی اور کہا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ آج تمھیں کوئی سرزنش نہیں کی جاتی۔ سب معاف۔ اللہ اللہ کسقدر کامیابی ہے اور مرادوں کے حاصل ہونے اور دشمنوں کے ذلیل ہونے کا کتنا بڑا نشان ہے خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کیواسطے کیسی بڑی حجت ہے۔ ہمارے امام کیا ہی پیارا فقرہ بولا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری مرادیں پوری ہو گئیں۔ دوست بامراد اور دشمن ناکام۔ بشیر اور نذیر دو نام آپکے تھے دونوں کیسے پورے ہوئے۔

ایسا ہی اس آخری زمانہ میں آخری خلیفۃ اللہ نے خدا سے خبر پا کر دنیا کے سامنے ایک دعویٰ پیش کیا اور وہ ان الفاظ میں تھا کہ ” دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا “ یہ دعویٰ ایسے وقت کیا گیا تھا جبکہ اس برگزیدہ کے نذیر ہونیکی کوئی حقیقت دنیا پر ظاہر نہ تھی اور وہ ایک گوشۂ تنہائی میں ایک کوٹھڑی کے اندر بیٹھنے والا ایک شخص تھا۔ کوئی اسے نہ جانتا تھا کہ وہ کون ہے جب دنیا کے سامنے اسنے ایسا دعویٰ پیش کیا تو دنیا نے اسکی کسقدر مخالفت کی اور تکذیب کی پر خدا نے اسکو سچا کرنیکے واسطے کسقدر سخت اور حملے کیے ہیں کہ آسمان کے چاند سورج بھی ان حملوں کی ہیبت سے سیاہ

[illegible]

نشان زلزلہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

پالم پور کے مکانات بہت سے ہوا دنہ گوپال پور، نگروٹہ بھی نیاہ تباہ ہوگئے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ساری تحصیل پالم پور میں تین ہزار آدمی اور تحصیل کانگڑہ میں دس ہزار آدمی زلزلہ سے مرے ہیں۔ مردوں کی عفونت اتنی ہے کہ ان کی تمام تر لاشیں نکالی جا سکتی ہیں۔ علاوہ انسانوں کے مردوں کے مویشی بھی دب گئے۔ مویشیوں کو کون پوچھتا ہے ابھی تک انسانوں کی لاشیں ہی کسی طور پر نہیں نکلیں۔ راہ بھی تباہ ہوگئی ہے۔ ملکہ کے خل رسالوں کے قتل ہوگئے ہیں۔ نیکا عظیم اللہ خان مع اپنے خاندان کے انہیں کے مکانوں کے دب کر مرگئے ہیں۔ سوجان پور نادون سے پندرہ کوس بکے فاصلے پر مشرق طرف واقع ہے۔ میں خود وہاں گیا تھا۔ تو میں نے جا کر دیکھا کہ نصف سے زیادہ مکانات گرے ہیں۔ کہ ان کی اینٹ سے اینٹ علیحدہ ہوگئی ہے۔ اور مکان کا سارا ملبہ تہ بالا ہو کر برابر ہو خاک ہی بنگیا ہے۔ باقی مکانات اگرچہ درست کھڑے نظر آتے تھے۔ مگر جب میں نے نزدیک جا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ اس طرح پھٹے ہوئے ہیں۔ جیسے کسی نے گوشت کا قیمہ کیا ہوتا ہے۔ اگر کوئی ان کو ابھی دھکا دیوے۔ تو بالکل گر جاویں۔ یہاں کا مدرسہ جس کے ہیڈ ماسٹر مولوی نورالدین احمدی ہیں بالکل ٹوٹ پھوٹ کر زمین پر گر پڑا ہے۔ مولوی وزیر الدین صاحب ایسے سرکاری مدرسہ میں پڑھاتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے مدرسے کے متعلقین میں کوئی نقصان ہوا یا خیر گذری۔ تو انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں بھی اور مدرسہ کے لڑکے بھی سب کے سب بال بال بچ گئے۔ انہوں نے مجھے ایک عجیب بات سنائی۔ جو میں لکھنا مناسب سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مدرسے کے لڑکے جو بورڈنگ کی بالائی منزل میں رہتے تھے۔ ان کی چارپائیاں زلزلے کے وقت باہر جا پڑیں۔ اور لڑکے بمعہ چارپائیوں کے زمین پر صحیح سلامت آ پڑے۔ سوجان پور میں راجہ کے محل جن میں کسی وقت مندو رہتے تھے۔ بالکل مسمار ہوگئے ہیں۔ صرف ایک بارہ دری کھڑی نظر آتی ہے۔ میں نے راستے میں بڑے بڑے پہاڑوں کے ٹیلے گرے ہوئے دیکھے ہیں۔ اس وقت میرے دل پر خداوند تعالیٰ کی عظمت اور جبروت نے اثر کیا۔ اور میں نے اپنے دل کو مخاطب ہو کر کہا۔ کہ اے دل واقعی تیرا خدا بڑا ہی قادر خدا ہے۔ وہ چاہے تو پہاڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ میں نے بہت لوگوں سے سنا ہے کہ دھرم شالہ سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی موسومہ دھوبی دھار ہے اس کے مقابل پر ایک پہاڑی دھار زمین میں دھنستی جاتی ہے اور کئی سو فیٹ دھنس بھی گئی ہے۔ اور وہاں ایک جھیل بھی نمودار ہوگئی ہے۔ ڈلہوزی سے پہلے تو خبر نہیں آئی تھی۔ مگر یہ ہوں کوئی پندرہ دن کے بعد یہاں کے ایک معزز شخص کے نام خط آیا تھا۔ جسے میں نے بھی پڑھا۔ لکھنے والا لکھتا ہے کہ ڈلہوزی خاص میں ۲۵ ہلاک ہوئے ہیں اور ارد گرد کے دیہات میں ایک ہزار ہلاک ہوئے۔ وہ لکھتا ہے کہ سڑکیں بند ہیں اور دریائے بیاس کا منبع بھی بند ہے اور ندی نالے بھی بسبب گر پڑنے عظیم الشان پہاڑوں کے بالکل بند ہیں۔ یہاں نادون میں منادی کی گئی ہے کہ کوئی شخص دریا کے نزدیک نہ جاوے۔ معلوم نہیں کہ اب کیا نوبت پہنچ گیا طوفان آئیگا۔ منڈی بھی بالکل تباہ ہوگئی ہے۔ مگر پختہ خبر ابھی تک نہیں آئی۔ کہتے ہیں کہ وہاں ۲۰۰ آدمی مرے ہیں۔ واللہ اعلم

حضرت مرزا صاحب کے الہامات "عفت الدیار محلہا و مقامہا"۔ "چونکا دینے والی خبر"۔ "موتا موتی" لگ رہی ہے کا نظارہ اگر آج کوئی آریہ یا دہریہ یا برہمو یا نیچری دیکھنا چاہے۔ تو اس ضلع کی سیر کرے۔ تب اسے معلوم ہو جائے گا کہ واقعی میرے امام و آقا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خداوند تعالیٰ کے برگزیدہ اور رسول ہیں۔ اے قادر مطلق خدا تو ان لوگوں کے سینے کھولدے کہ تا غیر مسیح موعود کے سچے متبعین ہو جاویں (آمین ثم آمین) اے خدائے رحیم تیرے آگے بعید ہی کیا ہے تو تو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تو ان کے دل پھیر دے۔ کہ ان پر رحم ہو اور تا تیرے فرستادہ کی تکذیب سے باز آ جاویں ؎

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھکو سب قدرت ہے اے رب الورا

الراقم فضل احمد۔ نادون ضلع کانگڑہ

اعلان

بنام جملہ صاحبان جنکا محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ تھا

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر میں میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے لیکر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ ہے یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ داری پر تھے۔ جس میں نہ میرے مشورہ اور نہ میری ذمہ داری کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے پر وہ ان کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق منیجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر

اسم اعظم ہو

رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ یہ مبارک دعا جو حضرت مسیح موعودؑ کو وحی ہوئی تھی ہمارے دوست شیخ محمد نصیب محرر دفتر مدرسہ قادیان نے نہایت خوشخط بیل بوٹوں کے ساتھ دیوار پر لگانے کے واسطے چھپوائی ہے۔ قیمت پہلے زیادہ تھی۔ مگر اب کم کر دی ہے۔ یعنی فی تختہ ۲ ر چھپائی۔ لکھائی عمدہ اور عمدہ کاغذ ولایتی پر چھپائی ہے۔ سولہ سے زیادہ کے خریدار کو ۱ ر فی تختہ۔ اور سو کے خریدار سے ۱۲ ر سیکڑہ لئے جاویں گے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق چار پانچ عمدہ پنجابی نظموں کا مجموعہ میاں صاحب حمید الحق ساکن قادیان نے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ قیمت پہلے ۱ر تھی۔ پر اب ۔ ر کر دی ہے۔ مناسب ہے کہ احباب بیرونی دس دس پرچے خرید لیں۔ نظم عمدہ خیالات پر ہے۔ اور یہ رسالہ

ضرورت ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے واسطے ایک ایف۔ اے پاس سائنس ٹیچر یعنی استاد اور ایک ڈرل ماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کے پاس درخواستیں آنی چاہئیں۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان

ایف۔ اے کی پہلی جماعت یعنی فرسٹ ایئر کلاس حسب دستور ۱۵۔ مئی ۱۹۰۶ء کو باقاعدہ کھولی گئی ہے۔

سال حال کا نتیجہ امتحان ایف۔ اے جس میں چار میں سے تین طالب علم اس کالج کے پاس ہوئے ہیں۔ خود ظاہر کر رہا ہے کہ اس جگہ کالج کی تعلیم کیسی ہوتی ہے۔ جو طالب علم دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی رواجی علوم کو بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور منہاج نبوت کی طرز زندگی کے نمونہ سے فیضیاب ہونا پسند کرتے ہیں۔ ان کے واسطے دنیا بھر میں ایک ہی کالج ہے۔ یعنی تعلیم الاسلام مفصل حالات مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے پرنسپل کالج سے دریافت ہو سکتے ہیں

بدر پریس قادیان ضلع گورداسپور میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چو گویم باتو گر آئی بچہاد رفشان بینی | دوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۷ | ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۱۸۔ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۵

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

فہرست مضامین

۱۔ ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماویں دس شرائط بیعت

۲ درس قرآن۔ نشان زلزلہ

۳ خطبہ جمعہ

۴۔ ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

۵ ”

۶ خطبہ نکاح

۷ ڈائری۔ ڈاک ولائیت

۸ اہل حدیث کا نمونہ

دلچسپ اخبار

اعلان

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماویں

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم یا مسلمانیم از فضل خدا۔ اور دس شرائط بیعت لکھا کرتے تھے ہمنے اس خیال پر کہ اخباری رنگ میں یہ کوئی تازہ بات نہیں ہے۔ اور اس سے ممکن ہے کہ بعض لوگ ظن کریں۔ کہ اخبار کو پُر کرنے کے لئے ہر اخبار میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کو درج کرنا بند کر دیا اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے لیکن اب بعض دوستوں کے خطوط آنے شروع ہوئے ہیں۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ میں داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفتا کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہیں۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا۔ اس پر عمل کیا جائیگا

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوئم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنا لیگا

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم**۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا **ششم**۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا **ہفتم**۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا **ہشتم**۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم**۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ ...

حضرت مولوی نورالدین صاحب کی درس قرآن سے نوٹس

سیپارہ ۱۶ - رکوع ۴

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝

کہا اے میرے رب کب ہوگا میرا بیٹا نوجوان حال یہ کہ میری عورت بانجھ ہے اور بڑھاپا میں بہ حد کو پہنچ گیا ہوں - اَنّٰى وہ زمانہ کب آئے گا کیونکہ بظاہر تو کوئی ایسی صورت نہیں کہ میرے اولاد ہو سکے بیوی تو ایسی ہے کہ اسکو کبھی حمل ٹھیرا ہی نہیں اور میں ایسا بڑھا ہوں کہ مجھے انتہا درجہ کا بوڑھا اپنا پن ہے - اس دعا میں حضرت زکریا نے اپنی ناطاقتی اور تمام اسباب کے انقطاع کا تذکرہ کرکے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کے عجائبات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ کیسا عجیب وقت اور خدا تعالیٰ کے نشانات کی گھڑی ہوگی کہ خدا مجھے اولاد عطا فرمائے گا۔

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝

کہا اسی طرح ہے - تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ میرے لیے آسان ہے اور بنے تجھے ... پہلے پیدا کیا تھا جب تو کچھ بھی نہ تھا - کیا معنے وہ خدا جو انسان کو وجود بخشتا اسکی وسیع طاقتوں کا اندازہ کرنے کے واسطے ہر ایک شخص اپنے وجود ہی کو دیکھ لے تو وہ کافی شہادت اس امر کی ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کیا کچھ بنا سکتا ہے اور کر سکتا ہے -

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝

کہا اے رب میرے واسطے کوئی نشان مقرر کر - کہا تیرے لیے یہ نشان ہے کہ تو متواتر تین رات کسی سے باتیں نہ کریگا اس درخواست میں حضرت زکریا نے اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کی ہے کہ انکو کوئی ایسی بات بتلائی جائے جو انھیں خدا کے وعدہ کے مطابق عطیہ اولاد میں نشان ہو - اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین رات متواتر لوگوں سے بات چیت کا سلسلہ چھوڑ دوگے صرف عبادت الٰہی میں مصروف رہوگے کہ رات خلوت میں عبادت کیلئے اور توجہ الی اللہ کے واسطے بہت موزون ہے اسلیے رات کا ہی ذکر فرمایا

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝

پھر عبادتگاہ سے نکلکر اپنی قوم کو مخاطب کرکے جلد سے کہدیا کہ صبح اور شام خدا کی تسبیح و عبادت میں مصروف رہو - محراب کے معنی ہیں لڑائی کا ہتھیار - چونکہ خدا کے بندوں کا ہتھیار دعا ہی ہے سو اسلیے عبادتگاہ کو محراب کہتے ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریا نے دوسروں کو بھی عبادت اور دعا میں اپنے ساتھ شامل کیا اور سب کو تاکید کی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں بہت دعا مانگنے میں مصروف ہو جاو - بیشک دعائیں اور ذکر الٰہی مومن کے لیے بڑی راحت بخش چیز ہے +

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝

اے یحییٰ پکڑ اس کتاب (توریت) کو قوت کے ساتھ اور ہمنے اسکو سمجھ اور پکی باتیں بتائیں جبکہ وہ ابھی چھوٹی عمر کا تھا اور اپنی طرف سے اسے دوسروں پر مہربانی کرنیوالا اور پاکیزہ انسان بنایا اور وہ متقی تھا - ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتا تھا اور سرکش اور نافرمان نہ تھا - اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس قدر قصے بیان کیے جاتے ہیں وہ سب وعظ و نصائح کے واسطے بطور تمثیل کے ہوتے ہیں اور آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور آپ کے دشمنوں کی ناکامی کے واسطے بطور تاریخی نظائر کے پیش کیے جاتے ہیں سو اسلیے کسی قصہ میں غیر ضروری طولانی باتوں کا تذکرہ نہیں ہوتا - یہی وجہ ہے کہ حضرت زکریا کی دعا اور اسکی قبولیت کی پیشگوئی اور اسکی عبادت میں مصروفیت کے ذکر کے بعد معًا ان کی زندگی کے اُسوقت کا ذکر شروع ہو گیا ہے جبکہ وہ جوان ہوکر خادم شریعت ہو گئے -

کتاب سے مراد اسجگہ توراۃ ہے - حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام شریعت توریت کے خادم تھے خود صاحب کتاب نہ تھے + کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑنے کے یہ معنی ہیں کہ اسکے احکام پر استقلال اور ہمت کے ساتھ خود عمل کریں اور قوم کو اسکے مطابق عمل کرنے کے واسطے وعظ و نصیحت کریں - بچپن میں ہی حضرت یحییٰ بڑے عقل والے معلوم ہوتے تھے - اور ہندی مثل ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات والی مثل اُنپر صادق آتی تھی +

نشان زلزلہ - قیامۃ کا نمونہ

چار سال کی پیشگوئی آج پوری ہوئی

مخالفوں نے بھی اقرار کیا کہ یہ قیامۃ کا نمونہ ہے -

اخبار ہذا مورخہ ۲۷ اپریل و ۴ مئی میں ہم دکھا چکے ہیں کہ اس زلزلہ کے متعلق جو وحی الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع کی تھی کہ یہ زلزلہ قیامۃ کا نمونہ ہوگا اسکا اقرار مخالف اخباروں نے بھی نہایت کثرت سے کیا ہے - آج ہم چند اور اخباروں سے وہی شہادت پیش کرتے ہیں -

نامہ نگار اخبار عام ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء از کانگڑہ - ہائے ہائے کیسا برا حال اور تباہی پھیلائی - اگرچہ اکثر جگہوں پر یہ حادثہ گذرا مگر جسقدر تباہی اور بربادی دھرم سالہ اور کانگڑہ کے ضلع میں ہوئی درحقیقت یہی قیامت کا نمونہ ہو لیا ہے - اس سے بڑھکر قیامت نہیں ہو سکتی - کیونکہ قریبًا کل کے کل ہی انسان برباد ہو گئے -

۳ اپریل ۱۹۰۵ء - نامہ نگار ایضًا ناظرین ۴ اپریل کو اہل پنجاب قیامۃ کا نمونہ قرار دیں تو مبالغہ نہیں - تاریخی مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا زلزلہ کئی صدیوں کے بعد آیا ہے

جناب غلام احمد صاحب شوق کی مسدس عبرت جو آگرہ اخبار ۱۴ مئی ۱۹۰۵ء میں چھپی ہے اس میں موجودہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ صحیح بہت عمدہ پیرایہ میں درج کیا گیا ہے اور زلزلہ کا بھی ذکر ہے انہیں سے ہم چند بند درج کرتے ہیں -

یہ ہر عادت کبریائی میں داخل کہ جب معصیت میں پھنسی قوم جاہل
تو بر رسم تنبیہ ہر شخص غافل بلا کوئی اسکی سی ہوتی ہے نازل
مگر جب کمی معصیت میں نہ پائی
بحکم خدا ہو بلا بھی سوائی

ادھر قحط طاعون آیا ہوا ہے اُدھر برف ایک رنگ لایا ہوا ہے
یہاں ابر ہر وقت چھایا ہوا ہے وہاں موت کا سر پہ سایا ہوا ہے
نہ ملنے کسی کو جب تو بھونچال آیا
غضب ہے کہ اب کاخ ہستی کو ڈھایا

گیا ہر جو بھونچال پامال کرکے روانہ ہوا نیک و بد چال کرکے
گیا وہ تو محشر کی یہ فال کرکے یہ نادان سمجھے بچے چال کرکے

قیامۃ یہ صُغریٰ تھی کُبریٰ بھی ہوگی
مگر باز کب روگ سے آئے روگی

www.aaiil.org

اقتباس واختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۱۹ مئی ۱۹۰۵ء کو باغ میں پڑھا

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۔ پارہ ۲۱ - رکوع اول۔ **ترجمہ** پڑھ جو کچھ کہ وحی کیا جاتا ہے تیری طرف کتاب سے اور نماز کو قائم رکھ - بیشک نماز بے حیائی اور نامعقول باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد بڑی چیز ہے اور اللہ تعالے جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔

اس وقت میں نماز کے متعلق چند باتیں بیان کرتا ہوں اور وہ کوئی گہرے اسرار اور عمیق در عمیق معارف کی باتیں نہیں ہیں - بلکہ حقیقت نماز اور اُسکے اثر کے متعلق چند موٹی باتیں بیان کرتا ہوں۔ کلام الٰہی سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں یہ خاصیت ہے کہ وہ فحشاء و منکر سے روکدیتی ہے اور نماز پڑھنے والا بُری باتوں اور خراب افعال سے بچا رہتا ہے - نماز ذکر اللہ ہے - اللہ تعالے کی یاد ہے - ایک ایسی چیز ہے جس سے خدا یاد آکر اُس کا جلال اور رعب دل پر پڑتا ہے - یہ قرآن شریف کا دعویٰ ہے اور بہت ہی سچا دعویٰ ہے - بہت سی مخلوق اس قسم کی گندی ہے جنکی عملی حالت نے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ یہ نسخہ پوری صحت پانے اور رہنے کے واسطے ایک شفا دینے والا مجرب نسخہ ہے اور یہ دعویٰ سچا ہے ہاں جن لوگوں پر نماز کا اثر نہیں اُن کو بیشک فکر کرنا چاہیے کیونکہ انکی نماز اسکے مطابق یعنی پوری اور صحیح معنوں میں نماز نہیں ہے - الصلوٰۃ کا دوسرا نام ہی گویا ذکر اللہ ہے - اس سے زیادہ پُر رعب نام اور کیا ہو سکتا ہے - ظاہر ہے کہ جب اللہ کا دھیان اور تصور دل پر مستولی ہو اور اسکی صفات کی ہیبت اور سطوۃ کا شہود قلب پر مسلط اور محیط ہو تو کیونکر ممکن ہے کہ ایسے وقت میں معاً بساوس شیطانی کو بھی اُسی دل میں راہ مل سکے - ایسی ہوا و حرص خواطر تو امن کے زمانہ میں قلب پر حملہ کرتے ہیں - کون اس سے واقف ہے کہ ایسے دنوں میں جبکہ ہیضہ یا طاعون خوفناک اشتعال اور شدت پر ہوں یا ایسی گھڑیاں ہیں کہ زلزلہ قیامت خیز صورتیں واقع ہوں تو ایک ہی حالت خوف اور فزع اور اضطراب اور خفقان سب کے دوسری حالت شیطانی جذبات اور تحریکات کی بھی دل میں جاگزین ہو سکتی ہے جو لوگ نماز دنیا کے خطرات کی مشکلات سے ہیں وہ خوب سمجھ لیں کہ ان مشاغل اور صوارف کی خبر حقیقت امن اور عیش کی زندگی ہے - فکر میں عارتنا الفناء

ایک ہی مقصد کی طرف متوجہ ہوتا ہے - اسی طرح جب انسان شیر کے سامنے کھڑا ہو تب حرامکاری زناکاری کی قوت کا جوش میں آنا ناممکن ہے - جس پر فوجداری کا مقدمہ بنا ہوا ہو وہ عدالت کو جاتے وقت بازار میں سے گذرتا ہوا سیر و تماشہ کیطرف کہاں نظر اُٹھاتا ہے - اُسکی آنکھ تو دائیں یا بائیں نہیں جا سکتی - یہ ایک فطرتی بات ہے کہ ایک شئے کا رعب غالب ہو تو پھر جذبات شہوات نہیں رہتے - نماز اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اُسکی بزرگی جلال اور عظمت کو یاد دلانیوالی ہے - نمازی کے دل میں حرامکاری اور بدکاری نہیں آسکتی - بدیوں کے استیصال کے واسطے یہ سب سے عمدہ نسخہ ہے - لیکن اس نسخہ سے وہ شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو بدپرہیزی نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں آیا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۔ تحقیق نجات پائی اُن مومنوں نے جنھوں نے اپنی نماز میں عاجزی کی اور جو بیہودہ باتوں سے اعراض کرنے والے ہیں - پس جو شخص نماز تو پڑھتا ہے مگر بیہودہ باتوں سے نہیں رُکتا وہ بدپرہیزی ہے اور اس نسخہ سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ ہمارے سلسلہ میں منجملہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کے ایک یہ ہے کہ ہمیں ماتم کے لیے لمبے وظائف نہیں رکھے جو انسان کی رہبانیت سے بڑھ کر ہوں - بلکہ یہ سلسلہ پھر اُسی پہلے منہاج پر قائم ہوا ہے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا تھا اس کا مدعا یہ ہے کہ صحابہ کی سیرت کی طرح انسان کچھ حصہ مساجد میں گذارے اور کچھ حصہ اپنے اور اپنے بال بچہ کی خبر گیری اور رزق حلال کے پیدا کرنے میں لگا دے - خدا تعالے کا یہ مامور دنیا کو اُسکی اصلی حالت پر لایا ہے - بہت لوگوں نے حضرت سے سوال کیا ہے کہ ہم کیا وظائف پڑھا کریں تب آپ نے سب کو یہی جواب دیا کہ نماز سنوار کر پڑھا کرو - جو شخص نماز پابندی کے ساتھ پڑھتا پھر تہجد اور حتی الوسع اشراق کی نماز ادا کرتا ہے - پھر اپنے کاروبار اور اپنے بال بچوں کا حق ادا کرتا ہے اُسکو فرصت کہاں ہو سکتی ہے کہ ذکر اللہ اور ذکر چیزوں میں اپنا وقت ضائع کرے - جو نماز کو سنوار کر پڑھتا ہے اُسکی تمام کجیاں دور ہو جاتی ہیں - بڑی مشکل تو یہ ہے کہ بعض لوگ نماز اسطرح پڑھتے ہیں جسطرح جانور پنجرہ میں ہوتا ہے - جلدی جلدی رکوع سجود کر کے رہ گئے - اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ نماز کے اندر اپنی زبان میں مغفرت مانگنی چاہیے اور اپنی حاجتوں کا سوال خدا تعالیٰ کے آگے کرنا چاہیے - اسکے علاوہ چند موٹے آداب ہیں جنکی رعایت مومن کا فرض ہے - بعض لوگ نماز کے واسطے پیچھے آتے ہیں اور پیچھے آنے والے اُن کے کندھوں پر سے پھاند کر آگے جا پڑھتے ہیں - یہ گناہ ہے، اس سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

ایسا ہی نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنا بڑا گناہ ہے - حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر تم اسکے نقصان سے واقف ہوتے تو چالیس سال تک کھڑا رہنا منظور کرتے پر نمازی کے آگے سے نہ گذرتے ایسا ہی بعض لوگ امام سے بھی پہلے رکوع میں یا سجدہ میں چلے جاتے ہیں مقتدی کو چاہیے کہ تمام ارکان امام کی متابعت میں ادا کرے ان ساری غلطیوں کی جڑ یہ ہے کہ لوگ حدیث کیطرف توجہ نہیں کرتے۔ مجھپر ایک وقت آیا ہے کہ میں علم حدیث سے ناآشنا تھا اور اسطرف توجہ کرنی پسند نہیں کرتا تھا - میرے مخدوم و اُستاذ مولوی صاحب جو اس پُر حلاوت علم کے ذوق سے حظ وافر رکھتے تھے مجھے ہمیشہ اسکی طرف توجہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے - آخر ۱۸۹۶ء میں جبکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مشیت نے کشمیر میں چھ ماہ کے لیے ایک جگہ رکھا اور مولوی صاحب نے بخاری شریف مجھے سنائی یا یوں کہو کہ میں نے اُن سے سُنی اُسوقت اس مبارک کے برکات مجھپر منکشف ہوئیں اور اب تو میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ جو کوئی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک صورت دیکھنا چاہے وہ حدیث پڑھے -

قرآن شریف کے پڑھنے کے بعد بڑا سعادتمند وہ ہے جو حدیث پڑھتا ہے - حضرت مولوی نورالدین صاحب کی صحبت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ میں نے اس علم کی خوبیوں اور معارف سے واقف ہوا

اللہ تعالے ہمکو اور تمکو اعمال صالحہ کی توفیق دے - آمین ثم آمین۔

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوشخط عمدہ کاغذ پر معراج الدین عمر لاہور لنگے منڈی سے پونے تین روپیہ قیمت کو مل سکتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی

ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

ہماری جماعت کے ذی مقدرت لوگوں پر جو مختلف اضلاع میں رہتے ہیں واجب ہوگا کہ عوام کی غلطیاں دور کرنیکے لیے اور شریر لوگوں کے دھوکے کے ازالہ کے لیے جو ناحق میرے اشتہارات کے الٹے معنے کر کے سادہ لوگوں کو تشویش میں ڈالتے ہیں اور گورنمنٹ کو بھی عمداً دھوکا دیتے ہیں کسی قدر اپنے طور پر اشتہار لفظ بلفظ چھاپ کر اپنے گرد و نواح میں اور دور و نزدیک شائع کر دیں تا مستحق ثواب ہوں اور لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جاوے۔

یہ عجیب زمانہ ہے کہ ہمدردی کی بھی ناشکری کیجاتی ہے بعض اخبار والے خاصکر پیسہ اخبار لاہور اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ میں نے دوسرے زلزلہ کی خبر دیکر تشویش پھیلائی حالانکہ اُنکو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ میں نے شائع کیا وہ بدنیتی سے نہیں ہے اور نہ کسیکو آزار دینا اور تشویش میں ڈالنا میرا مقصد ہے میں نے پہلے اس سے ۱۹۰۴ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شائع کی تھی جس کا مضمون یہ تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنیوالا ہے جو ہولناک ہوگا اور پھر میں نے اُسی زلزلہ کے بارے میں مئی ۱۹۰۴ء میں بذریعہ اخبار شائع کیا کہ وہ زلزلہ آنیوالا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہو جائے گا اور بڑی بڑی عمارتیں گرینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی گرینگی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہو جائینگی اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اُس سے پہاڑ پھٹ جائینگے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور آخر وہ پیشگوئی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہو گئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جسکی تحریر کرنیکی حاجت نہیں تب مجھے اس حادثہ سے اسقدر صدمہ پہنچا کہ جس کے بیان کرنیکے لیے الفاظ نہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہنچا ہو کیونکہ اُس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنیکا تھا اُس پیشگوئی کو شائع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے اخبار اور دو رسالوں میں شائع ہوئی تھی اور یہ بھی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخباروں میں اسکو شائع نہیں کیا گیا تھا

گیا تب سنت جاتا تھا میرا لکھنا دونوں کو وہمی احمق ضعیف مصروف نہیں کریگا کیونکہ وہ میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور یہ ایک بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے میں اُسکا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دل کو اس غم نے سخت گھبرا کر جو خبر مجھے بہت صفائی سے خدای علیم و حکیم کیطرف سے ملی تھی میں نے اُسکی پورے طور سے اشاعت نہ کی اور اگر میں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ اس پر کاربند ہوکر بعض جانیں بچ جانیں چنانچہ جسقدر میری جماعت میں سے دھرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی اُنمیں سے ضائع نہیں ہوا اسکی وجہ یہی ہوگی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہونگے اور حتی الوسع اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی میں اسی غم اور پریشانی میں تھا کہ بدفعہ پھر مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سُنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دل کی وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں میں پہلے سے بہت شرمندہ تھا کہ میں نے زلزلہ کی پہلی خبر کو کماحقہ کیوں شائع نہ کیا اور کیوں بنی نوع کی پوری ہمدردی نہ کی۔ اب دوسرے زلزلہ کی خبر پاکر میرا دل اس بات کے لئے بے اختیار ہو گیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کروں اسی غرض سے میں نے تین اشتہار شائع کیے تا لوگوں کو متنبہ کیا* جائے حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور جہانتک ممکن ہو ایسی عمارتوں سے بچیں جو دو منزل سہ منزل ہیں اور اُنکی وضع

میں نے پہلی فروگذاشت کو پورا کرنیکے لیے کئی ہزار اشتہار شائع کیے اور اخباروں میں بھی یہی مضمون شائع کرایا اور پایونیر وغیرہ انگریزی اخباروں میں شائع کرا دیا بلکہ اطلاع کے لیے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی جناب نواب لارڈ کرزن وائسرائے بالقابہ کی خدمت میں بھیجی گئی اور ابھی میں اس بات کیطرف توجہ میں ہوں کہ یا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس گھڑی کو ٹال دے اور مجھے اطلاع دے اور یا پورے طور پر بتعیین تاریخ اور روز اور وقت اُس آنیوالے حادثہ سے مطلع فرماوے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دلآزاری یا ستانیکے لیے میں نے یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا اُسنے پہلے میں آپ ڈرا اور ابتک قریباً ایکماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں میں واپس قادیان میں نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے۔ میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں بار بار یہی نصیحت کی کہ جسکی مقدرت ہو اسے ضروری ہے کہ کچھ مدت خیموں میں یا جنگل میں رہے اور جو لوگ بے مقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں کہ خدا اس بلا سے ہمیں بچاوے پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ کون گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں معہ اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس بات سے خدا نے ڈرایا اُس سے ڈرنا لازم ہے اور جس ضرر کا یقین ہے اُس سے بنی نوع کو ڈرانا بھی شرائط ہمدردی میں داخل ہے اگر میں دیکھوں کہ کسی گھر کے کسی حصہ کو آگ لگنی کو ہے اور گھر کے لوگ خواب میں ہیں اُنکو کچھ خبر نہیں اور میں اُنکو اطلاع نہ دوں کہ وہ تشویش میں پڑینگے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہوں گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی کمزوری یا بیم پیشگوئی نہیں کی گئی ہے بلکہ اگر حکام کیطرف سے بھی میرے اس دعوے کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو روز سچی نکلی ہیں جبکہ میں صدہا پیشگوئیوں کی سچائی کے تجربہ سے اس بات کے باور کرنیکے لیے ایک بھاری ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے سچ ہے تو پھر اُس سے لوگوں کو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ یہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کرے گا وہ بچایا جائیگا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہاں وہ بدمعاش لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرام خوری خونریزی وغیرہ رکھتے ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑینگے سو اُنکی تشویش کی نہ خدا کو پرواہ ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر اُنکو خوش رکھنا مقصود ہوتا

* اسکے واسطے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے کہ ہم نے ۱۴ مئی مقرر کی تھی یہ بالکل جھوٹ ہے ہم نے کوئی تاریخ نہیں لکھی ایسی پیشگوئیوں میں عموماً یہی سنت اللہ ہے چنانچہ انجیل میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آوینگے مگر تاریخ مقرر نہیں ہے مجھے ابتک قطعی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے بہرحال اس سے خوف کرنا لازم اور احتیاط رکھنا ضروری سمجھکر میں ابتک خیموں میں باہر جنگل میں گذارہ کرتا ہوں اور خیموں کی خرید کرنے اور عمارتوں کے بنانے میں ایک ہزار روپیہ کے قریب ہمارا خرچ بھی ہو چکا ہے اور اسقدر خرچ کون اُٹھا سکتا ہے بجز اُسکے جو سچے دل سے ایک آنیوالے حادثہ پر یقین رکھتا ہے۔ مجھے بعد میں زلزلہ کی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ مجھے اس پر غور کرنے سے اجتہادی طور پر خیال گذرتا ہے کہ ظاہری الفاظ وحی الٰہی کے یہ چاہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بہار کے ایام میں پوری ہوگی شاید ان تحریکات کے لیے بہار کے ایام کو کچھ خصوصیت ہو اور یہ ممکن ہے کہ اس وحی کے اور معنی ہوں اور بہار سے مراد کچھ اور ہو۔ منہ

* بدر و الحکم - ریویو آف ریلیجنز -

تو انسانی گورنمنٹیں ان کے لیے جیل خانے کیوں تیار کرتیں۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بزدلی ہے جو مجھے لوگ مجبور کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے اشتہاروں نے تشویش میں ڈال دیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے میں منجم ہونیکا دعوی نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعوی ہے صرف [illegible] کہ میں خدا تعالی کی طرف سے وحی پاتا ہوں مگر اس وحی کے یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں ان لوگوں نے ہزارہا اشتہار میری نسبت شائع کیے ہیں کہ اس دعوے میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اس قدر لعنتوں اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہوں جو شخص ان کے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں اور اگر مجھے بندگان خدا کی سچی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا۔ مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے کھینچکر اسطرف لایا۔ کہ میں دوسری پیشگوئی کے شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں۔ اور کما حقہ شائع کر دوں بعض نے میری نسبت خط لکھے۔ کہ تو جھوٹا ہے ہم تو چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں لیکن اگر میرے اشتہاروں سے کچھ لوگ احتیاط پر کاربند ہو جائیں۔ اور اپنی کچھ اندرونی اصلاح کریں اور انکی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی مرنا نہیں یا اپنی جان سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی بھی چھوڑ دوں اور بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا لوگ ڈر کر انکی بیعت قبول کریں۔ مگر اس حق پوشی کا میں کیا جواب دوں۔ میں بار بار انہیں اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اسجگہ میری مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اس غلطی کی سزا کے لئے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے۔ اس کے لئے عالم آخرت مقرر ہے اور جسقدر قوموں کو پہلے اس سے سزا ہوئی ہے مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کئے گئے یا زلزلہ نے ان کو تباہ کیا اس کا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کے پرستار تھے۔ اگر وہ سادگی اور شرافت سے اپنی غلطیوں پر قائم رہتے تو کوئی عذاب ان پر نازل نہ ہوتا۔ لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ خدا تعالی کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کئے اور نہایت درجہ شوخیاں دکھلائیں اور انکی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہو گئی اس لئے اسی دنیا میں ان پر عذاب نازل ہوا۔ خدا رحیم و کریم ہے اور غضب میں دھیما ہے۔ اگر اس زمانہ کے لوگ اس سے ڈریں اور بدکاریوں اور ظلمتوں اور طرح طرح کے بُرے کاموں پر ایسی جرأت نہ کریں کہ گویا خدا نہیں ہے تو پھر ان پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے **مایفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم**۔ یعنی خدا تمہیں عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور خدا پر ایمان لاؤ اور اس کی عظمت اور سزا کے دن سے ڈرو۔ ایسا ہی اس کے مقابل پر فرماتا ہے **قل مایعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم** یعنی ان کو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان بن جاؤ اور اس کی یاد میں مشغول نہ رہو۔ تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پرواہ کیا رکھتا ہے اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اس کے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کے ساتھ اس کے تمام اعمال ہوں۔ تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے۔ اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر میں نے لکھا ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے بس ہے جن کے دل ٹیڑھے نہیں ہیں۔ اور جو جانتے ہیں کہ خدا ہے

والسلام علی من اتبع الہدی

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی

مو نوٹ۔ اسجگہ نمونہ کے طور پر مخالفین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیوں کی جب اس طرح تکذیب کیجاتی ہے۔ تو پھر یہ پیشگوئیاں کسی کے واسطے تشویش کا موجب نہیں ہیں اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ بلکہ اس پر مضحکہ اڑاتے ہیں۔ چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اسجگہ بطور نمونہ کے نقل کر کے دکھلاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر ہماری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے اور وہ عبارت یہ ہے

میں آج ۶۔ مئی ۱۹۰۵ء کو اس امر کا بڑے زور اور دعوی سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں اور خوفناک اور بجھے ہوئے دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی نے ۵۔ ۸۔ ۲ اور ۲۹ اپریل کے اشتہاروں اور اخباروں میں جو کہا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آئیگا۔ جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا۔ گرچہ قادیانی زلزلہ کے آنے کی تاریخ یا وقت نہیں بتلاتا۔ مگر اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ زلزلہ ضرور آئیگا۔ اس لئے میں ان بھولے بھالے سادہ لوح آدمیوں کو جو قادیانی کی صرف لفاظیوں اور اخباری رنگ آمیزیوں سے خوفناک ہو رہے ہیں بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوا خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئیگا، نہیں آئیگا اور نہیں آئیگا!!! آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الہی اور کشف کے ذریعہ سے دیگئی ہے جو انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہوگی۔ میں مکرر سہ کرر کہتا ہوں اور نور الہی سے جو مجھے بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے۔ مستفیض ہو کر اور اس کے اعلان کی اجازت پا کر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کیطرح اس زلزلہ کی پیشین گوئی

بقیہ نوٹ۔ میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا اور خداوند تعالے حضرت خاتم المرسلین اور شفیع المذنبین کے طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھکر اس نارسیدہ آفت سے بچائیگا اور کسی فرد بشر کا بال تک بینکا نہ ہوگا

ملا محمد بخش حنفی سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور

نوٹ۔ اسی پیشگوئی کے متعلق جو زلزلہ ثانیہ کی نسبت شائع ہو چکی ہے۔ آج ۲۲۔ مئی ۱۹۰۵ء کو بوقت پانچ بجے صبح خدا تعالے کیطرف سے یہ وحی ہوئی۔

صدقت الرؤیا انا کذالک نجزی المتصدقین

یعنی زلزلہ کی نسبت تیرے دیکھے ہوئے کو سچا کر کے دکھلا دیا اور اسی طرح ہم صدقہ دینے والوں کو جزا دیتے ہیں۔ منہ

خدا کی تازہ وحی

۲۳۔ مئی ۱۹۰۵ء۔ بوقت دوپہر۔ "زمین تہ و بالا کر دی"

"نزع الافواج اتیک بغتۃ" ۔ "لنگر اٹھا دو"

ضروری

مندرجہ بالا اشتہار گذشتہ ہفتہ میں بھی ہدیہ ناظرین کیا گیا تھا مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں بعض عبارتیں اور زیادہ کی ہیں۔ اور نیز اس کا نہایت کثرت سے پڑھا جانا اور لوگوں کو سنانا اور پھیلانا مقصود ہے اس واسطے سے دوبارہ اس اخبار میں درج کیا گیا ہے اور حضرت اقدس ع اس اشتہار کے بعد ایک اور مضمون تحریر فرما رہے ہیں۔ جو کہ اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالے ہدیہ ناظرین کیا جاویگا۔

ضروری التماس

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر میں خط و کتابت کرتے وقت اپنی چِٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تا کہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چِٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ مل جاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں جو چٹ کے سر پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تا کہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔ مینیجر

www.aaiil.org

تازہ رؤیا حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء - گذشتہ رات کو دیکھا کہ ایک لڑکی جس کا نام زینب ہے - ساتھ ہے - ایک کنوئیں پر گئے ہیں - جو باغ کے باہر جنوب مغربی کونہ پر واقع ہے - اور کہا کہ اس سے دور رہنا چاہیئے - ایسا نہ ہو - کہ زلزلہ کے سبب یہ کنواں زمین کے اندر گر پڑے - گویا زلزلہ کے سبب کنوئیں کے زیر و بالا ہونے کا بھی اندیشہ ہے

فرمایا - چند روز ہوئے - ہم نے خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ مردار پڑے ہیں - اور لم ڈھینگ مردار خور جانور بھی جمع ہیں - ہم وہاں سے چلے آئے -

تهدم ما يعمرون

کی پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مطابق وحی الٰہی اشتہار النداء میں شایع کی تھی - اور اخبار بدر مورخہ ۱۳ - اپریل ۱۹۰۵ء میں چھپی تھی - پوری ہوئی - یعنے دھرمسالہ میں مورخہ ۲۰ - مئی ۱۹۰۵ء کو پھر سخت زلزلہ آیا نئے مکانات جو رہائش کے واسطے بنائے گئے تھے - گر گئے - دیکھو اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء

خطبہ نکاح

حضرت ابی المکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب نے ۱۴ مئی ۱۹۰۵ء کو باغ میں بعد نماز ظہر پڑھا

الحمد للہ

نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

سنی - شیعہ - مقلد - غیر مقلد - اسلام کے تمام فرقوں کے درمیان یہ متفق علیہ امر ہے - کہ خطبہ نکاح کے وقت الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ پڑھا جاتا ہے - اس میں اول جناب الٰہی کی حمد ہے جس نے فسق و فجور زناکاری بدکاری سے ہم کو بچایا -

جس طرح مرد بدلے گئے - اسی طرح عورتیں بھی بدلیں اور زن و شوئی کا تعلق ان کے درمیان رکھ دیا - جو لوگ نکاح نہیں کرتے - وہ حقیقی طور پر عورتوں کی - بلکہ تمام نسل انسانی کی خیر خواہی نہیں کرتے - اور نہ کر سکتے ہیں - نکاح انسان کو بہت سی بدیوں سے بچاتا ہے - لیکن یہ نعمت بغیر فضل الٰہی کے حاصل نہیں ہو سکتی - اس واسطے اللہ تعالےٰ سے مدد طلب کرنا ضروری ہے - کیونکہ یہ امر استعانت حق کے سوائے حاصل نہیں ہو سکتا - پھر ان معاملات میں انسان کو بہت سے مشکلات پیش آتے ہیں بعض دفعہ بیوی مرد کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتی یا مرد ایسا ہوتا ہے - کہ یہ تعلق ہمیشہ کے واسطے بیوی کے لئے ایک دکھ اور تکلیف کا موجب بن جاتا ہے - اس واسطے اس موقع پر استغفار کا سبق دیا گیا ہے - بعض غلطیوں کے بد نتائج کے سبب وہ اغراض پورے نہیں ہوتے جن کے واسطے یہ تعلقات پیدا ہوئے ہیں - ان سب کا علاج استغفار ہے - جناب الٰہی میں استغفار کرنا تمام انبیاء کا ایک اجتماعی مسئلہ ہے - استغفار تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ ہے - اور اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ گذشتہ غلطیوں کے بد نتائج سے بچاوے اور آئندہ غلطیوں میں پڑنے سے بچائے - خدا تعالےٰ نے اس تعلق کی حفاظت کے لئے بڑی تاکید فرمائی ہے - نکاح کے تعلقات میں اگرچہ احباب نے حضرت امام علیہ السلام کے منشاء کے مطابق پورے طور پر کارروائی شروع نہیں کی - پھر بھی بعض بہت ہی اخلاص رکھنے والے دوست ہیں - جو چاہتے ہیں - کہ ان کی اولاد کے نکاح حضرت امام کی موجودگی میں اس جگہ قادیان میں پڑھے جائیں - تاکہ آپ کی دعا و برکت سے یہ تعلقات ثمرات خیر کا باعث ہوں - چنانچہ ایسے ہی مخلص دوستوں میں سید حامد شاہ صاحب اور ان کے والد حکیم حسام الدین صاحب اور سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم ہیں - جن کی اولاد کے نکاح اس وقت آپ صاحبان کے سامنے باندھے جاتے ہیں

سید حامد شاہ صاحب کے لڑکے محمدؐ کا نکاح سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی رفعت نام کے ساتھ کیا گیا - لڑکے کی طرف سے مولوی عبد الکریم صاحب وکیل ہیں - اور لڑکی کی طرف سے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر - سید حامد شاہ صاحب کے لڑکے عبد الحمید کا نکاح سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی مریم کے ساتھ کیا گیا - لڑکے کی طرف سے وکیل مولوی عبد الکریم صاحب اور لڑکی کی طرف سے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر ہیں - سید حکیم حسام الدین صاحب کے پوتے عبد السلام پسر سید محمود شاہ صاحب مرحوم کا نکاح سید خصیلت شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی فضیلت کے ساتھ کیا گیا

آپ دعا کریں - کہ جس غرض سے یہ نکاح اس جگہ کئے گئے ہیں - وہ حاصل ہو اور میاں بیوی کے تعلقات میں برکت ہو - نیک اولاد ہو - جس سے لاکھوں صلحاء پیدا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر احباب نے دعا کی - اور پھر چھوہارے تقسیم کئے گئے

فائدہ - اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا - کہ لڑکیاں اور لڑکے اور ان کے والی بعض وجوہات سے خود قادیان میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے - لیکن ان کی دلی خواہش تھی کہ یہ نکاح قادیان میں ہو - اور ایسے جلسہ میں ہو - جس میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہوں - چنانچہ یہ درخواست سیالکوٹ سے یہاں حضرت کی خدمت میں آئی - حضرت اقدس ؑ نے فرمایا - کہ یہ شرعی مسئلہ ہے - بذریعہ تحریر اجازت کے بعد اس جگہ نکاح ہو سکتا ہے - چنانچہ اس کے مطابق نکاح ہوا حسن اتفاق سے مکرمی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب بھی اس جگہ تشریف لائے ہوئے ہیں - شیخ صاحب موصوف کو سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ ایک خاص محبت واخلاص کا تعلق تھا - خدا نے یہ عجیب اتفاق پیدا کر دیا - کہ وہ ان کی لڑکیوں کی طرف سے وکیل بنے

وقت اب نزدیک ہے - آیا کھڑا سیلاب ہے
خوفناک تباہی

کا تار کشمیر سے آیا ہے - جو ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء کے سول ملٹری گزٹ اخبار میں چھپا ہے - اس میں درج ہے - کہ نہایت ہی تباہی کرنے والا طوفان کشمیر میں آیا ہے - تمام ملک پر پانی پھر گیا ہے - چاولوں کے کھیت بالکل برباد ہو گئے ہیں - بہت سے گاؤں بالکل غرق ہو کر نیست و نابود ہو گئے ہیں کیا یہ تمام ایک اتفاقی امر ہے - کیا یہ حیرت انگیز تباہی کچھ معنے نہیں رکھتی - کہاں ہیں پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب جو لوگوں کو تسلی و بد قسمتی کی نیند سلانا چاہتے ہیں اور ملا محمد بخش کے الہامات پر ایمان لانے والے ہمارے مخالف جنہوں نے بخوشی یہ اشتہار تقسیم کئے تھے - کہ مسلمانوں کا بال بیکا نہ ہوگا - شاید کشمیری ان کے نزدیک مسلمان نہیں ہوتے .. کاش کہ لوگ سمجھیں اور اپنے اعمال کی درستی کریں - تاکہ خدا کا رحم ان پر نازل ہو - ذیل میں ہم کشمیر کی تباہی کے متعلق ایک خط درج کرتے ہیں - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی بعد السلام علیکم واضح رائے شریف ہو کہ بموجب مصرعہ وقت اب نزدیک ہے - آیا کھڑا سیلاب ہے - کشمیر کا برا حال ہے - پہلے جو طوفان دو مرتبہ آ چکا تھا - اس سے بھی زیادہ اس طوفان نے بہت کچھ نقصان کیا یعنی چھ سات پل بہ گئے اور تین رونگ ڈاک نہ اور دو کوہالہ کے قریب ایک پل تھا - وہ بھی گر گیا - اور بہت سا حصہ پہاڑ کا گر گیا - جس سے سڑک رک گئی ہے دیگر الحمد للہ کہ اس رحمان و رحیم نے ہمارے ایمان کے زیادہ کرنے کے لئے قدیم آتش کدہ و قدیم بت کدہ سرنگوں ہو گیا - جو پہلے سمجھ میں آتا تھا کہ فردوسی و نوشیروانی آتشکدے کیونکر برباد ہوئے ہونگے اب عین شہادت سے اطمینان ہو گیا کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے - اصل بات یہ ہے کہ برائے خدا دعا فرماویں کہ خدا میرے حال پر رحم کرے کہ اتنا ہو تو کہ حضور

ڈائری

۱۵ مئی ۱۹۰۵ء - فرمایا - انبیاء کی زندگی وہی ہوتی ہے جو ابتلاؤں کے ساتھ ہو - چپ چاپ کی زندگی جو امن کے ساتھ کھاتے پیتے گذر جاوے وہ عمدہ زندگی نہیں محنتوں اور مشقتوں کے بعد سارٹیفکیٹ ملا کرتا ہے۔ یہ سلسلہ جو خدا نے جاری کیا ہے یہ اب ضرور اپنے مقصد تک کامیاب ہوگا خواہ ہماری محنتوں سے یہ کام پورا ہو خواہ قضا و قدر سے ایسے امور پیدا ہو جائیں جو اس کام کو پورا کر دیں۔

فرمایا ہم نے زلزلہ کے متعلق جو اشتہار شائع کیا ہے مخلوق الٰہی کی خیر خواہی کے واسطے ہے اور اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی کے گھر کو آگ لگتی ہو اور کوئی پکار کر اسے اطلاع دیوے ... ایک خطرناک بات ہو اپنے ... کو ... جب ... اطلاع دی جاوے تو شکر ... اطلاع ... کی بہتری کے واسطے ہے تا کہ آئندہ بچا ہو ... سے ایک خط پڑھا گیا جس میں لکھا تھا کہ ۱۱ مئی کی رات کو یہاں ایسا زلزلہ آیا کہ پہلے ایسا سخت نہ آیا تھا - ذکر آیا کہ اس سے ... کی بات غلط ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اب ان تاریخوں میں کوئی زلزلہ نہیں آوے گا۔

خدا کے بندوں پر ابتلا کے آنے کا ذکر تھا فرمایا۔ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے - بعض فتوحات کا مدار ابتلاؤں پر ہوتا ہے - کسی کی گریہ و زاری بعض دفعہ راہ کھول دیتی ہے - مثنوی میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ کے پاس ایک دفعہ کھانے کو نہ تھا وہ بزرگ اور اس کے ساتھی سب بھوکے تھے اتنے میں ایک لڑکا حلوا بیچتا ہوا وہاں سے آ گذرا۔ اس بزرگ نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ اس سے حلوا چھین لو چنانچہ آدمیوں نے ایسا کیا اور وہ حلوا بزرگ نے اور اس کے ساتھیوں نے کھا لیا۔ وہ لڑکا بہت رویا اور چلایا۔ آدمیوں نے سوال کیا کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ بچہ کا حلوا چھین لیا - فرمایا کہ یہی اس بچہ کی پونجی تھی وہ بہت درد کے ساتھ رویا ہے اور اس کا رونا موجب کشایش اور فتوح کا ہوا ہے جو ہماری دعائیں نہیں ہو سکتی تھیں چنانچہ اس بچہ کو اس کے حق سے بہت زیادہ دیکر راضی کیا گیا -

اسی طرح بعض ابتلا صرف اس واسطے آتے ہیں کہ انسان اس رتبہ کو جلد حاصل کرے جو اس کے واسطے مقدر ہے۔ ذکر تھا کہ ۱۴ اپریل گذر گئی ہے جس کے واسطے انگریز نے پیشگوئی زلزلہ کی کی تھی - اب لوگوں کو تسلی ہو گئی فرمایا لوگ منجم پرست ہیں خدا پرست نہیں ہیں۔

ایک شخص نے اپنا خواب سنایا کہ میں سبحان اللہ پڑھتا ہوں فرمایا سبحان اللہ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلاف وعدہ اور کذب اور دیگر تمام نقصوں سے پاک ہے وہ اپنے وعدوں کو سچا کرتا اور پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہے -

محمد صادق

عاجز راقم نے اپنا ایک خواب آج رات کا عرض کیا کہ میں نے ایسا دیکھا ہے کہ شاید ہم لاہور گئے ہیں ایک اونچی مسجد میں نماز پڑھی پھر ہم ایک بگھی پر سوار ہو کر چلے رستہ میں تین آدمی تھے حضرت میاں محمود اور ... آگے چلکر وہی رستہ ... تھی بگھی اور ہم ہودہ پر سوار ہوگئے - اس کے بعد شیخ محمد طالب علم تعلیم الاسلام کالج نے اپنا خواب عرض کیا اور وہ ایک لمبا خواب ہے - جو اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالیٰ درج کیا جاوے گا - اور ساتھ ہی اس کی تعبیر بھی درج کی جاوے گی

٭٭٭

٭

۱۶ مئی ۱۹۰۵ء فرمایا سورہ اذا زلزلت الارض میں زلزلہ کے واسطے صاف پیشگوئی ہے کہ زمین پر سخت زلزلہ آئیگا اور زمین اندر کی چیزیں باہر نکال پھینکیگی۔ فرمایا قرآن شریف میں آیا ہے کہ پہاڑ زمین کی میخیں ہیں نادان اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیا بات ہے اس زلزلے نے اس اعتراض کو بھی صاف کیا ہے ان آتش فشانیوں اور زلزلوں کا موجب یہ پہاڑ ہی ہوا کرتے ہیں جب پہاڑ دبیر بنا ہی پڑتی ہے تو سب پر بنا ہی پڑتی ہے پہاڑ امن یا بے امنی کا مرکز بنا ہوا ہے - ۱۷ مئی ۱۹۰۵ء کو ایک ڈاکٹر صاحب کا ذکر آیا کہ انھوں نے ایک بیمار کو خوفناک بتایا تھا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تندرست ہے - فرمایا یہ لوگ ایسی غلطیاں کھاتے ہیں - ہمارے مسلمان اطبا نے کیا عمدہ بات ذکر لکھا ہے کہ نبض دیکھنے سے پہلے طبیب یہ پڑھا کرے سبحٰنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم تک تو پاک ہے ہمیں کوئی علم نہیں سوا اسکے جو تو نے ہمکو سکھایا تحقیق تو علم اور حکمت والا ہے۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

عیسائیوں کے فرقہ بپٹسٹ کے عیسائی اس بات پر نہایت پریشان ہو رہے ہیں کہ مشرقی ممالک کا آئندہ مذہب کیا ہوگا کیونکہ باوجود کروڑوں روپیہ خرچ کرکے عیسائی مشنری بھیجنے کے دن بدن مشرقی ممالک کے لوگوں کے خیالات عیسائی مذہب پر شکوک و اعتراض پیدا کرنے میں بڑھتے چلے جاتے ہیں (کرسچن ...)

پادری ولائٹ صاحب خوش ہیں کہ صرف ۲۰ فیصدی پادری بے ایمانی کی طرف جھکتے ہیں (کرسچن ورلڈ) شاید ان کے نزدیک ایسے پادریوں کا ضروری ہے غنیمت ہے کہ تعداد بہت نہیں +

پادری چارلس ویزلی سمتھ صاحب ساکن نیوٹن ... وہاں کی مذہبی کانفرنس کمیٹی نے ایک مقدمہ چل رہا ہے الزام یہ ہے کہ پادری صاحب موصوف نے ایک سولہ سالہ لڑکی کے ساتھ بدفعلی کی سعی کی۔

کیا کفارہ یسوع اس گناہ کے دور کرنے کافی نہ تھا جو بیچارے پادری صاحب پر مقدمہ چلایا گیا ہے -

افریقہ کے عیسائی مشنریوں نے ملک افریقہ سے ایک لڑکا لیا - ملک امریکہ میں اسکو تعلیم دی - اور مشنری بنا کر واپس افریقہ بھیجا ۲۵ سال اس نے مشنری کا کام کیا لیکن اب پھر اپنے بڑوں کے مذہب میں داخل ہو گیا ہے -

اخبار کرسچن ورلڈ لکھتا ہے کہ مذہب عیسوی بہت ہی کمزور ہے اور نئے عیسائیوں پر اس کا مضبوط نتیجہ نہیں پڑ سکتا۔

چارلس ایم پارکر صاحب ساکن ... نے اپنا ایک خط کرسچن ورلڈ میں چھپوایا ہے - وہ لکھتے ہیں کہ میں پہلے ایک گرجا کا ممبر تھا گرجے میں جایا کرتا تھا چندہ بھی دیا کرتا مگر مجھے جلد معلوم ہوا کہ گرجے میں روپے دینے سے کچھ حاصل نہیں - میں نے پادری صاحب کو کہا کہ میرا نام کاٹ دو - اُس نے نہ مانا پر میں نے وہاں جانا اور چندہ دینا چھوڑ دیا اور انھوں نے خود بخود میرا نام کاٹ دیا اور میری وہ مثال ہوئی جو پولوس نے فرمائی ہے کہ میں بچہ تھا تو بچوں کی سی باتیں کرتا تھا پر اب میں بڑا ہوں اسلئے بچوں کے خیالات کو میں نے ترک کر دیا ہے - جسمانی زہر سے بھی لوگوں پر اسقدر برا اثر نہیں ہوتا جس قدر کہ گرجوں کے وعظوں سے برا اثر ہوتا ہے - کہیں بھوتوں کا قصہ کہیں بیہودہ کہانیاں +

اتوار دراصل عیسائیوں کا متبرک دن نہیں - مسیح کے بعد تین سو سال تک عیسائی لوگ نہیں جانتے تھے کہ اتوار کا دن متبرک ہوتا ہے پرانے بت پرستوں کا یہ دن تھا - قسطنطین نے ۳۲۱ عیسوی میں ایک شاہی فرمان

www.aaiil.org

اہل حدیث کا نمونہ

بزرگان دین حدیثوں کی جانچ پرتال اور روائتیوں کی تحقیقات مین کس قدر جان نشانیاں کرتے تھے۔ ایک ایک راوی کے حالات کی تفتیش مین میلون کے سفر اور برسوں کی محنت خرچ کی جاتی تھی۔ اور جب تک کسی خبر کے متعلق پوری تحقیقات سچائی کی نہ ہو جاتی تھی۔ تب تک ہرگز اس کو درج نہ کیا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان لوگون کی خدمات اللہ تعالیٰ کے حضور مین قبول ہوئین۔ برخلاف اس کے آج کل بعض لوگ اناپ شناپ باتین جوڑ جاڑ کر جو آیا۔ لکھ لکھا کر اپنا نام ... مین اہل حدیث مشہور کر دیتے ہین۔ اور بدنام ... نمونے جن کی مثال اپنے پر ثابت کر لیتے مین شاید ایسے ہی اہل حدیث کو دیکھ کر بعض لوگ حدیثون کے سرے سے ہی منکر ہو گئے ہین۔ ذیل مین ہم اہل حدیث کی اس خبر کے متعلق ایک خط مین سے عبارت نقل کرتے ہین جس مین پرچہ اہل حدیث نے حضرت حجتہ اللہ کے متعلق جھوٹی بے تحقیق شائع کر کے اپنا دل خوش کیا تھا۔ یہ خط از جانب منشی محمد اکبر کاپی نویس بنام بابو عطاء الٰہی صاحب سٹیشن ماسٹر ہے۔ اور بابو شاہ دین صاحب سے ہم کو ملا ہے

عزیز من! السلام علیکم۔ آپ کا کارڈ ملا جس کے مطالعہ سے ... ہوا ہون۔ چونکہ پرچہ اہلحدیث مجھے بہت کم ... دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور نہ مولوی ثناء اللہ کے پاس جانے کی بجز ایک دو دفعہ سال بھر تک نوبت آئی ہے۔ اس لئے مجھے تلاش ہوئی کہ وہ پرچہ منگا کر دیکھون جس مین مولوی ثناء اللہ نے وہ مضمون درج کیا ہے تلاش سے وہ پرچہ منگا کر اس وقت دیکھا۔ تو واقعی مولوی ثناء اللہ کا ... ہوا مضمون اس مین درج پایا۔ میرے نے جس طرز کا تذکرہ مولوی ثناء اللہ سے کیا ہے۔ اُسے بے کم و کاست مختصر طور پر درج کرتا ہون۔ وھو ہذا۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کہہ رہے تھے۔ کہ ایڈیٹر البدر وغیرہ طاعون سے فوت ہو گئے۔ اور مرزا صاحب بھی طاعون سے فوت ہونگے۔ سنا گیا ہے۔ کہ وہ بھی طاعون سے بیمار تھے۔ جبکہ ایڈیٹر اخبار البدر نے وفات پائی۔ اور یہ کہ مرزا صاحب کے مریدون کا ایسا زبردست اعتقاد ہے۔ کہ سچی بات بھی ان کو کہی جاوے۔ تو وہ نہین مانتے۔ اس کے جواب مین مین نے کہا۔ کہ بیشک اُن کا ایسا ہی زبردست اعتقاد ہے۔ چنانچہ میرے چند رشتہ دار بھی ان کی جماعت مین ہین ... صوم و صلوٰۃ امر و نہی کے ایسے پابند ہین۔ کہ دنیا کے تذکرے ان کو اچھے نہین لگتے۔ اور مرزا صاحب ... جہان وہاں فدا کرنے کو حاضر ہین۔ ... میرے ایک رشتہ دار ... بیٹی قادیان سے آئے ہین۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب بہت کم باہر آتے ہین۔ اور ان کو سات دنون کے بعد شرف باریابی حاصل ہوا۔ مرزا صاحب علیل بھی تھے اور جب ان کو تکلیف تھی۔ بطور ابتلا کے تھی"۔

مرزا صاحب کی نسبت طاعون کا مضمون تراشنا میرے تذکرہ کے خلاف ہے۔ آپ مجھے قسم دیتے ہین کہ میرے کیا الفاظ تھے؟ اس لئے درج کرتا ہون۔ کہ آپ نے میرے ساتھ ذکر کیا تھا۔ کہ ایڈیٹر البدر فوت ہو گیا ہے۔ مرزا صاحب سے بوجہ ان کی علالت کے شرف باریابی سات یوم کے بعد ہوا۔ پیشاب کا خون آیا تھا۔ یہ علالت انکی بطور ابتلا کے تھی

مولوی ثناء اللہ کا "طاعون" کا لفظ لکھنا۔ اور خود مرزا صاحب کا فرمانا یہ سب مولوی ثناء اللہ کا تصنع ہے

دلچسپ اخبار

۱۲ - مئی ۱۹۰۵ء - لنڈن مین ایک شخص لائیہ نام طاعون سے مرگیا۔ ولائیت مین غالباً یہ پہلا واقعہ ہے اور زمین کے اندر طاعون کے زبردست اثر کی شہادت ہے

شملہ مین بشپ اسکول کو سخت آگ لگی۔ گرجا کتب خانہ وغیرہ مفید مکانات بالکل جل کر راکھ ہو گئے حضور ویسرائے نے طلباء کو اپنے ہسپتال مین جگہ دی

نیوزیلینڈ مین ایک بڑا زلزلہ ٹھیک اس وقت آیا تھا۔ جب کہ ہندوستان مین آیا تھا۔

۱۶ - مئی ۱۹۰۵ء کو کشمیر سے تار آئی۔ کہ مئی ہی سے سخت بارش ہو رہی ہے۔ طوفان کا خوف ہے۔ لوگ اپنا اسباب گھرون سے نکال کشتیون مین ڈال رہے ہین۔

کانگڑہ مین ہر رات سخت آندھی آتی ہے۔ بارش آتی ہے۔ اور بہت بجلی گرجتی ہے۔ سر ہنری کارٹن صاحب ... نے اخبار ٹائمز مین چھاپا ہے۔ کہ بڑے زلزلون کے بعد چھوٹے زلزلے کے جھٹکون کا آنا معمولی بات ہے۔ آسام مین بھی ایسا ہوا تھا اس سے خوف نہین۔ لیکن ایسے زلازل کے بعد بیماریون کا خوف ایک طبعی بات ہے

انگلینڈ مین ۲۲ - اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح پونے دو بجے کے قریب سخت زلزلہ آیا۔ صدمہ سخت تھا۔ مویشی بلبلانے لگے۔ اور مرغ شور مچانے لگے۔ لوگ گھبرا گھبرا کر باہر نکل کھڑے ہوئے

۲۵ - اپریل ۱۹۰۵ء کو بندر عباس واقع خلیج فارس مین سخت زلزلہ آیا۔ ساری زمین کے اندر زلزلون کے مادہ کا شور مچا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ابھی نادان کہتے ہین۔ کہ یہ ایک اتفاقی بات ہے۔

سکھر - ۲۰ - اپریل کو یہان کے بازار مین بڑے زور سے آگ لگی۔ بیس مکان جل کر خاک ہو گئے۔ دس مکان آدھ جلے باقی ہین۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ کا کیا جاتا ہے تین دوکانداروں کی جانین بھی اسی آگ کی نذر ہوئی ہین۔ آج کل ہندوستان پر ایسی مصیبت چھائی ہے۔ کہ جدھر دیکھئے حادثہ جدھر سنئے قیامت نہ معلوم کہ خداوند کریم کو کیا منظور ہے (نامہ نگار اخبار عام مورخہ ۱۵ - مئی ۱۹۰۵ء)

خدا کو یہ منظور ہے۔ کہ مخلوق خالق کے احکام کو مانے اور اس کے رسول کو دکھ دینے سے باز رہے۔ شرارتون اور شوخیون کو چھوڑ دے۔ اور سیدھے راہ پر چلے

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیسا تھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر مین میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا اور پریس بھی مین نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ واری پر تھے جس مین نہ میرے مشورے اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر مین آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے پر وہ ان کو دینے مین ہمین کوئی عذر نہین۔ اس کے متعلق مینجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کرین

خاکسار میان معراج الدین عمر - پروپرائٹر بدر

قیمت خاص معاونین - خود بخود حصہ دے کر سالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت عہ سالانہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ دوست عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جائیگا
ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر - پروپرائٹر قادیان اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہئیے۔

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چہ گویم با تو گر آئی بچشم در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۸ | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۔ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۶

ای جہان منتظر خوش باش کامد ملتجان

ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ

آن مسیح وعدہ آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود صہ و سے رسالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت سالانہ ع ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست

مصطفٰے ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سبزہ ہر کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکار کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان روشن کتاب ۞ نزد ما کفر است و خسران و تباب

ناظرین اخبار اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم ما مسلمانیم از فضل خدا اور دس شرائط بیعت لکہا کرتے تھے مینے اس خیال پر کہ اخباری رنگ میں یہ کوئی تازہ بات نہین ہے اور اس سے ممکن ہے کہ بعض لوگ ظن کرین کہ اخبار کو پُر کرنے کے واسطے ہر اخبار مین یہ لکھ دیا جاتا ہے اس کو درج کرنا بند کر دیا اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے لیکن اب بعض دوستون کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تہا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہے۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائے گا۔ اس پر عمل کیا جاوے گا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱عہ	۵ہ	۵ے	۵عہ	۵ے
نصف صفحہ	۵ہ	۵ہ	ہہ	ہے	۵
پورا کالم	سہ	عہ	عہ	۵	ہے
نصف کالم	عہ	عہ	معہ	للعہ	عا
ربع کالم	۵ہ	ہے	۵	ہے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا۔ ضمیمہ بحساب ۵ سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا۔

ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کردے

اجرۃ۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے

مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جائیگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۵ ؎ روپیہ سے کم نہ ہو جس کے اشتہار کی اجرت مہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک

خدا کی تازہ وحی

۲۵ - مئی ۱۹۰۶ء - اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُوْنَ

۲۶ - مئی ۱۹۰۶ء - فرمایا - گھر میں طبیعت علیل تھی بہت سر درد بخار اور کھانسی بھی تھی - لوگوں کے لئے ابتلا کا خوف ہوتا ہے - میں نے رات بہت دعا کی - (شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کرکے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی - پہلے تو ایک مشتبہ سا الہام ہوا - معلوم نہیں کس کے متعلق ہے - اور وہ یہ ہے

(۱) شَرُّ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

(ترجمہ) شرارت ان لوگوں کی جن پر تونے انعام کیا

(۲) میں ان کو سزا دوں گی

(۳) میں اس عورت کو سزا دونگا

معلوم نہیں - یہ کس کے متعلق ہے - اس کے بعد گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوا

رَدَّ اِلَیْھَا رَوْحَھَا وَرَیْحَانَھَا

اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ … اِنِّیْ رَدَدْتُّ اِلَیْھَا رَوْحَھَا وَرَیْحَانَھَا

رؤیا - اسی وقت جب کہ مذکورہ بالا الہام ہوا - دیکھا کہ کسی نے کہا - کہ آنے والے زلزلے کی یہ نشانی ہے - جب میں نے نظر اٹھائی - تو دیکھا - کہ اس ہمارے خیمے کے سر پر سے جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے - ایک چیز گری ہے خیمہ کی چوب کا اوپر کا سرا وہ چیز ہے - جب میں نے اٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے - جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے - اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے - میرے دل میں خیال گذرا - کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا - اور اب ملا ہے - اور زمین کی بلندی سے ملا ہے - اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے

۲۷ - مئی ۱۹۰۶ء - عبد القادر رضی اللہ عنہ اری رضوانہ - اللہ اکبر

پہلی وحی کے متعلق فرمایا - کہ خدا اپنی کچھ قدرتیں میرے واسطے ظاہر کرنے والا ہے - اس واسطے میرا نام عبد القادر رکھا - رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے - کہ کوئی فعل دنیا میں خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونے والا ہے - جس سے ثابت ہو جائے اور دنیا پر روشن ہو جائے - کہ خدا مجھ پر راضی ہے - دنیا میں بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے - تو فعلی رنگ میں ہی اس رضامندی کا کچھ اظہار ہوتا ہے - اس کے معنے یہ ہیں - کہ اس کی رضا پر دلالت کرنے والے افعال دیکھتا ہوں

مؤمن کو اللہ تعالےٰ کی رضا بہت پیاری ہے - ایک حدیث میں آیا ہے کہ مومنین جب بہشت میں داخل کئے جائیں گے - تو ان سے کہا جائیگا - کہ اب مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو - تو وہ عرض کریں گے - کہ اے رب تو ہم پر راضی ہو جا - جواب ملیگا - اگر میں راضی نہ ہوتا - تو تم کو بہشت میں کس طرح داخل کرتا -

۲۸ - مئی ۱۹۰۶ء - رؤیا - شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گٹھڑی میرے پاس ہے - اور ایک ایسی چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں - مثل جھیوروں کے بہنگی کے - میں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں - پھر کسی نے میاں شریف احمد کو اس میں بٹھا دیا - اور اس کو چکر دینا شروع کیا - اتنے میں گٹھڑی گر گئی - اور اس جگہ قریب ہی گری ہے میں کہتا ہوں - کہ اس کو تلاش کرو - ایسا نہ ہو - کہ محمد حسین نالش کر دے

فرمایا - کہ خیال گذرتا ہے - کہ شاید گٹھڑی سے مراد وہ ساعت ہے - جو زلزلہ کی ساعت ہے - جو معلوم نہیں واللہ اعلم - اور وہ رحمت کی ساعت ہے - یعنی یہ ساعت ہمارے واسطے رحمت الٰہی کا موجب ہوگی

تاثیر الہامی اسم اعظم

برادر مخدوم مکرم مفتی صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - میرے اس خط کو اگر اخبار بدر میں شائع فرما دیں گے - تو میرے خیال میں بعض کے ترقی ایمان کا باعث ہوگا - ریاست کپورتھلہ میں اسوقت طاعون ہے راقم گوشت خریدنے کے واسطے بازار گیا - جس دوکان سے میں گوشت لینا چاہتا تھا - اس قصائی کا نام (مفضلا) ہے - اس نے مجھے کہا - کہ میرا برادرزادہ ہے (خیرا) قصائی کا فرزند جس کی عمر تخمیناً انیس سال ہے - اس وقت بعارضہ طاعون مبتلا ہے - حضرت مرزا صاحب سے اس کی صحت کے واسطے دعا کرائی جاوے - میں نے جماعت کپورتھلہ کے سامنے اس کی استدعا کو پیش کیا - سب نے نماز میں اس مریض کی صحت کے واسطے دعا کی - اور راقم اپنی قلم سے الہامی اسم اعظم لکھ کر مریض کے گھر گیا - اس کے والد کو اندر سے بلایا - اور مریض کا حال پوچھا - اس وقت مریض کی حالت سخت ردی تھی - میں نے کہا کہ بسم اللہ کرکے یہ اسم اعظم مریض کے جس جگہ گلٹی نکلی ہے - باندھ دو - چنانچہ اس نے باندھ دیا - کپورتھلہ کے ہر ایک احمدی بھائی نے وعدہ کیا - کہ نماز تہجد میں اس مریض کے واسطے دعا کی جاوے - راقم کو خواب میں تبلایا گیا (یا نار کونی برداً و سلاماً علٰی ابراہیم) اور دل میں القا ہوا - کہ یہ مریض بچ جائیگا - میں صبح کو جماعت کے بھائیوں سے ملا - اور اپنا خواب کہتے ہوئے مجھکو شرم آتی تھی - کہ میں تو رات کو مریض قریباً مردہ دیکھ کر آیا تھا - اب خواب اس کی نسبت مذکورہ بالا بیان کرتا ہوں - اس کے بعد میں مریض کے وارثان کے پاس گیا - اور حال پوچھا - تو انہوں نے حضرت اقدس کی ہزار جان سے تعریف اور توصیف کی - اور صدق دل سے مجھکو سلام کیا - آخر یہ کہ مریض بالکل صحت یاب ہو گیا - مگر افسوس کہ اس قصاب نے اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا - اس کے بعد اس (مفضل) کی برادرزادی مریض سابقہ کی حقیقی ہمشیرہ طاعون میں مبتلا ہوئی - اور فوت ہو گئی - اس کے بعد خود اس مفضل کی ہمشیرہ طاعون میں مبتلا ہوئی اور فوت ہو گئی - پھر اس کو وعدہ یاد دلایا گیا - پھر بھی اس نے لیت و لعل کیا - دوسرے روز اس کا فرزند طاعون میں مبتلا ہو گیا - طبیبوں کے پاس گیا - علاج کا خواہشمند ہوا انھوں نے جواب دیا - مجبور زیر شرم ہو کر احمدی جماعت کی طرف پھر آیا - اور اپنے مریض فرزند کے واسطے دعا کی استدعا کی - اس کے بعد میں تو قادیان چلا آیا ہوں - مریض کا حال خدا جانے کیا ہوا - پہلا مریض بفضل خدا بہ برکت الہامی اسم اعظم اس وقت تک تندرست صحیح سالم ہے

راقم اثم - فیاض علی احمدی - ریاست کپورتھلہ

دلچسپ اخبار

روس نے جو جہازوں کا بیڑا جاپان کے ساتھ لڑائی کرنے کے واسطے بھیجا ہے - اس کا امیر البحر بیمار ہو گیا ہے - اور نیا امیر البحر وہاں سے آتا ہے - افواہ ہے - کہ پہلا مر گیا ہے

کلکتہ میں سخت گرمی ہے - ۲۰ - مئی کو ۱۰۰ درجہ کی گرمی تھی - طاعون کی تخفیف ہے - پر گرمی کی شدت کی تکلیف بھی اس سے کم نہیں ہے

کانگڑہ - ۱۶ - مئی کو آدھ گھنٹہ تک سخت ژالہ باری ہوئی فصل کو سخت نقصان ہوا - اور لوگوں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے

جاپانی طیار ہیں کہ روسی بیڑے پر فوراً آگے بڑھ کر حملہ کریں

سرکاری خبر کے مطابق ہفتہ مختتمہ ۱۳ - مئی ۱۹۰۵ء میں پنجاب میں مفصلہ ذیل تعداد طاعونی موتوں کی ہوئی ضلع جالندھر ۲۷۷۲ ضلع ہوشیارپور ۲۱۱۹۲ ضلع گورداسپور ۱۶۹۵ - ضلع سیالکوٹ ۱۳۰۵ ضلع لاہور ۲۴۳۹ - ضلع لدھیانہ ۲۵۶۰ - ضلع ۷۷۰ - ضلع فیروزپور ۹۲۰ ضلع امرتسر ۴۳۰۲ - ضلع گجرات ۱۷۵۳ - ضلع جھنگ ۸۶ - ضلع گوجرانوالہ ۱۰۱۳ ۲۲۳ - ضلع راولپنڈی ۸۰ - ضلع شاہ پور ۶۵۴ - کرنال ۸۰۵ - گوڑگانوں حصار ۱۰۱۰ - رہتک ۲۱۲۸ - جہلم ۱۳ - دہلی ۶۹۲ - منٹگمری ۴۶ - ملتان ۳ ڈیرہ غازیخاں ۱۶ - لائل پور ۸ - ریاست پٹیالہ ۱۵۵۳ - ریاست کپورتھلہ ۲۸ ریاست مالیرکوٹلہ ۱۵۰ - ریاست جیند ۱۵۸ - ریاست کلیسہ ۱۰۴ - ریاست نابہ ۶۵۴ - ریاست پٹوادی ۶۵ - میزان ۲۸۰۳۰ - اس سے پہلے ہفتہ میں پنجاب میں تین لاکھ ایک ہزار ستائیس موتیں ہوئی ہیں (اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء)

www.aaiil.org

ڈاک لایٹ

ذیل میں ہم انگلینڈ کی ایک معزز لیڈی کے دو خطوط درج کرتے ہیں جن میں سے ایک بخدمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آیا ہے۔ اور دوسرا بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے آیا ہے۔ ان کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ ہمارا رسالہ ریویو آف ریلیجنز دنیا میں کیا کام کر رہا ہے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب۔ جب پہلے پہل آپ کی بابت پڑھا تو مجھے آپ کی طرف لکھنے کا شوق ہوا۔ لیکن میں کچھ نہ سوچتا تھا کہ میں مسیح موعود جیسے کو کیا بات لکھوں۔ میں نے آپ کی تعلیمات کا کچھ حصہ ریویو آف ریلیجنز کے پرچوں میں پڑھا ہے جو مجھے قادیان سے باقاعدہ بھیجے جاتے ہیں۔ میں خوش ہوں۔ کہ خدا کی سچائی ظاہر ہو رہی ہے۔ یعنی وہ پاک **مذہب** جس کی عیسیٰ علیہ السلام اور **حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم** نے تعلیم دی تھی۔ موجودہ وقتوں کے مذاہب اُن سچائیوں سے دور جا پڑے ہیں جو پہلے دی گئی تھیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے جس کی بابت خدا نے کہا تھا کہ میں زمین کو خوفناک طور سے ہلانے کے لئے اٹھوں گا۔ اب تو ہر چیز بدلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ **مذہبی دنیا بھی اور مُلکی دنیا بھی۔** مجھے یہ پڑھ کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ امن اور صلح کی تعلیم دے رہے ہیں۔ [illegible] اکثر تعجب کیا کرتی [illegible] بلا تشدد کے مذہب کو کیونکر قائم رکھ سکتی ہے۔ [illegible] مذہب [illegible] کی حفاظت کرنے کے واسطے [illegible] اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے اس بات سے خوشی حاصل ہوئی ہے کہ آپ ممالک انگریزی میں رہتے ہیں۔ جہاں اپنے مافی الضمیر کے انکشاف کی اجازت ہے۔ [illegible] کسی قسم کا تشدد اور تکلیف نہیں [illegible] ۸ سال [illegible] قیصر ہند مرد کا میلہ [illegible] مذہب کی بابت [illegible] مسلمانوں [illegible] آپ کی جماعت کے لوگ ہی وہاں تھے یا نہیں۔ لیکن اب کا چنداں مضایقہ نہیں کیونکہ آپ کئی سال سے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں نے اُس بات کی نسبت پڑھا ہے جس کی بابت آپ نے ۲۵ سال پہلے پیشگوئی کی تھی۔ میں ان عمدہ باتوں کو جو ریویو آف ریلیجنز میں ہوتی ہیں پڑھ کر محظوظ ہوتی ہوں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ آپ اپنے کام میں جس سے میری مراد اس زمانہ کی سچائی اور علامات کا اظہار کرنا ہے کامیاب ہو جائینگے

خدا کے کام میں آپ کی خادم

ایس۔ ایف۔ ج۔ وے

مانچسٹر انگلینڈ

جناب مرزا محمد علی صاحب۔

آج صبح مجھے آپ کا نوازش نامہ پہونچا۔ میں اُسے پڑھ کر خوش ہوئی ہوں۔ اور ریویو آف ریلیجنز کے لئے میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں کیونکہ وہ مجھے اس وقت سے بالالتزام پہونچ رہا ہے جبکہ آپ نے مجھے مہربانی کر کے پہلا پرچہ ارسال کیا تھا۔ پرچہ مارچ کو پہونچے ہوئے تین ہفتے گذر گئے ہیں۔ میں بڑا تعجب کرتی تھی۔ کہ آپ کا اس خوفناک زلزلہ میں کیا حال ہوا ہوگا۔ کیونکہ میں نے اخباروں میں پڑھا تھا۔ کہ لاہور کو سخت گزند پہونچی ہے میں نے ریویو آف ریلیجنز میں پڑھا ہے کہ **مرزا غلام احمد صاحب** نے پچھلے سال پیشگوئی کی تھی۔ کہ ملک پر ایک آفت آنے والی ہے۔ ایک یا دو دن گذرے میں نے آپکو لکھنا شروع کیا تھا۔ مجھ میں ریویو آف ریلیجنز کے پڑھنے کا مذاق پیدا ہوگیا ہے۔ کیونکہ اس میں مجھے نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں جن سے میں خوش ہوئی ہوں مجھے **عبد اللطیف** صاحب کی خوفناک موت کا حال پڑھکر افسوس ہوا کیونکہ وہ اسواسطے قتل کیا گیا ہے کہ جہاد کے پھیلانے پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور غازی مہدی کا قائل نہ تھا۔ مجھے اس بات کے پڑھنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ ڈھائی دو لاکھ آدمی ایسے ہیں جنکا ایمان ہے کہ جہاد اور غازی مہدی کے خیالات اسلامی عقاید نہیں ہیں۔ میں نے [illegible] کے پرچہ میں ان باتوں کی بابت پڑھا تھا۔ مجھے یہ پوچھنے کی اجازت دیں کہ آیا وہ گورنمنٹ جس کی بابت آپ نے ذکر کیا ہے۔ انگریزوں کی گورنمنٹ ہے یا اور کوئی۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ یہ مصلح انگریزی حکومت کے ماتحت رہتے ہیں جہاں اپنے مافی الضمیر کے اظہار کی اجازت ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ بہاؤ اللہ کے مریدوں نے غلط راہ اختیار کی ہے میں [illegible] ہوں کہ [illegible] اور کہاں [illegible] ہے [illegible] سچائی [illegible] حاصل ہو [illegible] جاتا ہے۔ بہاؤ اللہ کے مرید بھی جہاد کے قائل نہیں اور نہ ہی وہ کسی غازی مہدی پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ اُن کی تعلیم یہ ہے۔ کہ تمام قوموں کے ساتھ صلح رکھی جاوے جیسا کہ بہاؤ اللہ نے کیمبرج واقعہ انگلستان کے پروفیسر برون کے ہمراہ ایک عام جلسہ میں کہا تھا اُسکے مریدوں میں سے کئی اپنے عقیدہ کی وجہ سے بے رحمی سے شہید کئے گئے ہیں۔ اور کچھ اب تک قید خانوں میں ہیں۔

میں **مرزا غلام احمد صاحب** کو خوشی سے خط لکھونگی۔ چونکہ آپ کہتے ہیں۔ کہ میرے خط کا ترجمہ انہیں سنا دیا جائیگا اور جواب اُن کے حسب ہدایت دیا جائیگا۔ میرا یقین ہے کہ وہ اچھے آدمی ہیں اور اپنے دعاوی میں صادق ہیں۔ کیا میں مفصلہ ذیل باتیں پوچھ سکتی ہوں؟۔

اول یہ کہ کیا وہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں اور کیا وہ عربی بولتے ہیں۔

دوم یہ کہ کیا وہ فقرے جو آپکے رسالے میں یا آپ کے خط کے عنوان پر ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں ہوتے ہیں۔ میں دیکھتی ہوں۔ کہ آپ عیسائیوں کی تاریخ اور سال کو استعمال کرتے ہیں۔ بہت سے امور ہیں جنکی بابت میں لکھنا چاہتی ہوں۔ لیکن مجھے یک دفعہ ہی بہت کچھ لکھنا نہیں چاہئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ پرانی باتوں کو رد کیا جاوے تاکہ نئی باتیں انکی جگہ لے لیں۔ سچائی سامنے آ رہی ہے۔ پیشگوئی کے ایّام تقریباً پورے ہوچکے۔ مبارک ہیں وے جو زمانہ کی علامات کو بہ نظر غور دیکھ رہے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ کا خط مجھے پھر ملے گا۔

آپکی خیر خواہ

ایس۔ ٹی۔ ج۔ وے

۱۲ ماؤنٹ سٹریٹ۔ پنڈلٹن مانچسٹر انگلینڈ

مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

ہر وقت خط و کتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ بغیر اسکے خط و کتابت کی تعمیل میں بہت وقت امر دیر واقع ہوجاتی ہے۔ اخبار پر ایک [illegible] ایک نمبر ہوتا ہے۔ وہ ڈاک خانہ کا نمبر ہے خریدار کا نمبر نہیں۔ ہر خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے خریداران کو چاہئے کہ اپنا نمبر دیا کریں۔ اور نیز تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتہ پورا اور صحیح لکھا کریں۔ اور ڈاک خانہ کا نام لکھنا بہت ضروری ہے۔

www.aaiil.org

۲۵ مئی ۱۹۰۵ء (ڈائری) ایک خادم نے عرض کی کہ مخالف حضور کی نسبت جھوٹی خبریں بیماری وغیرہ کی شایع کرتے رہتے ہیں اور ہمیں سناتے ہیں۔ فرمایا۔ بعض لوگ خواہ مخواہ ایسی بات کرتے ہیں جس سے تمام اشتعال پیدا ہو اور لڑائی ہو جاوے۔ ایسے فتنوں سے بچنا چاہئے اور صبر کرنا چاہئے۔ جو شخص کسی پر تہمت لگاتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک کہ اس میں گرفتار نہ ہو جائے۔

ایک خادم نے عرض کی کہ تمام قسموں کی دردوں کے واسطے یہ بڑا عمدہ علاج ہے کہ پھر جی کی رنگ ہو اس پر الحمد لکھا جائے۔ وغیرہ وغیرہ فرمایا۔ یہ توجہ کا ایک قسم ہے۔ مگر یاد رکھو کہ دعا جیسی پاک صاف اور شرک سے خالی کوئی توجہ نہیں۔ دوسرے قسم کی توجہوں میں انسان کا بھروسہ اشیاء پر ہوتا ہے۔ جب قبلہ حقیقی کی طرف توجہ نہ ہو تو بہت فائدہ ہے۔

فرمایا۔ انگریزی میں سونے کو گولڈ کہتے ہیں جس کے لکھنے میں انگریزی حروف جی و ل و ڈ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ عربی لفظ **دجال** کا منقلب ہے۔ عربی میں دجال سونے کو کہتے ہیں۔

اس زمانہ کے عجائبات کا تذکرہ تھا۔ کہ ریل تار ڈاک وغیرہ سے کسقدر سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ فرمایا۔ اسی واسطے ہم کو الہام ہوا تھا کہ **الم نجعل لک سھولۃ فی کل امر** کیا ہم نے تیرے واسطے ہر امر میں سہولت نہیں کر دی۔ حقیقت میں یہ اشیاء کسی کے واسطے ایسی مفید نہیں ہوئیں جیسی کہ ہمارے واسطے ہوئی ہیں۔ کیونکہ ہمارا مقابلہ دین کا ہے۔ اور ان اشیاء سے جو نفع ہم اٹھاتے ہیں وہ دائمی رہنے والا ہے۔ لوگ بھی چھاپے خانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن ان کے اغراض دنیوی اور ناپائدار ہیں برخلاف اس کے ہمارے معاملات دینی ہیں اس واسطے یہ چھاپے خانے وغیرہ جو اس زمانہ کے عجائبات ہیں۔ در اصل ہمارے ہی خادم ہیں۔

فرمایا۔ آج رات یہ وحی ہوئی **ارید ما تریدون** میں ارادہ کرتا ہوں جو تم ارادہ کرتے ہو۔ چونکہ ہمارے ارادے سب دوستوں کے واسطے مشترک ہیں۔ جن کے لئے ہم دعا کرتے ہیں۔ اسواسطے اس میں سب کے واسطے بشارت ہے۔ یہ وحی قبولیت دعا کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی تمہارے ارادے کے موافق ہمارا ارادہ ہے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی۔ کہ یہ قرآن شریف کی اس وحی کے مطابق ہے کہ **اینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ**۔

شیخ رحمت اللہ صاحب کو فرمایا کہ جو آپ کے واسطے دعا کرتے ہیں آپ بھی اسوقت دعا کیا کریں۔ ایک تو رات کو تین بجے تہجد کے واسطے خوب وقت ہوتا ہے۔ کوئی کیسا ہی کمزور ہو تین بجے اٹھنے میں اسکے لئے حرج نہیں۔ اور دوسرا جب اچھی طرح سورج چمک اٹھے۔ تو اسوقت ہم بیت الدعا میں بیٹھتے ہیں۔ یہ دونوں وقت قبولیت کے ہیں۔ نماز میں تکلیف نہیں۔ سادگی کے ساتھ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرے۔

فرمایا۔ ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دعا میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے **الصلوٰۃ ھی الدعاء۔ الصلوٰۃ مخ العبادۃ** یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔

جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اسکا نام صلوٰۃ نہیں لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اسکی رضا کو مدنظر رکھتا ہے۔ اور ادب انکسار تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اسکی رضا کا طالب ہوتا ہے۔ تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔

اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے۔ اسکے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔ یہ اسواسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض وقت دینی معاملات میں حارج ہو جاتے ہیں۔ خاص کر خامی اور کچے پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ صلوٰۃ کا لفظ پر سوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہئے۔ جب ایسی حالت کو پہنچ جائے۔ جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اسکا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں وساوس اور ادھر ادھر کے خیالات بہت پیدا ہوتے ہیں۔ فرمایا اس کی اصل جڑ امن اور غفلت ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے عذاب سے غافل ہو کر امن میں ہو جاتا ہے۔ تب وساوس ہوتے ہیں دیکھو زلزلہ کے وقت اور کشتی میں بیٹھ کر جب کشتی خوفناک مقام پر پہونچتی ہے۔ سب اللہ اللہ کرتے ہیں اور کسی کے دل میں وساوس پیدا نہیں ہوتے۔

ذکر آیا کہ بعض جگہ مخالفین ہماری جماعت کے لوگوں کو بہت دکھ دیتے ہیں اور بڑی بڑی ایذا رسانی کرتے ہیں فرمایا خدا تعالیٰ کے آگے کسی کا نابود کرنا کچھ مشکل نہیں۔ لیکن جس کی طاقتیں بڑی ہوتی ہیں اسکا حوصلہ بھی بڑا ہوتا ہے لیکن ایسے آدمیوں کا وجود بھی ضروری ہے۔ اعداء کا وجود انبیاء کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے۔ قرآن شریف کے جو تیس سپارے ہیں اُسکے اکثر حصہ نزول کا سبب اعداء ہی ہوئے۔ اگر سب ابوبکر کی طرح آمنا صدقنا کہنے والے ہوتے تو چند آیتوں پر یہ سلسلہ ختم ہو جاتا۔ مذمت کے واسطے جیسے صاف پانی کی ضرورت ہے۔ ویسے ہی کچھ کھاد کے لئے گند کی بھی ضرورت ہے۔ بہت سی آسمانی سرگرمی انہی لوگوں کی شرارتوں پر منحصر ہے۔ کوئی بھی نہیں جس کے اعداء نہیں ہوئے۔ نبی کے نفس کے واسطے یہ امر بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح اسکی توجہ بڑھتی ہے اور معجزات تائید و نصرت زیادہ ہوتے ہیں اور جماعت کے واسطے بھی مفید ہے کہ وہ پکے ہو جاتے ہیں۔ خدا کو دیر نہیں لگتی۔ کہ لاکھوں کروڑوں کو ایک آن میں تباہ کر دے۔ لیکن ضرورت کے سبب مخالفین کا وجود قائم رکھا جاتا ہے۔ جس شہر میں خاموشی سی ہو اس جگہ جماعت ترقی نہیں پکڑتی۔ خدا کی حکمتوں کو ہر ایک شخص نہیں پہچان سکتا۔

آجکل حضرت مسیح موعود ایک تازہ اشتہار کے لکھنے میں مصروف ہیں جس میں مخالفین کے ان اعتراضات کے جواب دیئے جائینگے جو انہوں نے حال میں بسبب جہالت اور تعصب کے پیشگوئی زلزلہ پر کئے ہیں۔

۲۶ مئی ۱۹۰۵ء آج کی تازہ وحی **رد الیھا روحھا وریحانھا** کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ماضی کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ تمام سماوی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی امر کے ضرور آئندہ پورا ہو جانے کے متعلق کسی پیشگوئی کو ظاہر فرمانے وقت ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے۔ مثلاً قرآن شریف میں آیا ہے **تبت یدا ابی لھب و تب**۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔ یہ وحی الٰہی بطور پیشگوئی کے ایسے وقت میں نازل ہوئی تھی جب کہ ابولہب چنگا بھلا پھرتا تھا۔ لیکن آسمان پر اسکے لئے ہلاکت کا حکم ہو چکا تھا۔ اسواسطے یہ بات ایسے طور پر بیان کی گئی۔ کہ یہ کام ہو چکا ہے۔ پہلے ایک معاملہ آسمان پر ہو جاتا ہے اور پھر زمین پر اسکا ظہور ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہمارا الہام **عفت الدیار** والا تھا۔ یعنی مٹ گئے گھر۔ اگرچہ گیارہ ماہ پہلے یہ زلزلہ کی پیشگوئی تھی تاہم چونکہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا تھا۔ کہ زلزلہ ضرور آئے گا۔ اسواسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ مکانات عارضی اور مستقل سب گر گئے اور نشان مٹ گئے۔ جو لوگ مثلاً پیسہ اخبار کے نامہ نگار وغیرہ اعتراض کرتے ہیں وہ اس محاورہ سے ناواقف اور جاہل ہیں یا جان بوجھ کر تعصب کے ساتھ ضد کرتے ہیں ورنہ یہ محاورہ سب زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ آتھم کے متعلق جب ہمنے پیشگوئی کی تھی۔ تو اُس نے اسی مجلس میں کہا تھا۔ کہ **میں تو مر گیا** باوجود عیسائی ہونے کے وہ ادب کا بہت لحاظ رکھتا تھا اور یہی سبب تھا کہ وہ ڈرتا رہا اور میعاد کے اندر مرنے سے بچ گیا۔ ابولہب کے متعلق صاف پیشگوئی مکہ میں کی گئی تھی کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ حالانکہ وہ جنگ بدر کے بعد طاعون

www.aaiil.org

فرمایا۔ روح و ریحان سے مراد ہر قسم کی آسائش اور آسودگی ہوتی ہے۔ فقط

نورافشاں کے نومبر ۴ سیاہ کاریکی نازل ہوئی ہو بڑے خفا ہوئے ہیں کہ مرزا صاحب نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ لا ریب یہ جھوٹا اور مخالف مسیح ہے۔ اب مرزا کی وہ مرہم عیسیٰ کہاں جس کے وسیلے اُس نے اچھی کمائی پیدا کی"

یہ طرز استدلال عیسائیوں کا بہت عمدہ ہے۔ خوب سوچی کہ مرزا صاحب اس واسطے جھوٹے ہیں کہ اُنہوں نے مرہم عیسیٰ سے اچھی کمائی کی یا یہ کہ بعض مریدین مرزا صاحب طاعون سے فوت ہو گئے۔ بھلا حضرت آپکو شاید بھول گیا ہوگا۔ یاد دلا دیتے ہیں کہ مسیح عیسیٰ کے شاگردوں میں ایک شمعون کوڑھی بھی تھے جو مرتے دم تک کوڑھی کے کوڑھی ہی رہے وہ تالاب کے چشمہ کا پانی جس پر اُس زمانہ کے بہت سے معجزہ نماؤں کی مانند مسیح کے معجزات کا دارو مدار تھا بیچارے شمعون کے وقت کہاں گم ہو گیا تھا؟

اس کلمہ سے اڈیٹر نورافشاں نے یہی ظاہر کر دیا ہے کہ آپکے معلومات بہت وسیع ہیں اور یہی ثابت کر دیا ہے کہ عیسائی صاحبان کی تحقیقات مذاہب غیر ہرگز اس قابل نہیں کہ اُسکو کوئی وقعت دی جائے۔ اس بات کے تو یہاں کے مخالف بھی گواہ ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود باوجود اسباب سے بالکل پاک اور منزہ ہے کہ وہ دوائیاں بنا کر فروخت کیا کریں۔ ہاں مرہم عیسیٰ کے ذریعہ سے حضرت مرزا صاحب نے ایک اور اچھی کمائی کی ہے۔ جسکو نورافشانیوں کا دل جانتا ہے پر زبان اور قلم اُسکے اظہار سے قاصر ہے۔ اسواسطے ہم ہی اُن کے فائدے کے واسطے بیان کر دیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے **مرہم عیسیٰ** کے متعلق صحیح معلومات موجودہ دنیا کے آگے رکھکر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کی ہے اور خدا کے نبی عیسیٰ مسیح مرحوم و مغفور کی روح کو خوش کیا ہے۔ اُن معلومات میں سے دو ایک کا ہم اسجگہ ذکر کرتے ہیں:۔

(۱) حضرت عیسیٰ کے حواری گو اس رتبہ کو نہیں پا سکتے تھے جو آنحضرت نبی کریم صلعم کے اصحاب کو حاصل ہوا جنہوں نے الٰہی رضا مندی کی خاطر اپنی جانیں خوشی کے ساتھ دیدیں تاہم وہ حواریین ایسے بے وفا اور بزدل بھی نہ تھے جیسا کہ بعض مرقس وغیرہ قصہ گوؤں نے اپنی کہانیوں میں اُنپر الزام لگائے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے نبی کی مصیبت کو دیکھکر جس کا چارہ اُن کے ہاتھ میں نہ تھا بہت ہی غمگین رہے۔ اور بڑی خیرخواہی کے ساتھ اُسکے زخموں کے واسطے ایک ایک دوائی اکٹھی کی اور مرہم طیار کی اور اُسکے زخموں پر باندھی جس سے زخم جلد اچھے ہو کر حضرت مسیح اُس لمبے سفر کے لائق ہو گئے۔ جو اُنہوں نے غالباً پیادہ پا شام سے کشمیر تک کیا۔ یہ مرہم طب کی پرانی لاطینی کتب میں بھی موجود ہے اور اسکو لاطینی زبان میں ایپاسٹولورم انگوانٹم یعنی مرہم حواریین کہتے ہیں۔

(۲) حضرت مسیح اس الزام سے پاک ہیں جو یہودنے اُنپر لگایا۔ کہ یہ جھوٹا نبی ہے۔ اور منتی وغیرہ نے اس کی تصدیق کی۔ کیونکہ بظاہر دوستی کا اظہار کرتے ہوئے قصے کو ایسے رنگ میں ڈھکایا۔ کہ خفیہ گہری چوٹ کر گئے۔ اور کئی ایک اِس قسم کی باتیں لکھ گئے جن سے ابطال نبوت ثابت ہو۔ مثلاً لکھ دیا کہ مسیح نے ساری رات رو رو کر سجدہ میں گر گر زمین پر اوندھا گر گر کر دعائیں کیں کہ یہ پیالہ ٹل جائے۔ پھر بھی مسیح صلیب پر مر گیا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ نبی کی ساری رات کی دعا قبول نہوئی۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

برخلاف اِسکے حضرت مرزا صاحب نے ثابت کر دکھایا ہے کہ حضرت مسیح کی دعا قبول ہوئی اور وہ پیالہ ٹل گیا یعنی حضرت عیسیٰ کاٹھ پر مر کر ملعون نہ ہوئے۔ بلکہ زندہ نیچے اُترے اور اُس کے بعد لمبی عمر پائی۔ اور پھر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے۔

تازہ معلومات

کالاسنگیاں ریاست کپورتھلہ میں ایک بھینس کو بچہ پیدا ہوا جس کے دو سر چار کان۔ دو گھنٹہ زندہ رہ کر بچہ مر گیا۔ دوم۔ ایک مرغی کے انڈے سے بچہ پیدا ہوا جس کی تین ٹانگیں تھیں۔

رنگون سے ایک صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یہاں دو ستارے دکھائی دیئے اُن میں سے ایک یک نکلا۔ وہ یک مغرب سے مشرق تک گھومتا ہوا چلا گیا پہلے صرف لکیر کے موافق معلوم ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ سب حروف ہو گیا اور وہ حروف رسول **احمدؐ** تھا۔

یوروپ کے ایک شہر کے اوپر ایک آگ کا گولا گھوم رہا ہے (نورافشاں)۔

تمباکو کا منحوس رواج دنیا میں کوئی چار سو سال ہو جاری ہے۔ اس سے پہلے یوروپ ایشیا میں کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ تمباکو کیا شئے ہے۔ خود ہندوستان میں باوجود یہاں کی زراعت کے دو اڑھائی دس کروڑ روپے کا تمباکو سالیانہ امریکہ سے ہندوستان کو آتا ہے تمباکو خواہ کسی صورت سے اور کسی غرض میں استعمال کیا جائے مضرت سے خالی نہیں حقہ پینے والے بچوں کی ہڈیاں کم بڑھتی ہیں بدن پر گوشت اچھی طرح نہیں آتا۔ رگیں کمزور ہو جاتی ہیں قوت ہاضمہ خراب ہو جاتی ہے (رسالہ معلم صحت)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے معزز احباب میں سے کوئی تمباکو کا استعمال نہیں کرتا بہت سے دوستوں نے جنکو پہلے عادت تھی۔ اس جماعت میں داخل ہو کر اِسکو بالکل ترک کر دیا ہے جب کبھی حضرت کے حضور میں تمباکو کا ذکر آیا ہے آپ نے اسکے پینے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور اُسکو مکروہ فرمایا۔

یہ اندازہ لگایا ہے کہ اس وقت جس قدر اندھے دنیا میں موجود ہیں اُن میں پچاس فیصدی ایسے ہیں۔ جو سوزاک کی وجہ سے اندھے ہوئے ہیں (معلم صحت) خلاف ورزی احکام الٰہی کا یہی نتیجہ ہے۔

گرین لینڈ کی ایک ویل مچھلی کا وزن ۸۸ ہاتھیوں کے برابر ہوتا ہے۔ مخلوق الٰہی کے عجائبات ہیں۔

موجودہ جنگ میں روسیوں کا خرچ دو کروڑ ۲۵ لاکھ ہفتہ وار ہوتا ہے۔ اور ہزاروں جانوں کا ضائع ہونا جدا۔ یہ آخری زمانہ کی علامت ہے۔

جان گربجر ایک شخص قماربازی کے سبب اکیونس دفعہ سزا پا چکا ہے۔ اور اب پھر اسی جرم پر جیلخانہ داخل ہوا۔ کاش کہ یہ استقامت کسی کو نیکی میں حاصل ہو۔ تو قرب الٰہی حاصل ہو جائے۔

اخبار انگلشمین کلکتہ میں لکھا ہے کہ کہا کرتے تھے کہ طاعون گند اور میل کچیل سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر اب کلکتہ میں تو طاعون امیروں کو ہی پکڑتی ہے۔ عذاب الٰہی کو کون روک سکتا ہے۔ غریب اور امیر سب گرفتار ہیں۔

تازہ رپورٹ کے مطابق کانگڑہ اور کلو میں ۲۰ ہزار جانیں تلف ہوئیں۔

ملک روس میں یہودی پھر بہت مارے جا رہے ہیں اس قوم پر خدا تعالیٰ کا غضب مطابق پیشگوئی کے جو قرآن شریف میں مندرج ہے ایسا نازل ہو رہا ہے کہ ہر جگہ اُن کے واسطے ذلت کی [illegible] کوئی سلطنت نہیں جو اُن کی حمایت کرے۔ [illegible] چوٹیاں لکھائیں۔ دوسرے [illegible] قتل ہوئے تیسرے بھاگ گئے۔ اس ذلت کی اصل بنا حضرت مسیحؑ کا انکار ہے

ہماری قوم اسلام کو
بھی ہوشیار ہونا
چاہیئے۔
اُن کے
درمیان بھی ایک مسیح ہے۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مبارک وہ جو مبارک الفاظ کو سنتا ہے

(مرسلہ شیخ عبد الرحیم صاحب)

بروز ... حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ... نواب صاحب ... اور دیگر احباب ... ادھر اُدھر کی باتیں ... فرمایا کہ ... مومن بھی بزدل نہیں ہوتا۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم پر بیعت ... بار بار حملے کئے گئے۔ مگر انہوں نے کبھی بزدلی نہیں دکھائی۔ خدا تعالیٰ انکی نسبت فرماتا ہے فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا۔

یعنی جس بات پر انہوں نے کمر ہمت باندھی تھی اسکو بعض نے تو نبھا دیا اور بعض منتظر ہیں کہ کب موقع ملے اور سرخرو ہوں۔ اور انہوں نے کبھی کم ہمتی اور بزدلی نہیں دکھائی۔

وفات کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ... اور جو اب ثابت ... ہے ... ایک ... دوسروں میں رکھ دیا جاتا ہے۔

فرمایا شیخ صاحب ... پانچ وقت دعا کرتا ہوں۔ لیکن اجابت کا ایک وقت ہوتا ہے انسان کو بعض وقت ایک ہی ... مقصود ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ مومن ... دنیا اور آخرت میں ... بعض وقت ابتلا آجاتے ہیں جو بالآخر بابرکت ہوتے ہیں۔ بعض انسانی کمزوریوں کا علاج ... مصائب ہوتے ہیں۔ انسان میں بیشک بعض کمزوریاں ایسی ہوتی ہیں جن کو ... نہیں ... لیکن میری ... ایسی ہوتی ہیں کہ ...

... حضرت ... آپ نے ... وہ ... لیکن ... خیال کیا ... پانچ ... واقعہ کی حقیقت معلوم ہوئی ... دعا کے ... ہوتے ہیں جن سے انسان کو ... ہے۔

مصائب دنیا میں اگر آخرت میں موجب مراتب ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ ثواب ملتا دیکھکر بعض لوگ کہیں گے کہ کاش ہمارے جسم بھی قینچیوں سے کاٹے جاتے اور ہم بھی یہ سعادت حاصل کرتے۔ سب سے بڑھکر

مصائب انبیاء پر آتے ہیں۔ ہمارے رسول صلعم کو تمام زندگی میں کیا کیا تکلیفیں اٹھانی پڑیں مگر کبھی گھبرانا نہیں پایا جاتا۔

ہمیں زلزلے کے متعلق پورا اطمینان ہے۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ ہمارے اشتہارات کے شائع ہونے کے بعد الہام ہوا جس سے خدا تعالیٰ کا ارادہ قطعی ثابت ہوتا ہے۔ ہم جو کچھ اخراجات ہزاروں تک خیمے وغیرہ منگوا کر کئے ہیں۔ وہ دھوکے کی بنا پر نہیں کئے۔ ہمیں خدا کی باتوں پر ایمان ہے۔ تاریخ کا مقرر نہ ہونا یا وقت کی کمی بیشی پیشگوئی کے ظاہر ہونے کی وقعت میں کچھ کمی نہیں ڈال سکتے۔

قرآن شریف میں ان ادری اقریب امر بعید ما توعدون وغیرہ نہیں جانتا کہ عذاب کے نزول کا وقت قریب ہے یا بعید صاف بتاتا ہے کہ ہر ایک عذاب کی مقررہ تاریخ نہیں بتائی جاتی۔

تعلیم الاسلام کالج

دو سال گذرے ہیں جب اس کالج کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور ابھی تک پبلک کو اسکی تعلیمی حالت کا صحیح اندازہ لگانے کا موقعہ ملا تھا۔ ... پنجاب یونیورسٹی ... ثابت کر دیا ہے کہ علاوہ دینی تعلیم اور تعلیم قرآن شریف کے جو اس کالج کے خاص اغراض میں سے ہے۔ یہاں کی معمولی تعلیم بھی اعلے درجہ کی ہے اور کالج سٹاف خصوصاً قابل تعریف ہے۔ اس سال اس کالج سے چار طالب علم امتحان ایف۔ اے میں شامل ہوئے تھے جن میں سے ... کامیاب ہوئے ... ایف۔ اے کے امتحان ... نتیجہ ... صاحب ... اور بڑے بڑے مشہور کالجوں میں بھی نصف کے قریب قریب ہی ... پاس شدگان کی ہے۔ ... کا نتیجہ ... کامیاب بتاتا ہے۔

نئی ... کلاس ... کھل گئی ہے اس لئے عام طور پر اطلاع دی جاتی ہے کہ جو طالب علم داخل ہونا چاہیں وہ پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج قادیان سے خط و کتابت کر کے پراسپکٹس منگوا سکتے ہیں۔ زمانہ کی زہرناک ہواؤں کے اثر سے بچنے کے لئے یہ جگہ خدا کے فضل سے نہایت عمدہ ہے۔

... کے سلسلہ کو بہت وسیع کر دیا ہے اور مدرسہ اور بورڈنگ ہاؤس کے لئے کمرے بنوانے پڑے ہیں۔ اس لئے سب دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ فراہمی چندہ میں خاص طور پر کوشش کریں۔

ماہواری چندوں میں بہت تساہل ہو رہا ہے سب احباب اپنے اپنے بقایا کو جلدی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ چندہ بھیجتے وقت یہ اطلاع ساتھ دیا کریں کہ کس کس ماہ کا چندہ ہے۔ ترسیل زر بنام امین صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام ہونی چاہئے۔

مسکین فنڈ اور یتیم فنڈ کیطرف جماعت کی بہت بڑی توجہ درکار ہے۔ اگر ان مدات میں خیرات صدقات زکوٰۃ وغیرہ کا روپیہ سب احباب کی طرف سے آنا شروع ہو جاوے تو بہت سے مستحق فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ابتک یہ فنڈ بہت کمزوری کی حالت میں ہیں۔ اور خاص توجہ کل جماعت کی چاہتے ہیں۔

ضرورت ہے

ایک ہوشیار ٹیچر کی جو ایف۔ اے پاس ہو۔ ایک مدرس ... کی جو سند یافتہ ہو۔ خط و کتابت بنام ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول ہونی چاہئے۔

خاکسار

محمد علی سیکرٹری منیجنگ کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ...

نوٹ از ایڈیٹر۔ اس بات کا بیان کرنا فائدہ ... ہوگا کہ اس کالج کے پرنسپل جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیں جو کہ انگریزی کے پڑھانے میں ایک نظیر استاد ہیں۔ ... حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ... تمام احباب ... ہیں۔

دلچسپ اخبار

مابین امیر افغانستان اور سرکار انگریزی ... معاہدہ ہوا ہے اس میں صرف یہی ہے کہ امیر اور انگریزوں کے درمیان جو معاہدہ دوستی امیر عبد الرحمن نے کیا تھا وہی قایم رہے گا۔ اور علاوہ اس کے موجودہ امیر صاحب کو خط و کتابت میں ہز میجسٹی کنگ آف افغانستان یعنی حضور شاہ افغانستان لکھا جائے گا۔

نشان زلزلہ

ضلع لائلپور میں تازہ زلزلہ کے ثبوت میں دو خطوط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہائے انبیاء و مرسلین

آج رات کو قریب دس گیارہ بجے رات کے ایک سخت زلزلہ اس جگہ محسوس ہوا۔ میرے خیال میں پہلے سے سخت ہے۔ کیونکہ پہلے زلزلے کا کوئی نشان بباعث ... نہ ہونے کے نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن اب اس زلزلے سے مسافر خانہ پختہ عمارت والے کی دیوار پھٹ گئی ہے۔ جو ظاہر کرتی ہے۔ کہ یہ زلزلہ پہلے سے زیادہ سخت ہے۔ ربنا آمنا فاکتبنا مع الشاہدین۔

عبداللہ خان احمدی نمبردار بہلول پور ۱۲ مئی

جناب من۔ تسلیم۔ ۱۲۔ مئی ۱۹۰۵ء کی رات کو قریباً نصف شب کے زلزلہ محسوس ہوا۔ صرف دو دھکے پہلا شمالاً جنوباً دوسرا جنوباً شمالاً۔ چونکہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء والا زلزلہ بھی اس جگہ یا اس نواح میں اس قدر محسوس نہیں ہوا۔ جس قدر کہ پہاڑی مقامات معلومہ میں سنا گیا۔ اسی نسبت سے اگر قیاس کیا جاوے۔ تو یہ زلزلہ بھی ایک سخت آفت کہلانے کا مستحق ہے۔ معتبر۔ شہادت کے ذریعے سے سنا گیا۔ کہ یہ زلزلہ لائلپور میں بھی جو اس مقام سے ۱۸ کوس کی مسافت پر ہے قدرے محسوس ہوا

چونکہ رات کا وقت تھا۔ اور رات آدھی کے قریب گذر چکی تھی۔ خلق خدا خواب میں تھی۔ اگر بعض احباب نے نہ معلوم کیا ہو۔ یا کم و بیش معلوم ہوا۔ تو تعجب نہیں۔ بہرحال زلزلے کے وقوع میں انکار نہیں ہو سکتا۔ خود یہ بندہ بمعہ اہل خانہ بوجہ بیمارداری کے جاگتا تھا۔ سچ ہے (جس سر بیتے سو جانے کون جانے پیڑ پرائی) ہم تو جھٹ کہدینے کو طیار ہیں۔ کہ ۴۔ اپریل والا زلزلہ بھی کوئی سخت نہ تھا۔ پوچھے آدمی بھاگسو سے ڈلہوزی سے ریلوے وغیرہ سے زلزلہ تو بے شک آیا اور واقعی آیا۔ مگر لاکھ لاکھ شکر و احسان خداوند کریم کا ہے۔ جس نے ان غریبوں کو امان میں رکھا۔ دعا فرماویں۔ کہ مالک حقیقی اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ فی الحال۔ شامت اعمال ماست صورت زلزلہ ماست۔ زیادہ نیاز

آپکا تابعدار بیشر داس مدرس و برانچ پوسٹماسٹر بہلول پور
چک ۱۲ آبادی نو نہر چناب۔ ضلع لائلپور

اخبار سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ گذشتہ زلزلہ ایک عالمگیر زلزلہ تھا۔ یورپ کے ممالک فرانس اٹلی سوئٹزرلینڈ۔ انگلینڈ۔ ویلز سب جگہ محسوس ہوا ہے۔ اور ایسا سخت کہ لوگ نہایت ہی خوف زدہ ہوگئے

جھنگ۔ خاص چنیوٹ ضلع جھنگ میں ۱۱۔ ۱۲ مئی کی شب کو ایک اور دو کے درمیان ایک ایسا تیز جھٹکا زلزلہ کا آیا تھا۔ جس کے صدمہ سے انسان تو شاید کوئی بے خبر سوتا رہا ہو۔ عام جانور ہی چلا کر اٹھ گئے تھے .. تین سیکنڈ تک زلزلہ رہا۔ آواز بھی شور تھی۔ رفتار جنوباً شمالاً۔ اکثر آدمی گھر چھوڑ کر جنگل بھاگ گئے تھے (اخبار عام ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء)

کراچی میں چار مئی ۱۹۰۵ء کی صبح کو سطح سمندر پر کروڑوں مچھلیاں مردہ پڑی نظر آئیں۔ پانی کا رنگ سفید تھا۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ تہ آب میں آتش فشانی ہوئی ہوگی۔ مچھلیاں سمندر سے نکالکر دفن کی گئیں

تعبیر الرؤیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ مخدومی مکرمی استاذی و حبی فی اللہ جناب مفتی صاحب دام اقبالہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں اپنی ایک خواب تحریر کرتا ہوں۔ یہ خواب معہ تعبیر درج اخبار گوہر بار خود فرما کر ممنون فرماویں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں

۱۵۔ مئی ۱۹۰۵ء کی صبح کو بعد نماز فجر ادا کرنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ لگ گئی۔ بحالت خواب دیکھا۔ کہ ایک وسیع کھلا میدان ہے۔ وہاں ایک نہایت لطیف بسترہ والا پلنگ پڑا ہے۔ جس کے اوپر ایک مصفا سفید چادر بچھی ہے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ تشریف رکھتے ہیں۔ اس کے قریب ایک چھوٹی چارپائی ہے۔ جس پر آپ (یعنے مفتی صاحب) بیٹھے ہوئے ہیں اس چارپائی پر بھی پلنگ کیطرح سفید چادر بچھی ہوئی ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی بڑا اہم کام درپیش ہے۔ جس سے میری طبیعت میں کچھ تشویش سی پیدا ہو رہی ہے۔ اور دل میں تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ اس اثناء میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زبان دُر فشاں سے فرمایا کہ قرآن مجید سے مجھے سورت الدہر نکال دو۔ میں اس کو پڑھونگا۔ تو اس سے یہ مشکل حل ہو جائیگی نابکار نے باوب عرض کیا۔ کہ حضور عاجز یہ سورہ نکال دیتا ہے۔ خواب میں وہ رات کا وقت معلوم ہوتا ہے اور کچھ دھندلی سی روشنی ہے۔ میں نے غرض بالا کے لئے ایک قرآن مجید لیا ہے۔ لیکن کافی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے الفاظ کلام مجید بخوبی پڑھ نہیں سکتا۔ اس مشکل کے پیش آنے سے دل گھبرا گیا ہے۔ پھر اس سورت کا مقام یاد کرکے عرض کیا ہے۔ کہ یہ سورہ ۲۹ پارہ کی سب سے آخری ربع کی یا سب سے اول ربع کی سورت ہے۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب دو کاتب بیٹھے ہیں۔ کسی کتاب کی کاپی لکھ رہے ہیں۔ اور ان دونوں کے پاس دو بڑے چراغ ہیں۔ کتاب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معلوم ہوتی ہے۔ میں ان کاتبوں کے پاس گیا۔ اور دیکھا۔ کہ شروع میں تبارک الذی لکھا ہوا ہے۔ اس پر عاجز نے حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور عرض کیا۔ کہ سورۃ الدہر ۲۹ سیپارہ کے آخر میں ہے۔ کیونکہ اس سورت کے اول میں تبارک الذی ہے

پھر میں نے اور زیادہ سوچا۔ تو یاد آیا۔ کہ سورت الدہر کے بعد عم یتساءلون ہے۔ اور عم یتساءلون سے تیسواں سیپارہ شروع ہوتا ہے۔ اس واسطے سورۃ الدہر ضرور ۲۹ سیپارہ کی آخری سورت ہے۔ میرے دل میں آیا۔ کہ سورۃ الدہر مجھے یاد ہے۔ حضرت اقدس ؑ کے حضور سنا دوں۔ پھر خیال آیا۔ کہ حضور علیہ السلام نے صرف بتانے کے واسطے فرمایا ہے۔ سنانے کے واسطے نہیں فرمایا۔ جس قدر حکم ہے۔ اس کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ اس سے تجاوز مناسب نہیں ہے۔ ازاں بعد بیداری ہوگئی۔ والسلام۔ ۱۸۔ مئی ۱۹۰۵ء

عاجز فتح محمد سٹوڈنٹ۔ ایف۔ اے۔ کلاس تعلیم الاسلام کالج قادیان

تعبیر۔ حضرت کی خدمت میں یہ رؤیا فتح محمد نے خود ہی عرض کیا تھا۔ فرمایا۔ مبشر ہے۔ تبارک الذی سے مراد برکات الٰہی ہیں۔ اور عم یتساءلون سے مراد اس وقت کے منکرین کے اعتراضات ہیں۔ ایڈیٹر

درخواست دعا

برادرم محمد تقی صاحب احمدی مدرس اول ریاضی مدرسہ سرہند درخواست کرتے ہیں۔ کہ ناظرین اخبار بدر میرے لئے دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم مجھے دنیاوی و دینی ابتلاؤں سے اپنے حفاظت میں رکھے۔ آمین۔ والسلام

برادرم محمد عبدالہادی صاحب قضائے الٰہی سے فوت ہوگئے ہیں۔ اس کے لئے سب احمدی احباب کی خدمت میں استدعا ہے۔ کہ ان کے لئے دعا مغفرت کی جائے اور نماز جنازہ پڑھی جاوے۔

اسم اعظم ۔ یعنی دعا الہامیہ حضور مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ نہائت عمدہ منقش۔ خوبصورت ولائتی چکنے سفید کاغذ پر محمد نصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان نے چھپوائی ہے لکھائی چھپائی ہی بہت عمدہ ہے قیمت فی قطعہ ۲۔ ۶ لڑکے لئے

www.aaiil.org

ایک سیّاح قادیان کے خیالات

جس نوجوان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملاقات کے واسطے قادیان آنے کا ذکر اور حضرت کی تقریر ہم نے اخبار بدر مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۷ء مین درج کی تھی۔ اس نے اپنی رائے قادیان کے متعلق اخبار وکیل امرتسر مین چھاپی ہے۔ جو یہان نقل کی جاتی ہے

مین نے اور کیا دیکھا؟ قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات کی۔ مہمان رہا۔ میرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ میرے مونہہ مین حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے۔ اور مین شور غذا ئیں کھا نہیں سکتا تھا میرزا صاحب نے (جبکہ دفعتاً گھر سے باہر تشریف لے آئے تھے) دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی

آجکل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ مین (جو خود انہیں کی ملکیت ہے) قیام پذیر ہین۔ بزرگان ملت بھی وہین ہین۔ قادیان کی آبادی تقریباً تین ہزار آدمیون کی ہے۔ مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی شاندار اور بلند عمارت تمام بستی مین صرف ایک ہی عمارت ہے۔ راستے کچے اور ناہموار ہین بالخصوص وہ سڑک جو بٹالہ سے قادیان تک آئی ہے۔ اپنی نوعیت مین سب پر فوق لے گئی ہے۔ آتے ہوئے یکہ مین مجھے تکلیف ہوئی تھی۔ نواب صاحب کے رتھ نے لوٹتے وقت اس مین نصف کی تخفیف کر دی۔ اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل مین موجزن نہ ہوتا۔ تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی مین آگے نہ بڑھ سکتا۔

اکرام الضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سلوک کیا۔ اور مولانا حاجی حکیم نور الدین صاحب جن کے اسم گرامی سے تمام انڈیا واقف ہے۔ اور مولانا عبد الکریم صاحب جنکی [illegible] مین دہوم ہے۔ مولوی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر جنکی تحریرون سے کتنے انگریز یورپ مین مسلمان ہو گئے ہین۔ جناب میر ناصر نواب صاحب دہلوی جو میرزا صاحب کے [illegible] ہین۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ مولوی یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم۔ جناب شاہ سراج الحق صاحب وغیرہ وغیرہ بڑے [illegible] شفقت اور نہایت محبت سے پیش آئے افسوس ہے اور اشخاص کا نام یاد نہیں۔ ورنہ میں انکی مہربانیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا

میرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے۔ اور باتوں میں ملائمت ہے طبیعت منکسر مگر حکومت خیز۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری شان نے انکساری کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہین۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا متبسم ہین۔ رنگ گورا ہے بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہین۔ جسم مضبوط اور محنتی ہے سر پر پنجابی وضع کی سپید پگڑی باندھتے ہیں۔ سیاہ یا خاکی لمبا کوٹ زیب تن فرماتے ہین۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے۔ عمر تقریباً ۶۶ سال کی ہے

مرزا صاحب کے مریدوں مین میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں بہت خوش اعتقاد پایا۔ میری موجودگی مین بہت سے معزز مہمان آئے ہوئے تھے۔ جنکی ارادت بڑے پایہ کی تھی اور بے حد عقیدت مند تھے

مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک ادنےٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر ان الفاظ نے مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا۔ "ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہین کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کرین" (اس وقت کا تبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے)

میں جس شوق کو لے کے گیا تھا۔ ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔ واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے کہ "حسن خلقک و توسع الکفار" ✦

(میرزا صاحب کے خیالات کے متعلق عنقریب میری تحریر شائع ہوگی۔ اس مضمون میں صرف مین نے وہاں کے برتاؤ کو دکھایا ہے)

میں نے اور کیا دیکھا؟ بہت کچھ دیکھا۔ مگر قلمبند کرنیکا موقع نہیں سٹیشن جانے کا وقت سر پر آچلا ہے پھر کبھی بتاؤنگا کہ میں نے کیا دیکھا۔

راقم ۔ ا ۔ ہ دہلوی

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار

اشتہار پانسو روپیہ (منقول از الحکم)

اشتہار ہذا اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ ۔ دسمبر ۱۸۷۷ء کی وکیل اور ہندوستان وغیرہ اخبار مین لائق و فائق آریہ سماج والوں نے بابت روحوں کے اصول اپنا یہ شایع کیا ہے کہ ارواح موجودہ بے انت ہین۔ اور اس کثرت سے ہین کہ پرمیشور کو بھی انکی تعداد معلوم نہیں۔ اسی واسطے ہمیشہ مکتی پاتے رہتے ہین اور پاتے رہینگے۔ مگر کبھی ختم نہیں ہو دینگے۔ تردید اسکے ہم نے ۹۔ فروری سے ۹ مارچ تک سفیر ہند کے پرچوں مین بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اصول مذکور سراسر غلط ہے۔ اب بطور اتمام حجت کے یہ اشتہار تعدادی پانسو روپیہ معہ جواب الجواب باوا نارائن سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج کے تحریر کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہون۔ اگر کوئی صاحب آریہ سماج والوں مین سے بپابندی اصول مسلمہ اپنے کے کل دلائل مندرجہ سفیر ہند ودلائل مرقومہ جواب الجواب مشمولہ اشتہار ہذا کے توڑ کر یہ ثابت کر دے۔ کہ ارواح موجودہ سوا چار ارب کی مدت مین کل دورہ اپنا پورا کرتے ہین۔ بے انت ہین اور پرمیشور کو تعداد ان کا نامعلوم رہا ہوا ہے۔ تو مین اس کو مبلغ پانسو روپیہ نقد بطور انعام کے دونگا۔ اور در صورت توقف کے شخص مثبت کو اختیار ہوگا۔ کہ بمدد عدالت اختیار کرے۔ لیکن واضح رہے۔ کہ اگر کوئی صاحب سماج مذکور مین سے اس اصول سے منکر ہو۔ تو صرف انکار طبع کرنا کافی نہ ہوگا۔ بلکہ اس صورت مین بہ تصریح لکھنا چاہیئے کہ پھر اصول کیا ہوا۔ آیا یہ بات ہے۔ کہ ارواح ضرور کسی دن ختم ہو جائیں گے۔ اور تناسخ اور دنیا کا ہمیشہ کے واسطے خاتمہ ہو گا۔ یا یہ اصول ہے کہ خدا اور روحوں کو پیدا کر سکتا ہے یا یہ کہ بعد مکتی پانے سب روحوں کے پھر ایشور انہیں مکتی یافتہ روحوں کو کیڑے مکوڑے وغیرہ مخلوقات بنا کر دنیا مین بھیجدیگا یا یہ کہ ارواح اگرچہ بے انت نہیں۔ اور تعداد ان کا کسی حد دو معین مین ضرور محصور ہے۔ مگر پھر بھی بعد نکلے جانے کے باقی ماندہ اتنے کے اتنے ہی بنے رہتے ہین۔ نہ مکتی والوں کی جماعت جنمیں یہ تازہ مکتی یافتہ جا ملتے ہین۔ اس بالائی آمدن سے پہلے کچھ زیادہ بن جاتے ہین اور نہ یہ جماعت جسمیں سے کسی قدر ارواح نکل گئے بعد اس خرچ کے کچھ کم ہوتے ہی غرض جو اصول ہو بہ تفصیل مذکورہ مفصل لکھنا چاہیئے

المشتہر میرزا غلام احمد رئیس قادیان عفی اللہ عنہ ۲ مارچ ۱۸۷۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ مجکو ایک احمدی بھائی جو کہ انٹرنس پاس شدہ ہو کی ضرورت ہے۔ عنہ دس روپیہ ماہوار اور خوراک اپنے ساتھ دی جائے گی۔ براہ مہربانی آپ کے خیال مین اگر ایسے صاحب کوئی ہون ۔ تو بہتر ورنہ بدر مین اعلان فرما دین والسلام

خاکسار سید ناصر شاہ سب ڈویژنل آفیسر ریاسی براہ جموں

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۹	دوا بینی ۔ شفا بینی ۔ غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۹	۲۶ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات یکم جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۱
ریحان منتظر خوش باش کامد گلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ روپے سالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت ۳ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان۔ اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا / مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم / ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست / بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام / دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن / جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل و خیر الانام / ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست / زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود / آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال / وصل دلدار ازل بے او محال

مقتدائے قول او در جان ماست / ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد / ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است / منکرش مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست / منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین / آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست / ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب / نزد ما کفر است و خسران و تباب

بیعت
دس شرائط

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہے ۔ دوئم یہ کہ جھوٹ اور زنا کاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چلسکتا ہے۔ اپنی خداداد نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام [illegible]

خدا کی تازہ وحی

۹ مئی ۱۹۰۵ء

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ یہ الہام کوئی ۲۵ سال کے بعد پھر ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کسی دوبارہ شدت اظہار کا پھر کوئی وقت قریب ہے۔

۳۰ مئی ۱۹۰۵ء

صَلٰوۃُ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ یعنی رحمت الٰہی جو نیچے ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لیکر فرش تک ہے۔ فرمایا اسمیں کمی کیفی مبالغہ ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت نے دنیا کو بھر دیا۔ یہ الہام آیندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ لفظی نہیں بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اسکا اظہار دنیا پر کرتا ہے۔

حضرت کے گھر میں بیمار تھیں اور سخت تکلیف تھی۔ کئی دوائیں کیں کچھ فائدہ نہ ہوا آخر آپ دعا میں مشغول ہوئے الہام ہوا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے مجھے راہ دکھائیگا اور کامیاب کریگا۔ چنانچہ دوست ابھی گذرے تھے کہ خدا نے مرض کی حقیقت کھول دی مرض نہایت تکلیف دہ تپ تھا ساتھ اسکے اور عوارض تھے صبح کے وقت خواب میں کسی نے بلند آواز سے کہا کہ تپ ٹوٹ گیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

۱ یا ۲ جون ۱۹۰۵ء

یُنْجِی النَّاسَ مِنَ الْاَمْرَاضِ۔ امراض سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور دیگا۔ فرمایا یہ میری طرف اشارہ تھا کہ بہتوں کو میرے ذریعہ سے امراض خطرناک سے نجات ہوگی

ڈائری

القول الطیب

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی والدہ یہاں آئی ہوئی ہیں انھوں نے اپنی والدہ کی پیری اور ضعف کا اور انکی خدمت کا جو وہ کرتے ہیں ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اُسکے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جسنے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اُسکے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اُسکے تمام ہم و غم والدین اُٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اُٹھاتی ہے کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو جیسا کہ چیچک ہو ہیضہ ہو طاعون ہو ماں اسکو چھوڑ نہیں سکتی۔

ہماری لڑکی کو ایک دفعہ ہیضہ ہو گیا تھا ہماری گھر سے اسکی تمام قے وغیرہ اپنے ہاتھ پر لیتی تھیں اور سب تکالیف میں بچہ کی شریک ہوتی ہیں یہ طبعی محبت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خدا تعالیٰ نے اسی کیطرف قرآن شریف میں اشارہ کیا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی ادنیٰ درجہ عدل کا ہوتا ہے جسمیں انسان دوسرے سے اُتنا ہی نیکی کرے تو احسان کا درجہ ہے۔ جسمیں وہ بھی سے اور اُس سے بڑھ کر نیکی دے سے پھر اس سے بڑھ کر ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے یعنی دوسروں کے ساتھ اسطرح نیکی کرے جسطرح ماں بچہ کے ساتھ بغیر نیت کسی معاوضہ کے طبعی طور پر محبت کرتی ہے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اللہ ترقی کرکے ایسی محبت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ انسان کا ظرف چھوٹا نہیں۔ خدا کے فضل سے یہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں بلکہ یہ وسعت اخلاق کے لوازمات میں سے ہے۔ میں تو قائل ہوں کہ اہل اللہ یہانتک ترقی کرتے ہیں کہ مادری محبت کے اندازہ سے بھی بڑھ کر انسانوں کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

ایک بڑھیا کا ذکر ہے کہ حضرت ابو بکر کی وفات کے روز بغیر اسکے کہ اُسکو کسی نے خبر دی ہو خود بخود کہنے لگی کہ آج ابو بکر مر گیا ہے لوگوں نے پوچھا کہ تجھکو کسطرح سے معلوم ہوا اُس نے کہا کہ ہر روز مجھکو آپ حلوہ کھلایا کرتے تھے اور وہ وعدہ میں تخلف کرنیوالے ہرگز نہ تھے چونکہ آج وہ حلوہ کھلانے نہیں آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں ورنہ وہ ضرور مجھے حلوہ کھلانے آج بھی آتے۔ دیکھو اخلاقی حالت کہانتک وسعت کر سکتی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ان اخلاق پر دوسرے لوگ قادر نہیں ہو سکتے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مجرم پکڑا ہوا آیا کہ وہ آپ ہی رعب سے کانپتا تھا آپنے فرمایا تو کیوں اتنا ڈرتا ہے میں تو ایک بڑھیا کا بیٹا ہوں۔ معمولی انسانوں کے یہ اخلاق نہیں ہوتے۔ عرب کی قوم کئی پشتوں تک کینہ رکھنے والی تھی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب غلبہ پایا تو باوجود اسقدر دکھوں کے جو ان سے اُٹھایا تھا سبکو معاف کر دیا۔ دنیوی حکومت رحم نہیں کر سکتی۔ انگریزوں نے باغیوں کو کسطرح پھانسی دیا اور قتل کیا تھا مگر آنحضرتؐ نے اپنے سب باغیوں کو یکدفعہ معاف کر دیا کسی نبی کو ایسی پوری کامیابی نہیں ہوئی جیسی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ حضرت موسیٰ اپنے وعدہ کی زمین تک نہ پہنچ سکے اور راستہ میں ہی فوت ہو گئے اور انکی ساتھیوں نے کہا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا خدا ملکر انکا مقابلہ سے جاکر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں مگر آنحضرتؐ کے صحابہؓ نے کہا کہ ہم تیرے ساتھ چلیں گے اگرچہ سمندر میں گریں اور ٹکڑے ٹکڑے کیے جائیں۔ قاعدہ ہے کہ نبی کا پرتوہ اُمت پر بھی پڑتا ہے جیسا استاد کامل ہوتا ہے ایسے ہی شاگرد بھی بنتے ہیں جیسے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت افعال و اعمال اور کامیابی کی نظیر نہیں ویسے ہی صحابہ کی بھی نظیر نہیں صحابہ باوجود قلیل ہونے کے جدھر جاتے فتح پاتے صحابہ ایسے تھے جیسے کسی برتن کو بہت دھو کر بالکل صاف اور ستھرا کر دیا جاتا ہے اور اُسمیں کسی قسم کی آلائش کا شائبہ نہیں رہتا انکی ایسی محنت اور اخلاص تھا تو خدا نے پھر بدلہ بھی ایسا دیا۔ حضرت ابو بکر کو آنحضرت کا خلیفہ بنایا۔ اسجگہ شیعوں نے بڑی غلطی کھائی ہے کہ خلافت کا حق حضرت علی کو تھا۔ بدقسمت نہیں دیکھتے کہ خدا نے کیا فیصلہ کیا جو وقت وعدوں کے پورا ہونے کا تھا اُسوقت خدا نے ایک منافق اور اہلبیت کے دشمن کو کیوں گدی پر بٹھا دیا۔ میں جانتا ہوں کہ اس قوم نے بھی عیسائیوں کیطرح ایک غلو کیا ہے اور اس غلو کا باعث اصلی نامرادی ہے جو ابتدا میں حاصل ہوئی۔ جو لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ یسوع کو ظاہری بادشاہت حاصل ہوگی انکو جب اس معاملہ میں ناکامی حاصل ہوئی تو انھوں نے یسوع کی صفت میں غلو کرکے یسوع کو خدا ہی بنا دیا۔ ایسا ہی قوم شیعہ نے بھی حضرت علی کو وہ درجہ دیتے ہیں جو خدا نے نہ چاہا کہ انکو دے۔ خدا کا معاملہ ہر ایک کے ساتھ اُسکے دل کی حالت کے مطابق ہوتا ہے اگر ان پاس اور ایمان ہوتا تو ایسی بات نہ ہوتی کیا اُسوقت خدا کمزور تھا اور وہ بدل نہ سکتا تھا یا خدا ایسی باز تھا حضرت ابو بکر کو طاقتور دیکھ کر خاموش رہا۔

انصار بدر

حکیم مولوی محمد صدیق صاحب موردہ ضلع حیدرآباد سندھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں حتی المقدور انشاء اللہ توسیع اشاعت میں بڑی کوشش کرونگا آپ دعا فرماویں کہ مجھے کامیاب کرے آج سے میرے نام بدر جاری فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے اور ناصران دین میں سے بنائے اور اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین۔

www.aaiil.org

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس مختصر

طٰہٰ [illegible] ۱ - طٰہٰ - یہ ایک عربی لفظ ہے اور [illegible] کو عربی زبان میں طٰہٰ کہتے ہیں جو کسی چیز کا بڑا [illegible] اپنی مراد کے پورا ہونے پر پورا [illegible] جو اُسکے راز سے واقف [illegible] سمجھتے ہیں - ہندی میں کہ اگر [illegible] کا [illegible] لفظ تو غالباً [illegible] ہے -

مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ - قرآن تجھپر [illegible] کہ تو کبھی ناکام ہو جاوے [illegible] - یہ سچی پیشگوئی ہے [illegible] دشمنوں نے چاروں طرف سے [illegible] - مسلمانوں کی ایک تھوڑی سی جماعت [illegible] اُٹھائی تھی - [illegible] دنیا داروں کے نزدیک سلسلہ بہت جلد نیست و نابود ہونیوالا تھا - اور بظاہر کوئی ایسی صورت [illegible] اسلام اور مسلمانوں کی ترقی [illegible] کی امید ہو سکتی تھی - لیکن ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے رنگ میں یہ سچی تسلی اور پیدا ہونیوالا وعدہ بیان فرمایا اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) توحید الٰہی [illegible] دنیا میں قائم کرنے اور مخلوق الٰہی کی اصلاح کرنے میں [illegible] اسقدر جوش میں ہے کہ تیرا نام [illegible] رکھا جاوے تو درست ہے - دنیا [illegible] ہو جاوے گا اور تیرا سلسلہ نابود ہو جاوے گا مگر تو تسلی رکھ - ہمنے تجھپر ایک ایسی چیز نازل کی ہے یعنی قرآن [illegible] حامل کبھی ناکام نہیں ہو سکتا

إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ بلکہ یہ ایک نصیحت ہے اسکے واسطے جو ڈرتا ہے - کیا معنے - یہ ایک ہی کتاب ہے جو کھلے کھلے الفاظ میں اپنے مطالب کو ظاہر کرتی ہے اور اسمیں اس قسم کے گر درج ہیں کہ ہر ایک شخص جو دور اندیشی کے ساتھ آنیوالے مصائب [illegible] سے بچنے کی راہ ڈھونڈنا چاہتا ہے اُسکو یہ راہ اس قرآن شریف کے ذریعہ سے ضرور ملجاتی ہے [illegible] ہلاکت اور تباہی [illegible] میں بچتا اور کامیابی کا [illegible] ہو سکتا ہے

تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى اُتارا ہوا ہے اُسکی طرف سے جسنے زمین کو پیدا کیا اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا - کیا معنی - یہ دستور العمل روح اور جسم کے واسطے خود اُس نے بنایا ہے جس نے اس روح اور جسم کو بنایا ہے اور اُس زمین کو بنایا ہے جسکے اوپر ہم رہتے ہیں اور اُس آسمان کو بنایا ہے جسکا تعلق آسمانوں زمین کے ساتھ اور زمین کے رہنے والوں کے ساتھ ہے - پس جو ذات ہماری فطرت اور بناوٹ سے ایسی آگاہ ہے اُسکا بنایا ہوا دستور العمل ہمارے واسطے ایسا ہے کہ بغیر اُسپر چلنے کے ہمارے واسطے کامیابی کی کوئی راہ نہ ہے اور نہ ہو سکتی ہے - وہ ہی ہماری فطرتوں کو خوب جانتا ہے کیونکہ وہ ہمارا خالق ہے اور ہر شے جس سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے اُسکا بھی خالق ہے - اگر یہ کتاب ایک ایسی ذات کی بنائی ہوئی تھی جو نہ ہماری روح کا خالق ہوتا اور نہ اُس مادہ کا خالق ہوتا جو ہمارے اردگرد ہے تو بیشک شبہ پڑتا ہے کہ وہ جو ہماری حقیقت بناوٹ سے آگاہ نہیں اُسکا کہنا ہمارے لیے قابل تسلی نہیں ہو سکتا -

الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ - وہ رحمٰن ہے اور العرش پر پورا قرار پکڑے ہوئے ہے - رحمٰن ہے - ایسا نہیں کہ تمھاری طاقت سے بڑھ کر تمپر کوئی بوجھ ڈالے بغیر تمھارے اعمال کے بھی تمپر رحم کرنیوالا اور بیشمار نعمتیں عطا کرنے والا ہے -

(حضرت امام الزمان فرمایا کرتے ہیں کہ عرش ایک خاص تجلی گاہ الٰہی ہے جسکے ذریعہ دنیا تک فیضان پہونچتا ہے اور یہی ایک شان اور صفت کا نام ہے) اسواسطے شاہی مجلس کو بھی عرش کہتے ہیں

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ اُسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے - سب چیزیں اُسکی بنائی ہوئی اور اُسکی حکومت کے نیچے ہیں - اسی لیے وہی بہتر جانتا ہے کہ کونسا طریقہ انسان کے واسطے مفید ہوگا اور کونسا غیر مفید - پس اسی کی کتاب ہدایت کا موجب ہو سکتی ہے اور جو اس سے منہ موڑیگا وہ ہر ایک معاملہ میں جو زمین و آسمان کے درمیان کسی شے کے ساتھ کریگا ٹھوکر کھائیگا اور اُسکا انجام کبھی بخیر نہ ہوگا۔

تعبیر الرویا

بابو نورالدین صاحب کلرک ڈاکخانہ گوجرانوالہ [illegible] ایک خواب [illegible] کا تحریر کرتے ہیں کہ میں نے رویا دیکھا کہ ایک وسیع بازار یا میدان ہے وہاں ایک تخت پر حضرت اقدس شاہانہ لباس پہنے ہوئے کھڑے ہیں اور سر پر تاج شاہی بھی معلوم ہوتا ہے اور جہانتک یاد پڑتا ہے شاید حضرت اقدس نے سبز عینک لگائی ہوئی تھی غالباً وعظ فرما رہے تھے اور یہ عاجز بہت سے مجمع کے وہاں پیچھے کھڑا تھا کسی دوسرے سے کہتا ہوں کہ کیا ایسے شخص کی صداقت میں کبھی شک ہو سکتا ہے غالباً وہ مجمع آئندہ زلزلہ کے بعد کا کوئی موقعہ کا تھا -

اسکی تعبیر یہ ہے کہ خدا کا نشان جس کے متعلق پیشگوئی ہے پورا ہوگا اور اس دلیل میں حضرت امام الزمان کو فتح حاصل ہوگی جبکہ لوگ مان جائینگے کہ بیشک خدا ہے - اسجگہ یاد رکھنا چاہیے کہ عالم رویا میں جو بادشاہت یا تاج ہے اُس سے ظاہری بادشاہت اور تاج نہیں ہوتا کیونکہ ظاہری بادشاہت میں تو کفار اور ظالم بادشاہ بھی داخل ہیں خدا اپنے بندوں کو جو آسمانی سلطنت عطا کرتا ہے اُسکے مقابلہ میں یہ دنیوی سلطنتیں اور حکومتیں کیا شے ہیں خدا کے بندے تو انکی خواہش کرنا ایک گناہ سمجھتے ہیں

گرجا بیماریوں کا گھر

عیسائیوں میں ایک مذہبی رسم چلی آتی ہے کہ ایک پیالہ میں شراب اور روٹی ڈالکر بعد نماز تمام نمازیوں میں تقسیم کیجاتی ہے اور وہ شراب یسوع کا خون اور وہ روٹی مسیح کا گوشت بعینہٖ حقیقتاً یا صرف مجازاً مانا اور یقین کیا جاتا ہے ہر گرجا میں ہمیشہ خداوند کا گوشت اور خون کھایا پیا جاتا ہے لیکن اب ڈاکٹروں نے تحقیقات کی ہے کہ یہ رسم بیماریاں پیدا کرتی ہے - عیسائیوں کے ماہواری میگزین ترقی میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر اڈیکی اور رہس صاحبان نے تجربہ سے معلوم کرلیا کہ ایک ہی پیالہ میں عشائے ربانی کی شراب بہت سے آدمیوں کو پلانے سے ساری امراض ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں اگرچہ رومال سے پیالہ کا کنارہ پونچھ دیا جاتا ہے لیکن اسپر بھی اجرام خود شراب کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اسی قسم کی شراب کو پچکاری کے ذریعہ دس خرگوشوں کے جسم کے اندر داخل کیا گیا تو ان میں ۸ خرگوش مرض دق میں مبتلا ہوکر مرگئے - اسلیے صاف ظاہر ہے کہ مرض دق یا دیگر سارے امراض جنکا باعث اجرام ہوتے ہیں عشائے ربانی کے پیالہ میں اسکی شراب کے ذریعہ ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں "

براہین احمدیہ کی چاروں جلدیں خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپی ہوئی معراج الدین عمر صاحب لاہور سے پونے تین روپیہ قیمت میں مل سکتی ہے ۔

مغربی دنیا میں تثلیث کے دشمن

لالہ رگھوناتھ سہائے صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر یونین اکیڈمی لاہور نے یورپ و امریکہ کے فرقہ موحدین کے چند ایک رسالوں کا ترجمہ کرکے خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپوایا ہے۔ ان رسالوں کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں صرف تثلیث کے پجاری ہی نہیں بستے جن کا نمونہ ہم اس ملک میں مشنریوں کو دیکھتے ہیں۔ بلکہ کثرت سے سمجھدار لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں۔ اور تثلیث کو نہایت نفرت سے دیکھتے ہیں۔ اس جگہ ہم مسٹر ... ہارورڈ صاحب کی کتاب میں سے کچھ اقتباس کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوگا۔ کہ تثلیث کی قسمت کا اب آئندہ زمانہ میں رفتہ رفتہ خاتمہ نظر آتا ہے۔ اردو عبارت یہ ہے

عیسائی لوگ کہتے ہیں۔ کہ مذہب موحدین کوئی باقاعدہ مذہب یا دین نہیں۔ مگر باوجود ان کے اس خیال کے جزائر برطانیہ یورپ اور بہت سے حصوں اور شمالی امریکہ میں اس کے مسائل برابر مانے جاتے ہیں اور ان کی پیروی کی جاتی ہے۔ اور یہ ہی قابل ذکر ہے کہ خود ان چرچوں میں بھی کہ جو پرانے نام تثلیث کے معتقد ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں۔ جو اعتقاد کے لحاظ سے ... ہیں۔ اس لئے میں شخصی خصوصیت کی طرف توجہ دلانا نہیں چاہتا۔ بلکہ عیسائیوں کے ایک تسلیم کردہ فرقہ کی طرف توجہ مبذول کرتا ہوں۔ کہ جس کا بنا رکھا ہوا لٹریچر اور اپنے مدارس دخیرات خانے وغیرہ ہیں۔ اور جس کے بہت زیادہ موید ہیں

ابتداءً مذہب موحدین کی بنیاد انجیل کی تعلیم پر تھی۔ پرانے عہدنامہ کی تعلیم کے بارے میں تو کچھ سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے صاف الفاظ میں یہ تعلیم ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ ... میں تو اس کے سوائے کوئی اور مسئلہ نہیں تھا۔ ... جب ... عہدنامہ کی کتابوں سے ... ہیں۔ تو ... کی تثلیث ... مسئلہ کی تائید میں کوئی شہادت نہیں ملتی۔ ... کہ عیسائی ادھر ادھر سے چند فقرات پیش ... ہیں۔ ... ہیر پھیر کرکے اس مسئلہ کی تائید کرتے ہیں۔ مسلمان ناظرین کے لئے ان تمام فقرات کا غور سے امتحان کرنا کچھ زیادہ دلچسپ نہ ہوگا۔ اور یہ ہی کہنا کافی ہے۔ کہ دوسری طرف بہت ہی زیادہ ایسے حوالے موجود ہیں۔ جن سے تثلیث کے مسئلہ کی اس قدر غیر مطابقت ثابت ہوتی ہے۔ کہ دوسری طرف کے حوالوں کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ لفظ تثلیث خود ہی ان متنوں کا کوئی اور لفظ پرانے یا نئے عہدنامہ میں کہیں پایا جاتا ہے۔ کہیں یہ بیان نہیں کیا گیا۔ کہ خدا ایک جوہر ہے لیکن اس میں اکنوم ثلاثہ یعنی تین ہی ایک شخصیتیں موجود ہیں۔ تثلیث کے پیرو جو انجیل کے حرف بحرف ماننے کا دعوے کرتے ہیں۔ اپنے مسائل کو ظاہر کرتے ہوئے ایسی زبان استعمال کرتے ہیں۔ جو انجیل سے بالکل غیر ہے

ایک اور بات ہے۔ جو نہایت ہی ضروری ہے۔ تثلیث کا ایک پکا معتقد بھی یہ کبھی تسلیم نہیں کرے گا کہ یہودی لوگ کبھی تثلیث کے قائل تھے۔ حضرت مسیح یہودی تھے۔ اور انہیں لوگوں میں رہے۔ انہیں میں انہوں نے وعظ کیا۔ اور انہیں میں سے ان کے چند مرید تھے۔ اگر ان کا تثلیث میں اعتقاد ہوتا۔ تو وہ ضرور اس کو مشتہر کرتے۔ اگر وہ خدا ہی تھے۔ اور تثلیث ان کا دوسرا درجہ ہوتا۔ تو انہیں ان کا علم ہونا چاہیئے تھا۔ اگر وہ جانتے ہوتے۔ تو یہ کبھی ممکن نہ تھا۔ کہ وہ اپنی معمولی زبان استعمال کرتے۔ اور جو لوگ ان کی تعلیم سنتے تھے۔ وہ ان پر گمراہی کا الزام نہ لگاتے۔ تعجب ہے۔ کہ ایک ایسا استاد جس نے خدا کے متعلق اس قدر تلقین کی ہو۔ ایک ایسے معاملے کے متعلق بالکل خاموش رہے۔ جو تثلیث کے معتقدوں کے خیالات کے مطابق لوگوں کے لئے جاننا نہایت ضروری ہو

تو پھر کیا۔ انہوں نے جان بوجھ کر لوگوں میں غلط خیالات پھیلائے؟ نہیں۔ یہ خیال ایک دم کے لئے بھی ہمارے دماغ میں نہیں آ سکتا۔ حضرت مسیح نے صداقت خدا اور انسان کی محبت کی خاطر جان دی ہے۔ اس لئے تثلیث کے متعلق ان کا خاموش رہنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان کا اس پر یقین نہیں تھا۔ تو پھر ان کی تعلیم کا لب لباب کیا تھا۔ اور وہ اپنے اہل ملک کے مروجات مذہب کی کس بارے میں اصلاح کرنا چاہتے تھے؟ لوگوں نے انہیں کیوں قبول نہ کیا۔ اور کیوں آخرش انہیں صلیب پر چڑھا کر ان کا خاتمہ کیا (خاتمہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ صلیب سے زندہ اترے) کیا انہوں نے یہودیوں کے بڑے ضروری مسئلے یعنی خدا کی واحدانیت پر کچھ اعتراض کیا تھا۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو نہایت جوش سے ان کے دشمن ان پر آن پڑتے۔ وہ ہمیشہ ان کی طرف سے کسی ایسی کارروائی کا نہایت شوق سے انتظار کرتے تھے۔ جس سے لوگوں کو ان کے برخلاف برانگیختہ کر دیں۔ اور یہ ہی ایسا الزام تھا۔ کہ اگر لگایا جاتا۔ تو بہت ہی موثر ثابت ہوتا۔ لیکن اس وقت کی تواریخ سے ہمیں اشارتاً بھی یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ مسیح نے خدا کی تثلیث کے مسئلہ کو توحید وحدانیت کے مسئلہ کی جگہ قائم کیا ہو۔ یہ خیال ہی نہیں آ سکتا۔ کہ مسیح یہ نیا مسئلہ پیش کرتا۔ اور اس کے دشمن چپ رہتے۔ اور مسیح ان کی حاسدانہ کارروائی سے بچ جاتا۔

مزید براں ہم انجیل میں کہیں تثلیث کے مسئلہ کو نہیں پاتے۔ مگر ایک اور جگہ یعنی مذہبی تواریخ میں اس یقین کا ظہور اور اس کے بتدریج درجے ملتے ہیں۔ اس خیال کی ترقی کے مدارج تین فرقوں یعنی اپوسلز۔ ناسسین اور اتھانیشن میں صاف طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ جن میں سے اول کا مسیح کی موت سے تین سو برس پہلے تک اپنی موجودہ شکل میں سراغ لگتا ہے۔ گو ان کے چند حصے اس سے بھی پہلے موجود تھے۔

لیکن اب موحدین کو اس قسم کی کچھ مجبوری نہیں ہے۔ کہ وہ انہیں صداقتوں تک جو انجیل میں موجود ہیں محدود رہیں۔ یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی مسئلہ درست ہو اور انجیل میں موجود نہ ہو۔ لیکن وہ لوگ جو تثلیث کے قائل ہیں۔ یہ مانتے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ الہامی صداقت ہے اور یہ الہام انجیل کے ذریعہ پہنچا ہے۔ اور اسی میں شامل ہے۔ گو جب یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ اس مسئلے کا اصلی منبع انجیل نہیں بلکہ مذہبی کونسلیں ہیں۔ تو انہیں کافی جواب مل جاتا ہے۔ لیکن جو کچھ ہمیں ان مذہبی مسائل کی تاریخ اور ان کونسلوں کے متعلق جن کے زور پر یہ مسائل مشتہر کئے گئے ہیں معلوم ہے اس سے تو کوئی بڑا اعتبار ظاہر نہیں ہوتا

اس سے ہم مفصلہ ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں۔ اس بات پر سب لوگ متفق ہیں۔ کہ وحدانیت کا مسئلہ انسانی عقل کے بالکل مطابق ہے۔ اور انجیل میں زور اور وضاحت کے ساتھ اس کی تعلیم موجود ہے۔ اور اس پر بھی اتفاق رائے ہے۔ کہ تثلیث کا مسئلہ اگر انسانی عقل کے بالکل خلاف نہیں۔ تو کم از کم اس کے ادراک سے بعید ہے۔ اس لئے اگر اس مسئلے پر صرف خارجی سند پر ہی یقین کیا جائے۔ تو ہمیں یہ حق حاصل ہے۔ کہ ہم دیکھیں۔ کہ وہ خارجی سند ایک نہایت اعلیٰ قسم کی ہو۔ اور یہ اصول بالکل صاف صاف الفاظ میں بیان کئے گئے ہوں۔ لیکن واقعات میں انجیل میں کوئی ایسا فقرہ نہیں۔ جہاں یہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہو۔ کہ باپ بیٹا اور روح القدس ایک خدا میں متحد ہستی ہیں۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اگر اس اصول کی تعلیم دی بھی گئی ہو۔ تو ضرور ایسا کیا گیا ہے۔ کہ ان فقیہوں نے جنہیں صداقت کے علاوہ اور بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اس مسئلہ کی تشریح کی ہوگی۔ مگر کیا الہام کی صداقت ایسے اٹکل پچو اتفاق پر چھوڑی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں پرانے اور نئے عہدناموں میں بہت سے ایسے فقرات موجود ہیں جن کو

بدر انجیل مذہب موحدین۔ مسلمانوں کو پیغام۔ یورپ کے آزاد دوں کا مذہب

www.aaiil.org

اگر عام طور پر سمجھا جائے۔ تو مسئلہ تثلیث کے سخت مخالف معلوم ہوتے ہیں۔ اور صرف تین بڑے فرقوں میں ہی اس مسئلہ کی تشریح تین کا پتہ ملتا ہے۔ لیکن مسلمان بیل کی موحدین کے ساتھ اس مسئلہ تثلیث کے رد کرنے میں ضرور متفق ہوں گے۔ گران کی دلیل شناخت اور زیادہ سہل ہوگی

بزم احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخویم۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ کل مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۶ء بوقت عصر بانچ بجے حسب الہام ربانی احقر کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور اس کو خادم دین بنائے۔ دیگر احباب کی خدمت میں سلام علیکم۔ عرصہ دس ماہ میں یہ الہام پورا ہوا

المرسل ذوالفقار علیخان انسپکٹر آبکاری میرٹھ

برادرم اخویم مولوی عبدالرحیم سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ بوقت انتقال برخوردار ظفر مرحوم متوفی ۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء نیشنل ایڈیشن ۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء

---

۱۸ مئی ۱۹۰۵ء کو مکرمی مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور خادم قوم اسلام و سلسلہ احمدیہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلان

بنام تمام ان صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ کرتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر میں میرے ساتھ حصہ دار نہ تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا۔ اور پریس بھی میں نے صرف اخباری کام کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ التصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ داری پر تھے۔ جس میں نہ میرے مشورہ اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ تمام صاحب اگر کسی صاحب

کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت ہم پہنچانے وہ ان کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق مینجر اخبار بدر سے خط و کتابت کرکے فیصلہ کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر

چائے غیر مفید۔ اخبار دہلی گزٹ میں ایک ڈاکٹر نے ایک مضمون دیا ہے۔ جس میں اس نے ثابت کیا ہے کہ چائے انسان کے واسطے کوئی ضروری اور مفید چیز نہیں ہے۔ اور چائے کے پینے کی عادت بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتی ہے۔ چائے سے اعصاب کو ضرر ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ ایک قسم کی بدہضمی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے۔ دنیا میں انسان نے مفید اور ضروری اشیاء کو چھوڑ اپنے واسطے بہت سی زہروں کا کھانا پسند کیا ہے کوئی شرابی ہے۔ کوئی تمباکو نوش۔ کوئی افیمی۔ مگر چائے بھی اسی قسم کی زہروں میں سے ایک زہر ہے۔ کاش دنیا اپنے خوراک اور لباس کو میں اس سادگی کو اختیار رکھے۔ جس کی بنیاد خدا کے مرسلین نے اپنے طرز رہائش کے نمونہ کے ساتھ ہمیشہ رکھی ہے۔ آج زمانے اور بالخصوص عیسائی اقوام میں اس قدر تکلف ہو گیا ہے۔ کہ یردن کے کنارے پر مچھلیاں بھون کر کھانے والا یسوع مسیح اگر آج صاحب لوگوں کے کسی ٹی پارٹی یعنی چائے کی دعوت میں آجائے تو یقیناً ایک دیوانہ فقیر سمجھا جا کر فوراً بنگلہ سے باہر نکالا جائے۔

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماویں

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم اسلام نیم از فضل خدا۔ اور دس شرائط بیعت لکھا کرتے تھے۔ میں نے اس خیال پر کہ اخباری رنگ میں کوئی ملذہ بات نہیں ہے۔ اور اس سے ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ ظن کریں کہ اخبار کو پر کرنے کے لئے ہر اخبار میں لکھ دیا جاتا ہے اس کو درج کرنا بند کر دیا۔ اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے۔ لیکن اب بعض دوستوں کے خطوط آنے شروع ہوئے ہیں۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ میں داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہیں۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا۔ اس پر عمل کیا جائے گا۔

مسیح کون تھا

(منقول از کتاب پادری سیوج صاحب)

(مترجمہ لالہ رگھوناتھ سہائے)

اب میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح اور ان کے خدا ہونے کے متعلق ہمارا کیا اعتقاد ہے۔ میں آپ سے صاف عرض کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ اس وقت میں اپنی ذاتی رائے ظاہر کرتا ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ تمام یونیٹیرین (موحدین) یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح انسان تھا۔ وہ ہماری ہی طرح انسان پیدا ہوا۔ اور ہماری ہی طرح مرا۔ یہ میں ہی نہیں کہتا۔ کہ وہ محض انسان ہی تھا۔ کیونکہ میں محض انسانیت کی فضیلت بزرگی اور گہرائی کا اندازہ لگانے کے قابل نہیں ہوں۔ نہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ مسیح ہمارے جیسا انسان نہ تھا۔ کیونکہ شکسپیر سقراط۔ ڈانٹی۔ وغیرہ ہمارے جیسے اشخاص نہ تھے۔ مسیح میں اور ہم میں کم از کم اتنا فرق تو ضرور ہے۔ کہ اس کا فہم اور ادراک نہایت اعلیٰ تھا۔ اس کو بہت سے قدرتی عطیے حاصل تھے۔ اور وہ دنیا اور اپنے زمانے پر بہت زبردست اثر ڈال سکتا تھا۔ اس عقیدے سے کہ مسیح انسان تھا کسی طرح پر مسیح کی بے عزتی نہیں۔ بلکہ اس سے نسل انسان کی فضیلت بہت بڑھ جاتی ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم جب تک مسیح کو انسانوں سے بڑھ کر درجہ نہ دیں۔ اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ دراصل انسان کو بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس میں وہ اوصاف تھیں جن کا ہونا ہم سب میں ممکن ہے۔ جب میں انجیل کے شروع میں مسیح کی پیدائش بچپن اور زندگی کا حال پڑھتا ہوں۔ تو میں اس بیان کو نیک بیبیوں کی ہمدردی اور انسانیت کے سوائے کسی کے ساتھ تشبیہ نہیں دے سکتا۔ اگر اس کے بھائی یہ جانتے ہوتے کہ وہ خدا ہے اور اس کی پیدائش بھی قانون قدرت کے برخلاف یعنی غیر معمولی طور پر ہوئی ہے۔ تو یہ کب ممکن تھا۔ کہ وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ اگر اس کی ماں کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ میری گود میں اس تمام کون و مکان کا مالک خداوند تعالیٰ ہے۔ تو یہ کب ہو سکتا تھا۔ کہ وہ اسے ہر ایک وقت بڑھتا ہوا اور غیر معمولی ترقی کرتا ہوا دیکھکر متعجب نہ ہوتی۔ اور کیا وہ اسے بارہ برس کی عمر میں اپنے دوستوں کے ساتھ عبادت خانہ میں رات بھر اکیلا چھوڑتے وقت نہ ڈرتی۔ میں یہ حالات پڑھکر یہ یقین کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ خود اس کی ماں مریم کو موجودہ زمانے کی اور ماؤں کی طرح سوائے اس کے اور کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ میرا بیٹا ایک پیارا اور عجیب بچہ ہے

www.aaiil.org

مرآۃ الجہاد

اس نام کی ایک کتاب ہمارے دوست [illegible] صاحب ساکن اودین ضلع مونگیر نے تصنیف کر کے چھپوائی ہے۔ اور ہمارے پاس ریویو کے واسطے بھیجی گئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ اس نے اس جماعت کے ممبروں کو اسلام کی سچی محبت اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا دلی جوش عطا فرمایا ہے۔ اور یہی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ اس زمانہ میں سچا اسلام اگر کسی فرقہ میں پایا جاتا ہے۔ تو وہ یہی فرقہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصنف موصوف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور جانفشانی سے کام لیا ہے۔ انہوں نے ویدوں کی کتابوں کا بہت غور سے مطالعہ کر کے مفید عبارتیں ہر جگہ سے نقل کی ہیں۔ تاریخ اسلامی میں مسلمانوں کی کتب اور رسائل ہنود، جین، ہندوؤں اور آریہ کی مستند کتب حوالجات کے ساتھ اس امر کو پایہ ثبوت پہنچایا ہے۔ کہ اسلام میں اگر کوئی جہاد ہے۔ تو وہ عین فطرت انسان کے مطابق اور نیز نوع کی ضروریات کے موافق ہے۔ جہاد کا وعظ کیا گیا ہے۔ کہ اسلام پر اعتراض کرنا ان اقوام کے واسطے جائے شرم ہے۔ یہ کتاب ۱۱۳ صفحہ کی ہے۔ اور اس میں بہت سے مفید مسائل پر عمدہ بحث کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر میں چند ایک سرخیاں فہرست مضامین میں سے نقل کرتا ہوں

ویدوں میں جنگ کی تاکید۔ اسلام کو جہاد کی کیوں ضرورت پڑی۔ مغازی الرسول۔ خلفائے راشدین کے جنگوں کے اسباب۔ مسلمان بادشاہوں کے پاس معزز ہندو افسر۔ جواب رسالہ جہاد مصنفہ آریہ صاحبان۔ عرب۔ روم۔ فارس۔ مصر۔ مراکو۔ بلوچستان۔ افغانستان۔ ہندوستان کس طرح مسلمان ہوئے۔ نیوگ کا تاریخی ثبوت۔ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانوں کی محسن وغیرہ

اس جگہ ہم اس کتاب میں سے دو مقام نقل کرتے ہیں۔ اول یہ کہ آریوں نے اپنے مفتوحوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور دوم یہ کہ اسلام نے اپنے مفتوحوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ غیر آریوں کے ساتھ سلوک

اشلوک نمبر ۵ و ۱۴ و ۱۹۔ مصنفہ لالہ سوامی دیال

"دشمن قلعہ میں رہے یا باہر رہے۔ اور جنگ ہی نہ کرتا ہو۔ لیکن اس کو گھیرے رہے۔ اور اس کے راج کو تکلیف دے۔ اور گھاس اور لکڑی اور پانی [illegible] ناکارہ چیز ڈالکر خراب کرے۔ تالاب، قلعہ، دیوار، خانہ، دکانیں ان سب کو کھود ڈالے۔ بے خوف دشمنوں کو با خوف [illegible] اور [illegible] رات کو دھکا نام باجہ [illegible] [illegible]"

ویدوں میں غیر آریوں کو جو ویدک دھرم کو قبول نہیں کرتے [illegible] دسیو کہتے ہیں

"[illegible] بہت [illegible] عالم [illegible] ہیں اور [illegible] چالاک [illegible] ساتھی ہیں۔ دسیوں کو [illegible] اپنے برق سے ہلاک کر ڈالا اور [illegible] کو اپنے گورے رنگ کے دوستوں یعنی آریوں میں تقسیم کر دیا"

"ہم ہر چہار طرف سے دسیو قوموں سے گھرے ہوئے ہیں۔ وہ یگ نہیں کرتے۔ وہ کسی چیز کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ ان کے مراسم دوسرے ہیں۔ وہ گویا انسان نہیں ہیں۔ اے دشمن کے ہلاک کرنے والے۔ قتل کر انکو اور [illegible] قوم کو ہلاک کر"

"[illegible] نے داس قوم کو ہلاک کر دیا۔ وہ اسی انجام کے مستحق [illegible] گئے ہیں"

اب [illegible] حق تلفیاں دکھلانا چاہتا ہوں۔ جو فاتح آریوں نے شودروں یعنی مفتوحوں سے [illegible] ہیں اور صرف کہتے ہی نہیں۔ بلکہ قانون میں داخل کر چھوڑا ہے

سب سے پہلے قانونی حق تلفی ہے۔ تم دیکھ چکے ہو کہ اسلام نے قانون میں کوئی بھی امتیاز فاتح و مفتوح، اسلام و کفر کا نہیں رکھا ہے۔ مگر یہاں اس کے خلاف ہے، بات بات میں فرق، بات بات میں امتیاز ہے

اگر فاتح (برہمن) کسی برہمن کو قتل کرے، تو اس کو صرف جلاوطن کر کے [illegible] راج سے نکال دے۔ اور اگر وہ کسی مفتوح (شودر) کو قتل کرے تو صرف دس گائیں جرمانہ دیدے۔ اور اگر بیچارہ مفتوح (شودر) کسی فاتح (برہمن وغیرہ) کو مار ڈالے۔ تو وہ قتل کیا جائے اور اس کی کل جائیداد ضبط کر لی جاوے۔ ۸۱

اگر فاتحوں (برہمن کشتری وغیرہ) میں سے کوئی مفتوح (شودر) کی عورت سے زنا کرے۔ تو صرف جلاوطن کیا جائے، اور اگر بیچارہ مفتوح (شودر) کسی فاتح آریہ کی عورت سے زنا کرے۔ تو جان سے مارا جائے۔ ۸۲

یہی جابرانہ امتیاز چھوٹے چھوٹے جرموں کی سزا میں بھی ہے۔ مثلاً اگر بیچارہ شودر (مفتوح) کسی (فاتح) برہمن، کشتری وغیرہ سے سخت زبانی کرے۔ تو اس کی زبان میں سوراخ کیا جائے۔ اور اگر [illegible] تو فلانے برہمن سے [illegible] ایسا باواز بلند برہمن وغیرہ (فاتحین) کے نام اور ذات لیکر کہے تو اس کے منہ میں بارہ انگل کی میخ آہنی جلتی ہوئی ڈالی جاوے۔

جہاں فاتحوں نے [illegible] اور [illegible] فی سینکڑہ سود [illegible] لینے کا حکم ہے۔ وہاں بیچارے مفتوح شودروں سے [illegible] روپیہ سینکڑہ سالانہ

ہندو رہبروں [illegible] صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ آریوں کی ذات ناقابل اشتمال ہے۔ اور انہوں نے شودروں کو ظلم و زیادتی کے ساتھ الگ رکھا۔ اور مذہبی معلومات اور مذہبی مراسم کو ادا کرنے سے بزور باز رکھا، اور ان کے لئے بے انصافانہ اور ظالمانہ دیوانی اور فوجداری قوانین بنائے، سب سے پہلے شودروں پر اپنے فاتحوں کی غلامی کرنا فرض ہوئی اور ان کے لئے آزادانہ زندگی [illegible] اور حسب خواہش دنیا کے کاموں میں مشغول ہونا ناممکن ٹھہرایا گیا۔ اور فاتحوں کی غلامی اور سیوا کے سوا ان کو کچھ چارہ نہ رہا۔ اور ان سے جبراً غلامی کرایا جاتا رہا۔

یہ تحقیر و تذلیل یہاں تک ترقی کر گئی۔ کہ برت میں بیچارے مفتوح شودروں سے ہمکلام ہونا منع فرمایا گیا۔ اور اس کو برت کا ایک لازمی رکن قرار دیا گیا۔

مفتوح بیچاروں کا جوٹھا غلہ کھانا، اور پانی پینا بھی گناہ عظیم ٹھہرایا گیا۔ [illegible] کے لئے پرائشچت (یعنی کفارہ) کی ضرورت بتائی گئی

مسلمانوں کا سلوک مفتوحوں کے ساتھ

آنحضرت نے نصاریٰ کو جو حقوق عطا فرمائے

(۱) کوئی دشمن ان پر حملہ کریگا، تو ان کی طرف سے مدافعت کی جائے گی۔ رسول اللہ کے خاص الفاظ یہ ہیں۔ یمنعوا

(۲) ان کو ان کے مذہب سے برگشتہ نہیں کیا جائے گا۔ خاص الفاظ یہ ہیں۔ لا یفتنوا عن دینہم

(۳) انکی جان محفوظ رہے گی

(۴) انکو مذہبی آزادی حاصل رہے گی

(۵) انکی زمین محفوظ رہے گی

(۶) ان کا مال محفوظ رہے گا

(۷) جو لوگ اس وقت حاضر نہیں ہیں، یہ احکام ان کو بھی شامل ہوں گے

(۸) ان کے قافلے اور کارواں (یعنی تجارت) محفوظ رہیں گے

(۹) ان کا لشکر محفوظ رہیگا۔ اور اس کی کل چیزیں محفوظ رہینگی

(۱۰) جن رسوم و عقائد کے وہ پابند تھے۔ وہ بدلوایا نہیں جائیگا

(۱۱) ان کا کوئی حق جو ان کو پہلے سے حاصل تھا۔ زائل نہیں ہوگا اور اسی قسم کی اور چیزیں بھی زائل نہیں ہوں گی

(۱۲) اسقف، راہبان، گرجوں کے پجاری وغیرہ اپنی عملداری اور عہدوں سے برطرف نہیں کئے جائیں گے

(۱۳) ہر چیز قلیل و کثیر جس حیثیت سے اب ان کے کنائس اور خانقاہوں میں ہے۔ اسی حیثیت سے وہ ان کے پاس باقی رہے گی۔ اور وہ انہیں اسی طرح کام میں لائیں گے

جس طرح اب لاتے ہین

(۱۴) ان پر ظلم نہین کیا جاویگا

(۱۵) ان سے زمانہ جاہلیت کے خون کا بدلہ نہین لیا جائیگا

(۱۶) جزیہ جو ان سے لیا جائے گا۔ اس کے لئے محصل کے پاس خود سے جانا نہیں پڑیگا

(۱۷) ان سے عشر نہیں لیا جائے گا

(۱۸) ان کے ملک مین فوج نہ بھیجی جاویگی

یہ کتاب ۲۱۲ صفحوں پر چھپی ہے۔ اور قیمت عہ رکھی گئی ہے۔ اور مصنف سے یا قادیان مین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم سے ملسکتی ہے۔ قیمت اگرچہ مصنف کی محنت اور اخراجات کے لحاظ سے بہت نہ ہے۔ تاہم اگر کم رکھی جاتی ہے۔ تو غالباً زیادہ تعداد اس سے فائدہ اٹھا سکتی۔ میرے نزدیک مناسب ہوگا۔ کہ قیمت ایک روپے سے زائد ہرگز نہ ہو۔ بلکہ ممکن ہے۔ تو اس سے بھی کم رکھی جاوے۔ تاہم مین سفارش کرتا ہون۔ کہ جمیع احمدی برادران اسی کی خریداری [illegible] فرمادین۔

قدسیہ جنتری ۱۳۲۳ سنہ ھ

منشی محمد صدیق صاحب ساکن پیر ولین پوسٹ عمر کماڑی ٹھٹھہ نے سال ہجری کے مطابق ایک جنتری شایع کی ہے۔ جو عمدہ کاغذ پر اور خوشخط چالیس صفحے پر چھپی ہے جنتری علاوہ اسلام۔ عیسائی اور ہندی تاریخ کے اسلامی واقعات طلوع و غروب آفتاب روزانہ مطابق اوقات مدراس و بمبئی اور دیگر چند مفید باتین مثلاً اسلامی واقعات رمضان المبارک کی سحری اور افطار کا وقت وغیرہ۔ درج ہین۔ باوجود ان صفات کے یہ جنتری مفت تقسیم کی گئی ہے۔

اقتباس و اختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کو باغ مین پڑھا

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَہُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی اُولٰٓئِکَ عَنْہَا مُبْعَدُوْنَ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَہَا وَ ہُمْ فِیْ مَا اشْتَہَتْ اَنْفُسُہُمْ خٰلِدُوْنَ لَا یَحْزُنُہُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ وَ تَتَلَقّٰہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ھٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ کَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ۔ وَ لَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ۔ اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ وَ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

ترجمہ۔ جن لوگون کے لئے ہماری طرف سے وعدہ نیک ہوچکا ہے۔ ہم اُن کے لئے مقدر کرچکے ہین کہ وہ اس دوزخ سے دُور رہین گے۔ بلکہ اس کی آواز بھی نہ سنین گے اور وہ اپنے دل کی آرزون کے مطابق ہمیشہ لذات کو حاصل کرتے رہین گے۔ وہ بڑی گھبراہٹ جو آخری دنون مین ہوگی۔ انہین غمگین نہ کریگی۔ فرشتے انہین ملین گے۔ اور کہین گے کہ یہی وہ دن ہے۔ جس کا تمہین وعدہ دیا گیا تھا۔ جس دن لپیٹا جائے گا۔ آسمان جیسا کہ لپیٹا جاتا ہے۔ طومار لکھے ہوئے کاغذون کا۔ جیسا پہلی دفعہ ہم نے پیدا کیا تھا۔ ویسا ہی ہم دوبارہ کرنے والے ہیں۔ یہ ہمارا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ اور ہم ضرور پورا کرنے والے ہین۔ تحقیق زبور مین نصائح کے بعد ہم نے یہ بات لکھ دی۔ کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہی ہون گے۔ اس مین ایک ایسی بات ہے۔ جو فرمانبردار بندون کو مطلب تک پہنچا دیتی ہے۔ اور تجھے ہمنے عالمون کے واسطے رحمت کرکے بھیجا ہے

یہ اللہ تعالےٰ کی عادت ہے اور سنت قدیمہ ہے کہ ہر ایک مامور کے وقت ایک قیامت برپا ہوتی ہے۔ ہر ایک مامور کے حالات زمانہ کے مطابق مختلف قسم کی قیامت بڑی یا چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر ہوتی ضرور ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک بھاری قیامت ہوتی تھی۔ دوزخ سخت تپا گیا تھا۔ جس کی آگ نے منکرین کو کھالیا تھا۔ اسی طرح حضرت نوح کے وقت اور حضرت موسیٰ کے وقت قیامت واقع ہوئی تھی۔ ویسا ہی آخری زمانہ مین ایک بے نظیر قیامت کے واقع ہونے کا وعدہ تمام کتب سماوی مین اور بالخصوص قرآن شریف مین دیا گیا ہے۔ یہ قیامت سب سے بڑھکر اور بے نظیر ہے۔ کیونکہ پہلی قیامتین مختص المقام تھین اور ان کا اثر جلد ختم ہوجاتا تھا۔ لیکن آخری زمانہ کا مہدی اور مسیح خاتم ولائت اور خاتم سلسلہ محمدیت ہے اور اس کی نبوت تمام دنیا مین پہلی ہے۔ وہ خاتم النبین صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو حد کمال تک پہنچانے والا ہے۔ وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔ اس واسطے اس کے زمانہ کی قیامت بھی نہایت وسیع ہے۔ خدا کی باتین عجیب ہین اور سعادتمند فراست کے نور کے ساتھ دیکھ لیتا ہے۔ خدا نے پہلے سے ہی ایسی راہین مہیا کردی ہین۔ کہ مسیح موعود تمام دنیا کو اسلام کی تبلیغ پہنچا سکے۔ خدا نے محض اپنی قدرت کاملہ سے ایسے سامان بہم پہنچائے ہین۔ جو ضروری تھے۔ اگر ڈاک تار۔ ریل۔ اور چھاپہ خانہ نہ ہوتا۔ تو آج سے دو ہزار برس پہلے کا زمانہ اس وقت ہوتا۔ لیکن خدا نے ایسے سامان کئے کہ کل دنیا کا ایک مجمع کردیا ہے۔ بالخصوص ہندوستان مین تو مذاہب اس طرح جمع ہوگئے ہین۔ جس طرح پہلوانون کا دنگل ہوتا ہے۔ حکومت نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ کوئی خدا پر اعتراض کرتا ہے۔ اور کوئی نبی پر اعتراض کرتا ہے۔ ساٹھ کروڑ سے زیادہ کتب اسلام کی تردید مین لکھی گئی ہے خدا نے اشاعت کو کمال تک پہنچانے کے واسطے مطبع جاری کرادیا۔ تھوڑے عرصہ مین ایک کتاب چھپ کر ہزار در ہزار کی تعداد تمام اطراف و اکناف مین شایع ہوجاتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کو سہل کردیا ہے۔ تاکہ پہلے کی مانند وہ خاص قوم تک محدود نہ رہے۔ آج ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرتے ہین۔ تو چوبیس گھنٹہ کے اندر پنجاب کے کونون تک ہزار ہا ہزار آدمی اس کے گواہ بن جاتے ہین۔ گذشتہ باتین تو قصون کے رنگ مین رہ گئی ہین۔ مگر ان نشانون کے لئے تاریکی کا وقت نہین آسکتا۔ جب پیشگوئی کی گئی۔ کہ لیکھرام خدا تعالیٰ کے انتقام کی آگ سے بھسم کیا جائے گا۔ تو خود آریون اور ان کے اخبار نے لاکھون لاکھہ کانون تک اس ثبوت کو پہنچادیا۔ عداوت اور ضد۔ بے ایمانی اور کفر کے راہ سے کوئی اس سلسلہ پاک کیطرف اس کے قتل کو منسوب کرے تو کرے۔ لیکن کیا کوئی یہ کہ سکتا ہے کہ پیشگوئی نہیں کی گئی تھی یا یہ کہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ اسی طرح آتھم کیمتعلق پہلے سے پیشگوئی نہایت کثرت کے ساتھ شایع ہوئی۔ اور اسی طرح مقدمات کے متعلق کثرت کے ساتھ پیشگوئیان شائع ہوئین۔ یہ باتین نہایت مبارک ہین۔ سعادتمندون کے لئے جو ان سے فائدہ اٹھائین۔ لیکن جو لوگ ان سے فائدہ نہین اٹھاتے انکے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ خدا تعالےٰ اپنے عجائبات دکھاتا ہے۔ لیکن جب دنیا ان سے فائدہ نہین اٹھاتی۔ تو وہ اپنی قدرت کی تپ دکھاتا ہے۔ اور اس کا قہر قیامت کی شکل مین نمودار ہوتا ہے۔ خدا نے ہر زمانہ مین قیامت کے ساتھ منکرین کو ہلاک کیا ہے۔ لیکن وہی قیامت مومنین کے واسطے ہمیشہ نجات کا موجب ہوتی ہے۔ آخری زمانہ مین یاجوج ماجوج کے ایک بڑے بھاری فتنہ کی خبر دیگئی ہے لیکن ایک گروہ ہے۔ جس کو خدا نے ایسے فتنون سے محفوظ رکھا ہے یہی وہ گروہ ہے۔ جس کے متعلق ارشاد ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَہُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی الخ یہ گروہ خدا تعالیٰ کی نگاہ مین سعید اور راست گو ہے انکو یاجوج ماجوج کی آگ کی تپش نہ پہنچیگی۔ یہ لوگ اپنی من مانی مراد کو پائین گے۔ ہلاکتون کی قیامت سے نجات پائین گے۔ پرسون کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کے نزدیک کسی کا ایمان خالص ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ضرور اسکے واسطے کچھ مابہ الامتیاز اور خارق عادت علامات پیدا کردیتا ہے۔ مگر خدا کی حکومت بڑی با تمیز ہی ہے اور عہد توڑنے والے کے ساتھ اس کا معاملہ وہ نہین ہوتا۔ جو ایک شجاع اور راست باز کے ساتھ ہوتا ہے۔ اب یہ ہی قیامت کا وقت ہے اور مومنون کیواسطے۔ خدا کے مسیح نے ایک کشتی مہیا کی ہے۔ مگر خوف کی بات یہ ہے۔ کہ ہم نہین جانتے کہ ہم ہی اس مین سوار ہونیوالون مین سے ہین یا نہین ہین۔ خدا کا مسیح بار بار فرمایا کرتا ہے کہ خدا کے وعدے جو میرے ساتھ ہین۔ وہ سب سچے ہین اور ہونے والے ہین مگر [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزم احمدیہ

اخبار بدر کی بہتری کی ایک تجویز

مخدومی اخویم شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد نے اخبار بدر کی ترقی اور بہتری کے متعلق نہایت توجہ اور ہمدردی سے ایک خط مجھے لکھا ہے جسکو بتمام وکمال اخبار میں درج کرکے احباب سے اسکے متعلق رائے طلب کرتا ہوں۔ شیخ صاحب کی اکثر باتیں ایسی ہیں جنکا خود مجھے بھی فکر ہے گویا انکا میرے خیال کے ساتھ توارد ہو گیا ہے۔ لیکن اس قسم کی باتیں توسیع اشاعت پر منحصر ہیں۔ اگر احباب توجہ کرکے اس اخبار کی توسیع میں سعی کریں اور یہ پرچہ کوئی تین ہزار تک پہنچ جاوے تو یہ امر کچھ مشکل نہیں کہ ایسا اخبار ہو جاوے کہ قوم کو اسکے بعد کسی غیر قومی اخبار کی مطلقاً ضرورت نہ رہے۔ اور ہم ان سب کی ضرورتوں کو باتیں اور تصویریں وغیرہ درج ہو جاویں۔ مگر سردست تو بسبب کمی اشاعت کے یہ حال ہے کہ ہر ماہ آمد سے کچھ زیادہ خرچ ہے۔ میں بسا اوقات تعجب کرتا ہوں کہ برادرم میاں معراج الدین صاحب نے باوجود اپنے پیشے سارے ... کو خیرباد کہنے کے جو برادر مرحوم محمد افضل کے زمانہ میں انھوں نے اخبار کے لیے دیا تھا یہ بھی بار گراں اپنی گردن پر رکھ لیا ہے۔ اگر ایک دینی خدمت کا جوش انکے سینہ میں نہ ہوتا تو وہ ہرگز اسمیں ہاتھ نہ ڈالتے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور ان کے کاروبار میں برکت دے۔ اب میں شیخ صاحب کا خط ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے

مکرمی منشی صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بحیثیت خریدار ہونے کے "بدر" کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ پہلے صفحہ بدر پر حضرت صاحب کا اشتہار بیعت معہ شرائط و استغفار کے جو مرحوم محمد افضل صاحب شائع کیا کرتے تھے بہت ضروری ہے۔ اس سے مخالفین کو اخبار پڑھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کن شرائط پر مریدوں سے بیعت لیتے ہیں اور جسقدر اسکی اشاعت ہو اور کی جاوے سلسلہ کی اشاعت کے لیے بہت مفید ہے۔ اس اشتہار میں عقیدہ اسلامی مختصر آ جاتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جنکی نظر اس صفحہ پر پڑیگی پتا لگ جاوے گا۔ کہ احمدی جماعت اصلی معنوں میں مسلمان کہلانیکی مستحق ہے۔ چونکہ بہت سے احباب نے اسکی ضرورت کو تسلیم بھی کیا ہے جیسا کہ آپکے نوٹ مندرجہ اخبار سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے آپ اسکو ضرور درج فرمایا کریں۔ لیکن میں ایک دو اور ضرورتیں آپ کے اخبار میں چاہتا ہوں پوری کرائی جاویں۔

(۱) اس اشتہار کے بدلے آپ اخبار کا ایک صفحہ اور زیادہ کر دیویں اور اسمیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق مضامین شائع فرماویں۔ تاکہ جن لوگوں کو شرائط بیعت پڑھنے کی بار بار ضرورت نہ ہو وہ کافی مضامین ہفتہ میں پڑھ سکیں۔

(۲) ولایتی ڈاک کا کالم اور اخبارات و خطوط وغیرہ بہت کم ہوتے ہیں اسکی طرف آپکی توجہ زیادہ ہونی چاہیے اور جو خطوط وقتاً فوقتاً یورپ و امریکہ میں مختلف اشخاص کو لکھتے رہتے ہیں انکا ترجمہ معہ جواب درج ہونا چاہیے۔ اس سے آپکی مساعی جمیلہ کا پتا لگنے کے علاوہ جو جوابات یورپ و امریکہ سے آتے ہیں ان سے پتا لگ سکتا ہے کہ یورپ و امریکہ کے لوگ اسلام کے دائرہ میں آنے کے لیے کہاں تک طیار ہیں یا کہاں تک انکو مذہب سے دلچسپی ہے۔

(۳) علاوہ اس کے ریویو آف ریلیجنز کو پڑھنے کے بعد جو خیالات مختلف اخباروں میں اس سلسلہ کے متعلق ظاہر ہوئے ہیں انکا درج کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ میری یادداشت اگر غلطی نہیں کرتی تو ایک بڑی فائل مولوی محمد علی صاحب ... اس قسم کی دیکھی تھی جسمیں مختلف خطوط انگریزوں کے اور اخباروں کے جمع تھے۔ لیکن پبلک پر انکا حال اچھی طرح سے ظاہر نہیں ہوا۔ عام طور پر لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس سلسلہ نے یورپ و امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے لیے کیا کام کیا ہے اس سے پبلک کا اطمینان اور رجحان اس سلسلہ کی طرف بہت بڑھ جاوے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب کو ان خطوط کے شائع کرنے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ کام بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اور الحکم اخبار میں بھی اس امر کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ آپ اپنے خطوط و جوابات سے اس سلسلہ کو شروع کرکے ہمیں ممنون احسان فرماوینگے۔

(۴) آپ کا اخبار ایسا ہونا چاہیے کہ احمدی جماعت کے لوگوں کو دوسرے اردو اخباروں کے خریدنیکی ضرورت باقی نہ رہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے اخبار میں خبروں کے کالموں کو وسعت دیوینگے جو ملکی اور پولیٹیکل اور تمدنی معاملات پر مبنی ہوں۔ اسکے لیے آپ سول ملٹری اور پائونیر وغیرہ انگریزی اخباروں سے مدد لے سکتے ہیں۔ گویا یہ حصہ اخبار بدر کا پیسہ اخبار۔ الوطن۔ وکیل۔ چودھویں صدی کی ضرورت کو معدوم کر دے گا اور بہت سے احمدی جو ان اخباروں کی خریداریں بڑی خوشی سے زائد قیمت دینے پر طیار ہو جاوینگے۔ موجودہ صورت میں سوائے احمدیہ سلسلہ کے اور کوئی خبر درج نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ حجم اخبار کا بڑھ جاوے لیکن آپ کا اخبار تمام جزئیات پر حاوی ہونیکی وجہ سے بہت ہی ہر دلعزیز ہو جاوے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے نیاز نامہ پر غور فرماوینگے اور اپنے پروپرائٹر صاحب کو بھی مشورہ میں شریک فرما کر ان امور پر مطلب رائے لیوینگے۔ میں بشرط زندگی ستمبر میں حاضر خدمت ہو کر زبانی بھی عرض کرونگا میرے لائق اگر کاروبار متعلقہ ہوں تو مطلع فرماویں اور دعا فرماتے رہا کریں بخدمت جمیع بزرگان ملت السلام علیکم عرض کر دیویں۔

نور احمد از ایبٹ آباد

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں اور اس التماس کو توجہ سے سنیں۔

برادر مرحوم مارچ کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے انکے ایام بیماری میں اور انکی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کیے وہ سب اسجگہ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں اور ہمکو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہیں کہ روپیہ ہمکو مل گیا ہے اور اسواسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنھوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا ہے عرض ہے کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپے میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا۔

مینیجر بدر

خریداران اخبار

بروقت خط وکتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں بغیر اسکے خط وکتابت کی تعمیل میں بہت دقت اور دیر واقع ہو جاتی ہے۔ اخبار پر ایک رجسٹرڈ ایل نمبر ہوتا ہے وہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے خریداران کا نمبر نہیں ہر خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے خریداران کو چاہیے کہ اپنا نمبر دیا کریں اور بوقت تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتا پورا اور صحیح لکھا کریں اور ڈاک خانہ کا نام لکھ بھیجیں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر کے لئے چھاپا گیا۔ ۱۰- جون ۱۹۰۵ء

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

GUJRANWALA
10.30 A.M. DELY
26 JU 05

چپ گئیہم یا نو گرانی چاہ در قادیان مینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸	وبا مینی۔ شفا مینی۔ غرض دارالامان مینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۰	۴ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۸۔ جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۸
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود صہ دِ سے سالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت سالانہ عہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھہ احباب عطا فرمادین۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں ٹو معراج الدین عمر پرو پرائیٹر بدر۔ قادیان۔ اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمده از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولش کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — نو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایلائے بود — آن نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
مقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر ملائک و انچہ خبرہائے معاد کو — ہرچہ گفت آں رسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء و سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدم دوری ازو روشن نہیں — نزد ما کفر است خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ **دوئیم** یہ کہ جھوٹ اور زناکاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوئیم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ ...

فہرست مضامین

۱ - حضرت مسیح موعودؑ اور آپکی جماعت کا مذہب - دس شرائط بیعت
۲ خدا کی تازہ وحی - ڈائری
۳ خطبہ جمعہ
۴-۵ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک تازہ اشتہار
۶ حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار - درخواست دعا - انصار اللہ
۷ مفید اخبار و دلچسپ معاملات بمعہ ضروری ریمارکس
۸ رشید زر - تعبیر الرؤیا - محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے اعلان -

خدا کی تازہ وحی

۹-جون ۱۹۰۵ء - انی معک ومع اھلک ومع کل من احبک - میں تیرے ساتھ ہوں - اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں - اور ان سب کے ساتھ ہوں - جو تجھ سے پیار کرتے ہیں

۱۳-جون ۱۹۰۵ء - صبح - ایک کاغذ دکھایا گیا - جس پر پانچ سطریں لکھی ہوئی تھیں - ان کو نہ نظم کہہ سکتے ہیں - نہ نثر کچھ ملا جلا سا تھا - وہ کاغذ میرے ہاتھ میں دیا گیا میں نے پانچوں سطروں کو پڑھا - مگر اٹھنے کے بعد ایک سطر یاد رہی اور وہ اس طرح تھی -

تو در منزل ماچو بار بار آئی خدا ابر رحمت بارید یا نے

اس کے معنے دونوں طرح ہو سکتے ہیں - ایک تو یہ کہ کیا خدا نے ابر رحمت برسایا - یا نہ برسایا - یعنی ضرور برسایا - اور دوسرا یہ لفظ ابر رحمت خدا کا بدل ہے - اور اس طرح یہ معنے ہونگے کہ خدا ہی خود ابر رحمت ہے - کیا وہ برسایا نہ برسا

اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ جو انسان بار بار دعا کرتا ہے - گویا خدا کے گھر میں جاتا ہے - اور آخر کار خدا اس کی سنتا ہے -

ڈائری

۳-جون ۱۹۰۵ء عاجز راقم کی لڑکی سعیدہ بیگم بعمر تین سال آٹھ ماہ بعارضہ ام الصبیان فوت ہوئی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمعہ جماعت باغ میں جنازہ پڑھا - اور مجھے مخاطب کرکے فرمایا اولاد جو پہلے مرتی ہے - وہ فرط ہوتی ہے - حضرت عائشہ رضی نے رسول کریمؐ سے عرض کی تھی - کہ جس کی کوئی اولاد نہیں مرتی وہ کیا کرے گا - فرمایا - میں اپنی اُمت کا فرط ہوں - فرمایا آپ صبر کریں اللہ تعالےٰ چاہے گا - تو اس کے عوض میں دکھا دے گا - صبر تو خواہ مخواہ کرنا ہی پڑتا ہے - لڑکیوں کے معاملات بھی مشکل ہوتے ہیں - الخیر فی ما وقع

فرمایا - لفظ انشاء اللہ تعالےٰ کہنے میں انسان اپنی کمزوری کا اظہار کرتا ہے - کہ میں تو چاہتا ہوں - کہ یہ کام کروں - لیکن خدا نے توفیق دی - تو امید ہے - کہ کر سکوں گا"

فرمایا - جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں - اور بارش کا وقت آجاتا ہے - ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے - نماز وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے - جب انسان بندہ ہو کر لا پرواہی کرتا ہے - تو خدا کی ذات بھی غنی ہے - ہر ایک اُمت اس وقت تک قائم رہتی ہے - جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے - ایمان کی جڑ بھی نماز ہے - بعض بے وقوف کہتے ہیں - کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے - اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں - مگر تم کو تو حاجت ہے - کہ خدا تمہاری طرف توجہ کرے - خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں - نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے - اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے -

فرمایا - یہ اقتباد الحکم (بدر) ہمارے دو بازو ہیں - الہامات کو فوراً ملکوں میں شائع کرتے ہیں اور گواہ بنتے ہیں

فرمایا - روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں - روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے - نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتی ہے - اس واسطے وہ افضل ہے - روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں - مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے - لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے - اس میں کوئی شامل نہیں -

۱۱-جون ۱۹۰۵ء - فرمایا - ایک شخص نے اعتراض کیا ہے - کہ زلزلے کے واسطے جب تک تاریخ نہ ہو - تب تک یہ پیشگوئی کچھ نہیں -

فرمایا - اس کا جواب یہ ہے - کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق فرمایا ہے - کہ بغتۃً - یعنی یہ واقع اچانک ہونے والا ہے - جب کہ کسی کو بھی خبر نہ ہوگی - اس واسطے اب تاریخ کا سوال بے فائدہ ہے - اللہ تعالےٰ اگر تاریخ بتلا دے - تو یہ امر پہلے الہام کے مخالف ہوگا - علاوہ اس کے خدا چاہتا ہے - کہ نیکوں کو بچائے اور بدوں کو ہلاک کرے اگر وقت اور تاریخ بتلائی جائے - تو ہر ایک شریر سے شریر اپنے واسطے بچاؤ کا سامان کر سکتا ہے - اگر وقت کے نہ بتلانے سے پیش گوئی قابل اعتراض ہو جاتی ہے - تو پھر تو قرآن شریف کی تو پیش گوئیوں کا بھی یہی حال ہے - وہاں بھی اس قسم کے لوگوں نے اعتراض کیا تھا - کہ متی ھذا الوعد - یہ وعدہ کب پورا ہوگا - ہمیں وقت اور تاریخ بتلاؤ - مگر بات یہ ہے - کہ وعید کی پیش گوئیوں میں تعین نہیں ہوتا - ورنہ کافر بھی بھاگ کر بچ جاتے

فرمایا - ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے - کہ حوادث اور زلزلہ تو آیا ہی کرتے ہیں - پھر یہ پیش گوئی کیا ہوئی - قیامت تک زلزلہ اور حادثہ تو کوئی نہ کوئی آتے ہی گا - اس کا جواب یہ ہے - کہ اس پیش گوئی میں صریح الفاظ ہیں - کہ یہ امر ہماری تائید میں اور ہماری زندگی میں ہونے والا ہے - جس کو اس زمانہ کے لوگ دیکھیں گے - اور پھر تخصیص یہ ہے - کہ یہ حادثہ ایسا سخت ہوگا - جس کو کسی نے پہلے دیکھا نہ تھا

فرمایا - ایک اور اعتراض یہ کیا جاتا ہے - کہ عفت الدیار محلہا ومقامہا - ایک کافر کا شعر ہے - جو آپ کو الہام ہوا - تو پھر یہ معجزہ کس طرح سے ہوا - تو اس کا یہ جواب ہے - کہ اول تو خود قرآن شریف کی آیات مثلاً فتبارک اللہ احسن الخالقین قبل از وحی قرآن ایک دو مردوں کے منہ پر یہ الفاظ جاری تھے - چنانچہ یہی بات ان بدبختوں کے واسطے موجب ارتداد ہوئی دوم - یہ الفاظ جس شاعر کے ہیں - وہ کافر نہ تھا - بلکہ مسلمان ہو گیا تھا - سوم - اصل بات یہ ہے - کہ یہ الفاظ جب تک ایک شاعر کے شعر کے طور پر تھے - تب تک ان میں کوئی معجزہ نہ تھا - لیکن جب خدا نے اپنی وحی کے لئے ان کو استعمال فرمایا - تب یہ معجزہ بن گئے - پہلے تو یہ ایک گذشتہ قصہ تھا مگر اب یہ کلام الٰہی اور ایک پیش گوئی اور معجزہ بن گیا

فرمایا - کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں میں کچھ اشعار لکھ رہا تھا - اور گھڑی تک قریب ہی سوئے ہوئے تھے - کہ اچانک وہ اُٹھے - اور انکی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے ع

مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت ... (؟)

نصوفیا سب ہیچ ہے تیری نزاہ تیری نزاہ ۰ ہم نے اس الہامی مصرعہ کو بھی ان اشعار کے درمیان درج کر دیا ہے

کسی نے ذکر کیا ہے - کہ عیسائیوں نے تثلیث پر چند نئے رسالے لکھے ہیں - اور اب تثلیث کا نام ثالوث رکھا ہے - فرمایا - یہ زمانہ ہی ان کے ثالوث کا فیصلہ کر جائے گا

کچھ تبرکات کا ذکر تھا - فرمایا - تبرکات کا ہونا مسلمانوں کے آثار میں پایا جاتا ہے - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال ایک شخص کو دیئے تھے - ہمیں الہام ہوا ہے - کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے -

www.aaiil.org

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲ - جون ۱۹۰۵ء کو باغ میں پڑھا

اسلام کو دیگر مذاہب پر کیا فوقیت ہے

چند روز سے حضرت کے اہل بیت کی طبیعت ناساز تھی - بہت کرب اور تکلیف تھی - بخار بھی تھا - سردرد بھی اور دیگر عوارض بھی تھے - اب بفضل الٰہی آرام ہے - کل حضرت فرماتے تھے - کہ اس قدر تکلیف اور گھبراہٹ کے وقت جب کہ کوئی دوائی فائدہ نہ دیتی تھی - میں دعا کی طرف متوجہ ہوا - دعا کرتا تھا - کہ الہام ہوا - اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْن - تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے - اور قریب ہے - کہ وہ مجھے راہ دکھلائے گا - فرمایا - اس الہام کے ہوتے ہی میرے دل میں پڑا - کہ اب تک علاج کا راستہ درست نہ تھا - اب اللہ تعالیٰ علاج کے واسطے صحیح راہ بتلا دے گا - چنانچہ اسی وقت دل میں یہ بات ڈالی گئی - کہ جگر میں کچھ نقص معلوم ہوتا ہے - اس طرف توجہ کرنی چاہیئے - اس سے پہلے تشخیص درست نہیں ہوئی - چنانچہ مولوی صاحب کے ساتھ ذکر کیا گیا - انہوں نے اسی وقت ایک نسخہ تجویز کیا - جگر پر ضماد کیا - تو خدا تعالیٰ نے فوراً آرام کر دیا - اور ایسی راحت ہوئی - کہ پہلے کسی دوائی سے نہ ہوئی تھی - اس طرح خدا تعالےٰ کی تازہ وحی ہم روز سنتے ہیں - اور اس کو پورا ہوتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں رات دن خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے فضل نمودار ہو رہے ہیں - اس وقت سے میرے دل میں ایک اثر ہے - اور میں دیکھتا ہوں - کہ باوجود ان بیماریوں اور تکلیفوں کے جن میں میں رات دن گرفتار ہوں - اپنے ایمان میں ایک سرور اور دل میں ایک تازگی پاتا ہوں - اس زندگی میں اصل مقصود خدا تعالےٰ کا پانا - اور اس کی رضا کا حاصل کرنا ہے - لوگوں نے اس کے بڑے بڑے مجاہدے اور ریاضتیں ایجاد کئے مگر وہ ایک ادر حقیقی بات جو کل تمام منازل سلوک طے کرا کر اس مقام مطلوب تک پہنچا دے - وہ ایک ہی تھی یعنی خدا تعالےٰ کے مکالمہ سے مشرف ہونا یا ایسے برگزیدہ انسان کی معیت اختیار کرنا جو مکلم اللہ ہو - مگر بد قسمتی سے اس اصل محکم کو ترک کیا گیا - علمائے کلام نے علم کلام کی کتابوں میں اور رہنمایان دین نے عقائد کی کتابوں میں (دیکھو عقائد نسفی اور اس کی امثال) اس سے انکار کر دیا - کہ الہام بھی کوئی حجت ہو سکتا ہے - اور کوئی بحث اس پر نہیں کی - کہ کوئی شخص خدا کے مکالمہ سے مشرف ہو سکتا ہے مفسرین کا گروہ بھی محجوبوں کا گروہ ثابت ہوا - ان میں کوئی بھی اس طرف نہیں گیا - کہ انعمت علیہم کے معنے ہی کیا ہیں انہی پر کثافت پر کدورت پر حجاب کتابوں کا مدارس اور رواج ہوا - اس کا لازم نتیجہ یہ ہوا - کہ قوم کی قوم بگڑ گئی - اور ان کے ہاتھ میں خشک بے مزا ایمان رہ گیا - اہل اللہ کی کتابوں اور ملفوظات کی طرف تھوڑے لوگوں نے توجہ کی - آج یہ شور قیامت جو مرسل اللہ کے خلاف برپا ہے - ان ہی نامعقول کتابوں کے مطالعہ اور تدریس کا نتیجہ ہے - اُن دنوں میں مخالفان اسلام - یہود و نصاریٰ اور ملاحدہ کے ساتھ علماء نے بحثیں بھی کیں - مگر اکثر بنا ان کی بحثوں کی الزامی جوابوں یا خشک جوابوں پر تھی - اصل مابہ الامتیاز اور امر فارق بین الاسلام والباطل کسی نے پیش نہیں کیا یہ کبھی کسی نے نہ کہا - کہ اسلام کے برکات سے ہے - کہ انسان قرآن کریم خدا سے ہمکلامی کا شرف پاتا ہے - یہ عجیب اصل ہمارے امام علیہ السلام نے پیش کی ہے جس سے باطل کا استیصال کر دیا ہے - میں قربان جاؤں قرآن شریف پر - اور اس کی نظم پر - کہ اس کا نور عجیب باتوں کی طرف راہ نمائی کرتا ہے - ایک سورۃ فاتحہ کو دیکھو - اور اس کی نظم کی طرف دھیان کرو - اور اس دُعا کی طرف توجہ کرو جو ہم کو سکھلائی گئی ہے - کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم - یعنی وہی برکات اور ثمرات ہمیں بھی عطا فرما - جو تو اُن لوگوں کو عطا کر چکا ہے - جن کو پہلے تو نے انعام عطا فرمائے - قرآن شریف میں یہ دعا کیوں سکھلائی گئی تھی - اسی واسطے کہ ہر زمانہ میں خدا کے وجود کو خدا کے کلام کے ساتھ ثابت کیا جائے دنیا اس اصل کو جو تمام انبیاء کی نبوت اور رسالت کا خلاصہ اور لب لباب تھا - بالکل بھول گئی تھی - بلکہ اس کو ایک ناممکن امر سمجھا گیا تھا - درحقیقت کس قدر احسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسلام اور مسلمانوں پر ہے - جس نے اسلام کی آج لاج رکھ لی - اس حقیقی برکت کی نسبت دعوے کرنے جو اسلام کا مایہ ناز تھی - ایک قسم کا انکار ہو رہا تھا - اور لوگ ان امور کو گذشتہ قصے مانتے تھے - ہزار سال سے الہام وحی اور معاملہ اللہ سے - مگر آج اس نے تمام دنیا کی قوموں کو پکار کر کہہ دیا ہے - کہ اسلام میں ایک خصوصیت ہے - اور یہ خصوصیت وہی ہے - جو تمام انبیاء کو عطا کی گئی تھی - آج حضرت حجۃ اللہ نے یہ نمونہ دکھا کر تمام مرسلین الٰہی کی عزت رکھ لی ہے - کہ جس معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کی قرآن میں مذکور ہیں وہ بطور قصہ کے نہیں - ان کی زندگی اور صداقت کا ثبوت یہ ہے کہ وہ سب معجزات مجھے دیئے گئے ہیں - اور میں دکھا سکتا ہوں - کہ لفاظیاں کچھ چیز نہیں - جب تک کہ اُن میں حقائق اور معانی نہ ہوں - محبوب اللہ بننے کے ثمرات ہونے چاہئیں - اور خدا کے فضل کے نشانات ظاہر دکھانے چاہئیں اب دیکھنا چاہیئے - کہ یہ گم شدہ سچائی دنیا میں کس نے پھر زندہ کر دی - ساری دنیا مل کر اگر اس خدا کے پیارے کی تحمید کرے اور اس پر صلواۃ بھیجے - تو پھر بھی اس کے احسان سے ہرگز عہدہ برآ نہ ہو سکے - انسان کی زندگی کا اصل منشاء یہی ہے - کہ خدا مل جاوے - اور وہ خود بول کر ثبوت دے - کہ میں ہوں اب کیسا افسوس ہوگا - جو صرف گذشتہ باتوں کا حوالہ دیا جائے یہ کیسے ماتم اور رونے کی بات ہے - کہ سنی - شیعہ مقلد غیر مقلد - ہر ایک گروہ اور فرقہ نے یہ اقرار کر لیا ہے - کہ خدا ہے تو سہی - بولتا نہیں - قرآن شریف ماننے میں نے کہ ایسا کلمہ بولنا دہریت سے بڑھکر بدی ہے - مگر خدا نے بڑا فضل و احسان کیا - کہ تمام انبیاء کا ایک نمونہ ہمارے درمیان بھیجا - جس پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے - جو ہم ہر روز پوری ہوتی ہوئی دیکھ رہے ہیں - اور ان باتوں کا اثر ہمارے اعمال پر پڑتا ہے - دل میں صفائی اور نیکی بڑھتی ہے - اللہ تعالےٰ کی ہیبت جلوت اور سطوت دل پر غالب ہوتی جاتی ہے - اب ہمیں معلوم ہوا - کہ ہمارا خدا ایک قادر متصرف متصرف بحکم ما یرید - طاقتور خدا ہے - کیسے بدبخت ہیں - وہ جو اس سے بے خبر ہیں - اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اس فضل کا شکر گذار بنائے اور اپنی محبت عطا کرے - اور ان لوگوں میں سے بنائے - جن کے واسطے صراط الذین انعمت علیہم کی پاک آیت نازل ہوئی ہے -

آمین

ضروری اطلاع

خریداران بدر سے گذارش ہے - کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر میں خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں - تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو - بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے - ایسا بھی ہوتا ہے - کہ نام نہیں ملتا - جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے - لہٰذا التماس ہے - کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں - جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے - ضرور لکھیں - تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

مینجر

www.aaiil.org

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ اشتہار

مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے جو پبلک کے فائدے کے واسطے ذیل میں درج کیجاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شائع ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اے یار ازل بس است روئے تو مرا ۔ بہتر ز ہزار خلد کوئے تو مرا
از مصلحتے دگر زنم نیم لیک ۔ ہر لحظہ نگاہ ہست سوئے تو مرا
بر عزت من اگر کسے حملہ کند ۔ صبر است طریق ہمچو خوئے تو مرا
من چیستم و چہ عزم ہست مگر ۔ جنگ است ز بہر آبروئے تو مرا

ایک صاحب محمد اکرام اللہ نام نے روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۲ - مئی ۱۹۰۵ء میں میرے ان اشتہارات کی نسبت جن میں اول دفعہ اور دوئم دفعہ کے زلزلے کی نسبت پیشگوئیاں ہیں۔ کچھ اعتراض شائع کئے ہیں۔ اور میرے خیال میں وہ اعتراضات صرف تعصب کی وجہ سے نہیں ہیں۔ بلکہ ناسمجھی اور نہایت [illegible] بھی ان کا موجب ہے۔ قوم کی حالت پر اسی وجہ سے مجھے رونا آتا ہے کہ اعتراض کرنے کے وقت کچھ تدبر نہیں کرتے۔ اور جنون کیطرح ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ یا خود نمائی کی وجہ سے یہ شوق دامنگیر ہوتا ہے۔ کہ کسی طرح معترض بن کر ہم بھی اول درجہ کے مخالفوں میں جگہ پا جائیں۔ یا کم از کم لائق اور اہل علم متصور ہوں۔ مگر بجائے لائق کہلانے کے خود اپنے ہاتھ سے اپنی پردہ دری کرتے ہیں۔ اب اہل انصاف اعتراضات کو سنیں۔ اور ان کے جوابات پر غور کر کے دیکھیں۔ کہ کیا ایسے اعتراضات کوئی منصف مزاج جس کو کچھ بھی عقل اور دین سے حصہ ملا ہے۔ کر سکتا ہے۔ افسوس کہ یہ لوگ اول خود دھوکا کھاتے ہیں۔ اور پھر لوگوں کو دھوکے میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور اس جاہلیت کا سارا باعث وہ جلا ہوا تعصب ہے۔ کہ جو جہنم کی آگ اپنے اندر رکھتا ہے

خلاصہ اعتراض۔ اول قولہ۔ اب ہم مرزا صاحب کے قول سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ زلزلہ کی پیشگوئی کوئی قابل وقعت چیز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں خود لکھتے ہیں۔ کہ زلزلہ کی پیشگوئی قابل وقعت چیز نہیں بلکہ مہمل اور ناقابل التفات ہے۔

الجواب۔ واضح ہو کہ معترض نے اس جگہ وہ میری عبارت پیش کی ہے۔ کہ جو میں نے انجیل متی کی ایک پیشگوئی پر جو حضرت مسیح کی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ ازالہ اوہام میں لکھی ہے۔ اور اس جگہ کافی ہوگا۔ کہ وہی عبارت زلزلہ کی نسبت جو انجیل متی میں حضرت مسیح کے نام پر منسوب ہے جس کو میں نے ازالہ اوہام میں نقل کیا ہے۔ پبلک کے سامنے پیش کر دی جائے۔ اور پھر وہ عبارتیں جو میری پیشگوئیوں میں دونوں زلزلوں کی نسبت بذریعہ اشتہارات شائع ہو چکی ہیں۔ بالمقابل اس جگہ لکھ دی جائیں۔ تا ناظرین خود سمجھ لیں کہ کیا ان دونوں پیشگوئیوں کی ایک ہی صورت ہے۔ یا ان میں کچھ فرق بھی ہے۔ اور کیا میری پیشگوئی میں بھی زلزلہ کی نسبت صرف معمولی الفاظ ہیں۔ جو ہر ایک زلزلہ پر صادق آسکتے ہیں۔ جیسا کہ انجیل متی کے الفاظ ہیں۔ یا میری پیشگوئی فوق العادت زلزلہ کی خبر دیتی ہے۔ اور اس جگہ اس بات کا ذکر کرنا بھی بے موقعہ نہ ہوگا۔ کہ جس سرزمین میں حضرت مسیح تھے یعنی ملک شام میں اس ملک کی قدیم سے ایسی صورت ہے۔ کہ ہمیشہ اس میں زلزلے آیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ کشمیر میں عادتاً ہمیشہ طاعون بھی اس ملک میں آیا کرتی ہے۔ پس اس ملک کے لئے یہ اعجوبہ نہیں ہے۔ کہ اس میں زلزلہ آوے۔ یا طاعون پیدا ہو۔ بلکہ کوئی بڑا زلزلہ بھی آنا عجیب بات نہیں ہے۔ حضرت مسیح کی پیدائش سے بھی پہلے اس میں زلزلے آ چکے ہیں۔ اور ان کی زندگی میں بھی ہمیشہ سخت اور نرم زلزلے آتے رہے ہیں۔ پھر معمولی بات کی نسبت پیشگوئی کیا ہوگی۔ مگر ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔ کہ یہ زلزلہ جسکی نسبت پیشگوئی میں نے کی تھی اس ملک کے لئے کوئی معمولی بات نہ تھی۔ بلکہ ایک انہونی اور فوق العادت بات تھی جس کو تمام ملک کے رہنے والوں نے فوق العادت قرار دیا۔ بلکہ نمونہ قیامت سمجھا۔ اور تمام محقق انگریزوں نے بھی یہی گواہی دی۔ اور تاریخ پنجاب بھی یہی شہادت دیتی ہے۔ اور نیز پرانی عمارتیں جو قریباً سولہ سو برس سے محفوظ چلی آئیں۔ بزبان حال یہی شہادت دی رہی ہیں۔ مگر سب کو معلوم ہے۔ کہ ملک شام میں تو اس کثرت سے زلزلے آتے ہیں۔ کہ جب وہ پیشگوئی حضرت مسیح کی لکھی گئی۔ تو غالباً اس وقت بھی کوئی زلزلہ آ رہا ہوگا۔

اب ہم ذیل میں وہ پیشگوئی لکھتے ہیں۔ جو زلزلہ کی نسبت انجیل متی میں لکھی گئی ہے جس کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آویگی۔ اور کال اور مری پڑے گی۔ اور جگہ جگہ بھونچال آویں گے۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۴۔ یہی پیشگوئی ہے۔ جسکی نسبت میں نے ازالہ اوہام میں وہ عبارت لکھی ہے جو معترض نے اخبار مذکور کے صفحہ پانچ کالم اول سطر چھبیس میں درج کی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں۔ کہ زلزلے آئیں گے۔ مری پڑیگی۔ لڑائیاں ہونگی قحط پڑیں گے

معترض صاحب میری اس عبارت کو لکھ کر اس سے یہ بات نکالتے ہیں۔ کہ گویا میں نے یہ اقرار کیا ہے۔ کہ زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کرنا کوئی قابل وقعت چیز نہیں۔ اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس عبارت سے میرا یہ مدعا نہیں ہے۔ جو معترض نے سمجھا ہے۔ بلکہ یہ غرض یہ ہے۔ کہ معمولی طور پر ایک بات کو پیش کرنا جس میں کوئی اعجوبہ نہیں اور جس میں کوئی فوق العادت امر نہیں۔ پیشگوئی کے مفہوم میں داخل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اگر کوئی پیشگوئی کرے۔ کہ برسات کے دنوں میں کچھ نہ کچھ بارشیں ہونگی تو یہ پیشگوئی نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ برسات کے دنوں میں کچھ نہ کچھ بارشیں ہو جایا کرتی ہیں۔ ہاں اگر کوئی یہ پیشگوئی کرے۔ کہ اب کی دفعہ برسات کے دنوں میں اس قدر بارشیں ہوں گی۔ کہ زمین میں سے چشمے جاری ہو جائیں گے۔ اور کوئیں پر ہو کر نہروں کی طرح بہنے لگیں گے اور گذشتہ سو برس میں ایسی بارش کی کوئی نظیر نہیں ہوگی۔ تو اس کا نام ضرور ایک امر خارق عادت اور پیشگوئی رکھا جائے گا۔ سو اسی اصول کے لحاظ سے میں نے انجیل متی باب ۲۴ کی پیشگوئی پر اعتراض کیا تھا۔ کہ صرف اتنا کہہ دینا۔ کہ زلزلے آئیں گے۔ خاص کر اس ملک میں جس میں ہمیشہ زلزلے آیا کرتے ہیں۔ بلکہ سخت زلزلے بھی آتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی خبر نہیں ہے۔ جس کا نام پیشگوئی رکھا جاوے۔ یا اس کو ایک امر خارق عادت ٹھہرایا جاوے۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ان میرے اشتہارات میں بھی جو میں نے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کے طور پر ملک میں شائع کئے ایسی ہی معمولی خبر پائی جاتی ہے۔ جس میں کوئی امر خارق عادت نہیں اگر درحقیقت ایسا ہی ہے۔ تو پھر زلزلہ کی نسبت میری پیشگوئی بھی ایک معمولی بات ہوگی۔ زلزلہ کی نسبت میرے اشتہارات کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ مئی ۱۹۰۴ء میں مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی ہوئی تھی۔ جس کو میں نے اخبار الحکم اور البدر میں شائع کرا دیا تھا۔ عفت الدیار محلہا و مقامہا۔ یعنی اس ملک کا ایک حصہ مٹ جائے گا۔ اس کی وہ عمارتیں جو عارضی سکونت کی جگہ ہیں۔ اور وہ عمارتیں جو مستقل سکونت کی جگہ ہیں دونوں نابود ہو جائیں گی۔ اور ان کا نام و نشان نہیں رہیگا۔ اور الدیار پر جو الف لام ہے۔ وہ دلالت کرتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے علم اس ملک میں سے وہ خاص خاص جگہ ہیں۔ جن پر یہ تباہی آئے گی۔ اور وہ خاص حصہ ملک کے مکانات ہیں۔ جو زمین سے برابر ہو جائیں گے۔ یہ کس قدر فوق العادت پیشگوئی اور کس شد و مد سے اس میں آئندہ واقعہ کا ذکر ہے۔ جس کی سولہ سو برس تک بھی اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی چنانچہ انگریزی اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ بڑے بڑے طبقات الارض کے محقق اس ملک کی نسبت۔ یہ فوق العادت واقعہ قرار دیتے ہیں۔ یہانتک کہ یورپ کے بڑے بڑے محققوں کی شہادت سے شائع ہو چکا

ہے۔ کہ سولہ سو برس تک بھی پنجاب مین اس زلزلہ کی نظیر نہین پائی جاتی۔ اور تمام اخبارین اس مضمون سے بھری پڑی ہین کہ یہ زلزلہ نمونہ قیامت تھا۔ پس جبکہ اس وحی الٰہی میں جو میرے پر ہوئی۔ یہ فوق العادت مضمون ہے۔ کہ اس حادثہ سے عمارتیں نابود ہو جائین گی۔ اور ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائے گا۔ تو پھر نہایت افسوس ہے۔ کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی کو جو ایک ملک کے تباہ ہونے کی خبر دیتی ہے۔ انجیل کی ایک معمولی خبر کے برابر ٹھہرایا جاوے۔ جو زلزلے آئیں گے اور وہ بھی اس ملک مین جو زلزلوں کا گھر ہے۔ کیا کسی پیشگوئی کے اس سے زیادہ الفاظ ڈرانے والے ہو سکتے ہین۔ ہر ایک منصف مزاج خود سوچ لے۔ کہ کیا اس ملک پنجاب کے لئے زلزلہ کی پیشگوئی کے الفاظ اس سے زیادہ فوق العادت ہو سکتے ہین۔ جو وحی ربانی عفت الدیار محلہا ومقامہا مین پائے جاتے ہیں۔ جس کے یہ معنے ہین۔ کہ ایک حصہ ملک کا ایسا تباہ ہو جائے گا۔ کہ اس کی عمارتیں تمام نابود ہو جائین گی۔ نہ سرائیں باقی رہینگی۔ نہ مستقل سکونت کی جگہ اس جگہ ادنےٰ عربی دان بھی الدیار کے الف لام کو ذہن میں رکھکر سمجھ سکتا ہے۔ کہ الدیار سے ایک حصہ اس ملک کا مراد ہے۔ اور عفت کے لفظ سے یہی مطلب ہے۔ کہ اس حصہ ملک کے سب مکانات گر جائیں گے۔ نابود ہو جائینگے ناپدید ہو جائین گے*۔ پس کوئی مجھکو سمجھا دے۔ کہ اس ملک کے لئے ایسا واقعہ پہلے اس سے کب پیش آیا تھا۔ ورنہ ایمانداری سے بعید ہے۔ کہ انسان بیحیا ہو کر جھوٹ بولے اور اس خدا کا خوف نہ کرے۔ جس کا ہاتھ ہر ایک وقت سزا دینے پر قادر ہے۔ اور پھر اشتہار الوصیت مین جو ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء مین زلزلہ سے پہلے شائع کیا گیا تھا۔ یہ عبارت درج ہے۔ اس وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہین۔ بطور کشف مینے دیکھا ہے۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طور پر شور قیامت برپا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی الہام ہوا۔ کہ **موتا موتی لگ رہی ہے**۔ اب سوچو۔ کہ کیا ایک آئندہ واقعہ کی ان الفاظ سے پیشگوئی کرنا کہ وہ نمونہ قیامت ہوگا۔ اور شور قیامت اس سے برپا ہوگا۔ وہ پیشگوئی اس پیشگوئی سے مساوی ہو سکتی ہے جو معمولی الفاظ مین کہا جائے۔ جو زلزلے آوین گے۔ خاصکر شام جیسے ملک مین جو اکثر زلزلوں اور طاعون کی جگہ ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کا خوف ہو۔ تو خدا تعالےٰ کی پیشگوئی کے انکار میں اس قدر دلیری

یہ میرے پر حملہ نہین۔ بلکہ خدا تعالےٰ پر حملہ ہے جس کا وہ کلام ہے۔ اور یہ کہنا۔ کہ عفت الدیار محلہا ومقامہا یہ لبید بن ربیعہ کے ایک بیت کا پہلا مصرعہ ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ پر گستاخانہ حملہ ہے۔ وہ ہر ایک شخص کے قول کا وارث ہے لبید ہو۔ یا کوئی اور ہو اسی کی توفیق سے شعر بھی بنتا ہے۔ پس اگر اس نے ایک شخص کے کلام کو سے کر بطور وحی القا کر دیا تو اس پر کوئی اعتراض نہین۔ اور اگر یہ اعتراض ہو سکتا ہے تو پھر اس بات کا کیا جواب ہے۔ کہ قرآن شریف مین جو یہ آیت ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یہ بھی در اصل ایک انسان کا کلام تھا۔ یعنی عبداللہ بن ابی سرح کا جو ابتداء مین قرآن شریف کی بعض آیات کا کاتب بھی تھا۔ پھر مرتد ہو گیا۔ وہی کلام اس کا بعینہٖ بغیر کمی بیشی کے فرقان مجید میں نازل ہو گیا۔ اور یہ وحی الٰہی کہ عفت الدیار محلہا ومقامہا اس کے حروف قرآن شریف کی آیت موصوفہ کے حروف سے بھی زیادہ نہیں ہین۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین سے بلکہ اس کے اکیس ۲۱ حرف ہین۔ مگر آیت قرآنی کے بائیس ۲۲ حرف۔ پھر معترض کا اس وحی الٰہی پر یہ کہنا درست سنانا کہ کہین کی اینٹ کہین کا روڑا۔ بھانمتی نے کنبہ جوڑا*۔ اس کو ذرا سوچنا چاہیئے۔ کہ اس نے درحقیقت قرآن شریف پر حملہ کرکے اپنی عاقبت درست کر لی ہے۔ اور قرآن شریف مین صرف یہی وحی نہیں جو اس بات کا نمونہ ہو۔ جو وہ پہلے انسانی کلام تھا۔ اور پھر اس سے خدا تعالےٰ کی وحی کا توارد ہوا۔ بلکہ بہت سے ایسے نمونے پیش ہو سکتے ہیں۔ جہاں انسانی کلام سے خدا تعالےٰ کے کلام کا توارد ہوا۔ جیسا کہ قرآن شریف کو بہت جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے توارد ہوا ہے۔ جس سے علماء بے خبر نہین ہین۔ اور جن کی نسبت ایک بڑی فہرست پیش ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معترض دراصل قرآن شریف سے منکر ہے۔ ورنہ ایسا گستاخی اور بے ادبی کا کلمہ ہرگز اس کے منہ پر نہ آتا۔ کیا کوئی مومن ایسا اعتراض کسی پر کر سکتا ہے؟ کہ وہ اعتراض بعینہٖ قرآن شریف پر آتا ہو۔ نعوذ باللہ ہرگز نہین۔

پھر معترض کا پیشگوئی عفت الدیار پر ایک یہ بھی اعتراض ہے۔ کہ عفت کا لفظ جو ماضی کا صیغہ ہے۔ اس کا ترجمہ مضارع کے معنوں مین کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا ترجمہ ماضی کے معنوں میں کرنا چاہیئے تھا۔ اس اعتراض کے ساتھ معترض نے بہت شوخی دکھلائی ہے۔ گویا مخالفانہ حملہ میں اس کو بھاری کامیابی ہوئی ہے۔ اب ہم اس کی کس کس دھوکا دہی کو ظاہر کریں۔ جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات مین جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ مین یقینی الوقوع ہو*۔ مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ تا اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو۔ اور قرآن شریف مین اس کی بہت نظیرین ہین۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ونفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الی ربھم ینسلون اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ واذ قال اللہ یا عیسےٰ ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ الخ قال اللہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ ونادیٰ اصحاب الجنۃ اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فھل وجدتم ما وعد ربکم حقا قالوا نعم۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے تبت یدا ابی لھب وتب ما اغنیٰ عنہ مالہ وما کسب اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ ولو تریٰ اذ وقفوا علی النار۔ اور جیسا کہ فرماتا ہے۔ ولو تریٰ اذ وقفوا علیٰ ربھم۔ قال الیس ھذا بالحق۔ قالوا بلیٰ وربنا۔ اب معترض صاحب فرما دین کہ کیا یہ قرآنی آیات ماضی کے صیغے مین۔ یا مضارع کے اور اگر ماضی کے صیغے مین۔ تو ان کے معنے اس جگہ مضارع کے ہین۔ یا ماضی کے۔ جھوٹ بولنے کی سزا تو اس قدر کافی ہے۔ کہ آپ کا حملہ صرف میرے پر حملہ نہین۔ بلکہ یہ تو قرآن شریف پر بھی حملہ ہو گیا۔ گویا وہ صرف ونحو جو آپ کو معلوم ہے۔ خدا کو معلوم نہیں اسی وجہ سے خدا نے جابجا غلطیاں کھائین۔ اور مضارع کی جگہ ماضی کو لکھدیا

پھر اس کے ساتھ آپ کا ایک اور اعتراض بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا میں زلزلہ کا لفظ کہاں ہے۔ افسوس اس معترض کو یہ معلوم نہیں کہ مقصود بالذات تو پیشگوئی کا اسی قدر مفہوم ہے۔ جو الفاظ سے

---

* اگر کسی کو ان معنوں مین شک ہو تو اُسے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ کسی مخالف عربی دان کو قسم دیکر پوچھ لے۔ کہ کیا اس الہام عفت الدیار میں عمارتوں کا گرنا نابود ہو جانا۔ ایسے مکانات کا گرنا جو عارضی آمد ورفت کے لئے مقرر ہوتے ہین جیسا کہ دھرم سالہ اور کانگڑہ کے پہاڑ کی ماتاں والی دیوی کا مندر یا دائمی بودوباش کے مکانات کا گرنا ثابت نہین ہوتا؟ ظاہر ہے کہ ایسے کھلے طور پر مر ثابت ہوتا ہے۔ جس سے آگے توضیح کی ضرورت نہیں۔ منہ

* اگرچہ گناہ ہزاروں قسم کے ہوتے ہین۔ مگر نہایت درجہ کا لعنتی وہ شخص ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے پاک کلام پر اعتراض کرے۔ جاہل جلدی سے اور گستاخی سے اور خوش ہو کر خدا تعالیٰ کے کلام پر اعتراض کرتا ہے۔ اور اس قدوس سے لڑتا ہے گر وہ مرجاتا۔ تو اس سے بہتر تھا۔ منہ

* مثلاً جس شخص کو بہت سی زہر قاتل دیگئی ہو۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں تو مر گیا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ مر گیا ماضی کا صیغہ ہے۔ مضارع کا صیغہ نہیں ہے۔ اس سے مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ مین مر جاؤنگا اور مثلاً ایک وکیل جس کو ایک قوی اور کھلی کھلی نظیر فیصلہ چیف کورٹ کی اپنے مؤکل کے حق مین مل گئی ہے۔ وہ خوش ہو کر کہتا ہے کہ بس اب ہم نے فتح پالی حالانکہ مقدمہ ابھی زیر تجویز ہے کوئی فیصلہ نہیں لکھا گیا۔ پس مطلب اس کا یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم یقیناً فتح پالینگے اسی لئے وہ مضارع کی جگہ ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے۔ منہ

www.aaiil.org

ظاہر ہوتا ہے۔ خوفناک زلزلہ ہے کہ ایک حصہ ملک پر بڑی تباہی آئے گی۔ اس جگہ دانا خود سمجھ سکتا ہے کہ مکانات کا نابود ہونا بذریعہ زلزلہ ہی ہوا کرتا ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ یہ عظیم الشان ملک کی تباہی اور شہروں اور مکانات کا نابود ہو جانا کسی اور ذریعہ سے ظہور میں آوے۔ مگر تب بھی بہرحال یہ پیشگوئی سچی ثابت ہوگی۔ اور چونکہ سنت اللہ کے موافق اس تباہی کو زلزلہ پر دلالت التزامی ہے۔ اس لئے اس کا ذکر کرنا ضروری نہ تھا۔ لیکن چونکہ خدا تعالے جانتا تھا کہ بعض کم فہم جن کی فطرت نادانی اور تعصب کی معجون ہے۔ ایسا اعتراض بھی کریں گے اس لئے اس نے زلزلہ کا لفظ بھی بتصریح لکھدیا۔ دیکھو پرچہ الحکم مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء اور اگرچہ یہ پیشگوئی زلزلہ کی پیشگوئی سے الگ کر کے جو اس سے پہلے شایع ہو چکی ہے۔ صرف اس قدر باتی ہے کہ اس ملک کے بعض حصے تباہ ہو جائیں گے۔ اور سخت تباہی آئے گی۔ اور عمارات نابود ہو جائیں گی۔ اور بستیاں کالعدم ہو جائیں گی۔ اور یہ نہیں بتلاتی کہ کس خاص ذریعہ سے یہ تباہیاں وقوع میں آئیں گی۔ لیکن جو شخص سوچے گا کہ شہر اور بستیاں کس ذریعہ سے زمین میں دھنسا کرتی ہیں۔ اور یکدفعہ عمارتیں کیونکر گر جاتی ہیں۔ اور اس پیشگوئی کے ساتھ اس پیشگوئی کو بھی پڑھے گا جو اسی پرچہ میں پانچ ماہ پہلے شایع ہو چکی ہے جس کے یہ لفظ ہیں۔ کہ زلزلہ کا دھکا۔ وہ ایسا اعتراض کرنے سے حیا کرے گا۔ کہ پیشگوئی میں زلزلہ کا ذکر نہیں۔ ہاں ہم یہ اب بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالے کے کلام میں استعارات بھی ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی ۞۔ لہذا ممکن تھا کہ زلزلہ سے مراد اور کوئی عظیم الشان آفت ہوتی۔ جو پورے طور پر زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی۔ مگر ظاہر عبارت بہ نسبت تاویل کے زیادہ حق رکھتی ہے۔ پس دراصل اس پیشگوئی کا حلقہ وسیع تھا۔ لیکن خدا تعالے نے دشمنوں کا منہ کالا کرنے کے لئے ظاہر الفاظ کی رو سے بھی اس کو پورا کر دیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعد اس کے بعض حصے اس پیش گوئی کے کسی اور رنگ میں بھی ظاہر ہوں لیکن بہرحال وہ امر خارق عادت ہوگا۔ جس کی نسبت یہ پیش گوئی ہے۔ چنانچہ یہی زلزلہ جس نے اس قدر پنجاب میں نقصان پہنچایا اس کی نسبت تحقیقات کی رو سے سول ملٹری گزٹ وغیرہ انگریزی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ سولہ سو برس تک اس ملک پنجاب میں ایسا کوئی زلزلہ نہیں آیا۔ پس یہ پیش گوئی بلاشبہ اول درجہ کی خارق عادت امر کی خبر دیتی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کے بعد بھی کچھ ایسے حوادث مختلف اسباب طبعیہ سے ظاہر ہوں۔ جو ایسی تباہیوں کے موجب ہو جائیں۔ جو خارق عادت ہوں۔ پس اگر اس پیشگوئی کے کسی حصہ میں زلزلہ کا ذکر بھی نہ ہوتا تب بھی یہ عظیم الشان نشان تھا۔ کیونکہ مقصود تو اس پیشگوئی میں ایک خارق عادت تباہی مکانوں اور جگہوں کی ہے۔ جو بے مثل ہے۔ زلزلہ سے ہو۔ یا کسی اور وجہ سے۔ پس جبکہ یہ شہادت مل چکی۔ کہ سولہ سو برس تک اس تباہی کی نظیر ملک پنجاب میں نظیر نہیں پائی جاتی۔ تو یہ پیشگوئی ایک معمولی امر نہ رہا۔ جو صرف انسانی اٹکل سے ہو سکتا ہے

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار

سوامی دیانند سرستی صاحب نے بجواب ہماری اس بحث کے جو ہم نے روحوں کا بے انت ہونا باطل کر کے غلط ہونا مسئلہ تناسخ اور قدامت سلسلہ دنیا کا ثابت کیا ہے۔ معرفت تین کس آریہ سماج والوں کے یہ پیغام بھیجا۔ کہ اگرچہ ارواح حقیقت میں بے انت نہیں ہیں۔ لیکن تناسخ اس طرح پر ہمیشہ رہتا ہے۔ کہ جب سب ارواح مکتی پا جاتے ہیں تو پھر بوقت ضرورت مکتی خانہ سے باہر نکالے جاتے ہیں۔ اب سوامی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے اس جواب میں کچھ شک ہو۔ تو بالمواجہ بحث کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس بارے میں سوامی صاحب کا خط بھی آیا۔ اس خط میں بھی بحث کا شوق ظاہر کرتے ہیں۔ اس واسطے بذریعہ اس اعلان کے عرض کیا جاتا ہے کہ بحث بالمواجہ ہم کو بسر و چشم منظور ہے۔ کاش! سوامی صاحب کسی طرح ہمارے سوالوں کا جواب دیں۔ مناسب ہے۔ کہ سوامی صاحب کوئی مقام ثالث بالخیر کیواسطے انعقاد اس جلسہ کی تجویز کر کے بذریعہ کسی مشہور اخبار کے تاریخ و مقام کو مشتہر کر دیں۔ لیکن اس جلسہ میں شرط یہ ہے۔ کہ یہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت اعلے کہ تین صاحب ان میں سے ممبران برہمو سماج اور تین صاحب مسیحی مذہب ہوں گے۔ قرار پاوے گا۔ اول تقریر کرنے کا ہمارا حق ہوگا۔ کیونکہ ہم معترض ہیں۔ پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط جو چاہیں گے جواب دیں گے۔ پھر اس کا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہوگا۔ اور بحث ختم ہو جاوے گی۔ ہم سوامی صاحب کی اس درخواست سے بہت خوش ہوئے۔ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے۔ کہ کیوں سوامی صاحب اور اور دھندوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ایسی بحث اور اعتراض کا جواب نہیں دیتے۔ جس نے سب آریہ سماج والوں کا دم بند کر رکھا ہے۔ اب اگر سوامی صاحب نے اس اعلان کا جواب مشتہر نہ کیا۔ تو بس یہ سمجھو۔ کہ سوامی صاحب صرف باتیں کر کے اپنے موافقین کے آنسو پونچھتے ہیں۔ اور مکت یابوں کی واپسی میں جو جو مفاسد ہیں۔ مضمون مشمولہ منضمہ اس اعلان میں درج ہیں۔ ناظرین پڑھیں۔ اور انصاف فرماویں

المعلن

مرزا غلام احمد رئیس قادیان۔ ۱۰ جون ۱۸۷۸ء

درخواست دعا

برادران منشی محمد یوسف صاحب و خواجہ ظفر حسین صاحب متعلمان ہاسپیل اسسٹنٹ کلاس کا اخیری امتحان ۱۲ جون ۱۹۰۵ء کو شروع ہے۔ لہذا جملہ ناظرین احباب و تمام قوم احمدی کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے۔ کہ ہر دو برادران کی کامیابی کے لئے درگاہ ایزد متعال میں دعا فرمائی جاوے

میرا بچہ۔ اور بیوی اور چھوٹی لڑکی بیمار ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ انکی صحت کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالے انکو صحت روحانی اور جسمانی عطا فرماوے اور اپنے دین کا سچا خادم بناوے۔ مفتی فضل الرحمان۔ قادیان

مسماۃ جیون بیگم صاحبہ خریدار بدر کی والدہ ماجدہ نتاسیہ قضائے الہی سے فوت ہو گئی ہیں۔ احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ مہربانی فرما کر ان کے لئے نماز جنازہ میں مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ موضع ملا۔ تحصیل نظروال۔ سیالکوٹ

نشان زلزلہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات کو بوقت صبح چار مرتبہ زلزلہ یہاں پر آیا۔ مگر اس قادر مطلق نے جل جلالہ نے اپنا فضل و کرم کیا۔ پہلی مرتبہ تین بجے ۲۰ منٹ دوسری مرتبہ ۴ بجے ۱۵ منٹ۔ تیسری مرتبہ ۴ بجے ۴۰ منٹ چوتھی مرتبہ ۵ بجے ۱۵ منٹ کے بعد۔ مگر پہلی مرتبہ سب سے زیادہ حرکت ہوئی۔ چارپائی یکدم ہلنی شروع ہو گئی۔ لوگ خدا خدا کر کے چارپائی سے اتر پڑے۔ صبح کی روشنی دیکھنے سے لوگوں کو خوشی حاصل ہوئی

آپ کا نیاز مند سردار خاں۔ ضلع جہلم۔ ملکسپر بریا

انصار بدر

برادر عبد الرحیم صاحب سیکنڈ ماسٹر اکونہ نے کئی ایک نئے خریدار پیدا کر کے سعی کی ہے اللہ تعالے انکو جزائے خیر دے ۞ ۞ خواجہ کرم داد صاحب جموں نے کئی خریدار بدر کیلئے اپنی کمال کوشش اور ہمت سے عنایت کئے ہیں۔ خدا تعالے انکو جزا خیر دیوے۔ اور دینی خدمت کے بجا لانے کی توفیق عطا فرماوے۔ نیز آپ نے آئندہ کے لئے فرمایا ہے کہ انشاء اللہ تعالے میں اور بھی خریدار بدر پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔ ہم ان کے اس مستقل سعی کے بہت مشکور ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۞ ۞ حافظ محمد اسحاق صاحب نے حیدرآباد سے کئی ایک نئے خریدار دئے ہیں۔ اللہ تعالے ان کو جزائے خیر دے (آمین)

۞ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ جو شخص اس جہان میں اندھا ہے وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ یعنی جس کو خدا کا دیدار اس جگہ نہیں اسجگہ بھی نہیں۔ اس آیت کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ جو بیچارے جسمانی طور پر اس جہان میں اندھے ہیں۔ وہ دوسرے جہان میں بھی اندھے ہی ہوں گے۔ پس یہ استعارہ ہے۔ کہ جاہل کا نام اندھا رکھا گیا۔ منہ

فرشتوں کا پہرہ

ایک مبارک فال

۱۴ جون ۱۹۰۵ء کی رات کو میاں احمد نور افغان نے باغ کے اندر کیمپ مسیح موعودؑ کے گرد پہرہ دیتے ہوئے ایک چور پکڑا۔ چور قریب کے گاؤں کا ایک سکھ جاٹ ہے۔ موٹا تازہ جوان۔ کوئی پانچ چھ من اس کا وزن ہوگا۔ لنگوٹا کسے ہوئے بدن پر تیل ملکر اور ایک بڑا چھرا ہاتھ میں لئے ہوئے معلوم نہیں کس کس بد ارادے کے ساتھ اندھیری رات کے وقت باغ کے اندر آگھسا۔ اگرچہ رات کے وقت باغ کے اندر اور باہر پہرہ ہوتا ہے۔ تاہم پہرہ والا ایک ہی وقت میں سب طرف نگاہ نہیں ڈال سکتا۔ چور خود ہوشیار ہو کر ایسی طرف سے آتا ہے۔ جہاں سے اس کا بچاؤ ہو۔ رات کی تاریکی۔ اس پر گنجان درختوں کی گنجائش پھر باہر نکلکر کھلا میدان۔ ایک مضبوط طاقتور جوان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا تھے۔ کہ وہ اپنا بچاؤ کر کے بے خبر نکل جاوے۔ اور اگر کسی کو خبر بھی ہو۔ تو ایسی طرح بھاگے۔ کہ کوئی پکڑ نہ سکے۔ مگر اس میں خدا کی ایک حکمت تھی۔ کہ باوجود اس قدر سامانوں کے ایک احمد نور نے اتنے بڑے شیطان کو پکڑ کر اس طرح جکڑ دیا۔ جس طرح شیر کے پنجے میں ایک بکری آجاتی ہے۔ اور وہ حکمت یہ تھی۔ کہ آج سے ٹھیک ۴۳ دن پہلے اسی باغ میں اور اسی جگہ جہاں یہ واقع ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اس عاجز کو بلا کر فرمایا تھا۔ کہ آج رات ہم نے رؤیا میں دیکھا ہے۔ کہ میں رات کو اٹھا ہوں۔ پہلے بشیر احمد شریف احمد ملے۔ پھر میں آگے جاتا ہوں۔ کہ پہرے والوں کو دیکھوں۔ تو میں کہتا ہوں۔ یا کوئی کہہ رہا ہے۔ کہ اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ اس رؤیا کا حضرت مسیح امام علیہ السلام نے کئی مجلسوں میں ذکر کیا۔ چنانچہ یہ رؤیا۔ خدا کی تازہ وحی کی سرخی کے نیچے ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء کے اسی اخبار کے پہلے صفحے پر ٹھیک ۴۳ الفاظ میں درج کی گئی تھی۔ اور آج ۴۳ دن کے بعد اس کا ظہور ہوا۔ خدا نے اپنے فرشتوں کے پہرے کا ایک نمونہ دکھایا۔ چور کا آنا اور پکڑا جانا ممکن ہے۔ کہ کوئی کہدے۔ کہ ایک معمولی واقع ہے۔ مگر کیا ۴۳ دن پہلے کی خدا کی دی ہوئی خبر کے مطابق ہونا بھی ایک معمولی بات ہے؟ مرسلان الٰہی کی صحبت ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ جس کی قدر صرف ان لوگوں کو ہو سکتی ہے۔ جو رضائے الٰہی کے بھوکے اور پیاسے اور منہاج نبوت سے آگاہ ہیں۔ وہ نادان جو خدا کے قائم کردہ سلسلہ کو تباہ کرنے کے واسطے اندر ہی اندر کمیٹیاں کرتے ہیں۔ اور چوروں کی طرح منصوبے باندھتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے گہات خفیہ کارروائیوں کی ظلمات میں ایسے پوشیدہ ہیں۔ کہ وہ خدا کے مسیح پر اپنا کاری وار کرنے کا یقین رکھتے ہیں۔ انہیں چاہئیے۔ کہ اس چور کے قصے سے عبرت لے کر اپنا چوری کا پیشہ چھوڑ دیویں اور فرشتوں کے پہرے سے ڈریں۔ ورنہ یہاں جیل خانہ ہے اور وہاں جہنم۔ ہمیں ضرورت نہیں۔ کہ اس جگہ ہم ایسے چوروں کا نام لیں ع۔ مرا د ما نصیحت بود کردیم۔ ہر ایک شخص اپنے دل میں خود سوچ لے گا۔ لیکن اگر کوئی شوقین بہرحال ایسے چوروں کو دیکھنا چاہتا ہے۔ تو وہ ہمارے اس آرٹیکل کے شائع ہونے تک صبر کرے مثل مشہور ہے۔ "چور کی داڑھی میں تنکا"۔ خود بخود کوئی نہ کوئی بول اٹھیگا۔

مفید اخبار و دلچسپ معاملات مطبعہ ضروری اعلانات

ہوتی آئی ہے۔ برادر کریم بخش صاحب نت بوتالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک زمیندار نے مولوی لوگوں کے بہکانے پر یہ تجویز کی۔ اور سب لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ احمدیوں کا پانی بند کر دو۔ اور تنور سے ان کو روٹی نہ لگانے دو۔ وغیرہ وغیرہ ہر طرح سے دکھ دو۔ اس زور شور کی مخالفت سے ہمیں تو کوئی تکلیف نہ ہوئی نہ ظاہری نہ باطنی۔ اور وہ زمیندار ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء کو بخار سے بیمار ہو کر ۳۰ مئی ۱۹۰۵ء کو اپنا ہی روٹی پانی ہمیشہ کے واسطے بند کرا کر قبر میں داخل ہوا۔

آجکل کئی ایک جگہ سے احمدی احباب کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ کہ ہمارے شہروں اور گاؤں کے رہنے والوں نے احمدی جماعت کے مخالف ملاں وغیرہ کے بہکانے سے ہمیں کنوئیں سے پانی بھرنا بند کر دیا ہے اور ماشکیوں کو روک دیا ہے۔ اور علیٰ ہذا القیاس تکالیف پہنچانے کی تمہی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے مخالف جو صرف ہم سے ہی مخالفت نہیں کرتے۔ بلکہ خدا کے دشمن ہیں۔ کہ اس نے کیوں مرزا صاحب کو اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجا۔ احمدی جماعت کے لوگوں کو حتی الوسع اپنی نفسانی خواہشات اور بے جا تعصب اور ضد سے اذیتیں پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن نادان یہ نہیں سمجھتے۔ کہ ایک طرف تو ہم ان کو ہلاک کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری طرف ہماری مخالفت ہماری کوششوں اور ارادوں کے برعکس نتیجہ نکالتی ہے کہ ہم دن بدن ہلاک ہوتے ہوجاتے ہیں۔ اور ان کو خداوند کریم آئے دن نمایاں ترقی دے رہا ہے۔ جو کہ ان کے دلوں کو درانتی کی طرح کاٹتی جاتی ہے۔ جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اور یہ نہیں سمجھتے۔ کہ خدا سچائی کو اس وقت دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ اور کذب کو تباہ کر رہا ہے۔ خواہ کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کریں۔ بہرحال جبکہ ان لوگوں نے ہم کو نرالے طریق سے تنگ کرنا شروع کیا ہے۔ اس واسطے خداوند کریم بھی نرالے ہی طریقوں سے ان کو ہلاک کرے گا۔ اے نادانو! اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو اور خدا کے ساتھ جنگ کرنے سے باز آجاؤ۔ خوب جان لو کہ اب وہ وقت بالکل قریب آگیا ہے۔ کہ راستباز اور کاذب میں خدا فرق پیدا کر دے۔ ان تمہاری زمینی تدبیروں سے کیا ہو سکتا ہے۔ خدا کی آسمانی تدبیریں خیر و برکت سے بھری ہوئی ہیں۔ وہ اپنے راستباز اور صادق بندے کے لئے ساری دنیا کو ہلاک کر سکتا ہے۔ اور اس کے اور اس کے اصحاب کے لئے آسمان سے پانی اور طعام اتار سکتا ہے ایمان چاہیئے اور خدا پر توکل۔ دیکھو ابن مریم کی قوم کے لئے خدا نے آسمان سے طعام نازل فرمایا۔ لیکن افسوس۔ کہ بدبخت قوم نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اے ناسمجھو اس وقت بھی تم میں ابن مریم ثانی موجود ہے۔ اور خدا اس کے اور اس کے احباب کے لئے بھی آسمان سے رحمت کا پانی اور جسم و روح کے لئے غذا نازل فرما رہا ہے۔ پس تم فائدہ اٹھاؤ۔ اس واقعہ سے خصوصاً اس گاؤں کے رہنے والوں کو عبرت حاصل کرنی ضروری ہے۔ ورنہ یاد رکھیں۔ کہ خدا کا غذاب اس وقت آسمان پر بھڑک رہا ہے۔ بدبخت وہ جو خدا کے ان کرشموں سے فائدہ نہ اٹھاوے۔ اور مبارک وہ جو خدا کے مرسل کا ساتھ دے۔ والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان

خدا کی تازہ وحی

۱۶ جون ۱۹۰۵ء قبل از نماز صبح۔ میں اپنے مکان میں کمرے کے اندر کھڑا ہوں اس وقت دیکھا کہ باہر ایک عورت زمین پر بیٹھی ہے جو مخالف رنگ میں ہے وہ بہت بری حالت میں ہے اور اس کے سر کے بال مقراض سے کٹے ہوئے ہیں کوئی زیور نہیں اور نہایت ردی اور مکروہ حالت میں ہے اور سر پر ایک میلا سا کپڑا پگڑی کی طرح لپٹا ہوا ہے اسکے ساتھ بات کرنے سے مجھے کراہت آتی ہے نماز صبح کا وقت ہے میں جلدی سے اٹھا ہوں کہ نماز کیلئے مسجد میں چلا جاؤں پگڑی بھی ساتھ نہیں میں نیچے جا کر پہن لونگا یہ جلدی اسلئے کی کہ اس عورت کو میرے ساتھ بات کرنیکا موقع نہ ملے پس میں جلدی کی سبب پگڑی کو ہاتھ میں لیا اور قمیص کو پہن کے چادر اوڑھ لی اور گھر سے نکلا جب میں اس کے برابر آیا تو میرے منہ سے یا آسمان سے آواز آئی "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" ساتھ ہی یہ الہام ہوا کہ "اس پر ایک سخت بڑی آفت پڑی"۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ عورت ایک نہایت ذلیل شکل میں کیڑے کی طرح ہوگئی ہے۔ فقط ۰ ۰ ۰ نوٹ۔ یہ وہی خبر معلوم ہوتی ہے جس کو شائع کی اخبار [illegible]

رسید زر

جب سے مطبع کا چارج ہمارے پاس آیا ہے. جب ۳۱ مئی ۱۹۰۵ء تک مفصلہ ذیل رقوم بابت چندہ اخبار بدر ہم کو وصول ہوئی ہیں اگر کسی صاحب کی قیمت درج نہ ہوئی ہو. تو فوراً مطلع فرما دیں تاکہ بعد میں محاسبہ میں دقت نہ پڑے - جن اصحاب نے محمد افضل مرحوم کی وفات کے قریب ان کے نام منی آرڈر کئے تھے. وہ ہمیں نہیں ملے. ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں - ایسے اصحاب کو چاہیئے. کہ صاحب پوسٹ ماسٹر قادیان کو خط لکھدیں - کہ ان کا بھیجا ہوا روپیہ. قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کو دیدیا جائے. کیونکہ وہ روپیہ قیمت اخبار کا ہے - اور برادر مرحوم کا ذاتی روپیہ نہیں ہے - مینیجر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	مقام
۱۳ اپریل ۱۹۰۵ء	—	احمد الدین کمپونڈر	ایران	عا/
״	—	میاں اللہ رکھا	سندگا	عا/
۱۴ ״	۱۸۰	حکیم محی الدین	چونیاں	عا/
۱۵ ״	۱۶۸	میاں بخش درزی	گوجرانوالہ	عا/
۲۴ ״	۶۸۱	عبد الرحمان احمدی	کپورتھلہ	عہ/
۲۴ ״	۲۱۲	محمد الٰہی صاحب	کوہاٹ	ے/
۲۴ ״	۱۲۷	نصیر احمد ولد شیخ [illegible]	چکڑ شنہ	عا/
۲۴ ״	۳۷۵	منشی گلاب الدین	رہتاس	۳/
۲۵ ״	۹۶	محمد ابراہیم صاحب	کراچی	عہ/
۲۵ ״	۶۹	بابو خیر الدین صاحب	کوہاٹ	ے/
۲۶ ״	۲۱۹	میاں محمد بن محمد خلیل	بمبئی	عا/
״ ״	۴۱۵	صاحب دین صاحب	تہال	عا/
״ ״	۶۱	اللہ رکھا صاحب	کریگاؤں	عا/
۲۸ ״	۹۸	بابو غلام حسین صاحب	ٹوبہ ٹیک سنگھ	عا/
یکم مئی	۱۶۵	عبد اللہ ولد غلام نبی	ملتان	عا/
۳ ״	۳۶	انوار حسین خان صاحب	شاہ آباد	عہ/
״ ״	۲۴۴	ابو النصر آہ دہلوی	بمبئی اعانت ۸/	عا/
۵ ״	۲۲	منصب علی شاہ صاحب	پلور	عا/
״ ״	۱۶۳	نذیر الدین صاحب	بہاموصہ اعانت	عہ
״ ״	۵۹۹	خدا بخش صاحب	راولپنڈی ٹکٹ	۱۰/
۷ ״ ״	۱۳	صفدر حسین صاحب	چکر وتہ	عا/
״ ״ ״	۴۲۵	فتح الدین صاحب	پالم پور	عا/
״ ״ ״	۲۱۶	میاں عبد اللہ صاحب	شکار	عا/
۸ ״ ״	—	میراں بخش صاحب - معرفت حکیم فضیلت		عہ/
۹ ״ ״	۴۷۸	مہر الدین و احمد الدین صاحب	چنڈیاں	عا/
״ ״ ״	۶۱۶	ترکی شاہ صاحب	حیدر آباد	عا/

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۰ مئی ۱۹۰۵ء	۱۷۱	خان محمد ڈپٹی انسپکٹر	پہلور	عا/
״ ״	۴۴	قاضی محمد اکبر صاحب	پہلور	عا/
۱۱ ״	۲۹	دوست خان صاحب	قلات	عا/
۱۲ ״	۲۶	چودہری اکبر علی خان صاحب	تلونڈی	عا/
۱۲ ״	۲۵	منشی مولا بخش صاحب	سنگھوں	عا/
״ ״	۵۵	محمد منظور الٰہی صاحب	بھٹنڈہ	عہ/
״ ״	۱۴	عزیز احمد خان صاحب	شاہ آباد	عا/
״ ״	۳۲	چوہدری غلام حسین	چونڈہ	عا/
״ ״	۲۶	مرزا ظہور بیگ صاحب	شاہجہانپور	عا/
۱۵ ״	—	خدا بخش صاحب	ڈہری ریلوے	عا/
״ ״	—	مرزا محمد شفیع صاحب	بھٹنڈہ	عا/
۱۷ ״	۵۴	میاں سراج الدین صاحب	اٹاوہ	للعہ/
״ ״	۲۴	عبد الواحد صاحب خانساماں	بنارس	عہ/
۲۰ ״	۶۱	منشی عبد الخالق صاحب	کوٹلہ مغلاں	ے/
״ ״	۶۱۹	منشی ولی محمد صاحب	ڈیرہ غازیخاں	ے/
״ ״	۲۴	منشی نیاز علی صاحب	کپورتھلہ	عہ/
״ ״	۶۰	سیٹھ محمد اسماعیل صاحب آدم	بمبئی	عا/
۲۱ ״	۶۶	سردار خان صاحب	کپورتھلہ	عا/
۲۳ ״	۱۴	مہتمم کتب خانہ	سکندر آباد دکن	عا/
۲۵ ״	۲۷	شیخ ضیاء اللہ صاحب	مانسہرہ	عا/
״ ״	۳۵	گلاب الدین صاحب	رہتاس	عہ/

تعبیر الرؤیا

بعد نماز جمعہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب سیکنڈ ماسٹر مدرسہ اکونہ ضلع بہرائچ نے اپنا رؤیا حضرت کے آگے عرض خدمت کیا "کہ رات میں نے حضورؑ کی زیارت عالم رؤیا میں کی - اور حضورؑ نے دست خاص سے کچھ مٹھائی کی قسم سے جس میں گری وغیرہ ملی ہوئی تھی - مجھے عنایت فرمایا میں اُسے دیکھ رہا تھا - کہ آنکھ کھل گئی - حضرت میں نے اُسے کہا یا نہیں - حضرت نے فرمایا - شکر کرو - مل تو گیا"

ایک اور رؤیا - تھوڑا عرصہ ہوا - میں نے ایک اور دیکھا تھا - " حضور چارپائی پر تشریف فرما تھے - مفتی محمد صادق صاحب حضور کے پاس بیٹھے کسی کتاب میں سے کچھ سنا رہے ہیں - میں جونہی سامنے آیا - حضور نے فرمایا " دیا شنکر ہے " - مفتی صاحب نے عرض کی - حضور عبد الرحیم ہے " - حضرت مجھے دیا شنکر کیوں کہا گیا؟ فرمایا - رحمت الٰہی کا نشان ہے

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں - اور اس التماس کو توجہ سے سُنیں برادر مرحوم مارچ کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے اُنکے ایام بیماری میں اور اُنکے وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے - وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں ہم کو نہیں ملے - لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہیں - کہ روپیہ ہم کو ملگیا ہے - اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں - لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵ - مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا - عرض ہے - کہ وہ پوسٹماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں - کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائیٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے - کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا - بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا -

مینیجر بدر

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر میں بہت سا تنہ حصہ کارکردگی کے شریک تھے - اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا - اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا - ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا - اور نہ ہے - یہ تمام اُن کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ پر تھے - جس میں نہ میرے مشورے اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا - ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے - تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے سے وہ اُن کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں - اس کے متعلق مینیجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر - پروپرائٹر بدر

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوش خط عمدہ کاغذ پر میاں معراج الدین عمر - لاہور - نو لکھا - لاہور سے پونے تین روپے قیمت میں مل سکتی ہیں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر - پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸

چشم گوہر بار تو گر آذر بہادر قادیان بینی | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۂ الجدیدۃ جلد ۱ نمبر ۱۱ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۹

ای جہاں منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ روپے سالانہ عطا کرتے ہیں۔ عام قیمت سالانہ ۲ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وا ز خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدمے دوری ازاں عالی جناب
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکراں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
تردو ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا کاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

کوئی دو تین ماہ کا الہام ہے جو پہلے غلطی سے درج نہیں ہوا "بادشاہ وقت پر جو تیر چلایا وے۔ اسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے"

۱۹ رجون ۱۹۰۵ء ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہو کر تھے اسی جگہ۔ انہیں ان میں سے ایک کے متعلق یہ الہام ہوا "خدا نے اسکو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح" یعنی اسکی موت تقدیر مبرم کی طرح تھی گویا مبرم تھی مگر یہ معجزہ مسیح موعود ہے کہ اسکو خدا نے اچھا کر دیا مبرم تقدیر قابل تبدیل نہیں ہوتی۔ مگر بعض تقدیریں مبرم سے سخت مشابہت رکھتی ہیں اور بنظر کشفی مبرم معلوم ہوتی ہیں ایسی تقدیر ایک صاحب برکت اور صاحب حال کی کامل توجہ اور اقبال علی اللہ سے دور ہو سکتی ہیں +

ڈائری

اَلقَولُ الطَّیِّبُ

۱۳ رجون ۱۹۰۵ء۔ قاضی غلام حسین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ حصار حاضر خدمت ہوئے۔ چند روز ہوئے قاضی صاحب کا لڑکا چند روز کی عمر پا کر فوت ہو چکا ہے۔ اسپر فرمایا جو بچہ مرجاتا ہے وہ فرط ہے انسان کو عاقبت کیلئے بھی کچھ ذخیرہ چاہیئے میں لوگوں کی خواہش اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہوگی اگر صالح ہو تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دے سکتی ہے اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے۔ اکثر لوگ تو سوچتے ہی نہیں کہ انکو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں وہ اپنی خواہش کو یہانتک محدود رکھتے ہیں کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بنجاوے۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے کہ کوئی ولد صالح پیدا ہو جو بندگان خدا میں سے ہو۔ لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں وہ ایسی نیت کہاں سے پیدا کر سکتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ خدا سے فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے نیت صحیح پیدا کرنی چاہیئے ورنہ اولاد ہی عبث ہے دنیا میں ایک بیہودہ رسم چلی ہوئی ہے کہ لوگ اولاد مانگتے ہیں اور پھر اولاد سے دکھ اٹھاتے ہیں۔ دیکھو حضرت نوحؑ کا لڑکا تھا۔ کس کام آیا۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان جو اسقدر مرادیں مد نظر رکھتا ہے اگر اسکی حالت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو تو خدا اسکی مرادوں کو خود پوری کر دیتا ہے اور جو کام مرضی الٰہی کے مطابق نہ ہوں ان میں انسان کو چاہیئے کہ خود خدا تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرے +

ایک بیمار اور اسکے علاج کا ذکر تھا۔ فرمایا ہر ایک مرض تقدیر کی طرف سے مسلط ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مرض ہٹ جاتا ہے۔

ایک مدرسے کے متعلق فنڈ کا تذکرہ تھا فرمایا خدا تعالیٰ سمیع و علیم ہے اُس سے دعا کرتے رہو خدا برکت دیگا اس رمز کا سمجھنا ایمانداری ہے +

۱۴ رجون ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص ہمارے ملنے کے واسطے آیا اُسکے معالجہ کا ذکر تھا فرمایا خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں ہے۔ میر صاحب کا لڑکا محمد اسحاق سخت بیمار ہوا ڈاکٹر نے مایوسی ظاہر کی ہمنے دعا کی الہام ہوا سلام قولًا من رب رحیم یہ خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس ڈر نہیں" دنیا سرائے فانی ہے اور معمولی موت فوت لگی ہوئی ہے۔ خدا اس کی پروا نہیں کرتا لیکن جہاں کوئی پیچ پڑ جاتا ہے اور دین پر اعتراض وارد ہوتا ہے وہاں تو خدا اپنا قانون بھی بدلدیتا ہے اور معجزہ نمائی کرتا ہے یوں تو مرنا کوئی حرج یا دکھ کی بات نہیں جنکو ہم کہتے ہیں کہ مرگیا ہے وہ دوسرے جہان میں چلا جاتا ہے اور وہ جہان نیک آدمیوں کے لیے بہت عمدہ ہے مگر جہاں کوئی اعتراض دین کے لیے مزاحم ہوتا ہے وہاں خدا تعالےٰ عجائبات ظاہر کرتا ہے دنیوی حکام بھی ایسا کرتے ہیں کہ کسی اہم ملکی ضرورت کیوقت قانون کی بھی پروا نہیں کرتے خدا کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اُس نے دو گھر بنائے ہیں ادھر سے اٹھا کر ادھر آباد کر دیتا ہے +

طب ماتحت حکم خدا

طب اور معالجات کا تذکرہ تھا۔ فرمایا یہ سب ظنی باتیں ہیں علاج وہی ہے جو خدا تعالیٰ اندر ہی اندر کر دیتا ہے۔ جو ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ علاج یقینی ہے وہ اپنے مرتبہ اور حیثیت سے آگے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ میرے پاس ایکدفعہ ایک بیمار آیا مینے بعد دیکھنے حالات کے حکم لگایا کہ یہ ایک ہفتہ کے بعد مرجائے گا تیسر سال کے بعد مینے اسکو زندہ پایا۔ بعض ادویہ کو بعض طبائع کے ساتھ مناسبت ہوتی ہے اسی بیماری میں ایک کیلئے ایک دوا مفید پڑتی ہے اور دوسرے کے واسطے ضرر رساں ہوتی ہے جب بُحران ہوں تو مرض سمجھ میں نہیں آتا اور اگر مرض سمجھ میں آجائے تو پھر علاج نہیں سوجھتا۔ اسی واسطے مسلمان جب ان علوم کے وارث ہوئے تو انہوں نے ہر امر میں ایک بات بڑھائی نبض دیکھنے کے وقت سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا کہنا شروع کیا اور نسخہ لکھنے کے وقت هُوَ الشَّافِي لکھنا شروع کیا۔

حضرت کی خدمت میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے پالم پور کے ایک انگریز کا خط پڑھ کر سنایا جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے اسلام کے ساتھ دلچسپی ہے اور آپکے رسالہ میں جیسی اسلام کی تائید ہے ایسی مینے کہیں نہیں دیکھی۔

ماسٹر عبدالرحیم صاحب مدرس اکونہ نے ایک نظم فارسی حضرت کی خدمت میں پڑھ کر سنائی۔

۱۷ رجون ۱۹۰۵ء ذکر آیا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ میں بھی تابعین میں سے ہوں کیونکہ ایک جن جسنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پایا تھا مینے اُس سے ملاقات کی فرمایا اس سے بہتر کشف صحیح ہے جو بیداری کا حکم رکھتا ہے جو لوگ بذریعہ کشف صحیح آنحضرت کی صحبت حاصل کرتے ہیں وہ اصحاب میں سے ہیں +

اخبار الامان

۱۔ حضرت بخیر و عافیت مع خدام تاحال باغ میں فروکش ہیں ان سب باغ میں رہتے ہیں رات کو چونکہ مطابق حدیث نبوی درختوں میں رہنا مضر ہے سونے کیلئے کھلے میدان میں رات کیواسطے خیمے لگائے ہوئے ہیں۔ قواعد طبیہ بھی اس حدیث شریف کی تائید کرتے ہیں +

۲۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت ۵ اجون کو بسبب اسہال بہت بیمار ہو گئی تھی اب اللہ کے فضل سے آرام ہے۔ حالت بیماری میں فرمایا میں موت سے ہرگز نہیں گھبراتا۔ ایک لطیف مضمون شروع کیا تھا (تفسیر سورۃ نور جسکے نوٹ عنقریب ہدیہ ناظرین ہونگے) جب ضعف زیادہ ہوا تو مجھے خیال آیا کہ یہ مضمون ناتمام رہا میں کل پڑھا رہا تھا کہ یکدم ضعف کا غلبہ ہو گیا۔ فرمایا مینے ایک وصیت اس تکلیف کے وقت میں لکھی ہے جو عربی میں ہے اُسکو شائع کر دیا جاوے۔ فرمایا میرے دلکو ایک بڑا اطمینان بخشا ہے۔ قرآن شریف میری غذا ہے۔

۳۔ موسمی حالت بدستور ہے گرد و باد کے طوفان آتے ہیں ایکدو بارش ہو کر کچھ گرمی میں افاقہ ہو جائے تو حضرت شہر کے مکان میں جانیکا ارادہ رکھتے ہیں +

۴۔ ان ایام میں خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب آگرہ سے آئے آپکے وجود سے بہت مریضوں کو فائدہ پہنچا اور نیز آپ نے مدرسہ کے کلب میں ایک لکچر بزبان انگریزی دیا۔ بابو عبدالرزاق صاحب پنشنر ماسٹر لدھیانہ موقیال آئے اور تین چار دن ٹھہر کر چلے گئے۔ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ حاجی شاہزادہ عبدالمجید صاحب لدھیانوی۔ بابو مرزا محمد شفیع صاحب پوسٹ ماسٹر بھٹنڈہ سے۔ بابو کرم الٰہی صاحب سکنیدر تشریف لائے۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب سیکنڈ ماسٹر اکونہ ضلع بہرائچ اودھ نے آریوں کے حالات کے انکشاف پر ایک پرمعنی لکچر دیا جس کے سننے کے واسطے قادیان کے ہندو و مسلمانوں کو باقاعدہ اشتہار دیا گیا تھا۔ ماسٹر صاحب آریوں کے حالات سے خوب آگاہ ہیں۔ ہندی زبان سے خوب واقف ہیں چنانچہ آپنے ایک ہندی ... زبان میں نظم سلسلہ احمدیہ کے متعلق معہ ترجمہ اردو لکھی ہے جو چھپکر شائع ہو گئی ہے اور علاوہ اسکے ایک فارسی نظم حضرت کو سنائی +

پیڈی اکبر و مخالف

پیڈی (؟) ... آج کل مخالفین سلسلہ احمدیہ نے بہت شور ... ہماری جماعت کے ایک ... بزرگ ... حضرت مولوی ... صاحب کو امروہہ ... مباحثہ کے لئے بلایا ... جہاں مخالفانہ ... رنگ اختیار کیا ... ایسے لوگوں کی طرف توجہ کرنا مفید نہیں ہو سکتا ... سوائے ذلّت اور رسوائی کے کوئی نیک نیت رکھتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے تاہم حضرت مولانا موصوف نے باطل پرستوں پر حجت قائم کرنے کے لئے ان کے خط کے متعلق شرائط مباحثہ کا جواب تحریر فرمایا ہے ... ہم اصل خط معہ جواب ناظرین کے مطالعہ کے لئے درج کرتے ہیں۔

قبلہ حضرت مولانا مقتدانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ احمد حسن مہتمم مدرسہ مصباح التہذیب نے ... چار شرائط لکھ کر بھیجے ہیں بجنسہٖ نقل پیش کرتا ہوں۔ اوّلاً یہ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی کو قلم بند کر کے مناظر وکیل مجاز منجانب خود مقرر کریں اور اقرار لکھدیں کہ اگر یہ شخص ان دعاوی کو ادلہ شرعیہ سے ثابت نہ کر سکے۔ تو ہم معہ اپنے مریدوں کے اپنے دعاوی سے تبرّی اور توبہ کر لیں گے۔ ثانیاً۔ ادلہ شرعیہ و کتب جن سے سند لائی جاوے گی۔ مقرر کر دی جاویں۔ ثالثاً۔ مناظرہ تقریری ہوگا۔ یہ اختیار ہے۔ کہ مجمع عام خواہ جلسہ خاص بہ تعداد معینہ ہو۔ رابعاً حکم مقبولہ طرفین مقرر ہونا ضروری ہے۔ کہ فیصلہ حکم فریقین کو منظور ہوگا۔ چونکہ مناظر صاحب امروہی ظاہر کئے گئے ہیں۔ لہذا بندہ اونہیں کے ہموطن اعنی مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو حکم قرار دینا مناسب سمجھتا ہے۔ فقط۔ جواب باصواب سے جلد تر مطلع فرمایا جاوے۔ بندہ احمد حسن بریلوی عفی اللہ عنہ۔ یہ نقل حرف بحرف مہتمم صاحب مذکور کی قلم کی لکھی ہوئی کی ہے۔ ایک حرف کا فرق نہیں ہے۔ آج کچھ زبانی گفتگو اس عاجز سے اور مولویصاحب مدرس مدرسہ مذکور سے ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کے دعاوی کی نسبت فرماتے تھے۔ کہ قرآن و حدیث سے ثبوت چاہیئے۔ بندہ نے کہا اگر ثبوت دیا جاوے۔ تو آپ کو پھر عذر کرنے کا موقع نہ ہوگا۔ جب دعویٰ صحیح ثابت ہوگیا۔ تو حکم مقدمل ہوتا الکا امور دینی میں ثابت ہوگیا۔ تو فرمانے لگے۔ امور دینی میں تو ہم نہیں نفسانیت معلوم ہوتی ہے۔ لہذا عرض ہے۔ کہ جس طرح حضور والا کی رائے مبارک میں آوے۔ جواب تحریر فرما دیجئے

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً۔ محب مکرم حضرت حافظ تصور حسین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شرط اوّل محض لغو اور باطل ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس کی کتابیں متحدیانہ ... اور متضمن اثبات دعاوی اور نیز یہی خاکسار کے رسائل تمام دنیا میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور ان دعاوی کا ثبوت کالشمس فی النہار واضح ہو چکا ہے۔ لہذا اب تو یہ دعاوی اور مسائل قد تبین الرشد من الغی کے مصداق ہوگئے ہیں۔ پس مخالف پر لازم ہے۔ کہ ان کتابوں کو دیکھے اور جواب دیوے۔ ورنہ یہ درخواست بصورت شرط کے جو سائل نے کی ہے۔ اور تحصیل حاصل کیونکہ والذین ھم عن اللغو معرضون قرآن مجید موجود ہے۔ ہاں اگر کسی شخص بے بصیرت مصداق علی ابصارھم غشاوۃ کو ان دعاوی اور مسائل کی حقیقت نظر نہ آوے تو اس طرف سے صرف اسقدر اجازت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا شک و شبہ تحریراً ہمارے روبرو پیش کرے۔ زبانی کوئی قول اس کا مسموع نہ ہوگا۔ ہم اس شبہ محررہ کا جواب جسقدر اوراق میں چاہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی جلسہ میں پیش کریں گے۔ اسی طرح پر سائل اپنا شک و شبہ پیش کرتا رہے گا ہم اس کا جواب لکھ کر پیش کرتے رہیں گے۔ پھر وہ طبع ہو کر شائع ہو جائے گا۔ تحریری شرط اس لئے کی ہے۔ کہ فریقین میں سے کسی کو انکار یا تبدیل تحریف اپنے قول کی گنجائش نہ رہے۔ اور حضرت اقدس کے اقرار وغیرہ کے لکھنے کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ ہم خود اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ حضرت اقدس مصداق ثانوی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے ہیں۔ اور آنحضرت کے جملہ دعاوی کو ہمنے ادلہ شرعیہ کتاب اللہ اور سنت صحیحہ اور دلائل عقلیہ اور تائیدات الٰہیہ سے ثابت کر کے دکھلا دیا ہے۔ پس مخالف ہم سے ہی اپنا شبہ رفع کر لیوے۔ البتہ بحکم دروغگو را تا بخانہ باید رسانید کے ہم بھی بمقابلہ شرط اوّل مخالف کے یہ شرط اوّل کرتے ہیں کہ مناظر طرف ثانی کل ہندوستان کے مشاہیر علماء و فضلاء و فقراء سجادہ نشینوں کی طرف سے یہ لکھوا کر شائع کرا دیوے۔ کہ اگر ادلہ شرعیہ مذکورہ سے علیٰ منہاج النبوت حضرت اقدس کے دعاوی یا مسائل کو ہم نے حق اور صحیح۔ بلکہ واجب القبول ثابت کر دیا۔ تو یہ تمام مشاہیر نامی کے علماء و فقراء اپنی مخالفت سے توبہ اور بہتری کا اشتہار شائع کر دیویں گے۔ اور یہ شرط ہماری بجائے خود واجب القبول ہے۔ کیونکہ کتب متحدیانہ و معجزانہ سلسلہ احمدیہ کی تمام دنیا میں شائع ہو چکی ہیں۔ معہذا اس شرط سے ہم ایسے ادانی طلبہ علم کے ساتھ بھی مناظرہ کرنے کو موجود ہیں مگر

صرف تحریراً تا کہ حق و باطل حاضرین جلسہ اور غیر حاضرین پر واضح و لائح ہو جائے اور تبدیل و تحریف اپنے قول کی کسیکو گنجائش نہ رہے۔ یہاں تک شرط اوّل و دوم و سوم کا جواب شافی و کافی آگیا۔ جو محض لغو اور باطل تھیں۔

اور شرط چہارم کا یہ جواب ہے۔ کہ بحکم محکم و منصوص قرآن مجید فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما کے ہم اور کسی کو سوائے کتاب و سنت صحیحہ کے حکم مقرر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان دعاوی اور مسائل میں ادلہ محکمہ شرعیہ قطعی فیصلہ کر چکیں ہیں۔ چہ جائے مولوی احمد حسن صاحب کی۔ کیونکہ وہ تو اس مامور من اللہ کے مباہلہ کے نیچے اپنی میعاد معینہ میں یعنے تیسرے سال آچکے ہیں۔ دیکھو دافع البلاء صفحہ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ کو اور پھر نظر ثانی دیکھو جو مولویصاحب کے خاص گھر میں ہی تین موتیں۔ انکی زوجہ اہل خانہ اور نواسہ اور نواسی پر طاعون سے واقع ہو چکیں ہیں۔ آپ ان سے دریافت کر لیجئے۔ علاوہ بریں مولویصاحب باوجود قرب و امروہی ہونے کی اس دشت پر خار مباحثہ اور لق و دق مناظرہ میں ایسے طفل مکتب ہیں کہ آج تک ہمارے مقابلہ میں ایک قدم تک بھی نہیں رکھ سکے۔ اگر فریق ثانی کو اس میں بھی کچھ شک ہو۔ تو اس امر کو بھی ان سے دریافت کر لیوے۔ پس وہ کیوں کر حکم ہو سکتے ہیں۔ اے حافظ صاحب جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ بعد ثبوت کے ادلہ شرعیہ سے بھی ہم پر ماننا ضروری نہیں ہے۔ ایسے شخص سے کیا گفتگو ہو سکتی ہے سو آنکس کہ ز قرآن و خبر زو نہ رہے۔ آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی۔ والسلام۔ خیر ختام محررہ ۱۷ جون ۱۹۰۵ء

راقم محمد احسن از امروہہ۔ شاہ علی سرے

پاک شاعری

کھڑا جھنڈا ہے مہدی کا آئے جس کا جی چاہے | لوا احمد کے فیض پاؤ جس کا جی چاہے
محمد کو شفیع اپنا بناؤ جس کا جی چاہے | جماعت میں صحابہ کی در آئے جس کا جی چاہے
محمد کو زمیں میں کہا اور عیسیٰ کو گردوں پر | نصاریٰ تیس اب پر چڑھائے جس کا جی چاہے
وفات حضرت عیسیٰ عیاں ہے صاف قرآں سے | فلک سے ابن مریم کو بلائے جس کا جی چاہے
خبر میں آچکا دجال ہے اک ہی فرقہ | یہ شخص خاص ہے کو نہ بتائے جس کا جی چاہے
متاع دنیوی دیکر ملائیں دین میں اپنی | اب اس پہ میں دین اپنا گنوائے جس کا جی چاہے
وہ پھر کے بھیر کو پہنچے یعنی ہو دنگی عادتہ | کہ کوئی دین میں ایسے در آئے جس کا جی چاہے
نبات انکی ہو مثلی ... اور ... | وہ میں اب ... خود سوچ ... جسکا جی چاہے
حدیثوں سے بھی اطمینان گر تو ما نہیں صاحب | خدا دجال کا ہے کو بنائے جس کا جی چاہے
غرض دجال و مہدی و مسیحا آچکے اب تو | علامت ہو چکی ... جسکا جی چاہے
مسیح و مہدی موعود کہتا ہوں میں منہ پر | ... دین بنائے جس کا جی چاہے

مرسلہ عبد العزیز۔ اہلمد کلکٹری سہارنپور

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

ایک شخص کے چند سوالوں کے جواب

شکارپور سندھ سے ایک شخص مسمی عبدالقادر بیدل نے حضرت اقدس کی خدمت میں چند ایک سوالات لکھے ہیں۔ جن کے جوابات حضرت نے خود ایک خط میں تحریر فرمائے ہیں اور وہ خط عاجز ایڈیٹر کو اخبار بدر میں درج کرنے کے واسطے عطاء فرمایا ہے۔ اس خط میں حضرت نے سائل کے سوالات کے جوابات لکھے ہیں۔ چنانچہ وہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط مجھ کو ملا۔ سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں

ع۱ جو شخص سچی ارادت سے مریدوں میں داخل ہوگا اور سچا مسلمان بن جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس سے بہتری کرے گا۔

ع۲ اگر کوئی معجزہ دیکھنے پر بیعت کے لئے طیار ہے۔ تو اس وقت تک دس ہزار کے قریب اللہ تعالےٰ نے معجزات دکھا چکا ہے۔ جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ اور اپنی مرضی سے ہمیشہ دکھاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے۔ کہ گذشتہ معجزات میرے لئے کافی نہیں۔ اور میں اپنے اقتراح سے معجزہ چاہتا ہوں۔ تو ایسا آدمی شریر اور بدنصیب ہے۔ خدا تعالےٰ کو نہ اس کی پرواہ ہے۔ نہ اس کی بیعت کی

ع۳ کرشن ہونے کا دعویٰ خدا تعالےٰ کی وحی سے ہے ہر ایک ملک میں نبی ہوتے رہے ہیں۔ پس یہ شرارت ہے۔ کہ بغیر علم یقینی کے کرشن کو برا کہا جاوے۔ واِنْ مِنْ اُمَّۃٍ اِلّا خلا فیہا نذیر۔

ع۴ میں نے ثناء اللہ کو ہرگز نہیں کہا۔ کہ میرے مکان پر نہ آؤ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ بلکہ خود اُن آریہ سماج والوں کے مکان پر اترا۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو صدہا گالیاں نکالتے تھے۔ جن کے گندے رسالے اب تک موجود ہیں۔ ایک غیرت مند مؤمن کا کام نہیں۔ کہ ایسے پلید گروہ دشمن اسلام کے گھر میں اترے۔ نہ میرے پاس وہ آیا۔ نہ آنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اس کو کب کہا تھا کہ تم ہندوں کی طرح میرے پاس آؤ۔ وہ ہرگز میرے پاس نہیں آیا۔ ہاں قادیان میں آریہ سماج والوں کے پاس آیا۔ اور اس کی اس حرکت سے قادیان کے مسلمان بھی حیران تھے۔ کہ مولوی کہلا کر دشمنان اسلام کے پاس اترا۔ جن کا طریق توہین اسلام ہے۔ کوئی غیرت مند مسلمان ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ کہ ایسے مکان پر کسی کے ملنے کے لئے جائے۔ جہاں حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ اور دن رات توہین اسلام اُن کا کام ہے۔ وہ میرے دروازہ پر نہیں آیا۔ تا میں اس کی خاطر داری کرتا۔ بلکہ دشمنان اسلام اور دشمنان نبی کریمؐ کے دروازہ پر گیا۔ اور اگر وہ اب اس واقعہ سے انکاری ہے۔ تو میں بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

قولہ آپ نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ طاعون قادیان میں نہ آئیگا۔ اور میرے مریدوں سے کوئی اس مرض مہلک میں گرفتار نہ ہوگا۔ اور اس کے برعکس ہوا۔

الجواب۔ میں نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مریگا۔ بلکہ قادیان کی نسبت یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ لولا الاکرام لہلک المقام یعنے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر میں تیری عزت کا پاس نہ کرتا۔ تو قادیان کے تمام لوگوں کو ہلاک کر دیتا کیونکہ اس گاؤں میں اکثر شریر اور خبیث ایک جمع ہیں خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں قادیاں میں طاعون بھیجوں گا۔ اور میں اُن سب لوگوں کو بچاؤں گا۔ جو تمہارے گھر کی چار دیوار کے اندر ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اگر قادیان کی نسبت عام طور پر بچانے کا وعدہ تھا۔ تو پھر اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہوئے۔ کہ میں اس گھر کے رہنے والوں کو بچاؤں گا۔ اب میں یہ بھی بتلاتا ہوں۔ کہ شریر اور مفسد طبع لوگوں نے کہاں سے ایک جھوٹی بات بنالی۔ پس اس کی جڑ یہ ہے۔ کہ ایک یہ وحی الٰہی تھی۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ انہ اوی القریۃ۔ یعنی خدا تعالےٰ اس بیماری کو اس ملک کے رہنے والوں سے دور نہیں کرے گا۔ جب تک وہ ان خیالات کو دور نہ کریں۔ جو اُن کے دل میں ہیں۔ اور وہ اس گاؤں کو یعنے قادیان کو بالکل تباہ ہونے سے بچالیگا یعنی قادیان کی ایسی حالت نہ ہوگی کہ بالکل نابود ہو جائے۔ جیسا کہ اس نواح میں کتنے دیہات نابود ہوگئے۔ اور اُن کا نام ونشان نہ رہا۔ یاد رہے۔ کہ اویٰ کا لفظ جو اس وحی الٰہی میں ہے۔ یعنی یہ فقرہ کہ انہ اوی القریۃ۔ اس لفظ کے عربی میں یہ معنے ہیں کہ ایک حد تک مصیبت دکھلا کر پھر اپنی پناہ میں لے لینا۔ اور بکلی برباد نہ کرنا۔ یہ محاورہ قرآن شریف اور تمام عرب کی زبان میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ الم یجدک یتیما فاویٰ یعنی کیا خدا نے تجھ کو یتیم پاکر پھر پناہ نہ دی۔ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اول آپ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یتیم کیا۔ اور یتیمی کے تمام مصائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد کئے۔ اور پھر بعد مصائب کے پناہ دی۔ پس اویٰ کے لفظ میں شرط ہے۔ کہ جس کو پناہ دی جائے۔ وہ اول کچھ مصیبتیں اُٹھا چکا ہو۔ یہی فقرہ وحی الٰہی کا ہے۔ جس کے معنے مفسد طبع لوگوں نے اپنی قدیم عادت کے موافق یہ بنائے کہ گویا خدا نے یہ فرمایا تھا۔ کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مرے گا۔ اب اس جگہ بھی بجز اس کے ہم کیا کہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور یاد رہے۔ کہ پیسہ اخبار والے کو تو حق سے قدیم بغض ہے۔ اور خلاف واقعہ لکھنا اور اپنی طرف سے بات بنانا اس کی عادت ہے*۔ اور میں اس بارے میں مدت ہوئی۔ چنانچہ کتابیں شائع کر چکا ہوں۔ اور عام طور پر بتلا چکا ہوں۔ کہ ایسی کوئی مجھے وحی نہیں ہوئی جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون ہرگز نہیں پڑے گی۔ اب اگر آپ کا دعوےٰ ہے۔ کہ ضرور میں نے ایسی کوئی پیشگوئی شائع کی تھی۔ تو اس کو پیش کرنا چاہئیے۔ میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میں نے ایسی کوئی وحی شائع نہیں کی۔ جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گی۔ اب اگر کوئی کہے۔ کہ شائع کی تھی۔ تو بجز اس کے کیا جواب دوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ پھر یہ دوسرا اعتراض کہ مریدوں کے لئے یہ وحی شائع کی تھی۔ کہ انہیں سے کوئی نہیں مرے گا۔ یہ بھی سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ صرف یہ وحی الٰہی شائع کی تھی۔ انّ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن وہم مہتدون یعنے جو لوگ ایمان لائے۔ اور کسی قسم کا ظلم اور قصور اُن کے ایمان میں نہ تھا۔ وہ امن میں رہیں گے۔ پس میں خدا تعالےٰ کی قسم کھاکر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک بھی ایسا مرید نہیں جو طاعون سے نہیں مرا۔ باقی وہ لوگ جو کچھ کچھ دنیاداری کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور اُن کا میرے ساتھ وہ پاک تعلق نہیں۔ جو ظلم اور قصور سے ان کو

---

* پیسہ اخبار کا خلاف واقعہ لکھنے کا یہ نمونہ کافی ہے۔ کہ قادیان میں بعض اموات جو اور اور بیماریوں سے ہوئی تھیں۔ اس نے طاعون میں داخل کر دیں اور ایک شخص دیوانہ کتے کی کاٹنے سے مرا تھا۔ وہ بھی طاعونی موت قرار دی اور اس طرح پر طاعون کی وارداتیں زیادہ دکھلائیں۔ ورنہ ارد گرد کے دیہات کی نسبت اسقدر قادیان میں طاعون کم رہی ہے۔ کہ گویا نہیں ہوئی۔ اور قادیان میں قدیم سے آبادی تین ہزار سے زیادہ نہیں۔ بلکہ کم ہے یہ کس دروغ گو کے منہ سے نکلا۔ کہ اب صرف تین سو باقی ہیں۔ پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دھوکہ دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اس نے یہ بھی خلاف واقعہ لکھا کہ فلاں فلاں آدمی طاعون سے مر گئے ہیں۔ حالانکہ نہ انکو طاعون ہوئی اور نہ وہ مرے۔ بلکہ ابتک زندہ موجود ہیں۔ منہ

مبرا کرے۔ یہ پیشگوئی اُن کی ذمہ دار نہیں۔ ابھی بہت تھوڑے ہیں۔ جو اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ جو شخص مجھ سے سچی محبت رکھتا ہے۔ اور میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور نفسانی اغراض سے پاک ہے۔ اور وفا اور صدق کامل طور پر رکھتا ہے۔ اور ٹھوکر کھانے والا مادہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور متقی ہے۔ اور کسی ابتلا کی وقت مُرتد ہونے کے لئے طیار نہیں۔ اور میری عظمت اور مرتبہ کو سمجھتا ہے۔ اور کوئی شک و شبہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور نہ کسی ابتلا کے وقت شبہ پیدا ہونے کا خانہ اس کے دل میں موجود ہے۔ وہ ضرور طاعون سے بچایا جائے گا۔ کیونکہ ایک قسم کا مجھ سے اتحاد رکھتا ہے۔ مگر بہتیرے ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مرید ہیں۔ مگر وہ مرید نہیں۔ وہ پورے زور سے تقوے کے راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دُنیا کے گند ان کے اندر ہیں اور پورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ادنے ابتلا کے وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ گری وہ گری۔ پس درحقیقت ان کو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے اُن سے تعلق۔ اور اگر وہ قیامت کو بھی میرے پاس آویں۔ تو مجھے کہنا پڑے گا۔ کہ مجھ سے دور رہو۔ کہ میں تمہیں شناخت نہیں کرتا۔ ہاں ایسے بھی ہیں۔ اگر وہ طاعون سے بوجہ عدم کمال تام کے فوت ہو جائیں۔ یعنی انہیں شرائط متذکرہ بالا پورے طور پر متحقق نہ ہوں۔ مگر شہیدوں میں لکھے جائینگے۔ اور طاعون اُن کے بہشت کا ذریعہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ایک حصہ صدق کا ان میں ہے جو کامل نہیں۔

اعتراض پنجم ۵ء مسماۃ مُحمّدی کو دوسرا شخص نکاح کرکے لے گیا۔ اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی

الجواب وحی آلہی میں یہ نہیں تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی بلکہ یہ تھا۔ کہ ضرور ہے۔ کہ اوّل دوسری جگہ بیاہی جائے۔ سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہُوا۔ الہام آلہی کے یہ لفظ ہیں۔ سیکفیکھم اللہ ویردھا الیک۔ یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی۔ خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ رد کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں۔ کہ ایک چیز ایک جگہ ہے۔ اور وہاں سے چلی جاوے۔ اور پھر واپس لائی جاوے۔ پس چونکہ محمّدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میرے چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی۔ اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی۔ یعنی مرزا احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں رد کے معنے اس پر مطابق آئے۔ کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی۔ اور پھر وہ

وہ چلی گئی۔ اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی۔ اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی۔ سو ایسا ہی ہوگا مگر چونکہ آتھم کی پیشگوئی کی طرح یہ بھی شرطی پیشگوئی ہے۔ اس لئے کسی میعاد سے اس کو تعلق نہیں۔ اور اس کے ظہور کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی یہ کہے۔ کہ رد کے یہ معنے نہیں۔ تو بجز اس کے کیا کہیں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

بے شک یہ سچ ہے۔ کہ میعاد اس شرطی پیشگوئی کی گذر گئی۔ مگر شرطی پیشگوئی میعاد کے گذرنے سے باطل نہیں ہوتی۔ بلکہ وعید کی پیشگوئیاں جو کسی کی عذاب کے متعلق ہوں۔ باوجود نہ ہونے کسی شرط کے اصل میعاد سے متاخر ہو سکتے ہیں۔ جیساکہ یونس نبی کی پیشگوئی متاخر ہوگئی۔ اس میں راز یہ ہے۔ کہ خدائے کریم کا تمام نبیوں کی زبانی وعدہ ہے۔ کہ جس بلا کا اس نے ارادہ کسی کی نسبت کیا ہے۔ خواہ پیشگوئی کے پیرایہ میں۔ خواہ کسی اور طرح۔ وہ اس بلا کو توبہ اور صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ٹال سکتا ہے۔ یا اس میں تاخیر ڈال سکتا ہے اس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس یہ اعتراض اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ جہالت ہے خصوصاً جس حالت میں پیشگوئی کی ایک شاخ پوری ہو چکی ہے۔ یعنے محمّدی کا باپ جس کی موت اس پیشگوئی میں داخل تھی۔ میعاد کے اندر مرچکا۔ پس تو محل تصدیق ہے۔ نہ جائے اعتراض۔ اور دوسرے شخص کی موت میں تاخیر اسی وجہ سے ہوئی۔ کہ اسی پیشگوئی سے ایک بڑی موت فریق ثانی کے بزرگ کی۔ یعنی احمد بیگ کی میعاد مقررہ کے اندر وقوع میں آگئی۔ اور اس نے لوگوں کے دلوں میں سخت خوف ڈالدیا کیونکہ جب کہ دو شخص پیشگوئی کے زد میں تھے۔ اور ایک اُن میں سے میعاد کے اندر مرگیا۔ تو یہ بات تو ایک طبعی امر تھا۔ کہ دوسرے شخص اور اس کے اقارب کو خوف دامن گیر ہو جاتا۔ پس وہی خوف قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق تاخیر بلا کا موجب ہُوا۔ اور جیساکہ وعید کی پیشگوئیوں میں ہے۔ کسی حد تک تاخیر ہوگئی۔ کیونکہ خوف کے وقت خدا تعالےٰ بلا کو جس کا ارادہ کیا گیا ہے۔ ٹالدیتا ہے۔ یا تاخیر میں ڈالدیتا ہے

۵ء آپنے فرمایا تھا۔ کہ وہ ملعون مردار ہو کر جائے گا۔ یا وہ جگہ آپکے ہاتھ آئے گی۔ مگر اب تک کوئی بات ظہور میں نہ آئی

الجواب۔ میں اس اعتراض کو سمجھا نہیں۔ آپ اس ملعون کا نام لیں۔ مجھے بالکل معلوم نہیں۔ کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ جگہ کونسی ہے۔ اور وہ ہندو کون اور الہام کون ہے۔ اس کی تشریح آپکے ذمہ ہے

مکرراً اس قدر لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ کہ میں ذیپیسہ اخبار والے کو ناحق طور پر سرزنش نہیں کی۔ بلکہ اس نے قادیان کی نسبت ایک لمبی فہرست دی تھی۔ کہ اتنے آدمی طاعون سے فوت ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس فہرست میں بہت سے خلاف واقعہ اموات درج تھیں۔ پاس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی دوسرے وقت میں کچھ وارداتیں طاعون کی قادیان میں بھی ہوئیں تھیں۔ مگر نہ اس قدر جس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا تھا۔ اور ضرور تھا۔ کہ کسیقدر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوتیں تا پیشگوئی پوری ہوتی۔ یہ آپنے کس کے مُنہ سے سُن لیا۔ کہ کوئی الہام میں نے ایسا شائع کیا تھا۔ کہ قادیان میں کوئی واردات طاعون نہیں ہوگی۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ قادیاں کی نسبت شکار پور دارالامان ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ پر ہنسی اور گستاخی ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ آئندہ شکار پور کی نسبت کیا قہر آلہی مخفی ہے۔ کہ یہ گستاخی کے کلمات آپکے منہ سے نکل گئے۔ اور یہ آپ کا کہنا۔ کہ اب قادیان میں صرف تین سو آدمی کی آبادی باقی ہے۔ یہ آپ کو کس نے سنایا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ قادیان کی آبادی قدیم سے تین ہزار سے کچھ تھوڑی ہے۔ اور اب بھی اسی قدر ہے۔ کوئی اس قصبہ کے اندر داخل ہو کر نہیں خیال کر سکتا۔ کہ ایک بھی مراہو

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمدؐ۔ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چِٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیوین تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چِٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکائیت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہٰذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چِٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں۔ جو چِٹ کے سرے پر چھپا ہُوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوش خط عمدہ کاغذ پر میاں سراج الدین صاحب عمر لونکہا۔ لاہور سے پونے تین روپے قیمت میں ملسکتی ہے۔

www.aaiil.org

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ اشتہار

گذشتہ اشاعت سے آگے

مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے۔ جو پبلک کے فائدے کیواسطے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شایع نہ ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر

پھر جبکہ اس پیش گوئی کے پہلے حصہ پرچہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء میں اسی اخبار الحکم میں درج ہوئی ہے۔ صاف اور صریح لفظوں میں زلزلہ کا ذکر بھی شایع ہو چکا ہے۔ تو ایسے معترض کی عقل پر ہنسیں یا رو دیں۔ جو کہتا ہے۔ جو زلزلہ کی کوئی پیشگوئی نہیں کی

اب یاد رہے۔ کہ وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلها ومقامها۔ یہ وہ کلام ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے خداوند تعالیٰ نے لبید بن ربیعۃ العامری کے دل میں ڈالا تھا۔ جو اس کے اس قصیدہ کا اول مصرع ہے۔ جو سبعہ معلقہ کا چوتھا قصیدہ ہے۔ اور لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا۔ اور مشرف باسلام ہو گیا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل تھا اس لئے خداتعالیٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی۔ کہ جو آخری زمانہ کی نسبت ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ ایسی ایسی تباہیاں ہونگی۔ جن سے ایک ملک تباہ ہوگا۔ وہ اسی کے مصرع کے الفاظ میں بطور وحی فرمائی گئی۔ جو اس کے منہ سے نکلی تھی۔ پس یہ تعجب سخت نادانی ہے۔ کہ ایک کلام جو مسلمان کے منہ سے نکلا ہے۔ وہ کیوں وحی الٰہی میں داخل ہوا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ وہ کلام جو عبداللہ بن ابی سرح کے منہ سے نکلا تھا۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین وہی قرآن شریف میں نازل ہوا جس کی وجہ سے عبداللہ بن ابی سرح مرتد ہو کر مکہ کی طرف بھاگ گیا * پس جبکہ خداوند تعالیٰ کے کلام کا ایک مرتد کے کلام سے توارد ہوا۔ تو اس سے کیوں تعجب کرنا چاہیئے۔ کہ لبید جیسے صحابی بزرگوار کے کلام سے اس کے کلام کا توارد ہو جائے خداتعالیٰ جیسے ہر ایک چیز کا وارث ہے۔ ہر ایک پاک کلام کا بھی وارث ہے۔ اور ہر ایک پاک کلام اُسی کی توفیق سے منہ سے نکلتا ہے۔ پس اگر ایسا کلام بطور وحی نازل ہو جائے۔ تو اس بارے میں وہی شخص شک کریگا جس کو اسلام میں شک ہو۔ اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا۔ جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا۔ اور ۴۱ھ ہجری میں ایک سو ستاون برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے بھی کئی مرتبہ قرآن شریف کا توارد ہوا۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قال قال عمر وافقت ربی فی اربع یعنی چار باتیں جو میرے منہ سے نکلیں۔ وہی خداتعالیٰ نے فرمائیں۔ اور اگر ہم اس اُمت مرحومہ کے اولیاء کرام کا ذکر کریں۔ کہ کس قدر نظم و نثر کلام بطور الہام ان کے دلوں پر القاء ہوئے۔ اور بعض کو مثنوی رومی کے اشعار بطور الہام منجانب اللہ دل پر ڈالے گئے۔ تو یہ بیان ایک علیحدہ رسالہ کو چاہتا ہے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جس شخص کو ایک ذرا واقفیت بھی اس کوچہ سے ہوگی۔ وہ کبھی اس بات کو منہ پر نہیں لائے گا کہ خدائے قدیم کا انسان کے کلام سے توارد نہیں ہو سکتا بلکہ ہر ایک شخص جو کسیقدر علم شریعت سے حصہ رکھتا ہے وہ ایسے کلمہ کو موجب کفر سمجھے گا۔ کیونکہ اس عقیدہ سے قرآن شریف سے انکار کرنا لازم آتا ہے۔ اس جگہ ایک اشکال بھی ہے۔ اور ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اس اشکال کو بھی حل کردیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ جائز ہے۔ کہ کسی انسان کے کلام سے خدا کے کلام کا توارد ہو تو ایسا امر قرآن شریف کے معجزہ ہونے میں قدح پیدا کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ صاحب تفسیر کبیر اور دوسرے مفسروں نے لکھا ہے۔ کوئی جائے اشکال نہیں۔ کیونکہ اس قدر قلیل کلام۔ عجائبات نہیں ہیں نہ قرآن شریف کے کلمات بھی وہی ہیں۔ جو اور عربوں کے منہ سے نکلتے تھے۔ اعجازی صورت کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا کا کلام کم سے کم اس سورت کے برابر ہو۔ جو سب سے چھوٹی سورت قرآن شریف میں ہے۔ یا کم سے کم دس آیتیں ہوں۔ کیونکہ اسی قدر کو قرآن شریف نے معجزہ ٹھہرایا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر کسی شخص کا کلام خدا کے کلام میں بطور وحی کے داخل ہو جائے۔ تو وہ بہرحال اعجاز کا رنگ پکڑ سکتا ہے۔ مثلاً یہی وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلها ومقامها۔ جب لبید رضی اللہ عنہ کے منہ سے شعر کے طور پر نکلی۔ تو یہ معجزہ نہ تھی۔ لیکن جب وحی کے طور پر ظاہر ہوئی۔ تو اب معجزہ ہو گئی۔ کیونکہ لبید ایک واقعہ گذشتہ کے حالات پیش کرتا ہے۔ جن کا بیان کرنا انسانی قدرت کے اندر داخل ہے۔ لیکن اب خداتعالیٰ لبید کے کلام سے اپنی وحی کا توارد کر کے ایک واقعہ عظیمہ آئندہ کی خبر دیتا ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے باہر ہے۔ پس وہی کلام جب لبید کی طرف منسوب کیا جائے تو معجزہ نہیں ہے۔ لیکن جب خداتعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ تو بلاشبہ معجزہ ہے۔ آج سے ایک سال پہلے اس بات کو کون جانتا تھا۔ کہ ایک حصہ اس ملک کا زلزلہ شدیدہ کے سبب سے تباہ اور ویران ہو جائے گا۔ یہ کس کو خبر تھی۔ کہ اس قدر شہر اور دیہات یک دفعہ زمین میں دھنس کر تمام عمارتیں نابود ہو جائیں گی۔ اور اس زمین کی ایسی صورت ہو جائیگی۔ کہ گویا اس میں کبھی کوئی عمارت نہ تھی۔ پس اسی بات کا نام تو معجزہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات ظہور میں آوے۔ جو پہلے اس سے کسی کے خیال و گمان میں نہ تھی۔ اور امکانی طور پر اس کی طرف کسی کا خیال نہ تھا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ اس ملک کے رہنے والوں نے اس زلزلہ شدیدہ کو بڑے تعجب کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس کو ایک غیر معمولی اور آن ہونی بات اور نمونہ قیامت قرار دیا ہے۔ اور کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ محققان یورپ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اس ملک کی تاریخ پر سولہ سو برس تک نظر ڈال کر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے اس سے ایسا خوفناک اور تباہی ڈالنے والا زلزلہ اس ملک میں کبھی نہیں آیا۔ پس جس وحی نے ایک زمانہ دراز پہلے ایسے غیر معمولی واقعہ کی خبر دی۔ کیا وہ خبر معجزہ نہیں ہے؟ کیا وہ انسانی طاقتوں کے اندر داخل ہے؟ ✱ جس ملک کے لوگوں نے نہ بلکہ انکے باپ دادوں نے بھی قریباً دو ہزار برس تک ایک واقعہ نہ دیکھا ہو اور نہ سنا ہو۔ اور یہ خدا نے

✱ معترض صاحب نے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پیسہ اخبار میں اعتراض شایع کیا ہے۔ کہ پیشگوئی عفت الدیار محلها ومقامها میں زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ حالانکہ زلزلہ کا ذکر اس پیشگوئی سے پانچ ماہ پہلے اسی اخبار میں شایع ہو چکا ہے۔ اور یہ پیشگوئی اسی زلزلہ کی صفات کا بیان ہے۔ ہمارے مخالفین کی یہ دیانت اور امانت اور یہ عقل اور یہ فہم ہے۔ کیا ان لوگوں میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں کہ خلوت میں اس شخص کو ملامت کرے۔ اور گوشمالی کرے کہ ایسا دھوکا پبلک کو کیوں دیا۔ حالانکہ اس کو خوب معلوم تھا کہ پرچہ الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء میں زلزلہ کی پیشگوئی صاف لفظوں میں موجود ہے جس میں بہت ناک تباہی اور الہام عفت الدیار میں ذکر کئے گئے ہیں اور یہ دونوں پیشگوئیاں اُنکے ظہور سے ایک سال پہلے شایع کی گئی ہیں بلکہ زلزلہ کی پیشگوئی صریح اور صاف لفظوں میں مواہب الرحمان صفحہ ۶۰ میں بھی موجود ہے جس کو شائع کئے اڑھائی برس ہو چکے ہیں۔ منہ

+ اخبار سول ملٹری گزٹ میں یہ امر تحقیقات شدہ شایع کیا گیا ہے۔ کہ ہندوں کا مندر جو کانگڑہ میں زلزلہ سے نابود ہو گیا ہے دو ہزار برس سے یہ مندر چلا آتا تھا۔ پس اگر ایسا زلزلہ پہلے اس سے آیا ہوتا۔ تو یہ عمارتیں پہلے سے ہی نابود ہو جاتیں۔ منہ

---

* دیکھو تفسیر العلامہ ابی السعود علی حاشیۃ التفسیر الکبیر ۲۷۶ + ۲۰۰ جلد ۶

خیال وگمان میں ہو۔ کہ ایسا واقعہ ہونے والا ہے۔ یا امکان نہیں ہے۔ پھر اگر کوئی پیشگوئی ایسے واقعہ کی خبر دے۔ اور وہ واقعہ بعینہ ظہور میں آجائے۔ تو وہ خبر ضرور معجزہ کہلائے گی۔ بلکہ اول درجہ کا معجزہ ہوگا

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرکے لکھتے ہیں۔ کہ معترض صاحب نے ایک عظیم الشان پیشگوئی کی تحقیر کی غرض سے ۔۔۔ تا عام لوگوں کی نظر میں حقیقت ٹھہر جائے انجیل کی اس بے معنی پیشگوئی سے اس کو مشابہت دی ہے۔ جس میں محض معمولی الفاظ میں لکھا ہے کہ زلزلے آئیں گے۔ لیکن جو شخص ذرہ آنکھ کھول کر میرے اشتہارات کی عبارت کو پڑھے گا۔ اس کو افسوس سے کہنا پڑے گا۔ کہ احمق معترض نے روز روشن پر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ اور ایک بھاری خیانت سے کام لیا ہے۔ اس نے میرے اشتہارات کو پڑھ لیا ہے۔ اور اس کو خوب علم تھا کہ میری پیشگوئی کے الفاظ جو زلزلہ کی نسبت بیان کئے گئے ہیں۔ وہ انجیل کے الفاظ کی طرح سست اور معمولی نہیں ہیں۔ تاہم اس نے دانستہ ہٹ دھرمی کو اختیار کر لیا کس کو معلوم نہیں۔ کہ عربی الہام یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا ایک ایسی ہولناک دینے والی خبر پیشگوئی کے طور پر بیان کرتا ہے جس سے بدنوں پر لرزہ پڑ جائے۔ کیا یہ ایک معمولی بات ہے۔ کہ شہر اور دیہات زمین میں دھنس جائیں گے اور اردو میں تصریح کی گئی ہے۔ کہ وہ زلزلہ کا دھکا ہوگا دیکھو اخبار الحکم صفحہ ۱۵ کالم ۲۔ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء اور پھر ۱۹۰۱ء میں جو رسالہ آمین شائع کیا گیا تھا اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ اس سے قیامت یاد آجائے گی۔ اور الحکم ۲۴۔ مارچ ۱۹۰۲ء میں شائع کیا گیا ہے۔ کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور پھر اشتہار الانذار میں لکھا ہے کہ آنے والے زلزلہ سے زمین زیر و زبر ہو جائے گی۔ پھر اسی میں لکھا ہے۔ کہ یہ عظیم الشان حادثہ محشر کے حادثہ کو یاد دلائے گا اور پھر اسی میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں تیرے لئے زمین پر اتر دونگا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے۔ گرا دیئے جائیں گے اور میں وہ نشان ظاہر کروں گا جس سے زمین کانپ اٹھے گی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ اور پھر اس اشتہار میں جس کی سرخی ہے۔ زلزلہ کی خبر بار سوم۔ آنے والے زلزلہ کی نسبت یہ عبارت لکھی ہے۔ کہ

درحقیقت یہ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ اور نہ کسی دل میں گذرا۔ اب ایمانا کہو کہ انجیل میں زلزلہ کے بارے میں اس قسم کی عبارتیں کہاں ہیں۔ اور اگر ہیں تو وہ پیش کرنی چاہئیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ سے خوف کرکے اس حق پوشی سے باز آنا چاہیئے

قولہ۔ ترجمہ میں زلزلہ کا لفظ بھی داخل کر دیا۔ تاکہ جاہل لوگ یہ سمجھیں۔ کہ الہام میں زلزلہ کا لفظ بھی موجود ہے

اقول۔ اے ندت صاحب پیشگوئی کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ زلزلہ کا دھکا۔ عفت الدیار محلہا ومقامہا دیکھو اخبار الحکم ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۲ء۔ ان دونو کے معنے یہ ہوئے۔ کہ ایک زلزلہ کا دھکا لگے گا۔ اور اس دھکے سے ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائیگا۔ اور عمارتیں گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی۔ اب بتلاؤ۔ کہ کیا ہم نے جاہلوں کو دھوکا دیا ہے۔ یا آپ جاہلوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور کیا ہم نے جھوٹ بولا ہے۔ یا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اخبار الحکم موجود ہے۔ اس کے دونوں پرچوں کو دیکھو۔ اور یہ اخبار زلزلہ موعودہ سے ایک سال پہلے ملک میں شائع ہو چکی ہے۔ گورنمنٹ میں بھی پہنچ چکی ہے۔ اب بتلاؤ کس تعصب نے آپ کو اس جھوٹ پر آمادہ کیا۔ جو آپ دعویٰ کرتے ہیں۔ جو زلزلہ کا ذکر پیشگوئی میں موجود ہی نہیں ہے

قولہ۔ یہ الہام۔ ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء کے الحکم کے صفحہ کالم ۱ پر موجود ہے۔ اور اس کے سامنے صاف طور پر جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ متعلق طاعون

اقول۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ یہ زلزلہ بھی طاعون کا ایک ضمیمہ ہے۔ اور اس سے متعلق ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار فرمایا ہے۔ کہ زلزلہ اور طاعون دونوں تیری تائید کے لئے ہیں۔ پس زلزلہ درحقیقت طاعون سے ایک تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ طاعون بھی میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے۔ اور ایسا ہی زلزلہ بھی پس اسی وجہ سے دونوں کو باہم تعلق ہے۔ اور دونوں ایک ہی امر کے مؤید ہیں۔ اور اگر یہ وہم دل میں پیدا ہو۔ کہ اس ضمیمہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی ہے۔ تو یہ وہم درحقیقت فاسد ہے۔ کیونکہ جو چیز کسی چیز سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ درحقیقت اس کا عین نہیں ہو سکتی۔ ماسوا اس کے قرینہ قویہ اسجگہ موجود ہے۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی نہیں ہے۔ یعنی جبکہ پہلے اس سے یہ الہام موجود ہے۔ کہ زلزلہ کا دھکا تو پھر ذرہ انصاف اور عقل کو دخل دیکر خود سوچ لینا چاہیئے کہ عمارتوں کا گرنا اور بستیوں کا معدوم ہونا کیا یہ طاعون کی صفات میں سے ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ تو زلزلہ کی صفات میں سے ہے۔ اس قدر سمجھ زوری ایک پرہیزگار انسان میں نہیں ہو سکتی کہ جو معنے ایک عبارت کے الفاظ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور جو اس کے سیاق اور سباق سے مترشح ہو رہے ہیں۔ اور جو معنے واقعہ کے ظہور سے کھل گئے ہیں۔ اور انسانی کانشنس نے قبول کر لیا ہے۔ کہ جو کچھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو عفت الدیار کے الہام سے نکلتا ہے۔ پھر اس کے انکار پر اصرار کرے۔ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ خود ملہم نے اپنے اجتہاد کی غلطی سے اس حادثہ کو جو عفت الدیار کے الہام سے ظاہر ہوتا ہے۔ طاعون ہی سمجھ لیا تھا۔ تو اس کی یہ غلطی کہ قبل از وقوع ہے۔ مخالف کے لئے کوئی حجت نہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا نبی یا رسول نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی میں اجتہادی غلطی نہ کی ہو۔ تو کیا وہ پیشگوئی آپ کے نزدیک خدا تعالیٰ کا ایک نشان نہ ہوگا۔ اگر یہی کفر دل میں ہے۔ تو دلی زبان سے کیوں کہتے ہو۔ پورے طور پر اسلام پر کیوں حملہ نہیں کرتے کیا کسی ایک نبی کا نام بھی لے سکتے ہو جس نے کبھی اجتہادی طور پر اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں غلطی نہیں کھائی۔ تو پھر بتلاؤ۔ کہ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ لفظ متعلق کے معنے بعینہ طاعون ہے۔ تو کیا یہ حملہ تمام انبیاء پر نہیں۔ عفت الدیار کے الہامی فقرہ پر نظر ڈالکر صاف ظاہر ہے کہ اس فقرہ سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ ایک حصہ ملک کی عمارتیں اس سے گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی اور ظاہر ہے۔ کہ طاعون کا عمارتوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ پس اگر ایڈیٹر اخبار الحکم نے ایسا بھی لکھدیا کہ یہ فقرہ طاعون سے متعلق ہے۔ اور تعلق سے وہ معنے سمجھے جائیں۔ جو معترض نے کئے تو غایت مافی الباب یہ کہا جائیگا۔ کہ ایڈیٹر الحکم نے ایسا لکھنے میں غلطی کی۔ اور ایسی غلطی خود انبیاء علیہم السلام سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں بعض دفعہ ہوتی رہی ہے۔ جیسا کہ ذہب وہلی کی حدیث بخاری میں موجود ہے۔ اور اس کے لفظ یہ ہیں۔ قال ابو موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأیت فی المنام انی اُھاجر من مکۃ الی ارض بہا نخل فذھب وھلی الی انہا الیمامۃ او ہجر فاذا ھی المدینۃ یثرب (بخاری جلد ثانی باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ الی المدینۃ) یعنی ابو موسیٰ سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

* جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں میری کتاب مواہب الرحمان میں بھی جو ۱۹۰۲ء میں چھپکر شائع ہو گئی تھی۔ یہ صریح لفظوں میں یہ پیشگوئی ہے اور زلزلہ کا نام لیکر ذکر موجود ہے۔ پھر اس سا تھین جاہل تو وہ لوگ ہیں۔ کہ جو اتنی تصریح اور توضیح کے بعد بھی سمجھتے ہیں۔ کہ زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ ان کو چاہیئے کہ انہیں کہو کہ اخبار الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء کو پڑھیں اور رسالہ آمین کو پڑھیں جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا۔ پھر مواہب الرحمن صفحہ ۸۶ کو پڑھیں جو ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئی تھی اور پھر اپنی ایمانی حالت رو دیں۔

؎ ایسا ہی میری کتاب مواہب الرحمان مطبوعہ ۱۹۰۳ء میں ایک سخت زلزلہ کی خبر ہے جس سے عمارتیں گریں گی اور اس میں نہ صرف عمارتوں کے گرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ صاف لفظوں میں زلزلہ کا ذکر ہے دیکھو مواہب الرحمان صفحہ ۸۶۔ منہ۔

...ت کی ... حضرت ... ملم نے
... دیکھا ... ہے
... کی طرف ہجرت ہے جس میں کھجوروں کے
... ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا۔ کہ وہ زمین یمامہ
یا ہجر ہے مگر وہ مدینہ نکلا۔ یعنی یثرب

چونکہ اس اشتہار کا مضمون لمبا ہو کر ایک کتاب کی شکل ہو گیا ہے۔ اور حضرت اقدس کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو کتاب کی صورت میں شائع کیا جاوے۔ اس واسطے اس مضمون کو ہم یہاں ختم کرتے ہیں۔ اور آئندہ باقی حصہ اخبار میں چھاپا نہ جاوے گا۔ فقط

ڈاک خانہ سے روپیہ ہمکو نہیں ملا

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں۔ اس التماس کو توجہ سے منشی برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت گئے ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے وہ سب اس جگہ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵۔ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر۔ پروپرائیٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا ہمنے ڈاک خانہ میں درخواست دیکر یہ کوشش کی تھی۔ کہ وہ روپیہ ہم کو مل جائے۔ لیکن اس درخواست کو قریب ... ماہ گذر چکے ہیں۔ اور اب تک فیصلہ سے ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہوئی۔ اور بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کے نام کے منی آرڈر ڈاک خانہ کے قواعد کے مطابق لاوارث ہو کر لاہور کے ڈیڈ لیٹر آفس میں واپس بھیجے جائیں گے۔ ہم ایسے صاحبان کو اخبار باقاعدہ بھیجنے کے ذمہ وار نہیں جن کا روپیہ بوجوہات مذکورہ بالا ہم کو نہیں پہنچ سکا۔ تاہم اس وقت تک ہم ان لوگوں کو اخبار بھیجدیں گے جس وقت کہ وہ ڈاک خانہ سے خط و کتابت کرکے ہم کو روپیہ دلا سکتے ہیں۔ لیکن یہ رعایت ایسے صاحبان سے ہو سکتی ہے۔ جو ہم کو اس معاملے کیلئے مطلع فرما دیں۔

بدر کا پہلا صفحہ

اخبار بدر کا انتظام جب میرے ہاتھ میں آیا۔ تو میں نے پہلے صفحہ کے متعلق یہ خیال کیا۔ کہ ہر ہفتہ میں نظم اور شرائط بیعت کے ساتھ اس صفحہ کو پُر کر دینا ایک ایسے اخبار کے واسطے جس کے صرف آٹھ صفحے ہوں۔ شاید مناسب نہ ہوگا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ یہ خیال کریں۔ کہ صرف اخبار کے پُر کرنے کے واسطے ہر ہفتہ میں ایسا کیا جاتا ہے۔ اس خیال کو مدنظر رکھ کر میں نے پہلے صفحہ کو خدا کی تازہ وحی کے لئے خاص کر دیا۔ لیکن اخبار کے نکلتے ہی فوراً میرے پاس اس قسم کے خطوط آنے شروع ہوئے۔ جن میں احباب نے اصرار کیا کہ ہر اخبار میں شرائط بیعت کا درج ہونا ضروری ہے۔ ایسے خطوط کو دیکھ کر میں نے اخبار میں دوسرے احباب سے بھی استفسار کیا۔ تاکہ سب کی رائے اس امر کے متعلق معلوم ہو جائے۔ اور صفحہ اول کے اندراج کے متعلق عام پسندیدگی کا اظہار ہو۔ اس کے جواب میں میرے پاس ... سے خطوط پہنچے۔ جن سب کو میں یہاں درج کر نہیں سکتا لیکن سوائے دو تین خطوں کے سب احباب نے باتفاق بڑے زور سے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ پہلے صفحہ پر بالالتزام اور بلاناغہ شرائط بیعت اور نظم درج ہونی چاہیئے۔ بلکہ بعض نے تو یہاں تک زور دیا ہے۔ کہ اگر یہ درج نہ ہو۔ تو پھر اخبار کا فائدہ ہی کیا ہے۔ اور اکثر دوستوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ چونکہ ہمیں آئے دن نئے مخالفوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اخبار بدر کا ہاتھ میں ہونا جس میں شرائط بیعت درج ہوں۔ ہمارے واسطے ایک بھاری فتح کا موجب ہوتا ہے۔ بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جن شرائط پر ہم اس پاک سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا ہر ہفتہ ہماری نظر کے سامنے سے آنا ہمارے غافل دلوں کے واسطے ایک تنبیہ کا موجب ہو کر دل کی صفائی اور پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے۔ راولپنڈی کی جماعت نے ایک باقاعدہ کمیٹی کرکے اس بات پر ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے اور ہمیں ان کے سیکرٹری شیخ محمد دین صاحب سوداگر نے بذریعہ تحریر اطلاع دی ہے۔ کہ شرائط بیعت اور نظم کا ہونا اخبار بدر کے لئے ضروری ہے

مخدومی شیخ نور احمد صاحب وکیل کی تحریر تو احباب پڑھ ہی چکے ہیں۔ جو کہ بہت ہی قابل قدر اور خاص توجہ ... ہے۔ اس کے متعلق عنقریب جو کارروائی ہوگی اس سے مفصل اطلاع دیجاوے گی۔ سردست اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ اس میں بھی تاکید کی گئی ہے کہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور نظم درج ہوا کرے۔ ایسے ہی محمدی محمد مجیب خانصاحب تحصیلدار ڈیرہ۔ محمد نواب خان صاحب تحصیلدار گوجرات۔ میاں نور احمد صاحب انکوائری۔ منشی فیاض علی صاحب کپورتھلہ۔ سردار خان صاحب ... ریاست پٹیالہ۔ میاں الٰہی بخش صاحب راولپنڈی۔ منشی محبوب عالم صاحب لاہور۔ احمد شیر خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر میونسپلٹی فرخ آباد۔ ذوالفقار علی خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر آبکاری میرٹھ۔ مولوی محمد یٰسین صاحب۔ ... ضلع ہزارہ۔ مولوی محمد ... صاحب ... مونگ۔ میاں عنایت اللہ صاحب ... نبی بخش صاحب۔ کوئٹہ۔ میر احمد شاہ صاحب تاجر کتب راولپنڈی۔ حکیم شاہ نواز صاحب راولپنڈی۔ میر جمال الدین صاحب۔ راولپنڈی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی۔ خلیفہ محمد دین صاحب راولپنڈی۔ میاں خدا بخش صاحب راولپنڈی۔ وغیرہ وغیرہ احباب نے اس بات پر زور دیا ہے اس واسطے آج فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ انشاءاللہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور ایک نظم درج ہوا کرے گی۔ البتہ نظم کے متعلق میری رائے ہے۔ کہ ہمیشہ ایک ہی نظم نہ ہو۔ کیونکہ اسی نظم کے ہم معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور بھی کئی نظمیں ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً درج ہوتی رہا کرینگی وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کر دے اجرت۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ... روپیہ ہے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا - یکم جولائی ۱۹۰۵ء

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

چیست گوئیم باتو گر آئی بہ قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۹ | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۱ | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ و السلام جمعرات ۔ ۲۲ ۔ جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۲ نمبر ۲

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ـــ ۵۰

معاونین رہنمائے خود ـــ عمہ / صہ / ـــہ

عام قیمت ـــ عہ ۸

اس سے زیادہ امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جائیگا۔

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبی کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد خشم خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کرد از اشقیا است

یکدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

ختم قرآن عزیزی عبدالحی سلمہ الرحمان

ہے آج ختم قرآن نکلے ہیں دل کے ارمان | تونے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قربان
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احسان | یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب حمد وثنا اس ذات پاک کے لئے ہے جس نے اپنے بندوں کو قرآن کریم جیسی نعمت عطاء فرمائی۔ اور اس کے پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق اپنے مسلم بندوں کو مرحمت کی۔ اور اپنے خاص بندوں کے دلوں میں اپنی پاک کتاب کے عشق اور محبت کی سکونت کے لیے ایک مطہر گھر بنا دیا۔ اگر آج کوئی کلام پاک کے ساتھ سچے اخلاص کا نمونہ دیکھنا چاہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ قادیان میں آئے جہاں اس کو ایک ایسا مقدس وجود ملیگا جس نے کلام الٰہی سے ایسا پیار کیا کہ خود کلام الٰہی اس پر نازل ہؤا۔ اور پھر ایک ایسا منور وجود دیکھے گا۔ جو کلام پاک کے نور سے ایسا منور کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک مخالف معترض اس کے سامنے چندھیا کر اس کے قدموں پر اوندھا گر جاتا ہے۔ پھر ایک ایسے عبداللہ کو دیکھے گا۔ کہ اگر اس کی پر سوز خوش الحانی کے قرآن کریم کو کوئی عاشق فرقان جماعت سن پائے۔ تو یقیناً لاکھوں سے چن کر اسی کو اپنا امام و مقتدا بنالے۔ اور بہت سے ایسے وجود دیکھیگا۔ جو اسی مقدس کتاب کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے۔ عمل کرنے کرانے۔ اس کی خدمت کرنے اور خدمت کے قابل ہونے کی تیاری کرنے میں عزت سے مشغول ہیں۔ اور ایک ایسے وجود کو دیکھیگا جس نے کئی دنوں کے فکر اور کئی راتوں کے تدبر کی تن دہ محنتوں کے ساتھ اس وحی الٰہی کا پڑھنا بچوں کے واسطے ایسا آسان کیا۔ کہ چندماہ میں چھوٹے چھوٹے ہنستے اور کھیلتے قرآن خوان ہوگئے ہیں چنانچہ انہی ایام میں اسی مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کی شاگردی میں اسی استاد کے ہمشیرہ زادے حضرت ابی الکرام مولوی حکیم نورالدین کے صاحبزادہ عزیزی عبدالحی نے چھ سال کی عمر میں سارا قرآن شریف پڑھ لیا ہے۔ ہم اس مبارک تقریب پر حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں جن کے معجزات اور خوارق میں سے ایک عبدالحی کا وجود بھی ہے۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ جن کو کبھی اولاد کی خواہش کسی دنیوی رنگ میں نہیں ہوئی اور یہی وجہ ہے۔ کہ خدا نے آخر ان کو ایسا بیٹا عطا کیا۔ جو آیات اللہ میں سے ہے اور اس عزیز کی اماں اور بڑی اماں اور بہنوں اور بھائیوں۔ اور سب رشتہ داروں دوستوں اور احمدی بھائیوں کی خدمت میں مبارکباد کہتے ہیں۔ اور اپنوں اور بیگانوں کو اور بالخصوص امرتسر کے غزنوی گروہ کو جن کے درمیان اس عزیز کے رشتہ کے خون کا تعلق بھی موجود ہے۔ اور جنکی تحریک سے یہ نشان مسیح دنیا میں قائم ہوچکا ہوا ہے۔ پھر یاد دلاتے ہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے خبر پاکر ۱۸۹۴ء میں پیشگوئی کی تھی جو ۱۵۔ فروری ۱۸۹۹ء کو پوری ہوئی اور ۲۰۔ جون ۱۹۰۵ء کو بروز جمعۃ المبارک اس مولود مسعود کے ختم قرآن کی خوشی منائی گئی۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا اس عزیز بچہ پر اپنا رحم کر تا آخر عمر وہ معاصی سے بچے اور ناکارہ اشغال سے اسے محفوظ رکھ۔ اور ایسے امور کی طرف اسے توجہ دلا جو تیری رضا کا موجب ہوں۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے خدا جلال و اکرام کے مالک سب سے اعلےٰ عزت کے صاحب تیرے در پر ہم سوالی ہیں۔ اے رحمان خدا اس بچے کے دل کے ساتھ حفظ قرآن کو لازم کر جیسا کہ تونے اس چھوٹی عمر میں اس پر رحم کیا اور بخش کہ وہ تیری کتاب کی ایسی تلاوت کرے کہ تیری رضا حاصل ہو۔ اس کی بصارت کو اس کتاب سے منور کر۔ اور اس کی زبان پر اس کلام کو جاری رکھ۔ اور اس کے دل کو اس کے ساتھ راحت دے۔ اور اس کے سینہ کو اس کے ساتھ کھول دے۔ اور اس کے بدن کو اس کے ساتھ دھو دے۔ حق پر اعانت کرنے والا توہی ہے۔ اور ان دعاؤں کو قبول کرنے والا صرف توہی ہے۔ ف

قرآن کتاب رحمان سکھلائے راہ عرفان ✣ جو اس کے پڑھنے والے اُنپر خدا کا فیضان ✣ اُنپر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایمان ✣ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے چشمۂ ہدایت ہو جس کو یہ عنایت ✣ یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت ✣ یہ نور دل کو بخشے دلیں کرے سرایت ✣ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا ✣ فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا ✣ اکسیر ہے یہ صدق و سداد رکھنا ✣ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آمین

www.aaiil.org

مفید اخبار و دلچسپ معاملات

تار خبر از لندن ۵ جون ۱۹۰۵ء امریکہ میں بذریعہ روسی اور جاپانی سفیروں کے صلح کے لیے کوشش ہو رہی ہے۔

سرحدی ملا۔ اخبار عام رقمطراز ہے کہ سرحد پر پھر ایک اور ملا نمودار ہوا ہے جو سرحدی اقوام میں پھر پھر کے پرجوش وعظ کرتا پھرتا ہے کہ مقامی فرقے آپس کے باہمی نفاق کو خیرباد کہکر متفق ہوں اور انگریزوں سے مقابلہ کریں ان کے خلاف بہی پُراثر وعظ کیے جاتے ہیں انگریزی اخبار خیال کرتا ہے کہ اس کوشش میں کامیابی معلوم۔ اس سے پہلے سرحد پر تین ملا شہرت پا چکے ہیں اور تینوں مٹ چکے ہیں۔ ایک علاقہ سوات دیاجیر کا دیوانہ یا مستانہ ملا تھا انگریزی فوجکشی کے ایام میں قتل ہوگیا تھا۔ ملا ہڈا کو مومندیوں کی مستورات نے پتھر مار کر سنگسار کر دیا تھا جبکہ ان کے علاقہ پر فوجکشی کی گئی تھی چنانچہ وہ یاغستان سے فرار ہو کر افغانستان کو چلا گیا تھا جہاں سے اُس کے فوت ہونے کی خبریں دو مرتبہ شائع ہو چکی ہیں۔ تیسرا ملا سید اکبر نام تھا۔ یہ شروع سے آخر تک ایک راز سربستہ تھا۔ سرکاری فوج نے تیراہ پر چڑھائی کرکے اس کے ملا سید اکبر کے مکان کو تلاش کیا اور وہاں عند التلاشی بہت سے خطوط دستیاب ہوئے جو معلوم ہوتا تھا کہ سلطان روم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور جنہیں انگریزوں کے خلاف امداد کا وعدہ دیا گیا تھا۔ لیکن خود ملا سید اکبر ہاتھ نہ آیا تھا اور اُس کے گم ہونیکی نسبت بھی آفریدیوں میں ایک عجیب روایت مشہور چلی آتی ہے۔ ملا کے پاس بقول ان کے ایک سیاہ رنگ کا قاطر ہے وہ ہوا میں بمثل بازکے اُڑتا ہے اور اسی قاطر پر سوار ہو کر ملا انگریزی فوجوں کے ہاتھ سے بچ نکلا ہے۔ اب حال میں جو ملا پیدا ہوا ہے اسکی کیفیت ظاہر نہیں کی گئی ہے اور اسکا نام بھی نہیں بتلایا جاتا ہے +

گورنمنٹ کو بیخوف رہنا چاہیے۔ کوئی ملا اس کے مقابلہ میں ممکن نہیں کہ ٹھہر سکے اول تو اس وجہ سے کہ خود ملا اور اسکی فوج اتنی بڑی گورنمنٹ کے مقابلہ میں شے ہی کیا ہے دوسری بڑی بات یہ ہے کہ ان ملانوں کی یہ حرکت خود ان کے مذہب یعنی شریعت اسلام کے مطابق ایک جہالت کا فعل ہے خدا نے اپنے رسول کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ اسلام میں اب کوئی جہاد جائز نہیں اور جو شخص جہاد کو اُٹھے گا وہ یقیناً شکست اُٹھائے گا۔ ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

تار خبر از لندن مورخہ ۸ جون ۱۹۰۵ء۔ بیڑہ بالٹک میں چودہ ہزار آدمی مر گئے چار ہزار چھ سو قید ہوئے اور تین ہزار بھاگ گئے۔ کسقدر تباہی ہے

۷ جون ۱۹۰۵ء روس نے دریافت کیا ہے کہ جاپان کن شرائط پر صلح کرتا ہے۔

۷ ناروی کا ملک سلطنت سویڈن سے بالکل آزاد ہو گیا ہے سلطان سویڈن ناراض ہے اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ۔

۹ جون ۱۹۰۵ء زار روس نے شرائط صلح کو سُننا پسند کیا ہے کیوں نہ ہو ضرورت ہی ایسی آپڑی ہے

ریاست اندور کے پولیس کے کپتان نے ۱۲۵ ڈاکوؤں کے خوفناک گروہ کو گرفتار کیا ہے جو رات کو لوٹ مار میں مصروف تھے۔

زلزلہ نے البانیا میں سقوطری کو برباد کر دیا ہے۔ ایکسو آدمی ہلاک اور اڑھائی سو زخمی ہوئے۔

زلزلہ کے دھکے شملہ میں ابھی تک محسوس ہو رہے ہیں ۲۴ مئی کی شام اور ۲۹ کی صبح کو جھٹکا محسوس ہوا۔

فوری موت طاعون کا ایک اور واقعہ کانپور میں ہوا۔ ایک لڑکی اپنے باپ کے ساتھ جا رہی تھی کہ چلتے چلتے گر پڑی اور مر گئی۔ ڈاکٹروں نے طاعون ہی تجویز کیا ہے باپ نے بیان کیا ہے کہ وہ پہلے سے کچھ بیمار نہ تھی۔

ژالہ باری۔ ۶ جون رات کے قریباً آٹھ بجے نور پور اور موضع جوالی ضلع کانگڑہ تک اتنے زور سے ژالہ باری ہوئی کہ تین چھٹانک سے چھ چھٹانک تک گولہ پڑا۔ موضع جوالی میں قریباً دس ہزار روپے کے چھپروں وغیرہ کا نقصان ہوا (اخبار عام)

آندھی۔ ۲۵ مئی کی رات کو آٹھ بجے چھپرا میں بڑے زور سے آندھی کا طوفان آیا۔ پانی بھی نہایت تیزی سے برسا۔ اولے بھی خوب پڑے۔ بہر حال قیامت کا سامنا ہو گیا تھا۔ آندھی کے جھونکے ۱۵ منٹ تک آتے رہے سینکڑوں چھپر اُڑ گئے ہزاروں پرند مر گئے۔ آم اور لیچی کی فصل کا ستیاناس ہو گیا کسان فصل کے نہ ہونے سے سخت پریشانی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں نہیں معلوم ایشور کو کیا منظور ہے (اخبار عام)

ایشور کو یہ منظور ہے کہ لوگ بدی چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور سیدھے راہ پر آجائیں۔ (بدر)

تار خبر لنڈن ۱۲ جون۔ زار روس نے صلح کے متعلق گفتگو کرنیکے واسطے کمیٹی کا قائم کرنا منظور فرمایا ہے۔

مراکو میں جرمنی نے بعض تجارتی حقوق حاصل کیے ہیں اور سلطان کو تشفی دی ہے کہ فرانس تمہارے حقوق کچھ نہیں [illegible] جائیگا تو ہم سمجھ لیں گے

مسلمان ہو گئے

سکندرآباد ضلع بلند شہر میں دو نوجوان برہمن آریہ جو سنسکرت کے فاضل ہیں برضا و رغبت مسلمان ہو گئے ہیں۔ خدا تعالے استقامت دے۔

تار خبر از لنڈن ۱۱ جون ۱۹۰۵ء۔ وزیر سلطنت یونان کو ایک شخص نے ملاقات کے وقت ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے چھری سے قتل کر دیا۔

خدیو مصر لنڈن پہونچ گئے۔

۹ جون کو وزیریوں نے ضلع کوہاٹ میں ڈاکہ مارا ایک سپاہی قتل اور دو مجروح ہوئے۔

۸ جون کو شاہ ایران روس کو روانہ ہوئے۔

شہر باکو میں ایک اسلامی کالج کھولا گیا۔

جنگ میں اب تک چار لاکھ روسی مر چکے ہیں

روس نے منظور کیا ہے کہ صلح کے شرائط کے واسطے کمیٹی بیٹھے بشرطیکہ جاپان بھی خواہش رکھتا ہے +

تار خبر از لندن ۱۱ جون ۱۹۰۵ء۔ جاپان پسند نہیں کرتا کہ صلح کی کمیٹی یورپ میں ہو۔ روس نے مان لیا ہے کہ اچھا امریکہ ہی میں کمیٹی ہو۔ شہر واشنگٹن میں کمیٹی بیٹھے گی۔

روسی اخبار زور دیتے ہیں کہ اصل میں جاپان کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔

۱۱۔ شہر ماسکو میں انجینیر لوگوں نے کانفرنس کے کام بند کرنیکا ارادہ ظاہر کیا ہے زار نے منظور کیا ہے کہ ان کی بات سُنے۔

۱۱۔ مراکو کے متعلق کانفرنس میں ہونا آسٹریلیا اٹلی اور امریکہ نے منظور کیا۔

۱۱۔ ولایت کے شہر مانچسٹر میں ایک واقع طاعون ہوا۔ ایک سمندری باورچی مر گیا۔ بوینس آئرس سے براہ ہمبرگ آیا تھا۔

۱۱۔ ۱۱ جون ۱۹۰۵ء یہ تجویز ہو رہی ہے کہ مشرق میں روسی اور جاپانی افسر ملا کر واشنگٹن کی کانفرنس کیواسطے بنیاد رکھیں۔

۱۱۔ صلح کی کمیٹی میں روسیوں کی طرف سے کونٹ نیلی ڈوف اور جاپانیوں کیطرف سے مارکوئیس آئی ٹو غالباً مقرر ہونگے۔

۱۱۔ وزیر فرانس نے مراکو کے متعلق کانفرنس ہونے سے انکار کیا۔ انگریز یقین دلاتے ہیں کہ کچھ پیچیدگی پیدا نہ ہوگی۔ آپ پیشتک کانفرنس ہونے دیں۔

۱۱۔ فرانس اپنی سرحد کو مضبوط کر رہا ہے۔ فوجی افسروں کی رخصتیں روک دی گئیں +

طاعون دابۃ الارض ہے۔ ولایت سے ایک فاضل ڈاکٹر کرٹین صاحب طاعون کے متعلق تحقیقات کرنے کے واسطے ہندوستان آئے تھے۔ بہت شہروں میں پھر کر اور محنت کے بعد وہ انگلستان کو واپس گئے اور کمیٹی کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کی ہے جس میں بڑے بڑے فاضل ڈاکٹر موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ طاعون ایک زمینی کیڑہ ہے اور مٹی میں بہت رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ گاؤں جہاں مکانات مٹی سے بنے ہوئے ہوتے ہیں زیادہ تر طاعون زدہ ہوتے ہیں۔ بقیہ صفحہ ۷ کالم ۲ میں دیکھو

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ذیل میں ہم دو خط درج کرتے ہیں جنمیں سے ایک انگلینڈ سے آیا ہے اور دوسرا نیوزیلینڈ سے آیا ہے۔ ان میں سے ایک خط تو اُس عورت کا ہے جو ریویو کو پڑھ کر مسلمان ہو گیا و چاہتی ہے اور دوسرا اُس نومسلم انگریز کی طرف سے ہے جو کچھ عرصہ ہوا قادیان بھی آیا تھا۔

مونٹ سنٹ پنڈلٹن مانچسٹر۔ انگلینڈ
۱۴ر فروری ۱۹۰۵ء

پیارے دوست! آپ کا ارسال کردہ ایک پچھلا پرچہ میگزین یعنی . . . جلد دوم کا دسواں نمبر پہنچگیا ہے جسکی بابت آپ نے بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ میں نے اس رسالہ کو بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے۔ مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق مختلف طرفوں میں بہت سی نظریں انتظار میں ہیں۔ میں نے رسل کی کتاب ملینیل ڈان کی چھ جلدیں پڑھی ہیں اور انکو یہاں بہت سے جلسوں میں حاضر بھی ہوتی رہی ہوں اور دو سال کا عرصہ ہوا کہ خود رسل امریکہ سے یہاں پر لیکچر دینے کے لیے آیا تھا اور اس شہر میں ایک کیتھولک اپاسٹولک نام کا گرجا ہے جسکے پیرو کہتے ہیں کہ مسیح کسی نہ کسیوقت ہمارے گرجے میں اُتریگا اور وہ اسبات کے لیے بہت سی علامات بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مسیح پانچ طریقوں سے آئیگا۔ حاصل کلام یہ کہ تمام لوگ آمد مسیح کے خواہاں ہیں کچھ تو اسکی انتظار میں ہیں اور دوسرے اس موجودہ وقت میں اسکا زمین پر موجود ہونا یقین رکھتے ہیں۔ میں خیال کرتی ہوں کہ مسیح زمین پر ضرور موجود ہے نہ صرف ایک روحانی موجودگی بلکہ ایک جسمانی موجودگی میں بھی یعنی وہی روح ایک اور جسم میں حلول کر آئی ہے۔ میں اب تک نہیں جانتی تھی کہ رمضان میں کسوف و خسوف کب واقع ہوا ہے میں پھر صفحہ ۳۶۹ میں دیکھتی اور پڑھتی ہوں کہ کسوف و خسوف ۱۸۹۴ء میں واقع ہو چکا۔ اور زمانہ کی تاریخ پہلے جو نظارے دکھا چکی ہے وہ ہی نظارے اب پھر دکھاتی ہے۔

گذشتہ ہفتہ میں یہاں ڈاکٹر پیبلز نے جسکی عمر ۸۲ برس کی ہے دنیا کے گرد پانچویں سفر کے متعلق لکچر دیا اور اب وہ اپنی وطن بیٹل کریک ۲۶ تاریخ ماہ حال کو جاویگا۔ گذشتہ ہفتہ میں اُسنے "ہندوستان میں سفر" کے متعلق لکچر دیا۔ کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں؟

مینے اوپر کہا ہے کہ تاریخ کی سنت ہمیشہ وہی ہے دیکھو کسطرح خدا کے رسول بسبب مخالفت کے تکلیف اُٹھاتے تھے کسی نے کہا ہے کہ "بہتر ہے انسان جلدیا جانے والا بنجاوے بہ نسبت اس کے کہ ایک بڑی سچائی کا انکار کرے" میں نے ریویو آف ریلیجنز کے چند دوستوں کو بھیجے ہیں۔ ایک بڈھی صاحبہ نے جو میو میسوٹا میں رہتی ہیں مجھے پچھلے ہفتہ میں خط کے ذریعہ پوچھا ہے کہ ہندوستان میں مسیح موعود کون شخص ہے اسکی تحریر بڑی عمدہ ہے۔ میں یقین کرتی ہوں کہ مذہب عیسائی ایمان کی حدود سے بہت دور جا پڑا ہے۔ یہ یقیناً عیسائیوں اور مسلمانوں کے لیے آزمایش کا زمانہ ہے اور میں اسبات سے خوش ہوں کہ قاتل اور خونریز مہدی کا غلط خیال رد کیا جارہا ہے۔

میں مرہم عیسیٰ کے متعلق پڑھ کر خوش ہوں لیکن ان بنی اسرائیل کی گمشدہ دس قوموں میں حضرت عیسیٰ کی بابت حیران ہوں۔ یہاں ایسے گروہ ہیں جو انگریزوں کو اُن دس گمشدہ قوموں میں سے ایک قوم خیال کرتے ہیں۔ کیا مرزا صاحب احمدیہ فرقہ کے بانی ہیں؟ اور کیا کتاب براہین احمدیہ انہی کی پہلی تصنیف ہے؟

پیارے دوست! اب میرے دو ہفتوں کا خط لکھا ہوا آپ کو ملیگا میں نے چاہا کہ میں اس نمبر کو پڑھنے کے بعد آپ کو پھر خط لکھوں کاش کہ مجھے آپ کے پاس پہونچنا نصیب ہو۔

مسیح کے مقاصد میں جو نیکی کے مقاصد ہیں ساعی میں ہوں۔

آپ کی مخلصہ۔ ایس۔ این۔ ج وے۔

اک لینڈ
نیوزیلینڈ۔ مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۰۵ء

میرے پیارے بھائی محمد علی صاحب۔ مجھے آپکی چٹھی مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء بمعہ میگزین نمبر ۱-۲ جلد ۴ کے ملی آپ کی تمام ہدایات و نشانات میرے لیے بڑی دلچسپی رکھنے والے تھے۔ اور جن جن مضامین پر آپ نے قلم اُٹھایا ہے میں پڑھ کر بہت خوش ہوا خاص کر کے رسم پردہ۔ اور مسلم ریفارمر نمازیہ اشاعت اسلام کے متعلق آپ نے مسلمانوں کی بے پروائی پر بہت زور دیا ہے۔ مینے بھی یہ حالت دیکھی تھی جب کہ میں ہندوستان میں آیا ہوا تھا۔ بمبئی اور مدراس میں مینے عام طور سے کہدیا تھا کہ میں اسلامی واعظ بننا چاہتا ہوں مگر ان آدمیوں نے جنکو کہ چاہیے تھا کہ ایسے موقعہ کو غنیمت سمجھتے اور مجھکو کھینچ لیتے اس موقعہ کو ضائع کر دیا جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں ڈالدیا تھا اور یہ میری دلی خواہش تھی تاہم ہندوستان میں میرا سفر رائیگاں نہ گیا اور مینے اس مقصد اور مدعا کو پالیا۔ یعنی میں ایسی قوم کی تلاش میں تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیرو ہے اور جو اپنے آپکو احمدی مسلمان کہتی ہے۔ یہی خواہش مینے اپنے احمدی قادیانی بھائیوں کے سامنے بھی ظاہر کی تھی کہ مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ جس کے میں پیچھے لگا ہوا تھا وہ آخر مجھے ملگیا یعنی تم اور تمھارا امام۔ میری یہ خواہش میرے ان سرٹیفکیٹوں میں بھی درج تھی جنپر بہت سے مسلمانوں کے دستخط ثبت تھے۔ وہ مجھپر کامل طور سے یقین رکھتے تھے۔ میں اسوقت کو یاد کرکے جب کہ مینے اللہ کی مدد سے ہندوستان کا سفر کیا اندر ہی اندر میں خوش ہوتا ہوں۔ اور روحانی طور سے اُن لوگوں سے ملاقات کرتا ہوں جنھوں نے خدا کے لیے اور اس رسول کے لیے میرے ساتھ برادرانہ محبت اور اُلفت ظاہر کی اور اپنے عمدہ خیالات سے مجھے مستفید کیا۔ وقت یا فاصلہ ان لوگوں کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا جو کہ روحانی طور سے سفر کر سکتے ہیں اور کامل زہد کے ساتھ فرشتوں سے کلام کر سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے یہ نعمت مجھکو عطا فرمائی ہے میں اکثر اپنے آپ کو آپ لوگوں میں ہی پاتا ہوں۔ اور سب کچھ بچشم حقیقت دیکھتا ہوں جو کہ ہمارے بیت المقدس قادیان میں گذر رہا ہے اور جہاں کہ ہمارا آقا اور اُستاد رہتا ہے۔

میں دلی خواہشمند ہوں کہ جسمانی طور سے آپکو ملوں اور اُس ہدیہ کو قبول کرلوں جو کہ ایک احمدی بھائی نے پیش کیا تھا کہ کم سے کم دو سال قادیان میں قیام کرنا ضروری ہے تاکہ مسیح موعود کی خدمت میں رہ کر وہ تمام علوم مجھے حاصل ہو جائیں جن کے لیے میری روح ازبس خواہشمند ہے۔ میں آگے آگے سفر کر رہا ہوں اور دنیا کے اس حصہ میں پہنچ گیا ہوں جہاں کہ میں تین ہفتہ سے مقیم ہوں۔ ۱۲ر جنوری ۱۹۰۵ء کو میں اپنی زاد بوم۔ ملبورن سے روانہ ہوا۔ یہاں تک تو آپ کی خط و کتابت مجھے ملتی رہی ہے اور اس عرصہ میں میں نئی خبریں آپ سے سُننا چاہتا ہوں۔

مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب میں آگے ہی آگے سفر کرتا جاؤں گا اور انجام کار اگر امریکہ ہی میرے کام کا مرکز بنگیا جیسا کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ

یہ ضرور رہنے گا تو میں ان آدمیوں سے ضرور رشتہ اتحاد کرلوں گا جو آپ کی چٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں مسلمان ہیں۔

اور اگر مجھے یہاں رہنے کا زیادہ اتفاق ہوگیا تو میگزین کی اشاعت ہر طرح سے کروں گا اور آپکی اُمید بر آجائے گی۔ کیونکہ مینے اپنی کوششیں ایسے کاموں کے لیے وقف کردی ہیں

اب میں اس چٹھی کو ختم کرتا ہوں اور بہت بہت محبت والے سلاموں سے بند کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسی زندگی میں پھر ملنے کا اتفاق بناوے اور میری طرف سے نیاز مندانہ سلام میرے آقا مرزا غلام احمدؐ کی خدمت میں پہنچا دیں اور انکو یقین دلادیں کہ میں ہمیشہ کے لیے آپ کا اور آپکے مقصد کا جاں نثار ہوں۔ اور اُن تمام بھائیوں کا بھی جاں نثار ہوں جو اسپر ایمان لائے اور جن کی تمام اُمیدیں اسپر لگی ہوئی ہیں جیسے کہ میرے بھائی کی۔

آپ کا محب۔ چارلس۔ فرانسس۔ سورابیت

محمد عبدالحق۔ معرفت جنرل پوسٹ آفس انگلینڈ

دوسری چٹھی

میرے پیارے بھائی۔ ایک ہفتہ گذرا ہے کہ مینے ایک چٹھی آپ کی طرف روانہ کی تھی۔ اور اب مینے مناسب سمجھا ہے کہ میں اپنا فوٹو بھی روانہ کروں حضرت مرزا صاحب کی نذر کی ہے اور اپنی یادگار کے طور پر جب سے مینے قادیان کو دیکھا ہے میری روح کو ایک کامل اطمینان حاصل ہوگیا ہے۔ اس موقع پر میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ میں اپنے آقا مسیح موعود کی تعلیم کی اشاعت کے لیے بہت ہی خواہشمند ہوں۔ اور اگر ضروری اخراجات ہاتھ آجاتے ہیں تو میں اللہ تعالےٰ کی مدد سے فوراً امریکہ روانہ ہوجاؤں گا۔ اور وہاں حضرت مرزا غلام احمدؐ کی تعلیم کی اسی طرح اشاعت کروں گا جس طرح کہ میں نے اس مشن کے کام کو نبھایا ہے جس کے لیے میں ۴-۱۹۰۳ میں ہندوستان آیا تھا۔ ریویو آف ریلیجنز کا نمبر ۳ مجھے ملگیا ہے۔ جس کے آخری صفحہ میں الدعوۃ کو مینے بخوبی پڑھا ہے اور جو کہ میں یقین کرتا ہوں کہ طاعون کی کثرت اور زلزلہ کی آمد سے پوری ہوگئی۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ہمارے آقا نامدار کے تمام پیرو خوش ہونگے اور خوشی کرینگے

اور حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی سچائی کو تمام لوگوں پر ظاہر کرینگے۔ اور میں اپنے طور پر فجی اور دوسری جگہوں میں اس خبر کی اشاعت کر رہا ہوں اور اگر میں یہاں سے سین فرنسسکو کو روانہ ہوگیا تو دخانی جہاز رستہ میں فجی اور سینڈوچ جزیروں پر ٹھہرتے ہیں اور میں وہاں احمدی فرقہ کے اسوہ حسنہ پر اور مسیح موعود پر لیکچر دوں گا۔

اگر اللہ تعالےٰ تمام ضروری اخراجات بہم پہنچا دیگا تو میں فوراً اس کے نام کی خاطر اور اپنے قادیانی بھائیوں کے مقاصد کی خاطر سفر اختیار کرلوں گا جن کو میں دوبارہ اپنا سلام کہتا ہوں۔ اور اسلام میں ان کا ایک جاں نثار ہوں۔

مہربانی کرکے میرے فوٹوگراف کی رسید ارسال فرمادیں جو کہ مینے اس خط کے ساتھ روانہ کیا ہے میری بہن بھی اسلام کی طرف رجوع رکھتی ہے۔

سورابیت

محمد عبدالحق

ریویو

اُردو اخبار لاہور کا ۵ جون ۱۹۰۵ء کا جو پرچہ ہمارے پاس پہنچا ہے اسمیں اخبار مذکور عمدہ بڑے سائز کے کاغذ پر خوشخط عبارت میں اخبار اور مضامین کا مجموعہ لیکر پبلک کے سامنے پیش ہوا ہے۔ ہم اپنے ہمعصر کو اس ترقی پر مبارکباد کہتے ہیں۔

انوار اللہ نام کی ایک کتاب ۳۰۰ صفحہ کی سلسلہ احمدیہ کی تائید میں حیدر آباد دکن کی جماعت احمدیہ نے چھاپ کر مفت تقسیم کی ہے کوئی شخص محمد انوار اللہ نام حیدر آباد میں ہیں وہ اس کتاب کی تصنیف کا باعث ہوئے ہیں۔ مولوی انوار اللہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں حصہ لینے کے لیے ایک کتاب انوار الحق نام لکھی تھی۔ گو ان کی کتاب اس قابل نہ تھی کہ اسکی طرف چنداں توجہ کی جاتی تاہم مولوی میر محمد سعید صاحب نے اپنے ہموطن لوگوں کی خدمت گذاری کے واسطے مناسب سمجھا کہ اس تحریک سے حق و حکمت کی باتیں لوگوں کے کانوں تک پہونچادیں شاید کوئی خوش نصیب پاک روح فائدہ اُٹھاوے اور خدا کے مرسل کو پہچان لے۔

میر صاحب موصوف نے نہایت خوش اسلوبی سے سلیس اردو عبارت میں تمام ضروری مسائل پر بحث کی ہے

اور مخالف کے ہر ایک اعتراض کو دلائل قویہ اور نصوص بینہ کے ساتھ ایسا رد کیا ہے کہ اگر تعصب اور غفلت کے حجاب درمیان نہوں تو سارے دکن کے واسطے آپ کا صرف یہی ایک ہدیہ موجب ہدایت ہونیکے لیے کافی ہے میں تعجب کرتا ہوں کہ ہمارے مخالف ایسی کھلی باتیں دیکھکر بھی دشمنی پر اڑے ہوئے ہیں کیا انکو یقین ہوگیا ہے کہ ان کے لیے جہنم میں کوئی جگہ نہیں یا کیا ان کے پاس کوئی خدا کا وعدہ ہے کہ وہ جو چاہیں کریں ضرور بہشت میں داخل ہوجائیں گے۔ اسجگہ ہم مخالف مولوی کا ایک اعتراض اور جناب میر صاحب موصوف کے جواب کو بطور نمونہ کتاب ہذا صفحہ ۱۰ سے درج کرتے ہیں۔

قولہ مرزا صاحب جو ہندوستان کے پادریوں کو دجال قرار دیتے ہیں تو ان کو ثابت کرنا چاہیے تھا کہ اس فتنہ کا ظہور ہندوستان میں ہوگا اور یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی حدیث سے ثابت ہوسکے کہ دجال ہندوستان سے نکلے گا۔

اقول حدیث میں ہے **الا انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما ھو و اومأ بیدہ الی المشرق رواہ مسلم و فی حاشیۃ المشکوٰۃ ای بل الذی علم کونہ قبل المشرق و ھذا معنی نفی الاولین و اثبات الثالث۔ لمعات ایضاً فیہا و قولہ ما ھو قیل زائدۃ و لیست بنافیۃ ای یدخل من قبل المشرق ھو الی اخر حاشیۃ المشکوٰۃ۔** ترجمہ۔ خبردار ہوجاؤ تحقیق کہ وہ دجال کیا بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے ہے اور دست مبارک سے اشارہ فرمایا حضرت نے مشرق کیطرف روایت کیا اسکو مسلم نے۔ حاشیہ مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ اے بلکہ وہ امر کہ معلوم ہوا ہے ہونا اس دجال کا مشرق کی طرف ہے اور خود آپنے بھی بصفحہ ۱۴۱ اسکو نقل کیا ہے اور یہی معنی ہیں اول دو شقوں کے نفی کرنے اور شق سوم کے ثابت کرنے کے لمعات سے لکھا گیا ہے اسمیں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ما حدیث میں زائدہ ہے نافیہ نہیں یعنی وہ مشرق کیطرف سے داخل ہوگا آخر حاشیہ تک مشکوٰۃ کے۔ دیکھیے اس حدیث سے صاف دجال کا مشرق میں ہونا ثابت ہوا جو یہی ہندوستان ہے اور آپ کی بیخبری بھی علم حدیث سے اور خود اپنے بیان مندرجہ صفحہ ۱۲ سے معلوم ہوگئی اور حدیث ثوبان سے بھی جو نسائی نے باب غزوۃ الہند میں روایت کی اور احمد و ضیاء نے ثوبان سے جس سے یہ بھی استدلال ہوتا ہے کہ عیسیٰ موعود بھی ہند میں ہونگے کیونکہ امام نسائی نے باب غزوۂ ہند میں دونوں گروہوں کا ذکر کیا اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گروہ جماعت عیسیٰ موعود کو قسیم گردانا جماعت اولیٰ غازیان ہند کا

اور سلف صالحین نے ... حدیثوں کا ذکر باب غزوۃ الہند ہے ظاہر ہے کہ ہر ایک قسم اپنے مفہوم میں داخل ہو تو اسے فرق ہی تو اسقدر ہے کہ گروہ اول سیفی و سنانی غزوہ کریگا اور اگر وہ دوم قلمی ولسانی اور اس استدلال کی دوسری حدیثیں مؤید موجود ہیں تو پھر اسکو خارج از ہند قرار دینا کیا ضرور ہے اور حضرت عیسیٰ کو حضرت آدم سے ایک قسم کی مناسبت بھی ہے کما قال اللہ تعالیٰ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل ادم پ ۳ ع ۱۴ اور چونکہ حضرت آدم ... ہند میں پیدا ہوئے پس مثیل مثیل یعنی حضرت مسیح موعود کو بھی ملک ہند سے ایک قسم کی مناسبت ... بھی پیدا ہوگئی اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس کو یہ الہام بھی ہوا ہے جو اپنے اور اور معارف کے ساتھ اسبات پر بھی لطیف دلالت کرتا ہے الہام یہ ہے کہ انی اردت ان استخلف فخلقت ادم او کما قال

ونعم ما قیل سه کانت لادم ارض الهند منهبطا وفیه نور رسول الله مشغول
من ههنا مستبین ان مهدینا مهند من سیوف الله مسلول

آریہ سماج کی اندرونی حالت

کے متعلق

آریوں کی اپنی تحریری شہادتیں

منقول از جمعیت نت لاہور

(۱) جالندھر کے آریہ سکول کے ہیڈماسٹر مہاشے کانشی رام ... جی - بی - اے ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۲ جیٹھ ... لکھتے ہیں۔

"اس وقت آریہ سماج اپنے اُدیش کو بھولکر مت متانتروں کے جھگڑوں میں پھنس رہی ہے - آریہ سماج کے اخباروں کو مطالعہ کرو تو تمام مذہبوں اور ان کے ہادیوں کے برخلاف حملات ... پاؤ گے،" پھر لکھا ہے۔

"آریہ سماج کے بہت سے لوگ اور کئی لیڈر بھی جو انگریزی تعلیم کی وجہ سے عیسائیوں کے انتا لیس ایمان کی باتوں سے واقف ہیں اور آریہ شاستر کے دھارمک لٹریچر سے بے خبر ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہماری بھی ایمان کی باتیں ہونی چاہییں جنپر ... دلیل ... کا ... کیا جاوے" اس اقتباس میں جلی حروف ہم نے کیے ہیں۔

(۲) مسئلہ مسائل کی تو یہ حالت ہے - اب عملی حالت پر آئیے چنانچہ اسی پرچہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جلاس منعقدہ ۲۷ مئی ۱۹۳۴ء کی جو کارروائی مشتہر ہوئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے روبرو سات پرتی ندھیوں نے کہ جن کا نام ظاہر نہیں کیا گیا مگر جو آریہ سماجوں کی طرف سے منتخب اشخاص ہوتے ہیں لالہ منشی رام صاحب پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پر مندرجہ ذیل الزام لگائے۔

(۱) لالہ منشی رام صاحب کسی ایسے معاملہ میں اعتبار کیے جانے کے لائق نہیں ہیں کہ جس میں کسی ایسے پبلک فنڈ یا روپیہ کے خرچ و بندوبست کا تعلق ہو کہ جو خیراتی یا دیگر پبلک اغراض و مقاصد کے لیے اکٹھا کیا یا لگایا گیا ہو - مثلاً انھوں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا چودہ ہزار روپیہ غبن کر لیا ہو۔

(۲) لالہ منشی رام صاحب کسی دھارمک سوسائٹی میں کسی اعتبار اور ذمہ واری کے منصب پر مقرر کیے جانے کے قابل انسان نہیں ہیں - کیونکہ انھیں یہ عادت ہے کہ جو معزز لوگ انکو مخالف ہوں انھیں نقصان پہنچانے کی نیت سے یا کسی طرح پر انھیں ستانے اور مشہور پر پبلک کی نظروں میں انھیں حقیر بنانے کی غرض سے ان پر جھوٹے اتہام گھڑنے یا تیار کرتے ہیں - مثلاً (۱) منشی طوطا رام (راقم ...) کے خلاف الزامات (۲) ماسٹر سندر سنگھ بی اے کے خلاف (۳) پنڈت رام بھجدت بی - اے کے خلاف (۴) پنڈت دولت رام کے خلاف (۵) برہمچاری نیتا نند کے خلاف (۶) سوامی درشنانند کے خلاف۔

اسپر ستر معزز آریہ سماجیوں کی کہ جنمیں لالہ جیون داس صاحب لالہ رلا رام صاحب رائے ٹھاکر دت صاحب جیسے مشہور آریہ لیڈر اور سابق پردھان شامل تھے - یہ رائے تھی کہ ان الزامات کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی مقرر ہونی چاہیے مگر چوالیس آریہ پرتی ندھیوں نے کہ جنمیں لالہ روشن لال بیرسٹر - لالہ کشن وکا نشی رام ومہتہ جیمنی صاحب وکلاء وغیرہ شامل تھے یہ رائے دی کہ ایسی کمیٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ نہیں پایا جاتا کہ کسی نے اس بارے میں کچھ کہا ہو کہ پھر ان سات مستغیثوں کے متعلق کہ جو اسی آریہ پارٹی اور اسی آریہ مذہب کے پیرو ہیں کیا کارروائی کی جاوے - پنڈت رام بھجدت صاحب بی - اے وکیل سابق پردھان اور ڈاکٹر پرمانند صاحب موجودہ اُپ پردھان بھی اس سبھا میں موجود تھے مگر حضور ... اور تین اور صاحبوں نے اسبارے میں کچھ رائے نہیں دی۔

مذکورہ بالا حالات سے بیشک یہ نتیجہ نکالا غلط ہوگا کہ لالہ منشی رام صاحب پر ان کے ہم مذہب مخالفوں نے جو الزام لگائے ہیں وہ ضرور سچے یا ضرور جھوٹے ہیں اور نہ ہی ہم ان کے متعلق ان حالات سے اپنی کوئی رائے ظاہر کر سکتے ہیں - مگر ان حالات سے مندرجہ ذیل نتیجے ضرور نکل سکتے ہیں۔ یعنی

اول - اگر لالہ منشی رام صاحب ان الزامات سے بری ہیں تو (۱) تو وہ سات آریہ پرتی ندھی یعنی چیدہ آریہ سماجی ضرور جھوٹے الزامات لگانے والے شخص ہیں (۲) لالہ منشی رام صاحب نے نصف درجن مشہور آریہ سماجیوں کے خلاف کہ جن کے نام الزام نمبر ۲ میں دیے گئے ہیں یا تو کوئی الزام نہیں لگائے اور یہ محض اُن سات آریہ پرتی ندھیوں کی گھڑنت ہے - یا جو الزام لالہ منشی رام جی نے اُن کے بارے میں لگائے ہیں وہ بالکل درست اور سچے ہیں - تو پھر آریہ لیڈروں کی عملی زندگی پر حرف آتا ہے۔

دوم - اگر لالہ منشی رام صاحب ان الزامات سے بری نہیں اور ان کے متعلق اُن کے ہم فرقہ و ہم مذہب لوگوں کے الزامات واقعی کوئی بنیاد رکھتے ہیں تو آریہ سماج کے ایک "پوجنیہ" "مہاتما" کی یہ کارروائی جیسی کچھ ہے وہ زیادہ بیان اور تشریح کی محتاج نہیں بہرحال الزام لگانے والوں یا ملزموں دونو میں سے کسی طرف خرابی ضرور ہے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ تحقیقات کے لیے کمیٹی مقرر نہ کی گئی ورنہ پبلک شک میں نہ رہتی اور ایک پارٹی ضرور سرخرو ہو جاتی؟

کیا آریہ سماج کی ذہنی اور اخلاقی حالت کے اسقدر پست ہونے پر یہ زیادہ مناسب نہیں کہ اُسکے لیڈر اور پیرو وید دھرم کی خیالی عظمت اور آریہ سماج اور اُسکے بانی کی فرضی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملانے اور دیگر مذاہب کے لوگوں اور جماعتوں پر آئے دن حملے کرتے رہنے بجائے اپنی سماج کی اندرونی حالت کو بغور دیکھنے کیطرف متوجہ ہوں اور اعلیٰ زندگی اور دھرم کو ایکطرف رکھکر صرف خشک مسئلے مسائل اور وید اور دیش اُنتی کی کھوکھلی پکار کی پالیسی کو بنیاد بنا کر آج سے قریباً تیس برس پہلے آریہ سماج نے جو کام شروع کیا ہے - اور اُس سے اس عرصہ کے اندر مذکورہ بالا قسم کے جو افسناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں انپر وچار کر کے آئندہ کے لیے کوئی مفید سبق حاصل کریں؟ فقط

(اور مفید سبق یہ ہے کہ ویدوں کے پرانے قصوں کو چھوڑ دیں۔ نیوگ کی گندگی پر لعنت بھیجیں خالق کو سب شے کا خالق اور سب کا مالک مانیں اور توبہ قبول کرنیوالا مانیں۔ اور اس خالق کے رسول پر ایمان لائیں جو انکو سیکڑوں ہزاروں نشان دکھا چکا ہے تب دین اور دنیا میں راحت پا ئیں۔ - ایڈیٹر مدیر)

نور افشاں کی ہرزہ درائی
بجواب
بدر کی ژاژ خائی

نور افشاں مورخہ ۹ - جون ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں ایک سیاہ ایلیے نے منشی محمد افضل صاحب مرحوم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا ہے - کہ حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے کوئی ہمدردی انکے اور اس کے اہل وعیال کے ساتھ نہیں کی گئی - جواب دینے سے پیشتر میں یہ سوال کرتا ہوں - کہ نامہ نگار نور افشاں کا اس بات کے ساتھ کیا تعلق - اور جہاں تک مجھے معلوم ہے - یا نادان ایلیے نے عشاء ربانی پینے کے بعد اس مضمون کو شروع کیا ہوگا کیونکہ اس میں سے حمق اور ناعاقبت اندیشی کی بو آرہی ہے - اور یا منشی محمد افضل صاحب مرحوم کے گھر میں ایک مسیحی عورت تھی - شاید اسی ناراضگی سے نامہ نگار صاحب کی طبیعت میں جوش پیدا ہو رہا ہے - بہر حال دونوں حالتوں میں سے ایک تو ضرور ہے - مگر نادان یسوعی ایلیے کو یاد رکھنا چاہیئے - کہ اس کے بناوٹی خداوند کی ہمدردی کی حقیقت ہمیں خوب معلوم ہے - اگر یہی طریقہ استدلال درست ہے - تو انجیلوں سے یسوع مسیح کی بیدردی اور بے رحمی کا فوٹو مل سکتا ہے - اس پر بھی عیسائی صاحبان توجہ کریں دنیا کے ساتھ اس نے ایسی ہمدردی کی - کہ آجتک ٹمپرنس ایسوسی ایشن دو رہی ہے - قانائے گلیل میں ایسی شراب بنائی نہ ہی بنائی - بلکہ پی پلائی یورپین بھیڑیں اس کی پیروی میں سرتا پا . . . . . غرق شراب ہوگئیں - افسوس تو یہ ہے - کہ خدا صاحب کی مادر مہربان بھی اسی مجلس میں تھی - کھیت چرنے کی ایسی عادت تھی - کہ بلا اجازت بالیں توڑ توڑ کھانے لگا - غریب زمینداروں کے ساتھ ایسی ہی ہمدردی چاہیئے - لوگوں کے مالوں کی وقعت اس کی نظر میں اتنی تھی - کہ سوروں کا ایک گروہ کراڑے پر سے دریا میں ڈالدیا - نہ خدا جانے کتنے گھرانوں کا رزق تباہ کر دیا - ہیکل میں لوگوں کی اشیاء پر ہاتھ مارا - حالانکہ چاہیئے تھا - کہ نرمی و حلم سے ان کو منع کیا جاتا - اب ایلیہ صاحب ہی بتلائیں کہ جس کے ہاتھ میں کوڑا ہو کیا وہ ہمدرد کہلا سکتا ہے - والدین کے حقوق کی تمام دنیا قائل ہے - مگر خداوند یسوع مسیح نے بارہ سال کی عمر میں ہی انہیں جھڑکنا شروع کردیا - خوب ہمدردی ہے - دعوی خدائی سے دنیا کو دہریہ بنایا - اور کئی کروڑ انسان کو سچے حی وقیوم خدا سے برگشتہ کر کے ایک کلی شری تعلیم کا معتقد بنانے کی کوشش کی - جس یہاں کا فشان تک نہیں نامہ نگار کے خداوند کی تو یہ حالت تھی - اب شاگردوں کی ہمدردی کا حال سن لیجئے - کہ پطرس نے تو تین دفعہ خداوند صاحب کا انکار کر کے لعنت پر لعنت بھیجی - مصیبت کے وقت میں سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے - کیا آج کل کے مسیحی یسوع کے زمانہ کے معتقدوں سے زیادہ ایماندار ہیں - ہرگز نہیں - پس اندازہ ہو سکتا ہے - کہ ان کی ہمدردی خلق خدا کے ساتھ کیا ہوگی - ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ عموماً مشنری کی ظاہراً ہمدردی کے نیچے کچھ نہ کچھ شرارت مخفی ہوتی ہے - کیا کوئی گمان کر سکتا ہے - کہ مسیحی اگر کوئی ہمدردی کرتے ہیں - تو اس لئے کرتے ہیں - کہ اس میں ان کی کوئی غرض اپنی پنہاں نہیں ہوتی - بلکہ خدا تعالے کے احکام کی بجاآوری مقصود ہوتی ہے نہیں! نہیں!! اس ہمدردی کے جامہ کے نیچے مذہبی اشاعت پوشیدہ ہوتی ہے - ذرا مشن اسکولوں - مشن ہسپتالوں وغیرہ کو دیکھ لیجئے - اصل غرض کیا ہے - وہی نکمی جھوٹی تعلیم - ہاں اپنی مطلب براری کے لئے سو سو جتن کرتے ہیں - اور یہ ہمدردی بھی ایک جتن ہے - جو اس حالت میں مخفی نہیں رہتی - بلکہ دغا فریب کا رنگ اختیار کر لیتی ہے - نامہ نگار مذکور کی ہمدردی بھی چند روپیہ ہوں گے - ذرا ایک مہینہ تنخواہ نہ ملے - تو ہمدردی کا پتہ لگ جاوے - کہ پطرس کی مانند خداوند پر لعنت بھیجتا ہوا اپنے وطن کو واپس سدھارے - اے نادان سن! "جس پیمانے سے تو ناپتا ہے - اسی سے تیرے لئے ناپا جائیگا"

مسیحوں کا پرانا نیاز مند

عبد الحق - بی - اے - ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام - قادیان

مورخہ ۱۲ - جون ۱۹۰۵ء

بقیہ تازہ اخبار

تار خبر از لنڈن ۱۰ - جون ۱۹۰۵ء جاپانیوں نے روسیوں کو مقام باڈینگ و دہنگ واقعہ منچوریا سے نکالدیا ۶ گھنٹہ لڑائی رہی بڑی لڑائی ہوئی روسی بہت مارے گئے جاپانی مقتولوں اور زخمیوں کی تعداد ۱۶۵ ہے

روسی اپنی فوج کے واسطے کمک بھیج رہے ہیں -

روسی فوجمیں ہیضہ اور پیچش کی بیماری پڑی ہوئی ہے ۷۰۰۰ بیمار ہے - ایک سو روز مرتا ہے

ایضاً ۱۰ - جون ۱۹۰۵ء زار روس نے بیان کیا ہے کہ میں ایک قومی کونسل بنانے کے فکر میں ہوں +

فرانسیسی لوگوں نے سلطان مراکو کو سامان جنگ دینا بند کر دیا ہے جس سے سلطان بہت ناراض ہو رہا ہے

۸ - جون - کلکتہ میں سخت آندھی آئی - بڑے بڑے درخت سرنگوں ہوگئے -

۹ - جون - سملہ میں آندھی اور بارش کا سخت طوفان آیا - بہت مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں - ایک بڑا ہوٹل تھا اس کی چھت صاف اڑ گئی بعض چھتیں اور شہتیر اڑ کر دور دور جا پڑے قریب کے گاؤں میں بھی بہت نقصان ہوا +

طاعون - سر ازھر اپنی مشہور کتاب کے صفحہ ۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا کہ وہ اعلیٰ درجہ کے غلیظ اور ناصاف تھے مگر انکو بزمانہ طاعون کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا ان کے محلہ اور پڑوس میں بلیگ رہی مگر وہ محفوظ رہے ایک شخص کے دو بچے بلیگ سے فوت ہوئے مگر انکی بیوی کو جو یقینی طور پر بے احتیاط تھی بلیگ لاحق نہ ہوئی + (الشفاء) طاعون کا کیا اختیار ہے وہ تو ایک منتخبہ مامور ہے جہاں حکم خداوندی ہوتا ہے وہاں اپنا کام کرتی ہے +

آندھی - علاقہ مدراس میں ایک جگہ اس زور کی ہوا چلی کہ ریل گاڑی چلتی چلتی اوندھی گر پڑی - الامان -

مسلمانان روس ہمارے واسطے گورنمنٹ انگریزی کی شکر گذاری کے بڑے بڑے موقع ہیں کسی سلطنت میں مسلمانوں کو ایسی مذہبی آزادی حاصل نہیں جیسی کہ ہندوستان میں ہے -

نیا آلہ ایک سائنس داں نے حال میں ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ جو کام کرتے ہوئے انگلیوں کی حرکت کا شمار بتاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مغرب یا مشرق کی طرف منہ کر کے کام کرنے سے شمال و مغرب کی جانب منہ رکھنے کی نسبت ۲۵ فیصدی کام زیادہ ہوتا ہے - غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ کرۂ زمین بجائے خود ایک زبردست مقناطیس ہے جو مغرب سے مشرق کیطرف حرکت کرتا رہتا ہے +

آمد مسیح جنوبی ہند میں کچھ پرانے عیسائی رہتے ہیں جو خود عیسائیوں کے ساتھ شادی وغیرہ کسی قسم کا تعلق رکھنا گناہ جانتے ہیں - یہ لوگ ۳۴۵ عیسوی میں ہندوستان میں آئے تھے - غالباً یہ ان لوگوں میں سے تھے جو واقعہ صلیب کے بعد یسوع کے ساتھ ہوئے اور پھر ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیل گئے ان میں ایک بزرگ تھوما نام ہوئے ہیں جنہوں نے پیشگوئی کی تھی کہ ۱۸۹۳ء میں مسیح کی آمد ہوگی تھوما صاحب تو ۱۸۹۳ء سے پہلے ہی فوت ہوگئے مگر انکی بات پوری ہوگئی - یعنی مسیح موعود دنیا میں نمودار ہوگیا کاش کہ عیسائی صاحبان اس سے فائدہ اٹھائیں - اور جسکو خداوند خداوند کہتے تھے اب اس کا انکار کر کے جہنم میں نہ گریں جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا +

تحقیقات امراض - ہندوستان میں امراض کی تحقیقات کے واسطے اور امراض کے روکنے کیواسطے مناسب سامان مہیا کرنے کے لیے گورنمنٹ ہند نے ایک محکمہ کسولی میں قائم کیا ہے اور ڈاکٹر سیمپل صاحب اس کے ڈائرکٹر مقرر کیے گئے ہیں +

جاپانی زبان سیکھنے کے واسطے ہر سال دو افسر انگریزی فوج کے جاپان جایا کرینگے - اب جاپانی زبان بھی معزز اور ضروری سمجھی گئی ہے +

عیسائی تثلیث کا اختراع اور افترا ہے

... اور جہوٹ پر ... کتنی ہی کوئی ... کسی ... وقت منہ سے نکل ... کا عیسائی اخبار ... ایک بڑا لمبا ... کے ثبوت میں ... کہ مسلہ ... ہے۔ اور اپنے مضمون کی تمہید اس ... کہ جب ایشیائی لوگوں کے آگے یورپ ... کی جائیں۔ تو ان کو لازم ہے۔ کہ تین ... اپنے دل میں یاد رکہیں۔ تین احتیاطوں کی تہی ... کا بوجہ تو جلنے دو۔ پہلے تو ہم اسی پر حیران ہیں۔ کہ عیسائی ہمارے یہاں تثلیث کا بانی یسوع مسیح کو قرار دیتے ... کی دینی صداقت کے نام سے ... مشہور ہے۔ دروغ گورا حافظہ نہ باشد شاید پادری صاحبان اس مضمون کو لکہتے وقت یہ بات بہول گئے ہیں۔ کہ ان کے خداوند یسوع مسیح اہل یورپ نہ تھے بلکہ اہل ایشیا تھے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ بہولے نہیں۔ بلکہ سادگی سے یہ بات منہ سے نکل گئی ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ تثلیث مسیح کا مذہب نہ تہا۔ بلکہ یہ اخلاق کا تباہ کرنے والا عقیدہ یورپ میں بنایا گیا تہا۔ اور اس کی ابتدا مسیح سے تین سو سال بعد ہوئی۔ اس جگہ مجہے ایک گفتگو یاد آتی ہے۔ جو ایک کالج کے فلاسفر عیسائی انگریز اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ایک شاگرد مسلمان کے درمیان ہوئی

مسلمان شاگرد۔ آپ یورپین لوگ ایسے دانا اور فلاسفر مشہور ہیں۔ یہ تثلیث کا خلاف عقل مسئلہ آپ لوگوں نے کس طرح مان لیا۔ ذرا ہمیں بہی سمجہا دیجئے

فلاسفر انگریز پروفیسر۔ ایشیائی دماغ اس قابل نہیں کہ ایسے دقیق اہم مسئلہ کو سمجہ سکے

مسلمان شاگرد۔ مسیح تو خود ایشیائی تہا۔ اگر ایشیائی دماغ ایسا ہی ناقص ہے۔ تو خود تثلیث کا موجد ایک ایشیائی کس طرح ہو سکتا ہے اس کا جواب پروفیسر صاحب کو کچہہ نہ آیا اور شرمندگی دور کرنے کے لئے ہنس کر خاموش ہو رہے

یہی بات اب آکسفورڈ کے مشنریوں نے اپنی اخبار میں تحریر کی ہے۔ اور یورپ کی تثلیث کا تحفہ ہندوستان کے سامنے پیش کیا ہے۔ ہم اس کے جواب میں ناقص دماغ کہلانا پسند کرتے ہیں۔ اور تثلیث کا تحفہ یورپ کے کامل دماغوں کو بیرنگ واپس کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ جس دماغی کمال کی ڈگری کے واسطے تثلیث کا اعتقاد ضروری ہے۔ اس پر ہم کو اپنی دماغی ہزار درجہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ مگر افسوس یہی

کہ یورپ امریکہ کی اخباروں اور کتابوں کے پڑہنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بہی یہ کمال دماغی انہیں لوگوں تک محدود رکہا جا رہا ہے۔ جو ملکی اور قومی خدمات کے ناقابل سمجہے جا کر ناچار پادری پنے کا کام اختیار کرتے ہیں اور مجبوراً گلے پڑا ڈہول بجاتے ہیں

بڑے بڑے علماء اور فضلاء نے تثلیثی کمال کے بوجہ کو سر سے پہینک دیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ رفتہ رفتہ سب ایسا ہی کریں گے

رسید زر

تاریخ	نمبر خریداری	نام خریدار	شہر	قیمت
یکم جون ۱۹۰۵ء	۶۰۲	شیخ امام بخش صاحب	شاہجہانپور	عا/۹
" "	۱۵۱۱	محمد بخش صاحب ڈاپور	خیرہ گلی	عا/۸
" "	۱۵۶۷	عبد الکریم صاحب	پوڑیا نوالی	عہ/۸
۶ جون ۱۹۰۵ء	۵۹	راجہ ہری پرشاد صاحب	حیدرآباد دکن	عا/۸
" "	۳۲۳	ڈاکٹر محمد ہاشم صاحب	بلوچستان	عا/۸
" "	۱۱۱	امام خان صاحب	کامل پور	عا/۸
" "	۲۱	مولوی محمد صاحب	مرزنگ	عا/۸
۷ جون ۱۹۰۵ء	ع	محمد جعفر خاں صاحب		عا/۹
" "	ع	محمد کرم بخش صاحب	گلستان	عا/۹
" "	۳۰۶	منشی محمد الدین صاحب	حافظ آباد	سے/۸
۸ " "	۵۵۷	شیخ حسین صاحب	حیدرآباد	عا/۸
۱۰ " "	۴۹۰	محمد داؤد صاحب	تہا پور	عا/۸
" " "	ع	برکت علی صاحب شملہ بحساب نبی بخش دہلی		عا/۸
۱۲ " "	ع	تاج الدین صاحب	جنڈیالہ	عا/۸
۱۵ " "	ع	نام کوپن میں نہیں ہے		عہ
" " "	۸۹۶	کلن خاں صاحب	راج پور	عا/۹

ایک روپیہ ... ہے؟ ۱۴۔ جون ۱۹۰۵ء کو ہمیں ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر ملا ہے۔ بہیجنے والے نے اپنا نام کوپن پر نہیں لکہا۔ صرف اتنا لکہا ہے۔ کہ میں غریب آدمی ہوں۔ براہ مہربانی اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرما دیں

درخواست دعا

نماز جنازہ۔ برادر مولا بخش صاحب نائب محافظ دفتر سیالکوٹ درخواست کرتے ہیں۔ کہ چودھری غلام حسین صاحب خلف الرشید چودہری امین بخش صاحب ۱۰۔ جون ۱۹۰۵ء کو بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں احباب ان کا جنازہ پڑہیں

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بہی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے ضرور آگاہ فرماویں۔ جو چٹ کے سرے پر چہپا ہوا ہوتا ہے نمبر ضرور لکہیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

منیجر بدر

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بہیجنے والے

صاحبان غور کریں۔ اور اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے۔ وہ سب اس جگہ ڈاکخانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بہیجنے والے سمجہتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو ملگیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵۔ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تہا عرض ہے۔ کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکہ بہیجیں۔ کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادر محمد افضل کا ذاتی نہ تہا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تہا

منیجر بدر۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سالیانہ	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پہلا صفحہ	ماعہ	دصہ	صہ	دعہ	مے
نصف صفحہ	صہ	صہ	ہتعہ	مے	صہ
پورا کالم	سعہ	عہ	عہ	صہ	ہے
نصف کالم	عہ	یعہ	معہ	للعہ	عا
ربع کالم	عہ	ہلے	صہ	ہے	جہ

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا ضمیمہ بحساب ... شدہ اخبار کیساتہ تقسیم کیا جاویگا + ضمیمہ بہجوانیکیلئے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چہاپا گیا۔ تاریخ اشاعت ۱۵۔ جون ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔

بدر

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۱۲ | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات۔ ۲۲۔ جون ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۰

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	۵۰
معاونین برضائے خود	۲۰ / ۱۰ / ۵
عام قیمت	۲/۸

اس سے زائد امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماویں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا۔

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوئم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

www.aaiil.org

ختم قرآن عزیزی عبدالحی سلمہ الرحمان

ہے آج ختم قرآن نکلے ہیں دل کے ارمان ❋ تو نے دکھایا یہ دن میں تیرے منہ کے قربان
اے میرے رب محسن کیونکر ہو شکر احسان ❋ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب حمد و ثنا اس ذات پاک کے لئے ہے۔ جس نے اپنے بندوں کو قرآن کریم جیسی نعمت عطاء فرمائی۔ اور اس کے پڑھنے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق اپنے مسلم بندوں کو مرحمت کی۔ اور اپنے خاص بندوں کے دلوں میں اپنی پاک کتاب کے عشق اور محبت کی سکونت کے لئے ایک مطہر گھر بنا دیا۔ اگر آج کوئی کلام پاک کے ساتھ سچے اخلاص کا نمونہ دیکھنا چاہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ قادیان میں آئے جہاں اس کو ایک ایسا مقدس وجود ملیگا۔ جس نے کلام الٰہی سے ایسا پیار کیا کہ خود کلام الٰہی اس پر نازل ہوا۔ اور پھر ایک ایسا منور وجود دیکھے گا۔ جو کلام پاک کے نور سے ایسا منور کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک مخالف معترض اس کے سامنے چند ھیا کر اس کے قدموں پر اوندھا گر جاتا ہے۔ پھر ایک ایسے عبداللہ کو دیکھے گا۔ کہ اگر اس کی پر سوز خوش الحانی کے قرآن کریم کو کوئی عاشق فرقان جماعت سن پائے۔ تو یقیناً لاکھوں سے چن کر اسی کو اپنا امام و مقتدا بنلائے۔ اور بہت سے ایسے وجود دیکھیگا۔ جو اسی مقدس کتاب کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے۔ عمل کرنے کرانے۔ اس کی خدمت کرنے اور خدمت کے قابل ہونے کی تیاری کرنے میں مصروف و مشغول ہیں۔ اور ایک ایسے وجود کو دیکھیگا جس نے کئی دنوں کے فکر اور کئی راتوں کے تدبر کی تن دہ محنتوں کے ساتھ اس وحی الٰہی کا پڑھنا بچوں کے واسطے ایسا آسان کیا۔ کہ چند ماہ میں چھوٹے بچے ہنستے اور کھیلتے قرآن خواں ہو گئے ہیں۔ چنانچہ انہی ایام میں اسی مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کی شاگردی میں اسی استاد کے ہمشیرہ زادے حضرت ابی الکرم مولوی حکیم نور الدین کے صاحبزادہ عزیزی عبدالحی نے چھ سال کی عمر میں سارا قرآن شریف پڑھ لیا ہے۔ ہم اس مبارک موقعہ پر حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں جن کے معجزات اور خوارق میں سے ایک عبدالحی کا وجود بھی ہے۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ جن کو کبھی اولاد کی خواہش کسی دنیوی رنگ میں نہیں ہوئی اور یہی وجہ ہے۔ کہ خدا نے آخر ان کو ایسا بیٹا عطا کیا۔ جو آیات اللہ میں سے ہے اور اس عزیز کی اماں اور بڑی اماں اور بہنوں اور بھائیوں۔ اور سب رشتہ داروں دوستوں اور احمدی بھائیوں کی خدمت میں مبارکباد کہتے ہیں۔ اور اپنوں اور بیگانوں کو اور بالخصوص امرتسر کے غزنوی گروہ کو جن کے درمیان اس عزیز کے رشتہ کے خون کا تعلق بھی موجود ہے۔ اور جنکی تحریک سے یہ نشان مسیح دنیا میں قائم ہو چکا ہوا ہے۔ پھر یاد دلاتے ہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے خدا سے خبر پا کر ۱۸۹۴ء میں پیشگوئی کی تھی جو ۱۵۔ فروری ۱۸۹۹ء کو پوری ہوئی اور ۳۰۔ جون ۱۹۰۵ء کو بروز جمعۃ المبارک اس مولود مسعود کے ختم قرآن کی خوشی منائی گئی۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا اس عزیز بچہ پر ایسا رحم کر کہ تا آخر عمر وہ معاصی سے بچے اور نا کارہ اشغال سے اسے محفوظ رکھ۔ اور ایسے امور کی طرف اسے توجہ دلا جو تیری رضا کا موجب ہوں۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے خدا جلال و اکرام کے مالک سب سے اعلےٰ عزت کے صاحب تیرے در پہ ہم سوالی ہیں۔ اے رحمان خدا اس بچے کے دل کے ساتھ حفظ قرآن کو لازم کر جیسا کہ تو نے اس چھوٹی عمر میں اس پر رحم کیا اور بخش کہ وہ تیری کتاب کی ایسی تلاوت کرے کہ تیری رضا حاصل ہو۔ اس کی بصارت کو اس کتاب سے منور کر۔ اور اس کی زبان پر اس کلام کو جاری رکھ۔ اور اس کے دل کو اس کے ساتھ راحت دے۔ اور اس کے سینہ کو اس کے ساتھ کھول دے۔ اور اس کے بدن کو اس کے ساتھ دھو دے۔ حق پر اعانت کرنے والا تو ہی ہے۔ اور ان دعاؤں کو قبول کرنے والا صرف تو ہی ہے۔ ص

قرآن کتاب رحمان سکھلائے راہ عرفان ❋ جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کی فیضان ❋ اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایمان ❋ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے چشمہ ہدایت ہو جس کو یہ عنایت ❋ یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت ❋ یہ نور دل کو بخشے دلیں کرے سرایت ❋ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا ❋ فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا ❋ اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا ❋ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آمین

www.aaiil.org

بریلی اور مخالفت

بریلی میں آج کل مخالفین سلسلہ احمدیہ نے بہت شور مچا رکھا ہے۔ اور ہماری جماعت کے ایک معزز بزرگ مخدومی مکرمی حضرت مولوی محمد احسن صاحب کو امروہہ سے مباحثہ کے لئے بلایا ہے۔ اگرچہ ایسی صورت میں جہاں مخالفانہ جوش نے ایک وحشیانہ رنگ اختیار کیا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کی طرف توجہ کرنا مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ .. معاندین سوائے دنگہ اور فساد کے کوئی نیک نیت رکھتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے۔ تاہم حضرت مولانا موصوف نے باطل پرستوں پر حجت قائم کرنے کے لئے ان کے خط کے متعلق شرائط مباحثہ کا جواب تحریر فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم اصل خط بمعہ جواب ناظرین کے مطالعہ کے لئے درج کرتے ہیں۔

نقل بجنسہ حضرت مولانا مقتدانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ احمد حسن مہتمم مدرسہ مصباح التہذیب نے یہ چار شرائط لکھکر بھیجے ہیں۔ بجنسہ نقل پیش کرتا ہوں۔ اولاً یہ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی کو قلمبند کر کے مناظر وکیل مجاز منجانب خود مقرر کریں اور اقرار لکھدیں۔ کہ اگر یہ شخص ان دعاوی کو ادلہ شرعیہ سے ثابت نہ کر سکے۔ تو ہم معہ اپنے مریدوں کے اپنے دعاوی سے تبری اور توبہ کر لیں گے۔ ثانیاً۔ ادلہ شرعیہ وکتب جن سے سند لائی جاوے گی۔ مقرر کر دی جاویں۔ ثالثاً۔ مناظرہ تقریری ہوگا۔ یہ اختیار ہے۔ کہ مجمع عام خواہ جلسہ خاص بہ تعداد معینہ ہو۔ رابعاً حکم مقبولہ طرفین مقرر ہونا ضروری ہے۔ کہ فیصلہ حکم فریقین کو منظور ہوگا۔ چونکہ مناظر صاحب امروہی ظاہر کئے گئے ہیں۔ لہذا بندہ انہیں کے ہموطن یعنی مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو حکم قرار دینا مناسب سمجھتا ہے۔ فقط۔ جواب باصواب سے جلد تر مطلع فرمایا جاوے۔ بندہ احمد حسن بریلوی عفی اللہ عنہ۔ یہ نقل حرف بحرف مہتمم صاحب مذکور کی قلم کی لکھی ہوئی کی ہے۔ ایک حرف کا فرق نہیں ہے۔ آج کچھ زبانی گفتگو اس عاجز سے اور مولویصاحب مدرس مدرسہ مذکور سے ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کے دعاوی کی نسبت فرماتے تھے۔ کہ قرآن وحدیث سے ثبوت چاہیئے۔ بندہ نے کہا اگر ثبوت دیا جاوے۔ تو آپ کو پھر عذر کرنے کا موقع نہ ہوگا۔ جب دعویٰ صحیح ثابت ہوگیا۔ تو حکم عدل ہونا انکا امور دینی میں ثابت ہوگیا۔ تو فرمانے لگے۔ امور دینی میں تو ہم نہیں نفسانیت معلوم ہوتی ہے۔ لہذا عرض ہے۔ کہ جس طرح حضور والا کی رائے مبارک میں آوے۔ جواب تحریر فرمائیے

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً۔ محب مکرم حضرت حافظ تصور حسین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شرط اول محض لغو اور باطل ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس کی کتابیں متحدیانہ اور متضمن اثبات دعاوی اور نیز خاکسار کے رسائل تمام دنیا میں شائع ہوچکے ہیں۔ اور ان دعاوی کا ثبوت کالشمس فی النہار واضح ہوچکا ہے۔ لہذا اب تو یہ دعاوی اور مسائل قد تبین الرشد من الغی کے مصداق ہوگئے ہیں۔ پس مخالف پر لازم ہے۔ کہ ان کتابوں کو دیکھے اور جواب دیوے۔ ورنہ یہ درخواست بصورت شرط کے جو سائل نے کی ہے۔ اور تحصیل حاصل کیونکہ والذین ھم عن اللغو معرضون قرآن مجید میں موجود ہے۔ ہاں اگر کسی شخص بے بصیرت مصداق علی ابصارھم غشاوہ کو ان دعاوی اور مسائل کی حقیقت نظر نہ آوے تو اس طرف سے صرف اسقدر اجازت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا شک شبہ تحریراً ہمارے روبرو پیش کرے۔ زبانی کوئی قول اس کا مسموع نہ ہوگا۔ ہم اس شبہ تحریرہ کا جواب جسقدر اوراق میں چاہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی جلسہ میں پیش کریں گے۔ اسی طرح پر سائل اپنا شک وشبہ پیش کرتا رہے گا ہم اس کا جواب لکھکر پیش کرتے رہیں گے۔ پھر وہ طبع ہو کر شائع ہوجائے گا۔ تحریر کی شرط اس لئے کی ہے۔ کہ فریقین میں سے کسی کو انکار یا تبدیل یا تحریف اپنے قول کی گنجائش نہ رہے۔ اور حضرت اقدس سے اقرار وغیرہ لکھنے کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ ہم خود اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ حضرت اقدس مصداق ثانوی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے ہیں۔ اور آنحضرت کے جملہ دعاوی کو ہمنے ادلہ شرعیہ کتاب اللہ اور سنت صحیحہ اور دلائل عقلیہ اور تائیدات الٰہیہ سے ثابت کر کر دکھلا دیا ہے۔ پس مخالف ہم سے ہی اپنا شبہ رفع کر لیوے۔ البتہ بحکم دروغگو را تا بخانہ باید رسانید کے ہم بھی بمقابلہ شرط اول مخالف کے یہ شرط اول کرتے ہیں کہ مناظر طرف ثانی کل ہندوستان کے مشاہیر علماء و فضلاء وفقراء سجادہ نشینوں کی طرف سے یہ لکھوا کر شائع کرا دیوے۔ کہ اگر ادلہ شرعیہ مذکورہ سے علیٰ منہاج النبوت حضرت اقدس کے دعاوی یا مسائل کو ہم نے حق اور صحیح۔ بلکہ واجب القبول ثابت کر دیا۔ تو یہ تمام مشاہیر نامی کے علماء وفقراء اپنی مخالفت سے توبہ اور بہتری کا اشتہار شائع کر دیویں گے۔ اور یہ شرط ہماری بجائے خود واجب القبول ہے۔ کیونکہ کتب متحدیانہ ومعجزانہ سلسلہ احمدیہ کی تمام دنیا میں شائع ہوچکیں ہیں۔ معہذا اس شرط سے ہم ایسے ادنیٰ طلبہ علم کے ساتھ بھی مناظرہ کرنے کو موجود ہیں مگر صرف تحریراً تاکہ حق وباطل حاضرین جلسہ اور غیر حاضرین پر واضح ولائح ہوجائے اور تبدیل وتحریف اپنے قول کی کسیکو گنجائش نہ رہے۔ یہاں تک شرط اول ودوم وسوم کا جواب شافی وکافی آگیا۔ جو محض لغو اور باطل تھیں۔

اور شرط چہارم کا یہ جواب ہے کہ بحکم محکم ومنصوص قرآن مجید فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما کے ہم اور کسی کو سوائے کتاب وسنت صحیحہ کے حکم مقرر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان دعاوی اور مسائل میں اور محکمہ شرعیہ قطعی فیصلہ کر چکیں ہیں۔ چہ جائے مولوی احمد حسن صاحب کی۔ کیونکہ وہ تو اس مامور من اللہ کے مباہلہ کے نیچے اپنی میعاد معینہ میں یعنے تیسرے سال آچکے ہیں۔ دیکھو دافع البلا صفحہ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ کو اور پھر نظر ثانی دیکھو جو مولویصاحب کے خاص گھر میں ہی تین موتیں۔ انکی زوجہ اہل خانہ اور نواسہ اور نواسی پر طاعون سے واقع ہوچکیں ہیں۔ آپ ان سے دریافت کر لیجئے۔ علاوہ بریں مولویصاحب باوجود قرب وامروہی ہونے کی اس دشت پرخار مباحثہ اور دق ودق مناظرہ میں ایسے طفل مکتب ہیں کہ آج تک ہمارے مقابلہ میں ایک قدم تک بھی نہیں رکھ سکے۔ اگر فریق ثانی کو اس میں بھی کچھ شک ہو۔ تو اس امر کو بھی ان سے دریافت کر لیوے۔ پس وہ کیونکر حکم ہو سکتے ہیں۔ اے حافظ صاحب جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ بعد ثبوت کے ادلہ شرعیہ سے بھی ہم پر ماننا ضروری نہیں ہے۔ ایسے شخص سے کیا گفتگو ہو سکتی ہے سو انکس کہ بقرآن وخبر زو نہ رہے۔ آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی۔ والسلام۔ خیر ختام محررہ ۱۷ جون ۱۹۰۵ء

راقم محمد احسن از امروہہ۔ شاہ علی سرے

پاک شاعری

کھڑا جھنڈا ہے مہدی کا آ لے جس کا جی چاہے ۔ لوائے احمدی کے فیض پائے جس کا جی چاہے
محمد کو شفیع اپنا بنالے جس کا جی چاہے ۔ جماعت میں صحابہ کی در آئے جس کا جی چاہے
مجھے گوزمیں میں کہ کر اور عیسیٰ کو گر دو پر ۔ لقائے مصطفیٰ میں اب چڑھ جائے جس کا جی چاہے
وفات حضرت عیسیٰ عیاں ہے صاف قرآن سے ۔ فلک سے ابن مریم کو بلائے جس کا جی چاہے
خبر میں لکھا دجال ہے اک ہی فرقہ ۔ یہ شخص خاص کوئی بتائے جس کا جی چاہے
متاع دنیوی دیکر یہ لاویں دین میں اپنی ۔ اب اس کے لئے میں دین اپنا گنوائے جس کا جی چاہے
وہ آکر بھیر کر بیٹھے یعنی ہو دنگی عاجز ۔ کہ کوئی دین میں لگنے دے آئے جس کا جی چاہے
زبان انکی ہے بسمی مہدی اور بہتر یوں میں ۔ وہ بس اب سنیں خود مسیح جا کے جس کا جی چاہے
حدیثوں سے بھی اطمینان گر ہوتا نہیں صاحب ۔ خدا بجا کے نبی کو بنائے جس کا جی چاہے
غرض دجال و مہدی و مسیحا آچکے اب تو ۔ علامت ہو چکی سب آئے جس کا جی چاہے
مسیح و مہدی موعود کہتا ہوں میں مرزا کو ۔ مجھے اب کافر دین بتائے جس کا جی چاہے

مرسلہ عبد العزیز۔ اہل مد کلکٹری سہارنپور

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

ایک شخص کے چند سوالوں کے جواب

شکار پور سندھ سے ایک شخص مسمی عبد القادر بیدل نے حضرت اقدس کی خدمت میں چند ایک سوالات لکھے ہیں۔ جن کے جوابات کو حضرت نے خود ایک خط میں تحریر فرمائے ہیں اور وہ خط عاجز ایڈیٹر کو اخبار بدر میں درج کرنے کے واسطے عطا فرمایا ہے۔ اس خط میں حضرت نے سائل کے سوالات کے جوابات لکھے ہیں۔ چنانچہ وہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط مجھ کو ملا۔ سوالات کے جواب حسب ذیل ہیں

۱۔ جو شخص سچی ارادت سے مریدوں میں داخل ہوگا اور سچا مسلمان بن جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس سے بہتری کرے گا۔

۲۔ اگر کوئی معجزہ دیکھنے پر بیعت کے لئے طیار ہے۔ تو اس وقت تک دس ہزار کے قریب اللہ تعالیٰ معجزات دکھا چکا ہے۔ جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ اور اپنی مرضی سے ہمیشہ دکھاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے۔ کہ گذشتہ معجزات میرے لئے کافی نہیں۔ اور میں اپنے اقتراح سے معجزہ چاہتا ہوں۔ تو ایسا آدمی شریر اور بدنصیب ہے خدا تعالیٰ کو نہ اس کی پرواہ ہے۔ نہ اس کی بیعت کی

۳۔ کرشن ہونے کا دعویٰ خدا تعالیٰ کی وحی سے ہے ہر ایک ملک میں نبی ہوتے رہے ہیں۔ پس یہ شرارت ہے۔ کہ بغیر علم یقینی کے کرشن کو برا کہا جاوے۔ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔

۴۔ میں نے ثناء اللہ کو ہرگز نہیں کہا۔ کہ میرے مکان پر نہ آؤ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ بلکہ خود ان آریہ سماج والوں کے مکان پر اترا۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو صدہا گالیاں نکالتے تھے۔ جن کے گندے رسالے اب تک موجود ہیں۔ ایک غیرت مند مومن کا کام نہیں۔ کہ ایسے پلید گروہ دشمن اسلام کے گھر میں اترے۔ نہ میرے پاس وہ آیا۔ نہ آنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اس کو کب کہا تھا کہ تم چوروں کی طرح میرے پاس آؤ۔ وہ ہرگز میرے پاس نہیں آیا۔ ہاں قادیان میں آریہ سماج والوں کے پاس آیا۔ اور اس کی اس حرکت سے قادیان کے مسلمان بھی حیران تھے۔ کہ مولوی کہلا کر دشمنان اسلام کے پاس اترا۔ جن کا طریق توہین اسلام ہے۔ کوئی غیرت مند مسلمان ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ کہ ایسے مکان پر کسی کے ملنے کے لئے جائے۔ جہاں حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ اور رات دن توہین اسلام ان کا کام ہے۔ وہ میرے دروازہ پر نہیں آیا۔ تا میں اس کی خاطر داری کرتا۔ بلکہ دشمنان اسلام اور دشمنان نبی کریمؐ کے دروازہ پر گیا۔ اور اگر وہ اب اس واقعہ سے انکاری ہے۔ تو میں بجز اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین

قولہ آپنے پیشگوئی کی تھی۔ کہ طاعون قادیان میں نہ ہوگا۔ اور میرے مریدوں سے کوئی اس مرض مہلک میں گرفتار نہ ہوگا۔ اور اس کے برعکس ہوا۔

الجواب۔ میں نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مریگا۔ بلکہ قادیان کی نسبت یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ لولا الاکرام لہلک المقام یعنے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر میں تیری عزت کا پاس نہ کرتا۔ تو قادیان کے تمام لوگوں کو ہلاک کر دیتا کیونکہ اس گاؤں میں اکثر شریر اور خبیث ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں قادیاں میں طاعون بھیجوں گا۔ اور میں ان سب لوگوں کو بچاؤں گا۔ جو تمہارے گھر کی چار دیوار کے اندر ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اگر قادیان کی نسبت عام طور پر بچانے کا وعدہ تھا۔ تو پھر اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہوئے۔ کہ میں اس گھر کے رہنے والوں کو بچاؤں گا۔ اب میں یہ بھی بتلاتا ہوں۔ کہ شریر اور مفسد طبع لوگوں نے کہاں سے ایک جھوٹی بات بنالی۔ پس اس کی جڑ یہ ہے۔ کہ ایک یہ وحی الٰہی تھی۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ انہ اوی القریۃ۔ یعنی خدا تعالیٰ اس بیماری کو اس ملک کے رہنے والوں سے دور نہیں کرے گا۔ جب تک وہ ان خیالات کو دور نہ کریں۔ جو ان کے دل میں ہیں۔ اور وہ اس گاؤں کو یعنے قادیان کو بالکل تباہ ہونے سے بچا لیگا یعنی قادیان کی ایسی حالت نہ ہوگی۔ کہ بالکل نابود ہو جائے۔ جیسا کہ اس نواح میں کتنے دیہات نابود ہوگئے۔ اور ان کا نام ونشان نہ رہا۔ یاد رہے۔ کہ اوی کا لفظ جو اس وحی الٰہی میں ہے۔ یعنی یہ فقرہ کہ انہ اوی القریۃ۔ اس لفظ کے عربی میں یہ معنے ہیں کہ ایک حد تک مصیبت دکھلا کر پھر اپنی پناہ میں لے لینا۔ اور بکلی برباد نہ کرنا۔ یہ محاورہ قرآن شریف اور تمام عرب کی زبان میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ الم یجدک یتیما فاوی یعنی کیا خدا نے تجھ کو یتیم پاکر پھر پناہ نہ دی۔ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اول آپ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یتیم کیا۔ اور یتیمی کے تمام مصائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وارد کئے۔ اور پھر بعد مصائب کے پناہ دی۔ پس اوی کے لفظ میں شرط ہے۔ کہ جس کو پناہ دی جائے۔ وہ اول کچھ مصیبتیں اٹھا چکا ہو۔ یہی فقرہ وحی الٰہی کا ہے۔ جسکے معنے مفسد طبع لوگوں نے اپنی قدیم عادت کے موافق یہ بنائے کہ گویا خدا نے یہ فرمایا تھا۔ کہ قادیان میں طاعون سے کوئی نہیں مرے گا۔ اب اس جگہ بھی بجز اس کے ہم کیا کہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور یاد رہے۔ کہ پیسہ اخبار والے کو تو حق سے قدیم بغض ہے۔ اور خلاف واقعہ لکھنا اور اپنی طرف سے بات بنانا اس کی عادت ہے[*]۔ اور میں اس بارے میں مدت ہوئی اشتہار میں شائع کر چکا ہوں۔ اور عام طور پر بتلا چکا ہوں۔ کہ ایسی کوئی مجھے وحی نہیں ہوئی جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون ہرگز نہیں پڑے گی۔ اب اگر آپ کا دعوےٰ ہو۔ کہ ضرور میں نے ایسی کوئی پیشگوئی شائع کی تھی۔ تو اس کو پیش کرنا چاہیئے۔ میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میں نے ایسی کوئی وحی شائع نہیں کی۔ جس کے یہ معنے ہوں۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گی۔ اب اگر کوئی کہے۔ کہ شائع کی تھی۔ تو بجز اس کے کیا جواب دوں۔ کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ پھر یہ دوسرا اعتراض کہ مریدوں کے لئے یہ وحی شائع کی تھی۔ کہ انہیں سے کوئی نہیں مرے گا۔ یہ بھی سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ صرف یہ وحی الٰہی شائع کی تھی۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَہُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ الْاَمْنُ وَہُمْ مُّہْتَدُوْنَ یعنے جو لوگ ایمان لائے۔ اور کسی قسم کا ظلم اور قصور ان کے ایمان میں نہ تھا۔ وہ امن میں رہیں گے۔ پس میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایک بھی ایسے مریدوں میں سے طاعون سے نہیں مرا۔ باقی وہ لوگ جو کچھ کچھ دنیاداری کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور ان کا میرے ساتھ وہ پاک تعلق نہیں۔ جو ظلم اور قصور سے ان کو

[*] پیسہ اخبار کا خلاف واقعہ لکھنے کا یہ نمونہ کافی ہے۔ کہ قادیان میں بعض اموات اور اور بیماریوں سے ہوئی تھیں اس نے طاعون میں داخل کر دیں اور ایک شخص دیوانہ نبی کی کانپ کر مرا تھا وہ بھی طاعونی موت قرار دی اور اس طرح پر طاعون کی زیادتی دکھلائیں ورنہ ارد گرد کے دیہات کی نسبت اسقدر قادیان میں طاعون کم رہی ہو۔ کہ گویا نہیں ہوئی۔ اور قادیان میں قدیم سے آبادی تین ہزار سے زیادہ نہیں۔ بلکہ کم ہے یہ کس دروغ گو کے منہ سے نکلا۔ کہ اب صرف تین سو باقی ہیں۔ پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دہوکہ دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اس نے یہ بھی خلاف واقعہ لکھا کہ فلاں فلاں آدمی طاعون سے مر گئے ہیں۔ حالانکہ نہ انکو طاعون ہوئی اور نہ وہ مرے۔ بلکہ ابتک زندہ موجود ہیں۔ منہ

www.aaiil.org

مبرا کرے۔ یہ پیشگوئی اُن کی ذمہ وار نہیں۔ ابھی بہت تھوڑے ہیں۔ جو اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ جو شخص مجھ سے سچی محبت رکھتا ہے۔ اور میں بھی اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور نفسانی اغراض سے پاک ہے۔ اور وفا اور صدق کامل طور پر رکھتا ہے۔ اور ٹھوکر کھانے والا مادہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور متقی ہے۔ اور کسی ابتلا کے وقت مُرتد ہونے کے لئے طیار نہیں۔ اور میری عظمت اور مرتبہ کو سمجھتا ہے۔ اور کوئی شک و شبہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور نہ کسی ابتلا کے وقت شبہ پیدا ہونے کا خانہ اس کے دل میں موجود ہے۔ وہ ضرور طاعون سے بچایا جائے گا۔ کیونکہ ایک قسم کا مجھ سے اتحاد رکھتا ہے۔ مگر بہتیرے ایسے لوگ ہیں کہ کہتے ہیں۔ کہ ہم مرید ہیں۔ مگر وہ مرید نہیں۔ وہ پورے زور سے تقویٰ کی راہوں پر قدم نہیں مارتے۔ اور دنیا کے گند ان کے اندر ہیں اور پورے صدق سے مجھ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ایک ادنےٰ ابتلا کے وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ گرے وہ گرے۔ پس درحقیقت ان کو مجھ سے تعلق نہیں۔ اور نہ مجھے اُن سے تعلق۔ اور اگر وہ قیامت کو بھی میرے پاس آویں۔ تو مجھے کہنا پڑے گا کہ مجھ سے دور رہو۔ کہ میں تمہیں شناخت نہیں کرتا۔ ہاں ایسے بھی ہیں۔ کہ گو طاعون سے بوجہ عدم کمال تام کے فوت ہو جائیں۔ یعنی انہیں شرائط متذکرہ بالا پورے طور متحقق نہ ہوں۔ مگر شہیدوں میں لکھے جائیں گے۔ اور طاعون اُن کے بہشت کا ذریعہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ایک حصہ صدق کا ان میں ہے جو کامل نہیں۔

اعتراض پنجم ع۵ مسماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کرکے لے گیا۔ اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی

الجواب وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے۔ کہ اوّل دوسری جگہ بیاہی جائے۔ سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا۔ کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔ الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں۔ سیکفیکھم اللّٰہ ویردّھا الیک۔ یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی۔ خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ ردّ کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں۔ کہ ایک چیز ایک جگہ ہے۔ اور وہاں سے چلی جاوے۔ اور پھر واپس لائی جاوے۔ پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میرے چچا زاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی۔ اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی۔ یعنی مرزا احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں ردّ کے معنے اس پر مطابق آئے۔ کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی۔ اور پھر وہ چلی گئی۔ اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی۔ اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی۔ سو ایسا ہی ہوگا مگر چونکہ آتھم کی پیشگوئی کی طرح یہ بھی شرطی پیشگوئی ہے۔ اس لئے کسی میعاد سے اس کو تعلق نہیں۔ اور اس کے ظہور کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی یہ کہے۔ کہ ردّ کے یہ معنے نہیں۔ تو بجز اس کے کیا کہیں۔ کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین بے شک یہ سچ ہے۔ کہ میعاد اس شرطی پیشگوئی کی گذر گئی۔ مگر شرطی پیشگوئی میعاد کے گذرنے سے باطل نہیں ہوتی۔ بلکہ وعید کی پیشگوئیاں جو کسی کی عذاب کے متعلق ہوں۔ باوجود نہ ہونے کسی شرط کے اصل میعاد سے متاخر ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ یونس نبی کی پیشگوئی متاخر ہو گئی۔ اس میں راز یہ ہے۔ کہ خدائے کریم کا تمام نبیوں کی زبانی وعدہ ہے۔ کہ جس بلا کا اس نے ارادہ کسی کی نسبت کیا ہے۔ خواہ پیشگوئی کے پیرایہ میں۔ خواہ کسی اور طرح۔ وہ اس بلا کو توبہ اور صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ٹال سکتا ہے۔ یا اس میں تاخیر ڈال سکتا ہے اس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس یہ اعتراض اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ جہالت ہے خصوصاً جس حالت میں پیشگوئی کی ایک شاخ پوری ہو چکی ہے۔ یعنے محمدی کا باپ جس کی موت اس پیشگوئی میں داخل تھی۔ میعاد کے اندر مر چکا۔ پس تو محل تصدیق ہے۔ نہ جائے اعتراض۔ اور دوسرے شخص کی موت میں تاخیر اسی وجہ سے ہوئی۔ کہ اسی پیشگوئی سے ایک بڑی موت فریق ثانی کے بزرگ کی۔ یعنی احمد بیگ کی میعاد مقررہ کے اندر وقوع میں آگئی۔ اور اس نے انکے دلوں میں سخت خوف ڈالدیا کیونکہ جب کہ دو شخص پیشگوئی کے زد میں تھے۔ اور ایک اُن میں سے میعاد کے اندر مر گیا۔ تو یہ بات تو ایک طبعی امر تھا۔ کہ دوسرے شخص اور اس کے اقارب کو خوف دامن گیر ہو جاتا۔ پس وہی خوف قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق تاخیر بلا کا موجب ہوا۔ اور جیسا کہ وعید کی پیشگوئیوں میں ہے۔ کسی حد تک تاخیر ہو گئی۔ کیونکہ خوف کے وقت خدا تعالےٰ بلا کو جس کا ارادہ کیا گیا ہے۔ ٹالدیتا ہے۔ یا تاخیر میں ڈالدیتا ہے

ع۵ آپنے فرمایا تھا۔ کہ وہ ملعون مردار ہو کر کھائے گا۔ یا وہ جگہ آپکے ہاتھ آئے گی۔ مگر اب تک کوئی بات ظہور میں نہ آئی

الجواب۔ میں اس اعتراض کو سمجھا نہیں۔ آپ اس ملعون کا نام لیں۔ مجھے بالکل معلوم نہیں۔ کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ جگہ کونسی ہے۔ اور وہ ہندو کون اور وہ الہام کون ہے۔ اس کی تشریح آپکے ذمہ ہے

مکرراً اس قدر لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ کہ میں نے پیسہ اخبار والے کو ناحق طور پر سرزنش نہیں کی۔ بلکہ اس نے قادیان کی نسبت ایک لمبی فہرست دی تھی۔ کہ اتنے آدمی طاعون سے فوت ہوگئے ہیں۔ حالانکہ اس فہرست میں بہت سے خلاف واقعہ اموات درج تھیں۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی دوسرے وقت میں کچھ وارداتیں طاعون کی قادیان میں بھی ہوئی تھیں۔ مگر نہ اس قدر جس پر پیسہ اخبار نے شور مچایا تھا۔ اور ضرور تھا۔ کہ کسیقدر قادیان میں طاعون کی وارداتیں ہوتیں تا پیشگوئی پوری ہوتی۔ یہ آپنے کس کے منہ سے سُن لیا۔ کہ کوئی الہام میں نے ایسا شائع کیا تھا۔ کہ قادیان میں کوئی واردات طاعون نہیں ہوگی۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ قادیان کی نسبت شکارپور دارالامان ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ پر ہنسی اور گستاخی ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ آئندہ شکارپور کی نسبت کیا قہر الٰہی مخفی ہے۔ کہ یہ گستاخی کے کلمات آپکے منہ سے نکل گئے۔ اور یہ آپ کا کہنا۔ کہ اب قادیان میں صرف تین سو آدمی کی آبادی باقی ہے۔ یہ آپ کو کس نے سنایا۔ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ قادیان کی آبادی قدیم سے تین ہزار سے کچھ تھوڑی ہے۔ اور اب بھی اسی قدر ہے۔ کوئی اس قصبہ کے اندر داخل ہو کر نہیں خیال کر سکتا۔ کہ ایک بھی مرا ہے

الراقم

خاکسار میرزا غلام احمد۔ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط وکتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکائت کا موقعہ ملجاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط وکتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔

براہین احمدیہ

کی چاروں جلدیں خوش خط عمدہ کاغذ پر میاں معراج الدین صاحب عمر نولکھا۔ لاہور سے پونے تین روپے قیمت میں ملسکتی ہے۔

www.aaiil.org

حضرت مسیح موعود کا آیندہ اشتہار

گذشتہ اشاعت سے آگے

مخلوق کی ہدایت کے واسطے حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آجکل ایک تحریر کی ہے۔ جو بلحاظ فائدے کے واسطے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ غالباً یہ تحریر کسی علیحدہ اشتہار کی شکل میں شایع نہ ہوگی۔ لیکن براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کا ضمیمہ ہوگا۔ ایڈیٹر

پھر جبکہ اس پیشگوئی کے پہلے حصہ میں جو ۲۴ ؍ دسمبر ۱۹۰۳ء میں اسی اخبار الحکم میں درج ہوئی ہے۔ صاف اور صریح لفظوں میں زلزلہ کا ذکر بھی شایع ہو چکا ہے۔ تو ایسے معترض کی عقل پر نہیں رونا ہے۔ جو کہتا ہے۔ جو زلزلہ کی کوئی پیشگوئی نہیں کی

سب یاد رہے۔ کہ وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ یہ وہ کلام ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے خداتعالیٰ نے لبید بن ربیعۃ العامری کے دل میں ڈالا تھا۔ جو اس کے اس قصیدہ کا اول مصرع ہے۔ جو سبعہ معلقہ کا چوتھا قصیدہ ہے۔ اور لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا۔ اور مشرف باسلام ہو گیا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل تھا اس لیے خداتعالیٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی۔ کہ جو آخری زمانہ کی نسبت ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی۔ کہ ایسی ایسی تباہیاں ہونگی۔ جن سے ایک ملک تباہ ہوگا۔ وہ اسی کے مصرع کے الفاظ میں بطور وحی فرمائی گئی۔ جو اس کے منہ سے نکلی تھی۔ پس یہ تعجب سخت نادانی ہے۔ کہ ایک کلام جو مسلمان کے منہ سے نکلا ہے۔ وہ کیوں وحی الٰہی میں داخل ہوا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ وہ کلام جو عبد اللہ بن ابی سرح کے منہ سے نکلا تھا۔ یعنی فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ وہی قرآن شریف میں نازل ہوا جس کی وجہ سے عبد اللہ بن ابی سرح مرتد ہو کر مکہ کی طرف بھاگ گیا۔ پس جبکہ خداوند تعالیٰ کے کلام کا ایک مرتد کے کلام سے توارد ہوا۔ تو اس سے کیوں تعجب کرنا چاہیئے۔ کہ لبید جیسے صحابی بزرگوار کے کلام سے اس کے کلام کا توارد ہو جائے خداتعالیٰ جیسے ہر ایک چیز کا وارث ہے۔ ہر ایک پاک کلام کا بھی وارث ہے۔ اور ہر ایک پاک کلام اسی کی توفیق سے منہ سے نکلتا ہے۔ پس اگر ایسا کلام بطور وحی نازل ہو جائے۔ تو اس بارے میں وہی شخص شک کریگا جس کو اسلام میں شک ہو۔ اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا۔ جو اس نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔ بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا۔ اور ۴۱ھ ہجری میں ایک سو ستاون برس کی عمر پاکر فوت ہوا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلام سے بھی کئی مرتبہ قرآن شریف کا توارد ہوا۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قال قال عمر وافقت ربی فی اربع یعنی چار باتیں جو میرے منہ سے نکلیں۔ وہی خداتعالیٰ نے فرمائیں۔ اور اگر ہم اس امت مرحومہ کے اولیاء کرام کا ذکر کریں۔ کہ کس قدر دنیا کے شعر و کلام بطور الہام ان کے دلوں پر القا ہوئے۔ اور بعض کو مثنوی رومی کے اشعار بطور الہام منجانب اللہ دل پر ڈالے گئے۔ تو یہ بیان ایک علیحدہ رسالہ کو چاہتا ہے اور میں جانتا ہوں۔ کہ جس شخص کو ایک ذرا واقفیت بھی اس کوچہ سے ہوگی۔ وہ کبھی اس بات کو منہ پر نہیں لائے گا کہ خدا کے کلام کو انسان کے کلام سے توارد نہیں ہو سکتا بلکہ ہر ایک شخص جو کسیقدر علم شریعت سے حصہ رکھتا ہے وہ ایسے کلام کو موجب کفر سمجھے گا۔ کیونکہ اس عقیدہ سے قرآن شریف سے انکار کرنا لازم آتا ہے۔ اس جگہ ایک اشکال بھی ہے۔ اور ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اس اشکال کو بھی حل کر دیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ جائز ہے۔ کہ کسی انسان کے کلام سے خدا کے کلام کا توارد ہو تو ایسا امر قرآن شریف کے معجزہ ہونے میں قدح پیدا کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ صاحب تفسیر کبیر اور دوسرے مفسروں نے لکھا ہے۔ کوئی جائے اشکال نہیں۔ کیونکہ اس قدر قلیل کلام میں اعجاز کی بنا نہیں ورنہ قرآن شریف کے کلمات بھی وہی ہیں۔ جو اور عربوں کے منہ سے نکلتے تھے۔ اعجازی صورت کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا کا کلام کم سے کم اس سورت کے برابر ہو۔ جو سب سے چھوٹی سورت قرآن شریف میں ہے۔ یعنی کم سے کم دس آیتیں ہوں۔ کیونکہ اسی قدر کو قرآن شریف نے معجزہ ٹھیرایا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر کسی شخص کا کلام خدا کے کلام میں بطور وحی کے داخل ہو جائے۔ تو وہ بہرحال اعجاز کا رنگ پکڑ سکتا ہے۔ مثلاً یہی وحی الٰہی یعنی عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ جب لبید رضی اللہ عنہ کے منہ سے شعر کے طور پر نکلی۔ تو یہ معجزہ نہ تھی۔ لیکن جب وحی کے طور پر ظاہر ہوئی۔ تو اب معجزہ ہو گئی۔ کیونکہ لبید ایک واقعہ گذشتہ کے حالات پیش کرتا ہے۔ جن کا بیان کرنا انسانی قدرت کے اندر داخل ہے۔ لیکن اب خداتعالیٰ لبید کے کلام سے اپنی وحی کا توارد کر کے ایک واقعہ عظیمہ آئندہ کی خبر دیتا ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے باہر ہے۔ پس وہی کلام جب لبید کی طرف منسوب کیا جائے تو معجزہ نہیں ہے۔ لیکن جب خداتعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ تو بلاشبہ معجزہ ہے۔ آج سے ایک سال پہلے اس بات کو کون جانتا تھا۔ کہ ایک حصہ اس ملک کا زلزلہ شدیدہ کے سبب سے تباہ اور ویران ہو جائے گا۔ یہ کس کو خبر تھی۔ کہ اس قدر شہر اور دیہات یک دفعہ زمین میں دھنس کر تمام عمارتیں نابود ہو جائیں گی۔ اور اس زمین کی ایسی صورت ہو جائیگی کہ گویا اس میں کبھی کوئی عمارت نہ تھی۔ پس اسی بات کا نام تو معجزہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات ظہور میں آوے۔ جو پہلے اس سے کسی کے خیال و گمان میں نہ تھی۔ اور امکانی طور پر بھی اس کی نسبت کسی کا خیال نہ تھا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ اس ملک کے رہنے والوں نے اس زلزلہ شدیدہ کو بڑے تعجب کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس کو ایک غیر معمولی اور انہونی بات اور نمونہ قیامت قرار دیا ہے۔ اور کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ محققان یورپ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اس ملک کی تاریخ پر سولہ سو برس تک نظر ڈال کر ثابت ہوتا ہے کہ پہلے اس سے ایسا خوفناک اور تباہی ڈالنے والا زلزلہ اس ملک میں کبھی نہیں آیا۔ پس اس وحی نے ایک زمانہ دراز پہلے ایسے غیر معمولی واقعہ کی خبر دی۔ کیا وہ خبر معجزہ نہیں ہے؟ کیا وہ انسانی طاقتوں کے اندر داخل ہے؟٭ جس ملک کے لوگوں نے بلکہ ان کے باپ دادوں نے بھی قریباً دو ہزار برس تک ایک واقعہ کو نہ دیکھا ہو اور نہ سنا ہو۔ اور نہ

٭ دیکھو تفسیر العلامۃ ابی السعود علی حاشیۃ التفسیر الکبیر [illegible] جلد ۶

٭ معترض صاحب نے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پیسہ اخبار میں اعتراض شایع کیا ہے۔ کہ پیشگوئی عفت الدیار محلہا ومقامہا میں زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ حالانکہ زلزلہ کا ذکر اس پیشگوئی سے پانچ ماہ پہلے اسی اخبار میں شایع ہو چکا ہے۔ اور یہ پیشگوئی اسی زلزلہ کی صفات کا بیان ہے۔ ہمارے مخالفین کی یہ دیانت اور امانت اور یہ عقل اور یہ فہم ہے۔ کیا ان لوگوں میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں کہ خلوت میں اس شخص کو ملامت کرے۔ اور گوشمالی کرے کہ ایسا دھوکا پبلک کو کیوں دیا۔ حالانکہ اس کو خوب معلوم تھا کہ پرچہ الحکم ۲۴ ؍ دسمبر ۱۹۰۳ء میں زلزلہ کی پیشگوئی صاف لفظوں میں موجود ہے۔ اور ہیبت ناک نتائج اور الہام عفت الدیار میں ذکر کئے گئے ہیں اور یہ دونوں پیشگوئیاں اس کے ظہور سے ایک سال پہلے شایع کی گئی ہیں بلکہ زلزلہ کی پیشگوئی صریح اور صاف لفظوں میں مواہب الرحمان صفحہ ۹۰ میں بھی موجود ہے۔ جس کو شایع کئے اڑھائی برس ہو چکے ہیں۔ منہ

٭ اخبار سول ملٹری گزٹ میں یہ امر تحقیقات شدہ شایع کیا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کا مندر جو کانگڑہ میں زلزلہ سے نابود ہو گیا ہے دو ہزار برس سے یہ مندر چلا آتا تھا۔ پس اگر ایسا زلزلہ پہلے اس سے آیا ہوتا۔ تو یہ عمارتیں پہلے سے ہی نابود ہو جاتیں۔ منہ

www.aaiil.org

خیال و گمان میں ہو کہ ایسا واقعہ ہونے والا ہے۔ یا امکان میں ہے۔ پھر اگر کوئی پیشگوئی ایسے واقعہ کی خبر دے۔ اور وہ واقعہ بعینہٖ ظہور میں آجائے۔ تو وہ خبر نہ صرف معجزہ کہلائے گی۔ بلکہ اول درجہ کا معجزہ ہوگا

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرکے لکھتے ہیں۔ کہ معترض صاحب نے ایک عظیم الشان پیشگوئی کی عظمت دور کرنے کے لئے اور اس کو تمام لوگوں کی نظر میں بے حقیقت ٹھہرانے کے لئے انجیل کی اس بے معنی پیشگوئی سے اس کو مشابہت دی ہے۔ جس میں محض معمولی الفاظ ہیں لکھا ہے کہ زلزلے آدینگے۔ لیکن جو شخص ذرہ آنکھ کھولکر میرے اشتہارات کی عبارت کو پڑھے گا۔ اس کو افسوس سے کہنا پڑیگا کہ ناحق معترض نے روز روشن پر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ اور ایک بھاری خیانت سے کام لیا ہے۔ اس نے میرے اشتہارات کو پڑھ لیا ہے۔ اور اس کو خوب علم تھا کہ میری پیشگوئی کے الفاظ جو زلزلہ کی نسبت بیان کئے گئے ہیں۔ وہ انجیل کے الفاظ کی طرح سست اور معمولی نہیں ہیں۔ تاہم اس نے دانستہ ہٹ دھرمی کو اختیار کر لیا کس کو معلوم نہیں۔ کہ عربی الہام یعنی عفت الدیار محلها ومقامها ایک ایسی دہلا دینے والی خبر پیشگوئی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ جس سے بدنوں پر لرزہ پڑ جائے۔ کیا یہ ایک معمولی بات ہے۔ کہ شہر اور دیہات زمین میں دھنس جائیں گے اور اردو میں تصریح کی گئی ہے۔ کہ وہ زلزلہ کا دھکا ہوگا دیکھو اخبار الحکم صفحہ ۱۵ کالم ۲۔ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء اور پھر ۱۹۰۱ء میں جو رسالہ آمین شائع کیا گیا تھا اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ اس سے قیامت یاد آجائے گی۔٭ اور الحکم ۲۴۔ مارچ ۱۹۰۴ء میں شائع کیا گیا ہے۔ کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا۔ اور پھر اشتہار الانذار میں لکھا ہے کہ آنے والے زلزلے سے زمین زیر و زبر ہو جائے گی۔ پھر اسی میں لکھا ہے۔ کہ یہ عظیم الشان حادثہ محشر کے حادثہ کو یاد دلائیگا اور پھر اسی میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیرے لئے زمین پر اترونگا تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے۔ اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے۔ گرا دیئے گے اور میں وہ نشان ظاہر کروں گا جس سے زمین کانپ اٹھیگی۔ تب وہ روز دنیا کے لئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔ اور پھر اس اشتہار میں جس کی سرخی ہے۔ زلزلہ کی خبر بار سوم۔ آنے والے زلزلہ کی نسبت یہ عبارت لکھی ہے۔ کہ

٭ ایسا ہی میری کتاب مواہب الرحمان مطبوعہ ۱۹۰۳ء میں ایک سخت زلزلہ کی خبر ہے۔ جس سے عمارتیں گریں گی اور اس میں نہ صرف عمارتوں کے گرنے کا ذکر ہے۔ بلکہ صاف لفظوں میں زلزلہ کا ذکر ہے دیکھو مواہب الرحمان صفحہ ۸۶۔ منہ۔

درحقیقت یہ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ اور نہ کسی دل میں گذرا۔ اب ایمانًا کہو۔ کہ انجیل میں زلزلہ کے بارے میں اس قسم کی عبارتیں لکھا ہیں۔ اور اگر ہیں تو وہ پیش کرنی چاہئیں۔ ورنہ خدا تعالےٰ سے خوف کرکے اس حق پوشی سے باز آنا چاہیئے

قولہ۔ ترجمہ میں زلزلہ کا لفظ بھی داخل کر دیا۔ تاکہ جاہل لوگ یہ سمجھیں۔ کہ الہام میں زلزلہ کا لفظ بھی موجود ہے

اقول۔ اے اندھے صاحب پیشگوئی کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ زلزلہ کا دھکا۔ عفت الدیار محلها ومقامها دیکھو اخبار الحکم ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء۔ ان دونو کے معنے یہ ہوئے۔ کہ ایک زلزلہ کا دھکا لگے گا۔ اور اس دھکے سے ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائیگا۔ اور عمارتیں گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی۔ اب بتلاؤ۔ کہ کیا ہمنے جاہلوں کو دھوکا دیا ہے٭۔ یا آپ جاہلوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور کیا ہم نے جھوٹ بولا ہے۔ یا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ لعنة الله علی الکاذبین۔ اخبار الحکم موجود ہے۔ اس کے دونوں پرچوں کو دیکھ لو۔ اور یہ اخبار زلزلہ موعودہ سے ایک سال پہلے ملک میں شائع ہو چکی ہے۔ گورنمنٹ میں بھی پہنچ چکی ہے۔ اب بتلاؤ کس تعصب نے آپ کو اس جھوٹ پر آمادہ کیا۔ جو آپ دعویٰ کر بیٹھے۔ جو زلزلہ کا ذکر پیشگوئی میں موجود ہی نہیں ہے

قولہ۔ یہ الہام ۔ ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء کے الحکم کے صفحہ کالم ۴ پر موجود ہے۔ اور اس کے سامنے صاف طور پر جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ متعلق طاعون

اقول۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ یہ زلزلہ بھی طاعون کا ایک ضمیمہ ہے۔ اور اس سے متعلق ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار فرمایا ہے۔ کہ زلزلہ اور طاعون دونوں تیری تائید کے لئے ہیں۔ پس زلزلہ درحقیقت طاعون سے ایک تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ طاعون بھی میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے اور ایسا ہی زلزلہ بھی پس اسی وجہ سے دونوں کو باہم تعلق ہے۔ اور دونوں ایک

٭ جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں میری کتاب مواہب الرحمان میں بھی جو ۱۹۰۲ء میں چھپکر شائع ہو گئی تھی۔ صریح لفظوں میں یہ پیشگوئی ہے اور زلزلہ کا نام لیکر ذکر موجود ہے۔ پھر اس حالت میں جاہل تو وہ لوگ ہیں۔ کہ جو اتنی تصریح اور توضیح کے بعد بھی سمجھتے ہیں۔ کہ زلزلہ کا کہاں ذکر ہے۔ ان کو چاہیئے کہ آنکھ کھولکر اخبار الحکم ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۳ء کو پڑھیں اور رسالہ آمین کو پڑھیں جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا اور پھر مواہب الرحمن صفحہ ۸۶ کو پڑھیں جو ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی تھی اور پھر اپنی ایمانی حالت سوچیں۔ منہ۔

ہی امر کے مؤید ہیں۔ اور اگر یہ وہم دل میں پیدا ہو۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی ہے۔ تو یہ وہم درحقیقت فاسد ہے۔ کیونکہ جو چیز کسی چیز سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ درحقیقت اس کا عین نہیں ہو سکتی۔ ماسوا اس کے قرینہ قویہ اسجگہ موجود ہے۔ کہ اس فقرہ سے مراد درحقیقت طاعون ہی نہیں ہے۔ یعنی جبکہ پہلے اس سے یہ الہام موجود ہے۔ کہ زلزلہ کا دھکہ تو پھر ذرہ انصاف اور عقل کو دخل دیکر خود سوچ لینا چاہیئے۔ کہ عمارتوں کا گرنا اور بستیوں کا معدوم ہونا کیا یہ طاعون کی صفات میں سے ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ تو زلزلہ کی صفات میں سے ہے اس قدر سنہ زوری ایک پرہیزگار انسان میں نہیں ہو سکتی کہ جو معنے ایک عبارت کے الفاظ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور جو اس کے سیاق اور سباق سے مترشح ہو رہے ہیں۔ اور جو معنے واقعہ کے ظہور سے کھل گئے ہیں۔ اور انسانی کانشنس نے قبول کر لیا ہے۔ کہ جو کچھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ وہی ہے۔ جو عفت الدیار کے الہام سے نکلتا ہے۔ پھر اس کے انکار پر اصرار کرے۔ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ خود ملہم نے اپنے اجتہاد کی غلطی سے اس حادثہ کو جو عفت الدیار کے الہام سے ظاہر ہوتا ہے۔ طاعون ہی سمجھ لیا تھا۔ تو اس کی یہ غلطی کہ قبل از وقوع ہے۔ مخالف کے لئے کوئی حجت نہیں۔ دنیا میں کوئی ایسا نبی یا رسول نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیشگوئی میں اجتہادی غلطی نہ کی ہو۔ تو کیا وہ پیشگوئی آپ کے نزدیک خدا تعالےٰ کا ایک نشان نہ ہوگا۔ اگر یہی کفر دل میں ہے۔ تو دلی زبان سے کیوں کہتے ہو۔ پورے طور پر اسلام پر کیوں حملہ نہیں کرتے کیا کسی ایک نبی کا نام بھی لے سکتے ہو جس نے کبھی اجتہادی طور پر اپنی کسی پیشگوئی کے معنے کرنے میں غلطی نہیں کھائی۔ تو پھر بتلاؤ۔ کہ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ لفظ متعلق کے معنے بعینہٖ طاعون ہے۔ تو کیا یہ حملہ تمام انبیاء پر نہیں۔ عفت الدیار کے الہامی فقرہ پر نظر ڈالکر صاف ظاہر ہے کہ اس فقرہ سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ ایسا حادثہ ہوگا۔ کہ ایک حصہ ملک کی عمارتیں اس سے گر جائیں گی۔ اور نابود ہو جائیں گی اور ظاہر ہے۔ کہ طاعون کا عمارتوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ پس اگر ایڈیٹر اخبار الحکم نے ایسا بھی لکھدیا۔ کہ یہ فقرہ طاعون سے متعلق ہے۔ اور تعلق سے وہ معنے سمجھے جائیں۔ جو معترض نے کئے تو غایت مافی الباب یہ کہا جائیگا۔ کہ ایڈیٹر الحکم نے ایسا لکھنے میں غلطی کی۔ اور ایسی غلطی خود انبیاء علیہم السلام سے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں بعض دفعہ ہوتی رہی ہے۔ جیسا کہ ذهب وهلی کی حدیث بخاری میں موجود ہے۔ اور اس کے لفظ یہ ہیں۔ قال ابو موسیٰ عن النبی صلی الله علیه وسلم رأيت فی المنام انی أهاجر من مكة الى ارض بها نخل فذهب وهلی الى انها اليمامة او هجر فاذا هي المدينة يثرب (بخاری جلد ثانی باب هجرة النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه الى المدينة) یعنی ابو موسیٰ نے آنحضرت صلے الله علیه وسلم

ــــے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مینے خواب میں دیکھا۔ کہ مینے مکہ سے ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کی ہے جس میں کھجوروں کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا۔ کہ وہ زمین یمامہ یا ہجر ہے مگر وہ مدینہ نکلا۔ یعنی یثرب

چونکہ اس اشتہار کا مضمون لمبا ہو کر ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا ہے۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کا ارادہ ہے۔ کہ اس کو کتاب کی صورت میں شائع کیا جاوے۔ اس واسطے اس مضمون کو ہم یہاں ختم کرتے ہیں۔ اور آئندہ باقی حصہ اخبار میں چھاپا نہ جاوے گا۔ فقط

ڈاک خانہ سے روپیہ ہمکو نہیں ملا

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں اور اس التماس کو توجہ سے سنیں برادر مرحوم مارچ ۱۹۰۵ء کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گئے ان کے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کئے وہ سب اس جگہ ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں۔ ہم کو نہیں ملے۔ لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہوں گے۔ کہ روپیہ ہم کو مل گیا ہے۔ اور اس واسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ماہ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپیہ میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے۔ کیونکہ وہ روپیہ برادرم محمد افضل کا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا ہمنے ڈاک خانہ میں درخواست دیکر یہ کوشش کی تھی کہ وہ روپیہ ہم کو مل جائے۔ لیکن اس درخواست کو قریب تین ماہ گذر چکے ہیں۔ اور ابتک فیصلہ سے ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہوئی۔ اور بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کے نام کے منی آرڈر ڈاک خانہ کے قواعد کے مطابق لاوارث ہو کر لاہور کے ڈیڈ لیٹر آفس میں واپس بھیجے جائیں گے۔ ہم ایسے صاحبان کو اخبار باقاعدہ بھیجنے کے ذمہ وار نہیں جن کا روپیہ بوجوہات مذکورہ بالا ہم کو نہیں پہنچ سکا تا ہم اس وقت تک ہم ان لوگوں کو اخبار بھیجیں گے جس وقت کہ وہ ڈاک خانہ سے خط وکتابت کر کے ہم کو روپیہ دلا سکتے ہیں۔ لیکن یہ رعایت ایسے صاحبان سے ہو سکتی ہے۔ جو ہم کو اس معاملے کیلئے مطلع فرما دیں۔

بدر کا پہلا صفحہ

اخبار بدر کا انتظام جب میرے ہاتھ میں آیا۔ تو میں نے پہلے صفحہ کے متعلق یہ خیال کیا۔ کہ ہر ہفتہ میں نظم اور شرائط بیعت کے ساتھ اس صفحہ کو پر کر دینا ایک ایسے اخبار کے واسطے جس کے صرف آٹھ صفحے ہوں۔ شاید مناسب نہ ہوگا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ یہ خیال کریں۔ کہ صرف اخبار کے پر کرنے کے واسطے ہر ہفتہ میں ایسا کیا جاتا ہے۔ اس خیال کو مد نظر رکھ کر مینے پہلے صفحہ کو خدا کی تازہ وحی کے لئے خاص کر دیا۔ لیکن اخبار کے نکلتے ہی فوراً میرے پاس اس قسم کے خطوط آنے شروع ہوئے۔ جن میں احباب نے اصرار کیا کہ ہر اخبار میں شرائط بیعت کا درج ہونا ضروری ہے۔ ایسے خطوط کو دیکھ کر مینے اخبار میں دوسرے احباب سے بھی استفسار کیا۔ تا کہ سب کی رائے اس امر کے متعلق معلوم ہو جائے۔ اور صفحہ اول کے اندراج کے متعلق عام پسندیدگی کا اظہار ہو۔ اس کے جواب میں میرے پاس بہت سے خطوط پہنچے۔ جن سب کو میں یہاں درج کر نہیں سکتا لیکن سوائے دو تین خطوں کے سب احباب نے بالاتفاق بڑے زور سے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ پہلے صفحہ پر بالالتزام اور بلا ناغہ شرائط بیعت اور نظم درج ہونی چاہیئے۔ بلکہ بعض نے تو یہاں تک زور دیا ہے۔ کہ اگر یہ درج نہ ہو۔ تو پھر اخبار کا فائدہ ہی کیا ہے۔ اور اکثر دوستوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ چونکہ ہمیں آئے دن نئے مخالفوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اخبار بدر کا ہاتھ میں ہونا جس میں شرائط بیعت درج ہوں۔ ہمارے واسطے ایک بھاری فتح کا موجب ہوتا ہے۔ بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جن شرائط پر ہم اس پاک سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا ہر ہفتہ ہماری نظر کے سامنے سے آنا ہمارے غافل دلوں کے واسطے ایک تنبیہ کا موجب ہو کر دل کی صفائی اور پاکیزگی کا باعث ہوتا ہے۔ راولپنڈی کی جماعت نے ایک باقاعدہ کمیٹی کر کے اس بات پر ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے اور ہمیں ان کے سیکرٹری شیخ محمد دین صاحب سوداگر نے بذریعہ تحریر اطلاع دی ہے۔ کہ شرائط بیعت اور نظم کا ہونا اخبار بدر کے لئے ضروری ہے

مخدومی شیخ نور احمد صاحب وکیل کی تحریر تو احباب پڑھ ہی چکے ہیں۔ جو کہ بہت ہی قابل قدر اور خاص توجہ کے لائق ہے۔ اس کے متعلق عنقریب جو کاروائی ہوگی اس سے مفصل اطلاع دیجاوے گی۔ سردست اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ اس میں بھی تاکید کی گئی ہے کہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور نظم درج ہوں۔ ایسے ہی مخدومی شیخ محمد نجیب خانصاحب تحصیلدار ٹوچی۔ محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار گوجرات۔ میاں نور احمد صاحب اکولہ۔ منشی فیاض علی صاحب کپورتھلہ۔ سردار خاں صاحب محرر مانسہ ریاست پٹیالہ۔ میاں الٰہی بخش صاحب راولپنڈی۔ منشی محبوب عالم صاحب لاہور۔ احمد شیر خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر میونسپل۔ فرخ آباد۔ ذوالفقار علی خاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر آبکاری۔ میرٹھ۔ مولوی محمد یامین صاحب۔ داتہ۔ ضلع ہزارہ۔ مولوی محمد صاحب مونگ۔ میاں عنایت اللہ صاحب احمدی جہلم۔ نبی بخش صاحب۔ کوئٹہ۔ میر احمد شاہ صاحب تاجر کتب راولپنڈی۔ حکیم شاہ نواز صاحب۔ راولپنڈی۔ میر جمال الدین صاحب۔ راولپنڈی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی۔ خلیفہ محمد دین صاحب راولپنڈی۔ میاں خدا بخش صاحب راولپنڈی۔ وغیرہ وغیرہ احباب نے اس بات پر زور دیا ہے۔ اس واسطے آج فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ پہلے صفحہ پر شرائط بیعت اور ایک نظم درج ہوا کرے گی۔ البتہ نظم کے متعلق میری رائے یہ ہے۔ کہ ہمیشہ ایک ہی نظم نہ ہو۔ کیونکہ اسی نظم کے ہم معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور بھی کئی نظمیں ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً درج ہوتی رہا کرینگی

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱عـہ	دعـہ	دسـہ	دعـہ	ہلـے
نصف صفحہ	دسـہ	دسـہ	ہنـہ	ہلـے	ـصـ
پورا کالم	سـہ	عـہ	عـہ	ـضـ	ـے
نصف کالم	عـہ	عـہ	معـہ	للعـہ	۶
ربع کالم	عـہ	ہـے	ـہ	ـے	عہـ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عـہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۳ سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلیں ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کر دے

اجرت۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ دعـہ روپیہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔ یکم جولائی ۱۹۰۵ء

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی

ان اللہ قد صدق کلمۃ مسیحہ وما ترون من ادلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چھپا [illegible] قادیان مین	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان مینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۳	۲۵ ربیع الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۹ جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۱
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

رئیسان ریاست — ۲۰
معاونین — عـہ
[illegible] — عـہ
[illegible] — ہے
عام قیمت — عـ۲

اس سے زائد امداد کے طور جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دونا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر [illegible] پبلشر اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲ جولائی ۱۹۰۵ء رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا دریا ہے اس میں سے کوئی چیز نکلی جس میں سے شعلے نکلتے ہیں اور ہمارے سامنے ہوئی جیسا کہ دریا بطور تحفہ کے کوئی چیز ہمارے آگے پیشکش کرتا ہے وہ چیز ہم نے لی تو وہ ایک ٹوپی تھی جسکو ہم نے سر پر رکھ لیا۔ اس کے بعد دریا نے ایک اور چیز پیش کی جو ایک چغہ کی شکل میں تھی وہ بھی ہم نے لے لی۔

فرمایا دریا سے مراد کوئی بڑا بادشاہ یا اسی کی مانند کوئی اور ذی شان آدمی یا کوئی بڑا اہل علم و فضل و کمال ہوتا ہے اور اس کے تحفہ دینے سے مراد حلقہ خادموں میں داخل ہونا یا معتقد ہونا یا مالی خدمت کرنا یا کسی غرض کے لیے رجوع لانا ہے وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

ڈائری

القول الطیب

۔ جون ۱۹۰۵ء ایک دوست نے تحریک کی کہ جاپان میں تہذیب کی بہت ترقی ہو رہی ہے وہاں اسلام کی اشاعت کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ جاپانی عیسائی ہوتے جاتے ہیں۔ آریوں نے بھی لاہور میں جاپانی زبان سیکھنے کے لیے ایک مدرسہ کھولا ہے اور جاپان تک کی ایک ۔۔۔ اگر مناسب ہو تو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے واسطے کوئی تجویز کی جاوے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **فرمایا** ہر نبی اور رسول کا آخری زمانہ اس کے سلسلہ کی نصرت کا وقت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوۃ کا پہلا حصہ سارا مصائب اور تکالیف میں گذرا تھا اور فتوحات اور نصرت کا زمانہ آپ کی عمر کا آخری حصہ ہی تھا۔ ہم بھی اپنی عمر کا بہت سا حصہ طے کر چکے ہیں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اب خدا کے وعدوں کے پورے ہونیکے دن ہیں۔ ہماری حالت وہ ہے کہ عدالت میں مدت سے کسی کا مقدمہ پیش ہے اور اب فیصلہ کے دن قریب ہیں ہمیں مناسب نہیں کہ اور طرف توجہ کر کے اس فیصلہ میں گڑبڑ ڈالدیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اب اس فیصلہ کو دیکھ لیں۔ اس ملک میں جو جماعت طیار ہوئی ہے ابھی تک وہ بھی بہت کمزور ہے بعض ذرا سے ابتلا سے ڈر جاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے انکار کر دیتے ہیں اور پھر بعد میں ہم کو خط لکھتے ہیں کہ ہمارا انکار دلی نہیں ہے، گویا ایسے لوگ اس آیت کی ذیل میں آجاتے ہیں

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ۔

تاہم جبتک دلوں میں حلاوت ایمانی پورے طور سے بیٹھ جاوے وہ ایسا فعل نہیں کر سکتے فی الحال موجودہ معاملات میں ہی توجہ اور دعا کی بہت ضرورت ہے اور ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ اب معاملہ دور جانے والا نہیں ایسے معاملات میں آریوں کے ساتھ ہماری کوئی مناسبت نہیں ہو سکتی وہ قوم کو بڑھانا چاہتے ہیں اور ہم دنیا میں تقویٰ اور نیکی کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم آریوں کی نقل کرنا چاہیں تو ان کی پیروی ہمارے لیے منحوس ہوگی اور ہمکو وحی کرنے والے گویا وہی ٹھہر جائیں گے اگر خدا تعالےٰ جاپانی قوم میں کسی تحریک کی ضرورت سمجھے گا تو خود ہمکو اطلاع دے گا۔ عوام کیواسطے امور پیش آمدہ میں استخارہ ہوتا ہے اور ہمارے واسطے استخارہ نہیں جبتک پہلے سے خدا تعالےٰ کا منشا نہ ہو ہم کسی امر کیطرف توجہ کر ہی نہیں سکتے ہمارا ارادہ مدار خدا تعالیٰ کے حکم پر ہے۔ انسان کی اپنی کی ہوئی بات میں اکثر ناکامی ہی حاصل ہوتی ہے اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو خود ہماری طرف توجہ کریگا۔ اب آخری زمانہ ہے ہم فیصلہ سننے کے منتظر بیٹھے ہیں۔ ہاں سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ میں اپنی جماعت کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ دن بہت نازک ہیں خدا سے ڈرتے اور ترساں رہو ایسا نہو کہ سب کیا ہوا برباد ہو جائے اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنوگے تو خدا تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کروگے تو پھر خدا بھی تمھارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایسا انسان ایک بھی ہو تو اسکی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے۔ لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اسبات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی اگر ہم اپنے آپکو درست نہ کرینگے تو ہم سب سے پہلے ہلاک ہوں گے اگر خدا نہ چاہے تو جاپان میں کیا رکھا ہے۔ ہاں زبان سیکھنے میں کوئی حرج نہیں دانشتہ آید بکار۔ اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں۔ ہم ایسے معاملات میں کسی کے مشورہ پر نہیں چل سکتے خدا کے منشا کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے۔

یکم جولائی ۱۹۰۵ء کچھ بیماریوں کا ذکر تھا **فرمایا** مذہب بیماریوں کے دعا کے ذریعہ سے شفا کے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے اتنا میں ظاہر نہیں کر سکتا طبیب ایک حد تک چلکر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے۔ مگر اسکے آگے خدا دعا کے ذریعہ سے راہ کھولدیتا ہے خدا شناسی اور خدا پر توکل اسی کا نام ہے کہ جو حدیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں اُن سے آگے بڑھ کر رجا پیدا ہو ورنہ بہت سے آدمی زندہ ہی مر جاتا ہے۔ اسی جگہ سے اللہ تعالے کی تجلیات شروع ہو جاتی ہے۔ مجھے ایسے حالات میں مولوی رومی کا ایک شعر بہت پسند آیا ہے۔

ایک خداوندی حکمت یونانیاں ٭ حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

عام لوگوں کے نزدیک جب کوئی معاملہ یاس کی حالت تک پہونچ جاتا ہے تب خدا تعالیٰ اسمیں ہی اندر تصرفات شروع کرتا ہے اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔

دعا کے واسطے بہت لوگوں کے خطوط آتے ہیں ہر ایک کیلیے جو دعا کے واسطے لکھتا ہے دعا کرتا ہوں لیکن اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہونچنے کے واسطے کسقدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے۔

اخبار الامان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ خدام ۲ جولائی ۱۹۰۵ء کو واپس شہر کے مکانات میں تشریف لے آئے ہیں کیونکہ ایک دو بارش ہو کر گرمی کا زور نہیں رہا۔

سردار فضل حق صاحب ضلع الٰہ آباد ۔۔۔ اور بابو فخر الدین صاحب ملتانی ۔۔۔ منشی فضل احمد صاحب جموں سے ۔۔۔ وزیر الدین صاحب سجا بندہ ۔۔۔ اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ حضرت مسیح موعود براہین احمدیہ حصہ پنجم لکھ رہے ہیں اسکے واسطے ایک اور کاتب میاں غلام محمد جو براہین احمدیہ کے زمانہ سے حضرت کی کتابیں لکھا کرتے ہیں بلائے گئے ہیں میاں غلام محمد حضرت کے بہت پرانے واقف ہونیکے سبب اُن بہت سی پیشگوئیوں کے گواہ ہیں جو براہین کے زمانہ سے لیکر واقعہ ہوئی ہیں۔

فنڈ مطبع بدر احباب کی اعانت کا بہت محتاج ہے احباب توجہ کریں۔ قیمت جلد ارسال فرماویں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن شریف سے نوٹس

(سورۂ فرقان رکوع اول)

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعٰلمین نذیرا ۔ بہت برکت والا ہے۔ وہ خدا جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ لوگوں کے واسطے ڈرانے والا ہو۔

فرقان ۔ اس شے کو کہتے ہیں۔ جو جدا کرنیوالی اور [illegible] ہو۔ جس سے وہ باہمی مخالفت جو دو گروہوں [illegible] ہو۔ اس کا فیصلہ ہو جائے [illegible] اور جھوٹا کون ہے۔ ہر ایک [illegible] فرقان عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرقان وہ واقعہ تھا جس میں فرعون اور اس کا لشکر دریا میں غرق ہو گئے۔ اور حضرت موسیٰ بمعہ اپنی جماعت کے سلامتی سے نکلے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرقان جنگ بدر کا دن تھا۔ جس دن کہ مخالفوں کی زبردست [illegible] اس سرگروہ کے ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ زلازل اور [illegible] کا فرقان ہے۔ جو انبیاء اور ان کے متبعین کو عطا فرمایا جاتا ہے

[illegible] ایک دفعہ سارے جہان کو غارت نہیں کر دیتا۔ [illegible] کو اس وقت ہلاک کیا جاتا ہے [illegible] کے واسطے خوف اور عبرت کا موقع ملے اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لیکون للعٰلمین نذیرا ۔ [illegible] فرقان اس واسطے نازل ہوتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے واسطے ہدایت کا باعث ہو جائے جنگ بدر میں بڑے آدمی جو ہلاک ہوئے۔ ان کی تعداد قریباً آٹھ ہی تھی۔ مگر ایسا بڑا فرقان ہمارے دیکھتے ہوئے ہمارے ملک میں ہوا۔ الا تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ دوسرے مشاہدہ کنندہ کو کوئی عبرت نہیں ہوئی یا ہوئی تو بہت ہی کم۔ غور کرو۔ وادی کانگڑہ میں جو بیس ہزار آدمی ہلاک ہوا ہے۔ وہ دوسروں کو ایک عبرت دلانے والا واقعہ ہے۔ نہ صرف ان لوگوں کو جو اس سلسلہ کے مخالف ہیں۔ بلکہ احمدیوں کو بھی اپنی حالت کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہے

یہود کی ذلت اور سال کا سود اور بندر بننا بھی ایسا واقع تھا۔ کہ لوگ اس سے عبرت پکڑتے مگر غفلت کے باعث وہ عبرت نہیں۔ غور کرو

فجعلنٰھا نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا وموعظۃ للمتقین ۔ ترجمہ۔ پس کر دیا ہم نے اس قصہ یہود کو دہشت ان لوگوں کے لئے جو ان کے سامنے تھے اور پیچھے آنے والوں کیلئے اور نصیحت و وعظ متقیوں کیلئے

یہ فرقان کی دلیل دہریہ لوگوں کو بھی ہدایت کی طرف بلاتی ہے۔ کیونکہ اگر خدا کوئی نہیں تو کیا سبب ہے کہ دنیا میں ہمیشہ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔ جو خدا کے مرسلین ہوتے ہیں اور عبادت الٰہی کا وعظ کرتے ہیں اور ان کے مخالف ناکام رہتے ہیں۔ اس سورہ شریف میں تمام مذاہب باطلہ کی تردید کی گئی ہے۔ چنانچہ اگلی آیت میں ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو کسی اور شے کو مظہر خدا بناتے ہیں۔ یا بت پرستی کرتے ہیں

الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض ولم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک وخلق کل شیء فقدرہ تقدیرا ۔ وہ جس کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی اور جس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اور جس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے۔ اور جس نے ہر شے کو پیدا کیا۔ اور پھر ہر شے کا ٹھیک ٹھیک اندازہ مقرر کیا آسمان و زمین سب جگہ خدا کی سلطنت ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس واسطے وہی ایک عبادت کے لائق ہے کسی اور کو معبود بنایا جاوے۔ تو باطل ہے۔ ولم یتخذ ولدا ۔ اس نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اس میں عیسائیوں کی تردید ہے۔ جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں خلق کل شیء ۔ ہر شے کا وہی خالق ہے۔ اس میں آریوں کی تردید ہے۔ جن کا مذہب ہے۔ کہ خدا مادہ اور روح وغیرہ کا خالق نہیں۔ فقدرہ تقدیرا خدا نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ کیا معنے جیسا عمل کیا جاتا ہے۔ ویسا ہی پھل ملتا ہے۔ نیکی کرنے والا بد نتیجہ نہیں پاسکتا۔ اور بدی کرنے والا نیک نتیجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ سست آدمی چستی کا فائدہ نہیں پاسکتا۔ یہ مسئلہ تقدیر کا بڑی ہمت بڑھانے والا ہے اور انسان کو اعلےٰ مراتب پر پہنچانے والا ہے۔ افسوس ہے کہ جن لوگوں نے اس کے صحیح معنے نہیں سمجھے۔ وہ اس کو اپنی تمام کمزوریوں اور غفلتوں کی ڈھال بناتے ہیں۔ مسئلہ تقدیر کو مولوی رومی صاحب نے ایک رباعی میں خوب ادا کیا ہے۔ سہ

از مذاہب مذہب دہقان قوی اے مولوی
مذہب دہقان چہ باشد ہرچہ کشتی بدروی
گندم از گندم بروید جو ز جو
ہرچہ کشتی بدروی آنسے مولوی

سوال ۔ جبکہ خدا تعالےٰ انسان کے اعمال نیک و بد کو پہلے سے لکھ چکا ہے۔ تو پھر انسان مجبور ہے۔ کیونکہ ان میں کچھ کمی بیشی نہیں ہو سکتی

جواب ۔ علم تابع معلوم ہوتا ہے۔ خدا کے علم نے ہمکو مجبور نہیں کیا کہ ہم یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ ہمارے اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کے سبب خدا کو علم حاصل ہے۔ مثلاً استاد ایک لڑکے کی کم توجہی کے سبب امتحان سے پہلے کہہ دیتا ہے۔ یا لکھ دیتا ہے۔ کہ یہ لڑکا ضرور فیل ہو جائے گا۔ اور بعد میں وہ فیل ہو جاتا ہے۔ تو استاد کے کہنے یا لکھنے نے اس کو فیل نہیں کر دیا۔ بلکہ اس کی اس حالت نے ایک دانا استاد کو پہلے سے یہ علم دیدیا۔ چونکہ خدا تو عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہم کیا کریں گے۔ لیکن اس کے جاننے نے ہمکو مجبور نہیں کیا بلکہ ہمارا ایسا کرنا اس امر کا موجب ہوا تھا کہ خدا کو پہلے سے یہ علم حاصل ہو۔

واتخذوا من دونہ اٰلھۃ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون ۔ اور اس کے سوائے اور معبود اختیار کئے جو کچھ پیدا نہیں کرتے اور خود مخلوق ہیں۔ اس آیت شریف میں ان تمام ادیان باطلہ کی طرف اشارہ ہے۔ جن میں خدا کے سوائے کسی اور کو معبود بنایا گیا ہے۔ اور یہ ایک بین دلیل اس امر کی ہے۔ کہ خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ کیونکہ جس کو خلق کی طاقت نہیں وہ اپنی غیر مخلوق سے عبادت کرانے کا حق نہیں رکھتا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع خدا تھا ان کا یہ مسئلہ بڑی آسانی سے طے ہو جاتا ہے۔ جبکہ سوال کیا جاوے کہ یسوع نے کیا پیدا کیا۔ پیدا کرنا تو جدا وہاں تو یہ حال ہے۔ کہ اپنے ہی شاگرد نے یہودیوں کے ہاتھ پکڑوا کر پھانسی دلوا دیا۔ اور اتنا نہ ہو سکا کہ ان پھانسی دینے والوں کو مار ہی دیتا کیونکہ خدا میں دونو طاقتیں ہیں۔ پیدا کرنا اور مارنا۔ خود عیسائی لوگ بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتے۔ کہ مسیح نے کچھ پیدا کیا تھا موجودہ انجیلوں نے تو عیسوئیت کا اور بھی بیڑہ غرق کیا ہے۔ کیونکہ ان میں لکھا ہے۔ کہ یسوع نے بہت رو رو کر دعا کی۔ کہ صلیب سے بچ نکلے۔ پر پھر بھی بچ نہ سکا

براھین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جو تمام سلسلہ نشانات اور معجزات کی بنا ہے اور جس میں سینکڑوں پیشگوئیاں آجتک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہیں گی نہایت خوش خط عمدہ کاغذ پر صرف پہلے تین روپے میں مل سکتی ہے درخواستیں بنام میاں سراج الدین عمر۔ قادیان ضلع گورداسپور

ڈاک ولایت

امریکہ کے شہر اوکلاہوما میں مسیحوں کا ایک خداوند پیدا ہوا اُس کا پہلا نام جان ایٹ کن ہے اور اُسکے ساتھ اُس کا بیٹا کی نام یحییٰ جس کے متعلق دعوے کیا گیا کہ یہ مجھ خداوند کا بیٹا ہے یہ صلیب دیا جائے گا اور تیسرے دن کے بعد جی اُٹھے گا۔ ان کے ساتھ دو اور تھے شارپ صاحب اور شارپ صاحب کی بیوی ان کے متعلق دعوے کیا گیا کہ آدم اور حوا ہیں۔ پولیس نے سب کو گرفتار کر کے جیلخانہ میں ڈال دیا ہے۔ خدا کا دعویٰ کرنے والے اور خدا کے اکلوتے بیٹے بننے والوں کا ہمیشہ یہی حال ہوا کرتا ہے۔ امریکہ کے عیسائیوں نے اگر اپنے نئے خداوند کیساتھ یہ سلوک کیا ہے تو کچھ اچنبھے کی بات نہیں۔ اسیطرح خداوندوں کا یہی حال ہوا کرتا ہے (ٹربیون سیٹر)

جرمنی کے مشہور پروفیسر گنکل صاحب نے ایک نیا مضمون پر لکھی ہے کہ مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کا قصہ ایک جھوٹی کہانی ہے جس کا کوئی ثبوت تاریخی علمی یا عقلی نہیں مل سکتا ہے۔ پروفیسر صاحب نے ثابت کیا ہے کہ مسیح کے حواریوں کا بھی یہ ایمان اور عقیدہ نہ تھا کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ مرنے کے بعد جی اُٹھنا پیرانے بتوں دیوی دیوتاوں کے متعلق بہت رائج تھیں اور اسلئے یسوع کو عظمت دینے کے لیے یہ قصہ اُسکی طرف بھی منسوب کر دیا گیا۔ عیسائی صاحبان کو مناسب ہے کہ پروفیسر کی تصنیف کو بغور پڑھ کر اس بیفائدہ عقیدہ کو چھوڑ دیں اور جھوٹے کفارہ پر بھروسہ کر کے دنیا داروں کے لیے گنہگاری کا دروازہ نہ کھول دیں۔ (ٹربیون سیٹر)

امریکہ کے ایک بشپ صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ غلامی کا مسئلہ دراصل بائیبل کا مسئلہ ہے اور وہ لوگ جو غلامی کی مخالفت کرتے ہیں ایک بڑا گناہ کرتے ہیں بشپ صاحب نے بائبل کے مقدس کلام سے اپنے دعوے کو ثابت کیا ہے اور یہی سبب ہے کہ عیسائی قوموں میں اب بھی بری طرح غلامی کا رواج اسقدر عرصہ تک قائم رہا ہے

بائبل

ذیل خطبہ ڈاکٹر سیوج نے جو امریکہ کا ایک مشہور پادری ہے۔ سال رواں ۱۸ مئی کو پڑھا) یہ خطبہ ولایت کے ایک اخبار میں جو حال میں پہنچا ہے اُردو میں ترجمہ کر کے ہم چھاپتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یورپ اور امریکہ میں بائیبل کی کیا قدر ہو رہی ہے اور ہمارے بھولے بھالے نیٹو صاحب لوگوں کو کس پھندہ میں پھنسایا جاتا ہے۔

دیکھو بائیبل میرے ہاتھ میں ہے پہلی بات جو میرے دل میں آتی ہے یہ ہے کہ یہ کتاب ایک کتاب نہیں ہے یہ ۶۶ چھوٹی چھوٹی کتابیں ہیں اور آرام کے واسطے انکو ایک جگہ ایک جلد میں کر دیا گیا ہے۔ یہ کتابیں مختلف مصنفوں نے مختلف وقتوں میں قریباً ایک ہزار برس کے عرصہ میں لکھی تھیں اور مختلف مصنفوں نے ایک دوسرے کی کچھ خاطر نہیں کیا۔ سب سے پرانی کتاب ہمیں مسیح سے آٹھ سو برس پہلے کی لکھی ہوئی ملتی ہے یہ چھوٹے نبیوں میں سے ایک ہے جو تاریخ کے یقینی دلائل سے بھی ثابت ہوتا ہے کم از کم موسیٰ کی پانچ کتابیں جس شکل میں لکھی ہوئی ہمارے پاس موجود ہیں یہ تحریر پانچ چھ سو برس پہلے سے زیادہ پرانی نہیں ہے (حالانکہ موسیٰ مسیح سے پندرہ سو برس پہلے گذرے تھے) اب سوال یہ ہوگا کہ موسیٰ کی کتابیں کس نے لکھی تھیں؟ کسی آدمی کو ذرا بھی علم نہیں کہ اسکا مصنف کون تھا۔ ان کتابوں میں دنیا کی فرضی پیدائش۔ قدیم الوطنوں کی تاریخ۔ بنی اسرائیل کا مصر میں قید ہونا اور پھر مصر سے نکلنا کنعان فتح کرنا اور قانون بنانے کا ذکر ہے۔ جب ہم ذرا آگے چلتے ہیں تو چند فرضی تاریخی کتابیں بائیبل میں ملتی ہیں جنمیں قاضیوں سلاطین۔ بنی اسرائیل کے جنگوں اور انکے قید ہو جانے کے وقت تک کا ذکر ہے کیونکہ یہودی ایک چھوٹی قوم تھی اور تھوڑے عرصہ کے واسطے اپنے بادشاہوں کی سلطنت کے نیچے رہے پھر ہم (ایوب) کی عجیب کتاب پاتے ہیں جو بالکل کسی گمنام آدمی کی تصنیف ہے یہ خدا کے انصاف کی روشنی میں انسانی روح کے مشکلات کے مسئلہ پر بحث کرتی ہے کس نے اسکو لکھا؟ کوئی آدمی نہیں جانتا۔ کیا یہ کتاب کسی سوال کو حل کرتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ صرف اُس وقت کی اعلیٰ درجہ کی عقلی روشنی سے اس مسئلہ پر بحث کرتی ہے۔

پھر زبور ہے جو بنی اسرائیل کے گیتوں کی بڑی کتاب ہے جب میں بچہ تھا تو مجھے پڑھایا گیا تھا کہ یہ تمام حضرت داؤد نے لکھی ہے آج یہ خیال ہے کہ داؤد کا اس میں بہت تھوڑا سا حصہ ہے اور ہم اس بات کو بھی نہیں مانتے کہ فی الواقع داؤد کا اس کے ساتھ کچھ تعلق بھی ہو۔ یہ گیتوں کی ایک کتاب ہے جو ایک بڑے لمبے زمانہ میں بے تعداد گمنام مصنفوں نے لکھی ہے اور بعد میں کسی نے ان نظموں کو جمع کر دیا اور بائیبل کی تمام کتابوں کا یہی حال ہے۔

یہ لوگ رسول ہیں پیشگو نہیں ہیں قریباً کسی معاملہ میں بھی رسولوں نے کسی خاص طریقہ سے پیشگوئی کرنے کا دعوے نہیں کیا فی الحقیقت وہ بڑے بڑے اصول بتلاتے ہیں اور لوگوں میں مشتہر کرتے ہیں کہ اگر وہ ان عنصر اصولوں کی پیروی کرینگے تو ایسے نتیجے ضرور پائینگے وہ پیشگوئی کرنے والے نبی نہیں ہیں بلکہ صرف واعظ ہیں۔

اس کے بعد چند کتب ہیں جنکو ہم ابھی بائیبل کا حصہ نہیں سمجھتے۔ پھر نیا عہد نامہ یعنی انجیل ہے جس میں اعمال کی تاریخی کتاب۔ یسوع کی سوانح عمریاں اور آخر میں مکاشفات کی کتاب ہے۔

اب اس مقام پر جب آپ کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ قریباً ہر ایک کتاب یا کسی گمنام آدمی نے لکھی ہے بعض ایسی کتابیں ہیں جن کی بابت ہم کچھ جانتے ہیں ان کو ابتدا کس نے لکھا کس جگہ اور کس زمانہ میں؟

یہی حال توریت کا ہے اور یہی حال انجیل کا ہے بائیبل ایک محدود اور خاص کتاب نہیں ہے۔ ایک چھوٹی سی لائبریری ہے۔ یہ کتابیں صرف آرام کے واسطے ایک جلد میں جمع کی گئی ہیں اور کسی آدمی نے کام کبھی کسی الہام اور علم الٰہی سے نہیں کیا۔

اور دوسری بات جس کی طرف توجہ کرنی چاہیے یہ ہے کہ سولھویں صدی سے پہلے بائیبل کی بابت مذہب کی طرف سے کوئی قانون شائع نہیں کیا گیا تھا اور جب قانون بنا تو انھیں پرانی بائیبل کو قبول کیا گیا اور یہ کتابیں خدا کے حکم سے یا کسی خاص آدمی کے حکم سے جمع نہیں کی گئیں۔ یہ کتابیں عام لوگوں نے اُٹھا کر ایک جگہ جلد میں کر دیں۔

فاضل لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ اب بھی علٰحدہ علٰحدہ ہو سکتی ہیں۔ بعض کتابیں یقیناً اس مجموعے سے اعلیٰ ہیں اور انجیل میں بعض کتابیں ایسی ہیں کہ کسیکو ان کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انجیل میں ایک آیت ہے جس کی طرف بعض دفعہ اشارہ کیا جاتا ہے کہ اسکے کچھ معنی ہیں یعنی انجیل کی کتاب یوحنا کی آخری کتاب مکاشفات میں ہے یہ کتاب محض بے سود ہے اور نہ اسکو کوئی سمجھ سکتا ہے اس کے مصنف نے اُس آدمی پر لعنت کی ہے جو اس کتاب میں سے کچھ نکالے یا داخل کرے۔ لیکن یہ

بات مکاشفات کے متعلق ہے یعنی وہ یوحنا پولوس انجیلوں کے مصنفوں یا پرانے عہدنامہ کی بابت کچھ نہیں کہتا وہ صرف اپنی کتاب کی بابت بیان کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ یہ کتاب غلطی سے پاک ہے یا وحی سے لکھی گئی ہے وہ صرف اُس آدمی کو لعنت کرتا ہے جو اس کتاب میں دخل دے جیسا کہ شیکسپیئر اس آدمی کو لعنت کرتا ہے جو اسکی ہڈیوں میں بیجا دخل دے۔ اب بائیبل غلطی سے پاک ہونے اور وحی سے لکھا جانے کا دعوے نہیں کرتی۔ اب ہم کتاب کو آزادی سے کھولتے ہیں کہ وہ ہمارے کس کام کی ہے۔ اور مجھے کہنے دیجیے کہ آپ لوگوں کو اسطرف توجہ دلاتا کہ بائیبل غلطیوں سے پاک نہیں ہے اور یہ عیب الہام نہیں ہے یہ ایک فضول کام ہے کیا ہم عقلی طور پر فرض کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غلطی سے پاک الہام نازل کرنے کی کوشش کی۔ چند سال گذرے ہیں کہ میں ایک برٹش لیبرل لیڈر یونین پادری کے ساتھ باتیں کر رہا تھا جو ایک بڑے شہر کے گرجہ کا پادری ہے اور اس نے کہا اگر میں یقین کروں کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی غلطی سے پاک کتاب دنیا کو دی ہے تو میں بالکل بیدل اور بے حوصلہ ہو جاؤں گا اور میں خیال کروں گا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی طرح دنیا کی چیزوں پر اپنا قبضہ چھوڑ دیا ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ نے کبھی کوئی ایسی کتاب دی تو وہ یقیناً اب ہمارے پاس نہیں ہے" یہ اسکی رائے ہے اور یہ ہر ایک دانا آدمی کی رائے ہے فقط۔

قرب قیامت

زمانہ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے اور قیامت قریب ہے۔ عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے بلکہ تھوڑا عرصہ ہوا ایک عیسائی نے ایک ضخیم کتاب اس مضمون پر لکھی تھی اور اسبات پر بڑا زور دیا تھا کہ اگر مسیح ۱۸۹۶ء میں نہ آجائے تو بائیبل جھوٹی جس طرز آمد مسیح کے عیسائی قائل ہیں اُس حساب سے تو بائیبل کئی دفعہ جھوٹی ہو چکی اور آئندہ کئی دفعہ ہو چکی گی۔ مگر سچ یہ ہے کہ یہی دن مسیح کی آمد کے ہیں جس کے آنکھ ہو وہ دیکھے اور جس کے کان ہوں وہ سنے۔

مسلمان کہتے ہیں یہی مہدی کا وقت ہے۔ ہندو کہتے ہیں یہی کلنک اوتار کا سمال ہے۔ ان سب سے عجب یہ ہے کہ فلاسفر اور مادی لوگ بھی پکار اُٹھے ہیں کہ زمین کے خاتمہ کا وقت ہے۔ ذیل میں ہم چند ایک شہادتیں درج کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

ولایت کا مشہور فلسفی لارڈ کیلون کہتا ہے دنیا کا اختتام ۴۳۳ سال کے بعد ہو جائے گا جبکہ زمین سے کل آکسیجن خرچ ہو جائے گی اور انسان دم گھٹکر فوت ہو جائیں گے۔ ان کے حساب میں ۴۰ من لکڑی جلنے سے ۴۰ من آکسیجن نکلتا ہے اور زمین میں جس قدر آکسیجن ہے وہ ۴۳۳ سال میں خرچ ہو جائے گا اور کل ہوا کاربولک ایسڈ گیس سے بھر جائے گی ✦

امریکہ کے نیکولا ٹیسلا نامی فلاسفر کی رائے ہے کہ اس وقت آسمان میں ایک بڑی بھاری بجلی کا مجموعہ بن رہا ہے جس کے پھٹنے سے تمام دنیا خاکستر ہو جائیگی

فرانس کا ایک مشہور جوتشی کہتا ہے کہ بیلا نامی ایک مشہور ستارہ جب زمین پر گرے گا تو اس کے ٹکرانے سے زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی جسطرح دو ریل گاڑیاں فی گھنٹہ ۶۰ میل چلیں اور آپس میں ٹکر کھائیں وہی حالت زمین کی بیلا سے ٹکرانے سے ہوگی۔

ملک اسپین کے نامی فلاسفر اگہابٹ کا قول ہے کہ ۶۵ سال بعد دو ستارے زمین پر گرینگے جنکے زور سے زمین اپنی جگہ سے کھسک جائے گی جو تجارتیں ہیں وہ بالکل نابود ہوں گے ... ۳۰ سال میں دنیا کی آبادی دگنی ہو گئی ہے اسطرح اگر آئندہ ... ۴۰ سال میں آبادی دگنی ہو جائے گی تو مکمل خوراک کا ملنا ناممکن ہوگا اور بیماریاں بڑھیں گی۔

گرینڈ ایلنڈ کی رائے میں زمین پر انسانوں کا بوجھ بہت پڑتا ہے اس سے زمین کے اندر پگھلی ہوئی دھاتیں باہر آپڑیں گی اور زمین تباہ ہو جائے گی۔

ویسن کہتا ہے کہ زمین میں گرمی کم ہوتی جاتی ہے اور تمام پانی برف بنکر دنیا کو گھیرے گا اور مخلوقات فنا ہو جائے گی ✦

تحقیق الادیان

طوفان نوح

ملک امریکہ کی ریاست مچیگن کے شہر بینٹن ہاربر میں ایک صاحب بنجمن نامی مدعی ہوئے ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ حضرت نوح کے زمانہ کا سا ایک بڑا طوفان آنے والا ہے جس سے تمام دنیا غرق ہو جائے گی اسواسطے ضرورت ہے کہ ایک بڑی کشتی طیار کرائی جاوے اور اسمیں تمام مومن سوار ہو جاوینگے کیونکہ طوفان کا وقت بہت قریب ہے۔ چنانچہ مسٹر موصوف ایک کشتی بنا رہے ہیں اور ہر ایک قسم کے جاندار کا ایک ایک جوڑا بہم پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک ہاتھی خریدنے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب آسمان سے انتشار روحانیت کا زمانہ آتا ہے تو کشوف والہامات کا سلسلہ بھی وسیع ہو کر تھوڑا بہت سب جگہ اُسکے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ مسٹر موصوف کو زمانہ کی ضرورت کے مطابق کسی طوفان اور کشتی کا مطلب دکھلایا گیا ہے لیکن بسبب نہ ہونے معرفت علوم لدنی اور علم تعبیر رویا سے ناواقف ہونے کے باعث مسٹر موصوف نے اصل حقیقت طوفان اور کشتی کو نہیں پایا۔ مسٹر موصوف کو اصل حقیقت سے آگاہ کرنے کے واسطے ہم نے ان سے خط و کتابت شروع کی ہے۔ الغرض ان لوگوں کی آنکھیں کھولیں اور ان کو ہدایت کے راہ پر لاوے تو سب چیز پر قادر ہے اور تمام دل تیرے ہاتھوں میں ہیں ✦

ڈوئی - ہمارے احباب ڈوئی کے نام سے بخوبی واقف ہیں جس نے امریکہ میں دعوی نبوت کیا ہے اور اپنے آپ کو خدا مانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دوبار اُسکو اپنے مقابلہ میں بلایا ہے مگر اُسکو جرات نہیں ہو سکی کہ آپ کی تحدی کا جواب دیسکے۔ باوجود مقابلہ میں نہ آنے کے بھی اُس نے ایک بڑی ذلت اُٹھائی ہے یعنی اُسکا ولد الزنا ہونا عام اخبار وںمیں چھپ چکا ہے اُس کے باپ نے بھی اس امر کی اپنے خطوط کے ذریعہ سے اخبار میں اطلاع دی ہے کہ میرے اس بیٹے کی پیدائش جائز نہ تھی اور اس کے ثبوت میں اُس نے کاغذات بھی پیش کیے ہیں باوجود اس کے ابھی بہت سی لوگ اُسکے ساتھ ہیں اور اُس نے ایک بڑا شہر بنایا ہے اور ایک بڑا کارخانہ جاری کیا ہوا ہے چونکہ وہ اس زمانہ میں مطابق قدیم عادت کے خدا کے سچے نبی کے مقابلہ میں ایک جھوٹا نبی کھڑا ہوا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ اُسکے حالات سے آگاہی رکھنے کے واسطے اُسکا اخبار منگوایا جاوے۔ مخدومی مکرمی بابو غریب اللہ صاحب بہاموملک برہما نے اُسکے اخبار کی ایکسال کی قیمت اپنے ذمہ لی ہے اللہ تعالیٰ اُنکو جزائے خیر دے۔ اخبار کیواسطے قیمت ارسال کر دی گئی ہے اور خط لکھا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ دو ماہ تک اُسکا اخبار آنا شروع ہو جاوے گا اور پھر اسمیں سے مناسب حالات ہدیہ ناظرین کیے جایا کریں گے ✻

ریویو

حیرت کی حیرانی۔ ناظرین اخبار بدر مرزا حیرت دہلوی اور ہمارے بھائی حبان منشی عبدالعزیز صاحب کلرک دفتر نہر دہلی سے بخوبی واقف ہیں۔ کیونکہ اس اخبار میں بہت عرصہ تک مسلسل مضامین منشی صاحب موصوف نے حیرت کی بیہودہ گوئیوں کو شائقین پر اچھی طرح ظاہر کرنے کے واسطے اپنے تمام مضامین کو کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے جس کا پہلا حصہ عمدہ کاغذ پر مطبع المنصور دہلی میں باہتمام بابو محمد اسمعیل صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی خوش خط اور موزوں تقطیع پر چھپ کر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اس کتاب میں منشی صاحب نے حیرت کے تمام اعتراضات کا جواب حیرت کی اپنی تصانیف کے ذریعہ سے ایسا عمدگی سے دیا ہے کہ مخالف کے واسطے سوائے مبہوت ہو جانے کے اور کوئی بات باقی نہیں رہی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ حیرت کا نام پہلے ہی سے جو حیرت رکھا گیا تھا۔ وہ اسی دن کے لئے تھا کہ خدا کے مسیح کے مقابلہ میں شوخی کرتے ہوئے اس زمانہ کے ایک خادم سے ایسی سند کی کھائے کہ حیرت ہو کر رہ جاوے۔ اس جگہ میں اس کتاب کے مضامین میں سے چند ایک عنوان درج کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کو اس کی دلچسپی سے آگاہی حاصل ہو

حضرت مسیح موعود سے ہمارا تعلق
حیرت صاحب سے ہمارا تعلق
سبب تالیف رسالہ ہذا
حیرت صاحب کی مخالفت کے دو حصے
حیرت صاحب کے دعاوی کی حقیقت
حیرت کا مجددیت سے انکار
ندیم کا لم اور تاریک کالم
کرزن گزٹ کا جواب
سر سید کے متعلق حیرت کی انسانی کمزوری
شمس العلماء حالی صاحب پر حیرت کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت
شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب پر حیرت کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت
حیرت کو پانسو روپیہ کا انعامی چیلنج

یہ کتاب ۱۵۲ صفحہ پر ہے۔ اور ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ جن میں سے نصف تعداد کو مصنف نے مفت تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اپنے لئے کسی ذاتی منافع کا حصہ نہیں رکھا۔ اس کتاب میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ مصنف صاحب کو حیرت کے ساتھ انتہا درجہ کی ذاتی واقفیت تھی پھر بھی اس علم سے کچھ کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ سارا مباحثہ میاں حیرت کی تحریری شہادتوں کے ذریعہ سے نبھایا گیا ہے۔ اس کتاب کی قیمت صرف ۵ رکھی گئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب کثرت سے اس کی خریداری کی طرف توجہ کریں گے

کرشن اوتار۔ کسی سابق پرچہ میں احباب ماسٹر عبدالرحیم صاحب کا نام پڑھ چکے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے اودھ کے علاقہ جات میں ملازمت کے سبب وہاں کی ہندی زبان میں خوب مہارت حاصل کی ہے چونکہ اس علاقہ میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ بہت کم ہوئی ہے اس واسطے ماسٹر صاحب موصوف کو دلی جوش ہے کہ خاص ہندی زبان میں الٰہی سلسلہ کی باتیں ان لوگوں کو پہنچائی جائیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی ان کو اس امر کے واسطے تاکید کی ہے۔ سو سردست ماسٹر صاحب نے ایک ہندی نظم بنام کرشن اوتار لکھی ہے جو کہ چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔ اور جس کی قیمت ماسٹر صاحب نے ۔ رکھی ہے۔ لیکن جو صاحب ان کو درخواست روانہ کر کے بذریعہ ڈاک طلب کریں گے۔ ان کو مفت بھیجی جاوے گی۔ درخواستیں بنام ماسٹر عبدالرحیم۔ احمدی سیکنڈ ماسٹر اکونہ۔ ضلع بہرائچ۔ اودھ مصنف رسالہ ہذا آنی چاہئیں۔ اس جگہ ہم اس کتاب میں سے ایک دو شعر بطور نمونہ کے نقل کرتے ہیں

ہمرے **احمد کرشن** - اوتار را
اسی طرح ہمارے احمد کرشن اوتار نے
لیکھرام ساؤشٹ پچھاڑا
لیکھرام جیسے بدزبان کو پچھاڑ دکھایا
بھگتن پہ جو کرپا کینی
سو اہل اسلام پر جو مہربانی کی
آتھم مرت پہ کھشا دینی
تو آتھم عیسائی کی موت کا نشان دکھایا اور اہل اسلام کو فتح ہوئی

چراغ مسیح۔ اس نام کی ایک اردو نظم مولوی غلام داد صاحب المتخلص بہ راجی ساکن پٹیالہ نے تصنیف کر کے قادیان میں چھپوائی ہے۔ یہ نظم ۲۸ صفحہ کی ہے اور تین حصوں پر منقسم ہے۔ اوّل و سوم حصہ میں وفات مسیح اور اثبات دعاوی حضرت مرزا صاحب اور دوسرے حصہ میں حضرت عیسیٰ کے آسمان پر چڑھنے کی تردید۔ نظم نزول وغیرہ کی تشریح ہے اس رسالہ کی قیمت ۔ ہے اور ذیل کے پتہ پر مل سکتی ہے

شیخ شہاب الدین خلف شیخ غلام داور صاحب سنوری۔ سررشتہ دار۔ سردار بہادر علی صاحب۔ پٹیالہ

کلمۃ الفصل۔ موضع راجیکی ضلع گوجرات میں ہمارے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ہیں مولوی صاحب موصوف نے کسی استاد کے پاس بیٹھ کر علوم عربیہ کی تحصیل نہیں کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو کمال محبت کے ساتھ مطالعہ کرنے سے ان کو عربی علم ادب میں خداوند تعالیٰ نے ایسی لیاقت عطا فرمائی ہے کہ اس سلسلہ کا مخالف مولوی کیسا ہی جغادری کیوں نہ ہو۔ اگر ان کے علاقہ میں چلا جاوے۔ تو وہ اس کو ایک دو عربی خط لکھکر ایسا مبہوت کر دیتے ہیں کہ اس بیچارے کو بھاگ جانے کے سوائے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ مولوی صاحب موصوف نے متعدد نظمیں عربی فارسی اور اردو پنجابی میں تصنیف کی ہیں۔ حال میں انہوں نے ایک چھوٹا سا رسالہ بزبان عربی نثر تصنیف کیا ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کی تائید میں عمدہ دلائل مخالفین کے سامنے پیش کئے ہیں۔ یہ رسالہ معہ اردو ترجمہ کے عرب صاحب عبدالحی نے چھپوا کر قادیان میں شائع کیا ہے۔ اور قیمت ار رکھی ہے۔ بیس صفحہ کا رسالہ ہے۔ اور اس میں مولوی صاحب موصوف کی تصنیف کردہ ایک عربی نظم بھی ہے جس میں سے ہم پہلے دو شعر بطور نمونہ کے نقل کر دیتے ہیں۔ احباب کو مناسب ہے کہ اس کتاب کی متعدد کاپیاں خرید کر کے بنانے والے کی اعانت فرما دیں

جاء المسیح امامکم موعودکم
مسیح جو تمہارا امام موعود تھا۔ آگیا
منکم لیھدیکم ویصلح بالکم
جو تم میں سے ہی آیا تا تمہاری رہنمائی و اصلاح کرے
ھٰذا الذی کنتم تنتظرونہ
یہ وہی ہے جس کا تمہیں انتظار تھا
اذجاءکم لا تؤمنون فما لکم
جب وہ آگیا پھر تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اسے نہیں مانتے

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نیا مدعی

ہیگلرٹ نے موتو [illegible] سے ہماری مرزا یا بد [illegible] ہونے [illegible] اکو منٹنٹ نہیں ہے کیونکہ وہ تو چار دن [illegible] بیٹھے ہیں اور ان کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ہے کہ وہ بالآخر ایسے [illegible] ہم ایک اور نئے مدعی کی ناظرین کو اطلاع دیتے ہیں جو نیو یارک میں پیدا ہوا ہے اور جسکا نام ایڈورڈ [illegible] ہے - یہ ایک سفید ریش بوڑھا آدمی ہے جس کے [illegible] ہیں اور عدالت میں کسی مقدمہ کی وجہ سے [illegible] اسکا بیان ہے کہ میرا ایک بیٹا پیدا ہوگا جو [illegible] - ضرور تھا کہ ایسے ایسے جھوٹے نبی اس وقت [illegible] پیدا ہوں تاکہ صادق کے مقابلہ میں ان سب کی ناکامی [illegible] سچائی کا نشان ہو۔

عیسائیوں کے اخبار نالاں ہیں کہ عیسائی طلبہ کے [illegible] کالج بنانا چاہیے موجودہ کالجوں میں ایک نیا [illegible] بتلائی گئی ہے کہ بجائے اس کے کہ غیر عیسائی لڑکے عیسائی [illegible] کے ساتھ [illegible] رابطہ رکھا کر ترقی کریں الٹے عیسائی لڑکے [illegible] ہیں - ہماری رائے [illegible] گا کہ عیسائی [illegible] ہندوؤں کی طرح [illegible] تثلیث کا کھانا گاڑی ہی [illegible] پادری لوگ [illegible] اپنا [illegible] کرتے [illegible] ۔

تازہ خبریں

[illegible]

[illegible] ۱۲۶ [illegible]

[illegible] جاپانی [illegible] یہاں [illegible] ۱۲ میل [illegible] پہنچ گئے۔

جاپانی [illegible] صاحب نے جو تحقیقات [illegible] ۵ [illegible] مقابل [illegible] امید [illegible] اسوقت [illegible]

چھوٹے چھوٹے [illegible] مخالف [illegible] مفید ہے - [illegible]

جرمنی کے ڈاک خانہ کے [illegible] بچے گورنمنٹ سے خاص اجازت حاصل کر [illegible] گی۔

تار خبر از لنڈن ۲۷ جون - ۲۰۰۰ ہزار یہودی باشندگان لوڈز واقع روس شہر چھوڑ گئے - دارسا میں روسیوں نے ۷۷۲ یہودی قید کیے جیلخانے یہودی قیدیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

جاپانی شہزادہ اری سوگوا مع بیگم صاحبہ کنگ معظم ایڈورڈ کے مہمان ہیں اور بڑی دھوم دھام سے لوگوں کی آؤ بھگت کی گئی ہے۔

تار خبر از شملہ ۲۷ جون ۱۹۰۵ء معتبر خبر ظاہر کیجاتی ہے کہ لارڈ کرزن صاحب نے نئے فوجی قواعد پر نارضامندی ظاہر کی ہے اور اگر ان میں مناسب تبدیلی نہ کی جاوے گی تو لارڈ موصوف استعفا دیدینگے۔

ڈاک ولایت

ینابیع الاناجیل

عیسوی مذہب کے [illegible] کیا گیا ہے

اس ہفتہ میں ڈاک ولایت میں جو اخبار ہمارے پاس پہنچے ہیں ان میں سے ایک اخبار میں [illegible] کی گئی ہے کہ عیسوی مذہب کیا رہے انقلاب [illegible] موجودہ [illegible] مضمون [illegible] کہ ایک [illegible] شراب نوشی [illegible] مذہب کا پادری [illegible] حافظ [illegible] معجزات اور کرامات [illegible] باقی اخلاقی [illegible] کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] عہد نامہ کی کتاب [illegible] چونکہ انجیل [illegible] جاتی ہیں - اس میں شک نہیں کہ موجودہ انجیل [illegible] اعتبار کتاب نہیں ہے - خود یورپ امریکہ کے سمجھدار پادری اب اس عقیدہ کو چھوڑتے جاتے ہیں یہ کوئی الہامی کتاب نہیں ہے - یورپ میں بعض لوگوں کی تو یہ رائے ہے کہ یہ چند ناول

[illegible] کے کتابیں ہیں اور اس قسم کی کتابیں اس زمانہ [illegible] لکھی گئی تھیں ان میں سے یہ بھی ہے اگر بعض [illegible] چند تاریخ دانوں نے تاریخی نقشے لکھے ہیں مگر [illegible] واقفیت نہ ہونے کے سبب عموماً صحیح واقعات تک نہیں پہنچ سکے - آجکل جو حال ان کتابوں کا ہے [illegible] اس سے ان کا حشر کچھ اچھا نظر نہیں آتا - کاش کہ پادری صاحبان بھی ان باتوں کو سمجھیں - نیٹو بھائیوں کو مناسب ہے کہ اپنے اپنے اسٹیشن کے انگریز پادریوں سے پوچھا کریں کہ ولایت کی محقق اناجیل اور بائبل کے متعلق کیا کہتے ہیں اور اگر پادری ان کو نہ بتائیں تو ہمارا اخبار بدر ہی منگوا کر پڑھ لیا کریں کیونکہ ہمارے پاس وہ اخبار آتے ہیں ہم ان کا ترجمہ چھاپ دیا کرتے ہیں۔

ایک اور پادری۔ ڈاکٹر کریسی صاحب نے ایک [illegible] میں اپنے وعظ میں اپنے دلی عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ ایک تعلیم یافتہ آدمی کے واسطے اب ممکن نہیں رہا کہ تمام بائبل کو غلطی سے پاک تسلیم کرے - اور سچ تو یہ ہے کہ کوئی بھی توجہ کے ساتھ سمجھ کر بائبل کو پڑھے تو یہی کہے گا کہ یہ کتاب درست نہیں ہے جبتک ہم پادری لوگ بائبل کی ان باتوں کو مانتے چلے جائیں گے تب تک ہم [illegible] آدمی کو نہیں پا سکتے - پادری لوگوں کا اثر جو [illegible] نہیں ہوتا اسکا باعث یہ نہیں ہے کہ اب دنیا میں مذہب کی [illegible] ہوگئی ہے - بلکہ مذہب تو پہلے سے بھی زیادہ [illegible] دیکھا جاتا ہے - اصل بات یہ ہے کہ مذہبی صداقتوں کی [illegible] اب [illegible] ہوگئی ہے کہ عیسائیت اس معاملہ میں سب سے پیچھے پڑگئی ہے - علمی تحقیقات کی رو سے مذہب عیسوی کی [illegible] بنی آدم کے عام حالات یعنی حیات و ممات سے علیحدہ [illegible] نہیں جاسکتا - تمام باتوں میں وہ ہماری مانند ایک تھا - ہماری طرح پیدا ہوا اور [illegible]

پادری [illegible] صاحب [illegible] نے اپنے وعظ میں عیسوی مذہب کے [illegible] فرمایا ہے کہ عیسائی دنیا کو ایک [illegible] ان بڑے لائق فائق [illegible] تاریخ مقدسہ [illegible] دن گرجے میں آ کر [illegible] ایک استاد کے سامنے بٹھایا جاتا ہے جس نے [illegible] کوئی سند حاصل نہیں کی اور وہ ہمارے سامنے ایسی باتیں پیش کرتا ہے جو ہماری چھ دن کی تعلیم کے بالکل برخلاف ہوتی ہیں۔

قیمت اخبار [illegible] جن صاحبان نے ارسال نہیں فرمائی [illegible] جلد ارسال فرماویں روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در بیان فوائد ظہور مسیح موعود علیہ السلام

جہاں میں کون ہے اسلام کا جو ہو غمخوار
سوائے ذات جناب امام خوش کردار
جناب حضرت مہدی غلام احمد نام
ہیں جن کے تیغ قلم سے عدو سدا خونخوار
وہی ہیں حضرت عیسیٰ ابن مریم معصوم
دعا سے جن کی ہے اک دم میں صحت بیمار
فلک سے لانے میں تشریف اُن کے شک کیا ہے
نہ اس میں شک کہ فرشتوں پہ آئے ہیں وہ سوار
زباں سے ہو نہیں سکتا بیان وصف جمیل
نہیں ہے آپ کے اخلاق فاضلہ کا شمار
خبر یتیموں کی رکھتے ہیں درد دل سے مدام
ہر ایک مریض پہ جاتے ہیں دن میں سو سو بار
یہ پند دلکش و شیریں بوعظ پر تاثیر
بنایا خلق کو خالق کا خاص تابعدار
سُنا کے رحم سے حکم مبشر و منذر
کیا ہے خفتۂ غفلت کو جا کے بیدار
حیات بخش ہے نثر اور نظم روح افزا
ہیں اُن کی جملہ تصانیف مطلع الانوار
نہیں ہے ظل محمدؐ کی اور کوئی غرض
مگر حمایت دین رسول ہے درکار
ظہور حضرت والا سے جب نہیں تھی خبر
صباح روز جہاں میں تھی ظلمت شب تار
فقیر وہ تھے کہ رکھتے تھے اہل شرع سے بغض
جو اہل شرع تھے سنتے تھے طبلہ و ستار
خفی سمجھتے تھے صوم و صلوٰۃ باطن میں
بظاہر اُن کو ادا کرنے میں تھا سخت انکار
عبادت اپنے لیے بس تھی راگ کی محفل
بدون رقص و سرود اپنا کچھ نہیں تھا کار
عجب طرح تھی پراگندہ حالت توحید
ہر ایک زباں پہ تھا نعرۂ انا الغفار
کلام پاک مسیح زماں سنا جب سے
نماز و روزہ میں پایا ہے لطف بے ہزار
کتاب حق کی معارف کا آج ہے اعلان
تمام راز احادیث کا ہوا اظہار
ہوئے ہیں عقدہ لا حل جو تھے وہ اکثر حل
امام وقت نے کیا منکشف کیے اسرار
طریق بحر محبت ہیں عاشقان خدا
ہوں کیوں نہ اپنے وسیلہ پہ بار جان نثار
خزاں رسیدہ باغ جہاں میں ایسا شجر
کہ جس کے سایہ میں مخلوق خدا ہو برخوردار
مقابل اسکے دکھاؤ تو ایک بھی گلبن
جو ہووے گلشن گیتی میں رونق گلزار
عبث ہے دل میں ترے اے عدوئے بدکردار
تمیز رتبہ ابرار میں ہزار اصرار
گل ریاض رسول محمدؐ عربی
عدوئے دیں کی نگہ میں اگر ہے جوں خار
تو ایسے پاک کے اعدا کا کچھ علاج نہیں
بدون اس کے کہ مرجائیں کھا کے سم الفار
شعاع خور سے نہ ہاتھ آئے چشم کور کو کچھ
وہ نور دیکھ رہے ہیں جو ہیں اولی الابصار
قسم ہے دیدۂ روشن کی تجھکو اے [illegible]
یہ شپرک کا گنہ ہے یا مہر پُر انوار
کوئی بھی اس کا خدا نے نہ بھیجا کشتیبان
کہ جس نے سامنے تیرے کیا نہ اسکو پار
اگر تو سچ نہیں کہتا ہے آج اے حق پوش
تو کل کو کہنا پڑے گا تجھے بروز شمار
بجائے اس کے کہ خم ہو تو بار احسان سے
کھڑا ہے ٹھونک کے خم منہ میں گالیاں تیار
سدا مقابلہ آرا ہے اپنے محسن سے
نرالی وضع کا دیکھا ہے تجھے تو دیندار
حیات حضرت عیسیٰ تو مان لیں ہم بھی
مگر ہے اُسکے لوازم کا کون ذمہ وار
سُنیں گے صادق و کاذب کی گفتگو پھر ہم
حیات و موت کا تم پہلے طے کرو تکرار
بلا سے تیری اُلٹ جائے دفعۃً ہستی
ہے تیرے ذہن میں آساں [illegible] دشوار
وہ ہوگا داخل جنت بجان و مال رسول
نہیں جو کشتہ تیغ محبت اغیار
نہیں ہے حصر کتب خوانی پر خدا بینی
وہ آنکھیں اور ہیں جنکو عطا کرے سرکار
غرور علم کی گرمی سے ایک پردہ خشک
نظر کے سامنے ہوتا ہے حائل دیوار
یہی سبب ہے کہ علما ہیں حق سے روگرداں
بچارے خشک دماغی نے کر دیے لاچار
مقام حب خدا میں ہے اُن کا علم مقیم
خدا و علم میں اُن کے بھی تو ہے تکرار
عذاب دیکھ عزازیل پہ بترک عمل
عمل بغیر ہیں سب علم موجب آزار
جو علم پڑھتے ہیں ہوتے ہیں سنگدل ظالم
پڑھوں نہ کس لیے اُس علم سے میں استغفار
یہ کیسی تیز کیے رکھتے ہیں معاذ اللہ
نیام معنی قرآں میں ظلم کی تلوار
بڑھی ہے اُن میں کہاں تک قساوت قلبی
کہ خون بندۂ مولا سے کچھ نہیں انکار
لگایا پہلے تو قتل حسین پر فتوے
کیا دلیر اُنھوں نے یزید بدکردار
یہی گروہ تھا خونریز سرمد تبریز
یہی تھے سید عبد اللطیف کے خونخوار
بخوف حاکم وقت اب تو بیٹھے ہیں نچلے
نہیں تو اُن کے لیے تھا حرام صبر و قرار
مثال دنبل عسر البرء ہے منفجر
حسد کا اُن کے جو دل میں ہے پر مواد بخار
الٰہی رکھیو سلامت تو اس حکومت کو
کہ جس کے سایہ میں خوش ہے امام نیکوکار
تو اپنے لطف سے کر رحم آپ علماء پر
عمل کی بخش دے توفیق ان کو اے غفار
یہ خشک علم کے بیجا سے ہیں شکنجہ میں
تو اُن کو اپنے کرم سے یہ دور کر آزار
کہ جائیں قادیاں دار الامان میں خوش ہو کر
یہ نور مرد خدا سے ہوں فائز الانوار
فدا ہے نام مسیح الزماں پہ یوں قرباں
کہ اس سے ہوتی ہے خوش روح احمد مختار

(سید قربان علی شاہ مالیر کوٹلوی)

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقع ملتا ہے۔ لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔ تاریخ اشاعت ۵۔ جولائی ۱۹۰۵ء

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چندہ ہم باتوگرامی چہار در قادیان پنج	بدر جستہ و زاں باز ۲	دوائی شفا بغرض دارالامان
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۴	۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۳ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۶ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۶
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

والیان ریاست	ستر
معاونین	عہ
پریذیڈنٹ	للعہ
خود	ستہ
عام قیمت	للعہ

اس سے زیادہ امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمادیں۔ وہ بخوشی قبول کیا جاوے گا

بدر کو ابھی خریداری کم ہے اور خرچ زیادہ ہے ۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات و ہم حق اند و راست — منکراں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

ڈائری

القول الطیب

یکم جولائی ۱۹۰۶ء - بعض بیماروں کا ذکر تھا - اور ان کے متعلق دعا کا تذکرہ تھا - فرمایا - ہمارا تو اصل مذہب یہی ہے کہ اگر تمام دنیا کے طبیب ناامید ہو جائیں اور موت کا فتویٰ لگائیں پھر بھی روحانی اسباب کے میسر آنے پر اور کافی توجہ کے پیدا ہونے پر دعا قبول ہو کر شفا ہو جاتی ہے - گر ہم اس معاملہ میں لاچار ہیں - کہ ایسی توجہ پیدا ہو جائے - یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے ہو سکتا ہے - پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں قبول ہوتی تھیں - لیکن اصحاب میں سے ایک نوجوان تازہ [illegible] جب سانپ نے ڈسا جا کر مر گیا - اور دوسروں نے [illegible] کے واسطے دعا کیجائے - تو آپ نے فرمایا کہ [illegible] دفن کر دو - لوگ دعا کے اصل راز کو نہیں سمجھتے -

۴ - جولائی ۱۹۰۶ء - [illegible] نے ایک اخبار ولایت کا پیش کیا [illegible] دے کی ہوئی تھی - فرمایا [illegible] لیکن بڑا فتنہ اس زمانہ کا [illegible] والی سائنس ہے - خدا نخواستہ اگر اس کو دیر یا سلطنت مل گئی - تو پھر ساری دنیا [illegible] کو مادہ ہو جائے گی [illegible] کا اور مذہب کا اس وقت مقابلہ ہے عیسویت [illegible] ہے - اس واسطے سائنس کے آگے ٹھہر آگر [illegible] - لیکن اسلام طاقت ور ہے - یہ اس پر غالب آئیگا [illegible] اللہ تعالےٰ

[illegible] جولائی ۱۹۰۶ء - فرمایا - جب خدا کے ساتھ انسان اپنا معاملہ درست کرتا ہے - تو خدا اس پر نعمت وارد کرتا ہے [illegible] جھوٹے پر لعنت کی مار پڑتی ہے - جھوٹا فلسفہ اور طبعی علوم ہمیشہ سے چلے آتے ہیں - مگر ان سے خدا نہیں پہچانا جا سکتا -

ایک [illegible] مخاطب تھا - فرمایا - خدا سب کا خالق ہے اور وہ ہمیشہ سے خالق ہے - قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے - اور اسلام کا یہی مذہب ہے - کہ "لم یزل خالقاً" - مگر اس کا خلق ہمیشہ ایک قسم کا نہیں کہ ہم کہیں انسان ہی پیدا ہوتے رہے - یا بندر ہی پیدا ہوتے رہے - بلکہ وہ ہمیشہ سے گوناگوں خلقت کا خالق ہے - جس کی حد ہم نہیں پا سکتے جس طرح خالق ازلی ہے - اس کی پیدائش بھی ازلی ہے

آریہ نے سوال کیا - کہ اسلام کے مطابق تو دنیا آدم سے شروع ہوئی یعنی چھ ہزار سال سے

حضرت نے فرمایا - یہ غلط ہے - اسلام اور قرآن شریف کا یہ مذہب نہیں - کہ دنیا چھ ہزار سال سے ہے - یہ تو عیسائی لوگوں کا عقیدہ ہے - مگر قرآن شریف میں تو خدا تعالےٰ نے آدم کے متعلق فرمایا ہے - کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً - اب ظاہر ہے - کہ خلیفہ اس کو کہتے ہیں کہ جو کسی کے پیچھے آوے - اور اس کا جانشین ہو جس سے ثابت ہوتا ہے - کہ آدم سے پہلے بھی مخلوق تھی - آدم اس کا قائم مقام اور جانشین ہوا -

میں یہ نہیں قبول کر سکتا کہ انسان بار بار کتے - بلے یا سور بنتا رہتا ہے - نہ میں یہ قبول کر سکتا ہوں - کہ کوئی انسان ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیگا - خدا رحیم و کریم ہے - میں اس خدا کو جانتا ہوں - کہ جب انسان اس کے سامنے پاک دل کے ساتھ سچی صلح کے واسطے آتا ہے - تو وہ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے - اور اس پر رحم کرتا ہے - جو پوری قربانی دیتا ہے - اور اپنی زندگی خدا کے ہاتھ میں دیدیتا ہے خدا ضرور اسے قبول کر لیتا ہے - بندر اور سور بننے کا عقیدہ تو انسان کی کمر توڑ دیتا ہے - مسلمان ہونے کے یہ معنے ہیں کہ انسان اپنی تمام عملی اور اعتقادی غلطیوں سے دست بردار ہو جائے

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس مع خدام بخیریت ہیں - کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ضمیمہ لکھا جا رہا ہے

۲ - اس ہفتہ میں باہر کے دوستوں میں سے سردار فضل حق صاحب رئیس ضلع لائل پور - مستری احمد الدین صاحب ساکن بھیرہ - مولوی اللہ دین صاحب ساکن لدھیانہ - [illegible] الدین صاحب ملتان - و دیگر احباب مقیم [illegible] - مولوی اللہ دین صاحب مختلف مقامات پنجاب میں عیسائیوں کے ساتھ خوب مقابلہ کرتے رہتے ہیں اور عیسائیوں کی مستند کتب کے ذریعہ سے ان کو زیر کرتے رہتے ہیں

۳ - لاہور سے اس ہفتہ میں بابو میاں غلام حسین صاحب کلارک اور ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب تشریف لائے - ڈاکٹر صاحب موصوف جس کثرت سے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے ہیں - ان کا نمونہ لاہور کے دیگر احباب کو بھی اختیار کرنا چاہیئے

۴ - یکم جولائی ۱۹۰۶ء سے اخبار بدر کا پریس اور دفتر جناب سید محمد علی شاہ صاحب کے مکان میں لگایا گیا

شکل میں - ماناوالہ کے عیسائی واعظ بوٹامل نام نے مسیح اول کی دوبارہ آمد پر ایک بے معنی سی کلام کرتے ہوئے بغیر کسی تعلق اور سباق اور سیاق کے حضرت مرزا صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہہ دیا ہے - کہ شاید سلطنت مغلیہ کے زوال کا دل میں کانٹا چبھتا ہے - اس فقرہ کے پہلے میں بوٹامل صاحب نے ٹھیک ان فریسیوں کا پارٹ لیا ہے - جن کو جب غریب مسیح یسوع پر اور کوئی بات نہ ملی - تو حاکم کے سامنے نالش کی - کہ یہ شخص بادشاہ کے برخلاف بغاوت کرتا ہے اور لوگوں کو ٹیکس دینے سے روکتا ہے - اور دیگر اس قسم کی واہی تباہی باتیں کہنی شروع کر دیں - گو یسوع اپنے آپ کو یہودیوں کا بادشاہ بھی کہتا تھا - اور اپنے مریدوں کو تاکید کرتا تھا - کہ کپڑے بیچ کر بھی تلواریں خرید کرو - اور گرفتاری کے وقت ایک مرید نے پولیس کے مقابلہ میں تلوار اٹھا کر ایک شخص کا کان بھی اڑا دیا تھا - اور گو ممکن ہے کہ اپنی زندگی کے [illegible] ابتدائی زمانہ میں مسیح کو یہ دھوکہ لگا [illegible] کہ میں یہودیوں کا بادشاہ بن جاؤنگا - تاہم آخر وقت گرفتاری [illegible] جس ناکامی اور نامرادی کا منہ اس شخص کو [illegible] دشمنوں کے ہاتھ میں دیا گیا - [illegible] دوست بھی بھاگ گئے - اور [illegible] کی ان سب باتوں [illegible] بادشاہی کا الزام [illegible] کوئی ایسی علامت بھی نہیں جس سے ایک بداندیش کو یہ شک کرنے کا موقعہ ہو - معلوم [illegible] بوٹامل کو باوجود عیسائی [illegible] وہ عادت باقی نہیں رہی [illegible] اور خدا کے مسیح کے [illegible] جلال [illegible] کی سواری [illegible] جلال نہیں [illegible] انا [illegible] کا کیڑا [illegible] اور افترا کرنے کے [illegible] حضرت مرزا صاحب کے متعلق کچھ لکھنا [illegible] دلچسپ مضامین آپ کے نئے [illegible] حضرت مسیح [illegible] اپنی کتب میں ذکر کیا [illegible] لفظ لعنت کی تشریح صلیبی موت سے بچنا [illegible] کے ہوتے ہوئے مریم کا نکاح [illegible] انجیل کی اخلاقی [illegible] ناقص ہونا - اناجیل کی بے اعتباری - اصل انجیل کا گم [illegible] ہونا - دغیرہ دیت سے مفید [illegible] اگرچہ [illegible] تو ان میں سے کسی پر گفتگو کیجئے - ورنہ خاموشی سے ہی پردہ پوشی کر کے اپنا گذارہ کیجئے -

فقیہوا اور فریسیوں کی روح بوٹامل عیسائی کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا

درس قرآن شریف

(سورۂ نور)

درس شروع کرنے سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے ایک شیخ تھے۔ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب نام مجددی۔ اور میں نے اُن کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور اب تک اُن کا معتقد ہوں۔ وہ فرماتے تھے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اس سورۃ میں سے ایک آیت پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور میرا بھی اتنی عمر کا تجربہ ہے۔ کہ یہ بات درست ہے۔ اس واسطے اس سورہ کو بہت غور اور توجہ سے سننا چاہیئے۔ اور اس پر عمل کرنے کی سعی کرنی چاہیئے

چونکہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے متعلق اس قدر تاکید کی ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورۃ کا درس سلسلہ وار سارا درج کیا جائے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ - یہ ایک سورۃ ہے۔ ہم نے اس کو نازل کیا۔ اور ہم نے اس کو فرض کر دیا۔ اور ہم نے اس میں احکام اتارے۔ جو کھلے کھلے ہیں تاکہ تم عملدرآمد کرو۔ اور قابل ذکر بن جاؤ۔ اس سورۃ پر عمل کرنے کے واسطے کس قدر تاکید اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ اوّل فرمایا ہم نے اتارا۔ پھر فرمایا ہم نے فرض کیا۔ فرض تو سارا قرآن شریف ہے۔ کہ اس پر عمل کیا جائے۔ مگر اس سورۃ کو پھر بالخصوص فرض فرمایا تاکہ مسلمان اس کی طرف توجہ کریں۔ آیت بینٰت۔ کھلے کھلے احکام۔ موٹی باتیں جن کو سب لوگ سمجھ سکتے ہیں کوئی پیچیدہ اور ناقابل فہم یا خلاف عقل باتیں نہیں ہیں بلکہ ایسی عمدہ اور درست باتیں ہیں۔ جو ہر شخص کی سمجھ میں آ سکتی ہیں۔ لعلکم تذکرون۔ اس پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم قابل ذکر آدمی بن جاؤ گے۔ مشاہیر زمانہ میں سے بن جاؤ گے۔ لوگ تم کو نمونہ پکڑیں گے اور نام بنائیں گے

(۱) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ - زانی مرد اور عورت ہر ایک کو ان دونوں میں سے ایک سو کوڑہ مارو۔ یہ پہلا حکم ہے۔ جو اس سورہ شریف میں نازل ہوا کہ جب کسی مرد اور عورت پر زنا کا الزام ثابت ہو جائے۔ تو ان کی سزا یہ ہے۔ کہ مرد کو بھی سو کوڑے مارے جائیں۔ اور عورت کو بھی سو کوڑے مارے جائیں

(۲) وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ - اور نہ پکڑے تم کو ان دونوں کے ساتھ نرمی اور ترس کھانا۔ اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں۔ اگر ہو تم ایمان لانے والے ساتھ اللہ کے۔ اور دن پچھلے کے یا مننے۔ مومنوں کو نہیں چاہیئے۔ کہ ایسے لوگوں پر ترس کھا کر ان سے درگذر کر دیں۔ اور ان کو سزا نہ دیں۔ کیونکہ اس میں فتنہ و فساد ہے۔ اور بالآخر مفید امر ان کے واسطے اور قوم اور تمدن کے واسطے بھی یہ ہے۔ کہ ایسے جرم کا مرتکب کھلے طور پر اپنی سزا کو پہنچے

۳۔ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ - اور چاہیئے۔ کہ مشاہدہ کرے۔ ان کے عذاب کو ایک گروہ مومنوں کا۔ سزا پبلک میں دینی چاہیئے۔ اور مومنوں کو وہاں جمع ہونا چاہیئے آج کل نیک کہلانے والے ایک جھوٹھی نرم دلی کا بہانہ کر کے ایسے موقع پر جانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ ایسا خیال گناہ ہے۔ کیونکہ حکم الٰہی کے برخلاف ہے

۴۔ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ - زنا کرنے والا مرد نہیں نکاح کیا کرتا۔ مگر ایسی عورت سے جو زنا کار ہو چکی ہے۔ یا کسی مشرکہ عورت سے۔ اور زنا کرنے والی عورت نہیں نکاح کیا کرتی۔ مگر کسی ایسے مرد سے۔ جو زناکار ہو چکا ہو۔ یا کسی مشرک سے۔ اور حرام ہے۔ یہ بات مومنوں پر۔ کیا معنے۔ کوئی مومن زناکار سے نکاح نہ کرے۔ تعلقات شادی سے پہلے جہاں دوسرے امور کی تحقیق و تفتیش کی جاتی ہے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اچھی طرح سے دریافت کر لیا جاوے۔ کہ مرد یا عورت ایسے نہ ہوں۔ جو زنا میں گرفتار ہیں۔ یہ تجربہ کی بات ہے کہ نیک بدکار کے مناسب حال نہیں ہوتا۔ اور بدکار نیک کے مناسب حال نہیں ہوتا

سوال۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له جب گناہ سے توبہ کرنے کے بعد تائبہ ایسی ہو جاتی ہے۔ کہ گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ تو پھر دوسری عورتوں کی طرح اس کا نکاح مومن کے ساتھ کیوں جائز نہیں؟

جواب۔ ایک کنچنی اپنے پیشہ کو چھوڑنے کے بعد بھی سب کے درمیان کنچنی ہی کہلاتی ہے۔ کوئی اس کو تائبہ نہیں کہتا۔ ہندو مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کو کوئی ہندو نہیں کہتا۔ لیکن کنچنی باوجود نکاح کر لینے کے بھی لوگوں کے درمیان کنچنی ہی مشہور رہتی ہے۔ علاوہ ازیں گذشتہ عادت بد کا کچھ ایسا اثر اندر ہی اندر رہتا ہے۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے ایک واقعہ سنایا جو ان پر گذرا۔ کہ ایک دفعہ ایک کنچنی تائبہ ہو کر ہمارے پاس آئی۔ اور کہا کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ ہم نے اس کو اسی آیت شریف کے حکم کے مطابق جواب دیا لیکن وہ اس خیال سے باز نہ آئی۔ اور ہمارے پیچھے پڑی رہی۔ تو ہم نے جواب دیا۔ کہ ایک علیحدہ مکان لے لے۔ اور گندے کام کو بالکل ترک دے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرا یہ نام ہٹا دے۔ انہیں دنوں میں ایک نوجوان امیرزادہ جو ہمارا بھی واقف تھا۔ اس کے پاس پہنچا۔ اور اس کو اس طرح سے پھسلایا۔ کہ میں ذمہ لیتا ہوں۔ کہ تمہارا نکاح مولوی صاحب سے کرا دوں گا۔ مگر چونکہ پھر تم ہمیشہ کے واسطے پردہ نشین ہو جاؤ گی۔ اس واسطے اب تم ایک رات کے لئے میرے مکان پر آ جاؤ۔ اپنی گذشتہ عادت بد کے مطابق اس کے واسطے یہ امر قبول کرنا مشکل نہ ہوا۔ چنانچہ وہ اس کے مکان پر چلی گئی۔ رات کو اس بدکار نے شراب نوشی سے اپنا درد شکم ظاہر کیا۔ اور مجھے بلایا۔ کہ آ کر دیکھا جاوے کہ میں اس کا علاج کروں۔ اگرچہ میں خود نہ گیا۔ تاہم میرے شاگرد وہاں کے جانے کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ وہ عورت پھر کبھی میرے پاس نہ آئی اور اس جوان نے صبح کو ہم کو کہا۔ کہ دیکھو۔ کس آسانی سے ہم نے اس عورت کو آپ کے پاس سے دفع کیا

عیسائیوں پر بیس۲۰ اعتراض

پنجاب کے عیسائی اور بالخصوص اُن کا لیڈر ارکن نورافشاں مولوی الہ دین صاحب واعظ لدھیانوی کے نام سے بخوبی واقف ہیں کیونکہ مولوی صاحب موصوف بائبل اور بائبل والوں کے اندرونی حالات سے اچھی طرح آگاہ ہونے کے سبب عموماً پادری لوگوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ایک کتاب میں بیس۲۰ سوال لکھ کر شائع کئے ہیں۔ اور پادریوں سے ان کا جواب طلب کیا ہے۔ اعتراضات مدلل اور معقول ہیں۔ ہم کسی آئندہ پرچہ میں انشاء اللہ اُن پر مفصل ریویو کریں گے۔ فی الحال اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ ہندو اور ولایتی پادری صاحبان اس رسالہ کو بغور مطالعہ فرماویں۔ اور معترض کی لیاقت اور محنت کی داد دیں

المنصور۔ ایک ماہوار رسالہ بیس صفحہ کا سلسلہ احمدیہ کی تائید میں دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر مخدومی لنوم محمد اسمٰعیل صاحب ہیں اس رسالہ میں دلچسپ مضامین کے علاوہ خدا کی تازہ وحی ماہ بماہ شائع ہوتی ہے اور دنیا کی مختلف خبریں بھی درج ہوتی ہیں ایڈیٹر صاحب بائبل کے مختلف مقامات کی پیشگوئیوں سے اکثر لطیف اور عجیب استنباط پیش کرتے ہیں قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عوام سے عہ اور طلبا اور غربا سے صرف ۱۲ھ رکھی ہے۔ احباب کو اسکی طرف بھی ضرور توجہ کرنی چاہیئے

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یوسی فس کی تاریخ - یسوع مسیح کے زمانہ میں یا اسکے قریب ایک مورخ یوسی فس نام گذرا ہے جو قوم اور مذہب کا یہودی تھا آ اس نے ایک تاریخی کتاب لکھی ہے جسمیں چند فقرے یسوع مسیح کی بزرگی میں بھی پائے جاتے ہیں اور نادان پادری [illegible] بہت فخر کیا کرتے تھے مگر اصلیت یہ ہے کہ وہ فقرے بھی بائبل کے مجموعہ کے اکثر حصہ کی مانند بالکل جعلی ہیں - حال میں ہمارے پاس ولایت کی ڈاک میں ایک اخبار آیا ہے جسمیں اس مضمون پر بحث کی گئی ہے - ہم اسمیں چند فاضل محقق عیسائیوں کی [illegible] ان فقرات کے متعلق درج کرتے ہیں - مشہور مورخ گبن لکھتا ہے کہ یہ فقرات یوسی فس کی کتاب میں جعلی ہیں اور [illegible] کے زمانہ اور یوسی بس کے زمانہ کے درمیان درج کر دیئے ہیں - ڈاکٹر لارڈنر صاحب کی بھی یہی رائے ہے - [illegible] بزرگ جسٹن مارٹن - کلیمنٹ - ٹرٹلین اور اور یجن یوسی فس کی کتاب سے بخوبی واقف تھے - مگر انھوں نے ان دلچسپ فقرات کا کبھی کہیں ذکر نہیں کیا - بشپ وار برٹن نے بھی کہا ہے کہ یہ فقرات بالکل جعلی ہیں اور ان کا ذکر کرنا بیہودہ ہے - ڈاکٹر گائلز صاحب کہتے ہیں کہ تیسری صدی تک کسی بزرگ عیسائی نے اس شرمندگی کو دور کرنے کے واسطے کہ اتنے بڑے مورخ نے یسوع کا ذکر اپنی کتاب میں نہیں کیا - اپنے پاس سے چند فقرے ایک قلمی نسخہ میں جوڑ دیئے تاکہ آئیندہ عیسائی پادریوں پر کوئی اعتراض نہ کرے - ڈی کوینسی صاحب بڑے زور سے اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں کہ سوائے پاگلوں کے ہر ایک آسانی سے یہ تسلیم کریگا کہ یہ فقرات جعلی ہیں +

مشن ایک غلطی - پروفیسر سٹار صاحب نے شکاگو کی یونیورسٹی میں اپنے طالب علموں کے آگے بیان کیا ہے کہ غیر ملکوں میں [illegible] بھیجنا بڑی غلطی کا کام ہے افریقہ کے مردم خوار وحشیوں کی بھی پہلی حالت اچھی ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ مشنری ان میں جائیں اور اپنی تہذیب انہیں سکھلائیں ہمارے مشنریوں نے ان لوگوں کی سادہ رہائش میں شراب نوشی - [illegible] اور [illegible] ہوئی قمیصوں کے سوائے اور کوئی فائدہ کی بات زیادہ نہیں کی - افریقہ کا حبشی اگر حبشی ہی رہتا بجائے اس کے کہ وہ عیسائی تہذیب کے ساتھ ایک ظاہری وضع اور شراب نوشی اختیار کرے - تو بہتر ہوتا

کالے برٹن کہتا ہے کہ عیسوی مذہب میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو زمانہ کے علمی اور عقلی ترقی کے ساتھ مطابقت نہیں کھا سکتیں - تثلیث کا مخفی راز کفارہ کی بیہودہ بات اور دیگر بہت سی ایسی باتیں ہیں جنکو عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا +

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جا چکا ہے اور احباب اُس سے بخوبی واقف ہیں مختصراً حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اُسکے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے - بلکہ حضرت امام علیہ السلام نے یہانتک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چوتھا حصہ کاٹ کر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجدے - ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کسقدر ضروری ہے - پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچے گا - مدرسہ ایک نہیں، لاکھوں بنیں گے کالج ایک نہیں ہزاروں ہونگے - اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہوں گی - پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے - آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اُس وقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا - پس تم اٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے کام لو - کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے - اور یہ بات سردست ایک ہزار کے ڈونیشن اور آئیندہ پانچ سو روپیہ ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے - تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے +

ایک عظیم الشان نشان
صداقت مسیح الزمان

آج کی صبح بھی کیسی مبارک صبح تھی جبکہ میں نماز فجر ادا کرتے ہوئے میرے دل میں یہ خیال ڈالا گیا جسے میں یقیناً خداتعالیٰ کیطرف سے سمجھتا ہوں - وہ کیا؟

سنیے براھین احمدیہ میں ۲۵ برس سے یہ الہام شائع ہو چکا ہے "یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ" اے آدم (مراد حضرت مرزا صاحب) تو اور تیرے ساتھی بالخصوص ام المؤمنین باغ میں سکونت اختیار کرو - کسی کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ حضور علیہ السلام کی مبارک زندگی میں ایک ایسا زمانہ آئے گا جبکہ آپ کو ضرورۃً باغ میں کچھ مدت سکونت اختیار کرنی پڑے گی - نادان معترض کہہ سکتا ہے کہ دیدہ و دانستہ تکلف کے ساتھ بھی اس الہام کو سچ کر دکھایا جا سکتا ہے مگر دیکھو موجودہ صورت میں کسی تکلف کے ساتھ کام نہ لیا گیا - خود واقعات ہی ایسے پیش آ گئے کہ آپکو باغ میں رہنا پڑا - بھلا بتلاؤ کہ کیا یہ الہام پبلک پر ظاہر کرتے ہوئے آپ کو یا آپ کے اصحاب و احباب میں سے کسیکو معلوم تھا؟ کہ ۴ اپریل کو خوفناک زلزلہ آئے گا اور پھر آپ باہر باغ میں جا ڈیرہ ڈالیں گے؟ ہرگز نہیں پس میں بڑے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ کارروائی خدا کی طرف سے ہوئی ہے - اللہ اللہ اس زمانہ کے برگزیدہ رسول کا وجود بھی از سر تا پا آیت اللہ ہے کہ اسکی ہر ایک حرکت و سکون میں ایک نہ ایک نشان مخفی نظر آتا ہے مگر افسوس کہ شپرہ چشموں کو یہ نور نظر نہیں آتا اور وہ ابھی تک اندھیرا اندھیرا ہی پکارتے چلے جاتے ہیں - میری روح اس وقت خداتعالیٰ کی جناب میں سجدے کر رہی ہے کہ ۲۵ برس کی پیشگوئی پوری ہوئی حالانکہ کسیکو گمان تک نہ تھا کہ یوں ہوگا - بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ احمدی جماعت کے اکثر ممبروں کو بھی اس پیشگوئی کے پوری ہونیکی طرف توجہ نہیں ہوئی چہ جائیکہ مخالفوں کو معلوم ہو جو بدر منوّر کو بنصف السماء پرتے ہوئے دیکھ کر بھی کہہ رہے ہیں کہ کوئی نہیں" اے آنکھ کے اندھو اگر کوئی نہیں تو تم ظلمات میں بھٹکتے پھرو - ہمیں کیا؟ اگر تم لوگ غور سے دیکھو تو حضرت مسیح موعود کی بات بات میں معجزہ ہے - دیکھو پچھلے بدر میں ہی دیکھا کہ حضرت فرماتے ہیں ایکدو بارش ہوں اور ٹھنڈک پڑ جاوے تو اندر والے مکان میں چلے جاویں - ان الفاظ کا منہ سے نکلنا تھا کہ فرشتے اس کے

نوٹ: اس الہام کو اگر عملاً پورا کرنا ہوتا تو اس سے پہلے ایسا موقعہ نکالا جا سکتا تھا مگر دیکھو ایک خاص موقعہ پر وہ بات پوری ہوئی جسکی خبر ۲۵ برس پہلے دی حالانکہ کوئی شخص ایکدن اپنے زندہ رہنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا - منہ

پورا کرنے کے اسباب بہم پہونچانے میں لگ گئے - اور آج سورج نکلنے کے وقت اس صبح کے وقت ایسی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی کہ موسم سرما معلوم ہوتا تھا غرض دیکھنے والوں اور عقل سے کام لینے والوں کے لیے تو بہتیرے نشان ہیں مبارک وہ جو مسیح کے حضور میں زندگی گذارتے اور ہر روز ایک نہ ایک نشان دیکھ کر لذت ایمان سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں ✦ (احمدی گجراتی از گولیکی)

ہماری سوشل زندگی

یہ ایک نہایت ضروری معاملہ ہے جس کیطرف بزرگان ملت کی توجہ درکار ہے اور حضرت الحکم و العدل کے فیصلہ کا انتظار ✦

ختنہ - شادی - موت - یہ تین تقریبیں ایسی ہیں کہ جو ہر ایک کو اپنی زندگی میں پیش آتی ہیں ان موقعوں پر کئی رسوم ادا کرنے کی عادت ہے جن کی ابتدا کو اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو ضرور کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہے گو اب بعض غلط فہمیوں نے اسے نہایت قبیح و بدقبیح صورت میں کر دیا ہے مگر خدا تعالیٰ کو اپنے ہاتھوں سے مقرر کیے ہوئے مسیح موعود کے ذریعہ ایسی جماعت طیار کرنی منظور ہے جو ہر بات میں کتاب و سنت پر قدم مارنے والی ہو اور دنیوی نام و نمود کی بھوکی نہ ہو - یہ تو ٹھیک لیکن میرے بھائیو! تم جانتے ہو کہ اصلاح ہمیشہ آہستہ آہستہ ہوتی ہے - ان ہی تقریبوں پر بعض بھائی ایسی مشکلات میں پھنس جاتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں جانتے کہ کیا کریں افسوس کہ کوئی ایسا رسالہ نہیں جس کے ذریعہ عام سے عام آدمی بھی سمجھ سکے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے - سنیئے احمدی ہونے سے پہلے تنبول دینے کا قاعدہ تھا اور جن سے اب واپس وصول کرنا ہے وہ کبھی تنبول نہ دینگے (جنکی تعداد بعض اوقات پانچسو بلکہ ہزار سے بھی بحیثیت مجموعی زیادہ ہوتی ہے) جبتک کہ وہ تمام رسوم ادا نہ کریں جو ہماری برادری میں رائج ہیں اور جبتک وہ آگے کھانے نہ کھلائے گا جو نکاح ہونے سے پہلے اسکی قوم میں کھلائے جاتے ہیں اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیے اس سوال کا جواب دینے کے میں لائق نہیں - پھر اگر شادی کسی غیر احمدی کے گھر میں ہے تو اور کئی بدعات کا مرتکب ہونا پڑیگا اور دیہات میں تو بہت ہی مشکل ہوتی ہے جسکو کچھ دیہاتی ہی سمجھ سکتے ہیں ✦

دیکھو دیہات میں خدمتگاروں کو ماہوار معاوضہ دینے کا دستور نہیں بلکہ ان سب کی اُمیدیں ایسی ہی تقریبوں پر لگی ہوتی ہیں اور وہ شادی غمی کے موقعہ پر اپنا اپنا حق لیتے ہیں اور حق لینے کے لیے بعض رسوم مقرر ہیں اُسوقت ایک احمدی حیران ہو جاتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ سنت رسول میں تو قبر پر خرچ کرنے کی کوئی نظیر نہیں ملتی مگر دیہات میں رہ کر وہ ایسا نہ کرے تو گویا اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ گاؤں میں نہیں رہنا چاہتے اسکو بالضرور تمام کمینوں کو دو دو روپیہ روپیہ آٹھ آنے دینے پڑینگے نہ صرف اپنی طرف کے کمینوں کو بلکہ تمام گاؤں کے غیر کاشتکار خدمتگاروں کو دائرہ - مسجد - دھرم سالہ - خانقاہ کے اخراجات بھی ایسے مواقع پر نکلتے ہیں پس جب کبھی بوڑھا آدمی مر جائے تو چالیس پچاس روپیہ خرچ کرنا ضروری ہے - اب اس خرچ سے اپنے تئیں کسطرح بچائے؟ کیونکہ تمدنی زندگی کے اعتبار سے ایسا کرنا نہایت ضروری ہے گاؤں میں ایکدوسرے سے کام پڑتا ہے - شادی پر برات آجائے تو اُس کے لیے چارپائی اور بستر جمع کرنے اُن کے گھوڑوں کا چارہ اکٹھا کرنا اور بہت سے سامان کا بندوبست کرنا یہ سب اسی پر موقوف ہے کہ پہلے ایک عام روٹی جسے وڑ کہتے ہیں کھلائے مگر اسکی سنت میں کوئی نظیر نہیں - کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ برات ہی کیوں آئے ایسے حضرت کو معلوم ہو کہ صرف برات ہی نہیں اور بھی کئی مشترک کام ہیں جنکے لیے ضرور دوسروں کا محتاج اور وہ کام معنت اور بسہولت اسی صورت میں نکل سکتے ہیں کہ ایسے اخراجات کیے جائیں - نیز باہمی تعلقات قائم رکھنے اور کم از کم اپنے تئیں شر سے محفوظ رکھنے کیلیے نہایت ضروری ہے کہ گاؤں میں ایک عام دعوت بھی دیجائے جو ایسے موقعوں پر ہوتی ہے - اگر ایسا نہ کیا جائے تو پھر گویا آپس میں کچھ اُنس نہیں بڑھتا - پس میں حیران ہوں کہ کیا کیا جائے - اگر سال میں کوئی موقعہ بھی ایسا پیش نہ آئے کہ اسکے دستر خوان پر اسکے بھائی جمع ہوں تو گویا پھر سمجھنا چاہیے کہ انکیں کوئی محبت نہیں اور یہ ایک فطرتی بات ہے کہ محبت ایکدوسرے کو ہدیہ دینے سے ہی بڑھتی ہے - پس میں پوچھتا ہوں کہ ان مشکلات سے کیونکر نکلیں پھر بعض باتیں دینی رنگ میں ایسی شائع ہیں کہ انکو چھوڑنا سخت مشکل نظر آتا ہے - مثلاً فاتحہ خوانی یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جب کسی کا کوئی مر جاتا ہے تو وہ دائرہ پر چٹائی بچھا کر بیٹھ جاتا ہے جو آتا ہے وہ ہاتھ اُٹھا کر کچھ پڑھتا ہے اس کا نام فاتحہ ہے ہم سنت میں اسکی کوئی نظیر نہیں دیکھتے - مگر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ دینی نسبتی دنیوی تعلق رکھنے کے لیے ہی انکو پوچھنا تو ہوا تو اب جا کر فاتحہ نہ پڑھی جائے تو وہ اُلٹا افسوس کریں جس نے یہ رسم ڈالی اسکی مراد تو یہ معلوم ہوتی تھی کہ میت کے لیے ملکر بار بار دعائے مغفرت کی جائے شاید اس نیت سے ایسا کرنا جائز ہو - مگر کیا صحابہ کرام ایسا کرتے تھے کہ جسکا کوئی مر گیا ہو اُسکے پاس آکر ہاتھ اُٹھا کر فاتحہ پڑھتے؟ ہرگز نہیں ✦ تو پھر کیا کیا جائے - میں چاہتا ہوں کہ ان باتوں کے لیے کوئی فیصلہ کن تحریر لکھی جائے - (احمدی گجراتی از گولیکی)

پردہ نسوان

اخبار سول ملٹری نیوز لدھیانہ رقمطراز ہے کہ ولایت میں پردہ نسوان کا مسئلہ ۹ ر مئی کو نیشنل انڈین ایسوسی ایشن کا جو جلسہ ولایت میں ہوا تھا اُس میں پردہ نسوان کے مسئلہ پر بھی بحث ہوئی اس مسئلہ میں اس قوم کے خیالات جس کی تائید میں آجکل کے نوجوان تعلیم یافتہ پردہ دری پر کمر بستہ پائے جاتے ہیں لیڈی ایلٹ اور سر ڈیوڈ بارچیز میں جلسہ مذکور کی تقریر سے جو ذیل میں درج کیجاتی ہے صاف ظاہر ہو رہے ہیں جن خیالات پر غور کرنے سے یہ بات کسی طرح سمجھ میں نہیں آسکتی کہ بے پردی کے شائقین جب خود اس قوم کی سربرآوردہ اور تجربہ کار اشخاص جنکی وہ تقلید کرنا چاہتے ہیں اُن کے خیال کی تائید نہیں کرتے تو پھر وہ کیا سوچ سمجھ کر کوشش اور ہٹ دھرمی پر تلے ہوئے ہیں ✦

لیڈی ایلٹ نے اس جلسہ میں بیان فرمایا کہ میں کسی طرح اسبات کو جائز نہیں سمجھتی کہ پردہ کا موجودہ طریقہ جو ہندوستانی عورتوں میں رائج ہے ترک کر دیا جائے - ہندوستان ابھی اسدرجہ تعلیم و ترقی پر نہیں پہونچا کہ وہاں مثل لیڈیان یورپ عورتوں کو بے پردہ کر دیا جائے بلکہ ابھی یہی مناسب ہے کہ عورتیں قدیم دستور کے مطابق رسم پردہ کی پابند رکھی جائیں - اس خیال پر لیڈی صاحبہ سر ڈیوڈ بارچیز میں جلسہ کی ہمزبان تھیں جن کی تقریر کا لب لباب بھی یہی ہے اور جو اپنی تقریر کے آخر میں پردہ کی خوبی کو بیان کرتے ہوئے تعلیم نسوان کے متعلق اپنا یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ عورتوں کے لیے نصاب تعلیم کا موجودہ نصاب تعلیم سے بہتر تجویز کیا جانا نہایت ضروری ہے - پردہ جیسا آجکل موجود ہے ویسا ہی رہنا چاہیے ✦

لیڈی نے تو موجودہ تعلیم کی شرط لگائی ہے - مگر دیکھنا چاہیے کہ موجودہ تعلیم نے یورپ اور امریکہ اور بالخصوص پیرس میں بے پردگی پر اور کیا رنگ چڑھایا ہے - پردہ وہی دور رس تک درست ہے - جو شریعت نے بتایا ہے اور نہایت ضروری ہے - ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ عورتوں کو

بیس اکیس برس کی ایک پرانی تحریر

(منقول از الحکم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار بغرض تبلیغ و انذار

چونکہ قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے۔ کہ ہر ایک شخص سے اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر وہ کسی قدر اختیار رکھتا ہے۔ سوال کیا جاوے گا۔ کہ آیا ہر راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا۔ اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہیں لہٰذا میں نے قیامت کی باز پرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات و دیگر متعلقین کو جو ہمارے رشتہ دار و اقارب اور واسطہ دار ہیں۔ ان کی بد راہیوں و بدعتوں پر بذریعہ اشتہار ہذا کے خبردار کروں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ گلے کا ہار ہو رہی ہیں۔ اور ان بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں۔ جیسا کہ نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہیئے۔ ہر چند سمجھایا گیا۔ کچھ نہیں سنتے۔ ہر چند ڈرایا گیا۔ پر نہیں ڈرتے۔ اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں۔ اس لئے ہم نے ان لوگوں کے برا ماننے اور برا کہنے اور ستانے یا دکھ دینے سے بالکل لاپرواہ ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان کو اور دوسری مسلمان بہنوں اور بیبیوں کو خبردار کرنا چاہا۔ تاکہ ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے۔ اور قیامت کے دن کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا۔ اور سیدھا راستہ نہیں بتایا۔ سو آج ہم کھول کر باواز بلند کہتے ہیں۔ کہ سیدھا راستہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے۔ یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جاوے۔ اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے۔ اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں اور نہ دائیں جانب۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔ ہمارے گھروں میں جو جو رسمیں پڑ گئی ہیں اگرچہ بہت ہیں۔ مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں۔ تاکہ نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں اور وہ یہ ہیں

۱۔ ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا۔ اور چیخیں مار کر رونا۔ اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے۔ کہ صرف انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے۔ جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو۔ تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے۔ وہ شیطان سے ہے

۲۔ دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں۔ جن سے پرہیز کرنا چاہیئے

۳۔ سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہ کو ڈھانک کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکر لگا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے

۴۔ اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے۔ تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے۔ جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے۔ اور پاک دامن بیوی ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔ جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں۔ وہ لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیارا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور سمجھ لے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے

۵۔ عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں۔ اور ان کی اجازت بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجا لائے اور پس پشت یعنی اس کے لئے اس کی خیر خواہ نہ ہو۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں۔ اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا۔ تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بدزبانی کرتی ہے۔ یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے۔ اور حکم ربانی سن کر پھر بھی باز نہیں آتی۔ تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچاویں۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بد وضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور ان کو اپنی خدمت میں نہ رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو

۶۔ عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور گالیاں دیتے اور شور مچاتے ہیں اور اس بندۂ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ایسے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں کیونکہ اللہ جلشانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں۔ پھر جو شخص اللہ رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اس کو کیوں برا کہا جاوے۔ ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱- فضل الدین طالب علم سوم مڈل برادر ڈاکٹر محمد دین صاحب کو بلغ عا روپیہ ماہوار کی امداد مدرسہ فنڈ سے دی گئی

۲- رالیا خان طالب علم جماعت پنجم پرائمری کو علاوہ امداد فیس کے بلغہ ۱ ماہوار وظیفہ کی امداد دی گئی

۳- چونکہ وجود قواعد کے لحاظ سے سردست کالج کی جماعت کوئی نہیں رہی اس واسطے مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ لیکن انتظام میں سہولت کے واسطے مڈل ڈیپارٹمنٹ کا چارج شیخ عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ سیکنڈ ماسٹر کے سپرد کیا گیا۔ امید ہے کہ یہ تبدیلی مدرسہ کے اندرونی انتظام کے واسطے بہت فائدہ مند ہوگی

۴- احاطہ مدرسہ میں دو نئے کمرے بن رہے ہیں۔ جن کا بنانا بہت ضروری ہے۔ عمارت فنڈ میں روپے کی بہت ضرورت ہے

۵- ایک مسکین طالب علم عطر دین نام کو ہے کا ماہوار وظیفہ دیا گیا

۶- سامان ورزش کے واسطے مبلغ عہ منظور کئے گئے

۷- مدرسہ کے اسٹاف میں ایک نیا مدرس بمشاہرہ عہ ماہوار اور ایک ورزش ماسٹر بمشاہرہ عہ ماہوار ملازم رکھے گئے

۸- نثار احمد طالب علم کو مبلغ ہے ماہوار وظیفہ دیا گیا

۹- بورڈنگ ہاؤس کے واسطے پاخانے بنوانے کے واسطے بجائے ایک سو روپیہ کے مبلغ عہ روپیہ منظور کیا گیا

نوٹ۔ مدرسہ کے متعلق مندرجہ بالا خبریں کیا ہیں۔ گویا خرچ پر خرچ کی ایک فہرست ہے۔ کہیں طلباء کے وظائف کہیں عمارت کہیں نئے ملازم کہیں سامان۔ یہ سب خبریں قوم کو اس طرف توجہ دلاتی ہیں۔ کہ مدرسہ کے واسطے روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس بات کے بار بار لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس مدرسہ کا وجود بلحاظ دینی و دنیوی فوائد کے کس قدر ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ اور نہیں تو کم از کم دو ماہ کی تنخواہ یعنی قریباً آٹھ سو روپیہ ہر وقت جمع رہنا چاہیئے

انصار بدر

۱- مخدومی عبد العزیز صاحب تحصیلدار پالم پور نے اپنے ہمشیرہ زادہ جناب علی احمد خان صاحب کے نام اخبار جاری کرایا ہے

۲- جناب گلاب خان صاحب احمدی سب پوسٹماسٹر راولپنڈی شامل خریداران ہوئے۔ اور پہلا پرچہ بذریعہ وی پی طلب کیا

۳- مخدومی عزیز الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بنام سید محمد ظفر شاہ صاحب جاری کر دیں

۴- برادر سلطان حامد خان صاحب قتال پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بدر بذریعہ وی پی بنام میاں غلام رسول صاحب جاری کر دیں

۵- میاں اللہ دتا صاحب راجپوت مقام بلہڑوال ضلع امرتسر شامل خریداران ہوئے

۶- منشی محمد حسین صاحب منشی فاضل مدرس فارسی موگہ ضلع فیروزپور شامل زمرہ خریداران ہوئے

۷- ماسٹر وزیر الدین صاحب نے ایک اخبار بنام مولوی جان محمد صاحب تحصیلدار جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

۸- منشی چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ نے انبالہ سے دو خریدار شیخ عبد اللہ و میاں عبد الرحیم صاحب بہم پہنچائے ہیں۔ خدا تعالےٰ آپ کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرمادے

۹- برادرم غلام احمد صاحب کریام نے بنام میاں بدر دین صاحب ضلع ہوشیارپور اخبار وی پی جاری کرایا ہے

۱۰- علاوہ ازیں جناب احمد دین صاحب نارووال خلیفہ عبد الرحیم صاحب امرتسر فضل الدین صاحب احمدی ظفروال نے شامل خریداران بدر ہو کر کارخانہ بدر کو مشکور فرمایا

۱۱- مولوی فضل الدین صاحب و غلام رسول صاحب خوشاب داخل خریداران بدر ہوئے ہیں

۱۲- منشی عبد العزیز صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر تلونڈی چوہدریاں نے جو کہ تاحال غیر احمدی ہیں۔ اخبار بدر و الحکم بذریعہ وی پی جاری کرایا ہے۔ ہم ان کی اس کوشش اور کار خیر کے عوض میں جو آپ نے کیا ہے۔ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم ان کو ہدایت دے۔ اور اس امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پورے طور پر شناخت کی توفیق دیوے۔ کیونکہ سب توفیق اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ والسلام۔ خاکسار محمد افضل نیب مینجر دفتر بدر قادیان

کتاب انوار اللہ

کتاب انوار اللہ جس کا ریویو ہم نے کسی گذشتہ پرچہ میں کیا تھا۔ بمعہ کتاب انوار اللہ کے ایک اور جواب مصنفہ مولوی صفدر حسین صاحب اور کرزن گزٹ کے دو کالموں کے جواب مصنفہ میر مردان علی صاحب جناب دوست محمد خان صاحب مالک مطبع عزیز دکن حیدرآباد سے مل سکتی ہے

کتاب انوار اللہ کی چند کاپیاں دفتر بدر میں بھی ہیں۔ ۸/ فی جلد کے حساب سے مل سکتی ہیں۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۹-جون ۱۹۰۵ء	۶۸۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	ہوتی	عا
"	۷۷۷	شاہزادہ سلطان اسد جان صاحب	لاہور	عا
"	۷۷۲	منشی شوق محمد صاحب محرر	لاہور	عا
"	۵۰۵۲	میر اکبر صاحب	ہوتی	عا
۲۰	"	شیخ احمد صاحب	حیدرآباد دکن	عا
۲۲	"	میاں سربلند خان صاحب	لٹوکی	ہے
"	۷۷۱	عبد اللہ بن امام الدین صاحب	بیتالپور	عا
"	"	ڈاکٹر یعقوب خان صاحب	مونہ	عا
"	۳۷۶	میاں غلام احمد صاحب	کریام	عا
"	۶۸۹	شیخ نور احمد صاحب	لاہور	عا
"	"	نامعلوم الاسم معرفت حکیم فضل دین صاحب		عہ
۲۷	"	میاں عبد اللہ صاحب	جلکے	عا
"	۴۵۴	میاں عبد العزیز خان صاحب	کشنا یا گیر	عا

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	اعہ	دعہ	دعہ	دعہ	ہے
نصف صفحہ	دعہ	دعہ	معہ	ہے	صہ
پورا کالم	ہے	عہ	عہ	عہ	ہے
نصف کالم	عہ	عہ	معہ	للعہ	عا
ربع کالم	عہ	ہے	صہ	ہے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/ لیکن ۱۲/ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۳۰ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ۲۰ روپیہ سالانہ ہو گی ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑیگا

میگزین پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر کے اہتمام سے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۰- جولائی ۱۹۰۵ء

www.aaiil.org

...کے بھی بھائی ہیں۔ کیونکہ وہ خدا اور رسول کے نزدیک [illegible] ہے [illegible] چھپ کر پینے سبب [illegible] لڑائی کرنا چاہتے ہیں اور اگر کسی [illegible] مسلمان کے گھر میں ایسی بد ذات بیوی ہو تو [illegible] ہے۔ کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح [illegible] کرے۔

۸- بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی موجود ہے تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں۔ اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان لوگوں کو بھی خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے

۹- [illegible] قوموں میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ [illegible] تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالےٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں۔ جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی تم میں سے خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہو

۱۰- [illegible] قوموں میں یہ بھی بد رسم ہے کہ شادیوں میں [illegible] روپیہ کا فضول [illegible] ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں [illegible] تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں [illegible] اور آتشبازی چلانا اور رنڈی [illegible] کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق [illegible] اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ [illegible] صرف اتنا حکم ہے۔ کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے [illegible] چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے

۱۱- [illegible] شریعت کی پابندی میں بہت سستی کی جاتی ہے بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق ہیں۔ اور بہت سا زیور [illegible] ہے مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں [illegible] ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں۔ بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجا لاتی ہیں۔ جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویوں کی پوجا کرتی ہیں۔ بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط لگا دیتی ہیں کہ [illegible] کوئی مرد نہ کھاوے۔ یا حقہ نوش نہ کھاوے بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں۔ ہم صرف [illegible] کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ [illegible] ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور

[illegible] سے سخت عذاب میں پڑو گے۔ اور اس [illegible] الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے جس کی انتہا نہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار

میرزا غلام احمد از قادیان

تازہ اخبار

تار خبر از لندن۔ ۳- جولائی ۱۹۰۵ء۔ روس میں جا بجا بدامنی پھیلنے کی تاریں آ رہی ہیں۔ روس کے دار السلطنت سینٹ پیٹرزبرگ میں مزدوروں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے [illegible] ہزار فوج شہر میں موجود ہے۔

شہر واشنگٹن میں صلح کی کمیٹی بیٹھے گی۔ سرکاری طور پر مشتہر ہو گیا کہ روس کی طرف سے کونٹ مورا ویف اور بیرن روزن مقرر ہو گئے اور جاپان کی طرف سے بیرن کمورا [illegible] کا تقرر ہوا

[illegible] میں طاعون [illegible] گیا ہے۔ لوگ شہر چھوڑ کر بھاگ [illegible]

[illegible] ۴۲ آدمی [illegible]

شاہزادہ [illegible] کابل [illegible] جن کے وزن کم [illegible] ان کے واسطے سخت سزا کا حکم ہے

تار خبر از لندن۔ ۴- جولائی ۱۹۰۵ء۔ [illegible] کی بغاوت میں [illegible] ہزار آدمی قتل ہوئے

سینٹ پیٹرزبرگ [illegible] طاقت ہو گئی فوج کو [illegible] فوج نے اپنے افسروں کو قتل کر دیا

امیر کابل کی طرف سے بلخ میں جو حاکم تھا وہ قتل کیا گیا

سردار احمد خان گورنر قندہار فوت ہو گیا

روسی جہاز پوٹ کے ملاحوں نے بغاوت کی۔ تو افسروں کو قتل کر دیا اور باقیوں کو گرفتار کر دیا

تار خبر از لندن۔ ۴- جولائی ۱۹۰۵ء۔ روسیوں اور جاپانیوں کے درمیان تین دن سخت جنگ ہوئی۔ ہر دو طرف سے بہت جانوں کا نقصان ہوا

تار خبر از لندن۔ ۵- جولائی ۱۹۰۵ء۔ اٹلی کی بڑی ملکہ جاپان دیکھنے کی طیاری کر رہی ہے جاپانی [illegible] زلزلہ زدگان ہند کے واسطے [illegible] سولہ ہزار چار سو [illegible] روانہ کیا ہے

شاہزادہ ویلز کی سیاحت ہند کا پروگرام شائع ہو گیا ہے۔ ۹ نومبر ۱۹۰۵ء کو بمبئی پہنچیں گے۔ ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو کراچی کی راہ واپس ولایت جاویں گے۔ ۲۸ دسمبر [illegible] سے

یکم جنوری تک لاہور ٹھہریں گے

۳۰- جون ۱۹۰۵ء کی رات کو کرم وادی میں ایک ہیڈ کے ہاں چور پڑے۔ ایک نوکر نے تاڑ لیا۔ چوروں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا

لارڈ ایمپتھل کو معہ لیڈی کے نظام حیدر آباد نے مدعو کیا ہے۔ لارڈ موصوف نے دعوت منظور فرمائی ہے

سلطنت فرانس نے گرجے کو گورنمنٹ سے علیحدہ کر دیا یعنی مذہبی معاملات کا کوئی تعلق سلطنت کے ساتھ نہیں رہیگا یہ بھی ایک نیک فال ہے۔ کہ اب عیسوی مذہب دن بدن زوال پکڑتا جاتا ہے۔

۳۰- جون ۱۹۰۵ء۔ جاپانی شہزادہ کو لنڈن میں مسٹر بیلفور نے دعوت دی۔ شاہزادہ نے انگریزی میں تقریر کی اور انگریزوں کے ساتھ رابطہ اتحاد کے بڑھنے کا تذکرہ کیا

ڈاکٹر رامانند صاحب کہتے ہیں کہ بمبئی بندر پر میں نے بچشم خود دیکھا ہے دو جہاز ولایت سے شراب کے آئے تھے جن میں پانچ کروڑ روپیہ کی شراب بھری ہوئی تھی۔ میں نے ایک جہاز کے ملازم سے انگریزی میں پوچھا کہ یہ شراب ہندوستان کتنے عرصہ میں آتی ہے۔ اس نے کہا کہ ہفتہ وار آتی ہے

پنجاب یونیورسٹی کے جدید قواعد کے بموجب پرائیویٹ طلباء کسی آرٹس اگزامینیشن میں شامل نہیں ہو سکینگے۔ ان مندرجہ حالتوں میں سنڈیکیٹ کی خاص اجازت لینی ہوگی (الف) مستورات کے لئے (ب) یونیورسٹی یا [illegible] استادوں کے لئے (ج) قانون پیشہ اصحاب کے لئے (د) کالجوں کے ایسے طلباء کے لئے جنہوں نے مجوزہ کورس امتحان مذکورہ کے لئے پورا کر لیا ہو بشرطیکہ اس امتحان میں داخل ہونے کے لئے کالج چھوڑنے کی تاریخ سے تین سال کے اندر اندر سفارش کی جائے علاوہ [illegible] کبھی پرائیویٹ طور پر کسی امتحان میں [illegible] بجز امتحان انٹرنس کے [illegible] اگزامینیشن کہا جائیگا

تحصیل کیتھل میں ایک عجیب بیماری ظاہر ہوئی ہے کہ پہلے ہتھیلی میں کھجلاہٹ ہوتی ہے۔ اور پھر مریض ہنستے ہنستے مر جاتا ہے (نامہ نگار)

امیر صاحب کابل نے جو کہ اکتوبر ۱۹۰۴ء سے اپنے وظیفہ کی رقم وصول نہیں کی۔ [illegible] چالیس پچاس لاکھ پونڈ کے مابین ہو گئی ہے۔ جس کو عنقریب وصول کر لیں گے

۲۸- جون کا زلزلہ وادی کانگڑہ میں ایسا شدید محسوس ہوا کہ لوگ بدحواس ہو گئے۔ اور گھروں سے نکل بھاگے

تار خبر از لنڈن۔ ۶- جولائی ۱۹۰۵ء۔ برطانیہ۔ امریکہ اور جرمنی ہر ایک نے ایک ایک کروڑ روپیہ جاپان کو قرضہ دینا منظور کیا ہے ۴ فیصدی سود ہوگا

تار [illegible] شاہزادہ جاپان کی خاطر ایک دعوت کی

آفریدیوں کے ایک گروہ نے [illegible] تحصیل شبقدر پر حملہ کیا اور ملک کی دو لڑکیاں جن کی شادی ہونے والی تھی لے گئے (سول ملٹری گزٹ)

www.aaiil.org

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱- فضل الدین طالب علم سوم مڈل برادر ڈاکٹر محمد دین صاحب کو مبلغ عہ روپیہ ماہوار کی امداد مدرسہ فنڈ سے دی گئی

۲- رلیا خاں طالب علم جماعت پنجم پرائمری کو علاوہ امداد فیس کے لعہ ماہوار وظیفہ کی امداد دی گئی

۳- چونکہ وجود دو تو امتحان لڑکوں کے سر دست کالج کی جماعت کوئی نہیں رہی۔ اس واسطے مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ لیکن انتظام میں سہولت کے واسطے مڈل ڈیپارٹمنٹ کا چارج شیخ عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ سیکنڈ ماسٹر کے سپرد کیا گیا۔ امید ہے کہ یہ تبدیلی مدرسہ کے اندرونی انتظام کے واسطے بہت فائدہ مند ہوگی

۴- احاطہ مدرسہ میں دو نئے کمرے بن رہے ہیں۔ جن کا بننا بہت ضروری ہے۔ عمارت فنڈ میں روپے کی بہت ضرورت ہے

۵- ایک مسکین طالب علم عطر دین نام کو عہ کا ماہوار وظیفہ دیا گیا

۶- سامان ورزش کے واسطے مبلغ عہ منظور کئے گئے۔

۷- مدرسہ کے اسٹاف میں ایک نیا مدرس بمشاہرہ عہ ماہوار اور ایک ورزش ماسٹر بمشاہرہ عہ ماہوار ملازم رکھے گئے

۸- نثار احمد طالب علم کو مبلغ ہے ماہوار وظیفہ دیا گیا

۹- بورڈنگ ہوس کے واسطے پاخانے بنوانے کے واسطے بجائے ایک سو روپیہ کے مبلغ عہ روپیہ منظور کیا گیا

نوٹ- مدرسہ کے متعلق مندرجہ بالا خبریں کیا ہیں۔ گویا خرچ پر خرچ کی ایک فہرست ہے۔ کہیں طلباء کے وظائف کہیں عمارت کہیں نئے ملازم۔ کہیں سامان۔ یہ سب خبریں قوم کو اس طرف توجہ دلاتی ہیں۔ کہ مدرسہ کے واسطے روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس بات کے بار بار لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس مدرسہ کا وجود بلحاظ دینی و دنیوی فوائد کے کس قدر ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ اور نہیں تو کم از کم دو ماہ کی تنخواہ یعنی قریباً آٹھ سو روپیہ سر دست جمع رہنا چاہیئے

انصار بدر

۔ مخدومی عبد العزیز صاحب تحصیلدار پالم پور نے اپنے ہمشیرہ زادہ جناب علی احمد خاں صاحب کے نام اخبار جاری کرایا ہے

۲- جناب گلاب خان صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر راولپنڈی شامل خریداران ہوئے۔ اور پہلا پرچہ بذریعہ وی پی طلب کیا

۳- مخدومی عزیز الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بنام سید محمد ظفر شاہ صاحب جاری کر دیں

۴- برادر سلطان حامد خاں صاحب قتال پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بدر بذریعہ وی پی بنام میاں غلام رسول صاحب جلدی کر دیں

۵- میاں اللہ دتا صاحب راجپوت مقام ملہڑوال ضلع امرتسر شامل خریداران ہوئے

۶- منشی محمد حسین صاحب منشی فاضل مدرس فارسی موگہ ضلع فیروز پور شامل زمرہ خریداران ہوئے

۷- ماسٹر وزیر الدین صاحب نے ایک اخبار بنام مولوی جان محمد صاحب تحصیلدار جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

۸- منشی چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ نے انبالہ سے دو خریدار شیخ عبد اللہ و میاں عبد الرحیم صاحب بہم پہنچائے ہیں۔ خدا تعالےٰ آپ کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرماوے

۹- برادرم غلام احمد صاحب کریام نے نام میاں بدر دین صاحب ضلع ہوشیار پور اخبار وی پی جاری کرایا ہے

۱۰- علاوہ ازیں جناب احمد دین صاحب نارووال خلیفہ عبد الرحیم صاحب امرتسر۔ فضل الدین صاحب احمدی ظفروال نے شامل خریداران بدر ہو کر کارخانہ بدر کو مشکور فرمایا

۱۱- مولوی فضل الدین صاحب و غلام رسول صاحب خوشاب داخل خریداران بدر ہوئے ہیں

۱۲- منشی عبد العزیز صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر تلونڈی چودہریاں نے جو کہ تا حال غیر احمدی ہیں۔ اخبار بدر و الحکم بذریعہ وی پی جاری کرایا ہے۔ ہم ان کی اس کوشش اور کار خیر کے عوض میں جو آپ نے کیا ہے۔ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم ان کو ہدایت دے۔ اور اس امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پورے طور پر شناخت کی توفیق دیوے۔ کیونکہ سب توفیق اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ والسلام۔ خاکسار محمد افضل سب محرر دفتر بدر قادیان

کتاب انوار اللہ جس کا ریویو ہم نے کسی گذشتہ پرچہ میں کیا تھا۔ معہ کتاب انوار اللہ کے ایک اور جواب مصنفہ مولوی صفدر حسین صاحب اور کرزن گزٹ کے دو کالموں کے جواب مصنفہ میر مردان علی صاحب جناب دوست محمد خان صاحب مالک مطبع عزیز دکن حیدر آباد سے مل سکتی ہے

کتاب انوار اللہ کی چند کاپیاں دفتر بدر میں بھی ہیں ۔۸ فی جلد کے حساب سے مل سکتی ہیں۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۹-جون ۱۹۰۵ء	۶۸۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	بھتی	عہ/
" " "	۶۷۷	شاہزادہ سلطان اسد جان صاحب	لاہور	عہ/
" " "	۶۷۲	منشی شوق محمد صاحب محرر	لاہور	عہ/
" " "	۵۰۲۵	میر اکبر صاحب	ہوتی	عہ/
۲۰ " "	عہ	شیخ احمد صاحب	حیدر آباد دکن	عہ/
۲۶ " "	عہ	میاں سر بلند خاں صاحب	لنڈیکی	ہے/
" " "	۶۷۱	عبد اللہ بن امام الدین صاحب	بٹالہ پور	عہ/
" " "	عہ	ڈاکٹر یعقوب خاں صاحب	مونہ	عہ/
" " "	۳۷۶	میاں غلام احمد صاحب	کریام	عہ/
" " "	۶۸۹	شیخ نور احمد صاحب	لاہور	عہ
" " "	عہ	نامعلوم الاسم معرفت حکیم فضل دین صاحب		عہ/
۲۷ " "	عہ	میاں عبد اللہ صاحب	چک ۲۸	عہ/
" " "	۶۵۴	میاں عبد العزیز خاں صاحب	کشتیا گیر	عہ/

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۰-جولائی ۱۹۰۵ء

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد نصرکم وقت مسیحہ وانتم من اذلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چشم بینم باتو گرانی چہار در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۵	۹ جمادی الاولی ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات۔ ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲
ای جہاں شکر خوش باش کآمد و نشان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

والیان ریاست	[illegible]
معاونین }	[illegible]
رؤسائے }	[illegible]
خورد }	[illegible]
عام قیمت	[illegible]

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطاء فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر۔ اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بناویگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۲- جولائی ۱۹۰۵ء ۔ روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا
"فبصرک الیوم حدید"

طاعون قہر خدا ہے

(منقول از الاخلاق)

چونکہ خدا تعالےٰ کے بلا حکم کوئی کام نہیں ہو سکتا ۔ لہٰذا اُس کی مشیت ... سے یہ مہلک وبا عرصہ سے ہندوستان کو ستا رہی ہے اس لئے لازم تھا کہ اُسی قادر مطلق کی درگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور توبہ کریں ۔ اور خیرات و زکوٰۃ تقسیم کریں ۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے

(۱) حفظ ماتقدم ۔ صفائی ہے ۔ بحالت پھیلنے مرض کے وہاں کا رہنا ترک کرو ۔ اوسان ٹھکانے اور حواس بجا رکھو ۔ گنجان آبادی سے کشادہ فراغ کھلے ہوئے مقامات میں جا رہو ۔ بلکہ باغات اور گلستان کی بود و باش بہت مناسب ہے

(۲) علاج معالجہ ۔ دافع عفونت اور گرم اشیاء کا استعمال اگر گوئی غدود متورم ہو جائے ۔ تو اُسے داغ دو ۔ یا لپٹری سے نرم کر کے شگاف دیدو ۔ اشیاء ذیل میں سے کوئی سی آزماؤ

(الف) گلیسرین آف کاربولک ایسڈ بمقدار بیس قطرے فی قدر آب سرد میں ڈال کر پلاؤ ۔ یا کاربولک ایسڈ کی گولیاں کھلاؤ

نوٹ ۔ یہ دوا دو یہ انگریزی دوا فروشوں سے ملتی ہیں

(ب) پیتیا عرق گاؤزبان ۔ عرق گلاب یا عرق بادیان میں گھس کر نیم گرم کر کے پلاؤ ۔ بلکہ پیاس رفع کرنے کو بھی اسی کا پانی دو

(نوٹ) پیتیا ۔ ایک بیل ہے ۔ ناریل کے گولہ کا سا رنگ اور بیری کے برابر جسم کا ہوتا ہے ۔ پنساریوں کے یہاں ارزاں بکتا ہے

خادم ملک رشید ناچرن دریا ڈاکٹر بالی (مارواڑ)

ایڈیٹر ۔ طاعون بیشک قہر خدا ہے ۔ مگر ان کے لئے ۔ جو احکام الٰہی کے نافرمان ہیں

اوقات ریلوے

صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ریلوے نے نیا ٹائم ٹیبل ہمارے پاس بھیجا ہے ۔ جو یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے جاری ہوا اس کے مطابق بٹالہ سے ریلوں کے آنے جانے کے اوقات یہ ہیں

اوقات روانگی از بٹالہ بجانب امرتسر:
صبح نو بجکر ۴۸ منٹ
بعد دوپہر ایک بجکر ۵۳ منٹ
بعد مغرب سات بجکر ۴۵ منٹ

اوقات روانگی از بٹالہ بجانب گورداسپور و پٹھان کوٹ:
صبح نو بجکر ۷ منٹ
بعد دوپہر ایک بجکر ۴۵ منٹ
بعد مغرب نو بجکر ۱۶ منٹ

اوقات رسید بر اسٹیشن بٹالہ از جانب امرتسر:
صبح نو بجکر ۷ منٹ
بعد دوپہر ایک بجکر ۴۲ منٹ
بعد مغرب نو بجکر ۸ منٹ

اوقات رسید بر اسٹیشن بٹالہ از جانب گورداسپور:
صبح نو بجکر ۴۳ منٹ
بعد دوپہر ایک بجکر ۱۲ منٹ
بعد مغرب سات بجکر ۴۵ منٹ

قادیان سے دہلی ۔ پشاور ۔ ملتان کی اطراف پر جانے والوں کے ساتھ مفصلہ ذیل اوقات موزوں ہیں ۔ قادیان سے بٹالہ تک یکہ جاتا ہے

رات بٹالہ سے آئے میں صبح قادیان	وقت عصر	بارہ بجے	قادیان	بعد نماز فجر	گیارہ بجے صبح	وقت عصر
قادیان کو آتے ہوئے				قادیان سے واپس جاتے ہوئے		
۲۱ - ۸	۱۳ - ۳۴	۹ - ۴۷	بٹالہ	۹ - ۸۴	۱ - ۳۵	۱۹ - ۵۴
۱۹ - ۵۷	۱۲ - ۰	۸ - ۳۹	امرتسر	۱۲ - ۳۹	۱۵ - ۴	۲۱ - ۱۰
۱۷ - ۲۰	۹ - ۳۰	۶ - ۱۳	لاہور	۱۳ - ۲۰	۱ - ۵۰	۲۲ - ۵۰

اوقات روانگی از امرتسر بطرف دہلی:
بعد دوپہر ۲ بجکر ۸ منٹ
۳ بجے
۹ بجکر ۴۳ منٹ
صبح ۔ بجکر منٹ
۳ بجکر ۵۰ منٹ
بعد دوپہر ۲ بجکر ۳۹ منٹ
۵ بجکر ۴۵ منٹ

اوقات روانگی از لاہور بطرف جہلم راولپنڈی و پشاور:
بعد دوپہر ۱ بجکر ۱۵ منٹ
۔ بجکر ۱۶ منٹ
۱ بجکر ۵۴ منٹ
۲ بجکر ۲۰ منٹ
صبح ۲ بجکر ۵۸ منٹ
۴۲ منٹ

اوقات روانگی از لاہور بطرف ملتان و فیروزپور:
صبح ۷ بجکر ۳۰ منٹ
۔ ۔ ۔ ۵ منٹ
بعد دوپہر ۱ بجے
۔ ایک بجکر ۵ منٹ
۴ بجکر ۱۵ منٹ
۳ بجکر ۵۰ منٹ

ہفتہ قادیان

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ایک دن بسبب حرقت البول علیل رہی اب بفضلہ تعالےٰ بالکل آرام ہے براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا جا رہا ہے

۲۔ حضرت مولوی صاحبان و دیگر احباب بخیریت ہیں ۔ عاجز ایڈیٹر چند یوم سے بعارضہ بخار لرزتی بیمار ہے ۔ واللہ ہو الغفور الرحیم

۳۔ برادرم منشی اللہ داد خانصاحب کلرک دفتر میگزین بعارضہ اسہال چند روز سے بیمار ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ صحت جسمانی و روحانی عطا فرمائے رکھے ۔ میگزین کے دفتر کا کام رات دن نہایت ذوق و مصروفیت اور محنت سے کرنے کے علاوہ مدرسہ کی امانت کے حساب کا کام بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور صحت و تندرستی میں رکھے

۴۔ اس ہفتہ میں احباب ریاست پٹیالہ ۔ علاقہ جہلم ۔ لاہور ۔ لائل پور وغیرہ مقامات سے تشریف لائے ۔ جن میں سے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ چودہری فتح محمد صاحب و قاضی ضیاء الدین صاحب و شیخ تیمور صاحب طالب علمان اسلامیہ کالج لاہور سے تشریف لائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
مکرمی خدمت مکرمی و مخدومی اخوم حضرت مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرماوے حسب الحکم جناب و دن کے حالات ارسال خدمت ہے ۔ بروز پنجشنبہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز ظہر کیلئے تشریف لائے اور فرمایا کہ کل یہ وحی الٰہی ہوئی تھی "روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا فبصرک الیوم حدید" اس وحی الٰہی کے سنانے کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے نے عرض کی کہ غلام نبایکا جو ابتدا اسلام میں کیسے شروع ہوا ۔ اس پر حضور نے اسکی مفصل حقیقت اور لطیف فلاسفی بیان فرمائی جو ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوگی ۔ بعد ادائے نماز حضرت اندر تشریف لے گئے ۔ بوقت عصر جب تشریف لائے ۔ تو قبل ادائے نماز چند اشخاص نے شرف بیعت حاصل کیا جن کے نام علیحدہ فہرست اسمائے بیعت کنندگان میں درج کر کے ارسال خدمت ہیں ۔ درس قرآن کریم مسجد اقصےٰ میں ہوا اگرچہ بارش بھی ہو رہی تھی مگر بہت آدمی جمع ہوئے تھے ۔ درس آخری رکوع سورۃ الشعراء کا تھا اس رکوع میں تمام سورۃ شریف کا خلاصہ ہے اور جس قدر انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اس سورۃ شریف میں بیان ہوئی وہ اصل میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی جو خلاصہ کے طور پر اس رکوع میں بیان ہوئی ہے آج بروز جمعہ ۱۴ جولائی ۱۹۰۵ء حضرت اقدس نماز جمعہ کیلئے چھوٹی مسجد میں تشریف لائے ۔ بہت نو وارد احباب نے مصافحہ کیا ۔ جو نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوئے تھے ۔ لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ اور چودہری فتح محمد صاحب و قاضی ضیاء الدین صاحب طالب علمان ایف ۔ اے کلاس انجمن حمایت الاسلام لاہور تشریف لائے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوئے ۔ والسلام ۔ خاکسار حافظ محمد اسحٰق احمدی

کلماتِ طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

منقول از الحکم

۲ مارچ ۱۹۰۵ء کو قبل ظہر حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے مولوی ابراہیم صاحب کو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور پیش کیا مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود سے چند استفسار کیے آپ نے ان کے جواب میں جو کچھ فرمایا وہ درج ذیل ہے

سائل- اطمینان قلب کیونکر حاصل ہو سکتا ہے؟

حضرت اقدس- قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے جیساکہ فرمایا اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ پس جہانتک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان ہوگا ہاں اسکے واسطے صبر اور محنت درکار ہے- اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا- دیکھو ایک کسان کسطرح محنت کرتا ہے اور پھر کس صبر اور حوصلہ کے ساتھ باہر اپنا غلہ بکھیرتا ہے جو بظاہر دیکھنے والے یہی کہتے ہیں کہ اسنے دانے ضائع کر دیے لیکن ایک وقت آجاتا ہے کہ وہ ان بکھیرے ہوئے دانوں سے ایک خرمن جمع کرتا ہے وہ اللہ تعالے پر حسن ظن رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے اسی طرح پر مومن جب اللہ تعالے کے ساتھ ایک تعلق پیدا کرکے استقامت اور صبر کا نمونہ دکھاتا ہے تو اللہ تعالے اپنے فضل وکرم سے اسپر مہربانی کرتا ہے اور اسے وہ ذوق- شوق اور معرفت عطا کرتا ہے جس کا وہ طالب ہوتا ہے- یہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ ان میں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینان قلب حاصل ہو- جبکہ دنیوی اور سفلی امور کے لیے محنت اور صبر کی ضرورت ہے تو پھر خدا تعالے کو پھونک مار کر کیسے پا سکتا ہے- دنیا کے مصائب اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیے اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مصائب کا سلسلہ دیکھو کسقدر لمبا تھا- تیرہ سال تک مخالفوں سے دکھ اٹھاتے رہے- مکہ والوں کے دکھ اٹھاتے اٹھاتے طائف گئے تو وہاں سے پتھر کھا کر بھاگے پھر اور کون شخص ہے جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خداشناسی کی منزل کو طے کر لے-

جو لوگ چاہتے ہیں کہ انہیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں اللہ تعالی نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لیے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وہ مجاہدہ اسی طریق جسطرح کہ اللہ تعالی نے بتایا ہے اس کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اسوۂ حسنہ مدنظر رہے

بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر سبز پوش یا گیروے پوش فقیروں کی خدمت میں جاتے ہیں کہ وہ پھونک مار کر کچھ بنادیں- یہ بیہودہ بات ہے ایسے لوگ شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے اور ایسے بیہودے دعوے کرتے ہیں وہ خطرناک گناہ کرتے ہیں اور اللہ تعالے اور اسکے رسول سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں کیونکہ ہدایت دینا اللہ تعالے کا فعل ہے اور وہ مشت خاک ہو کر خود ہدایت دینے کے مدعی ہوتے ہیں-

اصل راہ اور گر خداشناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے- ایک پنجابی فقرہ ہے کہ

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جبتک انسان دعاؤں میں اپنے آپکو اس حالت تک نہیں پہونچا لیتا کہ گویا اسپر موت وارد ہو جاوے اس وقت تک باب رحمت نہیں کھلتا- خدا تعالے میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے جبتک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں- خداجوئی کی راہ میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہیے- جب طلب صادق ہوگی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالے اسے محروم نہ کرے گا-

سائل- استقامت بھی تو ملنی چاہیے-؟

حضرت اقدس- ہاں یہ سچ ہے کہ استقامت ہونی چاہیے اور یہ استقامت بھی اللہ تعالی کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے ایک ادنی درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل انسان کے دروازہ پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لیکر ہی اٹھتا ہے پھر اللہ تعالے تو کریم رحیم خدا ہے یہ ناممکن ہے کہ کوئی اسکے دروازہ پر گرے اور خالی اٹھے- اگر چاہتے ہو کہ ساری مرادیں پوری ہو جاویں تو یہ اسکے ہی فضل سے ہونگی بعض اوقات انسان کو یہ بھی دھوکا لگتا ہے کہ فلاں مراد پوری نہیں ہوئی حالانکہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالے احتیاج سے انسان کو بری کر دیتا ہے- لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کا گذر ایک فقیر پر ہوا جسکے پاس صرف ستر پوشی کو چھوٹا سا پارچہ تھا مگر وہ بہت خوش تھا بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تو اسقدر خوش کیوں ہے؟ فقیر نے جواب دیا کہ جس کی ساری ہی مرادیں پوری ہو جاویں وہ خوش نہ ہو تو اور کون ہو بادشاہ کو بڑی حیرانی ہوئی اسنے پوچھا کہ کیا تیری ساری مرادیں پوری ہو گئی ہیں فقیر نے کہا کہ کوئی مراد ہی نہیں رہی حقیقت میں حصول دو ہی قسم کا ہوتا ہے یا پالے یا بیکی کے غرض بات یہی ہے کہ خدایابی اور خداشناسی کے لیے ضروری امر یہی ہے کہ انسان دعا میں لگا رہے زنانہ حالت اور بزدلی سے کچھ نہیں ہوتا اس راہ میں مردانہ قدم اٹھانا چاہیے ہر قسم کی تکلیفوں کے برداشت کرنے کو طیار ہونا چاہیے خدا تعالے کو مقدم کرے اور گھبرائے نہیں پھر امید کیجاتی ہے کہ اللہ تعالے کا فضل دستگیری کرے گا اور اطمینان عطا فرمائے گا- ان باتوں کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان تزکیہ نفس کرے جیساکہ فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا-

سائل- دعا جبتک ویسے نہ اٹھے کیا فائدہ ہوگا-

حضرت اقدس- میں اسی لیے تو کہتا ہوں کہ صبر کرنا چاہیے اور اس سے گھبرانا نہیں چاہیے خواہ دل چاہے یا نہ چاہے کشاں کشاں مسجد میں لے آو- کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا میں نماز پڑھتا ہوں مگر وساوس رہتے ہیں اس نے کہا کہ تو نے ایک حصہ پر تو قبضہ کر لیا دوسرا بھی حاصل ہو جاوے گا-

نماز پڑھنا بھی تو ایک فعل ہے اسپر مداومت کرنے سے دوسرا بھی انشاء اللہ مل جاوے گا- اصل بات یہ ہے کہ ایک فعل انسان کا ہوتا ہے اسپر نتیجہ مرتب کرنا ایک دوسرا فعل ہوتا ہے جو اللہ تعالے کا فعل ہے سعی کرنا مجاہدہ کرنا یہ تو انسان کا اپنا فعل ہے اسپر پاک کرنا استقامت بخشنا یہ اللہ تعالی کا فعل ہے بھلا جو شخص جلدی کرے گا کیا اسطرح پر وہ جلد کامیاب ہو جائیگا- یہ جلدبازی انسان کو خراب کرتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی اتنی جلدی کوئی امر نتیجہ خیز نہیں ہوتا آخر اسپر کوئی وقت اور میعاد گذرتی ہے زمیندار بیج بو کر ایک عرصہ تک صبر کے ساتھ انتظار کرتا ہے بچہ بھی نو مہینے کے بعد پیدا ہوتا ہے اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ پہلی ہی خلوت کے بعد بچہ پیدا ہو جاوے تو لوگ اسے بیوقوف کہیں گے یا نہیں؟ پھر جب دنیوی امور میں قانون قدرت کو اسطرح پر دیکھتے ہو تو یہ کیسی غلطی اور نادانی ہے کہ دینی امور میں انسان بلا محنت و مشقت کے کامیاب ہو جاوے- جس قدر اولیا- ابدال [illegible] ہوئے ہیں انھوں نے کبھی گھبراہٹ اور بزدلی [illegible] ظاہر نہیں کی وہ جسطرح پر چلے ہیں [illegible] اختیار کرو اگر کچھ پانا ہے بغیر اس راہ کے تو کچھ نہیں مل سکتا اور میں یقینا کہتا ہوں کہ اپنے تجربہ [illegible] کر انبیاء علیہم السلام کو اطمینان جب نصیب [illegible] ادعوانی استجب لکم پر عمل کرنے سے ہی [illegible]

[illegible] القرآن العزیز [illegible]

درس قرآن

سورۃ نور [illegible]
گذشتہ سے آگے

[illegible] یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا [illegible] بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ [illegible] اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

[illegible] تہمت لگاتے ہیں پاکدامن عورتوں پر۔ پھر نہیں [illegible] کرتے چار گواہ۔ انکو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی [illegible] فاسق ہیں۔ اس آیت شریف کیا [illegible] چار گواہ نہیں کسی کا ایک عورت پر [illegible] نہیں کیا جا سکتا۔ جب کبھی کوئی [illegible] زنا کا مرتکب ہونے تو ضرور [illegible] دوسرا حکم یہ ہے [illegible] گواہ [illegible] کبھی [illegible] [illegible]

[illegible] خدا کے غضب [illegible]

[illegible] اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ مگر جن لوگوں نے اسکے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ جو لوگ ایسی شرارت کے بعد اپنی اصلاح کریں یہانتک کہ لوگوں کے درمیان ظاہر ہو جاوے کہ وہ اب اس طرز اور طریقہ کا آدمی نہیں رہا اور نیک بن گیا ہے تو پھر دوسرے لوگوں کی طرح اسکی شہادت بھی قبول کی جاوے۔ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم نادان جہال کیطرح کینہ نہیں اسکے احکام ہماری درستی اور اصلاح کے واسطے ہیں مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ [illegible] بالا حکم اُن اشخاص کے واسطے ہے جو کسی غیر مرد یا غیر عورت کے متعلق زنا کی بابت بولے۔ لیکن اپنی بیوی کے متعلق ایسے فعل کے دیکھنے اور ظاہر کرنے کے بارہ میں مفصلہ ذیل احکام ہیں۔

(۸) وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ۔ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو زنا کا عیب لگاتے ہیں اور سوا اپنے اور کوئی گواہ ان کا نہیں ہے پس وہ ایک ہی آدمی چار دفعہ اللہ کی قسم کھائے کہ میں سچ کہتا ہوں اور پانچویں دفعہ یوں کہے کہ اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ [illegible] کے ساتھ اس قسم کے تعلقات رکھنا [illegible] [illegible] اُس کی [illegible] وہ اُس عورت سے دلی [illegible] عزت اُسی کی پرزور شہادت [illegible] مرد ایسے ہوتے ہیں کہ کسی اور زنا [illegible] [illegible] ہے (۹) [illegible]

[illegible] شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ۔ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ۔ اور اس عورت سے عذاب کو دور کر دیتی ہے [illegible] دفعہ خدا کی قسم کھائے کہ یہ شخص جھوٹا [illegible] اور پانچویں دفعہ اسطرح قسم کھائے کہ اگر یہ مرد سچا ہے تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِیْمٌ۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت تم پر نہ ہوتا (اور تو ایسے پر حکمت مسائل نازل نہ ہوتے) اور وہ توبہ قبول کرنے والا اور حکمتوں والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت سے بڑی حکمت سے بھرے احکام [illegible] نازل فرمائے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۚ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ تحقیق وہ لوگ جنھوں نے تہمت لگائی ہے ایک گروہ ہے تم میں سے تم اسکو برا نہ سمجھو اپنے لیے۔ بلکہ یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ ہر مرد کے لیے ہے جو اُس نے کمایا گناہ سے اور جو ان میں سے بڑی بات کے پیچھے پڑا اُس کے لیے ہے بڑا عذاب۔ اس آیت میں اشارہ ہے اُس فتنہ کی طرف جبکہ بعض لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بدظنی کی تھی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے حضرت عائشہ کا پاک ہونا ظاہر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ واقعہ مومنوں کے واسطے کسی تکلیف کا موجب نہیں بلکہ سراسر فوائد کا باعث ہے۔ اول تو خود یہ واقعہ ایک بڑے بھاری مسئلہ کے حل ہو جانے کا موجب ہوا کہ جب کسی عورت پر اتہام لگایا جائے تو کیا کرنا چاہیے اور خود اتہام لگانے والوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے۔ دوم حضرت عائشہ کی بریت خدا کی پاک کتاب سے ثابت ہو گئی اور اسطرح حضرت ام المومنین کو یہ فخر حاصل ہوا کہ قرآن شریف میں انکا ذکر خیر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا۔ اور جو لوگ منافق تھے اور اُن کے دلوں میں کجی تھی اور کمزوری تھی وہ بھی ظاہر ہو گئے اور مومنوں کو آئندہ کے واسطے ہدایت مدنظر ہو گئی کہ ایسے معاملات میں جلدی سے مُنہ نہیں کھولنا چاہیے بلکہ بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

(۱۰) لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ۔ کیوں ایسا نہ کیا گیا کہ جب تم نے سنا اس بات کو تو مومن مردوں اور عورتوں کو لازم تھا کہ اپنے جی میں نیک ظن رکھتے اور کہتے کہ یہ تو ظاہر جھوٹی تہمت ہے۔ اس آیۃ میں مومن مردوں اور عورتوں کو تمدن اور اخوت کا ایک بڑا ضروری اور امن قائم کرنے والا اصول سکھایا گیا ہے کہ کسی پر بدظنی کرنے میں جلدی نہ کریں بلکہ اپنے بھائیوں پر نیک ظن قائم رکھیں اور جب تک پوری تحقیقات نہ ہوئے کسی کے حق میں کوئی کلمہ بد استعمال کرنے کی جرات نہ کریں۔ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ۔ کیوں نہیں لائے اُس پر چار گواہ پس جب نہیں لا سکے گواہ تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ جو شخص کسی کے متعلق ایسا کلمہ بولے اُس سے چار گواہ طلب کرنے چاہییں لیکن اگر وہ اپنی بات کیواسطے چار گواہ پیش نہیں کر سکتا تو وہ جھوٹا اور خود مجرم ہے اور سزا کے لائق ہے۔

اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے اختلاف کو مٹایا ہے سب سے پہلے زنا کی جڑ کو کاٹا ہے جو سب سے زیادہ دنیا میں اختلاف کا موجب ہوا کرتا ہے۔ پھر لوگوں کو بدظنی سے بچنے کیواسطے ہدایت کی ہے اور بیجا تہمت لگانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ جو کوئی کسی پر بیجا تہمت لگاتا ہے وہ خود اسمیں گرفتار ہوتا ہے۔ امام شعرانی نے لطائف المنن میں لکھا ہے کہ مصر میں ایک بزرگ ایک محلہ میں رہتے تھے چند نوجوان اُن کی خدمت میں آتے جاتے تھے متعلق محلہ والے اُس بزرگ پر اتہام باندھتے تھے وہ بزرگ انکو ہمیشہ نصیحت کرتے مگر وہ باز نہ آتے آخر تنگ آکر اُس [illegible]

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ میں ایک نوجوان لیڈی ہے جو مدت سے اُن ممالک میں شراب نوشی کی عادت کو لوگوں سے چھڑانے کے واسطے کوشش میں لگی ہوئی ہے اس کا نام مادر سٹوآرٹ ہے ہمنے اسکو اسکے نیک کام میں دل بڑھانے کے واسطے ایک خط لکھا تھا جس میں یسوع مسیح کے شراب بنانے کے معجزات اور خود شراب کا استعمال کرنے کی طرف اشارہ کرکے یہ ظاہر کیا تھا کہ عیسائی ممالک میں کثرت شراب کا کیا باعث ہے۔ اور پھر اسلام میں شراب کی ممانعت اور اسلامی ممالک میں شراب کی بندش کا تذکرہ کیا تھا۔ جس کے جواب میں لیڈی صاحبہ مذکورہ نے ایک لمبا خط محبت کا لکھا اور ظاہر کیا کہ میں ریویو پڑھ چکی ہوں اور اسلام اور اسلامیوں کی تعریف اپنے لیکچروں میں کیا کرتی ہوں۔ حال میں ہمنے ماہ فروری میں اسکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھیجی تھی جسکے جواب میں آج ۱۰ جولائی کی ڈاک میں ایک لمبا خط مادر سٹوآرٹ کی طرف سے میرے پاس پہنچا ہے جس میں لیڈی موصوفہ نے تصویر کے متعلق لکھا ہے کہ میں نے اس قابل عزت بزرگ کی تصویر کو نہایت غور سے مطالعہ کیا جو آپ نے مجھے ارسال فرمائی ہے۔ تصویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ چہرہ ایک نہایت باعظمت انسان کا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی تصویر درحقیقت ایسے ہی لوگوں کے واسطے کھینچی گئی تھی جو تصویر کو دیکھنے پہچاننے اور فائدہ اُٹھانے کا علم رکھتے ہیں۔ ملّا۔ ملّاؤں کو جو ایک دو پیسوں کی خاطر کئی میلوں تک مُردوں کا پیچھا کرنے کیلئے کمربستہ رہتے ہیں حالانکہ جب وہ پیسہ انکو ملتا ہے اسپر بھی ایک انسان کی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے مناسب نہ تھا کہ وہ اسپر شور مچاتے کیونکہ یہ تصویریں انکی خاطر نہیں بنائی گئی تھیں اور نہ انکو اتنا علم حاصل ہے کہ وہ اس سے کچھ فائدہ اُٹھا سکیں۔

میونگ ٹن اینڈرسن صاحب بہادر ولایت کے ایک اخبار میں تحریر فرماتے ہیں۔ مذہب عیسوی کی تجارت ہم لوگوں کو بہت مہنگی پڑی ہے چیز خراب اور قیمت گراں کروڑوں روپے پادریوں کی تنخواہوں گرجاؤں کی عمارتوں اور خرید اسباب پر ہم لگاتے ہیں جس کے عوض میں بجز تثلیث کے مسئلہ کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ عیسائیت کی گذشتہ تاریخ کو اگر پڑھا جاوے تو سوائے جرائم اور ظلم اور زیادتیوں کے اور کچھ نہیں ملتا۔

یہ ایک انگریز کے لیکچر کا خلاصہ [illegible] ہم بسبب طوالت پورا درج نہیں کر سکتے [illegible] پادری صاحبان اپنے ملک کے [illegible] کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ اس ملک میں بھی زیادہ ان ممالک میں عیسویت کے دشمن پیدا ہو گئے ہیں اور دن بدن انکی تعداد ترقی پکڑتی جاتی ہے اور مشورہ دیتے ہیں کہ گورے عیسائی اگر مناسب سمجھیں تو [illegible] بھی جو اسقدر محنت کے ساتھ [illegible] ساتھ ہی لے جائیں کیونکہ اول تو [illegible] لے جانے کے بعد کوئی ایسا [illegible] مثال دکھلا کر روٹیاں کمائیں اور پھر بہانہ تو ضرورت سے پر امید نہیں کی جا سکتی کہ کالے عیسائی آپ کی ساتھ کچھ نمک حلالی کر سکیں لیکن ممکن ہے کہ وہاں جاکر یہ کسی کام بھی آجائیں۔

امریکہ میں آج کل ۱۷ فیصدی عورتیں بعد شادی طلاق لیتی ہیں یہ تعداد دنیا کے آگے ضرورت مسئلہ طلاق کے واسطے ایک عملی لیکچر دے رہی ہے۔

۲ جون ۱۹۰۵ء کو شہر شروزبری کے ایک بڑے پُرانے گرجے پر بجلی گری۔ شراڈک لاہوما کے پادری وک ہم صاحب نے اپنے پڑوسیوں کو گالیاں دی عدالت میں مقدمہ گیا پادری صاحب پر مبلغ پندرہ روپے دس آنے جرمانہ ہوا۔

پادری اولیلا گھن صاحب جو شکاگو کے ایک گرجے کے پادری ہیں۔ اس جرم میں گرفتار ہوئے ہیں کہ انھوں نے اپنے گرجے میں ایک قمار خانہ بنایا ہوا تھا اور جو لوگ باہر سے وہاں آتے تھے انکو چند عورتوں کے ذریعہ جوا بازی کی ترغیب دیجاتی تھی۔ پادری صاحب کی مخبری کرنے والے بھی ایک پادری ہیں جنکا نام پادری کرولی صاحب ہے۔

ینابیع عیسویت - ایک بزرگ معلم مذہب عیسوی کے ماخذ کو تلاش کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ یورپ کے ممالک سکینڈی نیویا وغیرہ میں بہت سی ایسی مذہبی رسومات پائی جاتی ہیں جو اصل میں قدیم دیوی دیوتا سے تعلق رکھتی تھیں اور اب وہ دین عیسوی کا جزو اعظم ہیں۔ مثلاً ایسٹر کی رسم جس میں تمام دین عیسوی شامل ہے مسیح کے کسی دن کی خاطر نہیں منایا جاتا بلکہ قدیم انگریزوں کے ایک دیوی کا نام ایسٹر تھا۔ ایسا ہی قدیم بتوں آدن۔ اور تھار اور بلدر وغیرہ سے بہت سی مذہبی رسومات لی گئی ہیں۔ خود ہفتہ کے دنوں کے نام انگریزی میں قدیم بتوں کے نام پر اب بھی مشہور ہیں۔ مثلاً تھرسڈے کو تھرسنڈے یعنی تھر دیوتا کا دن کہتے ہیں۔

[illegible] صاحب۔ جنہوں نے ہیمنہ نام ایک کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ دنیا میں کامیابی کے گُر سیکھنے والوں کے [illegible] انھوں نے [illegible] تین ایسی لکھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں عیسوی مذہب کے پادریوں کو کس عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں کہ کامیابی کیواسطے یہ ضروری ہے کہ آدمی گرجا میں اچھا وعظ کرسکے لوگوں کے سامنے دردمندی کے ساتھ دعا مانگ سکے اور دعا کے بعد یسوع کے نام پر لوگوں سے روپیہ جمع کرسکے۔ بہار کے موسم میں ملک کے اندر پھر کر مذہب کے نام پر اتنا روپیہ جمع کرسکے کہ موسم سرما میں مزہ سے گذارہ ہوسکے۔

لنڈن کے بشپ صاحب نے ایک بڑے جلسہ میں تقریر کی ہے کہ عیسائی مذہب کو بچانا [illegible] بہت کوشش کرکے شہادت [illegible] بچائی جاتی ہے کیونکہ اب زمانہ کی سائنس اور تحقیقات جو بائبل پر [illegible] نے اکثر لوگوں کو ایمان سے نکال کر کفر تک پہونچا دیا ہے۔

پروفیسر [illegible] ولایت کے ایک اخبار میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کا [illegible] سات [illegible] میں آگئے ہیں [illegible] ان چیزوں کو بنے ہوئے تین ہزار تین سو چھ سال گذر چکے ہیں اور ان پر ایک لاکھ روپیہ کا سونا لگا ہوا ہے۔ لیکن تاریخی قدامت کے لحاظ سے انکی قیمت کا کوئی اندازہ اس وقت نہیں کیا جا سکتا۔

تازہ اخبار

آخر [illegible] جولائی [illegible] جاپانیوں نے مقام [illegible] پر حملہ کیا [illegible] مقابلہ کیا مگر بیفائدہ آخر روسی جرنیل [illegible] اور عمارتوں کو آگ لگا کر قلعہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔

روس میں بارش نہ ہونے [illegible] قحط کا [illegible] ہے۔

مراکش کے متعلق فرانس اور جرمن کا [illegible] ہوا۔ ان علاقہ جات میں فرانس کے حقوق اصلی تسلیم کئے گئے۔ لیکن سلطان مراکش آزاد مانا جائیگا افغانستان کے یہودی سوداگروں پر روس کی جاسوسی کا شبہ کیا گیا ہے اسواسطے انکو حکم ہوا کہ یہاں سے نکل جاؤ حساب کتاب فیصلہ کیواسطے کچھ عرصہ کی مہلت دیگئی لیکن دوکان کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔

روسی علاقہ ترکستان کے تاجر روسی [illegible] سے تنگ ہوکر ملک چھوڑ کر افغانستان اور ہندوستان کو آرہے ہیں۔

میمن [illegible] سنگھ کا ایک [illegible] خاطر سے چند روز زیادہ قید خانہ میں [illegible] سرکار نے [illegible] معطل کر دیا۔

www.aaiil.org

(مسئلہ کے لیے دیکھو مضمون صفحہ ۳)

مجاہدات عجیب اکسیر ہیں - سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے مجاہدات کیے ہندوستان میں جو اکابر گذرے ہیں شیخ معین الدین چشتی اور فرید الدین رحمہما اللہ انکے حالات پڑھو تو معلوم ہو کہ کیسے کیسے مجاہدات انکو کرنے پڑے ہیں - مجاہدہ کے بغیر حقیقت کھلتی نہیں +

جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فقیر کے پاس گئے اور اُسنے توجہ کی تو قلب جاری ہوگیا - یہ کچھہ بات نہیں ایسے قلب ہندو فقرا کے پاس بھی جاری ہوتے ہیں یہ تو کچھہ چیز نہیں ہے یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ساتھہ تزکیہ نفس کی شرط نہیں ہے نہ اسمیں کفر و اسلام کا کوئی امتیاز ہے مریزوں نے اس فن میں آجکل وہ کمال کیا ہے کہ کوئی دوسرا کرے گا - میرے نزدیک یہ بدعات اور محدثات ہیں -

شریعت کی اصل غرض تزکیہ نفس ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام اسی مقصد کو لیکر آتے ہیں اور وہ اپنے اسوہ حسنہ اور اُسوہ سے اس راہ کا پتا دیتے ہیں جو تزکیہ نفس کی حقیقی راہ ہے وہ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت ان میں پیدا ہو اور شرح صدر حاصل ہو +

میں بھی اسی منہاج نبوۃ پر آیا ہوں ہیں اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میں کسی ٹوٹکے سے قلب جاری کر سکتا ہوں غلط ہے میں تو اپنی جماعت کو اسی راہ پر لے جانا چاہتا ہوں جو ہمیشہ سے انبیاء علیہم السلام کی راہ ہے جو خدا کی وحی کے ماتحت طیار ہوئی ہے - پس اور راہ کا ذکر ہماری کتابوں میں آپ نہ پائیں گے اور نہ اس کی تعلیم دیتے ہیں اور نہ ضرورت سمجھتے ہیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور دعاوں میں لگے رہو +

سائل - حضور نمازیں پڑھتے ہیں مگر منہیات سے باز نہیں رہتے اور اطمینان حاصل نہیں ہوتا ہے +

حضرت اقدس - نمازوں کے نتائج اور اثر تو تب ہوں جب نمازوں کو سمجھکر پڑھو - بجز کلام الٰہی اور ادعیہ ماثورہ کے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اور پھر ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو - یہی ایک امر ہے جسکی بار بار تاکید کرتا ہوں گھبراؤ اور گھبراؤ نہیں اگر استقلال اور صبر سے اس راہ کو اختیار کروگے تو انشاء اللہ یقیناً ایک نہ ایک دن کامیاب ہوگے - ہاں یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی کو مقدم کرو اور دین کو دنیا پر ترجیح دو - جبتک انسان اپنے اندر دنیا کا کوئی حصہ بھی پاتا ہے وہ یاد رکھے کہ ابھی وہ اس قابل نہیں کہ دین کا نام بھی لے -

یہی ایک غلطی لوگوں کو لگی ہوئی ہے کہ دنیا کے بغیر دین نہیں ہوتا - انبیاء علیہم السلام جب دنیا میں آتے ہیں کیا انھوں نے دنیا کے لیے سعی اور مجاہدہ کیا ہے یا دین کے لیے +

اور باوجود اس کے کہ ان کی ساری توجہ اور کوشش دین ہی کے لیے ہوتی ہے پھر کیا وہ دنیا میں نامراد رہتے ہیں ؟ کبھی نہیں - دنیا خود اُن کے قدموں پر آگرتی ہے یہ یقیناً سمجھو کہ انھوں نے دنیا کو گویا طلاق دیدی تھی لیکن یہ ایک عام قانون قدرت ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے اور دنیا انکی خادم اور غلام ہو جاتی ہے جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کرلیں مگر آخر ذلیل ہوتے ہیں +

سچی خوشی اور اطمینان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عطا ہوتا ہے یہ مجرد دنیا کے حصول پر منحصر نہیں ہے اسلیے ضروری ہے کہ ان اشیاء کو اپنا معبود نہ ٹھہراو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاو اور اسی کو یگانہ دیکتا معبود سمجھو - جبتک انسان ایمان نہیں لاتا کچھہ نہیں - اور ایسا ہی نماز و روزہ اسے منزل مقصود تک نہیں لے جا سکتا بلکہ جب یہ محض خدا کے لیے ہو جاوے اور إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کا سچا مصداق ہو تب مسلمان کہلاے گا - ابراہیم علیہ السلام کی طرح صادق اور وفادار ہونا چاہیے - جسطرح وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہوگیا اسی طرح انسان ساری دنیا کی خواہشوں اور آرزووں کو جب تک قربان نہیں کر دیتا کچھہ نہیں بنتا - میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کیطرف اسکے لیے ایک جذبہ پیدا ہو جاوے اُسوقت اللہ تعالیٰ خود اس کا متکفل اور کارساز ہو جاتا ہے - اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہیے - اگر نقص اور خرابی ہوگی تو ہم میں ہوگی - پس یاد رکھو کہ جب تک انسان خدا کا نہ ہو جاے بات نہیں بنتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جاتا ہے اسمیں شتابکاری نہیں رہتی مشکل یہی ہے کہ لوگ جلد گھبرا جاتے ہیں اور پھر شکوہ کرنے لگتے ہیں +

سائل - ابتدائی منزل اس مقصد کے حصول کیلیے کیا ہے

حضرت اقدس - ابتدائی منزل یہی ہے کہ جسم کو اسلام کا تابع کرے جسم ایسی چیز ہے جو ہر طرف لگ سکتا ہے بتاؤ زمینداروں کو کون سکھاتا ہے جو جیٹھ اساڑھ کی سخت دھوپ میں باہر جاکر کام کرتے ہیں اور سخت سردیوں میں آدھی آدھی رات کو اُٹھ کر باہر جاتے اور ہل چلاتے ہیں پس جسم کو جسطریق پر لگاو اُسی طریق پر لگ جاتا ہے ہاں اسکے لیے ضرورت ہے عزم کی - کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ مٹی کھایا کرتا تھا بہت تجویزیں کی گئیں مگر وہ باز نہیں رہ سکتا تھا آخر ایک طبیب آیا اور اُس نے دعویٰ کیا کہ میں اسکو روک دونگا چنانچہ اُس بادشاہ کو مخاطب کرکے کہا ایہا الملک این عزم الملوک یعنی اے بادشاہ بادشاہوں والا عزم کہاں گیا ؟ یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ اب میں مٹی نہیں کھاونگا - پس عزم مومن بھی ... تو کوئی چیز ہے

سائل - عزم کرنے تو آپ کی کیا ضرورت ہے +

حضرت اقدس - بات یہ ہے کہ جب نفوس صافیہ کا جذب ہوتا ہے تو ممد و معاون بھی پیدا ہو جاتے ہیں - صحابہ کے دل اچھے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انکے لیے ایک رسول بھی پیدا کر دیا - ایسا ہی کہتے ہیں کہ مکہ سے جو مدینہ کیطرف ہجرۃ کی اسمیں یہی بھید تھا کہ وہاں کے اصلاح پذیر قلوب کا ایک جذبہ تھا -

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھہ پہلے لکھا جا چکا ہے اور احباب اس سے بخوبی واقف ہیں مختصراً حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اُسکے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے - بلکہ حضرت امام علیہ السلام نے یہانتک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چوتھا حصہ کاٹکر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجدے - ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنیکی کچھہ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کسقدر ضروری ہے - پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچیگا - مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنیں گے - کالج ایک نہیں ہزاروں ہوں گے - اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہوں گی - مگر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے - آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اُسوقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا - پس اُٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے کام لو - کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہروقت جمع رہنی چاہیے - اور یہ بات سردست ایکہزار کے ڈونیشن اور آئندہ پانچسو روپیہ ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے - تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے +

www.aaiil.org

دلچسپ علمی خبریں

ڈاکٹر - آرلو جان اونس - اور دیگر ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بہت سے امراض اس دودھ سے پیدا ہوتے ہیں جو صاف نہیں ہوتا - بلکہ غلیظ - اور جس میں خاک یا اجرام وغیرہ داخل ہو جاتے ہیں - چنانچہ خیال کیا جاتا ہے - کہ ایسے دودھ سے یہ امراض پیدا ہوتے ہیں - ساری امراض جو اجرام کے ذریعے پھیلتے ہیں - ورم اور خراش وغیرہ - گلٹیاں جو اکثر بچوں کے جسم پر نکل آتی ہیں - وبائی امراض - مثلاً ہیضہ - پس دودھ کو ایسی جگہ اور ایسے صاف برتن میں رکھنا چاہئے جہاں خاک کے ذریعے اجرام نہ پہنچ سکیں - بلکہ دودھ دینے والے مواشی کو [illegible] رکھنا چاہئے - اور عمدہ اور صاف چارہ کھلانا چاہئے - یورپ [illegible] - جرمن بیلجیم وغیرہ میں دودھ کا انتظام اچھا ہے - اور جو دودھ چوبیس گھنٹہ تک رکھا رہتا ہے - اسے استعمال نہیں کیا جاتا - اور خراب دودھ بیچنے والوں کو قانوناً سزا دیجاتی ہے

برلن میں ایک شخص کے دماغ میں سے رسولی بذریعہ عمل جراحی نکالی گئی تھی - جس سے کئی رگیں اور نسیں کٹ گئی تھیں - ان کو درست کرتے وقت وہ رگ جو قوت سامعہ کا آلہ ہے - اس رگ سے جو قوت باصرہ کا آلہ ہے - جوڑ دی گئی - اس مریض کو صحت ہونے پر آوازیں اشیاء کی مانند معلوم دینے لگیں اور اشیاء آوازوں کی مانند - چنانچہ وہ کہتا ہے کہ یہ آواز - نیلگوں آسمانی ایک نہر کی صاف آواز اور دھندلا آسمان بھنبھناہٹ سی معلوم دیتی ہے - اسی طرح انجن کی تیز سیٹی بنفشی رنگ - کسی جماعت کا شور نارنجی رنگ اور مینہ کا برسنا - سبز رنگ معلوم ہوتا ہے - اُسے باجے کے سننے میں بڑا لطف آتا ہے - اور اس کی آوازیں اس سے نہایت خوش وضع رنگوں کی شکل میں دوچار ہوتی ہیں

دنیا میں سب سے بڑا پھول [illegible] ہے - جو جزائر فلپائن کے ایک [illegible] میں پیدا ہوتا ہے - اس کا عرض ایک گز اور وزن ۲۲ پونڈ [illegible] ہے - وہ سطح سمندر سے ۲ ہزار فیٹ کی بلندی پر اگتا ہے

دو [illegible] اونس [illegible] چائے - اور دو اونس خشک سیج (ایک قسم کی بوٹی کے پتے) تین بوتل پانی - ان تینوں چیزوں کو ایک آہنی برتن میں ڈال کر اور اس کو دوسرے برتن سے ڈھانپ کر آگ کے اوپر رکھ دو - اور آہستہ آہستہ پکنے دو - جب وہ ایک تہائی رہ جائے - تو آگ بجھا کر اسے ۲۴ گھنٹے رکھا رہنے دو - پھر پانی کو مقطر کر کے بوتل میں رکھ لو اس عرق کو برش سے کھوپڑی پر لگاؤ - اس سے بال سفید نہ ہونگے - اور کمزور بال مضبوط ہو جائیں گے

ڈاکٹر - جے مشکاف شارپ نے تجربہ کے بعد رائے قائم کی ہے - کہ سمندر کے سفر میں جو بیماری سر گھومنے اور جی متلانے کی ہو جاتی ہے - اس کا علاج یہ ہے - کہ ایک آنکھ پر پٹی باندھ دی جائے - اس کی تائید میں وہ ایک شخص کا حوالہ دیتے ہیں - جس کو بحری سفر میں یہ مرض ہو جاتا - مگر جب سے اس کی ایک آنکھ جاتی رہی ہے - تب سے اسے یہ تکلیف بھی نہیں ہوئی -

پیرس - کی اکیڈمی آف سائنس میں ایک شخص کا معائنہ کیا گیا ہے - جس کا قد دس سال میں کم ہوتے ہوتے پانچ فیٹ ۴ انچ سے تین فیٹ ۲ انچ رہ گیا ہے - اس کی صحت خوب اچھی ہے - مگر صرف قد گھٹتا رہتا ہے

ناروے کے ایک انجنیئر برگراف نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے - جس کے ذریعے سمندر کی سطح پر سے اگر آواز کا سمندر کے پانی کے اندر پہنچانا مقصود ہو - یا اندر کی آواز کا سننا مقصود ہو - تو وہ پہنچائی اور سنی جا سکتی ہے جو آواز ۲ ہزار فیٹ کی گہرائی تک پہنچائی جائے - اس کی آواز بازگشت ایک سیکنڈ میں سنائی دیجاتی ہے کہتے ہیں - کہ اس آلہ سے بہت سے بڑے بڑے کام نکل سکیں گے -

فرانس - میں ایک سائنس دان ایم ہیورٹ نامی نے ایک کل مختصر نویسی کی ایجاد کی ہے - جو ان تمام کلوں سے بہتر ہے - جو آج تک اس کام کے لئے بنائی گئی تھیں - اگرچہ سر دست وہ فرانسیسی زبان ہی کے لکھنے کا کام دیتی ہے تاہم دوسری زبانوں کے لکھنے میں بھی کام آ سکتی ہے ایک معمولی شخص ایک ہفتہ کی مشق کے بعد ۵۰ الفاظ فی منٹ کے حساب سے لکھ سکتا ہے - اور دو تین ماہ کی مشق کے بعد فی منٹ ۱۲۵ سے لیکر ۱۵۰ الفاظ تک لکھ سکتا ہے مختصر نویسی میں ایک دقت یہ ہے - کہ جو شخص لکھتا ہے - وہی اسے پڑھ سکتا ہے - اگر جلدی لکھا ہوا ہو - تو اس سے بھی نہیں پڑھا جاتا - اور اگر پڑھا بھی جائے - تو بڑی دقت سے - مگر اس کل میں یہ دقت بھی دور کر دی گئی ہے - کیونکہ اس کے ذریعے حروف و علامات بہت صاف اور عمدہ طریقہ میں لکھی جاتی ہیں ایم ہیورٹ نے اپنی اس کل کا نام اسٹینوفائل رکھا ہے

مسلمان سیاحین

علامہ محمود پاشا فلکی سابق جج عدالت مختلطہ مصر و ایڈیٹر رسالہ عرفات (یہ رسالہ فرانسیسی زبان میں شائع ہوتا ہے) نے مسلمانوں کی سیاحت کے متعلق ممبران جغرافیکل سوسائٹی مصر کے روبرو ایک اسپیچ ۲۰ - محرم گذشتہ کو دی تھی - اور ان مسلمان سیاحوں کا تذکرہ کیا - جو ساری دنیا میں پھرے - اور مذہب و علم و تجارت کی اعلیٰ اعلیٰ خدمتیں انجام دیں - ان سیاحتوں کی اہمیت بتلاتے ہوئے یہ بھی ذکر کیا - کہ مسلمانوں کی ترقی کے زمانے میں یورپ کی کیا حالت تھی - اور مسلمانوں نے ان دنوں کیوں کر تمام ممالک کی جاپان سے لے کر کیپ تک سیاحت کی - مسلمانوں کے آثار بالفعل آئس لینڈ و ہالینڈ میں دریافت ہوئے ہیں - اور کولمبس کے امریکہ دریافت کرنے ۵۰۰ برس قبل مسلمان امریکہ میں پہنچ چکے تھے - جن مسلمان سیاحوں نے دنیا کا سفر کیا - ان کی تعداد بہت زیادہ ہے بعض سکوں پر جو ہنری ششم و فریڈرک دوم کے وقت کے ہیں - صاف عربی خط و نقش موجود ہے - تمدن اسلام کی عظمت یورپ کا تنزل - اور اہل یورپ کے ہر بات میں مسلمانوں سے محتاج ہونے کی کیفیت پوری طرح بیان کرنے کے بعد مسلمانوں کی توجہ متعلق بہ رواج صنعت و حرفت و تجارت اور ہمسایہ ملکوں میں علوم کی اشاعت کا حال بیان کیا - صناع و تجار و علماء نے سفر سے صرف مادی و اخلاقی منفعت حاصل کر کے نہیں لوٹتے تھے - بلکہ وہاں کی حکومت کے پولیٹکل انتظامات سے بھی واقف ہوتے تھے - اور حیات اجتماعی کو بھی آزما لیتے تھے - یہ بھی بیان کیا کہ اس قسم کی سیاحتیں خلفائے راشدین و بنی امیہ کے زمانے میں بہت وقوع میں آئیں - اور عباسیوں کے عہد میں یہ سلسلہ درجۂ کمال تک پہنچ گیا - حروب صلیبیہ کے زمانے سے پھر ہمتیں پست ہو چلیں - اور ممالک اسلام پر تاتاری و مغل وغیرہ وحشی اقوام کے حملوں سے جوش سرد پڑ گیا - اور آخر یہ ہوا کہ یہ ممالک اخلاقی و قسمت کے اعلیٰ درجہ سے بالکل نیچے آ رہے - سبب یہ تھا کہ وحشی حملہ آور کو کسی قسم کی بیہودہ اور ذلیل حرکت سے باک نہ تھا - علما کو جو ان دنوں اعدم ہدایت و مصباح معرفت تھے قتل کر ڈالتے تھے - کتب خانے جلا دیتے تھے - اور طرح طرح کی بیہودگیاں جن سے تاریخ کے صفحات سیاہ ہیں - کرتے تھے مسلمان سیاحوں کی ہمتیں محض جنوبی ممالک مثلاً جاوہ و سوماترا و مڈغاسکر و جزائر ملایا اور چین کی سیاحت تک محدود نہیں رہیں - بلکہ شمالی ممالک روس و ناروے و سویڈن اور بحر مینی تک پہنچے ہوئے تھے - یہاں انکی تجارت کو بڑا فروغ تھا - خود علمائے روس مثلاً مسٹر فراہن و مسٹر یانسموزن نے اس امر کی شہادت دی ہے اور علمی مباحث سے اس کو ثابت کیا ہے - جرمنی و ہالینڈ وغیرہ کے علما بھی اس کے قائل ہیں - فاضل لیکچرار نے اس کے بعد یورپین اہل قلم اور مورخوں کے اقوال تائید دعویٰ میں نقل کئے - المؤید نے اس کے ترجمے کا بھی وعدہ کیا ہے - ہم بھی اس بحث کو کسی وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں - ع

چراغ مسیح - جس کا ریویو اخبار بدر میں پہلے نکل چکا ہے وہ حکیم فضل الدین صاحب مالک مطبع ضیاء الاسلام قادیان سے مل سکتی ہے

عزیز الدین

www.aaiil.org

فہرست مبایعین

اللہ تعالیٰ نے جس کشتی کو طیار کیا ہے اور اپنے رسول کو اسکا کشتی بان بنایا ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ ہر ایک دور کی راہ سے ایک تیرے پاس آئیں گے۔ اسکی مردم شماری پر احاطہ بیچارہ انسان کسطرح کر سکتا ہے۔ حضر میں سفر میں مردانہ میں زنانہ میں خطوط کے ذریعہ زبانی پیغاموں کے ذریعہ بیعت کا سلسلہ کثرت سے جاری ہے۔ پھر بہت سے لوگ ایسی جگہوں میں اور ایسی حالتوں میں ہیں جو دل سے اللہ اور اسکے رسول مسیح موعود پر پختہ ایمان رکھتے ہیں مگر نہ ان کی طرف سے کوئی خط آ سکتا ہے اور نہ وہ خود چلکر یہاں پہنچ سکتے ہیں غرض اس سلسلہ کا احاطہ کرنا ایک انسان کی طاقت سے بڑھکر ہے۔ جہانتک ہو سکتا ہے احباب کی باہمی واقفیت پیدا کرنے کے واسطے نئے مبایعین کی فہرست درج اخبار کیجاتی ہے۔ مگر کسی صورت میں ہم اس امر کے ذمہ وار نہیں ہو سکتے کہ یہ فہرست کامل ہے۔

(خلاصہ اقرار بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا)

۱- نور محمد صاحب ولد فخر الدین خان صاحب ساکن ایبٹ آباد حال ملازم فوج منی پور آسام۔

۲- فتح محمد صاحب ولد نبی بخش صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ۔ محلہ ملکانہ۔ داروغان ڈیرہ متصل نواب صاحب

۳- غلام قادر صاحب ولد کریم خان صاحب ساکن ״

۴- گھیسا صاحب ولد سیدا صاحب ״ ״

۵- اسمٰعیل صاحب ولد قادر بخش صاحب ״ ״

۶- فقیریا صاحب ولد اللہ دیا صاحب ״ ״

۷- مولوی عبد الحمید خان صاحب ولد محمد نجیب خان صاحب ساکن رام پور مصطفیٰ آباد دار الریاست

۸- عبد الرزاق صاحب ولد کریم بخش صاحب ساکن ملتان محلہ چڑیاں اندرون دہلی دروازہ

آریہ مسافر

رسالہ آریہ مسافر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے جس اشتہار میں یہ دعوٰی کیا ہے کہ آیندہ زلزلہ آنے والا ہے اسکی طرز تحریر سے معلوم ہوتا تھا کہ ہفتہ دو ہفتہ کے اندر ہی پہلی تحریر پڑھکر گرنیوالا ہے کہ زلزلہ آنیوالا ہے لیکن ابتک کوئی بھونچال نہ آیا جس سے ان کی پیشگوئی کی بطالت ظاہر ہے۔

واہ آریہ مسافر کی سمجھ۔ حضرت کا اشتہار تو سیدھی سادی اردو عبارت میں تھا اسکے سمجھنے میں آپکو اتنے مشکلات کیوں پڑے جو ہفتہ دو ہفتہ نکال لیے۔ تو معمولی اردو عبارت تھی کوئی وید کے منتر نہ تھے جنکے پڑھنے کیواسطے کئی سو سال کی زندگی درکار ہوتی کوئی ایسی پیچیدگی نہ تھی کہ لکھیں آگ اور ہوا اور مراد پرمیشر لیں۔ کوئی ایسا ذو معنی کلام نہ تھا کہ سناتن اس سے بت پرستی نکالیں اور دیانند جی مہاراج کو کئی ہزار سال کے بعد اس سے توحید سوجھے۔ ٹوٹی پھوٹی اسواسطے کہ وید کا خدا روح کا خالق نہیں مادہ کا خالق نہیں ہاں کچھ جوڑنے جاڑنے کا کام جانتا ہے جیسے ... انہی وید کی آریوں کو خوش کرنے کے واسطے عیسائی لوگوں کے فرضی خداوند نے یوسف بڑھئی کے گھر میں جنم لینا پسند فرمایا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے انہی اشتہاروں میں آیندہ زلزلہ کی متعلق اجتہادی طور پر تشریح کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ کم از کم سال آیندہ بہار کے دن پر جانا مناسب نہیں اور الہام میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوگئی۔ کیا یہ الفاظ تمہاری نظر سے نہ گذرے تھے۔ پر میں کہتا ہوں ہے آریہ مسافر۔ تو جبکہ ہمیں کو دیکھتا ہے اور کیوں اسکی طرف دھیان لگاتا ہے۔ کیا تیرے واسطے تیری بیٹی کا نشان کافی نہ تھا۔ کیا وہ ساری میعاد ابھی سے ہی پہلے تیری مسافرت کے ایام کو پورا کرنیوالا نہ تھا۔ تیرے واسطے مناسب نہ تھا کہ اب کوئی نشان برائے نشان طلب کرتا۔ تونے خود مانگ کر نشان لیا۔ اور نشان بھی کیسا سرخ۔ کیا اب بھی کچھ کسر باقی تھی کہ تو رسل الٰہی کے نشانوں پر بحث کرتا۔؟ ہرگز نہیں۔ آریو! ویدوں کے قصوں کہانیوں کو اب چھوڑو۔ حضرت مرزا صاحب کو غیر نہ سمجھو۔ وہ تمہارے ہی ملک کا ایک آدمی ہے غیر ملک کے لوگ اسکو ہندی کہتے ہیں بس اگر تم ملکی عزت کے پیچھے مرتے ہو تو یہ بھی ہندی ہے اور خدا کا فرستادہ ہے اور سچی راہ تمکو دکھاتا ہے آؤ اسکو قبول کرو اور ہمیشہ کے لیے گنتے بلنے کی جون میں پڑنے سے نجات پاؤ۔

یہود سیرۃ مسلمان

ضرورت مسیح موعود

اخبار وطن رقمطراز ہے کہ کہا جاتا ہے کہ تو دنیا میں ۲۰ اور ۲۵ کروڑ کے درمیان مسلمان بتائے جاتے ہیں لیکن انہیں بلا مبالغہ کئی کروڑ ایسے ہونگے جو کلمہ توحید بھی درست نہ بول سکتے ہونگے اور تین چوتھائی کے قریب ایسے ہونگے جو بجز کلمہ شہادت کے اپنے دین کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے حتٰی کہ خاص عرب کے مختلف حصص خاصکر نواحی عدن میں کئی ایسے قبیلے آباد ہیں جو اسلام چھوڑ انسانیت سے بھی معرا ہیں اور بالکل وحشی درندوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جور وہ ہیں سے اسی تمام ہے۔ دین و ملت و قومیت سے کچھ سروکار نہیں۔ ایک نامہ نگار نے پچھلے دنوں تین ماہ علاقہ عدن و حضرموت کا دورہ کیا تو اس نواح کے مسلمان کہلانے والے کئی عرب قبیلوں کی جہالت پستی۔ خود غرضی اور بے غیرتی دیکھ کر ششدر رہ گیا اس بڑھکر بیدینی و وحشت کیا ہوگی کہ ایک قبیلہ والے بہن بیٹی۔ باپ کی بیویاں اور خالہ پھپھی سبکو مباح سمجھتے ہیں۔ بیدینی و الحاد کی یہ حالت اور غداری و بے حمیتی کی یہ کیفیت ہے کہ ان کے بڑے بڑے قاضی اور مولوی ایک طرف تو ترکی حکومت سے وظیفے لے رہے ہیں اور دوسری طرف سلطنت عثمانیہ کے دشمنوں کی جاسوسی کی خدمت ادا کر رہے ہیں۔ یہاں ہندوستان میں بھی ایسے عالم کوڑی سے کم نہیں۔ جہاں کے عام مسلمان باشندے نام کے مسلمان کہلانے کے بھی مستحق نہیں ہو سکتے کیا اسلام میں اب صوفیاء کرام اور علماء کا وجود مطلقاً ناپید ہو گیا ہے کہ اس دردانگیز و دلسوز حالت کو دیکھکر بھی کسیکی عرق حمیت جوش میں نہیں آتی اور انکی اصلاح اور درستگی کے لیے ۲۵ کروڑ مسلمانوں میں سے ۲۵ شخص بھی چار دیواری کے آرام و آسایش کو چھوڑنا پسند نہیں کر سکتے۔ جس قوم کی نہایت پست ہمتی اور تن پروری و غفلت اسدرجہ تک پہنچ چکی ہو کیا وہ زندہ شمار ہو سکتی ہے؟ یا زندہ رہنے کے قابل سمجھی جا سکتی ہے۔

(ایڈیٹر بدر) کیا مسلمانوں اور اسلام کے علماء کی یہ حالت ظاہر نہیں کرتی کہ اسوقت مسلمان یہود سیرت ہو گئے ہیں جیسا کہ پہلے آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ایک وقت تم پر آویگا کہ تم یہود کی خصائل اختیار کروگے یہانتک کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہے تو تم بھی کروگے۔ مذکورہ بالا بیان ظاہر کرتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

انّ اللّٰہ قال صبح لکم وقت مسیحہ وانزلہ من اللہ

بدر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلّۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چشمِ گوہم باتو گرائی۔ چپادر قادیان بینی | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۱۶ | ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۸

ای جہاں منتظر خوش باش کا مد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

والیان ریاست	۳۰
معاونین برضائے خود	عہ / صہ / سے
عام قیمت	عا

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں۔ وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سرِ دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہماں جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات آں ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک سر مو دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا

درس قرآن

یہ عاجز بسبب تپ لرزہ نوبتی علیل ہے درس قرآن نہیں لکھ سکا اسواسطے مخدومی مکرمی حکیم فضل الدین صاحب نے درس قرآن اخبار بدر کے واسطے تحریر کیا ہے اللہ تعالے انکو جزائے خیر دے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طس تلک ایت القرآن وکتب مبین

ھدے وّ بشرے للمؤمنین

جسقدر دنیا میں مفید اور نفع رسان باتیں ہیں قرآن مجید میں بھی ضرور انکا سنہ موجود ہوتا ہے منجملہ انکے حروف مقطعات کے ساتھ اختصار کلام بھی ہے۔ ہر زمانہ میں جب کسی نے کوئی اعتراض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا قرآن کریم پر کیا ہے وہی بات خود اُس کے اندر بھی پائی گئی ہے بلکہ وہ نمونہ اُس سے بھی بڑھ کر بدتر معترض کے اندر بھی پایا گیا ہے۔ آج کل طس - یس - طہ - الم - وغیرہ حروف مقطعات قرآنی پر بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ حروف معما کی طرح ہیں مگر یہ اعتراض ایسے وقت میں کیا گیا ہے کہ جب ساری مہذب دنیا استعمال مفردات میں مجبور کی گئی ہے انگریز تو یہ اعتراض کر ہی نہیں سکتے ان کے کارخانے سامان خطابات امتحانات اپنے ناموں وغیرہ میں استعمال حروف مفردات کا بکثرت موجود ہے ایف - اے - بی اے - ایم اے - وغیرہ - آریہ نے خطوط و دکانات پر الف و م اوم لکھا جاتا ہے قرآنی حروف کی تفسیر صحابہ جیسے حضرت علی ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے کی ہے بعض تفاسیر میں بھی بہت لمبی تفسیر ان حروف کی بیان کی گئی ہے غرضکہ جو مضمون کسی سورۃ کا یا کوئی نتیجہ سمجھ میں نہ آئے اسکو اس کا سمجھنا دشوار ہو تو کچھ اسمائے الہیہ اُس کے ساتھ ہوتے ہیں پس وہ ہمارے جسکی وہ آیات مظہر ہوتے ہیں یا ان مفردات سے بڑا کام قرآن حدیث طب وغیرہ علوم میں لیا گیا ہے جیسے قرآن میں صلی الوصل اولی مق قد یوصل ج جائز ص وقف م حدثنا نا اخبرنا ثنا منکلو احد وغیرہ غرض تمام علوم عربی میں مقطعات سے کام لیا گیا ہے۔ طس۔ ط سے اسم الہی لطیف اور س سے سمیع مراد ہے یعنی یہ آیات قرآن اور کتاب کھول کر سنانے والے کی ہیں جو اللہ لطیف سمیع کی حضور سے نازل ہوئی ہیں جیسے فرامین کے سر پر لکھا جاتا ہے اجلاس فلاں حاکم سے یہ حکم جاری ہوا ہے اسیطرح ہر سورہ کے سر پر فرمایا گیا۔ ھدی و بشری للمؤمنین ہدایت اور بشری مومنوں کے لیے ہے لطافت سے ہدایت اور سمیع سے بشری کو بشرے ملتا ہے ہر ایک آسمانی مذہب والا اپنے کتاب کی نسبت ہادی اور بشری ہونے کا دعوی کرتا ہے مگر صرف دعوی قابل پذیرائی نہیں ہوتا جب تک ثبوت ساتھ نہ ہو ثبوت بھی نسیہ نہ ہو بعض مذہب بعد الموت کا وعدہ کرتے ہیں اور سچا مذہب وہ ہے جس کے پاس وعدہ ہی وعدہ نہ ہو بلکہ نقد ثبوت بھی موجود ہو چنانچہ مذہب اسلام ہی دنیا میں ہدایت اور بشری کا وعدہ دیتا ہے قرآن مجید میں ہدایت بھی ہے اور جو ہدایت پر ایمان لاوے اور عمل کرے اسکو بشری بھی ہے ہدایت تو ہے الذین یقیمون الصلوۃ جو مضبوط رکھیں نماز کو ایکطرف ہدایت تو یہ ہے کہ عظیم الشان ذات کے سامنے خشوع خضوع سے قسم قسم کی نیاز مندی کا اظہار کرے عظمت و جبروت الہی کو یاد کر کر ہاتھ باندھ کر غلاموں کی طرح حضور میں کھڑے ہونا جھکنا زمین پر گر پڑنا اور پھر اپنے محسن صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا دعائیں کرنا یہ تو نماز ہے ہاتھ پاؤں زبان ناک آنکھ کان سے اکثر کام ہوتے رہتے ہیں جو بعض ان میں غلطی پر بھی مبنی ہوتے ہیں خصوصًا ناک تو ایسی چیز ہے کہ اسکے پیچھے انسان سب کچھ برباد کر دیتا ہے پس بقدر طاقت انکو ظاہری طور پر صاف کرو اور باطنی پاکی اور صفائی کے لیے اللہ تعالی سے دعا کرو۔ اسیواسطے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بعد وضو کے پڑھو اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین ویؤتون الزکوۃ اور دیا کریں زکوۃ بدنی خدمات تو کسی قدر سہل ہیں مگر مال کا خرچ کرنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

گرجان طلبی مضائقہ نیست + زر می طلبی سخن درین است

مگر مومن صادق کو مال کا خرچ کرنا مشکل نہیں ہوتا اسیواسطے اس کا نام صدقہ ہے یعنی مومن کے صدق کی علامت ہے وہ اللہ تعالے کی رضا حاصل کرنے کے لیے اور مخلوق کی بہتری کے لیے مال خرچ کرتا ہے وھم بالاخرۃ ھم یوقنون اسی پر بس نہیں بلکہ وہ جزا و سزا پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ تو ہدایت ہے ان الذین لا یؤمنون بالاخرۃ زینا لھم اعمالھم فھم یعمھون جو لوگ جزا و سزا کو نہیں مانتے ان کے لیے ہم نے انکے وہ نیک اعمال جو انکو کرنے چاہییں عمدہ عمدہ پیرایوں میں خوبصورت کر کے دکھلائے۔ دنیہ ہدایت ہے مگر وہ غور سے نہیں دیکھتے اندھوں کا سا کام کرتے ہیں مگر برے کام کو خوبصورت کر کے دکھانا شیطان کا کام ہے جیسے اللہ تعالے فرماتا ہے زین لھم الشیطن اعمالھم شیطان نے انکو ان کے برا اعمال خوبصورت کر کے دکھا دیے نیک کام کا خوبصورت کر کے دکھانا اللہ تعالے کا کام ہے حبب الیکم الایمان و زینہ فی قلوبکم و کرہ الیکم الکفر و الفسوق و العصیان اللہ تعالی ہی نے تمہارے دلوں میں ایمان محبوب بنایا اور خوبصورت کر کے دکھایا اسکو تمہارے دلوں میں اور ناپسند کر کے دکھایا کفر بد عہدی بے فرمانی کو۔ ایسی آیات قرآن مجید میں اور بہت ہیں جنمیں صریح لفظوں میں فرمایا کہ اعمال شیطان خوبصورت کر کے دکھلاتا ہے اولئک الذین لھم سوء العذاب و ھم فی الاخرۃ ھم الاخسرون انکو بڑا عذاب اور انجام کار ان کو بڑا ٹوٹا ہوگا ان کے لیے بشری کا کوئی حصہ نہیں۔ و انک لتلقی القرآن من لدن حکیم علیم تو تو دیا گیا ہے قرآن اللہ لطیف سمیع سے جو حکیم اور علیم بھی ہے مومنوں کی دعا سنتا اور ان کے ہدایت پر چلنے کو دیکھتا اور بشری دیتا ہے اس کی ایک مثال یہ ہے کہ اذ قال موسی لاھلہ انی انست نارا جب کہا موسی نے اپنے ساتھیوں کو میں نے آگ دیکھی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے سآتیکم منھا بخبر او آتیکم بشھاب قبس لعلکم تصطلون لاؤں گا تمہارے لیے کوئی خبر یا لاؤں گا تمہارے لیے جلتا ہوا انگارہ تاکہ تم تاپو آرام پاؤ سینکو۔ آجکل بڑے آدمی اپنے ماتحتوں یا کم درجہ والے لوگوں یا اپنے بھتیجوں کو کام کے لیے بھیجتے ہیں مگر انبیاء خود مفید اور ضروری اور مشکل کام کرتے اور دوسروں کو آرام دیتے ہیں یہ قابل غور اور قابل تقلید امر ہے اب ہر ایک انسان اپنے اندر غور کرے کیا وہ ایسا کرتا ہے کہ مشکل کام خود کرے اور دوسروں کو آرام دے ایکدفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ جنگل میں تھے کھانا پکانے کے وقت تمام صحابہ پر کام تقسیم کر دیا آخر فرمایا کہ اب سب کام تقسیم ہو گئے تو لکڑیاں میں لاؤں گا وہ جو بڑا ہو گئے مشکل کام اپنے لیے رکھ لیا۔ کیسا پاک نمونہ ہے فلما جاءھا نودی ان بورک من فی النار و من حولھا و سبحان اللہ رب العلمین جب وہاں پہونچے آواز دی گئی کہ جو شخص آگ کی طلب میں آیا ہے اسکو برکت دی گئی جو اسکے اردگرد موجود ہیں اور پاک ہے اللہ تعالے پالنے والا جہانوں کا یعنی حضرت موسی ظاہری طور پر خیر خواہ بنا اللہ تعالی نے اسکو روحانی

بقیہ صفحہ ۔۔۔ پر

* اصل بات یہ ہے کہ یہ موقعہ حضرت موسی کے لیے تجلی الہی اور نزول وحی رحانی کا تھا جس کے ساتھ ملائکہ کا بھی نزول تھا اور یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب کسی رسول اور نبی پر وحی اترتی ہے تو فرشتوں کا بھی اللہ تعالے کی طرف سے اس وحی کی حفاظت کے لیے نزول ہوتا ہے تاکہ رحمانی وحی کے ساتھ کسی قسم کا شیطانی دخل نہ ہو جاوے چنانچہ اللہ تعالی سورہ جن میں فرماتا ہے لا یظہر ...

ہفتہ دارالامان

۱- حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین کتاب براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا جا رہا ہے

۲- حضرت مولوی نورالدین صاحب و مولوی عبدالکریم صاحب بخیر و عافیت ہین - درس قرآن شریف باقاعدہ ہر روز بڑی مسجد میں بعد نماز عصر ہوا کرتا ہے

۳- مخدومی اخویم منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین جن کی بیماری کی خبر گذشتہ اخبار مین دیگئی تھی - اب بفضلہ تعالے بخیر و عافیت ہین - چودہری صاحب کی صحت کا قصہ عجیب ہے - ان کو مرض اسہال تہا - دس دن تک برابر اسہال آتے رہے - دسویں دن حالت نہایت نازک ہو گئی - دو دو منٹ پر اسہال آنے شروع ہوئے ساتھ ہی قے شروع ہو گئی - اور نہایت سخت کمزوری تھی اس وقت حضرت مسیح موعود کو خبر ہوئی - آپ نے بعد عصر دوائی ارسال کی - اور پندرہ پندرہ منٹ کے بعد تین دفعہ ارسال فرمائی - تیسری دفعہ دوائی پیتے ہی فوراً اسہال اور قے بند ہو گئی - اور تمام کرب اور تکلیف رفع ہو گئی - اور یا تو چودہری صاحب مثل مردہ کے ہو رہے تھے - اور یا صحت کے ساتھ اٹھ بیٹھے - فالحمد للہ اب بخیر و عافیت دفتر کے کام مین حسب معمول مصروف ہین -

۴- اس ہفتہ مین مفصلہ ذیل احباب تشریف لائے - بابو محمد امین صاحب - مبارک شاہ صاحب طالب علم ان رڑکی کالج منصب علیشاہ صاحب خیاط از لدھیانہ میاں خیرالدین صاحب و گل محمد صاحب طالب علمان علی گڈھ کالج - بابو محمد امین صاحب کے پاس ایک کیمرا تہا جس سے انھوں نے کئی لوگوں کی تصویرین اتاری ہین - ان کے علاوہ راولپنڈی شاہ پور وغیرہ مختلف مقامات سے احباب

۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء کو قبل از اذان نماز فجر زلزلہ کا ایک تیز دہکا محسوس ہوا - کوئی ایک منٹ تک رہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

۲۰- جولائی ۱۹۰۵ء - مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا کہ میرے کپڑے کو ایسا معلوم ہوا - کہ گویا آگ لگ گئی ہے - پانی ڈالا - تو کپڑا بالکل صاف نکل آیا - گویا اس کو کچہ آنچ نہ پہنچی تھی - فقط - مولوی صاحب کے والد صاحب بیمار ہین - حضرت نے فرمایا - انکی صحت کی طرف اشارہ ہے

۲۲- جولائی ۱۹۰۵ء - خاں صاحب ذوالفقار علی خاں کی زوجہ کلاں کی وفات کا ذکر آیا - عاجز کو لکھدیا - کہ ہماری طرف سے ان کو تعزیت نامہ لکھدین - کہ صبر کرین موت فوت کا سلسلہ دنیا مین لگا ہوا ہے - صبر کے ساتھ اجر ہے

فرمایا - قبولیت دعا حق ہے - لیکن دعا نے کبھی سلسلہ موت فوت کو بند نہین کر دیا - تمام انبیاء کے زمانہ میں یہی حال ہوتا رہا ہے - وہ لوگ بڑے نادان ہین - جو اپنے ایمان کو اس شرط سے مشروط کرتے ہیں کہ ہماری دعا قبول ہو اور ہماری خواہش پوری ہو - ایسے لوگوں کے متعلق قرآن شریف میں آیا ہے - وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ نِ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ -

بعض لوگ ایسے ہین - کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت ایک کنارے پر کھڑے ہو کر کرتے ہین - اگر اس کو بھلائی پہنچے تو اس کو اطمینان ہو جاتا ہے - اور اگر کوئی فتنہ پہنچے تو منہ پھیر لیتا ہے - ایسے لوگوں کو دنیا اور آخرت کا نقصان ہے - اور یہ نقصان ظاہر ہے -

فرمایا صحابہ کے درمیان بھی بیوی بچوں والے تھے اور سلسلہ بیماری اور موت فوت کا بھی ان کے درمیان جاری تہا - لیکن ان مین ہم کوئی ایسی شکایت نہیں سنتے جیسے کہ اس زمانہ کے بعض نادان شکایت کرتے ہین - اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ دنیا کی محبت کو طلاق دے چکے تھے - وہ ہر وقت مرنے کے لئے طیار رہتے تو پہر بیوی بچوں کی ان کو کیا پرواہ تھی - وہ ایسے امور کے واسطے کبھی دعائیں نہ کرواتے تھے - اور اسی واسطے اس مین کبھی ایسی شکایتیں بھی نہ پیدا ہوتی تہین - وہ دین کے راہ مین اپنے آپ کو قربان کر چکے ہوئے تھے

۲۴- جولائی ۱۹۰۵ء - پشاور کے دو دوست پیش ہوئے - ان کے متعلق ذکر ہوا کہ مخالفین نے ان کو بہت ہی دکھ دیا ہے - فرمایا - صبر کرنا چاہیئے ایسے موقعہ پر صبر کرنے سے اللہ تعالےٰ راضی ہوتا ہے

تار کی خبرین از لنڈن

۱۹- جولائی ۱۹۰۵ء - لارڈ کرزن کی سپیچ تار مین منگوائی گئی ہے - لنڈن مین اس کے متعلق بہت چرچا ہے

۱۹- جولائی ۱۹۰۵ء جاپانی فوج ولاڈی واسٹک پہنچ گئی ہے

" " " روسیون کے بہت سے ڈوبے ہوئے جہاز جاپانی نکال کر اپنے استعمال مین لا رہے ہین

۱۹- جولائی ۱۹۰۵ء - صلح کانفرنس کے جاپانی ممبر امریکہ پہنچ گئے - بڑی عزت کے ساتھ سرکار امریکہ نے ان کو اپنی خاص ریل پر سوار کیا - روسی ممبر صلح بھی عنقریب وہان پہنچنے والے ہین -

مختلف اخبار

شملہ سے خبر آئی - لارڈ کرزن بہادر بیمار ہین

سر مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کا اکلوتا لڑکا فوت ہو گیا ہے کو سخت ماتم و پریشی ہے

بنگال کی تقسیم پر صوبہ بنگالہ مین بہت جوش پھیل رہا ہے

قسطنطنیہ مین سلطان المعظم پر بم کے گولے کا ایک حملہ ہوا جمعہ کو سلام علیک کی رسم ادا کر کے مسجد جامع سے نکلتے تھے کہ کسی نے بزور گولہ پھینکا - سلطان کو چوٹ نہیں آئی لیکن ان کے کئی ہمراہی قتل اور کئی سخت مجروح ہو گئے

کیلے فورنیا کے ساحل سان ڈانگو پر ایک جنگی جہاز کے بائلر کے پھٹ جانے سے ۳۹ آدمی ہلاک ہوئے - ۸۰ مجروح ہوئے - اور ۱۲ آدمی گم ہین - شاید غرق ہو گئے

شریف مکہ معظمہ جنکا نام عون رفیق تہا - ۱۸ جولائی ۱۹۰۵ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے

آریہ سماج آگرہ کے بعض ممبرون نے ایک اشتہار چھاپا جس مین آیات قرآنی پر ایسے طریقہ سے نکتہ چینی کی گئی تھی کہ جس سے مسلمانوں کی دل آزاری مقصود تھی - مجسٹریٹ ضلع نے ملزم کو قید اور جرمانہ کی سزا دی - یہ سزا عدالت سشن جج کے بھی قائم رکھی - ہائیکورٹ میں جب اپیل کی گئی - تو جسٹس منبرجی نے فیصلہ ماتحت مین دست اندازی سے انکار کر دیا - اور قرار دیا کہ وہ اشتہار فحش ہے (ریاض الاخبار)

حضور پرنس آف ویلز کے ہاں خدا نے فرزند نرینہ عطا فرمایا -

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کفر بالرسول کی عبرۃ انگیز سزا ایک اہلحدیث کی پردہ دری

خدا کے مُرسل کے انکار سے سلب ایمان ہی نہیں ہوتا بلکہ علم عقل۔ دانائی سب کچھ ہی چھن جاتا ہے۔ یہ مولوی ملا ہمیشہ درسی کتابیں پڑھتے پڑھاتے تھے۔ بہت سے ان میں کتابیں رسالے فتوے لکھتے لکھاتے تھے۔ کبھی نہ کسی کو شبہ گذرا اور نہ یقین تھا کہ یہ لوگ عربی زبان سے نا آشنا ہیں۔ بجنون نے غیرۃ اللہ خلیفۃ اللہ سے شقاوت ازلی کی تحریک سے لڑائی شروع کر دی۔ اور جو علم عزت بنائے بیٹھے تھے۔ اس کی قلعی اتروا کر پردہ دری کرا دی

بدقسمتی سے مولوی بٹالوی اپنے رسالہ میں لکھ بیٹھا کہ حضرۃ خلیفۃ اللہ مسیح موعود (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) عربی زبان نہیں جانتے۔ خدا تعالےٰ کی غیرت کب روا رکھ سکتی تھی کہ اس کا مامور زمینی کیڑوں کی نیش زنی کا ہدف بنے۔ اس کی توفیق اور فضل سے حضرت مرسل اللہ نے عربی زبان میں کئی کتابیں لکھ ڈالیں اور ان کے مقابلہ کے لئے تحدی کی۔ اب ملا بٹالوی بیطرح پکڑے گئے۔ چاروں طرف سے مطالبے شروع ہوئے کہ ان کا جواب لکھو۔ ورنہ مرزا کی سچائی پر مہر لگتی۔ اور احمدیت کا کبھی نہ بند ہونے والا باب کھلتا ہے۔ بدنصیب ناعاقبت اندیش کو یہ توفیق کہاں کہ عربی لکھنے سے عجز و قصور کا اعتراف کرتا گذری ہوئی زندگی میں ہی کوئی سطر دو سطر کا نمونہ ہوتا۔ تو اُسے پیش کرنے پر کفایت کرتا۔ اور لوگوں کے آنسو پونچھتا۔ آخر اس موت کے کڑوے پیالہ کو تلخ کام دہن سے یوں ٹالا کہ میں مرزا کی عربی کا جواب کیا لکھوں۔ وہ تو سراسر غلطیوں سے بھری ہوئی ہے اور غلطی کا نمونہ پیش کیا کہ انھوں نے عجبت کا صلہ لام لکھا ہے۔ اور مِنْ چاہیے تھا۔ اس کے جواب میں دیوان عرب اور احادیث سے اُسے دکھایا گیا۔ کہ عجبت کا صلہ لام بھی آیا ہے۔ یہ سارے واقعات الحکم میں شائع ہو گئے۔ جن جن لوگوں نے الحکم پڑھا۔ دانتوں میں انگلی دبا کر حیران ہو گئے۔ کہ آخر اس مولوی کے علم اور عقل کو کیا ہو گیا ہم تو اُسے بڑا مولوی سنتے تھے۔ اس کارروائی سے ہمیں یقین ہو گیا کہ بٹالوی مولوی کا یہ نکال یوں کم سے کم اس کے ہم اصلوں یا ہم وزنوں یا مثیلوں کے لئے تو ضرور عبرت کا موجب ہو گا مگر نہیں اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا روحانی فرزند یا برادر ثناء اللہ امرتسری یہ جھگڑا لے بیٹھا کہ مرزا صاحب نے پردہ کا صلہ علیٰ لکھا ہے۔ اور الیٰ ہونا چاہیئے۔ اس پر جو نادان متکبر کی پردہ دری ہوئی۔ دشمنوں کو بھی اُس پر ترس آتا تھا۔ اس کے بعد ہمیں قطعی فیصلہ کر لیا کہ اب ان سبک سر جلد باز کو کافی سزا مل چکی ہے۔ آئندہ کوئی بات سوچ سمجھ کر منہ سے نکالیں گے گمانی فِهِيْنَ مَنْ أَنَا دَارِهَا تَكَ کو بھی تو کارگذاری کے لئے ہمیشہ موقعہ ملتے رہنا چاہیئے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی شکار مل ہی جاتا ہے۔ آج مولوی ابراہیم سیالکوٹی اس کے ہتھے چڑھ گئے ہیں اور کہاں جا مارا اٹاوہ میں

اٹاوہ میں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے۔ اس جماعت کے لائق مخلص کارکن سید صادق حسین صاحب مختار عدالت نے چار روز ہوئے مجھے لکھا۔ کہ یہاں مولوی ابراہیم سیالکوٹی تشریف لائے ہیں کسی تقریب سے ملاقات ہوئی۔ اور ادھر اُدھر کی باتیں درمیان آئیں۔ سید صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ لوگوں نے حضرت اقدس کی پر تحدی کتابوں کا کوئی جواب اب تک کیوں نہیں لکھا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ جواب کیا لکھیں۔ وہ تو غلط عربی لکھتے ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ ہی کچھ لکھ دیتے۔ مقابلہ کے بعد مرزا صاحب کی غلطیاں اور آپ کی کتاب کی پاکیزگی اور صحت باطل اور حق میں امر فارق ہو جاتی۔ مولوی صاحب نے جوش میں آکر کہا کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۶۴ میں لکھا ہے۔ وَ اَحَاطَ عَلَيَّ رُوْحُه۔ احاط کا صلہ علیٰ ایسی کھلی غلطی ہے کہ اس کا مرتکب خوفناک الزام کے نیچے ہے اور کوئی مرزائی اس کا جواب قیامت تک نہیں دے سکے گا۔ احاط کا صلہ ب آیا کرتا ہے۔ میں نے اس خط کو پڑھ کر بلا توقف لسان عرب کی کتابوں کی طرف رجوع کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ فی الفور سعی کے بعد گوہر مطلب ہاتھ آگیا۔ قبل اس کے کہ اس سبک سر جلد باز کی پردہ دری پر کچھ لکھوں ایک دو باتیں بطور تحدیث بالنعمت کے لکھنی ضروری ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا کتنا احسان اور ہمارے آقا و مولا و ولی نعمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے پر کس قدر بین دلیل ہے کہ جس جگہ سیاہ دل دشمن نے کبھی انگلی رکھی ہے۔ اس کے نیچے سے معارف و حقائق کا خزانہ نکلا ہے۔ اگر ان اخلاف نے اپنے اسلاف کی پیروی میں حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے پرائیویٹ زندگی پر کوئی اعتراض کیا ہے۔ تو وہ اعتراض بعینہٖ کسی نبی کی تالیف کے کسی حصہ پر جا پڑا ہے۔ اور اگر پبلک تالیف پر منہ کھولا ہے تو یہی یاوہ گوئی ان کے بنے کسی اولو العزم نبی کی شان میں کر چکے ہیں۔ اور اگر آپ کی زبان دانی پر حرف رکھا ہے تو دواوین عرب۔ کتب۔ احادیث۔ تفاسیر حضرت خلیفۃ اللہ کی طرف سے اعداء اللہ کا منہ توڑنے کو موجود ہو گئیں۔ اب میں جواب لکھتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ کی عبارت یہ ہے۔ فرایت

اِنّ رُوْحَه اَحَاطَ عَلَيَّ وَاسْتَوٰى عَلٰى جِسْمِيْ وَلَفَّنِيْ فِيْ ضِمْنِ وُجُوْدِهٖ حَتّٰى مَا بَقِيَ مِنِّيْ ذَرَّةٌ وَكُنْتُ مِنَ الْغَائِبِيْنَ

پھر میں نے دیکھا کہ خدا کی روح نے مجھے سموچا اپنا کر لیا اور میرے جسم پر مستوی ہو گئی اور اپنے وجود میں مجھے لپیٹ لیا یہاں تک کہ میرا اپنا کچھ بھی نہ رہا اور میں غائب و فانی ہو گیا

اس مقام میں خدا کے بلائے بولنے والے نے احاط کا صلہ علیٰ لکھا ہے۔ خلیفۃ اللہ کو مٹی اور اپنے تئیں آگ کہنے والا اعتراض کرتا ہے۔ کہ صلہ علیٰ صحیح نہیں بلکہ یوں ہونا چاہیئے احاط بی

قبل اس کے کہ میں ثابت کروں کہ اس مقام میں بجز صلہ علیٰ کے اور کوئی صلہ اس بلاغت اور فصاحت کو دکھا نہیں سکتا جو علیٰ نے دکھائی ہے۔ میں بافسوس اتنا لکھنے سے رہ نہیں سکتا۔ کہ ان مولوی لوگوں کی خطا کاری کی جڑ یہ ہے۔ کہ اول تو ان کا دائرہ معلومات نہایت تنگ ہوتا ہے اور چند محدود و تاریک کتابوں پر ان کا سارا مدار ہوتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ کج بحثی اور عناد اور تعصب کی شامت سر پر سوار ہوتی ہے۔ یہ دو مرض ہیں کہ جن کے استیلا سے ان کی رائے ہمیشہ سقیم اور علیل ثابت ہوتی ہے۔ سیالکوٹ میرا وطن ہے۔ میں خوب جانتا ہوں اور دعوے سے کہتا ہوں کہ مدتوں سے اس میں نہ کوئی ادیب ہوا ہے اور نہ اب ہے۔ کوئی کتب خانہ نہیں۔ جس میں معاجم عرب اور بڑی بڑی لغت کی کتابیں اور شروح دواوین عرب موجود ہوں۔ چند مبتذل پرانی درسی کتابیں ہیں۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ یہ مولوی ابراہیم اسے پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اس نے اپنے اُستادوں کے علم اور فہم سے زیادہ ترقی کی۔ اسے خوش قسمتی سے لسان العرب مل گئی۔ بس سارے شہر میں یہ پہلا نوجوان ہے جس کے ہاتھ ایسی نادر اور عظیم الشان لغت کی کتاب آئی بڑی خوش قسمتی تھی۔ جو اس سے فائدہ اٹھاتا۔ اور لسان عرب کی وسعت کا اس کتاب سے سبق سیکھ کر کسی مصنف پر زبان اعتراض کھولنے میں جلدی نہ کرتا۔ مگر بدقسمتی سے اسے یہ فیض حاصل نہیں ہوا

اُسے اس اعتراض کو قوت اور حوصلہ سے منہ سے نکالنے کی جرأت معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے ہوئی۔ کہ لسان العرب میں زیر لغت حاط یحوط سے احاط بہ صلہ علیٰ نہ ملا اگرچہ میں عنقریب دکھاتا ہوں کہ اس نے اس مقام میں بھی ٹھوکر کھائی ہے اس سے اس کو یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ اب اس نے لغت عرب کا احاطہ اور استقصا کر لیا ہے۔ اگر وسیع واقفیت اور صحیح علم اس کا مساعد ہوتا۔ تو سمجھ لیتا۔ کہ لغت کا دائرہ بڑا وسیع بلکہ غیر محدود ہے کسی ایک کتاب لغت نے اب تک عربی زبان کا احاطہ نہیں کیا۔ اور نہ کسی نے دعویٰ کیا ہے۔ بہت سے لغات اور محاورات دواوین عرب کی شروح میں ایسی ملتی ہیں کہ لغات کے صفحات ان سے خالی ہوتے ہیں۔ اور لغات نہ موکری

لغت کسی لفظ کی تشریح میں بے ساختہ لکھ جاتے ہیں اور ترتیب مفردات لغات میں اس کا ذکر نہیں کرتے

اس امر کے ثبوت کے لئے کہ احاط کو صلہ علیٰ کے ساتھ اس مقام میں لکھنے سے جو حضرت مہبط الوحی کا مقصود ہے وہ کسی اور صلہ سے پورا نہیں ہو سکتا ایک **حدیث** لکھتا ہوں اور وہ یہ ہے ملعونٌ ملعونٌ مَنْ اَحَاطَ عَلیٰ مَشْرَبَۃٍ۔ اس کے معنے صاحب لغت خود کرتا ہے۔ المشربۃ الموضع الذی یشرب منہ کالشرعۃ و یرید بالاحاطۃ تملکہ ومنع غیرہ منہ۔ حدیث کے معنے یہ ہیں۔ ملعون ہے۔ جس نے اپنے گھاٹ پر احاطہ کر لیا پھر کہتا ہے۔ کہ معنی احاطہ کے ہیں۔ اپنے لئے اس کا مخصوص کر لینا اور دوسروں کو اس سے روک دینا۔ اس حدیث نے جو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ کے الفاظ سے ترکیب یافتہ ہے۔ احاط کو صلہ علیٰ کے ساتھ لا کر نہ صرف اس اعتراض کی بیخ کنی کر دی ہے۔ جو مولوی ابراہیم اہلحدیث نے نادانی اور کم علمی سے کیا۔ اور نا عاقبت اندیشی سے دعویٰ کیا۔ کہ اس کا خلاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے مقصود و معنی کو بھی وضاحت سے حل کر دیا ہے

جو معنی اس حدیث کے ہیں۔ کہ ایک شخص نے اپنے گھاٹ پر ایسا تصرف اور احاطہ کیا۔ کہ اسے بیگانوں سے روک کر اپنے لئے ہی خاص کر لیا۔ وہی مقصود یہاں فقرہ زیر بحث میں حضرت حجۃ اللہ کا ہے۔ اس فقرہ کا صاف صاف مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی روح نے مجھ پر پورا پورا تصرف اور استیلاء اور احاطہ کیا۔ یعنی مجھے بالکلیہ اپنا بنا لیا۔ اور اغیار سے بکلی بیگانہ کر دیا۔ اور اس فقرہ کا خاتمہ اسی پر کیا۔ کہ میرا کچھ نہ رہا۔ اور میں غائب اور فانی محض ہو گیا۔ اسی کی تائید میں دوسری سطریں ہیں۔ یا یوں کہو۔ کہ ان ہی معنی کو دوسرے خوبصورت قالب میں ڈھالا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ ونظرت الی جسدی فاذا جوارحی جوارحہ و عینی عینہ واذنی اذنہ ولسانی لسانہ۔ اخذنی ربی واستوفانی والکل الا استیفاء حتی کنت من الفانین۔ و وجدت قدرتہ وقوتہ تفور فی نفسی والوھیت تموج فی روحی وضربت حول قلبی سرادقات الحضرۃ ودقّ نفسی سلطان الجبروت فما بقیتُ وما بقی ارادتی ولا مناى وانہدمت عمارۃ نفسی کلہا وتراءت عمارۃ رب العالمین ومحت اطلال وجودی وعفت بقایا انانیتی وما بقیت ذرۃ ھویتی و الالوھیۃ غلبت علیّ غلبۃ شدیدۃ تامۃ وجُذبتُ الیہا من شعر راسی الی اظفار رجلی فکنت لُبًّا بلا قشر ودھنًا بلا ثفل ولا ... فکنت کشیٔ لا یُرٰی او کقطرۃ رجعت الی البحر فسترہ البحر بردائہ وکان تحت امواج الیم کالمستورین۔ الخ **ترجمہ**۔ اور میں نے اپنے جسم کی طرف دیکھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے سب جوارح خدا کے جوارح ہیں۔ میری آنکھ اس کی آنکھ ہے۔ اور میرے کان اس کے کان ہیں۔ اور میری زبان اس کی زبان ہے۔ مجھ کو میرے رب نے مجھے پکڑا۔ اور مجھے سمو چا لے لیا۔ اور ایسا پوری طرح لیا۔ کہ میں فانی ہو گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت میرے اندر جوش زن ہے۔ اور اس کی الوہیت میری روح میں موجیں مار رہی ہے۔ اور میرے قلب کے ارد گرد حضرت عزت کے خیمے لگائے گئے ہیں اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو ایسا کوٹا اور پیسا کہ نہ تو میں ہی رہا۔ اور نہ میرا کوئی ارادہ اور آرزو ہی رہی۔ میرے نفس کی ساری عمارت ڈھے گئی۔ اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔ میرے وجود کے سارے نشان اور کھنڈر مٹ گئے۔ اور میری انانیت کا بقیہ نابود ہو گیا۔ اور میری بود کا کوئی ذرہ باقی نہ رہا۔ الوہیت نے مجھ پر پورا پورا غلبہ پا لیا اور میرے سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک اس کی طرف کھنچا گیا۔ پھر میں مغز ہی مغز رہ گیا۔ جس میں کوئی چھلکا نہیں ہوتا۔ اور روغن رہ گیا۔ جس میں کھلی اور بیج نہیں ہوتے اور مجھ میں اور میرے نفس میں دوری ڈال دی گئی۔ پھر میں ایک شے بن گیا۔ جو دیکھی نہیں جاتی یا ایک قطرہ بن گیا۔ جو بحر کی طرف گیا۔ اور بحر نے اسے اپنی چادر میں چھپا لیا۔ اور وہ بحر کی موجوں میں مخفی و مستور ہو گیا

ان مبارک اور **نورانی فقروں** کو پڑھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے اپنے مدعا کو کس فصیح عربی میں ادا کیا ہے۔ میں اپنے تجربہ اور ایمان اور بصیرت سے گواہی دیتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے کوئی صلاۃ کی کتاب نہیں پڑھی۔ اور نہ کبھی معاذ ین عرب آپ کے مطالعہ میں رہے اور نہ رہتے ہیں۔ اور نہ آپ کے کتب خانہ میں کوئی ایسی کتاب تھی۔ عالم الغیب ہمہ دان خدا نے یہ فقرہ (احاط علیٰ) آپ کے قلم سے نکالا جس سے اس کا منشاء یہ تھا۔ کہ ایک عدو دین بد فطرت اس پر نکتہ چینی کرے گا۔ اور اس سے اس کلام کا معجزانہ رنگ ظاہر ہو گا۔

اگرچہ مجھے اس حدیث کے بعد کسی اور سند کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ کلام نبوی کے بعد اور سند تلاش کرنا ایمان کے کمزور سمجھنے یا بے ایمان کا کام ہے۔ مگر میں لسان العرب کو دیکھتا ہوں۔ کہ اس نے کیسے بے ساختہ احاط کا صلہ علیٰ مذکور فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ لغت **حاط یحوط** کی بحث میں کہتا ہے۔ یقال للارض المحاط علیہا حائط وحدیقۃ فاذا لم یحط علیہا فھی ضاحیۃ۔ یہاں اگر المحاط کا صلہ علیٰ جائز نہ ہوتا۔ اور وہ ابراہیم کی طرح زبان عرب سے نابلد ہوتا تو کہہ سکتا تھا۔ المحاطۃ بہا۔

عجیب بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وقت پر حدیثیں ہی ان کے علم و تقویٰ کے کپڑوں کو پارہ پارہ کرتی ہیں۔ آخر میں مجھے تحدیث بالنعمۃ کے طور پر یہ بیان کرنا ہے۔ کہ یہ حدیث جس نے لا انحلال رسوائی مولوی ابراہیم کی قسمت میں کی۔ اور اس کے کبر و نخوت اور دعوے کی سونٹ پر جلتے ہوئے لوہے کا بدنما داغ لگایا ہے مجھے کیونکر ملی میں نے پہلے دوست سید صادق کے خط کو پڑھ کر **لسان العرب** کو اٹھایا۔ اور باب **حاط یحوط** کو پڑھنا شروع کیا۔ اگرچہ اوپر کی منقولہ عبارت سے مجھے خوشی ہوئی کہ احاط کا صلہ علیٰ آگیا ہے۔ مگر دل میں میں نے مزید شرح صدر اور تائید کے لئے پیاس محسوس کی پھر میں نے **تاج العروس** شرح قاموس کو پڑھا۔ اس میں بھی اس سے زیادہ کچھ نہ تھا پھر **اقرب الموارد** کو اٹھا کر دیکھا۔ اس میں کچھ نہ ملا۔ دوسرے دن ظہر کی نماز کے بعد تنہا مسجد مبارک میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اور کس کتاب کو پڑھوں کہ اتنے میں خیال آیا۔ کہ **مد القاموس** کو بھی تو دیکھنا چاہیئے۔ (یہ ایک عظیم الشان کتاب لغت ہے یہ ترجمہ ہے۔ انگریزی میں تاج العروس شرح قاموس کا مع کچھ زوائد۔ اس کے مصنف و مترجم ایڈورڈ ولیم لین نے چالیس برس مصر میں رہ کر بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے بہت سے علمائے مصر کی مدد سے اسے طیار کیا۔ اور ما اللہ تعالیٰ کی توفیق سے زر کثیر خرچ کر کے ہم نے اسے بہم پہنچایا ہے) حاط یحوط کا باب میں نے کھولا۔ اس نے احاط علیہ یعنے احاط کو باصلہ علیٰ بیان کیا۔ اور آگے چلکر لکھا۔ کہ یہ کرا ہے حدیث کا جسے تاج العروس نے باب شرب یشرب میں بیان کیا ہے۔ میں نے اس وقت سجدہ کیا۔ اور اسلام کی کامیابی اور دشمن اسلام کی ذلت و فضیحت پر خدا کا شکر کیا۔ اس شکر کے بعد میں نے تاج العروس میں باب شرب یشرب کو دیکھا اس نے اس حدیث کو نقل کر کے لکھا ہے۔ کہ یہ حدیث میں نے **لسان العرب** سے لی ہے۔ پھر لسان العرب میں باب شرب یشرب میں اس حدیث کو پایا۔ اور تین عظیم الشان لغت کی کتابوں کو اپنی تائید میں پا کر اللہ تعالیٰ کے انعامات و برکات کا شکر کیا۔ اس قصہ کے لکھنے سے میری غرض یہ ہے کہ علوم اور معلومات کی کوئی انتہا نہیں۔ خدا سے سلب ... غرہ ہوا اور چند متبذل کتابوں پر ناز کرنا شقاوت اور بد ... کی دلیل ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ مولوی بٹالوی اور مولوی امرتسری اور ابراہیم سیالکوٹی کی بیہودہ گوئی سے سبق لے کر ... موجب عبرت ہو گی۔ یا ایمان جوہر کے ... سے ...

کے مقابلہ پیشگوئی اور معجزہ نمائی سے پرہیز کریں گے اور مولا مجھے امید ہے۔ کہ بہت سے سعادتمندوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوگا [illegible] بڑی [illegible] بیدلی [illegible] سے جب کبھی کوئی اعتراض کرتا ہے [illegible] اور [illegible] بلکہ [illegible] کبھی [illegible] دنیا میں [illegible] تو آخر بہت سے معانی اور سعید دل اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ کی یہ استمراری نصرت احمدیوں کے ساتھ اور اس کا یہ خذلان دشمنان حق کے ساتھ بین دلیل ہے۔ اس پر کہ ہمارا سلسلہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ ہے۔ وللہ الحمد۔ خوب ہے اور حضرت کی بھی آرزو ہے۔ کہ یہ مضمون سیالکوٹ میں خصوصاً اور دیگر بلاد میں خوب شائع ہو۔ مگر تا کہ ان جاہل فریب دینے والے ملاؤں کی دستبرد سے کوئی روح بچ جائے

خاکسار عبد الکریم از قادیان

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۶)

طور پر خیر خواہ بنا دیا۔ وہ تھوڑوں کا بنا۔ ہم نے بہتوں کا بنا دیا۔ وہ ظاہری روشنی کے لئے گیا۔ ہم نے اندر کی روشنی بھی عطا کر دی۔ ظاہری منزل مقصود کی طلب کے لئے گیا تھا ہم نے باطنی منزل مقصود بھی دکھا دیا۔ سبحان اللہ۔ یعنی پاک ہے فندی کو مہمل نہیں چھوڑتا۔ اب بشارتیں دیتا ہے۔ یموسیٰ اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ وَاَلْقِ عَصَاكَ۔ اے موسیٰ بات یہی ہے۔ کہ میں ہی اللہ غالب باحکمت والا ہوں لاٹھی رکھدے۔ یعنی تجھے عزت اور غلبہ دوں گا۔ یہ بشریٰ ہے۔ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ۔ سو جب دیکھا۔ تو گویا وہ ایک پتلا (چھوٹا سانپ) کی طرح جنبش کرتا ہے۔ بھاگا۔ اور مڑ کے بھی نہ دیکھا یٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ اے موسیٰ نہ ڈر۔ کہ میرے حضور بھیجے ہوؤں کو خوف نہیں رہتا میرے سامنے؟ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ الا عاطفہ ہے۔ اس کے معنے ہیں اور۔ یعنی ان لوگوں کو بہت خوف نہیں ہوتا جن سے کوئی بدی ہو جاوے۔ پھر وہ بدی چھوڑ کر نیکیاں کرے۔ تو میں ان کے لئے غفور اور رحیم ہو جاتا ہوں۔ معافی دیتا اور رحم کرتا ہوں۔ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ۔ ہاتھ جیب میں ڈال نکلیگا چمکتا ہوا کوئی اس میں عیب نہیں۔ اور یہ نو نشان اور نشانوں کے ملاکر نو نشان میں داخل ہیں۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ۔ جا فرعون اور اس کی قوم کی طرف وہ بے شک فاسق ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ صرف کفر پر اس

جہاں بہت نہیں پکڑتا۔ بلکہ شوخی کی سزا ان کو دنیا میں ملا کرتی ہے۔ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔ جب ان کے پاس نشان آگئے اور نشان بھی وہ کہ جن کو [illegible] بینائی حاصل نہ تھی کیونکہ [illegible] بلکہ کہا کہ یہ [illegible] وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا انکار کیا۔ مگر دل یقین کر گئے۔ موجب انکار ہوا [illegible] اور کچھ تکبر کیا۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ۔ دیکھو انجام شریر کیسا ہوا۔ موت [illegible] اور [illegible] بشریٰ اور مخالف محروم تباہ ہلاک

مسیح کی ضرورت

لئے

زمانہ کی شہادت

[illegible] ہے کہ گرمی کا شدید [illegible] ہی ہندوستانی اور چار انگریز مر گئے اور [illegible] اور [illegible] مر گئے [illegible] بیمار ہو گئے لیکن ساتھ ہی [illegible] رنگار رنگ ہوتا ہے کہ [illegible] کے دکٹوریہ تھیٹر میں بھی اپنے تماشوں سے کانپور والوں کی تفریح طبع کرتے ہوئے دونوں ہاتھ سے لوٹ رہی ہے۔ یہ خبر صرف کانپور سے انوکھی نہیں آئی۔ بلکہ دیگر شہروں میں بھی جہاں دن کو گرمی کی شدت سے لوگ تڑپ رہے تھے۔ وہاں ناٹک گاہوں میں شراب کی بوتلیں برابر لنڈھائی جا رہی تھیں۔ اب بھی گو بارش شروع ہے۔ اور گرمی کی شدت دور ہوگئی ہے۔ تاہم جب بارش بند ہوگی۔ تو حبس تنگ کریگا۔ اور جہاں کہیں زیادہ انسانوں کا مجمع ہوگا۔ وہاں ہی ہیضہ وغیرہ کا خوف ہوگا۔ لیکن ان جملہ حالات سے واقف تعلیم یافتہ اصحاب بھی ناٹک کمپنیوں کے منڈوؤں کے اندر راتیں گذاریں گے اور وہاں سے اپنے بچوں سمیت بیمار ہو کر باہر تشریف لایا کریں گے۔ میں حیران ہوں۔ کہ انسان معقولیت کب سیکھیں گے۔ تھیٹر وغیرہ سامان تفریح بتلائے جاتے ہیں۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ صحت کو قربان کر کے تفریح کیونکر ہوسکتی ہے۔ اس تفریح کی بھی وہی حالت ہے۔ جو یورپین اصحاب کے جلسوں میں ٹوسٹ پینے کی ہوتی ہے۔ دوسرے کی صحت کا جام پیتے ہوئے اپنی صحت کو قربان کرنا جیسا نامعقول عمل ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ عمل زیادہ تر نامعقول ہے کہ تفریح طبع کے نام پر صحت کو قربان کر دیا جاوے

میں نہ انگریزی طرز کی ناٹک بازی کے بالکل برخلاف ہوں لیکن اگر رات کے ناٹک گاہ قائم ہی رکھنے ہوں۔ تب بھی کم از کم یکم جون سے لے کر [illegible] تک تو ان ناٹک گاہوں کو لکھا بند کر دینا چاہیئے۔ تاکہ جہاں تک جانیں صحت بچ سکے وہی غنیمت سمجھی جاوے۔ لیکن میری پکار کو سنے گا کون۔ کیونکہ کوئی مرے جیے جیوے۔ سقراگ ول تماشے ہووے۔ جواب ملے گا کہ دنیا کے کام ایسے بند ہو سکتے ہیں (ستیہ دھرم پرچارک)

ع۲ محمد حسین خان صاحب ہانگ کانگ سے پیسہ اخبار کو لکھتے ہیں۔ سنا جاتا ہے۔ کہ لاہور میں سخت زلزلہ آیا۔ اور طاعون بھی ترقی پر ہے۔ میں سخت افسوس کرتا ہوں۔ کہ زلزلوں سے بہت مکان گر گئے اور بہت جانوں کا نقصان ہوا۔ لیکن پھر بھی ہم اپنے خداوند کی سچے دل سے عبادت نہیں کرتے۔ ہم کو بیدار کرنے کے لئے یہ زلزلے آتے ہیں۔ شاید کہ ہم راہ راست پر آویں۔ اور مسکینوں کا مال غضب نہ کریں۔ جھوٹ نہ بولیں شراب نہ پئیں۔ لیکن غور سے دیکھا جاوے۔ تو کسی کو پرواہ نہیں ہے

ع۳ ممتاز حسین صاحب شملہ میں عیسائیوں کے زور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ان لوگوں کی نسبت اہل اسلام کی کثرت ہے۔ اور مسلمان بہ نسبت ان کے یہاں آسودہ حال بھی ہیں مگر مسلمانوں کی نہ تو کوئی انجمن ہے۔ اور نہ ہی کوئی سکول۔ کیا ان لوگوں کو دیکھ کر بھی انہیں شرم نہیں آتی۔ کہ ہندو بھائی روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں اور آگے بڑھ رہے ہیں۔ مگر ہم ہیں کہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔ مسلمانوں میں کچھ انتہائی امارت کی بوسمائی ہوئی ہے۔ کہ جس کا کچھ حد و حساب نہیں۔ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا یا مدرسے بنانا۔ یا مذہبی معاملات کی طرف غور کرنا ہمارا کام نہیں۔ بلکہ یہ ملانوں کا کام ہے

افسوس ہے۔ ایسی قوم پر۔ اور اس قوم کے خیالات پر۔ کہ روز بروز تنزل کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ لوگ کب خواب غفلت سے بیدار ہوں گے۔

ع۴ عبد السلام رفیقی صاحب پیسہ اخبار میں تحریر فرماتے ہیں مسلمانوں کی قسمت نے کچھ ایسا پلٹا کھایا۔ کہ سیدھی ہونے میں آتی ہی نہیں۔ جہاں دیکھو۔ ان کی کم ہمتی رنگ لائے بغیر نہیں رہتی۔ زلزلے کے موقعہ پر ان کی پست ہمتی نے کمال ہی کر دیا کسی کو اتنی بھی توفیق نہ ہوئی۔ کہ اسلامی ہمدردی تو بجائے خود رہی انسانی ہمدردی ہی جوش مارتی۔

درخواست دُعا

قریب تین چار ماہ سے میرے ناک پر ایک خطرناک بیماری ہے جس سے بہت اندیشہ رہتا ہے۔ علاج تو ہو ہی رہا ہے لیکن تمام احمدی احباب کو میرے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ خداوند کریم مجھے اس خطرناک بیماری سے شفا دیوے۔ دعا پر ہی ہمارا سارا دارومدار ہے والسلام خاکسار محمد نصیب احمدی محرر بدر قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب کا اسسٹنٹ سرجنی کا امتحان

اور

صاحبان بصیرت کے واسطے ایک نشان

اللہ تعالیٰ کے لئے سب حمد و ثنا ہے۔ جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اور انکی محنتوں کو بارآور کرتا ہے۔ اُس کا بڑا شکر اور احسان ہے۔ کہ مکرمی جناب **میر ناصر نواب صاحب** کے فرزند ارجمند محبی اخویم **میر محمد اسمٰعیل صاحب** جن کو اس عاجز کے ساتھ مدت سے ایک خاص محبت کا تعلق ہے میڈیکل کالج کے سب سے آخری امتحان میں **کامیاب** ہوئے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ تمام پنجاب۔ یو۔پی۔ اور سنٹرل انڈیا میں **اول** رہ کر نہایت عزت کے ساتھ پاس ہوئے۔ یہ کامیابی نہ صرف احمدیہ برادران کے واسطے بلکہ عام مسلمانوں کے واسطے بھی ایک بڑی خوشی کا موجب ہے اور قابل فخر ہے۔ بالخصوص اس واسطے کہ میر صاحب موصوف زمانہ تعلیم کالج میں ہمیشہ اعلےٰ اخلاق کے ساتھ کالج کے طلبا، اور اساتذہ کو ایک سچے مسلمان کی زندگی کا نمونہ دکھلاتے رہے ہیں۔ اور اپنے ذہن رسا اور نکتہ رس طبیعت کے ساتھ اپنے پاک چال چلن سے احمدیت کا ایک موثر نمونہ ثابت ہوئے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد لیکن ان سب باتوں سے بڑھ کر جس بات نے ان کی کامیابی کو ایک بڑی بھاری خوشی کا موقع بنا دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انکی اس کامیابی کے متعلق تو خداوند علیم و خبیر نے پہلے سے اپنے برگزیدہ رسول کی معرفت خبر دے دی تھی۔ اور وہ واقعہ اس طرح سے ہوا تھا کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو جب کہ زلزلہ آیا تھا۔ اس دن لاہور سے کئی دوستوں کے خط آئے۔ شاید بیس کے قریب وہ خط ہوں گے۔ ہر ایک دوست نے اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دی۔ کہ ہم کو خداوند تعالےٰ نے اس آفت سے بچا لیا۔ مگر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا ایک خط بھی نہ آیا۔ حالانکہ ان کی عادت تھی کہ ذرا سی انوکھی بات سے اپنی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ کو اطلاع دیا کرتے تھے۔ پہلے دن تو ان کی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ نے صبر کیا اور سمجھا کہ شاید کل خط آجائے گا۔ پھر دوسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا۔ تب ان دونوں کا دل مارے غم کے دھڑکنے لگا۔ اور سخت پریشانی ان کے لاحق حال ہوئی اور یہ سمجھا کہ اب خیر نہیں۔ شاید کسی مکان کے نیچے دب گئے ہوں۔ پھر تیسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا۔ اور کسی دوست نے بھی نہ لکھا۔ کہ میر محمد اسمٰعیل صاحب خیر و عافیت سے ہیں۔ تب اُن دونوں کی حالت مارے غم کے قریب موت کے ہو گئی اور **حضرت** کو دُعا کے واسطے کہا۔ **حضرت** نے ان کا سخت قلق اور رنج دیکھ کر بہت توجہ سے دُعا کی۔ تو جواب میں یہ الہام ہوا۔ "**اسسٹنٹ سرجن**" اُس وقت سمجھ نہ آیا۔ کہ اس دُعا کے ساتھ اسسٹنٹ سرجن کو کیا علاقہ ہے۔ بعد اس کے میر محمد اسمٰعیل صاحب آگئے۔ اور ان سب کو تسلی ہوئی حضرۃ ام المومنین نے اس الہام کو خوب یاد رکھا۔ اور وہ ہمیشہ فرمایا کرتی تھیں۔ کہ میں جانتی ہوں۔ کہ اسمٰعیل پاس ہو جائے گا۔ کیونکہ جب زلزلہ کے وقت اس کی خیر و عافیت کے لئے دعا کی گئی۔ تو الہام ہوا۔ کہ اسسٹنٹ سرجن۔ اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ کہ وہ کسی مکان کے نیچے دب گیا ہے۔ اس کے لئے تو مقدر ہے۔ کہ وہ اسسٹنٹ سرجن ہو جائے

غرض یہ موقع ایک نہیں۔ بلکہ کئی طرح کی خوشیوں کا موقعہ ہے۔ جس پر ہم صدق دل کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کو مبارک دیتے ہیں۔ اور حضرت ام المومنین کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور جناب میر ناصر نواب صاحب اور عزیزی میر محمد اسحٰق صاحب (خدا اس کو ہمیشہ صحت و عافیت کے ساتھ رکھے) اور ان کی والدہ صاحبہ اور تمام احمدی برادران کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور میڈیکل کالج کے اسٹاف کو مبارکباد کہتے ہیں۔ جن کی شاگردی میں ایک ایسا لائق ہونہار ڈاکٹر بنا۔ اور بالآخر دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ میر صاحب موصوف کے واسطے یہ کامیابی دین و دنیا میں حسنات کا موجب اپنی رضامندی کے حصول کا باعث بنائے۔ اور انسانی ہمدردی کے اس سچے خیر خواہ ہنر میں خدا تعالےٰ میر صاحب کو دن بدن فائدہ بخش علم میں ترقی عطا فرمائے۔ اور ان کا وجود سلسلہ حقہ احمدیہ کے واسطے بڑے بڑے برکات کا موجب ہو۔ آمین ثم آمین

www.aaiil.org

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جاچکا ہے اور احباب اُس سے بخوبی واقف ہیں۔ حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اُسکے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے بلکہ حضرت **امام** علیہ السلام نے یہانتک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چہارم حصہ کاٹ کر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجے۔ ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کس قدر ضروری ہے۔ پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچے گا۔ مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنیں گے۔ کالج ایک نہیں ہزاروں ہوں گے اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہوں گی۔ پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اُس وقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا۔ پس اُٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی خدمت میں فراخ دلی سے کام لو۔ کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے۔ اور یہ بات سردست ایکہزار کے ڈونیشن اور آیندہ پانچسو روپے ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہوسکتی ہے۔ تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے ۔

رسید زر تا ۲۱ جولائی ۱۹۰۵ء

پیر برکت علی صاحب معرفت حافظ روشن علی صاحب
ماسٹر وزیر الدین صاحب - سجانپور شیرہ -
احمد الدین صاحب - نارووال
محمد اکرم صاحب کمپونڈر بجناب عبد الحکیم صاحب جلال پور جٹاں
مولوی گلاب الدین صاحب - رہتاس ۳ر
بابو گلاب خان صاحب - راولپنڈی
سید مظفر شاہ صاحب خانساماں
محمد عبد الرحمن صاحب بمبئی (بمد اعانت)
شاہ محمد صاحب نارووال -

حمید الدین صاحب - بھلان ضلع ہوشیار پور
شیخ بخش صاحب - کوڑدہ راجپوتانہ -
خواجہ محمد صاحب ڈرافٹس مین -
مولوی محمد ابراہیم صاحب مدرس - سوہاؤ والہ
غلام رسول صاحب - قنال پورہ
عبد اللہ صاحب - درزی
ماسٹر عبد الرحیم صاحب اکونہ
علی احمد خان صاحب -
نبی بخش صاحب خانساماں لائل پور
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب - ہیلتھ کیمپ
منشی فتح محمد صاحب - نوشہرہ
محمد عمر خان صاحب - کنجاہ -
نواب الدین صاحب - پسرور
محمد صدیق صاحب - کپور تھلہ -
منشی عبد العزیز صاحب - سہارنپور
مرزا عباس علی صاحب کوہاٹ
گلاب الدین صاحب - رہتاس - ۳ر
محمد بخش صاحب - سپاہی خیبر گلی

نماز جنازہ - خان صاحب محمد ذوالفقار علیخان صاحب انسپکٹر آبکاری بیرسٹو کی اہلیہ کلاں کی وفات کی خبر ہمنے نہایت افسوس کے ساتھ سنی ہے۔ اللہ تعالے مرحومہ کو غریق رحمت و داخل جنت کرے اور خان صاحب اور مرحومہ کے دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ احباب سے دعاے مغفرت اور نماز جنازہ کی درخواست ہے ۔

تعلیم القرآن

عرب صاحب عبد المحیی نے ایک قاعدہ عربی زبان کا تالیف کیا ہے جس سے ابتدائی بچوں کو حروف کا جوڑنا اور قرآن شریف کی عبارت کا پڑھنا آسان ہو۔ قاعدہ مختصر اور عمدہ ہے۔ اخیر میں اُستاد کے واسطے چند قواعد بھی درج ہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ عرب صاحب سے قادیان میں مل سکتا ہے

ضرورۃ نکاح

میرا ایک لڑکا ہے پندرہ برس کا عبد اللہ نام پیشہ زمینداری ۔ بارہ بیگہ اپنی زمین ہے لڑکا قرآن مجید پڑھا ہوا ہے میں چاہتا ہوں اپنی احمدی جماعت میں اپنے لڑکے کا نکاح کروں۔ المشتہر قطب الدین ساکن موضع ستاٹھو ڈاکخانہ سلطان +

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	۶ ماہ	۳ ماہ	۱ ماہ	ایکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لیے فی سطر کالم ۲ر لیکن ۸ر سے کم اُجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر سیکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا ضمیمہ بھجوانے کے لیے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے + اُجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا بشرطیکہ اُن کے اشتہار کی اُجرت سالانہ [illegible] سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اُجرت [illegible] سالانہ ہوگی اُن کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انھیں دینا پڑے گا +

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے کہ مہربانی فرماکر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو - بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا جسکی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہوکر شکایت کا موقع ملتا ہے لہٰذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماویں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

براہین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جو تمام سلسلہ نشانات اور معجزات کی بنا ہے اور جس میں مندرجہ پیشگوئیاں آجتک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہیں گی نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر صرف پونے تین روپے ۲۱۲ر میں ہم سے ملتی ہے۔ درخواستیں بنام معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہییں +

قادیان بدر پریس میں چھاپا گیا میاں معراج الدین عمر کے لئے (تاریخ اشاعت ۲۹ جولائی ۱۹۰۵ء)

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وانتم من اذلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بچہ ہیم ہانوگر آئی چپادر قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۷ | ۲۳ جمادی الاولی ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات۔ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۵

ای جہاں منتظر خوش باش کا مد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دوراں آمد مہدی زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	؎
معاونین	ع؎
بر ضمنئے	ص؎
خود	؎
عام قیمت	عا؎

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرمائین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر قادیان پرو پرائٹر بدر اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمده از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شده سیراب سیراب آنکہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکدے دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنا ویگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالے کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلی درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

خدا کی تازہ وحی

۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء۔ کُنتُ کَنزاً مَخفِیاً فَاَحبَبتُ اَن اُعرَفَ۔ ترجمہ۔ مین مخفی خزانہ تھا۔ پھر مین نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤن۔

فرمایا۔ یہ صفات الٰہیہ کا ظہور ہے۔ کسی زمانہ مین کوئی ایک صفت ظاہر ہوتی ہے۔ اور کسی زمانہ مین پوشیدہ رہتی ہے۔ جب ایسا اصلاح کا زمانہ دور پڑ جاتا ہے۔ اور لوگون مین خداشناسی نہین رہتی۔ تو اللہ تعالیٰ پھر اپنی معرفت کو ظاہر کرنے کے واسطے ایک ایسا آدمی پیدا کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اس کی معرفت دنیا مین پھیلتی ہے۔ لیکن جس زمانہ مین وہ مخفی ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں عابدوں کی عبادۃ اور زاہدون کے زہد بھی ادھورے اور نکمے رہ جاتے ہین یہ الہام براہین احمدیہ مین بھی درج ہے۔ لیکن اب پھر اس کے خاص ظہور کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ اس واسطے دوبارہ یہ الہام ہوا ہے۔

۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء۔ "مجھل مفلح"
اس الہام مین حضرت مسیح موعود کو اس نام سے خطاب کیا گیا ہے

حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی پُر درد باتین

پرسون مین نے ایک دوست کی نسبت عرض کیا کہ بعض ابتلاؤن کا اندیشہ زیادہ ہو گیا ہے۔ اور غم و ہم سے ان کے دل پر غالب آنے کا خوف ہے فرمایا مین نے دعا تو بہت کی ہے۔ اور التزام کرتا ہون لیکن مجھے بھی یہ فکر رہتی ہے۔ کہ ہر شخص دنیا کے غم و ہم میں گرفتار ہے۔ دین کے غم و ہم کا موقعہ انہیں کب ملے گا اس زندگی مین مصائب کا آنا ضروری ہے۔ اور انسان کی زندگی کے محدود اوقات مین کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے۔ اگر اسی طرح ایک شخص کی سوچ دنیا کے بگڑے ہوئے معاملات کی فکر مین پیچ و تاب کھاتی رہے۔ تو وہ وقت صافی اُسے کب نصیب ہوسکے گا۔ جبکہ اس کا سارا ہم و غم دین ہو گا۔ وہ جماعت جس نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھین گے۔ وہ بھی اگر اسی دلدل میں دن رات پھنسے رہین۔ تو بتائین۔ وہ اس نازک عہد کے ایفا کی طرف کب توجہ فرمائین گے۔ فرمایا میں تو حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ جب سے مجھے ہوش ہے میں دنیا کے ہم و غم مین کبھی مبتلا نہیں ہوا۔ فرمایا۔ جب میری عمر غالباً پندرہ برس کی ہوگی۔ ایک کستری نے جسے کہا جو حضرت والد صاحب کے حضور مین بیٹھا ہوا اپنی تلخ کامیاں اور نامرادیاں بیان کرتا اور سخت کڑہ رہا تھا میں نے کہا لوگ دنیا کے لئے کیوں اس قدر دُکھ اٹھاتے اور اس کے غم و ہم مین گرفتار ہین۔ اس نے کہا۔ تم ابھی بچہ ہو۔ جب گھرستی ہو گے جب تمہیں ان باتون کا پتہ لگے گا۔ فرمایا۔ ایک عرصہ کے بعد جب غالباً میری عمر چالیس کے قریب ہوگی۔ کسی تقریب سے پھر اُسی کستری سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ مین نے کہا۔ اب بتاؤ۔ اب تو میں گھرستی ہون اس نے کہا۔ تم تو ویسے ہی ہو۔ فرمایا۔ ہر شخص اپنے دل مین جھانک کر دیکھے۔ کہ دین و دنیا مین سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے۔ اگر ہر وقت دل کا رُخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے۔ تو اُسے بہت فکر کرنی چاہیئے۔ اس لئے کہ کلمات الٰہیہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے شخص کی نماز بھی قبول نہین ہوتی۔ فرمایا۔ کاش لوگوں کی سمجھ مین یہ بات آجاتی۔ کہ جس شخص کا تمام ہم و غم دین کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے دنیا کے ہم و غم کا اللہ تعالیٰ متکفل و متولی ہو جاتا ہے۔ فرمایا میں نے کبھی نہیں سُنا۔ اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو۔ یا اس کی اولاد دروازون پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہان دنیا کے ملوک امراء اور اغنیا کا یہ بُرا حال اکثر سنا گیا ہے۔ کہ ان کی اولاد نے در بدر ٹکڑے مانگے ہین۔ خدا تعالیٰ کی سُنت مستمرہ ہے۔ کہ کبھی کوئی کامل مومن بستر نرم سے خاکستر گرم پر نہین بیٹھا۔ اور نہ اس کی اولاد کو روز بد دیکھنا نصیب ہوا کہ لوگ ان باتون پر پختہ ایمان لے آئین۔ اور سچا اور پاک بھروسہ اللہ تعالیٰ پر کرلین۔ تو ہر قسم کی روحانی خودکشی اور دلی جلن سے رہائی پا جائین فرمایا۔ اکثر لوگون کو اولاد کی آرزو بھی اس خیال سے لگی رہتی ہے۔ کہ کوئی ان کی مردار دنیا کا وارث پیدا ہو جائے۔ نہیں جانتے کہ اگر وہ بدکار و ناہنجار نکلے۔ تو ان کا کمایا ہوا روپیہ اور اندوختہ فسق و فجور مین ان کا معاون ہو گا۔ اور ان کی سیہ کاریوں کا ثواب ان کے نامہ اعمال مین ثبت ہوتا رہیگا۔ فرمایا۔ اولاد کی آرزو کے لئے حضرت زکریا علیہ السلام کا ساول درکار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم مین اس کا ذکر کرنا اس لئے ہے۔ کہ حضرت زکریا عہ کی دعا ولد صالح کے لئے مومنوں کے لئے اُسوہ ٹھہر جائے۔ فرمایا زندگی ناقابل اعتبار ہے۔ فرصت بہت کم ہے۔ ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ دین کی فکر مین لگ جائے۔ اس سے بہتر نسخہ عمر بڑھانے اور برکت کا نہین۔ آج صبح تین بجے کے قریب زلزلہ سخت دھکا لگا۔ صبح کی نماز مین حضرۃ تشریف لائے۔ فرمایا۔ کل مین دعا کر رہا تھا۔ کہ ایسے لوگ شرارتوں مین بڑھ رہے ہین۔ اور غفلت نے ان کے قلوب موٹے کر دیئے ہین۔ کہ اگر یوں ہی سکون قرار رہا۔ تو ان کا استہزا ترقی کر جائے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رہنا چاہیئے۔ فرمایا۔ اب ان مادہ پرست منکرین قدرۃ الٰہی کا مقابلہ اللہ تعالیٰ سے آپڑا ہے۔ یہ حکم لگاتے ہین کہ کوئی آفت آنے والی نہین۔

آخر مین فرمایا۔ کہ ہماری جماعت کے لئے اب عمدہ وقت ہے۔ کہ ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلین۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کے لئے تبدیلی کرے۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ کا معاملہ انسان کے ساتھ اس کے گمان اور تبدیلی کے اندازہ پر ہوتا ہے۔ سو خدا تعالیٰ پر نیک گمان رکھو۔ اور دعا اور اُمیدین کبھی نہ تھکو۔ اور نہ مایوس ہو۔ والسلام

خاکسار عبدالکریم۔ ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء۔

ڈائری

۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ دعا اور توجہ مین ایک روحانی اثر ہے جس کو طبعی لوگ صرف مادی نظر رکھنے والے ہین نہین سمجھ سکتے۔ سنت اللہ مین دقیق در دقیق اسباب کا ذخیرہ ہے جو دعا کے بعد اپنا کام کرتا ہے۔ جیسا کہ واسطے طبعی اسباب رطوبات کے بیان کیئے جاتے ہین۔ کہ بعض دفعہ آزمائش کی گئی ہے۔ کہ بغیر رطوبات کے اسباب کے ایک نیند سی آجاتی ہے اور ایک حالت طاری ہوتی ہے جس مین سلسلہ الہامات کا وارد ہوتا ہے اور وہ بعض اوقات ایسا لمبا سلسلہ ہوتا ہے۔ کہ انسان بار بار اپنے رب سے سوال کرتا ہے۔ اور رب جواب دیتا ہے ایسا ہی بعض مادی لوگوں نے چند ظاہر اسباب کو دیکھ کر فتوی لگایا ہے۔ کہ اب زلازل کا خاتمہ ہے۔ اور دو سو سال تک یہاں کوئی زلزلہ نہیں آئے گا۔ لیکن یہ لوگ دراصل اللہ تعالیٰ کے باریک رازون اور اسباب سے بے خبر ہین۔ وہ ظاہر عالم اسباب کو جانتے ہین۔ لیکن اس کا ایک باطنی عالم اسباب بھی ہے ؎

فلسفی کو منکر از حنانہ است ٭ از حواس اولیا بیگانہ است

اس جہان کے لوگ جب فتنہ و فساد کی کثرت کو دیکھ کر اس کی اصلاح سے عاجز آجاتے ہین۔ تب اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو ایسے قوی عطا کرتے ہین۔ جن کی توجہ سے سب کام درست ہو جاتے ہین۔ یہاں تک کہ دعا کے ذریعہ سے جڑین ہل جاتی ہین۔ انبیاء خلقت کی ہدایت کے واسطے بہت توجہ کرتے ہین۔ اسی کی طرف قرآن شریف مین اشارہ ہے کہ لعلک باخع نفسک آنحضرۃ صلعم کو مخلوق کی ہدایت کا اس قدر غم تھا کہ قریب تھا کہ اسی مین اپنے آپکو ہلاک کردین۔ ظاہری قیل و قال سے کچھ نہین [illegible]

شہادۃ قرآنی علی کذب کرشن قادیانی

یہ ایک نیا بخار یا کیڑا ہے جو اسی برسات کے مہینہ میں لاہور کی تنگ و تاریک گلیوں کی عفونت سے پیدا ہوا ہے۔ اور اسکے بسوعیوں کی طرح راست بازوں کو گالیاں دینا شیعوں کا دین و ایمان ہے اس برساتی کیڑے کی کچلیوں نے طبعاً وہی زہر اگلا ہے جو اس قوم کے مقدس بزرگوں کا ابا عن جد ورثہ چلا آتا ہے۔ کوئی شخص ارشاد علی ذاکر (اللہ تعالے کا ذاکر نہیں۔ فانی بے سود بتوں اور ناہنجار بیہودہ افسانوں کا ذاکر) یا سچا صحیح شیعہ ہے۔ یہ نیا جوشیلا نیش زن یا اس یاوہ سرائی کا مؤلف عبداللہ نامی اس ذاکر شاغل کا بیٹا ہے۔ تعجب ہے کہ ان زنانہ فطرۃ بزدل بیچاریوں کو اپنے فانی اور لغو بتوں کے بنانے اور ڈھانے اور اپنی جعلی قسمتوں پر نوحہ سرائی کرنے سے فرصت کیسے ملتی ہے۔ صدیوں سے ایک گھر یا گھرانے میں ماتم پڑا ہو۔ اور بڑے بڑے پیارے اور عزیز ان کے خاک ذلت و ادبار میں پڑا ہو۔ حسرتوں اور نامرادیوں اور ناشادیوں کو سینوں میں لیکر سوئے ہوں انھیں دوسرے سے دست و گریبان ہوتا ایسے سوجھتا ہے یا پھر حق بات یہی ہے اور کہنی ہی پڑتی ہے کہ مکار مسخرے میں دل میں درد اور رنج کوئی نہیں کسی کا پیارا اور بازو بھائی مر جاوے۔ لخت جگر قرۃ العین ہزاروں امیدوں کی جگہ اکلوتا بیٹا ہلاک ہو جاوے کسی نے دیکھا اور سنا ہے اور کوئی مان سکتا ہے کہ وہ بدنصیب بھائی یا سوختہ اختر باپ ایکطرف جگر دوز بین کرتا ہے۔ اس کے دردانگیز نالے اور آتش فشاں آہیں آسمان کو چھلنی کرتی ہیں اور دوسریطرف ہمسایوں کی پوستین پھاڑتا اور لڑتا اور جھگڑتا ہے۔ پھر تعجب بر تعجب آتا ہے کہ مار کھائی ہوئی تباہ حال نامراد بزدل قوم کو غصہ اور جوش کیسا اور آئے کیوں۔ کیا انتقام کے لیے؟ ہاں تو کیا انتقام لے بھی سکتے ہیں؟ اور خاموش گونگے بہرے ناتوان ٹولے کا ایک کچھ ستوا بھی ہے؟ احمق مسخرے آئے دن پاکھنڈ مچاتے اور ہنسی کراتے ہیں۔ کاغذ کی شکلوں اور ڈھانچوں میں اپنے حریفوں کو اتارتے ہیں اور انھیں سرکنڈوں کے تیروں سے چھید کر ہیجڑوں کی بہادری اور ہمت کا ثبوت دیتے اور اپنا ناز کرتے ہیں۔ ان میں ایک بھی مرد نہیں یا کوئی بھی مردانہ طبیعت کا غیرت مند نہیں جو سوچے اور دیکھے کہ اس کرنے جھنکنے اور سر پر توکروں خاک ڈالنے سے کیا حاصل۔ **جیتنے والے جیت گئے۔ نامراد ہونے والے نامراد ہو گئے۔** ان زندہ شیروں اور آسمانی ہیروں کو تمھاری معبود و مسجود لوہڑیاں تو منہ نہ دکھا سکیں بلکہ ان کے مارے ہوئے اور کھا کر چھوڑے ہوئے باسی شکار سے پیٹ پالتی ہیں۔ اب تم لوہڑیوں کے فرزند شیروں کے خنم میں گھسنے آگئے اور شیری کا ثبوت یہ کہ کاغذی تصویروں سے لڑتے ہو۔ ہم تو حقائق کے دلدادہ اور واقعات حقہ کے سننے اور ماننے کے عادی ہیں۔ مردہ بتوں کی کتھا سننا اور جھوٹے افسانوں پر ایمان لانا ہمارا دین و آئین نہیں۔ ہم تو **عاشق ہیں قرآن کے** اس لیے کہ وہ زندہ خدا کا زندہ کلام ہے وہ حقائق بیان کرتا۔ واقعات حقہ سناتا اور سچائی پر ایمان لواتا ہے۔ اور پھر ہم **شیفتہ و شیدا ہیں** اپنے زندہ مولیٰ کی۔ ہاتھ کی کاری گری کے جو اسکا زندہ اور لاتبدیل کام ہے۔ جیسے **دو گواہ** سچا ہیں اسپر جان و دل سے ایمان لاتے ہیں اور ذوق و بصیرۃ سے اس کے حق میں گواہی دینے کے لیے آمادہ ہیں۔ کسی سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس راہ میں گوشت پوست کے رشتوں کی مرے ہوئے کیڑوں سے زیادہ پروا نہیں کرتے۔ جیسے ایمان لاتے ہیں اسپر کہ ہمارا خدا نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اسکا کوئی بیٹی بیٹا ہے۔ ویسے ہی ایمان لاتے ہیں اسپر کہ خدا کے کامل خلیفہ خاتم النبیین کا بھی کوئی بیٹا بیٹی نہیں۔ خدا کا بیٹا اور رسول کا بیٹی بیٹا کہنے والے اور راہ حق اور معرفت حق میں ان کا کچھ بھی حصہ اور شرکت سمجھنے والے یکساں ناپاک مشرک ہیں۔ **توحید وہی ہے** جو قرآن نے سکھائی اور خدا کے کام نے دکھائی ہے۔ والسلام۔

یہ رسالہ میرے اور مولوی صاحب کے نام آیا اور بھیجنے والے نے اپنے قلم سے اسپر میرا نام لکھا ہے۔ میں عادتاً اسکو بھی ردی میں پھینک دیتا اور ان گالیوں اور یاوہ گوئیوں کی کچھ بھی پروا نہ کرتا جو اسمیں حضرۃ خلیفۃ اللہ المہدی اور میری نسبت لکھی گئی ہیں۔ ایک قادر جج کو ایک ذلیل جھوٹے مستغیث کے خلاف فیصلہ پر کیوں اشتعال آنا چاہیے جبکہ مایوس نامراد عدالت کے کمرہ سے کچھ منہ میں بڑبڑاتا یا کچھ بکتا ہوا نکلتا ہے۔ ذلیل ذلیل ہے جج جج ہے۔ اسکی پادر ہوا یاوہ گوئی کوئی اندھی تہمت ہے جج کی مضبوط اور مستقیم کرسی ہل جائے گی۔ مگر اس رسالے کے نام نے تحریک کی کہ اسپر کچھ لکھنا ضروری اس لیے کہ اس کا نام دھوکا دینے کے لیے "شہادۃ قرآنی" رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دانا بینا گواہ ہے کہ مجھے قرآن کریم سے کسقدر محبت ہے اور میرے دل میں اس زندہ کتاب کا کسقدر اکرام اور تعظیم ہے۔ قرآن کریم کسی امر یا شخص کی تائید میں شہادۃ دے پھر اسے کوئی نہ مانے اور اپنی رسم اور عادۃ اور الف کو نہ چھوڑے اُسپر **لعنۃ**۔ اور جو قرآن کے متروک و مخذول کو عزیز اور مقبول کہے اُسپر **لعنۃ**۔

غرض میں نے اس نام کی خاطر اس رسالہ کو پڑھا اور اس نام کی خاطر اس کے جواب یا کشف حقیقت کیطرف متوجہ ہوتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر کرنا اس دیرینہ کینہ کی وجہ سے ہے جو ان ماتمیوں حیرانوں اور ظلمت کے فرزندوں کو مجھ سے میری کتاب **خلافت راشدہ** کے سبب سے ہے۔ میں انکو کسطرح کیسا یقین دلاؤں اور اپنا سینہ دکھاؤں کہ میرا مذہب کیا ہے۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ میرے حال اور قال کو دیکھ کر یا سنکر میرا کوئی نام تجویز کرے میرا مذہب جسپر میں علی وجہ البصیرۃ قائم ہوں یہ ہے کہ خدا کا کلام اور خدا کا کام جس امر یا جس شخص کی تائید کریں میں اسکی تائید کرتا ہوں اور جسکی یہ دو گواہ تردید کریں میں بھی اس کا مخالف ہوں۔ میں نے حضرت **ابوبکر** اور **عمرؓ** اور ان کے اتباع کو اور پھر حضرت میرزا **غلام احمد** مسیح موعود و **مہدی** مسعود کو ان دو عادل گواہوں کی گواہی اور تائید سے مانا ہے۔ خدا تعالیٰ کے **کلام** نے مومنوں کی جو علامتیں بیان فرمائی ہیں اور خدا تعالیٰ کے **کام** نے جن لوگوں کے وجود میں فعلاً اور عملاً ان کا ثبوت دیا ہے وہ علامتیں کامل طور پر حضرت ابوبکر اور عمرؓ میں اور آخری زمانہ میں ہمارے آقا و ولی نعمت حضرت خلیفۃ اللہ میں پائی جاتی ہیں میرا ان بزرگوں کو ماننا اپنا میرا احسان اور منت نہیں۔ ان کی صداقت کی بینات دلیلیں بے اختیار ماننی پڑتی ہیں اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور اسکی گواہی کافی ہے کہ قرآن کریم میں بجز ان مظفر و منصور مومنوں کے اور کسیکی بابت مجھے کوئی بشارت نہیں ملی۔ وہ دل بڑا خبیث اور ملعون ہے جو دیدہ و دانستہ قرآن کریم کی شہادۃ سے منہ پھیرے یا صریح نصوص کو پاکر اپنے باطل خیال اور رسم و عادۃ کی پیروی پر **اصرار کرے**۔

میں تیس برس سے اس راہ میں سفر کر رہا ہوں معرفۃ الٰہی کی بھی پیاس نے مجھے آب زلال کی تلاش سے کبھی ملول ہونے نہیں دیا۔ اول اول جب میں نے اس راہ میں قدم رکھا میں قطعاً نہیں جانتا تھا کہ مجھے کس مشرب سے پانی پلایا جائے گا۔ حق کی صحیح تلاش اور قلب سلیم کی پاک آرزو

خدا سے توفیق پا کر قرآن کو معیار قرار دیا اور انتھک جستجو میں استقامت اختیار کی اس کا نتیجہ وہ تحقیق اور حق و صدق ہے جس پر میں بحمد اللہ بصیرت اور شرح صدر سے قائم ہوں۔ اس لیے عرصہ تک میں نے عیسائیوں کی رد اسلام کی کتابوں اور ان کی الٰہیات اور تواریخ کلیسیا کو پڑھا اور خوب پڑھا۔ شیعوں کی معتبر اور مبسوط کتابوں کو پڑھا اور غور سے پڑھا۔ افسوس میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ حضرت یسوع کی الوہیت اور کفارہ کے دلائل میں جو عیسائی فخر اور ناز سے پیش کرتے ہیں اور حضرت علی اور حضرت حسنین کے استحقاق خلافت یا خلیفہ بلافصل ہونے اور جامع کمالات انبیاء ہونے کے دلائل میں قوت اور ضعف کے لحاظ سے کیا فرق ہے؟ بڑا زور عیسائی علم کلام کا اور سچا سرخ توجہ اس طرف ہے کہ خدا کے راست باز نبیوں کی لائف میں عیب نکالے جائیں اور حضرت یسوع کی فرضی پاکیزگی اور قرار دادہ الوہیت کو معیار ٹھہرا کر انھیں گنہگار ثابت کیا جائے۔ لاکھوں کتابیں اس بے سود کارروائی کی تائید میں لکھی گئی ہیں۔ ہندوستان میں بہت بڑا ذخیرہ ایسی ہی کتابوں کا ہے جن میں تمام نبیوں اور آخرکار ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر حملے کیے ہیں اور نہایت ناپاک حملے کیے ہیں۔ اب تھوڑے دنوں سے مصر میں بھی پادریوں نے اسی علم کلام کی اشاعت شروع کی ہے۔ تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ ان میں ضمیر نہیں یا دانستہ حق سے جنگ کرتے ہیں؟ کیوں اس طرف نہیں آتے کہ باطل اور حق میں امر فارق کے لیے ایک معیار قرار دیں۔ توریت میں انبیاء یا راست بازوں کی علامات۔ اعمال اور نتائج اعمال لکھے ہیں سب سے اکمل اولوالعزم اور مظفر و منصور نبی اور دوسروں کے لیے نمونہ نبی حضرت **موسیٰ** پیش کیے گئے ہیں۔ ان کے ثبوت نبوۃ میں اور اسی راہ اور ذریعہ سے آنیوالے نبی اور نبیوں کی صداقت کے ثبوت میں ایک امر فارق اور معیار بیّن اور نشان عظیم الشان لکھا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا یا بلفظ دیگر یوں کہلو اور سمجھلو کہ وہ اپنی رسالت اور تبلیغ میں مظفر و منصور نہیں ہوگا بلکہ نامراد و ناشاد رہے گا۔ محض تحکم اور کورانہ تعصب سے پہلے ہی یسوع کو خدا فرض کر لینا اور اس کے افعال و اقوال کو انبیاء کے اقوال و افعال کے میزان کے دوسرے پلہ میں رکھنا گوارا ہی نہ کرنا۔ اس کے افعال اور کمزوریوں کی تاویل کر لینا اور اس قسم کے بشری ضعف

دوسرے نبیوں کی لائف میں پا کر نکتہ چینی کرنا افسوس اور شرم کی بات ہے۔ سر ولیم میور کے دل میں یہ بات کھٹکی ہے۔ وہ لائف آف محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میں جہاں حضرت یسوع اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں موازنہ کرتا ہے، لکھتا ہے کہ ہمیں شک نہیں کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسالت اور تبلیغ میں بہت کامیاب ہوئے اور یسوع چند مگر ور مجہولوں کے سوا کسی کو قابو میں نہ لا سکا پھر لکھتا ہے کہ اس کا صاف جواب یہ ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) انسان تھے اور وہ نمود چاہتے تھے اس لیے بہت سی جماعت جمع کر لی۔ اور یسوع خدا تھا اس نے نہ چاہا کہ اپنا جلال ظاہر کرے اس نے خاکساری اور گمنامی کو پسند کیا اگر وہ چاہتا تو ایک جہان کو الٹ دیتا۔ اب ہے کوئی رشید طالب حق جو اس دانا انگریز سے پوچھے کہ تو پہلے ہی کس معیار کی بنا پر فرض کر لیا کہ وہ خدا تھا اور اگر وہ چاہتا تو ایسا اور ویسا کر سکتا تھا انسانیت کا ثبوت اور بیّن ثبوت تو اس نے کمزوریوں۔ نامرادیوں اور لاعلمیوں سے دیا اور خوب دیا۔ بحث طلب یا ثبوت طلب تو اس ناتوان بشری کی الوہیت تھی بشری جامہ میں ہوتا ہی اس کے لیے ہزاروں روکیں تھی۔ اگر اس بھیس میں وہ آخرکار ثابت بھی ہوتا اور بڑی کارگذاریوں اور کوششوں کے بعد ثابت ہوتا تو ایک بڑا انسان ثابت ہوتا۔ خدا بننا یا خدائی کا ثبوت دینا پھر اس کھال میں جسے پاخانہ پیشاب کے داغ سدا لگے رہتے ہیں ایک امر محال تھا۔ مگر افسوس وہ تو بڑا آدمی بھی ثابت نہ ہو سکا۔ خدا رحم کرے ٹامس کارلائل پر۔ اس نے بھی عجیب حیرت انگیز کام کیا ہے۔ اس نے ہیروز اور ہیرو ورشپ میں ہیرو دی پرافٹ کے مضمون کے لیے بجز ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو نہیں چنا اور یسوع کو تو کسی قطار اور شمار میں لایا ہی نہیں۔

غرض کیا ہی اچھا ہوتا جو عیسائی لوگ توریت کے راست بازوں کو اسوہ اور معیار بناتے اور پھر اس میزان عدل میں پیچھے آنے والے رسولوں کو تولتے۔ مگر انھوں نے یسوع کی خدائی کے لیے بجز اپنے مفروضات کے اور کوئی معیار قرار نہیں دیا۔ اس بری عادت کا سخت ناپاک نتیجہ ہوا کہ راست بازوں کی ذات پاک کی نسبت اعتراض

اور نکتہ چینی کو دین و ایمان بنا لیا۔

یہی حال شیعوں کا ہے ان کی حالت گو یوں یا گذشتہ زمانہ کے تمام ہمت اسی پر مبذول رہتی ہے کہ صحابہ کے تابعین کے تبع تابعین کے اور اس سے بھی پیچھے آنے والے اہل سنت کے علماء و ائمہ کے عیوب و مثالب تلاش کریں۔ اس نیک اور خوشبودار کارگزاری کو ہزاروں کتابوں کے دفتروں میں ثبت کیا اور اس پر ناز کیا ہے۔ اگر کوئی ایسی کتاب ہے کہ جس میں بالاستقلال بلا ذکر غیبت کسی اپنے بزرگ اور پیشوا کی خوبی اور فضیلت کا ثبوت دیا ہے اسے پڑھ کر بھی ایک نقاد طالب حق مایوس ہو کر رہ جاتا ہے جبکہ ان وہم اور افسانہ کے دلدلوں اور بہتوں کو فرضی کہانیوں اور جھوٹی روایتوں کی ریت کے ٹیلہ کے کنارہ پر کھڑا دیکھتا ہے۔ ان کے مناقب اور فضائل کی کتابوں کا پڑھنا نہ صرف ہنسانے کے لیے دلاویز تحفہ ہے بلکہ اس خیال کی تائید کرتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ جھوٹی باتیں سب سے زیادہ سچی ہیں اس وہم پرست یا انسان پرست یا بت پرست قوم میں بڑا عقلمند اور بڑا محقق **ملا حلی** ہوا ہے جس کی کتاب منہاج الکرامہ پر بڑا فخر کیا گیا ہے۔ اس بزرگ نے اہل سنت کے رد اور اہل تشیع کے اثبات میں اپنے تئیں کامیاب سمجھا ہے مگر دیکھنا چاہیے کہ اس نے کیا کیا ہے کچھ تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عیوب اور مثالب بیان کیے ہیں اور جابجا اپیل کرتا اور داد چاہتا ہے کہ بتاؤ ایسا شخص خلافت کے قابل ہے!!! دوسرے حصہ میں حضرت علی کی شان میں چند بیہودہ خیالی اور ناتمام باتیں کرتا اور چند آیتیں سناتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ آیت ہے جسے منشی عبداللہ ارشاد علی ذاکر کا خلف رشید اپنے رسالہ کی جدول کے شروع میں گل سرسبد کے طور پر زینت کرتا ہے۔ ملا حلی نے اسی طرح دو ہزار آیتیں اپنے تو ہمات کے ثبوت میں لکھی ہیں۔ مگر کمال تعجب کا مقام ہے کہ ان لوگوں کی توجہ اس طرف نہیں ہوئی کہ اپنے زعم اور خیال میں ہزاروں آیتیں نہیں سارا قرآن کسی کی شان میں مان لیا جائے جیسے کہ ہر زمانہ میں ان لوگوں کا طریق رہا ہے اور اب بھی ہے کہ ہر شخص اپنے تئیں آیات خیر و فضل کا مصداق قرار دیتا ہے اور وعید کی آیتوں کو اپنے مخالفوں پر منطبق کرتا ہے بڑی صاف اور فیصلہ کی بات یہ تھی کہ جہاں ان ہزاروں آیتوں کے خیر و فضل اور علامات نیک کا مصداق اپنے فرضی علی اور توہم زا ائمہ کو قرار دیتا ہے

www.aaiil.org

کوشش کرکے اس امر کا بھی ثبوت دیتا کہ اُن بزرگوں اور اماموں نے اپنے اعمال اور نتائج اعمال سے بھی اپنے تئیں اُن آیات کا جائز مورد اور با استحقاق شان نزول ثابت کیا ہے۔ اس فضول کوشش سے کیا فائدہ اگر کوئی شخص اپنے کسی دوست کو شاعرانہ تک بندیوں کے زور و قوت سے رستم تہمتن اور اسفندیار روئیں تن ثابت کرے اور ذاکر مرثیہ خواں بنکر بزم زناں میں اپنے ہیرو کے وصف و منقبت میں تر زبان یا ہزار داستان بنے جبکہ وہ اس کا دوست میدان رزم میں حریفوں کے مقابلہ کا کام و نامراد رہا ہو۔ ایک قصہ خواں اور افسانہ پرست قوم کو قرآن اور اُسکی شہادۃ سے کیا تعلق ہے اور اگر قرآن کی شہادت پیش کی ہے اور صدق دل اور شرح صدر سے پیش کی ہے تو آؤ اور خداترس دل لیکر آؤ! فیصلہ کی راہ بہت صاف اور کھلی ہے۔ عیسائیوں نے بھی بڑی ناتمام کوشش اور بے ثمر سعی اس بارے میں کی ہے کہ یسعیاہ نبی کا فلاں باب اور یرمیا کا فلاں باب اور زبور کا فلاں باب یسوع کے حق میں ہے۔ الٰہیات کی سچی روشنی سے محجوب انسان پرست قوم! اتنی سمجھ نہیں کہ یہ تو تمہاری حسن کارگذاری اور مہربانی ہے یا تمہارے بڑا پن کی کہ تم ایک ننگے قلاش کو مستعار کپڑے پہنا کر ایک بڑا آدمی بنانا چاہتے ہو وہ اپنے اعمال و افعال سے خود بھی سچا مستحق اُن خیر و فضل کے وعدوں کا ہے جو اُن آیات میں مرکوز ہیں اور کیا اُس نے اپنی لائف کے کسی حصہ میں خود کو اُن کر کٹیلے اور شاندار اور پُرجلال وعدوں کا مورد بنایا۔ یہ تھا سچا معیار جس سے حق و باطل بآسانی ممتاز ہو جاتا مگر افسوس بُت پرستی کی نحوست سے وہ نور فارق ان دونوں گروہوں کو نہیں ملا جس کی چمک سے توہمات اور مفروضات کی تاریکی راہ سے اُٹھ جاتی اور حقائق اور واقعات حقہ کی تلاش کو قبلۂ ہمت بناتے +

اب میں اُس آیت کو لیتا ہوں جس پر شیعوں کے اگلوں نے فرضی علی کی صداقت کا سارا دارومدار رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق اور فضل سے دیکھنا اور دکھانا چاہتا ہوں کہ اس آیت سے کہاں تک ان کے دعوی کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحیی من حی عن بینۃ وہ آیت یہ ہے انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ و یؤتون الزکوۃ و ھم راکعون۔ و من یتول اللہ و رسولہ و الذین امنوا فان حزب اللہ ھم الغالبون ترجمہ اس کے سوا نہیں کہ تمہارا دوست اللہ ہے اور اُس کا رسول اور مومن جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ اور وہ ہمیشہ نماز میں لگے رہتے ہیں اور جو شخص دوستی لگائے ساتھ اللہ اور اُس کے رسول اور مومنوں کے (وہ سمجھ لے) کہ اللہ کی جماعت غالب ہونیوالی ہے یہ آیت ہے اور بڑے فخر و ناز کی جگہ یہی ہے۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ خود خدا کا کلام بھی کسی شخص یا گروہ کی طرف صاف صاف اشارہ کرتا ہے یا نعوذ باللہ وہ تو خاموش اور مبہم ہے اور خود غرض انسان جسکو پسند کرتا ہے اُسے اُسکا مصداق بنا دیتا ہے اگر خدا تعالیٰ کے کلام اور کام کی شہادۃ اس علی کے حق میں ہے جسے شیعہ پیش کرتے ہیں تو صریح ڈاکا یہی ہے کہ کسی اور کو اُسکا مصداق پیش کیا جائے۔ شیعہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ اُن کے علی کے حق میں ہے اور اس دعوی کے ثبوت میں یہ کہتے ہیں کہ ثعلبی اور ابونعیم چند ایسے لوگوں نے لکھا ہے کہ یہ حضرت علی کی شان میں ہے یا شیعوں کی کافی کلینی میں لکھا ہے کہ اُن کے حق میں ہے۔ تعجب اور نہایت تعجب کا مقام ہے کہ ان قصاص اور وضاع لوگوں کو ایک عقیدہ کی سند میں لایا جاتا ہے۔ دین و ایمان کا معاملہ۔ ایک گروہ اور بڑے گروہ کو کاذب ماننا اور ایک شخص کو ایک بڑا حق دینا جس کا اُسے کوئی استحقاق نہیں اور ایسے فضول اور افسانوں کی بناپر خود غرض مفتریوں کے بیہودہ خیالات اور معاندانہ عقائد کے سرہو رہے ہیں۔ اگر کتاب اللہ اس معاملہ میں حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کی کوئی کلید نہیں تو افسوس سے کہنا پڑے گا کہ نعوذ باللہ وہ موم کی ناک ہے جدھر کوئی چاہے کھینچ لے۔ حضرت علی یا کسی اور عزیز شخص کا نام تو اُسمیں ہے نہیں پھر جسے چاہو اس کا مصداق بنالو۔ مگر نہیں خدا تعالیٰ کا کلام اس اعتراض سے پاک ہے۔ وہ نور ہے وہ **قول فصل** ہے وہ حکم ہے۔ آیتیں ہدایت اور ارشاد ہے۔ خدائے علیم حکیم نے اسمیں کلید رکھدی ہے جو ہر ایک قسم کے وسواس اور دغدغہ کے قفل کو کھولکر سچا اور سیدھا راستہ بتا دیتی ہے وہ ہے فان حزب اللہ ھم الغالبون یعنی خدا کی اُس برگزیدہ جماعت کا نشان یہ ہے کہ وہ غالب اور فاتح اور مظفر و منصور ہیں اس سورہ شریفہ میں اس آیت سے قبل اللہ تعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ کا بہت ذکر کیا اور اُن پر فتح اور نصرۃ اسلام کی پیشگوئیاں کی ہیں۔ اور مسلمانوں کو تسلی دی ہے کہ تم میں ایک جماعت ہوگی کہ جس کے ہاتھ سے اسلام کی نصرت ہوگی اور وہ دشمنان اسلام پر جو ایذا اور ضرر کی موجب ہیں غالب آئیں گے۔ ظاہر ہے کہ وہ حزب اللہ جو اپنے دشمنوں اور رسول کے دشمنوں پر غالب رہا ہے وہ ابوبکر و عمر کا گروہ ہے۔ و للہ الحمد

یہ ہے سچا فیصلہ خدا کے کلام اور اُسکے کام کا اس کے خلاف جھوٹھی کہانیوں کو کون سنتا ہے۔ کوئی ہے جو دعوی کرے اور ثبوت دے کہ **حزب اللہ الغالب** بجز حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور اُن کے اتباع کے کوئی اور گروہ ہے؟ کیا یہ صاف اور بین بات نہیں کہ شیعوں کے گھر میں آجتک رونا اور پیٹنا اسبات کا ہے کہ ان کا بڑا اور پہلا امام ناکام رہا اور غاصبوں نے اُسکا حق چھین لیا۔ غاصبوں نے چھینا یا خود خدا نے اپنے وعدہ کے موافق وہ حق اُن لوگوں کو دیا جن میں وہ علامتیں پورے طور پر پائی گئیں جو اُس نے کامیاب اور مظفر اور اعلائے کلمۃ اللہ کرنے والے گروہ کی نسبت بیان فرمائی تھیں اسے رہنے دو کیا ضرورۃ ہے کہ ایک ثابت شدہ حقیقت اور امر واقع پر قلم فرسائی کریں یہ تو محبان علی کے اقرار نے بھی ثابت کر دیا کہ حضرت علی کا معاملہ تو اول الدن دردی ہوا۔ بقول اُن کے خدا نے ملاء اعلیٰ میں بڑے بڑے مشورے کیے۔ جبرئیل کو صحیفہ مختومہ دیکر آنحضرت کے پاس بھیجا اور خود قرآن میں آنحضرت کو خوفناک دھمکی دی کہ تیری رسالت کی غرض و غایت صرف علی کی وصایت اور امامۃ کا قائم کرنا اور تبلیغ کرنا ہے اور اگر یہی نہ ہوا تو کچھ بھی نہ ہوا۔ پھر حضرت نبی کریم تئیس برس تک اسی اُدھیڑبن میں رہے رات دن اس کام کے لیے ریشہ دوانیاں کرتے۔ ایک زبردست قاہر بی بی سے چھپا چھپا کر اپنی بیٹی سے کمیٹی کرتے۔ کبھی کبھی سفر میں اور حضر میں اشارہ سے کنایہ سے اور کبھی خفیف سی صراحت سے اپنا دلی مدعا بھی بار لوگوں کو کہد یتے۔ مگر ایک بھی نہ بنی نہ خدا کی چلی نہ فرشتوں کی نہ رسول کی اور نہ اُس چودہ طبق کو انگلی پر نچانے والے کی جو ایک بوڑھے کو بھی بلافصل کرسی سے نہ اُٹھا سکا +

خداترس طالبان حق غور کریں شیعوں کے عقیدہ کی اس کے خط و خال اور سراپا میں۔ کیا کوئی سعید و رشید ایسے مذہب کو جس کا ایسا خدا اور ایسا رسول اور ایسا نبی ہے قبول کر سکتا ہے۔ افسوس اس ناعاقبت اندیش عقیدہ پر جس کے اندر اتنے مفاسد پوشیدہ ہیں +

سکا ہے اگر پہلا مدعی یا مدعیوں یا کسی شخص ناکام و ناشاد ہوا تھا تو بارہ تیرہ بندگوں کے لیے سلسلہ اور مدعیوں کے سلسلہ میں ایک آدھ ہی کامیاب ہو جاتا۔ خدا تعالیٰ ایک ذرہ محنت کسی کی ضائع نہیں کرتا اتنی ابھی ناکامی یا دشمن کامی کس بات کی دلیل ہے یہ سب کچھ خدا سے علیم و حکیم نے اپنے ارادہ اور مرضی سے کیا اس لیے کہ ایک شبہ سے شرک اور خوفناک باطل کے بطلان پر ہمیشہ کے لیے روشن اور واضح دلیل ہے۔

میں نے خدا کے لیے خدا کی رہنمائی کے لیے یہ پیش کیا ہے اور میں خداے غیور قادر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر وہ نصرت اور غلبہ اور فتح و ظفر کی علامات و آیات جو خدا کی کتاب میں مومنوں کی شان میں مذکور ہیں بجز ابوبکر و عمر اور آپ کے اتباع کے ان خود تراشیدہ اصنام یا بارہ بزرگوں میں سے کسی ایک پر بھی منطبق کر دو تو اول المسلمین میں ہوں ولا اخاف فی اللہ لومۃ لائم

اب منشی عبداللہ خلف ارشاد علی ذاکر انصاف سے فرمائیں اور سکرات الموت کے ہول کو پیش نظر رکھ کر بتائیں کہ کہاں تک اس فقرہ میں حق اور صدق کی خوشبو ہے جو اُنھوں نے میری نسبت لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔ "اے بدکیش خبیث دیکھ کیا یہ آیتیں اُن کے حق میں نازل ہو سکتی ہیں جو مدت العمر زیر آیت اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ رہ چکے ہوں یا اُس فنا فی اللہ جانباز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہیں جس کے سابق الایمان ہونے کی دھاک دیار عالم میں پڑی ہوئی ہے۔" اے دانشمند سوچ اور کچھ تو ہوش کر اور چھوڑ اس تقلید کو جس نے ایک عالم کو ہلاک کیا ہے۔ یہ تم نے کیا کہا "نازل ہو سکتی ہیں" جب تمہاری زبانیں ایسے فقرے بولتی ہیں کیوں اگلنے سے پہلے دل سے مشورہ نہیں کر لیتیں۔ ایسا ہی تمہارا یہ بیہودہ اور بے معنی فقرہ ہے جو حضرت علی کی نسبت خلیفہ بلا فصل کہا کرتے ہو۔ اس جھوٹ پر افسوس کہ واقعات حقہ اُس کے مُنہ پر بیاہی تھوک گیا۔ اور پھر منہ پر پوڈر ملکر مردوں کے حلقہ میں آئے۔ جسے درحقیقت خلافت متمکنہ اور منتظمہ کے صحیح معنوں کے لحاظ سے کوئی منبر بھی نہ ملا ہو اُسے خلیفہ بلا فصل کہنا بڑا جھوٹ اور دلیرانہ جھوٹ نہیں تو کیا ہے۔ ایسا ہی یہ فقرہ "ہو سکتی ہیں" بخدا نا رس "ہو سکتی ہیں" کیا نازل ہو چکیں؟ خدا تعالیٰ کے کلام نے خلفاے راشدین اور مومنین صالحین کے نشان مقرر کیے وہ خدا کے کلام نے حضرت ابوبکر اور عمر آپ کے اتباع پر منطبق کیے۔ اگر تو کوئی بے ہودی تغییر کن قضا را ہے رہا تمہارا ان خلفاء اللہ کو مشرک اور نجس کہنا یہ تمہاری وہ عادت اور فطرت ہے جو تمھیں اسلاف سے وراثت ملی ہے۔ انسان کی لعنت اور گالی کوئی چیز نہیں۔ انسان کی لعنت ایک جھوٹھ ہوتا ہے جس کا کوئی بھی نتیجہ نہیں ہوتا۔ لعنت وہ ہے جو آسمان سے اُترتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اُسے کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ شعر

لعنت آں نیست کہ از سوی سماعی بارد * لعنت بدگہر آنست کہ بی ہرزہ نفیر

قرآن میں پڑھ لو خدا کی لعنت جس قوم پر پڑی کیا وہ خشک الفاظ کے رنگ میں اور حروف کی شکل میں لکھی رہی یا اُس نے عملاً اپنا ظہور کیا۔ خدا کی لعنت کا واقعی نتیجہ ہے قوم ملعون کا ذلیل ہونا ناکام ہونا نامراد ہونا حریفوں کی غلامی کے جوے کے نیچے گردنوں کا دینا۔ وطن سے بے وطن ہونا کوشش کرنا اور مخذول و مطرود ہونا۔ اس لعنت کا نشانہ یہود کو دیکھ لو کیا خدا کی لعنت کے بعد یہ سب ذلت کی ماریں اُن پر پڑیں یا نہیں پڑیں۔ تمہاری اس بیہودگی اور احمقانہ حرکت کی کوئی حد بھی ہے کہ سکڑوں لب پر موجود ہے "بر دشمنان اہلبیت لعنت" کا وظیفہ پڑھ کر اور زبانیں خشک کرتے ہو اور دل میں مفتنانہ بناتے ہو اُن لوگوں کو جنھیں زندگی اور بعد موت میں وہ بڑی بڑی کامیابی ہوئی کہ جسکی نظیر تاریخ کے صفحات میں نہیں کبھی بھی تمہارے بڑوں نے نہیں سوچا کہ خلافت اللہ پر بلا فصل بیٹھنے والے بیٹھ گئے۔ دین کو قدرت اور تمکین دینے والے اور اقطار عالم میں پھیلانے والے خدا تعالیٰ کے وعدوں کے ایفا کا زریں تاج پہنکر اسکی رحمت اور اسکے رسول کی جوار میں سو گئے۔ اور حسد میں جلنے والے اور حسرت و ناکامی کے ساتھ مرنے والے مر گئے اب ان زنانہ گالیوں سے درحقیقت کیا بنتا ہے۔ چھوڑ دو اس خبیث مشرب کو جس سے نامہ اعمال سیاہ کرنے کے سوا کوئی حاصل نہیں۔ غرض یہ آیت نمونہ ہے اُن دو ہزار آیتوں کا جو مولوی علی نے اپنے مذہب کے ثبوت میں لکھی ہیں اور جس کو منشی عبداللہ خلف ارشاد علی ذاکر نے بڑے فخر سے لکھ کر خدا کے قدوسیوں اور خلفاے راشدین کو ناپاک نام سے یاد کیا ہے اسطرح یہ لوگ اپنے ائمہ کو مصداق بناتے ہیں خدا کی آیات کا یوں کہلو کہ اُن کو نگوٹی طرف سے خود چالاک زبانی کے ساتھ وکالت کرتے ہیں۔

اس رسالہ میں ذاکر حسین کے بیٹے نے ایک ورچہ بکام کیا ہے۔ جہاں جہاں اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کا اور میرا نام آیا ہے اُسے اُلٹا لکھا ہے اس طفلانہ خوشی اور احمقانہ حرکت کے فلسفہ کو ذاکر حسین کے بیٹے کا دل ہی محسوس کرتا ہو گا ایک دانشمند سلیم الفطرت تو اس راز کو نہیں سمجھ سکتا۔ یہ تمہارا اُلٹا لکھنا خدا کے بندوں یا برگزیدوں کے ناموں کو ایسا ہی ہے جیسا تمہارا ہمیں اور ہمارے منصور بزرگوں کو گالیاں دینا۔ اس کا فیصلہ عنقریب خدا تعالیٰ کی مغفرت اور نصرت کرے گی جو باطل اور حق میں امر فارق کیطرح نازل ہو کر دکھا دے گی کہ کس قوم کی کتاب سجین میں اور کس کی علیین میں ہے۔ کسی شخص اور کسی نام کا الٹا سیدھا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَ يُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ أُمُّ الْكِتٰبِ. قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اب تک میں نے صرف اتنا دکھایا ہے کہ اس آیت کو اس رسالہ کے مقصود و معہود کی تائید سے کہاں تک تعلق ہے۔ سو بحمداللہ صاف طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ آیت اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ الایۃ اور اس کی مثل آیتوں کے مصداق شیخین مکرمین و معظمین و مغفورین علیہما السلام ہیں یا اُن کے اتباع کے سوا اور کوئی نہیں۔ آگے میں حیران ہوں کہ ناظرین کو کیا دکھاؤں کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام کی تردید میں قرآن کی کونسی شہادت ذاکر کے بیٹے نے پیش کی ہے۔ نام تو رکھا ہے شہادۃ قرآنی علے کذب کرشن قادیانی۔ میں گو بھی (پنجابی لفظ) اور مکروہ ترکیب سے مرکب فقرہ کو ترجیح دیکر خیال اسطرف جا سکتا ہے کہ اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ اللہ المہدی صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی بلحاظ آپ کے کرشن ہونے کے تردید ہو گی مگر جیسا کہ ان تمام باطل کے حامیوں اور حق کے مخالفوں کا شیوہ ہوتا ہے بیہودہ نکتہ چینی اور زیادہ گوئی سے رسالہ کو بھر دیا گیا ہے۔ حضرت کرشن علیہ السلام کی تردید یہ کی ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برا کہا ہے اور قرآن کریم میں اُن کی یہ تعریف ہے اس یاوہ گوئی اور بانگ بے ہنگام کے ضمن میں حضرت امام مفترض الطاعت رسول معصوم علیہ السلام کی ذات پاک پر حملے کیے گئے ہیں۔

خدا کی شان ان میں ایک بھی رشید نہیں جو سمجھے اور ان سفیہوں کا جو دل کا مُنہ اپنے نامہ اعمال کیطرح کالا کرنے والوں کو سمجھائے کہ اس رسالہ سے حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے دعوے کرشن اوتار ہونے کی تردید کیا ہوئی۔ اگر عیب شماری سے کوئی خدا کا برگزیدہ مردود خدا قرار دیا جا سکتا ہے تو بڑی مشکل پیش آئے گی۔ جانے دو۔ ناصبہ اور خوارج کو کہ وہ کیا کہتے ہیں حضرت امام علی علیہ السلام کے حق میں اور چھوڑ دو انکی ضخیم جلدوں کی کتابوں کو جو حضرت علی اور حضرت عثمان علیہما السلام کے

باقی آئندہ

www.aaiil.org

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ام الکرام حضرت مولوی نورالدین صاحب کی زوجہ کلان جن کا نام فاطمہ تھا - بتاریخ ۲۸- جولائی ۱۹۰۵ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن - مرحومہ مفتی شیخ مکرم صاحب قریشی عثمانی بھیروی کی لڑکی تھین اور حضرت مولوی صاحب موصوف کے نکاح میں اس وقت آئی تھین - جب کہ مولوی صاحب ہندو عرب سے تحصیل علوم کرکے کوئی تیس سال کی عمر مین اپنے وطن بھیرہ کو واپس تشریف لائے تھے - اور قریب ۴۷ سال تک آپ کی محرم راز رہ کر قریباً ۵۵ سال کی عمر مین وفات پائی - بھیرہ مین تقلیدی رسوم اور بدعات کی مخالفت سب سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے ہی کی تھی - جس کی وجہ سے بھیرہ مین آپ کی سخت مخالفت ہوئی تھی - اور یہی گروہ مخالفت اس نکاح مین مارج اور مانع ہوا تھا - مگر مفتی شیخ صاحب نے اس کی پرواہ نہ کرکے اس کام کو تکمیل تک پہنچایا اور مرحومہ یوم نکاح سے لے کر مرتے دم تک اپنے خاوند کے ساتھ ہم مذہب وہم عقیدہ تھین - مرحومہ صلہ رحمی کی صفت مین کمال رکھتی تھین - اپنے نواسوں اور نواسیون (یعنی مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی اور اخویم مفتی فضل الرحمان صاحب کی اولاد) کی پرورش مرتے دم تک اپنے ذمہ لی ہوئی تھین - اور مفتیون کے گھر مین ان کی چھوٹی لڑکی کا رشتہ انہین کی کوششوں کا نتیجہ تھا - باوجود اس قدر [illegible] ان کے لاحق حال تھی - گھر کا [illegible] پکانے وغیرہ کا خود کرتی تھین - دُور و نزدیک کے رشتہ دارون کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کرتی رہتی تھین - اور سب کی خبرگیری کرتی تھین - مرحومہ اس عاجز کی بہت قریبی رشتہ مین خالہ تھین - اور میرے ساتھ بہت محبت کیا کرتی تھین - انہین ایام کی بات ہے کہ ایک دن بسبب تپ لرزہ کے مین بیمار ہو گیا - تو مرحومہ نے میری بیماری کی خبر سن کر ارادہ کیا کہ میری بیمار پرسی کو آوین - لیکن خود سخت بیمار تھین - اور ضعف اس قدر تھا کہ ایک قدم چلنا مشکل تھا - اس واسطے نہ آسکین - مرحومہ کو حضرت مسیح موعود کے ساتھ سچا اخلاص اور ایمان تھا مجھے کہا کرتی تھیں کہ یہ مولوی صاحب کا احسان ہے - کہ ہم نے خدا کے مسیح کو شناخت کر لیا لیکن اب تو میرے دل مین خدا کے رسول کی اس قدر محبت ہے - کہ اگر کوئی بھی اس سے پھر جائے - مین اُس سے مُنہ نہیں پھیر سکتی - بعد از عصر مرحومہ کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمعہ جماعت کثیر باہر میدان مین پڑھا - نماز جنازہ مین دعا کو بہت ہی لمبا کیا - قبل مغرب مرحومہ کو قادیان کے شمال مشرقی جانب کے قبرستان مین دفن کیا گیا - اللہ تعالےٰ اس کو جنت مین بلند جگہ نصیب فرمائے

رات (۲۸- جولائی ۱۹۰۵ء) قبل از عشا حضرت مسیح موعود کی مجلس مین حضرت نے خود ہی مرحومہ کا ذکر کیا - فرمایا "وہ ہمیشہ مجھے کہا کرتی تھین - کہ میرا جنازہ آپ پڑھائین - اور مین نے دل مین پختہ وعدہ کیا ہوا تھا - کہ کیسا ہی بارش یا آندھی وغیرہ کا بھی وقت ہو - مین ان کا جنازہ پڑھاؤن گا - آج اللہ تعالےٰ نے ایسا عمدہ موقعہ دیا - کہ طبیعت بھی درست تھی - اور وقت بھی صاف میسر آیا - اور مین نے خود جنازہ پڑھایا"

عاجز نے عرض کی - اُن کی یہ بھی خواہش تھی - کہ میری وفات جمعہ کے دن ہو - فرمایا "ہاں - وہ ایسا کہا کرتی تھین - خدا تعالےٰ نے یہ خواہش بھی ان کی پوری کر دی چند روز ہوئے - ابھی ہم باغ مین تھے - کہ وہ ایک دن سخت بیمار ہو گئین - اور قریب موت کے حالت پہنچ گئی - تو کہنے لگین - کہ آج تو منگل ہے - اور ہنوز جمعہ دور ہے - اور ابھی عبدالحی کی آمین بھی نہین ہوئی - قدرت خدا اس وقت طبیعت بحال ہو گئی - اور پھر خواہش کے مطابق عبدالحی کی آمین کی خوشی بھی دیکھی اور آخر جمعہ کا دن بھی پایا"

فرمایا - یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک بزرگ کسی شہر مین بہت بیمار ہو گئے - اور موت تک حالت پہنچ گئی - تب اپنے ساتھیون کو وصیت کی - کہ مجھے یہودیوں کے قبرستان مین دفن کرنا - دوست حیران ہوئے کہ یہ عابد زاہد آدمی مین - یہودیوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی کیوں خواہش کرتے ہین - شاید اس وقت حواس درست نہین رہے - انہوں نے پھر پوچھا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین - بزرگ نے کہا - کہ تم میرے فقرہ پر تعجب نہ کرو - مین ہوش سے بات کرتا ہون اور اصل واقعہ یہ ہے - کہ تیس سال سے مین دعا کرتا ہوں کہ مجھے موت طوس کے شہر مین آوے - پس اگر آج مین یہان مر جاؤن - تو جس شخص کی تیس ۳۰ سال کی مانگی ہوئی دعا قبول نہیں ہوئی - وہ مسلمان نہین ہے - مین نہین چاہتا - کہ اس صورت مین مسلمانون کے قبرستان مین دفن ہو کر اہل اسلام کو دھوکا دون - اور لوگ مجھے مسلمان جان کر میری قبر پر فاتحہ پڑھین - قدرت خداوندی وہ اس وقت تندرست ہو گیا - اور پھر وطن پندرہ ۱۵ سال کے بعد شہر طوس مین بیمار ہو کر فوت ہو گیا

فرمایا - مرحومہ نے اپنی عمر مین بہت شدائد اور مصائب اُٹھائے - کتنی اولاد مر گئی - یہ مصائب جو قضا و قدر سے انسان پر پڑتے ہین - اس کی کمی پورا کر دیتے ہین - جو انسان سے اعمال حسنہ مین رہ جاتی ہے

جب حضرت کے ہان صاحبزادہ میان بشیر احمد تولد ہوئے تھے - تو حضرت نے مرحومہ کو فرمایا تھا - کہ یہ تمہارا بیٹا ہے اس واسطے بشیر احمد کے ساتھ مرحومہ کو خاص محبت تھی - صاحبزادہ بشیر احمد جنازہ کے ساتھ اور دفن کے وقت اس طرح موجود تھے کہ ان کا چہرہ اس اندرونی محبت کو ظاہر کرتا تھا -

ہم تمام احباب کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ

وہ مرحومہ کا جنازہ اپنی جماعت کے ساتھ اپنے اپنے شہروں مین پڑھین اور ان کے واسطے دعائے مغفرت کرین

مرحومہ کی عادت مہمان نوازی کا یہ حال تھا - کہ ان کی دلی خواہش تھی - کہ ہمارے باورچی خانہ مین ایک سیر پختہ نمک روزانہ خرچ ہوا کرے - اَللّٰھُمَّ اغْفِرْھَا وَارْحَمْھَا

تار خبر

زار روس - قیصر جرمن کی ملاقات کیواسطے روانہ ہوئے - ملاقات سرحد سویڈن پر ہوگی غالباً جنگ کے متعلق کچھ خفیہ گفتگو ہے

۲۴- جولائی ۱۹۰۵ء - زار اور قیصر کی ملاقات ہوئی گفتگو خفیہ رہی - روس کے شہر نجنی ناوگوروڈ مین بڑا ہنگامہ ہوا - سفید پوشون کو قتل کیا گیا - اور زخمی کیا گیا

۲۶- جولائی ۱۹۰۵ء - شملہ مین صبح ۴ بجے تیز دھکہ زلزلہ کا محسوس ہوا - لوگ گھروں سے نکل بھاگے - ۴- اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کی طرح لمبا نہ تھا - مگر تیزی مین اس کے برابر تھا -

جاپانی مختار صلح کے آدمیوں نے بیان کیا ہے - کہ ہمارے شرائط سخت نہ ہوں گے - بلکہ واجبی ہوں گے - روزانہ بتیس لاکھ روپیہ خرچ جنگ جاپانیوں کے سر پڑتا ہے

روسی امیر البحر کی رپورٹ [illegible] وجوہات شکست زار روس کے پاس پہنچ گئی ہے - بڑے اسباب شکست یہ بیان کئے گئے مین (۱) توپین ناقص تھین (۲) سامان گولہ بارود افسرون کی خیانت کے سبب ناقص تھا (۳) بیڑے کے جہازوں کی مرمت کافی نہ کی گئی تھی (۴) بیڑے کے ملاح سرکش و خود سر تھے -

سہم شہادہ

درگاہ اجمیر کی مسجد مین امام اور منیجر کے درمیان پانی کی مشکیوں پر جھگڑا ہو کر عدالت مین مقدمہ بازی ہوئی منیجر صاحب جیت گئے

آتش زدگی جموں مین مہاراجہ ہسپتال کے قریب آتش زدگی سے پانچ دکانین

یورپ کے لئے ایک تجویز

اخویم مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ ریویو آف ریلیجنز کی گذشتہ دو تین اشاعتوں میں مین نے یہ تحریک کی تھی کہ یورپ امریکہ وغیرہ عیسائی ممالک مین متعدد کاپیان رسالہ کی مفت بھجوانے کے لئے احباب مدد کرین جس پر بعض احباب نے توجہ فرمائی ۔ ابھی ایک مخلص دوست نے ماعہ روپیہ اس غرض کے بھیجے ۔ کہ گیارہ پرچے اس سال کے اور گیارہ گیارہ پرچے گذشتہ تین جلدوں کے مفت بھجوائے جائین ۔ میرے اس دوست کی ہمت جنہوں نے نام ظاہر نہ کرنے کی مجھے ہدایت کی ہے ۔ بہت ہی قابل تعریف ہے ۔ آج ایک خط حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی طرف سے لاہور سے مجھے آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہین ۔ کہ ماہوار پیسوں کا وصول ہوتا یا کرنا اور پھر اس پر استقلال اور التزام کا رہنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے ۔ اور اگرچہ بظاہر یہ تجویز دلکش ہے ۔ مگر اس پر عملدرآمد بہت مشکل ہے ۔ اس لئے انہوں نے یہ تجویز کی ہے ۔ کہ "اگر آپ بڑے بڑے یا جن پر جماعت کا لفظ اطلاق پا سکتا ہے ۔ جماعتوں کی طرف سے یورپ کی اشاعت کے لئے ایک مقررہ تعداد طلب کرلین ۔ تو شائد نتیجہ عمدہ رہے گا ۔ اور ساتھ ہی انہوں نے اس تجویز پر عمل کر دکھایا ہے ۔ اور یہ لکھدیا ہے ۔ کہ یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے لاہور کی جماعت کی طرف سے دس رسالے بھیجنے شروع کر دین ۔ مین حکیم صاحب کی تجویز کو اس لئے پسند کرتا ہون ۔ کہ واقعی جو تجویز مینے کی تھی ۔ اس پر عملدرآمد بہت ہی کم ہوا ہے ۔ مگر مین اس بات مین ان کے ساتھ متفق نہیں کہ لاہور کے لئے دس پرچوں کی تعداد بھی کوئی چیز ہے چونکہ وہ مجھے خود طلب کرنے کا اختیار دیتے مین ۔ اس لئے کم سے کم چالیس پرچے ان سے طلب کرتا ہون ۔ جس کا چندہ وہ چار قسطون مین ہر سہ ماہی کے شروع مین بھیجدیا کرین ۔ لاہور کے لئے یہ بڑی تعداد نہیں ۔ دوسری جماعتوں کے متعلق مین صرف اس قدر کہنا چاہتا ہون ۔ کہ سیالکوٹ کی جماعت کو اگر لاہور سے زیادہ نہین ۔ تو کم سے کم لاہور کے برابر ضرور رہنا چاہیئے ۔ اور باقی جماعتون میں سے پشاور ڈیرہ غازی خان ۔ ملتان ۔ حیدرآباد دکن ۔ راولپنڈی ۔ جہلم ۔ گوجرات ۔ گوجرانوالہ ۔ جموں ۔ وزیرآباد ۔ امرتسر پٹیالہ ۔ کپورتھلہ ۔ لدھیانہ ۔ شملہ ۔ میرٹھ ۔ منی پور آسام ۔ قصور وغیرہ مقامات کی جماعتین اگر دس دس پرچے بھجوا سکین ۔ تو اس طرح سے قریباً تین سو پرچہ باہر جا سکتے ہیں دیگر مختلف مقامات سے اس کے علاوہ کچھ اور پرچے بھیجے جا سکتے ہین ۔ حال مین کئی دوستوں نے جاپان میں پرچے بھیجنے کے لئے لکھا ہے ۔ اور ایک صاحب مسٹر محمد اسحاق جاپان سے اخبار وکیل کو خط لکھتے ہوئے اس بات پر زور دیتے ہیں ۔ کہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت ملک جاپان مین خوب ہونی چاہیئے ۔ بہرحال ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ کہ پانسو کے قریب رسالہ مفت باہر جانے لگ جائے ۔ تو ایک عمدہ تبلیغ اسلام کی ہو سکتی ہے ۔ میں امید کرتا ہون کہ ہر ایک شہر کی جماعتوں کے سرکردہ ممبر اور دوسرے احباب اس تجویز سے اتفاق کرکے اس کو جلدی عمل مین لانے کی کوشش کرین گے

خاکسار محمد علی

ضرورت

کارخانہ اخبار بدر کے واسطے ایک لائق اور تجربہ کار پریس مین اور ایک خوش نویس کاتب (جو عربی اور فارسی خط ہر دو لکھ سکے) اور ایک سنگساز کی ضرورت ہے ۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی ۔ درخواستین بمعہ نقول سندات اور نمونہ خط بنام مینجر اخبار بدر آنی چاہیئن ۔

قیمت اخبار

جن احباب کے ذمہ برادرم محمد افضل صاحب مرحوم کے وقت کا یعنی گذشتہ سالوں کا یا صرف سال رواں کا بقایا ہے ۔ ان کے نام تقاضا کے کارڈ روانہ ہو رہے ہین ۔ چونکہ کارخانہ بدر کو مالی ضروریات درپیش ہین ۔ اور روپیہ کی بہت ضرورت ہے ۔ اس لئے احباب کو اس طرف بہت جلد توجہ فرمانی چاہیئے ۔ اور جو کچھ بقایا یا سال رواں کا چندہ کسی کے ذمہ ہے ۔ وہ جلد تر ارسال فرماکر کارخانہ بدر کی اعانت فرماوین +

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے ۔ کہ مہربانی فرماکر دفتر بدر کی خط و کتابت مین اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیوین اور تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو ۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے ۔ ایسا بھی ہوتا ہے ۔ کہ نام نہیں ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ مل جاتا ہے ۔ لہٰذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماوین ۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے ۔ ضرور لکھین ۔ تاکہ تعمیل مین توقف نہ ہو

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	۱ ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پاؤ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اُجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا ۔ ضمیمہ بحساب ۸ سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا ۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلین ۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے ۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے ۔ اُجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے ۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا ۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ سے کم نہ ہو ۔ جن کے اشتہار کی اُجرت ۱۰ روپیہ سالانہ ہوگی ۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

براہین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جو تمام سلسلہ نشانات اور معجزات کی بنا ہے ۔ اور جس میں مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین ۔ اور قیامت تک ہوتی رہیں گی ۔ نہایت خوش خط ۔ عمدہ کاغذ پر صرف پونے تین روپے ۱۲/ ۲ مین ہم سے ملتی ہین ۔ درخواستین بنام میاں معراج الدین عمر ۔ قادیان ۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئین ۔

بدر پریس قادیان مین میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائیٹر بدر کے لئے چھاپا گیا ۔ تاریخ اشاعت ۲ اگست ۱۹۰۵ء

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی۔ شفا بینی بعرض دارالامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۸	۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۶
ای جہان منتظر خوش باش کہ آمد داستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح موعود آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۵۰

معاونین ۲۵

برضائے ۱۰

خود ۵

عام قیمت ۳ ؏

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ اس سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط وکتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا

اندرین دین آمدہ از مادریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست

آن سوے کش محمد ہست نام

مہر او با شیر اندر بدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال

اقتدائے قول او در جان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد

آن ہمہ از حضرت احدیت است

معجزات او ہمہ حق اندراست

معجزات انبیاء سابقین

بہ ہمہ از جان و دل ایمان ماست

بیکدگر دیدی انسان ہای خباب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

ہم برین از دار دنیا بگذریم

بادۂ عرفان ما از جام اوست

دامن پاکش بدست ما مدام

جان شدو با جان بدر خواہد شدن

ہر نبوت را برو شد اختتام

زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آن نہ از خود از ہمان جائے بود

وصل دلدار ازل بے او محال

ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

منکر آن مستحق لعنت است

منکر آن مورد لعن خدا است

آنچہ در قرآن بیانش با یقین

ہر کہ انکارے کند از اشقیا ماست

نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۳۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ رویا میں دیکھا۔ کہ ایک لفافہ ہے جس میں کچھ پیسے ہیں۔ کچھ پیسے اس میں سے نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہیں۔ اس کے بعد الہام ہوا

"تیرے لئے میرا نام چمکا"

فرمایا۔ اس الہام سے پہلے اگرچہ خواب میں پیسے دیکھے گئے۔ جو کسی جھگڑے یا غم پر دلالت کرتے ہیں۔ مگر وحی الٰہی صریح لفظوں میں دلالت کرتی ہے۔ کہ اس کے بعد کوئی نشان ظاہر ہوگا۔ جس کے واقعہ سے خدا تعالیٰ اپنے نام اور اپنی ہستی کو لوگوں پر ظاہر کرے گا۔

فرمایا۔ جیسا ہمارے علماء کا عقیدہ ہے۔ کہ اب الہام کا دروازہ بند ہوگیا ہے۔ اگر یہ سچ ہوتا۔ تو ایک عارف طالب تو زندہ ہی مرجاتا۔ خدا بخیل نہیں ہے۔ اس لئے خود صراط الذین انعمت علیہم کی دعا سکھائی ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ان نعمتوں کا دروازہ کھلا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کا بھی یہی مذہب تھا۔ کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمیں جو الہام ہوتا ہے۔ وہ شیطانی یا الہامی ہے

ہمیں تعجب آتا ہے۔ کہ ان لوگوں کا ایسے الہام اور اس عقیدہ کے بعد کیا حال ہوتا ہے۔ اگر اس پر عمل کریں۔ تو ممکن ہے۔ شیطان کے فرمان کی پیروی کرتے ہیں۔ اگر نہ کریں۔ تو یہ شبہ ہے۔ کہ خدا کو ناراض کرتے ہیں۔ یہی حال الٰہی بخش اکونٹنٹ کے الہامات کا ہے ان سے تو موسےٰ کی ماں کی ہی اچھی رہی۔ جس نے خدا کے کلام پر ایمان قائم کرکے اپنے بچے کو دریا میں ڈال دیا

۴۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ ہر شخص اس امر کا بڑا محتاج ہے۔ کہ اس دنیا سے تسلی کے ساتھ جاوے۔ اور اس شوق و ذوق کو عبادت میں حاصل کرے۔ جو خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ملتا ہے۔ برخلاف اس کے آج کل لوگوں کا یہ حال ہے۔ کہ اپنے ایمان کو شروط سے مشروط کرتے ہیں۔ اور ہم کو خط لکھتے ہیں کہ ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ بشرطیکہ یہ دنیوی باتیں حاصل ہوجائیں۔ ان لوگوں کی معرفت الٰہی میں بڑا قصور ہے۔ یہ خدا پر احسان کرنا چاہتے ہیں۔ میں ایسے خطوں کو پھاڑ کر پھینک دیا کرتا ہوں۔ انسان کو اگر کوئی جسمانی مرض لاحق ہوتا ہے تو طبیب کے پاس جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کے اپنی طرف سے نذرانہ بھی پیش کرتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے روحانی طبیب کی طرف جاتے ہیں تو الٹا اس پر اپنا احسان کرنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کے دل میں سوز و گداز نہیں ہے۔ کہ اس جہالت کے پردہ سے نکلنے کے واسطے ان میں طپش پیدا ہو۔ ہم تو ایسے لوگ چاہتے ہیں۔ جن کے دل میں یہ خواہش ہو۔ اور شوق ہو۔ کہ خدا کے ساتھ تعلق پیدا ہوجائے بعض لوگ ایسے ہیں۔ کہ بیعت تو کرتے ہیں۔ مگر پھر ذراسی تکلیف پر پھسل جاتے ہیں۔ اصل صدق اور وفا کا نمونہ صحابہ نے ہی دکھایا تھا۔ ذکر ہے کہ اصحاب میں سے ایک میدان جنگ میں چند کھجوریں اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے کھا رہا تھا کہ ایک دوسرا صحابی اس کے سامنے شہید ہوا۔ اس نے کھجوروں کو فوراً پھینک دیا۔ اور کہا افسوس ہے۔ کہ میرا بھائی بہشت میں پہنچ گیا۔ اور میں ہنوز کھجوروں میں مشغول ہوں۔ یہ کہہ کر میدان میں گھس گیا۔ اور شہید ہوکر اپنے مقصد کو پہنچ گیا

فرمایا۔ دنیا کے ساتھ دین جمع نہیں ہوسکتا۔ دنیا خدمت گار ہوکر آجائے۔ تو آجائے۔ لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ دنیا دین کی شریک بن کر رہے۔ جس کا تعلق خدا کے ساتھ صافی ہو۔ خدا اس کو کبھی ذلیل ہونے نہیں دیتا۔ ہماری جماعت میں وہی لوگ شامل ہیں۔ جو اپنے اقرار کے مطابق دین کو مقدم رکھتے ہیں۔ ہاں انسان کا یہ کام نہیں۔ کہ اتنی بڑی تبدیلی اپنی محنت سے پیدا کرسکے۔ لیکن خدا تعالیٰ ایسا کرسکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس قوم کے لئے آئے تھے۔ وہ اسفل السافلین میں گری ہوئی تھی۔ پھر آپ کی توجہ اور محبت سے وہ کہاں تک ترقی کرگئی۔ جس کا قدم خدا کے منشا کے برخلاف ہو۔ اس پر کوئی خوش نہیں۔ نہ خدا اور نہ اس کے ملائکہ۔ امر سہل ہے۔ قرآن شریف نے اس کا نسخہ بتلایا ہے۔ اما من خاف مقام ربه و نهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى جو کوئی اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشوں کو روکتا ہے تو جنت اس کا مقام ہے۔ ہوائے نفس کو روکنا ... فنا فی اللہ ہونا ہے۔ اور اس سے انسان خدا کی رضا کو حاصل کرکے اسی جہان میں مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے

فرمایا ... لوگ ... اعتراض کرتے ہیں۔ تمام انبیاء اور خدا کے نیک بندوں کا کام رہا ہے۔ کہ وہ انکسار کے طور پر اللہ تعالیٰ کے آگے اپنے آپ کو گنہگار بیان کرتے ہیں۔ یہ ایک خوبی کی بات ہے۔ اور نادان دشمن اس میں عیب گیری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقام عظمت پر نگاہ کرکے اس کے نیک بندے کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوسکا۔ اسی طرح یسوع مسیح نے یہ بھی پسند نہ کیا کہ اس کو نیک کہا جاتا۔ عیسائی لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ شخص مسیح کو خدا نہ کہتا تھا۔ اس واسطے اس کو نیک کہنے سے منع کیا۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ مسیح کو تو خدا کوئی بھی نہ کہتا تھا۔ اور نہ مانتا تھا۔ حواری کب اس کو خدا خدا کرکے پکارتے یا مانتے تھے۔ وہ بھی تو استاد ہی کہا کرتے تھے۔ اس نے صرف نیک کا لفظ بڑھایا تھا۔ اس پر مسیح ناراض ہوگیا

فرمایا۔ ولایت۔ خرق عادت اور معجزات سب ترک ہوائے نفس پر منحصر ہے۔ جب خدا کی خاطر انسان ترک خواہشات کرتا ہے۔ اس کو سب باتیں حاصل ہوجاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے ایسا جھکنا چاہیئے۔ کہ اپنا وجود باقی نہ رہے۔ تب خدا اپنے بندے کی خاطر سب کچھ کر دیتا ہے

اخبار قادیان

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بخیر و عافیت ہیں۔ اور کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم زیر تصنیف ہے رات کو قبل عشاء ایک گھنٹہ کے قریب خدام کی ملاقات کے واسطے مسجد میں رونق افروز رہا کرتے ہیں

۲۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب و مولوی عبدالکریم صاحب بخیر و عافیت ہیں۔ مولوی نورالدین صاحب کا لڑکا عبدالحی مرض خسرہ میں مبتلا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شفا دی

۳۔ اس ہفتہ میں ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہور سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر سے۔ میاں محمد قاسم صاحب شاہجہانپور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے

ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تین ماہ کی رخصت رعایتی حاصل کرکے قادیان تشریف لائے ہیں۔ اور ایسا ہی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی آنے والے ہیں

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بہت بیویاں یا ایک ہی بیوی؟

[ذیل میں ہم تعدد ازدواج پر ایک مضمون ولائیت کے ایک اخبار سے ترجمہ کرکے شائع کرتے ہیں]

جناب من۔ ریاست اوٹاکے باشندوں کے سوائے باقی سب عیسائیوں میں ایک قسم کی نیم پوشیدہ تعدد ازدواجی ہے۔ اور گو برائے نام ایک ہی بیوی سب رکھتے ہیں۔ یہاں لنڈن میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہماری مانی ہوئی جھوٹی مانوگیمی (ایک بیوی کرنا) کے علاوہ ایک لاکھ فاحشہ عورتیں موجود ہیں۔ سب جانتے ہیں۔ کہ کنچنیوں کا اس قدر بھاری لشکر انہیں لوگوں کی مہربانی سے پرورش پارہا ہے۔ جو پاک شادی کی رسومات کو ادا کرچکے ہیں۔ یہ مضمون بہت ہی نازک اور مشکل ہے۔ ہم سب کو معلوم ہے۔ کہ ایک ہی بیوی رکھنے کی کس قدر تاکید ہوتی جاتی ہے۔ اس جگہ میں وہ عبارت نقل کرتا ہوں۔ جو جارج ق کیمن صاحب نے مارمنیوں کی تعدد ازدواجی کی تائید میں تحریر کیا ہے "اگر ہم دنیا پر نظر ڈالیں اور تمام عیسائیت کے روزانہ زندگی کے حالات مطالعہ کریں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ خوفناک باغیانہ اور ہر رنگ کے جرم کئے جاتے ہیں۔ اور وہاں وہ نہ تو کوئی حیرانی پیدا کرتے ہیں۔ اور نہ ان کا کوئی نوٹس لیا جاتا ہے۔ قتل۔ لوٹ۔ عیاشی۔ کنواریوں سے زناکاری اور ہر ایک قسم کی حرامزدگی جو جرموں کی فہرست میں پائے جاتے ہیں۔ فی زمانہ وہ محض معمولی واقعات خیال کئے جاتے ہیں۔ اور تاہم اوٹاکے لوگوں کو جرمانہ کرنے۔ قید کرنے۔ ملکی حقوق سے خارج کرنے۔ شہر بدر کرنے۔ اور ان کی بیخ کنی کرنے کے لئے اس قدر بڑا شور مچایا جاتا ہے۔ جس قدر کہ عیسائیت خود دوسرا ہے کیونکہ وہ لوگ یہ جان کر کہ خدا ازلی باپ ان دنوں بول اٹھا ہے۔ اور اس نے اپنی مرضی اور ارادے کو ان پر ظاہر کر دیا ہے۔ اس کے احکام کو پورا کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کئی سال تک وہ نرمی اور ڈھیٹ پنے سے اس سختی کو برداشت کرتے رہے۔ اور اب وہ تمام شائستہ اور غور و فکر کرنے والے لوگوں کے پاس

اپیل کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ یہاں کی سوسائٹی کی حالت کا مقابلہ اس ملک کے کسی حصہ یا کسی اور ملک کی سوسائٹی کی حالت کے ساتھ کریں۔ اور وہ یہ جانتے ہیں۔ کہ فیصلہ ہمارے ہی حق میں غالب ہوگا صفحہ دنیا پر ہر ایک شائستہ ملک میں بہکانے والے آدمی اپنے شکار کو پھندوں میں پھنسانے کے لئے فریب کیا کرتے ہیں۔ اور وہ ایسا کرنے سے ملک کی پوری پوری تباہی کر دیتے ہیں۔ اور یہ بات مشہور ہے۔ کہ با اختیار اور ذی مرتبہ لوگ جو سوسائٹی کے بڑے معزز اور ذی شان رکن خیال کئے جاتے ہیں معشوقہ عورتوں کو گذارہ دیتے اور پوشیدہ یاری لگانے سے شادی کی قسموں کو توڑ دیتے ہیں۔ تاہم اوٹاکے لوگوں کے برخلاف جہاں ایسی باتیں بالکل معدوم ہیں۔ ہمیشہ بیہودہ شور برپا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ آسمان سے الہام شدہ تعدد ازدواج پر عمل کرتے ہیں۔ میرے پاس اکثر دفعہ یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ کوئی بڑی قوم کبھی کثرت ازدواج کی مرتکب نہیں ہوئی۔ جو یہ دعویٰ کرتے۔ وہ تاریخ سے سخت جاہل ہوتے ہیں۔ کن کن قوموں نے ہماری نسل پر بڑا اثر کیا ہے؟ انہیں قوموں نے جو کثرت ازدواج کرتی ہیں۔ انہوں نے آدمیوں کو ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت دیکر زنا کے خوفناک جرم سے روک دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہم عیسائیت اور زمانہ کی روشنی سے چندھیا گئے ہیں۔ موجودہ نسل اپنی ہر ایک سابقہ نسل کی طرح یہ خیال کرتی ہے۔ کہ یہی نسل سب سے زیادہ دانا و عقلمند ہے۔ اور گذشتہ نسلوں کی نسبت خدا تعالیٰ کے زیادہ نزدیک ہے۔ یہ ایک طبعی بات ہے اور یہی انسان کی کمزوری ہے۔ چندوں ہوئے کہ ایک سیاح سے گفتگو کرتے ہوئے میں نے اس سے سنا۔ کہ میں نے ایشیا کوچک ترکی میں سفر کیا اور اکثر دفعہ میں ان لوگوں کی رسم و رواج کا اپنے ملک یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ کے رسم و رواج سے مقابلہ کرکے شرمندہ ہوا ہوں۔ اس شریف آدمی نے مجھے بتلایا۔ کہ ان قوموں میں جن کو ہم نیم شائستہ کہتے ہیں کوئی شراب خانہ اور کوئی چکلا نہیں۔ اور نہ ہی ان میں شراب خوری کی عادت ہے۔ اور بہت سا ہی ایسی برائیاں جو ہماری قوم میں موجود ہیں وہاں نہیں پائی جاتیں۔

لیکن کیا ریاستہائے متحدہ امریکہ میں سب عورتوں کی عزت و کرامت کی جاتی ہے۔ نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ ہر ایک آدمی جو سفر کرے گا۔ اور سفر کرتے ہوئے [illegible] کرے گا۔ معلوم کرسکے گا کہ بہت ساری عورتوں کی [illegible] کی جاتی ہے اور ان سے بہت بری طرح سلوک کیا جاتا ہے۔ ان میں آدمیوں کی ان کے ساتھ کاروائیوں [illegible] بد نتائج پیدا ہو جاتی ہیں۔ الگی خیال فرمائیں۔ کہ [illegible] ریاست میں پچھلی مردم شماری [illegible] زیادہ تھیں۔ براد ہربرٹ اس مضمون پر لکھتے ہوئے [illegible] سے تحریر کرتے ہیں کہ میسا چوسٹ کا قانون ان [illegible] عورتوں کو بوڑھی قرار دیتا ہے یا ان کو کنچنیاں بناتا ہے۔ کیونکہ یہ قانون ہے کہ کسی عورت کی ایسے آدمی سے شادی نہ ہو جس کی ایک بیوی موجود ہو۔ سب قدیمی ریاستوں پر کم و بیش [illegible] ہوئی ہے۔ کیونکہ ہر ایک میں عورتیں مردوں سے [illegible] ہوئی ہیں۔ تعدد ازدواج کا بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ تم ہمارے سارے [illegible] میں سفر کر جاؤ۔ نیکی کو زیادہ پاؤ گے۔ [illegible] پرہیزگاری سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی شادی ہو جاتی ہے مگر یہ ایک ہی شادی کرنے کے رواج میں کیسے ہو سکتا ہے۔ بری رغبتیں ہر جگہ بے شمار ہوتی ہیں۔ اور نوجوان برائی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ابھی نیو یارک میں ایک میڈیکل پروفیسر نے وہاں کے کسی کالج کی جماعت کو لیکچر دیتے وقت یہ کہا ہے کہ اگر مجھکو پچیس سال کے ہر طرح سے تندرست آدمی کی ضرورت ہو۔ تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ کسی جگہ سے ملے۔ کیا خوفناک بیان ہے۔ کہ ایسا آدمی اس ساری قوم میں نہیں ملتا

آپ کا خیر خواہ ایک، طالب حق

لی ٹی اسمتھ صاحب نے مذہب عیسوی پر ایک لیکچر طیار کیا ہے۔ اور لیکچر کا نام تبسم رکھا ہے۔ ایک کاپی کیواسطے ہم نے لیکچرار کو خط لکھا ہے۔ جب آئے گا۔ اس میں سے مناسب اقتباس ہدیہ ناظرین کیا جائے گا

اخبار نارتھ امریکن ریویو۔ لکھتا ہے۔ کہ ہند وغیرہ ممالک میں مشنری روانہ کرنے کا جنون جو ہمارے ملک کو ہو رہا ہے۔ یہ بہت ہی خوفناک ہے۔ مشنریوں کی جانیں خوف میں ہیں۔ اور جن لوگوں کو عیسائی بنایا جاتا ہے۔ ان کے اخلاق کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ بدھوں کو ہم عیسائی بنا کر اور بھی خراب حالت میں گرا دیتے ہیں۔ ان ممالک کیواسطے پرانا طریق اور روش زیادہ تر ان کے حال کے مناسب ہوتا ہے۔ مشنری ممالک میں بائیبل اور آدمی بھیجنا بجائے فائدہ کے ضرر رسان ہے۔ اس واسطے اس طریق کو اب ترک کر دینا چاہیئے

نورافشاں سے نورافشانی کا سوال

نورافشاں نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مجرد رہنے کی نسبت متاہل رہنا اچھا ہے۔ مجرد کی نسبت متاہل کی عمر بڑی ہوتی ہے اور اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ ہم اصل مضمون نورافشاں سے نقل کرکے اسجگہ درج کرتے ہیں اور پھر اپنے دو سوال پیش کرتے ہیں۔

وہ مضمون یہ ہے

حالت متاہلی اور صحت پر اُس کا اثر

اکثر دیکھا گیا ہے کہ مجرد آدمیوں کی نسبت وہ لوگ زیادہ عمر پاتے ہیں جن کی شادی ہو چکی ہو۔ انگلستان میں مجرد اور شادی شدہ آدمیوں کی مردم شماری کرنے سے معلوم ہوا کہ اگر شادی شدہ ۸۰ مرد ۴۸ برس کی عمر تک پہنچتے ہیں تو صرف ۴۱ مجرد مرد اس قدر عمر پاتے ہیں۔ زیادہ عمر رسیدہ ہو کر اور بھی زیادہ تعجب خیز فرق معلوم ہوتا ہے یعنی ۶۰ برس کی عمر تک شادی شدہ اور مجرد مردوں میں ۴۸ اور ۲۲ کی نسبت ہو جاتی ہے۔

عورتوں کا بھی یہی حال ہے۔ تخمینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مجرد عورتیں صرف تیس سال تک زندہ رہتی ہیں تو اُن کے مقابلہ میں صرف ۵۲ مجرد عورتیں اس عمر تک پہنچتی ہیں یعنی اپنی تعداد سے تقریباً ایک تہائی کم ہیں۔

ڈاکٹر ہیڈن براون صاحب کا قول ہے کہ شادی نہ صرف تندرستی میں ترقی کرتی ہے بلکہ تندرستی شادی کرنے کو ترقی دیتی ہے اور اگر بفرض محال تمام موجودہ شادی شدہ آدمی تو مجرد ہوتے اور تمام مجرد آدمیوں نے شادی کی ہوئی ہوتی تو شادی کی زندگی ان حالتوں تلخ اور غیر صحت بخش معلوم ہوتی۔ اسمیں کوئی کلام نہیں کہ مجرد آدمیوں کی نسبت وہ لوگ اپنی تندرستی کا زیادہ خیال رکھتے ہیں جن کی شادی ہو چکی ہے۔ کیونکہ مجرد آدمیوں کی زندگی میں نہ اُن کا کوئی ہاتھ بٹانے والا ہے اور نہ انکو ہی کسی کی پرواہ ہے وہ اپنے رنج و فکر میں کسیکو شریک نہیں کرتے اور اسلیے اس کا تمام بوجھ وہ اپنے ہی سر پر اٹھاتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مجرد ہونے کی حالت میں جب ان کا چال چلن خراب ہو جاتا ہے جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان کی جسمانی اور دماغی حالت میں فتور پڑنے سے صحت میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہیکن صاحب کا قول ہے کہ "شادی کرنے میں ہر طرح فائدہ ہی فائدہ ہے عالم جوانی میں زوجہ ہماری صحبت کے لیے ہے متوسط درجہ کی عمر میں ایک وفادار ساتھی اور بڑھاپے میں بجائے ایک خدمتگار کے ہے"۔

ہو فیلینڈ صاحب کہتے ہیں کہ اخلاق مکمل بنانے کے لیے حالت ازدواج کا ہونا لازمی ہے۔ یہ عیاشی کی سدراہ اور غیر مناسب عادات کے روکنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے لطف زندگی کو باقاعدہ اور مناسب درجہ پر لانے۔ خانگی انتظامات اور سچی خوشی کو ترقی دینے جسمانی اور دماغی تندرستی کو قائم رکھنے کے لیے شادی کرنا ضروری ہے۔ فقط

عیسائی اخبار نے شادی کے فوائد میں جو باتیں لکھی ہیں اُن سب کے ساتھ ہمکو اتفاق ہے۔ کیونکہ وہ صحیح اور عمدہ باتیں ہیں۔ اور طبیبوں اور فلاسفروں کے تجربہ نے بھی ان باتوں کو ثابت کیا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جنکو پہلے سے شارع اسلام نے بیان فرمایا ہے اور حکم کیا ہے کہ مرد نکاح کیا کریں اور مجرد نہ رہیں بلکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسقدر تاکید کی ہے کہ بیوی کرنا ہماری سنت ہے اور جو ہماری سنت پر نہیں چلتا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ یہ بہت کمزور اور سست آدمیوں کا طریق ہے کہ بیوی بچوں کو ایک جھگڑا اور جنجال سمجھ کر چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تارک الدنیا عابد بنجاتے ہیں جیساکہ عیسائی راہبوں نے کیا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کسی نادان معترض کے جواب میں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج پر اعتراض کیا تھا ایک لمبی پُر دلائل تقریر کے بعد اس مضمون کو ایک نظم کے پیرایہ میں ادا کیا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں وہ یہ ہے

نظم

کاملاں کز شوق دلبر مے روند
باد و صد بار سبک تر مے روند
ہیں کمال آمد کہ با فرزند و زن
نہ بہم فرزند و زن یک سو شدن
در جہان و باز بیروں از جہان
بس ہمیں باشد نشان کاملاں
چون ستورے زیر بار افتادہ بس
ور نہی رفتن سریع و تیز تر
ایں چنیں اسپے کجا آید بکار
نابکار است ایں درا بیانش مدار
اسپ آں اسپ است کو بار گراں
مے کشد ہم میرود بس خوش عناں
کاملے گر زن بدارد صد ہزار
صد کنیزک صد ہزاراں کار و بار
پس گر افتد در حضور او فتور
نیست آں کامل ز قربت ہست دور
نیست آں کامل نہ مردے زندہ جاں
گر خردمندی ز مردانش مخواں
کامل آن باشد کہ با فرزند و زن
با عیال و جملہ مشغولیے تن
با تجارت با ہمہ بیع و شرا
یک زماں غافل نگردد از خدا
ایں نشان قوت مردانہ است
کاملاں را بس ہمیں پیمانہ است
فانیاں را مانعے از یار نیست
بچہ و زن بر سر شاں بار نیست
با دو صد زنجیر ہر دم پیش یار
خارہا او گل گل اندر بحر خار

الغرض یہ بات تو بالکل درست ہے کہ مجرد رہنا اخلاق اعمال روحانیت صحت جسمانی سب پر اثر ڈالتا ہے لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انجیل کی رو سے بڑی عزت اور عظمت آسمانی بادشاہت میں داخل ہونیکے لیے اسی میں ہے کہ انسان مجرد رہے اور اپنے آپ کو خوجہ بناوے۔ یسوع مسیح نے بڑے دردناک پیرایہ میں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکو بہت خوف تھا کہ میری اُمت میرے اس حکم کو نہ ملنے گی فرمایا۔ "سب اس بات کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ مگر وے جنھیں دیا گیا کیونکہ بعضے خوجہ ہیں جو ماں کے پیٹ سے ہی پیدا ہوے اور بعضے خوجہ ہیں جنھیں لوگوں نے خوجہ بنایا اور بعضے خوجہ ہیں جنھوں نے آسمان کی بادشاہت کے لیے آپکو خوجہ بنایا جو اسکو قبول کر سکتا ہے سو کرے"

ظاہر ہے کہ مجرد رہنے کی یہانتک کہ اپنے آپکو آسمانی بادشاہت کی خاطر بالکل نامرد بنا دینے کی یسوع نے کسقدر تاکید کی ہے اور یہ تاکید صرف قولی نہیں بلکہ جہانتک اناجیل اربعہ سے معلوم ہوتا ہے یسوع مسیح نے عملاً اپنا نمونہ مجرد رہنے کا ہی دکھایا۔ اور ساری عمر بغیر عورت کے گذاری۔ گو بعض عیسائیوں کا یہ مذہب بھی ہے کہ اسقدر عورتیں نہایت بے تکلفی کے ساتھ

جو یسوع مسیح کے ساتھ خلوت و جلوت میں بود و باش رکھتی تھیں وہ بغیر تعلق نکاح نہ تھیں بلکہ آپ کی ازواج میں داخل تھیں۔ تاہم عام عیسائیوں کا یہی مذہب ہے کہ اُس نے کبھی نکاح نہیں کیا اور ساری عمر مجرد رہا۔

اس پر ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ نبی کامل وہ ہوتا ہے جو ہر طرح سے فطرت انسانی کی تمام ضروریات کو اپنے عمل سے پورا کر کے اپنی اُمت کو دکھاوے کہ مثلاً بیوی کے ساتھ کس طرح سلوک کرنا چاہیے اور بچوں کے ساتھ کس طرح احسان و محبت کا تعلق رکھنا چاہیے لیکن ہمارے نزدیک حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہ اعتراض روا نہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ بجائے خود صاحب شریعت نہ تھے بلکہ وہ تو شریعت موسوی کے ایک خادم تھے اور چند ایک وقتی ضرورتوں کے واسطے انکی بعثت تھی اور صرف ایک قوم کو اُن کی سخت دلی سے ہٹانا اور آئندہ ایک عظیم الشان نبی کے آنے کی بشارت دینا اُن کا کام تھا۔ اُن سے ایک اولوالعزم صاحب شریعت نبی کے سے بڑے بڑے کاموں کی اُمید رکھنا یا سوال کرنا سائل کی غلطی ہوگی۔

الغرض اناجیل کے رو سے جب مجرد رہنے کی اسقدر تاکید ہے جس پر عمل کر کے تمام رومن کیتھالک پادری ایک مجرد رہتے ہیں تو پرچہ نور افشاں کے پادریوں کی خدمت میں بادب جو رومن کیتھالک نہیں ہیں دو سوال کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ پادری صاحبان ضرور اس پر کچھ نور افشانی کرینگے یا بالفاظ دیگر روشنی ڈالینگے۔

اوّل۔ آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے والوں کے واسطے ایک ایسی بات کیوں رکھی گئی ہے جو عمر کو گھٹانے والی اور اخلاق کو تباہ کرنے والی ہے اور صحت جسمانی کو خراب کرنے والی ہے۔

دوم۔ آپ صاحبان نے یسوع کے اس پُر درد قول اور تاکیدی حکم پر عمل کرنا کیوں ترک کر دیا ہے۔

اس کے متعلق اور بھی چند باتیں لکھنے کے لائق ہیں مگر مضمون لمبا ہو گیا ہے اسواسطے سردست اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ جواب کے سُننے کے بعد پھر لکھا جاوے گا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

یورپ میں کپڑے دھونے کی ایک مشین جاری کی گئی ہے جس میں کپڑے بجلی کے زور سے دھوے جاتے ہیں۔ کپڑے سفید براق ہو جاتے ہیں۔ ۱۵ منٹ میں ۳۰۰ کپڑے دھل جاتے ہیں۔

پیسہ اخبار

(یعنی اُس کا اڈیٹر برادران وغیرہ)

مندرجہ ذیل جن پر مقدمہ دائر کیا گیا ہے

احمدی برادران پیسہ اخبار کے نام سے بخوبی واقف ہیں بالخصوص اس واسطے کہ وہ مدت سے سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت میں سرگرم حصہ لیتا ہے۔ اور نہ صرف حصہ لیتا ہے بلکہ اپنی اس کارروائی پر نازاں ہے چنانچہ ایک ملاقات میں اُس نے مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم کو کہا تھا کہ "ہم نے جب سے مرزا صاحب کی مخالفت شروع کی ہے ہمارا کارخانہ ترقی پر ہے" کاش کہ وہ اپنی ترقی دیکھ کر خشیۃ اللہ اور تقویٰ میں بھی ترقی کرتا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ اُس کے سچے دلی عناد کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہار **الندا** میں پیسہ اخبار کی مخالفت کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا تھا اور نیز ایک اور تحریر میں فرمایا تھا کہ "پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دھوکا دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ" حضرت مولوی نور الدین صاحب نے سچ فرمایا کہ مخالفت تو اور اخبار والوں نے بھی کی ہے اور کر رہے ہیں مگر حضرت اقدس نے پیسہ اخبار کی طرف خاص توجہ کی ہے اسمیں کوئی بات ہے۔ بات یہی تھی کہ یہ مخالفت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ پیسہ اخبار آسمان پر بھی مخالفین سلسلہ حقہ میں لکھا جاوے۔ غرض یہ وہی پیسہ اخبار ہے جس کے متعلق ایک ایسی خبر سُننے میں آئی ہے اور سُننے میں کیا آئی ہے اخباروں میں چھپ چکی ہے جس کا دہرانا بھی بدن پر لرزہ ڈالتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ باتیں عدالت تک پہنچ چکی ہیں اسواسطے ہم پیسہ اخبار کے متعلق مستغیث کے الفاظ کو اسجگہ عبرت کے واسطے درج کرتے ہیں تاکہ لوگ خدا سے نہیں تو ایسی بدنامی کی شہرت سے ہی ڈر کر بُری باتوں سے باز رہیں اور نکبر نے بچیں کیونکہ لاہور میں کئی اخباروں میں یہ واقعات چھپ رہے ہیں۔ بلکہ ہم نے سنا ہے کہ اسپر پنجابی نظم میں قصے بھی بنائے گئے ہیں۔

بیانات مستغیث

۱۰ جولائی سنہ حال کو سید ظہور احمد شاہ بہائی پہیئی حال وارد لاہور نے جو استغاثہ منشی محبوب عالم مالک و مہتمم پیسہ اخبار لاہور اور دیگر سات کس پر زیر دفعات ۳۲۳ و ۳۴۱ و ۳۵۵ و ۳۷۷ و ۴۵۷ و ۱۲۰ و ۱۰۹ مجموعہ تعزیرات ہند دائر کیا تھا بعد ۱۲ جولائی کو مستغیث مذکور کے بیانات عدالت صاحب سٹی مجسٹریٹ بہادر لاہور میں ہوئے جس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"واقعہ ۱۵ جون ۱۹۰۵ء سے ۴ یا ۵ روز پہلے عبدالکریم کہا کرتا تھا کہ امیر کابل کے نام مراسلہ لکھدو۔ اس مضمون کا کہ میں وہاں جا کر لوہار کا کام کروں۔ میں نے وعدہ کیا کہ لکھدونگا۔ اس نے ۱۵ جون کو جب میں مکان سے اُترا کہا کہ مراسلہ لکھدو۔ میں نے کہا کہ کالج سے واپس آکر لکھدونگا جب ۱۰½ بجے پبلک لائبریری سے واپس آیا تو رمضان چپراسی پیسہ اخبار مجھے ملا۔ اُس نے کہا کہ عبدالکریم تجھے بلاتا ہے میں نے کہا کہ کھانا کھانے کے بعد ملونگا یہ کہہ کر جب میں مکان کی طرف چلا جب مکان ۱۰ قدم رہ گیا تو عبدالکریم تیزی کے ساتھ میرے مکان کی طرف آ رہا تھا اُس نے کہا کہ مراسلہ کی بڑی ضرورت ہے ابھی لکھدو اور یہ کہ میرے مکان پر چلکر لکھدو۔ میں نے عذر کیا۔ اس پر خوشامد کی کہ چلو پھر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر کشاں کشاں مجھے لے چلا حتیٰ کہ مکان میں وہ مجھے لے گیا۔ جب وہ دس قدم کے فاصلہ پر رہا تو اُس نے مجھے گالی دی۔ میں رک گیا اور آگے جانے سے انکار کیا تو اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹا اور مجھے رمضان چپراسی نے دھکا دیا اور میں مکان میں داخل کر دیا گیا۔ عبدالکریم کا مکان تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ مکان کے اندر پہنچا کر مجھے ایک کوٹھڑی میں داخل کیا گیا۔ وہاں دو شخص موجود تھے جو کچھ کام کر رہے تھے جنکا حلیہ ایک کا بتا سکتا ہوں۔ کوٹھڑی میں مجھے ۶ یا ۷ آدمی موجود ملے۔ عبدالکریم مجھے مارنے لگا۔ دوسرے لوگوں میں سے رمضان۔ خدا بخش شیر فروش۔ خدا بخش مہر و میراں بخش۔ کریم بخش مجھے مارنے لگے۔ زیادہ تر عبدالکریم مارتا تھا۔ یہ بھی مارتے تھے۔ تھپڑ۔ مکے اور لات مارتے تھے۔ اسی اثنا میں عبدالکریم نے میرے بائیں پہلو پر مکا مارا جس کے صدمہ سے بیہوش ہو کر میں گر پڑا۔ پھر جب مجکو ہوش آیا تو عبدالکریم میرے سر پر بیٹھا تھا اور ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ ایک شخص پاؤں پکڑے ہوئے تھے۔ میرا پائجامہ ہٹا دیا گیا تھا۔ میں پیٹ کے بل پڑا تھا۔ خدا بخش شیر فروش۔ خدا بخش

مبروص اور کریم بخش ان تین اشخاص نے خلاف وضع فطری فعل کیا۔ ہر ایک شخص جب یہ فعل کرنے کو ہوتا تھا۔ تو یہ بتا دیا جاتا تھا کہ یہ شخص فعل کرتا ہے۔ دیکھ لو۔ چنانچہ مبروص خدابخش نے یہ بھی کہا کہ میرے عضو کو دیکھو کہ یہ بالکل سفید ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس کے منہ پر سفید داغ ہے۔ جو داغ برص جیسا نہیں ہے بعد میں کسی نے دروازہ ہلایا۔ تو عبدالکریم باہر نکلا۔ اس نے آہستہ آہستہ باتیں کیں۔ اس شخص کی آواز محبوب عالم کی تھی۔ اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ خطوط لے لو جب عبدالکریم کوٹھڑی میں داخل ہوا۔ قد میں محبوب عالم کا تھا اور چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ وہ دروازے کے باہر جا رہا تھا جب عبدالکریم اندر آیا۔ تو اس نے کہا کہ خطوط مجھے دیدو۔ میں نے کہا کہ میرے مکان پر جو میز ہے۔ اس میں خطوط ہیں۔ عبدالکریم نے ہنس کر کہا کہ تمہیں خبر نہیں۔ تمہارے کمرے کا قفل توڑ کر ہم وہ صندوقچہ لے آئے ہیں۔ تمہاری ٹرنکوں کے تالے بھی توڑ کر ہم نے اچھی طرح دیکھ لیا مگر خطوط نہیں ملے۔ اس کے بعد عبدالکریم نے مٹی کے برتن میں پیشاب کیا۔ اور وہ میرا منہ چیر کر میرے منہ میں ڈالا اس کے بعد پھر دروازہ کمرہ کا کھلا۔ اور عبدالعزیز اندر داخل ہوا۔ اس نے آکر گالیاں دیں۔ اور ٹھوکر ماری۔ اور کہا کہ اب جان سے مار ڈالے جاؤ گے۔ چنانچہ جب ہوش میں آیا تھا۔ اس وقت کئی آدمی چاقو لئے کھڑے تھے۔ ان کو شناخت نہیں کر سکتا ہوں اور میرے منہ میں کپڑا بھی ٹھونس دیا گیا تھا۔ جس وقت خلاف وضع فطری کام کیا گیا۔ تب کپڑا ڈالا گیا۔ فعل کے بعد کپڑا نکالا گیا۔ سب لوگوں نے چاقو دکھائے اور کہا کہ مار ڈالے جاؤ گے۔ لیکن ایک طرح سے تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے۔ کہ تم آج ہی اور اسی وقت لاہور چھوڑ دو۔ میں نے کہا کہ کرایہ نہیں ہے میں نہیں جا سکتا ہوں۔ تو عبدالعزیز اور عبدالکریم نے کہا کہ تم ہمارے اہتمام میں جاؤ۔ اور اگر اس کے بعد کسی سے یہ بات بیان کی۔ تو ہم تم کو جان سے مار ڈالیں گے۔ اسی طرح اور دھمکانی سنے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنے مکان پر جا سکتا ہوں۔ مجھے مکان میں ۱۰ بجے کے قریب داخل کیا گیا۔ اور قریباً دو بجے نکالا گیا۔ جب میں مکان پر گیا تو کمرے کا تالا ٹوٹا ہوا تھا۔ اندر فرش بالکل الٹا ہوا پڑا تھا۔ دو ٹرنک تھے۔ ان کے تالے ٹوٹے ہوئے تھے۔ اور ان کے پارچات بکھرے ہوئے پڑے تھے۔ صندوقچہ غائب تھا میرے ساتھ خدابخش ڈبہ اور رمضان آئے تھے۔ وہ مکان کے اوپر نہیں گئے تھے۔ میں نے مکان پر آکر اپنا پائجامہ دھویا اور انہیں کپڑوں پر جو دریدہ تھے میں نے ... پہنے۔ خدابخش ڈبہ مجھے بلانے آیا اور میرے اترنے سے پہلے وہ اتر گیا تھا۔ پھر رمضان مجھے اسٹیشن پر لے گیا۔ وہاں اس نے ٹکٹ خریدا۔ اور مجھے شاہجہانپور جانے والی گاڑی پر سوار کر دیا۔ رمضان ہر وقت میرے ساتھ رہا۔ اور بات چیت بھی کرتا۔ میرے ساتھ گیا۔ مجھ کو نہیں معلوم ہے۔ خلیفہ امام الدین مجھ سے ملے تھے اور راہ اکثر اسی کمرہ میں بیٹھے تھے۔ جو ڈپٹی انسپکٹر پولیس مقیم ہال بازار امرتسر ہیں۔ ان کی سکونت کا حال اسی دن معلوم ہوا تھا۔ اس تمام کارروائی کا باعث یہ ہو سکتا ہے کہ میں مضامین پیسہ اخبار کے برخلاف دیا کرتا تھا۔ اور یہ وجہ بھی ہے۔ کہ منشی محبوب عالم کی لڑکی سے اور مجھ سے خط و کتابت تھی۔ یہ خط و کتابت قریباً سال بھر سے تھی اور لڑکی نے اپنے ہر ایک خط میں اظہار محبت کیا یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ اس کے والدین کو کس طرح خبر تھی۔ لیکن میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ خبر ان کو ڈیڑھ ماہ وقوعہ سے پہلے تھی یہ خبر مجھے لڑکی نے دی تھی۔ اس واقعہ سے آگاہ ہو کر جب اس کے والدین نے مزاحمت کی۔ تو جیسا وہ مجھے لکھتی ہے زہر یا کسی زہریلی دوا کا استعمال ہوا اس نے یہ تحریر کیا یہ خطوط اس وقت تھانہ انارکلی میں موجود ہیں۔ یہ وہی خطوط ہیں۔ جو عبدالکریم نے مجھ سے لئے تھے۔ اس نے سب سے پہلے خط میں مجھے یہ بھی بتایا۔ کہ اس کی کوئی سہیلی انوری بیگم ہے۔ جس کے گھر سے اس کی شادی کا پیام آیا۔ تو یہ لکھدیا۔ کہ کسی طرح نہیں ہو سکتا ہے۔ میں انکار کر دینے کو آمادہ ہوں۔ مار پیٹ کا واقعہ اس کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ لڑکی عمر غالباً ۱۷ یا ۱۸ سال کی ہو گی۔ مجھے اندر داخل ہو کر عبدالکریم نے کہا تھا۔ کہ ہماری بہن سے خط و کتابت کا نتیجہ ملتا ہے جب میں شاہجہانپور گیا۔ تو مجھے بہ یاد زن بعد کو توالی میں طلب کیا گیا۔ اور میرا معائنہ ڈاکٹری ہوا کوئی تقریباً ۶ یوم بعد معائنہ ہوا تھا۔ پھر میرے بیانات مجسٹریٹ کے روبرو ہوئے۔ وہاں سے مجھے ایک سارجنٹ لانے گیا تھا۔ وہ لایا۔ اس سے پہلے تفتیش ہوئی اور میرے آنے پر بھی تفتیش ہوئی مجھے خبر نہیں ہے۔ کہ یہاں پولیس کو کس طرح اطلاع ملی۔ میں نے یہاں کسی سے تذکرہ نہیں کیا۔ وہاں میں نے صرف شرم اور خوف کی وجہ سے بیان نہیں کیا تھا۔ یہاں بھی میں نے اسی لئے ذکر نہیں کیا تھا کہ خوف دلایا گیا تھا۔ میرا بیان بجز سرکار کے کوئی معاون نہیں ہے۔ فقط

اس مقدمہ کے دوران میں اور بھی چند باتیں ظاہر ہو کر اخباروں میں شائع ہوئی ہیں۔ جو بہت قابل شرم ہیں۔ اس واسطے ہم ان کو درج کرنا پسند نہیں کرتے متقی دلوں کی عبرت کے واسطے اتنا ہی کافی ہے آئندہ پیشی ۸۔ اگست کو ہے۔

نظم

تو بھی اے دل سنئے اب نام خدا
جلد دے طاعون کا نسخہ بتا ٹو
کیونکہ اپنے مہربان بیمار نے
بارگاہ حق میں کی ہے التجا
راہ حق کی ہے طلب بیمار کو
تو بتا رستہ ہدایت دے خدا
اور دعا کریوں بصد عجز و نیاز
دے خدا بیمار کو جلدی شفاء
شامت اعمال سے اے دوستو
ہند پہ نازل ہے یہ قہر خدا
تھک گئے دنیا کے نامی ڈاکٹر
کام کچھ کرتی نہیں عقل و دوا
عالم حیرت میں ہیں سارے طبیب
بید بھی سب تھک گئے کر کے دوا
اس میں کچھ بھی شک نہیں اے دوستو
شامت اعمال کی ہے یہ سزا
ہے ستیہ کاری کا یہ مار سیاہ
ہو گیا فی النار جس کو ڈس لیا
اس کے کاٹے کا نہیں کوئی علاج
ہے دوا بس اس کی تقویٰ اور دعا
گرچہ اس نے شہر ویران کر دیئے
پھر بھی لوگوں کو نہیں خوف خدا
میں بتاؤں ایک آلہی ڈاکٹر
چاہتے طاعون کی گر ہو تم دوا
ہے مسیح وقت ربانی طبیب
قادیان میں اس کا ہے دارالشفاء
گر پئے بیمار جام احمدی تو
پھر مرض طاعون کا کھٹکا ہے کیا
دی تھی احمد نے تمہیں پہلے خبر
پر نہ تم نے اس کا کچھ مانا کہا
آخرش آب آگیا سر پر وبال
اب بھی باز آؤ تو ٹل جانے بلا
آسمان نے مہدی کی تصدیق کی
تم نے ہائے اس کو بھی جھٹلا دیا
یوں تو مرنا ایک دن ہے سب کو یاں
ڈر ہے اس کا جس میں ہو قہر خدا
موت گر قہر الٰہی سے ہوئی تو ایسا بد انجام ہے یارو برا۔۔

سیر دنیا

احمد آباد مین طوفان بارش سے پانسو گھر مسمار ہوئے۔ اور مادھو پور مین پانسو مکانات بہ گئے

رائے بہادر لالہ لال چند صاحب جج چیف کورٹ پنجاب مقرر ہوئے

احمد آباد مین کثرت بارش سے دس لاکھ کا غلہ بہ گیا

مال گاڑیون کی آمد و رفت بند کی گئی

مدراس مین فاقہ کشون سے بازار لبریز ہے

اخبار دوابہ ہوشیار پور رقمطراز ہے۔ پروفیسر اومورلی نے تمام ضلع کانگڑہ کا ملاحظہ کر کے آخری رائے دے دی تھی۔ کہ آیندہ دو سال تک کوئی خطرناک زلزلہ نہین آئے گا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ زلزلہ کا سلسلہ اب تک ختم نہین ہوا۔ ۲۶ جولائی کی شب کو تین بجے کے بعد ایسے زور کی حرکت ہوئی۔ کہ سوتے آدمی جاگ اٹھے۔ اور اگرچہ کوئی نقصان جان و مال کا نہین ہوا۔ مگر زلزلہ کی آواز ہولناک اور حرکت خوفناک تھی سچ پوچھئے۔ تو خدا کی باتین خدا ہی جانتا ہے۔ اور معلوم نہین۔ زلزلہ کا سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ اور کیا کچھ کر کے ختم ہوگا۔ خدا ہی اپنے بندون پر رحم کرے

الائنس بینک کے صاحب بہادر نے لاہور کی کمیٹی پر دو ہزار روپیہ کی نالش دائر کی ہے۔ کہ کمیٹی نے ہمارے مکان کے ارد گرد صفائی کا انتظام نہیں کیا اس واسطے ہماری صحت میں ہرج واقع ہوا ہے

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے۔ زلزلہ آنا شروع ہوگیا۔ ۲۶۔ جولائی کی ۸ بجے صبح شملہ مین ایک شدید زلزلہ آیا۔ بہت لوگ خوف کے مارے اپنے مکان چھوڑ چھوڑ کر کے باہر نکل پڑے۔ اور اگرچہ یہ زلزلہ بہت تھوڑی دیر رہا۔ مگر اکثر لوگوں کا بیان ہے کہ یہ زلزلہ بھی ۴۔ اپریل کے بعد بہت سخت زلزلہ تھا۔ فیروزپور مین بھی اسی تاریخ ۳ بج کر ۵ منٹ پر زلزلہ آیا۔ اور اسے بھی بہت سخت بتایا جاتا ہے۔ مصوری مین بھی زلزلہ آیا

حضور پرنس آف ویلز ایک دن کے لئے امرتسر رہین گے

[illegible] اطلاع کانگریس کے ساتھ ہی سامان نمائش حرفت و صنعت ہندی کا بھی ہو رہا ہے

اخبار وفادار لکھتا ہے۔ کہ حجاز ریلوے کا چندہ اگر دینا ہو۔ تو گورنمنٹ انگریزی کی وساطت سے دینا چاہیئے ورنہ بہت کچھ شبہات کا اظہار کیا ہے۔ اس [illegible] نہین۔ کہ خود روی [illegible] کا می والا معاملہ ایسے چندون کو بہت دقت [illegible] ڈالتا ہے۔ اخبار وفادار مین آج کل حج پر جانے کی ممانعت پر ایک فتویٰ بمعہ اسناد درج کیا گیا ہے۔ جس کا راقم "پنجاب کا ایک مشہور عالم" بتایا جاتا ہے۔ جب ان ایام مین حج پر جانا عوام کے واسطے اس قدر مصائب کا موجب ہے۔ کہ علماء کو حج پر جانے سے منع کرنے کے لئے فتوے شایع کرنے پڑے ہین۔ تو وہ لوگ جو حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا کرتے ہین۔ کہ آپ حج پر کیون نہین جاتے۔ ذرا غور و فکر سے کام لین۔

اخبار جنگ

جاپانی دن بدن آگے بڑھتے چلے جاتے ہین۔ اور کوئی نہ کوئی قلعہ روسیون کے لیتے جاتے ہین۔ جزیرہ سگھالین پر اب جاپانیون نے پورا قبضہ کر لیا ہے۔ روس کی فوج اور افسر سوائے بھاگ جانے کے اور کوئی خوبی دکھا نہین سکتے۔ بہت سے گرفتار بھی ہوتے ہین۔ جن کے ساتھ جاپانی لوگ اچھا سلوک کرتے ہین۔ صلح کی کانفرنس امریکہ مین بیٹھنے لگی ہے روس کی خواہش تھی۔ کہ کانفرنس پر بیٹھنے سے پہلے ہی جنگ کا خاتمہ ہو جاتا۔ اور جنگ بند کر دیا جاتا۔ مگر جاپان نے اس بات کو منظور نہین کیا۔ اور اس نے یہ کہا ہے۔ کہ جب تک شرائط صلح سنا نہ دیجائین اور ان کی نسبت قبولیت غیر قبولیت کا کچھ پتہ نہ لگ جائے۔ تب تک جنگ برابر جاری رہے گا جاپان نے یہ بات اپنے فائدے کی بولی ہے۔ روس نے بیان کیا ہے۔ کہ ہماری رعایا کی یہ خواہش ہے کہ جب تک دشمن کچلا نہ جائے۔ تب تک جنگ جاری رکھنا چاہیئے اور روسی مختار صلح نے خوف ظاہر کیا ہے کہ جاپانی شرائط اگر ذرا بھی سخت ہوں گے تو ہم ہرگز [illegible] نہین کرین گے۔ روس کہتا ہے کہ نہ [illegible] کوئی علاقہ جاپان کے قبضہ مین رکھو نگا اور نہ کوئی تاوان جنگ [illegible] مختار بھی تشفی دیتا ہے کہ ہمارے شرائط صلح واجبی ہون گے اور کوئی نامناسب بات پیش نہین کی جا[illegible] کا اندرونی فساد بہت بڑھتا جاتا ہے

اخبار البینٹ

نئے جہازی کمپنیون کو یہ [illegible] ہے کہ اگر وہ ان جہازون مین [illegible] بجلی کا کارخانہ ہوتا ہے۔ تانبہ کے دو پلیٹ لگا دین اور ان پلیٹون کو بجلی کے کارخانہ سے ملا دین تو جب جہاز حرکت کریگا۔ سمندر کے پانی مین کا سونا ان پلیٹون مین لگ [illegible] ایک مکعب [illegible] پانی مین دو سو ٹن سونا ہوتا ہے اور [illegible] کئی ہزار مکعب میل پانی ہے اس لئے اسمین سے ایک [illegible] سونا حاصل ہو سکتا ہے

[illegible] جو کار حق مین کوشان مرگیا

وہ تو سچ پوچھو تو زندہ ہے رہا

حضرت بیمار کیوں مایوس ہو

صدق دل سے کیون نہین کرتے دعا

سینۂ افلاک سے ہوتا ہے پار

خالی جاتا ہے نہیں تیر دعا

پوچھ لو آکر مسیحا سے علاج

حضرت بیمار گر چاہو شفا

لاعلاج اب تک یہ بیماری نہیں

کچھ بھی کوشش ہو تو ہوجائے شفا

گر بڑھی غفلت مرض سے اور بھی

پھر نہ ہوگی کارگر ہرگز دوا

عقل ذی سوالنے کچھ تک سوچ او

کچھ ہم دوستی کا حق .. ادا

یاالٰہی مجھ کو تو منصور کر

رکھ میرے مولا ور نصرت کھلا

تار خبر از لنڈن۔ ۴۔ اگست ۱۹۰۵ء ۷۰ روسی افسرون نے بمعہ ۳۰۰۰ آدمیون کے جزیرہ سگھالین مین جاپانیون کے آگے ہتھیار ڈالدیئے

صلح کانفرنس کا اجلاس ۸۔ اگست ۱۹۰۵ء کو ہوگا

مسٹر ساٹو کا بیان ہے۔ کہ جاپان کا اب تک ڈیڑھ ارب روپیہ خرچ ہوچکا ہے۔ اور تاوان اس سے کچھ زیادہ ہی لیا جاوے گا

جاپانیون کو چندان امید نہین کہ صلح ہو۔ کیونکہ روس مین بہت کچھ ڈینگین ماری جاری ہین

راولپنڈی سے اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور کا ایک نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ پنجاب مین سے بادلون کے نابود ہو جانے کی رپورٹ جو محکمہ آبپاشی ہونے کی ہے۔ وہ مضحکہ آمیز معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہان خوب بارش ہو رہی ہے

[illegible] قوم مین کوئی ایسا زمانہ نہین گذرا کہ [illegible] پاک باطن بزرگ [illegible] کا ایک نتیجہ [illegible]

[illegible] اور اگر غور سے دیکھا جائے [illegible]

گیا ہے (اللہ [illegible])

اسی [illegible]

نمونہ دکھا [illegible]

شہادۃ قرآنی علی کذب کشن قادیانی

گذشتہ اشاعت سے آگے

سے کے مثالب و معائب سے بھری پڑی ہیں۔ آج آریوں اور عیسائیوں کو دیکھو۔ اور نمونہ کے طور پر پادری عماد الدین امرتسری ٹھاکر داس اور لیکھرام کی کتابوں کو پڑھو۔ ان بے باک مخذولوں نے کس قدر ناپاک باتیں ہمارے نبی کریم سید المعصومین امام المغفورین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک ذات کی نسبت اپنی کتابوں میں درج کی ہیں۔ تباہ کیا۔ اس قاعدہ کو تسلیم کرتے ہو۔ اور اصول موضوعہ کے طور پر اس بات کو مانتے ہو۔ کہ جس شخص کی نسبت نکتہ چینی اور اعتراض کئے جائیں وہ برگزیدہ خدا نہیں ہوگا۔ تو پھر کوئی معیار ہونا چاہیئے۔ معیار یہی ہے۔ کہ جس شخص کی تائید میں خدا کا کلام اور خدا کا کام شہادۃ دیں وہ رسول ہے۔ امام ہے۔ وصی ہے۔ وہی عیسیٰ موعود ہے۔ وہی مہدی مسعود ہے۔ بے علم ناعاقبت اندیش انسان کی عیب جوئی کیا وقعت رکھتی ہے کہ جس کے ہاتھ میں نہ کسی کا رد ہے۔ نہ قبول۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ بڑی پکی اور سچی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں آسمان و زمین سے ہزارہا نشان دکھا کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ منجانب اللہ ہیں۔ اس لئے کہ منصور و مؤید ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی ہمیشہ سے عادت ہے۔ کہ ان تمام جھوٹی اور جزوی نکتہ چینیوں اور ذاتی خردہ گیریوں کا کافی اور شافی جواب اس طرح دیتا ہے کہ اپنے ماموروں کو ایک فیصلہ کن بین فتح یا فتح مبین عطا فرماتا ہے۔ وہ ان میں اور ان کے بے رحم دشمنوں اور ناپاک معترضوں میں امر فارق یا فرقان ہو جاتی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کو یہ دکھانا مقصود ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ ایسے ہی محل اعتراض اور مقام نکتہ چینی ہیں۔ جیسا کہ ان کا دشمن ان کی تصویر دکھاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ ان کی تائید کیوں کرتا ہے۔ اور کیوں ان کے مخالفوں کو کہ وہ بھی تو آخر اس کے بندے اور اپنی اپنی جگہ مدعی راستی ہوتے ہیں۔ سخت ذلیل کرتا اور آخر کار ان کا نام و نشان مٹا دیتا ہے۔ یہی روشن اور سچا معیار ہے جس کی رو سے ہم عیسائیوں کو جواب دے سکتے ہیں ان تمام جزوی نکتہ چینیوں کا جو وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے یہی معیار پیش کیا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر الآیہ یعنی اس بات کے ثبوت کے لئے کہ تو (ای محمد) مغفور و معصوم ہے (یعنی تیری نسبت نکتہ چینیاں کام بیجا اور ناروا ہیں۔ ہم نے یہ کام کیا ہے۔ کہ تجھے فتح مبین دی ہے۔ اس الٰہی نصرت اور آسمانی تائید سے ثابت ہو جاوے گا۔ کہ تو راستی پر تھا۔ اور تیرے مخالف جھوٹے تھے۔ خدا کی شان لا معلوم قدامت سے تمام اسماعیلیوں اور کل عرب کی فطرت میں مرکوز تھا کہ مکہ معظمہ کا فاتح کاذب اور بدچلن شخص نہیں ہو سکتا۔ جب سے قریش اور ان کے خلفاء میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جنگ شروع ہوئی۔ وہ اسی فیصلہ پر مستقیم ہو کر منتظر تھے۔ کہ آخر کار مکہ جس کے قبضہ میں آئے گا۔ وہی حق پر ہوگا۔ اور اس کی جانب داری اختیار کریں گے۔ آخر خدا تعالیٰ نے وعدہ کے موافق آنحضرت کو مکہ پر متصرف کیا۔ اور تمام عرب آپ کی راستی کا لوہا مان گئے لیکن الحمد للہ۔ اس معیار کی رو سے یسوع کے پرستار اور وکیل اس کو کبھی سچا ثابت نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ کسی آسمانی نصرت اور الٰہی تائید نے اس کے دعوی کی تائید نہیں کی۔ اور نہ ہی اس معیار کے مقابل شیعہ اپنے معبودوں کی راستی ثابت کر سکتے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔ حضرت حجۃ اللہ امام مفتدن الطا[illegible] عنہ میرزا غلام احمد قادیانی۔ کو بھی فتح مبین کی وحی بارہا ہو چکی ہے۔ اگرچہ اس وقت سے جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی نصرت ایک ایک عدو حق کو نیچا دکھا کر اپنا چمکتا ہوا چہرہ دکھاتی چلی آتی ہے۔ مگر قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کو بھی سچا کر دکھائے فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ فقط

خاکسار عبد الکریم ٹو

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸/ ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جمیل سنگھ امرتسر

انصار بدر

مندرجہ ذیل احباب میں سے بعض نے تو اپنے نام اخبار بدر جاری کرا کر کارخانہ بدر کی اعانت کی اور مشکور فرمایا۔ اور بعض احمدی احباب نقد روپیہ سے مدد کرتے ہیں چنانچہ مکرمی برادران محمد عبد الرحمان صاحب بمبئی اور سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی نے مبلغ دو دو روپیہ بطور اعانت بدر مرحمت فرما کر مشکور و ممنون فرمایا ہے۔ اور سردار عجب خانصاحب تحصیلدار نے قیمت اخبار مبلغ صہ دی ہے۔ خداوند کریم ان کو جزائے خیر دیوے اور ہمیشہ نیک کاموں کے کرنے کی توفیق عطا فرما دے

اصحاب ذیل نے مندرجہ ذیل دوستوں کے نام اخبار جاری کرایا ہے

۱۔ محمد جعفر خانصاحب سرشتہ دار عدالت منڈلہ بنام محمد اکرام حسین صاحب محرر جوڈیشل منڈلہ
۲۔ میاں عبد اللہ صاحب سنوری بنام منشی عطاء اللہ صاحب غوث گڑھ
۳۔ سلطان احمد صاحب قتال پور بنام غلام حسن خانصاحب گنگی علاقہ ملتان
۴۔ ماسٹر ہدایت اللہ صاحب جہلم بنام محمد قاری صاحب امام مسجد ڈھبان جہلم
۵۔ مولوی احمد حسن صاحب مدرس لوہاری بنام عبد الرحمان خان صاحب پٹواری شہرانہ و داؤد خانصاحب پٹواری تھانہ بھون آپ خریدار بہم پہنچانے کی بہت کوشش کرتے ہیں۔ آپ کی کوشش قابل تقلید ہے۔ اور قابل قدر بھی۔ خدا ان کو جزائے خیر دیوے
۶۔ غلام شاہ صاحب سپلوری۔ بنام منشی غلام محمد عبد اللہ صاحب سوداگر۔ وزیر آباد
۷۔ ماسٹر کرم دین صاحب مدرس ڈنگہ بنام منشی مہر الدین صاحب پٹواری
۸۔ میاں فضل الدین صاحب محرر ڈاک ظفروال بنام شیخ کرم الٰہی صاحب عرائض نویس۔ ظفروال
۹۔ محمد ذوالفقار علی خان صاحب میرٹھ۔ بنام عبد الرحمن صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن۔ میرٹھ

اور اصحاب ذیل اپنے نام جاری کراتے ہیں

۱۔ قاضی محبوب عالم صاحب۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ جے پور
۲۔ مستری نور الدین صاحب حاجی پور سیالکوٹ
۳۔ محمد سلیمان صاحب نائب مدرس رائے پور
۴۔ منشی عبد الحمید صاحب مقام اوترشیشہ تحصیل مانسہرہ
۵۔ چودہری شیر محمد صاحب احمدی ہریہ والان۔ ہجرات
۶۔ منشی شاہ محمد صاحب۔ ہیڈ کنسٹبل۔ نارووال
۷۔ میاں حسن محمد صاحب سفید پوش مقام چک ۳۵ ۴۵

امید ہے کہ سب احمدی احباب جو تا حال خریدار نہیں۔ وہ خود خریدار ہونے کی اور دوسرے نئے خریدار بہم پہنچانے کی سعی فرما کر مشکور فرما دیں گے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر۔ پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۸ اگست ۱۹۰۵ء)

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

ان اللّٰہ قد صرح لکم وقت مسیحکم واتم من ادلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم - با تو گر آئی چہادر قادیان مینی | بابدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا مینی - شفا مینی غرض دار الامان مینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۹ | ۷ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات - ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲

اے جہان منتظر خوش باش کامد داستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	۵۰
معاونین	۵
بر ضلائے	۲
خود	۲
عام قیمت	۲

اس سے زاید امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب آبے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق با ماست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیائے سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک سرے دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

مسجد مبارک

۱۰ اگست ۱۹۰۵ء ۔ قبل از عشاء ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ ایک جگہ مبارکٌ مبارکٌ کل امر یجعل فیہ مبارک ۔ والا الہام چھوٹی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے ۔ اور دوسری جگہ یہی الہام بڑی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے حضرت نے فرمایا ۔ بعض الہام بار بار کئی دفعہ ہوتے ہیں اور ہر دفعہ وہ جدا شان رکھتے ہیں ۔ انی مھین من اراد اھانتک والا الہام بہت دفعہ ہوا ہے ۔ اور ہر دفعہ اس کا ظہور کسی نئے رنگ میں ہوا ہے ۔ ہر دفعہ اہانت کنندہ اور اہانت یافتہ کوئی نیا وجود ہوتا رہا ہے ۔ ایسا ہی الہام انی مع الافواج آتیک بغتۃً ۔ بہت کثرت سے ہوا ہے ۔ اور ہمیشہ خدائی فوجوں کی نصرت سے ایک نیا معجزہ پیدا ہوا ہے ۔ اسی طرح اکثر الہامات بار بار ہوتے ہیں ۔ اور ہر دفعہ کوئی نیا رنگ رکھتے ہیں اسی طرح قرآن شریف میں بھی بہت سی آیات ہیں ۔ جو اپنے اپنے موقعہ پر جدا مطابقت رکھتی ہیں ۔ اگرچہ ظاہر الفاظ ایک ہی ہیں ۔ اللہ تعالےٰ کی صفت ہے ۔ کہ "کل یوم ھو فی شان" لیکن وہ مقامات کتب مجھے دکھانے چاہئیں ۔ جن پر یہ سوال پیدا ہوا ہے ۔

حقیقت روح قدس

کسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ آپ نے جبرئیل کے متعلق جو تحریر کی ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ آپ کا خیال بھی سید احمد کی طرح ہے ۔ کہ روح الامین انسان کے اندر ہی ہے ۔ اور اس کے سوائے کوئی اور روح القدس اور جبرئیل نہیں ۔

فرمایا ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ سید احمد کے ساتھ اس معاملہ میں ہمارے خیال کو کوئی مطابقت نہیں ہمارا منشا یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے روح الامین کا نزول انسان پر اس وقت ہوتا ہے ۔ جبکہ انسان خود تقدس اور تطہر کے درجہ کو حاصل کر کے اپنے اندر بھی ایک حالت پیدا کرتا ہے ۔ جو نزول روح الامین کے قابل ہوتی ہے ۔ اس وقت گویا ایک روح الامین ادھر ہوتا ہے تب ایک ادھر سے آتا ہے ۔ یہ بات ہم اپنے حال اور اپنے تجربہ سے کہتے ہیں ۔ نہ کہ صرف قال ہی قال ہے اس کی بجلی کے ساتھ خوب مثال مطابق آسکتی ہے جب کسی جسم میں خود بھی بجلی ہوتی ہے ۔ تو آسمانی بجلی اسے جلد اثر کرتی ہے ۔ تدبر سے دیکھا جائے ۔ تو قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے

عبادت نبی کریم

آج کل سخت گرمی پڑنے اور برسات کے نہ ہونے کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ ایسے موقعہ پر نماز استسقیٰ کا پڑھنا سنت ہے ۔ میں جماعت کے ساتھ بھی سنت ادا کروں گا مگر میرا ارادہ ہے ۔ کہ باہر جا کر علیحدگی میں نماز پڑھوں اور دعا کروں ۔ خلوت میں اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزی کرنے اور دعا مانگنے کا جو لطف ہے ۔ وہ لوگوں میں بیٹھ کر نہیں ہے ۔ اور بھی دعاؤں کا ذخیرہ ہے ۔ اسی مطلب کے واسطے میں نے باغ میں ایک چھوٹی سی جگہ بنائی ہے ۔ جس کو بیت الدعا کہنا چاہیئے ۔ فرمایا ۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات دو رنگ کے تھے ۔ ایک ظاہر اور ایک مخفی ۔ آپ کی پہلی عبادت وہی تھی ۔ جو آپ نے غار حرا میں کی ۔ جہاں کئی کئی دن ویرانہ پہاڑی کی غار میں جہاں ہر طرح کے جنگلی جانوروں اور سانپ چیتے وغیرہ کا خوف ہے ۔ دن رات اللہ تعالےٰ کے حضور میں عبادت کرتے تھے اور دعائیں مانگتے تھے ۔ قاعدہ ہے ۔ کہ جب ایک طرف کی کشش بہت بڑھ جاتی ہے ۔ تو دوسری طرف کا خوف دل سے دور ہو جاتا ہے ۔ بعض عورتوں کو جو بہت ہی ڈرنے والی طبیعت کی ہیں ۔ دیکھا گیا ہے ۔ کہ کسی بچے کی بیماری کے وقت اندھیری راتوں میں ضرورتاً ایسی جگہ جاتی ہیں ۔ جہاں دن کو نکلنا ان کے واسطے دشوار ہے ۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ زلزلہ کے وقت خوف سے اونچے مکان سے نیچے کودنے لگا ۔ لوگوں نے پکڑ لیا ۔ جب خوف الٰہی اور محبت غالب آتی ہے ۔ تو باقی تمام خوف اور محبتیں زائل ہو جاتی ہیں ۔ ایسی دعا کے واسطے علیحدگی بھی ضروری ہے ۔ اسی پورے تعلق کے ساتھ انوار ظاہر ہوتے ہیں ۔ اور ہر ایک تعلق ایک ستر کو چاہتا ہے

فرمایا ۔ آج کل حبس اور گرمی اور برسات کی کمی کسی امر کی تمہید ہے ۔ جو آگے ظاہر ہو گا ۔ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے ۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہرچہ بادا باد ۔ مگر خدا کی ہستی دنیا پر ثابت ہو جائے اور دین اسلام کی حقیقت ظاہر ہو جائے ۔ خواہ کسی طرح سے ہو ۔

وفات مسیح اجماعی مسئلہ

ایک شخص نے سوال کیا ۔ کہ اسلامی کتب میں حیات مسیح کی بات کہاں سے آگئی ۔ حضرت مسیح نے فرمایا کہ یہ بات ایسی ہی ہے ۔ جیسا کہ ہند کے مسلمان رسوم شادی و مرگ اب تک پرانے ہندوؤں کی طرح ادا کرتے ہیں ۔ جب بہت سے عیسائی اور یہودی مسلمان ہوئے ۔ تو کچھ پرانے خیالات کا بقیہ ساتھ لائے ۔ وہی خیالات مسلمانوں میں منتقل ہو کر اور احادیث کی غلط فہمی بھی ساتھ مل کر یہ فاسد عقیدہ پیدا ہو گیا ۔ اور کتابوں میں درج ہو گیا ۔ ورنہ صدر اسلام میں اس کا نام و نشان نہ تھا ۔ بلکہ تمام نبیوں کی موت پر اجماع تھا ۔ لیکن ان لوگوں میں بھی بہتیرے ایسے ہیں ۔ کہ حضرت عیسےٰ کی موت کے قائل ہیں ۔ کوئی کہتا ہے ۔ کہ وہ تین دن تک مرے رہے ۔ کوئی کہتا ہے ۔ کہ سات دن تک مرے رہے اور کوئی ہمیشہ کے لئے ان کا مر جانا مانتا ہے ۔ بہرحال اصل اجماع اسلامی وہ ہے ۔ جو درمیان صحابہ کے ہوا ۔ صحابہ میں سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں ۔ بغیر اس کے صحابہ کو آنحضرت کے مرنے کے بعد کبھی صبر نہیں آسکتا تھا ۔ یہ مبارک اجماع حضرت ابوبکر کے ذریعہ سے ہوا ۔ اور اگر کسی کو یہ وہم تھا بھی کہ کوئی نبی زندہ ہے تو وہ بھی دور ہو گیا ۔ اور اس طرح آنحضرت صلعم کی موت کا صدمہ صحابہ کے دل سے اٹھا کہ نبی تو سب مرا ہی کرتے ہیں اگر کسی فرد واحد کو قصور درایت کے سبب کچھ غلطی لگی ہوئی تھی تو وہ بھی دور ہو گئی ۔ خود خدا تعالےٰ کے کلام میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی آسمان پر نہیں جاتا ۔ جہاں آنحضرت سے کفار نے آسمان پر چڑھنے کا معجزہ طلب کیا تو فرمایا قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرًا رسولا ۔ یعنی بشر رسول کبھی کوئی آسمان پر نہیں چڑھا اور فرمایا ۔ ما محمد الا رسول ۔ قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل ۔ یعنی کوئی نبی نہیں جو فوت نہیں ہو چکا پس اگر یہ نبی مر جائے یا قتل کیا جائے ۔ تو کیا تم دین سے پھر جاؤ گے تب سماوی اور تاریخ زمانہ بھی یہی شہادت دیتا ہے کوئی نظیر ایسی نہیں کہ پہلے کوئی دو چار نبی آسمان پر گئے ہوں ۔ خود مسیح نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ یوحنا ہی الیاس ہے ۔ شب معراج میں آدم موسیٰ ۔ نوح اور دوسرے نبی آسمان پر گئے ۔ ان میں حضرت عیسیٰ بھی گئے تھے ۔ چنانچہ شب معراج میں آنحضرت نے سب کو آسمان پر دیکھا ۔ حضرت عیسیٰ کی کوئی خصوصیت نہ تھی ۔ افسوس کہ ان لوگوں کی قوت شامہ ہی ماری گئی ہے خود زمانہ کہتا ہے ۔ ہو آتی ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا عیسائیت کی پہلی اینٹ ہے بعض لوگ میری نسبت اعتراض کر کے کہتے ہیں کہ پہلے بھی براہین میں ایسا ہی کہا تھا مگر وہ نہیں سمجھتے ۔ کہ یہی بات ہماری صداقت کی گواہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کوئی منصوبہ بازی نہیں کرتے خود اسی کتاب براہین میں ہمارا نام مسیح رکھا گیا اور خدا تعالےٰ کے تمام وعدے اسی کے اندر ہیں ۔ اگر یہ غلطی مجھ سے براہین احمدیہ میں صادر نہ ہوتی ۔ تو ایک بناوٹ معلوم ہو سکتی تھی ۔

www.aaiil.org

درس قرآن شریف

(مکتوبہ مولوی حکیم فضل الدین صاحب)

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اللہ کا نام رب ہے۔ رب کے معنے ادنیٰ درجہ اور ادنیٰ حالت سے اعلیٰ درجہ تک پہنچانے والا [illegible] نباتات۔ حیوانات۔ جمادات۔ سب میں یہی حالت [illegible] ہے۔ بڑ کا تخم دیکھو۔ کھجور کی گٹھلی کی نسبت دیکھو ایک [illegible] ہوتا ہے۔ اس کو دیکھو۔ پھر دیکھو کھجور [illegible] کا کتنا بڑا درخت بن جاتا ہے۔ ابراہیم بڑا آدمی [illegible]۔ مگر اس کے باپ کے نام کی نسبت بحث ہے کہ اس کا کیا نام تھا۔ بعض آذر کو ان کا باپ کہتے ہیں۔ بعض اس کے خلاف کہتے ہیں۔ مگر ابراہیم کو اللہ تعالےٰ نے کس قدر بڑھایا کہ امریکہ اور یورپ [illegible] نے جس کو خدا کہا۔ وہ بھی اسی کی نسل کا ایک انسان تھا۔ آج مسلمان باوجود اختلاف مذہب سارے کے سارے کما صلیت علی ابراہیم پڑھتے ہیں یہود اور عیسائیوں کو اس کی نسل سے ہونے کا فخر ہے غرض خدا تعالےٰ جس بیج کو بڑھاتا ہے۔ وہ کتنا بڑا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہمنے دیا تھا۔ داؤد اور سلیمان کو علم۔ علم ایک بے نظیر .. .. .. عزت بڑھانے والی نعمت الٰہی ہے۔ کتا جو ذلیل ترین حیوانات ہے جب اس کو شکار کرنے کا علم ہو جائے۔ اس کی کتنی عزت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح باز ایک وحشی پرندہ ہے۔ مگر سکھایا ہوا کیسا معزز ہو جاتا ہے۔ غرض جس قدر علم زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر عزت زیادہ ہوتی جاتی ہے بلکہ انسان عالم انسان جاہل سے کتنا زیادہ معظم ہوتا ہے اور ملائکہ میں بھی علم کے مدارج سے ہی ترقی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ترقی علم کی دعا سکھائی۔ اور فرمایا۔ قل رب زدنی علما۔ اسی واسطے اس جگہ اللہ تعالےٰ نے علم کا ہی احسان جتلایا۔ چونکہ شکر سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم اس لئے انھوں نے بطور شکر نعمت عرض کی کہ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ انہوں نے کہا۔ تمام تعریف اللہ تعالےٰ کو ہے جس نے ہم کو فضیلت دی۔ اپنے بہت سے مومن بندوں پر۔ شہریوں سبد معاشوں سے نہیں کہا۔ بلکہ اکثر مومنین سے ہی فضیلت کا ملنا بیان فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام [illegible] کے تھے۔ مگر فضیلت صرف سلیمان کو ہی ملی۔ جیسے فرمایا۔ وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ۔ حضرت سلیمانؑ حضرت داؤد کا وارث ہوا [illegible] علم و کمالات روحانی میں اور کہا اے لوگو۔ ہم کو علم منطق الطیر سکھایا گیا علم منطق الطیر کو یونانی میں ارنی سولوجیا سنسکرت میں بسنت رج۔ عبری میں زہر باغرت کہتے ہیں یہ بڑا بھاری علم ہے۔ آوازوں سے شکاری لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ طبیب علاج میں اور سیاح پانی آبادی رستوں کا پتہ ان کے ذریعہ لگاتے ہیں۔ روحانی لوگ کشف والے ان کے حالات سے اعلیٰ سے اعلیٰ عجائبات حاصل کرتے ہیں۔ حضرت سلیمان کو دونوں قسم کے فوائد ظاہری و باطنی منطق الطیر سے حاصل تھے وَاُوْتِیْنَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ۔ علاوہ اس علم کے سب چیز ہم کو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مل گئی ہے۔ بعض جاہل کل شئی کے لفظ سے دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور جاہل قرآن سے دور جاتے ہیں۔ تفصیلاً لکل شئی جو قرآن کریم کی مدح میں آیا ہے۔ پس اس سے وہ یہ امر نکالتے ہیں۔ کہ ہر ایک عمل قران میں ہے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے اس جگہ اگر وہی معنے لئے جاویں۔ تو پھر ریل۔ تار۔ ڈاک مطابع۔ اور نئی نئی آج کل ایجادیں بھی ان کے پاس ہونی چاہئیں۔ اور کم سے کم ہم لوگ بھی ان کی رعایا اور نوکر موجود ہوں۔ پس ایسے معانی کل کے لینے غلط ہیں کل کا لفظ ہاں کل کا لفظ موقع اور حیثیت کے لحاظ سے بولا جاتا ہے

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ۔ بے شک یہ کھلا فضل اللہ تعالےٰ کا ہے

وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ۔ اور جمع کیا گیا سلیمان کا لشکر جن اور انس اور طیر سے اور وہ الگ الگ بنائے گئے

عیسوی انیسویں صدی یا تیرہویں صدی ہجری نے ہر قوم و مذہب پر اعتراض تو پیدا کئے مگر بجائے جواب دینے کے شبہات پر شبہات اس قدر بڑھ گئے۔ کہ بعض لوگ یا علی العموم عملاً مذہب سے دست بردار ہو گئے۔ بعض مذہب کو ہنسی میں بھی اڑانے لگے۔ دوسرے اعتراضوں کے ساتھ لفظ جن پر بھی اعتراض ہیں۔ بعض نے لفظ جن کی ایسی توجیہ کی۔ جس کا ثبوت عربی زبان یا حضرات صحابہ سے نہیں دیا گیا۔ بعض نے کہا کہ مخاطب لوگ چونکہ جن کو ایک مخلوق مانتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے مسلمات [illegible] کے لحاظ سے اس لفظ کو استعمال کیا۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ قرآن مجید میں جو کچھ بیان ہوتا ہے [illegible] واقعات [illegible] ہوتا ہے

جن کے معنے [illegible] میں آتے ہیں۔ مثلاً آج کل طاعون کا کیڑا جو عام آنکھوں میں تو نہیں آ سکتا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے منکروں کے لئے [illegible] کو اس کیڑے کو پیدا کر دیا۔ اور وہ [illegible] گئے۔ غرض [illegible] مشرک [illegible] کا ذکر کو بھی جن کہا ہے۔ اس سے [illegible] ارواح خبیثہ ہیں جن سے بدی کے تحریک ہوتے ہیں۔ حضرت سلیمان کے وقت شریر [illegible] سردار اور [illegible] لوگ بھی تھے ان کو جن کہا گیا ہے۔ [illegible] بہادر سوار عرب میں بہادروں اور عمدہ فوجوں کی تعریف بھی کی جاتی ہے۔ کہ ان کے ساتھ پرندے رہتے ہیں [illegible] دشمن کو ہلاک کرتے ہیں اور پھر پرندے ان کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے ہیں اور ان کے دفن کا محتاج نہیں ہوتا

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ یّٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ ۚ لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ۔

جب حضرت سلیمان مع لشکر وادی نمل پر پہونچا۔ تو نملہ نے کہا۔ اے نملو اپنے اپنے مکانوں میں چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو۔ کہ سلیمان اور اس کا لشکر تم کو کچل ڈالے۔ اور ان کو تمہارے اس کچلنے کی خبر بھی نہ ہو۔ قاموس [illegible] جو لغت کی کتاب ہے لفظ برق کی تفصیل میں لکھا ہے۔ جہاں پانیوں کا ذکر کیا ہے کہ ابرقہ نملہ کے پانیوں میں سے ہے۔ اس وادی میں سونے کے ذرات ریگ میں ہیں۔ وہ لوگ ان باریک ذرات کو چن کر گذارہ کرتے تھے۔ اس لئے ان کا نام نملہ ہوا جیسے اب بھی پنجابی میں کیہ اسایل کہتے ہیں۔ جو ایک ایک لقمہ ہر گھر سے لے کر جمع کرتا ہے۔ ضلع شاہ پور میں ڈوڈو (مینڈک) چوہا۔ لومڑ (ثعلب) وغیرہ اقوام اب بھی موجود ہیں۔ پنڈدادن خان میں کڑیانوالی گلی دکھو پہا ہے۔ اس میں قوم کیڑے رہتے ہیں۔ ہارون رشید جب دورہ کرتے کرتے اس وادی میں گیا۔ تو اتفاقاً اوس وقت بھی ان کے نمبردار نملہ (عورت) ہی تھی۔ اس نے ایک کیسہ سونے کے ذرات کا ہدیہ ہارون رشید کے پاس پیش کیا ہارون رشید نے تعجب کیا اور کہا۔ کہ تم غریب آدمی ہو تمہارے کام آوے گا۔ نملہ نے کہا جب حضرت سلیمان علیہ السلام اس وادی میں آئے تھے۔ تو ہمارے بڑوں نے اس کو بھی یہی ہدیہ پیش کیا تھا۔ اب تو اس امت کا سلیمان ہے تم کو اللہ تعالےٰ کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تجھے بھی وہ موقعہ دیا ہے۔ تفسیر کبیر میں اس موقعہ پر ایک لطیفہ لکھا ہے۔ کہ نملہ نے کہا۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے

ہ زیر اثر اور تعلیم والے فوج پر یقین تو نہیں ہو سکتا کہ وہ دیدہ و دانستہ کسی کو کچل ڈالے یا ظلم کرے۔ اس لئے بلحاظ ادب کے کہا کہ شاید ان کی بے خبری میں کسی کو نقصان پہونچے مگر رافضی لوگ کیسے بے ادب ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ تربیت یافتہ صحابہ کو ظالم غاصب قرار دیتے ہیں

ڈاک ولایت

لوگ گرجے میں کس لیئے جاتے ہیں ؟

ولایت میں آج کل عام شکایت ہے کہ چھوٹے بڑے کے دنوں کو ... ہفتہ کے بعد ایک دن مذہبی رسومات اور نماز کے لئے آتا ہے اور لوگ وہ دن بھی کھیل و تماشا میں گزار دیتے ہیں۔ اور تھوڑے ہیں۔ جو گرجا کی طرف رخ کرتے ہیں لیکن جو تھوڑے گرجا جاتے ہیں۔ ان کی نسبت پادری جے۔ ایس ... صاحب نے ایک انگریزی نظم میں اس امر کو ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ لوگ بھی اگر گرجے جاتے ہیں تو کس واسطے۔ چونکہ یہ نظم بہت دلچسپ ہے۔ اس واسطے اس کو ہم اصل انگریزی زبان میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اور اس کے بالمقابل اس کا ترجمہ لکھتے ہیں۔ جو ہمارے ... مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب منشی فاضل نے اردو نظم میں ناظرین اخبار بدر کی خاطر

سوال: کس لئے جاتے ہیں گرجا میں لوگ؟ لے کے کیا جاتے ہیں سودا سر میں لوگ؟
جواب: جاتے ہیں کچھ سیر زیبا کے لئے نزہت و سیر و تماشا کے لئے
گر کسی کو ... ہے تاکنا دوسرے کا اصل مقصد چھا گنا ہو
راز خالی کے لئے جاتا ہے ایک باد پیمائی کو اگر آتا ہے ایک
گپ اڑانے کی ہے اک دل میں ترنگ ہرزہ گوئی کا کوئی رکھتا ہے ڈھنگ
یا سے دیدار کا بھوکا ہے ایک آب روئے دوست کا پیاسا ہے ایک
اک نکما اور نکھٹو آ گیا وقت بے شغلی کا پورا کر چلا
بعض جاتے ہیں نگاہ عام کو بعض عہد خاص کے انجام کو
دلربائی ایک کی کرتی ہے فاش کھینچ لائی اس کو عاشق کی تلاش
ڈھونڈتے ہیں بعض ... کس کو ہے کس کی طرف دل کا جھکاؤ
لڑتی ہیں آنکھیں کسی کی ... تیر مژگان کے ہلا کرتے ہیں وار
جان دیتا ہے نئے جوبن پہ ایک حرف رکھتا ہے نئے فیشن پہ ایک
دوسرے کا ہے دماغ افلاک پر ناز ہے فوق البھڑک پوشاک پر
بعض کے یہ بات ہے پیش نظر ہم نشینوں سے اٹھائیں نقد زر
باندھتا ہے ٹکٹکی ٹوپی پہ ایک لٹو ہے پوشاک کی خوبی پہ ایک
ایک کو لاگت بتانے کی ہے دھن چیزوں کی قیمت لگانے کی ہے دھن
بعض تازہ تازہ خبریں لائیں گے دوستوں کا جس سے دل بہلائیں گے
آتے ہیں گرجا میں بعضے بے خلل چھوٹی سچی ہانکتے گپ اور زٹل
ایک کے آنے کا ہے لب لباب ہم سے خوش ہوئے کوئی والا خطاب
جا کے اکثر آپ کرتے ہیں بیان بیٹیوں کی خوبیاں رعنائیاں
پادری صاحب کو خوش کرتے ہیں بعض صرف اتنی بات پر مرتے ہیں بعض
بعض پر ہے نحوست چھا رہی ہے جمائی پر جمائی آ رہی
ایک بھوکا ہے یہی نیکی کا دم چاہتا ہے سب سے خیراتی رقم
بعض کو ہے طمع روٹی کی لگی کوئلے کی حرص گرجا لے گئی
جاتے ہیں بعضے یہ اپنے دل میں ٹھان چرچ جانا ہے شرافت کا نشان

ہو کسی کے دل میں مذہب جوش زن ❊ مست اس نشہ میں ہیں کچھ مرد و زن ❊ کچھ سریلا راگ گانے کے لئے اپنی خوش الحانی سنانے کیلئے ❊ واعظوں کے وعظ سننے جائیں بعض ❊ ان کے حسن و قبح چننے جائیں بعض ❊ بعض دھونے اپنے معصیات کو ❊ التجائے عفو تقصیرات کو ❊ بیٹھنے اور اونگھنے جاتے ہیں بعض ❊ بے خودی سے جھکنے کو آتے ہیں بعض ❊ جاتے ہیں تھوڑے عبادت کیلئے ❊ جھکنے اور سچی اطاعت کیلئے

Some go to church just for a walk,
Some go to stare and some to talk.
Some go there to meet a friend
Some their idle time to spend.
Some for general observation,
Some for private speculation.
Some to seek or find a lover,
Some a courtship to discover,
Some go there to use their eyes
And newest fashions criticise.
Some to show their own smart dress
Some their neighbours to assess.
Some to scan a robe or bonnet.
Some to price the trimming on it.
Some to learn the latest news,
That friends at home they may amuse.
Some to gossip, false and true,
Safe hid within the sheltering pew.
Some go there to please the squire,
Some his daughters to admire.
Some the parson go to fawn
Some to lounge and some to yawn
Some to claim the parish doles,
Some for bread and some for coals
Some because 'tis thought genteel,
Some to vaunt their pious zeal
Some to show how sweet they sing,
Soms how loud their voices ring,
Some the preacher go to hear,
His style and voice to praise or jeer.
Some forgiveness to implore,
Some their sins to vanish o'er.
Some to sit and doze and nod,
But few to kneel and worship God.

چین میں مسلمان

مقام الجزائر میں واقعت کاران علوم شرقی کی جو کانفرنس جمع ہوئی تھی۔ اس میں چین کی طرف سے تانگ تسی فو نام ایک عہدہ دار شامل ہوا تھا جس نے حسب ذیل مسلمانان چین کی نسبت بیان کیا کہ میری پیدائش مشرقی چین کی ہے۔ جہاں باقی صوبوں کی نسبت مسلمانوں کی آبادی بہت ہی کم ہے۔ جوانی کے دن میں نے پکین میں بغرض تحصیل علم بسر کئے۔ اور چند مسلمان اہالیان سے میری ملاقات ہوگئی۔ اور رفتہ رفتہ مجھے مسلمانوں کے حالات و معاملات کا ایسا وسیع علم ہو گیا۔ کہ ایک مرتبہ چینی حکومت نے مسلمانوں کی حالت پر رپورٹ کرنے پر مامور کیا۔ چینی زبان میں اسلام کو تشین بائی یعنی خالص موحد مذہب بکلاتے ہیں۔ میرے خیال میں اسلام چین میں رسول عربی صلعم کی عین حیات ہی یا ان کے انتقال سے چند ہی برس کے اندر پہنچ گیا تھا کیونکہ ہمارے ملک میں بہت سی پرانی مسجدیں موجود ہیں۔ سب سے پرانی مسجد کانٹن میں ہے جسے مسجد یادگار مقدس پکارتے ہیں کیونکہ اس میں حضرت وہب ابو کبشہ رسول عربی صلعم کے ایک بڑے صحابی اور خالو کی قبر ہے۔ جعفر منصور عباسی خلیفہ سے فغفور چین نے فوجی مدد مانگی۔ تو اس نے آٹھ ہزار جوان بھیج دئے۔ یہ لوگ فغفور کی اجازت سے چین میں ہی آباد ہو گئے۔ ہمارے بادشاہ نے انعام و اکرام سے مالا مال کر دیا۔ اور زرخیز اراضیات عطا کیں۔ ان کی اولاد اب تک موجود ہے۔ چونکہ مردم شماری کا کوئی معقول انتظام نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کی صحیح تعداد بتا سکنا مشکل ہے۔ تاہم میرے خیال میں وہ ساڑھے چار کروڑ سے کم نہیں یعنی کل آبادی کا دسواں حصہ میں مسلمان کو چینی میں خوئی پکارتے ہیں۔ اس لفظ کے معنے یہ ہیں کہ اس شخص نے اپنا نیک و بد خدا کے سپرد کر رکھا ہے۔ ان کا لباس اور ظاہری رنگ ڈھنگ بالکل دوسرے چینیوں کا سا ہے صرف عمامے میزی نشان ہیں۔ وہ نسبتاً خوبصورت بھی ہیں ہمارے ملک میں مدت سے مذہبی آزادی رائج ہے۔ حکومت کسی کے مذہب سے تعرض نہیں کرتی۔ نہ مذہب مانع ترقی ہے۔ چنانچہ کئی مسلمان وزارت اور سپہ سالاری کے مدارج اعلیٰ پر پہنچ چکے ہیں اور اس وقت چین کی طرف سے جاپان میں جو سفیر ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ مسلمان ملازمت کی بجائے تجارت کا زیادہ شوق رکھتے ہیں اور اس فن میں ان کو خاص مہارت حاصل ہے۔ وہ بات کے پکے ہیں۔ جو اقرار کرتے ہیں وہ پورا کرتے ہیں۔ [illegible] دخل میں [illegible] مسلمان ہیں۔ چنانچہ حکومت ان کی [illegible] کی وجہ سے مسلمانوں کو فوج میں بھرتی کرنے کی خاص کوشش کرتی ہے۔ موجودہ وزیر حرب سے پہلے جو وزیر تھا۔ وہ مسلمان ہی تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ دینی معاملات میں چینی مسلمان اپنے [illegible] ہوئے [illegible] میں یا نہیں۔ البتہ یہ میرا مشاہدہ ہے کہ وہ [illegible] زبان کے [illegible] میں فرض نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ لڑکوں کا ختنہ کراتے ہیں۔ مسلمہ عورت کے سوائے کسی سے نکاح نہیں کرتے۔ شراب نہیں پیتے۔ خنزیر کا گوشت جو باقی سب باشندوں کی عام غذا ہے۔ نہیں کھاتے اور ہر سال بہ تعداد حج بیت اللہ کو جاتے ہیں اور اسلام چین میں حیرت انگیز یا دہشت ناک حد تک وسعت پکڑ رہا ہے۔ کئی یورپین مصنفوں کو خطرہ ہے کہ کہیں کل آبادی ہی کسی دن مسلمان نہ ہو جائے۔ بڑا ذریعہ یہ ہے۔ کہ مسلمان تاجر چینیوں سے ان کے خورد سال بچے خرید لیتے ہیں۔ اور ان کو اپنے ڈھب پر پرورش کر کے مسلمان بنا لیتے ہیں۔ علاوہ بریں اکثر ہوتا ہے۔ کہ ایک ہی دن میں کوئی سالم کا سالم قبیلہ یا گروہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ چینی مسلمانوں کی کئی انجمنیں اور خیراتی کاموں کی سوسائٹیاں ہیں۔ انہوں نے جابجا شفاخانے اور غربا لاوارث بچوں کے لئے یتیم خانے اور مامن قائم کر رکھے ہیں جنمیں غیر مسلم اشخاص بھی بخوشی داخل کر لئے جاتے ہیں۔ اور اس طریق سے وہ لوگوں کے دلوں کو مسخر کر رہے ہیں۔ ان کے کئی اخبار ہیں۔ جن کو کامل آزادی حاصل ہے۔ وہ عربی زبان مگر حروف میں شائع ہوتے ہیں۔ ان میں علما اور اصحاب تصنیف کی بھی کمی نہیں۔ مگر ان کی توجہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ زیادہ تر تجارت کی طرف ہے اور کئی مسلمان تاجر ہمارے ہاں اتنے غنی ہیں۔ کہ ان کی دولت کا شمار نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوصف تواضع و خوش اخلاقی میں بھی فرد ہیں (صادق الاخبار)

بنگہ۔ ضلع جالندھر سے خبر آئی ہے۔ کہ اسی تاریخ کو یہ زلزلہ سخت محسوس ہوا۔ سوئے ہوئے لوگ بیدار ہو گئے۔ ایک احمدی کے گھر کے پاس کچھ ہندو رہتے ہیں وہ زلزلہ دیکھ کر کہنے لگے۔ کہ مرزا صاحب کا کہنا ٹھیک ہوتا جاتا ہے

نظم

لے بے حیاؤ کچھ تمہیں خوف خدا نہیں
دل سے قرآن کے ساتھ محبت ذرا نہیں
کرتے ہو پورا لینے کے معنے توفی کے
پورے سے کیا مراد ہے دیتے پتا نہیں
عیسیٰ میں کیا کمی تھی کہ پھر پورا ہو گیا
ہاتھوں کی پاؤں کی یا کوئی عضو تھا نہیں
کہتے ہیں پورا ہو گیا مُردے کو لوگ عام
تم نے یہ ہندؤں سے کبھی بھی سُنا نہیں
کیا کھا لیا ہے جس سے کہ اُلو ہی بن گئے
تم میں حیا و شرم و ذکا کچھ رہا نہیں
کرتے ہو خاص عیسے کو لاکھوں رسولوں سے
ما خولیا تو تم کو کہیں ہو گیا ۔ نہیں
مانا کہ جو دو جہان کا تھا وہ فوت ہو چکا
عیسے میں کیا خدائی تھی اب تک مرا نہیں
ہے دو ہزار برس سے زندہ خدا کے پاس
پھر کس حیا سے کہتے ہو ابن خدا نہیں
احمد کے فوت ہونے پہ کچھ بھی دھیان نہیں
کیا تم عدو سرور ہر دو سرا نہیں
نام اپنا کیوں رکھاتے ہو مسلم منافقو
بتیسمالو کہ تم کو کوئی روکتا نہیں
اور تم کو کچھ پیار بھی ہے مبلغات سے
اسلام میں تو روٹی ہے مال و تیا نہیں
سچ ہے کہ اس مسیح کو تم مانو کس طرح
اس نے تو مال و زر تمہیں کچھ بھی دیا نہیں
تم کو تو یہ گمان تھا کہ اُوہیں مچائیں گے
جو کچھ تمہارے زعم میں تھا وہ ہوا نہیں
مانگو دعا میں مہدی خونی نکل پڑے
تم میں کوئی بھی صاحب فضل و تقی نہیں
چوٹے ہی لیے ہیں کہ بنتے ہو اولیاء
لیکن بناتے چوٹے کہیں اولیا ۔ نہیں
گر اولیائی چولوں ہی پر ہوتی منحصر
پھر میرزادہ کوئی بھی چولے سوا نہیں
اب بھی ہے وقت توبہ کرو ورنہ چپ رہو
یہ فحش بکنا شرع میں ہرگز روا نہیں
عالم کہا کے گالیاں دیتے ہو گندیاں
اب بھی بہود ہونا تمہارا کھلا ۔ نہیں

طو جبے یعنی چغے ۔ * میراسی

بار بولنے سے بولو تم ار نہ بات کیا
ان گالیون سے انکا تو کچھ بھی گیا نہین
سب سے زیادہ گالیان کھائین رسول نے
آخر وہی مظفر و غالب ہوا نہین؟
ویسے ہی ہوتا جاتا ہے یہ مہدی کامیاب
تم سے جو ہو سکا ہے وہ کیا کچھ کیا نہین؟
فتوے لگائے کفر کے پھر حاکموں کے پاس
جاکر کہا کہ باغی ہے یہ باوفا نہین
سرکار کے لئے ہے وجود اس کا خوفناک
گر اس کو مارا جائے تو کچھ بھی برا نہین
پھر بھی نہ باز آسکے یہ بھائی یزید کے
جاکر کہا عیسائیونکو تم مین حیا نہین
عیسے کو قادیانی نے مردہ بنا دیا
لیکن عیسائی کوئی بھی کچھ بولتا نہین
القصہ ان سے قتل کا دعوی کرا دیا
پھر خوش تھے کہ مرزا کا اب تو بھلا نہین
مسجد مین جا کے ناکین رگڑ خاک کی دین
وہ کوئی بد دعا تھے جو کی اچھا تھا نہین
لمبی عبائین پہن کے جاکر گواہی دی
پھر اس کو اتکے حال سے کون آشنا نہین
جتنا کسی مین زور تھا سب نے لگا لیا
اچھا ہوا دلون مین یہ ارمان رہا نہین
عبدالرشید تھک گیا سارا جہان اخیر
لیکن خدا کا مرد جہان سے تھکا نہین

خاکسار محمد عبدالرشید احمدی بٹالوی

چین مین قدیم یہود

اخبار نورافشان بمبئی گارڈین سے ناقل ہے کہ چین کے عین وسط مین ایک یہودی بستی ہے۔ مگر یہ لوگ کسی جدید زمانہ مین آکر یہاں آباد نہین ہوئے۔ بلکہ وہ یہان کی آبادی کا ایک خاص حصہ ہین۔ بعض خیال کرتے ہین کہ وہ شمال مغرب کی طرف سے براہ خشکی تاتار کے پرے سے یہان آئے ہین۔ اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سن مسیحی کے آغاز مین بابل سے آکر یہان آباد ہوئے ہین اور اغلباً دو ہزار برس سے چین مین ہین۔ چینی لوگ کہتے ہین۔ کہ وہ ایک فرقہ ہے۔ جو چھٹے لگا لڈاتے ہین۔ یا نیلی ٹوپی پہننے والے محمدی ہین۔ کسی زمانے میں یہ بستی بڑی آباد تھی۔ مگر اب قریباً چار سو آدمی کی آبادی ہے۔ جو چین کے بطن مین ایک چھوٹے سے شہر کائیفنگ مین رہتے ہین۔ یہ شہر ساحل بحر سے قریب چار سو میل دور ہے۔ کئی صدیاں گذرین کہ وہاں ان کا ایک بڑا خوبصورت عبادت خانہ تھا۔ مگر اب وہ برباد ہوگیا ہے۔ ان کے پاس ابھی تک ایک دو تختیاں ہین۔ جن پر پرانے عہدنامہ کے ابتدائی حصوں مین سے عبرانی زبان مین کئی ایک مقامات کندہ ہین اور ان کے پاس توریت کے کئی ایک طومار بھی ہین۔ ان یہودیوں مین سے کئی ایک بدھ مذہب کے پیرو ہوگئے ہین۔ بعضوں نے مولسریوں کے امتحانات پاس کرلئے ہین۔ اور اب چینی اہل علم مین شمار ہوتے ہین۔ اغلب ہے۔ کہ وہ تین پشتوں کے بعد وہ وہان کے باشندے متصور ہوجائینگے۔ وہان پر مشنریوں کے فارن ایجنٹ بھی ہین۔ جو ان مین منادی کرتے ہین اور امید ہے کہ ان مین سے بعض عیسائی ہوجائینگے مین فقط

حضرت مسیح کے زمانہ سے بہت پہلے یہود کا ممالک افغانستان۔ کشمیر۔ تبت اور چین وغیرہ مین آباد ہونا کئی طرح سے ثابت ہے۔ یہی باعث ہے کہ حضرت مسیح نے کہا تھا۔ کہ مین پراگندہ بھیڑوں کی طرف رسول ہوا ہون اور اسی پراگندگی نے ان کو بہت لمبے لمبے سفرون پر مجبور کیا۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ بالآخر کشمیر مین فوت ہوئے اور شہر سری نگر مین دفن ہوئے جہاں آنجناب کی قبر اب تک موجود ہے۔ جیساکہ مضمون بالا مین بھی مندرج ہے۔ یہود کی عادت تھی۔ کہ جس ملک مین جاتے۔ وہان کے لوگون سے متاثر ہوکر انہیں کا مذہب اور رسوم عادات اختیار کرلیتے۔ چنانچہ کشمیر کے یہودی ہندو ہی بن گئے اور کچھ بدھ مذہب بن گئے (مدیر)

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸/ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون
سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جمیل سنگھ۔ امرت سر

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرماکر دفتر بدر کی خط وکتابت مین اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیوین تاکہ تعمیل ارشاد مین سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہین ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد مین کوتاہی ہوکر شکایت کا موقع بن جاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر ایک صاحب بوقت خط وکتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماوین۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھین تاکہ تعمیل مین توقف نہ ہو

سیر منار

ملتان مین ایک عیسائی بمعہ اپنی بیوی بچون کے مسلمان ہوگیا ہے (تہذیب النسوان)

خبر ہے۔ کہ حضور پرنس آف ویلز کے آنے پر مہاراجہ صاحب کشمیر کو کامل اختیارات عطا ہون گے

کلکتہ مین دو خوفناک چوریان ہوئین۔ مسٹر ای آئی ٹل اپنی عورت کو چھوڑکر کہیں ناچ گانا سننے گئے تھے پیچھے چور پڑ گیا۔ ۵ ہزار کے جواہر لے گئے اور مسٹر محمود مرزا کے ہان چور پڑے۔ پانسو روپیہ نقد۔ ۳۳۔ اشرفیان اور ۶۱۲۵ کے جواہرات لے گئے

احمدآباد مین طوفان سے ایک سو میل تار بہ گیا

خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب رئیس لاہور نے وفات پائی

نوشہرہ سے ساڑھے چھ میل کے فاصلہ پر ایک نئی چھاونی قائم ہوگی

توسیع ریل۔ پشاور سرحد افغانستان تک ہوگی

نواب محمد فضل خانصاحب ڈپٹی کمشنر جنگ کے ہان نوے ہزار کی چوری ہوگئی

زلزلہ زدگان کانگڑہ کی رفع تکلیف کا چندہ گیارہ لاکھ اناسی ہزار تک جمع ہوا۔

سوموار کو بوقت شام کلکتہ مین تقسیم بنگالہ کے خلاف عظیم جلسہ ہوا۔ بیس ہزار سے زیادہ تھے

پولٹادہ اور پریسوائٹ نام روسی جہاز۔ پورٹ آرتھر سے جاپان کو لے گئے۔ ٹھیک ٹھاک ہین

ان غرق شدہ جہازون کو جاپانیون نے نکالا مرمت کیا۔ صحیح وسالم۔ یہان سے چل دیئے ہین

جنگ روس و جاپان

صلح کانفرنس کا اجلاس شروع ہو [illegible]

[illegible] شام کو ہر روز اجلاس ہوتا ہے جب جاپانی [illegible] روسی مختار کو اپنی شرائط کا تحریری کاغذ دیدیا [illegible] تحریری جواب دینگے (تار خبر ۱۰ اگست) [illegible] کا بڑا زور ہے۔ شہر نیو اور [illegible] واقعات ہوئے اور ۱۲۲ موتیں ہوئیں [illegible] کے سپرنٹنڈنٹ [illegible] ہوئی ہے کہ مسٹر لی نے ایک [illegible]

[illegible] میں ۳ اگست ۱۹۰۵ء [illegible]

[illegible] انسٹی ٹیوٹ بے ٹے دیا میں ۹۰ [illegible] کتے کے کاٹے ہوئے مریضوں کا علاج ہوا جن میں ۸۲ یورپین تھے۔ کسی بیماری میں یورپین باوجود اس قدر قلیل تعداد کے جو ان کی ہندوستان میں ہے اس کثرت کے ساتھ مبتلا نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ صرف کتوں کی محبت ہے

چین کے شہر [illegible] کے مشن سکول پر ۸ اپریل کو جب کہ تمام طلبہ اور اساتذہ گرجہ میں [illegible] تھے۔ ناگہاں بجلی گری۔ کئی ایک کے بدن جھلس گئے اور بے ہوش ہو گئے۔ ایسا ہی مودی کے درمیان دو مس صاحبان پر بجلی گری۔ مگر صرف پوشاک جلی (نور افشان)

مقام اناکلون میں نئے مذہبی جوش کے عیسائی گیت گانے میں مصروف تھے۔ کہ ان پر بجلی گری [illegible] مر گئے۔ تیس بے ہوش ہو کر گر پڑے

اخبار قادیان

حضرت معہ احباب بخیریت ہیں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بعہدہ اسسٹنٹ سرجن مقرر ہو کر دہلی تشریف لے گئے۔ حکیم فضل الدین صاحب اپنے بعض خانگی امور کے فیصلہ کے واسطے حضرت سے چند روز کی رخصت حاصل کر کے بھیرہ تشریف لے گئے

صلح کے لئے جاپان نے آٹھ شرطیں پیش کی ہیں (۱) خرچہ جنگ دیا جائے (۲) جزیرہ سگالین جاپانیوں کے قبضہ میں رہے (۳) صوبہ لیاؤ تنگ میں روس کی تمام رعائتیں فسخ کی جائیں (۵) ہاربین سے جنوب کی ریل جاپانی رہیگی (۶) ملک کوریا پر جاپانی سرپرستی رہے (۷) مشرق میں روس کی بحری طاقت محدود رہے (۸) منچوریا میں روس کو جو رعائتیں تھیں۔ وہ چین کو واپس دی جائیں

وفات عبدالقیوم

حضرت الحکیم مولوی نورالدین صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالقیوم نام ۱۲ اگست ۱۹۰۵ء کو قبل دوپہر وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ عزیز بچہ پہلے بھی اکثر بیمار رہتا تھا۔ لیکن کوئی دو ہفتہ ہوئے۔ مرض خسرہ میں گرفتار ہو کر پھر اس کی حالت درست نہیں ہوئی۔ اس کی عمر ایک سال گیارہ ماہ تھی۔ نماز جنازہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام شامل ہوئے۔ مگر آپ نے مولوی صاحب کو ہی پیش امام بنایا۔ مولوی صاحب نے اس بچہ کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے ایک رقعہ اخبار میں چھاپنے کے واسطے ارسال فرمایا تھا۔ جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

احباب برادران و عزیزان

آپ لوگوں میں سے بہت ہیں۔ جنہوں نے مجھے تعزیت کے خطوط لکھے اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ان کی تحریر نے مجھ پر خصوصیت سے محبت بڑھانے کا اثر کیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء اب میں سب کا جواب دوں۔ اور ان کا شکریہ کرتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء لکھوں۔ تو کم سے کم نصف آنہ خرچ ہوتا ہے۔ اور آپ لوگوں پر ضروری اخراجات کے اور بہت بوجھ ہیں۔ دینی ضروریات کا ایک سلسلہ ہے۔ جو روز افزوں ہے۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ بعض کے لئے ابتلا کا باعث ہو۔ ہاں اگر ان اخراجات کے نتائج کا واقعی علم ہو۔ تو پھر سچ یہ ہے۔ کہ بوجھ ہی معلوم نہ ہوگا۔ اور بہت سے بھی ہیں۔ جن کو بوجھ معلوم نہیں ہوتا۔ یہی خرچ اگر ایک جگہ جمع ہو جاوے۔ تو کوئی بڑا دینی کام نکلتا۔ اب آج میرا چھوٹا بچہ بہت بیمار ہے۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔ کہ اس کی صحت کی خوشی اور دوسرے پہلو میں غم کے خطوط پھر سوجھیں۔ اس لئے میری درخواست ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ مجھے ایسے خطوط لکھے جاویں آپ صاحبان ان خرچوں کو جمع کر کے دینی کاموں میں لگا دیں۔ یہ میرا دلی جوش ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ ایسے اخراجات کہیں اسراف میں داخل نہ ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو فراست عطا فرماوے۔ وان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔ دعائیں کرو اللہ کریم ابتلاؤں سے بچائے اور آوین تو صراط المستقیم پر ثابت قدمی عطا فرماوے۔ نورالدین۔

یہ رقعہ اس امر کا سبق دیتا ہے۔ کہ متقی غم کی حالت میں بھی کیسا خشیت اللہ کی راہ پر قدم مارتا ہے اور دنیاداروں کی طرح بے ہودہ جزع و فزع اور بے صبری میں نہیں پڑتا دفن سے پہلے مولوی صاحب نے عبدالقیوم کا مونہہ کفن میں سے کھولا۔ اور بوسہ دیا۔ اور آپ کی آنکھیں پرآب ہو گئیں۔ اس پر دفن کے بعد فرمایا

"میں نے بچہ کا مونہہ اس واسطے نہیں کھولا تھا کہ مجھ کچھ گھبراہٹ تھی سنت پوری ہو۔ آنحضرت کا بیٹا ابراہیم جب فوت ہوا تھا۔ تو آنحضرت نے اس کا مونہہ چوما تھا اور آپ کے آنسو بہ نکلیں۔ اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی مدح کی اور فرمایا۔ کہ جدائی تو تھوڑی دیر کے لئے بھی پسند نہیں ہوتی۔ پر ہم خدا کے فعلوں پر راضی ہیں۔ اسی سنت کو پورا کرنے کے واسطے میں نے بھی اس کا منہ کھولا اور چوما۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ اور خوشی کا مقام ہے۔ کہ کسی سنت کے پورا کرنے کا موقعہ عطا ہوا"

پھر فرمایا۔ خدا نے ہم کو کیسا رسول عطا کیا کہ وہ ہر حالت میں ہمارا غمگسار ہے۔ اور ہر حال میں ہم کو خوشی دینے والا ہے

نماز جنازہ کے بعد دفن سے پہلے ایک شخص نے مولوی صاحب سے سوال کیا۔ کہ معصوم بچے جو مر جاتے ہیں ان کی نسبت کیا حکم آیا ہے۔ آیا ان سے مواخذہ ہوگا یا نہیں ہوگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔

"حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ قیامت کو جب خدا تعالیٰ اپنی مخلوق سے سوال کرے گا۔ کہ تم نے میرے رسولوں کو کیا جواب دیا۔ تو پانچ قسم کے لوگ ہوں گے جو اپنے آپکو خدا کے سامنے معذور پیش کریں گے ۱۔ بچے۔ ۲۔ بہت بوڑھے ۳۔ بہرے۔ ۴۔ دیوانے۔ ۵۔ وہ لوگ جن کے کانوں میں خدا کے رسول کی آواز نہیں پہنچی۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا تم کو موقع دیا جاتا ہے اور تمہیں تبلیغ کیجاتی ہے۔ اس لئے اسوقت انکی طرف رسول بھیجے جائیں گے وہ جانتا ہے کہ کون لوگ ماننے والے ہیں اور کون نہیں۔ لیکن خدا کی طرف سے رسول کا مبعوث ہونا اور تبلیغ کا ہونا ضروری ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اس مقام پر بعض لوگ دانی سے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ تبلیغ اور آزمائش کا موقعہ نہیں بلکہ جزا اور سزا کا وقت ہے۔ یہ انکی غلطی ہے۔ جزا اور سزا کا مقام جنت اور دوزخ اس کا نام ہے ان میں داخل ہونے سے پہلے سب آزمائش کا وقت ہے۔ فرمایا مصیبت انسان پر دو طرح آتی ہیں یا تو خدا کی رضا یا اس کے غضب سے انسان کی خوش قسمتی ہے کہ خدا کی رضا ہو۔ لیکن اس کا علم انسان کو ہونا مشکل ہے ہاں کسیوقت خدا علم دے بھی دے۔ تو یہ اس کا فضل ہے۔ فرمایا یہ جو دعا کیجاتی ہے کہ اے اللہ اس بچہ کو ہمارے واسطے فرط اور شفیع بنا تو آخر وہ فرط اور شفیع بننے کے قابل ہوگئے تب ہی بن سکینگے ہم تو کئی بچے آگے بھیج چکے ہیں

پابرہنہ چلنا مفید ہے

ہندوستان مین پہلے زمانہ کے لوگ پابرہنہ چلنا مفید سمجھتے تھے۔ لیکن نئی روشنی کے پودہ نے اس کو حیوانیت مین شمار کیا ہے۔ حال مین ایک جرمن ڈاکٹر صاحب نے ہندوستان کے پرانے خیالات کے آدمیون کی تائید کی ہے وہ کہتے ہین۔ کہ پابرہنہ چلنے سے انسان بے شمار عوارض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ انسان بوٹ ڈانٹنے کو نہیں بنایا گیا تھا۔ بلکہ پاپیادہ چلنے کو۔ جوتے پہننے سے پیرون مین ڈھٹے پڑجاتے ہین۔ صاحب بہادر عورتوں کو بھی بوٹ پہننے سے منع کرتے ہین۔ فقط (نور افشان)

ایڈیٹر بدر۔ یسوع مسیح کی جسقدر تصاویر عیسائیون نے بنائی ہین۔ ان سب مین عموماً یسوع کو پابرہنہ چلتا پھرتا دکھایا گیا ہے۔ اگرچہ یہ تصاویر یسوع مثل اس کی خدائی کے فرضی اور یورپ مین کاری گرون کے دماغ کا اختراع ہین۔ تاہم جو ان کاریگرون نے اس زمانہ کے لوگوں کے طرز لباس و آرائش اور ایسے لوگوں کی حیثیت کے مطابق وہ تصاویر بنائی ہین جن مین یسوع شامل تھا۔ اس لحاظ سے بھی عیسائی لوگون کو مناسب ہے۔ کہ اپنے خداوند کی سنت کے مطابق پابرہنہ چلا کرین۔ مگر یہان تو ایسی الٹی راہ اختیار کی جاتی ہے۔ کہ ہمارے ملک کے چوہڑے چمار بھی جب بپتسمہ لیا (بقول ان کے تسمہ) لیتے ہین۔ تو ان کا پہلا کام یہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ٹوٹا پھوٹا بوٹ لے اور اس کو رسی کے تسمہ سے باندھ کر صاحب بن جائین۔ شاید ان کے نزدیک بپتسمہ کی حقیقت بوٹ کے تسمہ تک ہی محدود ہے۔

مسلمانون کی موجودہ حالت

جاوا و سوماٹرا مین جو کبھی اول سے آخر تک اسلامی حکومت کے تابع تھے۔ اب صرف دو باجگذار اسلامی ریاستین رسورة آ اور جو کچھ باقی رہ گئی ہین۔ اور وہ بھی برائے نام۔ آبادی زیادہ تر مسلمانون کی ہے۔ لیکن تعلیم کا نام و نشان نہین۔ اور اکثر باشندون کی حیثیت معمولی مزدور سے زیادہ نہیں دہقانی آبادی جو کچھ کاشت کرتی ہے۔ اس کی تمام پیداوار حکومت لے لیتی ہے۔ عرب تجار کو پہلے سفر کی اجازت نہ تھی۔ تب پروانہ سفر لے کر وہ راہ داری تو کر سکتے ہین۔ لیکن یہ پروانہ صرف انہی کو ملے گا۔ جو دس روپیہ سالانہ ادا کرین

فیض اخبارات

نے ایک مراکشی گورنر مسمی جداری پاشا کے مفصل حالات یہ دکھانے کے لئے شایع کئے ہین۔ کہ مراکو کے اندرونی انتظام کی دراصل کیا کیفیت ہے۔ اس شخص نے رعایا پر جو کچھ ظلم و ستم کیا۔ اس کا کچھ اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں اس نے کسی اپنے علاقہ مین تبدیلی کرانے کے لئے تین لاکھ روپے کے تحائف وزرائے سلطنت مین تقسیم کئے۔ جو شخص تحائف پر اس قدر خرچ کر سکتا ہے ظاہر ہے۔ کہ اس نے اپنے لئے کس قدر جمع کیا ہوگا اور اس نے رعایا کا خون کیسی بیدردی سے چوسا ہوگا۔ حکومت نے اسے علاقہ مالی کی گورنری پر مامور کیا۔ مگر جب وہ پہنچا۔ تو باشندگان شہر نے جو اس کی غیر معمولی سفاکی و بے رحمی سے آگاہ تھے۔ دروازے بند کر لئے اور اسے شہر مین داخل نہ ہونے دیا۔ ہمعصر مذکور اس شخص کے مظالم کے تفصیلی واقعات شائع کر کے سوال کرتا ہے۔ کہ جس سلطنت کے انتظام کی یہ حالت ہو۔ کیا وہ قایم رکھے جانے کی کبھی مستحق ہو سکتی ہے۔ اس تحریر مین ممکن ہے کہ کچھ مبالغہ بھی ہو۔ لیکن اس میں کلام نہین کہ ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مراکشی حکومت کو حسن اتفاق اور فضل ایزدی سے قیصر جرمنی کی طفیل اب پھر چند سال کی مہلت مل گئی ہے۔ اگر اس موقعہ کو بھی بیکار ہاتھ سے جانے دیا۔ تو آج فرانس کے پنجہ سے اس کا محفوظ رہنا کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔ بکرے کی مان کب تک خیر منائے گی آخر ایک دن کوئی طاقتور اس بیدست و پا شکار کو دبوچ لے گا۔

ایک فرانسیسی مدبر

کہتا ہے۔ کہ جزیرہ نما عرب مین حالت سخت نازک ہوتی رہی ہے وہاں ترکی حکومت کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔ فرانس پر واجب ہے کہ وہ انگلستان کے ساتھ مل کر اس شکار مین سے خود بھی کچھ حصہ حاصل کرے۔ مگر مدبر مذکور موسیو کو تلمون کو سخت دھوکہ ہوا ہے جب تک ایک ترک بھی سلامت ہے حرمین پر کسی غیر کا قبضہ ناممکن ہے۔ وہ خیالی اندیشون اور فضول دور اندیشیون سے خواہ مخواہ اپنے آپ کو نڈھال نہ کرے۔

رسید زر

تاریخ	نام	شہر	قیمت
۲۵ جولائی ۱۹۰۵ء	محمد اکمل آف گولیکے	گجرات	۱ار
”	شیخ کرم الٰہی صاحب	ظفروال	چار
۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء	احمد دین صاحب	منارہ نورپور	عہ
”	غلام حسن صاحب	گنگی والہ	عار
۲۷ ”	عبد الرحمان صاحب	امرتسر	عار
۳۰ ”	ماسٹر شیر محمد صاحب معرفت میاں معراج الدین صاحب		عار
	سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی بمد اعانت		تو

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ آنہ ہے درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	ماعہ	صعہ	صہ	صہ	؎
نصف صفحہ	صہ	صہ	سعہ	؎	صہ
پورا کالم	سعہ	عہ	سہ	صہ	؎
نصف کالم	سہ	عہ	؎	للعہ	۶
ربع کالم	سعہ	؎	صہ	؎	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن ۵ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۵۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۲۵ روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

ضرورت ہے

کارخانہ اخبار بدر کیواسطے ایک لائق اور تجربہ کار پریسمین اور ایک خوشنویس کاتب (جو عربی و فارسی خط ہر دو لکھ سکے) اور ایک سنگساز کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستین بمعہ نقول سندات اور نمونہ خط بنام منیجر اخبار بدر قادیان

بلالا پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۳ اگست ۱۹۰۵ء

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چہ گوہم باتو گرآئی چہ او رقادیان بینی	بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸	دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی

سلسلہ الجدید جلد نمبر ۲	۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء	سلسلہ القدیم جلد ۴ نمبر

ای جہان منتظر خوش باش کامد نشان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	عہ
معاونین	للعہ
برضائے	صہ
خود	سے
عام قیمت	عہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماتے ہیں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آ ... سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر ... قادیان اور ... نام ... ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش با یقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکقدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

خدا کی تازہ وحی ۲۰ اگست ۱۹۰۵ء فنی عیسی و من معہ ۔

۲۲ اگست ۱۹۰۵ء ۔ چند آدمی سامنے میں ایک چاہ میں کوئی شے ہے ۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ نے لیں دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں اور ایک پنجرا ہے میں ان مرغون کو اٹھا کر وہاں سے اونچا کر کے لیچلا ۔ تاکہ کوئی بلی وغیرہ نہ پکڑے راستہ میں ایک بلی ملی جسکے منہ میں کوئی شے مثل چوہا ہے مگر ہمیں بلی کی اس طرف توجہ نہیں کی بعد میں ان مرغون کو محفوظ لیکر گھر پہنچ گیا ۔

ہند میں اسلام ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء ۔ قبل از عشاء ذکر آیا ۔ کہ ایک انگریزی اخبار میں مضمون نکلا ہے ۔ کہ اسلام ہند میں نہیں پھیلا ۔ کیونکہ ہندو خود مہذب تھے ۔ اور کسی مہذب قوم میں اسلام پھیل نہیں سکتا

فرمایا ۔ یہ جھوٹھ ہے ۔ ہندوستان میں سوائے چند ایک قوموں کے جو باہر سے آئی ہیں (قریش ۔ مغل ۔ پٹھان) باقی سب ہند کے باشندے ہیں ۔ جنھوں نے اسلام قبول کیا ۔ مثلاً ۔ شیخ ۔ خواجگان ۔ زمینداروں کی سب اقوام وغیرہ یہ سب پہلے ہندو تھے ۔

فرمایا ۔ عیسائیوں کا عجیب طریقہ ہے ۔ اگر کثرت دکھائی جاوے ۔ تو کہتے ہیں ۔ جبراً مسلمان ہوئے اور اگر کثرت نہ دکھائی جاوے ۔ تو کہتے ہیں ۔ اسلام کا کچھ اثر نہ تھا

تہذیب فرمایا ۔ تہذیب بھی ان کا اپنا بنایا ہوا ایک لفظ ہے جس کے معنے ان کی اصطلاح میں سوائے اس کے نہیں ۔ کہ انسان خدا کی مقرر کردہ رسموں کو توڑ بیٹھے ۔ اور دنیا پرستی اور دہریہ پن کی طرف جھک جائے سچی تہذیب وہ ہے ۔ جو قرآن شریف نے سکھلائی جس کے ذریعے سے روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے اور انسان اور حیوان میں فرق معلوم ہوتا ہے اور جس کے ذریعے سے سچے اور جھوٹھے مذہب میں ایک امتیاز پیدا ہوتا ہے اور انسان کو سفلی زندگی سے دل سرد ہو کر عالم جاودانی کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے ۔ ان لوگوں کے نزدیک تہذیب اس کا نام ہے ۔ کہ انسان دنیا کا کیڑا بن جاوے ۔ خدا کو بھول جائے ۔ اور ظاہری اسباب کی پرستش میں لگ جائے ۔ مگر خدا کے نزدیک تہذیب یہ ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ پر پورا بھروسہ حاصل ہو جائے ۔ اور اس کی عظمت اور ہیبت دل میں بیٹھ جائے اور دل کو سچی پاکیزگی حاصل ہو جائے یورپ میں جب عیسائیت پھیلی تھی ۔ تو اس وقت یورپ کس قدر تاریکی اور سخت بت پرستی میں مبتلا تھا ۔ پھر ان وحشی قوموں پر عیسائیت کا کیا اثر ہوا صرف یہ کہ ایک بت پرستی کی جگہ دوسری بت پرستی قائم ہو گئی

ارادہ الٰہی اسلام نے وحشیوں کو حقیقی انسانیت تک پہونچایا ۔ ان کے اندر توحید کی روح پھونک دی مگر انجیل کی تعلیم نے صرف یہ سکھلایا ۔ کہ ایک انسان کو خدا بنانے کے لئے رغبت دی اور شراب اور سور کھلایا اور خدا تعالیٰ کی سچی عبادت سے آزاد کر کے اباحت کا دروازہ کھولا یا ۔ پس چونکہ عیسائی مخلوق پرستی اور آزادی کے عادی ہو گئے ہیں ۔ اس لئے نہیں چاہتے ۔ کہ سچا دین زمین پر پھیلے ۔ مگر خدا کے ارادہ کو کون پلٹ سکتا ہے ۔ ان لوگوں کی لڑائی ارادہ الٰہی کے ساتھ ہے ۔ انسانی کوششوں سے اب یہ جنگ فتح نہیں ہو سکتی ۔ مگر خدا سب قادر و توانا ہے ۔ جس نے زمین و آسمان بنایا ۔ وہ قادر ہے ۔ کہ نیا زمین و آسمان بنائے ۔ عرب کی پہلی حالت کہ وہ کس گند میں پڑے ہوئے تھے ۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے تھے دیکھ کر اور پھر ان کی پچھلی حالت اسلامی دیکھ کر تسلی ہوتی ہے کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے ۔ ساری دنیا پر اثر ڈالنا اور ان کو اباحت کے گندے خیالات سے نکال کر اسلام کا پاک جامہ پہنانا انسانی کام نہیں ہے

دنیا کی اصلاح کس طرح ہو ہماری کوششیں تو بچوں کا کھیل ہے ۔ نہ لوگوں کے دلوں سے ہم وہ گند نکال سکتے ہیں ۔ جو آج کل دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے ۔ نہ کمال محبت الٰہی کا ان کے اندر بھر سکتے ہیں ۔ نہ ان کے درمیان باہمی کمال الفت پیدا کر سکتے ہیں ۔ جس سے وہ سب مثل ایک وجود کے ہو جائیں ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے ۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے ۔ هُوَ الَّذِیٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۔ مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ ۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ ۔ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۔ وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے اور مومنوں سے تیری تائید کی ۔ اور ان کے دلوں میں ایسی الفت ڈالی ۔ کہ اگر تو ساری زمین کے ذخیرے خرچ کرتا ۔ تو بھی ایسی الفت پیدا نہ کر سکتا ۔ لیکن خدا نے ان میں یہ الفت پیدا کر دی ۔ وہ غالب اور حکمتوں والا خدا ہے ۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے ۔ آئندہ بھی اسی پر توکل ہے ۔ جو کام ہونے والا ہوتا ہے ۔ اس میں خدا کے فضل کی روح پھونکی جاتی ہے ۔ جیسا کہ باغبان اپنے باغ کی آب پاشی کرتا ہے ۔ تو وہ تر و تازہ ہوتا ہے ۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے جو فرقے صرف اپنی تدبیر سے بنتے ہیں ۔ ان کے درمیان چند روز میں ہی تفرقے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ جیسا کہ برہمو تھوڑے دن تک ترقی کرتے کرتے آخر رک گئے اور دن بدن نابود ہوتے جاتے ہیں ۔ کیونکہ انکی بنا صرف انسانی خیال پر ہے ۔ ہماری جماعت کے متعلق خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں ۔ کوئی انسانی عقل یا دور اندیشی یا دنیوی اسباب ان وعدوں تک ہم کو نہیں پہنچا سکتے ۔ اللہ تعالیٰ خود ہی سب اسباب مہیا کر دے گا ۔ تب یہ کام انجام کو پہنچے گا ۔ اگر بالفرض ہماری جماعت کی تعداد بیس تیس لاکھ تک پہنچ کر ٹھہر جائے ۔ تو پھر بھی کیا ہے ۔ کچھ بھی نہیں اتنی تعداد تو سکھوں کی بھی ہے ۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ساری دنیا اس جماعت سے بھر جاوے اور یہ انسان کا کام نہیں انسان کی زندگی کا تو ایک دم کا اعتبار نہیں ۔ وہ کیا کر سکتا ہے

اصل معجزہ لیکن خدا سب کچھ کر سکتا ہے ۔ اصل بڑا معجزہ یہی ہے ۔ کہ خدا وہ کی علامت عالی باطل نہ ہو جاوے ۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدہا معجزات ہیں ۔ لیکن سب سے بڑا یہی ہے ۔ کہ جس بات کا دعویٰ کیا تھا ۔ اس کو پورا کر دکھایا ۔ طبیب حاذق اسی طرح پہچانا جاتا ہے ۔ کہ بڑے بڑے بیمار اس سے شفا پائیں ۔ تب ہی اس کا دعویٰ سچا ثابت ہو ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تو عرب کے تمدن اور اخلاق اور روحانیت کا کیا حال تھا ۔ گھر گھر میں جنگ اور شراب نوشی اور زنا اور لوٹ مار غرض ہر ایک بدی موجود تھی ۔ کوئی نسبت اور تعلق خدا کے ساتھ اور اخلاق فاضلہ کے ساتھ کسی کو حاصل نہ تھا ۔ ہر ایک فرعون بنا پھرتا تھا

نمونہ صحابہ لیکن آنحضرت کے آنے سے جب اسلام میں داخل ہوئے تو ایسی محبت الٰہی اور وحدت کی روح ان میں پیدا ہو گئی ۔ کہ ہر ایک خدا کی راہ میں مرنے کے لئے طیار ہو گیا ۔ انہوں نے بیعت کی حقیقت کو ظاہر کر دیا ۔ اور اپنے عمل سے اس کا نمونہ دکھایا ۔ اب تو بعض لوگ بیعت میں داخل ہوتے ہیں ۔ تو ذرا سے ابتلا سے گھبرا جاتے ہیں ۔ مال اور جسمانی آرام سے بڑھ کر جان پیاری ہوتی ہے صحابہ نے سب سے پہلے اپنی عزیز جان کو فدا کیا ۔ برخلاف اس کے یسوع کے شاگردوں میں کوئی بات نہیں دیکھتے

یسوع کے شاگرد جس سے یسوع کی کامیابی پر دلیل پکڑی جائے ۔ پطرس نے انکار کیا ۔ بلکہ لعنت کی ۔ یہودا نے گرفتار کرایا ۔ باقی بھاگ گئے ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ ان کے ہادی میں کچھ کشش نہ تھی کہ ان کو برائی اور منتشر ہونے سے روک سکتے یہ خدا کا فضل ہے جس پر چاہے کرے ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں ایک کشش اور جذب ہے ۔ وہ جذب

www.aaiil.org

خدا تعالے اپنے کامل نبی مین رکھ دیتا ہے ۔ آنحضرت کے صحابہ نے کس قدر وفاداری کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر نہ پہلے تھی ۔ نہ آگے دکھائی دیتی ہے ۔ لیکن خدا چاہے ۔ تو وہ پھر بھی ویسا ہی کر سکتا ہے ۔ ان نمونوں سے دوسرون کے لئے فائدہ ہے ۔ اس جماعت مین خدا تعالے ایسے نمونے پیدا کر سکتا ہے ۔ خدا تعالے نے صحابہ کی تعریف مین کیا خوب فرمایا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ پارہ ۲۱ رکوع ۱۹

مومنوں مین ایسے مرد مین ۔ جنھون نے اس وعدہ کو سچا کر دکھایا ۔ جو انھون نے خدا کے ساتھ کیا تھا ۔ سو ان مین سے بعض اپنی جانین دے چکے ۔ اور بعض جانین دینے کو طیار بیٹھے ہین ۔ صحابہ کی تعریف مین قرآن شریف سے زیادہ اچھی کیا ہین ۔ تو اس سے بڑھ کر کوئی اُسوۂ حسنہ نہین ۔

غیر معمولی موسم آسمان پر گرد وغبار ہے ۔ بارش نہ ہونے اور موسم مین ایک غیر معمولی رنگ ہونے کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ ایک دن سخت گرمی اور لوگوں کی گھبراہٹ کو دیکھکر مین دعا کرنے لگا تھا مگر پھر مجھے خیال آیا ۔ کہ اللہ تعالے یہ جو کچھ کر رہا ہے ۔ ہماری ہی تائید مین کر رہا ہے ۔ آج اگر طاعون اُٹھ جائے زلزلون سے امن ہو جائے ۔ اور فصلین خوب پک جائین تو پھر لوگوں کا یہی کام ہوگا ۔ کہ امن پا کر ہم کو گالیان دینے مین مصروف ہو جائین ۔ خدا تعالے نے فرمایا ہے ۔ کہ مین زور آور حملون سے تیری سچائی کو ظاہر کر دونگا ۔ یہی اس کے حملے ہین ۔ پس ہم ان حملون کو روکنے کے واسطے کیون دعا کرین ۔ دنیا کے آرام مین ہمارا آرام نہین ۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہمارے ہی لئے ہو رہا ہے ۔ اور ہمیشہ سے عادت اللہ اسی طرح جاری ہے ۔ جب ہمارے ہر امر کا متولی خدا ہے ۔ تو ہمیں کیا غم ہے ۔ جو ہوگا ۔ کوئی نشان ہی ہوگا

تناسخ ۱۱ ۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ قبل از عشاء ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا چھوٹا صاحبزادہ عبد القیوم بہت بیمار ہے ۔ انہون نے عرض کی ۔ کہ رات عبد القیوم کو بہت تکلیف تھی ۔ مجھے خیال آتا رہا کہ اسی سے کوتاہ اندیش لوگون نے کم فہمی کے سبب تناسخ کا مسئلہ بنالیا ہے ۔ کہ بچون کو تکلیف کیون ہوتی ہے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ۔ بچون کی تکلیف سے تناسخ نکالنا بڑی نادانی کی بات ہے اول تو ممکن ہے ۔ کہ بچون کو اس تکلیف کا احساس بھی ہو اور ان کو کچھ خبر بھی نہ ہو ۔ تکلیف تو والدین وغیرہ کے واسطے ہے ۔ یہ مانا گیا ہے ۔ کہ جن باتون مین حیوانات انسانون سے مشترک ہین ۔ ان مین ۔ حیوان وہ لذت نہین اٹھا سکتا ۔ ایسا ہی بچے کے واسطے اس قدر احساس نہین ہے ۔ جسقدر بڑے کے واسطے ہے لیکن اگر ہم مان لین ۔ کہ اس کو درحقیقت تکلیف ہی اور اس کے مان باپ وغیرہ بھی کوئی نہین ہے جن کی طرف وہ تکلیف منسوب ہو سکے ۔ تب بھی اس سے تناسخ نہین نکل سکتا ۔ کیونکہ نرا پاک ہونا اور معصوم ہونا کسی کو فضل کا مستحق نہین بنا سکتا ۔ تکالیف بنی آدم کے واسطے اجر کا موجب ہین ۔ اور دوسرا عالم ساتھ ہی موجود ہے ۔ جو کہ جاودانی امن اور آرام کا عالم ہے ۔ اور وہ اس عالم سے صرف ایک انتقال سے پیدا ہوتا ہے ۔ ادہر آدمی آنکھ بند کرتا ہے ۔ اُدہر کھول دیتا ہے ۔ بچون کے لئے دوسرے عالم مین اجر ہے ۔ انسان کمزور ہے ۔ اس کی عبودیت ضرور چاہتی ہے ۔ کہ وہ کچھ تکالیف و مصائب شدائد اٹھا کر تکمیل کو پہونچے ۔ صرف خدا کی ایک ذات ہے ۔ جو تکمیل کے لئے کسی ذریعے کی محتاج نہین ۔ ورنہ انسانی فطرت زد وکوب کی محتاج ہے ۔ اور وہ مار کھا کر ہی درست ہو سکتی ہے ۔ مثنوی مین لکھا ہے ۔ کہ ایک بیماری ایسی ہوتی ہے ۔ کہ جب آدمی کو کوئی مارتا ہے ۔ تب تک آرام رہتا ہے ۔ جب چھوڑ دیا جائے ۔ تو تب اعضا شکنی شروع ہو جاتی ہے ۔ ایسے ہی انسان کو روحانی طور پر مار کھانے کی بیماری ہے ۔ بچوں کی مثال انبیاء کے ساتھ اس معاملے مین ٹھیک چسپان ہوتی ہے ۔ انبیاء عبادت اور زہد مین سب سے بڑھ کر جانفشانی کرنے والے اور مثل بچون کے گناہون سے دور ہو جاتے ہین ۔ باوجود اس کے ان پر اس قدر مصائب پڑتے ہین ۔ کہ کوئی دوسرا اُن کی برداشت نہین کر سکتا ۔ کسی کا ایک دشمن ہو ۔ تو اس کے واسطے زندگی وبال ہو جاتی ہے ۔ لیکن ان کے ہزارون ۔ لاکھون ۔ دشمن ہوتے ہین ۔ قتل کی دہمکیان دی جاتی ہین ۔ اور ہر طرح کے حزن وغم مین انکی جان مبتلا رہتی ہے ۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے ۔ کہ وہ سب سے زیادہ گنہگار ہین ۔ ہرگز نہین وہ تو مثل ایک بچے کے معصوم ہین ۔ پھر ان کو کیوں خواہ مخواہ مار پڑتی ہے ۔ اس کی وجہ یہی ہے ۔ کہ اس دنیا کے مصائب آخرت مین ایک اجر رکھتے ہین اگر بچے کی روح مرنے کے بعد کالعدم ہو جاتی ۔ تب یہ اعتراض وارد ہو سکتا تھا ۔ لیکن جب کہ آگے ایک عالم جاودانی موجود ہے ۔ تو پھر یہ اعتراض ناجائز ہے

اگر کوئی سوال کرے ۔ کہ خدا نے یہ مصائب کا سلسلہ کیون رکھدیا ۔ وہ بغیر اس کے کسی کو بہشت مین داخل کر سکتا تھا ۔ تو یہ فضول سوال ہے ۔ ہم خدا کی ایک سنت کو دیکھتے ہین ۔ کہ وہ اس طرح سے جاری ہے ۔ اللہ تعالے اپنی ذات مین غنی ہے ۔ اور انسان کمزور ہے ۔ اس نے انسان کے واسطے یہی رکھا ہے ۔ کہ یا تو وہ خود مجاہدات اور ریاضات سے ترقی کرتا ہے ۔ یا آسمانی قضاء وقدر اس سے یہ تکمیل کرا دیتی ہے ۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى تزکیہ نفس کرے ۔ قربانی کرے ۔ مصائب شدائد جھیلے تب قرب کے انوار پیدا ہو جاتے ہین ۔ آریہ کم بخت اندھے ہی چلے آئے ۔ وہ یہ نہین دیکھتے ۔ کہ دوسرا عالم بھی موجود ہے ۔ انسان خدا نہین ۔ اس مین کمزوریان ہین اور یہ کمزوریان اس واسطے ہین ۔ کہ وہ خدا کے برابر نہ کہلائے تجربہ سے یہ بات ثابت ہے ۔ کہ جو لوگ مجاہدات کرتے ہین ۔ تکالیف پر صبر کرتے ہین ۔ ان کو بڑے درجات ملتے ہین ۔ ان مین اور ان کے غیر مین ایک امتیاز اور فرقان دکھا جاتا ہے ۔ وہ قضا وقدر کا نشانہ بنتے ہین ۔ اور مارین کھاتے ہین ۔ پھر بڑا فضل الٰہی ان کے شامل حال ہوتا ہے

غنی اور مفلس اگر ایک شخص غنی ہے ۔ اور دوسرا مفلس ہے ۔ تو مفلس کے واسطے حکم ہے ۔ کہ وہ صبر کرے اور غنی کے واسطے حکم ہے کہ وہ صدقات اور زکواۃ دے کر اپنے آپ کو اس کے برابر بنالے ۔ دونون کے واسطے عبادت ہے ۔ اور پھر آگے چلکر دونون کے واسطے اجر ہے ۔ اس کی مثال ایسی ہے ۔ کہ دو آدمی سفر کو چلے ۔ دو چار کوس کا سفر ہے ایک کے پاس عمدہ کھانا ہے اور ایک کے پاس خشک ٹکڑا ۔ دو چار کوس تو بہر حال بسر ہو ہی جائین گے ۔ آگے جا کر وہ دونون برابر ہین

تناسخ مین مشکلات شادی اگر تناسخ کا مسئلہ درست ہے تو اس مین بڑے مشکلات ہین ۔ ہندو لوگ رشتہ ناطہ کے وقت بہت بڑی احتیاط کرتے ہین ۔ دور سے اپنے لئے بیوی تلاش کرتے ہین ۔ جہان قرابت کا کوئی شائبہ نہ پایا جاتا ہو ۔ لیکن ممکن ہے ۔ کہ ایک شخص ابھی بچہ تھا اور اس کی مان مر گئی یا بہن ۔ اور اس نے پھر کسی دوسرے کے گھر مین جنم لیا ۔ اتنے مین یہ جوان ہوا اور وہ بھی بالغ ہو گئی ۔ دونون کی شادی ہو گئی اور باوجود اس قدر احتیاط کے پھر تناسخ کی مہربانی سے مان یا بہن ہی آ بیوی بنی ۔ ہان اس صورت مین یہ ضرور تھا بقیہ دیکھو اسی اخبار کے صفحہ ۷ پہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ موسومہ بہ تنبیہ الغافلین بمدح حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

من تصنیف ترکی شاہ صاحب ترکی مخاطب بامیر الشعراء ملازم سلطان دکن

گر مباش اے قوم از بہر خدا	پنبۂ غفلت برار از گوشہا
تا بکے خفتن چو مست جام مے	زیر طاق آسمان فتنہ زا
تا بکے بگریختن از راہ راست	تا بکے بیرہ شدن از رہ نما
تا بکے سر تافتن از امر حق	تا بکے سستی ز فرمان خدا
تا بکے از بہر دنیائے دنی	روز و شب بگذاشتن در حیلہ ہا
تا بکے مانند حمال حطب	ریختن خارے بپائے مصطفےٰ
تا بکے از کبر و کین و بغض و جہل	رُخ نہاوردن بخاصان خدا
تا بکے پرستن از روئے حسد	بر رسولاں تہمت کذب و دغا
تا بکے اخلاص با روے بتاں	تا بکے با عاشقان حق دغا
تا بکے از یاوہ گوئیہائے خویش	گوش نہ نہادن بقول پیشوا
تا بکے از بدنہادیہائے خویش	زشت گفتن بندگان نیک را
تا بکے تبدیل معنی ساختن	در کلام خالق ارض و سما
تا بکے از زشتیٔ اعمال خویش	دور تر ماندن ز فرمان خدا
تا بکے رفتن نہ از ریش و مژہ	آستان قادیانی میرزا
تا بکے نشنیدن از جہل و غرور	امر حق را از لب آں باصفا
شد چہ گر از جانب پروردگار	رہنما یک آمدہ سوئے شما
ترسم اے یاراں کہ ہمچو قوم لوط	آتشے بارد نہ بر فرق شما
مے شود انجا کہ تکذیب امام	زود سازد حق تباہ آں قوم را
باز آ اے قوم جاہل باز آ	از خیال دشمنی میرزا
چیست گر از جانب یزداں رسید	اشرف المخلوق و تاج الاولیا
تاکہ از بہر کار شرک و بدعتی	باز دارد مشرکان زشت را
صد تاسف بہر ایں اندر ز و پند	کافرش کردی خطاب ای ناسزا
ایں چنیں گفتن برائے ایں چنیں	توبہ کن اے مولوی بہر خدا
صد تاسف تہمت کذبش دہی	آنکہ بنماید ترا راہ صفا
برفتند ہر کس کہ با وے بیگماں	بشکند پشت و سرش چرخ دوتا
دوست او دوست یزداں بود	دشمن او دشمن رب العلا
زود تر سر زیر پانش نہید	تا نہ نازل گردد از گردش بلا
ترکیا کن مطلع ثانی رقم	در ثنائے آں امام رہنما

مطلع ثانی

اے ز نور روئے تو ارض و سما	گشت روشن ہمچو مہر پر ضیا
تا شدی مبعوث ای مہدی وقت	کعبہ دانم خطۂ پنجاب را
مس زر خالص بود از دست تو	می شود از خاک پایت کیمیا
کور مادر زاد بینا مے شود	بر رخش گر افگند مہرت ضیا
حاسدان گویند از روی حسد	رفت نام قادیانی تا کجا
عالمان بار با وخوردہ بیں	فتوئے کفرت دہند اے باخدا
در پس عیسیٰ و مریم غیر تو	ق حق عطا کردست ایں قدرت کرا
در جہاں کز یک نگاہ فیض تو	صد تن مجذوم مے یابد شفا
قدر والائے ترا نشناختند	کوتہ اندیشاں ز گرد کینہ ہا
شک ندارم در بزرگیہائی تو	بر کلام خود کنم حق را گوا
آدمی پیچد سر از فرمان تو	نیک کردن ہر کرا خواہد خدا
در نصیب آنکہ دوزخ کردہ اند	ہرگز او آرد نہ حکم تو بجا
از زمیں تا عالم بالا رسد	ذکر تو اے جانشین مصطفےٰ
مورد طعن ملائک می شود	ہر کسے کذاب می گوید ترا
عاقبت شد جانب ملک عدم	آنکہ از حق خواست بہر تو فنا

اظہار جوش عشق و ارادت خویش بحضرت میرزا

در غم عشق تو اے یوسف لقا	پارہ کردم جیب و دامان قبا
بر زبانم ہست نام پاک تو	ہر نفس ہر لحظہ ہر صبح و مسا
کاشکے آں صبح روشن بردمد	تا ببینم جلوۂ روئے ترا
کاشکے رویم بجسم بال و پر	تا بپرم سوئیت چو مرغان در ہوا
کاشکے بینم جمال پاک تو	کنم در پائے تو جاں را فدا
کاش گردد نسے زمیں در پائے من	تا رسم پیشت تو چوں باد صبا
کاش بیند بر در تو در سجود	فرق خود ایں عاشق غم مبتلا
چشم خود بستم ز روئے دیگراں	در نظر تا جلوۂ تو کرد جا
من ترا دانستہ ام از صدق دل	ہادی و مہدی امام دو سرا
بر زمیں از چرخ چارم آمدی	بالیقیں اے آفتاب پر ضیا
در دل ہر شب بگویم از نیاز	داور اینما جمال میرزا
آں قدر مانم کہ بینم روئے او	نیست غم گر بعد ازاں آید قضا
در گرستن مے گذارم روز و شب	عاشق روئے تو شد تا دیدہ ہا
جہد کن اے دل کہ کاخش بنگری	پیش ازاں افتد کہ از جسمت بنا
تا کنم وصفش ز بام آسماں	قدسیاں خوانند ہر دم ایں نوا
حبذا اے ہادی و مہدی عہد	حبذا اے شمع انوار خدا
حبذا اے موجۂ بحر کرم	حبذا اے معدن شرم و حیا
حبذا اے کان الطاف و سخا	حبذا اے لولوئی لالائے ما
حبذا اے محیی دین رسول	حبذا اے گوہر صدق و صفا
حبذا اے رہنمائے گمرہاں	حبذا اے جانشین مصطفیٰ
حبذا اے دستگیر عاجزاں	حبذا اے یاور خلق خدا
بر ثبوت دعوی تو نیست دور	چوں محمد گر شود آہو گوا
منکر تو منکر پیغمبر است	منکر تو منکر روز جزا
منکر تو چوں رود زیں خاکداں	باشدش در آتش سوزندہ جا
صبر کن بر تو ستمہا گر کنند	ق روز و شب ایں قوم جاہل برملا
یعنی از تو پیشتر ہر قوم نیز	کردہ صد جور و ستم بر انبیا

www.aaiil.org

عاقبت گردید پیوند زمیں ہمچو قوم عاد از باد فنا

باز مخاطب با قوم

کس نہ جاں بری شود از قہر حق الحذر اے قوم از خشم خدا
با اماماں ایں چنیں دشنام سخت الحذر اے قوم از خشم خدا
بر اماماں ایں چنیں جور و ستم الحذر اے قوم از خشم خدا
ہمرہ نیکاں بدی تا ایں چنیں الحذر اے قوم از خشم خدا
ایں چنیں با رہنمایاں گمرہی الحذر اے قوم از خشم خدا
ایں چنیں خصمی با برد دوستاں الحذر اے قوم از خشم خدا
ایں چنیں تکلیف دادن با امام الحذر اے قوم از خشم خدا
ہمرہ پاکاں چنیں بغض و حسد الحذر اے قوم از خشم خدا
بر اماماں سنگ ساری ایں چنیں الحذر اے قوم از خشم خدا
ترک حق کردن ز حب مال و جاہ الحذر اے قوم از خشم خدا
از امام وقت بدخوئی چنیں الحذر اے قوم از خشم خدا
چاہ کندن در رہ خاصان حق نیست واجب اے رفیقاں برملا
کاذبش بیہدہ نشاں گویند حیف کردہ آنکس حق و باطل را جدا
عاشق احمد نہ باشند چوں خدا آشنا را می شناسد آشنا
تا عیانت رتبہ احمد شود از خدا اے خصم دیں بیزار برآ
می شود خورشید چرخ بیا رمی ہر کہ می گردد نہ مرزا خاک پا
مولوی ہرگز نہ چوں عیسیٰ بود عالمی گردد نہ مسئل انبیا
پیر گولڑہ مثل مرزا کے شود ہمچو بینا بے بصر یا شد کجا

التجا بحضرت کبریا برائے دیدن دیدار میرزا

کے بود یارب کہ چشم تیرہ ام نور یابد از جمال میرزا
کے بود کیں چشم گریاں بنگرد سرزمین قادیاں را داد را

مخاطب با صبا

اے نسیم صبحدم گر بگذری جانب گلزار کوے میرزا
بولش از من رساں صد ہا سلام باز برگو با ہزاراں التجا
ہست مشتاق لقایت در دکن ترکی زار و نزار و بے نوا
دشمنش شد یک جہاں از ہر طرف گو ہیش گمراہ ہر اہل جفا
مدعی یک سو کہ ہر یک یار غار بر تنش افتد لیسان اژدہا
منحرف گردید ہر یارش چناں شمر گز ابن علی در کربلا
ہر یکے شاگرد او بے گانہ شد در غم عشق تو شد تا مبتلا
جملہ عالم تشنہ خونش شد است کافرش ہر یک بگو بد بر ملا
او مگر اندر غمت منصور دار سر جدا بد از دم شمشیر ہا
کار او با کس نماندہ در جہاں تا ہمیں دوست کارش با شما
شعلہ درد فراقت سر زند از دل آں تفتہ جانے و انما
چشم رحمت بر فگن بر حال او تا رسد پیش تو آں بشکستہ پا
اے امام عہد می خواہم بجز کز پئے ایں بندہ فرمانی دعا

تا ببوسم آستان پاک تو
با ہزاراں التجا و التجا

فہرست مبایعین

قادر بخش صاحب ولد الٰہی بخش صاحب -
امام الدین صاحب ولد فضل الدین صاحب
میاں کالو صاحب ولد میاں کیما صاحب
علم الدین صاحب ولد جینا صاحب
میاں صلاحی صاحب ولد میاں کالو صاحب
میاں نانک صاحب ولد میاں گلاب صاحب
خیر الدین صاحب ولد میاں عیدا صاحب
میاں نواب صاحب ولد میاں ماہی صاحب
امام الدین صاحب ولد میاں نانک صاحب
میاں شادی صاحب ولد میاں بہو صاحب
میاں لکھا صاحب ولد میاں لوڑا صاحب
چراغ شاہ صاحب
میاں نبی بخش صاحب
میاں رانجھا صاحب ولد میاں سجان صاحب
میاں چراغ الدین صاحب ولد میاں کیما صاحب
میاں اللہ رکھا صاحب ولد میراں بخش صاحب
بی بی اللہ رکھی صاحبہ بیوہ
بی بی بھاگن صاحبہ ״
بی بی زینب دختر غلام حسین صاحب
بی بی غلام فاطمہ زوجہ ״
بی بی کیمو زوجہ میاں جوایا صاحب
کرم بی بی بیوہ وحید الدین صاحب
رحمت بی بی زوجہ میاں کالو صاحب -
فضل بی بی زوجہ چراغ شاہ صاحب
رحیم بی بی زوجہ میاں عیدا صاحب -
عائشہ بی بی زوجہ قادر بخش صاحب -
محمد شریف الٰہی صاحب ولد محمد عمر خان صاحب
کلرک دفتر پرائیویٹ کمشنر صاحب بہادر پشاور
شہاب الدین صاحب ولد الٰہی بخش صاحب سیالکوٹ
رمضان صاحب ولد ... صاحب ... قصبہ ... ضلع ...

میاں بوٹا صاحب - میانوالی - ضلع سیالکوٹ
زوجہ میاں کوڑا صاحب
رحمت بی بی دختر نبی بخش نمبردار عشرا
ڈاکخانہ چنیوٹ روڈ -
زوجہ نبی بخش صاحب ״
اہلیہ منشی محمد بخش صاحب - چھاونی کالج نور
صدر بازار اٹک
محمد عمر ولد منشی محمد بخش صاحب ״
محمد ظفر صاحب ولد ״ ״
خادم بتول دختر ״ ״
غلام سکینہ ״ ״ ״
بی بی بھاگن زوجہ احمد یار صدر بازار
میاں میر دوکان نمبر ۳۲۱
میاں خوشی صاحب ولد میاں جیون صاحب
ساکن گوے کے - ضلع گجرات
میاں علی صاحب ولد مصلی صاحب ״
محبوب خان صاحب ولد جیون خان صاحب
اٹاوہ
حامد حسین صاحب - رکونہ ضلع بہرائچ
میاں نور حسین صاحب - موڑالہ سندھوان
ضلع سیالکوٹ
اہلیہ ״ ״ ״ ״
والدہ ״ ״ ״ ״
دختر ״ ״ ״ ״
برخوردار ״ ״ ״ ״
محمد شریف صاحب محرر علاقہ چکوٹہ بلوچستان
سید محمد شاہ صاحب - موڑالہ سندھوان
اہلیہ ״ ״ ״ ״
فرزند ״ ״ ״
قائم الدین صاحب - ... - ضلع راولپنڈی

درس قرآن شریف

گذشتہ اشاعت سے آگے

(مکتوبہ مولوی حکیم فضل الدین صاحب)

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ - لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ

حضرت سلیمان نے سواروں کا یا چڑیا خانہ کا جائزہ لیا۔ تو دیکھا کہ ہدہد غائب ہے۔ آدمیوں کے نام بھی جانوروں کے نام سے ہوتے ہیں۔ جیسے قوموں کے چیتے۔ شیر۔ باز۔ سمن۔ سورداس وغیرہ کہا میں اس کو عذاب سخت کروں گا۔ یا ذبح کروں گا۔ ہاں اگر کوئی وجہ معقول اپنی غیر حاضری کی بیان کرے

کسی شخص نے اعتراض کیا۔ کہ ذبح سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہدہد انسان نہیں تھا۔ بلکہ پرندہ ہی تھا۔ کیونکہ ذبح کا لفظ جانوروں پر ہی بولا جاتا ہے۔ انسان کیلئے تو قتل کا لفظ مستعمل ہے۔ یہ اعتراض کسی مولوی صاحب کا تھا۔ تو ان کو ہمارے ایک دوست امیر الدین صاحب کمبل باف گوجرات نے جو ہماری جماعت کا ہے جواب دیا کہ پہلے پارہ میں ہے۔ یذبحون ابناءکم آیا ہے۔ تو مولوی صاحب نے کہا۔ بنی اسرائیل کی اولاد انسان نہ تھی۔ سارے جانور ہی تھے۔ پھر

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ

تھوڑی ہی دیر گذری کہ وہ ہدہد آگیا۔ اور کہا کہ میں تم کو ایک پختہ خبر ملک سبا کی دیتا ہوں۔ جو پہلے تم کو اس کی پوری خبر نہیں

إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ

شاہ یمن کی خبر دیتا ہے۔ کہ ایک عورت بھی ان کی مالک ہے۔ اور ہر چیز اس کو ملی ہوئی ہے۔ اور اس کا ایک بڑا تخت بھی ہے

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ - وہ مع اپنی قوم کے سوائے اللہ تعالےٰ کے آفتاب کی پرستش کرتے ہیں۔ اور شیطان نے ان کو ان کے شرک اور بد اعمالیاں خوبصورت کر کے دکھلائی ہیں۔ اور ان کو راہ ہدایت سے روک دیا۔ اس لئے وہ ہدایت نہیں پاتے

أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ - اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ -

کیوں نہ کریں سجدہ اللہ تعالےٰ کے لئے جو نکالتا ہے۔ چھپی چیزوں کو آسمانوں اور زمین۔ اور جانتا ہے۔ جو تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو۔ اللہ کوئی معبود سوائے اس کے ہو۔ وہ بڑے عرش کا رب ہے

قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ

کہا۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تو نے سچ کہا ہے یا جھوٹھ

اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ - میرا یہ خط لے جا اور ان کے آگے رکھدے۔ پھر الگ ہو جاؤ۔ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ حفظ مراتب کا لحاظ کیا کرتے۔ اللہ تعالےٰ نے بھی حضرت موسیٰ کو حکمدیا۔ قولا له قولا لينا فرعون کے ساتھ نرم نرم بات کرو۔ امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان ننزل الناس منازلهم - ہر ایک آدمی کے مرتبہ کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی اس کو ادب کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا۔ یہ نکتہ بھی قابل غور ہے۔ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ - إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ - أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ -

ملکہ نے کہا۔ اے سردارو۔ میرے پاس ایک عظیم الشان کتاب رکھی گئی ہے۔ مضمون اس کا یہ ہے کہ سلیمان کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالےٰ رحمان رحیم کے نام سے۔ کہ تکبّر نہ کرو۔ اور فرمان بردار ہو جاؤ فقط

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ؍ ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جمیل سنگھ امرت سر

بقیہ ڈائری

سلسلہ کے لئے دیکھو اسی اخبار کے صفحہ ۱ پر

کہ پرمیشر ایسا کرتا۔ کہ ہر ایک شخص کے پیدا ہونے کے وقت اس کے گلے میں ایک لمبی فہرست لٹکی ہوئی ہوتی۔ کہ فلاں فلاں مرد اور عورت کے ساتھ اس کا یہ رشتہ ہے۔ ایک نہیں ایسے ہزاروں اعتراض تناسخ پر وارد ہوتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا بھی ایک کم بختی ہے۔ برسات میں تھوڑی دیر میں لاکھوں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو کیا برسات میں گناہ بہت کیا جاتا ہے۔ پھر جسقدر کیڑے مکوڑے اور حشرات الارض دنیا میں موجود ہیں زمین کے اندر اور زمین کے اوپر ہوا میں اور درختوں پر اور سمندر میں غرض جس قدر اقسام جانوروں کے ہیں۔ چاہیئے۔ کہ اسی قدر اقسام گناہوں کے شمار کئے جاتے ہیں مثلاً گائے بہ نسبت کتے کے آرام میں ہے۔ گائے کی ہندو پوجا بھی کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گائے بنانے والا گناہ ایسا سخت نہیں۔ جیسا وہ گناہ ہے۔ جس کے ارتکاب سے انسان کتے کی جون میں ڈالا جاتا ہے۔ پس آریوں کے ذمہ ہے۔ کہ جسقدر انواع جانداروں کے ہیں۔ اسی قدر انواع گناہ کے ثابت کریں

حیدرآباد پر حجۃ اللہ۔ حیدرآباد دکن کی جماعت احمدیہ کی طرف سے مخالفین پر حجت پوری کرنے کے لئے ایک نہایت مدلل اور لاجواب کتاب بنام انوار اللہ شائع ہوئی تھی جس کا ریویو ہم کسی گذشتہ پرچہ میں کر چکے ہیں مگر ہمیں افسوس کے ساتھ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے جبہ پوشوں نے اس نورانی کتاب سے انوار حاصل کرنے کے بجائے وہی پرانی ہرزہ گوئی پھر جاری کی اور حضرۃ حجۃ اللہ کو مباہلہ کے واسطے طلب کیا۔ جس کے جواب میں سید مولوی عبد الرحیم و مولوی میر مردان علی صاحب نے ۹ صفحہ کے ایک مختصر رسالہ میں مخالفین پر پھر حجت تمام کی ہے اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر آپ لوگ حق پر ہیں۔ تو ایک بڑا جلسہ کر کے جھوٹے کے حق میں بد دعا کریں۔ اور خدا سے فیصلہ چاہیں اور ہم کو بھی اس جلسہ میں دعا کے واسطے بلالیں۔ اللہ تعالےٰ خود فیصلہ کر دیگا۔ امید ہے۔ کہ اب مخالفین کے واسطے گریز کا مقام کوئی نہ ہوگا

ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين

فصیح الملک - اس نام کا ایک ماہوار رسالہ بیادگار فصیح الملک داغ دہلوی مرحوم نکلنا شروع ہوا جس کے ایڈیٹر احسن مارہروی صاحب ہیں - ہر رسالہ میں تحقیقات زبان اردو و مفید مضامین اور حصہ نظم کے علاوہ . . . اردو محاورات کی ایک ڈکشنری کے چند صفحات بھی ہیں - جن میں ہر محاورہ کے ساتھ کم از کم ایک شعر مثل کے طور پر دیا جاتا ہے - رسالہ عمدہ کاغذ پر اور خوش خط چھپا ہوا ہوتا ہے - اور قیمت صرف دو روپے سالانہ ہے - مقام اشاعت لاہور مزنگ ہے۔

ضرورت مصلح پر شہادہ زمانہ

اس سرخی کے نیچے اُن واقعات اور مضامین کو درج کیا جاوے گا - جو وقتاً فوقتاً مختلف اخبارات میں اس زمانہ کے آخری زمانہ کلجگ تاریکی کا اور قابل اصلاح زمانہ ہونے کے متعلق شہادت دیں گے ۔ ملہ

کلجگ کے بادل کالے ہیں بچپن میں بعض معتبر وہقانوں سے سُنا کرتے تھے کہ کلجگ کے حصے کا کالا بادل ہے - جس کا خاصہ یہ بتلایا جاتا تھا - کہ یا تو بالکل خشک رہے گا - یا ایسا طوفان آئے گا کہ سب کچھ بہا لے جائے گا - چنانچہ جب سے ہوش سنبھالا ہے - کلجگ کے بادل کی یک چشمی کا خاصہ آنکھوں دیکھتے ہیں - کہ کسی ایک سال بھی ملک میں حسب ضرورت بارش نہیں ہوتی - کہیں تو برسات ایسی خشک گذر جاتی ہے - کہ لوگ ایک ایک بوند کو ترستے ہیں - اور کہیں وہ برستا ہے - کہ لوگوں کو یہ

شامت اعمال ما صورت باراں گرفت

کہنا پڑتا ہے - چنانچہ اس سال بھی بہت سے علاقے تو پانی کو بلک رہے ہیں - اور دست بدعا ہیں - مگر دکن میں اس کالے بادل نے وہ غضب ڈھایا ہے کہ سینکڑوں جان میل رقبہ تہ آب نظر آتا ہے - سچ ہے جب عقل اور فکر دانی مخلوق اصولوں کو جواب دے بیٹھی - تو بیجان عناصر کا کیا قصور ہے - (دو آبہ مورخہ ۱۵ - اگست ۱۹۰۵ء)

ممالک غیر - جاپان میں اسلام - جاپانیوں نے گورنمنٹ جاپان سے درخواست کی ہے - کہ ہم لوگ مذہب اسلام کی کتابیں دیکھنا چاہتے ہیں - جس کے ذریعہ سے اس مذہب کے نظم و نسق سے آگاہی حاصل ہو جائے

شاہ ایڈورڈ نے ۱۶ - تاریخ کو آسٹریا کے بادشاہ سے ملاقات کی

تار خبر از لنڈن - ۱۲ - اگست ۱۹۰۵ء - روسی خرچہ جنگ اور علاقہ جات کا دینا منظور نہیں کرتے

اسپین میں سخت قحط پڑ گیا ہے - زمیندار بغاوت کرتے پھرتے ہیں

زمانہ کے غیر معمولی حوادث - ۱۵ - اگست ۱۹۰۵ء

دارجیلنگ میں سخت آگ لگی - تین بڑی بڑی انگریزی دوکانیں جل گئیں - اور زمین کے ساتھ مل گئیں قریباً اڑھائی لاکھ روپے کا نقصان ہوا - تینوں دوکانوں کا ماہواری کرایہ بارہ ہزار روپیہ آتا تھا - دوکانوں کی مالک وڈلینڈ ہوٹل کمپنی تھی

شدید زلزلہ - جنوبی چین میں مقام مکاؤ پر سخت زلزلہ آیا - ۵ گھنٹہ متواتر زلزلہ آتا رہا - لوگ جوق در جوق شہر چھوڑ کر بھاگے جاتے ہیں

سیر ہند - مسٹر شیام جی کرشن ورما نے لنڈن میں ہندوستانی طلباء کی رہائش کے واسطے ایک انڈین ہوس کھولا ہے

سکندر آباد میں ایک لڑکے نے خودکشی کی - اس کی کتاب میں سے نکلا - کہ استاد کی مار پیٹ سے اور ذلت سے ڈر کر ایسا کرتا ہوں

مہاراجہ صاحب جموں کو اختیار دینے کے واسطے لارڈ کرزن بہادر خود کشمیر جائیں گے

راجہ امر سنگھ بہادر وزیر اعظم مقرر ہوں گے اور کشمیر میں انگریزوں کو جائیدادیں بنانے کا اختیار حاصل ہو جائے گا -

ہیضہ - مدراس میں بہت ہیضہ پھیلا ہوا ہے ۱۶ - تاریخ تک ۱۷۴ واقعات ہوئے اور ۹۶ موتیں ہوئیں

درخواست دعا

ہمارے دوست ماسٹر عبد الرحمان صاحب کچھ دنوں سے لگاتار بخار میں مبتلا ہیں - احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس بھائی کو اپنے فضل سے شفا دے

سردار محمد ایوب صاحب کے واسطے موقعہ ترقی ہے - احباب دعا کریں

میاں گلاب خان صاحب سب پوسٹ ماسٹر مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے واسطے دعا کراتے ہیں

میاں یار محمد صاحب منصرم محکمہ بندوبست یاڑی پور کشمیر اپنے چھوٹے بیمار بھائی کے واسطے اور میاں محمد اکرم بیگ صاحب کمپونڈر اپنے والد کے لئے جو مدت سے بیمار ہیں - دعا کی درخواست کرتے ہیں

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ احباب بخیر و عافیت ہیں رات کو قبل از عشاء - ایک دو گھنٹہ مسجد میں اجلاس فرمایا کرتے ہیں - کتاب براہین احمدیہ کا حصہ پنجم چھپ رہا ہے - ۱۹ - اگست ۱۹۰۵ء

مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۰ - اگست ۱۹۰۵ء سے موسمی تعطیلات کے واسطے ایک ماہ کے واسطے بند کیا گیا

اس ہفتہ میں مولوی عبد اللہ صاحب میاں محمد صدیق صاحب حافظ نور احمد صاحب - محمد افضل صاحب خدا بخش صاحب - حشمت اللہ صاحب طالب علم پٹیالہ - شیخ محمد جان صاحب اور شیخ نیاز احمد صاحب اور ان کے بھائی شیخ محمد جان وزیر آباد سے - شیخ عبد الحق صاحب نو مسلم سابق بشن داس ساکن گیا - حال رحیم آباد آریہ جو دیانند کی صحبت میں مدت تک رہ کر اور ویدوں کے خوب مطالعہ کرنے کے بعد اور آریوں کے حالات سے اچھی طرح واقف ہونے کے بعد آخر پچاس سال مشرف باسلام ہوئے ہیں - اور اب حضرت مسیح کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں - شیخ صاحب سنسکرت کے بڑے فاضل ہیں - اللہ تعالےٰ ان کو استقامت اور ترقی روحانی عطا فرماوے

۲۰ - اگست کی صبح کو حضرت کے سر میں اٹھتے ہوئے ایک جگہ سے چوٹ لگی جس سے بہت خون نکلا اور تکلیف ہوئی - اب بفضل الٰہی آرام ہے - فرمایا - ہر امر میں کچھ مصلحت الٰہی ہوتی ہے - جو بعد میں معلوم ہوتی ہے

جنگ روس و جاپان کے متعلق صلح کے شرائط پر بحث جاری ہوئی - سوائے خرچہ جنگ اور جہازات اور جزیرہ سگھالین کے باقی شرائط عموماً طے ہو گئے ہیں - خبر ہے - کہ خرچہ جنگ میں بھی نسبت نرمی ہو کر صلح کی طرف بہت سا رخ کیا جائے گا -

مولوی رشید احمد . . . گنگوہی جو آخری عمر میں نابینا ہو گیا تھا - اور حال ہی میں ایک رسالہ سلسلہ حقہ کے مخالف لکھا تھا - سانپ کے کاٹا جا کر مر گیا - سنا گیا ہے کہ سانپ کے کاٹے کے علاج میں اس کو بڑا دعوی تھا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قایم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی شخص ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسے کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قایم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل اور کسی کے واسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہیں جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات میں ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیجدیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک اُمید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہیں وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائیں۔ اور ہر ایک شہر میں ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع میں شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا۔ یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ امانت مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر میں دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں کہ کالج کا بننا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے [illegible] ظاہر ہے۔ کہ جس عمر میں عموماً طلباء مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہیں وہ عین انتہائے جوانی کا وقت ہوتا ہے۔ جس کی صحبت نمائج میں اور نیک اثر کے نیچے گذرنا آیندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر سچی معرفت اور عظمت الٰہی کی باتوں سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قایم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قایم کیا جائے۔ جس میں اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقویٰ کا نمونہ بنیں۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کاروائی سے مطلع فرماویں۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار میں درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہیں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاویگا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاکخانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو اُلٹا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دُگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible]۔ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب [illegible] فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دیئے جاتے ہیں۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب مع حاشیہ جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہے قیمت صرف پونے تین روپیہ ۲/۱۲ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

چہ گویم باتو گر آئی بچشم اور قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸ | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۲۱ | ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۲۴ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء | سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۲۹

ای جہان منتظر خوش باش کامد دوستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح و مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سہ

معاونین برضائے خود — عہ / صہ / ے

عام قیمت عا

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولی کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبی کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائی بود | آن نہ از خود از ہمان جائی بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بی او محال
اقتدای قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائی معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آنچہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدمے دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

Gujranwala

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۳۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ پہاڑ گرا۔ اور زلزلہ آیا

۲۳۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ رویا۔ دیکھا کہ میں ایک جگہ کھڑا ہوں۔ آگے ایک پردہ ہے۔ پردہ کے پیچھے سے آواز آئی

"تو جانتا ہے۔ میں کون ہوں۔ میں خدا ہوں جس کو چاہتا ہوں۔ عزت دیتا ہوں جس کو چاہتا ہوں۔ ذلت دیتا ہوں"

فرمایا۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ وماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیاً او من ورای حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ مایشاء۔ انہ علی حکیم یعنی کسی آدمی کے لائق نہیں کہ خدا اس سے کلام کرے مگر بذریعہ وحی کے یا پردہ کے پیچھے سے یا کسی فرستادہ کے ذریعہ سے۔ جو اپنے حکم سے جیسا وہ چاہتا ہے وحی کرتا ہے۔ وہ عالی شان اور حکمتوں والا خدا ہے

۲۴۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ دیکھا کہ ایک شخص سامنے کھڑا ہے اس نے نہایت زور کے ساتھ قلم چلایا۔ جیسا کہ کوئی دیا سلائی رگڑتا ہے اور اس کے قلم کے لکھنے کی آواز بھی آئی اس نے لکھا۔

شاھت الوجوہ

فرمایا۔ اس کے معنے ہیں۔ دشمنوں کے مونہہ کالے ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان نشان کے ذریعہ سے دشمنوں کو روسیاہ کرنا چاہتا ہے

ڈائری

القول الطیب

۲۶۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ الحمد للہ اب حضرت کی طبیعت پہلے سے بہت اچھی ہے آج نماز ظہر میں مسجد مبارک میں قبل از نماز ذکر آیا کہ جاپان میں اسلام کی طرف رغبت معلوم ہوتی ہے اور بعض ہندی مسلمانوں نے وہاں جانے کا ارادہ کیا ہے۔ اس پر فرمایا۔ جن کے اندر خود ہی اسلام کی روح نہیں۔ وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے۔ جبتک قائل ہیں کہ اب اسلام میں کوئی اس قابل نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا اس سے کلام کرے اور وحی کا سلسلہ بند ہے۔ تو یہ ایک مردہ مذہب کے ساتھ دوسرے پر کیا اثر ڈالیں گے یہ لوگ صرف اپنے پر ظلم نہیں کرتے بلکہ دوسروں پر بھی ظلم کرتے ہیں کہ ان کو اپنی بدعقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے یہ غیر مذاہب کو فتح کرنا چاہتے ہیں جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔ ان کی بوسیدہ اور ردی متاع کو کون لے گا چاہیئے کہ اس جماعت میں سے چند آدمی اس کام کے واسطے تیار کئے جائیں۔ جو لیاقت اور جرأت والے ہوں اور تقریر کرنے کا مادہ رکھتے ہوں

۱۵۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ گیا سے ایک نومسلم آئے ہیں۔ جو دیانند کی زندگی میں اس کی صحبت اور شاگردی میں ایک عرصہ رہ کر اور ان کے مذہب سے بیزار ہو کر آخر مسلمان ہو گئے ہیں۔ انہوں نے حضرت سے سوال کیا۔ کہ معراج کے متعلق آپ کا مذہب کیا ہے۔ کہ معراج کس طرح ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "ہمارا مذہب معراج کے متعلق یہ ہے۔ وہ ایک بیداری تھی۔ لیکن ایک بیداری دنیا داروں کی ہوتی ہے۔ اور ایک خدا رسیدہ لوگوں کی بیداری ہوتی ہے جس سے دنیا کے لوگ بے خبر ہیں۔ اور تعجب نہیں۔ کہ یہ لوگ اس قسم کی بیداری کا ذکر سن کر حیران ہوں۔ کیونکہ یہ بات ان کے تجربہ اور مشاہدہ میں نہیں آئی۔ کشف دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جس میں خفیف سا غلبہ نوم ہوتا ہے۔ اور وہ خواب کے قریب ہوتا ہے لیکن ایک اعلیٰ قسم کا کشف ہوتا ہے۔ جو بالکل بیداری کا ہمرنگ ہوتا ہے۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہے اور ہم اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھ سکتے۔ مگر اس بیداری کو اس دنیاوی بیداری سے کچھ مناسبت نہیں وہ ایک نیا عالم ہے۔ جس کی آنکھ ان چیزوں کو دیکھ سکتی ہے۔ جن کو یہ آنکھ نہیں دیکھ سکتی اور جس کی آواز خدا کا کلام سن سکتی ہے۔ اس کشفی عالم میں انسان کا جسم اور ہوتا ہے۔ یہ ظاہری جسم خدا نے اس قابل نہیں بنایا کہ آسمان پر چڑھ جائے۔ معراج کو ہم خواب نہیں کہہ سکتے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ وہ ایک سچی اور کامل بیداری تھی۔ جو ایک اعلیٰ درجہ کے تطہر اور کمال تقدس کے بعد کسی کو مل سکتی ہے۔ ہر ایک کو اس بیداری کا انکشاف نہیں ہو سکتا

۱۵۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص نے اپنا خواب عرض کیا۔ کہ فلاں آدمی نے مجھے خواب میں ایسا کہا۔

فرمایا۔ خواب کا تعین ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ جس کو خواب میں دیکھا جاتا ہے۔ اس سے مراد کوئی اور شخص ہوتا ہے

کسی شخص نے اعتراض کیا کہ قرآن شریف میں حضرت مسیح کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وماقتلوہ وماصلبوہ۔ نہ قتل کیا اور نہ صلیب دیا۔ اس میں قتل کا ذکر پہلے ہے۔ اور صلیب پیچھے۔ حالانکہ پہلے کسی کو صلیب پر چڑھایا جاتا ہے۔ اور بعد میں صلیب کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ قتل ہو جائے۔ برخلاف اس کے قرآن شریف میں قتل کا ذکر پہلے ہے۔ اور صلیب کا پیچھے ہے

فرمایا۔ اول تو یہود کا اعتراض جو قرآن شریف میں درج۔ وہ یہی ہے۔ کہ انا قتلنا المسیح۔ یعنی ہم نے مسیح کو قتل کیا۔ چونکہ انہوں نے قتل کا لفظ بولا تھا۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ نے پہلے لفظ قتل کی ہی نفی کی دوم یہ کہ یہود میں دو روایتیں تھیں۔ ایک یہ کہ ہم نے یسوع کو تلوار سے قتل کر دیا ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اس کو صلیب پر مارا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے ہر دو کی جدا جدا نفی کی تیسری بات یہ ہے کہ یہودیوں کی بعض پرانی کتب میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یسوع کو پہلے سنگسار کیا گیا تھا۔ اور جب وہ مر گیا تو بعد میں اس کو کاٹھ پر لٹکایا گیا۔ یعنی پہلے قتل ہوا اور پیچھے صلیب۔ پس اللہ تعالےٰ نے ان دونوں کی نفی کی اور فرمایا کہ یہود جھوٹے ہیں۔ نہ حضرت مسیح ان کے ہاتھوں قتل ہوئے اور نہ صلیب کے ذریعہ سے مارے گئے۔

فرمایا۔ خدا تعالےٰ کے صفات کا جو کامل اکمل نقشہ اسلام نے پیش کیا ہے۔ وہ اسلام کی صداقت پر ایک بڑی بھاری دلیل ہے۔ باقی تمام مذاہب اس معاملہ میں ناقص ہیں کہ وہ خدائی صفات کا سر و پا پوری طرح بیان کر سکیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ باقی تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی کمال طاقتوں کے ماننے سے منکر ہیں۔ مثلاً آریہ کہتے ہیں کہ وہ کلام نہیں کرتا [illegible]۔ عیسائیوں کا بھی یہی مذہب ہے اور وہ کہتے ہیں کہ وہ کسی کو نجات [illegible] کی [illegible] نہیں [illegible] ان کی مثال ایسی ہے کہ کوئی کسی شخص کی تعریف کرے۔ اور کہے کہ وہ ایسا خوبصورت ہے اور ایسا طاقت ور ہے۔ مگر [illegible] نہیں سکتا اور گونگا ہے۔ کچھ بولتا نہیں [illegible] ہم کو نجات دینا نہیں چاہتا۔ بہشت میں بھیجتا ہے۔ تو بھی ایک گناہ باقی رکھ لیتا ہے جس سے پھر جلد سانپ بچھو۔ کتے۔ سور کی جون میں ڈال دیتا ہے۔ ان دینوں میں یہ برکت نہیں کہ انسان پاکیزگی حاصل کر کے خدا سے انا الموجود کی آواز کوئی سن سکے۔ اسی واسطے یہ لوگ غفلت کی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ فرمایا۔ جو لوگ خدا کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں سچی توبہ کے ساتھ اس کے آگے جھک جاتے ہیں انکو خدا ملتا ہے مگر جو لوگ اس کے بتلائے ہوئے راہ پر نہیں چلتے اور اسمیں محنت نہیں کرتے ان کیواسطے مشکل ہے کہ وہ اس بات کو پا سکیں ایسے لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک باپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ فلاں مقام میں ایک خزانہ دفن ہے اور وہ زمین کے اندر اتنے ہاتھ گہرائی پر ہے جب تک اسکو کھود کر نہ نکالیں اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے

سیر ہند ڈیرہ دون میں ایک عورت کے چار بچے ایک ہی دن پیدا ہوئے تین دن کے بعد سب مر گئے

پارسی تماشاگاہ کا ناظم لاہور میں آتے ہی مر گیا

امرتسر سے پٹی تک ایک شاخ ریلوے بنانے کی اجازت کمپنی کو دیگئی

مولوی نقیر اللہ تاجر کتب لاہور کا انتقال ہو گیا

مظفر نگر کے نیجر بنک بابو کشن لال آریہ سماج کے لکچرار چھتیس ہزار روپیہ کے غبن کے جرم میں ماخوذ ہیں مقدمہ زیر تجویز ہے (صادق الاخبار)

صادق الاخبار ریواڑی لکھتا ہے کہ انگلستان کے پادری صاحبان نے ایک کانفرنس کے دوران میں وہان کے تاجرون اور دوکانداروں پر بد دیانتی کا الزام لگایا ہے جس پر تاجر اور دوکاندار اور مختلف اخبارات پادریوں پر اظہار خفگی کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں تجارت میں جتنا جھوٹھ ہے۔ اس سے زیادہ گرجا میں موجود ہے

لاہور میں ایک شخص چراغ خفیہ طور پر افیون بیچنے کے جرم میں گرفتار ہوا

لارڈ کرزن کا استعفی منظور ہوا۔ اور ان کی جگہ لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند مقرر ہوئے۔ لارڈ منٹو قبل ازین گورنر جنرل کنیڈا ملک امریکہ رہ چکے ہیں

ہندوستان میں ڈاک اور مال کے واسطے ایک ہی ٹکٹ منظور کیا گیا۔ ایک آنہ اور نصف آنہ کے ٹکٹ دونوں کاموں میں مستعمل ہو سکیں گے۔ لیکن کوئی ٹکٹ اب لکیر سے ردی نہ کرنا ہوگا۔ ورنہ بیرنگ تصور ہوگا

حیدرآباد دکن میں سعید آباد کی بیگم صاحبہ کے ہان تین لاکھ کے زیور کی چوری ہوئی

پادری عماد الدین کا بیٹا لاہور میں مشرف باسلام ہوا

اخبار وتاپہ لکھتا ہے۔ کہ ایک عورت ولایتی کپڑا سی رہی تھی۔ جو رنگین تھا۔ اتفاقاً اس کے ہاتھ میں سوئی گھس گئی جس کے ساتھ کپڑے کا رنگ بھی جلد کے اندر چلا گیا۔ اور اس سے زہر نے یہان تک اثر کیا کہ عورت مر گئی

مدراس میں ہیضہ بڑھتا جاتا ہے

رام شرن پسر گوپال داس ساکن فیروزپور جو قادیان کے کسی آریہ کے زیر تعلیم بھی رہ چکا ہے بالآخر دہلی میں مسلمان ہو گیا۔ نام شیخ عبد اللہ رکھا گیا مطبع اہلحدیث کا سابق کاتب منشی عبد الرحیم جو آریہ ہو گیا تھا پھر مسلمان ہو گیا اس کا بیان ہے کہ آریوں کے اندرونی اخلاق اسکو نفرت دلانیوالے ہوئے

غیر معمولی حوادث۔ کویراج امرت لال پروفیسر آریہ کالج لاہور۔ رات اپنے مکان پر سویا صبح مرا ہوا پایا گیا۔ طاعون کا کوئی شدید قسم ہوگا

۱۲۔ اگست ۱۹۰۵ء رات کے وقت لاہور میں زلزلہ آیا۔ ایک منٹ تک رہا۔

روہڑی ریلوے لائن پر لائن کے قریب ایک گاؤں ہے۔ اس کی جھونپڑی کے اندر زمین پھٹنی شروع ہوئی۔ اور نصف میل تک پھٹتی چلی گئی۔ شگاف ۳۰ فٹ گہرا ہے۔ مگر چوڑا زیادہ ہے

برہما میں دو ریل گاڑیاں ٹکرا گئیں۔ تصادم سے بہت نقصان ہوا

۱۳۔ اگست کی صبح کو کالاباغ میں سخت بھونچال آیا بیکانیر۔ جے پور۔ کوٹہ اور گوالیار میں بھی لوگ قحط سے پریشان حال ہو رہے ہیں

تمام شہر مدراس میں ہیضہ کا سخت زور ہے فرنگی بھی بہت مرتے ہیں

اخبار عام رقمطراز ہے۔ افسوس کہ وادی کانگڑہ کی تباہی میں ۴۔ اپریل کے زلزلے نے اگر کچھ کسر باقی رکھی تھی۔ تو ہفتہ گذشتہ کو سخت بارشوں نے اس کی رہی سہی کسر پوری کر دی ہے۔ تین روز تک متواتر اس زور سے بارش ہوئی۔ کہ گویا آسمان کے ذخیرے ٹوٹ پڑے تھے۔ بھیل کھڈ سا نالہ ایک بڑے بھاری دریا کی صورت میں اس طرح پھیل گیا کہ چار دن طرف پانی ہی پانی تھا۔ جس میدان میں ۴۳ ویں پلٹن بیلداران کے ڈیرے (قبل از زلزلہ) تھے۔ وہان پانی کی جھیل بن گئی اور یہ جگہ خالی نہ کی گئی ہوتی تو ظاہر ہے۔ کہ اس سخت طوفان سے تمام پلٹن بیلداران سے ایک جان بھی زندہ نہ رہتی اس سخت طوفان سے زراعتی نقصان بے پایان ہو گیا ہے۔ بوندلہ کا موضع جو کہ زلزلہ گذشتہ سے محفوظ رہ گیا تھا۔ اس طوفان سے بالکل نابود ہو گیا ہے۔ شکر ہے تو صرف اس بات کا کہ جیسا سخت یہ طوفان تھا اور جس طرح مالی نقصان اور زراعتی نقصان بے اندازہ اٹھانا پڑا ہے بمقابلہ اس کے جانوں کا نقصان قلیل تھا۔ بارش کی پہلی ہی زد نے لوگوں کو خبردار کر دیا۔ موضع بوندلہ میں ایک کوٹھا بھی باقی نہیں بچا ہے

چائے کی کاشت کا بالکل ستیاناس ہو گیا ہے۔ اس موضع کے تین آدمی ہلاک ہو گئے اور چھ آدمی مع تمام ان کے مویشیوں اور بھیڑ بکریوں کے مفقود الخبر ہیں۔ توبہ الامان پکارتے ہیں بے انت بے پرواہ ہے وہ مہاراج

اجمیر سے نامہ نگار اخبار عام تحریر کرتا ہے۔ برسات کا موسم آدھا گذر گیا۔ مگر پانی کے آثار خواب و خیال میں بھی دکھائی نہیں دیتے۔ ایسی سخت دہوپ پڑتی ہے کہ مارے پیاس کے حلق میں کانٹا پڑنے لگتا ہے۔ لاکھ پانی پیو۔ مگر بے چینی کا عالم بدستور قائم رہتا ہے۔ قحط کے پورے پورے آثار ہیں۔ کسان رنجیدہ و غمگین ہیں۔ ہرے کھیتوں کو خشک دیکھ کر کسانوں کے دل بیٹھے جاتے ہیں۔ تقاوی بٹنے کی خبر ہے۔ نرخ غلہ روز بروز گران ہوتا جاتا ہے۔ نہ معلوم خداوند کریم کو کیا منظور ہے

چھانگا مانگا سے ایک دوست عبد الحمید سرو ڈیلنے ایک خط میں مخرب صاحب ابو سعید کے نام آیا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس جگہ دیہات میں زمین پر گول سی گھمریں لگنی شروع ہو گئی ہیں۔ جن کا قطر دو انچ لغایت پونیہ اور حد ایک فٹ تک ہے۔ جیسے کوئی بکریوں کا ریوڑ کسی جگہ سے گذر جاتا ہے۔ دس میل تک عام کھیتوں میں بلکہ کہیں کہیں چھتوں پر یہ نشانات دیکھے گئے ہیں بعض بوڑھے آدمی ذکر کرتے ہیں۔ کہ آگے بھی ایک دفعہ ایسا ہی ہوا تھا۔ تو بیماری بہت پڑی تھی۔ اور قحط بھی ہوا تھا۔ اب بھی لوگ حیران ہیں

برہما میں سخت طوفان آیا۔ تمام ملک زیر آب ہے۔ ایک ریلوے پل گر گئی۔ جانوروں کے لئے چارہ نہیں ملتا۔ لوگ بھوکے مرتے ہیں۔ گلی کوچوں میں پانی پھرتا ہے۔ مکانات گر رہے ہیں

ممالک غیر۔ فرانس و مراکو کے درمیان تعلقات بگڑ گئے ہیں۔ اس میں جرمن سفیر کی سازش پائی گئی ہے

سلطانی فوج نے یمن کے باغیوں کو سخت شکست دیکر ایک ہزار قتل کر ڈالے ہیں

سوتھ ورک واقعہ لنڈن کے ڈاکٹر والڈو صاحب رپورٹ کرتے ہیں کنچے مکھیوں کی طرح مر رہے ہیں

جنگ روس و جاپان۔ باہمی شرائط طے پا گئے ہیں جاپان بہت ہی نرمی اختیار کر رہا ہے۔ امید ہے کہ صلح پوری ہو جائے گی۔ روس کچھ رقم جاپان کو دے گا۔ جو روسی قیدیوں اور مجروحوں کی پرداخت کا معاوضہ ہوگا۔ اور جزیرہ سگھالین کا جنوبی حصہ جاپان کو مل جائے گا۔ پناہ گیر جہازوں کا مطالبہ بھی جاپان نے چھوڑ دیا ہے۔ اور روسی بحری طاقت کے محدود رکھنے کی شرط بھی چھوڑ دی ہے۔ امید تو ہے کہ صلح ہو جائیگی مگر خبر مشہور ہے۔ کہ زار روس تخت سے دست بردار ہو کر کسی خانقاہ میں گوشہ گزین ہونا چاہتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قائم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی متنفس ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسہ فی کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قائم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل ہے اور کسی کے واسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہیں جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات میں ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیج دیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک امید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہیں وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائیں۔ اور ہر ایک شہر میں ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع میں شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ امانت مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر میں دے دی جاوے گی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں کہ کالج کا ہونا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جس عمر میں عموماً طلبا مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہیں وہ عین ابتدائے جوانی کا وقت ہوتا ہے۔ جس کا صحبت صالحہ میں اور نیک اثر کے نیچے گزارنا آئندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر جو معرفت اور عظمت الٰہی کی باتوں سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قائم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قائم کیا جائے جس میں اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقوے کا نمونہ بنیں۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کارروائی سے مطلع فرماویں۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار میں درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہیں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر زرکثیر اس راہ میں خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
					[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible]۔ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب [illegible] فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھیجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف پونے تین روپیہ ۲/۱۲ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر

میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر [illegible] ضلع گورداسپور [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء)

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ ایل ۲۸۸	دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدیدہ جلد نمبر ۲	۲۸ جمادی الثانی ۱۳۲۳ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۳۱ اگست ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد نمبر ۴
ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے ۵۰
معاونین ۲۰
پڑھنے ۵
خود ۳
عام قیمت ۲/۸

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دنیا دار بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکلمے دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر۔ اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے۔ جس کو چیرا دیا گیا ہے۔ فرمایا۔ میں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ رویا میں دیکھا۔ کہ

"مولوی نورالدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں۔ اور رو رہے ہیں"

فرمایا ہمارا تجربہ ہے۔ کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے۔ اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی صاحب کی صحت کی بشارت ہے

۳۰۔ اگست ۱۹۰۵ء (۱) رویا دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چھپا ہوا ہے میں ایک صندوق کھولنے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس میں اشارہ حل مشکلات کی طرف ہے

۳۱۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورہ والعصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں غنودگی ہو کر سورۃ والعصر کی جگہ بڑی زور سے زبان پر یہ سورۃ بطور الہام جاری ہوئی

اذا جاء نصر اللہ والفتح

نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی گئی صبح کے بعد جب سویا۔ تو یہ خواب آئی۔ ۳۱۔ اگست کی رات کو دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے۔ وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے۔ میری عورت سخت بیمار ہے۔ اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں دستخط نہیں ہوتے اسوقت میں نے عبداللہ کے چہرہ کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اسکے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ دکھے ہوئے ہیں نہ کسی کی سفارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ میں تیرا کاغذ لیجاتا ہوں آگے جب کاغذ لیکر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں میں نے جا کر کاغذ اسکو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے۔ اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسیوقت لیکر دستخط کر دئیے۔ پھر میں نے واپس آکر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو۔ ابھی دستخط کئے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہو گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں۔ مقبول کو بلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے۔ ملائک طرح طرح کے تمثلات اختیار

سب سے بڑی بات تو دین ہے جس کو حاصل کر کے انسان حقیقی خوشحالی اور راحت کو حاصل کرتا ہے۔ دنیا کی زندگی تو بہر حال گذر ہی جاتی ہے

شب تنور گذشت و شب سمور گذشت

یعنی راحت اور رنج دونو گذر جاتے ہیں لیکن دین ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ کو راضی کر لیتا ہے۔ یقیناً جانو۔ کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک راضی نہیں ہوتا ... کوئی شخص اس تک پہنچ سکتا ہے۔ جب تک ... صراط مستقیم پر نہ چلے ... وہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی شناخت کرے۔ اور ان راہوں اور ہدایتوں پر ... کرے جو اس کی مرضی اور منشا کے موافق ہیں ... یہ ضروری بات ہے۔ تو انسان کو چاہیئے کہ ... دنیا پر مقدم کرے اور یہ کچھ مشکل امر ... ان پر ... کی ... جو دنیا کی ... ترین ... اپنا سب کچھ لیتا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا خیال ہو اور اسے راضی کرنا چاہے تو کیا مشکل ہے

انسان حقیقی دین سے کیوں محروم رہ جاتا ہے اس کا بڑا باعث قوم ہے۔ خویش و اقارب دوستوں اور قوم کے تعلقات کو ایسا مضبوط کر لیتا ہے کہ وہ ان کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ ایسی صورت میں ناممکن ہے کہ یہ نجات کا دروازہ اس پر کھل سکے۔ یہ ایک قسم کی نامردی اور کمزوری ہے۔ لیکن یہ شہیدوں اور مردوں کا کام ہے۔ کہ ان تعلقات کی ذرا بھی پرواہ نہ کرے اور خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھائے

بعض کمزور فطرت لوگوں کا خیال ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی عبادت ہی کرنی ہے۔ خواہ کسی مذہب میں ہوں۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ آج جس قدر مذاہب موجود ہیں۔ ان میں کوئی بھی مذہب بجز اسلام کے ایسا نہیں۔ جو اعتقادی اور عملی غلطیوں سے مبرا ہو۔ وہ سچا اور زندہ خدا جس کی طرف رجوع کر کے انسان کو حقیقی راحت اور روشنی ملتی ہے۔ جس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے انسان اپنی گناہ آلودہ زندگی سے نجات پاتا ہے۔ وہ اسلام کے سوا نہیں مل سکتا۔ یہی پہلا زینہ ہر قسم کی روحانی ترقیوں کا ہے اگر اس کی توفیق مل جاوے۔ تو پھر خدا اس کا اور وہ خدا کا ہو جاتا ہے

یہ سچ ہے۔ کہ جب ایک شخص محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی قسم کے نفسانی اغراض کے بغیر ایک قوم سے قطع تعلق کرتا ہے اور خدا ہی کو راضی کرنے کے لئے دوسری قوم میں داخل ہوتا ہے۔ تو ان تعلقات کے توڑنے سے ... شکست ... اور ... ہوتا ہے۔ مگر یہ بات خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی قابل قدر ہے۔ اور یہ ایک شہادت ہے

بس کا ... اجر ... تعالیٰ کے حضور ملتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ یعنی جو شخص ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرتا ہے۔ اسے بھی ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ اجر دیتا ہے۔ تو پھر جو شخص اتنی بڑی نیکی کرتا ہے۔ اور خدا کی رضا کے لئے ایک موت اپنے لئے روا رکھتا ہے۔ اسے اجر کیوں نہ ملے ؟ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے اپنے تعلقات کو توڑتا ہے۔ وہ فی الحقیقت ایک موت اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ اصل موت بھی ایک قسم کا قطع تعلق ہی ہے یعنی روح کا جسم سے قطع تعلق ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے ان تعلقات کو توڑنا جو اپنی قوم اور خویش و اقارب سے ہوتے ہیں۔ خدا کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ بسا اوقات یہ روک بڑی زبردست روک انسان کو خدا کی طرف آنے کے لئے ہو جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ کہ دوستوں کا ایک گروہ ہے ماں باپ۔ بہن۔ بھائی اور دوسرے رشتہ دار ہیں۔ ان کی محبت اور تعلقات نے اس کے رگ و ریشہ میں ایسی سرایت کی ہوئی ہے۔ کہ وہ اسلام کی صداقت اور سچائی کو تسلیم کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ بجز اس کے نجات نہیں لیکن ان تعلقات کی بنا پر اقرار کرتا ہے کہ یہ راہ جس پر میں چلتا ہوں۔ خطرناک اور گندی راہ ہے مگر کیا کریں۔ جہنم میں پڑنا منظور ان تعلقات قومی کو کیونکر چھوڑ دیں۔ ایسے لوگ نہیں جانتے۔ کہ یہ صرف زبان سے کہنا تو آسان ہے کہ جہنم میں پڑنا منظور اگر انہیں اس دکھ درد کی کیفیت معلوم ہو۔ تو نہ کہنے لگے۔ ایک آنکھ میں ذرا درد ہو۔ تو معلوم ہو جاتا ہے کہ کس قدر تکلیف ہے۔ پھر جہنم تو وہ جہنم ہے جس کی بابت قرآن شریف میں آیا ہے۔ لا یموت فیہا ولا یحیی ایسے لوگ سخت غلطی پر ہیں۔ اس کا تو فیصلہ آسان ہے۔ دنیا میں دیکھ لے۔ کہ کیا وہ دنیا کی بلاؤں پر صبر کر سکتے ہیں ؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ کیونکر سمجھ لیا کہ عذاب جہنم کو برداشت کر لیں گے۔ بعض لوگ تو دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں یقیناً سمجھو کہ جہنم کا عذاب بہت ہی خطرناک ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے صاف طور فرما دیا ہے

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا الآیۃ

یعنی جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواستگار ہو

کر لیا کرتے ہیں۔ مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ سندوری سے مراد ہے۔ سنوئر بی میں تلی کو کہتے ہیں اور تفسیر کی رو سے تلی ایک بیماری ہے۔ عبداللہ سنوری سے مراد ہوئی وہ عبداللہ جو ... کا نمونہ ... [illegible] ... ۱۹۰۵ء ... [illegible]

وہ آخر کار ٹوٹے میں رہے گا۔

جس طرح پر انسان کا ایک حلیہ ہوتا ہے۔ اور وہ اسی سے شناخت کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی **صفات** بھی ایک طرح پر واقع ہونے چاہئیں۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ مختلف مذاہب [illegible] خدا تعالیٰ کی جو شکل اور صفات پیش کرتے ہیں [illegible] سب درست ہوں عیسائی [illegible] جدا جدا صفات پیش [illegible] کہ ہر ایک اپنے اپنے بیان [illegible]

[illegible] سچائی کے [illegible] انوار اور برکات [illegible] خدا کو [illegible] سکتے ہیں۔ اور کس [illegible] ایک نسخہ کو [illegible] اس نسخہ میں کوئی خوبی اور اثر [illegible] ظاہر ہے۔ کہ چند روز کے استعمال [illegible] مفید تاثیریں معلوم ہونے لگیں گی [illegible] کوئی خوبی اور تاثیر نہیں ہے تو خواہ ساری عمر اسے استعمال کرتے جاؤ۔ کچھ فائدہ نہیں ہوگا [illegible] معیار اسلام اور دوسرے مذاہب کی سچائی اور حقیقت کا بہت جلد پتہ لگ جاتا ہے

میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے، جو اپنی تاثیر اور انوار و برکات کے لئے کسی گذشتہ قصہ کا حوالہ نہیں دیتا۔ اور نہ صرف **آیندہ** کے وعدہ پر ہی ہر رکھتا ہے۔ بلکہ اس کے پھل اور آثار ہر وقت اور ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں۔ اور اسی دنیا میں ایک سچا مسلمان ان **ثمرات** کو کھا لیتا ہے

بتلاؤ ایسے مذاہب انسان کو کیا امید دلا سکتے ہیں۔ جن میں توبہ تک منظور نہیں۔ ایک گناہ کر کے جب تک کروڑ دن جونین نصیب نہ ہو لیں۔ خدا سے صلح ہی نہیں ہو سکتی۔ وہاں انسان کیا پائے گا اس کی روح کو راحت اور تسلی کیونکر مل سکے گی۔ مذہب کی سچائی کی بڑی علامت یہ ہے کہ **اس راہ سے دور افتادہ خدا کے نزدیک آ جاتا ہے**

جیسے جیسے وہ نیک عمل کرتا جاوے۔ اسی اسی قدر تاریکی دور ہو کر معرفت اور روشنی آتی جاوے۔ اور انسان خود محسوس کر لے۔ کہ وہ نجات کی ایک یقینی راہ پر جا رہا ہے۔ اس کی ہدایتیں ایسی صاف اور واضح ہوں کہ انسان ان کے ماننے اور اس پر عمل کرنے میں لگے نہیں۔

بھلا یہ بھی کوئی تعلیم اور اصول ہے۔ کہ ذرہ ذرہ کو خدا قرار دیدیا جاوے جیسے خدا ازلی ابدی ہے اسی طرح پر ذرات عالم اور ارواح کو بھی ازلی ابدی تسلیم کیا جاوے۔ اگر ایسا کوئی خدا ہے کہ جس نے ایک ذرہ بھی کسی قسم کا پیدا نہیں کیا۔ تو اس پر بھروسہ کیا اور اس کا ہم پر حق کیا ہے۔ جو عبادت کریں۔ کیونکہ عبادت کے لئے حق بھی تو ہونا چاہیئے۔ جب کوئی حق ہی نہ ہو۔ تو ایک ذرہ ذرہ اسے کہہ سکتا ہے کہ تیرا ہم پر کیا حق ہے؟ اس عقیدہ کو رکھ کر انسان کس طرح پر خدا پرست ہو سکتا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک خدا کی ہستی پر دلیل ہی قائم نہیں ہو سکتی۔ اگر آریوں سے کوئی دہریہ پوچھے۔ کہ پرمیشر کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ تو اس کا جواب وہ کیا دے سکتے ہیں؟ کیونکہ صانع کو مصنوعات سے شناخت کرتے ہیں جب کہ مصنوعات کا ہی وجود نہیں۔ تو صانع کا وجود کہاں سے آیا۔ جیو اور پرکرتی کو جو خود بخود تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر ان کے جوڑنے جاڑنے کے لئے کیا حاجت ہو سکتی ہے؟ اس طرح پر کوئی دلیل اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اور جب تک اس کی ہستی پر کوئی دلیل نہ ہو۔ کس طرح کوئی مان لے۔ کہ وہ ہے۔ ماسوا اس کے ان لوگوں کا یہ بھی اصول نہیں۔ کہ خدا رحم کرنے والا ہے۔ ہر شخص کی اس ہستی پر توجہ ہوتی ہے۔ جسے رحیم۔ کریم اور فیاض تسلیم کرے لیکن انھوں نے یہ مانا ہے۔ کہ بغیر کرموں کے پھل کے اور کچھ عطا ہی نہیں کر سکتا۔ اگر کرموں پر ہی سارا مدار ہے۔ تو اس خدا پر کیا بھروسہ اور کیا امید۔ جس کا ذرہ بھر بھی احسان نہیں ہے۔ یہ تمام امور میں۔ جب انسان ان کو بنظر غور دیکھتا ہے تو اُسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ سوائے اسلام کے دوسروں میں سچی ہدایتیں نہیں ملتی ہیں

ماسوا اس کے ایک اور بڑی بات قابل غور ہے۔ کہ اسلام میں بہت بڑی خاصیت یہ ہے کہ انسان جس مطلب کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہ اسلام کے سوا حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ کیا ہے؟ یہ کہ خدا کی محبت بڑھے۔ اور اس کی معرفت ترقی کرے جس سے وہ ایک کامل شوق و ذوق کے ساتھ اس کی عبادت کرے۔ لیکن یہ مطلب کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک تعلیم اور ہدایت کامل نہ ہو اور پھر اس تعلیم اور ہدایت پر عمل کرنے کے جو نتائج اور ثمرات ہیں۔ ان کا نمونہ موجود نہ ہو۔ جس کو دیکھ کر معلوم ہو کہ **خدا قادر خدا ہے**

یہ ساری باتیں اس وقت سمجھ میں آتی ہیں۔ جب انسان بہ غور مطالعہ کرتا ہے۔ عقلمند اور سعید کے دل میں تو اللہ تعالیٰ خود ہی ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ اسلام اور دوسرے مذاہب میں اسی طرح امتیاز کر لیتا ہے۔ جس طرح پر تاریکی اور نور میں کر لیتا ہے۔ لیکن بعض شخص ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے دل پر ایک مہر ہوتی ہے وہ حقیقت تک پہنچنے کی سعی نہیں کرتے۔ بلکہ بیہودہ اعتراض کرتے ہیں۔ سعادت خدا تعالیٰ کی عطا اور بخشش ہے۔ کوئی شخص جب تک روح حق اور راستی سے مناسبت نہیں رکھتا۔ اس طرف آ نہیں سکتا۔ اور یہ خدا کے فضل پر موقوف ہے،

اگر کوئی کہے۔ کہ اعمال سے شناخت ہو سکتا ہے کہ کونسا مذہب سچا ہے۔ تو وہ لوگ جو رہزنی اور قزاقی کرتے ہیں۔ ان سے پوچھا جاوے۔ تو وہ اسے مکروہ خیال نہیں کرتے۔ بلکہ ایک شکار سمجھتے ہیں۔ اسی طرح اور لوگ جو فسق اور فجور میں مبتلا ہیں۔ وہ برا نہیں سمجھتے۔ یہ کوئی بات نہیں ہے۔ اصل یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض کے برکات اور انوار ساتھ ہوں

غرض اول یہ ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق غور کرے اور سمجھے۔ سب سے اول اسی کا **فرض** ہے۔ اور یہ سمجھ ملنا اس کے فضل پر موقوف ہے۔ پھر دعا کرے اور نیک صحبت میں رہے۔ اور یہ بھی خیال کرے کہ عمر کا کوئی اعتبار نہیں۔ بعض لوگ اس انتظار میں رہتے ہیں کہ فلاں وقت اس نیکی کو کر لیں گے۔ مگر وہ اس انتظار ہی میں رہتے ہیں۔ اور موت آ جاتی ہے۔ اس لئے نیکی کے اختیار کرنے میں دیر نہیں چاہیئے

توسیع اشاعت اخبار

جب سے نیا انتظام اپریل ۱۹۰۵ء سے شروع ہوا ہے اب تک ایک سو سے کچھ زیادہ نئے خریدار اخبار بدر کے واسطے پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن ہنوز خریداری اس قدر نہیں ہوئی۔ کہ آمد خرچ کے برابر ہو۔ بلکہ تاحال خرچ آمد سے ڈیوڑھا دگنا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا منشاء ہے۔ کہ یہ اخبار بہر حال چلے۔ اور بند نہ ہو احباب سے درخواست ہے کہ ہر طرح سے اعانت مالی میں امداد فرما دیں۔ اور نئے خریدار پیدا کرنے کے واسطے حتی الوسع سعی فرما دیں۔ والسلام

مینیجر

www.aaiil.org

چین اور جاپان مین اسلام

ملک جاپان کے مشہور ماہواری رسالہ بنام جوشید کیما مین اسلام کے متعلق ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کو ہم فی زمانہ اسلامی ترقی کے نمونہ کے طور پر اس جگہ درج کرتے ہین۔

"چین کی آبادی ایک حصہ مسلمانون سے آباد ہے جو اصول اسلام کے پیرو ہین۔ یہ وہی مذہب اسلام ہے جس کی عظمت حقیقت۔ صداقت اور علو پر جاپان کی مذہبی مجلس مین بحث ہوتی رہی ہے۔ مگر یہ مجلس بہ سبب جنگ کے اب منعقد نہین ہوا کرتی جو مسلمان ہمارے مدارس علوم و فنون مین تعلیم پایا کرتے تھے۔ وہ بھی بہ سبب جنگ اپنے وطن کو واپس چلے گئے ہین۔

حال مین ہماری فصیح اور خوبصورت جاپانی زبان مین ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا نام ہے کادوبا یعنی توحید الہی کی تعلیم دینے والا ایک ہی مذہب۔ یہ کتاب حسن تہوشان کی تصنیف ہے جو چین کا ایک عالم شریف ہے۔ اس کتاب کے ابتدا مین خدا تعالےٰ کی غیر محدود طاقت کا بیان ہے جو خود مصنوعات عالم سے ظاہر ہے۔ بعد ازان مقدس نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بعض عجائب امور کا تذکرہ ہے۔ جو خلقت کی اصلاح کے واسطے اور حق اور نیکی کی تعلیم کے واسطے مبعوث ہوئے تھے۔ یہ مقدس رسول شہر مدینہ مین دفن ہوئے تھے۔ ہر سال ایک خاص مہینہ مین ملین (دس لاکھ) سے زیادہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے اور دنیوی امور مین مباحثہ کرنے کے واسطے وہان جمع ہوتے ہین۔

حسن تہوشن نے اپنے تجربہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ تمام غیر مسلمون مین سے صرف جاپانیون نے اسلام سے بہت ہی فائدہ اٹھایا ہے اور اسلامی طریق اور تعلیم کو اختیار کیا ہے۔ جاپانیون مین اب صرف اتنی بات باقی ہے۔ کہ کلمہ پڑھ کر کتنے رنگ مین مسلمان ہو جائین۔

مصنف نے اسلامی مسائل کو تین حصون پر تقسیم کیا ہے۔ عبادت۔ دنیوی امور۔ قانونی سزائین اور قربانیان وغیرہ۔ پھر ہر ایک حصہ پر مختصر تحریر کی ہے عبادت کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بڑی عبادتین تین ہین۔ روزہ۔ نماز۔ حج۔ دنیوی معاملات مین لکھا ہے کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ نیک سلوک کرین۔ سزاؤن کا قانون ایسا عمدہ اور کامل ہے کہ کوئی انسان ایسا بنا نہین سکتا۔ کوئی انسان اسلامی قانون سے بہتر قانون بنا نہین سکتا۔

جو کچھ اس مصنف نے بیان کیا ہے۔ اس مین ہمین (جاپانی اخبار) ذرا بھی شک نہین۔ کیونکہ ہم چینی مسلمانون کو مدت سے بخوبی دیکھ رہے ہین۔ یقیناً مسلمان صفائی بہادری ذہانت اور چستی کی صفات نہایت اعلےٰ درجہ کی رکھتے ہین اس قسم کی لیاقتین دوسرے چینیون مین جو بت پرست ہین نہین پائی جاتین۔ مسلمان ان بت پرستون پر بہت اعلےٰ فضیلت رکھتے ہین۔

جاپان کی انجمن تحقیقات مذاہب سے ہماری درخواست ہے۔ کہ وہ اسلامی صدافتون کی تحقیقات کرے۔ اسلام پر بحث کرے اور اسلام کے فلسفہ اور منطق کو معلوم کرے ایسا ہی صیغہ تعلیم کے سکرٹری سے ہماری درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر چینی مسلمانون کو اس ہمارے ملک مین تعلیم حاصل کرنے کی سہولتین عطا کرے تاکہ وہ لوگ کثرت سے اس ملک مین آسکین۔ اس سے ہم کو دنیا کے سب سے عمدہ مذہب کے دریافت کرنے مین مدد ملے گی۔ اور چونکہ اب تک یہ امر قریباً ثابت شدہ ہو گیا ہے۔ کہ اسلام دنیا کے تمام مذاہب مین سے اعلیٰ مذہب ہے۔ اس واسطے مسلمانون کی یہان آنے مین حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمین اپنے اس ضروری اصول کی پیروی کرنی چاہیئے۔ کہ جہان کہین ہم کو نیکی ملے۔ ہم اس کے لینے مین کوتاہی نہ کرین ہمین چاہیئے۔ کہ ہر ایک نئی اور عمدہ بات جہان سے ملے۔ لے لین۔" فقط

اس مضمون کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت اسلام کی ترقی کے واسطے ہر طرف لوگون کے دلون کو پاک دین کی طرف کشان کشان لا رہی ہے۔ کاش کہ موجودہ مسلمان اپنی حالت کی اصلاح کرین۔ اور انبیاء کی تعلیم کے وارث بنین۔ ورنہ خدا کا قائم کردہ دین تو کبھی زوال نہین پا سکتا۔ اگر یہ لوگ اپنی حالت درست نہ کرینگے تو اسلام ان کو چھوڑ کر کسی اور قوم کے دل مین جاجگہ کرے گا۔ اور یہ ویسے کے ویسے ہی رہ جائین گے۔

جاپان کے لیے مسلمانون کو کیا کرنا چاہیئے

اب قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب چین اور جاپان اسلام کی طرف اس قدر توجہ کرتا ہے۔ تو اس توجہ کو ٹھکانے لگانے کے واسطے اور جاپانیون کو پوری طرح اسلام مین داخل کرنے کے واسطے موجودہ مسلمانون کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس کا جواب آسان ہے۔ اور ہر ایک شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ اسلامی کتب کو جاپانی زبان مین یا کم از کم انگریزی زبان مین ترجمہ کر کے اور اسلام کی خوبیون پر اعلےٰ درجہ کے مضامین جاپانی اور انگریزی زبانون مین تحریر کر کے اس ملک مین بھیجے جائین اور چند ایسے آدمی جو اسلام کی خوبیون پر عمدگی سے تقریر کر سکین اور خود بھی عالم باعمل ہون۔ اس ملک کو اشاعت اسلام کے واسطے روانہ کئے جاوین۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے واسطے تین چیزون کی ضرورت ہے۔ اول فنڈ جو ان اخراجات کو پورا کر سکے۔ دوم۔ ایسے آدمی جو اعلیٰ درجہ کے برکت اور تاثیر سے بھرے ہوئے مضمون لکھ سکین۔ سوم ایسے باہمت باعمل عالم صاحبان تقریر جو ان مضامین کو لے کر ادھر جائین۔ ان ہر سہ امور مین سے پہلی بات تو آسان ہے۔ لیکن پچھلی دو باتین بہت ہی مشکل ہین۔ کیونکہ عام طور پر آج کل مسلمانون کے عقائد مین اس قدر فساد پڑ گیا ہوا ہے۔ اور منہاج نبوت سے لوگ ایسے بے خبر ہو گئے ہین۔ کہ اسلامی علماء فقہا اور صوفیا کے ہاتھون مین صرف چھلکا ہے جس کے اندر مغز نہین۔ اور صرف جسم ہے۔ جس کے اندر روح نہین۔ اور صرف رسم ہے۔ جس کے اندر حقیقت نہین۔ موٹی بات یہ ہے۔ کہ سب سے بڑی برکت اسلامی جو اسلام کو دوسرے مذاہب پر فوقیت دیتی ہے۔ بلکہ زندہ اسلام کے مقابلہ مین تمام دیگر مذاہب کو مردہ کی شکل مین دکھاتی ہے۔ یعنی انسان کو قرآن شریف کی ہدایات پر عمل کر کے اس رتبہ تک پہنچنا کہ اس کو مکالمات الٰہیہ حاصل ہون اس کا ہمارے علماء نے خود سرے سے ہی انکار کر دیا ہے اور ان کے اس انکار نے اسلام کو دوسرے مذاہب کی مانند مثل ایک مردہ مذہب کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ایسا ہی مسیح عیسیٰ جیسے انسان کے متعلق مردون کے زندہ کرنے اور جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جا بیٹھنے اور جانورون کے پیدا کرنے وغیرہ

کے عقاید اور یہ عقیدہ کہ عنقریب ایک مہدی خونی آئے گا۔ اور میکاڈو کو بجبر مسلمان کرے گا ایسی بیہودہ باتین ایک دانا کو بجائے اسلام کی طرف لانے کے الٹا اسلام سے نفرت دلانے والی ہو جاتی ہین۔

پس جب مسلمانون کی یہ حالت ہے۔ تو پھر کیا کیا جاوے۔ اور جاپان کے واسطے مضمون لکھے۔ تو کون لکھے۔ اور جاپان جائے۔ تو کون جائے۔ بظاہر یہ ایک مشکل مسئلہ ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کا حل دو عظیم الشان گذشتہ واقعات نے کر دیا ہوا ہے۔ ان مین سے پہلا واقعہ جلسہ مہوتسو یعنی مذاہب عالم کا تھا۔ جس مین تمام ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ بھی پکار اٹھے تھے۔ کہ آج اسلام کی فتح **مرزا صاحب** کے مضمون کے ذریعے سے ہوئی ہے۔ اور دوسرا واقعہ لارڈ بشپ لیفرائی کی تقریر کا ہے۔ جس موقعہ پر لارڈ بشپ نے زندہ رسول کا مضمون پڑھنے کیوقت تمام مسلمانون کو چیلنج کیا تھا۔ تو لاہور۔ امرتسر وغیرہ مقامات کے مولویان اور انجمن کے سکرٹریان جمع ہو کر یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ آج اگر بشپ کے مقابلہ مین کوئی بول سکتا ہے۔ تو مرزا صاحب کا کوئی مرید بول سکتا ہے۔ چنانچہ ایک زبردست تقریر کے ذریعہ سے جو حضرت مرزا صاحب نے لکھی تھی اور ان کے ایک غلام نے پڑھی تھی بشپ کو ایسا لاجواب کیا گیا تھا۔ کہ آج تک پھر کبھی بشپ صاحب کو جرأت نہین ہوئی۔ کہ اسلامیون کو کسی مباحثہ کے واسطے طلب کرین

ہندوستان کا ایک نوجوان مسلمان جو آج کل جاپان گیا ہوا ہے۔ وہ بھی بڑے زور سے اس بات کی تاکید کرتا ہے۔ کہ جاپان مین کثرت کے ساتھ ریویو آف ریلیجنس بھیجا جاوے۔

پس یہ ایک فیصلہ شدہ امر ہے۔ کہ اگر مسلمان اسلام کے خیر خواہ ہین۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ مین خدا کے فرستادہ کی امداد کے لئے اٹھین اور دوسرے کسی مولوی۔ ملانے یا انگریزی خوان کو اس کام کے واسطے مقرر کر کے خواہ مخواہ اسلام کو بدنام نہ کر دین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کی خوبیان جاپان کو دکھلانے کیواسطے ایک کتاب لکھی جاوے جو کہ انگریزی مین ترجمہ کر کے اس ملک مین بھیجی جاوے۔ اور سر دست رسالہ ریویو آف ریلیجنس کی متعدد کاپیان مختلف احباب خرید کر کے اپنے خرچ سے بھجوا رہے ہین۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دیوے

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

جاپان۔ جاپان کے پروفیسر اوموری صاحب جب زلزلہ کی تحقیق کے واسطے ہندوستان آئے۔ تو جون ۱۹۰۵ء مین مین نے پروفیسر مذکور کو ایک خط لکھا تھا جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ چونکہ آپ زلزلہ کے متعلق تحقیقات کے واسطے ہندوستان تشریف لائے ہین اس واسطے مین بھی چاہتا ہون۔ کہ زلزلہ کے متعلق چند ایک باتین آپ کے گوش گذار کر دون۔ جو کہ آپ کیواسطے اور آپ کے اہل وطن کیواسطے فائدہ سے اور دلچسپی سے خالی نہین ہین۔ اس کے بعد تمام امور کے ظاہری اور باطنی اسباب پر مختصر بحث کر کے مین نے پروفیسر صاحب کو یہ جتلایا کہ اس زلزلہ کے اندرونی اور باطنی اسباب کیا تھے۔ پھر ان تمام پیش گوئیون کی فہرست دی جو اس زلزلہ کے متعلق کی جا چکی تھین اور آئندہ زلزلے کی پیش گوئی کا ذکر کر کے اپنی چٹھی کو ختم کیا۔ ساتھ ہی ریویو آف ریلیجنس کے چند پرچے اور حضرت کی ایک تصویر بھیجی۔ ان سب کے جواب مین پروفیسر صاحب نے شملہ سے شکریہ کا ایک خط لکھا تھا۔ اور یہ سننے پر کہ انھون نے بیان کیا ہے۔ کہ آئندہ دو سو سال تک کسی زلزلہ کا خوف نہین۔ پروفیسر صاحب کو دوسرا خط جاپان لکھا گیا ہے۔

ڈولی۔ کا ایک اخبار آیا۔ وہ اپنے ایک لیکچر مین کہتا ہے۔ یسوع پر سب سے زیادہ ہنسی ٹھٹھا کرنے والے اس کے اپنے ہی بھائی اور اپنی ہی بہنین تھین۔ جو سب کے سب صدیقہ مریم کے پیٹ سے یوسف نجار کی اولاد تھے۔ یسوع کے بھائی چار تھے اور بہنین تین تھین۔ بھائیون کے نام یہ تھے یعقوب۔ یوسف۔ شمعون۔ یہوداہ۔ یہ سب اس کے مخالف تھے۔ اور کینہ باتین اس کے برخلاف بولا کرتے تھے۔ یسوع کی ساری عمر مین ان بھائی بہنون نے کبھی کوئی ہمدردی کا فقرہ اس کے حق مین نہین بولا تھا۔ یسوع کی زندگی اس وجہ سے نہائیت ہی تلخ تھی کہ جو لوگ سب سے زیادہ واقف تھے۔ وہی اس کے سب سے زیادہ دشمن تھے۔ ...... آج کل تجارت اور پھر امریکہ کی تجارت بہت ہی ناپاکی سے چلائی جا رہی ہے اور یہان کے بڑے بڑے تاجرون نے ٹھگ اور قاتل لوگ تجارتی معاملہ کو پورا کرنے کے واسطے نوکر رکھے ہوئے ہین۔ یسوع کے بھائی جب فریسیون کو ملتے اور فریسی ان کو کہتے۔ کہ ہم تمہارے بھائی کو نہین مانتے۔ تو وہ جواب دیتے۔ ہم خود کب اس پر ایمان لاتے ہین یسوع مین تمام انسانی کمزوریان تھین۔ وہ تھک جاتا۔ تھک کر بیٹھ رہتا۔ رو یا کرتا۔ **وہ صرف کامل انسان تھا۔ وہ کامل خدا نہ تھا اس کو کئی باتون کا علم نہ تھا۔ وہ تمام باتون مین محدود تھا**۔ بعض کامون کا کرنا اسکی طاقت سے بالاتر تھا فقط

پاری کے بشپ سا سارلیری صاحب کو اپنا رکسٹون نے قتل کر دیا اور پادری ٹولی صاحب کو ایک اور پادری صاحب نے گولی سے مار ڈالا۔

پادری کارنک صاحب چوری کے جرم مین گرفتار ہوئے۔ سات ہزار کی ضمانت ہوئی۔ مقدمہ چل رہا ہے

پادری ڈیل دو صاحب ایک گاڑی کے نیچے آگئے ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹرون نے رائے دی کہ ٹانگ کاٹ دی جائے تو جان بچنے کی امید ہو سکتی۔ مگر چونکہ ٹانگ کٹا کر گرجہ کے قواعد کے مطابق پادری نہین رہ سکتے۔ اس واسطے پادری صاحب نے ٹانگ نہ کٹوائی اور اسی مین مر گئے۔

پادری ایلز ورتھ صاحب جو کہ پیرس کے گرجہ کے امام تھے گرجہ مین بدفعلی کا مرتکب ہونے کے سبب مستعفی ہونے پر مجبور کئے گئے

ولائیت کے اخبار مین لکھا ہے۔ کہ لفظ مسیح یہودیون مین ہر ایک بادشاہ پر بولا جاتا تھا۔ کیونکہ مسیح کے معنے ان کے درمیان تھے۔ مسح کیا گیا۔ جس مین نئے بادشاہ کے سر پر بادشاہ بننے کے وقت تیل ملنے کی رسم کی طرف اشارہ تھا۔ داؤد بھی مسیح تھا۔ ساؤل بھی مسیح تھا اور ایسا ہی تمام یہودی بادشاہ ہوا کرتے تھے۔ ایسا ہی یسوع کو بھی یہ غلطی لگی تھی۔ کہ وہ مسیح یعنی یہودیون کا بادشاہ ہو گا۔ اور اسی واسطے اس نے اپنے پیرون کو حکم دیا تھا۔ کہ کپڑے فروخت کر کے بھی تلواریں خریدین مگر جلد اسکو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ یہ اسکی ایک اجتہادی غلطی تھی۔ چنانچہ یسوع نے جلدی اپنی اس غلطی سے رجوع کیا۔ اور یہ اشتہار دیا کہ میری سلطنت آسمانی ہے مگر افسوس ہے کہ اس کے واسطے بھی وہ کوئی ثبوت بہم پہنچا نہ سکا

فرانس مین قانون پاس ہوا کہ جو کوئی کسی کو چیرا گرجہ مین لے جائیگا۔ اس پر ایک سو روپیہ جرمانہ کیا جاوے گا شکر ہے کہ عیسویت کا دجل اب پگلتا جاتا ہے

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

(سورۃ لقمان رکوع دوم پارہ ۲۱)
گذشتہ اشاعت سے آگے

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ۔ پہلے ماں باپ ہر دو کی طرف توجہ دلا کر پھر ساتھ ہی ماں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر شروع کر دیا ہے کیونکہ عموماً لوگ باپ کی عزت تو کرتے ہیں۔ مگر ماں کی خدمت کا حق ادا نہیں کرتے

إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ۔ اللہ تعالیٰ ادنیٰ و اعلیٰ سب باتوں سے باخبر ہے۔ علم الٰہی پر ایمان لانے سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان کو یہ یقین ہو کہ کوئی شخص مجھے دیکھ رہا ہے۔ تو پھر وہ بدی کرنے سے رکتا ہے۔ پھر اپنے بزرگوں افسروں حاکموں کے سامنے بدی کرنے سے اور بھی رکتا ہے۔ ایسا شخص کہ جس کا یہ ایمان ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام افعال حرکات سکنات کو دیکھتا ہے اور ہمارے دل کے خیالات اور ارادات سے بھی باخبر ہے۔ وہ شخص کبھی بدی کے نزدیک نہیں جا سکتا

وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ۔ جو مصائب تجھ پر آئیں۔ ان میں صبر کر۔ حضرت لقمان نے جب اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ لوگوں کو نیکی کا حکم کر اور بدی سے منع کر۔ تو چونکہ اس حکم کی تعمیل کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نیک نصیحت کرنے والوں اور بدی سے منع کرنے والوں کے لوگ مخالف ہو جایا کرتے ہیں۔ اور ان کو دکھ دیا کرتے ہیں۔ اس واسطے ساتھ ہی ایسے مصائب پر صبر کرنے کی وصیت کی۔ آج کل کے صوفیوں میں ایک ملامتی فرقہ کہلاتا ہے۔ جو جان بوجھ کر ایسے کام کرتے ہیں۔ جن سے وہ مخلوق کے درمیان قابل ملامت ہو جائیں۔ مثلاً رمضان شریف میں بغیر عذر لوگوں کے سامنے روزہ توڑ دیا۔ اور کچھ کھانے پینے لگ گئے۔ اور بعد میں خفیہ طور پر اس کا کفارہ ساٹھ روزہ رکھ لیا۔ یہ اس واسطے کرتے ہیں۔ کہ خلقت کے درمیان قابل تعریف نہ نہیں۔ بلکہ ملامت کئے جائیں۔ لیکن یہ ملامتی بننے کا طریق انبیا و رسل کے خلاف ہے۔ جو لوگ احکام الٰہی پر عمل کر کے خلقت کے درمیان آمر بالمعروف و ناہی عن المنکر بنتے ہیں۔ وہ تو خود بخود ملامتی ہو جاتے ہیں

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ۔ اپنے ہر ایک معاملہ میں میانہ روی اختیار کر

سَخَّرَ لَكُم۔ مفت میں تمہارے کام میں لگا دیا ہے۔ سورج روشنی دیتا ہے۔ پھل پکاتا ہے۔ بادل پانی لاتا ہے۔ زمین کھانے کی چیزیں اگاتی ہے۔ سب چیزیں انسان کے فائدہ کے کاموں میں مصروف ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ بحث کرنے کے واسطے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ جن کے بغیر بحث صرف وہ شخص کر سکتا ہے۔ جس کو تین باتیں حاصل ہوں۔ علم ہدایت۔ اور روشن کتاب۔ ہر ایک شخص کا کام نہیں۔ کہ بحث کے کام میں مصروف ہو جاوے

وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللّٰهِ۔ جس نے اپنی ساری توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر دی

إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کا سننے والا اور تمہارے حالات کو دیکھنے والا ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِنْ آيَاتِهِ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ کشتی سمندر میں چلتی ہے۔ یہ اللہ کی نعمت ہے۔ تاکہ تم کو اس کے نشانات دکھائے۔ اس میں پیشگوئی ہے کہ مسلمانوں کے فتوحات وہاں تک پہنچیں گے کہ تم کشتیوں اور جہازوں پر سوار ہو کر دوسرے ممالک اور جزائر میں جاؤ گے۔ اور ان کو فتح کرو گے چنانچہ حضرت عثمان کے زمانے میں جزائر قبرس و رودس فتح ہوئے۔ اور مسلمان جہازوں پر چڑھ کر ان جزائر کو گئے۔ جن میں ایک بیوی ام امین نام بھی شامل تھیں۔ جن کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے ہنس کر جاگے۔ تو اس بی بی نے سبب اس خوشی کا دریافت کیا۔ تو اس پر فرمایا میں نے دیکھا ہے۔ کہ مسلمان جہازوں پر اس طرح سوار ہیں۔ جس طرح بادشاہ تختوں پر۔ تب اس نے عرض کیا کہ دعا کرو۔ میں ان لوگوں میں ہو جاؤں۔ فرمایا۔ تو ان میں سے ہے۔ پھر آپ سو رہے اور ہنس کر اٹھے۔ تو اس بی بی کے سبب دریافت کرنے پر وہی بات فرمائی۔ اور اس عورت نے وہی پہلی دعا چاہی۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو پہلے لوگوں سے ہے آنحضرت نے اسی وقت فرمایا تھا۔ کہ تو ان میں سے ہو گی۔ جو پہلے جہاز پر سوار ہو کر جائیں گے

خَتَّارٍ كَفُورٍ۔ بد عہد۔ منکر

إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اس گھڑی کا علم اللہ ہی کو ہے۔ اور وہی بادل لاتا ہے۔ آج کل کے علم آب و ہوا والے اس کے متعلق تو کچھ نہ کچھ خبریں اڑا ہی دیتے ہیں (گو وہ بھی اکثر بے اعتبار ثابت ہوتی ہیں) کہ مینہ کب برسے گا۔ مگر کون دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ یہ بارش مفید ہو گی یا الٹی ضرر رساں۔ جیسا کہ آج کل اکثر مقامات پر ہو رہا ہے اور بابرکت ہو گی۔ یا خائب و خاسر کرے گی

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ۔ وہی جانتا ہے۔ کہ رحموں میں کیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ کوئی دعویٰ کرے۔ کہ بعض علامات سے رحم کے اندر لڑکا یا لڑکی کی شناخت ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ دعوے کون کر سکتا ہے۔ کہ وہ بچہ نیک ہو گا۔ یا بد ہو گا۔ زندہ رہے گا۔ یا مر جائیگا

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا اور کیا جانتا ہے کوئی شخص کہ کل کیا کمائے گا۔ انسان کے دل کی مخفی حالت کو اور اس کے گذشتہ گناہوں یا نیکیوں کی طیاری کو خود انسان بھی نہیں جانتا کہ وہ آئندہ اس کے واسطے کیا نتائج پیدا کرنے والے ہیں

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ اور کیا جانتا ہے۔ کوئی شخص کہ کس زمین میں مریگا۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے کہ عرب کے مسلمان دور دور کے ملکوں کے فاتح ہو کر وہاں حکومت کریں گے اور آخر انہیں ممالک میں فوت ہو کر دفن ہوں گے چنانچہ حضرت عباس کا ایک بیٹا تاتار میں دفن ہوا ایک یورپ میں ایک افریقیہ میں۔ اور ایک عرب میں

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں
سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

www.aaiil.org

ناصران دین عیسوی کی بدعت کا ایک [illegible]

[illegible] بوسہ بازی

[illegible] القرآن [illegible] مسلمانون [illegible] جو قرآن شریف مین [illegible] گا کہ بھلائی اور پرہیزگاری کی باتون مین ایک دوسرے کی اعانت کرو۔ مگر گناہ مین مدد نہ دو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ یہ مسئلہ مسلم ہے اور بے داغ مسئلہ ہے۔ لیکن عیسائی ہمیشہ اس کے خلاف کرتے ہین۔ ان کا قول ہے۔ کہ مذہبی کامون مین مدد دینا خواہ کیسی ہی [illegible] کے خلاف کیون نہ ہو گناہ مین داخل نہین ہے۔ عیسائیون مین مرد تو مرد اب عورتین بھی یہی کرنے لگین۔ اللہ والے امریکن اخبار [illegible] سے نقل کیا ہے کہ امریکہ مین حسین عورتون کی ایک سوسائٹی ہے۔ ان سب نے [illegible] مین ایک انجمن بنام "انجمن بوسہ بازی" قائم کی ہے۔ اس کی ممبر خوبصورت لیڈیان [illegible] اور اس سے جو روپیہ جمع ہوگا۔ وہ [illegible] پراٹسٹنٹ مذہب کے ایک گرجے مین صرف کیا جائے گا۔ انجمن نے بصدارت میڈم [illegible] "[illegible]" صاحبہ اجلاس کر کے بوسون کی قیمتین حسب ذیل قرار دین۔

اولاً ۱۲؍ قیمت ایک معمولی بوسہ کی جو پندرہ سال کی حسین دوشیزہ لڑکیون کے رخسارہ کا آہستگی کے ساتھ لیا جائے

دوم ۸؍ قیمت ان باکرہ مسون کے بوسہ کی۔ جو ۲۵ سے ۳۵ برس تک کی ہون

سوم ۱۲؍ قیمت بیاہی ہوئی لیڈیون کے بوسہ کی

چہارم ۱؍ قیمت ان دوشیزہ عورتون کے بوسہ کی۔ جو سن مین زیادہ ہون۔ ان تاجرہ عورتون کو وہ دن یاد کرنا چاہیئے۔ جب خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھے گا۔ کہ کیا تم نے انھین یہ حکم دیا تھا۔ تو حضرت عیسےٰ کہین گے۔ سبحان اللہ۔ مجھے یہ حق کہان کہ ایسی بات کہون۔ اور مین کہے ہوتا تو تو جانتا بھی۔ تو میرے دل کا حال جانتا ہے۔ اور مین تیرے جی کا حال نہین جانتا۔ کیونکہ غیب دان فقط تو ہے۔ مین نے تو ان سے وہی بات کہی۔ جو تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ کہ میرے اور اپنے پروردگار خدا کی عبادت کرو جب تک آمین

[illegible] انگریزی [illegible] بوسہ بازی [illegible] الفت [illegible] ابھی کوئی [illegible] حقیقت مین امریکہ والیون [illegible] اور [illegible] غرض کے لئے کیا [illegible]

بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے اخبار کے ذریعے میگزین کی بیرونی ممالک مین اشاعت کے لئے ایک تجویز کی گئی تھی جس پر بعض مقامات کی جماعتون نے تو عمل کیا ہے۔ اور بعض خاموش ہین۔ لہذا یہ چند سطرین بطور یاد دہانی شکریہ کے درج اخبار فرمادین۔ یہ تجویز لاہور سے ہی نکلی تھی۔ اور لاہور نے ہی سب سے اول اس پر عمل بھی کر دکھایا۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی [illegible] کے تجویز تھے۔ اور انھون نے جماعت لاہور کی طرف سے سالانہ دس رسالون کا باہر بھیجنا تجویز کیا تھا مگر میرے لکھنے پر کہ لاہور کی طرف سے کم از کم چالیس رسالے باہر جانے چاہئے۔ جماعت نے بڑی خوشی سے اس بات کو قبول کیا ہے۔ اور چالیس رسالون کا اپنے خرچ پر باہر بھیجنا منظور کیا ہے۔ اور چندے کا ایک حصہ بھیج بھی دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا سیالکوٹ کی جماعت نے بھی خود بخود پچیس یا تیس رسالون کی قیمت دینے کا وعدہ کیا ہے مگر مین امید کرتا ہون۔ کہ وہ میری درخواست کے مطابق چالیس کی تعداد کو ہی پورا کر دین گے علاوہ ازین جماعت کپورتھلہ نے دس۔ جماعت ڈیرہ غازیخان نے دس۔ جماعت میرٹھ نے دس رسالون کا اپنے اپنے خرچ پر باہر مفت بھیجنا منظور کیا ہے مگر باقی سب کیطرف سے ابھی تک خاموشی ہے مگر مین امید کرتا ہون۔ کہ اپنی اپنی جگہ پر سب تجویزین کر رہے ہون گے۔ اور جلدی اپنے اپنے ارادے سے مطلع فرمادین گے۔

میگزین کے پچھلے پرچے انگریزی میگزین کے مفصلہ ذیل نمبرون کی دفتر مین ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے پاس موجود ہون تو وہ بھیج دین۔ ہم ان کو قیمت بھیجدین گے

۱۹۰۲ء نمبر ۱۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲

۱۹۰۳ء نمبر ۱۱۔ ۱۲۔ بابت دسمبر۔ مینیجر میگزین

[illegible]

[illegible] عجیب [illegible] خوراک [illegible] چار بار [illegible] تمام عوارض جاتے رہتے ہین۔ [illegible] معدہ اور بھوک بڑھانے والی [illegible] چالیس گولیان [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر حکیم [illegible] خان [illegible] محلہ چاہ شور آگرہ

اخبار قادیان۔ حضرت اقدس بخیر و عافیت ہین حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی پشت پر ایک پھوڑا ہے جس کے سبب [illegible] مگر بفضل الٰہی پہلے سے آرام ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا کلی عنایت فرمائے

اس ہفتہ شاہ جہانپور سے میان امام بخش صاحب معہ ہردو ہمشیرزادون کے حکیم محمود علی خان صاحب جو آگرہ سے خارج ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ اور مسیح موعود کی بیعت مین شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین مین استقامت عطا فرماوے۔ حکیم صاحب کو دینی خدمات کے ادا کرنے کا بڑا جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیوے۔ دیگر احباب گجرات۔ جمون۔ شاہ پور پشاور۔ ہزارہ۔ لاہور وغیرہ مختلف مقامات سے تشریف لائے ہین۔

سیر دنیا۔ جاپان کے جنگ کا خاتمہ ہوا۔ جاپان نے تمام وہ شرائط جن کو روس نامنظور کرتا تھا۔ چھوڑ دین۔ صلح کی مفصل شرائط پر گفتگو ہونے اور دفعات کے طے ہونے مین ہنوز کچھ عرصہ گذرے گا۔ مگر اب جنگ بند ہو جائے گا۔ یوروپین اخبار جاپان کی بڑی تعریف کر رہے ہین۔ کہ جاپان نے فیاضی کے ساتھ صلح کے کام کو بہت آسان کر دیا۔ روسی اخبارون کی رائے ہے۔ کہ جاپان صلح سے بہت فائدے مین رہا۔ کیونکہ اب روسی فوج زیادہ طاقتور ہو چلی تھی۔

مراکش مین سلطان نے فرانس کا کہنا نہین مانا۔ وہ ناراض ہو کر واپس فرانس چلے جائین گے

لارڈ کرزن کو نوابون۔ راجاؤن۔ کمیٹیون وغیرہ کی طرف سے ہمدردی کی تارین آرہی ہین

درخواست دعا۔ قاضی غلام محمد صاحب پھلور کلان اپنے بیمار بھائی کے واسطے اور اپنے چند مطالب کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تعلیم الاسلام کالج

مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے تحریک کی ہے۔ کہ قادیان احمدیہ کالج کا قایم کرنا ایک نہایت ہی آسان طریقہ سے ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی متنفس ایک ایک آنہ چندہ کالج کے واسطے دے شیخ صاحب نے حساب لگا کر دکھایا ہے۔ کہ یہ تھوڑی سی رقم یعنی چار پیسے فی کس اگر ہر ایک شخص اپنے اور اپنے گھر کے تمام آدمیوں سے جمع کر کے بھیج دے۔ تو کالج کے قایم کرنے کے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ یہ رقم نہایت ہی قلیل ہے اور کسی کے واسطے بھی اس کا ادا کرنا مشکل نہیں ہے لیکن مشکل جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی بہت ہی کم ہیں جو اپنے شہر اور اپنے قریب کے دیہات میں ہر ایک احمدی کے کان تک یہ تجویز پہنچا کر چندہ وصول کریں اور پھر وہ قادیان بھیجدیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب تک امید سے بہت ہی کم رقم اس سلسلہ میں یہاں پہنچی ہے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سب دوست جو اس اخبار کو پڑھتے ہیں وہ دوسروں کو اس بات کی خبر پہنچائیں۔ اور ہر ایک شہر میں ایک شخص اس کام پر متعین کیا جائے۔ کہ وہ ہر ایک احمدی بھائی سے اس کے گھر کے آدمیوں کے شمار کے مطابق فی کس ایک آنہ اس کار خیر کے واسطے وصول کرے اور ہر ایک ضلع میں شہروں اور قصبوں کے دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے تمام گاؤں میں جہاں کوئی احمدی ہے۔ آدمی بھیج کر یا بذریعہ خط کے اس چندہ کی وصولی کے واسطے انتظام کریں۔ کیونکہ اخبار ہر جگہ نہیں پہنچتا۔ یہ چندہ براہ راست امین مدرسہ کے پاس یا صاحب ایڈیٹر الحکم کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی صاحب اپنے چندہ اخبار بدر کے ساتھ بھیجنا چاہیں۔ تو وہ بھیج سکتے ہیں۔ امانت مدرسہ میں باقاعدہ جمع کرا دیا جائے گا۔ اور رسید اخبار بدر میں دی جاویگی

اس جگہ مجھے اس امر پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں کہ کالج کا ہونا قادیان میں کس قدر ضروری ہے۔ کیونکہ اس پر پہلے بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ جس عمر میں عموماً طلبا مدرسہ سے پاس ہو کر نکلتے ہیں وہ عین ابتدائے جوانی کا وقت ہوتا ہے جس کا صحبت صالحہ میں اور نیک اثر کے نیچے گزارنا آیندہ زندگی کی صلاحیت کے واسطے اکسیر ہوتا ہے۔ یورپ کا لٹریچر جو معرفت اور عظمت الٰہی کی باتوں سے خود کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ اس پر یونیورسٹی کے کورسوں کا انتخاب بالخصوص عیسائی پروفیسروں کی زیر نگرانی اور پھر خود مشنریوں کے کالج نوجوانوں کی روحانیت کے واسطے ایک زہر قاتل کا اثر رکھتے ہیں۔ خدا مسلمانوں کے بچوں کو اس شر سے محفوظ رکھے (آمین) اس فتنہ سے بچنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے مخلوق کو اس شر سے بچانے کے واسطے جو سلسلہ قایم کیا ہے اس کے زیر نگرانی اور خدا کے مسیح کے زیر حمایت ایک کالج قایم کیا جائے۔ جس میں اسلامی نوجوان تعلیم و تربیت حاصل کر کے دنیا کے واسطے صلاح و تقوے کا نمونہ بنیں۔ اور دوسرے شہروں میں سے بھی اس بد اثر کے دور کرنے کا موجب ہوں۔ التجا ہے۔ کہ ناظرین بدر اس درخواست کو بغور پڑھ کر اور اس پر عملی توجہ کر کے ہم کو اپنی کارروائی سے مطلع فرما دیں۔ تاکہ دوسرے بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے واسطے اس کو اخبار میں درج کیا جائے۔ والسلام

وی پی آتے ہیں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جائے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو اٹھانا اور نقصان اٹھانا پڑے بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا جس طرح سے ہو سکے اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب [illegible] فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہے قیمت صرف چھ نے تین روپیہ ۱۲ار۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت ۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

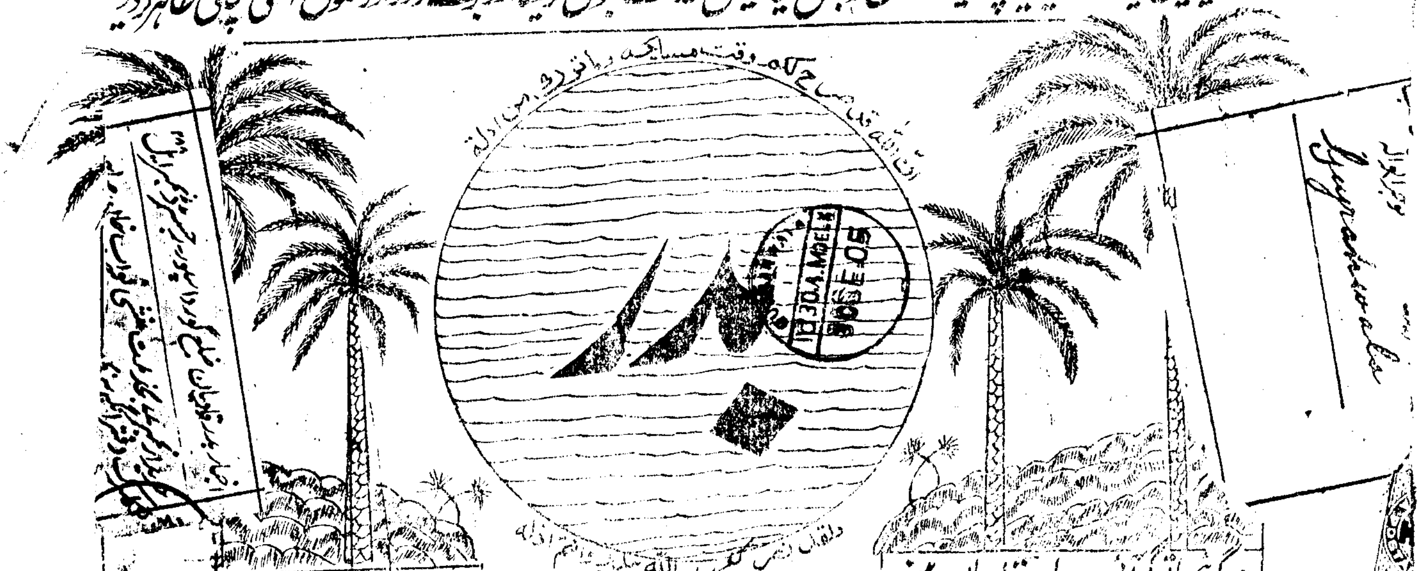

چوگویم باتو گرانی چہا در قادیان بینی	بدر ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸	دوا بینی ‌ شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد نمبر	رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ شنبہ ۔ شروع	سلسلۃ القدیم جلد نمبر ۳
ای جہان منتظر خوش باش کاندر لستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ـــہ

معاونین } ـــہ

برضائے خود } ـــہ

عام قیمت ـــہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا

سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دو گنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے ۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پرو پرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
نیکدمے دوری از آن عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
ازو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس

بدر

۲۹ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء
جمعۃ المبارک

خدا کی تازہ وحی

۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء - طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ

ڈائری

اَلْقَوْلُ الطَّيِّبُ

۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء - **فرمایا** - آج کل لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے تو ہم اسطرح خدمت کرتے اور اسطرح اخلاص دکھاتے اور یہ کرتے اور وہ کرتے - لیکن سچ یہ ہے کہ یہ لوگ اگر اُسوقت ہوتے تو آنحضرت کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے جیسا کہ آج کل ہمارے ساتھ کر رہے ہیں - زمانہ کی معاصرت میں لوگوں کے دل تنگ ہو جاتے ہیں - یہ بھی ایک رنگ کا ابتلاء ہے - کہتے ہیں کوئی شخص ذو النون مصری کی بہت تعریف سنکر باہر سے اُسکو دیکھنے کے واسطے آیا جب شہر کے بازار میں پہونچا تو لوگوں سے دریافت کیا کہ ذو النون کہاں ہے اتفاق سے اُسوقت ذو النون بازار میں معمولی طور پر سادگی سے کچھ سودا خرید رہا تھا لوگوں نے بتلایا کہ وہ ذو النون ہے - اُس نے دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پست قامت آدمی ہے معمولی سا لباس ہے - چہرہ پر کچھ وجاہت نہیں - معمولی آدمیوں کی طرح بازار میں کھڑا ہے - اس سے اُس کا سارا اعتقاد جاتا رہا اور کہا کہ یہ تو ہماری طرح ایک معمولی سا آدمی ہے - ذو النون نے اُسکے مافی الضمیر کو دیکھ کر کہا کہ تیری نظر ظاہری صورت پر ہے اسواسطے تجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا - ایمان تب سلامت رہ سکتا ہے کہ باطن پر نظر رکھی جاوے -

اختراعی ذہنی تصویر کا ابتلا - لکھا ہے کہ خدا کے بندوں کے پاس ارادت کے ساتھ جانا آسان ہے مگر ارادت کے ساتھ واپس آنا مشکل ہے - بہت سے لوگ جب کسی ولی کے پاس جاتے ہیں - تو پہلے اپنے دل میں اُسکی تصویر بنا لیتے ہیں - آگے جب اُسکو ایک بشر کی طرح کھاتا پیتا اور بازار سودا خریدتا اور بعض دیگر بشری کمزوریوں مثلاً بھوک پیاس وغیرہ میں مبتلا دیکھتے ہیں تو پھر اُن کے اخلاص میں فرق آتا ہے - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی یہ اعتراض ہوا تھا وَ قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ کہتے ہیں اس رسول کو کیا ہو گیا یہ کیسا رسول ہے کہ روٹی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی چلتا پھرتا ہے - اُنکو جواب دیا گیا ہے کہ یہ بشر ہے سب بشر رسول ایسے ہی ہوا کرتے ہیں - یہ بات اُن لوگوں نے بنظر استخفاف کہی تھی - کیونکہ اُن کے دلوں میں ایک رسول کا جو تصور اور نقشہ تھا وہ اس کے بالکل برخلاف تھا - اصل خوبیاں اور باطنی پاکیزگیاں آنحضرت کی اُن لوگوں کی نظروں سے مخفی تھیں اور جو کچھ اُن کے سامنے تھا وہ فقط ایک بشریت تھی - جس میں کھانا پینا - رونا - سونا - دردناک ہونا تمام لوازم بشریت موجود تھے اسواسطے اُن لوگوں نے رد کر دیا

حج میں ٹھوکر - ایسا ہی بعض لوگ بڑے اخلاص کے ساتھ حج کو جاتے ہیں اُس مکان اور مقام کی اپنے دلمیں پہلے سے ایک تصویر بناتے ہیں کہ کعبہ سے ایک بڑا نور نکلتا ہوگا اور مکہ کے لوگ مثل فرشتوں کے ہوں گے - لیکن جس جوش اور پاک اور محبت کے ساتھ جاتے ہیں - واپس آتے ہوئے وہ محبت ساتھ نہیں لاتے وجہ یہ کہ اُن کی نظر ظاہر پر ہوتی ہے - کعبہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ ایک معمولی کوٹھا ہے اور وہاں کے لوگوں میں سے کسیکو بدخلق اور چور پاتے ہیں تو اُسی پر سبکو قیاس کر کے یقین کر لیتے ہیں کہ بس سارے عرب ایسے ہی ہوتے ہیں اسطرح اُن کے دل میں کئی قسم کے شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں - کیونکہ نہ انکو وہاں تجلیات کچھ دکھائی دیتی ہے اور نہ انوار و برکات نظر آتے ہیں - اصل بات یہ ہے کہ وہ خود خام لوگ ہوتے ہیں اسواسطے ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور متردد ہو جاتے ہیں مگر یہ اُن کی غلطی ہے - یہ ضرور نہیں کہ خانہ کعبہ میں سب اولیاء اور قطب ہی ہوں خانہ کعبہ نے اُسوقت بھی گذارہ کر ہی لیا تھا - جب اُسکے چاروں طرف بُت پرست رہتے تھے - اگر غور سے دیکھا جاوے تو اکثر لوگ وہاں نمازی اور نیکوکار ہیں دوسری جگہوں کے ساتھ مقابلہ کر کے حکم کثرت پر لگانا چاہیے - پہلی کتابوں میں جو خانہ کعبہ کی بزرگی کا ذکر ہے وہ دوسری آنکھوں سے نظر آ سکتی ہے شیخ سعدی نے فرمایا ہے ؎

جو بیت المقدس درون پر زتاب | رہا کردہ دیوار بیرون خراب

ایسا ہی اولیاء اللہ کی حالت باہر سے ایک تکلف نہ زندگی کی ہوتی ہے مگر اُن کا اندر خدا کے نور سے منور ہوتا ہے بعض لوگ تکلف سے ایک خاموشی اختیار کرتے ہیں اور نرالی وضع بناتے ہیں - اپنی نشست برخاست میں ایک خاص طرز اختیار کرتے ہیں تاکہ لوگوں میں تعظیم اور اہل معرفت سمجھے جاویں وہ سب جھوٹے ہیں -

۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صبح - فرمایا - طاعون کے مخفی امور ہیں - اللہ تعالیٰ کے پاس جو یقین ہوتا ہے - وہ کہاں پیشگوئیوں کا معاملہ مخفی رکھا جاتا ہے - تاکہ تکالیف کا ثواب انسان حاصل کرے - درمیانی دکھ ہیں اور انجام بخیر ہے -

عاجز راقم نے اپنی رویا بیان کی - کہ میں رات مولوی عبد الکریم صاحب کے واسطے بہت دعا کرتا تھا - تو تھوڑی غنودگی میں ایسا معلوم ہوا - کہ میں کہتا ہوں - یا کوئی کہتا ہے

بلاؤں میں جندرے مارے گئے -

فرمایا - مبشر ہے -

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا - کہ کوئی کہتا ہے - مولوی صاحب کو خیر ہے - استغفار اور لاحول پڑھنا چاہیئے - اور پھر میں نے ایک آواز سنی - سلام علیکم -

فرمایا - لاحول سے یہ مراد ہے - کہ بغیر فضل الٰہی کے کوئی حیلہ باقی نہیں رہا - اور سلام علیکم سے مراد سلامتی ہے -

فرمایا - سب اللہ تعالیٰ کے لشکر ہیں - جہاں حکم ہوتا ہے وہاں چڑھائی کرتے ہیں -

مولوی عبد الکریم صاحب کی بیماری کا اور ان کے متعلق دعا کا ذکر کرتے ہوئے شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا - آپ کے واسطے بھی پانچ وقت نماز میں دعا کی جاتی ہے - مگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے - کہ تکالیف سے اپنے بندوں کو ثواب دے -

عبادات جو قصور رہ جاتے ہیں - ان کا ازالہ قضاء و قدر کے مصائب سے ہو جاتا ہے - کیونکہ عبادت کی تکلیف میں تو انسان اپنا رگ پٹھا آپ بچا لیتا ہے سردی ہو تو وضو کے لئے پانی گرم کر لیتا ہے - کھڑا نہ ہو سکے - تو بیٹھ کر پڑھ لیتا ہے - لیکن قضاء و قدر سے جو اسہال مار پڑتی ہے - وہ رگ پٹھا نہیں دیکھتی دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے - حدیث میں آیا ہے کہ دنیا میں ہمیشہ کی خوشی صرف کافر کو حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ اس کے لئے عذاب کا گھر آگے ہے - لیکن مومن کے لئے زندگی ایسی ہوتی ہے کہ کبھی آرام اور کبھی تکلیف ہاں جان خیر چاہیئے - یہ مصائب گناہ کا کفارہ ہوتے ہیں - گھبرا اور گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں -

www.aaiil.org

خدا داری۔ چہ غم داری۔ خدا پر پورا ایمان اور بھروسہ ہو۔ تو پھر انسان کو خواہ تنور مین ڈالدیا جاوے۔ اُسے کوئی غم نہین ہوتا۔ تکالیف کا بھی ایک وقت ہوتا ہے اس کے بعد پھر راحت ہے۔ جیسا بچہ پیدا ہونے کے وقت عورت کو تکلیف ہے۔ بلکہ ساتھ والے بھی روتے ہین۔ لیکن جب بچہ پیدا ہو گیا۔ تو پھر سب کو خوشی ہے۔ ایسا ہی مومن پر خدا کی طرف سے ایک تکلیف اور دکھ کا وقت آتا ہے۔ تاکہ وہ آزمایا جاوے۔ اور صبر اور استقامت کا اجر پاوے۔ اصل مین تکالیف کے دن ہی مبارک دن ہوتے ہین۔ انبیاء تکالیف کے ساتھ موافقت کرتے ہین۔ ہر ایک شخص پر نوبت بہ نوبت یہ دن آتے ہین۔ تاکہ معلوم ہو جاوے۔ کہ اس کا تعلق خدا کے ساتھ اصلی ہے۔ یا نہین۔ مولوی رومی نے خوب فرمایا ہے

ہر بلاکین قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

حدیث مین آیا ہے۔ کہ جب خدا کسی سے پیار کرتا ہے تو اُسے کچھ دکھ دیتا ہے۔ انبیاء کے معجزات انہین مصائب کے زمانہ کی دعاؤن کا نتیجہ ہوتے ہین۔ یہ خدا کا اپریشن ہے۔ جو ہر صادق کے واسطے ضروری ہے۔

[illegible] ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ آگے پھر طاعون کے دن آرہے ہین۔ نہیں معلوم کون بچے گا۔ اور کون مریگا آج کل توبہ کرنی چاہیئے۔ اور راتون کو اٹھ کر دعائین کرنی چاہئین۔ تاکہ خدا تعالےٰ اس وقت کے عذاب سے بچالے قادیان کے قریب دو گاؤن طاعون سے ملوث ہین

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مخفی ہے۔ مگر وہ اپنی قدرتون سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے۔ ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہین۔ جن مین انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے۔ اور نہین جانتا۔ کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہین۔

جمون والے چراغ الدین کا ذکر تھا۔ کہ عیسائیون کے ساتھ بہت تعلق محبت رکھتا ہے۔ فرمایا۔ بدقسمت اور بدبخت آدمی ہے۔ اسلام ایسے گندون کو باہر پھینکتا جاتا ہے۔

یورپ کی شراب نوشی کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ حقیقی تہذیب شراب خور کو حاصل نہین ہو سکتی۔ انجیل کی کسی آئیت نے سور کو برخلاف توریت کے حلال نہین کیا مگر یہ لوگ کثرت سے سور بھی کھاتے ہین۔ اور شراب بھی پیتے ہین۔

عیسائیون پر ایک سوال

جب شریعت توریت قابل عمل نہین اور باوجود بہت سی اشیاء کی حرمت کے جن کا حکم توریت مین موجود ہے۔ عیسائیون کے واسطے ضروری نہین۔ کہ ان احکام پر عمل کرین۔ تو پھر رشتہ ناطہ کے معاملہ مین اس قدیم شریعت پر عمل کرنے کی کیا حاجت ہے اور بہن یا سالی وغیرہ سے شادی کرنا انجیل کے کس حکم کے برخلاف ہے؟

بعض لوگون کے بدیون اور شرارتون مین حد سے بڑھ جانے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ بڑا حلیم اور کریم ہے اور اس کے کام نہائیت آہستگی کے ساتھ ہوتے ہین۔ معصیت مین پڑے ہوئے لوگون کو وہ مہلت دیتا ہے۔ اور لوگ اس پر حیران ہوتے اور گھبراتے ہین۔ لیکن گذشتہ واقعات زمانہ ظاہر کرتے ہین۔ کہ ایسے لوگون پر جب عذاب آتا ہے۔ نہائیت سخت آتا ہے۔ زمانہ مین راحت کے دن بہت ہین۔ مگر آخر کار گرفتاری کا بھی ایک دن آہی جاتا ہے۔ اور اس وقت ایسا پکڑا جاتا ہے کہ اس کے دکھ دیکھ کر سخت سے سخت دل آدمی بھی دردناک ہو جاتا ہے۔

ہان مشو مغرور از حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا۔

قبل نماز ظہر۔ جیسا اثر دعا مین ہے۔ ویسا اور کسی شے مین نہیں ہے۔ دعا کے واسطے پورا جوش معمولی باتون مین پیدا نہین ہوتا۔ بلکہ معمولی باتون مین تو بعض دفعہ دعا کرنا گستاخی معلوم ہوتی ہے۔ اور طبیعت صبر کی طرف راغب رہتی ہے۔ ہان مشکلات کے وقت دعا کے واسطے پورا جوش دل مین پیدا ہوتا ہے۔ تب کوئی خارق عادت ظاہر ہوتا ہے

کہتے ہین۔ دہلی مین ایک بزرگ تھا۔ بادشاہ وقت اس پر سخت ناراض ہو گیا۔ اس وقت بادشاہ کہین باہر جاتا تھا۔ حکم دیا۔ کہ واپس آکر مین تم کو ضرور پھانسی دونگا۔ اور اپنے اس عزم پر قسم کھائی۔ جب اس کی واپسی کا وقت قریب آیا۔ تو اس بزرگ کے دوستون اور مریدون نے غمگین ہو کر عرض کی۔ کہ بادشاہ کی واپسی کا وقت اب قریب آگیا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ ہنوز دلی دور است۔ جب بادشاہ ایک دو منزل پر آگیا۔ تو انھون نے پھر عرض کی۔ مگر اس نے ہمیشہ یہی جواب دیا۔ کہ ہنوز دھلی دور است۔ یہان تک کہ بادشاہ عین شہر کے پاس آگیا۔ اور شہر کے اندر داخل ہونے لگا۔ تب لوگون نے اس بزرگ کی خدمت مین عرض کی۔ کہ اب تو بادشاہ شہر مین داخل ہونے لگا ہے۔ یا داخل ہو گیا ہے۔ مگر پھر بھی اس بزرگ نے یہی جواب دیا۔ کہ ہنوز دلی دور است۔ اسی اثناء مین خبر آئی۔ کہ جب بادشاہ دروازہ شہر کے پہنچا۔ تو اوپر سے دروازہ گرا اور بادشاہ ہلاک ہو گیا۔ معلوم ہے کہ اس بزرگ کو پہلے منجانب اللہ معلوم ہو چکا تھا۔

ایسا ہی شیخ نظام الدین کا ذکر ہے۔ کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا۔ اور حکم ہوا۔ کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی۔ جب وہ دن آیا۔ تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے تھے۔ اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رو یا اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوا۔ اور پوچھا۔ کہ تو کیون روتا ہے۔ اس نے اپنا خیال عرض کیا۔ اور کہا۔ کہ آج سزا کا دن ہے شیخ نے کہا۔ کہ تم غم مت کھاؤ۔ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی۔ مین نے ابھی خواب مین دیکھا ہے۔ کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے۔ مین نے اس کے دونو سینگ پکڑ اس کو نیچے گرادیا ہے۔ چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا۔ اور ایسا [illegible] سخت بیمار ہوا اور اسی بیماری مین مر گیا۔ یہ تصرفات الٰہی ہین۔ جو انسان کی سمجھ مین پہلے نہین آسکتے۔ جب وقت آجاتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی تقریب پیدا ہو جاتی ہے۔ سب دل خدا کے ہاتھ مین ہین۔ وہ جس طرح چاہتا ہے۔ تصرف کرتا ہے۔ خدا کی رحمت سے ناامید نہین ہونا چاہیئے۔ اس کے اذن کے بغیر تو کوئی جان بھی نہین نکل سکتی۔ خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہون۔ ناامید ہونے والا بت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے۔

آئندہ طاعون سے بچنے کا علاج

عاجز راقم نے اپنا آج کا خواب عرض کیا ہے۔ کہ طاعون بہت پھیلا ہوا دکھائی دیا اور کوئی کہتا ہے۔ یا مین کہتا ہون۔ کہ جو آج کل رات کو اٹھ کر دعا کریگا وہ اس سے آئندہ طاعون کے وقت بچایا جائیگا۔

فرمایا۔ یہ بالکل سچ ہے۔ راتون کو اٹھ کر بہت دعائین کرنی چاہئین۔ کہ اللہ تعالےٰ آنے والے عذاب سے اپنے فضل وکرم سے محفوظ رکھے

فرمایا۔ ایک نجاست خور گائے ہوتی ہے۔ جس کو جلالہ کہتے ہین۔ اس کا گوشت حرام لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کھانے کے جانور مثل بھیڑ۔ مرغی پرورش مین حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور ان کو نجاست خوری سے بچانا چاہیئے۔

احباب توسیع اشاعت کے لئے سعی فرمادین

www.aaiil.org

بینک کا سود

ایک دوست نے عرض کی۔ کہ میرے ایک رشتہ دار کا بہت سا روپیہ بینک میں کئی سالوں سے جمع تھا جہاں سے ماہواری سود ملتا ہے۔ اس کے مرنے کے بعد اب اس کے وارث لیتے ہیں۔ ایسے سود کے متعلق کیا حکم ہے۔ بینک والے وہ تم ضرور دیتے ہیں اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اگر روپیہ جمع کرنے والا سود سے فائدہ نہ اٹھائے۔ تو بینک والوں سے ایسا روپیہ مشنری عیسائی اشاعت دین عیسوی کیواسطے لے لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہمارا مذہب یہ ہے۔ کہ سود کا روپیہ بالکل حرام ہے۔ کہ کوئی شخص اسے اپنے نفس پر خرچ کرے۔ اور نہ کسی قسم کے بھی ذاتی مصارف میں خرچ کرے۔ یا اپنے بال بچے کو دے۔ یا کسی فقیر مسکین کو دے۔ کسی ہمسایہ کو دے۔ یا مسافر کو دے۔ سب حرام ہے۔ سود کے روپیہ کا لینا اور خرچ کرنا گناہ ہے۔ لیکن ایک بات جس پر خدا تعالےٰ نے ہمارے دل کو قائم کر دیا ہے۔ اور وہ صحیح ہے۔ یہ ہے۔ کہ یہ ایام اسلام کے واسطے بڑے مالی مشکلات کے ہیں۔ اول تو مسلمان اکثر غریب ہیں۔ پھر جو امیر ہیں وہ اپنے ذاتی مصارف میں اور مال و عیال کے فکر میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ سود کا روپیہ لے لیتے ہیں اور زکوۃ نہیں دیتے۔ دونوں طرف سے گناہ گاری میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ غریب ہو یا امیر ہو کسی کو بھی دین کا اور اسلام کی اشاعت کا فکر نہیں۔ جو زکوۃ دیتے ہیں۔ وہ بھی رسمی طور پر دنیوی عزت کے موقعہ پر اپنا روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اپنا جو حق نہ تھا۔ وہ لیتے ہیں۔ اور خدا کا جو حق تھا۔ وہ بھی نہیں دیتے۔ اور اس طرح اپنے اندر دو گناہ ایک ہی وقت میں جمع کرتے ہیں۔ غرض اس قدر اسلامی مصیبت کے وقت میں اگر اس قسم کا روپیہ اشاعت اسلام کے واسطے تالیف کتب میں صرف کیا جائے۔ تو یہ جائز ہے کہ سود کا روپیہ تصرف ذاتی کے واسطے ناجائز ہے۔ لیکن خدا کے واسطے کوئی شے حرام نہیں۔ خدا کے کام میں جو مال خرچ کیا جائے۔ وہ حرام نہیں ہے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ گولی بارود کا چلانا کیسا ہی ناجائز اور گناہ ہو۔ لیکن جو شخص اسے ایک جانی دشمن پر مقابلہ کے واسطے نہیں چلاتا وہ قریب ہے کہ خود ہلاک ہو جائے کیا خدا نے نہیں فرمایا۔ کہ تین دن کے بھوکے کے واسطے سؤر بھی حرام نہیں بلکہ حلال ہے۔ پس سود کا مال اگر ہم خدا کے لئے لگائیں۔ تو پھر کیوں کر گناہ ہو سکتا ہے اس میں مخلوق کا حصہ نہیں۔ لیکن اعلائے کلمہ اسلام میں اور اسلام کی جان بچانے کے لئے اس کا خرچ کرنا ہم اطمینان اور ثلج قلب سے کہتے ہیں۔ کہ یہ بھی فلا اثم علیہ میں داخل ہے۔ یہ ایک استثناء ہے۔ اشاعت اسلام کے واسطے ہزاروں حاجتیں ایسی پڑتی ہیں۔ جن میں مال کی ضرورت ہے۔ مثلاً آج کل یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی لوگ اسلام کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ اس واسطے بہت ضروری ہے۔ کہ اسلامی خوبیوں کی ایک جامع کتاب تالیف کی جائے۔ جس میں سر سے لے کر پاؤں تک اسلام کا پورا نقشہ کھینچا جائے۔ کہ اسلام کیا ہے۔ صرف بعض مضامین مثلاً تعدد ازدواج وغیرہ پر چھوٹے چھوٹے مضامین لکھنا ایسا ہے۔ جیسا کہ کسی کو سارا بدن نہ دکھایا جائے۔ اور صرف ایک انگلی دکھا دی جائے۔ یہ مفید نہیں ہو سکتا۔ پوری طرح دکھانا چاہیئے۔ کہ اسلام میں کیا کیا خوبیاں ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی دیگر مذاہب کے حالات بھی لکھ دینا چاہیئے۔ وہ لوگ بالکل بے خبر ہیں۔ کہ اسلام کیا شے ہے۔ تمام اصول فروع اور اخلاقی حالات کا ذکر کرنا چاہیئے۔ اس کے واسطے ایک مستقل کتاب لکھنی چاہیئے۔ جس کو پڑھ کر وہ لوگ دوسری کتاب کے محتاج نہ رہیں۔ آج کل اس کام میں روپیہ صرف کرنے کی اس قدر ضرورت ہے۔ ہمارے نزدیک تو آدمی حج کے واسطے روپیہ جمع کرتا ہے۔ اس کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنا روپیہ اسی کام میں صرف کرے۔ کیونکہ یہ جہاد کا موقعہ ہے اب تلوار کا جہاد باقی نہیں رہا۔ لیکن قلم کا جہاد باقی ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جس طرح کی تیاری کفار تمہارے مقابلہ میں کرتے ہیں۔ اسی طرح کی تیاری تم بھی ان کے مقابلہ میں کرو۔ اب قوموں کے درمیان تلوار کا مذہبی جنگ باقی نہیں رہا۔ لیکن قلم کا جنگ ہے۔ اور ہر ایک لوگ طرح طرح کے مکر و فریب کے ساتھ اسلام کے برخلاف کتابیں شائع کرتے ہیں۔ اور غلط باتیں افترا پردازی سے لکھتے ہیں۔ جب تک ان خبیث باتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ہونا ثابت نہ کیا جائے۔ اسلام کی اشاعت کس طرح ہو سکتی ہے۔ پس ہم اس بات سے شرم نہیں کرتے۔ کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ میرا مذہب جس پر خدا نے مجھے قائم کیا ہے۔ اور جو قرآن شریف کا مفہوم ہے وہ یہ ہے۔ کہ اپنے نفس عیال اطفال دوست عزیز کے واسطے اس سود کو مباح نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ پلید ہے۔ اور اس کا گناہ حرام ہے۔ لیکن اس ضعف اسلام کے زمانہ میں جب کہ دین مالی امداد کا سخت محتاج ہے اسلام کی مدد ضرور کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ ہم نے مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔ کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے۔ اور کسی فصیح بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے۔ اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جاوے۔ ایسے موقع پر سود کا روپیہ لگانا جائز ہے۔ کیونکہ ہر ایک مال خدا کا ہے۔ اور اس طرح پر وہ خدا کے ہاتھ میں جائے گا۔ مگر باایں ہمہ اضطرار کی حالت میں ایسا ہو گا۔ اور بغیر اضطرار یہ بھی جائز نہیں۔

ایک دوست نے عرض کی۔ کہ اگر اس طرح سے ایک خاص امر کے واسطے سود کے روپے لینے کی اجازت دی گئی ہو۔ تو لوگوں میں اس کا رواج وسیع ہو کر عام قباحتیں پیدا ہو جائیں گی۔

فرمایا۔ کہ بے جا عذر تراشنے کے واسطے تو بڑے حیلے ہیں۔ بعض شریر لاتقربوا الصلوٰۃ کے یہ معنے کر دیتے ہیں۔ کہ نماز نہ پڑھو۔ ہمارا منشا صرف یہ ہے۔ کہ اضطراری حالت میں جب خنزیر کھانے کی اجازت نفسانی ضرورتوں کے واسطے جائز ہے۔ تو اسلام کی ہمدردی کے واسطے اگر انسان دین کو ہلاکت سے بچانے کے واسطے سود کے روپے کو خرچ کرے۔ تو کیا قباحت ہے۔ یہ اجازت مختص المقام اور مختص الزمان ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ہمیشہ کے واسطے اس پر عمل کیا جائے۔ جب اسلام کی نازک حالت نہ رہے۔ تو پھر اس ضرورت کے واسطے بھی سود لینا ویسا ہی حرام ہے۔ کیونکہ دراصل سود کا عام حکم تو حرمت ہی ہے۔

پیراگوئے کی عورتیں۔ پیراگوئے میں بہ مقابلہ مردوں کے عورتیں بہت زیادہ ہیں۔ وہاں سات عورتوں کے پیچھے ایک مرد ہے۔ اس لئے مذکر جنس کی یہاں بڑی قدر و عزت ہے۔ اور ہر قسم کی محنت و مشقت اور تکلیف وہ کام عورتیں انجام دیتی ہیں۔ مثلاً سڑکوں کو صاف کرنا۔ جہازوں پر اسباب چڑھانا اور بیلوں کو ہانکنا۔ غرضیکہ ہر قسم کی محنت طلب کام عورتیں کرتی ہیں۔ حتیٰ کہ حفاظت ملک کی لڑائیوں میں بھی مردوں کی بجائے یہی عورتیں حصہ لیتی ہیں۔

ضرور ہے کہ اس ملک کے باشندوں کو تعدد ازواج کے ضروری مسئلہ کی طرف توجہ دلائی جاوے۔ تاکہ اس کثرت زنان کے جو بد نتائج طبعاً ہوتے ہیں۔ ان سے وہ ملک بچ سکے۔ غالباً وہاں کے باشندے عیسائی ہوں گے۔ لیکن عیسائیوں کے درمیان بھی ایک ایسا فرقہ ہے۔ جو تعدد ازدواج کو نہ صرف مسلمانوں کی طرح جائز رکھتا ہے۔ بلکہ ہر فرد عیسائی کے واسطے ایک ضروری حکم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

بقیہ رکوع دوم
سورۂ احزاب

جنود۔ لشکر کفار۔ دس ہزار آدمی باہر سے حملہ آور ہوئے اور اندر سے یہود دشمن ہو گئے۔

من فوقکم۔ باہر سے آئے۔

من اسفل منکم۔ مدینہ کے دشمن۔ یہود۔ جو برخلاف معاہدہ بیرونی دشمنوں کے ساتھ مل گئے تھے۔

بلغت القلوب الحناجر۔ دل دھڑکتے ہوئے حنجرے پر معلوم ہوئے۔

ھنالک ابتلی المؤمنون۔ اس جگہ مومنوں کی بہادری کا امتحان ہوا۔

زلزلوا زلزالا شدیدا۔ اس کلمہ سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کی ایک سخت مصیبت کو بھی زلزلہ کہا جاتا ہے

غرورا۔ دھوکہ۔

اشحۃ علیکم۔ تم پر جان قربان کرنے میں بخیل ہیں

اشحۃ علی الخیر۔ مال دینے میں بخیل ہیں۔

من قضی نحبہٗ۔ اپنی بات کو پورا کر چکے ہیں۔ خدا کے راہ میں اپنی جانیں بھی دے چکے

من ینتظر۔ جو اس انتظار میں ہیں۔ کہ اگر ضرورت ہو تو وہ بھی اپنی جانیں قربان کریں

صیاصیھم۔ ان کے قلعے

ارضا لم تطؤھا۔ جس زمین پر تم نہیں چلے۔ ارض شام اس میں پیشگوئی ہے۔ کہ شام کا ملک بھی تم فتح کرو گے

یایھا النبی قل لازواجک۔ اوپر جنگ اور ان میں فتوحات کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ہی دفعۃً یہ ذکر بھی شروع ہو گیا کہ اے نبی اپنی بیویوں کو کہدے۔ کہ اگر تم دنیوی زیب و زینت اور مال اسباب کی خواہشمند ہو۔ تو آؤ میں تمہیں رخصت کر دوں۔ ان دونو آیات کا باہم ربط یہ ہے۔ کہ جب فتوحات کے متعلق پیشگوئیوں کی آیات نازل ہوئیں۔ تو طبعاً آنحضرت کے اہل بیت کے دل میں یہ خیال آ سکتا تھا۔ کہ جب اس قدر فتوحات ہونگے اور بے شمار مال غنیمت آئے گا۔ اور قیصر کسریٰ کے خزانے یہاں مدینہ میں آجاوینگے۔ تو ہم کو بڑا مال و دولت ہاتھ آئے گا۔ اور بڑے عیش و آرام سے زندگی بسر ہوگی برخلاف اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے واسطے کچھ جمع کرنا اور مال و دولت سے دل لگانا گناہ سمجھتے تھے۔ اس واسطے ازواج کا دل بھی پہلے سے ہی اس قسم کے خیالات سے پاک کر دیا گیا۔ اور صرف اللہ اور اس کے رسول کی خاطر وہاں رہنا انہوں نے منظور کیا

فاحشہ۔ ناشائستہ حرکت

لاتخضعن۔ دبی زبان سے مت کہو

لاتبرجن تبرج الجاھلیہ۔ جاہلوں کی طرح اکھاڑوں میں نہ نکلو۔

اٰتین الزکوٰۃ۔ عورتوں کو لازم ہے۔ کہ اپنے مال میں سے علیحدہ خود زکوٰۃ دیں

ان المسلمین والمسلمات۔ ایک دفعہ ایک نواب نے مجھے (حضرت مولوی نورالدین صاحب کو) اپنے مکان پر وعظ کے واسطے کہا جب وعظ کے واسطے میں وہاں گیا۔ تو اس نے بتلایا کہ ایک طرف بیگمات پردہ کر کے بیٹھی ہیں۔ اور ایک طرف مرد بیٹھے تھے۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی جس میں متواتر ایک لفظ مردوں کے سطے اور ایک لفظ عورتوں کے واسطے آتا ہے سب لوگ حیران ہوئے۔ کہ قرآن شریف کیسی جامع کتاب ہے۔ گویا خاص اس وقت اور موقع کے لئے ایک خاص آیت پہلے سے قرآن شریف میں لکھ دی ہوئی تھی۔

خیرۃ۔ اختیار۔

سوامی درشنانند اور آریہ سماج

سوامی درشنانند (شائد سابق پٹ کرپا رام جگراؤنی) آریہ سماج کے مشہور سرگرم اپدیشک و مصنف تھے اب ایک عرصہ سے سوبجات متھرا میں کئی جگہ گورو کل قائم کرنے کے متعلق کوشش کیا کرتے تھے۔ اب بقول سناتن دہرم گزٹ مطبوعہ ۱۰ اگست ان کا مندرجہ ذیل اعلان اخبار تحفہ ہند بلند شہر نمبر ۲ جلد ۱۸ میں شائع ہوا ہے۔

آج کل آریہ سماج رشی دیانند کے سدھانتوں سے بالکل گر گیا۔ اور کوئی آدمی بھی سچائی اور شانتی سے سماج میں نہیں کر سکتا۔ اس واسطے کوئی آریہ سماج مجھے شاستر ارتھ یا سالانہ جلسہ کے موقعہ پر نہ بلائے۔ میں آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر لکچر دینا پاپ سمجھتا ہوں موجودہ آریہ سماج میں۔ لڑائی۔ جھگڑا۔ پالیسی

اور وشواس گھات بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔

(جیون تت۔ لاہور)

دو بت خانون
زلزلوں کی مار

جیسا کہ مشرق کی تمام بت پرستی کی جڑ اور ابتدا ہندوستان میں ہے۔ ایسا ہی مغرب کی تمام بت پرستی کی ابتدا اور بنا اٹلی کے ملک میں ہے۔ چینی اور جاپانی اور اہل تبت اگر بدھ پرست ہیں۔ تو بدھ کا جنم بھی ہندوستان ہی ہے اور امریکہ میں اگر مریم اور اس کے بیٹے کے بتوں کے آگے سر جھکانے والے ہیں۔ تو وہ پوپ ہی کو اپنا مورث اعلےٰ مانتے ہیں اور سچ پوچھو۔ تو اصل بت پرست اس وقت تمام دنیا میں دو ہی ہیں۔ عیسائی اور ہندو۔ اور ان کے مرکز ہیں۔ اٹلی اور ہند۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس وقت الٰہی جلال نے اپنے وعدہ کے مطابق کفر کو سرنگوں کرنے کے واسطے اپنی قدرت کا جو کرشمہ دکھایا۔ اس کے ظہور کا میدان انہیں دو ملکوں میں قائم کیا گیا ہے۔ ہند میں جو کچھ ہوا اس سے تو لوگ بخوبی واقف ہیں۔ اور اٹلی میں جو کچھ ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ وہ شاہ اٹلی کے ان الفاظ کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ جو ہم نے گذشتہ اخبار میں نقل کئے تھے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

مفت اخبار

مولوی سرور شاہ صاحب کسی ایسی جگہ اخبار بھیجنے کے لئے قیمت دینا چاہتے ہیں۔ جہاں پہلے نہ جاتی ہو محمدی غربا یا غیر احمدی کو مفید ہو۔ درخواست بنام میرے آنی چاہیئے۔

انصار بدر

کیا آپ [illegible] کے واسطے خریدار بہم پہنچا کر اور اس کے فنڈ میں [illegible] کر اس کے انصار میں سے بننے کی سعی نہیں فرمائیں [illegible] اس وقت جسقدر امداد احباب نے اس [illegible] جاتی ہے۔ کہ اخبار کی سہٹ۔ اس سے امید کی پر کھڑا ہونے کے لائق بعد تعالےٰ اپنے پاؤں بہت کمی ہے۔ اور یہ سر دست فنڈ میں [illegible] بار ان رکھا گیا ہے۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

عیسائیون مین مسیح کی آمد کا انتظار

یہ زمانہ ایسا ہے۔ کہ تمام گذشتہ اقوام اور مذاہب کی نظر مدت سے اس پر جم رہی تھی۔ مسلمانون کے نزدیک مہدی اور مسیح کے آنے کا یہی زمانہ ہے۔ ہندؤن کے نزدیک ایک زبردست کلکی اوتار کے ظاہر ہونے کا یہی سمان ہے۔ اور عیسائیون کے نزدیک مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے۔ سب اپنی اپنی جگہ اس امید مین لگے ہوئے ہین۔ کہ مسیح آج آیا یا کل۔ بس اس سے آگے بڑھنا مشکل ہے۔ اس زمانہ مین مذاہب کی جو گت بن رہی ہے اور جس قدر بدعملی اور دہریہ پن پھیل رہا ہے۔ وہ بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ اگر کسی مصلح نے پیدا ہونا ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اب پیدا ہو۔ ورنہ تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مار گزیدہ مردہ شود۔ والا معاملہ دنیا کی روحانی حالت کے ساتھ ہو جائیگا

عیسائیون کی قوم کتابون کے لکھنے چھاپنے اور شایع کرنے مین بڑی ہوشیار ہے۔ جہان کوئی خیال سوجھا جھٹ قلمبند کر کے شایع کر دیا۔ اس واسطے یورپ کے ملک مین بہت سی اس قسم کی کتابین چھپ چکی ہین جنمین مسیح کی آمد ثانی کا ذکر بڑی تفصیل کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک ضخیم انگریزی کتاب مجھے ملی۔ جس مین نہایت تفصیل کے ساتھ بائبل کی پیش گوئیون کی بنا پر مسیح کی آمد کا وقت بقید تاریخ درج کیا گیا تھا۔ اور مصنف کو اپنے اس حساب پر ایسا فخر تھا۔ کہ اس نے جوش مین آکر یہ الفاظ لکھے۔ کہ اگر مسیح ۱۸۹۸ء مین نہ آگیا۔ تو بائبل جھوٹی ہے اگر بائبل کے کذب و صدق کا یہی معیار ہو۔ اور پیشگوئیون کے پورا ہونے کا وہی طریق ہو۔ جو عیسائیون نے سمجھا ہے تب تو بائبل آج بھی اور کل بھی جھوٹی۔ بلکہ قیامت تک جھوٹی ثابت ہوتی رہے گی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس معاملہ مین بائبل نہین جھوٹی بلکہ مسیح کی آمد کا جو نقشہ ان لوگون نے اپنے دل مین بنا کر رکھا ہوا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ مین نے اس کتاب کے مصنف کو ایک خط لکھا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی تھی کہ عیسائی دنیا نے تم پر بہت لعنت ملامت کی ہوگی کیونکہ تمہاری تحریر کے مطابق مسیح ۱۸۹۸ء مین نہ آیا۔ لیکن سچ یہ ہے۔ کہ تمہاری تحریر درست تھی۔ اور مسیح آگیا ہے صرف آپ لوگون نے اس کی آمد کے طریق مین ایسا ہی دھوکا کھایا ہے۔ جیسا کہ الیاس کے متعلق یہودیون نے مسیح ناصری کے وقت دھوکا کھایا تھا۔ اس خط کا جواب صاحب موصوف نے نہین دیا۔ اور بےچارہ دیتا بھی تو کیا دیتا

حال مین اسی قسم کی ایک اور کتاب مخبر یک میان نبی بخش صاحب برادرم بابو برکت علی صاحب نے شملہ سے دیکھنے کے واسطے مجھے بھیجی ہے۔ یہ کتاب پادری بیکسٹر صاحب کی تصنیف ہے۔ جو اخبار کرسچن ہیرالڈ کا ایڈیٹر ہے۔ سب سے پہلے یہ کتاب ۱۸۶۶ء مین چھپی تھی۔ اور عیسائیون کے درمیان ایسی مقبول ہوئی۔ کہ ۱۸۹۴ء تک یہ آٹھ دفعہ چھپ چکی تھی۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کے بعد بھی چھپی ہو۔ لیکن جو کتاب مجھے ہاتھ لگی ہے وہ ۱۸۹۴ء مین چھپی ہوئی ہے۔ اس کتاب کا نام چہل عجائبات نبوت۔ اس کتاب کا خلاصہ مضمون یہ ہے

۱۸۹۶ یا ۱۸۹۷ء مین یورپ مین ایک بڑا جنگ ہوگا فرانس جرمنی کے ملک پر غالب آئے گا۔ جرمنی کے حصے کئے جائین گے۔ کچھ فرانس کے قبضہ مین آئے گا۔ کچھ آسٹریا سے مل جائے گا۔ سلطنت روم کو عیسائی لوگ فتح کرین گے۔ یورپ مین دس بڑی بڑی سلطنتین طاقت ور ہون گی۔ ہسپانیہ سے ہند اور آئرلینڈ سے صرف قانونی رنگ مین علیحدہ ہو جائین گے۔ یہودیون کو یروشلم مین ہیکل اور مذبح بنانے کی اجازت ہو جائیگی۔ دس سلطنتون کے بیچ مین سے ایک اور گیارھوین سلطنت پیدا ہوگی۔ ۱۲۔ مارچ ۱۹۰۳ء بروز جمعرات تمام مقدس عیسائی اوپر آسمان کی طرف اڑین گے۔ آسمان کے اندر مسیح کے ساتھ ملاقات کرین گے

اکتوبر ۱۹۰۲ء مین سخت زلزلہ آئے گا۔ مارچ ۱۹۰۴ء مین شیطان اور میکائیل فرشتے کی لڑائی ہوگی۔ اپریل ۱۹۰۴ء مین زمین کے باشندون کے درمیان ایک بڑا جنگ ہوگا۔ فروری ۱۹۰۶ء مین سخت قحط ہوگا۔ بالآخر ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو جمعرات کے دن شام کے ٹھیک تین بجے مسیح کوہ زیتون پر نازل ہوگا۔

یہ پیشگوئیون کا سلسلہ ۱۸۹۶ء سے شروع ہو کر ۱۹۰۸ء تک بارہ سال مین ختم ہوتا ہے جس مین سے ۹ سال گذر چکے ہین۔ اور تین سال باقی ہین گذشتہ نو سال کے عرصہ مین جہان تک یہ پیشگوئیان پوری ہوئی ہین۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ آیندہ تین سال کی باتین کہان تک سچی نکلین گی

اس مین شک نہین۔ کہ اصل مقصد ان کتب کا یعنی مسیح کی آمد اس زمانہ مین ایک صحیح اور واقعی امر ہے۔ اگر گذشتہ انبیاء جن کے متعلق پہلے سے نبوت کی گئی تھی اور نشانات بتلائے گئے تھے۔ اگر ان کے واقعات پیش آمدہ کو بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو اس مسیح کے ماننے مین مشکلات نہین رہتے۔ ہر بار پیشگوئیون کے پورا ہونے کے معاملہ مین ایک ہی قسم کی ٹھوکر ہمیشہ مخالفین سلسلہ حقہ کھاتے چلے آئے ہین۔ اور ایسے وقت مین صرف وہی لوگ فائدہ حاصل کر سکتے ہین۔ جو گذشتہ واقعات کو پیش نظر رکھتے ہین۔ (باقی آیندہ۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

رسید زر

۲۴۔ اگست ۱۹۰۵ء۔ سید عبد الرحیم صاحب حیدر آباد دکن عا/
۲۴ " " ۔ منشی محمد حسن صاحب ۔ موگہ عا/
۲۴ " " ۔ چودہری ثناء اللہ صاحب ظفروال عا/
۲۶ " " ۔ حافظ محمد صاحب ۔ سری نگر ے
۲۶ " " ۔ محمد اعظم الدین صاحب سیالکوٹ عا/
۲۸ " " ۔ عمر الدین صاحب ٹھیکیدار ریاست نابھہ عا/
۲۸ " " ۔ نامعلوم الاسلام عہ/
۳۰ " " ۔ محمد اسمٰعیل صاحب تھانون عا/
۳۰ " " ۔ محمد عبد الرحمان صاحب بمبئی عا/
۳۰ " " ۔ عبد العزیز خانصاحب نائب تحصیلدار پالم پور عا/
۳۰ " " ۔ نواب محمد علی خان صاحب قادیان عہ/
۳۱ " " ۔ صوفی عبد اللطیف صاحب عا/
یکم ستمبر ۱۹۰۵ء۔ غلام احمد خانصاحب بھوپال ۱۲/
" " ۔ نصیر الدین صاحب ۔ چکر دتہ ۷/
" " ۔ نامعلوم الاسلام عا
" " ۔ فضل محمد صاحب ۔ ہرسیان عہ
۴ " " ۔ قاضی نظیر حسین صاحب بہاگ ے
" " ۔ عبد القادر صاحب مدرس لاہور عا
" " ۔ مستری شہاب الدین صاحب جمون عہ/
۶ " " ۔ مولوی جان محمد صاحب ڈسکہ ۱۳/
" " ۔ مستری قطب الدین صاحب قادیان ۲/
۷ " " ۔ قاضی خواجہ علی صاحب لدہیانہ عا
" " ۔ سید محمد رضوی صاحب حیدر آباد دکن ے
" " ۔ علی بخش صاحب گوجرانوالہ عا
" " ۔ مولوی فتح الدین صاحب ہراہم پور عہ

عام اخبار

قسطنطنیہ میں سلطان المعظم پر وار کرنے کی سازش کے الزام میں ایک ارمنی گرفتار تھا - یہ ایک شخص کا خانگی ڈرائیور نکلا جو انگریزی رعایا ہے اُسکے مکان کی تلاشی لی گئی یہاں پچاس گولے بمب کے خالی پائے اور ۱۵۰ ار بوتل آتشگیر مسالہ کی جسّے بھک سے اُڑتے ہیں

اٹلی کا زلزلہ - اٹلی کے علاقہ کلیبریا میں زلزلے کی تباہیاں بے طرح جاری ہیں - ایک طرف زلزلوں کا خوف برابر لگا ہے اب تک اسکے صدمے محسوس ہوتے ہیں - اسپر موسم بارانی اور اس قدر طوفانی ہے - کہ خیمہ جات اور جھونپڑے مثل پرکاہ کے اڑ جاتے ہیں اور بیماروں سے سخت مصیبت اور پڑھکی ہے - جو لوگ زلزلے کی تباہی کا شکار ہیں ان کی حالت نہایت دردناک ہے ہر چند کہ رفع تکالیف میں کچھ کسر نہیں رکھی گئی - لیکن آسمانی آفتوں کا کیا علاج ہے - بارشیں دھڑا دھڑ ہو رہی ہیں - اور ہوا کا زور بھی سراسر طوفانی ہے اس سے جانوں کی تباہی - سراسر ناگفتہ بہ حالت بھگت رہے ہیں :

طاعون کا اثر - برما کے ضلع میانگ میا کے سول سرجن ڈاکٹر بریڈلے صاحب کو طاعون ہو گیا تھا - آرام آیا - لیکن اسکے ساتھ ہی دیکھا گیا ہے - کہ ان کے کانوں کی طاقت زایل ہو گئی ہے - وہ کچھ نہیں سن سکتے ہیں - وہ ایسے بہرے ہو گئے ہیں - کہ ریٹایر ہونے پر مجبور ہیں اور قبل پنشن کے دو سال کی رخصت فرلو حاصل کی ہے ؛ تشخیص کیا کر سکتے ہیں -

بھوپال کی بیگم صاحبہ نے اپنی ریاست کی مستورات کے لیے ایک صنعتی مدرسہ قائم کیا ہے تاکہ وہ مستورات جو مدد کی محتاج ہوں کسی ہنر کی تعلیم حاصل کرکے اپنا گذارہ آپ چلا سکیں وظیفے وغیرہ بھی قائم کیے گئے ہیں -

کوہ قاف کی لڑائی - یہ بلوہ دنوں دن بڑھتا جاتا ہے طفلس کے سرغنوں نے عام اعلان دیا ہے کہ سب لوگوں کو روس سے باغی ہو جانا چاہیے - باکو کی تیل کی تجارت قریباً بند ہو چکی ہے - شاہزادہ لوی نیپولین والیہ زار کی طرف سے گورنر جنرل مقرر ہو کر آیا ہے اور امن قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے - باکو میں حکام کا کچھ نہیں چلتا اور تیل کے کارخانے والوں نے باغیوں کو بڑی بڑی رقمیں دیکر اپنی حفاظت کی تجویز کی ہے -

یمن کی بغاوت کا خاتمہ - عربوں نے ترکی حکومت کے جوئے کو کندھے سے اُتارنے میں کوئی کسر نہیں کی تھی اور یورپی اخبارات نے عربوں کے حق میں فیصلہ دینے میں کوئی کمی نہیں کی اور یہی مشہور کرتے رہے کہ ترک شکست کھا رہے ہیں ترکوں کے پاس جہاز نہیں کہ فوج یمن میں آئے یمن کے افسر فوج کے اخبارات محدود ہیں وہ بیچارہ کچھ نہیں کر سکتا غرض اس قسم کی بے سروپا خبریں اُڑتی رہیں جنکا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب پارہ پارہ کر دیے گئے ان کی فوجیں پریشان ہو گئیں تمام یمن پر اس سرے سے اُس سرے تک ترکوں کا نہایت استواری سے قبضہ ہو گیا زیدیوں کے سیکڑوں دیہات جلا دیے گئے اور انہیں ایسا سبق پڑھا دیا گیا غالباً وہ پچاس ساٹھ برس تک تو کان نہیں ہلانے کے عربوں کا بے جگری سے لڑنا ایک معمولی بات ہے مگر ترکوں کی قواعددان فوج اور مشین کی توپوں نے انکا بھُرکس نکال دیا ان کی بے ہنگام شجاعت کچھ کام نہ آئی اور وہ جنوں کی طرح بھون دیے گئے ترکی فوجیں ایک بھی ترک نہیں ہے ساری پلٹن البانی رنگروٹوں کی تھی اور یہ وہی البانی ہیں جنھوں نے ایک ہفتہ میں یونانیوں کی کمر توڑ دی تھی غرض اب بغاوت بالکل نیست و نابود ہو گئی -

برن کمپنی کے کلرک

کلکتہ کی مشہور برن کمپنی کے تین سو دیسی کلرکوں نے اسوجہ سے نوکری پر جانا موقوف کر دیا ہے کہ ان کے ساتھ قلیوں کا برتاؤ کیا جاتا ہے ان کی ہمت اور غیرت پر آفرین ہے - اس کے علاوہ کلکتہ کے دیسی دوکانداروں نے برن کمپنی سے حساب کتاب بند کرنا شروع کر دیا ہے اور تمام دیسی دوکانداروں نے اتفاق کرکے ایک میموریل برن کمپنی کو بھیجا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ اگر مالکان کمپنی کلرکوں کو دوبارہ نوکر نہ رکھیں گے اور ان کے ساتھ شریفانہ برتاؤ نہ کرینگے تو ہم خرید و فروخت قطعی بند کر دینگے - برن کمپنی کے مالکوں نے اسکا ابھی کوئی جواب نہیں دیا ہے جسکا نہ صرف اہل بنگال بلکہ دیگر صوبجات کے باشندوں کو بھی بڑی بے صبری سے انتظار ہے -

نیو یارک میں ایک ریل پٹڑی سے اُتر گئی ۱۰ مسافر ہلاک ۱۰ زخمی ہوئے -

۷ رماہ حال کو منصوری میں ۱/۲ ۴ بجے صبح کے وقت زلزلہ آیا مگر کچھ نقصان نہیں ہوا -

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں اور کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ضمیمہ لکھا جا رہا ہے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ہنوز علیل ہیں - اور تکلیف میں ہیں - احباب ان کی صحت و عافیت کے واسطے دعا کریں - کہ اللہ تعالے انہیں شفا دے

اس ہفتہ میں خلیفہ نورالدین صاحب جموں سے محمد ذوالفقار علی خانصاحب - اور مولوی عبدالرحیم صاحب میرٹھ سے شیخ خدا بخش صاحب - میاں محمد یوسف صاحب میر منشی اپیل نویس مردان سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے

شیخ عبدالرحمن صاحب تھرڈ ماسٹر مدرسہ قادیان ہنوز علیل ہیں احباب اُن کے واسطے بھی دعاے صحت کریں -

مدرسہ تعلیم الاسلام میں سید طفیل حسین صاحب سابق طالب علم تعلیم الاسلام کالج اور میاں محمد شریف صاحب بی - اے عارضی طور پر آنریری کام کرتے ہیں اللہ تعالے اُن کو جزاے خیر دے -

آج کل حضرت اقدس عموماً صبح کے ۸ اور ۱۲ بجے کے درمیان دو ایک گھنٹہ مسجد مبارک میں اجلاس فرماتے ہیں اور خادمان کو اپنے پُر اثر وعظ سے مستفیض فرماتے ہیں - باہر سے آنے والوں کے لیے کیا خود یہاں کے رہنے والوں کے واسطے یہ موقعہ نہایت غنیمت ہے اللہ تعالے عمل کی توفیق عطا فرماوے آمین

آمد و روانگی

جدید وایسراے ہند لارڈ منٹو نے ریوٹر ایجنسی کو اطلاع دی ہے کہ وہ کونٹس منٹو اور لڑکیوں کے ساتھ ۲۰ اکتوبر کو مارسیلز سے جہاز مقدونیہ پر روانہ ہند ہوں گے لارڈ موصوف کے سٹاف میں حسب ذیل اصحاب ہوں گے -

میجر اُدم - میجر فیلڈنگ - لارڈ میس سکاٹ اور سر جن کرنل کروک لاس

درخواست دعا

حسن محمد ساکن کنجاہ بیمار ہیں - بابو غلام محمد خان صاحب مخالفین کی دکھ دہی سے تنگ آئے ہیں ہر دو صاحبان احباب کی خدمت میں دعا کے واسطے ملتجی ہیں - ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان دونوں صاحبوں کے لیے جناب باریتعالے میں عرض نیاز میں دعا کریں -

www.aaiil.org

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون
سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخبارون مین متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت مین تحریک کی ہے۔ اور ہمین امید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت مین چاہتا ہون کہ دوستون کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤن۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہین جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہوجاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال سائنس روم۔ وغیرہ بعض عمارتین سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتین جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہوسکتے ہین۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام مین غفلت کرتے ہین اور چندہ کی روانگی مین دیر کرتے ہین۔ سردست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت مین زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمرون کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہون کے واسطے بھی جیسا کہ مین پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہون۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ مین ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہئیے۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہئیے۔ والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرین۔ اپنے خرچ سے انجمنون کتب خانون اور غریب لوگون کو اخبار خرید کر دین۔ اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کرین

سنہ ۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاکخانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دیکر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بسبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ مین خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہئیے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریدارون کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندون کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلانے کی سعی کرنی چاہئیے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	ماعہ	صہ	صہ	صہ	ہے
نصف صفحہ	صہ	دین	معہ	ہے	صہ
پورا کالم	سہ	سہ	سہ	صہ	ہے
نصف کالم	عہ	سہ	مہ	للعہ	عا
ربع کالم	عہ	ہے	صہ	ہے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲/ر۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئیے۔ مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ سے کم نہو جنکے اشتہار کی اجرت ۱۵ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے قیمت صرف پونے تین روپے۔ عہ۱۲/ر۔ درخواستین بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئین۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ یہان کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

فک پلز

یہ نادر گولیان بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے مین عجیب باثر ثابت ہوئی ہین۔ دائمی قبض ان گولیونکی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قولنج۔ درد شکم۔ گرانی شکم جلے اور کھٹے ڈکار وغیرہ ان گولیوں کے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہین۔ یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہین۔ قیمت فی بکس جسمین چالیس گولیان ہوتی ہین۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شور۔ آگرہ

بدر پریس قادیان مین میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

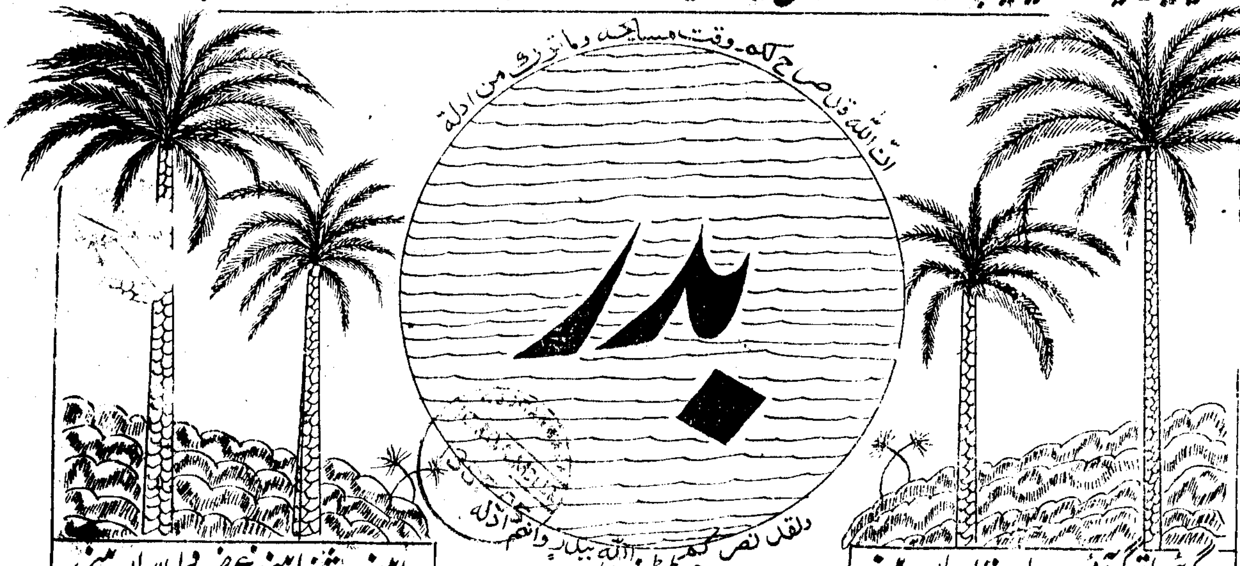

چہ گویم باتو گر آئی ۔ جمال قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰۹	دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۳ ۔ ۴ ۔ رجب ۱۳۲۳ ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ ۷ ۔ ستمبر ۱۹۰۵ ع سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۳۱

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے
معاونین عہ
پرسنلئے صہ
خود ۔ہ
عام قیمت ع

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا

سر دست خریداری کی بہت کم ہے اور خرچ آمد سے ہو گنا ہے اس لئے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
بعد ما مہدی از آن عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قایم رہیگا اور اس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ سینتالیس سال کی عمر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (اس سے دوسرے دن ۳ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا جس نے اپنی بدکاریوں اور غفلتوں پر نہایت افسوس کی تحریر کر کے لکھا۔ اب میری عمر سینتالیس سال کی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فرمایا۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو خط باہر سے آنیوالا ہوتا ہے۔ اس کے مضمون سے پہلے ہی سے اطلاع دی جاتی ہے)

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ ما کان لنفسٍ ان تموت الا باذن اللہ

۱۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء ایک کاغذ دکھایا گیا۔ جیسا کہ منی آرڈر کا فارم ہوتا ہے۔ اور سامنے اس کے پاس دس پندرہ رکھے ہوئے ہیں (اس کشف کے تھوڑی دیر بعد پندرہ کا ایک منی آرڈر آیا)

۲۔ ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا ہوا تھا۔

آتش فشان

۳۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا تھا

مصالح العرب۔ میسر العرب

۴۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا تھا

بامراد

۵۔ پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا تھا

ردّ بلا

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ قبل ظہر۔ واما بنعمۃ ربک فحدث

۸ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ اذا جاء افواجٌ وسمٌّ من السماء۔

کفن میں لپیٹا گیا

فرمایا۔ معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں۔

القول الطیب

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ مذکورہ بالا الہامات سنا کر فرمایا کہ بعض دفعہ وحی اس طرح بھی نازل ہوتی ہے۔ کہ کوئی کاغذ یا پتھر وغیرہ دکھایا جاتا ہے۔ جس پر کچھ لکھا ہوا ہوتا ہے

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے نشان اس طرح کے ہوتے ہیں۔ کہ ان میں قدرت اور غیب ملا ہوا ہوتا ہے اور انسان کی طاقت نہیں ہوتی۔ کہ ان کو ظاہر کر سکے

فرمایا۔ مولوی صاحب کی زیادہ علالت کیوقت میں بہت دعا کرتا تھا۔ اور بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے جن سے ناامیدی ظاہر ہوتی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا موت کا وقت ہے۔ اور ظاہر طب کی رو سے بھی معاملہ خوفناک تھا کیونکہ ذیابیطس والے کو سرطان ہو جائے۔ تو پھر بچنا مشکل ہوتا ہے۔ اس دعا میں میں نے بہت تکلیف اٹھائی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے بشارت نازل کی۔ اور عبداللہ سنوری والا خواب میں نے دیکھا جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفی ہوئی۔ جو گذشتہ اخبار میں چھپ چکا ہے

امت بمنزلہ عورت اس دعا میں میں نے ایک شفاعت کی تھی۔ جیسا کہ خواب کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یہ شخص میرا دوست ہے۔ خدا کی قدرت اور اس کا عالم الغیب ہونا ظاہر ہوتا تھا۔ کہ مولوی صاحب بچ گئے۔ خدا کی کتب میں نبی کے ماتحت امت کو عورت کہا جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ایک جگہ نیک بندوں کی تشبیہ فرعون کی عورت سے دی گئی ہے۔ اور دوسری جگہ عمران کی بیوی سے مشابہت دی گئی ہے۔ اناجیل میں بھی مسیح کو دولہا اور امت کو دلہن قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ امت کے واسطے نبی کی ایسی ہی اطاعت لازم ہے۔ جیسی کہ عورت کو مرد کی اطاعت کا حکم ہے۔ اسی واسطے ہماری رویا میں

تعبیر رویا عبداللہ نے کہا۔ کہ میری بیوی بیمار ہے عبداللہ نبی کا نام ہے۔ قرآن شریف میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام عبداللہ آیا ہے۔ مٹھن سے مراد وہ لذت اور راحت صحت کی ہے۔ جو بیماری کی تلخی کے بعد نصیب آتی ہے۔ مقبول سے مراد ہے۔ کہ دعا قبول ہوگئی یہ سب گہرے استعارات ہیں اور تمثلات ہیں جب تک آسمان پر نہ ہو۔ زمین پر کچھ ہو نہیں سکتا۔ مولوی صاحب کا اس بیماری سے صحت پانا ایک بڑا معجزہ ہے۔

مطالعہ کتب سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا۔ مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے

مولوی محمد حسین بٹالوی کا ذکر تھا۔ ایک دوست نے عرض کی کہ کہیں مرنے کے وقت توبہ کریگا۔ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ہر شے پر غالب ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ ہماری جوتیاں جھاڑ کر آگے رکھتا تھا۔ ہم کو وضو کرانا ایک بڑا ثواب جانتا تھا۔ براہین کا ریویو اس نے خود بخود لکھا۔ ہماری درخواست نہ تھی۔ تعجب نہیں کہ وہ کسی وقت پہلی حالت پر پھر لوٹ آئے۔ جیسا کہ ہم رویا میں دیکھ چکے ہیں۔ بعض خوابیں مدت کے بعد پوری ہوتی ہیں۔ یہ رویا چھپ چکا ہے۔ جس میں میں نے دیکھا تھا۔ کہ وہ ایک چھوٹا لڑکا ہے ننگا رنگ سیاہ اور بدشکل ہے۔ میں نے اس کو اشارہ سے بلایا۔ تب وہ آیا اور میرے گلے لگا۔ اور پورے قد کا ہو گیا اور اس پر لباس بھی ہے اور رنگ سفید ہے۔ تب میں نے کہا کہ آپ کا ہمارا اس قدر مقابلہ رہا۔ ممکن ہے۔ کہ قلم سے یا زبان سے کوئی سخت لفظ نکل گیا ہو۔ تم بخش دو۔ اس نے کہا۔ اچھا میں نے بخشا۔ تب میں نے کہا کہ تم نے جو ایذا ہم کو دی تھی۔ وہ بھی ہم نے بخشدی۔ تب ہم نے اس کی دعوت کی۔ جس کو اس نے کچھ تردد کے بعد قبول کیا اور ایک شخص جان کندن میں ہے۔ تب میں نے کہا کہ یہ مقدر تھا کہ جس طرح یہ شخص مرے۔ اس دن تم توبہ کرو

ہجرت آج کے الہام میسر العرب کا ذکر تھا فرمایا۔ اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ عرب میں چلنا۔ شاید مقدر ہو کہ ہم عرب میں جائیں۔ مدت ہوئی۔ کہ کوئی پچیس یا چھبیس سال کا عرصہ گذرا ہم ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔ تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں۔ تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔

ہفتہ دار الامان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہور اور شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد سے اس ہفتہ میں تشریف لائے ہیں اور حضرت مسیح کی صحبت سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف فرما ہوئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت بحمد اللہ نسبتاً اچھی ہے۔ حضرت کے مکانات کے مغربی جانب ایک وسیع مکان لنگر خانہ اور مہمان خانہ کیواسطے بن رہا ہے جس کی چھت کے واسطے شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آبادی نے اپنے خرچ سے چار لوہے کے گرڈر بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو جزائے خیر دے۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

کے نوٹس

سورۃ السجدۃ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں یہ سورۃ شریف ہمیشہ نہیں تو اکثر ضرور پڑھا کرتے تھے۔ اس سورہ شریف میں اللہ تعالےٰ کی عظمت۔ نبوت۔ کی صداقت۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک عادات اور دنیا کے تغیرات کا بیان ہے

الم۔ انا اللہ اعلم۔ میں اللہ جاننے والا ہوں جن سورتوں کے شروع میں یہ لفاظ آئے ہیں۔ وہاں ساتھ ہی اللہ تعالےٰ کی کتاب کا خصوصیت کے ساتھ ذکر آیا ہے۔ مثلاً۔ الم۔ ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ۔ الم۔ تلک اٰیٰت الکتٰب الحکیم۔ الم تنزیل الکتٰب لاریب فیہ

حروف مقطعات

قرآن شریف میں کئی سورتوں کے شروع میں اس قسم کے حروف ہیں۔ جیسے کہ اس سورہ کے ابتدا میں حروف الم ہیں۔ ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ حروف مقطعات کے معانی تلاش کرنا گناہ ہے۔ اور یہ کسی کو معلوم نہیں۔ مگر یہ کہنا قرآن شریف کی بے ادبی کرنا ہے۔ قرآن شریف میں تدبر کرنا فرض ہے صحابہ کرام میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان حروف کو اجزاء اسمائے الٰہی مانا ہے۔ میں نے بہت محنت کے ساتھ ایسی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ جس میں ان کا ذکر ہے اور صحابہ کرام کے مقدس گروہ کا اجماع مجھے اسی پر دکھائی دیا ہے۔ کہ حروف اجزائے اسماء الٰہی ہیں اور اسی واسطے سورتوں کے نام ہیں

آج کل کے جنٹلمین تو اس طریق پر اعتراض کر ہی نہیں سکتے کیونکہ ان میں عموماً قابل عزت وہی ہے جس کے نام کے ساتھ کوئی بی۔ اے یا ایم۔ اے یا ایم بی۔ یا ایل ایل بی غرض دو یا تین حروف لگے ہوئے ہیں۔ اور بعض بڑے معززین کے ناموں کے ساتھ اس قدر حروف ہوتے ہیں کہ ساری حروف تہجی وہاں ختم ہوتی نظر آتی ہے۔

وید وں میں بھی سب سے پہلے اوم ہی آتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ باوجود اس کو حروف مقطعات ماننے کے وہ لوگ اس کے معنے کے واسطے کوئی سند نہیں رکھتے۔

ما اتاھم من نذیر۔ نہیں آیا ان کے پاس کوئی ڈرانے والا۔ عرب کے لوگ ماموریں اللہ اور مکالمہ الٰہی سے بالکل ناواقف تھے۔ جیسا کہ ہمارے زمانہ کے لوگ ناواقف ہیں۔ جو قوم اس وقت عرب میں موجود تھی۔ ان میں یا ان سے پہلے قریب دنوں میں ان کے درمیان کوئی ایسا نبی نہ گذرا تھا۔ جس سے ان کو معلوم ہوتا۔ کہ نذیر کس طرح ہوا کرتے ہیں۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ ان کو ایک نذیر نظر آیا

چھ دن میں زمین و آسمان

فی ستۃ ایام۔ چھ وقتوں میں۔ یوم ایک وقت اور ایک دور کو کہتے ہیں۔ یوم کا لفظ ایک دن پر ایک برس پر ایک ہزار برس پر پچاس ہزار برس پر یا کسی کام کے پورا ہونے کی ایک منزل کی میعاد کو کہتے ہیں۔ آج کل کے جیالوجسٹ یعنی علم الارض کے ماہروں نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ زمین کو اس موجودہ صورت تک پہنچنے تک چھ خاص حالتوں میں سے گذرنا پڑا ہے۔ جن پر چھ زمانے گذرے تھے۔ آج کل لاہور کے عیسائی پادریوں کے مشہور ماہواری رسالہ میں بھی جس کا نام ترقی ہے۔ ایک لمبا مضمون اس تفصیل میں نکلا ہے کہ زمین نے کس طرح چھ حالتیں بدلیں۔ اور بالآخر وہ اس موجودہ شکل میں پوری ہوئی

انسان کا بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اس پر بھی چھ ایام آتے ہیں۔ سلالۃ من طین نطفہ۔ علقہ۔ مضغہ۔ عظام۔ کسونا العظام لحماً

اس کے بعد پھر انسانی بچہ پر چھ ایام آتے ہیں۔ جنین۔ رضیع۔ غلام۔ شاب۔ کہل۔ شیخ

ایسا ہی زمیندار ہل چلا کر۔ ڈھیلے توڑتا۔ پانی دیتا۔ بیج ڈالتا۔ لو نکلتی۔ فصل پکتا

ایسا ہی آج کل تعلیم چھ درجوں پر کامل ہوتی ہے پرائمری۔ مڈل۔ انٹرنس۔ ایف اے۔ بی اے۔ ایم اے

ایک دفعہ ایک شخص نے اعتراض کیا۔ کہ کیا خدا تعالےٰ زمین و آسمان کو ایک دن میں نہیں بنا سکتا تھا۔ چھ یوم کیوں لگا۔ میں نے کہا یہ بیٹھے ہیں۔ ایک بچہ سامنے تھا۔ میں نے اس کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کہ یہ کتنے عرصہ میں بڑا ہوگا۔ وہ شرمندہ ہو گیا

اللہ تعالےٰ کی صفات کا مقتضا ہے۔ کہ ہر ایک شے بتدریج نشوونما اور ترقی پاتی ہے

ثم استوی علی العرش۔ اللہ تعالےٰ اپنے تخت پر ٹھیک ٹھاک حکمران ہے

یدبر الامر من السماء۔ کل احکام اوپر سے آتے ہیں۔ ہم آنکھیں رکھتے ہیں۔ مگر آسمانی روشنی کے سوائے کچھ دیکھ نہیں سکتے۔ اگر اوپر سے بارش نہ آئے۔ تو کنوئیں بھی خشک ہو جاتے ہیں

روح

روح۔ قرآن شریف میں روح کا لفظ جان کے واسطے کہیں استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ روح کے معنے کلام الٰہی میں ہر جگہ وحی الٰہی لئے گئے ہیں۔ مثال وکذٰلک اوحینا الیک روحاً من امرنا

مدینہ میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔ تو آپ نے اول مرتبہ اہل مدینہ کو مخاطب کر کے جو خطبہ پڑھا اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے لوگو۔ قبل اس کے کہ تم اس جہان کو چھوڑ دو اپنے لئے اعمال نیک کا ذخیرہ آگے بھیجو۔ یقین جان لو تم ہو خدا کی کہ بالضرور تم میں ہر ایک شخص ہولناک بلا میں پڑنے والا اور بیشک ۔۔۔ کو اس طرح چھوڑ جانے والا ہے جیسے کوئی اپنی بکریوں کو محافظ کے بغیر چھوڑ دے اور بیشک خدا ہر ایک سے ایسے طور پر کہ نہ اس کے لئے کوئی ترجمان ہوگا اور نہ روک ٹوک کرنے والا دربان یقینی گویا ۔۔۔ پوچھیگا۔ کہ کیا ہمارا کوئی پیغمبر تیرے پاس نہیں آیا تھا؟ اور جس نے ہمارے احکام تجھ کو نہیں پہنچائے تھے۔ اور کیا تجھ کو ہم نے بہت سا مال نہیں بخشا تھا؟ (تاکہ ہماری راہ میں دین) اور اپنا فضل و احسان تجھ پر نہیں کیا تھا؟ (تاکہ اپنی بنی نوع کے ساتھ مہربانی اور نیکوئی کرتا) پس بتا کہ تو نے کیا چیز اپنے لئے آگے بھیجی تھی۔ پس البتہ (اس وقت) انسان دائیں بائیں دیکھیگا) اور کوئی چیز دکھائی نہ دیگی۔ پھر سامنے کی طرف نظر کریگا۔ اور وہ دوزخ کے سوا کچھ نظر نہ آئیگا پس جس سے ہو سکے اپنے تئیں اس آگ سے خواہ کھجور کے دانے کا ایک ٹکڑہ ہی خدا کی راہ میں دے کر بچائے اور جس کو اتنا بھی مقدور نہ ہو۔ تو کسی کے حق میں کلمہ خیر ہی کہے۔ کیونکہ بیشک آخرت میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا بلکہ سات سو گنے تک دیا جائیگا۔ ۔۔۔ اور رحمت اور برکت تم پر ہو

www.aaiil.org

وصیت نوردین

هٰذَا شَہَادَتِی اَمَانَۃ عِنْدَ کُلِّ مَنْ
یہ میری شہادت ہے ہر ایک جو اسکو سنے یا دیکھے
سمع او نظر ففہم بعد ان اشہدت
اور سمجھ اسکے پاس یہ میری امانت ہے۔ سب سے پہلے میں اللہ
اللہ تعالیٰ و ملٰئکتہ علیماً۔ و انا الفقیر
تعالیٰ کو جو علیم ہے اور اسکے فرشتوں کو بھی اس وصیت پر گواہ کرتا ہوں
الیٰ ربّ العٰلمین - نور الدین - اللّٰھم
میں رب العالمین کا ایک فقیر ہوں اور میرا نام نور الدین ہے اے اللہ
اجعلہ کا سمہ - آمین۔
تو اس نام والیکو اسم با مسمیٰ فرما - آمین -
ان اللہ تعالےٰ ربی ربّ العٰلمین - الرحمٰن
میرا رب اللہ تعالیٰ ہے جو تمام عالموں کا رب ہے جسکی بخششیں
الرّحیم مالک یوم الدّین - و ان
بغیر ہماری کسی محنت کے ہمیں عطا ہوئیں اور جو ہماری محنتوں کو
اللہ الاحد الصمد لم یلد و لم یولد
بارآور کرتا ہے - جزا و سزا کے وقت کا وہ مالک ہے وہ اللہ ایک
و لم یکن لہٗ کفوًا احدٌ - وحدہٗ
بے احتیاج ہے - نہ اسکو کسی نے جنا تھا اور نہ آگے اسنے کسیکو جنا
لا شریک، لہ لہ الملک و لہ الحمد
اور نہ اسکی کوئی برابری کرنے والا ہے - وہ ایک ہے - اسکا کوئی
الحیّ القیوم - و انہ بکل شئ علیم
شریک نہیں سب بادشاہی اسکی ہے سب حمد اسکے لیے ہے
یدبر الامر من السماء الی الارض
وہ زندہ ہے دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے
القادر - الفعال - لما یرید
آسمان سے زمین تک سب تمام امور کی تدابیر کرتا ہے وہ قدرت والا ہے
السمیع البصیر - کلم اللہ موسیٰ
جو ارادہ کرتا ہے وہی کر لیتا ہے - سنتا ہے دیکھتا ہے
تکلیماً و لہ الاسماء الحسنیٰ
اسی نے موسیٰ سے کلام کیا اور اسکے خوبصورت نام ہیں
و ھو الغنی من العٰلمین - استویٰ
اور وہ سب سے بے پروا ہے - وہ اپنے عرش پر
علیٰ عرشہ و لیس کمثلہ شئ
ٹھیک ٹھیک قائم ہے اور کوئی اس کی مانند نہیں
احاط بکل شئ علماً و خلقاً
اسکے علم اور خلق کا احاطہ سب پر ہے -

و وسع کل شئ علماً و احصیٰ کل شئ
اور اس کا علم سب پر وسیع ہے اور ہر ایک شئ کو اس نے
عدداً یعلم السر و اخفیٰ الا یعلم من
گن رکھا ہے وہ چھپے رازوں کو جانتا ہے اور مخفی باتوں سے آگاہ
خلق و ھو اللطیف الخبیر -
ہے کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا وہ باریک سے باریک باتوں سے باخبر ہے
عالم الغیب و الشہادۃ فتعالےٰ عما
وہ غیب کو جانتا ہے ظاہر سے آگاہ ہے اسکی ذات برتر ہے اس سے
یشرکون - ھو الاول لیس قبلہ شئ
جو وہ شریک کرتے ہیں - وہ اول ہے اس کے قبل کوئی نہیں
ھو الآخر لیس بعدہ شئ ھو الظاھر
وہ آخر ہے اسکے بعد کوئی نہیں وہ ظاہر ہے
لیس فوقہ شئ ھو الباطن لیس دونہ
اسکے اوپر کوئی نہیں وہ باطن ہے اسکے سوا کوئی نہیں
شئ لا رادّ لقضائہ و لا معقب لحکمہ
اسکی قضا کو کوئی رد نہیں کر سکتا اور اسکے حکم کو کوئی موڑ نہیں سکتا
بیدہ الخیر و ھو علیٰ کل شئ قدیر -
اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ سب چیزوں پر قادر ہے
و تمت کلمۃ ربک صدقاً و عدلاً - لا
اور تیرے رب کی باتیں صدق و عدل سے پوری ہوئیں - اسکی
مبدل لکلماتہ و لیس بظلام للعبید
کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا اور وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا
و لا یظلم ربک احداً و للہ الحجۃ البالغۃ
اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اللہ کی حجت سب پر غالب ہے
و لو شاء لھدی الناس جمیعاً یغضب
اگر وہ چاہتا سب لوگوں کو ہدایت دیدیتا - وہ غضبناک ہوتا ہے
و یرضیٰ و یفرح بتوبۃ العبد - و لا
اور راضی بھی ہوتا ہے اور بندہ کی توبہ پر خوش ہوتا ہے -
تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار
اور آنکھیں اسکا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ سب بصار (نور بصارت) کا احاطہ کرتا ہے
و ھو اللطیف الخبیر و مع ھذا وجوہ
وہ باریک باتوں سے خبردار ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ کئی مونہہ
یومئذٍ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ •
اسدن خوش ہوں گے اور اپنے رب کیطرف نظر کرنا انکو نصیب ہوگا
و القرآن کلام اللہ نزل بہ
اور قرآن اللہ تعالےٰ کا کلام ہے روح الامین نے یہ
بہ الروح الامین علیٰ مولانا و
کلام ہمارے مولیٰ خاتم النبیین اور سردار بنی آدم
سید ولد آدم رحمۃ للعٰلمین
رحمۃ للعالمین پر نازل فرمایا -

ارسل الی الناس نعم الی الناس کافۃ
یہ رسول لوگوں کی طرف ہاں تمام جہان کے لوگوں کی طرف بھیجا گیا
قال تعالیٰ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہدے اے لوگو خدا کیطرف سے تم سب
الیکم جمیعاً - و نزل احسن الحدیث و
کی طرف بھیجا گیا ہوں - خدا نے جو سب باتوں سے عمدہ بات نازل فرمائی
وعد انہ حافظہ کما قال تعالےٰ انا
وہ قرآن ہے اور خود اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا جیسا کہ قرآن شریف
نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون -
میں آیا ہے ہمنے ہی یہ نصیحت نامہ نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنیوالے ہیں
و ھو ھدی و رحمۃ و شفاء و روح
یہ کلام ہدایت ہے - رحمت ہے - شفا ہے - روح ہے -
و فضل - و کفایۃ و قد کفیٰ -
اور فضل ہے اور کفایت کرنیوالی ہے اور بیشک اس نے کفایت کی
و الملٰئکۃ حقّ و الرسل حق و کتب اللہ
اور فرشتے حق ہیں اور رسول حق ہیں اور اللہ کی کتابیں اور
و ما انزل من قبل حق و لم یزل اللہ
اور جو کچھ اس سے پہلے نازل ہوا وہ سب حق ہے اور ہمیشہ سے اللہ رب
ربا رحیما متکلماً و لا یزال - و خلق
رحیم کلام کرتا ہے اور ہمیشہ کرتا رہے گا - ہر شئے کو اسنے
کل شئ فقدرہ تقدیراً و القبر
پیدا کیا اور ہر شئے کا ایک اندازہ مقرر کیا اور قبر میں
و السوال فیہ و النشر و الحشر حشر
سوال اور مردوں کا جی اٹھنا اور جسموں کا پھر نکلنا
الاجساد و الحساب و فریق فی الجنۃ
اور حساب کا ہونا اور ایک گروہ کا بہشت کو جانا
و فریق فی السعیر و الصراط و الشفاعۃ
اور ایک گروہ کا دوزخ میں جانا اور پلصراط سے گذرنا اور بڑوں کی شفاعت
لاھل الکبائر فضلاً عن الصغائر و
چھوٹوں کے حق میں اور درجات کی بلندی یہ سب باتیں
لرفع الدرجات حق نعماء الجنۃ حق
حق ہیں اور ضرور ہونیوالی ہیں - جنت کی نعمتیں حق ہیں
فہی عطاء غیر مجذوذ و الام النار
اور وہ ایک نعمت ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی اور آگ کا عذاب
و ان علیہا تسعۃ عشر حق و ان ربک
اور اسپر انیس داروغوں کا ہونا یہ سب حق ہے اور تیرا رب
فعال لما یرید و قد سبقت رحمتہ غضبہ
جو چاہے سو کر لیتا ہے - ہاں اسکی رحمت اس کے غضب سے بڑھ گئی ہے
و انہ ارحم الراحمین و احکم الحاکمین
اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے
اور سب حاکموں کا حاکم ہے -

۶

www.aaiil.org

واکرم الاکرمین۔
اور سب کرم کرنے والوں سے بڑھکر کرم کرنیوالا ہے
ثم الاسلام بنی علی خمس شہادة
اسلام کی پانچ بنا ہیں۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے
ان لا الہ الا اللہ و ان محمد ا رسول اللہ
سوائے کوئی معبود نہیں اور محمد اس کا رسول ہے
والصلوٰة والزکوٰة والصوم
دوم نماز سوم زکوٰة چہارم روزہ
والحج ۔ وان الصلوٰة وسواھا کما
پنجم حج اور نماز وغیرہ اسطرح ہیں جسطرح
ثبت فی القرآن والسنة وکما بینت
قرآن اور سنت سے ثابت ہے اور جسطرح انکی تشریح
منہا فی المؤطا والبخاری ورأیناھا
مؤطا اور بخاری میں آچکی ہے اور ہم نے مومنوں کو
فی المؤمنین وایقنا انہا سبیل
کرتے ہوئے دیکھا ہے اور یقین کیا ہے کہ یہی مومنوں کی
المؤمنین وقال تعالیٰ ومن یتبع غیر
راہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مومنوں کی راہ کے سوا
سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ
کسی اور راہ کی تلاش کرے ہم اسے ادھر ہی پھیر دینگے
جہنم وساءت مصیرا۔ وان اللہ
جدھر وہ پھرا اور اسکو جہنم تک پہنچا دینگے جو بہت بری جگہ ہے
سبحانہ تعالیٰ کما امرنا باتباع ما
اور اللہ تعالیٰ نے جیساکہ ہمیں حکم فرمایا ہے کہ نازل کردہ کتاب پر
انزل الینا امرنا باتباع محمد رسولہ
ایمان لائیں ایسا ہی یہ بھی حکم فرمایا ہے کہ محمد اسکے رسول کی
کما قال قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
اتباع کریں جیساکہ قرآن شریف میں فرمایا ہے اے رسول انکو کہدے
یحببکم اللہ وکما امر باطاعتہ
کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم سے پیار
امرنا طاعة رسولہ واطاعة اولی
کریگا۔ اور جیساکہ خدا تعالیٰ نے اپنی اطاعة کا حکم فرمایا ہے ایسا ہی
الامر۔ فقال واطیعوا اللہ واطیعوا
اپنے رسول کی اور حاکم وقت کی اطاعة کا بھی حکم فرمایا ہے چنانچہ
الرسول واولی الامر منکم۔
قرآن مجید میں آیا ہے اطاعة کرو اللہ کی اور اطاعة کرو اسکے رسول کی اور تمہ
بل وقال فی اطاعة الوالدین و
میں سے جو حاکم ہو اسکی بھی اطاعة کرو بلکہ والدین کی اطاعة کا بھی حکم فرمایا ہے
ان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس
اور فرمایا ہے کہ اگر تیرے والدین یہ کوشش کریں کہ تو میرے
ساتھ شرک کرے حالانکہ تجھے اسکے متعلق کوئی

لک بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما
علم نہیں دیا گیا تو اسمعاملہ میں اُن کا کہنا نہ ماننا باقی دنیا
فی الدنیا معروفا۔
میں اُن کا اچھی طرح سے ساتھ دو۔
ولا بد ان نقدم اطاعة اللہ و
ضروری ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کو خلقت
اطاعة کتابہ علی اطاعة الخلق
کی اطاعت پر مقدم کیا جاوے اور اُس کے رسول
واطاعة رسولہ اطاعة تعالیٰ عز
کی اطاعة خود اُس کی اطاعت ہے جو سب پر غالب
سلطانہ کما قال من یطع الرسول
ہے جیساکہ فرمایا ہے اور جس نے رسول کی اطاعة کی
فقد اطاع اللہ واحب اتباع السابقین
اُس نے خدا کی اطاعت کی۔ میں اسبات سے محبت رکھتا
الاولین من المہاجرین والانصار
ہوں کہ مہاجرین میں سے سابقین اولین کا اتباع کروں
کما قال تعالیٰ السابقون الاولون
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سبقت لیجانیوالے پہلے مہاجر
من المہاجرین والانصار والذین
اور انصار اور جن لوگوں نے اخلاص سے
اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم
ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا
ورضوا عنہ۔ فانہم اول من تزکی
اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ وہ لوگ ہیں جو آنحضرت
بتزکیة حبیبنا وسیدنا محمد رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سب سے پہلے پاک کیے گئے تھے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ والخلفاء
اور ان میں سے خلفا جو راہ راست پر چلنے والے
الراشدون منہم ابوبکر وعمر
ابو بکر اور عمر اور عثمان ان میں
وعثمان ما کانوا ولا واحد منہم
سے کوئی بھی منافق نہیں ہوا
منافقا ابدا فان اللہ تعالیٰ وصف
اللہ تعالیٰ نے منافقین کی صفت میں یہ بیان فرمایا
المنافقین بانہم ھموا بما لم ینالوا
کہ وہ جس امر کا قصد کرتے ہیں اسکو حاصل نہیں کر سکتے
وھؤلاء نالوا ما ھموا۔ وھم
لیکن ان بزرگوں نے جس امر کا قصد کیا اسمیں کامیاب ہوئے
مصداق وعد اللہ الذین امنوا
اور وہ اسکے مصداق ٹھہرے کہ جو تم میں سے ایمان لائے گا

منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم
اور عمل صالح کرے گا ہم اُن کو زمین میں خلیفہ
فی الارض۔ وھم الغالبون کما
بنا دیں گے اور وہی غالب رہیں گے جیساکہ سورہ مائدہ
ذکر فی المائدة۔ وعلی منہم صہر
میں ذکر ہوا ہے اور انہی میں سے حضرت علی تھے جو رسول
رسول اللہ وختنہ وزوج بنت الرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اور آنحضرت صلعم کی بیٹی
فاطمة البتول وحبہ ایمان وبغضہ
فاطمہ بتول اُن کے گھر میں تھی اُن کے ساتھ محبت رکھنا
نفاق وھو اخو رسولنا محمد رسول اللہ
ایمان ہے اور اُن کے ساتھ بغض رکھنا نفاق ہے وہ تو
صلی اللہ علیہ وسلم وھو بمنزلة ھارون من موسیٰ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے اور اُن کا مرتبہ ایسا تھا
ومنہم سید وھو حسن المجتبیٰ اللہم
اور انہیں میں سے سید حسن المجتبیٰ تھے اے اللہ تو میرے
تری فی قلبی حبہ رضی اللہ عنہ۔ فانہ
دل میں ان کی محبت دیکھتا ہے خدا اس سے راضی ہو۔ وہ اس امر کے
مصداق یصلح اللہ بہ بین الفئتین من
مصداق ہوئے کہ اسکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دو مسلمان گروہوں
المسلمین۔ واحب اخاہ الحسین سید
درمیان صلح کرائیگا۔ اور میں اسکے بھائی حسین سے بھی محبت رکھتا ہوں
شباب اھل الجنة قتل عزا مظلوما شہیدا
جو اہل جنت کے نوجوانوں کا سردار تھا جو مظلوم شہید ہو کر مارا گیا
والبغض فی مقابلتہ العدو ذا الخیبة
اور اسکے مقابلہ کے دشمن نامراد کے ساتھ بغض رکھتا ہوں
فانہ ما اثنی علیہ احدا خیرا بل اثنوا
کسی نے اسکی نیک تعریف نہ کی میں بھی اسکو برا جانتا
علیہ شرا۔
ہوں۔
واحب العشرة المبشرة واصحاب البدر
اور میں اُن دس سے بھی محبت رکھتا ہوں جنکو بہشت کی بشارت دیگئی تھی
وبیعة الرضوان ومن قتل فی
اور ان سے بھی جو جنگ بدر میں شامل تھے اور ان سے جو بیعة الرضوان میں
احد وجمیع من بشرہ سیدنا وقرانا
شامل تھے اور ان سے جو جنگ اُحد میں قتل کیے گئے تھے اور ہر ایک سے
فی الصحاح بل ومن اسلم
جسکو آنحضرت نے بشارة دی اور اسکا ذکر ہمنے صحاح ستہ میں پڑھا ہے بلکہ ہر ایک سے
علی یدہ الکریمة ومات علی الاسلام
میں محبت رکھتا ہوں جو اسکے دست مبارک پر اسلام لایا اور
اسلام پر فوت ہوا ۔

كمعاوية ومغيرة ابن شعبة - ما
جیساکہ معاویہ اور مغیرہ ابن شعبہ - ان میں سے کسی
كذب منهم احد في امر الدين من الرسول
رسول اکرم سے دین کے معاملہ میں جھوٹ نہیں بولا اور
الاكرم وماكان احد منهم الا تقيا
نہ ان میں سے کوئی بہرہ تھا -
وتركت من بدو الشعور - الروافض
جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ان مذاہب کو ترک کر دیا
والشيعة والخوارج والمعتزلة والملاحدة
روافض اور شیعہ کو خوارج اور معتزلہ کو اور الملاحدہ
التاركين لنصوص القران
کو جو کسی ایک کے قول کے لحاظ قرآن و سنت اور
والسنة والاحاديث الصحيحة الثابتة
احادیث صحیحہ کے نصوص کو چھوڑ دیتے ہیں
لقول احد والحمد لله رب العلمين
والحمد للہ رب العالمین
ومع هذا احب اباحنيفة ومالكا
اور باوجود اس کے میں ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی
والشافعي واحمد ومحمد بن اسمعيل
اور احمد سے محبت رکھتا ہوں اور محمد اسماعیل بخاری
البخاري واصحاب السنن والفقهاء
اور اصحاب السنن اور فقہا اور محدثین سے
والمحدثين رحمهم الله واعظمهم وما
محبت رکھتا ہوں اللہ تعالے ان پر رحم کرے میں انکی ازحد
... عليه واحب اتباعهم فانهم
اور ان کے متبعین سے محبت رکھتا ہوں وہ
القدوة واثني عليهم خيرا. واحتاج
مقتدا لوگ ہیں ان کی اچھی تعریف کرتا ہوں اور ان کی
الى تحقيقاتهم ومع هذا اقدم من
تحقیقات کا محتاج ہوں اور باوجود اسکے اسیکو مقدم
قدمه الله ورسوله.
سمجھتا ہوں جسکو اللہ اور اس کے رسول نے مقدم کیا۔
واعتقد ان عيسى عليه السلام توفاه
اور میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ
الله قبل رفعه اليه كما وعد الله
نے پہلے وفات دی پھر اپنی طرف انکا رفع کیا جیسا کہ اللہ
تعالى في انى متوفيك ورافعك الي.
تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ دیا تھا کہ میں تجھ کو مارنیوالا ہوں اور پھر
وما قتل وما صلب وثبت رفعه لقوله
اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اور نہ قتل کیا گیا اور نہ صلیب
دیا گیا اور اللہ تعالے کے کلام سے اس کا رفع

تعالى بل رفعه الله اليه - وقدم
ثابت ہے کہ بلکہ اللہ نے اسکو اپنی طرف رفع کیا اور اللہ تعالیٰ
سبحانه في الوعد توفيه وما اخره
نے اپنے کلام میں موت کا ذکر پہلے فرمایا ہے جسکو
الله فقدمنا وما اخره اخرنا فضل الله
خدا نے پہلے رکھا ہم بھی پہلے رکھتے ہیں اور جسکو ...
جعل الارض كفاتا احياء وامواتا.
... زندہ ...
وقال تعالى وما محمد الا رسول
اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد ایک رسول ہے
قد خلت من قبله الرسل - فخلى
اور اس سے پہلے رسول گذر چکے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
عليه السلام كما خلت الرسل
بھی اسیطرح گذر گئے جسطرح پہلے رسول گذر گئے تھے
عليه الصلوة والسلام - وان عيسى
ان پر صلوۃ و سلام اور عیسیٰ
ابن مريم الذي نازل نزل صلوات
ابن مریم جو نازل ہونے والا تھا وہ نازل ہوگیا اللہ
الله وسلامه عليه فان الله سبحانه
کی صلوات اور سلام اس پر ہو - اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف
وعدنا في القران في النور بان
میں وعدہ فرمایا تھا کہ خلیفہ جو ہوگا تم میں سے ہوگا
الله يستخلف منا -

وصرح رسولنا سيد الاولين والاخرين
اور رسول کریم سید الاولین والآخرین سید ولد آدم
سيد ولد آدم صلى الله عليه وسلم
صلے اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرمائی تھی کہ نازل
بان النازل امامكم منكم.
ہونے والا تم میں سے ہی ایک امام ہوگا۔
وشهد الله وملئكته واولو العلم
اور اللہ نے اور اسکے فرشتوں نے اور صاحبان علم نے
بانه هو وشهد الشمس والقمر
گواہی دی ہے کہ یہی وہ ہے جو آنیوالا تھا اور سورج اور چاند نے
بانه المهدي والطاعون والجدب
شہادۃ دی ہے کہ یہی مہدی ہے اور طاعون نے اور قحط نے اور
والقتال بانه المرسل كما قال ولقد
جنگوں نے ثابت کر دیا کہ یہی مرسل ہے - جیسا کہ قرآن میں آیا ہے اور
ارسلنا الى امم من قبلك فاخذنا
تجھ سے پہلی امتوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے پھر ہم نے ان کے

اهلها بالباساء والضراء وفوزه
باشندوں کو تنگی اور بیماری میں مبتلا کیا اور خدا نے
وفلاحه مع مخالفة الاديان
اسکو بامراد کیا ہے باوجودیکہ آریہ اور برہمو اور عیسائی
والبراهمة والنصارى والسكه
اور سکھ اور علماء اور صوفی اور بعض
والعلماء والمتصوفين والحكام
حکام اور چچا زاد بھائی اور اقارب اور سب
واقاربه بني عمه بكرة ابيهم
نے سارا زور لگا کر اسکی مخالفت کی باوجود اس کے
بانه هو المطاع - وتحديه و
اس کی کامیابی ثابت کرتی ہے کہ وہ امام ہے اور اس کا
ونصرته بانه هو على الحق.
تحدی کرنا اور پھر خدا سے نصرت پانا ظاہر کرتا ہے کہ وہ حق پر ہے

بسم اللہ الکافی بسم اللہ الشافی بسم اللہ الغفور الرحیم بسم اللہ البر الکریم

یاحفیظ یاعزیز یارفیق یا ولی

اشفیٰ

مولوی عبدالکریم

بدر کی گذشتہ اشاعت میں ناظرین نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت طبع کا حال پڑھا ہوگا۔ اس کے بعد چند روز آپ کو بہت تکلیف رہی پھوڑا دو دفعہ چیرا گیا تھا۔ مگر ہر دو بار کافی چیرا نہ ہونے کے سبب درد اور آماس بڑھتا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ابتدا میں اس کو ایک معمولی پھوڑا سمجھا گیا تھا ۲۲ ستمبر اور اس کے بعد کی رات آپ کو تکلیف رہی۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحب اور ڈاکٹر صاحبان کی یہ رائے قرار پائی کہ مولوی صاحب موصوف کو کلوروفارم دے کر گہرا چیرا دیا جائے چنانچہ ۲۴ ستمبر کی صبح کو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے عمل جراحی کیا جس پر قریباً ایک گھنٹہ لگا۔ اور زخم کو اچھی طرح سے صاف کیا گیا۔

اب (۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء) کسی قدر بخار ہو جاتا ہے اور ضعف بہت ہے۔ لیکن حالت بہت رو بصحت ہے۔ زخم اچھا ہوتا چلا جاتا ہے۔ فالحمد للہ

ان ایام میں حضرت اقدس مسیح موعود کا اپنے ایک مخلص کے واسطے راتوں جاگنا اور خدا کے آگے الحاح سے دعائیں مانگنا اور بار بار ان کے حالات کا استفسار کرنا ماموریں کی سچی خیرخواہی اور ماں باپ سے بڑھ کر محبت کا ایک اور نقشہ دیکھنے والوں کو دکھاتا ہے۔

ریویو

رسالہ فدک۔ مرزا محمد نذر علی صاحب نے فدک کے متعلق جو ایک پُر دلائل لطیف پیرایہ میں رسالہ لکھا تھا۔ اس کو عرب صاحب عبد الحی نے دوبارہ چھپوایا ہے۔ یہ رسالہ اہل تشیع کے اعتراض متعلق باغ فدک کو بہت عمدگی سے رد کرتا ہے۔ یہ رسالہ خرید کر کے اپنے شیعہ آشناؤں کو تحفۃً بھیجنا چاہئیے قیمت ۲ر ہے۔ دفتر بدر سے ملسکتا ہے

کرانی۔ پادری وگرم صاحب خفا ہیں۔ کہ لوگ ہم کو کرانی یا عیسائی کیوں کہتے ہیں۔ ہم نہ کرانی ہیں اور نہ عیسائی ہیں۔ کیونکہ عیسےٰ بھی ایک خاص شخص کا نام تھا۔ بلکہ ہم مسیحی ہیں۔ پادری صاحب کو سمجھنا چاہئیے کہ لفظ کرانی انگریزی کرسچین ہے۔ اور اس واسطے کرانی کے معنے بھی مسیحی ہی کے ہیں۔ باقی رہا لفظ عیسےٰ۔ سو اگر یہ ایک شخصی نام ہے۔ تو مسیح کا لفظ بھی کوئی خدا کا نام نہیں۔ بلکہ داؤد سلیمان ساؤل سب مسیح کہلاتے تھے۔ ہمارے نزدیک سب سے بہتر تو یہ ہے۔ کہ آپ یسوعی کہلائیں۔ کیونکہ آپ کے مسیح کا اصل نام یسوع ہی تھا۔ ورنہ کرانی کا لفظ گو بسبب اس کے کہ ہمارے ملک کے اکثر عیسائی چوہڑے چمار ہوتے ہیں۔ اور ان پر یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اس واسطے آپ کو برا لگتا ہے۔ ورنہ دراصل اس لفظ کے وہی معنے ہیں۔ جو آپ چاہتے ہیں

کالجوں کی منظوری کی شرائط

کالجوں کا ملاحظہ کر کے ان کی منظوری کے متعلق رپورٹ کرنے کے واسطے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے وہ کمیٹی ہر ایک کالج کو دیکھ کر مفصلہ ذیل امور پر غور کرے گی۔ کس نواح میں ہے کتنے طلباء حاضر ہیں۔ جماعت بندی کس طرح ہے۔ انتظام کن کے ہاتھ ہے۔ ٹیچنگ سٹاف کس پایہ کا ہے۔ اور کتنا ہے۔ کالج کی عمارت کہاں تک مکتفی و موزوں ہے اور بورڈنگ ہوس کیسا ہے۔ سامان کیسا ہے۔ وہ پڑھائی کے لئے کافی ہے۔ یا نہیں ہے۔ طلبہ کی طاقت کتنی ہے۔ اور چلن کی نگرانی کس درجہ کیجاتی ہے مالی حالت کیسی ہے۔ اور کہاں تک بڑھ سکتی ہے لائبریری کیسی ہے۔ رجسٹر کتنے ہیں۔ اور کن مطالب کے لئے ہیں۔ اور متفرقات میں یہ دیکھیں گے کہ طلباء کی دماغی کے ساتھ جسمانی تربیت کا کہاں تک لحاظ رکھا جاتا ہے۔ ورزش۔ کھیل۔ کود کا کیسا انتظام ہے۔ اور کتنا ہے۔ کالج کے طلبہ کی ترقی لیاقت کے لئے کیسی سوسائیٹی یا کلب ہیں۔ اور وہاں کی نگرانی کیسے کی جاتی ہے۔ منیجروں اور منتظموں کو تمام باتیں ساتھ رہ کر بتلانی ہونگی۔ اور کمیٹی کالج کی پڑھائی بھی دیکھیں گے۔ اور اس کے بعد جیسے مناسب سمجھیں گے۔ رپورٹ کریں گے۔

غیر معمولی حوادث زمانہ

امریکہ سے برابر طوفان کی خبریں آرہی ہیں۔ مقام گوانجری پر بڑا سخت طوفان آیا۔ ہزاروں مکان تہ آب ہو کر پانی کی طرح بہ گئے۔ تقریباً دو ہزار آدمیوں کی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ اس مقام پر نوے ہزار لوگ بستے تھے۔ جہاں چڑیا کا دیکھنا محال ہو گیا ہے۔ ہزاروں آدمیوں کا پتہ نہیں لگتا۔ کہ انہیں زمین کھا گئی یا آسمان۔ امریکہ میں یہ طوفان قیامت خیز ہے

۲۴۔ جولائی گذشتہ کو پیرس میں بڑے زور سے طوفان آیا۔ پہلے موسلا دھار بارش ہوئی۔ بعد میں اولے برسے۔ ہزاروں آدمی زخمی ہو گئے سینکڑوں درخت صفحہ ہستی سے نابود ہو گئے۔ بڑے بڑے کارخانوں کے دروازوں کے شیشے چکنا چور ہو گئے۔ راستوں میں سوائے پانی اور اولوں کے کچھ باقی نہ رہا تھا۔ طوفان آنے سے گھنٹہ بھر پیشتر نہایت شدت سے گرمی پڑی تھی۔ لوگ تڑپ تڑپ کر بدحواس ہو جاتے تھے۔ پل میں کچھ اور پل میں کچھ۔ خدا کے کرشمے نرالے ہیں۔ پیرس کا یہ تاریخ دنیا پر اس طرح نقش رہے گا جس طرح پنجاب میں ۴ اپریل گذشتہ کا زلزلہ

بقیہ صفحہ ۶ پر دیکھو

جس دن سے حضرت مولوی صاحب پر پہلا عمل جراحی کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح و مہدی پر رات کا سونا قریباً حرام ہو گیا۔ فرمایا۔ میں نہیں جانتا۔ کہ میری نیند کدھر گئی۔ رات بھر مولوی صاحب کے واسطے دعا کرتا رہا اور بعض مبشرات نازل ہوئے جن سے امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا۔ فرمایا میں نے اسقدر دعا کی ہے کہ اگر تقدیر مبرم نہیں۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ بہت مفید ہو گی۔ پھر فرمایا۔ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی اس قسم کا اضطراب اور فکر میں نے اپنی اولاد کے لئے بھی نہیں کیا۔ اس کرب اور قلق کو جو مولوی صاحب کو ہوا۔ میں دیکھ بھی نہیں سکتا

۴۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کی پہلی رات کو مولوی صاحب کو بہت تکلیف تھی۔ اور صبح کو عمل جراحی ہونا تھا۔ اس رات کو حضرت کو الہام ہوا

ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ

کوئی نفس اذن الٰہی کے سوائے نہیں مر سکتا یعنی سب کا مرنا جینا اللہ کے اختیار ہے جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور جن کے بچنے کی کوئی امید نہیں رہتی ان کو بھی زندگی عطا کرتا ہے یہی **احیای موتیٰ** ہے جو پہلے انبیاء کے ہاتھ پر ہوئی اور اب اسکا نمونہ خدا کا نبی ہمکو دکھا رہا ہے۔ ۳۔۴ کی رات اور دن قادیان میں مسیح اور انکے ساتھیوں کیواسطے اسقدر دلی تکلیف اور گھبراہٹ کا تھا۔ اور سب اس طرح دعا میں مصروف تھے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ ۲۰۔ اگست ۱۹۰۵ء کا الہام **فزع عیسےٰ ومن معہ** یعنی عیسیٰ اور اسکے ساتھی گھبرا گئے۔ اسی وقت کے متعلق ایک پیشگوئی تھی اسی رات عاجز راقم نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایسا معلوم ہوا کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مسجد کی چھت پر کھڑے ہیں۔ اور ایک لڑکی ہے جسکا عائشہ ہے کے ہاتھ پر ایک دوائی رکھی حضرت مسیح نے اسکی تعبیر میں فرمایا کہ عائشہ لفظ کے معنے میں زندگی کا اشارہ ہے اور خواب میں جب کوئی کسی کو دوائی دے تو اسکی تعبیر شفا ہے حضرت مولوی صاحب کا یہ حال ہے کہ باوجود اس قدر تکلیف کے فرمایا تھی۔ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے موت کا ذرا بھی خوف نہیں۔ وہ تو ایک پل ہے جس پر سے سب نے گذرنا ہے اور ہمارے لئے تو ملاقات یار کا ذریعہ ہے مگر میرے دل میں یہ کرب ہے کہ خدمت دین کے لئے ایک مضمون شروع کیا تھا وہ ابھی ناتمام ہے۔ خدا کرے وہ پورا ہو جاوے۔ میں نے اپنے دل میں اس تکلیف اور گھبراہٹ کیوقت بھی نظر کی۔ الحمد للہ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کا مسیح بالکل سچا اور راستباز ہے اور یہ سلسلہ سچا سلسلہ ہے ہم نے اسکو قبول کر نے میں ذرا بھی اپنے نفس کو دھوکا نہیں دیا اللہ اللہ خدا کے بندے ہر حالت میں تقویٰ اور ایمان باللہ کا سبق دوسروں کو دیتے ہیں۔ ان کا رنج اور انکی ۵۵۵

۵۵۵ صراحت سب دوسروں کیواسطے ازدیاد ایمان کو موجب ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی کیا عجیب حکمت ہے کہ جب مولوی صاحب کے واسطے یہ تکلیف مقدر تھی تو اس نے دو ڈاکٹر بھی یہاں موجود کر دئے یعنی اخویم مرزا یعقوب بیگ صاحب اور مخدومی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو ہر دو صاحبان تین تین ماہ کی رخصت لیکر یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اور ہر وقت بڑی ہمدردی کیساتھ مولوی صاحب کی خبر گیری میں مصروف رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو دین و دنیا میں جزائے خیر دے اور تیسرے ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب بھی اس دن خاص مولوی صاحب کی خاطر تشریف لائے اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے پوری صحت و شفا عطا فرمائے ہو الغفور الرحیم

www.aaiil.org

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے. خوش خط. عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے. قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ ہے. درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبد الواحد بدایت انٹرجنٹ وکمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ. امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخبارون مین متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت مین تحریک کی ہے. اور ہمین امید ہے. کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی. لیکن اس وقت مین چاہتا ہون کہ دوستون کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤن. کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہین جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے. کہ ہو جاوے. مثلاً کتب خانہ ہال. سائنس روم. وغیرہ بعض عمارتین سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتین جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے. اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے. تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہین. لیکن افسوس ہے. کہ بعض جگہ دوست اس کام مین غفلت کرتے ہین اور چندہ کی روانگی مین دیر کرتے ہین. سر دست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت مین زیادہ کئے گئے. اور تین چار کمرون کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے. تنخواہون کے واسطے بھی جیسا کہ مین پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہون. ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ مین ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے. والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرین. اپنا خرچ سے بعض کتب خانون اور غریب لوگون کو اخبار خرید کر دین. اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کرین

سنہ ۱۹۰۶ء. نصف سے زیادہ گذر چکا ہے. اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہین ہوئی. ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا. تاکہ قیمت وصول ہو جاوے. وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے. اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے. لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے. اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین. ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین. تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے. بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے. خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے. اور پروپرائیٹر زرکثیر اس راہ مین خرچ رہا ہے. اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے. احباب کو چاہیئے. کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین. خریدارون کا پیدا کرنا. قیمت کا پیشگی ادا کرنا. امدادی چندون کا عطا کرنا. جس طرح سے ہو سکے. اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے.

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر. لیکن عہ ر روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا. ضمیمہ بحساب ۸ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا. ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لین. ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے. مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا. بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ سے کم نہو جنکے اشتہار کی اجرت ۱۰ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا.

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے. اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ. خوش خط چھپ رہی ہے. قیمت صرف پونے تین روپے. ۲؍۱۲. درخواستین بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر. قادیان. ضلع گورداسپور آنی چاہئین.

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے. تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین. بعض لوگون کی عادت ہے. کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین. مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا. اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

فگ پلز

یہ نادر گولیان بار ہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے مین عجیب باثر ثابت ہوئی ہین. دائمی قبض ان گولیونکی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے. بد ہضمی. نفخ. قولنج. درد شکم. گرانی شکم جلے اور کھٹے ڈکار دلکا آنا ان گولیونکے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہین یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہین. قیمت فی بکس جسمین چالیس گولیان ہوتی ہین. صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شور. آگرہ

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم با تو گر آئی۔ چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی۔ شفا بینی غرض دارالامان بینی
سلسلة الجدید جلد نمبر ۲۴	۱۴۔ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیة والسلام۔ ۱۴۔ ستمبر ۱۹۰۵ء	سلسلة القدیم جلد ۴ نمبر ۳۱
ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے
معاونین برضائے خود عہ
صہ
ے
عام قیمت عـہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر ... منیجر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
گینئے و دوری از آن عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ نماز صبح کے وقت

ایک جگہ ہے بڑی حویلی ہے۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی بڑی کرسی ہے۔ اس پر مولوی عبد الکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی جگہ میں ہوں۔ اور پانچ اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ اور پھر میں رو پڑا۔ اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے۔ اور مولوی صاحب بھی رو پڑے۔ کسی نے کہا۔ دعا کر لو۔ اور دعا میں تین دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھی۔

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دورۂ پیشاب کی بڑی تکلیف تھی۔ دعا کی گئی۔ الہام ہوا

"السلام علیکم"

۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دو شہتیر ٹوٹ گئے

انی مہینٌ من اراد اھانتک

۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ عفت الدیار کذکری

ڈائری

القولُ الطیّب

۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ اگر بعض لوگ خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے دعا کی تھی۔ تو بارش ہو گئی۔ مگر ان کی یہ دعائیں قابل قدر نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ صرف مصیبت کے وقت کا رونا ہے۔ اور مصیبت کے ذرا ہٹنے کے بعد پھر وہی سخت دلی ان میں پائی جاتی ہے۔ اس بارش پر بھی خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ جو بات الہام الٰہی سے ہم کو معلوم ہوئی ہے۔ وہی ہے۔ کہ اس زمانہ کے لئے دن خیر کے نہیں ہیں۔ اور یہ سچ ہے۔ کہ اگر خدا ان بلاؤں کو نازل نہ کرے۔ تو پھر دین کی خیر نہیں۔ تین قسم کے لوگ ہیں۔ خواص۔ اوسط درجہ کے لوگ اور عوام۔ خواص تو دہریہ مذہب بن رہے ہیں انکو دین کی کچھ پرواہ نہیں بلکہ دین پر ہنسی ٹھٹھہ کرتے ہیں۔ اوسط درجے کے لوگ خواص کے تابع ہیں۔ عوام مثل وحشیوں کے ہیں تمام دنیا کی حالت اس وقت بگڑی ہوئی ہے۔ مقدمہ لڑتے ہیں تو جھوٹے گواہوں کے بنانے میں مصروف ہیں زمیندار ہے تو شریعت کو چھوڑ بیٹھا ہے ملازم ہے تو اپنی ملازمت کے حقوق ادا نہیں کرتا۔ تاجر ہے تو اپنی تجارت میں قسما قسم کے دھوکھوں میں مصروف ہے۔ جب تک لوگ تقویٰ اختیار نہیں کریں گے خدا ہرگز ان پر راضی نہ ہوگا اور یہ بلائیں ان کے سر سے ٹلیں گی نہیں۔

۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ آج کے الہام۔ انی مھینٌ من اراد اھانتک کا ذکر تھا

فرمایا۔ بڑے بڑے مکفرین اور ایذا دہندہ جو ہیں۔ ان کو خدا تعالےٰ ہمارے سامنے ہی اس زمین سے ناکام اٹھا رہا ہے۔ اور ان کی مرادوں کے برخلاف دن بدن اس سلسلہ کو ترقی دے رہا ہے۔ ابتدا میں جن لوگوں نے بہت زور شور سے مخالفت کا بیڑا اٹھایا تھا۔ ان میں سے کوئی چودہ پندرہ ایسے یاد ہیں۔ جو ہماری مخالفت کے معاملہ میں ناکام مر چکے ہیں۔ ان میں سے مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جو مکہ سے کفر کا فتویٰ لایا تھا۔ نواب صدیق حسن خاں لکھو کے کا مولوی محمد اور عبد الحی۔ رشید احمد گنگوہی لدھیانہ کے تین مولوی۔ سید احمد خان۔ جو کہتا تھا کہ ہماری تحریریں بے فائدہ ہیں۔ محمد عمر۔ مولوی شاہدین لدھیانوی۔ نذیر حسین دہلوی۔ محمد حسین بھینی۔ مولوی محمد اسماعیل علیگڈہی۔ رسل بابا امرتسری۔

جس نے جلدی معجزہ دیکھنا ہو۔ اُسے چاہیئے۔ کہ دو صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرے یا تو سخت مخالف بنے یا محبت کا کمال تعلق پیدا کرے۔ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جو تیری اہانت کرے گا۔ اس کی میں اہانت کروں گا۔ اور جو تیری اعانت کرے گا۔ اس کی میں اعانت کروں گا۔ معمولی طور پر مخالفت کرنے والا اور اپنے کاروبار میں چلنے پھرنے والا ماخوذ نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا حلیم اور کریم ہے۔ وہ اس طرح نہیں پکڑتا۔

بعض لوگوں کا اعتقاد ہے۔ کہ چونکہ خدا تعالیٰ علیٰ کل شئٍ قدیر ہے۔ اس واسطے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ جھوٹ بولے۔ ایسا اعتقاد بے ادبی میں داخل ہے۔ ہر ایک امر جو خدا تعالےٰ کے وعدہ اس کی ذات جلال اور صفات کے برخلاف ہے وہ اس کی طرف منسوب کرنا بڑا گناہ ہے۔ جو امر اس کے صفات کے برخلاف ہے۔ ان کی طرف اس کی توجہ ہی نہیں

صدیق حسن خان نے ادریس کے آسمان پر جانے کی تکذیب کی ہے اور لکھا ہے کہ اگر وہ آسمان پر گیا۔ تو اس کی موت کس طرح سے ہوگی کیونکہ سب کا مرنا زمین پر ضروری ہے۔ تعجب ہے کہ مسیح کے معاملہ میں یہ بات اس کو سمجھ نہیں آئی۔

اگر خدا تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ کو موت نہیں دی اور ویسے ہی آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ تو لفظ رفع کا قرآن شریف میں کافی تھا۔ رفع سے پہلے توفی کے لفظ لانے کی پھر کوئی ضرورت نہ تھی۔ آسمان پر جانے کا مفہوم تو لفظ رفع سے ہی پوری طرح نکل سکتا تھا۔

بعض اہل تشیع کا عقیدہ ہے۔ کہ امام حسین آنحضرت سے افضل ہیں۔ اور اس پر دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ امام حسین کو شہادت کا درجہ ملا۔ جو آنحضرت کو نہ ملا تھا یہ ایک غلط خیال ہے کیونکہ شہادت صرف امام حسین کو نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ ہزارہا اصحاب کو ہوئی۔ اسمیں سب برابر ہیں اور آنحضرت کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی ہے۔ کہ واللہ یعصمک من الناس۔ اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر زمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں فضیلت کا معاملہ اللہ تعالےٰ کی کتاب سے ثابت ہوتا ہے خدا کی پاک کتاب نے آنحضرت کو سب سے افضل قرار دیا ہے امام حسین نے کہیں یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں سب سے افضل ہوں نہ انکی کسی تحریر سے اور نہ کسی تقریر سے ایسی بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ تمام امت سے افضل ہیں۔ اور اگر ان کا کوئی ایسا دعویٰ ہوتا تب بھی ماننے کے قابل نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے برخلاف تھا۔ امام حسین کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت ہے۔ جنہوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جن کا تعلق شدید بوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ لوگوں کے مراتب اور درجات کیا ہیں۔ اسی نے مجھے الہام کیا ہے۔ کہ انی فضلتک علی العالمین۔ اگر سارا زمانہ ایک طرف ہو جاوے اور میں اکیلا ایک طرف رہ جاؤں تب بھی خدا کے الہام کے بالمقابل کسی کا کہنا نہیں مان سکتا۔ اگر امام حسین کو یہ وحی ہوئی تھی کہ وہ قیامت تک سب سے افضل ہیں۔ تو دوسری وحی اسی خدا نے اس کے برخلاف مجھے کس طرح سے کر دی اگر یہ وحی شیطانی ہے تو دن رات خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت اس کے شامل کیوں ہے۔ عجب خدا ہے جو ایسے [illegible] مفتری کو مہلت دیتا ہے بلکہ دن بدن اس کے سلسلہ کو ترقی [illegible] مخالفوں کو ہلاک کرتا ہے۔ اس طرح ہمارا خدا [illegible] افترا اور مکر [illegible] ایک کسوف اور خسوف عجیبی امر [illegible] ہمارے دشمن تو ہمیشہ منتظر رہتے ہیں کہ [illegible] ہلاک ہونے مگر ہر دفعہ انکو ندامت اٹھانی پڑتی ہے [illegible] قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں ہمارے قتل کے جو [illegible] منصوبے بناتے ہیں مگر خدا ہر امر میں بقول ان کے [illegible] ہماری دشمنی کے سبب انکی شریعت بھی بدل گئی [illegible] معاون ہوا کرتا تھا ایمان کے نزدیک کاذب کا [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

(مکتوبہ حافظ محمد اسحٰق صاحب)

اور الرقود ہیے۔ وہ لوگ جنہوں نے قطع تعلق کیا ہے جناب الٰہی سے۔ اس وقت وہ سر جھکائے ہوئے ہوں گے۔ عذاب الٰہی سے ڈر کے مارے اور کہیں گے۔ اے رب ہمارے۔ اب تو ہمنے دیکھ لیا۔ اور خوب سمجھ لیا۔ ہمیں دنیا میں لوٹا دے اب ہم دنیا میں جا کے اچھے عمل کریں گے۔ یہ ان کا جھوٹا عذر ہوگا۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک چیز کے بالمقابل ایک دوسری چیز بنائی ہے۔ اگر انسان میں بدی کرنے کی طاقت ہے۔ تو اس کے بالمقابل اس بدی کے روکنے کی طاقت بھی موجود ہے۔ اس واسطے بدی کرنیوالی کسی طاقت کا جو کسی انسان میں ہو عذر کرنا قابل قبول نہیں۔ کیونکہ اس کے بالمقابل فطرتاً دوسری طاقت اس بدی کے روکنے والی بھی تو انسان میں موجود ہے۔ ایک دفعہ کسی افسر نے ایک اپنے ملازم کو گالی دی۔ اس نے بھی جوش میں آکر اپنے افسر کو گالی دیدی۔ تب اس افسر نے اپنے افسر بالا کو رپورٹ کر دی۔ اس نے اس ملازم کو بلوا بھیجا۔ سامنے آتے ہی اس نے ایک سخت گالی دیکر اس سے پوچھا۔ کہ تو نے کیوں اپنے افسر کو گالی دی۔ اس نے عرض کی۔ کہ جب مجھے میرے افسر نے گالی دی۔ تو میں بے ہوش سا ہوگیا۔ بالا افسر نے کہا کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ اسی لئے تو میں نے تجھے پہلے گالی دی۔ اب غصہ اور جوش اور بے ہوشی کیوں نہیں آئی۔

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

اس آیت پر احمق لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ جب خدا نے خود ہی آدمیوں اور جنوں سے دوزخ بھرنا ہے تو کسی کا کیا قصور۔ قرآن کریم نے اس آیت کا حل ایک دوسری آیت سے کر دیا ہے

سیپارہ ۱۵۔ رکوع ۱۲

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا۔ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ وہ انسان انسان نہ رہے۔ بلکہ حیوان بن گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بدکرداریوں کا نتیجہ جہنم ہے لوگوں کی شرارت کے سبب فرد جرم لگنے کے

اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ۔ اے ترک نا لم

اِنَّمَا يُؤْمِنُ۔ ایمان لاتے ہیں۔ وہ لوگ جو ہماری آیتیں سنتے ہیں۔ اور فرمانبردار بن جاتے ہیں۔ اور سبحان اللہ بحمدہٖ کہہ اٹھتے ہیں

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ۔ الگ ہو جاتی ہیں۔ انکی پسلیاں اپنے بستر سے رب رب کہتے ہیں۔ خوف بھی لگا ہوا ہے۔ اور امیدوار بھی رہتے ہیں اور ہمارے دئیے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں

نکتہ۔ کنجوس۔ متکبر۔ بدعہد۔ حاسد تنہائی میں خدا سے نہ مانگنے والے کبھی ہدایت نہیں پاتے

مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ انسان کو کیا معلوم ہے۔ کہ ظاہری تکالیف میں اس کے واسطے کیا کچھ آرام وراحت مقدر ہے۔ خدا تعالےٰ کے علم پر قیاس نہیں چل سکتا۔ اللہ تعالےٰ کے کسی فعل پر ناراض ہونے کے کیا معنے؟ ایک ڈاکٹر کے چیر کاٹ پر کوئی ناراض نہیں ہوتا۔ تو اللہ تعالےٰ جو علیم وحکیم ہے اس کے فعل پر ناراضگی کیوں؟ ممکن ہے کہ اس کے بدلہ میں اس کے لئے بھلائی ہو۔ ان الصفا والمروۃ ... الخ حضرت ہاجرہ ایک شاہزادی تھی۔ شاہانہ طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مال بھی دیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو ایک بچہ بھی دیا۔ وہ وادِ غیر ذی زرع میں رکھی گئی۔ اس جگہ اس نے کہا کہ کیا تو مجھے اللہ تعالےٰ کے حکم سے یہاں چھوڑتا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا۔ ہاں۔ تب ہاجرہ رضی نے کہا۔ کہ جا۔ اب ہم ضائع نہیں کئے جاویں گے۔ اب جا کر صفا مروہ کا نظارہ دیکھو۔ رئیت کے داتوں کی ماننداں کی اولاد بھی گنی نہیں جا سکتی۔ ہاجرہ کو کیا خبر تھی۔ کہ ایسا ہوگا۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ یہ جنت الماویٰ تو انکے واسطے مہمانی ہے۔ ورنہ انعامات تو اس کے علاوہ ہونگے جیسے رضوان اللہ تعالےٰ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ۔ توریت کے دیکھنے قرآن کریم کے پڑھنے اور خدا تعالےٰ کے بار بار احسانات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیا علیہم السلام کی تعلیم کیا پاک تعلیم تھی۔ یرمیاہ نبی اپنی قوم کو ملامت کرتی۔ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کس طرح سچے خدا کو مانا آپ کی ختم نبوت کی صداقت پر دلیل ہے۔ آپ کی کیا پاک زبان تھی۔ عرب فتح کیا۔ ایران بھی فتح کیا۔ عرب بھی ایسا جو کبھی نہ فاتح نہ مفتوح تھا۔

من مقامہ۔ اس کتاب کلام مجید کے ملنے سے شک میں نہ ہو

امام کس طرح بن سکتا ہو۔ وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا الخ۔ امام۔ بادشاہ کو۔ ہادی کو۔ قوم کے بڑے آدمی کو۔ مسجد کے ملانوں کو بھی امام کہتے ہیں۔ امام بننے کے لئے تین طریق فرمائے۔

(اول) یھدون بامرنا۔ ہمارے حکم سناتے ہیں

(دوم) لما صبروا۔ لوگوں کے ایذا پر صبر کرتے ہیں

(سوم) بایٰتنا یوقنون۔ یعنی اپنی کامیابی پر اور مخالف کے ہلاکت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔

دنیا کے لوگ تین اقسام میں۔ بڑے عظیم الشان لوگ جنکو تبلیغ کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔

ادنےٰ درجہ کے لوگ۔ انکو وعظ کی ضرورت نہیں۔ وہ تو تابع حکم ملاں ہوتے ہیں

اوسط درجہ کے لوگ جنکو گاہے گاہے وعظ سننے کا موقعہ ملتا ہے

اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے اندر اور اسکے ساتھ ایک واعظ رکھا ہوا ہے عظیم الشان لوگوں کیواسطے اللہ تعالےٰ نے خاص قسم کا واعظ رکھا ہے۔ جو خطرناک واعظ ہوتا ہے کیونکہ انکیواسطے ہمسایہ کی تباہی کا نظارہ عبرتناک واعظ ہے ؎

مجلس وعظ رفتنت ہوس است

مرگ ہمسایہ واعظ تو بس است

وسکنتم فی مساکن الذین ظلموا انفسھم

الجرز۔ چٹیل میدان جسمیں بوٹے اُگ جاتے ہیں

ویران میدان

صداقت قرآن کا ایک نشان

فرعون کا بدن قاہرہ کے عجائب گھر مین

حضرت موسےٰ کے مقابلہ مین مصر کا بادشاہ فرعون تھا۔ جو اللہ کے رسول کی ایذا دہی کے پیچھے پڑا اور خود مع اپنے لشکر کے سمندر مین ڈوب کر ہلاک ہوا۔ لیکن اسرائیل کی قوم صدیوں سے اس کے باپ دادوں کے ملک مین رہتی تھی۔ اور وہ ان کے حالات اور ان کے بزرگ انبیاء کے قصوں سے ناواقف نہ تھا پھر موسےٰ نے خود اس کے گھر مین پرورش پائی تھی۔ اور اس لحاظ سے حضرت موسےٰ اس کے واسطے کوئی بیگانہ آدمی نہ تھا۔ جس کے حال احوال سے وہ واقف نہ ہو۔ بعد بعثت کے بھی حضرت موسےٰ نے ایک نہین بلکہ کئی ایک نشانات دکھائے تھے۔ اور ان سب معجزات اور خوارق کا خود مشاہدہ کرنے والا اور گواہ تھا۔ بلکہ توریت سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس نے بارہا ان نشانات کی صداقت کا اقرار کر کے حضرت موسےٰ سے التجا کی کہ وہ خدا سے دعا کرے اس کے ملک مین سے طاعون اور مصائب کو دور کرین۔ یہ سب واقعات جو اس کی زندگی پر گذرے۔ انکے ین کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخر مرتے وقت اس کے مونہہ سے ایمان کے اقرار کا کلمہ نکلا اور اس نے کہا۔ امنت انہ لا الٰہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین۔ مین ایمان لایا۔ کہ اس خدا کے سوائے اور کوئی خدا نہین جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ اور مین بھی مسلمانون مین سے ہوں۔ اس پر بعض مفسرون نے لکھا ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ کیونکہ وہ ایمان کے ساتھ مرا اگرچہ اس کو اس وقت کا اقرار اس وارد شدہ عذاب سے جو نازل ہو چکا تھا۔ بچا نہ سکا۔ تاہم اس مین شک نہین۔ کہ اس کے بدن کی نجات خاص طور سے ارادہ الٰہی کے ماتحت کی گئی۔ اور اس نجات بدن کو آئیندہ زمانہ کے واسطے ایک نشان مقرر کیا گیا۔ یہ نشان قرآن شریف کی پیشگوئی کی صداقت اور اس کے خدا کا سچا کلام ہونے کے ثبوت مین آج فرعون کے مرنے کے قریب ۲۸۰۰ سال بعد اور قرآن شریف کے نازل ہونے کے ۱۳۰۰ سال بعد دنیا پر ظاہر ہوا ہے۔ اور اس کی تفصیل یون ہے۔ کہ ملک مصر مین بڑے بڑے قدیم بند مقبرون کو انگریزون کی ایک بڑی کمپنی نے جو اسی کام پر مقرر ہے۔ کھود کر بہت سی لاشین قدیم مصری بادشاہون کی نکالی ہین۔ اور ان مین ایک لاش ایسی نکلی ہے جس کے ساتھ کے کتبہ سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ اس فرعون کا بدن ہے۔ جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ مین تھا۔

قدیم مصری بادشاہون کی لاشون کو بعض مصالحا لگا کر نہایت حفاظت سے رکھا جاتا تھا۔ اور انکی قبرین جو مثل ایک بڑے لمبے چوڑے اونچے کمرہ کے ہوا کرتی تھی۔ ایک پتھر کے تختہ پر ان کے تمام حالات کندہ کر کے رکھے جاتے تھے۔ اور کبھی اس عبارت کو جو بہت موٹی اور خوبصورتی سے کندہ ہوتی تھی۔ چاروں طرف سے بالکل بند کر دیا جاتا تھا ایسی لاشون کو ممیز کہتے تھے۔ اور ہندوستان کے بعض عجائب گھرون مین بھی اس قسم کی ممیز موجود ہین لیکن فرعون کو یہان عجائب خانہ قاہرہ کے عجائب گاہ مین رکھا گیا ہے۔ ایک بڑا شاندار نشان ہے۔ جو غور کرنے والے کے واسطے صداقت قرآن کے ماننے کے لئے بجائے خود کافی شہادت ہے۔ [illegible] اس خیال مین [illegible] کا فوٹو منگوایا جاوے اور اگر [illegible] شائع کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

کابل مین سکھ اور ہندو

شہر کابل مین ایک برہمن گردھرائے کا گوردوارہ [illegible] جس سے تقسیم طور پر گوردوارہ مذکور مین مورتیاں بھی رکھ دی تھین سکھون کو جب معلوم ہوا۔ تو انھون نے بتون کو گوردوارہ سے علیحدہ کر دیا۔ اس پر برہمنون نے دعویٰ دایر کیا۔ امیر مرحوم نے خود تحقیقات کی۔ اور موقعہ کا ملاحظہ کر کے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔ منکہ امیر عبد الرحمان خان حال بادشاہ سلطنت افغانستان می باشم۔ در عہد ما یک مقدمہ مابین خدا پرستان و بت پرستان پیش آمد۔ یک دہرم سالہ موسومہ دہرم سال گردھرائے در آبادی شہر کابل ست بت پرستان دعوے مے کنند کہ یک مکان در دہرم سالہ بقبضہ ما مردمان مے باشد۔ کہ او جائے ما مردمان بت پرستی مے کنند۔ خدا پرستان مے گویند۔ کہ بیک طاقچہ خدمت گار دہرم سال کہ تو مش برہمن بود تبان را پوشیدہ نگاہ کردہ میبود۔ پس از مردن او برہمن ما سکھاں تبان را بحوالہ ملک برہمن کردیم

دو قول خدا پرستان وزن دارد و تصدیق شد۔ بخیال ما ہر جائے کہ نامش دہرمسال باشد بہ او جائے بت پرستان ہیچ غرض ندارند۔ این دہرمسال بنام گردھرائے قایم شدت۔ گردھرائے ہفتم سجادہ نشین بابا نانک صاحب بود کہ او سوجد تر از موحدین بود۔ و مخالف بت پرستی مے بود۔ ہر جائیکہ نامش ٹھاکر دوارہ باشد وارد باشد یا جائیکہ بت پرستان تعلق دارند سکھان را ہیچ غرض نیست۔ چونکہ این جائے دہرمسال ست ہمہ تعلق بخدا پرستان دارد۔ ما بہ حیثیت بادشاہ حکم مے دہیم۔ کہ دعویٰ بت پرستان خارج شد۔ (پٹیالہ اخبار)

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

۱۲ مولوی بانی فساد۔ بریلی کا اخبار یونین گزٹ درد بھرے دل سے فریاد کرتا ہے۔ کہ کھٹ ملاؤن نے فرقہ علماء کو بدنام کر دیا۔ اور اپنی کج فہمیون اور ہٹ دھرمیون سے بریلی مین ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا ہے۔ اس بیہودگی کا اثر تمام اضلاع رسیل کھنڈ مین پھیل گیا ہے۔ اور اس کا تمام مسلمانون سے محبت دیکھی جاتی رہی ہے

مذہبی بحث مباحثہ سے یہ اخبار الگ ہے۔ مگر عام شکایت دیکھ کر افسوس آتا ہے۔ کہ مولوی صاحبان نے اپنی کرتوتون بے اعتدالیون اور فضول کارروائیون سے اپنی عزت مین نقص پیدا کر دیا ہے۔ "مرگ عالم مرگ عالم" عام مقولہ تھا۔ کہ ایک عالم کی موت گویا تمام جہان کو نقصان پہونچاتی ہے۔ یا اب مولویون کا نام آتے ہی ہر بشر خونک پڑتا ہے۔ اور واجبی عزت عوام کے دلون سے اٹھ گئی۔ خدا کرے۔ کہ یہ واجب التعظیم جماعت خود ہی اپنے اعمال کو چھوڑین۔ اور اپنی مفوضہ خدمات کی ادائیگی سے خدا اور اس کی خلقت کو خوش کرنے کیطرف راغب ہون۔ (پٹیالہ اخبار)

ریاست باگس کی حد پر ایک گاؤن مین خون کی بارش ہوئی نالاگڈہ کے پرگنہ دہرم پور کے ایک گاؤن مین ۱۵ ماہ حال کو دودھ کی بارش ہوئی۔ ایشور جانے کیا ہونیوالا ہے سردی ہوئی تو وہ ہوئی جسکا حد حساب نہین زلزلہ ایسا کہ قہر خدا۔ برسات نہین ہوئی گرمی پیچھا نہین چھوڑتی (اقتباس نامہ نگار اخبار عام)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

ہمارے احباب معزز امریکن دوست ڈاکٹر حسن اینڈرسن کے نام سے بخوبی واقف ہیں۔ جو کچھ عرصہ سے اس جماعت میں اپنی ایک تحریری درخواست کے ذریعہ سے شامل ہو چکے ہیں۔ ان کا سلسلہ احمدیہ کے ممبروں کے درمیان اپنا نام درج کرانا سرسری آگاہی کے بعد یا فوری جوش کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ عرصہ دو سال ڈاکٹر صاحب موصوف اس سلسلہ کے متعلق میرے ساتھ خط و کتابت کر رہے ہیں۔ اور [illegible] ریویو آف ریلیجنز کو برابر پڑھتے رہے اور آخر بہت [illegible] کے بعد صاحب موصوف اس نتیجہ پر پہنچے [illegible] اگر کوئی [illegible] تو وہ [illegible] اسلام ہی ہے۔ اور مسلمانوں [illegible] فرقوں میں سے اگر کوئی نبی کریم [illegible] اسلام کے [illegible] اسلام کا [illegible] میں موجود ہے۔ تو وہ [illegible] سلسلہ احمدیہ میں ہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب بعلاوہ زبان انگریزی کے [illegible] فرانسیسی۔ جرمنی۔ اسپینش وغیرہ زبانوں کے [illegible] ہیں۔ اور اسلام میں داخل ہونے [illegible] ان کو [illegible] کہ اسلام اور قرآن شریف کی خوبصورتیوں سے پوری طرح آگاہی حاصل کرنے کے واسطے عربی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ تب سے صاحب موصوف نے عربی زبان کا سیکھنا بھی شروع کر دیا ہے۔ اور اس میں خوب ترقی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاحب موصوف کو اسلامی نیکیوں میں استقامت عطا فرماوے اور اپنے دین کے خادموں میں سے بنائے۔ گذشتہ ڈاک میں اس معزز دوست کا ایک خط ہمارے پاس آیا ہے جس کا ترجمہ ہم لفظ بہ لفظ اس جگہ درج کر دیتے ہیں۔ صاحب موصوف نے اس خط میں تمام جماعت احمدیہ کو السلام علیکم انکی طرف سے پہنچانے کے واسطے مجھے تحریر فرمایا ہے۔ اور ان کے اس حکم کی تعمیل میں اس اخبار کے ذریعہ سے کرتا ہوں۔ شہر نیو یارک مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۰۵ء

پیارے جناب برادرم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۲۸ جون مجھے ملا جسکی وجہ سے میں آپ کا بہت ہی مشکور ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اب آپ بالکل تندرست ہو گئے

ہم نے زلزلہ کے حالات کو یہاں کے اخباروں میں پڑھا اور سنا ہے۔ اور سرکاری مکانات اور فوجی بارکوں کی تباہی کی تصاویر دیکھی ہیں

مولوی محمد علی صاحب نے کثرت ازدواج اور پردہ پر جو مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے گذشتہ نمبر میں لکھے ہیں۔ وہ بہت ہی عمدہ ہیں۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ یہاں کے انگریز غیر مذاہب کے حالات لکھنے میں بہت مبالغہ کرتے ہیں۔ اور جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ ایسا کرنے سے وہ اپنی کمزوریوں کو چھپا سکیں گے۔ یہ متعصب مجنون عیسائی اپنے چہرے کی سیاہی چھپانے کے واسطے دوسروں پر کیچڑ پھینکتے ہیں

مجھے یہ بات سن کر نہایت خوشی ہوئی ہے کہ گذشتہ زلزلہ میں ہمارے احمدی بھائیوں کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔ اور سب بچ گئے۔ اور میرا پختہ ایمان تھا۔ کہ خدائے قادر اس جماعت کے آدمیوں کی خصوصیت سے حفاظت کریگا۔

گذشتہ جنوری میں مجھے اس امر کی آپ نے اطلاع دی تھی۔ کہ میرا نام فہرست مبائعین میں لکھا گیا ہے لیکن مجھے اب تک کوئی باقاعدہ سند اس [illegible] کے متعلق آپ کی طرف سے حاصل نہیں ہوئی چونکہ میں اس جماعت کے تمام عقائد پر اور اس کے مقاصد کی خوبیوں پر پورا ایمان رکھتا ہوں۔ اس واسطے میں نہایت ہی فکرمند ہوں۔ کہ مذکورہ بالا سند مجھے بہت جلد عطا کیجاوے

یہاں گذشتہ دو ہفتے سے سخت گرمی پڑتی ہے بلکہ بعض لوگ گرمی سے مر گئے ہیں۔ اس ملک میں موسم گرما بہت سخت ہوتا ہے

مشرق کے لوگ روس اور جاپان کے درمیان صلح کی خبر سننے کے مشتاق ہوں گے جس کی تجویزیں آج کل یہاں ہو رہی ہیں۔ اور امید ہے کہ اگست کے آخیر تک اس کا فیصلہ ہو جاویگا۔ اہل امریکہ جاپانیوں کے ساتھ بہت دوستی کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن میں خیال کرتا ہوں۔ کہ آج سے ایک دو سال کے بعد جب جزیرہ فلپائن پر جھگڑا پیدا ہوگا؟ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ احمدی برادران کی خدمت میں میری طرف سے دعا اور سلام پہنچا دیویں گے

آپکا مخلص دوست

حسن اینڈرسن

ڈوئی۔ مقدس اسلام کے متعلق دھوکا دینے والی اور جھوٹی تحریروں کا شائع کرنا یورپ امریکہ کے مصنفین کا عام طریقہ اور پادریوں کا خاص شیوہ ہے انہیں لوگوں میں سے ایک پادری ڈوئی بھی ہے جو مسیح کا رسول اور نبی کا مدعی ہو کر ایسی دلیرانہ دروغگوئی پر کمربستہ ہے۔ کہ ہزار ہا آدمیوں کے درمیان کھڑا ہو کر لیکچر دیا کرتا ہے۔ کہ مذہب اسلام میں اگلے جہان میں عورتوں کے واسطے کوئی حصہ نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کا یہ اصول ہے۔ کہ عورتیں تو بعد موت نیست و نابود ہو جائیں گی۔ اور ان کے واسطے کوئی حشر نشر نہیں اس ڈاک میں جو ڈوئی کا اخبار آیا ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ روس میں مذہب عیسوی تلوار کے ساتھ پھیلایا گیا اور اسلام کا مذہب بھی دنیا میں تلوار سے پھیلایا گیا تھا روس کا تلوار کے ذریعہ سے عیسائی کیا جانا تو ایک تاریخی واقعہ ہے [illegible] تاریخ اس امر کی گواہ ہے۔ کہ مذہب عیسوی ملک روس میں وہاں کے بت پرست بادشاہ [illegible] بت پرستی کے عوض [illegible] ایک نئی بت پرستی کے شوق میں جبراً جاری کر دیا تھا۔ لیکن کوئی اس [illegible] کے پیغمبر سے یہ تو پوچھے کہ اسلام کس تلوار سے پھیلا تھا کہ [illegible] تمہارے پاس کونسا تاریخی ثبوت ہے۔

اس اخبار میں پادری ڈوئی صاحب نے اپنا ایک عجیب قصہ یہ بھی لکھا ہے کہ ایک دفعہ ملک آسٹریلیا میں وہ ایک [illegible] گرفتار ہوا تھا۔ پر جرمانہ کی سزا ہوئی۔ مگر جرمانہ دینے کے انکار کی وجہ سے تین دن کی قید ہوئی جس پر تین دن جیل خانہ میں رہ کر چھوٹ گیا۔ لکھا ہے کہ ساری عمر میں مجھے ایک دفعہ فرشتہ نظر آیا۔ وہ جیل خانہ میں واقع ہوا۔ اور اسی فرشتہ نے مجھے خبر دی تھی کہ تو الیاس ہے۔ مگر کبھی پھر مجھے ایسا اتفاق نہیں ہوا۔ جس میں کوئی فرشتہ وغیرہ نظر پڑا ہو۔

لیڈسٹی کے پادری ویبر صاحب شراب کے نشہ میں تلوار کا جگ اٹھائے ہوئے سڑک پر نکل آئے اور پکار پکار کر لوگوں کو ڈرانے لگے۔

یسوع کے شرابی معجزات کا یہ نتیجہ ہے کہ پادری صاحبان بھی متوالے پھرتے ہیں۔

امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ غیر ممالک کے لوگ جب یہاں آتے ہیں۔ تو ہماری حالت اخلاقی کو بہت ہی برا پاتے ہیں

جج لیڈ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح کی تاریخ پیدائش کے متعلق مختلف اور متضاد ایک سو تیس

www.aaiil.org

تول ہین ۔ چھٹی صدی مین ایک پادری نے سمجھین ۔ قوم کے بت پرستون کو خوش کرنے کے واسطے اور کسی بہانہ سے ان کو عیسائیون مین شامل کرنے کے واسطے یسوع کی تاریخ پیدائش وہی مقرر کر دی جو اس قوم کے قدیم بت کی تاریخ پیدائش کی عید کا دن تھا ۔ جس زمانہ کا یسوع مسیح کو بیان کیا جاتا ہے ۔ اس زمانہ مین بہت سے عالم صاحبان تصنیف ہوئے ہین ۔ انہون نے اس زمانہ مین بیس۲۰ ایسے آدمیون کا تذکرہ کیا ہے ۔ جنہون نے مسیح ہونے کا دعوی کیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اس زمانہ مین چونکہ یہود کو مسیح کے آنے کا انتظار تھا ۔ اس واسطے بہت سے لوگ مدعی مسیحیت کے نکل کھڑے ہوئے ۔ مگر تعجب ہے ۔ کہ ان مین سے کسی نے یسوع کے مسیح ہونے کا ذکر نہین کیا ۔ ان بیس۲۰ مین سے بعض پھانسی دے گئے بعض قتل کئے گئے ۔ بعض ویسے ہی بچ گئے ۔ اور معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ان سب کے قصے باہم مل جل کر ان موجودہ انجیل نویسون نے گڑبڑ سی ڈالدی ہے

جنوبی افریقہ سے لوئیس صاحب جو ایک فوج کے کپتان ہین ۔ تحریر فرماتے ہین ۔ کہ اس ملک مین مشنریون نے اصل افریقہ کے باشندون کے اخلاق بہت بگاڑ دئے ہین ۔ ان کو شراب ۔ تمباکو وغیرہ کی بدعادتین ڈالدی ہین ۔ اپنے قدیم مذاہب مین رہ کر وہ بری عادتون سے اپنے ملک کے آداب کے مطابق بچے رہتے ہین ۔ لیکن جب عیسائی ہو کر وہ سفید رنگ بزرگون مین شامل ہو جاتے ہین ۔ تب وہ ہر بات مین سفید رنگ والون کی نقل کرنے کے واسطے شراب حقہ جھوٹھ بولنا ۔ چوری کرنا ۔ یہ سب بد عادات اختیار کرتے ہین ۔ کیونکہ وہ سفید رنگ والون کی پیروی مین ان امور کو فیشن سمجھتے ہین ۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ایسے الفاظ لکھ کر مین ثابت کر رہا ہون ۔ کہ یسوع مسیح کا مذہب قومون کو تباہ کرنے والا ہے ۔ مگر مین کیا کرون ۔ کہ صحیح بات یہی ہے اور یہ واقعات ہین

مسٹر پگٹ ۔ بہت مدت کے بعد مسٹر پگٹ پھر ظاہر ہوا ۔ یہ وہی صاحب ہین ۔ جنہون نے خدا اور مسیح ہونے کا دعوی کیا تھا ۔ حضرت نے اس کو ایک اشتہار بھیجا تھا ۔ جس مین اس کے متعلق ایک پیشگوئی کی تھی مگر اب تک وہ بالکل گوشہ خاموشی مین پڑا رہا ۔ اور کسی ایسی جگہ خفیہ رہا ۔ کہ اخبارون کو بھی اس کے حالات کچھ آگاہی حاصل نہین ہوتی تھی ۔ باسے اب آپ کا نام پھر اخبارون مین دیکھا گیا ہے ۔ اور ایک نہایت ہی عجیب پیرایہ مین ۔ عیسائیون کے اس فرضی خداوند مسیح پگٹ نے ایک دار المحبت تیار کیا ہوا ہے ۔ جس مین وہ مع اپنے چند مریدون اور مریدنیون کے رہتا ہے ۔ کل تعداد مریدون کی سو دو سو ہے ۔ اور کہا جاتا ہے ۔ کہ مزے سے زندگی گزارتا ہے اس کی زندگی کا تازہ نتیجہ جیسا کہ امید تھی یہ ہوا ہے کہ ان عیسائیون کے خدا کے گھر مین ایک بیٹا پیدا ہوا ہے ۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے ۔ کہ اس خداوند مسیح نے برخلاف اپنے پہلے طرز زندگی کے جو ملک شام مین گذری تھی ۔ کوئی بیوی نکاح کی ہے اور اس سے یہ فرزند نمودار ہوا ہے ۔

مُردون کا زندہ ہونا

شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب نے اخبار نئی روشنی مین ایک مضمون چھپوایا ہے ۔ جس مین یہ ثابت کیا گیا ہے ۔ کہ بعض آدمی بظاہر بالکل مر جاتے ہین ۔ یعنی نبض بند ہو جاتی ہے ۔ بدن ٹھنڈا پڑ جاتا ہے ۔ آنکھین پتھرا جاتی ہین ۔ کان کی لو مڑ جاتی ہے ۔ ناک کا بانسا پھر جاتا ہے ۔ اور موت کے تمام نشانات نمودار ہو جاتے ہین لیکن دراصل وہ ایک قسم کی غشی ہو جاتی ہے اور دراصل اس مین جان باقی ہوتی ہے ۔ چنانچہ بہت سی نظرین ایسی موجود ہین ۔ کہ میت جب قبرستان لے چلے یا مرگھٹ پر رکھا ۔ تو راستہ مین یا مقام مدفن پر اس نے حرکت کی ۔ اور اس مین امن معلوم ہوئی ۔ اور بعد مین وہ چنگا بھلا ہو گیا ۔ کسی بیماری کے سبب ایسی غشی یا بے ہوشی کے طاری ہونے کے علاوہ اس مضمون مین ریاضت کے ساتھ اپنے پر ایسی غشی لانے کا بھی ذکر لکھا ہے ۔ جو پرانے ہندی یوگیون مین پایا جاتا ہے ۔ اور اس کی کئی ایک نظرین بشہادت ڈاکٹر ہیم چندر سین اور ولیم ٹیپ اور دربار رنجیت سنگھ وغیرہ بیان کی گئی ہین یہ ایک دلچسپ مضمون ہے ۔ اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ مرنے کی جو علامتین متعارف ہین ۔ وہ سب آدمی کی روح معطل ہونے کے باعث بھی ظاہر ہوتی ہین اور نقلی موت مین بھی نمودار ہو سکتی ہین ۔ کچھ ضرور نہین کہ وہ اصلی موت ہی کی نشانیان سمجھی جائین اس مین شک نہین ۔ کہ بہت سے مختلف واقعات نے جن کی خبرین مختلف شہرون اور ملکون سے آتی ہین ۔ اس امر کو پایہ ثبوت پہنچا دیا ہے کہ اصلی طبعی موت کے علاوہ بعض وقت وہ اپنی خوش قسمتی کے سبب گویا پھر زندہ ہو کر مخلوق کے واسطے ایک اعجوبہ کا موجب ہوتے ہین ۔

اس قسم کی موت کا نام خواہ کاذب رکھا جائے خواہ نقلی موت ۔ خواہ اس کو سکتہ اور بے ہوشی کے نام سے تعبیر کیا جاوے ۔ اس مین شک نہین کہ وہ دراصل ایک موت کی صورت ہوتی ہے اور میت کے لواحقین پر وہ تمام حالات وارد ہو جاتے ہین ۔ جو کہ ایک فوت شدہ کے لواحقین پر ہونے چاہئین ۔ اور چونکہ اصلی اور نقلی موت مین بظاہر کوئی تمیز نہین ہوتی ۔ اس واسطے خود اس شخص کے واسطے بھی اکثر یہ حالت اصلی موت نہین ۔ تو اصلی موت کے لانے کا موجب ضرور ہو جایا کرتی ہے

اسی خوف کے سبب حال مین انگلینڈ مین ایک انجمن قایم ہوئی ہے جس کی غرض یہ ہے ۔ کہ مردون کو دفن سے پہلے پوری تحقیقات کے ساتھ ڈاکٹرون اور اس فن کے ماہرون کو دکھانا چاہئے ۔

کتب سماوی اور معجزات و خوارق انبیاء علیہم السلام کے تذکرون مین بظاہر دو متضاد امور یعنی مردون کا اس دنیا مین واپس نہ آنا اور احیائے موتی یعنی مردون کا اسی دنیا مین زندہ ہو جانا ۔ ان ہر دو کا [illegible] مذکورہ بالا مضمون پر غور کرنے سے بخوبی سمجھ آ سکتا ہے شریعت حقہ سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جو شخص درحقیقت مر جاتا ہے ۔ اور [illegible] یعنی سوال و جواب فرشتگان اور جنت یا دوزخ مین داخل ہونا یہ سب کارروائی اس کے متعلق شروع ہو جاتی ہے ۔ تو پھر اس سارے کام [illegible] کرکے وہ واپس اس دنیا مین نہین آ سکتا ۔ ہان دو طور [illegible] مردون کا زندہ ہونا احوال انبیاء سے ثابت ہے

اول ۔ ناپاکی اور گناہ اور غفلت مین پڑ کر جو شخص مردہ ہو جاتا ہے ۔ ایسے آدمی کو روحانی مردہ کہنا چاہئے ۔ وہ توبہ کرکے پاک ہو کے اور کسی مطہر نفس کی صحبت سے فیض یاب ہو کر پھر روحانی زندگی حاصل کرتا ہے ۔ اور اس کی پہلی زندگی ایک نئی زندگی کہلاتی ہے ۔ اس کی مثالین تمام الہامی کتب مین بکثرت موجود ہین ۔

دوم ۔ یہ کہ کوئی شخص کسی سخت مرض مین مبتلا ہو جاوے ۔ جس کو ڈاکٹر اور طبیب جواب دے بیٹھین ۔ یا اس کی حالت بسبب سکتہ اور بیہوشی کے ایسی ہو جاوے ۔ کہ سب اس کو مردہ جانین تب کوئی مقبول الہی خدا کا برگزیدہ اس کے واسطے توجہ سے

دعا کرے۔ اور اللہ تعالے کو منظور ہو۔ کہ اپنے اس بندے کی خاطر ایک نشان دکھائے۔ تو وہ موت اس پر سے ٹل جائے۔ اور اس کو دوبارہ زندگی عطا کی جاوے۔ اس کی مثالیں مسلمانوں میں تو ہمیشہ اور ہر زمانہ میں دیکھی گئی ہیں۔ اور دیگر مذاہب مثلاً عیسائی اور یہود کے درمیان اگرچہ اب کوئی ایسا مقدس شخص نہیں رہا۔ جس کی دعا اس حد تک قبول ہو سکے۔ تاہم ان کی قدیم کتب میں اس قسم کے قصے پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ ایک لڑکی جس کو سب نے سمجھا کہ مر چکی ہے۔ جب یسوع نے اسے دیکھا تو کہا کہ مری نہیں بلکہ سوتی ہے۔ سوتا یا بے ہوشی کی حالت میں ہونا یہ ایک ہی محاورہ ہے۔ اور چونکہ اصل عبرانی اناجیل عیسائیوں کی بدقسمتی کے سبب سے دنیا سے مفقود ہیں۔ اس واسطے معلوم نہیں۔ کہ اصل لفظ جو مسیح کے منہ سے نکلا تھا۔ وہ کیا تھا۔ اور اس کا ترجمہ کس طرح سے کیا گیا۔ مسلمانوں میں اس قسم کی احیائے موتی کی مثالیں بہت موجود ہیں۔ چنانچہ خود اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں پر اس قسم کے کئی مردے زندہ ہو چکے ہیں جس کے گواہ سینکڑوں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک ہونے کا اس عاجز راقم کو بھی فخر حاصل ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ مبارک احمد کا یہ حال ہو گیا تھا۔ کہ رنگ سفید ہو گیا اور نبض ٹھہر گئی۔ اور مر گیا کا لفظ مونہوں پر جاری ہو گیا۔ لیکن خدا کا مسیح جو دعا پر ایک پرزور ایمان رکھتا ہے۔ اپنی دعا میں مصروف رہا۔ تب خدا نے مبارک کو دوبارہ زندگی عطا کی۔ ایسا ہی حضرت مولوی نورالدین صاحب۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ میاں محمد اسحاق وغیرہ پر ایسی ایسی بیماریاں اور حالتیں وارد ہوئیں۔ کوئی طب یا ڈاکٹری یہ امید نہ رکھتی تھی۔ کہ یہ بچ جائیں گے۔ مگر چونکہ خدا کو منظور تھا۔ کہ اس کی ہستی پر پھر تازہ ایمان دنیا میں قائم کیا جائے۔ اس واسطے ان صاحبان کو دوبارہ زندگی عطا کی گئی۔

خود عاجز راقم مدت تک ایک ایسے بخار میں مبتلا رہا۔ کہ کوئی دوائی فائدہ نہ کرتی تھی۔ آخر حضرت مسیح موعود کی دعاؤں نے اعجازی رنگ دکھایا۔ اور خدا کے فضل نے شفا دی۔ فالحمد للہ۔

غیر معمولی حوادث۔ ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ملک اٹلی میں سخت زلزلہ آیا۔ شہر پزو اور مانٹی لیون اور شہر مارٹی رینو بالکل تباہ ہو گئے۔ کے لے بریا میں تین سو ستائیس آدمی مر گئے۔ اور درجن ایک شہر اور گاؤں تباہ ہو گئے۔ بعد کی تار سے معلوم ہوا کئی ہزار آدمی مر گئے۔

اے روئے زمین کے باشندو! یہ تختہ زمین جس پر تم نڈر ہو کر امن کے ساتھ سو رہے ہو۔ یہ کیوں بار بار ہلتا ہے۔ اور تمہاری میٹھی نیند میں خلل ڈالتا ہے تھوڑی دیر کے واسطے اپنی غفلت کو چھوڑ کر ذرا اٹھو اور غور و فکر سے کام لو۔ اور اس کی آواز کو سنو۔ کہ یہ کیوں تمہیں بار بار جھنجھلاتا اور بے آرام کرتا ہے۔ گذشتہ انبیاء اور کتب سماوی کے سائفر کوڈ کی امداد سے ذرا اس ٹیڑھی تحریر کو پڑھنے کی سعی تو کرو۔ شاید کہ تمہارے کام کی کوئی بات نکلے۔ اور تمہارے ہی فائدے کا کوئی راز اس میں مخفی ہو۔ کہتے ہیں۔ جہاز کے افسروں کے آرام کرنے اور سونے کا پلنگ ایسا ایجاد کیا گیا ہے کہ وہ ڈیوٹی کے وقت کے چند منٹ پہلے گھنٹی بجاتا ہے۔ اور اگر سونے والا پھر بھی نہ اٹھے۔ تو چند منٹ کے بعد ہلتا ہے۔ اور اگر وہ پھر بھی غفلت کرے تو الٹ کر اس اپنے فرائض سے غفلت کرنے والے کو نیچے فرش پر پھینک دیتا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی کہیں صانع حقیقی نے بھی اس زمین کے نیچے کوئی ایسی چابی تو نہیں لگا دی۔ جو تم کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے واسطے بار بار تمہیں ہلاتی ہے اور ٹپاٹپ ٹپک کر مارتی ہے

۹۔ ستمبر ۱۹۰۵ء کو بمبئی میں تیل کی بھری چند کشتیوں پر آگ لگی۔ کئی ہزار روپے جل گئے۔ کمپنی کو سخت نقصان ہوا۔

علم متعلق اسباب و علاج طاعون۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ جس قدر طاعون کے متعلق علم اور تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اسی قدر یہ ثابت ہوتا چلا جاتا ہے کہ یہ سب علوم ناپائیدار اور بے سود ہیں۔ آج سے دس سال پہلے جو کچھ ہمکو طاعون کے متعلق خبر تھی اور یقین تھا کہ اس کے اسباب کیا ہو سکتے ہیں۔ اور کس طرح اس کو روکا جا سکتا ہے۔ اب دس سال کے بعد اتنا بھی یقینی علم نہیں رہا۔ پہلے سمجھتے تھے کہ یہ بیماری ایک خاص موسم میں ہوتی ہے۔ اور موسم سرما میں حد تک پہنچتی ہے۔ اور سخت گرمی کا زور ہو۔ تو اس کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ لیکن اب تو دن بدن ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ کہ ان قواعد میں سے کوئی بھی صحیح رہتا نظر نہیں آتا۔ فقط۔

یہ قواعد تو ہمیشہ ہی ٹوٹتے رہینگے۔ کیونکہ انکی بنا مادی اسباب پر ہے اور طاعون اللہ تعالے کی ناراضگی کا نتیجہ ہے

عالم اخبار

راولپنڈی میں ایک بنگالی بابو خزانہ سرکاری سے بذریعہ جعلی چیک کے ایک ہزار روپیہ لے اڑے

موضع اینڈری ضلع گوڑگانوں میں پندرہ سولہ بدمعاش پولیس کا بھیس بدل کر ایک متمول بوہرہ کے مکان پر آئے۔ کہ سرکار سے تمہارے مکان کی تلاشی کا حکم ہوا ہے۔ باضابطہ تلاشی لے کر اور بیش قیمت زیور کی باقاعدہ فہرست وغیرہ بنا کر چلتے ہوئے

تازہ ترین و ممالک غیر۔ امریکہ میں ایک صاحب نے ایک مشین ایجاد کی ہے۔ جس کے آگے اخبار اور رسالے رکھ دئے جائیں۔ تو خود بخود تہ ہو کر اور چٹیں لگ کر مختلف اطراف کو جانے والے پیکٹ مختلف خانوں میں رکھ دئے جاتے ہیں

جنگ روس و جاپان کا خاتمہ ہوا۔ جاپانی قوم نے بہت ناراضگی ظاہر کی۔ بغاوت اور بلوہ تک نوبت پہنچی تھی۔ لیکن وہاں کے مدبران سلطنت نے جنگ قائم رکھنے کے اخراجات اور کشت و خون وغیرہ دقتوں کا تذکرہ کر کے صلح کو بہت مفید ظاہر کیا ہے۔ اور اس طرح ان کا جوش ٹھنڈا ہو چلا ہے

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں + حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھی ہے۔ زخم دن بدن بھرتا چلا جاتا ہے اور گھبراہٹ اور تکلیف بھی کم ہے۔ آپکی شفاء ایک معجزہ ہے۔ ذیابیطس کی بیماری میں کوئی زخم بھی اچھا ہونا دشوار ہے۔ چہ جائیکہ سرطان۔ یہ محض حضرت مسیح علیہ السلام کی دردمندانہ اور پریقین دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے احیائے موتی کا ایک اور نمونہ ہم لوگوں کو دکھایا۔ فالحمد للہ

ماسٹر عبدالرحمان صاحب بیمار ہیں۔ بخار آتا ہے احباب ان کے واسطے دعا کریں

اس ہفتہ میں چودھری نصراللہ خان صاحب وکیل اور چودھری محمد امین صاحب وکیل حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

خواجہ کمال الدین صاحب چند روز کیواسطے لاہور گئے ہیں مگر ۲۰ ستمبر تک پھر انشاء اللہ یہاں آ جائیں گے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام انشاء اللہ ۲۰ ستمبر کو کھلیگا۔

www.aaiil.org

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت ۱۲؎ و محصولڈاک ۲؎ ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں
سیٹھ عبد الواحد ہدایت ٹریڈنٹ وکمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخباروں میں متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت میں تحریک کی ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت میں چاہتا ہوں کہ دوستوں کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤں۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہیں جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہو جاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال۔ سائنس روم۔ وغیرہ بعض عمارتیں سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتیں جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام میں غفلت کرتے ہیں اور چندہ کی روانگی میں دیر کرتے ہیں۔ سو دست دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت میں زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمروں کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہوں کے واسطے بھی جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہوں۔ **ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر** مدرسہ کے فنڈ میں ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہنا چاہیئے۔ والسلام

ایک ثواب کا کام

آپ بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کریں۔ اپنا خرچ سے انجمنوں کتب خانوں اور غریب لوگوں کو اخبار خرید کر دیں۔ اس طرح سلسلہ کی تبلیغ دور دور تک پہنچ سکتی ہے

خریداران توجہ کریں

۱۹۰۵ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آیندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دوگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائٹر زرکثیر اس راہ میں خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	لمعہ	مصہ	صہ	معہ	مے
نصف صفحہ	صہ	معہ	معہ	مے	ہ
پورا کالم	سعہ	عہ	سعہ	ہ	ے
نصف کالم	سعہ	سعہ	مہ	للعہ	ع
ربع کالم	سعہ	مے	ہ	ے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۸؍ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جنکے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے۔ ۱۲؍۲ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

فگ پلز

یہ نادر گولیاں بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے میں عجیب باثر ثابت ہوئی ہیں۔ دائمی قبض ان گولیوں کی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قولنج۔ درد شکم۔ گرانی شکم۔ جلے اور کھٹے ڈکار آنا۔ ان گولیوں کے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہیں یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہیں۔ قیمت فی بکس جسمیں چالیس گولیاں ہوتی ہیں۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمد علی خان محلہ چاہ شور۔ آگرہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کیلئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر

چہ گویم با تو گر آئی بدار قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۲۶	۲۱ رجب ۱۳۲۳ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر
ای جہان منتظر خوش باش کآمد ملستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سہ

معاونین ۂ
برضائے ﷲ
خود ے

عام قیمت عاؔ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی لیا جاویگا

سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر ۔ پرو پرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفے ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکار ے کند از اشقیا است

یکدمے دوری ازآن عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت انکا مغلوب نہیگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا ۔ دیکھا ۔ کہ ایک شخص مسمی شرم پت ساتھ ہے ۔ ایک گہرے پانی میں جو جھیل کی طرح ہے ۔ ہم ہر دو کنارہ کی طرف تیرتے جاتے ہیں کنارہ بہت دور ہے ۔ اور میں پانی پر لیٹا ہوا جا رہا ہوں ۔ اور تیرتا چلا جاتا ہوں ۔ اسی طرح تیرتے ہوئے جب میں قریب نصف کے پونچا ۔ تو معلوم ہوا ۔ کہ قریباً زانو تک پانی ہے ۔ پھر کنارہ پر پہنچ گئے ۔ اور خیال آیا ۔ کہ میرا لڑکا مبارک اسی کنارہ پر رہا ہے ۔ پھر ہم اس کو لینے کے واسطے آئے ۔ تب دیکھا ۔ کہ پانی ایک طرف سے بالکل خشک ہے ۔ ایک طرف باقی ہے ۔ اور لوگ خشکی پر چلتے ہیں ۔ ہم بھی خشکی کے راہ پر چلنے لگے ۔

فرمایا ۔ بظاہر تو آج کل مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے دعا کی جاتی ہے ۔ اور غالباً ان کے متعلق یہ رؤیا ہے ۔ شائد یہ تعبیر ہو ۔ کہ ایک حصہ زخم کا خشک ہو گیا ہے ۔ اور دوسرا حصہ ابھی باقی ہے ۔ اور شرم پت کے لفظ سے انجام بخیر معلوم ہوتا ہے ۔ واللہ اعلم

۱۹ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا ۔ دیکھا ۔ کہ مرزا غلام قادر صاحب میرے بڑے بھائی نہائت سفید لباس پہنے ہوئے میرے ساتھ جا رہے ہیں ۔ اور کچھ باتیں کرتے ہیں ۔ ایک شخص ان کی باتیں سن کر کہتا ہے کہ یہ کیسی فصیح و بلیغ گفتگو کرتے ہیں ۔ گویا پہلے سے حفظ کر کے آئے ہیں ۔ فقط

فرمایا ۔ ہمارا تجربہ ہے ۔ کہ جب کبھی ہم اپنے بھائی صاحب کو خواب میں دیکھتے ہیں ۔ اس سے مراد کسی مشکل کام کا حل ہونا ہوتا ہے ۔ آج کل چونکہ مولوی عبدالکریم صاحب کے واسطے بہت دعا کی جاتی ہے اس واسطے اُمید ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو شفا دیگا ۔ غلام قادر سے خدائے قادر کی قدرت کی طرف اشارہ ہے

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کا ایک الہام غلط لکھا گیا اصل الفاظ اس طرح ہیں ۔ مَسِیُّ العرب

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء کا خواب بھی کچھ غلط چھپا ہے ۔ اس واسطے دوبارہ صحیح کر کے لکھا جاتا ہے ۔ ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے ۔ اس کے آگے ایک بڑا چبوترہ ہے جس کی کرسی بہت بلند ہے اس پر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پر بیٹھے ہیں ۔ اس جگہ میں ہوں اور پانچ چار اور دوست ہیں ۔ جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں میں نے کہا ۔ مولوی صاحب میں آپ کو آپ کی صحت کی مبارکباد دیتا ہوں ۔ اور پھر میں رو پڑا ۔ اور میرے ساتھ کے دوست بھی رو پڑے اور مولوی صاحب بھی رو پڑے پھر میں نے کہا دعا کرو اور دعا میں نے تین دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھی ۔

ڈائری

مولوی عبدالکریم صاحب ۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء

شیخ نور احمد صاحب جالندھر سے اور منشی نبی بخش صاحب کوٹھے سے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ شیخ نور احمد صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا ۔ کہ میں نے دیکھا ۔ کہ مولوی عبدالکریم صاحب مسجد میں کھڑے ہیں اور وعظ کرتے ہیں ۔ اور یہ آیت پڑھتے ہیں

أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۔

فرمایا ۔ اس سے بظاہر مولوی صاحب کی صحت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے ۔ واللہ اعلم ۔ فرمایا یہ مرض مہلک ہے ۔ اور آثار مرض بھی خطرناک ہیں ۔ لیکن دعا بہت کی گئی ہے ۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ۔ جب وہ چاہتا ہے ۔ ایک تنکے سے شفا ہو جاتی ہے ۔ اور جب وہ نہیں چاہتا لاکھ دوائی بے سود ہے ۔

میاں نبی بخش صاحب نے عرض کی ہے ۔ کہ ایک ہندو نے مجھے تاکید کی تھی ۔ کہ میرے واسطے حضرت سے دعا کرائیں ۔ فرمایا ۔ ہندو یا کسی اور مذہب کا آدمی جو دعا کے واسطے درخواست کرے ۔ ہم سب کے واسطے دعا کرتے ہیں ۔

ذکر آیا ۔ ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام استغفر اللہ رکھا ہے ۔ فرمایا ۔ اچھا ہے ۔ جتنی دفعہ اس کو بلائیگا خدا تعالےٰ سے استغفار کرتا رہیگا ۔

مولوی نور الدین صاحب کے صاحبزادہ عبدالحی کا ذکر تھا ۔ کہ اس کے متعلق پہلے سے خبر دی تھی ۔ فرمایا ۔ اجنبی دشمن اور دور رہنے والا کیا حاصل کر سکتا ہے ۔ جو لوگ قریب رہتے ہیں ۔ وہ ہمیشہ نشانات دیکھتے رہتے ہیں ۔ پاس رہنے والے تو آپ بیتی کے نشان بھی دیکھ لیتے ہیں

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء صبح ۔ ایک دوست نے عرض کی میرے گھر سے خبر آئی ہے ۔ کہ تمہارا لڑکا سخت بیمار ہے جلد آؤ ۔ مگر بیماری کی تفصیل نہیں ۔ حضور دعا فرماویں فرمایا ۔ میں دعا کروں گا ۔ لیکن بعض دفعہ عورتیں صرف بلانے کے واسطے بھی ایسا لکھ دیا کرتی ہیں ۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے ۔ کہ ہم اس جگہ قادیان میں تھے ۔ کہ میر ناصر نواب صاحب کے گھر سے خط آیا کہ والدہ اسحاق فوت ہو گئی ہیں ۔ اور اسحٰق بھی قریب المرگ ہے (خداوند تعالےٰ ہر دو کو باصحت و عافیت لمبی عمر عطا فرماوے) یہ خط اسحاق کے بھائی کا لکھا ہوا تھا ۔ جو اس وقت بہت چھوٹی عمر کا تھا ۔ میں اس خط کو پڑھ کر بہت پریشان ہوا ۔ کیونکہ اس وقت ہمارے گھر میں بیمار تھے ۔ بخار چڑھا ہوا تھا ۔ ایسی حالت میں ان کو والدہ کی وفات کی خبر سنانا ہرگز مناسب نہ تھا ۔ میں اسی فکر میں تھا ۔ کہ الہام ہوا ۔ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ۔ جس سے میں نے سمجھ لیا ۔ کہ یہ صرف بلانے کا بہانہ ہے ۔ ورنہ دراصل خیر ہے ۔ اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب (خدا ان کو صحت دے) اس جگہ تھے ۔ ان کو سنایا گیا ۔ اور حافظ حامد علی کو بھی سنایا گیا ۔ اور اسی کو وہاں بھیجا گیا ۔ تو بات وہی نکلی ۔ جو خدا نے بذریعہ الہام ہم کو بتلائی تھی ۔

شیخ نور احمد صاحب نے عرض کی ۔ کہ اس دن میں بھی اسی جگہ تھا ۔ اور اس واقع گواہ ہوں

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ فرمایا ۔ خدا کی طلب میں جو شخص پوری کوشش نہیں کرتا ۔ وہ بھی کافر ہے ۔ ہر ایک چیز کو جب اس کی حد مقررہ تک پہنچایا جاتا ہے ۔ تب اس سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے ۔ جیسے اس زمین میں چالیس یا پچاس ہاتھ کھودنے سے کنواں طیار ہو سکتا ہے ۔ اگر کوئی شخص صرف چار پانچ ہاتھ کھود کر چھوڑ دے ۔ اور کہدے ۔ کہ یہاں پانی نہیں ہے ۔ تو یہ اس کی غلطی ہے ۔ اصل بات یہ ہے کہ اس شخص نے حق محنت کا ادا نہیں کیا ۔

۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ قبل از ظہر ۔ فرمایا ۔ یہ جو قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۔ پس ان کی یعنی گذشتہ نبیوں کی جن کا اوپر ذکر آیا ہے اقتدا کر ۔ اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت ظاہر ہوتی ہے ۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جس قدر گذشتہ انبیاء ہوئے ۔ اور انھوں نے مخلوق کی ہدایت مختلف پہلوؤں سے کی ۔ اور مختلف قسم کی ان میں خوبیاں تھیں کسی میں کوئی خوبی اور کمال تھا ۔ اور کسی میں کوئی ۔ اور ان تمام نبیوں کی اقتدا کرنا یہ معنے رکھتا ہے ۔ کہ ان تمام متفرق خوبیوں کو اپنے اندر جمع کر لینا چاہیئے ۔ اور اس میں کچھ شک نہیں ۔ کہ جو شخص جامع ان تمام خوبیوں کا ہے جو متفرق طور پر تمام انبیاء میں پائی جاتی ہیں ۔ وہ تمام متفرق کمالات اپنے اندر جمع رکھتا ہے ۔ اس لئے وہ تمام انبیاء سے افضل ہیں ۔ کیونکہ ہر ایک کی خوبی اس میں موجود ہے ۔ اور وہ تمام متفرق خوبیوں کا جامع ہے ۔ مگر پہلے اس سے کوئی نبی ان تمام خوبیوں کا جامع نہ تھا ۔

www.aaiil.org

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس

سورہ الاحزاب

سیپارہ ۲۱ رکوع اوّل

یَاَیُّھَا النَّبِیُّ - اے نبی - اس مین مخاطب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس خطاب کے ذریعہ سے تمام جہان کو آگاہی دی گئی ہے

اتَّقِ اللّٰہَ - دم علی التقوی - تقوی پر ہمیشہ قایم رہو

لَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ - کافرون اور منافقون کی فرمانبرداری مت کرنا - کافر وہ ہے - جو حق بات پر کچھ غور نہ کرے - اور اس کا انکار کرے اور پھر ایسا بن جاوے - کہ اس کے واسطے انذار اور عدم انذار برابر ہو - منافق - کے جو علامات نبی کریم نے بیان فرمائے ہین - وہ یہ ہین (۱) جب بات کرے جھوٹھ بولے (۲) وعدہ کرے - تو اس کے برخلاف کرے (۳) امانت مین خیانت کرے (۴) جھگڑنے مین فحش گالیان دے (۵) خود بخل کرتا ہے (۶) دوسرے صدقہ دینے والے کو بخل کی ترغیب دیتا ہے (۷) صبح اور شام کی نماز مین سست ہوتا ہے (۸) اس مین قوت فیصلہ نہین ہوتی اور تاب مقابلہ

مَا یُوْحٰی اِلَیْکَ - جو خدا کی طرف سے تجھ پر وحی کیا گیا ہے اس مین اول قرآن شریف ہے اور پھر حدیث صحیح

مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَکُمُ الّٰٓیِٔ تُظٰھِرُوْنَ مِنْھُنَّ اُمَّھٰتِکُمْ وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَکُمْ اَبْنَآءَکُمْ ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ بِاَفْوَاھِکُمْ - وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ -

نہین بنائے اللہ نے دو دل کسی شخص کے اندر اور نہ بنایا ہے تمہاری ان بیویون کو جن کو تم نے مائین کہا - تمہاری مائین - اور نہ بنایا ہے تمہارے منہ بولے بیٹون کو تمہارے بیٹے - یہ سب تمہارے مونہہ کی باتین ہین - اور اللہ تعالیٰ حق فرماتا ہے - اور وہی راہ دکھاتا ہے -

یہ ایک مثال ہے - کہ جیسا یہ ناممکن ہے کہ کسی کے اندر دو دل ہون - ایسا ہی یہ بھی ناممکن ہے کہ اس ماں کے سوائے جس کے پیٹ سے آدمی نکلتا ہے کوئی اور عورت اس کی حقیقی ماں بن جاوے اور ایسا ہی یہ بھی ناممکن ہے - کہ اس باپ کے سوائے جس کا نطفہ انسان ہو - کوئی دوسرا اس کا باپ بن جاوے - یہ سب منہ کے کہنے کی بات ہے - کہ کوئی کسی عورت کو ماں کہہ دے - یا کسی مرد کو اپنا باپ کہہ دے - ورنہ حقیقت مین ماں صرف وہی ہے - جو ایک ماں ہے اور باپ صرف وہی ہے - جو ایک باپ ہے - نہ کسی کے اندر دو دل ہو سکتے ہین - اور نہ ایک بچہ دو پیٹون سے نکلتا ہے - اور نہ ایک بیٹا دو مختلف مردون کے نطفون کا نتیجہ ہو سکتا ہے - کسی شاعر نے اس مثال کو شعر مین خوب بیان کیا ہے ؎

ہم معتقد دعوی باطل نہین ہوتے
سینہ مین کسی شخص کے دو دل نہین ہوتے

موالیکم - تمہارے آزاد کردہ غلام

اولیٰ - اقرب

لِیَسْئَلَ - تاکہ اظہار لئے جائین

رکوع دوم - نعمت اللہ - جنگ احزاب مین فتح -

قصہ جنگ احزاب

مدینہ مین جو یہود رہتے تھے - اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امن کا اور بیرونی مخالف کا مقابلہ کرنے کا وعدہ کر چکے ہوئے تھے - ان کی خفیہ سازش کے ساتھ دس ہزار عرب مسلمانون کے برخلاف لڑائی کرنے کے واسطے مدینہ منورہ پر چڑھ آئے - اندر سے یہود دشمن ہو گئے - باہر سے اس قدر لشکر آیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑے سے مسلمانون کے ساتھ جن کی تعداد اس وقت چھ سو (۶۰۰) تھی اس لشکر کے مقابلہ کے واسطے نکلے - ایک پہاڑی کے پہلو مین رات گزارنے کے واسطے ڈیرہ لگایا - ایک طرف پہاڑ تھا - اور ایک طرف بہ نظر اسباب ظاہری ایک خندق کھودی گئی - اتنے بڑے لشکر کے مقابلہ مین مسلمانون کی کیا تعداد تھی - آپ دعاؤن مین لگے رہے - ایک رات کو آدھی رات کے قریب آپ نے آواز دی - کہ کوئی ہے جو جا کر دیکھے - کہ کافرون کا لشکر کہان ہے - تیز ہوا سردی اور دشمنون کا ڈر جس نے آپ کا آواز سنا وہ بھی مارے خوف کے خاموش ہو رہا - لیکن ایک صحابی اٹھا - اور باہر گیا - اور واپس آکر خبر دی - کہ کفار کا نام و نشان نہین معلوم نہین - دس کا دس ہزار کہان چلا گیا - بعد مین معلوم ہوا - کہ وہ سب کے سب وہان سے اس طرح بھاگ گئے تھے جس طرح ایک چھوٹا سا لشکر کسی بڑے عظیم الشان لشکر کے ڈر سے ہراسان و ترسان بھاگ جاتا ہے - اور اس کی وجہ اس طرح سے خداوند تعالےٰ نے قایم کی - کہ رات کو جب تیز ہوا چلنی شروع ہوئی - تو ایک کافر سردار کے ڈیرے کی آگ بجھ گئی - آگ سے وہ لوگ جنگ کی تعبیر لیا کرتے تھے - اور میدان جنگ مین آگ کا بجھنا ایک بڑی بدشگونی سمجھی جاتی تھی - کافر نے سوچا کہ یہان خیر نہین - آگ بجھ گئی ہے - انجام برا معلوم ہوتا ہے - بہتر ہے کہ چپکے چپکے نکل جاؤن - چنانچہ اس نے اپنا خیمہ ڈنڈا اکھیڑا - اور وہان سے چل کھڑا ہوا - پاس والون نے جو دیکھا - کہ وہ اس طرح سے نکل گیا ہے - تو انھون نے سمجھا - کوئی بہت ہی خرابی کی بات واقع ہوئی ہے - جو وہ راتون رات بھاگا ہے - انھون نے بھی اپنا بستر بوریا لپیٹا - اور بھاگ نکلے - ان کو دیکھ کر اور بھاگے غرض اس طرح خدا کے فرشتون نے ان سب کو سراسیمہ اور ہراسان کر کے بھگا دیا - یہان تک کہ کفار کے لشکر کا کمانڈر اپنے اونٹ کی پچھاڑی کاٹنا بھی بھول گیا اور جلدی سے اونٹ پر سوار ہو کر اس کو ایڑی لگائی کہ چل پر وہ چلے کہان - اس وقت جو نعمت الٰہی مسلمانون پر ہوئی - اس کا ذکر اس جگہ ان آیات مین ہے -

---

النظر - یہ ایک فارسی رسالہ ہے - جو مرزا نند علی صاحب - احمدی سابق شیعہ نے حال مین چھپوا کر شائع کیا ہے - یہ رسالہ فارسی زبان مین لکھا ہے - اور سید علی حائری مشہور لاہوری شیعہ عالم کی کتاب غایت المقصود حصہ دوم پر لطیف ریویو کیا ہے - اس رسالہ کی قیمت ۱؎ علاوہ محصولڈاک ہے - مصنف نے رسالہ اپنے خرچ سے چھپوا کر سید عبدالحی صاحب عرب کو دے دیا ہے احباب کو چاہیئے - کہ عرب صاحب موصوف سے طلب کرین -

---

تبدیلی تاریخ

تاریخ اشاعت آیندہ بجائے جمعرات کے جمعہ مقرر کی گئی ہے - کیونکہ اس سے روانگی اخبار مین کسی قدر سہولت ہو جاتی ہے - لہٰذا آیندہ اخبار بروز جمعتہ المبارک یہان سے روانہ ہوا کریگا - انشاء اللہ تعالےٰ -

---

معذرت

چونکہ پریس مین کے بیمار ہو جانے کے سبب اخبار کے چھپنے مین دیر ہو گئی تھی - اس واسطے ہر دو پرچے اکٹھے ارسال کئے جاتے ہین -

www.aaiil.org

"معیار صداقت"

انسان مدنی الطبع پیدا ہوا ہے۔ اور موجودہ قوانین وسوسائیٹیان اسی خاصہ انسانی کا ظہور ہین۔ باقی حیوانات مین یہ خصلت اس شد و مد سی نہین پائی جاتی۔ اسی وجہ سے ان مین پریشانی کا جلوہ ہے۔ الا ماشاء اللہ سب سے زیادہ انسانی سوسائیٹی کو مجتمع کرنے والی طاقت جو آب تک دنیا مین ثابت ہوئی ہے۔ مذہب ہے۔ خواہ وہ کسی رنگ اور کسی طرز عمل پر مبنی ہو۔ جو بنی آدم پر مذہب کا دباؤ ہے۔ وہ اور کسی اور چیز مین پایا نہین جاتا۔ قوانین تعزیری کا خوف۔ واحکام سزا۔ جرائم کی انسداد مین تھوڑا سا مفید ہو سکتی ہین۔ لیکن جس قدر مذہب افراد سوسائیٹی پر اور ان کے خیالات پر اثر ڈالتا ہے۔ وہ ملکی قوانین سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ خدائے واحد کا یقین اور منتقم حقیقی کے انتقام کا خیال۔ سزا وجزا بعد الموت کا دہیان ایک گنہگار سے گنہگار کے دل کو بھی ارتکاب گناہ کو ایسے وقت مین جبکہ اس کو کوئی دیکھتا نہ ہو۔ یا دیکھہ نہ سکتا ہو۔ دھکڑ بھاڑ لگا دیتا ہے۔ اور تزلزل مین ڈال دیتا ہے انسان کے اندر ایک فطرت پاکیزہ ہے۔ جس کو نفس لوامہ سے تعبیر کر سکتے ہین۔ وہی ارتکاب گناہ کے وقت یا بعد از ارتکاب ملامت کرنا شروع کر دیتا ہے اور اسی کو "ضمیر" اور اسی کو "کانشنس" پکارا جاتا ہے ہر نیکی پر خوشی اور ہر بدی پر رنج ابتداً لاحق حال ہو جاتا ہے اور جون جون نیکی یا بدی مین ترقی ہوتی جائے۔ نفس لوامہ بڑھتا یا گھٹتا جاوے گا۔ اور ویسے ہی زیادہ زور یا کمزور طور پر اس کے حملون سے احساس ہوتا ہے گا۔ درحقیقت یہی کانشنس خدا واحد کی موجودگی پر ایک زبردست دلیل ہے۔ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا مین اسی پاک طلعت کا ذکر ہے۔ اور اسی کانشنس کی شہادت علی نفس کا بیان ہے۔ اور اسی کو خدا ہر وقت سوال کرتا ہے أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ۔ اور یہی باواز بلند پکارتا ہے "بَلَىٰ" خداوند تعالےٰ نے اپنی کتاب مجید مین آیت بالا مین نہائیت فصیح وبلیغ عبارت مین نہایت اعلیٰ طرز مین نہائیت عمدہ پیرایہ مین۔ بطور واقعہ محسوسہ مشہودہ کی ایک نہایت مسلمہ ومقبولہ اصول کو عالمانہ وفلسفیانہ رنگ مین بیان فرمایا ہے۔ جس سے جاہل وعالم یکسان لطف وحظ حاصل کر سکتا ہے۔ قصہ مختصر تاریخ دنیا سے یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ مذہب ایک بڑی طاقت ہے۔ جو تمام دنیا پر حکمران رہا ہے۔ اور آئندہ کے لئے ہمارے پاس کوئی وجہ نہین ہے۔ کہ کیون حکمران نہین رہے گا۔ بلکہ برعکس اس کے۔ واقعات گذشتہ اگر آئندہ پر کچھہ روشنی ڈال سکتی ہین۔ اور اگر واقعات گذشتہ سے واقعات آئندہ کا کچھہ استنباط ہو سکتا ہے تو بڑے وثوق سے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آئندہ بھی مذہب دنیا پر حکمرانی کرے گا۔ یورپ۔ امریکہ باوجود مادی ترقیات کے مذہب کی ظاہری بوسیدہ پوشاک کو اتار کر نہین پھینک سکا۔ اگر کچھہ کشمکش کی ہے تو صرف مذہب موجودہ سے بے اطمینانی ظاہر کر رہا ہے۔ اور موجودہ مذہب عیسویت سے کسی اعلےٰ وبرتر مذہب کی استقبال کے لئے تیار ہو رہا ہے عقل انسانی ایک خاص حد تک جا سکتی ہے۔ سائنس ایک حد تک جاکر اپنی معلومات کو چھوڑ دیتا ہے۔ آگے پھر وہی تاریکی ہے۔ مثال کے طور پر تسلیم کر لیا جاوے۔ کہ پانی مین آکسیجن وہیڈروجن گیسین ایک خاص ترکیب سے ملی ہین۔ اب یہ دو گیسیں کیا ہین۔ اور کہان سے آئی ہین۔ اور کیون تناسب موجودہ سے ان کی آمیزش ہوئی ہے۔ ان کی کیفیت کیا ہے۔ یہ ہین سوالات۔ جن کے جوابات مین سائنس دم بخود ہے۔ مذہب کے دائرہ مین سائنس کا دائرہ محدود ہے۔ مذہب کی چند باتین سائنس کی مدد سے صاف طور پر منکشف ہو جاتی ہین۔ لیکن ہر ایک کی حدود مختلف ہین۔ اور ایک دوسرے کے ممد ومعاون۔ وہ مذہب کامیاب نہین ہو سکتا۔ جو عقل اور سائنس۔ تجربہ اور مشاہدہ کا مخالف ہو۔ اور وہ سائنس دل کو اطمینان قلب نہین دے سکتا۔ جو مذہب کی پرواہ نہ کرتا ہو۔ سائنس کی حکومت چند کسان مین محدود ہے۔ مذہب کی حکومت عام ہے۔ تفہیم مذہب کے لئے سائنس کا علم ضروری ہے لیکن سائنس کے جاننے کے لئے مذہب کی ضرورت نہین ہے۔ بہت سے مسائل لاینحل وعقدہائے گرہ در گرہ جن کی بابت ہمارے ہان مفسران نے "واللہ اعلم" کہہ کر ان کے معانی کو بحوالہ خدا کیا ہے۔ سائنس کی مدد سے نہائیت اعلےٰ درجہ پر اور احسن طور سے منکشف ہو گئے۔ علم کی روشنی آج کل ایسی عام ہو رہی ہے۔ کہ ایک ایک بچہ دبستان افلاطون وسقراط کے مسائل پر نکتہ چینی کر رہا ہے پہلے جو خیالات بغیر چون وچرا کے تسلیم کئے جاتے تھے۔ اب انکی ہنسی اڑ رہی ہے۔ تنقید نے اس طرح مذاہب کے راستہ کو صاف کر دیا ہے۔ ہر ایک کو مذاہب مین سے پرکھنے اور جانچنے کا موقع میسر ہے۔ اور وہ وعدہ کہ جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔ پورا ہو رہا ہے۔ قومین ایک کھلے دنگل مین بالمقابل پڑی ہین۔ اور اب "الحق" کی فتح ہوئی چاہتی ہے طبیعتین مذہب کے جھوٹے انسانون اور پراگندہ روائتون سے متنفر ہو رہی ہین۔ اور ایک جوش دریافت حق وتلاش حق کا پیدا ہو رہا ہے۔ کیا کوئی فرد بشر ایسا ہے۔ جو ایسی حالت مین یہ کہے۔ کہ نہین اب بھی "الحق" کی فتح نہین ہوگی۔ نہین ہوگی اور ضرور ہو کر رہے گی۔ اگرچہ ہماری زندگیان جو چند روزہ ہین۔ اس فتح عظیم کی عینی مشاہدہ تک دراز نہ ہون۔ پس یہ دن ہین۔ کہ "مذہب حق" کی تلاش مین انسان سرگردانی کرتا ہوا منزل مقصود کی ٹوہ لگا کر اس چشمۂ حیوانی تک پہنچ جائے۔ جس کا آب زلازل پیکر حیات جاودانی حاصل کرے۔ مین نے کہا تھا کہ انسان مدنی الطبع ہے۔ اس واسطے اس کا فرض ہے۔ کہ اپنی روحانی ترقی کے لئے جس قدر زیادہ جد وجہد کرے۔ اسی قدر زیادہ مستحق تحسین وصلہ ہوگا۔ پس جو ابن آدم سب سے زیادہ کوشان ہوگا۔ وہی سب سے زیادہ مخدوم کہلائیگا۔ اور وہ عزت کی اس کرسی پر بیٹھایا جاویگا۔ کہ جس پر کوئی نہ بیٹھا ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء کرام کی عزت کیجاتی ہے۔ اور دنیا ان کی تعلیمون اور کارنامون کو پڑھ کر سبق اور عبرت حاصل کرتی ہے۔ اور جس نبی کریم کی تعلیم نہائیت اعلےٰ و پاکیزہ ہوگی۔ اور جس کے کارنامہ ہائے زندگی نہایت اعلیٰ درجہ کے سبق انگیز ہون گے۔ وہی سب سے زیادہ مستحق عزت ونام ہوگا۔ یہی حال دنیاوی مصلحان کا ہے ملک اور قوم کسی سچے مصلح کو بغیر عزت دئے نہین چھوڑتی۔ ممکن ہے کہ ابتدا مین اس مصلح پر جس کو قوم کی جہالت اور تعصبات کا مقابلہ کرنا ہے۔ قوم کی نادانی کے باعث ابتلاء پر ابتلاء آوین۔ اور تکلیف پر تکلیف پہنچے۔ لیکن جب آفتاب چڑھتا ہے۔ دنیا کو منور کر دیتا ہے۔ اور جب آفتاب نصف النہار پر پہنچ جاتا ہے۔ تو اندھون کو بھی اس کی تمازت کا اثر پہنچتا ہے سچے مصلح کی زندگی مین ایک وقت آتا ہے۔ جب اس کے ساتھ ایک معتدبہ جماعت اور بنی نوع انسان کے چیدہ افراد شامل ہوتے ہین۔ اور آخرکار وہ مصلح فائز المرام ہوتا۔ اور اپنی مقاصد کے حصون مین نہائیت اعلےٰ درجہ کی کامیابی حاصل کرتا ہے جس کو دنیا کے کیڑے مکوڑے جاہل نادان دیکھہ کر بھی حیران وششدر رہ جاتے ہین۔ آخر دست قضا اپنا کام کرتا ہے۔ اور اس مصلح کی روشنی آفتاب نصف النہار کی طرح دنیا کو منور کرتی۔ دلون کو اطمینان بخشتی۔ اور

www.aaiil.org

متقیون کو اعلےٰ مراتب روحانی پر پہونچاتی ہے۔ اور دشمنون کو خائب وخاسر کرتی ہے۔ اور جب اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ اور امر بالمعروف کی ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ اور خود مصلح یا مامور من اللہ سے تمسخر اور تخول کیا جاتا ہے۔ تو اس کے دشمنان ناکامیاب اور نامراد رہجاتے ہین۔ اور ان کے چہرے روحانی طور پر مسخ ہوکر اور سیرت انسانی سے سیرت حیوانی اختیار کرکے نہایت ذلیل ترین حیوانون کی طرح عادات اختیار کر لیتے ہین۔ اس واسطے ارشاد ہوتا ہے۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ۔ یہی مامورین من اللہ کی نسبت خدا کا حکم اور قانون اور سنت اللہ جاری ہے۔ کہ ان کو نصرت اور فتح ملتی ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی۔ خدا اور خدا کے رسل پر کون غلبہ پا سکتا ہے۔ کوئی ہو جو دعوےٰ کرے۔ یہی سنت مستمرہ ہے۔ اور اسی سے خدا کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ تمام انبیاء سابقین کی سیر کو دیکھ جاؤ۔ تم کو معلوم ہو جاوے گا۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے اپنے وقتون مین مخالفین پر کامیاب ہوئے۔ اس طرح سے ان کا وجود آئینہ خدا نما بن جاتا ہے۔ اور ان کے متبعین مین وہ سپرٹ (رُوح) پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے دوسرے لوگ محروم رہتے ہین۔ پس جس قوم مین اس قسم کا سپرٹ پیدا ہو جاوے۔ تو سمجھو کہ ان مین کوئی آسمانی فرشتہ کام کر رہا ہے۔ یہی مامور من اللہ کی شناخت کا معیار اور گر ہے۔ اور کسی مامور من اللہ کے دعوے کو اس خدائی ترازو پر پرکھنے سے اصلیت اور حقیقت حال معلوم ہو سکتی ہے۔

جو روحانی شگفتگی اور ترو تازگی ہمارے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قوم عرب مین پیدا کردی۔ وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ اور جو جوش اور خشیۃ اللہ اور تقویٰ عرب جیسے لوگون مین پیدا ہو گیا۔ وہ وجود باجود کی انفاس طیبہ کی برکت سے تھا۔ اس کی نظیر کسی قوم یا ملک و ملت مین ڈھونڈنا امر محال ہے۔ جو کامیابی اور نصرت حضور اکرم کو ہوئی۔ اس سے بڑھ کر کامیابی زندگی مین ناممکن الحصول۔ آپ کے شاگردان کو وہ وہ درجات اسی دنیا مین نصیب ہوئے۔ جن کی آرزو کرنا ہر ایک مومن کا فرض۔ لیکن حصول موہوم۔ خداوند تعالےٰ نے خود انبیاء کی صداقت کا ایک اعلےٰ درجہ کا معیار پیش کیا۔ اور اس معیار کو اپنے معصوم نبی پر پورا اتارا۔ اللّٰھم صل علیٰ سیدنا و مولٰنا محمدا۔ صلے اللہ علیہ وسلم آئندہ کے لئے بھی جب کوئی مامور دعوےٰ کرے تو یہی معیار اس کے تولنے اور پرکھنے کا ہے۔ اور اس کو منہاج نبوت کہتے ہین۔ حاصل کلام یہ کہ مذہب نے کیون اس قدر عام خلائق کے دلون مین گہرا اثر کیا۔ یہ سوال ہے کہ جس کا جواب نہایت ضروری اور مقدم ہے۔ قبل ازین کہ اس کا جواب دیا جاوے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہر مذہب کا بانی ایک انسان کامل اپنے اپنے وقت مین گذرا اور کوئی مذہب دنیا مین ایسا نہین ہے۔ جس کی کثرت سے اشاعت ہوئی ہو۔ اور اس کی بنیاد صرف ریت کے ذرون پر ہو۔ ریت کے ذرات سے دیوار بنائی ہوئی اتنی عرصہ تک کھڑی نہین رہ سکتی ایک جھوٹے مذہب کی چار دیواری مین مخلوق خدا ایک زمانہ دراز تک پناہ گزین نہین ہو سکتی۔ کیا جھوٹ کے پاؤن ہین؟ کیا دنیا مین جھوٹا اور فریبی کامیاب ہو سکتا ہے؟ کیا دنیا کسی ایسے شخص کی نظیر پیش کر سکتی ہے۔ کہ جس نے اپنے فریب اور مکر کا جال پھیلا کر کامیابی کا سہرا سر پر باندھا ہو۔ تاریخ دنیا کی ورق گردانی سالہا سال تک کرو۔ لیکن ایک بھی نظیر پیش نہین ہو سکے گی۔ اس سے لازمی طور پر نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ مذاہب موجودہ کی بنیاد ابتداً راستی اور صدق پر تھی۔ اور اختلافات اصلی سرچشمہ اور اصلی بانی مذہب کی تعلیم سے امتداد زمانہ کی وجہ سے پیدا ہو گئی۔ لیکن درحقیقت کوئی مذہب ایسا نہین ہے۔ جو اصل مین جھوٹا ہو۔ جس کی صداقتین انسانی فطرت کے خلاف ہون۔ یا جس کے مسائل کو انسانی فطرت قبول کرنے سے ابا کرتی ہو۔ اور اگر بنظر غور دیکھا جاوے۔ تو بانیانِ مذہب کی اصلی تعلیم کے مقصد صرف دو ہی ہین۔ یعنے توحید کی تعلیم۔ اور انسانی سوسائٹی کا اعلیٰ طور سے انتظام یا بالفاظ دیگر حقوق اللہ و حقوق العباد۔ حقوق اللہ مین صرف توحید کی تعلیم مقصود بالذات ہے اور حقوق العباد مین جو موسوی شریعت مین احکام ہین۔ وہی انجیلی شریعت۔ وہی فرقانی شریعت۔ وہی ہندون کے ویدون کی تعلیم۔ وہی بدھ مذہب گوتم کی تعلیم۔ اگر کوئی جزوی اختلاف ہے۔ تو وہ بالکل ایسا خفیف ہے۔ کہ نظر انداز کر دینے کے قابل پس اسی سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ درحقیقت خداوند تعالےٰ کی رحمت عامہ نے کوئی ملک ایسا نہین چھوڑا ہے۔ جہان اپنے رسول تبلیغ احکام کے لئے مبعوث نہ فرمائے ہون۔ اور اسی واسطے اسلامی مسئلہ نہائت اعلےٰ درجہ کی صداقت پر مبنی ہے

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ۔ اس تمام تقریر کے بعد اب خیال مین آسکتا ہے۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب کی راستی و صداقت پر بنیاد ہے اور بانیان مذہب نے اعلیٰ درجہ کی صداقت کو لوگون کے دلون مین جاگزین کرنے کی کوشش کی اور بہت کچھ کامیابی ہوئی۔ اور وہی صداقت ہے جو لوگون کو مذہب کیطرف کشش کر رہی ہے۔ جس قدر زور سے صداقت کسی مذہب مین تعلیم کی گئی ہے اور جس مذہب کے اصول سیدھے سادے ہے اور قابل فہم ہین وہی مذہب لوگون کے دلون کو اپنی طرف کھینچ لیگا اور وہ وقت دور نہین ہے۔ جب ایک صداقت جو تمام مذاہب مین مشترکہ پائی جاتی ہے۔ تمام قومون کا اس پر اتفاق ہوکر ایک ہی طریقہ تمام دنیا کا عام طور پر مقرر ہو جاوے۔ بنی آدم اپنی تعلیم مین اور اپنے میل جول مین پہلی دنیا سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ اور دنیا کی تمام قومین بڑی سُرعت سے ایک دوسرے سے ملاقات کر سکتی ہین اور تبادلۂ خیالات جسقدر آج کل آسان ہو رہا ہے۔ پہلے اُمتون کے گمان و وہم مین بھی نہ تھا۔ اور بیشک یہی وہ زمانہ ہے "اذا النفوس زوجت"۔ جس کی بابت پہلے کہا گیا تھا۔ ایسی حالت مین اور ایسے زمانہ مین یہ اور بھی آسان ہو گیا ہے کہ صداقت غالب آئے۔ حق چمکے۔ اور راستی کا بول بالا ہو۔ موجودہ زمانہ کی تفرقت بین المذاہب جلدی گذرنیوالی ہے۔ وہ نسلین جلدی جگہ لین گی۔ جو ہمارے خیالات پراگندہ اور تفرقہ انداز کو دیکھ دیکھ کر ہنسین گی۔ اور ہم کو اس طرح سے بیوقوف کہین گے۔ جس طرح کہ آج کل مادی دُنیا کے ترقی کرنے والے۔ ہم جیسے نیم مہذبون کو یا پچھلے زمانہ کی گذرے ہوؤن کو سمجھتے ہین۔ موجودہ جنگ بین المذاہب۔ صلح و آشتی سے مبدل ہونے والا ہے۔ انسان جنگ عرصہ دراز تک جاری نہین رکھ سکتا۔ اور آرام کا فطرتاً متقاضی ہوتا ہے۔ صداقت اپنا اثر کئے بغیر نہین رہ سکتی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسے وقت مین اسلام کس صداقت پر ناز کر سکتا ہے۔ اور اخیری جنگ مین اسلام کون سا حصہ لیگا۔ اور آیا آئندہ اسلام کے لئے فتح ہے یا شکست یہ سوال ہے جس پر موجودہ نسل کو توجہ کرنی ضروری ہے۔ (باقی آئندہ)

نور احمد۔ وکیل ایسٹ آباد از قادیان

www.aaiil.org

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

(نمبر ۵)

بزرگون کا قول ہے کہ قوم کا دل صوفیا ہین اور دماغ علماء - اسلام مین ان ہر دو کا حال اس وقت ناگفتہ بہ ہے - اور ان کی خرابی قدرتاً ایک **مجدد** کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہے - حال مین اودہ کے ایک شاعر نے لکھنو کے ایک اخبار مین صوفیا اور علماء اسلام اور ساتھ ہی امراء اسلام کا نقشہ اشعار مین کھینچا ہے - جن مین سے چند ابیات ہم اس شہادت مین درج کرتے ہین کہ تمام دور پرونیا مین یہ ہوا چل گئی ہے - کہ مسلمان صوفیا وعلماء اور امراء ہر سہ کی حالت قابل اصلاح ہوگئی ہے

صوفیا

ہے سروکار عیش وعشرت سے انہین   خانقہ شاہی ہے اک دولت سرا

گنتے ہین تسبیح پر تعداد زر
لوگ سمجھین آپ پڑھتے ہین درود
شاہ جی کی ہے معانی مین نماز
یہ سخن مین ہے صدائے حق بلند
لگے میراثی سے بزم راگ مین
اب ہے ہو حق کی صدائین مین بلند
چار پیسون کیلئے ہاؤ ہو ہے یہ
یہ تصوف اور یہ شیخی ہے جناب

ہے دکھانیکو یہ کنٹھا چل رہا
اور ہی کچھ ہے مگر وان مدعا
حج کا فقرہ ہے نہ چھیڑو تذکرا
دھوکا یون دیتے ہین لوگونکو کھلا
شاہ صاحب رقص کرتے ہین سدا
پانون بھی ہے تال وسم پر پڑ رہا
ورنہ کیسا وجد دتا تھا کہا
رنگ یہ ہے آجکل کے فقر کا

مولوی صاحبان

اب رہے اہل شریعت مولوی
جبہ ودستار اور یہ ریش وفش
حلت وحرمت کے گھڑ کر مسئلے
پاس ان کے جائے سائل گر کوئی
اس لئے دین اس پہ فتویٰ کفر کا
خود جو سائل ہون تو دین مستحب
کوئی رکھے گر امانت ان کی پاس
ہضم ہو جاتا ہے ان کو سارا مال
وعظ ممبر پہ ہے شرع پاک کا
حلت وحرمت ہے انکے ہاتھ مین

لو سناتا ہون مین ان کی بھی کتھا
ٹٹی ہے دھوکے کی پروا مکر کا
دین کو دنیا مین چوپٹ کر دیا
اور کر کچھ اپنا عرض مدعا
ہے سوال اندر شرع کے ناروا
سب انھین جائز ہے اچھا اور برا
آ دخیانت انکو اسمین ہے روا
سمجھے ہین کوئی کریگا میرا کیا
اور ہجرے مین ہے فعل ناروا
رد پیہ دیکر جو چاہو لو لکھا

اُمراء

اب رہے دنیا کے کتے اہل زر   قوم کہتی ہے جنہین بوم طلاد

اندھی آنکھونکی لقب ہے جنکا
کام مین خیرات کے جنبش نہ دین
جتنے مقدور انکے ہین سب مین فضول
مثل دیوانہ ہین بے خود بے خبر

کچھ نہین جز عیش جنکو سوجھتا
اور رنڈی کیلئے گھر دین لٹا
کام جو انکے ہین سب مین ناروا
رنگ عالم کی خبر انکو ہے کیا

لغات القرآن

عرب صاحب عبد الحی کچھ دنون سے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ایک نئی کتاب بنام **لغاۃ القرآن** کے لکھنے مین مصروف ہین - یہ کتاب عربی اور اردو ہر دو زبانون مین ہوگی - ہر صفحہ پر ایک کالم مین عربی اور ایک کالم مین اردو - قرآن شریف کے لغات کا ترجمہ تشریح بمعہ امثال بہت عمدگی کے ساتھ جمع کئے جا رہے ہین - قرآن شریف کی یہ ایک بڑی خدمت ہے - اور تفہیم کلام الٰہی مین ایک بڑی امداد ہے - مین ہر روز اس محنت شاقہ کو دیکھتا ہون - جو عرب صاحب اس کتاب کی تالیف مین مختلف کتب کے مطالعہ اور معانی اور امثال کے جمع کرنے ترتیب دینے وغیرہ مین اُٹھا رہے ہین - خدا اُن کی محنت مین برکت دے جو لوگ علم زبان عربی سیکھنا چاہتے ہین - ان کے واسطے بھی یہ کتاب بہت مفید ہوگی - عرب صاحب کا اندازہ ہے - کہ کتاب تین سو صفحہ تک پہنچ جائیگی اور قیمت عہ - علاوہ محصولڈاک رکھی جائے گی - لیکن جو صاحب قیمت پیشگی ارسال فرما دین ان کو محصول معاف ہوگا - چونکہ عرب صاحب کا اس کتاب کے لکھوانے چھپوانے وغیرہ مین بہت خرچ ہے - اس واسطے خریداران کو چاہیئے - کہ پیشگی قیمت کے ساتھ ان کی امداد کرین - اور خود بھی رعایت سے فائدہ حاصل کرین - کتاب کا چھپنا شروع ہوگیا ہے - آٹھ صفحے چھپے ہوئے مینے بھی دیکھے ہین - یہ قرآن شریف کی ایسی خدمت ہے جس سے دل خوش ہوتا ہے -

تعبیر الرؤیا

خواب معہ تعبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخی مکرمی معظمی جناب برادرم مفتی محمد صادق صاحب دام برکاتہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اگلی رات کو خاکسار کو ایک بہت بڑی لمبی خواب آئی تھی جس کا ایک حصہ یہ تھا - کہ مین اندھیری رات مین ایک ضرورت کے لئے باہر چھلانگین مارتا چلا جا رہا ہون - اس دوڑنے کی حالت مین عاجز نے ایک چھلانگ مارنے پر دیکھا ہے کہ اس کے نیچے ایک بڑا موٹا اور بہت ہی لمبا طاقتور سانپ ہے جس کے اوپر سے مین چھلانگ مار کر آگے نکل گیا ہون - جب پھر کر اس کی طرف دیکھنے لگا ہون تو وہ سانپ مجھ سے ڈر کر دوڑ بھاگا ہے - اور ایک خار بندی مین چلا گیا ہے - اور وہان بھی خار بندی کے اندر اندر زور سے بھاگا جاتا ہے - مین نے پیچھے سے دوڑ کر اس کو گردن سے پکڑ کر باڑ سے باہر نکال لیا ہے - اور اس خیال سے کہ وہ بہت ہی موٹا و لمبا اور طاقتور سانپ ہے - اس کی طاقت کو کم کرنے کے واسطے مین نے اس کو زور سے زمین پر پھینک پھینک مارا ہے - اس ملمنے کی حالت مین میرا ہاتھ اس کی گردن سے ذرا نیچے ہوگیا ہے - جس سے اس کی گردن کسی قدر خلاص ہوگئی ہے گردن کے کسی قدر چھوٹ جانے پر اس نے میرے بائین ہاتھ پر ڈسا ہے - اس کے ڈسنے پر اول مجھے غصہ آیا ہے دوم یہ خیال گذرا ہے - کہ جو زہریلی چیز ڈسے - اگر اس کو جان سے مار دیا جاوے تو اس کی زہر کا اثر کم ہو جاتا ہے مین نے اس کو خوب زور سے زمین پر مار مار کر جان سے مار ڈالا ہے - اور پھر اس کو ریزہ ریزہ کرکے وہین پھینک دیا ہے - اس کے بعد دوڑ کر گھر گیا ہون - تاکہ اس کا علاج کرون - ایک عورت نے اس کو جہان سانپ نے ڈسا تھا آگ سے جلایا ہے - اور کہا کہ بس اس کا یہی علاج تھا - اب زہر کا اثر نہ ہوگا - لیکن مین نے صرف اسی علاج پر اکتفا نہین کیا بلکہ علاج کے واسطے باہر چلا گیا ہون - باہر ایک جگہ میدان پر مجھے اپنا چھوٹا بھائی چودھری راجہ خان داروغہ ضلع شاہ پور ملگیا ہے اس نے مجھے چارپائی دی ہے - مین اس چارپائی پر عصر کی نماز پڑھنے لگا ہون کہ اوپر سے یہ خبر سنکر خان بہادر ملک محمد خان صاحب ٹوانہ رئیس اعظم وآنریری مجسٹریٹ درجہ اول ضلع شاہ پور جس کا مین عرصہ تک مشکور رہا تھا اور جن کی میرے ساتھ بڑی دلی محبت تھی - دوڑتا آگیا ہے - اور میرے پاؤن کی طرف میری چارپائی پر آکر بیٹھ گیا ہے - اور کہتا ہے - کہ برادر ملک مظفر خان ٹوانہ (رئیس ضلع شاہ پور) وہ سامنے ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن (سابق اسسٹنٹ سرجن بھیرہ حال اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور) کو مع دوائی لئے آ رہا ہے - گھبرا دین

نہین۔ آپ کی جان کے ساتھ ہماری جان ہے۔ لتنے مین ڈاکٹر صاحب موصوف نے پہنچ کر اول مجھے گلے لگایا ہے۔ اور پھر فرمایا۔ کہ زہر کا اثر تو پہلے سے کچھ نہین رہا۔ مگر دل کی گھبراہٹ کے واسطے یہ دوائی بڑی مفید ہے یہ پی لو۔ مین نے وہ دوائی پی لی ہے۔ جس سے مین بالکل تندرست ہوگیا ہون۔ ملک مظفر خان بھی جو بچپن کا میرا کلاس فیلو یعنی ہم جماعت رہا تھا۔ اور ایام طفولیت سے تعلق دوستانہ تھا۔ مجھے خوب گلے لگا کر ملا ہے۔ اور بڑا خوش ہوا ہے۔ اس کے بعد چند اعلےٰ افسران یورپین بھی آگئے ہین۔ اور یہ دیکھ کر کہ ملک صاحبان میرے ساتھ ادب و مرافقت کا سلوک کر رہے ہین۔ وہ بھی ادب کے ساتھ میری مزاج پرسی کرتے ہین۔ اور مجھے گلے لگا کر دوستانہ طور پر سیر کے لئے باہر لے گئے ہین جس قدر عرصہ سیر کی ہے۔ وہ تمام ملک صاحبان و انگریز دوران سیر مین بھی میرا بڑا ادب کرتے رہے ہین۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مجھے بیداری ہوگئی مستدعی خدمت ہون۔ کہ اول اس کی تعبیر فرمائی جاوے۔ اور تعبیر سے اطلاع بخشین۔ دوم چونکہ اس کا ابتدائی حصہ بظاہر منذر نظر آتا ہے۔ اس واسطے دعا بھی فرما دین۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے مامون و محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

۶۔ فروری ۱۹۰۵ء۔ احقر العباد خاکسار عاجز اللہ داد عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان

تعبیر

مکرمی مخدومی چودہری صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مار صحرائے دشمن بیگانہ ہے (یا ہماری) وہ تو بھاگا ہی تھا پر فقط اس کے بھاگ جانے پر آپ کو صبر کہان۔ آپنے اس کو ہلاک ہی کرنا چاہا۔ تاکہ ہمیشہ کے واسطے اس سے پیچھا چھوٹے۔ اور آپ کامیاب ہوئے۔ ہلاک تو وہ ہو گیا۔ لیکن ایسے مشکل کام مین کہ اس کی جان پر بن آئی۔ اس نے آپ کو تکلیف دینی چاہی۔ مگر اس کا اثر آپ پر کیون کر ہو سکتا تھا۔ جب کہ راجہ خان (ہلاک الملک) آپ کے ساتھ ہے۔ اور خان بہادر (مسیح سے بڑھ کر اس وقت بہادر کون) ملک (فرشتہ سیرت) محمد خان (جانشین محمد صلی اللہ علیہ وسلم) رئیس اعظم و آنریری (یعنی بے تنخواہ۔ ما اسئلکم علیہ اجرا۔) مجسٹریٹ (حکماً عدلاً) درجہ اول (انا اول المسلمین) ضلع شاہ پور (اس کا علاقہ بادشاہون سے بھرا ہوا ہے بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈین گے) اتنے بڑے آدمی کی جان کے ساتھ آپ کی جان ہے پھر تو مظفر خان (فتح و ظفر) آپ کی شامل حال ہے۔

اور انگریز (حکومت) بھی آپ کی تابعدار ہے الغرض آپ کا خواب نہائت مبارک ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس سے مراد علالت طبع ہو۔ جو ہرگز آپ کو تکلیف نہ دیگی۔ بلکہ ببرکت دعا مسیح دور ہو جائے گی۔ اور ڈاکٹر محمد حسین خان کے ہاتھ سے دوا خود شفا ہے۔ چھلانگین مار کر چلنا جلد جلد روحانی ترقی ہے۔ مین انشاء اللہ دعا کرونگا۔ والسلام آپ کا خادم عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول۔ قادیان

خدا کی تازہ وحی

۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء رؤیا۔ دیکھا۔ کہ مین بٹالہ کو جاتا ہون خیال آیا۔ کہ نماز کا وقت تنگ ہے۔ اس واسطے ایک مسجد مین گیا۔ جو کہ چھوٹی سی مسجد ہے۔ مسجد کے زینون پر سے چڑھتے ہوئے مرزا خدا بخش کی آواز آئی۔ وہ تو کہین کو چلے گئے۔ پھر جب مین مسجد مین داخل ہوا۔ تو دیکھا۔ کہ بڑے مرزا صاحب یعنی والد صاحب ایک پرانا نوکر مرزا رحمت اللہ نام جو قریباً پچاس سال تک والد صاحب کی خدمت مین رہا تھا۔ اور جس کو فوت ہوئے بھی قریباً چالیس برس ہوئے ہین۔ وہان موجود ہے۔ اور غمگین سا ہے۔ اور مسجد کے کنوئین کی منڈیر پر محمد اسحاق (ولد میر ناصر نواب صاحب) بیٹھا ہے۔ اور پیر منظور محمد بھی اس جگہ ہے۔ اسحق نے مرزا رحمت اللہ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ بڑے مرزا صاحب نے اس کی روٹی بند کر دی ہے۔ اور یہ ارادہ کرتا تھا۔ کہ چلا جائے۔ اور خدا جانے۔ کہان جاتا تھا۔ مگر منظور محمد نے اس کو رکھ لیا ہے۔ کہ تجارت کر کے گذارہ کر لیں۔ ہمارے دل مین خیال آیا۔ کہ معلوم نہین۔ مرزا صاحب نے کیون روٹی بند کر دی ہے بزرگون کے کام پر اعتراض نہین ہوسکتا۔ فقط

پھر الہام ہوا۔ اِنّی انا الرحمٰن لا یخاف لدیّ المرسلون

قل اللّٰہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون

ترجمہ۔ تحقیق مین رحمان خدا ہون۔ مرسل میرے پاس نہین ڈرا کرتے۔

کہ یہ خدا کے کام ہین۔ پھر ان کو چھوڑ دے۔ جن کامون مین لگے ہوئے ہین۔ اُن مین لہو لعب کرین

مندرجہ بالا رؤیا کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ ایک پر معنی خواب ہے۔ اور مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ روٹی مدار حیات ہے کیونکہ خوراک کے ساتھ زندگی کا بقا ہے۔ روٹی کا بند ہونا۔ اس دنیا سے فوت ہو جانا ہوتا ہے۔ سو بنظر اسباب ظاہری یہ سخت بیماری ایک موت کا پیغام ہے۔ لیکن روٹی چھوٹ گئی ہے۔ کیونکہ منظور محمد نے رحمت اللہ کو رکھ لیا ہے۔ رحمت اللہ سے مراد خدا کی رحمت ہے۔ اور منظور محمد سے مراد وہ امر ہے جو محمد کو منظور ہے۔ وحی الٰہی نے میرا نام محمد بھی رکھا ہے۔ پس اس سے مراد مولوی صاحب کی صحت اور تندرستی ہے۔ جس کے واسطے ہم دعائین کرتے ہین۔ تجارت سے مراد دعا کرنا۔ خدا پر ایمان رکھنا۔ اس پر بھروسہ کرنا۔ اور اعمال صالحہ کا بجا لانا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف مین آیا ہے۔ یاایّھا الذین اٰمنوا ھل ادُلّکم علیٰ تجارۃٍ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللّٰہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیلہ باموالکم وانفسکم۔ اے مومنو مین تمہین ایک تجارت کی خبر دیتا ہون۔ جو تمہین دردناک عذاب سے بچائے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے راہ مین کوشش کرو۔ غرض معمولی زندگی جو بغیر کسی عوض کے تھی۔ وہ تو بند ہو چکی ہے لیکن اب تجارتی زندگی باقی ہے۔ یعنی وہ زندگی جو دعاؤن کا نتیجہ ہے۔ اسی نے رحمت اللہ کو جاتے جاتے روک لیا۔

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہین۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا زخم اب پہلے سے اچھا ہے۔ اللہ تعالےٰ آنمخدوم کو جلد شفا دیوے۔

شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور اور شیخ مولا بخش صاحب مستری نظام الدین صاحب۔ مولوی فیض دین صاحب منشی امام دین صاحب اور دیگر احباب سیالکوٹ سے مولوی صاحب موصوف کی عیادت کیواسطے تشریف لائے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کو کھل گیا اور تعلیم حسب دستور جاری ہے۔ مدرسہ کے حساب کتاب کا انچارج منشی اللہ داد خان صاحب کو بنایا گیا۔

اخبار عام۔ لاہور مین کولی صاحب ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل رات کو بخار مین مبتلا ہو کر صبح ۹ بجے مر گئے۔ شاید کوئی شدید قسم طاعون ہو۔

جنوبی افریقہ مین طوفان کے ساتھ سخت نقصان ہوا۔ ہزارون میل مزروعہ زمین تباہ ہوگئی۔

کشمیر مین سخت طوفان آیا ۱۹۰۳ء کے طوفان سے کم نہ تھا۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک عہ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون
سیٹھ عبدالوحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

مدرسہ تعلیم الاسلام

گذشتہ تین اخبار دن مین متواتر ہم نے کالج کی تجویز کے واسطے چندہ بہم پہنچانے کے واسطے احباب کی خدمت مین تحریک کی ہے۔ اور ہمین امید ہے۔ کہ احباب نے اس کی طرف توجہ کی ہوگی۔ لیکن اس وقت مین چاہتا ہوں کہ دوستون کو یہ بات بڑے زور سے یاد دلاؤن۔ کہ خود ہائی اسکول کی حالت بھی تاحال ویسی قابل تشفی نہین جیسے کہ ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ ہو جاوے۔ مثلاً کتب خانہ ہال۔ سائنس روم۔ وغیرہ بعض عمارتین سائنس ماسٹر اور سائنس کا سامان اور دیگر بعض اس قسم کی ضرورتین جن کا پورا کرنا ہائی اسکول کو کامل کرنے کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پوری سرگرمی سے مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت اقدس آتا رہے۔ تو یہ سب کام بآسانی ہو سکتے ہین۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض جگہ دوست اس کام مین غفلت کرتے ہین اور چندہ کی روانگی مین دیر کرتے ہین۔ سو روپے دو نئے کمرے مدرسہ کی عمارت مین زیادہ کئے گئے۔ اور تین چار کمرون کی جگہ پر بہت سی بھرتی مٹی کی ڈلوائی گئی ہے جس پر بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تنخواہون کے واسطے بھی جیسا کہ مین پہلے کئی دفعہ لکھ چکا ہون۔ ایک ہزار روپیہ مستقل طور پر مدرسہ کے فنڈ مین ہر وقت علیحدہ جمع رہنا چاہیئے۔ جس کو بحروف انگریزی ریزرو فنڈ کہتے ہیں۔ والسلام

[illegible]

خریداران توجہ کرین

سنہ ۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سنہ روان اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دیکر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو الٹا اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ مین خرچ رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریدارون کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندون کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۱۰؍ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت تصفیہ کر لین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جنکے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار [illegible] محصول ڈاک انہین دینا پڑیگا۔

براہین احمدیہ

براہین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہینگی یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۔۱۲/۲ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئین۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

فگ پلز

یہ نادر گولیان بارہا تجربہ کے بعد معدہ کے جملہ امراض دفع کرنے مین عجیب باثر ثابت ہوئی ہین۔ دائمی قبض ان گولیونکی چند خوراک کے استعمال کرنے سے عمر بھر کیواسطے بالکل جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی۔ تبخیر۔ قولنج۔ درد شکم۔ گرانی شکم جلنے اور کھٹے ڈکار آنا۔ ان گولیونکے استعمال سے بہت جلد تمام عوارض جاتے رہتے ہین۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ اور بھوک بڑھانیوالی ہین۔ قیمت فی بکس جسمین چالیس گولیان ہوتی ہین۔ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم محمود علی خان محلہ چاہ شور۔ آگرہ

[illegible] معراج الدین عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا

ان اللہ قادر ... ملکہ وما ترکہ من ادلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چشمہ گیم باتو گرائی چھادر قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۵	دوا بینی شفا بینی بغرض دارالامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱	۶ شعبان جمعۃ المبارک مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء	سلسلۃ القدیم جلد ۴
ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱ ۔ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون

۲ ۔ وقالوا من ذا الذی یشفع عندہ ۔ ھیھات ھیھات لما توعدون

۳ ۔ قل ان اللہ عزیز ذو انتقام ۔ افلا تومنون

۴ ۔ قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم تومنون

۵ ۔ قل ما ازید لکم من امری ۔ والحمد للہ رب العالمین

۶ ۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ۔ انا کنا منزلین

ترجمہ ۔ ا ۔ مت خوف کر ۔ مجھ سے رسول میری درگاہ خوف نہیں کیا کرتے ۔

۲ ۔ اور کہتے ہین کون ہے ۔ جو اس کے پاس شفاعت کرے دور ہے ۔ دور ہے ۔ یہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے

۳ ۔ کہہ ۔ اللہ تعالیٰ غالب ہے ۔ قدرت والا ۔ کیا تم ایمان نہین لائے ۔

۴ ۔ کہہ ۔ میرے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہے پس کیا تم ایمان نہین لاتے

۵ ۔ کہہ مین اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا ۔ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے ۔ پروردگار جہانون کا

۶ ۔ اس کو ہم نے لیلۃ القدر مین اتارا ۔ تحقیق تھے ہم اتارنے والے ۔

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سوتف رکھ دی ہے

۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ دیکھا ۔ کہ ایک مکان ہے ۔ اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہوا ہے ۔ جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤن رکھنے کے بھی ہین ۔ اوپر ایک دروازہ ہے ۔ مین اس زینہ پر چڑھتا ہون ۔ مگر چڑھ نہین سکتا لتنے مین اوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا ۔ اور کہا کہ دوسرے راستے سے آؤ ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے ۔ اور فوراً پہنچ سکتے ہین ۔ مگر دوسرا راستہ دور ہے کوئی دو تین سو گز کا فاصلہ ہے ۔ پس ہم اس دوسرے راستے سے جانے لگے ۔ تو دیکھا ۔ کہ مین ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہون ۔ اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفار ہے ۔ اور ایک اور سوار بھی ساتھ ہے ۔ جو آگے آگے چلتا ہے مین غفار کو کہتا ہون کہ آگے مت نکل ۔ ہمارے ساتھ ساتھ چل تھوڑا راستہ طے کیا تھا ۔ کہ آنکھ کھل گئی ۔

قیمت اخبار

والیان ریاست [illegible]

معاونین [illegible]

برضائے خود [illegible]

عام قیمت [illegible]

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ عنایت فرماوین ۔ وہ بخوشی قبول کیا جاویگا سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے ۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے ۔

تار خبر از امریکہ ۔ ڈوئی مدعی نبوت جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو دفع مقابلہ پر بلایا تھا اور لکھا تھا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آیا تب بھی خدا تجھے ذلیل کریگا مرض فالج مین گرفتار ہے اس کا عقیدہ ہے کہ جو بیمار ہوتا ہے وہ شیطان کے قابو مین آنے کے سبب بیمار ہو جاتا ہے اور

عصر جدید اور سلسلہ عالیہ احمدیہ

۱۱ اگست ۱۹۰۵ء کا عصر جدید بذریعہ ڈاک میرے پاس بھیجا گیا جس کے بھیجنے پر میں ان کا مشکور ہوں۔ کہ مضامین مندرجہ رسالہ میں خصوصاً پڑھوں۔ اور شاید ایڈیٹر خواجہ غلام الثقلین کی دماغ سوزی کی داد دوں۔ میں اپنے دوست کو محروم نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ لہذا میں نے مضمون مندرجہ کو بغور پڑھا۔ اور اب اپنی رائے پیش کرتا ہوں امید ہے۔ ہمارے لائق ایڈیٹر عصر جدید اس خاکسار کو بھی ناکام نہ رہنے دیں گے۔ لائق ایڈیٹر نے جیسا ظاہر کیا ہے کہ اس جدید مذہبی تحریک کو سال بھر سے کسی دوسرے موقعہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ یہ قطعی خلاف واقعہ ہے افسوس ہے۔ کہ ایسا قابل ایڈیٹر تعلیم یافتہ ہو کر یا اس درجہ پریشان دماغ ہو۔ کہ حافظہ ہی نہ رہے۔ یا خلاف واقعہ امور پر قلم اٹھانے کی جرأت کرے۔ اس تحریک جدید پر تو وہ ۱۹۰۱ء سے طبع آزمائی کر رہا ہے۔ اسے یاد ہونا چاہیئے۔ کہ البشیر کے کالم جب ہمدردی کے عنوان سے سیاہ کئے جا رہے تھے۔ تب بھی اس طبعاً نکتہ چین کا قلم نہیں رکا تھا۔ میرٹھ کے قیام یعنی ۱۹۰۲ء میں بھی وہ چٹکیاں لیتا رہا۔ ۱۹۰۴ء میں بھی ہمیں اس طبعاً نکتہ چین کی خدمتگذاری بہلی معلوم ہوئی تھی۔ اور آج بھی ہم بادب اس کی حق خدمتگذاری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں اس سلسلہ عالیہ کے خلاف قلم اٹھانے اور طبعاً نیش زنی کرنے کی تحریک اصل میں اس کو اس لئے ہوئی۔ کہ فاضل سیالکوٹی مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک ذاکر ہرزہ سرا بدلگام کی تحریر ناشائستہ اور سخت گندی فحش کذب بیانی پر قلم اٹھایا۔ اور ذاکر اور اس کے ابنائے جنس پر بجلیاں گرائیں۔ ہم کو تو پہلے ہی سے یقین تھا۔ کہ عصر جدید کا ایڈیٹر ان نیزوں سے بلبلایا ہوا ہے۔ بے چینے چلائے بیچارہ کیسے رہ جائے گا۔ لہذا اس تحریک کو اگرچہ اس نے عمداً چھپایا ہے۔ مگر واقعات حقیقی کو چھپانا اور غلط بیانی سے کام نکالنا کوئی ایسا امر نہیں ہے۔ جسے اس نے کبھی برا سمجھا ہو یہ صفت عالی تو ورثہ میں پائی ہے پھر کیوں ضرورتاً اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ہم ذاکر اور عصر جدید کے ایڈیٹر کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ تھان کا ٹرا تھا۔ اس لئے سخت ایٹر کی ضرورت ہوئی۔ ایٹر کھا کر چپ ہو گیا مگر ایڈیٹر عصر جدید نئی روشنی کا آدمی ہے۔ اس کے لئے اس کے موافق علاج کی ضرورت ہے۔ تا فاسد مواد اس موقعہ پر بھی پھر عود نہ کرے۔ طرز تحریر پہلے کا ناشائستہ تھا۔ اس لئے فاضل سیالکوٹی کو تلخ نسخہ دینا پڑا۔ عصر جدید کی طرز تحریر زمانہ تہذیب کی ہے۔ اس کے لئے عمدہ کونین مگر شہد کے غلاف میں درکار ہے۔ تا آہستگی سے گلے سے اتر جاوے۔ لہذا ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مرضی کے موافق خدمت کریں گے۔ مرزا صاحب ہی پر کچھ منحصر نہیں ہے۔ ہم کو تو آج ہندوستان میں ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جس کے تدریج نے ایڈیٹر عصر جدید کی آگ کو نہ بھڑکایا ہو۔ اور وہ محسود اس کے قلم سے بچا ہو۔ یا تو حقیقتاً یہ آگ ہی اس میں موجود ہے۔ جو اسے بعض ایسے موقعوں پر پریشان کرتی ہے۔ یا وہ کمزور طبع ضعیف الدماغ اپنے دماغی قوای کو کار عالم کے قابل نہیں پاتا۔ اور پریشان ہو کر مجنونانہ بڑہ ہانکنے لگتا ہے۔ بہر حال ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کیا فرماتے ہیں

عصر جدید کی بے تعصبی

یہ طبعاً نکتہ چین قبل اس کے کہ مضمون شروع کرے کوشش کرتا ہے۔ کہ پبلک کو اپنے بے تعصبی اور بے لاگ تحریر کا یقین دلائے۔ اور اس غرض کے لئے وہ قرآن شریف کی آیہ کریمہ "فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ" کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیتا ہے۔ مگر کیا اس کی تحریر یعنی نفس مضمون۔ اس کی تائید کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ متعصب گروہ یا شخص ہمیشہ پہلے اپنی بے تعصبی کا اظہار کیا کرتے ہیں یا اور اسے بطور مقدمہ بیان کے پیش کرتے ہیں۔ تا لوگوں یا اپنے دل کو تسلی دیں یہ وہم کا ہوا کرتا ہے۔ مجرم ہی ہمیشہ صفائی کی طرف سب سے پہلے بھاگتا ہے۔ اگر حقیقتاً وہ بے تعصب ہوتا تو پبلک خود سمجھ لیتی۔ اسے اس مزید یقین کی ضرورت کیوں ہوئی۔ کیا پبلک پر بے اعتباری تھی۔ یا اپنے دل پر۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ اس آیۂ کریمہ کے بموجب ہمیشہ ہم کو صحیح اور سچ بات بے تکلف ہر جگہ اور ہر شخص سے لینا چاہیئے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ ایسا کرتا بھی ہے۔ چاہیئے تو ایک فرض ہے اور لینا ایک عمل ہے۔ وہ ثابت تو کرے۔ اس کا منشا علم فرضی سے ہے۔ یا واقعی عملاً وہ ایسا کرتا ہے افسوس کہ ایسا عمل بے عیب نہیں ہے۔ جیسا اس طبعاً نکتہ چین کا دعویٰ بے عیب ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب مدظلہ کے عیوب کے ساتھ اگر وہ انکے محاسن اور ان کے گروہ کی کچھ خوبیاں بھی لکھ دیتا۔ تو یہ قیاس ہو سکتا تھا۔ کہ نظر عمیق ڈالی گئی ہے۔ اور بے تعصبی اور نیک نیتی سے کام لیا گیا ہے۔ مگر کیا کوئی ذی عقل اسے باور کر سکتا ہے۔ کہ جبکہ ایڈیٹر عصر جدید تک میں بعض اوصاف حمیدہ بھی ہیں۔ تو مرزا صاحب مدظلہ میں نہ ہوں گے۔ جو ... باعتبار اپنے حسن اخلاق کے دوست دشمن سب کی نظر میں خلیق منکسر درگذر کرنے والے راست باز ہیں۔ یا اگر فرض کر لو۔ اس طبعاً نکتہ چین کی رائے میں وہ ان اوصاف سے نہ سہی کسی اور صفت حسنہ سے متصف ہیں۔ تو کیا اس کا اظہار اس کے لئے باعث شرم تھا۔ کیا یہی تحقیقات شناوتوں میں سے صرف برائیاں چن لینے کو کہتے ہیں۔ آفرین اے بے تعصب مالیر کوٹلہ کے جج۔ صد آفرین

نئے انبیاء سے بغض

اس عنوان کے تحت میں یہ طبعاً نکتہ چین لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے اخبار نویس حواری وغیرہ اس بات کو دوہراتے نہیں تھکتے۔ کہ مسلمانوں کی حالت نہایت سقیم ہے۔ اس لئے ایک جدید رسول اور مجدد اور ہادی کی ضرورت ہے۔ اس دعوے کے پہلے حصہ سے ہم کو اتفاق ہے۔ پھر لکھتا ہے۔ اور اگر صاف صاف دلائل اور مفید اور برحق تعلیم ہم کو ملے۔ تو ہم بے تامل ایک ہادی اور ایک رسول کو لینے کے لئے آمادہ ہیں۔ یہ خاکسار پبلک سے فیصلہ چاہتا ہے۔ کہ اس اوپر کی تحریر میں پہلا حصہ کونسا ہے۔ جس سے اسے اتفاق ہے۔ اور وہ دوسرا حصہ کونسا ہے۔ جس سے نا اتفاقی ہے۔ میری عقل رہبری نہیں کرتی۔ کہ ایک جملہ میں جو یہ کہتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانوں کی حالت سقیم ہے۔ اس لئے ہادی رسول کی ضرورت ہے۔ اول حصہ کونسا ہے اور دوسرا کونسا ہے۔ اور جبکہ وہ رسول کو لینے کے لئے بشرط تعلیم برحق آمادہ ہے۔ تو انکار کس حصہ سے ہے۔ افسوس فہمی کی کرسی پر بیٹھ کر ایک اردو کے فقرہ پر بھی قدرت فہم نہ ہونا کس درجہ ذلت و خواری ہے حضرت مرزا صاحب کے اخبار نویس و حواری اپنے دلائل کو اور اظہار حق کو دوہراتے کیوں تھکیں گے۔ جبکہ عصر جدید اپنے منطق اصلاح تمدن کو جس کی اعلیٰ تعلیم قرآن شریف میں ہی موجود ہے۔ بار بار دوہراتے نہیں تھکتا اور محض فضول قوم کا روپیہ صرف کرا رہا ہے۔ اور اپنے منہ کے لئے یا پیٹ پالنے کے لئے اس قدر سرگرم ہے۔ کہ ہر ماہ ایک پرچہ لاٹے رٹ سے بھرا ہوا نکال رہا ہے۔ اور پھر نہیں تھکتا۔ اے طبعاً نکتہ چین اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ہی قلم ہاتھ میں لیا ہوتا۔ بس رسول پاک کی تعلیم کو سارے عالم نے مانا ہے۔ جب اسی کی تعلیم فاضل ایڈیٹر کو راہ راست پر نہ لا سکی۔ بہواب وہ اگر جدید

رسول کو اس عزت قبول سے محروم ہی رکھے۔ تو احمق ہے۔ کیونکہ قبول کرنا معلوم جب تک ایسی نکتہ چینی باقی ہے۔ اور طبیعت بدل نہیں سکتی۔ پھر سعادت قبول حق نصیب کیونکر ہو سکتی ہے۔ وما تاتیھم من آیة من ایات ربھم الا کانوا عنھا معرضین۔ یحسرة علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون - جو گروہ ان اوپر کی آیات کریمہ میں شامل ہے۔ یعنی رسولوں سے اور الٰہی نشانات سے اعراض کرنے والے اور استہزا کرنے والے خدا کے مرسلوں کے ہمیشہ ہدایت سے بے نصیب رہتے ہیں۔ شروع اور ابتدائے اسلام ہی میں جب مرسلین خدا کا استہزا اس شدت سے کیا گیا۔ کہ آج تک کبھی عصر جدید کا ایڈیٹر اور اس کے ابنائے جنس اس لعنت کو دوہراتے نہیں تھکتے۔ جو خدا کے صدیق گروہ پر کی جا رہی ہے۔ تو اب کیونکر امید ہو کہ وہ کسی رسول جدید کے قبول کرنے پر واقعی آمادہ ہے جس نے ان اگلوں کو قبول نہیں کیا۔ جن کو ایک حیثیت مذہبی سے کروڑوں قبول کئے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے حاکمانہ حیثیت سے ہر قوم کے مورخ باستثنائے ایڈیٹر عصر جدید داخوانہ مانتے چلے آتے ہیں۔ جن کی صداقت کے تمغہ و نشان آج تک موجود ہیں۔ تو پھر کیا توقع کیجائے کہ یہ جان باز اپنے ابنائے جنس سے بڑھا چڑھا ہیرو پیدا ہوا ہے۔ جس کے لئے کوئی قومی روک مذہبی خندق حارج نہیں ہو سکیگا۔ بہرحال اگر وہ قبول کرنے پر آمادہ ہے۔ تو دلائل کا ایک دفتر موجود ہے۔ وہ اپنے حقیقی اعتراضات جو حضرت مرزا صاحب کی براہین قاطعہ پر اس کو ہیں۔ پیش کرے۔ اور پبلک پر احسان کرکے موقعہ دے۔ کہ وہ اس کی اس جرأت کا نمونہ بھی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ ہم حاضر ہیں۔ جس کے اعتراضات سننے اور بقدر ہمت و توفیق جواب دینے کے لئے۔ ہاں دل بدل دینا اور دل کی کھڑکیاں کھولنا تو صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے لئے ہر دلیل کافی بھی ہے۔ ناکافی بھی۔ ابوجہل نے کبھی وہ باتیں نہیں مانیں۔ جن کو صدیق رضی اللہ تعالےٰ نے فوراً قبول کر لیا تھا۔ اس لئے ہم یہ وعدہ نہیں کر سکتے۔ کہ منوا کے چھوڑیں گے۔

حضرت مرزا صاحب کی تحریرات کو بابیوں کا انتخاب کہنا مرزا صاحب مدظلہ کے دعوے کو مضبوط کرتا ہے۔ کیونکہ یہ شہادتیں منہاج نبوت کے اعتبار سے دعوے کی صداقت کے لئے ہیں۔ اس نکتہ چین جیسے لوگ جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ حضرت رسول خدا صلعم کے حق قرآن کو بھی اساطیر الاولین اور تورات کا انتخاب کہا کرتے تھے۔ یہ تو کوئی تحقیقات کا طریقہ نہیں ہے

اگر مرزا صاحب سلمہ ربہ کی تحریر کسی نادان کو ایسی معلوم ہوتی ہے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ باب کے گروہ یا خود باب کی تصانیف کا حوالہ معہ سند کے پیش کرتا اور پبلک پر فیصلہ چھوڑتا۔ محض اٹکل کے تیر چلانا اور دل لگی کے لئے چند فقرات چلتے ہوئے لکھ جانا کیا بے تعصبی اور بے لاگ ہونے کی دلیل ہے۔ کسی مقدمہ کا دوسرے مقدمہ سے ہم نوع ہونا تو انتخاب آول کی دلیل نہیں ہے۔ توریت میں زنا کے خلاف تعلیم ہے۔ اور قرآن شریف میں اس سے بہت عرصہ کے بعد زنا کی ممانعت دیکھنے میں آئی۔ تو کیا قرآن شریف توریت کا انتخاب ہے۔ ممکن ہے۔ کہ بابیوں کی کتب میں کچھ ایسی باتیں ہوں۔ جو مرزا صاحب سلمہ ربہ کی تصانیف میں ہوں۔ اکثر اخلاقی امور مشترکہ کتب میں ہوتے ہیں۔ مگر وہ کتاب کہاں ہی پیش کیجائے تو راست بازی ہے۔ ورنہ افترا ہے۔

پھر آگے چل کر ہمارا دوست لکھتا ہے۔ کہ اگر خدائے تعالیٰ کی طرف سے کوئی حقیقی رسول ملجائے تو ہم اپنی پرانی احادیث اور روایات کو بھول جانے پر آمادہ ہیں۔ یا علی انت منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبي بعدی۔ اس متواتر اور صحیح اور متفق علیہ حدیث سے انکار کرنے یا اس کی تاویل پر آمادہ ہو جائیں گے۔

قابل ایڈیٹر کو چاہیئے تھا۔ کہ اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے پوری حدیث لکھ کر اپنی وجوہ پیش کرتا تا پبلک کو اس کی بے تعصب تحقیقات سے معلوم ہوتا۔ کہ مرزا صاحب سلمہ ربہ کے مسیح ماننے میں یہ حدیث نبوی اس طرح پر بطور روک کے واقع ہوئی ہے۔ اگر اس دانشمند حدیث خوان کو تاریخ اور حدیث پر عبور ہوتا۔ تو یہی حدیث اثبات دعوی مرزا صاحب مدظلہ کے لئے ایک شاہد صادق نظر آتا۔ ہم اس کو اطمینان دلاتے ہیں۔ کہ یہ حدیث نبوی ہرچند کہ اصطلاح محدثین میں متفق علیہ حدیث نہیں ہے۔ کیونکہ بخاری و مسلم میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ تاہم یہ عاجز اسے صحیح باور کرتا ہے۔ اس کا منشاء صرف اسی قدر ہے۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عالیجاہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰة والسلام غزوہ میں ساتھ نہیں لیجانا چاہتے تھے۔ اس لئے مثل موسیٰ کے آپ نے اپنے بھائی علی مثیل ہارون کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ محمدیہ قائم مقام سلسلہ موسویہ کے تھا جیسا قرآن شریف میں بھی فرمایا گیا ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ ان آیات بینات اور اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ سلسلہ محمدیہ مثیل سلسلہ موسوی ہے۔ اور یہ دونو پاک بزرگ نبی ایک دوسرے کے مثیل ہیں۔ پس باعتبار مماثلت خلفائے موسوی کے ہوتے ہوئے خلفائے محمدی سے کیوں انکار ہوا۔ پہلے بزرگ و پاک خلیفہ صدیق اکبر کے انکار کے بعد ہمارا زبردست ہیرو آخری خلیفہ کے لئے اظہار فیاضی سے کام لیتا ہے واقعی دلیرانہ ہمت ہے۔ اگر یہ ہمت قصور نہ کرے۔ تو وہ ضرور وعدہ الٰہی سے مستفید بھی ہو لیگا۔ اب یہی یہ بات کہ لا نبي بعدی۔ اصول مذکورہ بالا کو ملحوظ رکھ کر اور مماثلت کا خیال کرکے حدیث پاک کے یہی معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ خلفا کا سلسلہ قائم رہے گا۔ یہاں تک کہ اپنے موقعہ پر مثیل مسیح خلیفہ ہو کر آئیگا۔ البتہ نبي تشریعي جو قرآن شریف میں رد و بدل کرے یا گھٹائے یا بڑھائے۔ جیسے ہمارے ایڈیٹر عصر جدید کے گروہ کے علماء نے دس پاروں کا اضافہ مانا ہے اور پھر ان کا ضائع ہونا ثابت کرنے کی کمزور کوشش کرکے علو ہمتی اور معرفت الٰہی کا ثبوت دیا ہے۔ ہاں ایسا نبي نہیں آئے گا۔ کیونکہ اس سلسلہ موسوی میں کوئی ایسا نہیں آیا۔ جس کا ذکر حدیث پاک میں ہے پس۔ اے قابل جج یہ موٹی سی تناسب کے قانونی دماغ میں کس لئے جگہ نہ پا سکی۔ ہائی کورٹ کی نظیریں تو نظیر ہیں۔ اور بغیر ان کے ایک قدم ججوں کے اجلاس میں نہیں اٹھایا جا سکتا یہ نظائر قانون الٰہی سے جناب کو کیوں اس قدر اعراض ہے افسوس۔ باوجود بے تعصبی اور بے لاگ تحقیقات کے تو جناب کا دماغ اس قدر عالی ظرفی دکھا رہا ہے۔ خدا جانے اس وقت کیا حال ہوگا۔ اگر آپ کو تھوڑا سا الاؤنس تعصب کا دیدیا جائے۔

خاتم النبین کے معنے اگر مہر نبوت کے نہیں تو اور کیا ہیں۔ آپ ان معنوں کو بطور فرض کیوں قبول فرماتے ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ پر کیوں بطور احسان کے آپ تسلیم کرتے ہیں۔ اس عزت احسان کو اگر آپ مرزا صاحب کے لئے تجویز نہ فرمائیں۔ تو کچھ حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اس معصوم رسول و خلیفہ محمد علیہ السلام والصلوٰة کی عزت تو ان ہاتھوں میں ہے جن ہاتھوں میں حضرت ابوبکر و عمر علیہم الصلوٰة والسلام کی عزت تھی۔ وہ نہ آپ کے اگلوں سے چھنی نہ یہ آپ کے پچھلوں سے چھنیگی۔ اگر فی الحقیقت یہ آیت کریمہ کچھ اور مفہوم رکھتی ہے۔ تو وہ پیش کرکے مرزا صاحب سلمہ ربہ کے منشاء کا بطلان کیا ہوتا تا پبلک اور عصر جدید دیکھنے والے فیصلہ کا موقعہ پاتے

بہرحال ان کمزوریوں پر بھی اور اس منکرانہ متکبرانہ تصدیق پر بھی اگر آپ واقعی متلاشی حق ہیں۔ بشرطیکہ دین و دنیا کی کوئی ایسی چیز آپ کو ملے جس پر آپ اپنا عزیز تر مگر تقویم پارینہ ایمان قربان کردیں۔ تو ہم صلائے عام یاران نکتہ دان کے لئے آپ سے عرض کرتے ہیں۔ کہ قرآن شریف پر عمل خالص کرو۔ اور اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے اولیا کے ساتھ اخلاص و محبت صدق و صفا دکھلاویں جیسے باعظمت وراثت اللہ وہ دنیا جو متاع قلیل ہے۔ اور جس پر آپ شہد کی مکھی کی طرح مفتون ہیں مل ہی جائیگی۔ مرزا صاحب مدظلہ العالےٰ کی یہی تعلیم ہے اور بس۔ پھر خانہ بدوشی اور جولاہے کی نلی کی طرح مسافرت کی ضرورت نہ رہیگی ورنہ اگر اس تحریر لایعنی سے صرف پیسہ اخبار کی تقلید منظور ہے۔ تو پند سے اور صبر کیجئے۔ میرٹھ سے جیسا پیش خیمہ اٹھا ہے۔ ایسا ہی سبق کوئی اور بھی ملجائیگا۔ تا پیسہ والے کی طرح آپ بھی اپنی ہستی عالی سے ایک شہادت قانون الٰہی کی چھوڑ جاویں۔

ہر جگہ سے ہدائیت | یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی عالی شان زبردست مرضی سے قایم ہوا ہے۔ اور وہی ثبوت بہم پہنچا رہا ہے۔ اگر جناب میں شمہ بھر بھی جوہر صداقت ہے تو ضرور آپ کے امراض نفسانی اور ضعف جسمانی و روحانی کا علاج ہو جائے گا۔ ورنہ یہ طب یورپی و یونانی۔ یہ پولیٹکل اکانمی اور یہ کارلائل کی روح اور میکالے کی تقلید کچھ کام نہ آئے گی۔ کانگڑہ دہلی کا سبق راہ کھول گیا ہے۔ اور اس لئے اگر یہاں ہماری جیئے نہ بولی۔ اور مستحقین لعنت پر لعنت نہ کی۔ تو آگے چل کر خدا ہے۔ جس کی لعنت صفحہ ہستی سے منکروں کو مٹا رہی ہے۔ لعنت آنست کہ از سوئے خدا میبارد۔ لعنت بدگران است کہ ہرزہ نفرین سنت اللہ پر چلنے والی قوم کو ۱۳۰۰ برس کی لعنت نہ مٹا سکی۔ اور اب کسی فرد احمد کی لعنت کیا گزند پہنچائیگی۔

دلایل نبوت | اس عنوان کے تحت میں ہمارا دلیر ایڈیٹر نہایت جرأت سے وفات مسیح اور حضرت اقدس مرزا صاحب کا امکانی مسیح ہونا تسلیم کرتا ہے۔ غریب بیکس کو معلوم ہے کہ حیات مسیح کا مسئلہ نہایت ہی بیکس و ضعیف مسئلہ ہے۔ لہذا چلتے چالے جھٹ پٹ تسلیم کر کے دلیری کا ثبوت دیدیں۔ تا ضیق نفس پیدا نہ ہو۔ اچھا یوں بھی سہی۔ ہم آگے قدم بڑھانے والے کو بیدل نہیں کرنا چاہتے آؤ ہمت کے لئے موجود ہیں۔ یہ طبعاً نکتہ چین عصر جدید کا ہیرو کوئی نشان یا خصوصیت دیکھنا چاہتا ہے۔ تا حلہ مسیحی مرزا صاحب علیہ السلام پر ناگوار نہ گذرے اور وہ خوشی سے اسے دیکھ کر انگبین ٹھنڈی کرے۔ قبل اس کے کہ وہ ہم سے طالب خصوصیت ہو۔ اسے یہ بتانا چاہیئے تھا کہ آیا حضرت اقدس مرزا صاحب نے جو براہین و دلایل اپنے مسیح موعود ہونے کے پیش کی ہیں۔ وہ کبھی اس کی نکتہ چین نگاہ سے گذری ہیں یا نہیں۔ اگر گذری ہیں تو یہ حق سے چشم پوشی اور تجاہل عارفانہ کیوں۔ کیا وجہ کہ باوجود دعویٰ بے تعصبی ان دلایل پر جرح نہیں کی اور اپنے استدلال سے ان مبنیات کو نہیں توڑا۔ کیا انصاف اس کا مقتضیٰ نہ تھا۔ کہ پہلے اپنا مفروضہ معیار شناخت مسیح موعود کے لئے پیش کرتا اور پھر بھی جدید کو اس پر آزما کر دیکھ لیتا۔ آخر اسے بھی تو مسیح موعود کی آمد کا انتظار ہے۔ اس سچے آنے والے کی پہچان جو اس کے (ایڈیٹر) پاس ہو۔ وہ پیش کرے۔ اور پھر مرزا صاحب سلمہ ربہ کے دعویٰ کی تصدیق و تکذیب کی اصلیت کھل جائے گی۔

اس صاف طریق امتحان سے پہلو تہی کرنا یا عمداً ہے جو دلیل تعصب اور عناد ہے اور یا ناقابلیت دماغ ہے ججی کی کرسی پر بیٹھ کر کسی تحقیقات کے لئے ایک وضع بھی قایم نہ کر سکنا شامت اعمال نہیں تو اور کیا ہے۔ بروز کارلائل و میکالے بنکر یاوہ گوئی کرنا عجیب تر ہے۔ یا تو ہمارا جدید ہیرو اپنا معیار شناخت پیش کرے۔ یا لاعلمی ظاہر کرے۔ یا پھر صاف صاف کہدے۔ کہ اسے کسی مسیح کی آمد اور کسی مہدی خونی یا مفرور روپوش کی آمد کا انتظار ہی نہیں ہے۔ تو پھر معاملہ ہم سلجھا دینگے انشاء اللہ تعالیٰ

معجزات | ناچیز ایڈیٹر عصر جدید (القول خود ہم تو اسے کوئی چیز سمجھتے ہیں) دکھلائے کہ کہاں حضرت مرزا صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ ہر معجزہ یا خرق عادت محال ہوتا ہے۔ سید صاحب اگر معجزات کی تاویل کرتے تھے۔ اس لئے قابل تسلیم نہ تھے۔ اور مرزا صاحب سلمہ ربہ بقول اس کے شعبدہ بتاتے ہیں۔ تو کیا یہاں اس قدر گنجائش نہ تھی۔ کہ یہ طبعاً نکتہ چین اپنی رائے انھیں مضامین کے بارہ میں لکھ کر موقعہ جانچ کا دیتا۔ بے تعصبی کی تحقیقات قوم و ملک کو مشکور کرتی انصافانہ تحقیقات تو یہ ہونا چاہیئے تھی۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے عقیدہ احیاء موتیٰ مسیح علیہ السلام کے پیش کرتے وقت آپ اپنا عقیدہ بھی پیش کرتے اور اپنی تاویل بھی کھول کر سامنے لاتے۔ خیر اگر ہم چٹکیاں نہ لیتے۔ تو ذرا کہیں کہیں گدگدا کر دیکھ لیتے۔ کہ کہاں کہاں گدگدی ہے کہاں نہیں۔ کہاں تشدید ہے کہاں فراز۔ حضرت مرزا صاحب تو اپنے معجزات کے ساتھ ہی معجزات انبیائے سابقین کی تصدیق فرماتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے اشعار آبدار سے واضح ہے۔

معجزات انبیاء سابقین ☆ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ☆ ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست

ہاں آدمی کو بندر۔ مٹی کی مورتوں کو کوا۔ کٹے ہوئے گوشت کا پھر پرندہ بن کر اڑنا۔ سڑی ہوئی ہڈیوں کا مسیح کے ذریعہ سے زندہ ہونا۔ آسمان پر انسان کا اڑ جانا۔ اور پھر وہاں سے دمشق کے منارہ پر فرشتوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے اترنا اور سیڑھی مانگنا۔ گویا اندر سبھا کی پریوں کے برابر بھی قوت نہیں ہے۔ کہ وہ تو کوٹھے سے ایک تار پر اتر آتی ہیں۔ اور یہ غریب باوجود حمائیت فرشتگان کے ادھ بیچ میں اٹک رہے ہیں۔ انسانوں کا دو ہزار سال تک بغیر تغیر و تبدیل آسمان پر بے آب و دانہ رہنا اور پھر زمین پر آنا ایک چند برس کے معصوم بچہ کو فرشتوں کا بھگا لیجانا اور سرداب سر من رائے میں رکھنا۔ صدیوں بعد اس بھنور کے پلے ہوئے کا نکلنا اور ہدائیت کرنا۔ زائرین کا سرداب سر من رائے میں جانا اور معصوم مہدی سے ملاقات کرنا۔ خطوط لانا۔ قوم کی قوم کا گمراہ ہو جانا۔ اور اس ہادی کا جزیرہ میں تہ خانہ کے اندر بیٹھے ہوئے ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بننا۔ ایک قوی ہیکل کانے کا برق دم گدھے پر سوار ہو کر مسیح و مہدی کے مقابلہ پر آنا۔ پھر گدھا بھی مالیر کوٹلہ کا سا نہیں بلکہ ایسا تیز دم کہ دہلی میں بھی جواب نہ نکلے۔ دن بھر میں بعد المشرقین طے کرے اور اس کانے کی حکومت کا مشرق سے مغرب تک پھیلنا اور بجلی آگ پانی جنگل پہاڑ سب پر حکومت کرنا۔ دو ہزار سالہ مصلوب الحواس اور صدیوں کے روپوش کا اس کانے پر غلبہ پانا اور پھر اس کے بعد کا منتظر جس کی نظیر لکھنو کے چانڈو خانوں کے گپ بازوں میں بھی نہ ملتی ہوگی۔ یعنی دونوں کا نماز کے وقت۔ قبلہ آپ پڑھائیے نہیں قبلہ آپ ہی پڑھائیے کہنا پھر آسمان سے اترنے کا مردود ہونا اور بھنور کے پلے ہوئے اندھیری کے فرزند کا مقبول ہو کر امام بننا۔ اس مزہ دار چٹ پٹی داستان کو البتہ مرزا صاحب مدظلہ اور ان کا صداقت پسند گروہ قبول نہ کرتا تو ایک بات ہے۔ اسلام پاک کے ذکر کے ساتھ سن بھی نہیں سکتے۔ یہ مذہب تو ان کا ہو سکتا ہے جو ہنومان کی دم کو ہزاروں گز کی مشعل بنا کر لنکا میں آگ لگاتے ہیں۔ مصری اسفنکس۔ یونانی دیوتاؤں اور دیویوں کی لڑائی۔ حد سکندری مع قہقہہ دیوار۔ امیر حمزہ کے کارنامے طلسم ہوشربا۔ میر تقی خیال کی بوستان سب کے ساتھ ساتھ یہ مذہب عمر عیار کی زنبیل میں رہ سکتا ہے۔ ہمارے دلوں میں جن کو خدائے قدوس نے اپنی پاک وحی

محمدی کے ذریعہ سے تخم ایمان کے لئے کشت زار بنایا ہے۔ ایسے جہاز جنہکا رُکی جگہ نہیں ہے۔ اب ہمارا ہیرو تبلائے کہ اگر ہم نے یہ ردی افسانے نہیں قبول کئے۔ تو کیا جرم کیا۔ مرزا صاحب کے اخبار اور مردہ بیٹے کے زندہ کرنے کی پوری حقیقت یا اس کی نقل ہی کیوں نہ پیش کی۔ تا بے تعصبی اور بے لاگ تحقیقات کا نقشہ کھنچ جاتا۔ واقعات حقہ کی چھپانے کی عادت موروثی اس جرأت جدیدہ کے ساتھ عجب بات ہے۔ بھلا اس میں تقیہ کی ضرورت ہی کیا تھی۔ مرزا صاحب کا ایک لڑکا شدید علیل ہو گیا تھا۔ متواتر صرع کے دوروں سے ضعف و نقاہت بیہوشی تک پہنچ گئی تھی۔ بظاہر طبیب مایوس زندگی تھے۔ حضرت مرزا صاحب کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے باوجود ناامیدی کے اس معصوم بچہ کو صحت عطا فرمائی۔ ایک احمدی اخبار نے لو مردہ زندہ ہو گیا کے عنوان میں یہ لکھا تھا۔ کہ اسی طرح اگلے نبیوں کی دعاؤں سے بھی اللہ تعالیٰ صحت بخشتا رہا ہے۔ اسی کو بظاہر مردہ کا زندہ ہونا بنا لیا گیا ہے سلسلہ ظاہری کی ناامیدی اور پھر حیات کا عود کر آنا یہی زندگی ہے۔ جو معجزہ ہے۔ ورنہ حقیقی موتی میں کا سانس بند ہو چکا اور روح جسم سے پرواز کر چکی ہو۔ نہ زندہ ہوئے ہیں۔ نہ بجز حشر اجساد کے موقعہ کے کبھی زندہ ہوں گے۔ یہ واقعہ اس مردہ قوم کے لئے مثل نصیحت کے تھا۔ جو آج تک مردوں کے زندہ ہو جانے کی قائل ہے۔ اور باوجود بزعم خود کار لائل ہونے کے ایسے افسانہ پرستی کے خلل سے محفوظ نہیں ہے۔

پیشین گوئیاں

اس سے بڑھ کر اس طبعاً نکتہ چین کی بے تعصب تحقیقات کا ثبوت اور کیا ہوگا۔ کہ بغیر لکھے ہوئے کسی ایک پیشین گوئی کے لکھتا ہے۔ کہ سب سوائے ایک مشتبہ کے صریح غلط نکلیں۔ بے تعصب تحقیقات تو ایسی ہوتی ہے۔ کہ سب نہیں آدھی نہیں دہی دو چار بڑی بڑی تحدی والی پیشین گوئیاں لکھ کر ان کے متعلق واقعاتی شہادت پیش کرتا اور دکھاتا۔ کہ اس طرح یہ غلط نکلیں۔ اپنے واقعات مرزا صاحب کے واقعات تحریر کردہ دونوں پبلک کے سامنے پیش کر کے پھر ثابت ہو جانے پر حق رکھتا تھا۔ جو چاہتا لکھتا۔ دعویٰ بے دلیل رائے بغیر نفس مقدمہ دینا اور پھر داد کی امید رکھنا۔ سبحان اللہ۔ مرزا صاحب کو تو تاویل کا جامہ پہنانے پہنانے شرم کی ضرورت کبھی نہ پڑی۔ مگر ان غیرت دار جج کے لئے ضرور ڈوب ملنے کی بات ہے۔ کہ جج بنے اور بغیر مقدمہ پیش کئے بغیر شہادت فریقین لئے۔ فیصلہ لکھدے۔ اور پھر شرماتا ور کنار داد چاہے۔

مرزا صاحب مدظلہ کو تو اپنی پیشین گوئیوں کے لئے تاویل بے جا کی ضرورت کبھی نہیں پڑی۔ مگر غریب ہیرو کو مصیبت کا سامنا ہوگا۔ اور ساری سنگر مشین کھینچی کو مدعو کرنا پڑے گا۔ تا جامہائے تاویل تیار کئے جائیں۔ اور اس وقت دشواری و برہنگی نہ مار ڈالے جبکہ صدیوں سے بسنورے میں پلنے والا تاریکی کا فرزند (چھ برس کی جان) کالے بر قدم گدھے کے سوار کے مقابلہ میں میدان میں لایا جائے گا۔ دشمن تیغ کا ناہی ہوگا۔ مگر اس بچہ کی تاریک پسند نگاہیں آفتاب عالمتاب سے کیسے ہونگی۔ وہ کیوں کر آفتاب صداقت کی روشنی میں ٹھہر سکیگا۔ بھلا جس بیکس کے پاس اس قدر قوۃ نہ ہو۔ کہ باہر نکلے۔ اور بگڑی قوم کو بنائے۔ تہ خانوں میں ہی بیٹھ کر رتعمر بازیاں کرے۔ وہ ایسے دیو کے مقابلہ میں کیا کرے گا جس کی تابع بجلی ہوا جنگل۔ پہاڑ پانی آگ دنیا کے سلطنت مشرق سے مغرب تک مردے جلانے کی قوت ہو۔ خدائی اور نبوت کے دعوے کرتا ہو۔ بعد لوگ اس سے خوش ہوں۔ ہاں یہ نازک وقت معرکہ کربلا سے زیادہ سخت ہوگا۔ اس وقت ضرورت ہوگی۔ کہ تاویل معنے پہنائے اور جھوٹھی سیجے ہوں۔ ہم کو ابھی کیا ضرورت ہے۔ اور کیوں شرم آئے۔ کسی پیشگوئی کو لیجئے اور دیکھ لیجئے۔ اعتراض کے لئے تو کلام الٰہی میں بھی تراش خراش کے بغیر آپ کے ابنائے جنس نہیں رہے۔* یہ تو صرف ایک امام وقت کی پیشین گوئیوں کا ہی ذکر ہے۔ ہمدردی تو اس قابل ایڈیٹر کو محض ذاکر کے ساتھ ہے جس کی بدزبانی اور فحش بیانی تو اسے نہ شرما سکی۔ ہاں اس کا دندان شکن جواب جب نکلا۔ تو دل پر بجلیاں گر پڑیں اور فضول رسالہ کا کاغذ سیاہ کر کے نامہ اعمال کے لئے سیاہی تیار کر لی۔ مرزا صاحب کے یہاں تنخواہ یاب گروہ سے کیوں اس قدر عناد ہے۔ جبکہ خود یہ ذات نکتہ چین حق نمک ہی کی وجہ سے اس قدر جامہ سے باہر ہو گیا ہے۔ اجرت پہ سڑنے والوں کی فہرست کیا نگاہ سے نہیں گذری۔

منہاج نبوت

اس عنوان کے تحت میں اس نکتہ چین کو غضب ناک جوش نے آدبایا۔ مجبوراً اُسے دانت دکھانا پڑے وہ لکھتا ہے۔ مرزا صاحب نے جب دیکھا۔ کہ وہ اپنی صداقت اور معجزات اور پیش گوئیوں کی صحت کی وجہ سے نبوت کے معارج تک نہیں چڑھ سکتے۔ تو انھوں نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے درجہ پر نیچے گھسیٹنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔۔۔ وغیرہ وغیرہ

غرضکہ اس کو مرزا صاحب پر یہ الزامات ملے کہ انہوں نے اور ان کے ایک منہ پھٹ حواری نے شاہ ولایت علی ابن ابی طالب اور حسین ابن علی اور سرور انبیاء محمد المصطفےٰ اور حضرت عیسےٰ اور قرآن شریف کی ہتک کی ہے وغیرہ یہ نہایت دلچسپ عنوان ہے۔ اور اس میں ہمارے ملان نکتہ چین نے عجیب نقش باطل کھینچا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہی مضمون یوں لکھنا راستبازی کا ثبوت تھا۔ کہ چونکہ مرزا صاحب سلسلہ کے صادق اور مسیح مستقل دعووں پر قوم کے نادان نافہموں کو اعتراض ہوئے وہ اعتراض اگر تسلیم کئے جاویں اور وہ عیوب جن کو عناد و بغض کی آگ سے مجبور ہو کر بداندیش مرزا صاحب پر تھوپتے ہیں صحیح تصور کئے جاویں۔ تو مجبوراً ان کو ان سب پیشوایان ملت اور قرآن شریف پر بھی اپنے مفروضہ عقائد باطلہ کی وجہ سے وہ اعتراض تسلیم کرنا پڑیں گے۔ مرزا صاحب نے ان کے اعتراضات کی بنا پر الزامی جوابات بھی دئے ہیں غریب ناچار جب اعتراض نہ اٹھا سکے۔ تو قوم کو بھڑکانا شروع کیا۔ پہلے بھی ابوجہل اور ابولہب کا گروہ شیوخ عرب کو یہ کہکر بہکایا کرتا تھا۔ اور مشتعل کیا کرتا تھا۔ کہ لات و منات اور خداوندگان عبدالمطلب و ابوطالب کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) برا کہتا ہے۔ اور جہنمی بتاتا ہے۔ وہ گروہ بھی جہلا کی ایک فوج جمع کرنے پر کامیاب ہوا اور یہ گروہ بھی کامیاب ہوا ہے لیکن انجام ابوجہل اور فتح مبین کا نظارہ آنکھوں کے سامنے نہیں ہے ورنہ یہ عبرتناک حالت نہ بنائی گئی ہوتی۔ بے تعصب تحقیقات تو یہ تھی۔ کہ کتابوں سے حوالے لکھ کر پیش کرتے یا حوالے ہی کتابوں کے دیدیتے۔ اور قوم سے داد چاہتے جس شان کے مسیح اور جس شان کے علی و حسین اور جس طرز کا پیغمبر اور جس وضع کا قرآن ہمارا ہیرو لئے بیٹھا ہے۔ ہم اس کے نہ پابند نہ وہ گروہ ہمارا معبود و مسجود۔ نہ ہم اس کی ناکام موتوں پر رونے والے نہ غمگین۔ ہم اپنے مسیح اپنے علی اپنے حسین اپنے محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین اور اپنے قرآن پاک کی جس قدر عزت کرتے ہیں۔ وہ ہمارے رب پروردش ہے۔ جس کے ہاتھ میں فتح مبین کا جلوہ دکھا رہا ہے۔ منہاج نبوت نے تو حقیقتاً اس گروہ کو بے بس کر دیا ہے۔ جن واقعات کا اشارہ کر کے نعرے کئے ہیں۔ وہ واقعات صریح دھوکا دینے والے ہیں معلوم کیا جاتا ہے۔ کہ اصل معاملات کو صاف صاف نہیں لکھا بلکہ ان کتابوں کے صفحات کا حوالہ دیا ہوتا۔ تب ایڈیٹر نکتہ چین کی قابلیت و بے تعصبی کھلتی

ایک بڑا مذہبی خطرہ

جس ملحد گروہ کی مرزا صاحب جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

* دیکھو اصلاح بابتہ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ "تنقید بخاری"

عالم آشکار بیخ کنی کی ہے۔ اگر وہ لاکھون لعنتین بھی مرزا صاحب پر بھیجے۔ توکیا عجب ہے۔ مرزا صاحب سلمہ ربہ کا کوئی فعل خلاف عمل خلاف اجتماع قومی خلاف کفایت شعاری خلاف سعی و محنت نہین ہے۔ البتہ جس ملحد ناپاک نے دو کو انبیائے سابقین کی عزت و حرمت حقیقی طور پر نہین ہے۔ صرف اس کی آڑ مین ذاکر بنکر روٹیان توڑنا آتا ہے وہ مرزا صاحب کے عروج کو اپنا دشمن رزق جان کر دل کے پھپھولے توڑتا ہے۔ اُسے بھلا مرزا صاحب کی سعی جمیلہ اور تعلیم پاک کی کیا قدر ہوگی۔ ہماری رائے مین تو یہ نکتہ چین عشرہ محرم مین برابر پانی پی پی کر مرزا صاحب کو کوسا کرے۔ اور سینہ زنی کر کے دل کی جلن مٹا لیا کرے۔ تو اچھا ہے۔ تضیع اوقات پبلک سے کیا حاصل۔ مرزا صاحب کے اقوال و اعمال سے دیکھ کر تو انسان صفات عالیہ سیکھتا ہے۔ بندگان دین پہونچی کیا ان۔ کرایہ کے حدیث خوانون اور روٹیون پر نوحہ گری کرتے والون اور رومال منہ پر رکھ کر گلا پھاڑنے والون آنکھون کو آنسوؤن سے نہ آشنا کرنے والون اور مصنوعی بوندی کے ٹھیکرون پر سینہ کوبی کرنے والون کی مثالین ضرور ایک لعنتی گروہ اعلیٰ درجہ کا بدظن نکتہ چین گروہ بنا رہا ہین۔ پناہ بسی۔ ہمہان دونون شوہون کو قوم کے آگے پیش کرتے ہین۔ اور فیصلہ خدا کے سپرد۔ جو شخص سچے مرسلون کا سہارا ہی نہین جانتا۔ وہ اپنے اپنے جنس کی مصنوعی حیاداری دیکھ کر دوسرے راستبازون پر ستم آئے۔ اور جھوٹا جانے تو کچھ شکوہ نہین ہے ۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ۔

اصل یہ ہے۔ کہ ان آنکھون مین جنھون نے معصوم نبی کو سولی پر چڑھایا۔ اور ان پہلون مین جا ایک معصوم کی ترقی جاہ اور نورانیت کو دیکھ نہین سکتے۔ امور متشابہ فیہ بہت ہین فرق یہ ہے۔ کہ وہ سولی چڑھانے پر کامیاب ہوئے اور یہ عدالتون سے ناکام نامراد پھرتے ہین وہ خدا کی لعنت کے مزے چکھ چکے اور چکھ رہے ہین۔ یہ امیدوار ابتدائی سبقون سے عبرت پذیر نہین ہوئے۔ بڑے سبق کے متوقع ہین۔ مگر

الله متم نوره ولو كره الكفرون۔

صیغہ اصلاح کی نظر

اس ظاہری اصلاح باطنی فساد کی نظر بھی عجیب چیز ہے۔ عجیب اس لئے کہ ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است۔ ہر عمدہ خلق ہر سنت نبوی اس کے لئے عیب و ر عدل سے خلاف ہے۔ ابوبکر و عثمان و عمر کی خلافت غصب و ظلم۔ مرزا صاحب کا کسی سے نکاح کرنا متاع سے بدتر۔ یہ قابل ایڈیٹر کیا ان بیچ والون مین شامل تھا۔ جو نکاح کا پیام سلام لیجایا کرتے تھے۔ اگر وہ اس ذیل مین نہ تھا تو اسے کیا علم ہے کہ نکاح کے لئے پیشتر مرضی کچھ ہو رہا ہے۔ بے تعصبی کی تحقیقات یہ تھی۔ کہ واقعات اور پیشگوئی نکاح کی پیش کر کے وہ قعاتی شہادت سے اپنے دعوے کو ثابت کیا جاتا۔ نکاح بغیر ایجاب و قبول ہو ہی نہین پڑتے کیون اس قدر گھبراہٹ ہوئی غالباً اس لئے نکاح ہوتے نہین دیکھے بھگا لیجانیکے واقعات اس کے سر مین اس قدر جاگزین ہین کہ نکاح کی فلاسفی بھی غت ربود ہوگئی افسوس۔ نکاح مین ناکامیابی تو عیب کہنا روا ہے جب فریقین مین سے کوئی مر جائے۔ ابھی تو الفضلہ دونون موجود ہین خدا کی وحی پہنچانے مین مامور کبھی ذرا نہین کرتے۔ چاہے کوئی وقت لگے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی نکاح مین کوئی مقررہ میعاد نہیں تھی۔ اسکو ایڈیٹر محقق بے تعصب لگ (بیباک) ثابت کر ورنہ اس بیہودگی سے کیا حاصل۔ جن واقعات کو بیٹے اور بیٹی کی بی بی اور مرزا صاحب کی بی بی کے متعلق لکھا ہے انکو ثابت کرنا چاہیے تھا۔ بغیر ثبوت ہم کیونکر کہدین کہ یہ جج کی بے تعصبانہ تحقیقات ہے۔ اگر بنا واقعہ جناب چپکا ہے تو اسکو بار بار تردید کیون کہا جاتا ہے۔ ہزارون بار تردید ہو چکی ہے وہ خدا نے عیسیٰ کی ایک وحی تھی جس کے بطلان کی کوشش بیٹا بیٹی کی زوجہ اور خود بیٹے کی مان محض رنج کی وجہ سے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی وحی کی تکذیب و تخریب کرنے والے ہمیشہ چھوڑ دیئے جاتے ہین۔ یہی سنت انبیا ہے۔ حضرت نوح کا بیٹا۔ حضرت لوط کی بی بی اسی قسم کے نظائر ہین ہین۔ اس کو خلاف عمل کہنا کیسے نادانون کا کام ہے اور پھر وہ بھی بغیر کسی شہادت کے بغیر انکشاف اصلیت کے۔ اور بیٹے اور کو نسا داؤ خلاف عمل آپکے اخبار بے تمیزی میں ہے اسے بھی پیش کیجئے

قومی اتفاق

مرزا صاحب نے قوم کی بدخواہی ین کوئی کمی نہین کی۔ اول تو انھون نے مروجہ جہاد سے انکار کیا۔ یہ دلچسپ فقرہ کسی ملکی نمکحرام کی قلم سے نکلتا تو اچھا تھا۔ یا کسی اسلام کے مرتد کی تحریر میں ہوتا۔ تو تعجب صدمہ نہ ہوتا۔ افسوس ایسے تعلیم یافتہ کی حالت اس درجہ رکیک اور ردی ہو گئی ہے۔ کہ اسے عناد ذاتی کی وجہ سے کچھ امتیاز حق و باطل نہین رہا۔ جہاد کا دوست سیف کا شیدائی۔ ہنوز اس غلامی پر اس زمانہ جرأت پر جہاد کا خواہشمند ہے۔ بفرض محال اگر آپکے دست حنائی مین اگر سیف دیدیجائے۔ تو آپ کیا کر دکھائین گے۔ کتنے پاپڑ توڑین گے کوئی جرأت کی مثال پیش کیجئے ہم کوشش کرین گے۔ کہ گورنمنٹ مین آپکی جرأت کیمتعلق میموریل بھیجین اور آپ کسی بہادر ملک کی فوج کے سپہ سالار بنائے جائین۔ یہ مسلمانون کے لیڈر اور مصلح ہین۔ اللہ کی شان مسلمانون مین سے جہاد کے بیہودہ خلاف شرع محمدی خیال کو مٹتا دیکھکر مٹانے والے کو قومی بدخواہ فرماتے ہین۔ کیا برا کیا۔ کہ اسلام کا دامن تمہارے خون آلود پنجون سے چھڑا کر ان کروڑون کے لئے سایۂ امن بنا دیا۔ جو ایسی خونریزی کو خلاف قانون الٰہی سمجھتے ہین۔ مگر اسلام پر خاک ڈالنے والے مولوی تباہ ہو جائین اور وہ کسب کی سب غرض ہو جائے۔ جو تعلیم و سعادت قرآنی کی منکر ہے۔ بارہویں صدی اتباع کرے تو اور کیا چاہیئے چشم ما روشن دل ما شاد۔ ہم کو اللہ تعالیٰ نے دین کے مقابلہ مین وہ قوم کب عزیز ہے۔ ہم اس درجہ بے تمیز ہے۔ اس سے زیادہ نیک نیتی کیا ہوگی۔ کہ مرزا صاحب سلمہ ربہ نے ساری قوم کی پروا دین اللہ کے مقابلہ مین نہین کی۔ ذاتی غرض یا ملی منفعت کا خیال ہوتا تو وہ بھی تمہاری طرح پیسہ کا اصول پیش نظر رکھتے قوم سے نہ بگاڑتے اور تمہاری طرح قوم کا خون چوستے امام مہدی کو خونی وہ قرار دیتے ہین جو جہاد کے پرفساد عقیدہ کو دل مین پالے ہوئے نکبت و فلاکت قومی مین دل کو اس کی آمد کے سہارے تسکین دے لیتے ہین۔ کہ وہ گئی ہوئی سلطنت بخشیگا۔ جہاد نبوی کی تذلیل کسیطرح نہین ہو سکتی چاہے آئندہ جہاد ہو یا نہ ہو۔ جہاد نبوی حفاظت خود اختیاری کے لئے تھا۔ نہ طمع سلطنت کے لئے۔ جس کی تم آس لگائے بیٹھے ہو۔ یہودی بھی اصل مسیح سے سلطنت کے متمنی تھے۔ مگر آسمانی بادشاہت کا نام سنتے ہی آگ بگولہ ہو گئے۔ سلطنت جہانبانی اصولون کی پیروی سے ملتی ہے۔ سعی و محنت سے ملتی ہے یا کسی تاریکی کے فرزند کی بدولت ملیگی تم سے اپنے بل جب کچھ نہین ہو سکتا۔ تو پھر دوسرے کے سہارے عورتون کیطرح آس لگائے بیٹھنے سے کیا ملیگا۔ انگریزون جرمنون۔ روسیون جاپانیون کی طرح اخلاق سلطنت پیدا کرو۔ محنت و سعی کرو علم و انصاف کو روزانہ زندگی مین برتو۔ سلطنت بھی مل جائے گی۔ کیا محض مہدی روپوش سرداب سے نکلکر تم کو اس روش غلامی سے چھڑا سکتا ہے۔ ہرگز نہین۔ لے اور اگر نہین مانتے چار زمان گھڑا پلٹن کی قلعی کھولدین گے۔ وہ مہدی امام ہمام علیہ السلام جس کا سرور انبیا نے وعدہ فرمایا تھا آگیا۔ اور آسمانی بادشاہت کا وارث ہے۔ وہ اسلام کے چہرہ کو زمانہ کے سامنے لا رہا ہے۔ اور ہر کہ و مہ فیض یاب ہوتا ہے چاہو تم مانو۔ چاہو نہ مانو۔ چور بن کر چور کو جیل خانہ سے چھڑا لینا عدل ہے۔ ماشاء اللہ۔ سر سید اگر وہابی نہ تھے اور وہابی دہوکا دینے کے لئے بن گئے اور تقیہ آپ کی طرح گوارا کیا۔ تو نہایت برا نمونہ اخلاق کا دکھایا۔ سر سید نہ وہابی تھے اور نہ انھون نے کبھی دہوکہ دیا۔ عیب ہر جگہ اور ہر وقت عیب ہے مرے ہوئے سید کو کیون اپنے ساتھ ذلیل کرتے ہو خدا سے ڈرو سچ کہا ہے۔ نادان دوست سے دانا دشمن بھلا۔ دوسرا امر مرزا صاحب کے خلاف یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر نا عاقبت اندیش کے نزدیک مرزا صاحب کا مسلمانون کی موت کی پیشگوئیان کرنا اور کسی کی قلبی تکلیف کی پرواہ نہ کرنا سخت اخلاقی جرم اور قومی اتفاق کے خلاف ہے۔ یہ وہی بات ہے۔ کہ جس کا جواب الزامی دیا جائیگا۔ تو ایڈیٹر کو مالیخولیا کا اندیشہ ہے۔ کیا آنحضرت کا اپنی قوم کے لوگون کو قتل کرنا اور سید یا عزیزون سے

عزیزوں کو کٹوانا تو روا تھا یہ ناروا ہے۔ کیا حرب جمل اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی لڑائیاں اور حضرت امام حسین کا کوفہ جا کر بیعت لینا اجماع ...ا کے اصول سے قابل نکتہ چینی نہیں ہے۔ علیگڈھ کالج کی جدید تحریکات مذہبی کی بابت افسوس اجماعی اصول پر کوئی نکتہ چینی نہیں ہوئی۔ اے نادان ناسمجھ ماموریں اللہ اور مرسل کبھی مداہنہ نہیں کرتے وہ اظہار حق میں کسی سے نہیں ڈرتے جناب سید انبیاء رسول اللہ علیہ السلام کا فعل عین صواب اور ٹھیک مرضی آلہی کے ماتحت تھا اور عمل وہی تھا۔ کیونکہ جہاں غلطی خود اختیاری اسی میں تھی۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام امر آلہی میں کسی سے نہیں ڈر سکتا۔ مجسٹریٹ کے سامنے جس امر کا اقرار کیا تھا وہ ایک خاص شخص کے ساتھ معاہدہ تھا۔ جیسا معاہدہ حضرت سرور عالم نے بھی صلح حدیبیہ کیا تھا۔ یہانتک کہ لفظ رسول اللہ اپنے نام کے آگے سے کاٹ دیا تھا۔ اور مکہ سے بے حج مراجعت کی تھی۔ کیونکہ آلہی مصلحت اُسی میں تھی جس معاہدہ کا یہ ذکر ہے یعنی یہ کہ کسی کی موت کی پیشگوئی کرنا اور اس کا اعلان کرنا مجسٹریٹ کے ذریعے قبول کر لیا۔ اس کی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ حجت ختم کرنا چاہتی تھی چنانچہ اس واقعہ سے قبل ہی ایک عیسائی ایک آریہ ہندو ایک مسلمان کی موت پر تین معتین بطور حجت کے ہو چکی تھیں۔ آئندہ نہ اس کی ضرورت تھی اور نہ کوئی پیشگوئی کرانی تھی پھر معاہدہ کرنے سے کیا حرج ہوا۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ کوئی پیشگوئی ہی شائع نہ ہوگی۔ تو یہ بے ہودہ خیال ہوگا۔ کیونکہ سینکڑوں انسان پیشگوئیاں جب سے آجتک شائع ہو چکی ہیں۔ پھر یہ معاہدہ کسی طرح اخلاق کا ضعف نہیں ظاہر کر سکتا۔ نہ کلمہ حق چھوڑنا اس کو کوئی کہہ سکتا ہے۔ ہر وہ شے جو تمہارے چھوٹے سے دماغ میں نہ آسکے۔ تو وہ کیوں لغو خلاف اصلیت ہے؟ تم کو یہ عقدہ ابتک نہیں کھلا۔ کہ کس طرح تم اختلاط والدین سے اس عالم میں تشریف لائے۔ تو پھر نہ سمجھنے پر تم کو کبھی اپنی پیدائش پر لغویت اور خلاف اصل ہونے کا شبہ ہوا؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح ہر معاملہ کو غور سے سمجھو۔ سمجھنے پر جو لغو معلوم ہو اسے لغو سمجھو۔ مسیح نے تن تنہا مصلوب ہونا حسین نے تین دن کی بھوک پیاس میں ہزاروں زخموں سے شہید ہونا قبول کیا۔ اور کلمہ حق کو نہ چھوڑا۔ بے شک کوئی دوسرا امام و نبی بھی ایسا نہیں کریگا۔ کلمہ حق کو چھوڑنا اور بات ہے۔ اس کی یہی مثالیں درست ہیں۔ مگر معاہدہ شخصی کسی مدت تک کسی تحریر کی روش کے متعلق وہ امر ہے۔ جس کی مثال ہمنے بتائی۔ مگر اے خوش دماغ مسئلہ تقیہ کی بابت جناب شاہ ولایت علی ابن ابی طالب اور امام حسین شہید کی بابت کیا خیال ہے۔ وہ کلمہ حق کا چھپانا ادنیٰ ادنیٰ انسان کے مقابلہ پر کس طرح آپ کی طبع آزادی پسند حق جو گوارا کرتی ہے؟

بجا ہے۔ اگر آپ جیسے خوش دماغ جج ہوں۔ اور قوم کے مصلح ہوں۔ تو ہدایت گونگی اور اندھی ہی ہے۔ مگر تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی۔ نبی کی اسی لئے ضرورت ہے۔ کہ اکثر لوگ کم عقل مکاروں اور دجالوں کے فتنوں میں پھنسے ہوئے ہیں

مرزا صاحب کے اسراف کی حقیقت تو جب کھلتی جب تم واقعات کو ایمانداری سے لکھتے اور اس عرضی کو تحقیقات کی حد تک لیجا کر صحیح ثابت کر دیتے۔ چلتے ہوئے فقرے ہر شخص جانتا ہے۔

لنگر کا چندہ محض نذرانہ حضرت مرزا صاحب کا ہے اونھیں اختیار ہے جس مد میں چاہیں صرف کریں۔ تم کو کیا حق حاصل ہے۔ کہ تم خوردہ گیری کرو۔ تم کو ثابت کرنا چاہیئے کہ یہ رقوم بطور امانت مرزا صاحب کے پاس بھیجی جاتی ہیں یا ادان میں خیانت ہوتی ہے۔ ورنہ منجملہ اور خرافات کے ایک یہ بھی ہے۔ اپنے اوقاف اور مصارف امام باڑہ جات پر نظر ڈالکر اور مجتہدوں کی پاک کمائیوں اور پاک مصارف پر نگاہ کر کے کچھ کہا جائے۔ تو خیر بہتر ہوگا

طعنہ بر خوبان بدین روئے سیاہ

مرزا صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ بڑی جائداد خرید کی ہے۔ اور اپنی حالت درست کرنے کی کوشش سب پیروں فقیروں۔ مولویوں اور امام باڑوں اور تعزیوں کی چراغی پر خوش پوشی کرنے والوں سے زیادہ کی ہے محض افترا بر افترا ہے۔ ہم کیا کہیں بجز اس کے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مرزا صاحب سلمہ ربہ کی جائداد اللہ تعالیٰ خود بڑھا رہا ہے۔ قادیان کا مالک مرزا صاحب کا خاندان ہے۔ شرط واجب العرض یہی ہے کہ جو شخص قصبہ میں لاوارث فوت ہو جائے۔ تو اس کی اراضی کے مالک مرزا صاحب ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ روز بروز توسیع ملکیت کر رہا ہے۔ اس بارہ میں انسان کی امداد کی حاجت ہی نہیں ہے۔ رہی مکانات کی توسیع جس پر عصر جدید نے اپنے بوسیدہ منطق ختم کر کے بہت فخر کیا ہے۔ اس کی حالت یہ ہے۔ کہ جس کے گھر پر بہت سے مہمان آئیں گے وہ شریف میزبان ضرور ان کی خاطر داری کرے گا۔ چونکہ حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہ کے حضور میں صدہا مہمان آتے ہیں۔ اس لئے آپنے مکانات کی توسیع کو بہت ضروری سمجھا۔ ہاں وہ بخیل میزبان کیوں اس کی قدر کریگا۔ اور کیوں اُسے ضرورت ہوگی۔ جس کے پاس کوئی آتا ہی نہ ہو۔ جس قوم کے اخلاق میں اس قدر وسعت نہ ہو۔ کہ بارہ اماموں سے زیادہ کی ضرورت حقہ کو محسوس کر سکے۔ چاہے دنیا کی عمر ہزاروں سال ہی کی۔ بعد جناب رسول اللہ کیوں نہ ہو۔ تو اس کے دل میں مہمانوں کے لئے کہاں جگہ۔ یہ منطق تو ہر مجتہد مالدار شیعہ پر صادق آسکتی ہے۔ کیونکہ بکثرت امام باڑہ جات مسکونہ مکانات کے ساتھ تعمیر ہیں۔ اور مکانات کی توسیع کے موجب ہیں۔ اسی مشاہدہ نے بدظنی سکھائی ہے بمقتضائے تجربہ یہی تھا۔ اس لئے ہم بیچارہ کو زیادہ خفیف کرنا نہیں چاہتے عاقلان را اشارہ کافی۔

مرزا صاحب کا خدا اگر کفیل نہ ہوتا۔ اور اگر وہ قوم کے دلوں میں کشش مقناطیسی کا اثر نہ پیدا کرتا۔ تو دنیا کے فرزند مقدمہ بازیوں ہی میں فیصلہ کر دیتے۔ آپنے اس ماموریں اللہ پر کون سی مصیبت توڑنے کی کوشش نہیں کی۔ اور کس وقت چلنے سے بیٹھنے دیا۔ تجارت اور مفت کے روپیہ عیش تو البتہ مولوی کر رہے ہیں۔ جن سے جناب کو سابقہ پڑتا ہے۔ اور چونکہ مشاہدہ نے ڈھکوسلے باز شعبدہ باز ہمیشہ دکھلائے ہیں۔ اس لئے آپ کو کیونکر اس افترا پردازی میں کسی راستباز کی قدر ہو سکتی ہے۔ زائرین کربلا کے دل سے کوئی پوچھے کہ کس طرح جیب تمنا و جیب جامہ خالی لے کر لوٹتے ہیں غرض اس لوٹ سے جو لوٹ ہو۔ مالی و اخلاقی۔ مالی لوٹ کا یہ حال ہے۔ کہ کاغذ اور کھیپوں کے سنگھاسن کی بدولت قوم کے لاکھوں کروڑوں روپے نکلے جاتے ہیں۔ اخلاقی لوٹ کا یہ حال ہے۔ کہ ہر شخص کے دل رکھنے کے لئے جھوٹ بولنا مخالفوں کو زبان ہاتھ پاؤں غرض ہر طرح سے نقصان پہنچانا۔ چاہے آبرو ہی کیوں نہ جائے۔ مگر موقعہ پا کر گنہگار دینا ودد۔ فاسق بنا ددد۔ زانی بنا ددد۔

ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است
کہ ہر عیب بمذہب کہ طاعت باشد۔ بمذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

مرزا صاحب کا گھر اگر ہزار یا دو ہزار روپیہ میں کسیقدر وسیع ہو جائے۔ تو ناگوار۔ لیکن مشہد مقدس میں چار چار انگل زمین لاکھوں روپیہ کھا جائے۔ تو پسند۔ زندہ انسان بندگان خدا امن و عافیت پائیں۔ تو ناروا۔ ہڈیوں کے قافلے کے قافلے زمین میں گرتے چلے جائیں۔ اور لاکھوں کے خرچ میں تو عزیز خاطر۔ چاہے مہینہ بھر کے بعد نکال کر پھینک دیئے جائیں افسوس آپنے اپنی اس قدر علتیں دکھا کر ناحق اپنے آپ کو ہر چہ گیرد علتی علت شود کا مصداق بنالیا۔ علت غائی آپ کی اور اس تحریک کی زمانہ پر روشن ہو گئی جو معیار جناب کا ہے۔ اس پر تو سوائے بلا یکی کے فرزند کے اور کوئی پورا نہ اتریگا۔ جناب تو یہ ہے۔ کہ سرداب سرمن رائے جائیے۔ اور اصل مہدی کو لاکر ہم سب کی قلعی کھولدیجئے۔ اس تحقیق میں سے کیا حاصل۔ بھنورے کا پلا دیکھ کر ہم خود فیصلہ کر لینگے اصل قرآن شریف بھی مل جائے گا۔ بہتر تو یہی ہے کہ آپ رخصت لیکر سرداب جائیے اور امام معصوم پر دہ نشین کو لے آئیے۔ کیا زندہ کو زندان میں لانا مشکل ہے جبکہ مردہ مسیح کو زندہ کرنا آسمان سے لانا آسان ہے

www.aaiil.org

الغرض اس تمام تحریر سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ آپ سے اگر ممکن ہو۔ تو کبھی اللہ تعالے کے چہرہ کو دنیا میں چمکنے نہ دیں تن کیونکہ نور حق سے تو کروڑوں کی جعلسازیاں اور افتراپردازیاں کھل رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے اور ہادی بھیجتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا راہ راست پر آئے۔ لیکن مدعی کیوں اپنی کرنی سے باز آتے ہیں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔ جب تک قدرت ہے۔ مگر اے نادانو! "اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون"

کم سے کم اس بحثا بحثی میں یہ بات تو کھل گئی۔ کہ مامور من اللہ اور مرسل من اللہ کے ساتھ اس طرح دنیا عناد رکھتی ہے۔ اگلوں پر ہنستے ہیں۔ کہ کیسے نادان تھے۔ کہ راستی سے منہ موڑا۔ کیا عقل نہ تھی۔ لیکن ہمنے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ مفسد ہمیشہ مصلح بن کر قوم کو راستبازوں کی طرف جانے سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے ہزاروں ہزار دن شکر۔ کہ اس نے امام معصوم کی صداقت اپنے لاکھوں نشانات آسمانی سے قائم کر دی۔ اور ثابت کر دیا کہ تاریکی کے فرزند اور ان کے چیلے چاپڑے نجات سے بے نصیب اور اس راہ پاک سے کوسوں دور پڑے ہوئے ہیں۔ زمانہ سنت اللہ پر چل رہا ہے۔ اور سنت اللہ ہی ایک غیر قابل تغیر قانون ہے۔ سنت اللہ توڑنے والوں پر زمانہ تیار کھڑا رہتا ہے۔ یہی خدا کی لاٹھی ہے۔ پیسہ اخبار کی لگ چکی۔ عصر جدید بھی راہ طے کر رہا ہے۔ عنقریب اس منزل پر پہنچیگا۔ جہاں اس کے بھائی پیشوائی کریں گے

آخر میں یہ عاجز اس اظہار کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ سہ

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنہ پاکان کند

غلام مسیح موعود ذوالفقار علی خان۔ ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہیں گی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ خوشخط چھپ رہی ہے قیمت صرف اپنے تین روپے ۔ عہ/ ۔ درخواستیں بنام معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

درخواست دعا۔ میاں احمد الدین صاحب زرگر پنڈی چری ضلع ملتان دعا کیلئے درخواست کرتے ہیں احباب ان کیلئے دعا فرماویں

حرمت تصویر بازی

ذکر آیا۔ کہ ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے۔ تاکہ لوگ ان کارڈوں کو خرید کر خطوط میں استعمال کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ میرے نزدیک یہ درست نہیں بدعات پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے۔ ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی۔ وہ اس واسطے تھی۔ کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہیں۔ اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہیں رکھتی۔ بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فائدہ ہے۔ اور نقصان نہیں۔ تو وہ حسب ضرورۃ اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ خاص اس یورپ کی ضرورۃ کے واسطے فوٹو کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے۔ جن میں لکھا تھا۔ کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔ ایسا ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ شریعت میں ہر ایک امر جو ماینفع الناس کے نیچے آئے۔ اس کو دیپار کھا جاتا ہے۔ لیکن یہ جو کارڈوں پر تصویریں بنتی ہیں۔ ان کو خریدنا نہیں چاہیے۔ بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہئیے اور ان سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری جماعۃ پر بسر لکالتے ہی آفت پڑ جائے۔ میں نے اس ممانعت کو کتاب میں درج کر دیا ہے۔ جو زیر طبع ہے۔ جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہیں۔ ان پر ہم سخت ناراض ہیں۔ اُن پر خدا ناراض ہے۔ ہاں اگر کسی طریق سے کسی انسان کے روح کو فائدہ ہو۔ تو وہ طریق مستثنےٰ ہے

(ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا) دیکھ کر فرمایا۔ یہ بالکل ناجائز ہے۔ ایک شخص نے اس قسم کے کارڈوں کا ایک بنڈل لا کر دکھایا۔ کہ میں نے یہ تاجرانہ طور پر فروخت کے واسطے خریدے تھے۔ اب کیا کروں فرمایا ان کو جلا دو اور تلف کر دو اس میں اہانت دین اور اہانت شرع ہے نہ ان کو گھر میں رکھو۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ اس سے اخیر میں بت پرستی پیدا ہوتی ہے ایسی تصویر کی جگہ پر اگر تبلیغ کا کوئی فقرہ ہوتا تو خوب ہوتا ۱۲ کم اکتوبر ۱۹۰۵ء

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے خوشخط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ روپے درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتے کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کیساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوشخط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کیساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۱سہ	صہ	سہ	صہ	ہے
نصف صفحہ	صہ	سہ	ہہ	ہے	صہ
پورا کالم	بیہ	عہ	مہ	صہ	ے
نصف کالم	عہ	عہ	مہ	للعہ	۶
ربع کالم	ربہ	ہے	صہ	ے	۴

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جائیگا ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جائیگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ صہ روپیہ کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کریں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر کے لئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان میں	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۹	دوا میں شفا میں غرض دار الامان میں
سلسلۃ الجدید جلد ۱	جمعۃ المبارک	سلسلۃ القدیم جلد ۱
ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	۵۰
معاونین	۵
ہر ضلع	۴
خود	۲
عام قیمت	۱۲

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے
ہمنے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
آؤ۔ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
ربط ہے جان محمد سے مری جاں کو مدام
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
سو ر دفعہ ہے انکھو میں اغیار کے ہم
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمد
تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے دامن سے جو وابستہ ہے پاتا ہے نجات

کوئی دین دین محمد سا نہ پایا ہم نے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
جب سے عشق اس کا تہ دل میں بٹھایا ہمنے
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہمنے
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہمنے
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہمنے
اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اڑایا ہمنے
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہمنے
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے
شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ ۲۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ ۳۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔

رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۷-ستمبر ۱۹۰۵ء-۱- تاتیک نصرتی۔
ترجمہ- میری مدد تیرے پاس آئے گی۔
۲- یاتیک من کل فج عمیق
ترجمہ- ہر ایک دور کے راہ سے تیرے پاس لائیں گے۔
۲۸-ستمبر ۱۹۰۵ء- حسنت مستقرا ومقاما
ترجمہ- خوب ہوا از روئے جگہ قرار پکڑنے کے اور از روئے جگہ ٹھہرنے کے۔
۵-اکتوبر ۱۹۰۵ء- بلاگو سفندان عالی جناب-
۷-اکتوبر ۱۹۰۵ء- بوقت صبح پیش از نماز فجر- رؤیا
دیکھا کہ میں گورداسپور سے آیا ہوں- اور ایک مضبوط گوشت گھوڑے پر سوار ہوں جو کلے رنگ کا ہے- گھوڑے پر ہی نماز پڑھی ہے- اور سجدہ بھی کیا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ ... گورداسپور گیا تھا تو میرا ... بھائی بیمار تھا- اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی- معلوم نہیں- اس کا اب کیا حال ہے۔ گھر کے پاس کوچہ میں مہراں بخش حجام تھا- وہ بڑی خوش خوش باتیں کرتا ہے جس سے میں نے سمجھا کہ اب بھائی صاحب تندرست ہوں گے؟
۷-اکتوبر ۱۹۰۵ء- قبل از نماز فجر- رؤیا- دیکھا کہ ایک عورت قریباً تیس سال عمر فوت ہو گئی- (اسی روز ایک خادمہ تابی نام کی پوتی عمر تیس سال میں فوت ہوئی- بچہ جننے کے بعد بیمار تھی)۔
۱۰-اکتوبر ۱۹۰۵ء- رؤیا- دیکھا کہ میں کسی جگہ ہوں اور استنجا کے واسطے ایک جگہ سے ڈھیلا لیا ہے- تو دیکھا کہ وہاں بہت سے آدمی جیسے مزدور لنگوٹی پوش ہوتے ہیں بیٹھے ہیں جن سے کراہت ہوئی- پھر میں نے شادیخان کو بلانا چاہا- اور خیال آیا کہ اتنے آدمیوں میں سے اُسے کس طرح شناخت کروں- مگر میں نے آواز دی- تو شادیخان فوراً کھڑا ہو گیا- اس کے ساتھ الہام ہوا-
اذ کففت عن بنی اسرائیل
ترجمہ- جب میں نے بنی اسرائیل کو دشمنوں کے شر سے بچا لیا۔

۴-ستمبر ۱۹۰۵ء یا اس کے قریب کا الہام- تؤثرون الحیوة الدنیا- ترجمہ- دنیا کی زندگی کو تم اختیار کرتے ہو
۱۱-اکتوبر ۱۹۰۵ء- رؤیا- دیکھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری میرے پیش کرتی ہے اس میں ایک لکڑی بھی ہے
الہام- اُرید الخیر
ترجمہ- میں خیر کا ارادہ کرتا ہوں

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

انا للہ وانا الیہ راجعون- اللھم اجرنا فی مصیبتنا- اللھم لا تفتنا بعدہ واخلف لنا خیرا منہ واغفر لنا ولہ-
حضرت مولوی صاحب کا کاربنکل دو ماس کے عوارض سے کلی شفا پا کر پھر ذات الجنب کی بیماری سے آج ۱۱-اکتوبر ۱۹۰۵ء بروز بدھ بعد نماز ظہر قریب ۲ بجے اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور ابتدائے بیماری سے ۱۵ دن تک زندہ رہے- اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم منزلہ ووسع مدخلہ- ان مخدوم کے ایام علالت میں بلکہ اس سے بھی چند روز پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات متعدد دفعتاً فوقتاً اخبار میں شائع ہوتے رہے اس دن کی پہلے سے خبر دیتے تھے جیسا کہ الہام تنزع علیہ ومن علیہا اور اس کے ساتھی نزع میں پڑ گئے (بدر مورخہ ۱۷-اگست ۱۹۰۵ء) اور الہام سینتالیس سال کی عمر- انا للہ وانا الیہ راجعون (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام کفن میں لپیٹا گیا (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام- ان المنایا لا تطیش سھامھا- بتحقیق موتوں کے تیر نہیں ٹلائے جا سکتے (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء)
الہام- اذا جاء تا فواج وسمع من السماء- جب آسمان سے فوجیں اور زہر آئی (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام- تؤثرون الحیوة الدنیا
یہ تمام الہامات صریح طور پر موت کی خبر دیتے تھے اور دعا کا یہ اثر ہوا کہ پھر بھی خدا نے دکھا دیا کہ کاربنکل سے بالکل شفا ہو گئی اور تمام زخم اچھے ہو گئے مگر چونکہ الہامات مذکورہ بالا کے رو سے تقدیر مبرم موت تھی اس لئے ایک اور بیماری لاحق ہو گئی یعنی ذات الجنب اور اس کی وجہ سے ۱۰۶ درجہ کا بخار ایک رات اور قریباً ایک دن رہ کر ظہر و عصر کے درمیان قریباً اڑھائی بجے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے- یہ عجیب قدرت حق ہے کہ ایک طرف خدا تعالیٰ نے سب نشانہ دعا کے کاربنکل کو اچھا کر دیا دوسری طرف جیسا کہ الہامات میں فرمایا تھا موت بھی آ گئی- اور چونکہ انسان دوستوں کی زندگی اور ان کے واسطے خیر کا حریص ہوتا ہے- اس عاجز اور ہیچ مدان ایڈیٹر الحکم نے بعض رؤیا اور الہامات کو اپنے اجتہاد سے مبشر سمجھ کر اور موت کے الہامات کو نظر انداز کر کے اور درمیان میں کئی روز مولوی صاحب کی طبیعت کو اچھا پا کر اور اصل کاربنکل کو شفا پاتے دیکھ کر یہی سمجھا بلکہ لکھا کہ اب مولوی صاحب خطرے سے نکل گئے- مگر خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ معزز دوست ہم سے جدا ہو اور اس کی جدائی سے ہم غمناک ہوں اور ہم صبر کریں اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بعض معزز صحابہ کی وفات اور شہادت کا صدمہ ہوتا تھا ایسا صدمہ ہم نے بھی دیکھا اور مولوی صاحب ممدوح کا بڑی استقامت اور رضا بالقضاء سے خاتمہ ہوا آخیر وقت تک خدا تعالیٰ کو دردناک دل کے ساتھ یاد کرتے رہے اور مرحوم کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معہ جماعت جن کی تعداد قریباً دو سو ہو گی- میدان میں پڑھایا اور تمام جماعت آپ کے غم میں چشم پر آب تھی- اور عین جنازہ پڑھنے کے وقت ایک طرف جماعت کے لوگ چشم پر آب تھے اور دوسری طرف آسمان سے مینہ کے قطرات اس طرح گرتے تھے جیسا کہ رونا ہے اور جنازہ پڑھنے کے بعد وہ قطرے بند ہو گئے- ان قطروں کا گرنا مینہ کی شکل پر تھا جس سے ثابت ہوا کہ آسمان بھی انکی موت پر رویا-
حضرت مکرم مولوی نور الدین صاحب نے مرحوم کی پیشانی پر بوسہ دیا اور چشم پر آب ہوئے اور جیسا کہ آنحضرت نبی کریم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا تھا- ہم بھی کہتے ہیں- ان العین تدمع والقلب یحزن- ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا عبد الکریم لمحزونون- قضائے آسمانی تو مبرم تھی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے ظاہر کر دیا تھا- واقع ہو گئی مگر مرحوم کی ایام علالت میں جو ہمدردی- غمگساری اور خدمت حضرت مسیح نے اپنے ایک خادم کے واسطے دکھائی وہ قیامت تک اسوہ حسنہ کی ایک مثال قائم رہے گی۔

تازہ وحی

۱۱-اکتوبر ۱۹۰۵ء- قبل ونا موتھنا- یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم- ۱۲-اکتوبر ۱۹۰۵ء- انی معھن من الاداھانتک
فرمایا پہلے الہام کے یہ معنے معلوم ہوئے کہ مولوی عبد الکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے کیونکہ جس کی حد سے زیادہ محبت کی جاتی ہے یا حد سے زیادہ اسکی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم میں ہو جاتا ہے- خدا ایک کو بلا لیتا ہے تو دوسرا اسکا قائم مقام کر دیتا ہے- قادر اور بے نیاز ہے- پہلے اس کے ایک یہ بھی الہام ہوا

صدیق

(ڈائری) فرمایا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کریں- اگر اسے خوش کریں تو سب کچھ مل سکتا ہے مگر ان کی یہی تو بدقسمتی ہے کہ وہ اس کو ناراض کر رہے ہیں- مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں- کہ مسلمانوں کو خدا نے ایک سچا دین اسلام عطا کیا تھا- مگر انہوں نے اس کی قدر نہیں کی- خدا چاہتا ہے بے پروائی کیا نتیجہ پیدا کرے- دین کی کچھ بھی پروا اور غیرت نہیں باہم اگر جنگ و جدل ہے- تو اس میں بھی ریا- عجب مقصود ہے- نہ کہ اللہ تعالیٰ کا جلال اور عظمت لیکن جو شخص ہر امر میں اللہ تعالیٰ کو مقدم کرے- اور اس کے دین کی حمیت اور غیرت میں ایسا محو ہو- کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ظاہر کرنا اس کا مقصود خاطر ہو- ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے دفتر میں صدیق کہلاتا ہے-

غریب جماعت

ہم جس طریق پر اسلام کو پیش کر سکتے ہیں دوسرا نہیں کر سکتا- علیحدگی ... یہ ہیں کہ ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غربا کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے- کہ باوجودیکہ یہ غربا کی جماعت ہے- تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھ کر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے- اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ساتھ ہو تو کام بنتا ہے اور ہم

اس کے فضل کے امیدوار ہیں

طوفان جس طرح پر ایک طوفان قریب آتا ہو۔ تو انسان کو فکر ہوتا ہے۔ کہ یہ طوفان تباہ کر دیگا۔ اسی طرح پر اسلام پر طوفان آ رہے ہیں مخالف ہر وقت ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گا۔ اور وہ اس طوفان میں بھی اس کا بیڑا سلامتی سے کنارہ پر پہنچا دیگا۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی ہیں۔ تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے تھے۔ قوم تو صم بکم ہوتی ہے وہ ان کی باتیں سنتی نہیں۔ بلکہ تنگ کرتی اور دکھ دیتی ہے اس وقت راتوں کی دعائیں ہی کام کیا کرتی تھیں۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت میں ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جاوے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ہم سے جب اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہے۔ یہ میری مخالفت نہیں خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔ میں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو۔ تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں۔ لیکن ہوتا وہی ہے۔ جو خدا چاہتا ہے

پاک نفس وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے، جس کا دل پاک ہو۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں۔ ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہے وہ ہمارے اور ان کے دلوں کو خوب جانتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے نمود اور نمائش کے لئے ہے۔ اور کون ہے جو خدا تعالیٰ ہی کے لئے اپنے دل میں سوز و گداز رکھتا ہے۔ یہ خوب یاد رکھو۔ کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوۃ پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ بالکل اکیلے تھے۔ اور اس بیکسی کی حالت میں دعوے کرتے ہیں۔ یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ کون اس وقت خیال کر سکتا تھا۔ کہ یہ دعوی ایسے بے یار و مددگار شخص کا بار آور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپ کو پیش آئے۔ کہ ہمیں تو ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں آئے۔

مصائب وہ زمانہ تو ایسا زمانہ تھا۔ کہ سکھا شاہی سے بھی بدتر تھا۔ اب تو گورنمنٹ کی طرف سے پورا امن اور آزادی ہے۔ اس وقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھ بھی چاہتا۔ دکھ پہنچاتا۔ مگر مکہ جیسی جگہ میں اور عربوں جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم میں آپ نے وہ ترقی کی۔ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی

اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقائد کے خلاف انھیں سنایا۔ کہ یہ لات اور عزی جن کو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو۔ یہ سب پلید اور حطب جہنم ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی بات عربوں کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی ہے۔ لیکن انہیں عربوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشو و نما پایا۔ اور ترقی کی۔ انھیں میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے بھی نکل آئے۔ اس سے ہمیں امید ہوتی ہے۔ کہ انھیں مخالفوں سے وہ لوگ بھی نکلیں گے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کو پورا کرنے والے اور پاک دل ہوں گے۔ اور یہ جماعت جو اس وقت تک طیار ہوئی ہے۔ آخر انھیں میں سے آئی ہے۔

دلی پر امید کئی دفعہ میر صاحب (میر ناصر نواب صاحب مراد ہیں۔ ایڈیٹر) نے ذکر کیا کہ دلی سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ مگر میرے دل میں یہی آتا ہے۔ کہ یہ بات درست نہیں۔ دلی میں بھی بعض پاک دل ضرور چھپے ہوئے ہوں گے۔ جو آخر اس طرف آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمارا تعلق دلی سے کیا ہے۔ یہ بھی خالی از حکمت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کبھی ناامید نہیں ہو سکتے۔ آخر خود میر صاحب بھی دلی ہی کے ہیں غرض یہ کوئی ناامید کرنے والی بات نہیں ہے۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک اور کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ کہ مکہ والوں نے کیسی مخالفت کی۔ اور پھر اسی مکہ میں سے وہ لوگ نکلے۔ جو دنیا کی اصلاح کرنے والے ٹھیرے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جن کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابوبکر کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہی مکہ والوں میں سے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے بھاری مخالف تھے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ مشورہ قتل میں بھی شریک اور قتل کے لئے مقرر ہوئے۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو وہ جوش اظہار اسلام کا دیا کہ غیر قومیں بھی ان کی تعریف کرتیں۔ اور ان کا نام عزۃ سے لیتے ہیں

ہم کو وہ مشکلات پیش نہیں آئے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے۔ باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہ ہوئے جب تک پورے کامیاب نہیں ہو گئے اور آپ نے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھ نہیں لیا۔

ہماری کامیابی آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوشش ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور انھوں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ جسقدر مخالفت اس سلسلہ کی انہوں نے کی ہے۔ اسی قدر ناکامی اور نامرادی ان کے شامل حال رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا ہے۔ یہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہیں۔ کہ یہ شخص مر جاویگا۔ اور جماعت متفرق ہو جاویگی۔ یہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہمو وغیرہ کی طرح ہے۔ کہ جن میں کوئی کشش نہیں ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو جاویگا۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ خدا تعالیٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس سلسلہ کو قائم کرے اور اسے ترقی دے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے۔ اس وقت ان کے مخالف بھی یہی سمجھتے ہوں گے۔ کہ بس اب ان کا خاتمہ ہے۔ لیکن خدا نے ان کو کیسا نشو و نما دیا اور پھیلایا ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی فرقہ تھوڑی سی ترقی کرکے رک جاتا ہے۔ تو ایسے فرقوں کی نظیر موجود نہیں۔ جو عالم پر محیط ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ارادوں پر نظر کرکے حکم کرنا چاہیئے۔ جو لوگ رہ گئے۔ اور ان کی ترقی رک گئی۔ ان کی نسبت ہم یہی کہیں گے۔ کہ وہ اس کی نظر میں مقبول نہ تھے۔ وہ اس کی نہیں۔ بلکہ وہ اپنی پرستش چاہتے تھے۔ مگر میں ایسے لوگوں کو نظیر میں پیش کرتا ہوں۔ جو اپنے وجود سے جل جاویں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہش مند ہوں۔ اس کی راہ میں ہر دکھ اور موت کے اختیار کرنے کو آمادہ ہوں۔ پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انھیں تباہ کر دے؟ کون ہے۔ جو اپنے گھر کو خود تباہ کر دے؟ ان کا سلسلہ خدا کا سلسلہ ہوتا ہے اس لئے وہ خود اسے ترقی دیتا ہے۔ اور اس کے نشو و نما کا باعث ٹھیرتا ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں ہوئے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں سے کون تباہ ہوا ایک بھی نہیں اور پھر آنحضرۃ صلعم کو مجموعی طور پر دیکھو۔ کیونکہ آپ جامع کمالات تھے ساری قوم آپ کی دشمن ہو گئی اور اس نے قتل کے منصوبے کئے مگر آپ کی اللہ تعالیٰ نے وہ تائید کی جسکی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

قصیدۂ عربی بے نقط

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے +

مولوی غلام رسول صاحب موصوف کے سامنے کسی شخص نے فیضی کا ایک قصیدہ پیش کیا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں لکھا گیا تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایسے قصیدے تو یہ عاجز حضرت مسیح کا ادنیٰ خادم اور غلام بھی لکھ سکتا ہے چنانچہ اسیوقت اُس قصیدہ سے ڈگنا قصیدہ یعنی اسی شعر کا لکھدیا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے

لک اللّٰھم حمد کل حمد
اے اللہ تمام حمد تیرے لیے ہی ہے

و اللّٰھم صل علی محمد
اے اللہ صلوٰۃ بھیج حضرت محمد پر

و سلم دائما ما دام دھر
اور سلام بھیج ان پر جبتک کہ زمانہ ہے

و ارائم مسلک الصلحا رھودا
میں ایسے صالحین کے طریق کو اپنی ہدایت کیلیے

و اسلام صراط اللہ اصلا
اور وہ طریق اسلام ہے جو دراصل الٰہی طریق ہے

سوی الاسلام اطوار المھالک
اسلام کے سوا اور سب طریقے ہلاکت کے ہیں

امد اللہ اسلاما مدا ما
اسلام وہ پیارا طریق ہے جسکی ہمیشہ اللہ نے مدد کی

و رسل اللہ کالدرر اللوامع
اسکے سارے رسول چمکنے والے موتی ہیں

له المملوک کالرسل الکرام
آپ کے غلام بھی رسولوں کی طرح ہیں

ھو الموعود حل الدور عھدا
یہ وہی موعود ہیں جو وعدہ کیمطابق اس زمانہ میں

و ودّ وصی مصلحا للطمل کلا
یہ موعود بڑی بلندی سے لوگوں کی اصلاح کیلیے اُترا

و لما حل ساح الدور ھلسا
اس زمانہ کی فضا میں جب وہ اندھیروں کے لیے

الی اکرامہ مال الکرام
تو کریم النفس لوگ اسکے اکرام کی طرف جھکے

و اوی اللہ حامد کل ھد
ہر ایک کریم النفس کیلیے اللہ نے اسے ماوی بنایا

و ادّ اللہ ھادس الصوارم
اور ایسا ہی اس غضب کرنے والے کو طرح طرح کی مصائب سے ہلاک کیا

وعدّ الحمد کالامر المحال
اور شمار کرنا حمد کا امر محال کیطرح ہے

و ال محمد اھل الکمال
اور آپ کی آل پر جو کامل اور مکمل ہے

مع الرسل الکرام و کل ھال
مع تمام رسولوں کے جو بزرگ ہیں

و لمد الالھدی محو المعال
تو بادر خشوع سے محبت کے ساتھ اختیار کرتا ہوں

و مسلک اھلہ اھل الرحال
اور وہی طریق اہل اللہ کا ہے

مسالک دھکل و کسر ملال
جنپر چلنیسے ہر طرح کے نقصان اور خسارے اُٹھانے پڑتے ہیں

و ارسل کل دور للحوال
اور ہر ضرورت کیوقت جسکی تائید کیلیے رسولونکو بھیجتا رہا

و احمد لؤلؤ صدر العوال
اور احمد ان سب سے بڑے موتی کی طرح ہیں

و مولی احمد المملوک عال
اور حضرت اعلام احمد آپکے تمام غلاموں سے بڑھکر غلام ہیں

امام کامل ھاد الھدال
امام کامل اور لوگوں کے ہادی ہوکر آئے ہیں

علی عھد الدکالی و الالالی
اسوقت جبکہ شیطان اور باطل پرستی کا زمانہ تھا

کلمع الطوس للالس المحال
چاند کیطرح بڑی خیر و برکت کے ساتھ اُترا

و عمد الصوص کاللاط العصال
اور وہ آدمی جو کجی اور خبث رکھنے والے کیطرح لیم ہو

و دحر المسمعد و کل مال
اور غصہ سے کھڑے ہونے والے کو اس نے رد کیا

و اصماہ الطوطل ممصال
اور مست سے وقتہً حملے سے اُسے شکار کیا

الا حل الرسول محل رسل
اے منکر آگاہ ہو کہ یہ رسول ہے آنیکا وقت ہے

دعاہ الدور لم کل دلس
اس رسول کو ہر ظلمت زمانہ نے طلب کیا ہے

و ما دعواہ و لعا ممکا د ہ
اس کا دعویٰ جھوٹھا نہیں جیسہ منگھڑت ہو

ھو المحمود مسعود امطاعا
یہ محمود مسعود اور مطاع ہے

علی دعواہ صود کل علم
ہر انسان اور ہر عالم نے اسکے دعوی پر صاد کیا ہے

اراہم اللہ العلائم کلھا ما
ان لوگونکو خدا نے تمام علامتیں دکھا ہیں

و صاروا کلھم اعداء ھاد
تسلیم کرنیکی بجائے سب دشمن ہو گئے

و عدوا مسلما لا طا ملطا
ایک مسلمان کو انھوں نے خبیث آدمی سمجھا

و لما صرح الاسرار عادوا
اور جب اسنے بار بار اظہار کیئے تو انھوں نے عداوت کی

و کم ھادلھم مرا ھداھم
ایسے کئی اور بھی ہادی ہیں جنکی ہدایت انکو تلخ لگی

و کل مکرم محسود دھر
اور یہ دستور ہے کہ ہر ایک مکرم شخص زمانہ کا محسود ہوتا ہے

و احمد احمد الموصل لاحمد
برخلاف اسکے میں اس مکرم کی جو احمد ہے اور احمد عربی کا غلام ہے حمد کرتا ہوں اور یہی اس زمانہ کا اور آخری زمانہ تک کا امام ہے

الا ھو اھل الھام و علم
آگاہ ہو کہ یہ ملہم ہے اور اہل علم اور ادراک ہے

ھداہ اللہ مسلک اھل سلم
اللہ نے اسے اہل اسلام کی طریق کیطرف رہنمائی کی

و علمہ علوما کالسرائر
خدا نے اسے دقیق علوم سکھائے ہیں

و الھمہ سداد الملل کلا
اور تمام مذاہب کی سچائی سے الہامًا اسے مطلع کیا

و اعطاہ الکئوس کئوس ود
اور اسے محبت کے پیالے پلائے

و ارسل مصلحا للدور حکما
اور اس زمانہ کی اصلاح کیلیے اور لوگوں کے اختلافات کے لیے حَکَم اور عدل کرکے بھیجا

اما اطلعوا علی الاسرار اصلا
کیا لوگ ان اسرار پر جو اس زمانہ میں ظاہر ہوئے اور جنکی اس امام نے کئی بار تصریح بھی کردی ابھی تک مطلع نہیں ہوئے

اعموا ام رأوا لمع السواطع
کیا اندھے ہوگئے جس سے انکو اسکے دعوے کمال کے چمکارے اور روشنیاں نظر نہیں آتی ہیں

و موسم و طرھم اھل العدال
اور اسوقت جبکہ آن کرنے کی حاجت ہوتی ہے

و ارھاص لموسم کل دال
جو آنیوالے بشارت کے لیے بطور ارہاص کے تھا

و ما ھو و العا اھل الکمال
اور نہ یہ مدعی جھوٹھا ہی ہے

رسول اللہ کالرسل العوال
اللہ کا رسول ہے بڑے رسولوں کی طرح ہے

و کلم کل عاص کالدمال
اور ایک سرکش اور نافرمان نے کلام کیا جیسے گیدڑ پر جا پڑنا

راوھا موعدا ھا کالطلال
جنکا وقت موعود پر بارش کی طرح برستے دیکھا

و حسدوہ المراھص و المعال
اور اس ہادی کا اسکے مراتب کے لیے حسد کیا

و مردودا و معدوم الکمال
اور مردود جانا اور کہا کہ یہ معدوم الکمال ہے

و صالوا للعلاص مع العصال
اور کج لوگوں سمیت اسکے لڑائی کیلیے اٹھے اور اس پر حملے کیئے

و عودوا الکلمو کلم الملال
اور اسکی طرح اسنے بھی عداوت کی گئی اور پرملال باتوں سے زخمی

و اھل الدھر حساد لعال
اور اہل زمانہ عالی مرتبہ انسان کے حاسد ہوا کرتے ہیں

امام الدور و الدور الطوال

داد راک و حلال السوال
اور لا حل سوالونکو حل کرنے والا ہے

صراط الھلس اصرح کل دال
اس راہ کی طرف جو خیر کثیر کی راہ ہے اور ہر ایک

و کلمہ کلاما کاللالی
اور اس سے چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح کلام کیا

و اعلم الدلائل کالعوال
اور بڑے دلائل سے آگاہ کیا جو بڑی نیزوں کیطرح باطل کو

و اروا الوداد مع الوصال
اور محبت اور وصال کے شربت سے اسے سیراب کردیا

و عدلا للورا مولی الموال
اور عدل

و صرحھا مرارا للھدال

سوا طع امرہ دعوی الکمال

www.aaiil.org

الا ھو مسطع مملح کلم
آگاہ ہو کہ وہ فصیح و بلیغ ہے اور رنگینی کلام اوری
لطاط العلم مصعدہ کما لا
کمالیت سے علمی پہاڑ کے اونچے کنارہ کی بلندی تک پہنچا
ولا عدل لہ للہ دھر اصلا
زمانہ میں کوئی بھی اس کی نظیر نہیں
دھصمہ اللہ اکراما لطملہ
خدا نے اسکے وجود کو مہربانی سے اپنی خلق کیلیے معدن
و داساء المھلاھل مراحم
اور ایسا ہی اپنی رحمتوں کے مصفا پانی کا دریا بنایا
اکرم ما حمدا للملاحم
اس نے دین کے مقابلہ پر بڑی بڑی جنگوں میں اسکی مدد کر کے
ضمان دوادطا وماد ا
یا اور وہ آیا ہے پیار محبت اور رنجیدہ اری خلق سے
پہنچتا اور چلاتا ہوا آیا ہے -
و ما سصھم و طہرھم مطاعا
جنھوں نے اسکی اطاعت کی انکو سے خطاء سنکر پاک کر دیا
ارای للسلم و الاسلام سمحا
سینہ صلح اور اسلام کے لیے جو امردی دکھائی
وصار السلم کالمعراص حورا
اور اسلام تنزل کیوجہ سے ہلال کیطرح ہو گیا تھا
اطاعواہ الکرام وکل حر
ہر ایک اصیل آدمی اور کریم النفس لوگ نے تو اسکی اطاعت کی
و مدحہ الاوداء الکرام
محبت والے لوگ جو کریم الوجود ہیں وہ اس کے حسن وجمال
وشرھا المحاص کلمح سل
اور اسکے چمکنے والا چہرہ چمکتا ہے آفتاب کی طرح ہے
وکل معطر مسلک و د ہ
اور ہر ایک جو اسکی محبت کی مشک سے معطر ہوا
سکر الو دد مجہ کا اسکا رے
وہ محبت کی مستی میں مستانہ وار جھومتا پھرتا ہے
لواد لاح موسم عہد وصل
مبارک ہو کہ یہ زمانہ محبت کیلیے محبوب کے وصل کا موسم ظاہر ہوا
وحول دور دلس و الدحامس
ظلمت اور ظلمت کی راتوں کا زمانہ تبدیل کیا گیا
احلت للعدا ما سلمو ھا
کیا دشمنوں کو شک ہے جو ان باتوں کو تسلیم نہیں کرتے
ولسعوا کالدر و مس کل حر
انھوں نے سانپ کیطرح ہر ایک اصیل کو ڈسا
وعدوا ماصن اسلام عو و صا
اور حماقت سے اسلام کی سفید اونٹنیوں کو ایسی بکری خیال
کیا جو ہرگز دودھ نہیں دیتی اگرچہ کتنی ہی کوشش کی جائے

ومصدر کلمہ عوصاء حال
اور اس کا کلام قالی نہیں بلکہ حالی ہے جو کلمات فصیحہ حالیہ
ومعطوط لہ ساط لصال
ہر ایک جو اٹھکر اسپر حملہ کرتا ہے الاہی وہ قولا فعلا اسکو اگر
و ھل ممدعی اھل الدلال
کیا کسیکو ناز ہے جو اسکی ہمسری کا دم بھرے
وعد الرحم مکرام الاھال
اور رحمت کا منبع اور اپنے اہل کے لیے کرم فرما
ومدھد ھلس للمسائل
اور ایسا ہی اسلامی باغوں کیلیے ایسی نہر بنایا جو خیر کثیر بانی
وسلطر علی رھط الاوال
اور اسکو مکرم و منظم بنایا - اور باطل کے گروہ پر سے اسے مسلط کر دیا
الی اللہ الوری حل المحال
اور خلق کو خالق کیطرف کھینچنے والا ہو کر اور
حل المشکلات ہو کر آیا ہے -
ومحصہم وسدد للاسال
اور انہیں خالص کیا اور اپنی مشابہت کیلیے موافق بنایا
واصلح کل ملحوس الملال
اور ہر ایک بگڑے ہو کر بیمار کی اصلاح کی
وعاد الکور مھدا الھلال
اب اس کی برکت سے ہلالی حد سے ترقی کی طرف عود کر رہا
وکرہ العکل ممور المسال
اور لئیم الطبع انسان نے اسکی طرف میلان کرنے کی کراہت کی
علی دل الملامح کالمسال
اور خط و خال کی مدح سرائی کرتے ہیں
واملح کل طوس و السلال
اور ملاحت میں آفتاب اور مہتاب سے زیادہ
وما کل عھدہ وادالوصال
اور اسکے وصال کا عاشق ہو کر اسکے عہد کو مستانہ بنا
واھدی صحو و د سکر حال
اور ہشیار کی محبت کو مستانہ حالت کا ہدیہ بناتا ہے
وسرے للاولاء الاھال
دوستوں کیلیے جو اس بشارت کے اہل ہیں بشارت ہو
ومن مدکل وطواط الاال
اور روشنی کی وجہ سے باطل کی ہر ایک چمگادڑ بھاگ گئی
وعادوا الام ھاھادوا لمال
اور بالام الوقت سے عداوت کرتے ہیں کیا یہ دل کی وجہ سے
ووسعوا کل مکر للمحال
اور تکلیف دہی کیلیے ہر طرح کا مکر پھیلایا
ودرالامعا لمع الرمال
اور چمکیلے موتیوں کو ریتوں کا ذرہ سمجھا

وردسوا مصلح اللعمس عددا
افسوس کا مقام ہے کہ مامور من اللہ سے لڑائی کرنیکی جرات کی
اور مصلح کو رجم (سنگسار) کرنا چاہا
وصالوا للمدارس کعوس ماد
اور اسکے کچلنے کے لیے جنگل کے بھیڑیے کیطرح حملے کیے
وھموا للرد اوسطو رطاطا
اور قصد کیا کہ یہ ہلاک کیا جائے اور چمگادڑوں کیطرح اچھلے
وصار حلا احل عکصاو صوصل
شریف النسب آدمی بھی اسکی بدخواہی اور لئیم الطبع سا
وودس کل درعوس ھموستا
ہر ایک نیک خلق پوشیدہ ہو گیا
ودمس الدلس حکرا کالدحامس
ظلم کیوجہ سے اندھیرا ایسا سخت ہو گیا جیسے کالی راتیں
وحل السھم سھم الھاد حلا
اسکے بعد ہادی آیا اور اسکا تیر نشانہ پر لگا
وھم وکلما مروا عدوا
جب گذرتے ہیں عداوت کرتے ہوئے گذرتے ہیں
ودلموا الدلس کالوطواط عمرا
عمر بھر چمگادڑ کیطرح اندھیرے کی دلدل میں ہی رہے
ومس الھدی ممور سلم
اسلامی راہ سے جسنے اس زمانہ میں ہدایت پائی
وھصھصہ اللئام وکل حر
لئیم الطبع لوگ اس سرکشی ... اور عزت کرنے
الاوھص الالہ عدا احمد
آگاہ ہو کہ اللہ نے احمد کے دشمنوں پر سخت تیروں کی زد کی
وکم مارد عاداہ حدلا
اور کئی سرکش ہیں جنھوں نے اسکے ساتھ عداوت کی
واھلکہ الالہ لسوء مکرہ
اور اللہ نے اس سرکش کو اسکے بری مکر کی سزا میں ہلاک
وعصم اللہ احمد ممکائد
اور خدا نے احمد کو تمام مکروں سے بچا لیا
الا اعداءھاد کل ھدل
آگاہ اس ہادی سے عداوت کرنے والو
والا ادعوا الالہ وکل داع
والا خدا سے دعا کرو کہ ہر ایک دعا کرنیوالا
وممد المداد لسوء مکرہ
امداد وہ آدمی جس کی اپنی بری تدبیر سے کچھ نکما
ارالکرھا ور العوصا وملحا
منہ دکھا اور ہمارے ان کلمات فصیحہ کو دیکھو
وما دمسئہ مرعسر اھل علم
فدا بتائی تو سمجھا کر آپکو اپنی جلدی سے خاک میں

وحدوا للھطاحد الالال
اور اسکے جنگ کے لیے ہتھیاروں کو
دھاروں کو تیز کرنا چاہا۔
علی ماد لھم کل المصال
اور ایسے حیلے کیے جن سے زیادہ متصور نہیں ہو سکتا
وودوا اسلم مصلح کل وال
اور ایک شفیق مصلح کو ذبح کرنا چاہا
وکل مصلل لاحوس حال
اور ہر ایک اصیل اور شریف شامت زدہ سا ہو گیا
لرھس الطرھسا و مع الاھال
صرف ظلمت اور اہل ظلمت کی ملامت سے بیزار ہو کر
وصار الرحلک سودا للکلال
اور عمل صالح بھی ہلاکت کیوجہ سے برائی کی شکل میں ہو گیا
وحول للئام لحل حال
اور اس فتنہ انگیز کے اثر سے لئیموں کو بڑا تعجب ہوا
وداصوا حمرام للمال
اور مال کے مقاصد سے روکتے ہیں
وما طلعوا الی سوح الھال
اور ایک دم بھر ستاروں کی فضا کی طرف نہیں جاتے
لہ ھادکا حمد للمحال
اسکے لیے احمد ہی ہادی اور پیشوا ہوگا جو ہر ایک کے
وھد ممطر دمع الملال
اور ہر ایک اصیل و شریف آدمی انکی حالت پر افسوس کے آنسو بہاتا
داصما مسعد السوال
اور اپنے یاروں کے لیے غصہ سے بھڑکنے والے کو تباہ کر دیا
وکادلہ المکائد للہ حال
اور اسکی روک کیلیے کئی طرح کے مکر کیے
واودعہ الی سوء المحال
اور اسے برے عذاب کیطرف سونپا
امداللہ احمد کل حال
اور اسکے ہر موقعہ پر امداد فرمائی
ھلموا للسلام وسلم وال
اس محبت کرنیوالے کی صلح اور اپنی سلامتی کے لیے او
لمدرک سر امر کالمحال
ایک مشکل راز کے امر کو بھی پالیتا ہے
مملامکلما اھل الکمال
اور اسپر کہا کہ تا خدا کے کامل بندوں کو اپنی شرارت
ورمسک مرمسا سوء الدلال
اور جلدی کی نفس میں داخل ہو کر چھپ جانا یہ برا ناز ہے
الم اعمطک لوما للمصال
کیا میں آپکے اس سچا احمد کے بغیر ... آگیو

الوص ھالوا صاحما املت
دیکھو میں صفا اور سفید شہد کو کیا اپنے لبوں تک لیکر لو بھی کھا
ووالت اکلھا ام المحال
اگرچہ ایسے شہد کا کھانا اس وقت آپکو امر محال کیطرح ہے
الا المسالح روح اللہ احمد
خبردار مسیح موعود کہ جسکا اللہ نے احمد اسکو رسول لے...
وموعود المواعد ... وال
وہ احمد ہے جو پہلے ...

ریویو

دکن کے دو شریف زادے۔ ایک اخلاقی اور نتیجہ خیز ناول۔ مصنفہ جناب ابوالبرکات سید نور المنیب اللہ صاحب جاگیردار حیدر آباد دکن۔ ۴۰ صفحہ عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپا ہے۔ مطبع اختر دکن حیدر آباد میں ۴ کی قیمت پر ملسکتا ہے۔ اس قصہ کا خلاصہ کلام حضرت علی رضؓ کے اس شعر میں ہے۔

ان الفتیٰ من یقول ھا انا ذا
لیس الفتیٰ من یقول کان ابی

نوجوان شریف زادوں کو چاہیئے کہ اس قصہ کو پڑھیں اور نیک سبق حاصل کریں

آریوں کو نیک صلاح۔ اخبار آریہ پتر کا کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ ویا نند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ انگریزی زبان میں امریکہ اور جاپان [illegible] رہا ہے۔ آریوں [illegible] لیکن اتنی صلاح ہم اور دیتے ہیں کہ ویانند کی کتاب میں سے [illegible] باب کو علیحدہ رسالہ کی صورت میں چھاپ کر ان ممالک میں نہایت [illegible] شائع کرنا چاہیئے تا کہ بعد میں کسی کو گلہ شکایت کا موقع نہ رہے کہ آریوں نے [illegible] اتنی مدت ہماری نظروں سے [illegible] رکھا گیا۔

پاکٹ ڈائری

کوہ صفا پر تبلیغ ایک دفعہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قوم عرب کو کوہ صفا پر اکٹھے ہو کر بلایا۔ اور ہر ایک قوم کا نام لے لے کر پکارا اور فرمایا۔ کہ اگر میں تمہیں کہوں۔ کہ ایک لشکر تم پر چڑھائی کرنے کیواسطے آتا ہے۔ تو کیا تم مانو گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں مانیں گے۔ آپ ہمیشہ سے صادق اور امین ہیں۔ تب آپ نے فرمایا۔ میں تم کو خدا کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ جو اس بت پرستی کے سبب تم پر آنے والا ہے۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں [illegible] نے سمجھا تھا۔ کہ یہ مجمع بھی کسی دنیوی مشورہ کے لئے ہوگا۔ لیکن جب ان کو اللہ تعالےٰ کے آنے والے عذاب سے ڈرایا گیا۔ تو ابوجہل بول اٹھا۔

تبت لک سائر الیوم الھذا جمعتنا۔

تو ہلاک ہو گیا سارا دن۔ اسی واسطے تو نے ہمکو جمع کیا ہے غرض باوجود اس کے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ صادق اور امین سمجھتے تھے۔ مگر اس موقعہ پر انہوں نے خطرناک مخالفت کی اور ایک آگ مخالفت کی بھڑک اٹھی۔ لیکن آخر آپ کامیاب ہو گئے۔ اور آپ کے مخالف سب نیست و نابود ہو گئے۔

اسباب ترقی فرمایا۔ لوگ چاہتے ہیں کہ ترقی ہو مگر وہ نہیں جانتے کہ ترقی کس طرح ہوا کرتی ہے۔ دنیادار ان سے تو یہی سمجھ لیتے ہیں کہ یورپ کی تقلید سے ترقی ہوگی۔ [illegible] کہ ترقی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اور آپ [illegible] کا نمونہ دکھایا۔ ترقی اسی طرح ہوگی جیسے پہلے [illegible] پہلے جو ترقی ہوئی۔ وہ صلاح اور تقویٰ اور استغفار کی [illegible] وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جویا ہوئے۔ اور [illegible] کے تابع ہوئے۔ اب بھی جب ترقی ہوگی [illegible] قرآن شریف پر عمل ہی ترقی [illegible] اللہ تعالیٰ نے تجارت زراعت اور ذرائع معاش کو حلال ہونے سے منع نہیں کیا۔ مگر ہاں اس کو مقصود بالذات [illegible] بلکہ اس کو بطور خادم دین رکھنا [illegible] منشا ہے۔ کہ وہ مال خادم دین ہو [illegible] کہ اصل طریق ترقی کا یہی ہے [illegible] اللہ تعالیٰ کے لئے قدم نہیں اٹھاتی۔ اور اپنے [illegible] نہیں کرتی۔ کبھی ممکن نہیں کہ وہ قوم ترقی کر سکے۔ یہ خیال محض غلط ہے کہ صرف انگریزی پڑھنے اور انگریزی لباس پہننے۔ اور شراب پینے اور [illegible] میں مبتلا ہونے سے ترقی ہو سکتی ہے یہ تو ہلاکت کی راہ ہے۔ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو قوم رہتی تھی۔ کیا وہ معاش اور آسائش کے سامان نہ رکھتے تھے؟ کیا وہ انگریزی ہی پڑھے ہوئے تھے؟ اسی طرح لوط علیہ السلام کے زمانہ میں بھی معاش کے ذریعے تھے اسی طرح اس زمانہ میں بھی معاش کے بعض ذریعے ہیں جن میں ایک یہ زبان بھی ہے۔ جو معاش کا ذریعہ سمجھی گئی ہے۔ لیکن وہ زبان جو خدا کی زبان ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے علم و معرفت کی کنجی بنایا ہے۔ جب انسان تعصب سے پاک ہو کر تدبر سے قرآن شریف کو دیکھے گا اور اعراض صوری اور معنوی سے باز رہیگا۔ بلکہ دعاؤں میں لگا رہیگا۔ تب ترقی ہوگی۔ یہ لوگ جو قومی ترقی قومی ترقی کا شور مچاتے ہیں۔ میں ان کی آوازوں کو سن کر حیران ہوا کرتا ہوں۔ کہ شاید ان کو مرنا ہی بھولا ہوا ہے۔ اور ناپائیدار زندگی کو انہوں نے مقدم کر لیا ہے۔ یہ چاہتے ہیں۔ کہ یورپ جیسے امیر کبیر بن جاویں۔ ہم منع نہیں کرتے۔ کہ حد مناسب تک کوئی کوشش نہ کرے۔ مگر افراط تو مذموم امر ہے۔ افسوس ان ترقی چاہنے والوں کے نزدیک عملی طور پر ہر ایک بدی حلال ہے۔ یہاں تک زنا بھی۔ جیسا کہ یورپ کا عملی طرز بتا رہا ہے۔ اگر یہی ترقی ہے۔ تو پھر ہلاکت کیا ہوگی؟ پس تم اپنی نیتوں کو صاف کرو۔ اللہ تعالےٰ کو رضامند کرو۔ دعاؤں میں لگے رہو۔ اور دین کی اشاعت کیلئے دعا کرو [illegible] نہیں ہے۔ کہ [illegible] ہر قسم کی استعداد اور مناسبت معاش [illegible] اس سے کام لو زراعت ہو یا ملازمت یا تجارت کرو۔ مگر یہ نہیں کہ اس کو مقصود بالذات سمجھ کر دین اس سے الگ اور بیگانہ دل اس سے ہمیشہ اداس رکھو۔ اور نہ یہ کہ ابتلا سمجھو اور دعا کرتے رہو۔ کہ خدا تعالےٰ وہ زمانہ لاوے کہ فراغت کا زمانہ یا [illegible] میسر آوے۔ میری غرض اور تعلیم تو یہ ہے۔ جو اس پر مخالفت کرے۔ اس کا اختیار ہے کہ ہنسی کرے۔ اختیار ہے۔ مگر حق یہی ہے۔

جو لوگ آزاد مشرب ہیں وہ ایسی باتوں پر سخت ہنسی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اطفال کے درجہ پر ہیں اور [illegible] مرنے کے جاتے ہیں۔ مگر جنہوں نے تقویٰ اور موت کو یاد رکھتے ہیں۔ وہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے؟

میں [illegible] دیکھتا ہوں۔ کہ جب تک صحت ہے اس وقت تک یہ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں لیکن جب ذرا مبتلا ہوتے ہیں۔ تو ہوش میں آجاتے ہیں۔ نیچری مذہب کے لئے اسی قدر [illegible] ہوگا۔ جسقدر دنیوی آسائش و آرام میسر ہوگا [illegible] ہو جائیں گے۔ ڈھیلا ہو جائیگا۔ جو شخص دنیوی وجاہت در [illegible] پاتا ہے۔ اور قوم میں ایک عزت دیکھتا ہے وہ کیا سمجھ سکتا ہے۔ کہ دین کیا چیز ہے؟

صحیح پتہ

کتاب استجابۃ الفکر جس کا ریویو اخبار ہذا ۲۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء میں کیا گیا تھا۔ اس کے ملنے کا صحیح پتہ یہ ہے

محمد علی صاحب۔ ٹیلر ماسٹر۔ اکسفورڈ رجمنٹ دلکشا۔ لکھنو

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنے آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

تبلیغ الحق

واضح ہو کہ کسی شخص کے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اس کے کہ اس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا اور یزید حق پر تھا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گذرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعوں نے اپنے ورد تبرّا اور لعن و طعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔ بہرحال میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا۔ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا۔ اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو انہی میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ یا کسی بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے برا کہتا یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے اور بُرا اور نادان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے۔ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز ایسا نہ کہتے وہ مجھے ایک خیال اور فرضی قصہ سمجھتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنی نسبت دعویٰ کیا اور جو کچھ درجہ کی نسبت کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا پس مجھے کیا ضرورت ہے کہ کوئی دوسرا ان کلمات کو قبول کرے۔ اگر میں درحقیقت مفتری ہوں اور اپنے خیال سے یہ باتیں بناتا ہوں اور اگر درحقیقت میں اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جھوٹا ہوں جو خدا تعالیٰ کی طرف ان کو منسوب کرتا ہوں تو مجھ سے بدتر کون ہے مگر اس دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہوگا جو کاذبوں اور مفتریوں سے ہوا کرتا ہے کیونکہ خدا اور دروغگو یکساں نہیں ہوا کرتے۔ سو اے عزیزو! صبر کرو کہ خدا جو امر مخفی ہے فضل سے ظاہر کریگا۔ خدا جانتا ہے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں مگر وہ دل جو سخت ہو گئے اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں میں انکا کیا علاج کر سکتا ہوں۔ خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زورآور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا"

پس جبکہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ زورآور حملوں سے ظاہر کریگا تو اس صورت میں کیا ضرورت ہے کہ کوئی شخص میری تائید میں خدا کا کام اپنے گلے ڈال کر میرے مخالفوں پر ناجائز حملے کرے۔ نرمی کرو اور دعاؤں میں لگے رہو اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ۔ زمین پر آہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔ اگر تم نے اسکی جماعت کہلا کر تقویٰ اور طہارت کو اختیار نہ کیا اور تمہارے دلوں میں خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہیں مخالفوں سے پہلے ہلاک کریگا کیونکہ تمہاری آنکھ کھولی گئی اور پھر بھی تم سو گئے اور یہ مت خیال کرو کہ خدا کو تمہاری کچھ حاجت ہے اگر تم اس کے حکموں پر نہیں چلو گے اگر تم اس کے حدود کی عزت نہیں کرو گے تو وہ تمہیں ہلاک کریگا اور ایک اور قوم تمہارے عوض لیگا جو اس کے حکموں پر چلیگی اور میرے آنے کی غرض صرف اسی قدر نہیں کہ میں ظاہر کروں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں یہ تو مسلمانوں کے دلوں پر ایک روک تھا اٹھانا اور سچا واقعہ ان پر ظاہر کرنا ہے بلکہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جائیں اور انکو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور انکی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے اور اگر مخالف سمجھتے تو عقاید کے بارہ میں مجھ میں اور ان میں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا مثلاً وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے سو میں بھی قائل ہوں کہ جیسا کہ آیت انی متوفیک ورافعک الی کا منشا ہے بے شک حضرت عیسیٰ بعد وفات مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے صرف فرق یہ ہے کہ وہ جسم عنصری نہ تھا بلکہ ایک نورانی جسم تھا جو ان کو اسی طرح خدا کی طرف سے ملا جیسا کہ آدم اور ابراہیم اور موسیٰ اور داؤد اور یحییٰ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کو ملا تھا۔ ایسا ہی ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ضرور دنیا میں دوبارہ آنے والے تھے جیسا کہ آگئے۔ صرف فرق یہ ہے کہ جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ ہے ان کا آنا صرف بروزی طور پر ہوا جیسا کہ الیاس نبی دوبارہ دنیا میں بروزی طور پر آیا تھا۔ پس سوچنا چاہئے کہ اس قلیل اختلاف کی وجہ سے جو ضرور ہونا چاہئے تھی اس قدر شور مچانا کس قدر تقویٰ سے دور ہے۔ آخر جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو کر آیا ضرور تھا کہ جیسا کہ اس کے لفظ حکم کا مفہوم ہے کچھ غلطیاں اس قوم کی ظاہر کرتا ورنہ اس کا حکم کہلانا باطل ہوتا۔ اب زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں میں اپنے مخالفوں کو صرف یہ کہکر کہ اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون اس اعلان کو ختم کرتا ہوں۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

المعلن خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

www.aaiil.org

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر چہار حصہ [illegible] خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت [illegible] مع محصول ڈاک تین روپے ۱۲/۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے [illegible] پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے [illegible] خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون [illegible] خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اسی واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس [illegible] داخل دفتر کر دیئے جاتے ہیں۔

اجرت اشتہارات

نقشہ [illegible]	سالانہ	[illegible]	تین ماہ	یکبار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک [illegible] کالم [illegible] روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار [illegible] فی سطر [illegible] نیکٹرہ [illegible] [illegible] ارسال کرنے کے بذریعہ خط و کتابت [illegible] ہے کہ کسی اشتہار کے [illegible] اجرت اشتہار [illegible] پیشگی [illegible] مستقل اشتہار [illegible] اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی [illegible] اخبار [illegible] محصور [illegible]۔

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے [illegible] جن اصحاب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس روز تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ [illegible] کارخانہ کو ان اور نقصان اٹھانا [illegible] تھوڑی خریداری کے کارخانہ [illegible] وقت بہت [illegible] میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور [illegible] زر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ اور [illegible] جو [illegible] سے ہو سکے۔ اس کام کو چلانا [illegible] کرنی چاہیئے۔

[illegible]

[illegible]

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب [illegible] خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے۔ مگر [illegible] کے خواہشمند ہیں درخواست کرتے ہیں [illegible] صاحب [illegible] انکی مدد کریں ایسا ہی [illegible] لیتے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے تو امید ہے کہ کوئی فائدہ حاصل ہو گیا [illegible] ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

منقسلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب	۸/
تفسیر سورۃ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نورالدین صاحب	۴/
[illegible] احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۱/
[illegible]۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴/
اعلام الناس	۳/
[illegible]	۱۰/
[illegible]	۲/
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۰/
[illegible]	۱/
[illegible]	[illegible]
قول الصحیح۔ [illegible]۔ مصنفہ [illegible] صاحب شاعر	۱/
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۱/
شہادت آسمانی [illegible]۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	[illegible]
[illegible] المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]۔ مولوی محمد علی صاحب [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
لیکچر سیالکوٹ حضرت اقدس	[illegible]
کرشن اوتار [illegible] نظم	[illegible]
مسیح کی آمد ثانی [illegible] احمدی	[illegible]
علامات [illegible] اس مبارک نامہ میں [illegible] خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتویٰ ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔	[illegible]

مطبع بدر میں میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم باتو کزانی جہا ورقادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸	دوا بینی شفا بینی بغرض دارالامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱	جمعتہ المبارک	سلسلۃ القدیم جلد ۴
ای جہان منتظر خوش باش کامد آنستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل — تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام — مدح مین تیری وہ گاتے ہین جو گایا ہم نے
قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج — شور محشر ترے کوچہ مین مچایا ہم نے

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۳۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۳۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دین دین محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہین ایسا کہ نشان دکھلاوے — یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا — نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینون کو جو دیکھا تو کہین نور نہ تھا — کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انھین باتون کو کہتے کہتے — ہر طرف دعوتون کا تیر چلایا ہم نے
آؤ۔ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے — لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے
مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت — اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جان محمد سے مری جان کو مدام — دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم مین — لاجرم غیرون سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
مورد قہر ہوئے آنکھ مین اغیار کے ہم — جب سے عشق اس کا تہ دل مین بٹھایا ہم نے
گالیان سن کے دعا دیتا ہون ان لوگونکو — رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمد — تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ — اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہم نے
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے — اپنا ہر ذرہ تری رہ مین اڑایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا — خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
شان حق تیرے شمائل مین نظر آتی ہے — تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے
چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات — لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	۵۰
معاونین	۱۰
برضائے	۵
خود	۳
عام قیمت	۲

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط وکتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

بے اعتباریٔ زندگی ۲۳ اکتوبر [illegible] لوگوں پر مجھے تعجب آتا ہے جو زندگی پر اعتبار کرتے ہیں۔ بعض وقت انسان پیالی منہ تک [illegible] ایک شخص بڑے مرزا صاحب کے پاس آیا۔ انہوں نے اس کی نبض دیکھ کر کہا کہ فوراً گھر چلے جاؤ۔ [illegible] پاس والوں کو کہا کہ اگر کسی نے مرتے ہوئے دیکھنا ہو تو اس کو دیکھ لے۔ وہ گھر پہنچ کر فوراً مر گیا۔ ایسا ہی خلیفہ [illegible] پیالہ [illegible] سے گر کر ایک زینہ پر [illegible] اور جان نکل گئی۔

دائمی صدقہ ایک شخص [illegible] فرمایا۔ [illegible] اور پھر اس پر قائم نہیں رہ سکتے [illegible] وہ ہے۔ جو اگر [illegible]

ایک مجلس مولوی [illegible] ایام میں [illegible] کی خدمت گزاری کے ذکر میں مولوی [illegible] صاحب [illegible] کی خدمت گزاری کا ذکر آیا۔ فرمایا۔ نہایت ہی مخلص [illegible] رنگ [illegible] کا سفر برداشت کیا۔ بدنی خدمت [illegible] کوس روز پیدل چلنا پڑتا [illegible] دور [illegible]

سچے مذہب کی شناخت [illegible] صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] پیش کئے جن کے جوابات [illegible] مذاہب کا تذکرہ [illegible] مذاہب کی [illegible] ہو رہا ہے۔ اور اس وقت طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ درحقیقت انسان کو نجات دینے والا سچا مذہب کونسا ہے۔ اس کا جواب ہر ایک شخص اپنے اپنے رنگ میں دیگا۔ لیکن اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ ہر ایک مذہب میں یہ دیکھنا چاہئیے کہ خدا کے ساتھ اس کے معاملات کیسے ہیں۔ اس کی عظمت جبروت اور خوف کس قدر دل پر غالب ہے۔ انسان شر سے طبعاً نفرت کرتا ہے۔ اور جس چیز کے فوائد اور منافع مد نظر ہو جائیں۔ اس سے طبعاً محبت کرتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ انسان کو رات رہنا ہو۔ اور اس جگہ سانپ ہو۔ تو گوارا نہ کریگا کہ وہاں رہے۔ یا [illegible] تو طبعاً اس بات سے نفرت کریگا کہ [illegible] داخل ہو۔ [illegible] چیز کی طرف رغبت [illegible] نفرت رکھتا ہے۔ پس جس شخص کے دل میں خدا کی واقعی عظمت ہو جائے۔ اور اس کو منافع دینے والا یقین کرے اور اس کے کلام کی خلاف ورزی [illegible] ایمان قائم کرے۔ [illegible] وہ کس طرح خدا کی خلاف مرضی کر سکیگا۔

انسان کو چلتے چلتے سونے کا [illegible] آجائے۔ تو ضرور اس کو لینے کی سعی کرتا ہے پس اصل بات یقین اور ایمان ہے جس کے ذریعے سے تمام بدیوں سے نکل کر نیکی کی طرف انسان آسکتا۔ اب وہ یقین اور ایمان کس [illegible] سے حاصل ہو سکتا [illegible] مذہب وہ ہے۔ جو اس یقین کے واسطے [illegible] پیدا کر سکے۔ کیونکہ کہانیاں تو سب [illegible] پرانی ہیں [illegible] کہ ہم مسیح کے معجزات کا قصہ مان لیں اور ایک ہندو کے دیوتاؤں کے معجزات جو اس کی پرانی کتابوں میں درج ہیں نہ مانیں۔ تاریخی امور میں سب قومیں تواتر پیش کرتی ہیں۔ یہ ایک تحکم ہے کہ ایک کی بات مانی جائے۔ اور دوسرے کا انکار کیا جائے۔ یہ ناممکن ہے کہ انسان اپنے مذہب [illegible] کو درست جانے اور باقی سب کو [illegible] ذریعہ سے حق کے تلاش کرنے کا سفر بہت دور دراز کا ہے جو طے نہیں ہو سکتا۔ اس کے سوا آسان راہ یہ ہے کہ خدا [illegible] قادر تھا۔ اب بھی قادر ہے [illegible] معجزات ظاہر کرتا تھا اب بھی ظاہر کر سکتا ہے جیسا پہلے سنتا تھا اب بھی سنتا ہے اور جیسا پہلے بولتا تھا ایسا ہی بولتا ہے [illegible] پہلے تو [illegible] دونوں صفتیں [illegible] مگر اب سننے کی صفت تو ہے لیکن بولنے کی نہیں۔ پس سچا طالب وہ ہے جو سب باتوں کو چھوڑ کر اس ازلی ابدی خدا ہمیشہ کی قدرتوں والے خدا کی [illegible] اس خدا کی طرف توجہ کرے۔ [illegible] جو موسیٰ کے وقت [illegible] علیہ وسلم کے وقت رکھتا تھا۔ وہ اب بھی [illegible] گزشتہ [illegible] کے پاس آئے وہ اب بھی محبت کرتا ہے۔ کہ کوئی اس کے حضور میں آئے۔ سچا وہی ہے۔ جو ایسے خدا کو ڈھونڈتا ہے۔ جس مذہب کا دار و مدار صرف قصوں پر ہے۔ وہ مردہ مذہب ہے۔ سچا مذہب وہ ہے۔ جس میں وہ خدا اب بھی بولتا ہے۔ جو تعصب نہیں رکھتا ہے۔ وہ محض خدا ہی قیوم کا طالب ہو کر اس کو پاتا ہے۔ خدا ہر ایک دل کو دوست رکھتا ہے۔ جو اس کو ڈھونڈنے والا ہو۔

۲۳ ستمبر [illegible]

[illegible] ایک بیماری [illegible] اصل طریق دعا ہی ہے اس سے بہتر اور کوئی راہ نہیں ہے۔ [illegible] اس کے سوا دوسرے طریقوں [illegible] کے ساتھ کسی بیماری کا علاج کیا جاوے [illegible] کہ اس کے ساتھ علاج ہو۔ سچا اور خدا شناسی کا جو طریق ہے جسے انبیاء علیہم السلام نے استعمال کیا۔ وہ یہی دعا ہے۔

یاد رفتگان

اپنے دینی بھائیوں اور دوستوں کی خدمت میں ایک ضروری [illegible]

آپ میں سے اکثر صاحبان کو یاد ہوگا کہ [illegible] سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ میں نے اپنے عزیز بھائی مرزا ایوب بیگ مرحوم کی سوانح شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر کچھ اپنی سستی کی وجہ سے اور کچھ قلت فرصت سے میں اس کا [illegible] آج کل [illegible] تین ماہ کی رخصت [illegible] میرا ارادہ ہے کہ اس مبارک بھائی کی سیرت کو اس رخصت کے ایام میں تکمیل تک پہنچاؤں۔ اب قریب [illegible] صفحے کے [illegible] چھپ چکی ہے۔ اس لئے میں سب صاحبان کی خدمت میں اطلاع دیتا ہوں جو ایوب بیگ مرحوم [illegible] یادگار میں حصہ لینا چاہیں۔ تو [illegible] بیس روز تک مجھے [illegible] ان کا علم اس مرحوم کی نسبت [illegible] اس سوانح میں قابل درج علمی یا دینی اور اخلاقی [illegible] جو کسی [illegible] درج کیا جائیگا۔ نوٹ [illegible] تعزیت اور ان کے دیگر حالات کے متعلق خطوط بھیجے تھے وہ خطوط میں موقع پر درج کئے جائیں گے نیز دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کام کے تمام کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار مرزا یعقوب بیگ اسسٹنٹ سرجن۔ قادیان

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ رسید مژدہ کزان یار دل پسند آمد
رسید مژدہ کہ دیوار از میان برخاست

۱۸۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ انی مع الرسول اقوم و الوم من یلوم و اعطیک ما یدوم

رؤیا۔ ایک شخص نے مجھے کوٹین کی ایک کسی ٹنڈ مین ٹھنڈا پانی دیا۔ پھر الہام ہوا۔ آب زندگی۔ اس کے بعد الہام ہوا۔ قل میعاد ربک۔ پھر الہام ہوا۔ خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھاگئی۔

رؤیا۔ خواب مین دیکھا۔ کہ ایک بیضہ ہے وہ الثا ہے مگر اس پر زربفت کا کام کیا ہوا ہے۔ دھاگا نظر نہین آتا۔ ۱۹۔ اکتوبر۔ لا تقوموا ولا تقعدوا الا معہ۔ لا تقوموا ولا تقعدوا الا معی۔ انی معک و مع اھلک (فقط)

سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب بعد مدت چھ سال بہت ابتلاؤن مین سے گذر کر حضرت کی زیارت کے واسطے قادیان پہنچ گئے ہین اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی بھی داخل دارالامان ہوگئے ہین

حکیم فضل الدین صاحب جن پرائیویٹ کامون کیواسطے بھیرہ گئے تھے۔ ان کو ایام رخصت حاصل کردہ مین پورا نہ کر سکے۔ مگر چونکہ حضرت نے ان کی درخواست زیادہ رخصت کی منظور نہ فرمائی۔ اس واسطے وہ تاکیدی حکم پاکر اپنی دو بیویون کے ساتھ واپس قادیان پہنچ گئے۔ ان کی خط و کتابت حسب معمول قادیان آنی چاہیئے۔

اس ہفتہ مین خواجہ کمال الدین صاحب۔ بی۔ اے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ حکیم ڈاکٹر نور محمد صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ میان معراج الدین صاحب پروپرائیٹر بدر۔ نواب صلاح الدین صاحب۔ میان سراج الدین صاحب۔ میان عبدالعزیز صاحب۔ یہ سب دوست لاہور سے۔ اور دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی ہر دو بیویون کے واسطے مناسب ماہوار چندہ چند احباب نے مل کر دیا ہے۔ اس چندہ کو زیادہ توسیع دینے کی ضرورت نہین سمجھی گئی

یادگار۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تحریک سے تجویز ہوئی ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ایک مدرسۃ القرآن قائم کیا جاوے۔ جس کے واسطے ایک اچھا قاری منگوایا جائے مرحوم کو قرآن شریف کے ساتھ خاص محبت تھی۔

اطلاع۔ چندہ لنگر کے تمام منی آرڈر براہ راست حضرت کے نام آنے چاہئین۔

ترک ویدیزم

آریہ مت کے ایک واعظ بابو جگمبا پرشاد صاحب دریا آریہ اوپدیشک آریون کے اصلی حالات سے متنفر ہوکر مشرف باسلام ہوئے ہین۔ اور ان کا نام شیخ عبدالعزیز صاحب رکھا گیا ہے۔ شیخ صاحب موصوف نے اپنے حالات کے متعلق اور آریون پر چند سوالات درج کرکے ایک رسالہ مختصر شائع کیا ہے جسکی قیمت ۱؎ ہے۔ اور ایک بڑی کتاب آریون کے متعلق لکھ رہے ہین۔ چونکہ آریہ اخبارون کی عادت ہے۔ کہ ایسے شخص کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ اس واسطے مین مناسب جانتا ہون۔ کہ شیخ صاحب موصوف کے چند کلمات ان کے سوانح کے متعلق ذیل مین درج کردون۔

"مین اپنے سولھوین سال مین آریہ سماج مین داخل ہوا تھا۔ اور اب تیئیسوین سال مین مین نے اسے ترک کردیا ہے۔ اور اسلام مذہب کو قبول کرلیا ہے۔ . . آریہ سماج مین داخل ہونے کی تو وجہ یہ تھی۔ کہ ہندون کے پرانون بھاگوت شیو پران وغیرہ مین بہت سی باتین ایک دوسرے کے خلاف اور بیسر و پا بھری پڑی ہین۔ . . . مین نے ان دنون ستیارتھ پرکاش کو صرف سرسری نظر سے دیکھا۔ . .

لیکن جب بہت عرصہ کے بعد مجھے یہ معلوم ہوا کہ آریہ سماج کے ممبران کتاب ستیارتھ پرکاش کی بہت ہی زیادہ قدر کرتے ہین۔ اور تمام اصولون کے ذمہ وار اسی کتاب کو قرار دیتے ہین۔ تو مین نے اسے بغور پڑھنا شروع کیا اور پھر بھی مجھے کئی طرح کی شنکائین پیدا ہونے لگین۔ مگر اس کی کچھ پروا نہ کی۔ گذشتہ سال مین اس کتاب کا امتحان کا ہونا قرار پایا تھا اور مین بھی اس مین شریک ہوا تھا پس جب مین اس امتحان کی طیاری کر رہا تھا تو مجھے یہ یقیناً معلوم ہوگیا کہ شری سوامی جی دیانند سرسوتی مہاراج نے کہین پر کسی کا بہاشیہ ایسا پیش کیا ہے۔ جو لفظی معنی سے خلاف ہے۔ کہین ایسے پرمان منو سمرتی کے پیش کئے مین جو اپنی اصلی جگہ پر کچھ اور ہی مطلب رکھتے ہین اور سوامی جی نے کچھ اور ہی مطلب ظاہر کیا ہے کہین اپنی ذاتی رائے کو ایسے الفاظ مین پیش کر رہے ہین۔ کہ پڑھنے والون کو یہ خیال ہوجاتا ہے۔ کہ یہ ویدون سے ہی نقل کیا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ یہ باتین معلوم کرنے پر مین نے اس امتحان کے ادھشٹھاتا کو ایک خط ارسال کیا جس مین اسی قسم کی ایک شنکا تحریر کرکے درخواست کی۔ کہ ایسی ایسی بکثرت شنکائین مین کرکے سمادہان چاہتا ہون۔ مگر آج تک اس خط کا جواب مجھے نہ ملا اس کے علاوہ کئی معزز سنسکرت دان پنڈتون کو بھی خطوط ارسال کئے جنمین سے کسی کا جواب نہ آیا۔ سوا پنڈت تلسی رام سوامی صاحب میرٹھ کے (جس کا ریویو کیا جائیگا) اور آریہ سماجی اخبارات سے جو کچھ لکھا پڑھی ہوئی وہ بھی پبلک پر ظاہر کی جاویگی . . . . مین نے کئی بڑے مشہور و معروف معزز آریہ صاحبان سے یہ سوال کیا۔ کہ جب کہ آپکے دس نیمون مین سے ایک نیم یہ ہے۔ کہ ستیا کا گرہن کرنا اور استہ کا تیاگ کرنا ہمارا مکھیہ نیم ہے۔ تو مین دریافت کرون کہ سچے دل سے بتلائے۔ کہ اب تک یہ ایک بھی ایسی بات آریہ سماج کے موجودہ اصولون یا ستیارتھ پرکاش کی تحریرات مین نہین ملی جسکا تیاگ کرنا ہمین اس نیم کو مدنظر رکھکر ضروری ہوا ہو۔ ہم دعوٰی تو عوام مین یہ پیش کرتے ہین کہ تمام سنسار کے مذہبون کو دعوت دیجاتی ہے کہ وہ جس اصول پر چاہین بحث کرلیوین۔ لیکن مین دیکھتا ہون کہ کچھ ایسی بھی باتین موجود ہین۔ جن کے باعث ہم کو ضرور نیچا دیکھنا پڑیگا اور اس فضیحت سے ہم اسی وقت تک بچے ہوئے ہین کہ جب تک ہمارے مخالفین علم سنسکرت کو نہین جانتے۔ یا جبتک وہ ہماری کتابونکو بغور پڑھنے کی کوشش نہین کرتے پس کیا ہمکو نہ چاہیئے کہ ان تمام خرابیون کو جو ابھی تخم ریج کی شکل مین ہین اور آیندہ بہت موٹے جڑ دار درخت بن جائین گے بالکل نیست و نابود کردیوین اس پر مجھے بالکل کورا جواب ملا کہ ایسا کرے کون؟ پھر اگر کوئی ہاں سب سماجی یوگی سوامی جی ہی کی مانند آجاوین۔ تو البتہ موجودہ خرابیان رفع ہو سکتی ہین ورنہ مرض لاعلاج ہے . . . . ناظرین میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ آریہ سماج کے ممبران کی یہ عام عادت ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص انکے سماج کو بوجہ تبدیل خیالات ترک کر دیتا ہے تو اسکے بارہ یہ مشہور کرنے لگتے ہین کہ اس نے ضرور کسی لالچ سے ایسا ہی یا اور کوئی ایسی بات ہے۔ . . . پس میرا خیال ہے کہ شاید مجکو بھی کچھ نہ کچھ انعام آریہ سماجی بھائیونکی طرف سے ضرور ملیگا جس کے لئے مین پہلے سے ہی انکا مشکور ہوا اپنے انصاف پسند آریون و دیگر صاحبان کی واقفیت کے لئے اسقدر کہنا ضروری سمجھتا ہون۔ . . . صاحبان! آپکو معلوم ہو کہ جو موروثی جائیداد اس وقت میری خانہ مین موجود ہے اور جسکا وارث میری سوا اور کوئی نہین رہگیا ہے اس پر ہندو قانون کے مطابق بوجہ تبدیل مذہب کے اب میرا کوئی حق نہ رہجاویگا حسب ذیل باتونکی جو صاحب چاہین تحقیقات کرسکتے ہین میرا مکان شہر الہ آباد محلہ اترسویا مین ہے اور میرا والد منشی ..... پرشاد صاحب سابق داروغہ جیل خانہ متھرا ۲۲۔ دسمبر ۱۹۰۲ء کو اس جہان فانی سے کوچ کرگئے ہین اور بڑے بھائی صاحب بابو درگا شنکر صاحب اسسٹنٹ محکمہ ہائیکورٹ الہ آباد ۷۔ مارچ ۱۹۰۵ء کو بعارضہ طاعون فوت ہوگئے ہین اس وقت دادا پردادا کے وقت کا موروثی مکان و چند حصہ جات زمینداری موضع ... وسلو کھرا وغیرہ جو غالباً پانچہزار روپیہ کی ملکیت ہوگی میری ذاتی مع ... جائیداد موجود ہے اور بڑے بھائی زاد بھائی لالہ کیلاش شنکر صاحب زمیندار ... کی موضع بیجپور پرگنہ ماہیہ ضلع الہ آباد بھی بعارضہ طاعون ... ہوگئے ...

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

۱۴ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء روز جمعہ از مقام سیالکوٹ

انا للہ وانا الیہ راجعون

قدسیت مآب مسیحنا ومہدینا۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل چار بجے شام کچہری سے واپس آتے پر منشی محمد اسماعیل صاحب کے کارڈ نے وہ خبر مجھ تک پہنچائی جس کے سننے کو دل نہیں چاہتا تھا حضور کے عاشق جانثار اور سلسلہ احمدیہ کے سچے خدمتگذار دوستوں کے پیارے غم گسار۔ فخر قوم مولوی عبدالکریم صاحب اپنی بیش قیمت اور قابل قدر زندگی کو ختم کر کے جوار رحمت الٰہی میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کو ان کی دوسری زندگی کے لئے ذخیرہ بنایا۔ میرے ساتھ مولوی عبدالکریم کی بے اندازہ محبت اور الفت دیرینہ کے تعلقات باور نہیں کراتے کہ میں ان کے فوت ہو جانے کی خبر کو دل میں جگہ دوں اور یہ سمجھوں کہ وہ عزیز اور مکرم وجود ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور صفت غفاری کا تقاضا ہے۔ کہ ہمارا دینی دوست دنیا میں خیر خواہ وجود ہماری آنکھوں سے نہاں ہوا۔ خدا کے کام تو نہ کبھی رکے ہیں اور نہ رکیں گے۔ مگر مولوی عبدالکریم صاحب کی ملاقات کے واسطے اب ہم کو اس عالم کا انتظار ہے۔ اس عالم میں تو وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ ہم نے کل نماز عشاء کے بعد قریباً دو سو احباب کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی ہے۔

عجیب خوش نصیب انسان تھا۔ کہ خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی خدمتگذاری میں جان دی۔ اور حضور کی پاک دعاؤں کا ذخیرہ ہمراہ لے کر ہمارا مسافر باساز وسامان دنیا سے رخصت ہوا لوگ کہتے ہیں کہ دنیا سے کوئی کچھ نہیں لے جاتا۔ وہ دیکھیں۔ کہ ہمارا مولوی عبدالکریم ہمارے پاک مسیح کی سچی اور صدق واخلاص کے خدمات کی کس قدر سرٹیفکیٹ ہمراہ لے گیا۔ وہ دین احمد کا غمخوار اور قرآن کریم کا عاشق زار اور اپنے مسیح کا جانثار خدمتگذار قوم کے دردمندوں کی دعائیں برابر اپنے ساتھ لے گیا باطل کا سر کچلنے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتا تھا اور اسی دھن میں لگا رہتا تھا۔ کہ باطل کو شکست ہو اور حق کی فتح کا نقارہ بجائے اسی دھن میں اس نے جان دی اور آخری دم تک اس کی زبان سے اسی شوق کا اظہار ہوتا رہا۔ وہ اپنے پیارے اور خدا کے مرسل مسیح موعود کے مشن کے لئے ڈنکے کی چوٹ سے منادی کرنے والا ٹھہرا۔ اس کی قلم وزبان کی طاقت کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ظاہر کیا۔ اور اس نے خدا کے اس فضل سے پورا حصہ لیا۔ وہ اپنی پاک تحریرات کی روحانی اولاد کو قوم کا لیڈر کہلا کر آئندہ نسلوں کی رہبری کے واسطے باقی چھوڑ گیا اللہ تعالیٰ نے اس کی پاک روح پر بہت فضل کیا اور اس کی مطہر روح کی خوشبو میں دور دور تک پھیلیں۔ اے ہمارے پیارے مسیح وہ تیری کامل خدمت گذاری کا ہم میں ایک نمونہ تھا اے خدا کے مرسل تو دعا کر کہ مولوی عبدالکریم کے نقش قدم پر چلنے والی بہت سی روحیں تیرے خادموں میں پیدا ہوں اے خدا ہم اپنے بھائی کے حق میں تجھ سے دعا مغفرت کرتے ہیں۔ وہ ہم سے جدا ہو گیا۔ اور تیرے حضور میں بلایا گیا ہم نے اس کی جدائی میں آنسو بہائے اور ہم اس کے غم میں روئے۔ وہ بہت سے امور خیر اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ اور ہم سوائے نیکی کے اس سے کچھ یاد نہیں رکھتے۔ ہمارے مولا کریم ہماری جانوں پر رحم کر۔ اور ہم کو اسی طرح آخیر دم تک اپنے مرسل مسیح موعود کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔ جیسا کہ ہمارے مرحوم بھائی عبدالکریم کو تو نے عطا فرمائی۔ ہماری زندگی اب تیرے پیارے مسیح کی خوشنودی کے سہارے ہے۔ تو اس کی دعاؤں کو دنیا و آخرت میں ہمارے لئے قبول فرما۔ اور ہمارے لئے بھی تو ایسا ہی خدا ہو۔ جیسا کہ اپنے مسیح کے لئے ہے

للہ ما اخذ وللہ ما اعطی وکل شیءٍ عندہ بمقدار

حضور کا عاجز خادم میر حامد شاہ۔ از سیالکوٹ

ریویو

عدم نجات مذہب پولوسی۔ اس نام کا ایک مختصر رسالہ آٹھ صفحہ کا شیخ اللہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام حال وارد دہلی نے تصنیف کر کے شائع کیا ہے۔ قیمت ۔ ہے اور قاضی پریس دہلی سے مل سکتا ہے۔ یسوع کی پھانسی پر نجات کے سہارے کے بیہودہ خیال کی تردید خود اناجیل سے کی ہے دراصل یہ مذہب پولوس نے گھڑا تھا۔ ورنہ حضرت عیسےٰ کا یہ مذہب نہ تھا۔

کرشن اوتار۔ اس کتاب کا ریویو پہلے اخبار میں ہو چکا ہے اب عرب صاحب نے اسی کو دوبارہ چھپوایا ہے۔ قیمت ۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

لمعان الحق۔ مصنفہ شیخ عبدالحق صاحب بی۔ اے مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں مسلمانوں اور مسیحیوں کے خیالات کو نہایت عمدگی سے دکھلایا ہے۔ اپنے دلائل کو بائبل کے حوالجات سے خوب ثابت کیا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور اپنے شہر کے عیسائی صاحبان کو بھی دکھائیں۔ کتاب کی قیمت صرف ۔ ہے۔ دفتر بدر سے طلب کریں۔

صراط مستقیم تحفہ مالیرکوٹلہ۔ مصنفہ جناب صوفی صاحب عبدالرحمٰن حنفی المذاہب قادری ساکن حال مالیرکوٹلہ۔ اس رسالہ میں صوفی صاحب نے اپنے اور ایک مولوی کے درمیان مذہبی گفتگو کو عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ وفات مسیح ناصری کے اچھے دلائل پیش کئے ہیں۔ کتاب عمدہ کاغذ پر ۲۶ صفحہ میں چھپی ہے قیمت نہیں لکھی۔

خالق باری۔ ایسٹ اینڈ ویسٹ مصنفہ مولوی احمد الدین خان صاحب مرحوم۔ ترجمان دفتر صاحب کمانڈر انچیف جس کو بعد تصحیح وترمیم محمد فضل حسین صاحب بسمل مرادآبادی نے اپنے مطبع افضل المطابع پریس مرادآباد میں چھپوا کر شائع کیا ہے اس کتاب میں انگریزی۔ اردو۔ ہندی۔ فارسی۔ عربی الفاظ کو خالق باری کے طرز پر اشعار میں عمدگی کے ساتھ درج کیا ہے۔ ہر انگریزی لفظ کے نیچے انگریزی حروف میں بھی اس لفظ کو لکھا ہے اور دیگر زبانوں کے الفاظ کے نیچے بھی بتلایا ہے۔ کہ یہ کس زبان کا لفظ ہے یہ کتاب ۴۰ صفحہ پر نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپی ہے اور قیمت صرف ۔ رکھی گئی ہے۔ بچوں کو پڑھانے کے واسطے عمدہ ہے بلکہ بڑے بھی پڑھیں۔ تو فائدہ سے خالی نہ رہیں گے۔ مثال کے طور پر ایک شعر ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں

ولیف زوجہ دخت ڈاٹر ما مدر
mother daughter wife
بہن ہمشیر سسٹر اب پدر
sister

بزم احباب

برادر احمد الدین صاحب ساکن چک اسکندر نے ایک کتاب کے طلب کرنے کے واسطے ۲ روپے کے ٹکٹ ارسال کئے تھے جو بیرنگ نکلے۔ آپ کو اطلاع دی گئی۔ اس پر آپ نے زائد ٹکٹ بھیج کر ایک لمبے خط کے ارسال فرمائے جس میں سے ایک دو سطر نقل کرتا ہوں جو دلچسپی سے خالی نہ ہوں گی۔ ندامت بے نہایت حاصل ہوئی۔ اور ایک قسم کی مصیبت پیش آئی جس پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا نامناسب نہیں۔ ایک نسخہ خاسرہ ہوا۔ رباعی

پس بگویم چوں کہ نامہ کشادہ بیگیاں یک ٹکٹ درجائے قیمت
نام پاک تو محمد صادق است یا بندہ اندر گفتن ایں ہم صادق یا

حیدرآباد دکن سے برادر محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ میں اپنے وطن میں ہوں۔ یہاں مخالفین کثرت سے شور کر رہے ہیں۔ بڑے مباحثے ہوتے ہیں۔ تین صاحب تصدیق فرما چکے ہیں۔ ۱۔ محمد عبدالعزیز صاحب مولوی (۲) محمد حسین صاحب بندہ (۳) محمد علی صاحب۔ سب لوگ ان کو بہت کچھ تنگ کرتے ہیں۔ تاہم یہ لوگ حضرت اقدس پر کامل تصدیق فرما کر ثابت قدم ہیں۔

www.aaiil.org

قصیدہ فارسی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب سالکن راجیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ پس از عسرت بہ یسرت بار مے آید
بہار گل پس از ہر موسم پرخار مے آید
بدنیا این چنین افتاد قانون خدا ز اول
کہ بعد از ظلمت شب روز پر انوار مے آید
ہمین سنت پئے اسلام در عالم پدید آمد
کہ ہر دورش پئے نصرت کس از انصار مے آید
درین دور مبارک ہم پئے تائید و تغلیبش
یکے ناصر مسیحا با الوف آثار مے آید
مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر این صد
ہمین است آنکہ ذکرش پاک در اخبار مے آید
ہمین است آن بروز سید عالم محمد نام
ہمین مہدی لقب احمد مسیحا وار مے آید
چہ پنداری کہ این خوش مقدمش ایجان نہ بر وقت است
عفاک اللہ چنین فہمت بچہ پندار مے آید
بیا بنگر در احوال زمانہ غور کن بارے
بدل کاین مصلح عالم بچہ اطوار مے آید
زمانہ خواستش از بہر اصلاح فساد خود
مگر واقف نہ کاین جان ز بہر کار مے آید
ہداک اللہ مگو کافر کہ این سالار قوم آید
طبیب آسا شفیق عالم بیمار مے آید
مرنج اے بدگمان از پند این مامور یزدانی
کہ این ناصح چنانے راعب غمخوار مے آید
دلش بریان بصد آتش پئے ایمان تو لیکن
عجب حالست اے نادان ز تو انکار مے آید
شہادت داد بر صدقش زمین و آسمان روشن
مہ و مہر منور ہم بصد اقرار مے آید
بترس اے ابلہ از انکار کن تو بہ ز بدگوئی
کہ طاعون از پئے تخویف ہم انذار مے آید
بیا از بہر تائید دین ہمت کن اے غافل
کہ از خدمات دین صد طالع بیدار مے آید
زمین و آسمان از بہر تائیدش کمر بستہ
مہ و مہر منور ہم بصد ایثار مے آید
ہزاران مژدہ و شادی ز بہر طالبان حق
کہ ماموری پئے تائید از دادار مے آید
چہ گویم وصف پاکش کز بیانم شان او عالیست
عجب در یتیم آن گوہر شہوار مے آید
دمادم کوچہ او صد شمیم آن گل رعنا
کہ بہر دیدن عارف عنادل وار مے آید
تنفر مے کند ہر بوم فطرت از جمالش پاک
ولیکن عاشق بیدل بچشم زار مے آید
نوید اے بلبل عالم کہ پیک یار مے آید
نسیم مژدہ گل از سوئے گلزار مے آید
بیا اے ہمدم جلیس ہمدمان مے باش کز رحمت
پئے ایصال مہجوران صدائے یار مے آید
خوشا دور وصال یار و ایام چنین عشرت
چہ او مطلعئے خوش منظر پئے انظار مے آید
کجا شد آن دل مجروح و خستہ جان ز مہجوری
کہ بہر زخم آن خوش مرہم دیدار مے آید
مبارک صد مبارک باد طیران محبت را
کہ این اقبال و فیروزی بہ ایشاں بار مے آید
بحمد اللہ درین سالک گر شد روح قدسی را
چنان تائید کز روح القدس این کار مے آید
بغور دل نظر کن اندرین اے یار فرزانہ
کہ بادے نظم من چون سالک گوہر بار مے آید
برم این تحفہ نادر بر ارباب معنے کاین
عجب گل در نگاہ بدبشکل خار مے آید
بفضل اللہ کشود این غنچہ امید اے طالب
مگر گوئی چہ خوشبوئی ازین اشعار مے آید

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رمضان المبارک

چونکہ ماہ صیام کا مبارک مہینہ بہت قریب آگیا ہے اس واسطے رمضان کے متعلق چند باتوں کا لکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ خواندہ احباب کو چاہیئے۔ کہ دیگر ناخواندہ دوستوں کو بھی یہ باتیں سنا دیں

حکم واضح ہو۔ کہ ماہ رمضان میں روزے رکھنے کا حکم خود قرآن شریف میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ اے مومنو۔ رمضان کے روزے تم پر فرض ہیں ایسا ہی تم سے پہلوں پر بھی فرض تھے اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم متقی بن جاؤ گے۔ اور دوسری جگہ فرمایا شھر رمضان الذی انزل فیہ القران ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ۔ رمضان کا مہینہ جس کے حق میں قرآن شریف میں حکم نازل ہوا ہے۔ وہ قرآن جو لوگوں کے لئے موجب ہدایت ہے اور جس میں ہدایت کی کھلی دلیلیں اور فیصلہ کن باتیں درج ہیں۔ تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے۔ چاہیئے کہ وہ روزے رکھے حدیث شریف میں بھی اس کے واسطے تاکید آئی ہے۔ لکھا ہے۔ کہ خدائے عز و جل نے فرمایا۔ کہ ابن آدم کا ہر ایک عمل اس کے اپنے واسطے ہے۔ مگر روزہ خاص میرے واسطے ہے۔ میں اس کا بدلہ دونگا

روحانی ضرورت روحانی ترقی میں روزے کا عمل ایک خاص اور بڑا ذریعہ ہے۔ ہر ایک مذہب میں روزہ پایا جاتا ہے۔ ہندو بھی برت رکھتے ہیں۔ یہودی بھی روزہ رکھتے ہیں۔ عیسائی کئی صدیوں تک روزے کے پابند ہے اور اب بھی عیسائیوں کا سب سے بڑا فرقہ یعنی رومن کیتھلک ہر سال چالیس دن کے روزے کا پابند ہے۔ ہندوں میں بھی روزہ تھا۔ یہ ایک عاشقانہ عبادت ہے کہ انسان اپنے رب کی محبت میں کھانا پینا اور جماع کرنا۔ سب ترک کرتا ہے اور اس سے بدیوں کے چھوڑنے کی ایک عادت پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ عمدہ لذیذ کھانوں کے موجود ہوتے جبکہ انسان خدا کی خاطر اس کو نہیں کھاتا اور میٹھے ٹھنڈے شربت کے پاس ہوتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے پیاس کی برداشت کرتا ہے۔ اور گھر میں خوبصورت پیاری بیوی کے موجود ہوتے خدا کے ڈر سے پرہیز رکھتا ہے۔ تو اس میں بدیوں سے بچنے اور نیکیوں کے اختیار کرنے کی ایک اعلیٰ قوت پیدا ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ ایسے بندے پر راضی ہو کر اس کو نیکیوں کی توفیق دیتا ہے۔

مسیح موعود کے روزے تمام انبیاء اپنی خاص عبادتوں کے وقت میں روزے رکھتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے روزوں کا ذکر اپنی سوانح میں کیا ہے۔ اس عبارت کو اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

"حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھکو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسیقدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا۔ کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دیدیتا اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں۔ بہتر ہے۔ کہ کسی قدر

کم کریں۔ سو میں اس زور سے کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا۔ اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے۔ وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گذر چکے ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ اور ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مع حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا۔ کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا۔ اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہیں۔ کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں۔ جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے۔ ایک اور فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا۔ کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کسی حد تک فاقہ کشی میں ترقی کر سکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے۔ کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنہوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں۔ اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گذری۔ یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہو گئے۔ انسانوں کے دماغی قویٰ ایک طرز کے نہیں ہیں۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہیں۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہیں پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے۔ اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو۔ اور شریعت غراء اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ پس ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔

دعا اب میں رمضان شریف کے متعلق چند ضروری دعاؤں کو درج کرتا ہوں۔ پہلی رات کا چاند دیکھنے کے وقت یہ دعا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔ هِلَالُ رُشْدٍ وَخَيْرٍ

ترجمہ۔ یا اللہ اس چاند کا نکلنا ہمارے لئے امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ کر۔ اے چاند میرا رب بھی اللہ ہے۔ اور تیرا رب بھی اللہ ہے۔

روزہ کھولنے کیوقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔

ترجمہ۔ یا اللہ تیرے ہی واسطے ہم نے روزہ رکھا اور تیرے دئیے ہوئے رزق پر کھولا ہے۔ تو ہمارا روزہ قبول فرما۔ تحقیق تو سنتا ہے اور جانتا ہے۔ (باقی آئندہ)

گر ہمیں مکتب است و ایں ملا
کار طفلاں تباہ خواہد شد

یوں تو ہر عقیدہ والا اپنے کو سچا اور اپنے مخالف کو جھوٹا بتاتا ہے۔ لیکن دراصل جو سچا ہوتا ہے۔ وہ راستبازوں اور حق پرستوں کی صفات و عادات کی روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور جو جھوٹا ہوتا ہے۔ وہ اپنے اقوال و افعال میں کاذبوں اور باطل پرستوں کا نمونہ دکھاتا ہے۔

جہاں تک ہم کو رفع جسم عنصری ماننے والے ملاؤں سے سابقہ پڑا۔ ہم نے کسی کو بھی صدق و راستی کے طریقہ پر نہیں پایا اور نہ تعصب و ہٹ دھرمی کی نجاست سے کسی کو پاک صاف دیکھا

بالفعل مولمین میں جو صاحب اپنی انتہائی قوت کے ساتھ ہماری مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ وہ مولوی علی رضا صاحب رامپوری ہیں۔ جو مدرسہ اسلامیہ مولمین کے اعلیٰ مدرس اور یہاں کے ملاؤں کے سرگروہ ہیں

ملاجی موصوف اس عقیدہ رفع جسم عنصری کے صرف طرفدار ہی نہیں ہیں بلکہ اس منحوس عقیدہ کو اسلام کا رکن اعظم بلکہ بجمیع الوجوہ عین ایمان و اسلام سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے جو شخص اگرچہ تمام ایمانی عقائد پر کامل یقین رکھتا ہو اور اسلام کے تمام احکام کا اپنی طاقت پر پورا پابند ہو۔ لیکن اگر حضرت عیسیٰ کو زندہ مع الجسم پہنچے آسمان پر بیٹھا ہوا نہ مانے۔ تو اسکو ہمارے ملاجی کافر بلکہ اکفر بنا دیتے ہیں

ملاجی نے سب سے پہلے ایک گز افتوی کفر تیار کیا جس کا اثر صرف چند دیہاتی جنگلی لوگوں پر ہوا۔ اس محدود دائرہ کو دیکھ کر پھر ایک اور فتوی کفر دیوبند کے بعض ملاؤں سے بڑی کوشش سے شائع کیا۔ جسکو اہل بصیرت نے ایسی ذلت کی نظر سے دیکھا ہے۔ کہ ملاجی کا دل ہی خوب جانتا ہوگا۔

ملاجی نے زیادہ تر اپنا زہر ایک غریب مسلمان مسمی زینت علی پراو گلا جو نہایت ہی سیدھا سادہ سچا مسلمان پنجگانہ نماز کا پابند اور تہجد گذار ہے۔ اور جسقدر ضروری باتیں ایک راستباز مومن میں چاہئیں۔ وہ سب اس میں موجود ہیں۔ لیکن ملاجی نے اس غریب مسلمان پر صرف اس وجہ سے کہ وہ وفات مسیح کا اعتقاد رکھتا ہے۔ کفر کا فتویٰ لگا کر اسکے تمام اہل برادری اور خویش و اقرباء حتی کہ اسکے بیٹے تک اسکا دشمن بنا دیا ہے اور اس بیچارہ کو سخت مصیبت میں پھنسا رکھا ہے۔

بہرحال ملاجی حجرہ کے اندر بیٹھے بیٹھے کفر تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ لیکن باوجود پر زور تحریکوں کے بھی جلسہ عام میں بالمقابلہ فیصلہ کرنے کے لئے کسیطرح نہیں آتے اور باطل پرستوں کا طریقہ جو اہل حق کو دکھ پہنچانیکا ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ اسی پر ہمارے ملاجی بھی قدم زن ہیں اور ایذا رسانی اور تکلیف دہی کو اپنی فتحیابی سمجھتے ہیں۔

ملاجی سے ہم بار بار درخواست کرتے ہیں۔ کہ ایک جلسہ میں قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰؑ کا جسم عنصری کے ساتھ چڑھ کے آسمان پر جانا ثابت کر دیجئے ہم بلا تامل قبول کر لیں گے ورنہ ہم قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کر دیں آپ تسلیم کر لیجئے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے ملاجی قرآن و حدیث کے مطابق فیصلہ کرنے سے گریز ہی نہیں کرتے بلکہ کتاب اللہ اور کلام رسول سے فیصلہ کرنیکو گمراہی و ضلالت بتاتے ہیں۔ اب دانشمند لوگ خود خیال کر سکتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے کون منہ پھیرتا ہے اور سیدھے قدم پر کون چل رہا ہے۔ رونق علی ردولوی مقیم حال مولمین ریگون بازار

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

www.aaiil.org

سود کا بد نتیجہ - جاپان پر اس قدر قرضہ ہے کہ ڈیڑھ کروڑ اشرفی اس پر سود دینا پڑتا ہے۔ اس قرضہ کو اتارنے کے واسطے بلکہ انکم سود ادا کرنے کے واسطے بعض ٹیکس تین گنے بڑھائے گئے ہیں جس کا نتیجہ جاپان کو بہت مہنگا پڑا - ہزاروں نوجوان مر گئے اور کروڑ ہا روپیہ خرچ ہوا

دق کا علاج - پیرس کے ڈاکٹر پینگ صاحب نے مرض دق [illegible] ڈاکٹر ہوفٹ کا قول ہے کہ خود لنڈن میں [illegible] آدمی سالیانہ مرض دق سے مرتا ہے

[illegible] بادشاہ ایڈورڈ کو ہسپانیہ کی آرڈر [illegible] [illegible] تمام صرف عزت [illegible] کے واسطے [illegible]

[illegible] کہ جا بجا کارخانوں [illegible] کام [illegible] [illegible] مگر یہ [illegible] [illegible] پیشین [illegible] کے بعض احکام [illegible]

[illegible] جاپان کو [illegible]

بڑا جہاز - جاپان نے [illegible] ایک بڑا جہاز بنوایا ہے جس کا نام (Dreadnought) ہے [illegible] والوں کے پاس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خدا کو منظور تھا کہ اسلامی لوگ اس قدر دنیا میں منہمک ہو جائیں [illegible] [illegible] تو [illegible]

[illegible]

روشن [illegible] [illegible] [illegible] پرانی ہیں کہ ہندو اور عیسائی کتب مقدسہ [illegible] قرآن [illegible] کی طرح اس خرابی کے رفع کرنے کے واسطے کوئی ایسا حکم [illegible] ہے جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہوا ہے -

لارڈ منٹو - ۱۷ - نومبر کو ہندوستان میں پہنچیں گے -

درخواست دعا

برادرم عبدالحیی صاحب احمدی [illegible] اپنی بیمار [illegible] کے لئے اور میاں غلام نبی صاحب پریم کوٹ زوجہ حاجی احمد [illegible] نومسلم کے لئے احمدی برادران کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں

میاں محمد حسین صاحب سابق [illegible] حال مدراس اپنی والدہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احمدی احباب [illegible] کی مریضہ والدہ کے لئے دعا فرماویں۔

اطلاع

قاضی محمد [illegible] صاحب اکمل گولیکی ضلع گوجرات [illegible] شادی کی یادگار میں چھ ماہ کے لئے کسی [illegible] اخبار بدر جاری کرانا چاہتے ہیں [illegible] [illegible] کو کسی اخبار پڑھنے [illegible] اور جہاں [illegible] کے پاس اخبار جاتا ہو۔ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم مفتی محمد صادق صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ [illegible]

[illegible]

اعلان

رسالہ طاعون [illegible] اخبار بدر نمبر [illegible] [illegible] ۱۹۰۹ء میں چھپا تھا۔ اگر کوئی صاحب اس کے [illegible] [illegible] ہزاری لال ہیڈ ماسٹر [illegible]

[illegible] اکثر لوگ بیجا اعتراض کیا کرتے ہیں کہ حضرت [illegible] سخت کلامی کی ہے اس واسطے اس [illegible] کو محسوس کر کے بدر پریس میں دوبارہ چھپا لیا [illegible] صفحہ [illegible]

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں

مولفہ ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** - جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے - قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ پیشینگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے، نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے لیا گیا ہے۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے۔ شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں۔ دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔ قیمت بلا جلد ۔۔ مجلد ۔۔

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن۔ القرآن حمایل کی صورت میں۔ تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں۔ قیمت بلا جلد ۔۔ ۸ ر مجلد ۔۔

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** - طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں۔ قیمت مجلد ۔۔

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۹ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد ۔۔

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** - قیمت ۶ ر

(۶) **تفسیر پارہ عم** - قیمت ۲ ر

(۷) **مفتاح القرآن** - صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے۔ جسکو معمولی اردو خواں ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے۔ چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں قیمت ۴ ر

(۸) **مفتاح العرب** - اس کے ذریعہ سے معمولی [illegible] عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ ر

(۹) **جامع العلوم طبی** - یعنی مڈیکل سائکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ۔ (۲) اقسام الاذو و نظامہائے جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض۔ (۵) علم طب (۶) علم امراض النسواں (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنے جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات - [illegible] ہے - کُل قیمت [illegible] مجلد [illegible] محصول ڈاک علاوہ

(۱۰) **مڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible]

(۱۱) **مفید عام** - علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں [illegible] اس کی علاوہ تشخیص - اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے - پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے - قیمت [illegible]

(۱۲) **تشخیص الامراض** - اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت مفصل درج [illegible] ہے قیمت [illegible]

(۱۳) **رسالہ اعضاء** [illegible] - اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت [illegible]

(۱۴) **مفید النساء والصبیان** - اس میں تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت [illegible]۔ (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible]۔ (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے قیمت ۳ ر

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوش خط چھپی ہوئی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۲/۱۲ ہے۔ درخواستیں بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداروں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۴۰	۲۵	۱۵
نصف صفحہ	۶۰	۳۵	۲۵	۱۵	۸
پورا کالم	۴۰	۲۵	۱۵	۸	۵
نصف کالم	۲۵	۱۵	۱۰	۶	۳
ربع کالم	۱۵	۸	۶	۴	۲

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن ۴ر روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۴ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انھیں دینا پڑے گا۔

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس لئے جن اصحاب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاکخانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو اطلاع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو ڈاک اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زر کثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرت سر

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے۔ مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں درخواست رکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کریں ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے ہیں علم میں ایسے ہیں کہ اگر وہاں بدر بھیجا جاوے تو امید ہے۔ کہ دینی فائدہ حاصل ہو گا۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

- تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب ےر
- تفسیر سورۂ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نورالدین صاحب ۴ر
- اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ار
- تحذیر المؤمنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر
- اعلام الناس۔ 〃 〃 〃 ۳ر
- سواء السبیل۔ 〃 〃 〃 ۱۰ر
- کشف الالتباس۔ 〃 〃 〃 ۱ر
- ایقاظ الناسین۔ 〃 〃 〃 ۳ر
- مو[illegible]۔ 〃 〃 〃 ۱۲ر
- سیاسۃ الناس۔ 〃 〃 〃 ۱۰ر
- سر الشہادتین۔ 〃 〃 〃 ار
- الف والیا۔ 〃 〃 〃 ۲ر
- قول النبی۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار
- عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ار
- شہادت آسمانی حصہ اول دوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۲ر
- السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵ر
- ربانی صالحہ۔ 〃 〃 ۲ر
- وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲ر
- الہامی دعا۔ رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ار
- پنجابی کامن مستورات کے لئے ار
- نظم برائے مستورات ار
- سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی میں ہے اور اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ۲ر
- سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لئے ۲ر
- سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو۔
- تحفۃ المشتاقین۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرت اقدس کی مدح میں ۲ر
- کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان میں ار
- رسالہ فدک۔ شیعوں کے رد میں ۲ر
- انباء الغیب۔ مولانا عبداللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ار
- مجموعہ دعا۔ ۳ر
- تعلیم القرآن ار
- اسم اعظم ار
- لکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۲ر
- کرشن اوتارا ہندی نظم ار
- مسیح کی آمد ثانی۔ شعر۔ کامن احمدی ار
- غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ھ۔ اس مبارک نام میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور ثنوی ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔ ار

مطبع بدر میں میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد ۱	جمعۃ المبارک	سلسلۃ القدیم جلد ۷
ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان	اڈیٹر [illegible] محمد صادق عفی اللہ عنہ	آمد مسیح و دور آخر مہدی [illegible]

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	سه
معاونین	عه
برضائے	صه
خود	ے
عام قیمت	عا

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سر دست خریداری بہت کم ہے بمد خرچ آمد سے دگنا ہے اس لئے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط وکتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے [illegible] پایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح مین تیری وہ گاتے ہین جو گایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ مین مچایا ہم نے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین دین محمد سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہین ایسا کہ نشان دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینون کو جو دیکھا تو کہین نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انھین باتون کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتون کا تیر چلایا ہم نے

آؤ۔ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جان محمدؐ سے مری جان کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم مین
لاجرم غیرون سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

مورد قہر ہوئے آنکھ مین اغیار کے ہم
جب سے عشق اس کا تہ دل مین بٹھایا ہم نے

گالیان سن کے دعا دیتا ہون ان لوگون کو
رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہم نے

نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری رہ مین اڑایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شان حق تیرے شمائل مین نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین۔

ہاتھ مین ہاتھ لے کر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۳۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۳۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ یہ خدا کا کام ہے۔ اللہ اکبر

۲۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ انی الوم من یلوم و اعطیک ما یدوم

انی مع الرسول اقوم و ادوم ما یدوم

۲۲۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ رویا۔ دیکھا کہ دہلی گئے ہیں۔ تو تمام دروازے بند ہیں۔ پھر دیکھا کہ ان پر قفل لگے ہوئے ہیں

پھر دیکھا کہ کوئی شخص کچھ تکلیف دینے والی شے میرے کان میں ڈالتا ہے۔ میں نے کہا تم مجھے کیا دکھ دیتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ دکھ دیا گیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سفر دہلی

۱۔ روانگی ۔ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

مشہور ہے "حب وطن از ملک سلیمان خوشتر" ... سے حضرت ام المومنین کا ارادہ تھا۔ کہ اپنے وطن دہلی کو جائیں۔ مگر کچھ ایسے ہی اسباب بنتے رہے۔ کہ یہ ارادہ پورا نہ ہو سکا۔ خدا کی مشیت میں یہ مقدر تھا۔ کہ ان ایام میں یہ ارادہ پورا ہو۔ اور اس کے واسطے ایک عمدہ تقریب یہ بھی پیدا ہو گئی۔ کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن دہلی کے دفرن ہسپتال میں ڈیوٹی پر لگائے گئے تھے پہلے تو یہ خیال تھا۔ کہ حضرت ام المومنین اپنے والد بزرگوار یعنی میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ دہلی چلے جائیں گے۔ مگر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی روانگی کے متعلق اللہ تعالےٰ کے حضور مسنون طریقہ پر استخارہ کیا۔ تو الہام ہوا۔ لا تقوموا الا بالقعل و الا معہ۔ لا تردوا مردود الاسمی۔ انی معک و مع اھلک (یہ الہامات گذشتہ اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں۔) ان الہامات کی وجہ سے ضروری ہوا۔ کہ حضرۃ صاحب بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ دہلی جائیں۔ اور جب حضرت نے تشریف لے جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ تو آپ کے حکم اور اجازت سے چند خدام بھی ساتھ ہوئے۔ عاجز راقم کی طبیعت بیمار تھی۔ چند روز بخار آتا رہا ہے۔ مگر حضور نے فرمایا کہ چلے چلو۔ تبدیل آب و ہوا سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو ۲۱۔ اکتوبر کی صبح کو گاڑی ریزرو کرانے اور دیگر انتظام کے واسطے بٹالہ بھیجا گیا اور حضور اقدس بمعہ اہل بیت و خدام ۲۲۔ اکتوبر بروز یک شنبہ کی صبح کو قادیان سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے پیشتر آپ نے فرمایا۔ کہ آج رات ایک رویا اور ایک الہام ہوا (جو اسی اخبار میں اوپر درج ہو چکے ہیں) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دہلی والوں کے دلوں پر ایسے قفل لگے ہوئے ہیں۔ کہ ان پر کوئی نیک اثر نہیں ہوتا۔ اور ہر طرح کی بدزبانی ہم ان لوگوں سے وہاں سنیں گے۔ غرض دہلی نے جو سلوک خدا کے مسیح کے ساتھ کرنا ہے۔ اس کی خبر ہم پہلے سے ہی لیکر یہاں سے روانہ ہوتے ہیں (یہ مضمون میں سٹیشن بٹالہ پر لکھ کر مطبع میں بھیجتا ہوں۔)

روانگی ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو حضرت قادیان سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ ایک رتھ اور سات یکے تھے۔ علاوہ آپ کے اہل بیت اور خادمہ عورتوں کے مفصلہ ذیل خدام ساتھ ہوئے۔ ۱۔ حضرۃ مولوی محمد احسن صاحب۔ ۲۔ سیٹھ عبد الرحمان صاحب ۳۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ۴۔ عاجز راقم۔ ۵ مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھی۔ ۶۔ خلیفہ رجب الدین صاحب لاہوری۔ ۷۔ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم۔ ۸۔ شیخ حامد علی صاحب۔ ۹۔ بابو نور الدین صاحب۔ ۱۰۔ شیخ یعقوب علی صاحب بٹالہ ... ساتھ مل گئے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ علاوہ ... کے جو یکوں ... دھکے کھاتے ... پر ... حضرت کی سواری کے ساتھ پیدل دوڑتے ہوئے قادیان سے بٹالہ تک آئے۔ اور مسیح کے ہمرکاب ان کا دوڑنا عشق اور محبت کا ایک سچا نمونہ دیکھنے والوں کو دکھاتا تھا۔ ان میں یہ صاحب تھے۔ مولوی احمد نور صاحب افغان۔ شیخ عبد الرحیم صاحب اتالیق صاحبزادگان نواب صاحب۔ میاں شادی خان صاحب۔ اور ان کے ساتھ ہی یہ لڑکے بھی تھے۔ عبد الرحمان۔ صوفی عبد اللہ عبد اللہ درزی۔ میاں مظہر حق (اللہ تعالےٰ ان کی عمر اور نیکی میں برکت دے)

منشی عبد العزیز صاحب پٹواری سیکھواں اور میاں جمال الدین صاحب سیکھواں سے بغرض زیارت حضرت اقدس علیہ السلام پہلے سے سٹیشن بٹالہ پر پہنچ گئے ہوئے تھے اور چوہدری نبی بخش محمد صاحب بیگوال بھی موجود تھے۔

سٹیشن بٹالہ چوہدری اللہ داد خان صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان جو ایک کام کے لئے لاہور گئے ہوئے تھے۔ بٹالہ سٹیشن سے حضرت اقدس کی تشریف آوری کی خبر پاکر بطور استقبال حضرت اقدس کو رستہ میں آکر ملے۔ اور سٹیشن بٹالہ سے روانہ ہونے تک حضرت اقدس کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل کیا

سٹیشن بٹالہ پر بہر دو نمازیں جمع کر کے ... جگہ اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا ... سٹیشن بٹالہ کا انتظام بہت عمدہ دکھائی دیا۔ خصوصاً ... کے نام سے میں واقف نہیں ہوں۔ اور ... صاحب ایک ... خلیق آدمی ہیں مسافروں کے ساتھ نہایت عمدہ برتاؤ کرتے ہیں۔ ... کو خوش ... اور تمدنی ... سٹیشن پر حضرت کے لئے سیکنڈ کلاس کی ... تھی۔ قافلہ کے اسباب کا انتظام اخویم شیخ یعقوب ... کے سپرد ہوا۔ ... وغیرہ خرید کر معمولی وقت سے ایک بجے ۵ منٹ پر گاڑی بٹالہ سے روانہ ہوئی۔ سٹیشن بٹالہ پر اہلیہ میاں امام بخش صاحب ... نے حضرت کی بیعت کی۔

سٹیشن امرتسر سٹیشن امرتسر ... پانچ گھنٹہ کے بعد ... احباب کو خبر ہوگئی۔ حضرت اور خدام کی ملاقات کے واسطے دوڑے آئے۔ ساتھ ہی رات کا کھانا بھی پر تکلف تیار کر کے لائے اور گاڑی کی روانگی تک حضرت کی خدمت میں حاضر رہے اور قافلہ کو گاڑی بدلنے میں بہت مدد دی۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ امرتسر کے سٹیشن پر کپورتھلہ سے برادرم منشی ظفر احمد صاحب منشی محمد اروڑا صاحب اور ڈاکٹر فیض قادر صاحب پہنچ گئے۔ اور ... سے بابو غلام محمد صاحب اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی بمعہ اپنے فرزند ارجمند محمد یوسف کے حضور کی خدمت میں امرتسر کے پلیٹ فارم پر بروقت پہنچ گئے قریباً ۹ بجے گاڑی امرتسر سے روانہ ہوئی۔

راستہ راستہ میں کرتار پور کے سٹیشن پر ... افغان مفتی صاحب۔ و دیگر احباب کپورتھلہ پھگواڑہ پر حبیب الرحمان اور احباب لدھیانہ۔ لدھیانہ میں حضرت کی زیارت کے واسطے رات کے وقت مختلف اسٹیشنوں پر حاضر تھے۔

دہلی قریب ساڑھے تین بجے دن کے ... دہلی ... اور محلہ چتلی قبر میں الف خان ... کے مکان پر ... اترے ہے۔ بعد کے حالات ... ناظرین ہوں گے۔ (۲۳۔ اکتوبر کو دہلی میں پہنچا ...)

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان ...

غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ ...

ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں

اطلاع۔ تازہ خبر آمدہ دہلی سے معلوم ہوا ہے۔ کہ غالباً بیس ... تک حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دہلی میں ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اشعار از نتائج افکار احمد از اخیار متوسط دیار

زیبا ہمہ حمد مر خدا را
رحمان و رحیم و مالک الیوم
ایاں ہمہ مرترا پہ سستیم
ما را رہ مستقیم ۔ بنما
بنمارہ شان براں غیست
یعنی رہ آن یہود کایشان
بہتان کنند بر مسیحم
گشتند عدوئے مہدی دین
کیلیست زتیدیان ظلمت
دجال زمان نغیبہ دانند
آن مہدی ما کہ بہر صدقش
شمس وقمر اند نیز شاہد
طاعون ہم از برائے صدقش
نامش بجہان غلام احمد
در وصے بدلش ہوائے امت
زیبا است عمامۂ فضیلت
موزون بہ برش چہ حلۂ نور
بودہ بہ بران خلافت آدم
علمے نہ بہ شیث ہم عطا شد
حکمت خاص شد غنایت
ہم تبدیل خویش آمد
در صبر و رضا بسی مہذب
منسوب شد کرد آن تضرع
بہ تر نشد آن جمال یوسف
نورے کہ بہ طور جلوہ گر شد
ثانی بجہد انش کلام حقت
دیوان ز مانۂ سلیمان
با مردم اگرچہ ہم نشینند
تدبیر لقد ملے بہ سیف حجت
تاثیر دعا بسان عیسیٰ
این ایرش پاسہ زہد و تقویٰ
انفاس نفس حیات بخشید
آن عجم کہ از وہ یہود دجال
یعنی زوم و عاد حجت
اسپ خیر انام شتاب بر خیز
مہدی کہ شما بذکر خیرش

رب وصہ وجہان وما ورا را
آن یوم کہ وعدہ شد جزا را
جویان ز تو یاد دری ودیا را
آن رہ کہ نمائی اتقیا را
نے راہ یہود و نے نصارا
رنجیند مسیح مقتدا را
تکفیر کنند آن ہدے را
تاکردہ دامنش گوارا
کان تند وہ قادیان سرا را
آوردہ بجان جود بلا را
لرزان شدہ بحر و برو خارا
بر صدق مسیح پاک مدارا
در قوم ز بون شد آشکارا
گوش بزبان ہدے خدا را
ست بزبان او صفا
ہم تاج کمال آن فتی را
آن نور کہ بود مصطفےٰ را
کالبست مسیح با صفا را
کان دادہ مسیح با خدا را
آن صدق تو ناخلیل سارا
این آمد ذبح نفس ما را
کرد ندا باطن بار صبا را
کان کرد مسیح عفو مارا
زین حسن مسیح باطن آرا
در قلب ولیست جلوہ آرا
داود تہی خوش نوا را
پوشیدہ لباس اتقا را
مصداق حدیث مصطفےٰ را
آن ثانی یا روئے سیارا
حاصل نشد این بر خیار را
مثل است نبی نینوا را
بس مردہ روح بیعیاں را
ثابت شدہ مر مسیح ما را
بشکست صلیب فتنہ زا را
تسلیم امام دو سرا را
بر دید بہ آسمان صدا را

عیسیٰ کہ بہ انتظار دیدش
افلاک وزمین واین فضا را
اکسیر ہدایت وسعادت
نشناختہ قدر کیمیا را
بکنید حذر از آنکہ برحست
ہر ماہ بتیّقان آتی ۔۔ را
این است و مالدار محشر
بنواختہ جسمہ بے نوا را

لیلے نہ بخواب چشم وا را
یلدعوت حق و بارسالت
آورد و برد در رشد را
بد مستئے غرور گشتید
قد خاب من افتریٰ شما را
بر خیز شتاب و متبع شو
کن بدل مقام گدا را

پر نور کہ در جہان وجودش
چون کرد بلند ہم ندا ندا
رد یافتہ از جناب پاکش
ویل لکنہ ایّھا التّکذیب
این غرہ و افترا نزیبد
مہدی مسیح مہتدا را
در ظل لوائے احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ چند سطریں درباہ وفات جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی بابت روانہ کرتا ہوں ۔ اس کو کسی گوشہ اخبار میں درج فرماویں ۔ قطعہ ۔ دنیائے دنی کو جو کہ فانی سمجھے ۔ اور قصہ عمر کو کہانی سمجھے ۔ وہ ہلئے حقیقت کو وہی جانے پیر ۔ جو مثل حباب زندگانی سمجھے ۔ سچ ہے ثبات اس مقتی قضا کو فانی ہے کہ جس کے دست قبضہ قدرت میں حیات ممات خلائق ہے ۔ یہ بات سب پر ہویدا ہے جو چیز پیدا ہے وہ ناپیدا ہے لیکن نہ ہو ۔ دیوان قضا اسی کا نام ہے کہ جس کا کل من علیہا فان کلام سچا ۔ افسوس صد افسوس کہ انبیاء عظام و اولیاء کرام صمصام موت نے اس دار فنا کو چھوڑا یا ۔ اور ملک بقا کی سمت منہ پھرا یا ۔ سچا یہ قول کسی کا ہے ۔ ترجیلے والا ہر ایک کے جی کا ہے ۔ مطلع ۔ لائی حیات آئے قضا لیچلی چلے ۔ اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے ۔ اور یہ مطلع ثانی حیات جاودانی کی کیا حسرت والا ہے ۔ اور موقع گویا دکرار ہا ہے ۔ شعر ۔ رخصت اے اہل وطن مضطر ہوئے جاتے ہیں ۔ ۔ ۔ عبرت ۔ ۔ ۔ جانے کے لیئے ۔ اور خوش کلامی مولانا ابی ۔ ۔ ۔ بیان ہو سکے ۔ پیش ۔ ۔ ۔ جوان چنیے نیست ۔ طرفہ ماجرا تو یہ ہے ۔ بوڑھے آدمی کے مرنے کا اسقدر الم نہیں ہوتا ہے جیسا جوان کی حفاظت کا غم ہوتا ہے ۔ ان مولوی صاحب عجب سانحہ ہوا ہے کہ جس کے بیان کرنے سے زبان تھرا تی ہے ۔ شدید تیر قلم جو کام تحریر صفحہ قرطاس پہ بتھرا آتا ہے ۔ سچ کہا ہے کسی نے ۔ شعر ۔ اگر پیر نود سالہ بمیرد عجبے نیست ۔ این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد ۔ اس قصہ جانگاہ کو سنکر ول جماعت احمدیہ کا ثبت ہے ۔ ہر ایک شخص مضطر و سراسیمہ شکل ماہی بے آب دکھلاتا ہے ۔ وہ بہ کہ ایک شخص ماہر علوم یکتائے روزگار اس فلسفہ شباب سے بحکم خالق الکائنات مستطاب معلی القاب عالم کلام قدیم و حافظ احادیث رسول کریم مولانا ابو الفضل مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی جو بڑے اصحاب جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھے اور اس جماعت احمدیہ کے مددگار و معاون تھے ۔ بمرض ذات الجنب کا جس پر دعا و دوا کا کچھ اثر نہ ہو سکا ملک عدم کو سدھارے ۔ بجز انا للہ اور کیا کیا جاوے کیونکہ یہی سب کے پیش آنا ہے ۔ مولوی صاحب مرحوم کی عمر اور شباب سے یہ مضمون ترشح تھا کہ یہ شخص نوجوان ابھی مرنے کے قابل نہیں ۔ مگر قضا وہ چیز ہے کہ برنا و کیا پیر کیا صغیر و کبیر کسیکو بھی چھوڑ نیوالی نہیں بلکہ سو برس کے بڈھے بیٹھے رہتے ہیں ۔ اس کے آگے جوان لڑکے چل بستے ہیں ۔ کسیکو کیا معلوم تھا کہ یہ ہونہار درخت قضا کے تبر سے ایسی جلدی کٹ جاویگا کہ جس کے فراق میں مانند زبان قلم سننے والوں کا کلیجہ غم سے پھٹ جاویگا ۔ آپ تو چل بسے اور اپنی ملت والوں کو اپنی فرقت و جدائی میں رونے کے لیئے چھوڑا ۔ مولوی صاحب مرحوم کوئی معمولی شخص نہ تھے آپکی حیات بستوں کے لیئے موجب برکت تھی اور ملت کے لیئے باعث مصیبت ثابت ہوگی ۔ زمانہ ہزاروں انقلاب دیکھنے کے بعد کبھی جا کے ایسا دوسرا ہم پہنچا سکیگا یا درگیتی ایسے کامل پیوستہ کر سپوت پر نثار با و آدم کے ہزاروں ناخلف ایسے خلف الصدق پر صدقہ آفتاب زمین کے گرد پھرے یا زمین آفتاب کے صدقہ ہوا ۔ باوصف کہ ملتی میں جناب ۔ ۔ ۔ گشت لگاتا پھرے گر ایسا کہاں ۔ ۔ ۔ انسان اپنی وجود کامل ہیئت پر اشرف المخلوقات کہلانیکا ہرگز مستحق نہیں ہو سکتا ہے جس طرح انسان کا انسان ہونا محال ہے اسیطرح ایسے انسان کا ہونا خیال ہے ۔ مولوی صاحب واقعی امر دماغ کے آدمی تھے کہ دیکھنے نہ آئے ۔ مولوی صاحب موصوف کی تالیفات و تصنیفات سے ۔ ۔ ۔ خصوصیات افسوس کا ناطقہ بند کر دیا ۔ بقول شخصے ۔ خواجہ کا دم گیا ۔ ۔ ۔ ہزاروں افسوس ہے جیسے ہی خاک میں ملا ۔ ۔ ۔ مرحوم علامہ راشدہ کا حصہ بھی تحریر کرنے والے تھے مگر مرضی خدا میں کسیکا کیا چارہ ہے ۔ قضا نے مولوی صاحب کو نہ چھوڑا مجھے امید تھی کہ حصہ دوم بھی کتاب مسطورہ کا اول سے بھی افضل ہوتا افسوس ہے کہ اہل علوم ملک عدم میں چل بسے ۔ اب تقریب سے درگذر کر ۔ ۔ ۔ تاریخ رحلت مولوی صاحب موصوف کیطرف رجوع ہوتا ہوں ۔ قطعہ تاریخ وفات ۔ گیارہ شعبان بہار شنبہ کو ۔ ۔ ۔

وہ چلے گئے سوئے ملک عدم ہستے جو عبد الکریم اہل شعور ۔ آریوں کا تکان ہے ناک میں دم ۔ تھے جواد بھی ان سے مفرور ۔ اور خوارج بھی ان سے تھے ہیران ۔ اور لرزان ۔ ۔ ۔

۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ صوفیون کی جو کتابین ہین۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہین موت کا خیال دامنگیر رہا ہے۔ لیکن مولویون کے نام سے جو لوگ گذرے ہین وہ عموماً محجوب رہے ہین۔ بہت ہی کم جو دراصل وہ بھی فقیر تھے۔ وہ تو اس حجاب سے بچے ہین۔ ورنہ اہل تصوف سے عموماً الگ رہے ہین۔ اور ایسے پاک باز لوگون پر کفر ہی کے فتوے دیتے رہے۔ جو دنیا سے انقطاع کرنے والے تھے۔ صوفی تو ایسے ہین جیسے ہر وقت کوئی مرنے کو طیار رہتا ہے۔ ان کی کتابون کو پڑھ کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ اور ان سے خوشبو آتی ہے۔ کہ وہ صاحب حال ہین صاحب قال نہین۔ اگر فراست صحیح ہو تو انسان ان باتون کو سمجھ لیتا ہے۔ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوح الغیب بڑی ہی عمدہ کتاب ہے۔ مین نے اس کو کئی مرتبہ پڑھا ہے۔ بدعات سے پاک ہے۔ بعض کتابین صوفیون کی اس قسم کی بھی ہین۔ کہ ان مین بدعات بھی داخل ہو گئی ہین۔ لیکن یہ کتاب بہت ہی عمدہ ہے فقیرون مین بھی ایک آفت پڑی ہے۔ یعنے بعض فقیر تو ہوئے۔ مگر وجودی ہو گئے۔ اور خود ہی خدا بن بیٹھے۔

[illegible] سلک مین دوابہ (بست جالندھر) مین اکث[illegible] ر جو وجودی کہاتے ہین۔ ان کا مذہب عموماً اباحتی دیکھا گیا ہے اور حقیقت مین اس مذہب کا خاصہ اور اثر ہونا بھی یہی چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کو ان صفات سے متصف نہین مانتا۔ جو قرآن شریف مین بیان ہوئی ہین۔ اور اپنے اور خدا تعالےٰ مین کوئی فرق نہین کرتا بلکہ خود ہی خدا بنتا ہے۔ وہ اگر اباحتی نہ ہو تو اور کیا ہو زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ دوزخ اور بہشت پر ایمان بھی لاتے ہین۔ اور ایمان لا کر بھی سمجھتے ہین۔ کہ ہم ہی خدا ہین ہو ایک اور بڑی غلطی ہے۔ جس مین یہ لوگ مبتلا ہین اور وہ یہ ہے۔ کہ اپنے مذہب کو اکابر سے منسوب کرتے ہین اصل یہ ہے کہ مذہب دو ہین۔ وجودی اور شہودی۔ وجودیون نے فلسفیون کی طرح یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ انسان کے سوا خدا کچھ نہین ہے۔ یا خدا کے سوا اور کچھ نہین مگر شہودی ان کے سوا ہین اور وہ ٹھیک ہین جنھون نے استیلاء محبت اور تجلیات صفات الٰہی سے ایسا معلوم کیا کہ خدا ہے۔ اونھون نے اس کی ہستی اور وجود کے سامنے اپنی ہستی اور وجود کی نفی کرلی اور من تو شدم تو من شدی کے مصداق ہوئے۔ حقیقت مین محبت کے ثمرات مین سے نفی وجود ضروری ہے اس پر اعتراض نہین ہو سکتا۔ بلکہ قرآن شریف سے یہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

یہی وہ مقام ہے۔ جو فنا فی اللہ کہلاتا ہے۔ لیکن وجودیون کا یہ حال نہین۔ ان کا تو یہ حال ہے۔ کہ گویا انھون نے ڈاکٹرون کی طرح تشریح کرکے خدا تعالےٰ کو دیکھ لیا ہے۔ تب ہی تو یہ خود بھی خدا بنتے ہین۔ حالانکہ یہ صریح غلط اور بیہودہ امر ہے۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتا ہے۔ لا تدرکہ الابصار۔ وجودیون کا یہ مذہب ہے۔ کہ ہم ہی لا الٰہ الا اللہ پڑھتے ہین اور ہم ہی سچے موحد ہین۔ باقی سب مشرک ہین۔ اس کا نتیجہ عوام مین یہ ہوا۔ کہ اباحت پھیل گئی اور فسق و فجور مین ترقی ہو گئی۔ کیونکہ وہ کسی حرام نہین سمجھتے اور نماز اور روزہ اور دوسرے اوامر کو ضروری نہین سمجھتے۔ اس سے اسلام پر بہت بڑی آفت آئی ہے۔ میرے نزدیک وجودیون اور دہریون مین ۱۹ اور ۲۰ کا فرق ہے۔

یہ وجودی سخت قابل نفرت اور قابل کراہت ہین۔ افسوس کا مقام ہے۔ کہ جس قدر گدیان ہین۔ ان مین سے شاید ایک بھی ایسی نہین ہوگی۔ جو یہ مذہب نہ رکھتی ہو۔ سب سے زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرقہ جو قادری کہلاتا ہے وہ بھی وجودی ہو گئے ہین۔ حالانکہ سید عبد القادر وجودی نہ تھے۔ ان کا طرز عمل اور ان کی تصنیفات اھدنا الصراط المستقیم کی عملی تصدیق [illegible] ہین علما صرف یہ سمجھتے ہین۔ کہ اہدنا الصراط المستقیم صرف پڑھنے کے لئے ہے۔ لیکن اس کے اثرات اور نتائج کچھ نہین۔ مگر وہ عملی طور پر دکھاتے ہین۔ کہ ان منعم علیہ لوگون کے نمونے اس امت مین ہوتے ہین۔

غرض

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ گو ایسے لوگ تھوڑے ہوتے ہین۔ لیکن ہین ضرور جو خدا تعالےٰ سے کامل محبت کرتے ہین۔ اور اسی دنیا مین رہ کر انقطاع اور سفر آخرت کی طیاری کرتے ہین۔ یہ امور ایسے ہی لوگون کے حصے مین آتے ہین جیسے سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ مگر اب برخلاف ان کے وجودیون کی کثرت ہے اور اسی وجہ سے فسق اور فجور مین ترقی ہے۔ قرآن شریف کی تعلیم کا خلاصہ مغز کے طور پر یہی بتایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی محبت اس قدر استیلاء کرے۔ کہ ماسوی اللہ جل جاوے۔ یہی وہ عمل ہے جس سے گناہ جلتے ہین اور یہی وہ نسخہ ہے۔ جو اسی عالم مین انسان کو وہ حواس اور بصیرت عطا کرتا ہے جس سے وہ اس عالم کی برکات اور فیوض کو اس عالم مین پاتا ہے اور معرفت اور بصیرت کے ساتھ یہان سے رخصت ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہین۔ جو اس زمرہ سے الگ ہین۔ من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ۔ اور ایسے ہی لوگون کے لئے فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ یعنے جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور مین کھڑے ہونے سے ڈرتے ہین۔ ان کو دو جنت ملتے ہین۔ ہمارے نزدیک اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک جنت تو وہ ہے۔ جو مرنے کے بعد ملتی ہے۔ دوسری جنت اسی دنیا مین عطا ہوتی ہے اور یہی جنت اس دوسری جنت کے ملنے اور عطا ہونے پر بطور گواہ واقعہ ٹھہر جاتی ہے ایسا مومن دنیا مین بہت سے دوزخون سے رہائی پاتا ہے مختلف قسم کی بداخلاقیان یہ بھی دوزخ ہی ہین۔ جن چیزون سے شدید تعلق ہو جاتا ہے وہ بھی ایک قسم کا دوزخ ہی ہے کیونکہ پھر ان کو چھوڑنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً مال سے محبت ہو۔ اور اسے چور لے جائین۔ تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ یہان تک کہ بعض اوقات ایسے لوگ مر ہی جاتے ہین۔ یا ان کی زبان بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر اور جن فانی اشیا سے محبت ہے وہ اگر تلف ہو جائین یا مر جاوین۔ تو اس کو سخت رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔ مثنوی مین ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ ایک شخص کا ایک دوست مر گیا جس کے غم مین وہ رو رہا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تو کیون روتا ہے۔ تو اس نے کہا۔ کہ میرا ایک نہایت ہی عزیز دوست مر گیا۔ اس نے کہا کہ تو نے مرنے والے سے دوستی ہی کیون کی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مفارقت تو ضروری ہے اور جدائی ضروری ہوگی یا یہ خود جائیگا۔ یا وہ جس سے دوستی اور محبت کی ہے۔ پس وہ مفارقت عذاب کا موجب ہو جائے گی۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتے ہین اور ان فانی اشیاء کے ملداہ اور گرویدہ نہین ہوتے۔ وہ اس عذاب سے بچائے جاتے ہین۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ؎

وحشت دنیا جز و دو جز آرام نیست
جز بخلوت گاہ حق آرام نیست

اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ ہمارا اصل منشا اور مدعا نے کی غرض یہ نہین۔ کہ عیسےٰ فوت ہو گیا۔ یہ تو ایک سچائی تھی جو ہم نے پیش کی۔ اللہ تعالےٰ نے ہم پر یہی ظاہر کیا ہم نے اسی طرح اس کو دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ ہمین حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ کوئی دشمنی نہین۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کے ایک رسول اور پیغمبر ہین۔ یہ کہنے مین کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہین گئے۔ ہم کو ان کی تذلیل منظور نہین مگر ہم کیا کرین۔ اصل بات ہی یہ ہے جو ہم کسی نبی اور رسول کے لئے نہین۔ مانتے ہم کیون کر ان کے ساتھ اسے مختص کرین۔ ہان ہم کو بخل نہین ہم تسلیم کرتے ہین کہ جس جسم کے ساتھ دوسرے پیغمبر آسمان پر گئے ہین حضرت عیسےٰؑ بھی اسی جسم کے ساتھ گئے ہین مگر ان لوگون کی غلطیون اور

اور خود تراشیدہ خیالات کو کیسے مان لیں

یہ خوب یاد رہے۔ کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر روح بلا جسم ہرگز نہیں مانتے۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ وہ وہاں جسم ہی کے ساتھ ہیں۔ ہاں فرق اتنا ہے کہ یہ لوگ جسم عنصری کہتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ وہ جسم وہی جسم ہے جو دوسرے رسولوں کو دیا گیا ہے۔

دوزخیوں کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا تفتح لھم ابواب السماء۔ یعنی کافروں کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاویں گے۔ اور مومنوں کے لئے فرماتا ہے۔ مفتحۃ لھم الابواب۔ اب ان آیات میں لھم کا لفظ اجسام کو چاہتا ہے۔ تو کیا یہ سب کے سب پھر اسی جسم عنصری کے ساتھ جاتے ہیں؟ نہیں ایسا نہیں جسم تو ہوتے ہیں۔ مگر وہ وہ جسم ہیں۔ جو مرنے کے بعد دئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی بھی اجسام کو چاہتا ہے۔ پھر تیسری شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہے۔ معراج میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت یحییٰ کے ساتھ دیکھا وہاں آپ نے روحیں تو نہ دیکھی تھیں۔ یعنے جسم صرف حضرت عیسیٰ کا ہو اور باقی نبیوں کی روحیں تھیں اور مسیح ہی کا جسم تھا۔

سچی اور بالکل سچی اور صاف بات یہی ہے کہ اجسام ضرور ملتے ہیں۔ لیکن یہ عنصری اجسام یہاں ہی رہ جاتے ہیں یہ اوپر نہیں جا سکتے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے جواب میں فرمایا۔

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ یعنی ان کو کہدے۔ میرا رب اس سے پاک ہے۔ جو اپنے وعدوں کے خلاف کرے جو وہ پہلے کر چکا ہے۔ میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں سبحان کا لفظ اس لئے استعمال کیا کہ سابق جو وعدے ہو چکے ہیں انکی خلاف ورزی وہ نہیں کرتا۔ وہ وعدہ کیا ہے؟ ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین اور ایسا ہی فرمایا۔ الم نجعل الارض کفاتا۔ اور پھر فیھا تحیون و فیھا تموتون۔ ان سب پر اگر یکجائی نظر کیجاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسم جو کھانے پینے کا محتاج ہے۔ آسمان پر نہیں جاتا۔ پھر ہم دوسرے نبیوں سے بڑھ کر مسیح میں یہ خصوصیت کیونکر تسلیم کر لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار نے شرارت سے یہی سوال کیا تھا۔ کہ آپ آسمان پر چڑھ جائیں اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ پہلے وہ آیات سن چکے تھے جن میں اس امر کی نفی کی گئی تھی۔ انہوں نے سوچا۔ کہ اب اگر اقرار کریں۔ تو اعتراض کا موقع ملے۔ لیکن وہ تو اللہ کا کلام تھا اس میں اختلاف نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے ان کو یہی جواب ملا قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا یعنی ان کو کہدو۔ کہ ایسا معجزہ اللہ تعالےٰ کے قول کے خلاف ہے

اور وہ اس سے پاک ہے کہ اپنے پہلے قول کے خلاف کرے

غرض

یہ کس قدر موٹی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بار بار پیش کی ہیں مگر تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ یہ ان کو سمجھتے نہیں اور خواہ مخواہ حضرت مسیح میں کچھ ایسی خصوصیت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو دوسروں میں نہیں ہے۔ قرآن شریف کی یہ تعلیم اور بخاری اور مسلم کو دیکھو۔ اور صحاح کو پڑھو۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت موجود ہے آپ نے حضرت مسیح کو یحییٰ کے ساتھ دیکھا۔ ویسے ہی حضرت مسیح کو اس وقت ان میں کوئی خاص بات نہ تھی۔ جو بطور جسم کے الگ ہو۔ یعنی ان کا تو جسم ہو اور حضرت یحییٰ کی مجرد روح ہو۔ جب قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح شہادۃ موجود ہے۔ پھر یہ نرالا جسم کیسا؟ اگر نرالا نہیں تو بسم اللہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ وہ جسم جو مرنے کے بعد دیا جاتا ہے۔ وہ مسیح کو بھی دیا گیا۔ پھر نزاع لفظی نکلی۔ یہ ہم کبھی تسلیم نہیں کر سکتے۔ کہ مسیح کو کوئی الگ جسم دیا جاوے کیونکہ یہ شرک ہے۔ ہم جسم کے قائل ہیں۔ لیکن اس جسم عنصری کے قائل نہیں۔ انجیل سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ جلالی جسم تھا اور ایسا جسم مرنے کے بعد ملتا ہے۔ ہمارا مذہب یہی ہے۔ کہ بہشت میں بھی جسم ہوں گے۔ لیکن یہ یاد رکھنا [illegible] کہ یہ جو لکھا ہے کہ بہشت میں دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی تو اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہاں گائیوں کا ایک گلہ ہوگا اور بہت سارے گوالے ہوں گے جو دودھ دوہ دوہ کر ایک نہر میں ڈالتے رہیں گے۔ یا بہت سے چھتے شہد کی مکھیوں کے ہوں گے۔ اور پھر ان کا شہد جمع کر کے نہروں میں گرایا جاوے گا۔ یہ مطلب نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ بات نہ ہوگی اگر یہی خربوزہ اور تربوزہ یا انار ہوں گے تو پھر بات ہی کیا ہوئی۔ کافر بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے یہاں اس دنیا میں کھا لئے تم نے آگے جا کر کھالئے۔ اس کی حقیقت جو اللہ تعالےٰ نے مجھ پر کھولی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وبشر الذین امنوا وعملوا الصلحت ان لھم جنت تجری من تحتھا الانھار یعنے جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے عمل بجالاتے ہیں۔ وہ ان باغوں کے وارث ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ایمان کو باغ کے ساتھ مشابہت دی جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس آیت میں بہشت کی حقیقت اللہ تعالےٰ نے بتائی ہے۔ کہ جو رشتہ نہر کو باغ کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہی تعلق اور رشتہ اعمال کا ایمان کے ساتھ ہوتا ہے اور جس طرح کوئی باغ یا درخت بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح

ہر کوئی ایمان بغیر اعمال صالحہ کے زندہ اور قائم نہیں رہ سکتا۔ مگر ایمان ہو اور اعمال صالحہ نہ ہوں۔ تو ایمان ہیچ ہے۔ اور اگر اعمال ہوں۔ اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں۔ پس قرآن شریف نے جو بہشت پیش کیا ہے اس کی حقیقت اور فلسفی یہی ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور اعمال کا ایک ظل ہے اور ہر شخص کی بہشت اس کے اپنے اعمال اور ایمان سے شروع ہوتی ہے اور اسی دنیا میں ہی اس کی لذت محسوس ہونے لگتی ہے اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ اور نہریں نظر آتی ہیں۔ لیکن عالم آخرت میں یہی باغ کھلے طور پر محسوس ہوں گے۔ ایمان کا ایک خارجی وجود نظر آجائے گا۔ قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آبپاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے۔ بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے۔ پس یہاں دو باتیں بیان کی ہیں ایک یہ کہ وہ بہشت باغ ہے۔ دوسرا ان درختوں کی نہروں سے آبپاشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف کو پڑھو اول سے آخر تک اس پر غور کرو۔ تب اس کا منشا آئیگا۔ کہ حقیقت کیا ہے؟ ہم مجاز اور استعارہ ہرگز پیش نہیں کرتے بلکہ حقیقت الامر یہی ہے وہ خدا تعالےٰ جس نے عدم سے انسان کو بنایا ہے؟ ہم مجاز اور استعارہ ہرگز پیش نہیں کرتے بلکہ حقیقت الامر ہے وہ خدا تعالےٰ جس نے عدم [illegible] اور جو خلق جدید پر قادر ہے وہ یقینا [illegible] کو اشجار سے متمثل کر دے گا اور اعمال کو انہار سے متمثل کرے گا اور واقعی طور پر دکھلاوے گا۔ یعنی ان کا وجود فی الخارج بھی نظر آئے گا۔ اس کی مختصر سی مثال ایسی بھی سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ جیسے انسان خواب میں عمدہ اور لذیذ میوہ کھاتا ہے اور ٹھنڈے اور خوشگوار پانی پیتا ہے [illegible] وہ پھل اور آب سرد ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے نزدیک کوئی دوسرا امر نہیں ہوتا۔ پھلوں کو کھا کر سیری ہوتی اور پانی پی کر اس کی پیاس دور ہوتی ہے۔ لیکن جب اٹھتا ہے تو ان پھلوں کا کوئی وجود ہوتا ہے۔ اور نہ اس پانی کا [illegible] ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ ان اشیاء کا ایک وجود دیدیا کرتا ہے۔ عالم آخرت میں بھی ایمان اور اعمال صالحہ کو اس صورت میں متمثل کر دیا جائے گا۔ اسی لئے فرمایا ہے ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا۔ اس کے اگر یہ معنے کریں۔ کہ وہ جنتی جب ان پھلوں اور میووں کو کھائیں گے۔ تو یہ کہیں گے کہ یہ وہی سیب اور خربوزہ یا تربوز یا انار ہیں۔ جو ہم نے دنیا میں کھائے تھے۔ تو بیشک نہیں کیونکہ اس طرح تو وہ لذت بخش چیزیں نہ ہو سکیں اور یہ تمام جنت کی حقارت ہے۔ اگر کوئی شخص مثلاً کشمیر میں جاوے اور وہاں کی ناشپاتیاں کھا کے کہے کہ یہ تو وہی ناشپاتیاں ہیں جو پنجاب میں کھائی تھیں۔ تو یہ صریح ان ناشپاتیوں کی حقارت ہے

پس اگر بہشت کی نعماء کی بھی یہی مثال ہے تو یہ خوشی نہیں بلکہ ان سے بیزاری ہے۔ اس لئے اس کا یہ مفہوم اور مطلب نہیں ہے بلکہ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ بہشتی لوگ جو اس دنیا میں بڑے عابد اور زاہد تھے جب وہ اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کے متمثلات سے لطف اٹھائیں گے۔ تو ان کو وہ ایمانی لذت آجائے گی۔ اور ان مجاہدات اور اعمال صالحہ کا مزا آجائے گا۔ جو اس عالم میں انہوں نے کئے تھے اس پر وہ کہیں گے۔ ھذا الذی رزقنا من قبل

عرض

جس قدر قرآن شریف کو کوئی شخص تدبر اور غور سے پڑھیگا اسی قدر وہ اس حقیقت کو سمجھ لیگا۔ کہ ان لذات کا تمثیلی رنگ میں فائدہ اٹھائیگا۔ محبت الٰہی کے لذات ہیں۔ لذت کا لفظ جو مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ جسمانی لذت کے مفہوم سے ہزاروں درجہ زیادہ مفہوم روحانی لذت میں رکھتا ہے۔ اگر اس محبت کی لذت میں غیر معمولی سیری اور سیرابی نہ ہو۔ تو اللہ تعالیے کے محب جسمانی لذات کو ترک کیوں کریں۔ یہاں تک کہ بعض اس قسم کے بھی ہو گذرے ہیں جنہوں نے سلطنت تک کو چھوڑ دیا چنانچہ ابراہیم ادہم نے سلطنت چھوڑ دی۔ اور انبیاء علیہم السلام نے ہزاروں لاکھوں مصائب کو برداشت کیا اگر وہ لذت اور ذوق اس محبت الٰہی کی تہ میں نہ تھا۔ جو انہیں کشاں کشاں لئے [illegible] بات تھی۔ کہ اسقدر مصائب کو انہوں نے خوشی سے اٹھا لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اس درجہ میں سب سے بڑھ کر ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کی زندگی کا نمونہ بھی سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کی ساری نعمتیں اور عزتیں پیش کیں مال و دولت۔ سلطنت۔ عورتیں اور کہا کہ آپ ہمارے بتوں کی مذمت نہ کریں اور یہ توحید کا مذہب پیش نہ کریں اس خیال کو چھوڑ دیں وہ دنیا دار تھے۔ ان کی نظر دنیا کی فانی اور بے حقیقت لذتوں سے پرے نہ جا سکتی تھی۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ تبلیغ انہیں اغراض کے لئے ہوگی۔ مگر آپ نے ان کی ان ساری پیش کردہ باتوں کو رد کر دیا اور کہا کہ اگر میرے ہاتھوں میں آفتاب اور ماہتاب بھی لاکر رکھ دو۔ تب بھی میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر اس کے بالمقابل انہوں نے آپ کو وہ تکالیف پہونچائیں جن کا نمونہ کسی دوسرے شخص کی تکالیف میں نظر نہیں آتا۔ لیکن آپ نے ان تکالیف کو بڑی لذت اور سرور سے منظور کیا۔ مگر اس راہ کو نہ چھوڑا اب اگر کوئی لذت اور ذوق نہ تھا۔ تو پھر کیا وجہ تھی۔ جو ان مصائب اور مشکلات کو برداشت کیا۔ وہ یہی لذت تھی۔ جو اللہ تعالےٰ کی محبت میں ملتی ہے۔ اور جس کی مثال اور نمونہ کوئی پیش نہیں کیا جا سکتا خدا تعالےٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیجکر چاہا ہے۔ کہ ایسی جماعت طیار کرے۔ جو اللہ تعالےٰ سے محبت کرے

میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض کچے لوگ داخل ہو جاتے ہیں اور پھر ذراسی دھمکی ملتی ہے اور لوگ ڈراتے ہیں تو پھر خط لکھدیتے ہیں۔ کہ کچھ تقیہ کر لیا ہے؟ بتاؤ انبیاء علیہم السلام اس قسم کے تقیہ کیا کرتے ہیں؟ کبھی نہیں وہ دلیر ہوتے ہیں اور انہیں کسی مصیبت اور دکھ کی پرواہ نہیں ہوتی وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ اسے چھپا نہیں سکتے خواہ ایک شخص بھی دنیا میں ان کا ساتھی نہ ہو۔ وہ دنیا سے پیار نہیں کرتے ان کا محبوب ایک ہی خدا ہوتا ہے۔ وہ اس راہ میں ایک مرتبہ نہیں خواہ ہزار مرتبہ قتل ہوں اس کو پسند کرتے ہیں اس سے سمجھ لو کہ اگر اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچے تعلق کا مزا اور لطف نہیں تو پھر یہ گروہ کیوں مصائب اٹھاتے ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو پڑھو کہ کفار نے کسقدر دکھ آپ کو دئے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ طائف میں گئے تو وہاں سے خون آلود ہو کر پھرے آخر مکہ سے نکلنا پڑا۔ مگر وہ بات جو دل میں تھی۔ اور جس کیلئے آپ مبعوث ہوئے تھے اسے ایک آن کے لئے بھی نہ چھوڑا۔ یہ مصائب اور تکالیف کبھی برداشت نہیں ہو سکتیں جب تک منبع کشش نہ ہو۔ ایک غریب انسان کے لئے چار دشمن بھی ہوں وہ تنگ آجاتا ہے اور آخر صلح کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے مگر وہ جس کا سارا جہان دشمن ہو وہ کیونکر اس بوجھ کو برداشت کریگا اگر قوی تعلق نہ ہو۔ عقل اس کو قبول نہیں کرتی۔ مختصر یہ کہ خدا تعالےٰ کی محبت کی لذت سا[illegible] سے بڑھکر تانو میں ثابت ہوتی ہے پس وہ لذات جو بہشت میں ملیں گی۔ یہ وہی لذتیں ہیں جو پہلے اٹھا چکے ہیں اور وہی ان کو سمجھتے ہیں جو پہلے اٹھا چکے ہیں۔

اگر کہو کہ وہ نعمتیں کیونکر ہوں گی؟ تو اس کا جواب صاف ہے اللہ تعالےٰ خلق جدید پر قادر ہے۔ خود انسان کا اپنا وجود بھی خیالی ہے جس قطرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ کیا چیز ہے پھر خیال کرو۔ کہ اس سے کیسا اچھا انسان بنتا ہے۔ کیسے عقلمند خوبصورت۔ بہادر۔ پھر وہی خدا ہے۔ جو دوسرے عالم میں خلق جدید کرے گا۔ دیکھنے میں وہ لذات اور میوہ جات ہمرنگ ہوں گے۔ لیکن کھانے میں ایسے لذیذ ہوں گے کہ نہ کسی آنکھ نے انکو دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی زبان نے ان کو چکھا اور نہ وہ کسی خیال میں گذرے۔

بہشت کی لذات میں ایک اور بھی خوبی ہے دنیا کی لذتیں صرف جسمانی لذتوں میں ہیں ہے۔ مثلاً انسان روٹی کھاتا ہے تو دوسری لذتیں اسے یاد نہیں رہتی ہیں مگر بہشت کی لذات نہ صرف جسم ہی کے لئے ہوں گی بلکہ روح کے لئے بھی قوت بخش ہوں گی۔ دونوں لذتیں اس میں اکٹھی ہونگی اور پھر اس میں کوئی کثافت نہ ہوگی اور سب سے بڑھکر جو لذت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ مگر دیدار الٰہی

کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ یہاں ہی سے طیاری ہو اور اس کے دیکھنے کے لئے یہاں ہی سے انسان آنکھیں لے جاوے جو شخص یہاں طیاری نہ کرکے نہ جاویگا۔ وہ وہاں محروم رہیگا چنانچہ فرمایا۔ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ جو لوگ یہاں نابینا اور اندھے ہیں وہ وہاں بھی اندھے ہوں گے نہیں اس کے مطلب یہ ہیں کہ دیدار الٰہی کے لئے یہاں سے حواس اور آنکھیں لے جانے اور ان آنکھوں کے لئے ضرورت ہے تبتل کی۔ تزکیہ نفس کی اور یہ کہ خدا تعالےٰ کو سب پر مقدم کرو۔ اور خدا تعالےٰ کے ماسوا کو محو کرو۔ اور یہ ہی وہ امر ہے جس کا نام فنا فی اللہ ہے اور جب تک یہ مقام اور درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ نجات نہیں۔ ہاں یہ اعتراض ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیے کے ساتھ ایسا تعلق قوی اور محبت صافی تب ہو سکتی ہے جب اس کی ہستی کا پتہ لگے؟ دنیا اس قسم کے شبہات کے ساتھ خراب ہوئی ہے۔ بہت سے تو کھلے طور پر دہریہ ہو گئے ہیں اور بعض ایسے ہیں۔ جو دہریہ تو نہیں ہوئے مگر انہی کے رنگ میں رنگین ہیں اور اسی وجہ سے دین میں سست ہو رہے ہیں جس کا علاج یہی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے رہیں۔ تاکہ ان کی معرفت زیادہ ہو اور صادقوں کی صحبت میں رہیں۔ جس سے وہ اللہ تعالےٰ کی قدرت اور تصرف کے تازہ بتازہ نشان دیکھتے رہیں پھر وہ جس طرح پر چاہیگا۔ اور جس راہ سے چاہیگا۔ معرفت بڑھادیگا اور بصیرت عطا کرے گا اور شرح قلب ہو جائیگا۔

یہ بالکل سچ ہے کہ جسقدر اللہ تعالےٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہوگا۔ اسی قدر اللہ تعالےٰ سے محبت اور خوف ہوگا ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہو جائیگا۔ اللہ تعالےٰ سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رعب اور خوف ہی دو ایسی چیزیں ہیں۔ جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور قاعدہ کی بات ہے کہ جن اشیاء سے ڈرتا ہے۔ ان سے پرہیز کرتا ہے۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے۔ اس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا یا مثلاً اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے۔ تو اس راستے سے نہیں گذریگا اسی طرح اگر اس کو یقین ہو جائے۔ کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ڈرے جو اس کو یقینی ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اسکو گناہ پر دلیری اور جرأت نہ ہو۔ زمین پر پھر اس طرح سے چلتا ہے جیسے مردہ چلتا ہے۔ اس کی روح ہر وقت خدا کے پاس ہوتی ہے یہ امور ہیں۔ جو ہم اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ان کی ہی اشاعت ہمارا مقصود ہے۔ میں یقینا جانتا ہوں اور کمال کرتا ہوں کہ انہیں امور کی پابندی سے مسلمان مسلمان ہوں گے اور سب دوسرے ادیان پر غالب آئے گا اگر اللہ تعالےٰ مسیح کی موت یا مسیح موعود ہونے کے امور کو ہماری راہ میں نہ ڈال دیتا۔ تو ہمیں کچھ بھی ضرورت نہ تھی۔ کہ پہلے ہم ... مگر میں کیا کر سکتا ہوں جبکہ خود اس نے مجھے اس نام سے پکارا

www.aaiil.org

اور اس کی اشاعت اور اعلان پر مجھے حکم دیا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات بڑھانے کے لئے مجھے عیسیٰ کہلانے کی کچھ بھی حاجت نہ تھی اور منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے اس کی کچھ بھی حاجت نہیں۔ اور نہ قرآن شریف یہ کہتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی چاہا ہے اور اس لئے چاہا کہ تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت کا اظہار ہو اور ایک عاجز انسان جس کو غلطی سے خدا بنایا گیا ہے۔ اس کی حقیقت دنیا پر کھل جاوے۔ میں یہ بھی ظاہر کرتا ہوں۔ کہ ہم نبوت کے ثمرات کو محدود نہیں کرتے۔ اور نہ خدا تعالیٰ کے فضل اور فیوض کی حد بندی کرتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ وہ اب ختم ہو گئے ہیں۔ اور کسی دوسرے کو نہیں مل سکتے یہ بالکل غلط بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی بات کی کمی نہیں ہے۔ اور کوئی شخص بھی جو مجاہدہ کرے۔ اللہ اس پر جو اس نے بتائی ہے۔ چلے تو محروم نہیں رہ سکتا۔ البتہ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ جو کچھ ملیگا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت اور اتباع سے ملیگا۔ اگر یہ مان لیا جاوے کہ بس اب خدا کے برکات کا دروازہ بند ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کو بخیل ماننا پڑیگا اور یہ کہنا پڑیگا کہ خاتمہ ہو گیا۔ مگر سبحان ربی وہ اس قسم کے نقصوں سے پاک ہے۔

جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور آتا ہے۔ وہ خالی نہیں جاتا۔ پاکیزہ قلب ہونے کی ضرورت ہے ورنہ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم کی تعلیم اور تاکید بے فائدہ ہو جاتی ہے۔ اگر وہ انعام اور اکرام اب کسی کو ملنے ہی نہیں ہیں۔ تو پھر پانچ وقت اس دعا کے مانگنے کی کیا حاجت ہے؟ یہ بڑی غلطی ہے جو مسلمانوں میں پھیل گئی ہے۔ حالانکہ یہی تو اسلام کا حسن اور خوبی تھی۔ کہ اس کے برکات اور فیوض اور اس کی پاک تعلیم کے ثمرات تازہ بتازہ ہمیشہ مل سکتے ہیں۔ تمام صوفیوں اور اکابران امت کا یہی مذہب ہے بلکہ وہ تو کہتے ہیں۔ کہ کامل متبع ہوتا ہی نہیں جب تک بروزی رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کو اپنے اندر نہ رکھتا ہو۔ اور حقیقت میں یہ بات صحیح بھی ہے۔ کیونکہ کامل اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے لازم ہے۔ کہ اس کے ثمرات اپنے اندر پیدا کرے جب ایک شخص کامل اطاعت کرتا ہے۔ اور گویا اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو اور فنا ہو کر گم ہو جاتا ہے اس وقت اس کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے ایک شیشہ سامنے رکھا ہوا ہو۔ اور تمام و کمال عکس اس پر پڑے۔ میں کبھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکات اور ان تاثیرات کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے ملتی ہیں۔ محدود نہیں کر سکتا۔ بلکہ ایسا خیال کرنا کفر سمجھتا ہوں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بہشت میں ایک مقام ہے۔ جو مجھے ملیگا۔ ایک صحابی یہ سنکر رو پڑا۔ آپ نے پوچھا کہ تو کیوں رو پڑا۔ تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے آپ کے ساتھ محبت ہے۔ جب آپ اس مقام میں ہونگے۔ تو میں کہاں ہونگا۔ آپ نے فرمایا کہ تو میرے ساتھ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ آپ نے اس کے وجود کو اپنے اندر لے لیا۔ غرض یقیناً یاد رکھو کہ کامل اتباع کے ثمرات ضائع نہیں ہو سکتے یہ تصوف کا مسئلہ ہے۔ اگر ظلی مرتبہ نہ ہوتا تو اولیاء امت تو مر جاتے۔ یہی کامل اتباع اور بروزی اور ظلی مرتبہ ہی تو تھا جس سے بایزید نے محمد کہلایا اور اس کہنے پر ستر مرتبہ کفر کا فتویٰ انکے خلاف دیا گیا۔ اور انہیں شہر بدر کیا گیا مختصر یہ کہ لوگ جو ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں اس بات کا علم نہیں اور وہ اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ کاش! وہ ان حالی کیفیات سے واقف ہوتے۔ تو انہیں معلوم ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر اور حقیقت ان لوگوں نے سمجھی ہی نہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی تاثیرات اور ثمرات بھی باقی نہیں ہیں۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ثبوت ہی کیا ہے؟ اور اسلام کی فضیلت ہی کیا۔ اور اس شریعت کے اتباع کی حاجت [illegible] جب کہ اس کے نتائج اور برکات ہم کو مل نہیں سکتے [illegible] سچ کہتا ہوں۔ کہ یہ ایک بیہودہ اور کفریہ خیال ہے۔ اسلام کے اتباع کے ثمرات اب بھی اور ہمیشہ مل سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بخل نہیں اور نہ اس کے ہاں کسی بات کی کمی۔

بعض آدمی اپنی بے وقوفی اور شتاب کاری سے یہ بھی کہتے ہیں کہ کیا ہمنے ولی بننا ہے؟ میرے نزدیک ایسے لوگ کفر کے مقام پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو سب کو ولی کرنا اور سب کو ولی بنانا چاہتا ہے۔ اسی لئے وہ اھدنا الصراط المستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ تم منعم علیہ گروہ کی مانند ہو جاؤ۔ جو کہتا ہے کہ میں ایسا نہیں ہو سکتا وہ اللہ تعالیٰ پر بخل کی تہمت لگاتا ہے اور اس لئے یہ کلمہ کفر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مقام تو یہ تھا کہ آپ محبوب الٰہی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو بھی اس مقام پر پہنچنے کی راہ بتائی جیسا کہ فرمایا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی ان کو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاؤ۔ تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لیگا۔ اب غور کرو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع محبوب الٰہی تو بنا دیتی ہے۔ پھر اور کیا چاہیئے۔ مگر اصل یہ ہے کہ ثمرات لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر شناخت نہیں کیا جیسا فما قدروا اللہ حق قدرہ۔ (منقول الحکم)

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں

ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خان صاحب [illegible]

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن جسمیں تمام اخلاقی اور [illegible] تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ [illegible] مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات تحقیقات و تواریخ معتبرہ سے بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے۔ باطل قصوں کو [illegible] اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام [illegible] تفسیر کی نسبت بہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی [illegible] کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے قیمت بلا جلد [illegible]

(۲) حمائل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت میں [illegible] مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات [illegible] گئے ہیں قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

(۳) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی پلیٹ [illegible] بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد [illegible]

(۴) تذکرۃ القرآن [illegible] قرآنی [illegible] قیمت فی سال مجلد [illegible] (۵) تفسیر سورۃ فاتحہ [illegible]

(۶) تفسیر پارہ عم قیمت [illegible] (۷) مفتاح القرآن [illegible] غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو خوان ایک [illegible] با معنی پڑھ سکتا ہے جس نے بچے چار پانچ مہینہ میں [illegible] پڑھ سکتے ہیں قیمت [illegible] (۸) مفتاح العربیہ [illegible] اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو [illegible]

(۹) جامع العلوم [illegible] یعنی [illegible] کلوپیڈیا [illegible] ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ (۲) [illegible] نظام جسمانی (۳) علم [illegible] (۴) علم تشریح الامراض [illegible] علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) [illegible] (۹) [illegible] (۱۰) [illegible] (۱۱) علم تشریح (۱۲) علم [illegible] (۱۳) علم حفظ صحت [illegible] کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات [illegible] کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] محصولڈاک علاوہ [illegible] کلوپیڈیا انگریزی [illegible] قیمت [illegible] مجلد [illegible]

[illegible]

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہورہی ہین۔ اور قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر چہار جلد نہائت عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۲؎ ۱۲؍۔ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئین۔

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین۔ کہ بیان کسی سے نہین پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۴۰	۲۰	۱۰
نصف صفحہ	۶۰	۴۰	۲۰	۱۰	۵
پورا کالم	۳۰	۲۰	۱۰	۵	۲
نصف کالم	۲۰	۱۰	۶	۴	۱؍
ربع کالم	۱۰	۶	۵	۲	۱۲؍

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جاویگا ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے چھپنے سے انکار کردے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انھین دینا پڑے گا۔

قیمت اخبار

۱۹۰۵ء۔ نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن احباب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کرسکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ کارخانہ کو ڈاک اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہورہا ہے۔ اور پروپرائٹر بدر کثیر اس راہ مین خرچ کررہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہئیے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہوسکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیے۔

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸؍ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون
سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہین رکھتے۔ مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہین۔ درخواست رکھتے ہین کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ مین انکی مدد کرین ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنین یا کتب خانے میرے علم مین ایسے ہین کہ اگر وہان بدر بھیجا جاوے تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر مین حصہ لینے کی سعی کرسکتے ہین؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کرین

کتاب	قیمت
تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب	۲؍
تفسیر سورۃ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نورالدین صاحب	۴؍
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔	۱؍
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴؍
اعلام الناس۔ " " "	۳؍
سواء السبیل۔ " " "	۱؍
کشف الالتباس۔ " " "	۱؍
ایقاظ النائمین۔ " " "	۳؍
موعظہ حسنہ۔ " " "	۲؍
صیانتہ الناس۔ " " "	۱؍
سرالشہادتین۔ " " "	۱؍
الفرقان۔ " " "	۲؍
قول الصحیح۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	۱؍
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۱؍
شہادت آسمانی حصہ اول ودوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	۵؍
السرالمکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی	
رویائے صالحہ۔	۲؍
وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی	۲؍
الہامی دعا۔ رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی	۲؍
پنجابی کامن مستورات کے لئے	
نظم برائے مستورات	۱؍
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی مین ہے اور اردو مین ترجمہ کیا گیا ہے	۱؍
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کو مفید ہے	۱؍
سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو۔	
تحفۃ المشاقین۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرت اقدس کی مدح مین	۱؍
کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرت اقدس کی بعثت کے بیان مین	۱؍
رسالہ فدک۔ شیعون کے رد مین	۲؍
انباء الغیب۔ مولانا عبداللطیف شہید کابل کی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح	۱؍
مجموعہ دعا۔	۳؍
تعلیم القرآن	۱؍
اسم اعظم	۱؍
لیکچر سیالکوٹ حضرت اقدس	۲؍
گورنمنٹ انگریزی اور ہندی نظم	
مسیح کی آمد ثانی ۔۔۔ کا من احمدی	
غلام احمد قادیانی ۱۳۱۳ھ۔ اس نام مین تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتوی مخالفت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہین	۱؍

مطبع بدر مین میان معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم باتو گرآئی۔ چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ ایل ۲۸۸ | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ | جمعۃ المبارک | سلسلۃ القدیم جلد ۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مھدی آخر زمان

دہلی مظفر نگر سے عبد الخالق صاحب اور ایک اور دوست اور شاہ آباد سے خان صاحب انوار حسین خان حضرۃ کی زیارت کے واسطے آئے ہوئے تھے۔ رات کو میر ناصر نواب صاحب میر محمد اسماعیل صاحب ڈاکٹر اور صاحبزادہ میان محمود احمد بھی پہنچ گئے۔ چونکہ حضرت کے یہان آنے کے متعلق کچھ ٹھیک پتہ نہ تھا۔ اس واسطے میر صاحب واپس قادیان جاتے تھے۔ مگر راستہ سے خبر پاکر لوٹ آئے۔

تازہ رویا ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء صبح حضرت نے فرمایا کہ آج رات مین نے خواب مین دیکھا ہے۔ کہ تھوڑے سے چنے بھونے ہوئے سفید ہین۔ اور ان کے ساتھ ہی منقہ بھی ہے۔ فرمایا۔ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ چنے۔ مُولی۔ بینگن یا پیاز خواب مین دیکھین تو کوئی امر مکروہ پیش آتا ہے۔ لیکن منقہ دل کو قوت دینے والی شے ہے اور اس کا دیکھنا اچھا ہے۔ اس خواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی امر مکروہ چھوٹا یا بڑا درپیش ہے۔ جو منقہ کی آمیزش سے وہ کراہت جاتی رہیگی۔ فرمایا انسان کی زندگی کے ساتھ مکروہات کا سلسلہ ہی لگا ہوا ہے۔ اگر انسان چاہے۔ کہ میری ساری عمر خوشی مین گذرے۔ تو یہ ہو نہین سکتا۔ انّ مع العسر یسرا وانّ مع العسر یسرا۔ یہ زندگی کا چکر ہے جب تنگی آوے۔ تو سمجھنا چاہئیے۔ کہ اس کے بعد فراخی بھی ضرور آئے گی۔

زیارت قبور صبح حضرت مسیح موعود مردانہ مکان مین تشریف لائے۔ دہلی کے سیر کا ذکر درمیان مین آیا۔ فرمایا۔ لہو و لعب کے طور پر پھرنا تو درست نہین البتہ یہان بعض بزرگ اولیاء اللہ کی قبرین ہین۔ ان پر ہم ہی جائین گے۔ عاجز کو فرمایا۔ کہ ایسے بزرگون کی فہرست بناؤ تاکہ جانے کے متعلق انتظام کیا جائے۔ حاضرین نے یہ نام لکھائے۔ ۱۔ شاہ ولی اللہ صاحب۔ ۲۔ خواجہ نظام الدین صاحب۔ ۳۔ جناب قطب الدین صاحب۔ ۴۔ خواجہ باقی باللہ صاحب۔ ۵۔ خواجہ میر درد صاحب۔ ۶۔ جناب نصیر الدین صاحب چراغ دہلی۔ چنانچہ گاڑیون کا انتظام کیا گیا۔ اور حضرت بمعہ خدام گاڑیون مین سوار ہوکر سب سے اول حضرت خواجہ باقی باللہ کے مزار پر پہنچے راستہ مین حضرت نے زیارت قبور کے متعلق فرمایا۔ قبرستان مین ایک روحانیت ہوتی ہے اور صبح کا وقت زیارت قبور کے لئے ایک سنت ہے۔ یہ ثواب کا کام ہے۔ اور اس سے انسان کو اپنا مقام یاد آجاتا ہے۔ انسان اس دنیا مین مسافر ہے۔ آج زمین پر ہے تو کل زمین کے نیچے ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے۔ کہ جب انسان قبر پر جاوے۔ تو کہے۔ السلام علیکم یا اھل القبور من المومنین والمسلمین۔ وانا انشاء اللہ بکم للاحقون

حضرت باقی باللہ خواجہ باقی باللہ کی مزار پر جب ہم پہنچے تو وہان بہت سی قبرین ایک دوسرے کے قریب قریب اور اکثر زمین کے ساتھ ملی ہوئی تھین۔ مین نے غور سے دیکھا۔ کہ حضرت اقدس نہایت احتیاط سے ان قبرون کے درمیان سے چلتے تھے۔ تاکہ کسی کے اوپر پاؤن نہ پڑے قبر خواجہ صاحب پر پہنچکر آپ نے دونون ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور دعا کو لمبا کیا۔ بعد دعا مین نے عرض کی کہ قبر پر کیا دُعا کرنی چاہیے تو فرمایا کہ صاحب قبر کے واسطے دُعائے مغفرت کرنی چاہیے اور اپنے واسطے بھی خدا سے دُعا مانگنی چاہئیے۔ انسان ہر وقت خدا کے حضور دعا کرنے کا محتاج ہے۔ قبر کے سرہانے کیطرف ایک نظم خواجہ صاحب مرحوم کے متعلق لکھی ہے۔ بعد دعا آپ نے وہ نظم پڑھی۔ اور عاجز راقم کو حکم دیا۔ کہ اس کو نقل کر لو۔ چنانچہ وہ نظم ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

قبلہ ارباب معنی کعبۂ اصحاب دین
مظہر فیض الٰہی صاحب علم الیقین
حامی دین نبی اکمل امام المتقین
مورد فضل گرامی آل ختم المرسلین

www.aaiil.org

کاشف اسرار مطلق اتقیٰ عین الیقین
محو ذات اقدسش وباقدر باقی بالیقین
شد بہ اعظم عروۃ الوثقیٰ ز رب العالمین
قطب ارشاد جہان ہم معنی حق الیقین
کامل عالی طریقہ مہدی راہ متین
بحر عرفان الٰہی مقتدائے العارفین
کے توانم گفت مدح آن خلاصہ واصلین
ہست ذات خواجہ باقی رحمت للعالمین
نعمت اللہ باقی بود باقی شد یقین
مرجع انس و ملک از فضل رب العالمین
نور بیچون بر جبینش تافت از حق الیقین
شد ز تمکین ہمتش روشن قلوب المومنین
خواجگی اکنہ شد مرشد آن شاہ دین
لیک بد مشرب اویسی ہم بہا اسرار دین
چون کمالش وصل دائم بود معنی دل نشین
شد وصال غیب او آخر بعمر اربعین
وان ز ہجرت بعد الف اثنا عشر بود سنین
از وفات قطب دوران تکیہ گاہ مسلمین
باد نازل رحمت رضوان رب العالمین
بر محمد خواجہ باقی ز اولیاء مقبلین

فرمایا۔ خواجہ باقی باللہ بڑے مشائخ میں سے تھے شیخ احمد سرہندی کے پیر تھے۔ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ ان بزرگون کی ایک کرامت تو ہم نے بھی دیکھ لی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دہلی جیسے شہر کو انہون نے قائل کیا۔ اور یہ وہ شہر ہے۔ جو ہم کو مردود اور مخذول اور کافر کہتا ہے۔

شناخت نقرائے صادق یہ تو حضرت مسیح موعودؑ نے خواجہ باقی باللہ صاحب و دیگر بزرگان کے متعلق فرمایا اور سچ فرمایا۔ پر میری طبیعت اس وقت ایک اور طرف چلی گئی ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ کے اس احسان کی طرف جو اس رحمان پروردگار نے اپنا ایک نبی اور رسول ہمارے درمیان بھیج کر ہم پر کیا۔ اور ہماری پشت کو بھاری بوجھوں کے نیچے دب کر مرنے سے بچایا۔ دنیا میں لاکھون کتابین ہر مذہب مین موجود ہین۔ کس کس کو کوئی پڑھے اور کس طرح ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ ہزارون شخص ولی اور فقیر مشہور ہین۔ کہان تک کوئی تحقیقات کرے۔ اور کس حیلہ سے اس بھول بھلیان کے پیچیدہ راہ سے اپنے آپ کو نکالے۔ یہ وقتین ہر زمانہ مین ہوتی رہی ہین۔ لیکن یہ وقت تو ایسا ہے۔ کہ گویا گھر گھر ایک نیا مذہب دکھائی دیتا ہے۔ اور اگر ایسے وقت مین کسی شخص کی گردن پر یہ بار ڈالا جائے۔ کہ وہ دنیا کے مذاہب اور طریقون مین سے اپنے لئے آپ تحقیقات کرکے اور سب کے حالات سے مفصل اطلاع پاکر ایک سچی راہ تلاش کرلے۔ تو میرے خیال مین ایسا شخص اس سے بڑھکر اور کچھ نہین کرسکتا۔ کہ اپنے آگے ایک ناپیدا کنار لق و دق جنگل پاکر ایک بھاری صدمہ دل پر محسوس کرے۔ اور ایک آہ کھینچ کر جان دیدے۔ اے خدائے کریم و رحیم تیرا فضل ہم عاجز اور ناکارہ بندون پر بے انتہا ہوا۔ کہ تو نے ہمارے درمیان اپنا ایک برگزیدہ بندہ ارسال فرمایا۔ اور اپنے کلام پاک کے ساتھ اس کی راہنمائی کی۔ وہ تجھ سے ہدایت یافتہ ہوا اور ہمارا ہادی بنا۔ تو نے اس کے ذریعہ سے ہر ایک تاریکی میں ہمارے لئے ایک نور پیدا کیا۔ اور ہر ایک کٹھن اور مشکل سفر کو آسان کردیا۔ دنیا کے واسطے کیسے مشکلات ہین۔ کہ وہ اچھی کتاب۔ نیک آدمی۔ پاک خیال۔ مقدس راہ کو تلاش نہین کرسکتے۔ پر ہمارے درمیان تو نے آپ ایک اسوۂ حسنہ رکھدیا۔ بےشک تو ایک اللہ ہے۔ اور تو ہی اللہ ہے سب حمد و ثنا تیرے لئے ہے۔ سب حمد افزون اور تقدس کا سرچشمہ تو ہی ہے۔ تو ایک قادر خدا ہے۔ تیرے وعدے سب سچے ہین۔ ہے۔ تو سچے وعدون والا ہے۔ کہان کدہر ہین

مرزا غلام احمد امام الزمان بیشک تیرا فرستادہ مسیح و مہدی ہے۔ اور تمام مختلف ادیان کے درمیان حکم ہے۔ اور فیصلہ کرکے افراط تفریط کے درمیان سچی راہ بتلانے والا ہے۔ اس نے مقلدون کو بے جا محبت سے ہٹایا۔ اور غیر مقلدون کو خشکی اور بےباکی مین پڑنے سے بچایا۔ عیسائیون کو وفات مسیح کی خبر دی۔ سکھون کو مقدس چولے کی طرف توجہ دلائی۔ آریون کو نیوگی گند سے نکلنے کے واسطے جگایا۔ سناتنیون کو کرشن کی پاک تعلیم اور دوبارہ اوتار بننے کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ وجودیون کو وحدت شہودی کے عاشقانہ راہ پر لگایا۔ غرض سب کی غلطیان نکالین اور وصال الٰہی کے واسطے شاہ راہ بتادی۔ تو اس کی نصرت کر اور اس کے دشمنون کو ذلیل کر تاکہ تیرے نام کا جلال ظاہر ہو۔ اور ہمین بھی اپنے صادق کی معیت مین صادق بنادے۔ آمین

دہلی کی زمین سیٹھ صاحب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ یہ سرزمین بمبئی سے زیادہ سخت ہے۔ اور اس کے لئے آسمانی سرزنش کا حصہ ہمیشہ رہا ہے۔ صرف انگریزون کے ساتھ ہی بغاوت نہین کی۔ بلکہ سلاطین اسلامیہ کے ساتھ بھی شورہ پشتی کرتے رہے ہین۔ اس جگہ کے اکابر اور مشائخ کے اخلاق کا بھی اس سے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ انہون نے ایسے شہر مین کس طرح بسر کی۔ یہ بزرگ بہت ہی مسلوب الغضب تھے۔ انہون نے اپنے آپ کو مٹی کی طرح کردیا تھا۔ مرزا جان جانان کو ان لوگون نے قتل کردیا۔ اور بڑے دھوکے سے کیا۔ یعنی ایک آدمی نذر لے کر آیا۔ اور دھوکہ سے طپنچہ مار دیا۔ شاہ ولی اللہ کے لئے بھی دہلی والون نے ایسے ہی قتل کے ارادے کئے تھے۔ مگر ان کو خدا نے بچا لیا۔ میر صاحب کے ساتھ جب مباحثہ ہوا تھا۔ تو آٹھ دس ہزار آدمی کا مجمع تھا۔ اور مین نے سنا ہے۔ کہ بعض کے ہاتھ مین چاقو۔ اور بعض کے ہاتھ مین پتھر بھی تھے۔ یہان تک کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اندیشہ ہوا۔ کہ کہین غدر نہ ہوجاوے۔ اس واسطے اس نے مجھے اپنی گاڑی مین بٹھا کر مجمع سے باہر کیا۔ اور گھر پہنچایا۔ ایسے وقت مین یہ لوگ کوتاہ اندیش۔ پست خیال اور سفلہ ہونا ظاہر کرتے ہین۔ اس کے بالمقابل پنجاب مین بڑی سعادت ہے۔ ہزارہا لوگ سلسلہ حقہ مین شامل ہوتے چلے جاتے ہین۔ پنجاب کی زمین بہت نرم ہے۔ اور اس مین خدا پرستی ہے۔ طعن و تشنیع کو برداشت کرتے ہین۔ مگر یہ لوگ بہت سخت ہین۔ جس سے اندیشہ ایسے عذاب الٰہی کا ہے۔ جو پہلے ہوتا رہا ہے۔ کیونکہ جب کوئی مامور من اللہ اور ولی اللہ آتا ہے۔ اور لوگ اس کے درپے ایذا اور توہین ہوتے ہین۔ تو عادت اللہ اسی طرح واقع ہے۔ کہ بعد اس کے ایسے شہر اور ملک پر جو سرکش اور بےادب ہوتا ہے ضرور تباہی آتی ہے۔ پنجاب مین اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے وہ لوگ خدا کا خوف رکھتے ہین۔ اور خدا کی طرف توجہ کرتے ہین۔ اور اس کثرت سے پنجابیون کا ہماری طرف رجوع ہو رہا ہے۔ کہ بعض اوقات ان کو ہماری مجالس مین کھڑا ہونے کی جگہ نہین ملتی۔

فرمایا۔ خواجہ باقی باللہ صاحب کی عمر بہت تھوڑی تھی۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم سے بھی کم عمر پائی تھی۔ مولوی صاحب مرحوم کی عمر سینتالیس سال کی تھی

خواجہ باقی باللہ کی قبر پر کھڑے ہوکر بعد دعا کے فرمایا۔ کہ ان تمام بزرگون کی جو دہلی مین مدفون ہین کرامت ظاہر ہے۔ کہ ایسی سخت سرزمین نے ان کو قبول کیا۔ یہ کرامت اب تک ہم سے ظہور مین نہین آئی۔

ذلت کا رزق قبر پر بہت سے سائل جمع تھے۔ فرمایا۔ یہ سائلین بہت پیچھے پڑتے ہین۔ پہلے معلوم نہ تھا۔ ورنہ ان کے واسطے کچھ پیسے ساتھ لے آتے۔ شیخ نظام الدین کی قبر پر سائل اس کثرت سے ہوتے ہین۔ کہ آپس مین لڑنے لگ جاتے ہین۔ یہی ان کا رزق ہوگیا ہے۔ جو ذلت کا رزق ہے۔ رزق کی تنگی بعض لوگون سے بہت برے کام کراتی ہے۔ ایک سائل لودیانہ

www.aaiil.org

ہیں میرے پاس آیا۔ اور ظاہر کیا کہ ایک آدمی مرگیا ہے اس کے کفن کے واسطے سامان کرتا ہوں۔ سو روپیہ کی کسر باقی ہے۔ ایک آدمی نے کہا۔ کہ پہلے دیکھنا چاہیئے کہ وفات کہاں ہوئی ہے۔ پھر اس کی پوری مدد کرنی چاہیئے چنانچہ وہ آدمی ساتھ گیا۔ تو تھوڑی دور جاکر سائل بھاگ گیا۔ کیونکہ وہ سب جھوٹا قصہ بنایا ہوا تھا۔ تنگی رزق پر بیکار کر دیا ہے۔

مساجد دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر فرمایا کہ مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے۔ جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی۔ اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی وہ خدا کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے۔ کہ تقوے کے واسطے بنائی جاویں۔

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر آپ نے قلعہ نہیں دیکھا۔ تو دیکھ لیں۔ ع

آثار پیداست صنادید عجم را

اجل میں تاخیر نہیں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ خدا نے دعا کو قبول کر کے سرطان سے شفاء دیدی۔ مگر جب کسی کی اجل آجاتی ہے۔ تو پھر رک نہیں سکتی۔ اور یہ جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ دعا سے عمر بڑھ جاتی ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اجل کے آجانے سے پیشتر قبل از وقت جو دعا کیجاوے وہ کام آتی ہے۔ ورنہ جان کندن کے وقت کون دعا کر سکتا ہے۔ ایسی سخت بیماری میں مولوی صاحب مرحوم کا اکیاون دن تک زندہ رہنا بھی استجابت دعا کا ہی نتیجہ تھا۔ یہ تاخیر بڑی تعجب انگیز ہے۔ ہم بہت دعا کرتے تھے۔ کہ آدمی اچھا ہے۔ زندہ ہی رہے۔ تب خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ تؤثرون الحیوۃ الدنیا۔ یعنی کیا اگلے عالم کے تم قائل نہیں ہو۔ جو اس دنیا کی زندگی کے واسطے اتنا زور دیتے ہو۔

ایک صوفی ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد ظہر ایک شخص عبدالحق نام جو اپنے آپ کو صوفی ابوالخیر صاحب کے مرید بتلاتے تھے۔ چند طالب علموں کے ساتھ آئے۔ اور بھی دہلی والے آموجود ہوئے۔ حضرت مسیح نے پوچھا۔ کہ کیا تم سب دہلی کے ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ پھر میاں عبدالحق صاحب نے سوال کیا۔ کہ میں تشفی کے واسطے ایک بات پوچھتا ہوں۔ حضرت نے اجازت دی۔

عبدالحق۔ کیا آپ اس مسیح اور مہدی کو یاد دلانے والے ہیں۔ جو کہ آنے والا ہے۔ یا کہ آپ خود مسیح اور مہدی ہیں

حضرت۔ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ قرآن اور حدیث کے مطابق اور اس الہام کے مطابق کہتا ہوں جو خدا نے مجھے کہا۔ جو آنے والا تھا۔ وہ میں ہی ہوں جس کے کان ہوں۔ وہ سنے۔ اور جس کی آنکھ ہو۔ وہ دیکھے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رؤیت کی گواہی دی۔ دونو باتیں ہوتی ہیں۔ قول اور فعل۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا قول اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل موجود ہے۔ شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کو دیگر گذشتہ انبیاء کے درمیان دیکھا۔ ان دو شہادتوں کے بعد تم اور کیا چاہتے ہو۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے صدہا نشانات سے تائید کی۔ جو طالب حق ہو اور خوف خدا رکھتا ہو۔ اس کے سمجھنے کے واسطے کافی سامان جمع ہوگیا ہے۔ ایک شخص پہلی پیش گوئی کے مطابق قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق۔ عین ضرورت کے وقت دعوےٰ کرتا ہے یہ وہ وقت ہے۔ کہ عیسائیت اسلام کو کھا رہی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسلام کی حمایت کے واسطے جو بات پیش کی ہے اس سے بڑھ کر کوئی اور بات نہیں ہو سکتی۔ انیس سو سال سے عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ عیسےٰ خدا ہے اور معبود ہے۔ اور چالیس کروڑ عیسائی اس وقت موجود ہے۔ اس پر پھر مسلمانوں کی طرف سے ان کی تائید کی جاتی ہے کہ بے شک عیسےٰ اب تک زندہ ہے۔ نہ کھانے کا محتاج۔ نہ پینے کا محتاج۔ سب نبی مر گئے پر وہ زندہ آسمان پر بیٹھا ہے۔ اب آپ ہی بتلائیں کہ اس سے عیسائیوں پر کیا اثر ہوگا

عبدالحق۔ عیسائیوں پر تو کوئی اثر ہو نہیں سکتا۔ جب تک کہ شمشیر نہ ہو

حضرت۔ یہ بات غلط ہے۔ تلوار کی اب ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ تلوار کا اب زمانہ ہے۔ ابتدا میں بھی تلوار ظالموں کے حملہ کے روکنے کے واسطے اٹھائی گئی تھی۔ ورنہ اسلام کے مذہب میں جبر نہیں۔ تلوار کا زخم تو مل جاتا ہے۔ پر حجت کا زخم نہیں ملتا۔ دلائل اور براہین کے ساتھ اس وقت مخالفین کو قائل کرنا چاہیے۔ میں آپ لوگوں کی خیر خواہی کی ایک بات کہتا ہوں۔ ذرا غور سے سنو۔ ہر دو پہلوؤں پر توجہ کرو۔ اگر عیسائیوں کے سامنے اقرار کیا جائے۔ کہ وہ شخص جس کو تم خدا اور معبود مانتے ہو بے شک وہ اب تک آسمان پر موجود ہے۔ ہمارے نبی تو فوت ہوگئے۔ پر وہ اب تک زندہ ہے۔ اور قیامت تک رہے گا۔ نہ کھانے کا محتاج۔ نہ پینے کا محتاج۔ اگر ہم ایسا کہیں تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اور اگر ہم عیسائیوں کے سامنے یہ ثابت کریں کہ جس شخص کو تم اپنا معبود اور خدا مانتے ہو۔ وہ مرگیا مثل دوسرے انبیاء کے فوت ہوکر زمین میں دفن ہے۔ اور اس کی قبر موجود ہے۔ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ بحثوں کو جانے دو۔ اور میری مخالفت کے خیال کو چھوڑ دو۔ میں پرواہ نہیں کرتا۔ کہ مجھے کوئی کافر کہے۔ دجال کہے۔ یا کچھ اور کہے۔ تم یہ کہو۔ کہ ان ہر دو باتوں میں سے کون سی بات ہے جس سے عیسوی مذہب بیخ و بنیاد سے اکھڑ جاتا ہے۔ اس تقریر کا میاں عبدالحق صاحب پر بہت اثر ہوا۔ چنانچہ فوراً کھڑا ہو کر حضرت اقدس کے ہاتھ چومے۔ اور کہا۔ میں سمجھ گیا۔ آپ اپنا کام کرتے جائیں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ترقی دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی ترقی ہوگی۔ یہ بات صحیح ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

توجہ فرماویں۔ آپ صاحبان کی بہت امداد کی ضرورت ہے، اگر ہر ایک خریدار زیادہ نہیں۔ سردست ایک ایک خریدار اور پیدا کرے۔ تو اخبار کی تعداد چودہ سو تک پہنچ سکتی ہے۔ سردست خرچ بہت زیادہ اور آمد بہت کم۔ صاحب پروپرائیٹر کے سر پر بہت بوجھ ہے اور اس بوجھ کے علاوہ اور بوجھ بھی ان پر ہیں۔ وقت ضرورت فنڈ نہ ہونے سے جو تکلیف مینجر کو ہو سکتی ہے اس کا قیاس آپ صاحبان کر سکتے ہیں۔ اگر اس وقت فنڈ کافی ہوتا۔ اور پورا سامان مہیا ہو سکتا۔ تو سفر دہلی کے متعلق روزانہ اخبار نکل سکتا تھا۔ مگر کیا کیا جائے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل پر بڑی بڑی امیدیں ہیں۔ آپ صاحبان خریدار پیدا کرنے میں اعانت فرماویں۔ اور اگر خریدار پیشگی قیمت عطا فرماویں۔ تو اس سے کارخانے کو بہت امداد مل سکتی ہے۔

محمد صادق

ایڈیٹر مینیجر اخبار بدر

۲۶ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا ۔ دیکھا کہ بڑا سخت زلزلہ آیا ہے ۔ فرمایا ۔ اگلے دن جو خواب میں چنے دیکھے تھے ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ میر ناصر نواب صاحب کی بیماری کی طرف اشارہ تھا ۔

(میر صاحب دو روز سے درد شکم سے بہت تکلیف میں ہیں ۔ اب بہ نسبت سابق آرام ہے ۔ خدا تعالےٰ شفا دے)

۲۹ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو مولوی [illegible] صاحب جماعت لدھیانہ کی طرف سے حضرت کی خدمت میں ایک عریضہ لے کر آئے [illegible] واپسی پر ایک دو دن کے واسطے لدھیانہ ٹھہرنا [illegible] حضور نے ۔ ۔ ۔ یہ درخواست قبول فرمائی ۔ دہلی میں غالباً ایک ہفتہ اور قیام رہے گا ۔ انشاء اللہ تعالےٰ

لودیانہ میں قیام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ (حامداً و مصلیاً) فدک

امّا بعد چونکہ سائل نے رسالہ موسومہ اصلاح ۱۲ صفحہ ۵ میں ایک مقدمہ فیصل شدہ فدک کو جو بعد خلافت راشدہ بخوبی فیصل ہو چکا ہے ۔ بعد مدت تخمیناً ۱۳۰۰ سال کے بعد خلافت خاتم الخلفا مہدی معہود و مسیح موعود از سر نو چھیڑا ہے ۔ اور پھر قرآن مجید سے طالب جواب ہو کر فیصلہ چاہا ہے ۔ لہذا حسب درخواست سائل کے ہم اس وقت احادیث کی تحقیق و تنقیح کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ۔ صرف قرآن مجید کی چند آیات بحکم والخیر کلہ فی القرآن چند سطور ذیل میں پیش کرتے ہیں ۔ سائل پر واجب ہے ۔ کہ اگر ہمارے جواب کا نقض ظاہر کرنا چاہے تو نصوص قرآنی سے ہی کرے ۔ لا محیر مگر سائل پر واجب ہے ۔ کہ شقوق ذیل میں سے فدک کی نسبت کوئی شق متعین کرلے ۔ اگر وہ شق ہمارے مسلمہ ہے ۔ تو فیہا ورنہ ثبوت کامل اور صحیح اپنی شق مسلمہ کا پیش کرے ۔ اور وہ شقوق یہ ہیں ۔ فدک خواہ کوئی باغ تھا یا گاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت میں کس طریق سے آیا تھا ۔ آیا زرخرید تھا ۔ یا کسی نے آپ کو ہبہ کیا تھا ۔ یا بذریعہ وراثت آپ کا مملوکہ ہو گیا تھا ۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی حیات میں اپنی ملکیت مقرر فرما لیا تھا ۔ یہ سب شقوق ہمارے نزدیک باطل ہیں ۔ اگر سائل کے نزدیک انہیں سے کوئی شق صحیح ہو تو اثبات اس کا سائل پر واجب اور ضروری ہے بعد اس کے مطالب جواب ہو سکتا ہے ۔ ثبت العرش ثم النقش ۔ اور اگر یہ فدک اموال غنیمت میں سے تھا جو فریقین صحیح اور ثابت ہے ۔ تو وہ خزانہ شاہی میں داخل ہوا ۔ جس کو باصطلاح شرع بیت المال کہتے ہیں پھر وہ مال متروکہ مملوکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کب ہوا ۔ اور آیات یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم ۔ ۔ الا یات کے تحت میں کب داخل ہوا ۔ اموال غنیمت کے واسطے نص قرآنی موجود ہے ۔ واعلموا انما غنمتم من شیءٍ فان للّٰہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل ان کنتم اٰمنتم باللّٰہ الی قولہ واللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر ۔ پارہ دس رکوع پہلا اور اگر یہ فدک مال فیٔ میں سے تھا ۔ تو اس کی نسبت نص قرآنی یہ موجود ہے ۔ وما افاء اللّٰہ علیٰ رسولہ من اھل القریٰ فللّٰہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل کیلا یکون دولۃً بین الاغنیاء منکم ۔ ان آیات کے آخیر میں مال فیٔ کا مال متروکہ مملوکہ نہ ہونا کس قدر تاکید سے ارشاد فرمایا گیا ہے ۔

اور خزانہ شاہی یعنی بیت المال میں داخل ہونا اللہ تعالےٰ نے مقرر فرما کر اس کے مصارف کو خود بیان فرما دیا ۔ اور جواب حضرت صدیق اکبر کی جانب سے اگر دعویٰ وراثت حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طرف سے واقع ہوا ہو ۔ اللہ تعالےٰ نے خود قرآن مجید میں داخل فرما دیا ۔ تاکہ قیامت تک یہ جواب قرآن مجید میں قائم رہے ۔ اور اسی لئے روایات میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کی نسبت وارد ہے ۔ فوجدت فاطمۃ ولم تتکلم حتی ماتت ۔ یعنی حضرت فاطمہ علیہا السلام اس اپنی درخواست سے جو خطائے اجتہادی کی وجہ سے واقع ہوئی ۔ تنگدل ہوئیں ۔ اور تا وقت وفات اپنی کے اس بارہ میں کلام نہیں کیا ۔ اور کیونکر پھر اس بارہ میں کلام کرتیں ۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ فلا وربک لا یومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما ۔ باقی الفاظ سائل کے جو خلاف تہذیب یعنے فدک کا غرق کرنا یا مجادلہ وغیرہ ہیں ۔ وہی الفاظ حضرت باب علم لدینہ کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں ۔ کیونکہ انہوں نے بھی کسی طرح کی تبدیل و تغیر اپنی عہد خلافت میں نہیں فرمایا ۔ فما ھو جوابکم فھو جوابنا ۔ اور اگر من بعد اس خلافت نبوت کے کسی نے اس شاہی خزانے یا بیت المال میں تبدیل یا تغیر کی ہو تو وہ ہم پر حجت شرعی نہیں ہے ۔

سوال دوم کا جواب اسی قدر کافی ہے ۔ کہ اگر تسلیم کیا جاوے ۔ کہ جملہ اہجر استفہموہ کے قائل حضرت عمر ہی ہیں ۔ اور دیگر اہل بیت مثل حضرت علی رض وغیرہ کے نہیں ہیں ۔ جیسا کہ بعض روایات صحیح بخاری وغیرہ میں موجود ہے ۔ تو جب دیگر صحابہ اور حضرت عمر چلے گئے ۔ تو پھر حضرت علی رض اور ابن عباس علیہما السلام وغیرہ نے دوات قلم مطلوبہ کیوں نہیں حاضر کر دیا ۔ پس جو سوالات سائل نے حضرت عمر پر کئے ہیں حضرت علی رض اور ابن عباس اور دیگر اہل بیت پر بھی وارد ہوتے ہیں ۔ فما ھو جوابکم فھو جوابنا ۔ اور جملہ اہجر استفہموہ سے مراد یہ ہے ۔ کہ یہ کلام حضرت اقدس کا غلبہ مرض کے سبب سے صادر ہوا ہے ۔ اچھی طرح سے دریافت کر لو ۔ کیونکہ حضرت اقدس کی عادت لکھنے کی نہیں تھی ۔ کما قال اللہ تعالیٰ ۔ ۔ اور ہجر کے معنی قاموس وغیرہ میں غلبہ مرض سے خلط کلام اور کوئی کلام خلاف کہنے کے ہیں اور یہ شان نبوت کے خلاف نہیں ہے ۔ کیونکہ بسبب غلبہ مرض کے اضطراری ہے ۔ نہ اختیاری ۔ اور بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتیں فرمائیں ۔ اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد ۔ تو ان وصیتوں کے وقت اگر آپ لکھ سکتے تھے ۔ تو دوات قلم طلب کیوں نہیں فرمایا ۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ خود حضرت ہی کو صحابہ کرام سے حسبنا کتاب اللہ کا اقرار لینا منظور تھا ۔ جب یہ اقرار آپ نے صحابہ کرام سے سن لیا ۔ تو پھر آپ نے دوات قلم طلب نہ فرمایا ۔ کیا اللہ تعالےٰ اس بات پر قادر نہیں تھا ۔ کہ آنحضرت صلعم کو کامل افاقہ دیکر اس مسئلہ ضروریہ کی نوشت خواند کرا لیتا اور خود اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں بھی اسی اقرار کے لینے کی تاکید بایں الفاظ ارشاد فرماتا ہے ۔ قال اللّٰہ تعالیٰ اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلیٰ علیھم ان فی ذٰلک لرحمۃً وذکریٰ لقوم یؤمنون ۔ افسوس ہے ۔ سائل پر کہ حضرت عمر کے مطعون قرار دینے کے لئے اہل بیت حضرت کو بھی مطعون قرار دیتا ہے ۔ اور اللہ تعالےٰ پر بھی حرف گیری کرتا ہے ۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عدم تعمیل حکم الٰہی کا اعتراض وارد کر کے معذول عن الرسالۃ کرنا چاہتا ہے ۔ کما قال اللہ تعالےٰ ۔ بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللّٰہ یعصمک من الناس ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

اطلاع ۔ آج مورخہ ۲۸ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم آنے پر جناب الحکیم حضرت مولوی نور الدین صاحب دہلی تشریف لے گئے ہیں ۔ کیونکہ جناب میر ناصر نواب صاحب کی طبیعت علیل تھی ۔ احباب میر صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرماویں اور خداوند کریم حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو معہ تمام خدام کے خیریت سے دار الامان و الایمان میں جلد واپس لائے آمین ۔ محمد ایڈیٹر

اطلاع ۔ تازہ خط آمدہ از دہلی سے پتہ لگا ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے کسی شخص نے بذریعہ تار دریافت کیا کہ آپ کب واپس تشریف لیجائیں گے آپ نے جواب دیا کہ ایک ہفتہ اور یہاں ٹھہریں گے ۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر کے لئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

چشمہ کیم باتو گرائی چہادر قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ | ۶ شعبان جمعۃ المبارک مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۰۵ | سلسلۃ القدیم جلد ۴

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح موعود آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء - ۱ - لاتخف انی لا یخاف لدیّ المرسلون

۲ - وقالوا من ذا الذی یشفع عندہ ھیہات ھیہات لما توعدون

۳ - قل ان اللہ عزیز ذو انتقام افلا تومنون

۴ - قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم تومنون

۵ - قل ما ازید الکم من عندی - والحمد للہ رب العالمین

۶ - انا انزلناہ فی لیلۃ القدر - انا کنا منزلین

ترجمہ - ا - مت خوف کر - مجھ سے رسول میری درگاہ خوف نہین کیا کرتے -

۲ - اور کہتے ہین کون ہے جو اس کے پاس شفاعت کرے دور ہے - دور ہے - یہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے

۳ - کہہ - اللہ تعالی غالب ہے - قدرت والا - کیا تم ایمان نہین لاتے -

۴ - کہہ - میرے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہے پس کیا تم ایمان نہین لاتے

۵ - کہہ مین اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا - اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے - پروردگار جہانون کا

۶ - اس کو ہم نے لیلۃ القدر مین اتارا - تحقیق تھے ہم اتارنے والے -

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء - کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے

۲ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - دیکھا کہ ایک مکان ہے - اس پر چڑھنے کے لئے ایک زینہ لگا ہوا ہے - جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤن رکھنے کے بھی ہین - اوپر ایک دروازہ ہے - مین اس زینہ پر چڑھتا ہون - مگر چڑھ نہین سکتا اتنے مین اوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا - اور کہا کہ دوسرے راستہ سے آؤ - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے - اور فوراً پہنچ سکتے ہین - مگر دوسرا راستہ دور ہے کوئی دو تین سو گز کا فاصلہ ہے - پس ہم اس دوسرے راستے سے جانے لگے - تو دیکھا - کہ مین ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہون - اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفار ہے - اور ایک اور سوار بھی ساتھ ہے - جو آگے آگے چلتا ہے مین غفار کو کہتا ہون کہ آگے مت نکل - ہمارے ساتھ ساتھ چل تھوڑا راستہ طے کیا تھا - کہ آنکھ کھل گئی -

قیمت اخبار

والیان ریاست	۳۰
معاونین	عـہ
برضائے خود	صہ
عام قیمت	ے

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ عنایت فرماوین - وہ بخوشی قبول کیا جائیگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے - اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے -

تار خبر از امریکہ - ڈوئی مدعی نبوت جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو دفعہ مقابلہ پر بلایا تھا اور لکھا تھا کہ اگر تو مقابلہ پر نہ آیا تب بھی خدا تجھے ذلیل کریگا مرض فالج مین گرفتار ہے اسکا عقیدہ ہے کہ جو بیمار ہوتا ہے وہ شیطان کے قابو مین آنیکے سبب سے ہوجاتا ہے اور

عصر جدید اور سلسلہ عالیہ احمدیہ

آج اگست ۱۹۰۵ء کا عصر جدید بے طلب میرے پاس بھیجا گیا جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ مضامین مندرجہ رسالہ میں خصوصاً پڑھوں۔ اور قابل ایڈیٹر خواجہ غلام الثقلین کی دماغ سوزی کی داد دوں۔ میں اپنے دوست کو محروم نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ لہذا میں نے مضمون مندرجہ کو بغور پڑھا۔ اور اب اپنی رائے پیش کرتا ہوں امید ہے۔ ہمارے لائق ایڈیٹر عصر جدید اس خاکسار کو بھی ناکام نہ رہنے دیں گے۔ لائق ایڈیٹر نے جیسا ظاہر کیا ہے۔ کہ اس جدید مذہبی تحریک کو سال بھر سے کسی اور موقعہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ یہ قطعی خلاف واقعہ ہے افسوس ہے۔ کہ ایسا قابل ایڈیٹر تعلیم یافتہ ہو کر بایں درجہ پریشان دماغ ہو۔ کہ حافظہ ہی نہ رہے۔ یا خلاف واقعہ امور پر قلم اٹھانے کی جرأت کرے۔ اس تحریک جدید پر تو وہ ۱۹۰۱ء سے طبع آزمائی کر رہا ہے۔ اسے یاد ہونا چاہیئے۔ کہ البشیر کے کالم جب ہمدردی کے عنوان سے سیاہ کئے جا رہے تھے۔ تب بھی اس طبعاً نکتہ چین کا قلم نہیں رکا تھا۔ میرٹھ کے قیام یعنی ۱۹۰۴ء میں کوہ چٹکیاں لیتا رہا۔ ۱۹۰۱ء میں بھی ہمیں اس طبعاً نکتہ چین کی خدمتگذاری بیلی معلوم ہوئی تھی۔ اور آج بھی ہم باوجب اس کی حق خدمتگذاری سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ ۱۹۰۵ء میں اس سلسلہ عالیہ کے خلاف قلم اٹھانے اور طبعاً نیش زنی کرنے کی تحریک اصل میں اس کو اس لئے ہوئی۔ کہ فاضل سیالکوٹی مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک ذاکر ہرزہ سرا بد لگام کی تحریر ناشائستہ اور سخت گندی فحش کذب بیانی پر قلم اٹھایا۔ اور ذاکر اور اس کے ابنائے جنس پر بجلیاں گرائیں۔ ہم کو تو پہلے ہی سے یقین تھا۔ کہ عصر جدید کا ایڈیٹر ان بیزدن سے بلبلایا ہوا ہے۔ بے چیخے چلائے بیچارہ کیسے رہ جائے گا۔ لہذا اس تحریک کو اگرچہ اس نے عمداً چھپایا ہے۔ مگر واقعات حقیقی کو چھپانا اور غلط بیانی سے کام نکالنا کوئی ایسا امر نہیں ہے۔ جسے اس نے کبھی برا سمجھا ہو یہ صنعت عالی وراثہ میں پائی ہے پھر کیوں ضرورتاً اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ہم ذاکر اور عصر جدید کے ایڈیٹر کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ تھان کا ٹکڑا تھا۔ اس لئے سخت ایٹر کی ضرورت ہوئی۔ ایٹر کھا کر چپ ہو گیا مگر ایڈیٹر عصر جدید نئی روشنی کا آدمی ہے۔ اس کے لئے اس کے موافق علاج کی ضرورت ہے۔ تا فاسد مواد اس موقعہ پر بھی پھر خود نہ کرے۔ طرز تحریر پہلے کا ناشائستہ تھا۔ اس لئے فاضل سیالکوٹی کو تلخ نسخہ دینا پڑا۔ عصر جدید کی طرز تحریر زمانہ تہذیب کی ہے۔ اس کے لئے عمدہ کونین مگر شہد کے غلاف میں درکار ہے۔ تا آہستگی سے گلے سے اتر جاوے۔ لہذا ہم انشاء اللہ تعالےٰ اس کی مرضی کے موافق خدمت کریں گے۔ مرزا صاحب ہی پر کچھ منحصر نہیں ہے۔ ہم کو تو آج ہندوستان میں ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا۔ جس کے عروج نے ایڈیٹر عصر جدید کی آگ کو نہ بھڑکایا ہو۔ اور وہ محسود اس کے قلم سے بچا ہو۔ یا تو حقیقتاً یہ آگ ہی اس میں موجود ہے۔ جو اسے بعض نئے موقعوں پر پریشان کر دیتی ہے۔ یا وہ کمزور طبع ضعیف الدماغ اپنے دماغی قویٰ کو کار عالم کے قابل نہیں پاتا۔ اور پریشان ہو کر مجنونانہ بڑہ ہانکنے لگتا ہے۔ بہرحال ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کیا فرماتے ہیں

عصر جدید کی بے تعصبی

یہ طبعاً نکتہ چین تاہل اس کے کہ مضمون شروع کرے کوشش کرتا ہے۔ کہ پبلک کو اپنے بے تعصبی اور بے لاگ تحریر کا یقین دلائے۔ اور اس غرض سے لئے وہ قرآن شریف کی آیۃ کریمہ

"فبشر عباد الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه"

کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیتا ہے۔ مگر کیا اس کی تحریر بعض نفس مضمون۔ اس کی تائید کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ متعصب گروہ یا شخص ہمیشہ پہلے اپنی بے تعصبی کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ اور اسے بطور مقدمہ بیان کے پیش کرتے ہیں۔ تا لوگوں یا اپنے دل کو تسلی دیں یہ دہوکا ہوا کرتا ہے۔ مجرم ہی ہمیشہ صفائی کی طرف سب سے پہلے بھاگتا ہے۔ اگر حقیقتاً وہ بے تعصب ہوتا تو پبلک خود سمجھ لیتی۔ اسے اس مزید یقین کی ضرورت کیوں ہوئی۔ کیا پبلک پر بے اعتباری تھی۔ یا اپنے دل پر۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ اس آیۃ کریمہ کے بموجب ہمیشہ ہم کو صحیح اور سچ بات بے تکلف ہر جگہ اور ہر شخص سے لینا چاہیئے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ ایسا کرتا بھی ہے۔ چاہیئے تو ایک فرض ہے اور لینا ایک عمل ہے۔ وہ ثابت تو کرے۔ اس کا منشا علم فرضی سے ہے۔ یا واقعی عملاً وہ ایسا کرتا ہے افسوس کہ ایسا عمل بے عیب نہیں ہے۔ جیسا اس طبعاً نکتہ چین کا دعوی بے عیب ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب مدظلہ کے عیوب کے ساتھ اگر وہ ان کے محاسن اور ان کے گروہ کی کچھ خوبیاں بھی لکھ دیتا۔ تو یہ قیاس ہو سکتا تھا۔ کہ نظر عمیق ڈالی گئی ہے۔ اور بے تعصبی اور نیک نیتی سے کام لیا گیا ہے۔ مگر کیا کوئی ذی عقل اسے باور کر سکتا ہے۔ کہ جب کہ ایڈیٹر عصر جدید تک میں بعض اوصاف حمیدہ بھی ہیں۔ تو مرزا صاحب مدظلہ میں نہ ہوں گے۔ جو ... باعتبار اپنے حسن اخلاق کے دوست دشمن سب کی نظر میں خلیق منکسر درگذر کرنے والے راست باز ہیں۔ یا اگر فرض کر لو۔ اس طبعاً نکتہ چین کی رائے میں وہ ان اوصاف سے نہ سہی کسی اور صفت حسنہ سے متصف ہیں۔ تو کیا اس کا اظہار اس کے لئے باعث شرم تھا۔ کیا یہی تحقیقات شہادتوں میں سے صرف برائیاں چن لینے کو کہتے ہیں۔ آفرین اسے بے تعصب ... آفرین

نئے انبیاء سے بغض

اس مضمون کے تحت میں یہ طبعاً نکتہ چین لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کے اخبار نویس حواری وغیرہ اس بات کو دہراتے نہیں تھکتے۔ کہ مسلمانوں کی حالت نہایت سقیم ہے۔ اس لئے ایک جدید رسول اور مجدد اور ہادی کی ضرورت ہے۔ اس دعوے کے پہلے حصہ سے ہم کو اتفاق ہے۔ پھر لکھتا ہے۔ اور اگر صاف صاف دلائل اور مفید اور برحق تعلیم ہم کو ملے۔ تو ہم بے تامل ایک ہادی اور ایک رسول کو ماننے کے لئے آمادہ ہیں۔ یہ خاکسار پبلک سے فیصلہ چاہتا ہے۔ کہ اس اوپر کی تحریر میں پہلا حصہ کونسا ہے۔ جس سے آپ کو اتفاق ہے۔ اور وہ دوسرا حصہ کون سا ہے۔ جس سے نا اتفاقی ہے۔ میری عقل رہبری نہیں کرتی۔ کہ ایک جملہ میں جو یہ کہتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانوں کی حالت سقیم ہے۔ اس لئے ہادی رسول کی ضرورت ہے۔ اول حصہ کون سا ہے اور دوسرا کون سا ہے۔ اور جبکہ وہ رسول کو لینے کے لئے بشرط تعلیم برحق آمادہ ہے۔ تو انکار کس حد سے ہے۔ افسوس نجی کی کرسی پر بیٹھ کر ایک اردو کے فقرہ پر بھی قدرت فہم نہ ہو۔ کس درجہ ذلت و خواری ہے حضرت مرزا صاحب کے اخبار نویس و حواری اپنے دلائل کو اور اظہار حق کو دوہرانے کیوں تھکیں گے۔ جبکہ عصر جدید اپنے منطق اصلاح تمدن کو جس کی اعلیٰ تعلیم قرآن شریف میں ہی موجود ہے۔ بار بار دوہراتے نہیں تھکتا اور محض فضول قوم کا روپیہ صرف کرا رہا ہے۔ اور اپنے خود کے لئے یا پیٹ پالنے کے لئے اس قدر سرگرم ہے۔ کہ ہر ماہ ایک پرچہ اسے رٹ سے بھرا ہوا نکال رہا ہے۔ اور پھر نہیں تھکتا۔ اسے طبعاً نکتہ چین اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ہی قلم ہاتھ میں لیا ہوتا۔ جس رسول پاک کی تعلیم کو سارے عالم نے مانا ہے۔ جب اسی کی تعلیم فاضل ایڈیٹر کو راہ راست پر نہ لا سکی۔ تو اب وہ اگر جدید

عزیزوں کو کٹوانا تو روا تھا یہ ناروا ہے۔ کیا حرب جمل اور حضرۃ علی کے وقت کی لڑائیاں اور حضرت امام حسین کا کوفہ جا کر بیعت لینا اجماع قومی کے اصول سے قابل نکتہ چینی نہیں ہے۔ علیگڈھ کالج کی جدید تحریکات مذہبی کی بابت افسوس اجماعی اصول پر کوئی نکتہ چینی نہیں ہوئی۔ اے نادان ناسمجھ مامورمن اللہ اور مرسل کبھی مداہنہ نہیں کرتے وہ اظہار حق میں کسی سے نہیں ڈرتے جناب سید انبیاء رسول اللہ علیہ السلام کا فعل عین صواب اور ٹھیک مرضی الٰہی کے ماتحت تھا اور عدل وہی تھا۔ کیونکہ حفاظت خود اختیاری اسی میں تھی۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام امر الٰہی میں کسی سے نہیں ڈر سکتا۔ مجسٹریٹ کے سامنے جس امر کا اقرار کیا تھا وہ ایک خاص شخص کے ساتھ معاہدہ تھا جیسا معاہدہ حضرت سرور عالم نے بھی صلح حدیبیہ کیا تھا یہانتک کہ لفظ رسول اللہ اپنے نام کے آگے سے کاٹ دیا تھا۔ اور مکہ سے بے حج مراجعت کی تھی۔ کیونکہ الٰہی مصلحت اسی میں تھی جس معاہدہ کا یہ ذکر ہے یعنی یہ کہ کسی کی موت کی پیشگوئی کرنا اور اس کا اعلان کرنا مجسٹریٹ کے ذریعے قبول کر لیا۔ اس کی اصلیت صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ حجت ختم کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس واقعہ سے قبل ہی ایک عیسائی ایک آریہ ہندو ایک مسلمان کی موت یہ تین معیّن بطور حجت کے ہو چکی تھیں۔ آئندہ نہ اس کی ضرورت تھی اور نہ کوئی پیشگوئی کرنی تھی پھر معاہدہ کرنے سے کیا حرج ہوا۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ کوئی پیشگوئی ہی شائع نہ ہوگی۔ تو یہ بیہودہ خیال ہوگا۔ کیونکہ سینکڑوں پیشگوئیاں جب سے آجتک شائع ہو چکی ہیں۔ پھر یہ معاہدہ کسی طرح اخلاق کا ضعف نہیں ظاہر کر سکتا۔ نہ کلمہ حق چھوڑنا اس کو کوئی کہہ سکتا ہے۔ ہر وہ شے جو تمہارے چھوٹے سے دماغ میں نہ آسکے۔ تو وہ کیوں لغو خلاف اصلیت ہے؟ تم کو یہ عقدہ آجتک نہیں کھلا۔ کہ کس طرح تم اختلاط والدین سے اس عالم میں تشریف لائے۔ تو پھر نہ سمجھنے پر تم کو کبھی اپنی پیدائش پر لغویت اور خلاف اصل ہونے کا شبہ ہوا؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح ہر معاملہ کو غور سے سمجھو۔ سمجھنے پر جو لغو معلوم ہو اسے لغو سمجھو۔ مسیح نے تن تنہا مصلوب ہونا حسین نے تین دن کی بھوک پیاس میں ہزاروں زخموں سے شہید ہونا قبول کیا۔ اور کلمہ حق کو نہ چھوڑا۔ بے شک کوئی دوسرا امام و نبی بھی ایسا نہیں کریگا۔ کلمہ حق کو نہ چھوڑنا اور بات ہے۔ اس کی یہی مثالیں درست ہیں۔ مگر معاہدہ شخصی کسی مدت تک کسی تحریر کی روش کے متعلق وہ امر ہے جس کی مثال ہم نے بتائی۔ مگر اے خوش دماغ مسئلہ تقیہ کی بابت جناب شاہ ولایت علی ابن ابی طالب اور امام حسین شہید کی بابت کیا خیال ہے۔ وہ کلمہ حق کا چھپانا ادنی ادنی انسان کے مقابلہ پر کس طرح آپ کی طبع آزادی پسند حق جو گوارا کرتی ہے؟

مقام ہے۔ اگر آپ جیسے خوش دماغ جج ہوں۔ بادر قوم کے مصلح ہوں۔ تو ہدایت گونگی اور اندھی ہی رہے۔ مگر تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی۔ نبی کی اسی لئے ضرورت ہے کہ اکثر لوگ کم عقل مکاروں اور دجالوں کے فتنوں میں پھنسے ہوئے ہیں

مرزا صاحب کے اسراف کی حقیقت تو جب کھلتی جب تم واقعات کو ایمانداری سے لکھتے۔ اور اس عرضی کو تحقیقات کی حد تک لیجا کر صحیح ثابت کر دیتے۔ چلتے ہوئے فقرے ہر شخص جانتا ہے۔

لنگر کا چندہ محض نذرانہ حضرت مرزا صاحب کا ہے انھیں اختیار ہے جس میں چاہیں صرف کریں۔ تم کو کیا حق حاصل ہے۔ کہ تم خوردہ گیری کرو۔ تم کو ثابت کرنا چاہئیے کہ یہ رقوم بطور امانت مرزا صاحب کے پاس بھیجی جاتی ہیں اور ان میں خیانت ہوتی ہے۔ ورنہ منجملہ اور خرافات کے ایک یہ بھی ہے۔ اپنے اوقات اور مصارف امام باڑہ جات پر نظر ڈالکر اور مجتہدوں کی پاک کمائیوں اور پاک مصارف پر نگاہ کر کے کچھ کہا جائے۔ تو خیر صبر ہوگا

طعنہ بر خوبان مزن اے روسیاہ

مرزا صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ بڑی جائداد خرید کی ہے۔ اور اپنی حالت درست کرنے کی کوشش سب پیروں فقیروں۔ مولویوں اور امام باڑوں اور تعزیوں کی چراغی پر خوش پوشی کرنے والوں سے زیادہ کی ہے محض افترا پر افترا ہے۔ ہم کیا کہیں بجز اس کے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مرزا صاحب سلمہ ربہ کی جائداد اللہ تعالےٰ خود بڑھا رہا ہے۔ قادیان کا مالک مرزا صاحب کا خاندان ہے۔ شرط واجب العرض یہی ہے کہ جو شخص قصبہ میں لاوارث فوت ہو جائے۔ تو اس کی اراضی کے مالک مرزا صاحب ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ روز بروز توسیع ملکیت کر رہا ہے۔ اس بارہ میں انسان کی امداد کی حاجت ہی نہیں ہے۔ رہی مکانات کی توسیع جس پر عصر جدید نے اپنے بوسیدہ منطق ختم کر کے بہت فخر کیا ہے۔ اس کی حالت یہ ہے۔ کہ جس کے گھر بہت سے مہمان آئیں گے وہ شریف میزبان ضرور ان کی خاطر داری کرے گا۔ چونکہ حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہ کے حضور میں صدہا مہمان آتے ہیں۔ اس لئے آپ نے مکانات کی توسیع کو بہت ضروری سمجھا۔ ہاں وہ بخیل میزبان کیوں اس کی قدر کریگا۔ اور کیوں اسے ضرورت ہوگی۔ جس کے پاس کوئی آتا ہی نہ ہو۔ جس قوم کے اخلاق میں اس قدر وسعت نہ ہو۔ کہ بارہ اماموں سے زیادہ کی ضرورت جسکو محسوس کر سکے۔ چاہے دنیا کی عمر ہزاروں سال ہی کی۔ بعد جناب رسول اللہ کیوں نہ ہو۔ تو اس کے دل میں مہمانوں کے لئے کہاں جگہ۔ یہ منطق تو ہر مجتہد الملک

شیعہ پر صادق آسکتی ہے۔ کیونکہ بکثرت امام باڑہ جات مسکونہ مکانات کے ساتھ نتھی ہیں۔ اور مکانات کی توسیع کے موجب ہیں۔ اسی مشاہدہ نے بدگمانی سکھائی ہے بمقتضائے تجربہ یہی تھا۔ اس لئے ہم بیچارہ کو زیادہ خفیف کرنا نہیں چاہتے

عاقلاں را اشارہ کافی۔

مرزا صاحب کا خدا اگر کفیل نہ ہوتا۔ اور اگر وہ قوم کے دلوں میں کشش مقناطیسی کا اثر نہ پیدا کرتا۔ تو دنیا کے فرزند مقدمہ بازیوں ہی میں فیصلہ کر دیتے۔ آپ نے اس مامور من اللہ پر کون سی مصیبت توڑنے کی کوشش نہیں کی۔ اور کس دقیقہ چین سے بیٹھنے دیا۔ تجارت اور مفت کے روپیہ عیش تو البتہ وہ مولوی کر رہے ہیں جن سے جناب کو سابقہ پڑتا ہے ...

چونکہ مشاہدہ نے ڈھکوسلے بازی شعبدہ بازی ہمیشہ دکھلائے ہیں۔ اس لئے آپ کو کیوں کر اس افترا پردازی نہ آئیں ... کی قدر ہو سکتی ہے۔ زائرین کربلا کے دل سے کبھی پوچھئے کہ کس طرح جیب تمنا و جیب جامہ خالی لے کر ... غدر آس لوٹ سے جو لوٹ ہو۔ مالی و اخلاقی۔ مالی ... کا یہ حال ہے۔ کہ کافذ اور کھچیوں کے سنگھاسن ... قوم کے لاکھوں کروڑوں روپے نکلے جاتے ہیں۔ اخلاقی کا یہ حال ہے۔ کہ ہر شخص کے ملنے کے لئے ... مخالفوں کو زبان بات ... عرض ہر طرح سے نقصان پہنچاؤ۔ چاہے آبرو ہی کیوں نہ جائے۔ مگر موقعہ پاکر ... دو۔ فاسق بنادو۔ زانی بنادو۔

ہر عیب کہ سلطاں بپسندد ہنر است ... مسلم و اہل مذہب ...

مرزا صاحب کا گھر اگر ہزار یا دہ ہزار روپیہ میں ... ہو جائے تو ناگوار لیکن مشہد مقدس میں چار چار ... لاکھوں روپیہ کھا جائے۔ تو لیسند۔ زندہ انسان بندگان خدا امن و عافیت پائیں۔ تو ناروا۔ ہڈیوں کے قافلے کے قافلے زمین میں گڑتے چلے جائیں۔ اور لاکھوں کے خرچ میں ... خاطر۔ چاہے مہینہ بھر کے بعد نکالکر پھینک دئیے ... افسوس آپ نے اپنی اس قدر علمیت ... دکھا کر ناحق ... آپ کو سہ چہ گیرد علتی علت شود کا مصداق بنالیا ... آپ کی تو راس تحریک کی ریاہ پر روشن ہو گئی جو معیار حیات کا ہے۔ اس پر تو سوائے تاریکی ... فرزندگی ... کو برا اثر ہے۔ نہ اثر لیگا۔ ... یہ ہے کہ ہر دلیہ سر میں ... جائے۔ اور اصل مسئلہ کو لاکر ہم سب کی قلعی کھولدیجئے۔ اس قدر تو میں ... کیا حاصل ... کا پلا دیکھ کر ہم خود فیصلہ کر لیں گے اصل قرآن شریف بھی مل جائے گا۔ بہتر تو یہی ہے کہ آپ رخصت ... سرداب چلئے ... ورنہ اس معصوم ... کو لے آئیے ... زندہ کو بغض میں لانا مشکل ہے ... مسیح کو زندہ کرنا آسمان سے لانا آسان ہے۔

www.aaiil.org

الغرض اس تمام تحریر سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ آپ سے اگر ممکن ہو۔ تو کبھی اللہ تعالےٰ کے چہرہ کو دنیا میں چمکنے نہ دیں کیونکہ نورِ حق سے توکر و ڑون کی حیلسازیان اور افتراپردازیان کھل رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے اور ہادی بھیجتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا گمراہ راست پر آئے۔ لیکن مدعی کیوں اپنی کرنی سے باز آتے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے۔ جب تک قدرت ہے۔ مگر اے نادانو! "اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون"

کم سے کم اس بحث ابحثی میں یہ بات تو کھل گئی۔ کہ مامور من اللہ اور مرسل من اللہ کے ساتھ اس طرح دنیا عناد رکھتی ہے۔ اگلوں پر ہنستے ہیں۔ کہ کیسے نادان تھے۔ کہ راستی سے منہ موڑا۔ کیا عقل نہ تھی۔ لیکن ہمنے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ مفسد ہمیشہ مصلح بن کر قوم کو راستبازوں کی طرف جانے سے روکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے ہزاروں ہزار وں شکر۔ کہ اس نے امام معصوم کی صداقت اپنے لاکھوں نشانات آسمانی سے قایم کر دی۔ اور ثابت کر دیا کہ تاریکی کے فرزند اور ان کے چیلے چاپڑے نجات سے بے نصیب اور اس راہ پاک سے کوسوں دور پڑے ہوئے ہیں۔ زمانہ سنت اللہ پر چل رہا ہے۔ اور سنت اللہ ہی ایک غیر قابل تغیر قانون ہے۔ سنت اللہ توڑنے والوں پر زمانہ تیار کھڑا رہتا ہے۔ یہی خدا کی لاٹھی ہے۔ پیسہ اخبار کی لگ چکی۔ عصر جدید بھی راہ طے کر رہا ہے۔ عنقریب اس منزل پر پہنچیگا۔ جہاں اس کے بھائی پیشوائی کریں گے

آخر میں یہ عاجز اس اظہار کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔ میلش اندر طعنہ پاکان کند

غلام مسیح موعود ذوالفقار علی خان۔ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے پہلی گواہ ہے۔ اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک ہوتی رہیں گی۔ یہ کتاب بہ چہار جلد نہایت عمدہ۔ خوشخط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پیشگی تین روپے۔ ؏۔ درخواستیں بنام معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

درخواست دعا۔ میاں احمد الدین صاحب بزرگ منشی ۔۔۔ ضلع ملتان دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں احباب ان کے لئے دعا فرماویں

حرمت تصویر بازی

ذکر آیا۔ کہ ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے۔ تاکہ لوگ ان کارڈوں کو خرید کر خطوط میں استعمال کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میرے نزدیک یہ درست نہیں بدعات پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے۔ ہمنے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی۔ وہ اس واسطے تھی۔ کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہیں۔ اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہیں رکھتی۔ بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فائدہ ہے۔ اور نقصان نہیں۔ تو وہ حسب ضرورۃ اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ خاص اس یورپ کی ضرورۃ کے واسطے فوٹو کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے۔ جن میں لکھا تھا۔ کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔ ایسا ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ شریعت میں ہر ایک امر جو ماینفع الناس کے نیچے آئے۔ اس کو دیر پا رکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ جو کارڈوں پر تصویریں بنتی ہیں۔ ان کو خریدنا نہیں چاہیے۔ بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے اور ان سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری جماعۃ پر سر لگاتے ہی آفت پڑ جائے۔ میں نے اس ممانعت کو کتاب میں درج کر دیا ہے۔ جو زیر طبع ہے۔ جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہیں۔ ان پر ہم سخت ناراض ہیں۔ ان پر خدا ناراض ہے۔ ہاں اگر کسی طریق سے کسی انسان کے روح کو فائدہ ہو۔ تو وہ طریق مستثنےٰ ہے

(ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا) دیکھ کر فرمایا۔ یہ بالکل ناجائز ہے۔ ایک شخص نے اس قسم کے کارڈوں کا ایک بنڈل لاکر دکھایا کہ میں نے یہ آج ۔۔۔ فروخت کے واسطے خریدے تھے۔ اب کیا کروں فرمایا ان کو جلا دو اور تلف کر دو۔ اس میں اہانت دین اور اہانت شرع ہے ۔۔۔ نہیں بلکہ اس سے بت پرستی پیدا ہوتی ہے ۔۔۔ [illegible]

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس میں فاضل مصنف نے بعد طبع ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوشخط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ؍ روپیہ درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوشخط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ جاتے ہیں کہ یہاں کسی سے نہیں پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کیساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن ؏ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا۔ ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ تقسیم کیا جائیگا۔ ضمیمہ بھجوانے کیلئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جائیگا ۔۔۔ [illegible]

عمدہ ۔۔۔ مستریان مولا بخش ۔۔۔ [illegible] ضلع گورداسپور سے طلب کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

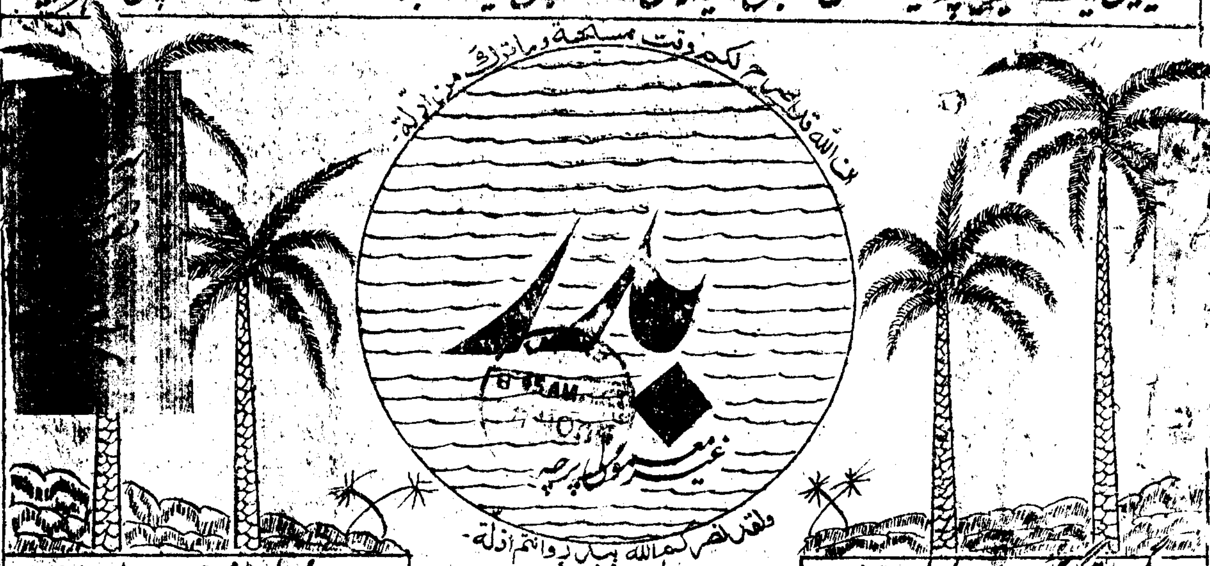

چھپیم باتو گرافی چھپا در قادیان میں | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوامینی شفا امینی غرض دارالامان میں

سلسلۃ الجدید نمبر ۳۲ جلد ۱ | جمعۃ المبارک | سلسلۃ القدیم نمبر ۳۹ جلد ۴

ای جہان منتظر خوش باش کا مد لستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ، | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

عـ۳

واعظ دہلی ۲۵۔اکتوبر ۱۹۰۵ء۔گذشتہ دو پرچوں میں سفر دہلی کے حالات ہدیہ ناظرین کئے جاچکے ہیں۔حضرت مولوی نور الدین صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ ہر شہر کے پاس وہاں کے باشندوں کا واعظ کسی پُرانے شہر کا کھنڈر موجود ہوتا ہے۔یہ بات اہل دہلی پر خوب صادق آتی ہے اور ان کا واعظ نہایت ہی زبردست ہے۔کل ہم چند احباب نے پرانے قلعہ اور مقامات فیروز شاہ کے عبرتناک نظارہ کو دیکھا۔جو یہ سبق دیتا تھا۔کہ سب سلطنتیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں اور حقیقی بادشاہ وہی ہے جس کو چاہتا ہے۔ملک دیتا ہے۔اور جس سے چاہتا ہے۔لے لیتا ہے۔اگر اس کی معیت اور مشیت نہ ہو۔تو کوئی طاقت طاقت نہیں اور کوئی قوت قوت نہیں۔دہلی کے ان نظاروں کا کچھ حال مختصر طور پر کسی آیندہ اشیو میں کیا جاوے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت میں یہ دکھانا چاہتا ہوں۔کہ اہل دہلی حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔

مولوی محمد بشیر سب سے پہلے میں حضرت مولانا المکرم مولوی سید محمد احسن صاحب کے خط کی نقل کرتا ہوں۔جو کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے پرانے دوست مولوی محمد بشیر کے نام لکھا اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی نقل کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم
محب قدیم وحب کریم حضرت مولانا محمد بشیر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔الحمد للہ۔کہ پیشین گوئی اسلامی مندرجہ قرآن مجید۔ واذا النفوس زوجت کا نظارہ اس زمانہ آخر میں طرح طرح سے نظر آرہا ہے۔کہیں جگہ بلکہ ہر ایک مقام میں تو بذریعہ ریلوے اور کہیں پر بذریعہ تار کے اور کسی جگہ بواسطہ مراسلت عمت کے اس مقدمہ قیامت کا جلوہ من جملہ دیگر مقدمات قیامت کے مشاہدہ کیا جاتا ہے جس سے عبرتاً قیامت یاد آجاتی ہے۔فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اما بعد۔ یہ کہ ایک حسن اتفاق ہے کہ خاکسار مسافرانہ جناب والا کے دار الاقامت دہلی میں حاضر ہو گیا ہے۔چونکہ مسافر کو کوئی ہدیہ میزبان کریم کی خدمت میں پیش کرنا بالضرور مسنون ہے۔لہٰذا مواہب الرحمٰن ایک جلد والقرآن دو جلد وتبلیغ حق چار عدد پیش کر کر امیدوار قبول فرمانے کا ہوں۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا۔ان اللہ غفور شکور۔
ثانیاً اور میزبان پر ادنیٰ درجہ یا امر لازم ہے۔کہ اپنی نیابت سے مشرف فرمادے۔جس کی دو صورتیں ہیں۔یا جناب والا قدم رنجہ فرماویں۔کہ القادم یزار۔یا خاکسار جناب والا کے عتبہ عالیہ اور دہلیز پر حاضر ہو کر شرف ملازمت کا حاصل کرے امید کہ بحکم واما السائل فلا تنہر۔کے وقت فرصت سے مطلع فرمایا جائے۔اور سوائے معیت ایک دو احباب کے نہ اس طرف کوئی ضرورت ہے۔اور نہ غالباً جناب کی طرف سے بھی کوئی ضرورت اس کی واقع نہ ہوگی۔خاکسار محمد احسن نزیل بازار چتلی قبر مکان الف خان رشتانی ساز محررہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۲۳ھ ۔یوم سہ شنبہ

جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔حامداً ومصلیاً ومسلماً
مکرم بندہ جناب مولوی محمد احسن صاحب دام مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔عنایت نامہ مع مجلد مرسلہ وصول ہوا۔ممنون فرمایا۔مجھکو آپ کی ملاقات کا

تازہ الہام۔ یکم نومبر ۱۹۰۵ء۔ دست تو دعائے تو ترحم زخدا۔ (بذریعہ تار اس الہام کی خبر آئی)

شوق زائد از حد ہے۔ اور ارادہ مصمم ملاقات کا تھا۔ مگر چند موانع و مصالح کی وجہ سے قاصر رہا۔ معاف فرماویں۔ ان بعض مصالح کا حال حامل پرچہ ہذا کی زبانی واضح ہوگا۔ السلام خیر الختام ۔ خاکسار محمد بشیر عفی عنہ۔ از کوچہ نثوارہ

۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ یوم چہار شنبہ۔ چند مولوی اور طلباء آئے۔ حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ قرآن اور رسول کو مانتے ہیں۔ آپ کو ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ انسان جو کچھ اللہ تعالےٰ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ سب موجب معصیت ہو جاتا ہے۔ ایک ادنےٰ سپاہی سرکار کی طرف سے کوئی پروانہ لے کر آتا ہے۔ تو اس کی بات نہ ماننے والا مجرم قرار دیا جاتا ہے۔ اور سزا پاتا ہے۔ مجازی حکام کا یہ حال ہے تو احکم الحاکمین کی طرف سے آنیوالے کی بے عزتی اور بے قدری کرنا کسقدر عدول حکمی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ خدا تعالیٰ غیور ہے۔ اس نے مصلحت کے مطابق عین ضرورت کیوقت بگڑی ہوئی صدی کے سر پر ایک آدمی بھیجا۔ تاکہ وہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائے۔ اس کے تمام مصالح کو پاؤں کے نیچے کچلنا ایک بڑا گناہ ہے۔ کیا یہودی لوگ نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔ [illegible] ایک یہودی نے ہم کو لکھا کہ ہمارا خدا [illegible] مسلمانوں کا خدا ہے۔ اور قرآن شریف میں جو صفات بیان ہیں۔ وہی صفات ہم بھی مانتے ہیں۔ [illegible] اب تک ان یہودیوں کا یہی عقیدہ چلا آتا ہے۔ مگر باوجود اس عقیدہ کے ان کو سور اور بندر کہا گیا۔ صرف اس واسطے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانا۔ انسان کی عقل خدا کی مصلحت سے نہیں ملسکتی۔ آدمی کیا چیز ہے۔ جو مصلحت الٰہی سے بڑھ کر سمجھ رکھنے کا دعویٰ کرے۔ خدا کی مصلحت [illegible] بدیہی اور اجلیٰ ہے اسلام میں سے پہلے ایک شخص [illegible] جاتا تھا۔ تو ایک شور برپا ہو جاتا تھا ۔ اب اسلام کو [illegible] کچلا گیا ہے کہ ایک لاکھ مرتد موجود [illegible] پر اس قدر حملے کئے گئے ہیں۔ کہ [illegible] کو گالیاں سے بھری ہوئی شائع کی جاتی ہیں۔ بعض رسالے کئی کروڑ تک چھپتے ہیں۔ اسلام کے [illegible] شائع ہوتا ہے۔ اگر سب کو ایک جگہ جمع کیا [illegible] تو ایک بڑا پہاڑ بنتا ہے۔ مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ کہ [illegible] اور سب کے سب [illegible] خدا بھی خاموش رہے۔ تو پھر حال [illegible] خدا کا ایک حملہ انسان کے ہزار حملہ سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ ایسا ہے۔ کہ اس سے دین کا بول بالا ہو جائے گا۔ عیسائیوں نے ۱۹۰۰ سال سے شور مچا رکھا ہے۔ کہ عیسےٰ خدا ہے۔ اور ان کا دین اب تک بڑھتا چلا گیا۔ اور مسلمان ان کو اور بھی مدد دے رہے ہیں عیسائیوں کے ہاتھ میں بڑا حربہ یہی ہے۔ کہ مسیح زندہ ہے۔ اور تمہارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) فوت ہوگئے۔ لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بھاری مجمع میں یہی بات پیش کی۔ کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا مگر ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب جو یہ موجود ہیں۔ اٹھے۔ اور انہوں نے قرآن شریف حدیث تاریخ۔ انجیل وغیرہ سے ثابت کیا۔ کہ حضرت عیسےٰ فوت ہو چکے۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے کرامت اور خوارق دکھانے والے ہمیشہ موجود رہے۔ تب اس کا جواب وہ کچھ نہ دے سکا۔ اب خیال کرو۔ کہ عیسےٰ کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے۔ اور دوسرے انبیاء کی مانند وفات یافتہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے۔ ذرا چارسال فوت شدہ مان کر اس کا نتیجہ بھی تو دیکھ لیں۔ میں نے ایک دفعہ لودیانہ میں عیسائیوں کو اشتہار دیا تھا۔ کہ تمہارا ہمارا بہت اختلاف نہیں۔ تھوڑی سی بات ہے یہ کہ تم مان لو۔ کہ عیسےٰ فوت ہوگئے۔ اور آسمان پر نہیں گئے۔ تمہارا اس میں کیا حرج ہے۔ اس پر وہ بہت جھنجھلائے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اگر ہم یہ مان لیں۔ کہ عیسیٰ مر گیا۔ اور آسمان پر نہیں گیا تو آج دنیا میں ایک بھی عیسائی نہیں رہتا۔ دیکھو خدا علیم و حکیم ہے۔ اس نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے۔ جس سے دشمن تباہ ہو جائے۔ مسلمان اس معاملہ میں کیوں اڑتے ہیں۔ کیا عیسےٰ ؑ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے افضل تھا۔ اگر میرے ساتھ خصومت ہے۔ تو اس میں حد سے نہ بڑھو اور وہ کام نہ کرو۔ جو دین اسلام کو نقصان پہنچائے۔ خدا ناقص پہلو اختیار نہیں کرتا اور بجز اس پہلو کے تم کبھی غلبہ نہیں کر سکتے۔

جنگی امام

اگر تم نے جنگوں سے فتح پائی ہوتی۔ اور تمہارے لئے لڑائیاں کرنا مقدر ہوتا۔ تو خدا تم کو [illegible] تو پ اور تفنگ کے کام میں تم کو سب سے [illegible] اور ہوشیاری دی جاتی۔ مگر خدا کا فعل ظاہر کر رہا ہے۔ کہ تم کو یہ طاقتیں نہیں دی گئیں۔ بلکہ سلطان روم کو بھی ہتھیاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو [illegible] یا انگلستان وغیرہ ممالک سے [illegible] اور [illegible] عیسائیوں سے خرید کرنا [illegible] کے واسطے یہ مقدر نہ تھا کہ مسلمان جنگ کریں۔ اس واسطے خدا نے ایک اور راہ اختیار کی۔ ہاں صلاح الدین وغیرہ بادشاہوں کے وقت ان باتوں کی ضرورت تھی۔ تب خدا نے مسلمانوں کی مدد کی۔ اور کفار پر ان کو فتح دی۔ مگر اب تو مذہب کے واسطے کوئی شخص جنگ نہیں کرتا۔ اب تو لاکھ لاکھ پرچہ اسلام کے برخلاف نکلتا ہے۔ جیسا ہتھیار مخالف کا ہے۔ ویسا ہی ہتھیار ہم کو بھی طیار کرنا چاہیئے۔ یہی حکم خداوندی ہے۔ اب اگر کوئی خونی مہدی آجائے۔ اور لوگوں کے سر کاٹنے لگے۔ تو یہ بے فائدہ ہوگا۔ مارنے سے کسی کی تشفی نہیں ہو سکتی۔ سر کاٹنے سے دلوں کے شبہات دور نہیں ہو سکتے۔ خدا کا مذہب جبر کا مذہب نہیں ہے۔ اسلام نے پہلے بھی کبھی پیش دستی نہیں کی جب بہت ظلم صحابہ پر ہوا۔ تو دشمنوں کو دفع کرنے کیواسطے جہاد کیا گیا تھا۔ خدا کی حکمت کے مطابق کسی کی دانائی نہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ میں دعا کرے۔ اور دیکھے کہ اس وقت اسلام کی تائید کی ضرورت ہے یا نہیں جسم پر غالب آنا کوئی شے نہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ دل کو فتح کیا جائے۔ میں نے کوئی بات قال اللہ اور قال الرسول کے برخلاف نہیں کی۔ اگر قرآن اور حدیث میں جسم عنصری کا لفظ آیا ہوتا تو اس کا منکر کافر اور ملعون ہوتا۔ مگر اصل حقیقت خدا نے بذریعہ الہام کے مجھ پر ظاہر کر دی۔ اور قرآن اور حدیث اور اجماع صحابہ اس کی تائید میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات صحابہ کے واسطے ایک بڑا صدمہ تھا۔ ۶۳ یا ۶۴ سال کوئی بڑی عمر نہیں۔ صحابہ کو اگر یہ کہا جاتا۔ کہ عیسیٰ تو زندہ ہے۔ مگر ہمارے نبی کریم فوت ہوگئے۔ تو ان کے واسطے ایک پشت شکن صدمہ ہوتا۔ اسی واسطے حضرت ابوبکر نے صحابہ کو اکٹھا کر کے [illegible] کیا۔ اور ان کو سمجھایا۔ کہ سب نبی مر گئے۔ کوئی بھی زندہ نہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فوت ہوگئے۔ صحابہ ایک عشق اور محبت کی حالت رکھتے تھے۔ وفات مسیح کے بغیر دوسرا پہلو وہ ہرگز مان نہ سکتے تھے۔ اسلام کبھی ایسا عقیدہ پیش نہیں کر سکتا۔ جو آنحضرت افضل الرسل کی ہتک کرنے والا ہو۔ کوئی ہمیں [illegible] کہے۔ ہم تو اپنا کام کرتے چلے جائیں گے۔ یہ نادان ہم نہیں سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام کی فتح [illegible] ہے۔ اگر ہم عیسائیوں کی ہاں میں ہاں ملا دیں۔ تو ہم الٰہی [illegible] کر سکتے ہیں۔ ہمارے مخالف [illegible] لیں گے۔ کہ وہ اسلام کے دوست نہیں۔ بلکہ [illegible] ہیں۔ عادت بھی ایک بت [illegible] اور یہ لوگ اس [illegible] کی پرستش کر رہے ہیں۔

یہاں پر ایک [illegible] مخالفین کی جماعت میں سے بول اٹھے۔ اور چونکہ انہوں نے حضرت کو سلسلہ تقریر کرنے نہیں دی۔ بلکہ جلدی جلدی سوال پر سوال کرتے گئے۔ اور کسی سوال کے متعلق حضرت کا جواب پورا نہ سنا۔ اس واسطے تقریر مذکورہ بالا تو ختم ہوگئی۔ مولوی صاحب سے سوال جواب میں درج کرتا ہوں تاکہ دہلی کے مولویوں کا نمونہ ناظرین کو نظر آجائے

مولوی صاحب ۔ تو جن روایات سے حضرت عیسےٰ ؑ

www.aaiil.org

کی زندگی ثابت ہے۔ ان کو کیا کریں

حضرت۔ جو روایت قرآن اور حدیث صحیح کے مخالف ہو۔ وہ ردی ہے۔ قابل اعتبار نہیں۔ قول خدا کے برخلاف کوئی بات نہیں ماننی چاہیئے۔

مولوی صاحب۔ اور جو وہ روایت بھی صحیح ہو۔

حضرت۔ جب قول خدا قول رسول کے برخلاف ہوگی تو پھر صحیح کس طرح۔ خود بخاری میں متوفیک کے معنے ممیتک کے لکھے ہیں۔

مولوی صاحب۔ ہم بخاری کو نہیں مانتے۔ اور روایتوں میں مسیح کی زندگی لکھی ہے۔ قرآن کی تفسیروں میں لکھا ہے کہ مسیح زندہ ہے۔

حضرت۔ تمہارا اختیار جو چاہو مانو یا نہ مانو۔ اور قرآن شریف خود اپنی تفسیر آپ کرتا ہے خدا نے مجھے اطلاع دی کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے۔ اور کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ کے مطابق یہ بات ہے۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ قرآن و حدیث کے مخالف ہم کوئی روایت نہیں مان سکتے۔

مولوی صاحب۔ اور جو وہ بھی صحیح ہو تو۔

حضرت۔ وہ صحیح ہو ہی نہیں سکتی۔

مولوی صاحب۔ اگرچہ صحیح ہو۔

حضرت۔ میں کئی دفعہ سمجھا چکا ہوں۔ اب بار بار کیا کہوں کتاب اللہ کے [illegible] خلاف جو روایت ہو۔ وہ کس طرح صحیح ہو سکتی ہے۔

مولوی صاحب۔ یہ کس نے لکھا ہے۔ کس کتاب میں درج ہے۔ کہ برخلاف روایت ہو تو نہ مانو۔ امام بخاری نے بھی غلطی کھائی۔ جو متوفیک کے معنے ممیتک کر دئے

حضرت۔ اگر بخاری نے غلطی کھائی۔ تو تم اور کوئی حدیث بالمقابل پیش کرو۔ جہاں وفات کے معنے سوائے موت کے کئے ہوں اور کئے گئے ہوں۔

مولوی صاحب۔ اچھا حضرت عیسیٰ اترے تو فرشتوں کے ساتھ نازل ہونگے [illegible] فرشتے کہاں ہیں

حضرت۔ [illegible] جو دو فرشتے ہیں وہ تم کو نظر [illegible] فرشتے تم کو نظر آجائینگے۔

مولوی صاحب۔ تو زینہ کہاں ہے۔ جس کا ذکر آیا کہ اس [illegible]

حضرت۔ نزول کے یہ معنے نہیں۔ جو تم سمجھتے ہو [illegible] محاورہ ہے۔ جیسا ہم مسافر سے پوچھتے ہیں۔ کہ تم کہاں اترے اس کے بعد وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

شکر تا ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ آج شام کو یہ عاجز کسی کام پر باہر گیا ہوا تھا۔ حضرت مغرب کے وقت نشستگاہ میں تشریف لائے۔ اور ایک تقریر فرمائی۔ جس کو

مخدومی اخویم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے قلمبند فرمایا۔ ایسا ہی باہر گاڑیوں میں سیر کے وقت جب ڈاکٹر صاحب موصوف حضرت کے ساتھ بیٹھتے اور میں دوسری گاڑی میں ہوتا۔ تو آپ میرے واسطے حضرت کی تقریر محفوظ رکھتے۔ چنانچہ ذیل کی تقریر بھی ڈاکٹر صاحب موصوف کی رقم زدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عزیز بھائی پر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشق و محبت میں اپنا آپ نمونہ ہے۔ اپنی رحمت اور برکت فرمائے اور اس سے بھی بڑھ کر نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ڈاکٹر صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا۔ آج کہاں کہاں کی سیر کی۔ انہوں نے عرض کی۔ کہ فیروز شاہ کی لاٹ پرانا کوٹ۔ مہابت خان کی مسجد۔ لال قلعہ وغیرہ مقامات دیکھے۔ فرمایا۔ ہم تو حضرت بختیار کاکی۔ نظام الدین صاحب اولیاء۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ اصحاب کی قبروں پر جانا چاہتے ہیں۔ دہلی کے یہ لوگ جو سطح زمین کے اوپر ہیں۔ نہ ملاقات کرتے ہیں۔ اور نہ ملاقات کے قابل ہیں۔ اس لئے جو اہل دل لوگ ان میں سے گزر چکے ہیں اور زمین کے اندر مدفون ہیں۔ ان سے ہی ہم ملاقات کرلیں تاکہ بدون ملاقات تو واپس نہ جائیں۔ میں ان بزرگوں کی یہ کرامت سمجھتا ہوں۔ کہ انہوں نے قسی القلب لوگوں کے درمیان بسر کی۔ اس شہر میں ہمارے حصہ میں ابھی وہ قبولیت نہیں آئی۔ جو ان لوگوں کو نصیب ہوئی

شعر۔ چشم باز و گوش باز و ایں ذکا
خیرہ ام از چشم بندی خدا

اسلام پر یہ کیسی مصیبت کا زمانہ ہے۔ اندرونی مصائب بھی بے انتہا ہیں۔ اور بیرونی بھی بے حد ہیں پھر یہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس وقت کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ پھر ہم کو کسی مصلح کی کیا ضرورت ہے مگر نہیں سمجھتے کہ جب تک خدا کی رحمت نہ ہو۔ وہ رقت اور درد پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو انسان [illegible] کے دل کو صاف کرتا ہے۔ چاہیئے کہ بہت دعائیں کریں۔ صرف بحث کرنے والا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ وہ نہیں دیکھتے کہ اسلام پر کس طرح کے مصائب نازل ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اسلام کو گویا خدا نے فراموش کر دیا ہے۔ دہلی کے لوگ ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ لڑنے کو آتے ہیں حق طلبی کا انہیں خیال نہیں۔ حلق کے نیچے بات تب اترتی ہے۔ جب حلق صاف ہو۔ دوائی کا بھی یہی حال ہے۔ کہ جب تک حلق صاف نہ ہو۔ اور معدہ بھی صاف نہ ہو دوائی کا اثر نہیں ہو سکتا۔ دوائی قے ہو جاتی ہے یا ہضم نہیں ہوتی۔

احمدی نام کیوں رکھا گیا ایک مولوی صاحب آئے اور انہوں نے سوال کیا کہ خدا نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے۔ آپ نے اپنے فرقہ کا نام احمدی کیوں رکھا ہے۔ یہ بات ھو سمٰکم المسلمین کے خلاف ہے۔

اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ اسلام بہت پاک نام ہے۔ اور قرآن شریف میں یہی نام آیا ہے۔ لیکن جیسا کہ حدیث شریف میں آچکا ہے۔ اسلام کے ۷۳ فرقے ہوگئے ہیں۔ اور ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ انہی میں ایک رافضیوں کا ایسا فرقہ ہے۔ جو سوائے دو تین آدمیوں کے تمام صحابہ کو سب و شتم کرتے ہیں۔ نبی کریم کے ازواج مطہرات کو گالیاں دیتے ہیں۔ اولیاء اللہ کو برا کہتے ہیں۔ پھر بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ خارجی حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو برا کہتے ہیں۔ اور پھر بھی مسلمان نام رکھلاتے ہیں۔ بلاد شام میں ایک فرقہ یزیدیہ ہے جو امام حسین رضی پر تبرہ بازی کرتے ہیں اور مسلمان بنے پھرتے ہیں۔ اسی مصیبت کو دیکھ کر سلف صالحین نے اپنے آپ کو ایسے لوگوں سے تمیز کرنے کے واسطے اپنے نام شافعی حنبلی وغیرہ تجویز کئے۔ آج کل نیچریوں کا ایک ایسا فرقہ نکلا ہے۔ جو جنت دوزخ۔ ملائک۔ وحی سب باتوں کا منکر ہے۔ یہاں تک کہ سید احمد خان کا خیال تھا۔ کہ قرآن مجید بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیالات کا نتیجہ ہے۔ اور عیسائیوں سے سن کر یہ قصے لکھ دئے ہیں۔ غرض ان تمام فرقوں سے اپنے آپ کو تمیز کرنے کے واسطے اس فرقہ کا نام احمدیہ رکھا گیا۔

حضرت یہ تقریر کر رہے تھے۔ کہ اس مولوی نے پھر سوال کیا۔ کہ قرآن شریف میں تو حکم ہے۔ کہ لا تفرقوا۔ اور آپ نے تو تفرقہ ڈال دیا۔

حضرت نے فرمایا۔ ہم تو تفرقہ نہیں ڈالتے۔ بلکہ ہم تفرقہ دور کرنے کے واسطے آئے ہیں۔ اگر احمدی نام رکھنے میں ہتک ہے۔ تو پھر شافعی حنبلی کہلانے میں بھی ہتک ہے۔ مگر یہ نام ان اکابر کے رکھے ہوئے ہیں جن کو آپ بھی صلحاء مانتے ہیں وہ شخص بدبخت ہوگا۔ جو ایسے لوگوں پر اعتراض کرے اور ان کو برا کہے۔ صرف امتیاز کے لئے ان لوگوں نے اپنے یہ نام رکھے تھے۔ ہمارا کاروبار خدا کی طرف سے ہے۔ اور ہم پر اعتراض کرنے والا خدا پر اعتراض کرتا ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ اور احمدی ایک امتیازی نام ہے

اگر صرف مسلمان نام ہو تو شناخت کا تمغہ کیونکر ظاہر ہو۔ خدا تعالیٰ ایک جماعت بنانا چاہتا ہے اور اس کا دوسروں سے امتیاز ہونا ضروری ہے۔ بغیر امتیاز کے اس کے فوائد مترتب نہیں ہوتے اور صرف مسلمان

کہلانے سے تمیز نہیں ہو سکتی۔ امام شافعی اور حنبل وغیرہ کا زمانہ بھی ایسا تھا۔ کہ اس وقت بدعات شروع ہو گئی تھیں۔ اگر اس وقت یہ نام نہ ہوتے۔ تو اہل حق اور ناحق میں تمیز نہ ہو سکتی۔ ہزارہا گندے آدمی ملے جلے رہتے۔ یہ چار نام اسلام کے واسطے مثل چار دیواری کے تھے۔ اگر یہ لوگ پیدا نہ ہوتے۔ تو اسلام ایسا مشتبہ مذہب ہو جاتا کہ بدعتی اور غیر بدعتی میں تمیز نہ ہو سکتی اب بھی ایسا زمانہ آگیا ہے۔ کہ گھر گھر ایک مذہب ہے۔ ہم کو مسلمان ہونے سے انکار نہیں۔ مگر تفرقہ دور کرنے کے واسطے یہ نام رکھا گیا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توریت والوں سے اختلاف کیا۔ اور عام نظروں میں ایک تفرقہ ڈالنے والے بنے لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ تفرقہ خود خدا ڈالتا ہے جب کھوٹ اور ملاوٹ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو خدا خود چاہتا ہے۔ کہ ایک تمیز ہو جائے۔

مولوی صاحب نے پھر وہی سوال کیا۔ کہ خدا نے تو کہا ہے۔ کہ هو سمّٰكم المسلمين۔

فرمایا۔ کیا اس میں رافضی اور بدعتی اور آج کل کے مسلمان شامل ہیں۔ کیا اس میں آج کل کے وہ لوگ شامل ہیں جو اباحتی ہو رہے ہیں۔ اور شراب اور زنا کو بھی اسلام میں جائز جانتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کے مخاطب تو صحابہ ہیں حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ قرون ثلاثہ کے بعد فیج اعوج کا زمانہ ہوگا۔ جس میں جھوٹھ اور کذب کا افشاء ہوگا۔ آنحضرتؐ نے اس زمانہ کے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے۔ ليسوا منی ولست منهم۔ نہ ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہے۔ نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے۔ وہ لوگ مسلمان کہلائیں گے۔ مگر میرے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

جو لوگ اسلام کے نام سے انکار کریں۔ یا اس نام کو عار سمجھیں۔ ان کو تو میں لعنتی کہتا ہوں۔ میں کوئی بدعت نہیں لایا۔ جیسا کہ حنبلی شافعی وغیرہ نام تھے۔ ایسا ہی احمدی بھی نام ہے۔ بلکہ احمد کے نام میں اسلام اور اسلام کے بانی احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتصال ہے۔ اور یہ اتصال دوسرے ناموں میں نہیں۔ احمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔ اسلام احمدی ہے اور احمدی اسلام ہے۔ حدیث شریف میں محمدی رکھا گیا ہے۔ بعض اوقات الفاظ بہت ہوتے ہیں مگر مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔

احمدی نام ایک امتیازی نشان ہے۔ آج کل اس قدر طوفان زمانہ میں ہے۔ کہ اول آخر کبھی نہیں ہوا۔ اس واسطے کوئی نام ضروری تھا۔ خدا کے نزدیک جو مسلمان ہیں وہ احمدی ہیں۔

تازہ اخبار دہلی۔ ۲۶۔ اکتوبر کی صبح کو حضرت مسیح شاہ ولی اللہ صاحب اور خواجہ میر درد صاحب کی قبروں پر تشریف لے گئے۔ ہر دو مقامات کے کتبے عاجز نے نقل کر لئے تھے۔ اپنے موقعہ پر درج اخبار ہوں گے دہلی کے لوگ زیادہ تر مسجدوں کے طالب علم اور مولوی آتے ہیں۔ اور عجیب قسم کے بے ہودہ سوال کرتے ہیں بعض تمسخر کے سوائے بات نہیں کرتے۔ حضرت سب کے ساتھ اخلاق کریمانہ سے پیش آتے ہیں۔ میرٹھ سے میاں عبد الرشید صاحب تاجر اور چند دوست امروہہ سے تشریف لائے۔

۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ آج لاہور سے خواجہ کمال الدین صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب اور قادیان سے بابو شاہدین صاحب۔ اور ڈاکٹر عبد الستار صاحب۔ اور اٹاوہ سے میر صادق حسین صاحب اور ایسا ہی دیگر مقامات سے بہت سے دوست آئے۔ آج حضرت نے دو دفعہ ایک صبح اور ایک ظہر لمبی تقریریں کیں۔ جو انشاء اللہ درج اخبار ہوں گی۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کو بھی حضرت نے دہلی آنے کے واسطے فرمایا ہے۔

جماعت پٹیالہ نے درخواست کی ہے۔ حضور جاتے ہوئے وہاں ٹھہریں۔ ہنوز کچھ حکم نہیں فرمایا۔

آج مولوی محمد احسن صاحب نے جمعہ کا خطبہ پڑھا۔ جو دلوں پر بہت نیک اثر کرنے والا تھا۔ مناسب موقعہ پر کچھ اقتباس اس میں سے درج کیا جاوے گا۔

۲۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح اور پھر بعد ظہر عصر تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقریریں کیں قریب دس کے نئے آدمی بیعت میں شامل ہوئے جن میں سے بعض کے نام مفصلہ ذیل ہیں۔ میر رستم علی صاحب ٹھیکدار رام پور ساکنہ شاہجہان پور۔ حامد حسین خان صاحب منصرم میرٹھ۔ عبد الرحمان صاحب اسسٹنٹ ویٹرنری سرجن۔

آج لاہور سے میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر اخبار بدر۔ مظفر نگر سے منشی ماجد علی صاحب منشی احمد حسن صاحب۔ میرٹھ سے محمد ذو الفقار علی خان صاحب منشی عباد اللہ صاحب وغیرہ اٹاوہ سے۔ منشی عبد المجید صاحب۔ میاں کریم بخش صاحب سید ابن حسن خان صاحب۔ شیخ پیر محمد صاحب امروہہ سے میاں عبد الصمد صاحب۔ میاں عبد الغفور صاحب میاں عبد السلام صاحب۔ چندوسی سے مولوی طفیل احمد صاحب۔ علیگڑھ سے حکیم محمد حسین صاحب۔ شیخ حبیب اللہ صاحب وغیرہ۔ اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔ اور احباب کا ایک بڑا مجمع اس جگہ ہو گیا ہے۔

۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح کے وقت حضرت معہ خدام شاہ نظام الدین صاحب اولیاء کے مزار پر تشریف لے گئے۔ وہاں کے سجادہ نشینان۔ میاں حسن نظامی صاحب اور صاحبزادہ سید غلام معین الدین نظامی و دیگر صاحبان نے ساتھ ہو کر تمام مقامات اور قبریں دکھائیں۔ حضرت نے شاہ صاحب اور امیر خسرو صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھا۔ وہاں کے مزید حالات اس تاریخ کی ڈائری میں درج ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بعد ظہر میرٹھ کے چند دوستوں اور علیگڑھ کے چند دوستوں نے بیعت کی۔

حضرت نے ایک لمبی تقریر کی۔ اور چند مولویوں نے بعد تقریر حضرت سے ایک تحریر لکھا لی۔ کہ آپ کیوں مسیح کی وفات کے قائل ہیں۔ وہ تحریر آئندہ درج اخبار ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مولوی نور الدین آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔

۲۶۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح کے وقت حضور نے گاڑیاں منگوائیں اور خواجہ میر درد صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ راستہ میں قبرستان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یہ انسان کی دائمی سکونت ہے۔ جہاں ہر قسم کے امراض سے نجات پا کر انسان آرام کرتا ہے

خواجہ میر درد صاحب کی قبر پر آپ نے فاتحہ پڑھا اور کتبہ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ کہ کتبہ لکھنا شریعت میں منع نہیں ہے۔ اس میں بہت سے فوائد ہیں

خواجہ میر درد صاحب کی قبر کے سرہانے کی طرف یہ عبارت لکھی ہے۔

هو الناصر

نور البصر اول المحمدیین خواجہ میر محمدی التخلص بدرد تحیاتہ اللہ علیہ و علے والدیہ و علے من توسل الیہ۔ ولادت نوز ذیقعد ۱۱۳۳ھ بروز شنبہ عمر شریف ۶۶ سال رحلت ۲۴۔ صفر یوم جمعہ قبل صبح صادق ۱۱۹۹ھ

ہم میر و فقیر خواجہ میر درد است
ہم مرشد و پیر خواجہ میر درد است

از بسکہ غلام خواجہ میریم اثر
زیر اقدام خواجہ میریم اثر
از رحمت حق زندہ جاوید شدیم
ہر گاہ بنام خواجہ میریم اثر

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

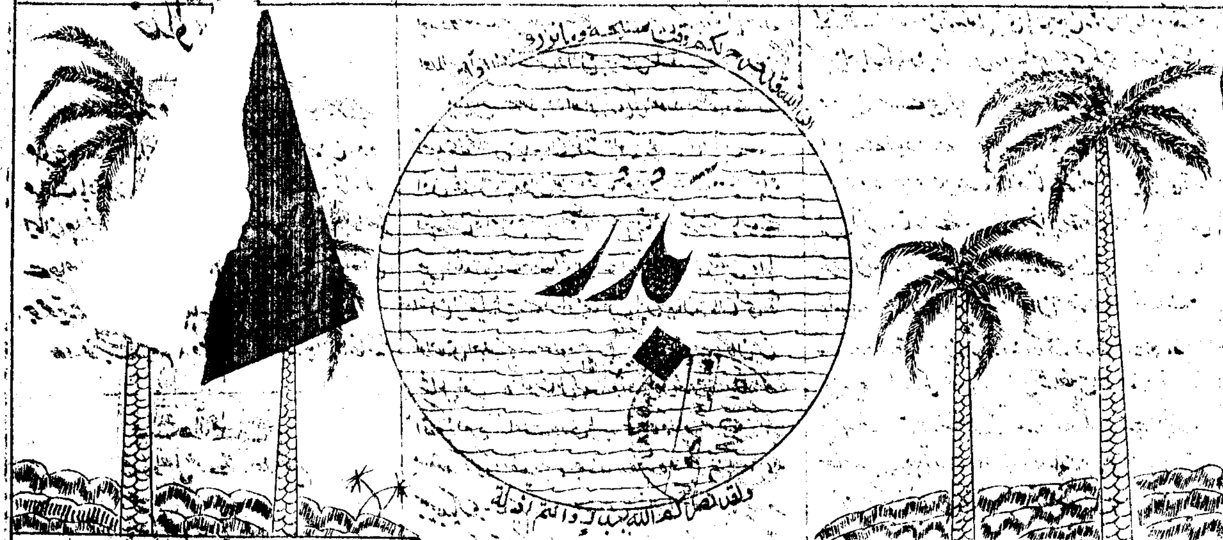

چہ گویم با تو گر آئی ببادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۵ | دوا بینی شفا بینی عرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد | جمعۃ المبارک | سلسلۃ القدیم جلد

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ہے
معاونین عہ
بر ضلئے صہ
خود ہے

عام قیمت

	پیشگی	مابعد
سالانہ	چار	ہے
شش ماہی	عہ	عہ
سہ ماہی	۱۲ر	۱۴ر
یک ماہ	۵ر	۶ر
فی پرچہ	ار	۲ر

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ پیشگی قیمت نہ آنے کی صورت کے ساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیے۔ باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہرکہ انکارے کند از اشقیاست
نکتۂ دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۴- نومبر ۱۹۰۵ء ... مذ دکھایا گیا۔ جس پر
عربی عبارت میں ... لکھے ہوئے ہیں۔ وہ
عبارت یاد نہیں ... مطلب غالباً یہ تھا۔ کہ
ایمان چار قسم ... بیان۔ دوسرا وہ جو بصیرۃ
سے حاصل ... کا ایمان۔ چوتھا۔ استغراقی
جو محویت ... جاتا ہے۔

۱۵- نومبر ۱۹۰۵ء ۔ وحی ہوئی "زندگیوں کا خاتمہ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لنگر خانہ کی آمد

یہ چند سطریں میں آپ کی خدمت میں حضرت امام علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق لکھتا ہوں۔ لنگر خانہ کی آمد کی کمی بسا اوقات باعث تشویش ہوتی ہے۔ اس سے جو تین سال پہلے جب حضرت اقدس نے خود ایک اشتہار بعنوان لنگر خانہ کے انتظام کے لئے شائع فرمایا تھا۔ تو اس وقت بھی یہی تکلیف پیش آئی تھی۔ اب خرچ تو اس وقت ڈیوڑھا ہو گیا ہے یعنی اسوقت آٹھ سو روپیہ ماہوار تھا تو اسوقت بارہ سو روپیہ ماہوار ہو گیا ہے۔ اور آمد کی یہ حالت ہے۔ کہ دن بدن کم ہوتے ہوتے ان دنوں میں خصوصاً بہت ہی تنزل کی حالت میں ہے اور حضور کی اوقات گرامی جو ایسی تشویشوں سے خالی ہونی چاہئے۔ للہ ان میں یہ باتیں مخل ہو جاتی ہیں۔ میں امید نہیں کرتا کہ کوئی اس سلسلہ کا مخلص اس بات کو گوارا کر سکیگا۔ کہ حضور کو یہ تکلیف تشویش میں ڈالنے والی ہو اگرچہ سارا انتظام تو کلاً علی اللہ ہی ہو رہا ہے۔ مگر تاہم یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی ایسا انتظام کیا جائے جیسا حضور نے پہلے بھی ایک دفعہ اشتہار دیا تھا۔ اس اشتہار میں حضرت اقدس نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ "ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں۔ میں آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے۔ کہ میرا انہیں سے پیوند ہے۔ یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں۔ جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ ... سو ہر ایک شخص کو چاہئے۔ کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے۔ کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اسقدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے ... گو ایک پیسہ ماہواری ہو اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا۔ اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں نہیں رہیگا ..... اور اس کے بعد کوئی معذور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہیگا"

تین طرح سے موجودہ آمد میں ترقی کی صورت ہو سکتی ہے اور امید ہے کہ مخلص احباب ان تینوں طریق پر پوری سعی فرمائیں گے اوّل فہرست چندہ میں جو اسوقت موجود ہے۔ صرف دو ہزار چندہ دہندگان کا نام موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بکثرت احباب ایسے ہیں جنکو ابھی تک حضرت اقدس کے ارشاد کا پورا علم نہیں ہوا یا انہوں نے ٹھیک طرح سے اسکو سمجھا نہیں۔ پس جہاں جہاں کسی دوست کو احمدی احباب کا پتہ معلوم ہے۔ جو ابھی تک چندہ دہندگان میں شامل نہیں۔ وہ انکو شامل کرنے کی کوشش کریں اور انکو حضرت اقدس کے اس منشاء سے پوری طرح سے آگاہ کریں اور انہیں ایک مستعد آدمی کو مقرر کریں۔ جو باقاعدہ چندہ وصول کر کے ماہوار بھیجدیا کرے۔ دوئم اس فہرست میں اکثر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں سے ایک آدمی کو چندہ دینے والا مقرر کر لیا گیا ہے اور باقی افراد عورتیں ہوں۔ یا لڑکے لڑکیاں وہ اس فرض سے سبکدوش سمجھے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ فرض کفایہ نہیں۔ بلکہ حضرت اقدس کے یہ لفظ ہیں کہ ہر ایک شخص کو جو اپنے آپ کو اس سلسلہ میں سمجھتا ہے خواہ وہ مرد ہے یا عورت یا لڑکا الگ الگ چندہ دینا چاہئے اور کوئی اس حکم سے مستثنیٰ نہیں۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ دو لاکھ سے بھی زیادہ مریدوں میں سے جو سلسلہ بیعت میں داخل ہو چکے ہوں صرف دو ہزار چندہ دینے والے ہوں گویا بحساب اوسط سو سے بھی زیادہ بیعت کرنیوالوں میں سے صرف ایک چندہ دینے والا ہوا اور پھر جیسا کہ مردوں کو اس اعانت میں حصہ لینا چاہئے عورتیں کیوں الگ رہیں اور ایسے ہی گھر کے دوسرے افراد سب کے سب شامل ہونے چاہئے صرف احاطہ بمبئی میں ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہے کہ (۱۱۰۸۷) احمدی تھے اگر یہ کل احمدی فی کس ایک پیسہ ماہوار کے حساب سے بھی چندہ دیں تو پورے دو سو روپیہ ماہوار چندہ اس حساب سے آنا چاہئے حالانکہ اب تعداد اور بھی بڑھی ہوئی ہے۔ اسی طرح پھر ہر جگہ اگر ہر شخص جو احمدی کہلاتا ہے چندہ اپنی اوپر فرض کر لے خواہ مرد ہو یا عورت تو ایک ایک پیسہ بھی دیں تو لنگر خانہ کا انتظام بآسانی چل سکتا ہے پس سب سے زیادہ زور دینے کے قابل یہی دو باتیں ہیں۔ کہ اوّل تو جہاں حضرت اقدس علیہ السلام کے ارشاد کی پوری طرح خبر نہیں وہاں تو خبر پہنچا کر ان لوگوں کو ماہوار مستقل اعانت پر آمادہ کیا جائے۔ اور اپنے گھروں میں عورتوں اور بچوں کو بھی اسمیں شریک کیا جاوے۔ اور فہرست چندہ میں جو کچھ ان کا چندہ ہو خواہ وہ ایک پیسہ ہو یا دھیلہ الگ دکھایا جاوے بلکہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی بہ نیت حصول ثواب اسمیں شامل کر لیا جاوے۔ سوئم۔ تیسری تجویز یہ ہے کہ جو صاحب آمدنی کا ذریعہ رکھتے ہیں وہ اپنا اپنا چندہ کو بڑھاویں۔ ان کے تھوڑا تھوڑا بڑھانے سے مجموعی آمد میں بہت بڑی ترقی ہو سکتی ہے مجھے کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ احباب اگر اپنی آمد کا دسواں حصہ خالص سلسلہ کی ضروریات کیلئے الگ کر دیا کریں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ ممکن ایسا ہو سکتا ہے کہ جن احباب کی آمدنی مثلاً دس روپیہ ماہوار سے بھی کم ہے وہ حسب استطاعت دسویں حصے سے بھی کم دیدیا کریں۔ اور جن کی آمدنی سو روپیہ ماہوار سے زیادہ ہے۔ وہ حسب استطاعت زیادہ دیدیا کریں آخر جو وعدہ بیعت کیوقت کیا جاتا ہے۔ اس کو بھی تو کسی قدر پیش نظر رکھنا چاہئے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا سہل امر نہیں مگر جہاں تک ہو سکے۔ دین کے لئے دن بدن قدم آگے ہی بڑھانا چاہئے۔ میری غرض یہ ہے۔ کہ دسواں حصہ صرف ضروریات سلسلہ کے لئے دیا جاوے جس میں لنگر خانہ اور مدرسہ اور اشاعت کا کام شامل ہیں۔ یہی سلسلہ کی اصل اور بڑی شاخیں اور مقدم ضروریات ہیں اخباروں اور کتابوں کی قیمت ایک الگ چیز ہے۔ کیونکہ وہ معاوضہ میں دیجاتی ہے اور ان ضروریات میں بھی لنگر خانہ سب مقدم ہے۔ کیونکہ اس کے اخراجات بہ نسبت دوسری شاخوں کے بہت زیادہ ہیں۔

زکوٰۃ۔ ان باتوں کے علاوہ ایک ضروری عرض ہے اور وہ بھی میں بایمائے حضرت امام علیہ السلام ہی لکھتا ہوں۔ اور وہ ہے زکوٰۃ کے متعلق۔ اسی اشتہار متعلق لنگر خانہ میں جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے حضرت اقدس نے اخیر پر یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ یہ بھی واضح رہے کہ صدقات اور زکوٰۃ اور اس طرح کی ہر مد کا روپیہ بھی یہاں آنا چاہیئے مگر اسکی طرف بہت ہی کم میں کہہ سکتا ہوں شاید تو تا دراحباب نے توجہ کی ہے حسبارشاد حضور علیہ السلام نے لنگر خانہ کے متعلق تحریک کے لئے حکم دیا۔ اسی دن میں نے یہ بھی عرض کیا تھا اور یہ بعض احباب سیالکوٹ و لاہور کی تحریک سے تھا کہ زکوٰۃ کا روپیہ اکثر لوگ یا تو شاید الگ کر کے نکالتے ہی نہیں اور یا نکالتے ہیں تو اپنی اپنی جگہ پر مناسب موقعہ پر خرچ کر لیتے ہیں جس پر آپ نے فرمایا۔ کہ زکوٰۃ کا روپیہ بھی سب یہاں آنا چاہئے پھر یہاں حسب ضرورت خرچ ہونا چاہئے۔ اوّل تو زکوٰۃ دی بہت کم جاتی ہے حالانکہ بہت گھر ایسے ہوتے ہیں جہاں اگر نقد مال جمع نہ ہو تو کم از کم زیور ضرور اسقدر مالیت کا ہوتا ہے جس پر زکوٰۃ ضروری ہے۔ اور اس طرف توجہ اس لئے نہیں ہوتی کہ زکوٰۃ کا فنڈ الگ جمع نہیں ہوتا ورنہ اگر یہ روپیہ یکجا جمع کیا جاتا تو خود تحریک کا باعث ہوتا ہے دوم زکوٰۃ آنحضرت صلعم کے زمانے میں ہمیشہ ایک جگہ جمع ہوتی رہی اور کبھی اجازت نہ تھی کہ ہر شخص جہاں چاہے اسے خرچ کرلے۔ لہٰذا اب بھی وہی صورت ہونی چاہیئے یہی حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بھی ایک استفسار پر فرمایا تھا پس نہایت ضروری ہے کہ آئندہ زکوٰۃ کا کل روپیہ ایک جگہ قادیان میں جمع ہو اور یہ روپیہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے پاس جمع ہوگا مگر بھیجنے والے صرف اس قدر لکھیں مد زکوٰۃ فنڈ قادیان تاکہ یہ روپیہ الگ کا الگ جمع ہوتا رہے۔ اس کا حساب کتاب الگ ہوگا

صلا یاد رہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ مخصوص ہو کر الگ فنڈ زکوٰۃ میں آنا چاہیئے اور اس کا تعلق کسی دوسرے کسی چندہ یا مد سے کچھ نہیں۔ پھر بموجب ارشاد حضرت اقدس اسکو مناسب موقعہ پر خرچ کیا جاویگا خاکسار محمد علی النعمانی

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

عہ

استقامت ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص نے بیعت کی۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے۔ انسان جب خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو راستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب تک اُن میں سے انسان گذر نہ لے۔ منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا۔ امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے۔ اور دوست بننے کو طیار ہے۔ مستقیم وہ ہے۔ کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے

طول امل مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی موت کو دیکھو۔ اور اس پر غور کرو۔ کہ بڑے عبرت کی جگہ ہے۔ کس طرح ناگہانی موت ان پر وارد ہوئی۔ ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ دن کسی وقت آنیوالا ہے سب کو اس کے واسطے طیار رہنا چاہیئے۔ ان باتوں کا تصور اور مطالعہ انسان کو سچا مومن بنا دیتا ہے۔ جب انسان دنیا کی طرف جھکتا ہے۔ اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے۔ تو ایک طول امل پیدا ہو جاتا ہے۔ طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے۔ اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ کرونگا۔ وہ کرونگا۔ اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ رات کو سوئے اور صبح اُٹھنے کی اُمید نہ کرے۔ اور صبح اُٹھے۔ تو رات تک زندگی کی اُمید نہ رکھے۔ سب سے اعلےٰ اور آخری بات یہ ہے۔ کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو۔ جب خدا کسی پر فضل کرتا ہے۔ تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے۔ بغیر فضل الٰہی کے دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اول بات یہ ہے۔ کہ طول امل جاتا رہے۔ تب انسان تسلی پکڑتا ہے۔ جب انسان دن بھر ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے اور دنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ تو دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں۔ یہی بڑا واعظ ہے۔

جذب اٹاوہ کے دوست سید صادق حسین صاحب اور دیگر دوست اس جگہ کے مخاطب تھے۔ فرمایا۔ اگر ایک آدمی بھی متقی اور صالح کسی مقام پر ہو جو اشاعت حق کے لئے پورا جوش رکھتا ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس میں قوت جاذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے۔ کیونکہ مومن کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔ یہ نہیں کہ صرف معجزات کے ذریعہ سے ہی لوگوں پر حجت پوری کی جاتی ہے۔ بلکہ مومن میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوت جذب رکھی ہے۔ سعید لوگ اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں اور غیر سعید لوگ بھی سلسلہ حقہ کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں۔ ان کے سپرد یہ خدمت کی جاتی ہے۔ کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شور و غوغا مچا کر اس کی تشہیر کریں اور اس کی تبلیغ کو دور تک پہنچاویں۔ مومن میں قوت جاذبہ ضرور رہتی ہے جب میں براہین لکھتا تھا۔ تو یہ الہام ہوا تھا۔ کہ ہر ایک دور کے راہ لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اس وقت ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا۔ اور یہ کتاب وہ ہے جو ہر ایک فرقہ عیسائی۔ ہندو۔ برہمو۔ آریہ اور سب مخالفین کے پاس ہے۔ مولوی محمد حسین نے اس پر بڑا ریویو لکھا تھا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پیشگوئیاں پیچھے بنائی گئی ہیں۔ یا ایسے زمانے میں لکھی گئی تھی۔ کہ لوگ آیا جایا کرتے تھے۔ ویسے وقت میں یہ الہامات شائع ہوئے اور کئی ایک زبانوں میں عربی۔ فارسی۔ اردو۔ انگریزی عبرانی۔ سب زبانوں میں الہامات ہوئے۔ یہ اس لئے ہوا۔ کہ ہر ایک زبان گواہ رہے۔ اور اس کتاب کی عظمت ہو۔ اور اس میں یہ بھی ایک راز معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک زبان کے لوگ گواہ ہوں گے۔ اور اس جماعت میں داخل ہوں گے۔

اگر دنیا میں یہ باتیں انسان اپنی طاقت سے بنا سکتا تو اس کی نظیر کہاں ہے۔ اگر یہ ہو سکتا اور انسان کر سکتا۔ تو تمام انبیاء کی پیشگوئیاں اور خوارق ایک شبہ میں پڑ جاتیں۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ ہر نبی کے وقت میں ابتلا آئے۔ اور اب بھی وہی سنت اللہ جاری ہے۔ مجدد صاحب نے بھی ایک مکتوب میں لکھا ہے۔ کہ جب مسیح آئیگا۔ تو علماء اس کا مقابلہ کریں گے اور اس کی تکذیب کریں گے۔

صبر اور غصہ فرمایا۔ صبر بڑا جوہر ہے۔ جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے اور غصے سے بھر نہیں بولتا۔ اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا اس سے تقریر کراتا ہے۔ جماعت کو چاہیئے۔ کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے۔ اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے۔ جو شخص ہمارا مکذب ہے۔ اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب سے ساتھ بولے اس کے نمونے آنحضرت کی زندگی میں بھی بہت پائے جاتے ہیں۔ سب جیسی گفتگو شتر نہیں۔ مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے۔ جو صبر سے کام لے۔ دہلی کی سرزمین سخت ہے۔ تاہم سب یکساں نہیں کئی آدمی مخفی ہوں گے جب وقت آئے گا۔ تو وہ خود سمجھ لیں گے۔ عرب بہت سخت ملک تھا۔ وہ بھی سیدھا ہو گیا۔ دہلی والے بھی سخت نہیں ہیں۔ میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں۔ یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں۔ خدا تعالیٰ بُردباری کا حکم دیتا ہے۔ اور اسی کے مطابق کرنا چاہیئے خدا تعالیٰ کے الہامات کی تعلیم بھی یہی ہے۔ کہ بُردباری کریں ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں۔ کہ فوراً کسی کے ہاتھ پر ڈال دیں۔ ابھی تو بعض ملنے والے بھی ایسے ہیں کہ وہ پورا یقین نہیں کرتے۔ بلکہ وساوس کی تہ کر رہتے ہیں تاہم کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے۔ اور ہر ایک کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میں جب نیا تھا تو میرا حال بھی ایسا ہی کمزوری کا تھا۔ شیطان ہر ایک کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ رفتہ رفتہ سکینت کی نعمت حاصل ہوتی ہے کیونکہ گذشتہ معاصی کا زہر نیش زنی کرتا رہتا ہے۔ کوئی سہل امر نہیں کہ یک دفعہ یہ سارا زہر نکل جائے۔ رفتہ رفتہ خدا کی رحمت دستگیر ہوتی ہے۔ بیمار تندرست ہوتا ہے۔ تو نقاہت باقی رہتی ہے۔ اور نقاہت کے لوازم میں سے ہے کہ انسان کسی وقت گر جائے۔ بلکہ بعض دفعہ مرض عود کر آتی ہے۔ مومن ولی ہو سکتا ہے۔ مگر اس نعمت کا حاصل ہونا مشکل ہے اسی واسطے کہا گیا ہے۔ کہ آستانہ کہو نہ کہ ہستانہ کہو۔

مسیح موعود کو ماننے کی ضرورت ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ روز جمعہ۔ حضرت کی خدمت میں آج پھر ایک سوال پیش ہوا۔ کہ جب ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور شریعت کے دیگر امور کی پیروی کرتے ہیں۔ تو صرف آپ کو نہ ماننے کے سبب کیا حرج ہو سکتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے اس بات کا جواب کئی دفعہ دیا ہے۔ ہم قال اللہ اور قال الرسول کو مانتے ہیں۔ پھر خدا کی وحی کو مانتے ہیں۔ میرا آنا اللہ اور رسول کے وعدے کے مطابق ہے۔ جو شخص خدا اور رسول کی ایک بات مانتا ہے۔ اور دوسری نہیں مانتا۔ وہ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ کہ میں خدا پر ایمان لاتا ہوں۔ یہ تو وہ بات ہے۔ جو قرآن شریف میں مذکور ہے۔ کہ وہ لوگ بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر ایمان نہیں لاتے۔ ورنہ وہ درحقیقت ایمان نہیں۔ ایک خدا اور رسول کا موعود اپنے وقت میں آنحضرت کے سر پر آیا۔ نشانات لایا۔ عین ضرورت کے وقت آیا۔ اور اپنے موعود ہونے کے دلائل صحیح اور قوی رکھتا ہے۔ ایسے شخص کا انکار کرنا کیا ایک مومن کا کام ہے۔ یہود بھی موحد کہلاتے تھے۔ اب تک ان کا دعویٰ ہے کہ ہم توحید پر قائم ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے سے ... کافر ہوئے

گئے۔ اللہ تعالےٰ کے ایک حکم فرمودہ رسول کی ایک بات کا بھی جو شخص انکار کرتا ہے۔ اور اس کے مخالف ضد کرتا ہے۔ وہ کافر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ان لوگون کی غلطی ہے۔ جو کہتے ہین۔ کہ ہم نماز روزہ ادا کرتے ہین۔ اور تمام اعمال حسنہ بجالاتے ہین۔ ہمین کیا ضرورت ہے۔ یہ نہین جانتے۔ کہ اعمال حسنہ کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ ہر قسم کے شرک انفسی آفاقی کا نکالنا۔ خلوص لذت اور احسان کے ساتھ عبادت کا بجالانا۔ یہ کوئی اختیاری بات نہین ہے۔ اس کے واسطے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہایت ہی ضروری ہے۔ قرآن شریف مین لکھا ہے۔ کہ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کے محبوب بن جائین۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ ان لوگون کو معلوم نہین۔ کہ نیک اعمال کی توفیق فضل آلٰہی پر موقوف ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو۔ اندر کی آلودگیان دور نہین ہو سکتین جب کوئی شخص نہایت درجہ کے صدق اور اخلاص کو اختیار کرتا ہے۔ تو ایک طاقت آسمانی ان کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ اگر انسان سب کچھ خود کر سکتا تو دعاؤن کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مین اس شخص کو راہ دکھاؤن گا۔ جو میرے راہ مین مجاہدہ کرے۔ یہ ایک باریک رمز ہے۔ حدیث مین آیا ہے۔ کہ تم سب اندھے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا آنکھین دے۔ اور تم سب مُردے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا زندگی دے۔ دیکھو یہودیون کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ مثل گدھون کے ہین۔ جن پر کتابین لدی ہوئی ہون۔ ایسا علم انسان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ جب تک دل آراستہ نہ ہو۔ ہدایت اور سکینت نازل نہین ہوتی۔ شیطان سے مناسبت آسان ہے۔ مگر ملایک سے مناسبت مشکل ہے۔ کیونکہ اس مین اوپر کو چڑھنا ہے۔ اور اُس مین نیچے گرنا ہے۔ نیچے گرنا آسان ہے۔ مگر اوپر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ یہ مقام تب حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ انسان درحقیقت پاک ہو کر محبت آلٰہی کو اپنے اندر داخل کر لیتا ہے۔ لیکن اگر یہ امر آسان ہوتا۔ تو اولیاء۔ ابدال۔ غوث اور اقطاب ایسے کمیاب کیون ہوتے۔ بظاہر تو وہ سب عام لوگون کی مانند نمازین پڑھتے اور روزے رکھتے ہین۔ مگر فرق صرف توفیق کا ہے۔ ان لوگون نے کسی قسم کی شوخی اور کجروی نہ کی۔ بلکہ خاکساری کا راہ اختیار کیا۔ اور مجاہدات مین لگ گئے۔ جو شخص دنیوی حکام کے بالمقابل شوخی کرتا ہے۔ وہ بھی ذلیل کیا جاتا ہے۔ پھر اس کا کیا حال ہو گا جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ حکم کے ساتھ شوخی اور گستاخی سے پیش آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا

کرتے تھے۔ اللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِی اِلٰی نَفْسِی طَرْفَۃَ عَیْن۔ یا اللہ مجھے ایک آنکھ جھپکنے تک بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ اب ان لوگون کے تقوےٰ کے حال کو دیکھنا چاہیئے۔ مین ان کے سامنے آیا۔ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ کیا انہون نے میرے معاملہ مین تدبر کیا؟ کیا انہون نے میری کتب کا مطالعہ کیا؟ کیا یہ میرے پاس آئے؟ کہ مجھ سے سمجھ لین۔ صرف لوگون کے کہنے کہلانے سے بے ایمان۔ دجال اور کافر مجھے کہنا شروع کیا۔ اور کہا کہ یہ واجب القتل ہے۔ بغیر تحقیقات کے انہون نے یہ سب کارروائی کی۔ اور دلیری کے ساتھ اپنا مونھ کھولا۔ مناسب تھا۔ کہ میرے مقابلہ مین یہ لوگ کوئی حدیث پیش کرتے۔ میرا مذہب ہے۔ کہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا ادہر اُدہر جانا بے ایمانی مین پڑنا ہے۔ لیکن کیا اس کی پہلے کوئی نظیر دنیا مین موجود ہے۔ کہ ایک شخص ۲۵ سال سے خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ ہر روز اس کی تائید اور نصرت کرتا ہے وہ اکیلا تھا۔ اور خدا نے تین لاکھ آدمی اس کے ساتھ شامل کر دیا۔ کیا تقوےٰ کا حق ہے؟ کہ اس کے مخالف بے ہودہ شور مچایا جاوے۔ اور اس کے معاملہ مین کوئی تحقیقات نہ کی جاوے۔ وفات مسیح پر قرآن ہمارے ساتھ ہے۔ معراج والی حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ صحابہ کا اجماع ہمارے ساتھ ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ تم حضرت عیسیٰؑ کو وہ خصوصیت دیتے ہو۔ جو دوسرے کے لئے نہین۔ مجھے ایک بزرگ کی بات بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ اُس نے لکھا ہے۔ کہ اگر دنیا مین کسی کی زندگی کا مین قائل ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا قائل ہوتا۔ دوسرے کی زندگی سے ہم کو کیا فائدہ۔ تقوےٰ سے کام لو۔ ضد اچھی نہین۔ دیکھو پادری لوگ گلی اور کوچون اور بازارون مین یہی کہتے پھرتے ہین۔ کہ ہمارا یسوع زندہ ہے۔ اور تمہارا رسول مر چکا ہے۔ اس کا جواب تم ان کو کیا دے سکتے ہین۔ یہ زمانہ تو اسلام کی ترقی کا زمانہ ہے۔ کسوف خسوف بھی پیشگوئی کے مطابق ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی ترقی کے واسطے وہ پہلو اختیار کیا ہے۔ جس کے سامنے کوئی بول نہین سکتا۔ سوچو۔ ۱۹ سال تک مسیح کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا۔ یہی کہ چالیس کروڑ عیسائی ہو گئے۔ اب دوسرے پہلو کو بھی چند سال کے واسطے آزماؤ۔ اور دیکھو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ کسی عیسائی سے پوچھو۔ کہ اگر یسوع مسیح کی وفات کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو کیا پھر بھی کوئی عیسائی دنیا مین رہ سکتا ہے۔ تمہارا یہ طیش اور یہ غضب مجھ پر کیون ہے؟ کیا اسی واسطے کہ مین

اسلام کی فتح چاہتا ہون۔ یاد رکھو۔ کہ تمہاری مخالفت میرا کچھ بھی بگاڑ نہین سکتی۔ مین اکیلا تھا۔ خدا کے وعدے کے موافق کئی لاکھ آدمی میرے ساتھ ہو گئے۔ اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ لاہور مین بشپ صاحب نے یہی سوال مسلمانون کے سامنے پیش کیا تھا۔ ہزارون آدمی جمع تھے۔ اور بڑا بھاری جلسہ تھا۔ یسوع کی فضیلت اس نے اس طرح بیان کی۔ کہ وہ زندہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہین۔ تب کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا۔ لیکن ہماری جماعت مین سے مفتی محمد صادق صاحب اُٹھے۔ جو اس جگہ اس وقت موجود ہین۔ انہون نے کہا۔ کہ مین ثابت کرتا ہون کہ قرآن۔ حدیث۔ انجیل سب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہین۔ چنانچہ انہون نے ثابت کر دیا۔ تب بشپ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ مخاطب ہونے سے اعراض کیا۔ ان مولویون پر افسوس ہے۔ کہ میری تذلیل کی خاطر یہ لوگ اسلام پر حملہ کرتے ہین۔ اور اسلام کی بے عزتی کرتے ہین۔

تلوار اور کہتے ہین۔ کہ مہدی آئے گا۔ تو وہ تلوار کے ساتھ دین پھیلائے گا۔ اے نادانو! کیا تم عیسائیون کے اعتراض کی مدد کرتے ہو۔ کہ دین اسلام تلوار کے ساتھ پھیلا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ اسلام کبھی تلوار کے ساتھ نہین پھیلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دین جبراً پھیلانے کے واسطے تلوار نہین اُٹھائی بلکہ دشمنون کے حملون کو روکنے کے واسطے اور وہ بھی بہت برداشت اور صبر کے بعد غریب مسلمانون کو ظالم کفار کے ہاتھ سے بچانے کے واسطے جنگ کی گئی تھی۔ اور اس مین کوئی پیش قدمی مسلمانون کی طرف سے نہین ہوئی تھی۔ یہی جہاد کا سر ہے۔ آج کل عیسائیون کے حملے تلوار کے ساتھ نہین ہین۔ بلکہ قلم کے ساتھ ہین۔ پس قلم کے ساتھ ان کا جواب ہونا چاہیئے۔ تلوار کے ساتھ سچا عقیدہ نہین پھیل سکتا۔ بعض بے وقوف جنگلی لوگ ہندون کو پکڑ کر ان سے جبراً کلمہ پڑھواتے ہین۔ مگر وہ گھر جا کر پھر ہندو ہی ہندو ہو جاتے ہین۔ اسلام ہرگز تلوار کے ساتھ نہین پھیلا بلکہ پاک تعلیم کے ساتھ پھیلا ہے۔ صرف تلوار اُٹھانے والون کو تلوار کا مزہ چکھایا تھا۔ اب قلم کے ساتھ۔ دلائل اور براہین کے ساتھ۔ اور نشانون کے ساتھ مخالفون کو جواب دیا جا رہا ہے۔ اگر خدا کو یہی منظور ہوتا۔ کہ مسلمان جہاد کرین۔ تو سب سے بڑھ کر مسلمانون کو جنگی طاقت دی جاتی اور آلات حرب کی ساخت اور استعمال مین انکو بہت دسترس عطا کی جاتی ہے۔ مگر یہان تو یہ حال ہے

www.aaiil.org

کہ مسلمان بادشاہ اپنے ہتھیار یورپ کے لوگون سے خرید کر لیتے ہین۔ تم مین تلوار نہین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہی نہین۔ کہ تم تلوار کا استعمال کرو۔ سچی تعلیم اور معجزات کے ساتھ اب اسلام کا غلبہ ہوگا۔ مین اب بھی نشان دکھانے کو طیار ہون۔ کوئی پادری آئے۔ اور چالیس روز تک میرے پاس رہے۔ تلوارون کو تو زنگ بھی لگ جاتا ہے۔ پر ان نشانات کو جو تازہ ہین۔ کون زنگ لگا سکتا ہے۔

اسلام کے واسطے ایک انحطاط کا وقت ہے۔ اگر ہمارا طریق ان لوگون کو پسند نہین۔ تو فتح اسلام کے واسطے کوئی پہلو یہ لوگ ہم کو بتلا ئین۔ ہم قبول کرینگے۔ اب تو ہر ایک عقلمند نے شہادت دیدی ہے۔ کہ اگر اسلام کی فتح کسی بات سے ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہی بات ہے۔ یہان تک کہ خود عیسائی قائل ہین۔ کہ وفات مسیح کا یہی ایک پہلو ہے۔ جس سے دنیوی مذہب بیخ و بن سے اکھڑ جاتا ہے اگر یہ لوگ عیسائیت کو چھوڑ دینگے۔ تو پھر ان کے واسطے بجز اس کے اور کوئی دروازہ نہین۔ کہ اسلام کو قبول کرین۔ اور اس مین داخل ہو جائین۔ یہی ایک راہ ہے اگر کوئی دوسری راہ کسی کو معلوم ہے۔ تو اس پر فرض ہے۔ کہ اس کو پیش کرے۔ بلکہ اس پر کھانا پینا حرام ہے۔ جب تک اس پہلو کو پیش نہ کرلے۔ اے مسلمانو! سوچو اس مین تمہارا کیا حرج ہے۔ کہ عیسیٰ فوت ہو گیا۔ کیا تمہارا پیارا نبی فوت نہین ہو گیا؟ آنحضرت صلعم کی وفات کے نام پر تمہین غصہ نہین آتا۔ عیسیٰ کی وفات کا نام سُن کر تمہین کیون غصہ آجاتا ہے۔

میرا مطلب نفسانیت کا نہین۔ مین کوئی شہرۃ نہین چاہتا۔ مین تو صرف اسلام کی ترقی چاہتا ہون اللہ تعالیٰ میرے دل کو خوب جانتا ہے۔ اسی نے میرے دل مین یہ جوش ڈالدیا۔ مین اپنی طرف سے بات نہین کہتا پچیس برس سے خدا کا الہام مجھ سے یہ بات کہلا رہا ہے۔ اسی زمانہ کا یہ الہام ہے۔ الرحمن علم القرآن۔ خدا چاہتا ہے۔ کہ مجرم علیحدہ ہو جائین اور راستباز علیحدہ ہو جائین۔ میرے پر حملہ کرنے کا کچھ فائدہ نہین۔ بصیرت والا اپنی بصیرت کو نہین چھوڑ سکتا۔ مین وعدہ کرتا ہون۔ کہ اگر کوئی صادق طالب حق ہو تو میرے پاس آوے۔ مین تازہ تر نشان دکھاؤنگا کیا مین اس قدر یقین کو ترک کرکے تمہاری ظنی باتون کے پیچھے پڑ جاؤن۔ جس شخص کو خدا نے بصیرت دی نشانون کے ساتھ۔ اپنے مخاطبات اور مکالمات کے ساتھ اس کی صداقت پر مہر لگادی۔ وہ تمہاری خیالی باتون کو کیا کرے اگر تم اس قدر باتون کو دیکھ کر بھی ایمان نہین لا سکتے تو

اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون

تم اپنی جگہ اپنا کام کرو۔ مین اپنا کام کرتا ہون۔ عنقریب تمہین معلوم ہو جائے گا۔ کہ سچا کون ہے۔

آخری فیصلہ تازہ اخبار از لودیانہ۔ ۵۔ نومبر ۱۹۰۵ء آج ۵۔ نومبر بروز اتوار کے دن صبح دس بجے کے بعد حضرت اقدس بمعہ خدام لودیانہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ کل ۴۔ نومبر کو چونکہ دہلی سے روانگی کی طیاری تھی اور دن بھر اسی کام مین گذرا۔ اس واسطے کل مین اخبار کیواسطے کوئی ڈائری ارسال نہ کر سکا۔ اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کے لدہیانہ مین پہنچنے کے اخبار کی تحریر سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل کی دہلی کی کیفیت مختصراً بیان کرون۔ کل کی باتون مین سے زیادہ تر قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک نوجوان معلوم نہین۔ طالب علم تھا۔ یا مولوی صاحبان مین شامل تھا۔ چند اور مسجد کے طلباء اور مولوی لوگون کے ہمراہ حضرتؑ کے پاس آیا۔ اور نہایت گستاخی کے ساتھ بہت ہی کج بحثی کی گفتگو شروع کی۔ مسئلہ متعلق موعود مسیح اور الیاس کے موعود ہونے کی بابت تھا حضرت نے بار بار نہایت نرمی سے اس کو سمجھایا۔ کہ جس کے آنے کے متعلق خدا نے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئیگا۔ وہ موعود ہے۔ مگر وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ کہ موعود کا لفظ دکھاؤ اور توریت مین الیاس کے متعلق موعود کا لفظ دکھاؤ۔ بہت ہی سمجھایا گیا۔ مگر وہ بار بار تکذیب کرتا گیا۔ اور نہایت شوخی کے ساتھ انکار کرتا گیا۔ اس کی زبان نہایت تیز چلتی تھی۔ اور کوئی تقویٰ کی خوشبو اس مین نہ تھی۔

آخر حضرتؑ نے فرمایا۔ کہ مین نے بہت سمجھایا ہے قرآن اور حدیث کو پیش کیا ہے۔ گذشتہ انبیاء کے حالات کو پیش کیا ہے۔ منہاج نبوت کو تمہارے سامنے رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نشانات دکھلائے ہین۔ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کی دلیل پیش کی ہے۔ پھر اگر تم نہین مانتے اور ضد سے باز نہین آتے۔ تو عنقریب خدا تعالیٰ تم سے حساب لیگا۔ صرف مرنے کے بعد نہین۔ بلکہ اسی دنیا مین تم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مین صادق ہون یا کاذب ہون۔ خدا نے مجھے اور نشانون کا بھی وعدہ دیا ہے۔ جنمین سے ایک طاعون ہے اور ایک زلزلہ ہے۔ تھوڑا اور صبر کرو۔ چند سالون مین تم دیکھ لوگے۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ اگر یہ عذاب تم پر نازل ہوئے۔ تو خود ثابت ہو جائے گا۔ ورنہ یہ ظاہر ہوگا۔ کہ مین باطل پر ہون۔ انسان امن اور راحت کی حالت مین باتین بناتا ہے۔ مین نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ کہ یہ وہ وقت نہین۔ کہ لوگ مانین۔ لیکن وقت عنقریب آنیوالا ہے۔ جب کہ خدا کے وعدے پورے ہونگے۔ اور لوگون پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ صادق کون ہے اور کاذب کون ہے۔ اگر مین خدا کی طرف سے نہین تو مین خود بخود تباہ ہو جاؤنگا۔ اور تم آسودگی سے زندگی بسر کروگے۔ مین خدا کا نشان پیش کرتا ہون ذرا دانتون مین زبان لو۔ کہ خدا کا عذاب آنیوالا ہے مجازی گورنمنٹ کے ساتھ جو آدمی زیادہ قیل و قال کرتا ہے۔ وہ بھی پکڑا جاتا ہے۔ مین نے جو کچھ پیش کرنا تھا۔ وہ پیش کردیا۔ تواتر پیش کردیا۔ خدا اور رسول کا کلام پیش کیا۔ نشانات تائید و نصرت پیش کئے اب خدا کا وعدہ ہے۔ کہ تکذیب کرنے والون پر مین عذاب کی مار مارونگا۔ تھوڑے دن صبر کرو اگر خدا سچا ہے۔ اور مین اس کی طرف سے ہون تو عنقریب تم لوگون کو معلوم ہو جائے گا۔

دہلی سے روانگی شام کے ۴ بجے حضرت بمعہ خدام دہلی سے روانہ ہوئے۔ ایک پوری سیکنڈ کلاس گاڑی ریزرو کرائی گئی۔ اور باقی ٹکٹ ڈیوڑھ درجہ اور درجہ سوم کے خرید کئے گئے۔ راستہ مین سرہند کے اسٹیشن پر چند دوست شامل ہوئے۔ صبح کے ۴ بجے کے قریب گاڑی لودہیانہ کے اسٹیشن پر پہونچی۔ جہان قریب ایک ہزار کے آدمی حضرت کے استقبال اور زیارت کے لئے موجود تھا۔

شکریہ دہلی پیشتر اس کے کہ دہلی سے روانگی کے مضمون کو مین ختم کرون۔ یہ ضرور ہوگا۔ کہ دہلی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ عوام کا بھی اور خواص کا بھی اور سب سے بڑھ کر احباب کا۔ عوام کا۔ اس واسطے کہ سوائے معدودے چند آدمیون کے عموماً سب لوگ سلوک اور مروت کے ساتھ پیش آئے۔ اور حضرت کی باتون کو توجہ سے سنتے رہے۔ گو کسی نے خاص دہلی کے رہنے والون مین سے بیعت نہین کی۔ مگر دہلی وہ دہلی نہین رہی۔ جو آج سے چودہ سال پہلے تھی۔ بلکہ دل بہت نرم ہو گئے ہین۔ اور لوگ توجہ کے ساتھ حضرت کی باتین سنتے رہے۔ اکثر نے اقرار کیا ہے کہ آپ سچے ہین۔ اور مسیح مر گیا ہے۔ بعض نے اپنی پہلی گستاخیون کی معافی چاہی۔ پھر خواص نے کوئی مخالفت نہین کی۔ بلکہ جس کسی کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ محبت اور سلوک سے ملا۔ بعض نے حضرت کو السلام علیکم کہلا بھیجا۔ باقی رہے احباب جن کی تعداد شہر دہلی مین بہت ہی تھوڑی ہے۔ اور انگلیون پر گنے جا سکتے ہین۔ خدا ان مین برکت عطا کرے۔ ان کے نام نامی یہ ہین۔ میر قاسم علی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ اسلامیہ جن کو مسلمانون نے اس کام سے صرف اسی واسطے موقوف کردیا۔ کہ وہ احمدی ہین۔ ہم مسافران دہلی میر صاحب موصوف

کے نہایت ہی مشکور ہین۔ انھون نے ایام رہائش دہلی مین اپنے آپ کو حضرت اقدس اور آپ کے خدام کی خدمت کے واسطے بالکل وقف کر دیا تھا۔ ہر وقت ڈیرہ مسیح پر ہر قسم کی خدمت کے واسطے طیار موجود نظر آتے تھے۔ علاوہ اپنی خدمات کے اپنے ملازمون کو بھی اسی کام پر لگا دیا۔ اور وہ بھی رات دن ہماری خدمت مین مصروف رہے۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ دہلی کے سکرٹری بھی ہین اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص مین برکت دے۔ اور ان کو جزائے خیر عطا فرمادے۔ آمین

۲۔ ہمارے عزیز دوست **بابو محمد اسماعیل صاحب** ٹھیکہ دار و ایڈیٹر رسالہ المنصور۔ یہ دوست باوجود اپنی ضروری مصروفیتون جوان کو اپنے کاروبار ٹھیکہ داری اور پریس کے متعلق تھین۔ اکثر مکان حضرت پر اپنے دور کے مکان سے تشریف لاکر خدمت مین مصروف رہتے رہے۔ اس عزیز بھائی کو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے واسطے بڑا جوش ہے کئی ایک کتابین اس کے متعلق لکھ ڈالین۔ ۳۔ مخدومی ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب جو اپنی قابل تقلید چستی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کے ہاتون سے وقت چھین چھین کر حضرت کی خدمت کے واسطے حاضر ہوتے رہتے ہے۔ اکثر رات کو بہت دیر کے بعد گھر واپس جاتی اور ہر طرح کی خدمت دلی محبت سے کرنا اپنا فخر جانتے تھے ۴۔ میرے پیارے بھائی میان عبد العزیز صاحب جنھون نے حیرت کی حیرانی کی دو جلدین لکھکر ایک مخالف سلسلہ حقہ کی ایسی خبر لی ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگون نے بھی اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ ۵۔ میان عطاء اللہ خان صاحب جو دفتر سرکاری مین چپڑاسی ہین۔ ایک غریب محبت سے بھرے ہوئے آدمی ہین۔ انھون نے حضرت کی خدمت کے واسطے اپنے دفتر سے کئی دن کی رخصت حاصل کی۔ اور رات دن خدمت مین مصروف رہتے رہے۔ مجھے ان کے لئے ایک خاص شکریہ کا موقع بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مجھے اخبار بدر کے واسطے ڈائری کی ڈاک آخری وقت مین روانہ کرنے کے واسطے بعض دفعہ یہ صاحب رات کے دس بجے میری چٹھیان ریل پر لے جایا کرتے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے شروع مین مین وقت دہلی کے احباب نے تمام قافلہ کی دعوت کی۔ اور بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے اس کے بعد بھی دو دفعہ دعوت دی۔ انکے علاوہ دو تین اور بیرونی دوست بھی دہلی مین آ رہتے ہین۔

کتاب سفر دہلی دہلی کی تقریرین اور دیگر حالات ہنوز سلسلہ وار شایع ہوتے رہین گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور اس نے توفیق دی۔ تو سفر دہلی پر ایک مستقل کتاب لکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ مین شائع کرونگا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دہلی کو وعدہ دہلی مین قبولیت کی کسی قدر طیاری دیکھ کر اور وہان کے لوگون کو مہذب پاکر حضرت نے ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ کسی مناسب موقعہ پر پھر دہلی تشریف لے جائین۔ اور دو ماہ تک وہان قیام رکھین۔

لدھیانہ جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہون۔ لدھیانہ کے اسٹیشن پر بہت کثرت سے آدمی جمع تھے۔ علاوہ شہر کے لوگون کے لدھیانہ کے ارد گرد کے گاؤن۔ اور پٹیالہ۔ ماہون سرہند۔ غوث گڈھ۔ اچھی وارہ۔ کپورتھلہ۔ بنگہ۔ حاجی پور بسی۔ مالیرکوٹلہ وغیرہ وغیرہ مقامات سے احباب اور دیگر نا ئین جمع ہین۔ احباب لدھیانہ گاڑیان لے کر اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے۔ اور ایک بہت وسیع مکان مردانہ اور زنانہ پہلے سے ہر طرح آراستہ طیار تھا۔ اور ہر طرح کا انتظام کھانے وغیرہ کا بہت عمدہ تھا۔ آج شام کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کا وعظ ہوا۔ کل صبح آٹھ بجے حضرت امام کا وعظ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لدھیانہ کے دو مخالف مولویون نے جن مین سے ایک کا نام سعد اللہ ہے گندے اشتہارات مخالفت مین دئے۔ اخویم شیخ یعقوب علی صاحب نے ہر دو کا جواب لکھا ہے۔ جو کل تک انشاء اللہ شایع ہو جائے گا۔ آج شام کو مین صاحب ایڈیٹر نور افشان سے ملاقات کو گیا۔ جو کہ ایک انگریز ہین۔ مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ صاحب بہادر ایک خلیق آدمی ہین ہماری باتون کو نہایت غور سے سنا۔ مفصل گفتگو پھر کسی موقعہ پر درج ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

رشید میرٹھ دہلی سے پنجاب کو آتے ہوئے میرٹھ راستہ مین پڑتا ہے۔ اور وہان کے بعض احباب دہلی مین پہنچ گئے تھے۔ جن مین سے ایک مخدومی اخویم شیخ عبد الرشید صاحب ہین۔ جنھون نے کتاب ضرورت الامام چھپواکر پانچ سو جلد مفت تقسیم کی۔ ان کے الفاظ کتاب پر یہ ہین۔ یہ رسالہ نافع راہنمائی اسلام جو آفتاب صداقت امام الوقت کی شناخت کا ہر ذی ہوش منصف مزاج کے واسطے کافی ذریعہ ہے۔ شکریہ تشریف آوری جناب حجت اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ السلام بمقام دہلی مطبع احمدی صدر بازار کمپ میرٹھ کی طرف سے پانسو جلد بلاقیمت ناظرین منصفین کے ملاحظہ کے واسطے تقسیم کی گئین۔ خدا قبول کرے۔ آمین کل جلد ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ پانچ سو قیمتاً دیجائیگی۔ قیمت فی رسالہ ۱/ ہے۔

بقیہ ڈائری دہلی ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ روز شنبہ دہلی کے ارد گرد بہت سی ویران مساجد کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ ان کا مرمت کرانا کچھ مشکل امر نہ تھا۔ اگر لوگ چاہتے۔ تو کر لیتے۔ مگر جب خدا تعالیٰ کسی امر سے توجہ کو ہٹا دیتا ہے۔ تو پھر کوئی کر ہی کیا سکتا ہے۔ علاوہ ازین بعض مساجد کسی صحیح نیت سے نہین بنوائی جاتین۔ بلکہ صرف اس واسطے بنائی جاتی ہین کہ ہماری مسجد ہو۔ اور کہلائے۔ فرمایا کل امور نیت صحیح اور دل کے تقوے پر موقوف ہین۔ ایک بزرگ کے پاس بہت دولت تھی۔ کسی نے اعتراض کیا۔ اس نے جواب دیا ع کہ اندا ختم در دل۔ مگر اندا ختم در گل غرض خدا کے ساتھ دل لگا کر جب انسان دنیوی کاروبار کرتا ہے۔ تو کوئی شے اسے نماز سے مانع نہین ہو سکتی۔ خواہ کتنے ہی بڑے مشاغل کیون نہ ہون۔

ہند مین اسلام فرمایا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہند مین اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا۔ ہرگز نہین ہند مین اسلام بادشاہون نے بجبر نہین پھیلایا۔ بلکہ ان کو تو دین کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند مین ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ دعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے۔ جو اس ملک مین گذرے تھے۔ بادشاہون کو یہ توفیق کہان ہوتی ہے۔ کہ دلون مین اسلام کی محبت ڈالدین۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے نہ ظاہر کرے۔ تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہین ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے حضور مین فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہین۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے۔ اور سعید فطرتون مین ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ نوے کروڑ مسلمان ایسے لوگون کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ مین کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہین پھیلا۔ یہی لوگ تھے۔ جنھون نے صلاح و تقویٰ کا نمونہ دکھلایا اور ان کی برکات قوی نے جوش مارا اور لوگون کو کھینچا۔ مگر یہ بزرگ بھی عوام کی طعن و تشنیع سے خالی نہ تھے۔ گو ہم زیادہ تر ان لوگون کے آگے گالیون کے لئے تختہ مشق ہو رہے ہین تاہم ان سب نے دکھ اٹھایا۔ یہ ہمارے علماء ہمیشہ کچھ نہ کچھ کہتے ہی رہے ہین۔

سماع ذکر آیا۔ کہ بعض بزرگ راگ سنتے ہین۔ کیا یہ جائز ہے فرمایا۔ اس طرح بزرگان دین پر بدظنی کرنا اچھا نہین حسن ظن سے کام لینا چاہیئے۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اشعار سنے تھے۔ لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین ایک صحابی مسجد کے اندر شعر پڑھتا تھا۔ حضرت عمر نے اس کو منع کیا۔ اس نے جواب دیا۔ مین نبی کریم کے سامنے مسجد مین شعر پڑھا کرتا تھا۔ تو کون ہے۔ جو مجھے روک سکے۔ یہ سنکر حضرت امیر المومنین بالکل خاموش ہو گئے۔ قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ اس قدر تاکید ہے۔ کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہین پڑھتا۔ وہ ہم مین سے نہین ہے

اور خود اس میں ایک اثر ہے۔ عمدہ تقریر خوش الحانی سے کی جائے تو اس کا بھی اثر ہوتا ہے۔ وہی تقریر ژولیدہ زبانی سے کی جائے تو اس میں کوئی اثر نہیں ہوتا جس شے میں خدا نے تاثیر رکھی ہے اس کو اسلام کی طرف کھینچنے کا آلہ بنایا جائے۔ تو اس میں کیا حرج ہے حضرت داؤد کی زبور گیتوں میں تھی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ جب حضرت داؤد خدا کی مناجات کرتے تھے۔ تو پہاڑ بھی ان کے ساتھ روتے تھے اور پرندے بھی تسبیح کرتے تھے۔

مزامیر یہاں ایک شخص درمیان میں بول پڑا۔ کہ مزامیر کے متعلق آپ کا حکم کیا ہے؟

فرمایا بعض نے قرآن شریف کے لفظ لہو الحدیث کو مزامیر سے تعبیر کیا ہے۔ مگر میرا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو مقام اور محل دیکھنا چاہیئے۔ ایک شخص کو جو اپنے اندر بہت سے علوم رکھتا ہے اور تقوے کے علامات اس میں پائے جاتے ہیں۔ اور متقی یا خدا ہونے کی ہزار دلیل اس میں موجود ہے۔ صرف ایک بات جو تمہیں سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کی وجہ سے اسے برا نہ کہو۔ اس طرح انسان محروم رہ جاتا ہے۔ بایزید بسطامی کا ذکر ہے۔ کہ ایک دفعہ لوگ بہت ان کے گرد ہوئے۔ اور ان کے وقت کو پراگندہ کرتے تھے۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ انہوں نے سب کے سامنے روٹی کھانی شروع کر دی۔ تب سب لوگ کافر کہہ کر بھاگ گئے۔ عوام واقف نہ تھے۔ کہ یہ مسافر ہے۔ اور اس کے واسطے روزہ ضروری نہیں لوگ نفرت کر کے بھاگے۔ ان کے واسطے عبادت کے لئے مقام خلوت حاصل ہو گیا۔

اسرار یہ اسرار ہیں۔ اور ان کے واسطے ایک عمدہ مثال خود قرآن شریف میں موجود ہے۔ جہاں حضرت خضر نے ایک کشتی توڑ ڈالی۔ اور ایک لڑکے کو قتل کر دیا۔ کوئی ظاہر شریعت ان کو ایسے کام کی اجازت نہ دے سکتی تھی اس قصہ سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ خضری اسرار اس امت میں ہمیشہ پائے جاتے رہے ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام کمالات متفرقہ کے جامع تھے۔ اور ظلی طور پر وہ کمالات آنحضرت کی امت میں بھی موجود ہیں۔ جو خضر نے کیا آئندہ صاحبان کمالات بھی حسب ضرورت کرتے ہیں جہاں حضرت خضر نے ایک نفس زکیہ کو قتل کر دیا۔ اس کے بالمقابل مزامیر کیا شے ہیں۔ لہذا جلدبازی نہیں کرنی چاہیئے جلدبازی انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ دوسرے علامات کو دیکھنا چاہیئے۔ جو اولیاء الرحمان میں پائی جاتی ہیں۔ ان لوگوں کا معاملہ بہت نازک ہوتا ہے۔ اس میں بڑی احتیاط لازم ہے۔ جو اعتراض کرے گا۔ وہ مارا جائے گا۔ تعجب ہے۔ کہ زبان کھولنے والے خود گندے لوگ ہوتے ہیں۔ اور ان کے دل ناپاک ہوتے ہیں۔ اور پھر بزرگوں پر اعتراض کرتے ہیں۔

نظر بد یہ بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ اولیاء اللہ میں کسی ایسی بات کا ہونا بھی سنت اللہ میں چلا آتا ہے۔ جیسا کہ خوبصورت بچے کو جب ماں عمدہ لباس پہنا کر باہر نکالتی ہے تو اس کے چہرے پر ایک سیاہی کا داغ بھی لگا دیتی ہے تاکہ وہ نظر بد سے بچا رہے۔ ایسا ہی خدا بھی اپنے پاکیزہ بندوں کے ظاہری حالات میں ایک ایسی بات رکھ دیتا ہے۔ جس سے بد لوگ اس سے دور رہیں۔ اور صرف نیک لوگ اس کے گرد جمع رہیں۔ سعید آدمی چہرے کی اصلی خوبصورتی کو دیکھتا ہے۔ اور شقی کا دھیان اس داغ کی طرف رہتا ہے۔ امرت سر کا واقع ہے۔ ایک دعوت میں چند مولوی شریک تھے۔ اور صاحب مکان نے مجھے بھی بلایا ہوا تھا۔ چائے لائی گئی۔ میں نے پیالی بائیں ہاتھ سے پکڑی تب سب نے اعتراض کیا۔ کہ یہ سنت کے برخلاف کام کرتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ سنت ہے۔ کہ پیالی دائیں ہاتھ سے پکڑی جائے۔ مگر کیا یہ سنت نہیں۔ کہ لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ جس بات کا تجھے علم نہیں۔ اس کے متعلق اپنی زبان نہ کھول۔ کیا آپ لوگوں کو مناسب نہ تھا کہ مجھ پر حسن ظن کرتے اور خاموش رہتے۔ یا یہ نہیں ہو سکتا تھا تو اعتراض کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھ ہی لیتے۔ کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے۔ پھر میں نے بتلایا۔ کہ اصل بات یہ ہے کہ میرے دائیں بازو کی ہڈی بچپن سے ٹوٹی ہوئی ہے اور پیالی پکڑ کر میں ہاتھ کو اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ جب یہ بات انہیں بتلائی گئی۔ تب وہ سن کر شرمندہ ہو گئے۔

ہفتہ قادیان

۱۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں

۲۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف ہر روز حسب معمول مسجد جامع میں بعد عصر ہوا کرتا ہے۔

۳۔ بابو جمال الدین صاحب گوجرانوالہ سے اور دیگر بعض دوست کشمیر۔ پشاور۔ پنجہ۔ وغیرہ مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۴۔ فنڈ کے مشکلات کے سبب دفتر بدر میں ٹکٹ نہ رہے اس واسطے اخبار بعض احباب کو دیر سے روانہ ہو سکا۔

عید فنڈ

عید کا مبارک دن قریب آتا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مدرسہ تعلیم الاسلام کا عید فنڈ آپ کو ایک شاندار ثواب میں حصہ دینے کے واسطے منتظر بیٹھا ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ حسب معمول اپنا اور اپنے شہر اور گرد و نواح کے گاؤں کا چندہ عید فنڈ مبلغ ایک روپیہ فی کس اور صدقۂ فطر یتامی اور مساکین طلبائے مدرسہ کے واسطے جمع کر کے بہت جلد ارسال فرماویں گے۔ مدرسہ میں ایک معقول رقم چندہ کی ہر وقت جمع رہنی چاہیئے۔ کیونکہ مدارس کی منظوری کے قواعد دن بدن ایک بڑے فنڈ کو چاہتے ہیں۔ مدرسہ ایک اہم دینی خدمت کو پورا کر رہا ہے۔ اور آئندہ نسلوں کے واسطے ایک قابل نمونہ جماعت طیار کر رہا ہے۔ والسلام

مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ موسم سرما آگیا ہے۔ ہمارے مدرسہ میں ایک بڑی تعداد غریب طلباء کی ہے۔ ان کو کمیٹی کی طرف سے کچھ وظیفہ تو ملتا ہے۔ مگر اس میں اس قدر گنجائش نہیں۔ کہ طلباء گرم کپڑے یا لحاف وغیرہ بنا سکیں۔ اس لئے آپ کے اخبار کے ذریعہ احمدی جماعت کے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے مساکین اور یتامیٰ کے لئے کپڑے بھیج کر ان کی امداد فرماویں۔

نیز جو لڑکے بورڈنگ میں رہتے ہیں۔ ان کے سرپرستوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ براہ مہربانی ان کے ماہواری خرچ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے نام ارسال کریں والسلام

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

صاحب وسعت احباب توجہ کریں۔

میاں احمد نور صاحب مہاجر کے مکان کے لئے کئی دفعہ پہلے بھی تحریک ہو چکی ہے۔ کچھ روپیہ جو جمع ہوا تھا۔ وہ خرچ ہو چکا ہے چونکہ زمین جو مکان کے لئے تجویز ہوئی تھی۔ وہ نشیب میں ہے۔ قریباً ایک سو روپیہ تو اسی کے برابر کرنے میں خرچ ہو گیا۔ اب مکان کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ مگر گذارہ کے موافق مکان تیار ہونے کے لئے دو سو روپے کی اور ضرورت ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ قوم پر طرح طرح کے چندوں کا بوجھ پڑا ہوا ہے۔ اور خصوصاً لنگرخانہ کی حالت ان دنوں میں بہت ہی قابل توجہ ہے جس کے لئے حضرت اقدس نے پھر تحریک کا ارشاد فرمایا ہے۔ مگر اس قوم کے لئے جو اس وقت ہزارہا روپے مجموعی طاقت سے نیکی کے کاموں میں خرچ کر رہی ہے۔ دو سو روپیہ کی رقم کچھ بھی چیز نہیں بلکہ یہ ایک ایسی خفیف رقم ہے کہ دو چار صاحب وسعت احباب ہی توجہ فرما کر اسے پورا کر سکتے ہیں۔ زکوٰۃ کی مد میں آخر سینکڑوں نہیں ہزاروں روپے اس جماعت کے نکلتے ہیں۔ پس اسی میں سے ادنیٰ توجہ سے یہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ کل قوم کے سامنے اس لئے تحریک کی گئی ہے کہ تھوڑی تھوڑی مددوں سے ہی مدعا حاصل ہو جائے۔ مگر یہ کام بہت

www.aaiil.org

متفرق کتب [illegible] طلب فرماویں

تفسیر القرآن مصنفہ [illegible] [illegible]
تفسیر [illegible] مصنفہ مولانا [illegible] [illegible]
[illegible]
تحفۃ المومنین مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب [illegible]
اعلام الناس
سواء السبیل
کشف الالتباس
[illegible]
موعظہ حسنہ
صیانۃ الناس
سر الشہادتین
القرآن
قول الصحیح ۔ پنجابی نظم مصنفہ ہدایت اللہ صاحب [illegible]
عاقبۃ المکذبین مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب
[illegible] حصہ اول و دوم ۔ سواء السبیل [illegible]
[illegible] حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل [illegible]
[illegible] مصنفہ محمد [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] حصہ اول و دوم
[illegible] پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد علی صاحب [illegible]
[illegible] فاحفظنی وانصرنی وارحمنی
[illegible] مستورات کے لئے
[illegible] مستورات
[illegible]
[illegible] مترجم اردو
[illegible] پنجابی [illegible]
[illegible]
[illegible] مترجم حضرۃ اقدس [illegible]
[illegible]
[illegible] مولانا [illegible]
[illegible] شماتت [illegible]

مسیح کی آمد ثانی

کاسر احمدی

غلام احمد ۔ قادیانی ۔ [illegible] اس مبارک نام میں تمام [illegible] اور سراج القلوب کا [illegible] قصیدہ [illegible] [illegible] کچھ شعر لکھے گئے ہیں ۔ [illegible] مصنفہ شیخ الاسلام [illegible] انجمن حمایت اسلام [illegible] مصنفہ شیخ الاسلام صاحب [illegible] انجمن مذکور اور [illegible] صاحب [illegible] لکچر لاہور ۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔

اجرت اشتہارات

تعداد	سال	چھ ماہ	تین ماہ	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] کالم [illegible] سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا ۔ ضمیمہ [illegible] فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا ۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے [illegible] خط و کتابت فیصلہ کر لیں ۔ [illegible] اشتہار [illegible] [illegible] مستقل اشتہار [illegible] اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو ۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہو گی ۔ انکو اخبار مفت ۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا

غریب کی کون سنتا ہے

ہمارے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں ۔ درخواست کرتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کرے ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے ہیں [illegible] ایسے ہیں کہ اگر وہاں پر بھیجا جاوے ۔ تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو ۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں ؟

عمدہ مضبوط تمراس و بیلنے آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ تمراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں ۔

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم ۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح [illegible] اور توریت انجیل [illegible] پیشگوئیوں کا اثبات واقعات [illegible] سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ کی تطبیق کیا گیا ہے ۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے ۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں ۔ نہایت عمدہ ہے ۔ شیریں بیان ہے ۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں ۔ دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد [illegible]

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں ۔ تمام ترجمہ و مضامین وہی ہیں ۔ طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد [illegible]

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** ۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں ۔ قیمت مجلد [illegible]

(۴) **تذکرۃ القرآن** ۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء ۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد [illegible] ۔ (۵) **تفسیر** [illegible] **فاتحہ و پارہ الم** قیمت [illegible] (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت [illegible] (۷) **مفتاح القرآن** ۔ صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو دان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں قیمت [illegible] (۸) **مفتاح العربی** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے ۔ قیمت [illegible] (۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو ۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ [illegible] (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آنکھ سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) [illegible] (۱۵) پرکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم [illegible] کامل [illegible] قیمت [illegible] مجلد [illegible] محصولڈاک [illegible] (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت [illegible] مجلد (۱۱) **مفید عالم** ۔ علم طب [illegible] کا کامل [illegible] طبع ثانی میں مرض کی تشخیص اسباب تشریح اور علامات [illegible] درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دوچند ہو گیا ہے قیمت [illegible] (۱۲) **تشخیص الامراض** اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت مفصل درج ہے قیمت [illegible] (۱۳) **الاعضاء مخصوصہ** اس میں اعضاء مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت [illegible] (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمیں ان تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں یا دائی اور ماں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت [illegible] (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت [illegible] (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** ۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے ۔ قیمت [illegible]

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مہتمم مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

[illegible] پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر کے لئے چھاپا گیا ۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا

دوائیں شفا میں غرض دارالامان میں | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸ | چشم بالوکرائی چھاپ در قادیان میں

سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴ | ۶ نومبر ۱۹۰۵ء بروز پیر مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ ہجری | سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۲

آن مسیح و مہدیِ آخر مہدئی آخر زمان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | ای جہان منتظر خوش باش کامد آن زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

سفر دہلی

گذشتہ اشاعت سے آگے

خواجہ میر درد صاحب کی مرقد کے پاس ہی ان کے بھائی اور والد صاحب کی قبر بھی ہے۔ اور کسی بزرگ کو اس جگہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اس زیارت کے متعلق بھی ایک کتبہ کندہ کرکے لگایا ہے۔ اس پر لکھا ہے۔

این ارض مقدس سعادت پاک بود
رشک عرش و نجوم وافلاک بود
از بس کرم داشتہ تشریف شریف
نقش قدم صاحب لولاک بود
رفع القدر بکمالہ۔
شرف البصر بجمالہ۔
حسن البشر بخصالہ۔
صلوا علیہ و آلہ۔

خواجہ صاحب مرحوم کے والد مرحوم کی قبر پر لکھا ہے۔ ناصر الملک والدین امیر المحمدین الخالفین محمدی المتخلص بعندلیب علیہ تحیات وارث علم امامین وعلی۔ ولادت شعبان ۱۱۰۵ھ رحلت یوم شنبہ بعد العصر قریب شام دوم ماہ شعبان ۱۱۷۲ھ۔ عمر شریف ۶۶ سال

یہاں سے ہوکر حضرت مسیح موعود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر لکھا ہے۔

هوالولی۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۷۶ھ بعمر ۶۲ سال رحلت فرمود۔

اس کے قریب ہی شاہ عبدالرحیم صاحب اور دیگر بزرگوں کے مزار ہیں۔ شاہ عبدالرحیم صاحب کی تاریخ وفات ۱۱۳۱ھ اور عمر ۷۶ سال لکھی ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی تاریخ وفات ۱۲۳۹ھ اور عمر ۸۰ سال لکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے یہ سب مشائخ زیر زمین ہیں۔ اور جو لوگ زمین کے اوپر ہیں۔ وہ ایسے بدعات میں مشغول ہیں۔ کہ حق کو باطل بنا رہے ہیں۔ اور باطل کو حق بنا رہے ہیں

راستہ میں اہل لودیانہ کی درخواست کا ذکر آیا کہ حضور جاتے ہوئے راستہ میں لودیانہ ٹھہریں۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی۔ کہ لدھیانہ کی جماعت اسٹیشن لدھیانہ پر ملاقات کے واسطے آئی تھی۔ لیکن حضور سوئے ہوئے تھے۔ میں نے جگانے نہ دیا۔ فرمایا آپ نے اچھا کیا اس کے عوض اب ہم لودیانہ میں ٹھہر کر اہل لدھیانہ سے ملاقات کریں گے۔

راستہ میں مذبح کے پاس سے گذرے۔ کثیر التعداد بھیڑیں اور بکریاں ذبح ہو رہی تھیں۔ اور سینکڑوں کا باہر ریوڑ کھڑا تھا۔ ان کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ کھانے کی حلال اشیاء کا کس قدر ذخیرہ اللہ تعالیٰ نے جمع کر دیا ہے۔ برخلاف اس کے حرام چیزیں مثلاً کتے وغیرہ بہت ہی کم پائے جاتے ہیں

مذبح میں سینکڑوں بھیڑوں کو پاؤں کے اوپر لیٹے ہوئے اور ذبح ہوتے ہوئے اور لٹکتے ہوئے اور ذبح کے لئے طیار دیکھ کر میری آنکھوں کے آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس رویاء کا نقشہ آگیا

جس میں آپ نے دیکھا تھا۔ کہ ایک لمبی نالی کے کنارے پر کئی ہزار بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک بھیڑ کو ایک شخص نے پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں چھری اور آسمان کی طرف لگا رہا ہے گویا اس امر کا منتظر ہے۔ کہ ان کو ذبح کرے۔ تب میرے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے۔ مایعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم اگر تم دعا نہ مانگو تو میرے رب کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔ اس کلمہ کو سنتے ہی انہوں نے یکدفعہ سب کے گلے پر چھری پھیر دی۔ اور جب وہ پھڑکنے لگیں۔ تو انہوں نے کہا۔ تم کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ غرض مومن کی زندگی قابل قدر ہوتی ہے۔ اور خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ سینکڑوں اور ہزاروں مر جائیں۔ تو بھی خدا کو کسی کی پرواہ نہیں۔

فرمایا۔ اس شہر میں اس قدر انقلاب آئے ہیں۔ کہ شاید کسی دوسرے شہر پر ایسے حالات وارد ہوئے ہوں۔ کئی دفعہ یہ شہر آباد ہوا۔ اور کئی دفعہ خاک میں مل گیا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مخاطب تھے۔ اور ان کی رخصت کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ دو دن اور ہیں۔ یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے ایسا موقع ہاتھ آسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ رخصت لینے سے ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کئی آدمی ایسے بھی ہیں۔ جو نوکر نہیں۔ مگر ان کو ہمارے پاس رہنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ فارغ البالی ہوتی ہے۔ پر صحبت نصیب نہیں ہوتی۔

طب

۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز جمعہ۔ چند مولوی اور مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طب کا ذکر درمیان میں آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کو انگریزی طب سے نفرت نہیں چاہیئے۔ الحکمة ضالة المومن۔ حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہاں سے ملے۔ جھٹ قبضہ کر لے۔ اس میں ہمارا یہ منشاء نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے۔ کہ مفید بات جہاں سے ملے۔ وہیں سے لے لے۔ ہندی۔ جاپانی۔ یونانی انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے۔ کہ

تمتع ز ہر گوشۂ یافتم ٭ ز ہر خرمنے خوشۂ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ طبیبوں نے تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں۔ لیس الحکیم الا ذو تجربة۔ لیس الحلیم الا ذو عسرة۔ حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔ اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھلانے سے بنتا ہے اور یوں تو تجربوں کے بعد انسان رہ جاتا ہے۔ کیونکہ قضاء و قدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

جامع کمالات

اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ کہ فبھدٰھم اقتدہ۔ انکی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گزشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کر لے۔ یہ آیت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ کہ تمام گزشتہ نبیوں اور ولیوں میں جسقدر خوبیاں اور صفات اور کمال تھے۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے تھے۔ سب کی ہدائتوں کا اقتدا کر کے آپ جامع تمام کمالات کے ہو گئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ میں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جہاں انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہیئے۔ کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کرلے ڈاکٹروں کو بھی مناسب نہیں کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھیں۔ بعض باتیں ان میں بہت مفید ہیں۔ میں نے بعض کتب طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانہ میں موجود تھی جنمیں سے بعض کتابیں بڑی بڑی قیمتیں دے کر خرید کی گئی تھیں۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

تقویٰ

فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے کاروبار میں اس قدر مصروف ہیں۔ کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہیں۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں جسقدر بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر اور کسی امر کا نہیں کیا۔ تقویٰ کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسےٰ کے معاملہ میں تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اور کہا جب تک الیاس آسمان سے نہ آئے ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتوں کے مقابلہ میں صرف ایک بات پر نہ اڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں نے کہا۔ کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیوں میں سے آنا چاہیئے تھا۔ ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ تائیدات الٰہی نصرت حق اور معجزات کی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو توریت میں ایسے لفظ صاف لکھدیتا۔ کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا۔ مگر خدا نے ایسا نہیں کیا۔ ایسا ہی اس وقت کے مسیح کے زمانہ میں بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریم کے ساتھ فرشتوں کو نازل ہوتے دیکھ لیتے۔ تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ ابتلا آتیں اور متقی لوگ اس ابتلا کے وقت بچ رہتے ہیں۔

نزول از آسمان

آسمان سے نازل ہونے کی سنت پہلے کبھی قائم نہیں ہوئی۔ آدم سے لے کر آج تک کوئی نظیر پیش کرو۔ کہ کوئی نبی آسمان پر گیا ہو۔ یا آسمان سے نازل ہوا ہو۔ خدا کی عادت نہیں۔ کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کر دے۔ ایک امر مخصوص کے ساتھ تو کوئی نبی بھی نہیں آیا۔ اس طرح سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے۔ اور یسوع کو خصوصیت دینا تو خود نصاریٰ کو مدد دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر وفات ظاہر کردی ہے۔ معراج کی حدیث کو پڑھو۔ جو لوگ معراج کے منکر ہیں۔ وہ تو اسلام کے منکر ہیں۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔ شب معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ کو مردوں میں دیکھا۔ اگر قبض روح نہیں ہوا۔ اور زندہ مع الجسم آسمان پر گئے۔ تو دوسرے عالم میں کس طرح پہنچ گئے۔ متقی کے واسطے تو ایک ہی بات کافی ہوتی ہے۔ خیالی اور ظنی باتوں کے پیچھے پڑ کر اصلی اور صحیح بات کو چھوڑ دینا تقویٰ کے برخلاف ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے بار بار تفہیم ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ نشانات۔ تائید۔ نصرت الٰہی۔ نصوص قرآن وحدیث ہیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ علےٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ خیال کرو۔ کہ حق بالا میں کون سی بات ہے۔ میں تو ایسا آیا ہوں۔ جیسا کہ الیاس آیا۔ یہود سے پوچھو۔ کہ وہ مسیح کے ماننے سے کیوں محروم رہے۔ ان کا عذر بھی یہی تھا۔ کہ جیسا توریت میں لکھا ہے۔ الیاس آسمان سے نہیں آیا۔ مگر ہمارے مسلمان تو یہ عذر بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ بہت واقعات پہلے کے اپنے آگے رکھتے ہیں۔ کہ نزول کس طرح سے ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ جھگڑنا چاہیں۔ مجھ سے جھگڑا کرلیں۔ مرنے کے بعد انکو معلوم ہو جائے گا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ یہ لوگ عیسائیوں کی اس قدر مدد کرتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگوں کو خود ان مولویوں نے ہی عیسائی بنا دیا ہے۔ جو پہلو خدا نے پکڑا ہے۔ وہی سب سے افضل ہے۔ اور اسلام کی فتح اسی کے ذریعہ سے ہوگی۔ نزول اور نزیل کا لفظ مہمان کے واسطے بطور اعزاز و اکرام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر زبان میں یہ محاورہ ہے۔ چنانچہ اردو میں بھی کہتے ہیں۔ کہ آپ کہاں اترے ہیں۔

اتنے میں ایک مولوی صاحب درمیان میں بول پڑے اور کہنے لگے۔ کہ مسیح تو دمشق میں نازل ہوگا۔ آپ کہاں نازل ہوئے۔

حضرت۔ حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ وہ دمشق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

چشم بد دور بادو گرامی چہار در قادیان ہمی	رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸	دو امینی تشتمینی عرض دارالامان ہمی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۲ | ۶ نومبر ۱۹۰۵ء بروز پیر مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۲۳ ہجری | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۴

ای جہان منتظر خوش باش کا آمد لستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سفر دہلی

گذشتہ اشاعت سے آگے

خواجہ میر درد صاحب کی مرقد کے پاس ہی ان کے بھائی اور والد صاحب کی قبر بھی ہے۔ اور کسی بزرگ کو اس جگہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اس زیارت کے متعلق بھی ایک کتبہ کندہ کرکے لگایا ہے۔ اس پر لکھا ہے۔

این ارض مقدس ست بس پاک بود
رشک عرش و نجوم و افلاک بود
از بس کرم داشت تشریف شریف
نقش قدم صاحب لولاک بود
بلغ العلٰی بکمالہ۔
کشف الدجٰی بجمالہ۔
حسنت جمیع خصالہ۔
صلوا علیہ وآلہ۔

خواجہ صاحب مرحوم کے والد مرحوم کی قبر پر لکھا ہے۔ ناصر الملک والدین امیر المجددین الخالفین محمدی المتخلص بعندلیب علیہ تحیات وارث علم امامین وعلی۔ ولادت شعبان ۱۱۰۵ھ رحلت یوم شنبہ بعد العصر قریب شام دوم ماہ شعبان ۱۱۷۲ھ۔ عمر شریف ۶۶ سال

یہاں سے ہوکر حضرت مسیح موعود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر لکھا ہے۔

هو الولی۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۷۶ھ بعمر ۶۲ سال رحلت فرمود۔

اس کے قریب ہی شاہ عبدالرحیم صاحب اور دیگر بزرگوں کے مزار ہیں۔ شاہ عبدالرحیم صاحب کی تاریخ وفات ۱۱۳۱ھ اور عمر ۷۷ سال لکھی ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی تاریخ وفات ۱۲۳۹ھ اور عمر ۸۰ سال لکھی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے یہ سب مشائخ زیر زمین ہیں۔ اور جو لوگ زمین کے اوپر ہیں۔ وہ ایسے بدعات میں مبتلا ہیں۔ کہ حق کو باطل کر رہے ہیں۔ اور باطل کو حق بنا رہے ہیں

راستہ میں اہل لودیانہ کی درخواست کا ذکر آیا۔ حضور جاتے ہوئے راستہ میں لودیانہ ٹھہرے۔ [illegible] مرزا یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی کہ [illegible] لدھیانہ جماعت کے واسطے [illegible] جاتے ہوئے۔ میں نے جنگلے [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] اس کے لئے اب ہم لودیانہ میں [illegible] ملاقات ہوں گے۔

[illegible] کے پاس [illegible] صبح ہوتی [illegible] دیکھ کر فرمایا [illegible] کا کس ذخیرہ اللہ تعالٰی نے جمع کر رکھا ہے [illegible] اس سے ہم چیزیں [illegible] جائے

[illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] گیا

جس میں آپ نے دیکھا تھا۔ کہ ایک ملبی کے کنارے پر لاتعداد بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک بھیڑ کو ایک شخص پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں چھری اور آسمان کیطرف منہ ہے۔ گویا اس امر کا منتظر ہے۔ کہ ذبح کرے۔ تب میرے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے۔ مایعبؤبکم ربی لولا دعاؤکم (دعا نہ مانگو تو میرے رب کو تمھاری کیا پروا ہے۔ اس کو سنتے ہی انھوں نے یکدفعہ سب پر چھری پھیر دی۔ اور جب وہ پھڑکنے لگیں۔ تو انہوں کہا۔ تم کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی۔ غرض مومن بڑی قابل قدر ہوتی ہے۔ اور خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ سینکڑوں اور ہزاروں مرجاتے ہیں۔ تو بھی خدا کو کسی کی پروا نہیں۔

فرمایا۔ اس شہر میں اس قدر انقلاب ہوئے ہیں۔ کہ شاید کسی دوسرے شہر پر ایسے حالات وارد ہوئے ہوں۔ کئی دفعہ یہ شہر آباد ہوا۔ اور کئی دفعہ خاک میں مل گیا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ملے تھے۔ اور ان کی رخصت کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ وہ دن اور ہیں یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے ایسا موقع ہاتھ آسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو۔ رخصت لینے سے ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کئی آدمی ایسے بھی ہیں۔ جو نوکر نہیں۔ مگر ان کو ہمارے پاس رہنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ فارغ البالی ہوتی ہے۔ پر صحبت نصیب نہیں ہوتی۔

۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز عصر۔ چند مولوی

طب | اور مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طب کا ذکر درمیان میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانوں کو انگریزی طب سے نفرت نہیں چاہیئے۔ الحکمۃ ضالۃ المومن۔ حکمت بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی۔ پھر جہاں سے ملے۔ جھٹ قبضہ کرے۔ اس میں ہمارا یہ منشاء نہیں کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے۔ کہ مفیدبات جہاں سے ملے۔ وہیں سے لے لے۔ ہند۔ جاپانی۔ یونانی انگریزی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے ؎

تمتع زہر گوشہ یافتم ✻ زہر خرمنے خوشہ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ بڑی بڑی تو عورتوں سے بھی نسخے حاصل کئے ہیں۔ لیس الحکیم الا ذوتجربۃ۔ لیس الحلیم الا ذو عثرۃ۔ حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔ اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھے بنتا ہے اور یوں تو تجربوں کے لیے انسان رہے۔ کیونکہ قضاء وقدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

جامع کمالات | اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ کہ فبھدٰھم اقتدہ۔ ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گذشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کرلے۔ یہ آیت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ تمام گذشتہ نبیوں اور ولیوں میں جسقدر خوبیاں اور صفات اور کمال تھے۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتوں کا اقتدا کر کے آپ جامع تمام کمالات کے ہوگئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ میں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جہاں انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہیئے۔ کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کرلے ڈاکٹروں کو بھی مناسب نہیں کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھیں۔ بعض باتیں ان میں بہت مفید ہیں۔ میں نے بعض کتب متن طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانہ میں موجود تھی جنمیں سے بعض کتابیں بڑی بڑی قیمتیں دے کر خرید کی گئی تھیں۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

تقویٰ | فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے کاروبار میں اس قدر مصروف ہیں۔ کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہیں۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں جسقدر بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر اور کسی امر کا نہیں کیا۔ تقویٰ کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیوں نے حضرت عیسےٰ کے معاملہ میں تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اور کہا جب تک الیاس آسمان سے نہ آئے ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ انہیں چاہیئے تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتوں کے مقابلہ میں صرف ایک بات پر نہ اڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودیوں نے کہا۔ کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیوں میں سے آنا چاہیئے تھا۔ ہم تم کو نہیں مان سکتے۔ تائیدات الٰہی نصرت حق اور معجزات کی انہوں نے کچھ پروا نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلا دن کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو توریت میں ایسے لفظ صاف لکھدیتا۔ کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا۔ مگر خدا نے ایسا نہیں کیا۔ ایسا ہی اس وقت کے مسیح کے زمانہ میں بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریم کے ساتھ فرشتوں کو نازل ہوتے دیکھ لیتے۔ تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ ابتلا آتے ہیں اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہیں۔

نزول از آسمان | آسمان سے نازل ہونے کی سنت پہلے کبھی قائم نہیں ہوئی۔ آدم سے لے کر آج تک کوئی نظیر پیش کرو۔ کہ کوئی نبی آسمان پر گیا ہو۔ یا آسمان سے نازل ہوا ہو۔ خدا کی عادت نہیں۔ کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کر دے۔ ایک امر مخصوص کے ساتھ تو اول نبی بھی نہیں آیا۔ اس طرح سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے۔ اور مسیح کو خصوصیت دینا تو خود نصاریٰ کو مدد دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر وفات ظاہر کر دی ہے۔ معراج کی حدیث کو پڑھو۔ جو لوگ معراج کے منکر ہیں۔ وہ تو اسلام کے منکر ہیں۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔ شب معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ کو مردوں میں دیکھا۔ اگر قبض روح نہیں ہوا۔ اور زندہ مع الجسم آسمان پر گئے۔ تو دوسرے عالم میں کس طرح پہنچ گئے۔ متقی کے واسطے تو ایک ہی بات کافی ہوتی ہے۔ خیالی اور ظنی باتوں کے پیچھے پڑ کر اصلی اور صحیح بات کو چھوڑ دینا تقویٰ کے برخلاف ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے بار بار تفہیم ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ نشانات۔ تائید۔ نصرت الٰہی۔ نصوص قرآن وحدیث ہیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ علےٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ خیال کرو۔ کہ حق بالمقابل کون سی بات ہے۔ میں تو ایسا آیا ہوں۔ جیسا کہ الیاس آیا۔ یہود سے پوچھو۔ کہ وہ مسیح کے ماننے سے کیوں محروم رہے۔ ان کا عذر بھی یہی تھا۔ کہ جیسا توریت میں لکھا ہے۔ الیاس آسمان سے نہیں آیا۔ مگر ہمارے مسلمان تو یہ عذر بھی نہیں کرسکتے۔ کیونکہ یہ بہت واقعات پہلے کے اپنے آگے رکھتے ہیں۔ کہ نزول کس طرح سے ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ جتنا چاہیں۔ مجھ سے جھگڑا کرلیں۔ مرنے کے بعد انکو معلوم ہو جائے گا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ یہ لوگ عیسائیوں کی اس قدر مدد کرتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگوں کو خود ان مولویوں نے ہی عیسائی بنا دیا ہے۔ جو پہلو خدا نے پکڑا ہے۔ وہی سب سے افضل ہے۔ اور اسلام کی فتح اسی کے ذریعہ سے ہوگی۔ نزول اور نزیل کا لفظ مہمان کے واسطے بطور اعزاز و اکرام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر زبان میں یہ محاورہ ہے۔ چنانچہ اردو میں بھی کہتے ہیں۔ کہ آپ کہاں اترے ہیں۔

اتنے میں ایک مولوی صاحب درمیان میں بول پڑے اور کہنے لگے۔ کہ مسیح تو دمشق میں نازل ہوگا۔ آپ کہاں نازل ہوئے

حضرت۔ حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ وہ دمشق

کے مشرق کی طرف نازل ہوگا۔ قادیان دمشق سے عین مشرق میں ہے۔ توفی کے معنے کے متعلق شہر بغداد میں ایک [illegible] مباحثہ ہوا تھا۔ کہ اس لفظ کے کیا معنے ہیں۔ اس مباحثہ میں بالآخر یہی فیصلہ ہوا۔ کہ جہاں اللہ تعالٰے فاعل ہو۔ اور مفعول بہ عَلَم ہو۔ وہاں سوائے مارنے کے اور کوئی معنے نہیں آتے۔ اگر آج تم قرآن حدیث۔ یا لغت سے کوئی اور معنے دکھا دو۔ تو میں آج بھی ماں لینے کے واسطے طیار ہوں۔ لغت بھی زبان عربی کی کلید ہے کوئی مثال لغت سے ہی دکھا دو۔ تب بھی میں مان لوں گا۔ تعجب ہے۔ کہ دوسروں کی رویت کا تم اعتبار کرتے ہو مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رویت پر تم کو کوئی اعتبار نہیں۔ یہ جسم عنصری کا لفظ تم نے کہاں سے نکال لیا۔ اگر کہیں یہ لفظ دکھا سکتے ہو۔ تو لے آؤ۔ میں تو اس وقت بھی قبول کرنے کے واسطے طیار ہوں۔ قرآن شریف میں۔ حدیث میں۔ لغت عرب۔ کہیں کسی نبی صحابی وغیرہ کے متعلق لفظ توفی کا معنے آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ جانے کے دکھا دو تو میں فوراً مان لوں گا۔ لیکن تم حضرت عیسےٰ کے متعلق ایک لفظ کے وہ معنے کیوں کرتے ہو۔ جو کسی نبی کسی ولی۔ کسی صحابی کسی انسان کے متعلق نہیں کرتے۔ ۲۵ سال سے خدا تعالےٰ مجھے یہی بتلا رہا ہے۔ پھر تائیدات سماوی اور نشانات میرے ساتھ ہیں۔ میں خدا کی باتوں پر اب بھی ویسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ پہلی کتابوں پر رکھتا ہوں

اس جگہ بیچ میں پھر وہی مولوی صاحب بول پڑے کہ میں توفی کے معنے آسمان پر جانے کے دکھا سکتا ہوں فوراً ایک قرآن شریف مولوی صاحب کے ہاتھ میں دیا گیا لگے ورق گردانی کرنے۔ اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے۔ کبھی اس کو کہتے ہیں۔ کیوں میاں تم نکالو۔ اور کبھی اس کو اشارہ کرتے ہیں۔ کیوں بھائی کچھ بتاؤ نہ۔ بہت سے بیٹھے۔ کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا نکلنا تو کیا تھا۔ گھبرا کر بولے۔ اچھا۔ رافعک جو لکھا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ رافعک کے معنے اس جگہ وہی ہیں جو ورفعناہ مکاناً علیاً کے معنے ہیں۔ مسلمان ہر روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی دعا مانگتے ہیں کہ ان کا رفع ہو۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے جائیں۔ بات وہی صحیح ہے۔ جو خدا نے بتلا دی۔ اور الہامات سے اس کی تائید کی۔

مولوی۔ الہام کیا ہے۔ الہام تو مجھے بھی ہوتا ہے (بعد میں معلوم ہوا کہ اس مولوی کا نام نظام الدین ہے۔ اور کسی مسجد میں لڑکے پڑھاتا ہے)۔

حضرت۔ میں ایسے الہام نہیں مان سکتا جس کے ساتھ تائیدات سماوی کا نشان نہ ہو۔ ایسے الہام کے مدعی تو ہر ایک زمانہ میں گذرے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی نشان ہے۔ تو دکھلاؤ۔

اتنے میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لغت کی ایک کتاب مختار الصحاح نکالی۔ اور اس مولوی کو دکھلایا۔ کہ توفی کے معنے مارنے کے لکھے ہیں۔

مولوی صاحب۔ میں لغت نہیں مانتا۔ اچھا مان لیا اگر عیسیٰ مر گیا ہے۔ تو اس کی لاش دکھلاؤ۔

حضرت۔ جب مرنا ثابت ہے۔ تو کافی ہے۔ لاشیں حضرت ابراہیم اور موسےٰ کی کہاں ہیں۔

مولوی۔ دجال کانا کہاں ہے۔

حضرت۔ اگر اس طرح تم لفظی معنے کرو گے۔ تو بہت مشکل پڑے گی۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے۔ وہ اس جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ جتنے نابینے ہیں وہ بہرحال سب کے سب جہنم میں جائینگے اگرچہ حافظ قرآن اور مسلمان ہی ہوں۔

فرمایا۔ آنے والے کے متعلق تو یہ لکھا ہے۔ کہ وہ اُمتی ہوگا۔ اُمتی تو وہ ہے۔ جو صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کے ذریعہ سے نور حاصل کرتا ہے۔ لیکن وہ جو پہلے ہی نور اور بصیرت پاکر نبوت کے درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ وہ اب اُمتی کس طرح سے بنے گا۔ کیا پہلے تمام کمالات حاصل کردہ سے وہ بے نصیب کر دیا جاوے گا۔ ہاں ہم اُمتی ہیں۔ جن کو سب کچھ آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے ملا ہے۔ اور تمام معرفت وہیں سے حاصل ہوئی ہے۔

اتنے میں وہ مولوی صاحب تو گھبرا کر اٹھ گئے۔ اور ان کے ساتھی گالیاں دیتے گئے۔ اور ایک اور طالب علم آگے بڑھا۔

طالب۔ آپ کا مرتبہ کیا ہے۔ اس کی تعبیر نبوت سے ہوگی۔ یا کسی اور لفظ سے۔

حضرت۔ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ مکالمہ اور مخاطبہ کرتا ہے۔ وہ نبی ہے۔ نبی کے معنے ہیں۔ خدا سے خبر پاکر بتلانے والا۔ ہاں نبوت شریعت ختم ہو چکی ہے۔ سچی معرفت بغیر مخاطبات الٰہیہ کے حاصل نہیں ہو سکتی اگر یہ بات اس اُمت کو حاصل نہیں تو خیر امۃ کس طرح سے بن گئی۔ اللہ تعالےٰ نے مخاطبات کا دروازہ بند نہیں کیا۔ ورنہ نجات کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہتا

طالب۔ تو آپ کو وحی ہوتی ہے؟ وحی تو صرف انبیاء کو ہوتی ہے۔

حضرت۔ [illegible] قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ موسیٰ کی ماں کو بھی وحی ہوئی۔ کیا یہ اُمت عورتوں سے بھی بدتر ہو گئی۔ [illegible] تو [illegible] کی قدر ثابت ہوتی ہے۔ کیا ہمارے واسطے [illegible] دنیا داروں کو لگے قدم رکھنے کی ضرورت نہیں۔ [illegible] دھوکا رکھنا نہیں چاہتا میں نہیں قبول کر سکتا۔ کہ پہلی اُمتوں نے اس قدر برکات حاصل کیں۔ اور یہ اُمت بالکل محروم رکھی گئی۔

طالب۔ پھر یہ مرتبہ تو ولی کا ہوا۔

ولائیت

حضرت۔ ہم کب کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مرتبہ وہ ہے جو آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ مگر تم نہیں جانتے۔ ولی کا مرتبہ کم نہیں۔ بلکہ بعض کے نزدیک تو [illegible] بڑھ کر ہے۔ کیونکہ ولائیت محبت قرب اور معرفت کا ذریعہ ہے۔ اور نبوت ایک عہدہ ہے۔ یہود کا تو یہ مذہب ہے۔ کہ حضرت ابراہیم ولی تھے۔ اور تمام انبیاء سے بڑھ کر تھے۔ ہم تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر ایک قدم بھی رکھنا کفر سمجھتے ہیں۔ ہم کو الہام ہوا ہے كل بركة من محمد۔ ہم اس دائرہ سے باہر نہیں جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے باہر جانا تو کفر ہے۔ لوگ محجوب ہونے کے سبب وحی کے لفظ سے گھبراتے ہیں ورنہ وہاں تو لکھا ہے۔ کہ مکھی کو بھی وحی ہوئی۔ بلکہ شیخ عبدالقادر نے لکھا ہے۔ کہ جسکو کبھی بھی وحی نہیں ہوتی خوف ہے۔ کہ اس کا خاتمہ برا ہو۔ معرفت تامہ بجز مکالمہ مخاطبہ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

طالب۔ وحی کس طرح سے ہوتی ہے۔

حضرت۔ کئی طریق ہیں۔ بعض دفعہ دل میں ایک گونج پیدا ہوتی ہے۔ کوئی آواز نہیں ہوتی۔ پر اس کے ساتھ ایک شگفتگی پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ تیزی اور شوکت کے ساتھ ایک لذیذ کلام زبان پر جاری ہوتا جو کسی فکر تدبر اور وہم وخیال کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ خدا تعالےٰ کے نشانات ہزاروں ہیں۔ اگر کوئی چاہے تو اب بھی کم از کم چالیس روز ہمارے پاس رہے۔ اور نشان دیکھ لے۔ صادق اور کاذب میں خدا فرق کر دیتا ہے۔

آج سے پچیس ۲۵ سال پہلے خداوند تعالےٰ نے مجھے وعدہ دیا تھا۔ کہ تیرے پاس ہر جگہ سے لوگ آئیں گے اور تحائف بھی لائیں گے۔ یہ ایسے وقت کا [illegible] ہے۔ جب ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا [illegible] کیا کوئی آدمی اتنا لمبا [illegible] حاصل کر سکتا ہے۔ [illegible] ایسی بڑی کامیابی [illegible] آئیں۔ اور کچھ [illegible] بات نہیں۔ اگر ہمارے پاس مدت قیام رکھیں۔ تو آپ کو معلوم ہو

اصل مین تمام مشکلات عدم معرفت کے باعث ہوتے ہین۔ ورنہ حضرت ابوبکر نے کونسا معجزہ مانگا تھا۔

طالب علم۔ امت کے علماء بہی انبیاء کی مانند ہین۔ جو آپ کی مخالفت کرتے ہین۔

حضرت۔ مین ان لوگون کو علماء مین شامل نہین سمجھتا جن کی زبان پر کچھ اور ہے۔ اور اعمال کچھ اور ہی ہین۔ منبر پر چڑھ کر کچھ کہتے ہین۔ اور گھر مین جا کر کچھ اور بیان کرتے ہین علمائے امت وہ ہین۔ جو مذہب کی تاکید کرتے ہین۔

طالب علم۔ کیا آپ مستقل نبی ہین؟

حضرت۔ میرے متعلق ایسا کہنا ایک تہمت ہوگی۔ مین اس کو کفر سمجھتا ہون۔ کہ کوئی مستقل نبی ہونے کا دعوی کرے۔

طالب علم۔ معجزہ تو نبی کا ہوتا ہے۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہین کہ مین معجزہ دکھاتا ہون:

حضرت۔ ہمارے معجزات سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہین۔ ہمارا اپنا کچھ نہین۔ سب کاروبار آنحضرت کا ہی چلاتا ہے۔ دین انحطاط پر تھا۔ ہم نے سعی کی۔ اگر ہم خدا کی طرف سے ہین۔ تو خدا ہماری مدد کرے گا۔ ورنہ یہ سلسلہ خود بخود ہی تباہ ہو جائے گا۔ ہمارے دو کام ہین۔ اول۔ یہ کہ اعتقاد مین نصوص کے برخلاف جو غلطیان پڑ گئی ہین وہ نکالی جاوین۔ دوم۔ یہ کہ لوگون کی عملی حالتین درست کی جائین۔ اور صحابہ کے مطابق ان کو تقوی اور طہارت حاصل ہو جائے۔

طالب علم۔ کیا پہلے بہی کسی نے دعوی کیا تھا۔ کہ مین اسلام مین نبی ہون؟

حضرت۔ پہلے کس طرح کوئی دعوی کر سکتا۔ وہ لوگ مامور نہ تھے۔ کہ ایسا دعوی کرین اور مین مامور ہون۔

طالب علم۔ آپ کے مخالف کو کافر کیون کہا جائیگا؟

حضرت۔ کفر کے معنے ہین۔ انکار کرنا۔ جب یہ لوگ مامور من اللہ کو نہین مانتے۔ اور گالیان دیتے ہین۔ اور انکار کرتے ہین۔ تو بات یہان تک نہین رہتی۔ بلکہ ایک فتح الباب ہوتا ہے اور زبان کہل جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ توفیق اعمال کی جاتی رہتی ہے۔

۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو جو تحریر حضرت نے مولوی صاحبان کو لکہکر دی تہی۔ اس کی نقل ذیل مین درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وجوہ مفصلہ ذیل ہین جن کے رو سے مین حضرت عیسی علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دیتا ہون

(۱) قرآن شریف مین حضرت عیسے علیہ السلام کی نسبت یہ آیات ہین۔ یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی فلما توفیتنی۔ ان آیات کے معنے صحیح بخاری کتاب التفسیر مین موت کئے ہین۔ جیسا کہ اس مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لکہا ہے۔ متوفیک ممیتک۔ اور پہر تائید کے لئے آیت فلما توفیتنی کا اس جگہ ذکر کیا ہے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بہی ذکر کیا ہے۔ کہ مین قیامت کے دن یہی عرض کرون گا۔ کہ یہ لوگ میری وفات کے بعد بگڑے ہین۔ جیسا کہ لکہا ہے۔ کما قال العبد الصالح الخ

(۲) دوسری دلیل توفی کے ان معنون پر جو اوپر ذکر کئے گئے لغت عرب کی کتابین ہین۔ مین نے جہان تک ممکن تھا قریباً تمام شائع شدہ کتابین لغت کی دیکہی ہین۔ جیسے قاموس۔ تاج العروس۔ صراح۔ صحاح جوہری۔ لسان العرب اور وہ کتابین جو حال مین بیروت مین تالیف کر کے عیسائیون نے شائع کی ہین۔ ان تمام کتابون سے مجہے معلوم ہوا ہے کہ محاورہ عرب اسی طرح پر ہے۔ کہ جب کسی جملہ مین خدا تعالی فاعل ہو۔ اور کوئی علم انسان مفعول بہ ہو۔ جیسا کہ توفی اللہ زیداً۔ تو ایسی صورت مین بجز اماتت اور قبض روح اور کوئی معنے نہین ہوتے۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے اس پر لازم ہے۔ کہ اس کے برخلاف لغت کی کتابون سے کوئی نظیر مخالف پیش کرے۔

(۳) مین نے بہت محنت اور کوشش سے جہان تک میرے لئے ممکن تھا صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابین غور سے دیکہی ہین۔ اور مین نے کسی ایک جگہ پر بہی توفی کے معنے بجز وفات دینے کے حدیث مین نہین پائے۔ بلکہ تین سو کے قریب ایسی جگہ پائی ہین۔ جہان ہر جگہ موت دینے کے ہی معنے ہین۔

(۴) مین نے جہان تک میرے لئے ممکن تھا۔ عرب کے مختلف دیوان بہی دیکہے ہین۔ مگر نہ مین نے جاہلیت کے زمانہ کے شعراء اور نہ اسلام کے زمانے کے مستند شعراء کے کلام مین کوئی ایسا فقرہ پایا ہے۔ کہ ایسی صورت مین جو اوپر بیان کی گئی ہے بجز وفات دینے کے کوئی اور معنے ہون۔

(۵) شاہ ولی اللہ صاحب کے فوز الکبیر مین بہی یہی لکہا ہے کہ متوفیک ممیتک اور مین جانتا ہون۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے پایہ کے محدث اور فقیہ اور عالم فاضل تھے۔

(۶) حدیث معراج جو صحیح بخاری مین موجود ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت عیسے علیہ السلام کو فوت شدہ انبیاء مین دیکہا تھا۔ پس اس جگہ دو شہادتین ہین۔ ایک خدا تعالی کی شہادت قرآن شریف مین دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت لیلتہ المعراج مین۔

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ کنز العمال وطبرانی۔ اور کتاب ماثبت بالسنۃ مین شیخ عبد الحق وغیرہ نے لکہا ہے کہ حضرت عیسے کی عمر ایک سو پچیس برس کی تہی اور ایک روایت مین ایک سو بیس برس بیان کی گئی ہے۔ اور ہزار برس کی عمر کسی جگہ نہین لکہی۔

(۸) جو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوا۔ وہ بہی حضرت عیسے علیہ السلام کی وفات پر دلیل قاطع ہے۔ جو اس آیت کے رو سے اجماع تہا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

(۹) ماسوائے اس کے خدا تعالی نے اپنی وحی قطعی صحیح سے بار بار مجہ پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ حضرت عیسے وفات پا گئے۔ اور اپنے کہلے کہلے نشانون سے میری سچائی ظاہر فرمائی ہے۔ ابہی بہت سے دلائل ہین۔ مگر اسیقدر کافی ہے۔ کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی موت قرآن شریف اور حدیث اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے اور سورہ نور سے ثابت ہے کہ اس امت کے کل خلفاء اسی امت مین سے آئینگے۔ اور صحیح بخاری سے ثابت ہے۔ کہ آنیوالا عیسے اسی امت مین سے ہوگا۔ جیسا کہ لکہا ہے کہ اما مکم منکم بلکہ صحیح بخاری مین پہلے مسیح کا اور حلیہ لکہا ہے اور آنیوالے عیسے کا اور حلیہ لکہا ہے۔ ماسوائے اس کے میرا آنا بے وقت نہین۔ صدی کے سر پر آیا تہا۔ تیئس برس اسپر گذر گئے کسوف خسوف بہی رمضان مین ہو گیا۔ طاعون بہی پیدا ہو گئی۔ ۔ ۔ ۔ ایک نئی سواری یعنی ریل بہی پیدا ہو گئی اور خدا تعالی نے دس ہزار سے زیادہ نشان میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہین اور ہر ایک عقلمند سمجہ سکتا ہے۔ کہ اسلام کی زندگی حضرت عیسے کی موت مین ہے۔ اگر آج یہ امر عیسائیون پر ثابت ہو کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے۔ تو وہ سب کے سب عیسائی مذہب کو ترک کر دین۔ والسلام علے من اتبع الہدی

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

نقل رکہی گئی
(محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر)

غیر معمولی پرچے۔ جسدن سے حضرت دہلی کو روانہ ہوئے ہو اس دن سے مجہے یہ خیال آرہا ہے کہ ایسے موقعہ پر احباب کو واقعات سفر اور حضرت کی تقریرین اگر روزانہ نہین تو تیسرے چوتہے ضرور ملجانی چاہئین چنانچہ اسیوقت مین نے یہ تجویز کر دی کہ سفر کے حالات جیسے جیسے دہلی سے لکہکر روانہ کرتا جاؤن۔ ساتہ ساتہ چہپ کر فوراً احباب کی خدمت مین بہیجے جاوین اگر آمد بدر کی حالت اس امر کی اجازت دیتی یا پروپرائیٹر اس بوجہ کو اٹہا سکتا۔ تو ایسے وقت کے واسطے چہاپنے کی کلین اور پہر اور ملازم زائد رکہکر روزانہ یا دوسرے دن احباب کی خدمت مین اخبار پہنچایا جاتا۔ لیکن افسوس ہے کہ تا حال اخبار بدر کی حالت ایسی نہین۔ کہ یہ خواہش پوری ہو سکے۔ بلکہ فنڈ کے موجود نہ ہونے کے سبب جسقدر مجہے انتظام مین مشکل پڑتی ہے اسکو مین ہی جانتا ہون یا وہ لوگ جو اس امر کی تفصیل سے واقف ہین۔ اگر دوست کوشش کرین اور خریدار کثرت کے ساتہ پیدا کرین تو ایسی تہوڑی قیمت کے اخبار کی تعداد کا دو تین ہزار تک پہنچ جانا کوئی بڑی بات نہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ اگر احباب پوری سعی کرین تو ابہی بست سے ایسے دوست ہین جو اس اخبار کو خرید سکتے ہین اور اسطرح یہ مشکلات رفع ہو سکتی ہین۔ خیر۔ اس وقت اس مضمون کے لکہنے کا یہ منشاء ہے کہ آئیندہ کے لئے ایسی ضرورتون کیواسطے اخبار کے ہفتہ وار اشاعت کے علاوہ خاص پرچون کے نکالنے کا علیحدہ انتظام کرنا چاہیئے۔ اس کیواسطے جو تجاویز مینے سوچی ہین وہ مین بعد مین لکہونگا۔ انشاء اللہ تعالی۔ فی الحال مین دوستون سے سننا چاہتا ہون کہ ان کے نزدیک کون سی ایسی تجاویز ہین۔ جن کے ذریعہ سے اخبار ہفتہ وار بہی باقاعدہ نکلتا رہے۔ اور وقت ضرورت خاص پرچے تہوڑے سے مضامین کے ہی نکالے [illegible]

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

چو گویم باتو گر آئی بجادر قادیان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

دوا بینی۔ شفا بینی بغرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۵ | مورخہ ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۵ء ۶ یوم دوشنبہ۔ ۱۵۔ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ | سلسلۃ القدیم جلد ۱ نمبر ۴۲

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

مکرمی و مخدومی جناب خان صاحب ذوالفقار علی خان جب نے ایک نظم حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی وفات پر ملال پر بطور مرثیہ ارسال فرمائی ہے۔ چونکہ یہ نظم ہر شخص کے پڑھنے کے قابل ہے۔ اور اس سے یہ سبق ملتا ہے۔ کہ ہر فرد بشر کو ایک نہ ایک دن موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اس واسطے اس نظم کو درج اخبار کیا جاتا ہے۔ محرر بدر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

مرثیہ وفات حضرت مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی مرحوم مغفور

✻

لے کریم خوش مقال۔ اے صافیٔ روشن خیال
تیری فرقت نے کیا ہم کو ہے آشفتہ حال
تیری تقریرین معانی خیز و دلکش دل پسند
وہ تری معجز بیانی بے نظیر و بے مثال
تیرے اخلاق کریمانہ مین تھا صدق و صفا
تیری طرز زندگی تھی راستبازون کی مثال
تیری خلوت اور جلوت مین تھا اخلاص و وفا
معرفت کے رنگ مین رنگین تیرا حال و قال
اے گل خندان باغ معرفت تو ہے کہان
اب تجھے لائین کہان سے ڈھونڈ کر ای خوش خصال
تری خوش الحانیان کانون مین پھرتی ہین مگر
تیرا چہرہ اب نظر آتا نہین لے خوش جمال
تیرے چھٹنے سے ہمین صدمہ ہے لیکن لے اخی
عالم فانی سے کرنا ہے سبھی کو انتقال
موت اپنے وقت پر لازم ہے ہر شے کے لئے
ٹل نہین سکتا کبھی حکم خدائے ذو الجلال
ضعف انسانی سے ہمکو ہے یہ سارا رنج و غم
ورنہ مومن کے لئے یہ وقت ہے وقت وصال
خوش نصیبون کو ملا کرتی ہے ایسی زندگی
یہ حیات طیبہ ہے اس کا کیا رنج و ملال
خوش نصیب اسکے جسے ہو جلد یہ فرقت نصیب
وہ مبارک جس کے حق مین نکلے ایسی نیک فال
یہ حیات دنیوی مومن کو ہے اک ابتلاء
یہ ہے وہ دار المحن رنج و الم جس کا مآل
اے خدائے مرجع خورد و بزرگ و جزو و کل
تو ہمین بھی ان مصائب ان بلاؤن سے نکال
لے خدا ہم کو بھی ہو یہ نعمت قربت عطا
تا نہ ہو تیری بھری محفل مین شرم و انفعال
خوش نصیبون مین کسی سے کم نہ تھا عبد الکریم
اس کی مرگ و زندگی دونون ہین اپنے خود مثال
یہ رہا جب تک جہان پر دل مین اس کا گھر رہا
کس خوشی سے اس نے کاٹے اپنے سینتالیس سال
جب زمانہ مین ہوا دور بہار دل کشا
مہدیٔ آخر زمان کا جب نظر آیا جمال
لگ گئی اک آگ سی ہر سمت ہندوستان مین
دشمن حق ہو گئے اکثر شیوخ باکمال
عالمون کی فوج برسانے لگی تیر و تفنگ
کوئی کافر مفتری کہتا کوئی دجال ضال
تھا بظاہر بیکس و بے یار مامور خدا
نصرت حق کے لئے تھا ہند مین قحط الرجال
یون تو کہنے کے لئے لاکھون مسلماں تھے یہان
شیفتہ اسلام کے ان مین تھے لیکن خال خال
چھا گئی تھی مطلع اسلام پر کالی گھٹا
چھپ گیا تھا آفتاب صدق کا حسن و جمال

یہ کریم النفس رکھتا تھا۔ مگر قلب سلیم
سر مین نخوت تھی نہ دل مین اس کے حب جاہ و مال
دل مین پہلے ہی سے تھی عشق الٰہی کی چسک
مل گیا نسخہ مسیح وقت سے جب حسب حال
بڑھ گیا جوش محبت صدق و اخلاص و وفا
بھر گیا رگ رگ مین اس کی بادۂ ذوق وصال
ابتدا ہی سے محبت تھی کلام اللہ کی
ہوگیا اس سوز پنہان مین یکایک اشتعال
تشنہ روحی کھینچ لائی سوئے بحر معرفت
پہلوئے احمد مین آ بیٹھا یہ مرد خوش خصال
سخت مشکل کام ہے اپنے وطن کو چھوڑنا
فرقت خویش و اقارب فرقت اہل و عیال
سخت تر اس سے بھی ہے نبیون کی صحبت مین قیام
یہ رفاقت چاہتی ہے استقامت کا کمال
اے ہمایون بخت انسان اے اخی عبد الکریم
یہ اقامت قوم کے حق مین تھی اک عمدہ مثال
شدت امراض مین بھی تو رہا ثابت قدم
تو نے آخر تک نہ چھوڑی باوفا لوگون کی چال
تربت تو عنبرین بادا اے انیس و جان نثار
بر تو بر اہل و عیالت باد فضل کردگار

بند دوم

اے دل غمناک بس اے دیدۂ خون بار تھم
نامناسب ہے یہ ماتم نامناسب ہے یہ غم
ہے دعائے مغفرت اس درد فرقت کا علاج
دیدۂ خون بار شوق وصل خالق مین ہو نم
رنج دل مین ہو تو ہو اس اپنے رہ جانے کا رنج
کچھ الم ہو بھی تو ہو اس قید ہستی کا الم
دل دکھاتی ہے ہمیشہ فطرتاً مرگ اخی
صابر و شاکر قضا پر اس زمانہ مین ہین کم
لیکن اے بیتاب دل اچھا نہین یہ اضطراب
واجب التعمیل ہے تیرے لئے حکم حَکم
جانے والی چیز کا دنیا مین غم کرنا فضول
جو گیا اس کو نہین پھر لوٹ کر لینا ہےہم
جیسے اگلے چل بسے ہم کو بھی چلنا ہے ضرور
رہنے والی ہے ہمیشہ ذات رب ذو الکرم
مرنے والے پر خدا کی رحمتین ہون تا ابد
رہنے والون کو مناسب ہے بنین نقش قدم
نقش بر آب اس حیات چندروزہ کا ہے نام
اس مین سستی زہر ہے اسمین تغافل ہے ستم
چاہیئے کچھ زاد راہ آخرت اے ہوشمند
اس سفر مین کام آئین گے یہ دینار و درم
مرنے والے کی طرح ہان چاہیے حسن عمل
تا رہے ہم پر ہمیشہ سایۂ فضل و کرم
تا ہماری مشکلین آسان ہون منزل سہل ہو
تا نہ سد راہ ہون دنیا کے یہ ناز و نعم
کچھ بہت دوری نہین ہان فضل مولیٰ چاہیئے
عنقریب اے صافی مرحوم ملجائین گے ہم
غم غلط کرنے کو یارب دے کوئی نعم البدل
تا بچھڑنے والے کی فرقت کا کچھ صدمہ ہو کم
ہم کو تقویٰ ہم کو نور معرفت درکار ہے
ہم نہین ہین تجھ سے یارب طالب جاہ و حشم
اتباع سنت احمد کی تو توفیق بخش
اپنی راہ راست پر تو ہم کو رکھ ثابت قدم
دوستو تیار رہنا لگ رہا ہے چل چلاؤ
کوئی آگے کوئی پیچھے جا رہا ہے دمبدم
ساتھ جائین گی نہ خویش و اقربا کی بلسین
جیتے دم تک کے ہین یہ فرزند و زن یہ خیل و حشم
ہست گو ہا باغ دنیا را بہار چند روز
دل مدہ ہرگز بہ عیاریکہ یار چند روز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

۶

تازہ اخبار لدھیانہ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۰۵ء۔ آج صبح بموجب اشتہار کے جو پہلے شائع ہو چکا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وعظ ایک شہر کے جلسہ مین ہوا۔ ۸½ بجے سے لے کر ۱۱½ بجے تک قریب ۳ گھنٹہ تک اسلام کی خوبیون اور سلسلہ حقہ کی صداقت پر ایک مفصل تقریر کی ہے۔ کئی ہزار آدمی جمع تھا۔ بعد تقریر کے مصری شاہ صاحب نے اپنا ایک مکاشفہ حلفاً نہایت جوش کے ساتھ بیان کیا۔ جو بعد مین درج کیا جائے گا۔ ذیل مین تقریر کا اشتہار اور ہر دو اشتہار جو شیخ یعقوب علی صاحب کی طرف سے مخالفین کے رد مین شائع کئے گئے تھے۔ درج کئے جاتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے ۔ لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

عالیجناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی تقریر

آج صبح ۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء کو آٹھ بجے کے قریب متصل مکان آریہ سکول میدان کمیٹی باغ عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود جو اتفاق حسنہ سے دو دن گذرے لودیانہ آئے ہین۔ ایک تقریر کرین گے۔ جس مین اسلام کی سچائی اور اس کی موجودہ حالت اور اصلاح کے وسائل کا ذکر ہوگا۔ اور اس مین ظاہر کرین گے۔ کہ حقیقی نجات کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ نیز اُن غلطیون کو دُور کرین گے۔ جو مسلمانون مین اسلامی توحید کے متعلق پھیل گئی ہین۔ یہ تقریر محض بطور تبلیغ ہوگی۔ جو ہماری درخواست پر آپ نے کرنی منظور فرمائی ہے اس مجمع مین کسی شخص کو بولنے اور کچھ کہنے کی ہرگز اجازہ نہین ہے۔ بلکہ ایسے شخص کو اس مجمع مین آنا قطعاً حرام ہے ہان اگر کوئی شخص محض نیک نیتی سے سننے کے لئے آنا چاہے۔ اُسے اجازت ہے۔ یہ یاد رہے۔ کہ اس تقریر مین حضرت اقدس کے تمام دعاوی کے دلائل خوب کھول کر بیان کئے جائین گے۔

المشتہر

جماعت احمدیہ لودیانہ

ضروری نوٹ۔ کسی شخص کو کسی قسم کے مباحثہ کی اجازت نہین ہے۔ اور دوران تقریر یا بعد مین بولنے کا کوئی حق نہین ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سعد اللہ نو مسلم کی مہمانی اور ماموری من اللہ آنا کانی

کسی شخص سعد اللہ نامی نے ۷۔ رمضان المبارک کا چھپا ہوا ایک ورقہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارد لودیانہ پر بطور مہمانی شائع کیا ہے۔ اس اشتہار کو پڑھ کر دانشمند اور متین پبلک بخوبی سمجھ لے گی کہ جس نے اپنے آبائی مذہب کو اخلاق فاضلہ اور روحانیت کے اصول کے لحاظ سے خیرباد کہا تھا۔ وہ ان امور کے کس درجہ تک پہنچا ہے اور اس پیرانہ سالی مین بھی اس کے مونہہ سے وہ باتین نکل رہی ہین۔ جو اسلام کے خطرناک دشمن کے مونہہ سے بھی نہین نکل سکین۔

سعد اللہ صاحب نے جو کچھ بطور مہمانی پیش کیا ہے۔ وہ تو عطائے تو بلقائے تو شکرگزاری سے انہین واپس کرتے ہین ہان اپنی طرف سے اس پر کچھ مستزاد کر دیتے ہین۔ اور گالیون اور بیہودہ گوئی کو چھوڑ کر تہذیب اور متانت کے ساتھ ان کے اس اشتہار پر نظر کرتے ہین۔

اولاً۔ میان سعد اللہ صاحب نے بقول مثل مشہورہ پرائے بوتے پر شکرہ پالنا میان ثناء اللہ صاحب امرتسری کے الہامات مرزا کو پیش کیا ہے۔ کاش سعد اللہ صاحب کو معلوم ہوتا کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جب قادیان جا کر

آریون کا مہمان ہوا تھا۔ تو اُسے علیٰ منہاج نبوت پیشگوئیوں کے پرکھنے کی دعوۃ کی گئی۔ مگر وہ اس طرف نہین آیا۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی بجائے سعد اللہ صاحب کو یہ حوصلہ ہے۔ تو بہتر ہے۔ وہی اس معیار پر اپنے اعتراضوں کو پرکھوا لین ثانیاً۔ میان سعد اللہ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے انبیاء علیہم السلام کی نسبت مریدون کو پڑھا دیا ہے۔ کہ وہ بھی ایسی غلط پیشگوئیان کیا کرتے تھے۔ یہ ایک خطرناک اتہام ہے جو حضرت حجۃ اللہ اور آپ کی جماعت کی نسبت لگایا گیا ہے اس کے جواب مین اول تو ہم لعنت اللہ علی الکاذبین کہتے ہین۔ اور ازان بعد نومسلم صاحب کو دعوت دیتے ہین۔ کہ اگر وہ یہ فقرہ حضرت حجۃ اللہ کی تعلیم مین یہ اپن الفاظ دکھا دین تو کم از کم سمجھا جائے گا۔ کہ انہوں نے جھوٹ کی نجاست پر مونہہ نہین مارا۔ اور اگر وہ نہ دکھا سکین۔ اور ہرگز نہین دکھا سکین گے تو پھر اس سے بڑھ کر اور شرمناک اخلاقی حالت ایک شخص کی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ چھاپ کر اس شخص کی نسبت جو تین لاکھ کی معزز جماعت کا پیشوا ہے۔ ایک افترا کرتا ہے ثالثاً۔ بشیر۔ آتھم۔ محمد سلطان۔ لیکھرام۔ وغیرہم کسی پیشگوئی پر علیٰ منہاج نبوت سعد اللہ میرے ساتھ تحریری مناظرہ کر لے۔ جو اسی مجلس مین بیٹھ کر لکھا جاویگا۔ پھر اس کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ اس نے کہان تک راستی سے گریز کیا ہے اسی اشتہار مین میان سعد اللہ نومسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ اکابر صحابہ پر ایک خطرناک حملہ کیا ہے۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے۔ کہ آپکے دل مین مشن کی تازہ روٹیون نے خاص اثر پیدا کیا ہے۔ چنانچہ مسیح ابن مریم کی وفات کے متعلق آپ لکھتے ہین کہ آپ کے چیلے چانٹے علم سے بالکل بے بہرہ جو نہ سمجھ سکین نہ دیکھ سکین۔ آپنے ان کو ایک سبق زبانی پڑھا دیا ہے۔ جن کا اصل استاد علی گڑھی پیر نیچری ہے۔ آپنے بھی یہ سبق اسی بڈھے کی تفسیر سے پڑھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ مر گئے۔ سعد اللہ ایمان سے بتا کیا یہ سبق علی گڑھی نے دیا ہے یا قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی سبق پڑھایا تھا۔ کیا اگر حضرت عیسےٰ کی وفات کا مسئلہ سر سید نے ہی لکھا تھا۔ تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سر سید سے سیکھا تھا جنھون نے لیلۃ المعراج مین حضرت مسیح کو مُردون مین دیکھا۔ کیا خدا تعالیٰ نے بھی سر سید سے ہی سیکھا تھا۔ جبکہ انی متوفیک اور فلما توفیتنی کہا۔ کیا صحابہ کا اجماع جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ پڑھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ہوا۔ وہ بھی سید کے شاگرد تھے۔ اے شوخ اور ناسمجھ انسان تیرے اس حملہ کا اثر کس پر ہوتا ہے شیم! شیم!! شیم!!! بہر حال خلاصۃً اگر آپ اس مسئلہ کو سر سید ہی کا اختراعی مسئلہ کہتے ہین اور سمجھتے ہین۔ تو پھر تجھ پر اس وقت تک کھانا پینا حرام ہے جب تک تو یہ ثابت نہ کرے آ میدان مین نکل۔ اور سب سے پہلے اسی مسئلہ مین گفتگو کر لے۔ تا کہ پبلک پر تیری قابلیت اور بہہ دانی کا راز کھل جاوے۔ تو مرزا صاحب کے مریدون کو بے بہرہ اور اندھا کہتا ہے۔ حالانکہ حضرت حجۃ اللہ کے خدام مین ایسے علامۂ دہر موجود ہین۔ جن کا نظیر آج مادر گیتی پیدا نہین کر سکتی۔ پھر تیرے لئے مشکل ہی کیا ہے؟ مین بھی ایک ادنیٰ خادم ہون۔ مین بفضلہ تعالےٰ تیرے ان دعاوی کی حقیقت کھولنے کو آمادہ ہون۔ سب سے پہلے اسی مسئلہ وفات مسیح پر گفتگو کر تا حق کھل جاوے۔ پھر سلسلہ بہ سلسلہ طبعی طور پر تمام مسایل مین گفتگو ہو سکتی ہے۔ مین چونکہ مہمان ہون۔ اور تو نے ہی مہمانی پیش کی ہے۔ اس لئے تیرا فرض ہوگا۔ کہ ہر قسم کے انتظام کا تو ہی ذمہ وار ہے گفتگو تحریری ہوگی۔ جو اسی مجلس مین لکھی ہوگی۔

مین اس سے زیادہ اور کچھ نہین کہنا چاہتا۔ تیری گالیون اور دوسرے امور کو حوالہ بخدا کرتا ہون۔ اور یقین کرتا ہون۔ کہ وہ خدا جس کے مامور کی تو نے اس قدر ہتک اور توہین کی ہے۔ خود اس کا محاسبہ کریگا۔ وما علینا الا البلاغ

سعادت مند ہو کر بھی اگر کچھ نقد پاتا ہے
خدا سے ڈر کہ رہ آخر اسی کے پاس جانا ہے
ذرا آنکھون سے غفلت کا اُٹھا پردہ تو اے سعدی
ضرورت کو سمجھ اور دیکھ یہ کیسا زمانہ ہے
زمانہ کے مفاسد دیکھ کر رونا نہین آتا ؟
ترا مطلب امام وقت کے دل کو دُکھانا ہے
تیری یہ خود روی برعکس منہاج نبوت ہے
سراسر حمق اور یہ تیری حرکت ابلہانہ ہے
شرافت بدلگامی سے نہین ہے اسپ تازی کو
چلے سیدھا نہ او گس ہے نہ اس کو تازیانہ ہے
امام وقت کے حق مین یزیدیت ہے بدگوئی
حقیقت مین حسین ابن علی کا خون بہانا ہے
یہ کیا شور و فغان ہے جیتا پھرتا ہے کیون اُلو
مبارک ہے وہ گھر جس مین ہما کا آشیانہ ہے
اگر مہمان نوازی کی نہ تھی مقدور کچھ تجھ مین
شریعت مین کہان جائز مسافر کو ستانا ہے
تجھے سنت طریقہ سے ضرورت تھی
مسافر بے وطن ہم مین ترا گھر لو دہانہ ہے
لگا کر گالیان لائے ہماری مہمانی مین
یہ گھر ہے گالیون کا یا ترا مہمان خانہ ہے
رسول اللہ نے کی مہمانی ایک یہودی کی
جو دیکھا صبح آ کر بورئے پہ پاخانہ ہے
ذرا تو رنہ بدلے اور نرمیل آئی طبیعت مین
یہ سمجھے خدمت مہمان کا خاصہ بہانہ ہے
مسلمانون کا دعویٰ اور عقیدہ آپ کا کیا ہے
محمد کو دبانا اور مسیحا کو جھلانا ہے
حیا کی آنکھ اندھی ہو گئی دیکھو مسلمانو
یہ کیون ان شوخ چشمون کا شعار آنکھین لڑانا ہے
نکل آؤ میدان مین اگر کچھ زور بازو ہے
سنبھل کر دیکھنا آخر کو تم نے ہار جانا ہے
تو قی کی کرو تحقیق مردے کو کرو زندہ
نہین تو مفت مین بیہودہ سر کھپانا ہے
مسیحا پر دل و جان اپنا قربان کیون نہ ثاقب
یہ ان کا سلسلہ سچا الٰہی کارخانہ ہے

نوٹ۔ جواب آج شام تک چھپا ہوا دو۔

الراقم۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان نزیل لوہیا
۲ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پدر نتواند پسر تمام کند

مولوی عبد اللہ لودیانوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اول الکافرین تھے۔ اور اسی کفر مسیح موعود مین اُنھون نے سہارن پور کے راستہ مین وفات پائی۔ اور اسی طرح پر ان کے دوسرے عم مکرم بھی اس سلسلہ کی اشد مخالفت کے باوجود اس کی ترقی کو نہ روک سکے۔ ان کے مرنے کے بعد آپکے خلف الرشید نے سعدی کے مندرجہ عنوان ارشاد پر خوب عمل کیا ہے۔ اور پھر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر سے مکہ اور مدینہ کی سیر کرنی چاہی ہے۔ تعجب ہے۔ کہ باوجودیکہ مولوی عبد اللہ اینڈ برادرس کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے جس جس قسم کے سرٹیفکیٹ ملے ہوئے تھے۔ وہ ان کے خلف الرشید کو یاد ہون گے۔ مگر پھر بھی وہ مسیح موعود کے کفر کے لئے مکہ اور مدینہ اور سلطان المعظم سے وسے ٹھہرنا نہین چاہتا علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ضروری نہین۔ کہ ایسے اشتہارون پر توجہ کرین۔ کیونکہ جبکہ ان مین سے مثلاً فاضل امروہی کی ہی بیسیون کتابین اور رسالے اب تک لاجواب پڑے ہوئے ہین۔ اور جب تک یہ لوگ ان کا جواب نہ دے لین۔ جو قیامت تک نہ ہو سکے گا۔ کچھ ضروری نہین کہ وہ ایسے لوگون کو خطاب کرین۔ ان کے لئے تو ہم اونے چاکران سلسلہ بفضلہ کافی ہین اس لئے اگر مولوی ابو محمود محمد رمضان صاحب کو اپنے جالا کر [illegible]

کی سنت پوری کرنے کیلئے حوصلہ باقی ہے۔ تو بطور تحقیق حق نہ تحریک مذہبی قمار بازی اس معاملہ میں میرے سے گفتگو کریں۔ لیکن انتظام اور اجازت سرکار کے متعلق مولوی صاحب کا یہ فقرہ دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ کہ وہ حضرت حجۃ اللہ کو مکان اور اجازت سرکار سے لینے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ یہ کام تو انہیں بہ حیثیت رئیس شہر ہونے کے خود کرنا چاہیئے تھا۔ اور اس لئے بھی کہ خود ہی مباحثہ کی استدعا کرتے ہیں۔ میں اس سر کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کیا وہ سرکار سے بدظن ہیں۔ یا سرکار ان سے بدظن ہے

مولوی صاحب آپ کے والد صاحب اور چچا صاحبان تو حضرت حجۃ اللہ کی تکفیر کر کے ہی اس سلسلہ کی ترقی کو روکنے میں ناکام اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اب آپ کیا کر لیں گے۔ تاہم اگر حوصلہ ہے۔ تو سرکار سے اجازت لے کر اور انتظام کر کے مطبوعہ اطلاع دو۔ اور پھر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق جس مسئلہ میں آپ چاہیں۔ گفتگو تحریری کر لیں۔ لیکن سلسلہ طبعی کو مقدم رکھا جاوے گا۔ اور سب سے پہلے مسئلہ وفات مسیح پیش ہوگا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ما استکبری وما ابیٰ

نوٹ۔ خوب یاد رکھئے۔ کہ حضرت حجۃ اللہ چونکہ انجام آتھم میں مباحثات بند کر چکے ہیں۔ اور علاوہ بریں آپ کی ساٹھ سے زیادہ کتابیں لاجواب پڑی ہوئی ہیں۔ اور وہ ہر طرح سے اتمام حجت کر چکے ہیں۔ اس لئے یہ محض خام خیالی ہے۔ جو حضرت حجۃ اللہ کو مباحثہ کے لئے خطاب کیا جاوے۔ کیونکہ وہ ہر طرح سے اپنی سچائی کو روز روشن کی طرح ثابت کر کے آخری خدائی حجت پوری کر چکے ہیں۔

نوٹ۔ جواب مطبوعہ آج شام تک ملنا چاہیئے۔ کیونکہ کل صبح میں یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔ اگر مندرجہ بالا طریق پر خود گفتگو منظور کرو۔ تو میں ٹھہر جاؤں گا۔ اور شرائط طے ہو جائیں گے۔

لدھیانہ کے مسلمان اور انصاف پسند پبلک کو معلوم رہے۔ کہ جماعت احمدیہ لدھیانہ نے ۴۔ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار مولوی محمد رمضان کے عم مکرم مولوی عبد العزیز کو مخاطب کر کے دیا تھا۔ کہ وہ حیات مسیح میں ایک عربی رسالہ لکھیں۔ جس کو انجمن احمدیہ اپنے خرچ سے چھپوا دیگی مگر مولوی عبد العزیز مر گئے۔ اور یہ حسرت ساتھ لے گئے آپ کی سعادت اور غیرت کا اقتضا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ مولوی عبد العزیز کی روح کو اس قرضہ سے سبکدوش کریں۔

المشتہر

خاکسار شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان نزیل لودھیانہ

۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ صبح۔ رؤیا۔ خواب میں گنا دکھائی دیا۔ فرمایا۔ اس سے مراد کوئی مفسدہ ہنگامہ ہوتا ہے۔ الہام۔ جو اس کے ساتھ ہوا۔ یہ ہے۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ

اس کے بعد ۹ بجے امرتسر کے مخالف مولوی وغیرہ لوگوں نے وہ ہنگامہ کیا۔ جس کا ذکر نیچے اسی اخبار میں درج کیا جاتا ہے۔

تازہ اخبار

۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت و خدام بخیر و عافیت آج جمعہ کے دن قریب بارہ۱۲ بجے دن کے داخل قادیان ہوئے۔ اور نماز جمعہ باجماعت ادا کی۔ حضرت اقدس ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء کی صبح لودیانہ سے روانہ ہوئے تھے اور قریباً ڈیڑھ دن امرتسر میں قیام فرمایا۔ لودیانہ میں ۷۔ نومبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو تقریر ہوئی تھی۔ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ۹۔ تاریخ کی صبح کو امرتسر میں ایک تقریر کیواسطے تجویز ہوئی تھی۔ جس کے لئے رائے گنھیا لال صاحب وکیل کا لکچر ہال لیا گیا تھا۔ لکچر ہال سب آدمیوں سے بھر گیا تھا۔ ۸ بجے کے بعد حضرت نے تقریر شروع کی پہلے یہ بیان فرمایا کہ قریباً چودہ۱۴ سال پہلے جب کہ میں یہاں آیا تھا۔ تو اس وقت چند آدمی میرے ساتھ تھے۔ مولوی لوگوں نے مجھے کفر کا فتویٰ دیا۔ اور عبد الحق غزنوی نے میرے ساتھ مباہلہ کیا یعنی میں نے اور اس نے قسم کھائی۔ جس میں میں نے کہا کہ اگر میں اپنے دعویٰ میں جھوٹا اور مفتری ہوں۔ تو خدا مجھے ذلیل اور ہلاک کرے۔ اس مباہلہ کے بعد خدا تعالےٰ نے میری بڑی نصرت کی۔ تین لاکھ سے زیادہ آج میرے مرید ہیں۔ اور کثرت سے مخلصین میرے گرد ہیں۔ اور باوجود مخالفین کی سخت کوششوں اور منصوبوں کے خدا تعالیٰ نے مجھے مقدمات سے بچایا۔ اور بہت سا مال مجھے بھیجا۔ غرض قریب پونے گھنٹہ کے حضرت نے تقریر کی۔ جو اخبار میں چھاپی جائیگی۔ اور اس کے بعد آپ نے اسلام کی خوبیوں کا ذکر شروع کرنا چاہا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مخالفین نے جو پہلے سے منصوبہ کر کے آئے تھے۔ کہ درمیان میں شور ڈالیں تا کہ کوئی سننے نہ پائے۔ اور جس میں غزنوی گروہ اور مولوی ثناء اللہ کی پارٹی کے آدمی شامل تھے۔ ایک بڑا ہنگامہ اور شور مچایا اور بعض نے تالیاں بجائیں اور سیٹیاں ماریں اور بعض نے گالیاں فحش دینی شروع کر دیں۔ امرتسر کے رئیسوں نے کھڑے ہو کر بار بار انکو سمجھایا اور پولیس نے بہت بٹھانا اور خاموش کرانا چاہا۔ مگر کسی نے ایک نہ مانی۔ اور اسقدر شور برپا کیا کہ لیکچر کو بند کرنا پڑا۔ اور لوگوں کو منتشر کرنا چاہا۔ مگر نہ ہوئے۔ اور جب حضرت گاڑی پر سوار ہونے لگے۔ تو پتھر اور اینٹیں بارش کی مانند برسانی شروع کیں یہ خدا کی حفاظت تھی کہ ہم سب بچ گئے ورنہ ہم پر پتھر اس طرح پڑ رہے تھے۔ جس طرح طائف والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر پھینکے تھے۔ زیادہ مفصل حالات اگلے اخبار میں درج کئے جائیں گے۔ حضرت نے اسی جگہ فرمایا۔ ضرور تھا۔ کہ یہ سنت بھی پوری ہوتی۔ کیونکہ تمام نبیوں کے ساتھ یہ حالت ہوتی رہی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وعظ کے وقت بھی یہ منصوبہ بازی کی گئی تھی۔ کہ جب قرآن شریف پڑھا جاوے۔ تو درمیان میں شور ڈال دو۔ تا کہ کوئی شخص قرآن شریف نہ سن سکے

احباب امرتسر نے باوجود ایک غریب جماعت ہونے کے ایک بڑا بوجھ مجمع کثیر کی مہمان نوازی کا اپنی گردن پر اٹھایا۔ حضرت کے لیکچر کی خبر سن کر اطراف سے بہت دوست امرتسر آ کر جمع ہو گئے تھے۔ امرتسر کے احمدیوں نے نہایت ہمت حوصلہ اور فراخ دلی کے ساتھ سب کی خدمت کی۔ اور ہر طرح سے سب کو آرام پہنچایا۔ ہر دو وقت کھانے پینے کا انتظام۔ صبح شام چائے کا انتظام۔ مکان کا انتظام سب خاطر خواہ تھے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اموال اور تعداد میں برکت دے۔ اس کے متعلق کچھ اور زیادہ حالات میں پھر ہی لکھوں گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس وقت میں نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ چھپتے ہوئے اخبار میں چند باتیں مختصر طور پر درج کر دوں۔ کیونکہ آج ہی قادیان میں پہنچا ہوا ہے۔

ناظرین بدر کی خدمت میں باادب التماس ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام سفر دہلی میں جہانتک مجھ سے ہو سکا ہے۔ میں نے آپ صاحبان کو تازہ اخبار کے پہنچانے اور ایسے وقت میں جبکہ ہر شخص حضرت کے سفر کے حالات سے جلد جلد آگاہی حاصل کرنیکا خواہشمند رہتا ہے ہر طرح سے آپ کی خدمتیں بجالانے میں کوشش کی ہے بجائی ہفتہ وار اخبار کے ہفتہ میں دو دو دفعہ اور تین دفعہ اخبار نکلتا رہا ہے اور اگرچہ کافی فنڈ موجود نہ ہونے کے باعث ٹکٹوں کی خریداری میں مجھے تکلیف بوقت وقت ہوتی رہی ہے تاہم اکثر احباب نے شکریہ کیساتھ مجھے اطلاع دی ہے کہ اس موقع پر اخبار بدر نے ان کو بہت مدد دی ہے۔ اگرچہ ابھی تعداد کافی ہو ورنہ وہ موجود ہے۔ تو یہ سب دقتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفع ہو سکتی ہیں اس واسطے آپ صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ اس اخبار کیواسطے خریدار پیدا کرنیکی ... [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سفر ہائے دہلی

ع ۷

استقامت ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء - ایک شخص نے بیعت کی۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ ثابت قدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے۔ انسان جب خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو رستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب تک ان میں سے انسان گذر نہ لے۔ منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا۔ امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے۔ اور دوست بننے کو طیار ہے۔ مستقیم وہ ہے۔ کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے

طول امل مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی موت کو دیکھو۔ اور اس پر غور کرو۔ کہ بڑے عبرت کی جگہ ہے۔ کس طرح ناگہانی موت ان پر وارد ہوئی۔ ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ دن کسی وقت آنیوالا ہے سب کو اس کے واسطے طیار رہنا چاہیئے۔ ان باتوں کا تصور اور مطالعہ انسان کو سچا مومن بنا دیتا ہے۔ جب انسان دنیا کی طرف جھکتا ہے۔ اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے۔ تو ایک طول امل پیدا ہو جاتا ہے۔ طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے۔ اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ کرونگا۔ وہ کرونگا۔ اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ رات کو سوئے اور صبح اٹھنے کی امید نہ کرے۔ اور صبح اٹھے۔ تو رات تک زندگی کی امید نہ رکھے۔ سب سے اعلیٰ اور آخری بات یہ ہے۔ کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو۔ جب خدا کسی پر فضل کرتا ہے۔ تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے۔ بغیر فضل الٰہی کے دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اول بات یہ ہے کہ طول امل جاتا رہے۔ تب انسان تسلی پکڑتا ہے۔ سب انسان دن بھر نا جائز وسائل اختیار کرتا ہے اور دنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ تو دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں۔ یہی بڑا واعظ ہے۔

جذب اللہ ہمارے دوست منشی صادق حسین صاحب اور دیگر دوست جو [illegible] مخاطب تھے فرمایا۔ اگر ایک آدمی بھی متقی اور صالح کسی جگہ ہو جو اشاعت حق کے لئے پورا جوش رکھتا ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس میں قوت جاذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے۔ کیونکہ مومن کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔ یہ نہیں کہ صرف معجزات کے ذریعہ سے ہی لوگوں پر حجت پوری کی جاتی ہے۔ بلکہ مومن میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوت جذب رکھی ہے۔ سعید لوگ اس کی طرف کھنچے جاتے ہیں اور غیر سعید لوگ بھی سلسلہ حقہ کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں۔ ان کے سپرد یہ خدمت کی جاتی ہے۔ کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شور و غوغا مچا کر اس کی تشہیر کریں اور اس کی تبلیغ کو دور تک پہنچا دیں۔ مومن میں قوت جاذبہ ضرور ہوتی ہے جب میں براہین لکھتا تھا۔ تو یہ الہام ہوا تھا۔ کہ ہر ایک دور کے راہ لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اس وقت ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا۔ اور یہ کتاب وہ ہے جو ہر ایک فرقہ عیسائی۔ ہندو۔ برہمو۔ آریہ اور سب مخالفین کے پاس ہے۔ مولوی محمد حسین نے اس پر بڑا ریویو لکھا تھا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ پیشگوئیاں پیچھے بنائی ہیں۔ یا ایسے زمانے میں لکھی گئی تھی۔ کہ لوگ آیا جایا کرتے تھے۔ ایسے وقت میں یہ الہامات شائع ہوئے اور کئی ایک زبانوں میں عربی۔ فارسی۔ اردو۔ انگریزی عبرانی۔ سب زبانوں میں الہامات ہوئے۔ یہ اس لئے ہوا کہ ہر ایک زبان گواہ رہے۔ اور اس کتاب کی عظمت ہو۔ بعد اس میں یہ بھی ایک راز معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک زبان کے لوگ گواہ ہوں گے۔ اور اس جماعت میں داخل ہوں گے۔

اگر دنیا میں یہ باتیں انسان اپنی طاقت سے بنا سکتا تو اس کی نظیر کہاں ہے۔ اگر یہ ہو سکتا اور انسان کر سکتا تو تمام انبیاء کی پیشگوئیاں اور خوارق ایک [illegible] میں [illegible] جاتیں۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ ابتلاؤں کا [illegible] ضروری ہے [illegible] میں کے وقت ابتلا آئے تا ورنہ یہی سنت اللہ جاری ہے۔ مجدد صاحب نے بھی ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ جب مسیح آئیگا۔ تو علماء اس کا مقابلہ کریں گے اور اس کی تکذیب کریں گے

صبر فرمایا۔ صبر بڑا جوہر ہے۔ جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے اور غصہ سے بھر نہیں جاتا۔ اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا اس سے تقریر کراتا ہے۔ جماعت کو چاہیئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پہ سختی نہ کرے۔ اور گالیوں کے عوض میں گالی نہ دے۔ جو شخص [illegible] کرتا ہے۔ اس پر لازم نہیں کہ وہ ادب شائستہ [illegible] اس کے خیر [illegible] آنحضرت کی زندگی میں بھی دیکھتے جاتے ہیں۔ صبر جیسی کوئی شے نہیں۔ مگر صبر کرنا بڑا مشکل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی تائید کرتا ہے۔ جو صبر سے کام لے۔ دونوں کی منزلیں سخت ہیں تاہم سب یکساں نہیں۔ کئی آدمی مخلص ہونگے جب وقت آئے گا۔ تو وہ خود سمجھیں گے۔ دیکھو بہت سخت ملک تھا۔ وہ بھی سیدھا ہو گیا۔ دہلی [illegible] سخت نہیں ہیں۔ [illegible] اس کو پسند نہیں کرتا۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی پر حملہ کریں۔ یا اخلاق کے برخلاف کوئی کام کریں۔ خدا تعالیٰ بردباری کا حکم دیتا ہے۔ اور اسی کے مطابق کرنا چاہیئے خدا تعالیٰ کے الہامات کی تفہیم بھی یہی ہے۔ کہ جو بدزبانی کریں ہمارے پاس کوئی ایسا شربت نہیں۔ کہ فوراً کسی کے [illegible] پر [illegible] ڈال دیں۔ ابھی تو بعض ملنے والے بھی ایسے ہیں کہ پورا یقین نہیں کرتے۔ بلکہ وساوس کی قے کرتے ہیں تاہم کمزوروں پر رحم کرنا چاہیئے۔ اور ہر ایک کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میں بھی ایسا تھا۔ تو میرا حال بھی ایسا ہی کمزوری کا تھا۔ شیطان انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ رفتہ رفتہ سکینت کی نعمت حاصل ہوتی ہے کیونکہ گذشتہ معاصی کا زہر شیر نکلنا چاہتا ہے کیونکہ سہل امر نہیں کہ ایک دفعہ یہ سارا زہر نکل جاوے۔ پس تھوڑا تھوڑا [illegible] کی رحمت دستگیر ہوتی ہے۔ [illegible] تب کہیں نجات باقی رہتی ہے۔ [illegible] یہ نہ سمجھے کہ [illegible] انسان کسی وقت گر جائے۔ بلکہ بعض دفعہ [illegible] مومن ولی ہوتا ہے۔ مگر اس نعمت کا حاصل ہونا مشکل ہے اسی واسطے کہا گیا ہے۔ کہ [illegible]

مسیح موعود کو ماننے کی ضرورت [illegible] روز [illegible] حضرت کی خدمت میں آج پھر ایک سوال پیش ہوا۔ کہ جب ہم لوگ نمازیں پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور شریعت کے دیگر امور کی پیروی کرتے ہیں۔ تو پھر آپ کو نہ ماننے کے سبب کیا حرج ہو سکتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے اس بات کا جواب کئی دفعہ دیا ہے۔ جب یہ لوگ قال اللہ و قال الرسول کو مانتے ہیں۔ پھر خدا کی وحی کو نا ماننے سے [illegible] اللہ اور رسول کے فرمانے کے مطابق ہے جو [illegible] رسول کی ایک بات مانتا ہے۔ اور دوسری نہیں مانتا۔ وہ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ کہ میں خدا پر ایمان لاتا ہوں۔ دیکھو تمام قرآن شریف میں یہ ذکر ہے۔ کہ وہ لوگ بعض باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر ایمان نہیں لاتے۔ [illegible] ایمان [illegible] ایک خدا اور رسول کا [illegible] جو [illegible] کیسے ہیں کیا نشانات لایا۔ [illegible] کوئی آیا ہے [illegible] چیلے دلائل صحیح اور قوی رکھتا ہے۔ ایسے شخص کا انکار کیا ایک مومن کا کام ہے [illegible] جب [illegible] کا دعویٰ ہے کہ ہم [illegible] روزہ [illegible] مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کا [illegible]

گئے۔ اللہ تعالےٰ کے ایک حکم فرمودہ رسول کی ایک بات کا بھی جو شخص انکار کرتا ہے۔ اور اس کے مخالف ضد کرتا ہے۔ وہ کافر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ان لوگون کی غلطی ہے۔ جو کہتے ہین۔ کہ ہم نماز روزہ ادا کرتے ہین۔ اور تمام اعمال حسنہ بجالاتے ہین۔ ہمین کیا ضرورت ہے۔ یہ نہین جانتے۔ کہ اعمال حسنہ کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ ہر قسم کے شرک انفسی آفاقی کا نکالنا۔ خلوص لذت اور احسان کے ساتھ عبادت کا بجالانا۔ یہ کوئی اختیاری بات نہین ہے۔ اس کے واسطے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہایت ہی ضروری ہے۔ قرآن شریف مین لکہا ہے۔ کہ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کے محبوب بن جائین۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ ان لوگون کو معلوم نہین۔ کہ نیک اعمال کی توفیق فضل الٰہی پر موقوف ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو۔ اندر کی آلودگیان دور نہین ہوسکتین جب کوئی شخص نہایت درجہ کے صدق اور اخلاص کو اختیار کرتا ہے۔ تو ایک طاقت آسمانی ان کے واسطے نازل ہوتی ہے۔ اگر انسان سب کچہ خود کرسکتا تو دعاؤن کی ضرورت نہ ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مین اس شخص کو راہ دکہاؤن گا۔ جو میرے راہ مین مجاہدہ کرے۔ یہ ایک باریک رمز ہے۔ حدیث مین آیا ہے۔ کہ تم سب اندہے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا آنکہین دے۔ اور تم سب مردے ہو۔ مگر وہ جس کو خدا زندگی دے۔ دیکھو یہودیون کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ مثل گدھون کے ہین۔ جن پر کتابین لدی ہوئی ہون۔ ایسا علم انسان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ جب تک دل آراستہ نہ ہو۔ ہدایت اور سکینت نازل نہین ہوتی۔ شیطان سے مناسبت آسان ہے۔ مگر ملائک سے مناسبت مشکل ہے۔ کیونکہ اس مین اوپر کو چڑھنا ہے۔ اور اُس مین نیچے گرنا ہے۔ نیچے گرنا آسان ہے۔ مگر اوپر چڑھنا بہت مشکل ہے۔ یہ مقام تب حاصل ہوسکتا ہے۔ کہ انسان درحقیقت پاک ہوکر محبت الٰہی کو اپنے اندر داخل کرلیتا ہے۔ لیکن اگر یہ امر آسان ہوتا۔ تو اولیاء۔ ابدال۔ غوث اور اقطاب ایسے کم یاب کیون ہوتے۔ بظاہر تو وہ سب عام لوگون کی مانند نمازین پڑھتے اور روزے رکھتے ہین۔ مگر فرق صرف توفیق کا ہے۔ ان لوگون نے کسی قسم کی شوخی اور کج روی نہ کی۔ بلکہ خاکساری کا راہ اختیار کیا۔ اور مجاہدات مین لگ گئے۔ جو شخص دنیوی حکام کے بالمقابل شوخی کرتا ہے۔ وہ بھی ذلیل کیا جاتا ہے۔ پھر اس کا کیا حال ہوگا جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ حکم کے ساتھ شوخی اور گستاخی سے پیش آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا

کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔ یا اللہ مجھے ایک آنکہ جھپکنے تک بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ اب ان لوگون کے تقوےٰ کے حال کو دیکھنا چاہیئے۔ مین ان کے سامنے آیا۔ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ کیا انہون نے میرے معاملہ مین تدبر کیا؟ کیا انہون نے میری کتب کا مطالعہ کیا؟ کیا یہ میرے پاس آئے؟ کہ مجھ سے سمجہ لین۔ صرف لوگون کے کہنے کہلانے سے بے ایمان۔ دجال اور کافر مجھے کہنا شروع کیا۔ اور کہا کہ یہ واجب القتل ہے۔ بغیر تحقیقات کے انہون نے یہ سب کارروائی کی۔ اور دلیری کے ساتھ اپنا مونھ کھولا۔ مناسب تھا۔ کہ میرے مقابلہ مین یہ لوگ کوئی حدیث پیش کرتے۔ میرا مذہب ہے۔ کہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا ادہر اُدہر جانا الحاد مین پڑنا ہے۔ لیکن کیا اس کی پہلے کوئی نظیر دنیا مین موجود ہے۔ کہ ایک شخص ۲۵ سال سے خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ ہر روز اس کی تائید اور نصرت کرتا ہے وہ اکیلا تھا۔ اور خدا نے تین لاکھ آدمی اس کے ساتھ شامل کردیا۔ کیا تقوےٰ کا حق ہے؟ کہ اس کے مخالف بیہودہ شور مچایا جاوے۔ اور اس کے معاملہ مین کوئی تحقیقات نہ کی جاوے۔ وفات مسیح پر قرآن ہمارے ساتھ ہے۔ معراج والی حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ صحابہ کا اجماع ہمارے ساتھ ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ تم حضرت عیسیٰؑ کو وہ خصوصیت دیتے ہو۔ جو دوسرے کے لئے نہین۔ مجھے ایک بزرگ کی بات بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ اُس نے لکہا ہے۔ کہ اگر دنیا مین کسی کی زندگی کا مین قائل ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا قائل ہوتا۔ دوسرے کی زندگی سے ہم کو کیا فائدہ۔ تقوےٰ سے کام لو۔ ضد اچھی نہین۔ دیکھو پادری لوگ گلی اور کوچون اور بازارون مین یہی کہتے پھرتے ہین۔ کہ ہمارا یسوع زندہ ہے۔ اور تمہارا رسول مرچکا ہے۔ اس کا جواب تم ان کو کیا دے سکتے ہین۔ یہ زمانہ تو اسلام کی ترقی کا زمانہ ہے۔ کسوف خسوف بھی پیشگوئی کے مطابق ہوچکا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی ترقی کے واسطے وہ پہلو اختیار کیا ہے۔ جس کے سامنے کوئی بول نہین سکتا۔ سوچو۔ ۱۹۰۰ سال تک مسیح کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا۔ یہی کہ چالیس کروڑ عیسائی ہوگئے۔ اب دوسرے پہلو کو بھی چند سال کے واسطے آزماؤ۔ اور دیکھو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ کسی عیسائی سے پوچھو۔ کہ اگر یسوع مسیح کی وفات کو تسلیم کرلیا جائے۔ تو کیا پھر بھی کوئی عیسائی دنیا مین رہ سکتا ہے۔ تمہارا یہ طیش اور یہ غضب مجھ پر کیون ہے؟ کیا اسی واسطے کہ مین

اسلام کی فتح چاہتا ہون۔ یاد رکھو۔ کہ تمہاری مخالفت میرا کچہ بھی بگاڑ نہین سکتی۔ مین اکیلا تھا۔ خدا کے وعدہ کے موافق کئی لاکہ آدمی میرے ساتھ ہوگئے۔ اور دن بدن ترقی ہورہی ہے۔ لاہور مین بشپ صاحب نے یہی سوال مسلمانون کے سامنے پیش کیا تھا۔ ہزارون آدمی جمع تھے۔ اور بڑا بھاری جلسہ تھا۔ یسوع کی فضیلت اس نے اس طرح بیان کی۔ کہ وہ زندہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوچکے ہین۔ تب کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا۔ لیکن ہماری جماعت مین سے مفتی محمد صادق صاحب اُٹھے۔ جو اس جگہ اس وقت موجود ہین۔ انہون نے کہا۔ کہ مین ثابت کرتا ہون کہ قرآن۔ حدیث۔ انجیل سب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہین۔ چنانچہ انہون نے ثابت کردیا۔ تب بشپ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ مخاطب ہونے سے اعراض کیا۔ ان مولویون پر افسوس ہے۔ کہ میری تذلیل کی خاطر یہ لوگ اسلام پر حملہ کرتے ہین۔ اور اسلام کی بے عزتی کرتے ہین۔

تلوار اور کہتے ہین۔ کہ مہدی آئے گا۔ تو وہ تلوار کے ساتھ دین پھیلائے گا۔ اے نادانو! کیا تم عیسائیون کے اعتراض کی مدد کرتے ہو۔ کہ دین اسلام تلوار کے ساتھ پھیلا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ اسلام کبھی تلوار کے ساتھ نہین پھیلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دین جبراً پھیلانے کے واسطے تلوار نہین اُٹھائی بلکہ دشمنون کے حملون کو روکنے کے واسطے اور وہ بھی بہت برداشت اور صبر کے بعد غریب مسلمانون کو ظالم کفار کے ہاتہ سے بچانے کے واسطے جنگ کی گئی تھی۔ اور اس مین کوئی پیش قدمی مسلمانون کی طرف سے نہین ہوئی تھی۔ یہی جہاد کا سر ہے۔ آج کل عیسائیون کے حملے تلوار کے ساتھ نہین ہین۔ بلکہ قلم کے ساتھ ہین۔ پس قلم کے ساتھ ان کا جواب ہونا چاہیئے۔ تلوار کے ساتھ سچا عقیدہ نہین پھیل سکتا۔ بعض بے وقوف جنگلی لوگ ہندوؤن کو پکڑ کر ان سے جبراً کلمہ پڑہواتے ہین۔ مگر وہ گہر جاکر پھر ہندو کے ہندو ہوتے ہین۔ اسلام ہرگز تلوار کے ساتھ نہین پھیلا بلکہ پاک تعلیم کے ساتھ پھیلا ہے۔ صرف تلوار اُٹھانے والون کو تلوار کا مزہ چکھایا تھا۔ اب قلم کے ساتھ۔ دلائل اور براہین کے ساتھ۔ اور نشانون کے ساتھ مخالفون کو جواب دیا جانا چاہیئے۔ اگر خدا کو یہی منظور ہوتا۔ کہ مسلمان جہاد کرین۔ تو سب سے بڑہ کر مسلمانون کو جنگی طاقت دی جاتی اور آلات حرب کی ساخت اور استعمال مین انکو بہت دسترس عطا کیجاتی ہے۔ مگر یہان تو یہ حال ہے

www.aaiil.org

کہ مسلمان بادشاہ اپنے ہتھیار یورپ کے ہاتھوں سے خرید کر لیتے ہیں۔ تم میں تلوار نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشا ہی نہیں۔ کہ تم تلوار کا استعمال کرو۔ سچی تعلیم اور معجزات کے ساتھ اب اسلام کا غلبہ ہوگا۔ میں اب بھی نشان دکھلانے کو طیار ہوا ہوں۔ کوئی پادری آئے۔ اور چالیس روز تک میرے پاس رہے۔ تلواروں کو تو زنگ بھی لگ جاتا ہے ان نشانات کو جو تازہ ہیں۔ کون زنگ لگا سکتا ہے۔

اسلام کے واسطے ایک احتیاط کا وقت ہے۔ اگر ہمارا طریق ان لوگوں کو پسند نہیں۔ تو فتح اسلام کے واسطے کوئی پہلو یہ لوگ ہم کو بتلائیں۔ ہم قبول کر لیں گے۔ ایک عقلمند نے شہادت دیدی ہے۔ کہ اگر اسلام کی فتح کسی بات سے ہوسکتی ہے۔ تو وہ یہی بات ہے۔ یہاں تک کہ خود عیسائی قائل ہیں۔ کہ وفات مسیح کا یہی ایک پہلو ہے۔ جس سے دینی مذہب بیخ و بن سے اکھڑ جاتا ہے اگر یہ لوگ عیسائیت کو چھوڑ دیں گے۔ تو پھر ان کے واسطے بجز اس کے اور کوئی دروازہ نہیں۔ کہ اسلام کو قبول کریں۔ اور اس میں داخل ہو جائیں۔ یہی ایک راہ ہے اگر کوئی دوسری راہ کسی کو معلوم ہے۔ تو اس پر فرض ہے۔ کہ اس کو پیش کرے۔ بلکہ اس پر کھانا پینا حرام ہے۔ جب تک اس پہلو کو پیش نہ کرے۔ اے مسلمانو! سوچو اس میں تمہارا کیا حرج ہے۔ کہ عیسیٰ فوت ہوگیا۔ کیا تمہارا پیارا نبی فوت نہیں ہوگیا ہے۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے نام پر تمہیں غصہ نہیں آتا۔ عیسیٰ کی وفات کا نام سن کر تمہیں کیوں غصہ آجاتا ہے۔

میرا مطلب نفسانیت کا نہیں۔ میں کوئی شہرۃ نہیں چاہتا۔ میں تو صرف اسلام کی ترقی چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ میرے دل کو خوب جانتا ہے۔ اسی نے میرے دل میں یہ جوش ڈالدیا۔ میں اپنی طرف سے بات نہیں کہتا۔ پچیس برس سے خدا کا الہام مجھ سے یہ بات کہلا رہا ہے۔ اسی زمانہ کا یہ الہام ہے۔ الرحمٰن علم القرآن۔ خدا چاہتا ہے۔ کہ مجرم علیحدہ ہو جائیں اور راستباز علیحدہ ہو جائیں میرے پر حملہ کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ بصیرت والا اپنی بصیرت کو نہیں چھوڑ سکتا۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی صادق طالب حق ہو کر میرے پاس آوے۔ میں تازہ تر نشان دکھاؤں گا کیا میں اس قدر یقین کو ترک کر کے تمہاری ظنی باتوں کے پیچھے پڑ جاؤں۔ جس شخص کو خدا نے بصیرت دی نشانوں کے ساتھ۔ اپنے مخاطبات اور مکالمات کے ساتھ اس کی صداقت پر مہر لگادی۔ وہ تمہاری خیالی باتوں کو کیا کرے اگر تم اس قدر باتوں کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاسکتے تو

اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون

تم اپنی جگہ اپنا کام کرو۔ میں اپنا کام کرتا ہوں۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ سچا کون ہے۔

آخری فیصلہ تازہ اخبار از لودیانہ۔ ۵- نومبر ۱۹۰۵ء

آج ۵- نومبر اتوار کے دن صبح دس بجے کے بعد حضرت اقدس بمعہ خدام لودیانہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ کل ۴- نومبر کو چونکہ دہلی سے روانگی کی طیاری تھی اور دن بھر اسی کام میں گذرا۔ اس واسطے کل میں اخبار کیواسطے کوئی ڈائری ارسال نہ کرسکا۔ اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کے لدہیانہ میں پہنچنے کے اخبار کی تحریر سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل کی دہلی کی کیفیت مختصراً بیان کروں۔ کل کی باتوں میں سے زیادہ تر قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک نوجوان معلوم نہیں۔ طالب علم تھا۔ یا مولوی صاحبان میں شامل تھا۔ چند اور مسجد کے طلباء اور مولوی لوگوں کے ہمراہ حضرتؑ کے پاس آیا۔ اور نہایت گستاخی کے ساتھ بہت ہی کج بحثی کی گفتگو شروع کی۔ مسئلہ متعلق موعود مسیح اور الیاس کے موعود ہونے کی بابت تھا حضرت نے بار بار نہایت نرمی سے اس کو سمجھایا۔ کہ جس کے آنے کے متعلق خدا نے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئے گا۔ وہ موعود ہے۔ مگر وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ کہ موعود کا لفظ دکھاؤ اور توریت میں الیاس کے متعلق موعود کا لفظ دکھاؤ بہت ہی سمجھایا گیا۔ مگر وہ بار بار تکذیب کرتا گیا۔ اور نہایت شوخی کے ساتھ انکار کرتا گیا۔ اس کی زبان نہایت تیز چلتی تھی۔ اور کوئی تقویٰ کی خوشبو اس میں نہ تھی۔ آخر حضرت نے فرمایا۔ کہ میں نے بہت سمجھایا ہے قرآن اور حدیث کو پیش کیا ہے۔ گذشتہ انبیاء کے حالات کو پیش کیا ہے۔ منہاج نبوت کو تمہارے سامنے رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نشانات دکھلائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کی دلیل پیش کی ہے۔ پھر اگر تم نہیں مانتے اور ضد سے باز نہیں آتے۔ تو عنقریب خدا تعالیٰ تم سے حساب لیگا۔ صرف مرنے کے بعد نہیں۔ بلکہ اسی دنیا میں تم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ میں صادق ہوں یا کاذب ہوں۔ خدا نے مجھے اور نشانوں کا بھی وعدہ دیا ہے۔ جن میں سے ایک طاعون ہے اور ایک زلزلہ ہے۔ تھوڑا اور صبر کرو۔ چند سالوں میں تم دیکھ لوگے۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ اگر یہ عذاب تم پر نازل ہوئے۔ تو خود ثابت ہو جائے گا۔ ورنہ یہ ظاہر ہوگا۔ کہ میں باطل پر ہوں۔ انسان امن اور راحت کی حالت میں باتیں بناتا ہے۔ میں نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ کہ یہ وہ وقت نہیں۔ کہ لوگ مانیں۔ لیکن وقت عنقریب آنیوالا ہے۔ جب کہ خدا کے وعدے پورے ہوں گے۔ اور لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ صادق کون ہے اور کاذب کون ہے۔ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو میں خود بخود تباہ ہو جاؤں گا۔ اور تم آسودگی سے زندگی بسر کروگے۔ میں خدا کا نشان پیش کرتا ہوں ذرا دانتوں میں زبان لو۔ کہ خدا کا عذاب آنیوالا ہے مجازی گورنمنٹ کے ساتھ جو آدمی زیادہ قیل و قال کرتا ہے۔ وہ بھی پکڑا جاتا ہے۔ میں نے جو کچھ پیش کرنا تھا۔ وہ پیش کر دیا۔ تواتر پیش کر دیا۔ خدا اور رسول کا کلام پیش کیا۔ نشانات تائید و نصرت پیش کئے اب خدا کا وعدہ ہے۔ کہ تکذیب کرنے والوں پر میں عذاب کی مار ماروں گا۔ تھوڑے دن صبر کرو اگر خدا سچا ہے۔ اور میں اس کی طرف سے ہوں تو عنقریب تم لوگوں کو معلوم ہو جائے گا۔

دہلی سے روانگی شام کے ۸ بجے حضرت بمعہ خدام دہلی سے روانہ ہوئے۔ ایک پوری سیکنڈ کلاس گاڑی ریزرو کرائی گئی۔ اور باقی ٹکٹ درجہ انٹر اور درجہ سوم کے خریدے گئے۔ راستہ میں سرہند کے سٹیشن پر چند دوست شامل ہوئے۔ صبح کے ۸ بجے کے قریب گاڑی لودہیانہ کے سٹیشن پر پہنچی۔ جہاں قریباً ایک ہزار کے آدمی حضرت کے استقبال اور زیارت کے لئے موجود تھا۔

شکریہ دہلی پیشتر اس کے کہ دہلی سے روانگی کے مضمون کو میں ختم کروں۔ یہ ضروری ہوگا۔ کہ دہلی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ عوام کا بھی اور خواص کا بھی اور سب سے بڑھکر احباب کا۔ عوام کا اس واسطے کہ سوائے معدودے چند آدمیوں کے عموماً سب لوگ سلوک اور مروت کے ساتھ پیش آئے۔ اور حضرت کی باتوں کو توجہ سے سنتے رہے۔ کسی نے خاص دہلی کے رہنے والوں میں سے بیہودگی نہیں کی۔ مگر دہلی وہ دہلی نہیں رہی جو آج سے چودہ سال پہلے تھی۔ بلکہ دل بہت نرم ہوگئے ہیں۔ اور لوگ توجہ کے ساتھ حضرت کی باتیں سنتے رہے۔ اکثر نے اقرار کیا۔ کہ آپ سچے ہیں۔ اور مسیح مر گیا ہے۔ بعض نے اپنی پچھلی گستاخیوں کی معافی چاہی۔ پھر خواص نے کوئی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ جس کسی کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ محبت اور سلوک سے ملا۔ بعض نے حضرت کو السلام علیکم کہلا بھیجا۔ باقی رہے احباب جن کی تعداد شہر دہلی میں بہت ہی تھوڑی ہے۔ اور انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ خدا ان میں برکت عطا کرے۔ ان کے نام نامی یہ ہیں۔ میر قاسم علی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ اسلامیہ جن کو مسلمانوں نے اس کام سے صرف احمدی ہونے کے سبب موقوف کر دیا۔ مگر وہ احمدی میں ہم سا خوش دہلی میر صاحب موصوف

www.aaiil.org

کے نہایت ہی مشکور ہیں۔ انھوں نے ایام رہائش دہلی میں اپنے آپ کو حضرت اقدس اور آپ کے خدام کی خدمت کے واسطے بالکل وقف کر دیا تھا۔ ہر وقت ڈیوڑھی پر ہر قسم کی خدمت کے واسطے طیار موجود رہتے تھے۔ علاوہ اپنی خدمات کے اپنے ملازموں کو بھی اسی کام پر لگا دیا۔ اور وہ بھی رات دن ہماری خدمت میں مصروف رہے۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ دہلی کے سکرٹری بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین

۲۔ ہمارے عزیز دوست بابو محمد اسمٰعیل صاحب ٹھیکہ دار و ایڈیٹر رسالہ المنصور۔ یہ دوست باوجود اپنی ضروری مصروفیتوں جو ان کو اپنے کاروبار ٹھیکہ داری اور پریس کے متعلق تھیں۔ اکثر مکان حضرت پر اپنے گھر کے مکان سے تشریف لا کر خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ اس عزیز بھائی کو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے واسطے بڑا جوش ہے کئی ایک کتابیں اس کے متعلق لکھ ڈالیں۔ ۳۔ مخدومی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب جو اپنی قابل تقلید چستی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کے ہاتھوں سے وقت چھین چھین کر حضرت کی خدمت کے واسطے حاضر ہوتے رہے۔ اکثر رات کو بہت دیر کے بعد گھر واپس جاتے اور ہر طرح کی خدمت دلی محبت سے کرنا اپنا فخر جانتے تھے ۴۔ میرے پیارے بھائی جان عبد العزیز صاحب جنہوں نے حیرت کی حیرانی کی دو جلدیں لکھکر ایک مخالف سلسلہ حقہ کی ایسی خبر لی ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگوں نے بھی اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ ۵۔ میاں عطاء اللہ خان صاحب جو دفتر سرکاری میں چپڑاسی ہیں۔ ایک غریب محبت سے بھرے ہوئے آدمی ہیں۔ انہوں نے حضرت کی خدمت کے واسطے اپنے دفتر سے کئی دن کی رخصت حاصل کی۔ اور رات دن خدمت میں مصروف رہتے رہے۔ مجھے ان کے لئے ایک خاص شکریہ کا موقعہ بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مجھے اخبار بدر کے واسطے ڈائری کی ڈاک آخری وقت میں روانہ کرنے کے واسطے بعض دفعہ یہ صاحب رات کے دس بجے میری چٹھیاں ریل پر لے جایا کرتے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے شروع میں تین وقت دہلی کے احباب نے تمام قافلہ کی دعوت کی۔ اور بابو محمد اسمٰعیل صاحب نے اس کے بعد بھی دو دفعہ دعوت دی۔ ان کے علاوہ دو تین اور بیرونی دوست بھی دہلی میں رہتے ہیں۔

کتاب سفر دہلی دہلی کی تقریریں اور دیگر حالات ہنوز سلسلہ وار شائع ہوتے رہینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور اس نے توفیق دی۔ تو سفر دہلی پر ایک مستقل کتاب لکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ میں شائع کرونگا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دہلی کو دعا دہلی میں قبولیت کی کسی قدر طیاری دیکھ کر اور وہاں کے لوگوں کو مہذب پاکر حضرت نے ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ کسی مناسب موقعہ پر پھر دہلی تشریف لے جائیں۔ اور دو ماہ تک وہاں قیام رکھیں۔

لدھیانہ جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ لدھیانہ کے اسٹیشن پر بہت کثرت سے آدمی جمع تھے۔ علاوہ شہر کے لوگوں کے لدھیانہ کے اردگرد کے گاؤں۔ اور پٹیالہ۔ ماہوں سرسید۔ غوث گڈھ۔ ماچھی واڑہ۔ کپورتھلہ۔ بنگہ۔ حاجی پور بسی۔ مالیر کوٹلہ وغیرہ وغیرہ مقامات سے احباب اور دیگر زائرین جمع ہیں۔ احباب لدھیانہ گاڑیاں لے کر اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے۔ اور ایک بہت وسیع مکان مردانہ اور زنانہ پہلے سے ہر طرح آراستہ طیار رہا۔ اور ہر طرح کا انتظام کھانے وغیرہ کا بہت عمدہ رہا۔ آج شام کو حضرت مولوی نور الدین صاحب کا وعظ ہوا۔ کل صبح آٹھ بجے حضرت امام کا وعظ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لدھیانہ کے دو مخالف مولویوں نے جن میں سے ایک کا نام سعد اللہ ہے گندے اشتہارات مخالفت میں دئے۔ اخویم شیخ یعقوب علی صاحب نے ہر دو کا جواب لکھا ہے۔ جو کل تک انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ آج شام کو میں صاحب ایڈیٹر نور افشاں سے ملاقات کو گیا۔ جو کہ ایک انگریز ہیں۔ مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ صاحب موصوف ایک خلیق آدمی ہیں ہماری باتوں کو نہایت غور سے سنا۔ مفصل گفتگو پھر کسی موقعہ پر درج ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

رشید میرٹھ دہلی سے پنجاب کو آتے ہوئے میرٹھ راستہ میں پڑتا ہے۔ اور وہاں کے بعض احباب دہلی میں پہنچ گئے تھے۔ جن میں سے ایک مخدومی اخویم شیخ عبد الرشید صاحب ہیں۔ جنہوں نے کتاب ضرورت الامام چھپوا کر پانچ سو جلد مفت تقسیم کی۔ ان کے الفاظ کتاب پر یہ ہیں۔ یہ رسالہ نافع رہنمائی اسلام جو آفتاب صداقت امام الوقت کی شناخت کا ہر ذی ہوش منصف مزاج کے واسطے کافی ذریعہ ہے۔ شکریہ تشریف آوری جناب حجت اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ السلام بمقام دہلی مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ کی طرف سے پانسو جلد بلا قیمت ناظرین منصفین کے ملاحظہ کے واسطے تقسیم کی گئیں۔ خدا قبول کرے۔ آمین کل جلد ایک ہزار چھاپی گئی ہے۔ پانچ سو قیمتاً دیجائیگی۔ قیمت فی رسالہ ۲؍

بقیہ ڈائری دہلی ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء بروز شنبہ دہلی کے اردگرد بہت سی ویران مساجد کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ ان کا مرمت کرنا کچھ مشکل امر نہ تھا۔ اگر [illegible] چاہتے۔ تو کر لیتے۔ مگر جب خدا تعالیٰ کسی امر سے توجہ کو [illegible] دیتا ہے۔ تو پھر کوئی کر ہی کیا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض مسا[illegible]ی صحیح نیت سے نہیں بنوائی جاتیں۔ بلکہ صرف اس واسطے [illegible]ائی جاتی ہیں کہ ہماری مسجد ہو۔ اور کہلائے۔ فرمایا کل امور [illegible] چھپاؤ دل کے تقوے پر موقوف ہیں۔ ایک بزرگ [illegible]س بہت دولت تھی۔ کسی نے اعتراض کیا۔ اس نے جواب [illegible] ہیچ گہ انداختم در دل۔ مگر انداختم در گل [illegible] کے [illegible]ل لگا کر جب انسان دنیوی کاروبار کرتا ہے۔ تو کوئی شے [illegible] خدا سے مانع نہیں ہو سکتی۔ خواہ کتنے ہی بڑے مشاغل کیوں [illegible] ہوں۔

ہندوستان میں اسلام فرمایا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ہند میں اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا۔ ہرگز نہیں۔ ہند میں اسلام بادشاہوں نے بجبر نہیں پھیلایا۔ بلکہ ان کو تو دین کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند میں ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ دعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے۔ جو اس ملک میں گذرے تھے۔ بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے۔ کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈالدیں۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے نظاہر کرے۔ تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے حضور میں فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے۔ اور سعید فطرتوں میں ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ نو کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہیں پھیلا۔ یہی لوگ تھے۔ جنہوں نے صلاح و تقوی کا نمونہ دکھلایا اور ان کی ہر ایک قوی نے جوش مارا اور لوگوں کو کھینچا۔ مگر یہ بزرگ بھی عوام کی طعن و تشنیع سے خالی نہ تھے۔ گو ہم زیادہ تر ان لوگوں کے آگے گالیوں کے لئے تختہ مشق ہو رہے ہیں تاہم ان سب نے دکھ اٹھایا ہے ہمارے علماء ہمیشہ کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہے ہیں۔

سماع ذکر آیا۔ کہ بعض بزرگ راگ سنتے ہیں۔ آیا یہ جائز ہے فرمایا۔ اس طرح بزرگان دین پر بدظنی کرنا اچھا نہیں حسن ظن سے کام لینا چاہئے۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اشعار سنے تھے۔ لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک صحابی مسجد کے اندر شعر پڑھتا تھا۔ حضرت عمر نے اس کو منع کیا۔ اس نے جواب دیا۔ میں نبی کریم کے سامنے مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا۔ تو کون ہے۔ جو مجھے روک سکے۔ یہ سنکر حضرت امیر المومنین بالکل خاموش ہو گئے۔ قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہئے۔ بلکہ اس قدر تاکید ہے۔ کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

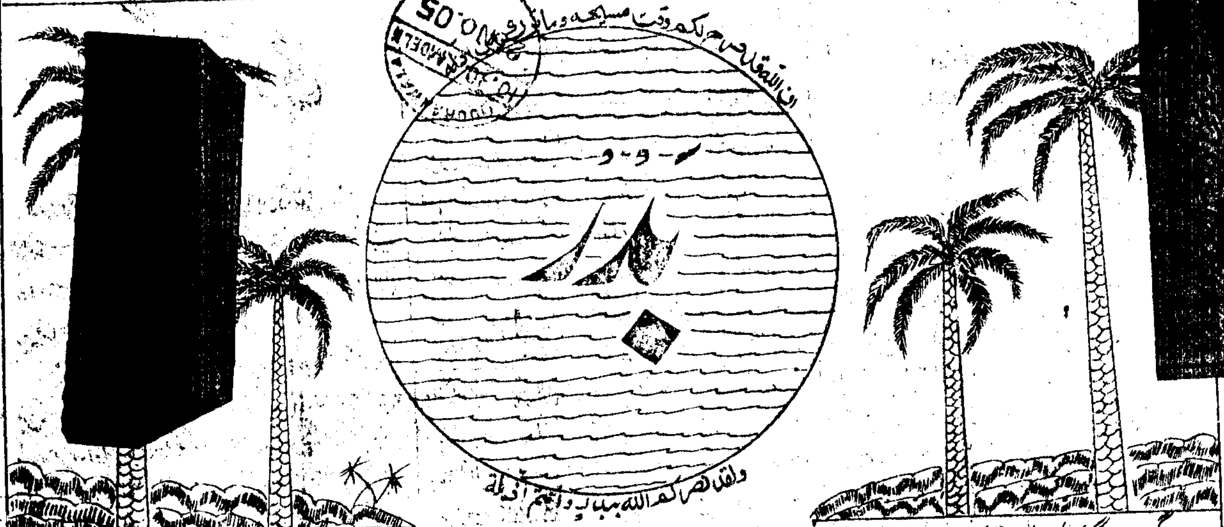

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۵	دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد	جمعۃ المبارک	سلسلۃ القدیم جلد
ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سے
معاونین برضائے خود	عـــه
	حہ
	ے

عام قیمت۔

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	ع۲ر	ے ر
شش ماہی	ع۱ر	ع۱ر
سہ ماہی	۱۲ر	۱۴ر
یک ماہ	۵ر	۶ر
فی پرچہ	۱ر	۲ر

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتے گا۔ پیشگی قیمت درخواست کے ساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے۔ باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک سرے دوری از آن عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

من شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

www.aaiil.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۰ - نومبر ۱۹۰۵ء - اِنِّیْ مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون - اے رسول اللہ کے بیٹے

۴ - سب مسلمانون کو جو روئے زمین پر ہین جمع کرو - علیٰ دین واحد

چند روز ہوئے - مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رویاء مین دیکھا - پہلے کچھ باتین ہوئین - پھر خیال آیا - کہ یہ تو فوت شدہ ہین - آؤ ان سے دعا کرائین - تب مین نے ان کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کرین - کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے - اس کے جواب مین انہون نے کہا - تحصیلدار - مین نے کہا - یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہین - جس امر کے واسطے مین نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے - آپ وہ دعا کرین - تب انہون نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے - مگر اونچے نہ کئے - اور کہا اکیس - مین نے کہا - کھول کر بیان کرو - مگر انہون نے کچھ کھول کر نہ بیان کیا اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے - اور پھر چلے گئے -

فرمایا - تحصیلدار کے لفظ سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہین - ایک رعایا سے سرکاری لگان وطول کرنا - دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان مین باہم عدل قائم کرنا - اسی طرح مسیح موعود کا یہ کام ہے - کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے - اور توحید کو زمین پر پھیلائے - دوسرے یہ کہ حَکَم عدل ہو کر امت محمدیہ کو باہمی عدل قائم کرے -

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین - درس قرآن حسب معمول ہر روز ہے - سیٹھ عبد الرحمان صاحب حال اسی جگہ ہین اور امید ہے - کہ انشاء اللہ ماہ دسمبر کے آخر تک یا نئے سال کو شروع تک یہاں حضرت کی خدمت مین قیام پذیر رہین گے - نیا مکان مہمان خانہ اور لنگر خانہ کے واسطے زیر تعمیر ہے - چندہ لنگر کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہیئے - نیز واسطے عید فنڈ کی فراہمی کیواسطے ہر شہر اور قریہ کی جماعتون کو طیار اسطے گذشتہ اخبار مین بھی لکھا گیا ہی پڑھی تاکید کیجاتی ہی کہ مدرسہ تعلیم الاسلام بھی جاری ہی - دوستونکو چاہیئے کہ اپنے بچونکو تعلیم کیواسطے یہان بھیج کر کہ علاوہ تعلیم دنیوی کے کسقدر روحانی فوائد

سفر دہلی

اس زمانہ کے مولویون کا نمونہ

سفر دہلی کے حالات بہت تفصیل چاہتے ہین - اور ان مین سے بعض مضامین کیواسطے اخبار مین گنجائش بھی نہین ہے - لیکن تاہم میرا ارادہ ہے - کہ مختصر طور پر کچھ کچھ حالات اخبار مین درج ہوتے رہین - باقی مفصل حالات کتاب کی صورت مین شائع ہو جائین گے - انشاء اللہ تعالیٰ -

مولوی عبد المجید صاحب دہلی مین کوئی مولوی عبد المجید بھی ہین جن کو دیکھنے کا مجھے موقع نہین ملا - مگر اسی شہر مین دو تین جگہ ان کا ذکر خیر سننے مین آیا جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ دہلی کے مشہور آدمی اور قابل ذکر ہین سب سے اول تو مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ کے ہان ہم بیٹھے ہوئے تھے - ایک دوست نے مرزا صاحب سے سوال کیا - کہ دہلی مین مولوی عبد المجید اور ایک عیسائی احمد مسیح کے درمیان وفات مسیح کے متعلق جو مباحثہ ہوا تھا - اس کا ذکر آپ نے اخبار مین نہین کیا - حالانکہ وہ آپ کے شہر کا ایک مشہور واقعہ تھا - تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس مباحثہ مین مولوی عبد المجید کو شکست ہوئی تھی - مین نے پسند نہ کیا کہ جس معاملہ مین اسلام کی ذلت ہوئی - اور ایک عیسائی کو غلبہ ہوا - اس کا ذکر اپنے اخبار مین کرتا - مرزا صاحب کو اس نیک نیتی اور اسلامی ہمدردی کی خدا جزائے خیر دے لیکن اصل بات یہ ہے کہ جب ایک مسلمان ایک کافر کا عقیدہ لے کر میدان مین کھڑا ہوگا - اور کافر مسلمان کا عقیدہ لے کر میدان مین کھڑا ہوگا - تو لامحالہ مسلمان کو شکست اور کافر کو فتح ہوگی - حق مثل ایک چراغ کے ہے - جس کے ہاتھ مین ہوگا - وہ اس سے نور حاصل کرے گا - اور جس نے حق کو چھوڑ دیا - وہ کبھی کامیاب ہو ہی نہین سکتا - خواہ مسلمان کہلائے - خواہ مومن بنا پھرے - جب قرآن - حدیث سے حضرت عیسےٰ کی وفات صاف ثابت ہے - تو ایک مُلّا اس کی مخالفت کر کے سوائے ندامت اور رسوائی کے کیا حاصل کر سکتا ہے - اور اس کے بالمقابل قرآن اور حدیث کی بات کو سچا ثابت کرنے والا کوئی ہی کیون نہ ہو وہ بہرحال فتح پائے گا - دوسری بات جو اسی مباحثہ کے متعلق دہلی کے معتبر لوگون سے ہم نے سنی - وہ یہ تھی - کہ اس مباحثہ کی ابتداء خود مولوی عبد المجید کی تحریک سے تھی - اور مخالف نے ہی قرآن اور حدیث سے ثبوت دینا شروع کیا تھا - افسوس ہے ایسے مولویون پر جو اپنی نالائقی اور کم فہمی کے سبب

اسلام کی ذلت کراتے پھرتے ہین - اور خود ہی اس مین پیش قدمی کرتے ہین - تیسری بات - جو ان سب سے عجیب ہے - وہ یہ ہے کہ جس دن ہم نے دہلی سے روانہ ہونا تھا - اسی دن ایک اشتہار نکلا - جس کا مشتہر کوئی گمنام شخص عبد الرحمٰن نو مسلم تھا اور اس اشتہار مین حضرت امام علیہ السلام کو چیلنج کیا ہوا تھا - کہ فلان فلان مولوی صاحبان ایک جگہ جمع ہون گے - آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے واسطے وہ طیار ہوئے ہین - آپ یہ آئین اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا - اس مشتہر شخص کو مین نے گمنام اسواسطے کہا ہے - کہ اسی دن مین نے ایک کارڈ اس شخص کے نام لکھا اور اس کارڈ پر ٹھیک وہی الفاظ پتے والے طرف لکھے - جو اس اشتہار کے نیچے تھے - مگر ڈاکخانہ سے نکل کر وہ کارڈ پھر پھرا کر معرفت ڈاک آخر میرے پاس آگیا - کیونکہ مکتوب الیہ کا پتہ کہین نہین ملتا تھا - حالانکہ اسی دن اس کا دیا ہوا اشتہار سارے شہر دہلی مین تقسیم ہوتا پھرتا تھا - پہلے تو ہمین تعجب ہوا - کہ یہ کیا بات ہے چیلنج تو ایک ایسے عظیم الشان شخص کو دیا گیا ہے - جو ہین لاکھ سے زائد انسانون کا امام ہے - اور پھر مقابلہ کے واسطے دہلی کے بڑے بڑے مولوی لوگون کو مشتہر بنا رکھا ہے - لیکن ایسا گمنام شخص ہے - کہ ڈاکخانہ تک اس کو خط نہین پہنچا سکتا - لیکن جب ہم اتفاقاً مولوی محمد بشیر صاحب کو ملے - جو آج کل مولوی نذیر حسین صاحب کے گدی نشین ہین - تو اس اشتہار کی اصل حقیقت ہم پر کھل گئی - چونکہ اس اشتہار مین مولوی محمد بشیر صاحب کا نام نامی بھی درج تھا - اس واسطے جب ہم مولوی صاحب سے ملے - جو نہایت خاکساری اور خلق کے ساتھ ہمارے ساتھ پیش آئے - تو ہم نے یہ اشتہار دکھایا - اور دریافت کیا - کہ کیا آپ نے حضرت مرزا صاحب کو مباحثہ کے واسطے طلب کیا ہے - تو انہون نے بالکل انکار کیا - اور صاف کہا کہ یہ مولوی عبد المجید کی کارروائی ہے - انہون نے یہ اشتہار لکھا ہے - اور اپنے ہان کے ایک نو مسلم کا نام نیچے لکھ دیا ہے - اور ہمیں چھپنے کے بعد دکھایا ہے - یہ بات سن کر ہم نہایت حیران ہوئے - اور ایک مولوی کی ایسی جرات کرتوت کو دیکھ کر افسوس ہوا - کہ آج کل علماء اسلام کا کیا حال ہو رہا ہے - بدنام کنندہ اسلام بن رہے ہین - خدا ان سے بچائے (آمین)

کاپی کی سیاہی

احباب صاحبزادہ منظور محمد صاحب کے نام سے واقف ہین جو مدت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاتب رہے ہین اور کچھ عرصہ سے بسبب علالت طبع اس کام کو نہین کر سکتے - صاحبزادہ صاحب نیک ذہن آدمی ہین نئی عمدہ اشیاء کے ایجاد کیواسطے خاص ملکہ انکو خدا تعالیٰ نے عطا کیا ہے قاعدہ یسرنا القرآن انہین کی تصنیف بلکہ ایجاد ہے انہون نے اپنے زمانہ کتابت مین کاپی کی سیاہی خود بنانے کی ترکیب حاصل کی اور اب بھی بناتے ہین جس کا نمونہ انہون نے دفتر بدر مین بھی ارسال فرمایا ہے - سیاہی بہت عمدہ قابل تعریف ہے اور سستی بھی بہت ہی عمدہ ہے - جو صاحب چاہین سیاہی موصوف سے منگا لیں - صاحبزادہ صاحب موصوف قادیان مین حضرت اقدس کے مکان مین گوشہ گزین

سفر دہلی

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی میں خواجہ شیخ نظام الدین صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے سجادہ نشینوں میں سے میاں حسن نظامی صاحب نے نہایت محبت سے ساتھ ہوکر تمام مقامات دکھلائے۔ اور ہر مقام کے تاریخی حالات عرض کئے اور بالآخر اپنے خاص حجرے میں بھی حضرت اور خدام کو لے گئے اور ایک کتاب بنام شواہد نظامی پیشکش کی۔ اور حضرت کے وہاں جانے سے پیشتر مکان پر آکر یہ بھی عرض کی تھی کہ آپ جب وہاں آئیں۔ تو معہ اصحاب میری دعوت قبول فرمائیں۔ میاں حسن نظامی صاحب حضرت کی روانگی کے وقت اسٹیشن پر بھی موجود تھے۔ اور ان کے زبانی اصرار اور تحریری درخواست کے جواب میں جو بیان بذریعہ ڈاک قادیان سے پہنچا ہے۔ حضرت نے اپنے وہاں جانے کے متعلق ایک تحریر ان کو بھیجی ہے۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین و الہ وصحبہ وجمیع عباد اللہ الصالحین۔ اما بعد شعبان المبارک ۱۳۲۳ھ میں مجھے جب دہلی جانے کا اتفاق ہوا۔ تو مجھے ان صلحاء اور اولیاء الرحمان کے مزاروں کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ جو خاک میں سوئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب مجھے دہلی والوں سے محبت اور انس محسوس نہ ہوئی۔ تو میرے دل نے اس بات کے لئے جوش مارا کہ وہ ارباب صدق وصفا اور عاشقان حضرت مولیٰ جو میری طرح اس زمین کے باشندوں سے بہت سا جور وجفا دیکھ کر اپنے محبوب حقیقی کو جا ملے۔ ان کی متبرک مزاروں کی زیارت سے اپنے دل کو خوش کروں پس میں اسی نیت سے حضرت خواجہ شیخ نظام الدین ولی اللہ رضی اللہ عنہ کے مزار متبرک پر گیا۔ اور ایسا ہی دوسرے چند مشائخ کی متبرک مزاروں پر بھی۔ خدا ہم سب کو اپنی رحمت سے معمور کرے۔ آمین ثم آمین

الراقم۔ عبد اللہ الصمد غلام احمد المسیح الموعود من اللہ الاحد القادیانی۔ ۱۲۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ⁂ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

تاریخ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

رحم کن یا رب بحالِ مولوی عبد الکریم
شد ز تو شد انتقالِ مولوی عبد الکریم
دل بسوزد چشم بارد تن ہمے غلطد بخاک
چون بیاد آید وصالِ مولوی عبد الکریم
آفتاب عمرِ او نرسیدہ تا نصف النہار
اے دریغ آمد زوالِ مولوی عبد الکریم
اِنّا للہ گویم و اِنّا الیہ راجعون
سخت تر آمد فصالِ مولوی عبد الکریم
اندرین غم از کجا و از کہ یا رب بشنوم
شیرین از شکر مقالِ مولوی عبد الکریم
از مسیح و مہدیٔ موعود شان او بپرس
کس چہ داند از کمالِ مولوی عبد الکریم
نور دینِ احمدِ ختم رسولان تافتی
از جبین دحال و قالِ مولوی عبد الکریم
بود شل بچہ با مادرے۔ با ذاتِ حق
آن خشوع و ابتہالِ مولوی عبد الکریم
زیر احکام خداوند جہان بُد سر بسر
آن جلال و آن جمالِ مولوی عبد الکریم
از وطن برخاستہ بر عتبۂ مہدی نشست
بر در او شد وصالِ مولوی عبد الکریم
خدمت دین را مقدم داشت بر دنیا و دین
صرف شد زور بالِ مولوی عبد الکریم
عشق قرآن در سرش بود و در آن سرجان بباد
وہ چہ نیکو شد مآلِ مولوی عبد الکریم
حسب الہام مسیح اللہ عمر بے وفا
ہست ہفت و چہل سالِ مولوی عبد الکریم
بر حضور مہدی[۱] رسیدن نور دین را بود بخلق
نور بر نور اشتمالِ مولوی عبد الکریم
از پئے اعلائے دین حق کہ جوشش داد حق
کم کسے باشد مثالِ مولوی عبد الکریم
بہر تبلیغ کلام اللہ با قلام و زبان
چون عمر کردہ خصالِ مولوی عبد الکریم
شد فنا در مہدی موعود زین واجب بماست
اتباع و امتثالِ مولوی عبد الکریم
فکر پاکش بود در قرآن فہمی بس بلند
کے رسد کس با خیالِ مولوی عبد الکریم
از پئے دنیا نہ شد غمگین گہے جانش بُدی
بہر ضعف دین ملالِ مولوی عبد الکریم
عاشق قرآن و احمد خادم حضرت مسیح
زین چہ بہ باشد کمالِ مولوی عبد الکریم
درمیان برزخ و قبر و بروز حشر و نشر
عشق قرآن ہست والِ مولوی عبد الکریم
کلمۃ الحق بشنوند تا دوستان حاضرین[۲]
بود سے از مہدی سوالِ مولوی عبد الکریم
بے سر خیہ آمدہ مغفور اندر خاطرم
از پے سالِ وصالِ مولوی عبد الکریم

[۱] راکمینے کا۔ یعنی مولوی نور الدین صاحب کا حضرت اقدس کے حضور ابتداء میں حاضر ہونا اور مولوی عبد الکریم صاحب کا آپکے ہمراہ آنا لوگون کے واسطے نور علیٰ نور تھا

[۲] یعنی مولوی عبد الکریم صاحب اس غرض سے مجلس مہدی موعودؑ میں سوال حضرت سے کیا کرتے۔ تا حاضرین احباب کلمۃ الحق سنیں۔

رستم علی انبالہ۔ ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء

آیات حسرت الآیات بیچ وفات حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

در مصاف سہار دنیا بیوفا
در تغیر در تبدل مے زید
آن یکے کتم عدم سر بر زند
لقمہائے تلخ و شرب ناگوار
پس برین سنت قدیمہ ایزدی
یعنی التیا دالتی در گوش من
اندرین ایام نا فرجام زود
آن کریم ملت عبد الکریم
گشتنا ز پنجرہ خاکی وجود
آہ گزیدہ از جماعت احمدی
این شتابی کرد او از بہرِ این
در قدومش تلکیا نزا انتظار
دل احبا در فراقش سوگوار
از وفات مولوی عبد الکریم
چون بگرید آسمان بے شعور
آن رفیق و مخلص مہدی دین
چون رضائے خویش دادہ با قضاء
از دل پر درد من آید برون
آن سعادتمند مردے پاکباز
چون عمر بود است عیز مند دین
آن ندیم حضرت مہدی مسیح
من گمان دارم کہ روح پاک او
من نخواہم بعد زین بس زیستن
اے خداوند بفضل رحم خویش

میشود انسان دائم مبتلی
ہست این قانون قدرت دائما
دیگر از بام حیات افتد زپار
شد نصیب ابن آدم این غذا
لقمۂ یک تلخ خورد ستیم ما
کس رسانید سعاین گمین صدا
مرد عارف عاشق وحی خدا
کرد رحلت از جہان بے بقا
طائر روحش پریدہ بر سما
شد شتابان سوئے فردوس علا
بود او مشتاق دیدار رہا
از دل پر شوق گویا مرحبا
جان محزونان بگیرد بکا
گنبد گردون نماید صیا
دوستان را گریہ اش شد سزا
مرد میدان بود اندر دغا
خورد در پہلوی خود نفضا
ناگہان بانگ یا حسرتا
خادم اسلام مصطفیٰ
با شجاعت اہل ہوا
گشت پنہان زیر سیلے بہا
داد اند مہدی این ندا
این جہان بود ستم رہا
کن بہ مہدی رحما

حافظ احمد الدین۔ مورخہ دہلی

ضرورت مصلح پر شہادت نظم

مظفر نگر مین مسلمانون کے ایک بڑے جلسہ مین جو ماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء مین ہوا۔ اسلام کی موجودہ حالت پر ایک صاحب نے ایک نظم پڑہی۔ جو ضرورت امام پر شاہد ہے۔ وہ نظم ہم اس جگہ نقل کر کے اور مناسب نوٹ دے کر علماء کو اور عوام کو توجہ دلاتے مین کہ ایسے فساد کے زمانہ مین اگر خدا کی طرف سے کوئی مہدی تمہارے لئے پیدا نہ ہوا تو پھر کب ہوگا

شجرہ اسلام عربی

شجر اسلام وہ جس کو محمدؐ نے لگایا تھا | شجر اسلام وہ جس کو صحابہ نے بڑہایا تھا
شجر اسلام وہ جس کا تمام عالم پہ سایا تہا | رہا باقی نہ جس کے فیض سے اپنا پرایا تہا

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

نہین یہ وہ شجر جس نے کہ پانی سے غذا پائی | صحابہ نے پلایا خون اس نے پرورش پائی
ثمر نے کری خدمت جو تھی اس پہ بہار آئی | ہوئے ہم ناخلف ایسے کہ اس کی شکل مرجہائی

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

ہے اس شجر مقدس کو نکموں سے پڑا پالا | اور ان کی غفلتون مین ہی خزان نے ناس کر ڈالا
کرو ہمت کہ ہو سر سبز ہر ہوا پہول پہل پیدا | تمہاری متفق کوشش سے ہو پھر بھی گل لالہ

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

لگا و باغ یا غنچہ خبر اس کی نہین کچہ بہی | اڑا دو خوب گل چہترے خبر اسکی نہین کچہ بہی
ہون لاکہ اسلام پہ حملے خبر اس کی نہین کچہ بہی | کہان تک یہ شتر غمزے خبر اس کی نہین کچہ بہی

فقط ہین ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

کبھی قسمت بدلتی ہی کسی صورت سے ٹلتی ہین | نہ جب تک قوم خود بدلے نہین وہ بہی بدلتے ہین
بھلا ان کو گمان ہی کہین کچہ کام چلتے ہین | نہین چہوٹا بڑا کہنے مین اپنی راہ چلتے ہین

فقط ہین ڈالیاں باقی نہین ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہو گا

نہ اخلاق محمد ہم مین نہ شرم و حیا باقی | نہ آداب شریعت ہے نہ زہد و اتقا باقی
بتائین کیا کہ ہم مین اور کیا ہے باقی | چہنین سب نعمتین ایک ایک جھگڑا رہ گیا باقی

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

ہے اپنوں سے عداوت غیروں سے محبت ہے | جو صدمہ غیر پہنچاوین گلہ ہے نہ شکایت ہے
جو اپنا بات ہی کہہ دے تو قیامت ہے | بھلا وہ قوم کیا سنبھلے کہ جس کی ایسی حالت ہے

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

کیا محسوس کچہ تم نے کہ یہ حالت ہے | خصوصاً بہائی کو بہائی سے اپنون عداوت ہے
مین کہتا ہون کہ یہ سب کچہ نتیجہ بد لیاقت ہے | یقین جانو تحصیل علم اک بھرپور دولت ہے

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

حمیت کی جگہ تم مین اگر ہے خود سری باقی | تو بس یہ جان لو مدت ہی کچہ اسمین رہی باقی
کھڑا ہے اس سہارے پہ یہ بڑ نہین ہے تری باقی | مسلمانو اگر تم مین حمیت ہے ذری باقی

فقط ہین ڈالیان باقی نہین ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

۱ بے شک بزرگ تو ہمیشہ کہتے آئے تہے۔ کہ مسیح چودہوین صدی مین آئے گا۔ اب انکار کرنے والے ضرور ناخلف مین۔ آپنے سچ کہا۔ ایڈیٹر ۲ جس نے اُن حملون کی خبر لی وہی نبوت کا وارث ہے ۳ سچ ہے۔ خدا کی یہی وحی اس زمانہ مین تازہ طور سے مسیح پر نازل ہوئی ہے ۴ صدقت۔ یہی حال تمہارے مخاطبین جلیہم کا ہے۔ ایڈیٹر

۵ عیسائیوں اور آریون سے دوستانہ ملاقات کرتے مین۔ اور عامل بالقرآن والحدیث جماعت کو اسلام کی خوبیان بیان کرنے کے قصور مین پتھر مارتے ہین۔ ۶ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقدمات میتۃ الجاہلیہ۔ جو شخص اپنے امام کو پہچانے بغیر مرگیا۔ وہ جاہلیت کی موت مرگیا۔

اخبار تبلیغ اسلام مین دیانتدی احکام پر ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس مین سے چند بند ناظرین کی دلچسپی کے واسطے ہم اس جگہ درج کرتے مین۔

نظم
دیانندی احکام

پیارو زن غیر کے حق کو سمجھو | نہ اولاد ہو تو کسی پاس بھیجو | کسی اور سے بیٹا پیدا کراؤ | نہ کچھ تم ڈرو اور نہ کچھ ہچکچاؤ
عمل اس نصیحت پہ جو جو کریگا | وہ چیلا سوامی کا پکا بنیگا | جو پردیس جاؤ تو عورت تمہاری | مصیبت اٹھاؤ و دکھ دیکھو بھاری
کریگی نیوگ اور سے وہ بیچاری | تمہین دیگی اولاد ایک پیاری پیاری | عمل اس نصیحت پہ جو جو کریگا | وہ چیلا سوامی کا پکا بنیگا
تجارت کو نکلو تو سہ سال بیچ | جو لوٹو تو پیارہ ہونگے تمہارے | کہ سہ سو دو تم اصل پاؤگے آکے | بلا بیوی اور بلا مشقت کے لڑکے
عمل اس نصیحت پہ جو جو کریگا | وہ چیلا سوامی کا پکا بنیگا | سنو نیوگ نا بہت خوب ہے | دیانندی کو یہ مرغوب ہے

بشیر احمد

قبول اسلام۔ موضع کنوجہ تحصیل غازی آباد مین ۲ نوجوان برہمن زادون نے نہ صدق دل اسلام قبول کیا

شہر فیض آباد مسجد سرائے حافظ خدابخش کے ہاتہ پر مسمی نانک چند آریہ ۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء بعد مغرب مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام عبدالعزیز رکھا گیا۔ اس وقت سے وقت عشاء تک نانک چند المعروف عبدالعزیز نے لکچر خوب ویشرے سے مسجد سرائے مین دیا۔ شہر فیض آباد کے کئی آریہ و ہندو وغیرہ شریک جلسہ تہے۔ نو مسلم عبدالعزیز نے آریہ و ہندو کو چیلنج دیا کہ آؤ مجھ سے جس طرح چاہو بحث کرو۔ نانک آریہ لاہور کا بہت والا ہے۔ عمر ۲۵ سال

انبالہ شہر مین ایک سکہہ مسمی ہر سنگہ معہ اپنی بیوی کے حافظ محمد عبدالرحمان خان صاحب کے ہاتہ پہ مشرف باسلام ہوئے چونکہ ان پر خدا کی رحمت نازل ہوئی۔ اس لئے حافظ صاحب موصوف نے انکا اسلامی نام رحمت اللہ قرار دیا۔ اور ان کی بیوی کا کنیز فاطمہ دیگر قدیم مسجد حضرت توکل شاہ صاحب مین ایک شخص مسمی چوہٹر رام مستری نے دین اسلام قبول کیا اور انکا اسلامی نام رحمت اللہ رکہا گیا

کھنڈوہ۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد کھنڈوہ مین مسماۃ رکہی قوم ہندو سنار مع پانچل ڈالے ہوئے آئی۔ اور خواہش آنچل کی اوٹ سے ظاہر کی کہ مین ایمان لائی ہون مجھے مسلمان کیجئے۔ حسب خواہش مولوی احمد اللہ صاحب نے کلمہ پڑہایا۔ اور قاضی امیر علی صاحب نے اس کو مشرف باسلام کیا۔ نام زینب رکھا گیا۔

عزیز

روزہ (معین الدین ۔ مدرس) روزہ مسلمانون سے پہلے پارسی ہندو ۔ مصری ۔ اسوری ۔ یونانی ۔ رومی ۔ یہودی ۔ عیسائی غرض تمام بڑے بڑے مذاہب واقوام مین مروج تہا ۔ یہودیون اور عیسائیون مین اس کا رواج بہت تہا ۔ مسلمانون کی طرح رومن کیتھالک عیسائیون لنڈن کے بہت سے روزے رکھے جاتے ہین ۔ جلتی نظر سے روزہ رکھنے مین جسم کے فاسد مادے تلف ہوجاتے ہین ۔ یورپ و امریکہ مین لوگون نے بغرض تجربہ دس دس بیس بیس دن کے روزے رکھے ہین ۔

ریویو

پارہ عم مترجم ۔ قرآن شریف کا آخری سیپارہ جو اکثر بچون کو پڑہنے کے واسطے اس طرح چہاپا جاتا ہے ۔ کہ چہوٹی سورتین پہلے لکہی جاتی ہین اور لمبی سورتین ترتیب وار آخر مین آتی ہین اسی تجویز کے مطابق یہ پارہ ہمارے احمدی دوست جناب محمد عبد الرشید صاحب زمیندار نے اپنے مطبع احمدی واقعہ محلہ رنگ سازان صدر بازار کیمپ میرٹھ مین چہپوایا ہے ۔ کاغذ کی تقطیع کلان ہے ۔ حنائی ۔ زرد ۔ ملٹ ۔ سفید عمدہ ۔ جیسا کوئی پسند کرے ۔ منگوا سکتا ہے ۔ بین السطور اردو ترجمہ بہی دیا گیا ہے ۔ اور تیس صفحہ پر یہ پارہ ختم ہوا ۔ باوجود ان سب خوبیون کے قیمت صرف ۳ر رکہی گئی ہے ۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو ۔ وہ مذکورہ بالا پتہ پر خط لکہکر طلب کر سکتے ہین اور قادیان مین سید عبد الحی صاحب عرب سے مل سکتے ہین ۔

خطبات و مکتوبات محمدیہ ۔ اس کتاب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات اور مکتوبات اصل عربی بمعہ ترجمہ اردو ایک جگہ جمع کر کے چہاپے گئے ہین ۔ ترجمہ مولوی محمد افضل صاحب چنگوی نے کیا ہے ۔ اور کتاب مذکورہ بالا پتہ پر مطبع احمدی واقعہ میرٹھ مین چہپ کر شائع ہوئی ہے ۔ اور قادیان مین عرب صاحب موصوف سے بہی مل سکتی ہے ۔ قیمت ۱۲ر یہ کتاب کسی زیادہ ریویو کو نہین چاہتی ۔ حضرت نبی کریم فخر بنی آدم سرور انبیاء ۔ خاتم الرسل کے خطوط اور وعظ ہین ۔ ہر مسلمان کے واسطے ان کا پڑہنا اور عمل کرنا موجب ہدایت ہے ۔ اس جگہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ جو آپ نے مکہ معظمہ مین پڑہا ۔ اصل عربی معہ ترجمہ نقل کرتے ہین ۔

الخطبۃ الاولی لمحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ المعظمۃ

(۱)

عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ وانذر عشیرتک الاقربین خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد علی الصفاء فھتف یا صباحاہ فقالوا من ھذا الذی یھتف قالوا محمد فقال یا بنی عبد المطلب یا بنی عبد مناف یا بنی قصی فاجتمعوا الیہ فقال ارأیتکم لو اخبرتکم ان خیلا تخرج بسفح ھذا الجبل اکنتم مصدقی قالوا ما جربنا علیک کذبا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابو لھب تبا لک ما جمعتنا الا لھذا ثم قام فنزلت ھذہ السورۃ تبت یدا ابی لھب الی اخر السورۃ

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ ہے ۔ جو آپ نے حکم خداوندی کی اطاعت مین تمام قوم کو اکٹھا کر کے ایک اونچے پہاڑ پر پڑہا ۔ اور ساری قوم کو عذاب الہی کا خوف دلایا ۔ اس سے یہ بہی ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ قوم کو آپ پر کس قدر اعتبار تہا ۔ کہ صرف آپ کے بلانے پر سب جمع ہو گئے ۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ مین پہلا خطبہ

ابتدائی بعثت مین ۔ ۔ ۔ آنحضرت آزادی کے ساتھ وعظ نہین کرتے تھے ۔ ابن عباس سے روایت ہے ۔ کہ جب آیہ فاصدع بما تؤمر اور وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی ۔ تو آپ کھلے طور پر بآواز بلند بے خوف وخطر وعظ کرنے لگے ۔ اور اپنے رشتہ دارون کو بہی غضب الہی سے ڈرانے اور ایمان پر رغبت دلانے لگے ۔ یہان تک کہ ایک دن آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام رؤسائے قریش کو نام بنام پکار کر بلایا ۔ کسی نے کہا ۔ یہ کون پکارتا ہے ۔ لوگون نے کہا کہ محمد ہے ۔

جب سب حاضر ہو گئے ۔ تو آپ نے یون وعظ کیا ۔ کہ اگر مین خبر دون ۔ کہ اس پہاڑ کے نیچے سے کچہ لوگ اس ارادہ سے آئے ہین ۔ کہ تم پر چہاپہ مارین ۔ اور تم کو لوٹین ۔ تم مجہے سچا جانوگے ۔ یا جہوٹا ۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے عمر سے صادق اور امین مشہور و مرجع خاص و عام تھے) اس لئے بالاتفاق بولے ۔ کہ کیون نہین ۔ ہم نے تیری آج تک کوئی بات جہوٹی نہین دیکہی ۔ نہ کسی نے تم پر آج تک کبہی جہوٹ کی تہمت لگائی ہے ۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ اچہا تو مین تم کو اس عذاب شدید اور غضب الہی سے جو آگے آنے والا ہے ۔ ڈراتا ہون ۔ اس وقت ابو لہب کو بڑا اشتعال آیا ۔ اور آنحضرت کو برا بہلا کہنے لگا ۔ اور کہا کیا تو نے ہم کو اسی لئے جمع کیا ہے ؟ پہر ابو لہب اٹھ کر چلا گیا ۔ اور سورہ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی ۔

صداقت کا جہنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈہنگ نکالا ہوا ہے ۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بہیجا جاوے ۔ مابعد پسند طبع کامل چاہے ۔ قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی ۔ یہ وہ سرمہ ہے ۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکہلانا شروع کر دیتا ہے ۔ اور جملہ امراض چشم مثل آنکہون سے پانی بہنا ۔ کمزوری بصارت ۔ دہند ۔ جالا ۔ پہولا ۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے ۔ جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف فی تولہ ۸ر

سنون دندان ۔ لوا ب سیکو امراض ڈاڑہ و دانت تکلیف نہین دیسکتا کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑہ ہلتی ہو یا مسوڑہون مین درد ہو یا خون آتا ہو ۔ دانت ہلتے ہون ۔ منہ مین بدبو آوے ۔ دانت مین کیڑا لگا ہو ایک دفعہ لگا لی ہر مرض بسلا ہلکا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پہر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین ۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے ۴ر

سونے چاندی کی گولیان ۔ یہ دوا اسم بامسمی ہے ۔ جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہین ۔ یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے ۔ یا کثرت نے اعضا ڈہیلا بنا دیا ہے ۔ یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے وہ ہماری ان حبوب کا استعمال فرمائیے ۔ پہر دیکہتے ہین ۔ کہ آپ کیون کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہین ۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام بدن پر کر دیتی ہین ۔ پس کمزور کو آب حیات ہین ۔ قیمت سائھ عدد مہوتی [illegible]

المشتہر ۔ حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام [illegible]

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے ۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بہی دیا جاتا ہے ۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے ۔ کہ خط کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین ۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکہا کرین ۔ بعض لوگون کی عادت ہے ۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکہتے ہین ۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکہ دیتے ہین ۔ کہ یہان کسی سے پڑہا نہین جاتا ۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکہنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین ۔

درخواست دعا ۔ ماسٹر عبد الحق صاحب احمدی سابق ملازم ڈاک خانہ پسرور حال مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان تحریر فرماتے ہین کہ ڈاک خانہ کی طرف سے مجھ پر ایک مقدمہ دائر ہے جس مین بالکل بری ہون لیکن تاہم احباب احمدی میرے لئے دعا فرماوین کہ خدا کریم مجہے ابتلا سے بچا [illegible]

www.aaiil.org

"دار المحن"

اس دُنیا کو دار المحن کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ کوئی فرد بشر مصیبتوں سے محفوظ نہیں۔ مومن پر بھی مصیبتیں آتی ہیں۔ اور کافروں پر بھی۔ مابہ الامتیاز دو باتیں ہیں۔ غیر متقی۔ فاسق۔ کافر اس مصیبت سے برباد ہو جاتا ہے۔ مگر متقی۔ نیکو کار۔ مومن۔ ایسی مصیبت سے تباہ ہونے کی بجائے ترقی پاتا ہے۔ اس کے لئے مصیبتیں وہ کام دیتی ہیں۔ جو مشک خالص و صندل کے لئے گھسنا۔ مثال کے طور پر حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات یاد کرو۔ وہی قید اور سجن ان کے لئے بادشاہی کا موجب ہو گئی اور آپ نے وہ اعزاز پایا۔ کہ تمام مصر کے مالی افسر بنے۔ اور پھر وہی بھائی جو اپنی طرف سے انھیں معدوم کر چکے تھے خَرُّوا لَهٗ سُجَّدًا ۔ اب دیکھئے۔ صدہا مجرم ہمارے سامنے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ مگر ان کی قید ان کے لئے خیر و برکات کا باعث ہونے کی بجائے تباہی کا سبب ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ سے نکالے گئے مگر کیا نکالنے کا انجام وہی ہوا۔ جو اور معمولی لوگوں کو نکالنے کا ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ لرادک الی معاد کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آپ شاہنشاہ بن کر اسی سرزمین میں داخل ہوئے۔

۳۔ حضرت ایوب کو بہت سی تکلیفیں پہنچیں۔ بیمار بھی ہوئے اہل و عیال جدا ہو گئے۔ مگر انجام دیکھو۔ "وھبنا له اھله ومثلھم معھم رحمة منا" ۔ نہ صرف وہی بلکہ ان جیسے اور بھی خداوند کریم نے عطا کئے۔

۴۔ کئی مجرم پھانسی دئے جاتے ہیں۔ جو آخر کار ہلاک ہوتے ہیں اور اپنے جرم کے لحاظ سے مطعون خلائق ہو کر ملعون کہلاتے ہیں مگر حضرت عیسے علیہ السلام پر بھی ایسی ہی مصیبت پیش آئی۔ اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ بلکہ وہی صلیب ان کے لئے شاہزادہ نبی کہلانے اور جیتے جی مع حواریوں کے جنت (کشمیر) میں پہنچانے کا موجب ہوئی۔

۵۔ حضرت موسی علیہ السلام بھی دریا میں داخل ہوئے۔ اور فرعون بھی۔ اب دیکھئے۔ ایک ہی رنگ کی مصیبت خدا کے برگزیدہ کے لئے نجات اور مغضوب کے واسطے غرق کا سبب بن گئی۔ ۶۔ کئی گڈریئے بکریاں چراتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی بکریاں چرائیں۔ حتیٰ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی۔ مگر خدا نے ان برگزیدوں کو حیوانوں سے آدمیوں کا چرواہا بنا دیا

پس مذکورہ بالا مثالوں کو پیش نظر رکھ کر اے میرے عزیزو جب کسی گروہ پر کوئی مصیبت پڑے۔ تو جلدی نہیں کرنی چاہیئے اور انجام کی طرف نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ والعاقبة للمتقین (انجام اچھا پرہیزگاروں کا ہے) وارد و نازل ہو چکی ہے۔ ایسے موقعوں پر جلدبازی سے سلب ایمان ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

دیکھو سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے نکلنے پر جلدبازی سے تالی بجانے والے آخر شرمندہ ہوئے۔ جبکہ انہوں نے تھوڑے عرصہ کے بعد اپنا بادشاہ دیکھا۔ ۲۔ یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں پڑا ہوا۔ غلام اور قیدی دیکھ کر جو خوش ہوئے تھے۔ وہ آخر کار نادم ہوئے۔ ۳۔ خدا تعالے نے موسے علیہ السلام و خضر علیہ السلام کے قصے میں اس مسئلہ کو خوب سمجھایا ہے۔ دیکھو وہی کشتی کا پھاڑنا۔ دیوار بلا مزدوری بنا دینا۔ لڑکے کو ذبح کر دینا۔ آخر میں بہت سے اسرار و مصالح و حکم کا جامع نکل آیا۔ بظاہر تو ایک امر مکروہ معلوم ہوتا تھا۔ الغرض جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کام حکمتوں سے خالی نہیں ہوتے

جب بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار "بدر" میرے عزیز و محبوب بھائی فوت ہوئے ہیں۔ تو کئی نادانوں نے استہزاد و تمسخر سے کام لیا۔ اور بعض ضعیف الاعتقاد پریشان ہوئے مگر جب مفتی محمد صادق صاحب میرے مکرم دوست ان کے قائمقام ہوئے۔ تو اس حکمت الٰہی پر اوروں کا پتہ نہیں مگر میں نے تو سجدہ شکر کیا تھا۔ ایسا ہی اب شہ سوار میدان فصاحت مولانا عبدالکریم مخدوم الملت (غفر اللہ له) کی وفات پر دوان کہتے ہیں۔ وہ رونق بخش قادیانی تھے۔ نفس ناطقہ تھے۔ اب ان کے چلے جانے سے یہ کارخانہ سب اکھڑ جائے گا۔ مگر شاید انہیں معلوم نہیں۔ کہ یہ سلسلہ اس خدا کا سلسلہ ہے۔ جو حی و قیوم ہے۔ عجب نہیں۔ کہ اس قادر مطلق نے یہ بتانے کے لئے ایسا کیا ہو۔ کہ دیکھو ہم اس سلسلہ کو ان کے بغیر بھی دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے سکتے ہیں۔ ایسی ایسی مصیبتوں سے مومنین کی آزمائش مقصود ہوتی ہے۔ دیکھو جب جنگ احد میں شکست ہوئی۔ تو خدا تعالیٰ نے اس کی کئی حکمتیں فرمائیں۔ (۱) منافقین نکل جائیں۔ تاکہ یہ سلسلہ پاک سلسلہ رہے (۲) ان مومنوں کے ایمانوں کا امتحان ہو جائے (۳) لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ یہ مومنین ایسے راسخ العقیدہ ہیں۔ کہ باوجود ایسی مصیبتوں اور ناکامیوں کے پھر بھی میدان نہیں چھوڑتے۔ پس مومن کا کام تو یہ ہے۔ کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو۔ تو سمجھے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہونے لگا ہے۔ جیسے زرگر سونے کو کچھ بنانے کے لئے (تا کسی محبوب کے زیب گلو ہو) آگ میں ڈالتا ہے۔ ایسے ہی جب مومن مصیبت میں پڑے تو سمجھے۔ خدا مجھے کچھ بنانے لگا ہے۔ اور اس سے بے عزتی اپنی تصور نہ کرے۔ کیا؟ (۱) یوسف علیہ السلام کے قید میں رہنے سے ان کی عزت میں فرق آگیا (۲) امام حسین علیہ السلام میدان کربلا میں بے خانماں شہید ہوئے۔ تو ان کی وجاہت میں فرق آیا۔ (۳) امام اعظم رحمة اللہ علیہ قید کئے گئے تو اب انہیں کوئی نہیں مانتا؟ (۴) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طائف والوں نے کیا سلوک کیا۔ مگر با این ہمہ اب سور کائنات کس معزز لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اللھم صل وسلم علی محمد و علی آل محمد۔ یہ آزمائشیں تو مومنین پر ضرور آتی ہیں۔ اور انہی سے مراتب بلند ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے وفتنٰک فتونا (ہم نے تجھے خوب ٹھوک بجا کر آزما لیا) ایسے ابراھیم علیہ السلام کی نسبت۔ اذا ابتلے ابراھیم بکلمات فاتمھن۔ (۴) عام مومنوں کی نسبت فرمایا۔ احسب الذین آمنوا ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ پھر بطور پیش گوئی فرمایا۔ ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات (ضرور ابتلا میں ڈالیں گے ان پانچ چیزوں سے۔ خوف (جنگ وغیرہ) بھوک۔ مالوں کا نقصان۔ جانوں کا نقصان۔ پیداوار کا نقصان) پس اے حضرات! ہم ان باتوں سے نہیں گھبراتے۔ بلکہ ان ابتلاؤں کو خاص رحمت کی پیش خیمہ خیال کرتے ہیں والسلام

خاکسار احمدی گجراتی از کوٹلیکے ضلع گجرات

وہ قسمیہ اشتہار جو امرتسر میں دیا گیا تھا اور جسکی قسم کی پرواہ کسی مسلمان نے نہ کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **اعلان** نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دیکھو! ہم ہر ایک مسلمان اور دوسرے مذاہب کے پیرو ونکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہیں (جسکی قسم سے تجاوز کرنا سخت گناہ ہے) کہ کوئی صاحب ہماری تقریر کے پہلے یا درمیان میں یا بعد میں ہمارے مقابل مخالفانہ اعتراض یا سوال نہ کریں

عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان حسن اتفاق سے سفر دہلی سے واپس آتے ہوئے ہم لوگوں کی درخواست پر جو جماعت احمدیہ ہے امرتسر قیام پذیر ہوتے ہیں اور آپنے ہماری درخواست پر ایک پبلک وعظ کرنا منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ۹۔ نومبر ۱۹۰۵ء یوم جمعرات بوقت ۸ بجے صبح بمقام منڈوہ بابو گھنیا لال صاحب وکیل ایک عام لیکچر دیں گے اس لیکچر میں آپ اسلام کی خوبیوں اور اسکی سچائی پر زبردست عملی دلائل پیش کریں گے جو معقولی رنگ کے علاوہ اسلام زندہ ثمرات اور انوار و برکات پر مشتمل ہوں گے اور مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور اسلام کی حقیقی ترقی کے وسائل کی مسلمانوں کو نصیحت کریں گے اپنے دعاوی پر بھی دلائل دیں گے۔ اسلام اور آنحضرت صلعم اور قرآن کریم کے کمالات کا بیان فرمائیں گے پس چونکہ ہمارے بھائی جماعت احمدیہ میں آپکی تشریف آوری اور اس لیکچر دینے سے بے خبر ہوں اور ایسا ہی دیگر صاحبان جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں اس امر کو بخوبی یاد رکھیں کہ چونکہ یہ جلسہ محض تبلیغ حق کے لحاظ سے ہوگا اس سے کوئی غرض مباحثہ یا مناظرہ کا جلسہ منعقد کرنا نہیں ہے اس لئے کسی صاحب کو جلسے کے اول یا درمیان یا آخر میں قطعاً بولنے کی اجازت نہیں ہے جو صاحب اس غرض اور مقصد کو مد نظر نہ رکھ سکیں

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

بدر نصرت کا محتاج ہے

آج کل بڑے بڑے شہروں میں جہاں ہر طرح کے سامان چھپائی لکھائی اور فروخت کے باسانی میسر آجاتے ہیں۔ ان میں اخباروں کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ شاید ہی کوئی اردو کا ایسا اخبار ہو جو صرف اخبار کی خریداری پر قائم ہو۔ ورنہ ہر ایک اخبار والا علاوہ اخبار نویسی کے اشتہارات۔ کتب فروشی۔ دوائی فروشی وغیرہ وغیرہ کاموں کے ذریعہ سے اپنا گذارہ چلا رہا ہے۔ پھر جبکہ بڑے شہروں میں دنیاداری کی [illegible] حالانکہ دنیا کے خریدار سب دنیادار ہیں۔ تو ایک گاؤں میں ایک دینی اخبار کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ جو صرف دین کے لئے ہے۔ جس کے طالب بہت ہی تھوڑے ہیں۔ یہی سبب ہے۔ کہ جب سے اخبار بدر قائم ہوا ہے اس کی حالت ہمیشہ کمزور اور نازک رہی ہے۔ کوئی دو چار دن اچھے گذر گئے۔ تو پھر [illegible] چالیس دن تنگی اور تکلیف کے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اخبار الحکم بھی قادیان سے ہی نکلتا ہے۔ اور خوب چلتا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ الحکم خوب چلتا ہے۔ ایسا کہ اب روزانہ ہونے کو ہے۔ خدا اسے قائم رکھے۔ اور اس میں اور بھی ترقی دے۔ وہ روزانہ سے بھی بڑھ کر دن میں صبح و شام دو دو دفعہ نکلنا شروع ہو۔ لیکن بباعث الحکم کی ترقی کے متعلق چار باتوں کو مد نظر رکھنا چاہئیے اول۔ وہ کتنے سالوں سے ہے۔ اپنی ابتدائی حالت میں بعض دفعہ اگر کسی مہینہ میں صرف ایک دفعہ ہی نکلتا تھا۔ تو بھی بیرونی احباب اس کو اس غنیمت جانتے تھے۔ چونکہ صرف ایک ہی اخبار تھا۔ اس کی کوئی بے قاعدگی دل کو بری نہ لگتی تھی۔ دوم۔ اس وقت ایک ہی اخبار ہونے کے سبب قوم نے اس کی اسقدر عزت کی کہ بعض نے سو سو روپیہ تک کی یکمشت بسالیانہ امداد کی۔ اس کا چندہ بعض احباب نے دس دس بیس بیس روپیہ دیا۔ الغرض ایک کثیر رقم کے ساتھ الحکم کی امداد کی۔ اور ضرور تھا کہ کیجاتی۔ سوم۔ بعض بزرگان دین نے اپنی بیش قیمت تصانیف کارخانہ الحکم کو بلا اجرت عطا کیں۔ جس سے کارخانہ کو بڑی مدد ملی۔ چہارم۔ باوجود ان امدادوں کے میں جانتا ہوں۔ کہ ابتدائی سالوں میں صاحب اخبار الحکم اخبار نویسی کے بعض دیگر کاروبار کر کے بڑی بھلی طرح اپنا گذارا کرتے تھے۔ اور جس طرح بھی ہو سکتا تھا۔ اخبار کو چلاتے رہتے۔ ان ہر چہار باتوں میں سے اخبار بدر کیواسطے کوئی بات بھی اسوقت تک میسر نہیں آئی۔ نہ اس کے واسطے یہ وہ زمانہ ہے کہ یہ ایک ہی قومی اخبار ہو۔ برا بھلا جیسا نکلے قوم سر آنکھوں رکھتی چلی جائے۔ نہ قسمت سبقت کی تو الحکم لے گیا۔ اور نہ اس کا مالک اپنے دنیوی کاروبار سے ایسا فارغ اپنے آپ کو کر سکتا ہے۔ کہ اگر قادیان میں بیٹھ رہے اور جس طرح ہو سکے۔ اخبار چلائے۔ بلکہ اس کو ایڈیٹری اور مینجری کے واسطے ایک پچاس روپے ماہوار کا ملازم رکھنا پڑا۔ حالانکہ بعض مہینوں میں اخبار کی کل آمد پچاس سے کچھ ہی زیادہ ہوتی ہے۔ نہ اس کے واسطے احباب کی طرف سے کوئی بڑے ڈونیشن اور یکمشت یا سالیانہ امداد حاصل ہوتی ہے۔ نہ اس کی قیمت اتنی بڑی ہے۔ کہ وہی تھوڑے خریداروں میں کافی ہو سکے۔ نہ اس کے کارخانہ کو کسی بیش قیمت تصانیف کے ساتھ امداد دی گئی ہے۔ الغرض ان تمام فوائد میں سے جو اخبار الحکم کے واسطے حاصل تھے۔ بدر کیواسطے کوئی بھی نہیں۔ اور بعض اب ہو بھی نہیں سکتے۔

باوجود اس کے میں اپنے تجربہ کے ساتھ یہ کہنے کو طیار ہوں۔ کہ اگر خریداروں کی تعداد ۱۲۰۰ تک پہنچ جائے اور بعض ذی مقدرت دوست کچھ قدرے یکمشت یا سالیانہ امداد دیں۔ اور پروپرائیٹر صاحب تجارتی اصول پر کچھ رقم یکمشت جمع کرا دیں۔ تو اخبار اپنی موجودہ رفتار میں انشاءاللہ تعالیٰ ایک سال تک اپنا خرچ نکال سکتا ہے۔ اس وقت خریداری کی تعداد ۷۰۰ سے کچھ زائد ہے۔ اور اگر تمام خریدار اپنی اپنی جگہ تھوڑی تھوڑی کوشش کر کے ایک ایک دو دو خریدار بھی پیدا کر دیں۔ تو اخبار کے چل نکلنے میں کوئی بڑی دقت نہ ہوگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں۔ کہ یہ اخبار بند نہ ہو۔ تاکہ سلسلہ کے نشانات کے دو گواہ قائم رہیں۔ اس واسطے میں اس تحریر کے ذریعہ سے جماعۃ احمدیہ کی خدمت میں دو باتیں عرض کرتا ہوں۔

۱ ۔ ذی مقدرت احباب اخبار بدر کے قیام کیواسطے اس وقت کچھ امدادی چندہ عطا فرماویں۔

۲ ۔ نئے خریدار پیدا کئے جائیں۔

اور تیسری بات میں صاحب پروپرائیٹر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جب انھوں نے یہ قومی کام اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ تو اس سے بے پرواہی نہ کریں۔ بلکہ جس طرح ہو سکے۔ ایک دفعہ اس کے واسطے ایک سال کا سرمایہ جمع کرا دیں۔

اس وقت ایسی مشکل ہے۔ کہ ملازموں کو تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ اخبار کی روانگی کے واسطے بعض دفعہ ٹکٹ نہیں ملتے۔ اب زیادہ کیا کہوں۔ اگر صاحب پروپرائیٹر نے اور دیگر احباب نے بروقت مدد کی۔ تو پرچہ جاری رہے گا ورنہ مشکلات کا سامنا ہے

بالآخر میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح بدر کے میدان میں باوجود اذلہ ہونے کے خدا کی نصرت مسلمانوں پر نازل ہوئی تھی۔ اسی طرح اس بدر پر ایسی تنگی کے وقت خدا کی نصرت نازل ہو۔ آمین ثم آمین

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ مینجر

سوادیشی تحریک پر

حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے

آجکل بنگالیوں کو بالخصوص اعلان کے دیکھا دیکھی ہندوستان کے دیگر علاقہ کے آریوں اور ہندوؤں کو بالعموم یہ جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کہ یورپ کی اشیاء کو قطعاً حرام کر کے صرف ہندوستانی ساخت کی اشیاء کا استعمال کریں۔ لدھیانہ میں ایک ہندو صاحب حضرت کی خدمت حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے یہی ذکر چھیڑا کہ ہمارا ملک بہت غریب ہو گیا ہے۔ اس کے افلاس کو دور کرنے کی کوشش آپ کریں اور سوادیشی کے متعلق آپ تائید اور تحریک کریں۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس ع نے فرمایا۔ غربت اور افلاس اس ملک کے ساتھ خاص نہیں۔ ہر جگہ غریب لوگ بھی ہوتے ہیں ہم سنتے ہیں کہ ولایت کے بعض شہروں میں جو بڑے امیر شہر سمجھے جاتے ہیں۔ کئی لوگ فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں کبھی ایسا سننے میں نہیں آیا۔ کہ کوئی شخص بھوک سے فوت ہو گیا ہو۔ اور سوادیشی کے متعلق یہ ہے کہ اپنے وطن کی چیز کا استعمال بے شک عمدہ بات ہے۔ خود گورنمنٹ بھی اس کو پسند کرتی ہے کہ تمام ضروری اشیاء کی ساخت کا ہنر ہندوستانی سیکھیں۔ اور حرفت اور تجارت میں ترقی کریں۔ لیکن موجودہ تحریک سوادیشی اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ ملونی رکھتی ہے۔ اور دراصل اس تحریک کی ابتداء ملکی اشیاء کی ہمدردی سے نہیں ہے۔ بلکہ تقسیم بنگالہ پر بنگالیوں کی ناراضگی اس کی جڑ ہے۔ اس واسطے یہ امر منحوس معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کے تمام حرفے مدت سے موقوف ہو چکے ہیں۔ ان کو پھر جب تک بحال نہ کیا جائے۔ تب تک ایسی تحریکیں بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہوں گی۔ غرض موجودہ تحریک سوادیشی کسی نیک نیتی پر مبنی نہ ہونے کے سبب قابل ہمدردی اور شمولیت نہیں ہے۔ قادیان کے بعض آریہ بھی حضرت کی خدمت میں اس غرض سے آئے تھے کہ آریہ لوگ قادیان میں ایک جلسہ سوادیشی کرینگے آپ کی جماعت اس میں شامل ہو۔ حضرت نے جماعت مذکورہ بالا اس امر کو پسند نہیں فرمایا۔ کہ اپنی جماعت کا کوئی آدمی ان میں شامل ہو

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماوین

تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب۔
تفسیر سورۂ جمعہ۔ مصنفہ حضرۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب۔ ۴ر
اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ ار
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب۔ ۴ر
اعلام الناس۔ ״ ״ ״ ״ ۳ر
سواء السبیل۔ ״ ״ ״ ״ ۱۰ر
کشف الالتباس۔ ״ ״ ״ ״
ایقاظ النائمین۔ ״ ״ ״ ״ ۳ر
موعظہ حسنہ۔ ״ ״ ״ ״
صیانۃ الناس۔ ״ ״ ״ ״ ۱۰ر
مہر الشاد تین۔ ״ ״ ״ ״ ار
الفرقان۔ ״ ״ ״ ״ ۲ر
قول الصحیح۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار
عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ار
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ اول و دوم۔ سواء السبیل حصہ اول
مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۴ر
السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۵ر
رویائے صالحہ۔ ״ ״ ״ ۴ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ ״ ״ ۲ر
وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲ر
السامی دعا۔ رب کل شئ خادمک۔ رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۲ر
پنجابی کامن۔ مستورات کے لہجہ پر ۲ر
نظم۔ برائے مستورات ۲ر
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی مین ہے اور اردو مین ترجمہ کیا گیا ہے ۲ر
سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو ۲ر
تحفۃ الشاقین۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرۃ اقدس کی مدح مین ۳ر
سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لیے ۲ر
کلمۃ الفصل۔ عربی قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان مین ار
رسالہ فدک۔ شیعون کے رد مین ۲ر
ابناء الغیب۔ مولانا عبد اللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی
حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ۲ر
مجموعہ دعا ۳ر
تعلیم القرآن ار
اسم اعظم ۲ر
لکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۲ر
کرشن اوتار۔ ہندی نظم ۲ر

مسیح کی آمد ثانی ۳ر
کامن احمدی ۱ر
غلام احمد۔ قادیانی ۱۳۰۰ھ۔ اس مبارک نام مین تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتوے ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہین۔
عدم نجات مذہب پولوسی۔ مصنفہ شیخ الہ دین اعظ انجمن حماۃ اسلام ۲ر
مباحثہ مابین شیخ الہ دین صاحب واعظ انجمن مذکور اور پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ۲ر
لکچر لاہور۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ۲ر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ والے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے مستقل اشتہار دینے والون کو اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ انکو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہین رکھتے مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہین۔ درخواست رکھتے ہین کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ مین انکی مدد کرے ویسا ہی بعض لوگ یا انجمنین یا کتب خانے میرے علم مین ایسے ہین کہ اگر وہان بدر بھیجا جاوے۔ تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر مین حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہین؟

عمدہ۔ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی ستریان

مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین۔

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے۔ تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین۔ نہایت عمدہ ہے۔ شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]
(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت مین تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہین۔ طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]
(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی**۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین۔ قیمت مجلد [illegible]
(۴) **تذکرۃ القرآن**۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد [illegible]۔ (۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۲ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر (۷) **مفتاح القرآن**۔ صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو دان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہین۔ قیمت ۴ر (۸) **مفتاح العربیت** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حادی اور مشتاق ہو سکتا ہے۔ قیمت ۸ر (۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس مین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ لفظا ماہلے جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] محصولڈاک علاوہ (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** تیسرا طبع ہے قیمت [illegible] مجلد
(۱۱) **منفید عالم**۔ علم طب و ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض بیشا اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت [illegible] (۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اس مین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت مفصل درج ہے قیمت [illegible] (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت [illegible] (۱۴) **منفید النساء والصبیان**۔ اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو شریکاتی یا دائی و ایون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۲ر (۱۵) **الذکر الحکیم**۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔ قیمت ۲ر

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہین
فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا

چہرم باتو کرتی چہاور قادیان مین

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان مین

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۳۳ | ۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء بروز پیر مطابق ۶ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ ہجری | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۰

ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح و در آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سفر دہلی

گذشتہ اشاعت سے آگے

خواجہ میر درد صاحب کی مرقد کے پاس ہی ان کے بہائی اور والد صاحب کی قبر بھی ہے۔ اور کسی بزرگ کو اس جگہ کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اس زیارت کے متعلق بھی ایک کتبہ کندہ کرکے لگایا ہے۔ اس پر لکہا ہے۔

این ارض مقدس سعد بس پاک بود
رشک عرش و نجوم و افلاک بود
از بس کرم داشتہ تشریف شریف
نقش قدم صاحب لولاک بود
دفع القدر بکمالہ۔
شرف البصر بجمالہ۔
حسن البشر بخصالہ۔
صلوا علیہ و آلہ۔

خواجہ صاحب مرحوم کے والد مرحوم کی قبر پر لکہا ہے۔ ناصر الملک والدین امیر المحمدین الخالفین محمدی التخلص بعندلیب علیہ تحیات وارث علم الامین وعلی۔ ولادت شعبان ۱۱۰۵ھ رحلت یوم شنبہ بعد العصر قریب شام دوم ماہ شعبان ۱۱۷۲ھ۔ عمر شریف ۶۶ سال

یہاں سے ہوکر حضرت مسیح موعود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی قبر پر لکہا ہے۔

ھو الولی۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۷۶ھ بعمر ۶۳ سال رحلت فرمود۔

اس کے قریب ہی شاہ عبدالرحیم صاحب اور دیگر بزرگون کے مزار ہین۔ شاہ عبدالرحیم صاحب کی تاریخ وفات ۱۱۳۱ھ اور عمر ۷۶ سال لکہی ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی تاریخ وفات ۱۲۳۹ھ اور عمر ۸۰ سال لکہی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے یہ سب مشائخ زیر زمین ہین۔ اور جو لوگ زمین کے اوپر ہین۔ وہ ایسے بدعات مین مشغول ہین۔ کہ حق کو باطل بنا رہے ہین۔ اور باطل کو حق بنا رہے ہین

راستہ مین اہل لودیانہ کی درخواست کا ذکر آیا۔ کہ حضور جاتے ہوئے راستہ مین لودیانہ ٹھہرین۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی۔ کہ لدہیانہ کی جماعت اسٹیشن لدہیانہ پر ملاقات کے واسطے آئی تہی۔ لیکن حضور سوئے ہوئے تھے۔ مین نے جگانے نہ دیا۔ فرمایا۔ آپنے اچہا کیا اس کے عوض اب ہم لودیانہ مین اتر کر اہل لدہیانہ سے ملاقات کرینگے۔

راستہ مین مذبح کے پاس سے گذرے۔ کثیر التعداد بہیڑین اور بکریان ذبح ہو رہی تہین۔ اور سینکڑون کا باہر ریوڑ کھڑا تہا۔ ان کو دیکہ کر فرمایا۔ کہ کہانے کی حلال اشیاء کا کس قدر ذخیرہ اللہ تعالے نے جمع کردیا ہے۔ برخلاف اس کے حرام چیزین مثلاً کتے وغیرہ بہت ہی کم پائے جاتے ہین۔

مذبح مین سینکڑون بہیڑون کو نالی کے اوپر لیٹے ہوئے اور ذبح ہوتے ہوئے اور لٹکتے ہوئے۔ اور ذبح کے لئے طیار دیکہ کر میری آنکہون کے آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس رؤیا کا نقشہ آگیا

www.aaiil.org

جس مین آپ نے دیکھا تھا۔ کہ ایک لمبی نالی کے کنارے پر کثیر التعداد بھیڑین لٹائی ہوئی ہین۔ اور ہر ایک بھیڑ کو ایک شخص نے پکڑا ہوا ہے۔ اور اس کے ہاتھ مین چھری اور آسمان کیطرف نگاہ ہے۔ گویا اس امر کا منتظر ہے۔ کہ ان کو ذبح کرے۔ تب میرے مونہ سے یہ الفاظ نکلے۔ مایعبؤا بکم ربی لولا دعاءکم اگر تم دعا نہ مانگو تو میرے رب کو تمھاری کیا پرواہ ہے۔ اس کلمہ کو سنتے ہی انھون نے یکدفعہ سب کے گلے پر چھری پھیر دی۔ اور جب وہ پھڑکنے لگین۔ تو انہون نے کہا۔ تم کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑین ہو۔ غرض مومن کی زندگی قابل قدر ہوتی ہے۔ اور خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ورنہ سینکڑون اور ہزارون مرجائین۔ توبھی خدا کو کسی کی پروا نہین۔

فرمایا۔ اس شہر مین اس قدر انقلاب آئے ہین۔ کہ شاید کسی دوسرے شہر پر یہ حالات وارد ہوئے ہون۔ کئی دفعہ یہ شہر آباد ہوا۔ اور کئی دفعہ خاک مین مل گیا۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مخاطب تھے۔ اور ان کی رخصت کے قریب الاختتام ہونے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ دو دن اور ہین۔ یہ موقعہ غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے ایسا موقع ہاتھ آسکتا ہے۔ یہ نہ سمجھو۔ کہ رخصت لینے سے ایسا موقعہ مل جاتا ہے۔ کئی آدمی ایسے بھی ہین۔ جو نوکر نہین۔ مگر ان کو ہمارے پاس رہنے کا موقعہ نہین ملتا۔ فارغ البالی ہوتی ہے۔ پر صحبت نصیب نہین ہوتی۔

طب

۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز جمعہ۔ چند مولوی اور مدرسہ طبیہ کے چند طالب علم اور طبیب آئے۔ طب کا ذکر درمیان مین آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ مسلمانون کو انگریزی طب سے نفرت نہین چاہیئے۔ الحکمۃ ضالۃ المومن۔ حکمت کی بات تو مومن کی اپنی ہے۔ گم ہو کر کسی اور کے پاس چلی گئی تھی۔ پھر جہان سے ملے۔ جھٹ قبضہ کرے۔ اس مین ہمارا یہ منشاء نہین کہ ہم ڈاکٹری کی تائید کرتے ہین۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بموجب حدیث کے انسان کو چاہیئے۔ کہ مفیدبات جہان سے ملے۔ وہین سے لے لے۔ ہندی۔ جاپانی۔ یونانی انگریزی کی ہر طب سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس شعر کا مصداق اپنے آپ کو بنانا چاہیئے۔ کہ ؎

تمتع زہر گوشہ یافتم ٭ زہر خرمنے خوشہ یافتم

تب ہی انسان کامل طبیب بنتا ہے۔ طبیبون نے تو عورتون سے بھی نسخے حاصل کئے ہین۔ لیس الحکیم الا ذوتجاربۃ۔ لیس الحلیم الا ذوعسرۃ۔ حکیم تجربہ سے بنتا ہے۔ اور حلیم تکالیف اٹھا کر حلم دکھلانے سے بنتا ہے اور یون تو تجربون کے بعد انسان رہ جاتا ہے۔ کیونکہ قضاء وقدر سب کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

جامع کمالات

اللہ تعالٰی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ کہ فبھدٰھم اقتدہ۔ ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ یعنی تمام گذشتہ انبیاء کے کمالات متفرقہ کو اپنے اندر جمع کرلے۔ یہ آیت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ تمام گذشتہ نبیون اور ولیون مین جسقدر خوبیان اور صفات اور کمال تھے۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے تھے۔ سب کی ہدایتون کا اقتدا کرکے آپ جامع تمام کمالات کے ہوگئے۔ مگر جامع بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان متکبر نہ ہو۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ مین نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ خاکساری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جہان انسان کوئی فائدہ کی بات دیکھے۔ چاہیئے۔ کہ اسی جگہ سے فائدہ حاصل کرلے ڈاکٹرون کو بھی مناسب نہین کہ پرانی طب کو حقارت سے دیکھین۔ بعض باتین ان مین بہت مفید ہین۔ مین نے بعض کتب طب کے بیس بیس جزو کے حفظ کئے تھے۔ ہزار سے زیادہ کتاب طب کی ہمارے کتب خانہ مین موجود تھی جنمین سے بعض کتابین بڑی بڑی قیمتین دے کر خرید کی گئی تھین۔ مگر یہ علم ظنی ہوتا ہے۔ لاف مارنے اور دعوے کرنے کا کسی کو حق حاصل نہین۔

تقوی

فرمایا۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے کاروبار مین اس قدر مصروف ہین۔ کہ دوسرے پہلو کی طرف ان کو بالکل کوئی توجہ نہین۔ ہر ایک شخص ایک پہلو پر حد سے زیادہ جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالٰے نے قرآن شریف مین جسقدر بار بار تقوی کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر اور کسی امر کا نہین کیا۔ تقوی کے ذریعہ سے انسان تمام مہلکات سے بچتا ہے۔ یہودیون نے حضرت عیسے کے معاملہ مین تقوی سے کام نہ لیا۔ اور کہا جب تک الیاس آسمان سے نہ آلے ہم تم کو نہین مان سکتے۔ انھین چاہیئے تھا۔ کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے معجزات اور خوارق کا مطالعہ کرتے اور بہت سی باتون کے مقابلہ مین صرف ایک بات پر نہ اڑتے۔ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین یہودیون نے کہا۔ کہ آخری زمانہ کا نبی تو اسرائیلیون مین سے آنا چاہیئے تھا۔ ہم تم کو نہین مان سکتے۔ تائیدات الٰہی نصرت حق اور معجزات کی انہون نے کچھ پروا نہ کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤن کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خدا چاہتا۔ تو توریت مین ایسے لفظ صاف لکھدیتا۔ کہ آخری زمانہ کے نبی کے باپ کا نام عبد اللہ اور مان کا نام آمنہ اور مسکن مکہ ہوگا۔ مگر خدا نے ایسا نہین کیا۔ ایسا ہی اس وقت کے مسیح کے زمانہ مین بھی ہوا۔ اگر لوگ نبی کریم کے ساتھ فرشتون کو نازل ہوتے دیکھ لیتے۔ تو کوئی بھی انکار نہ کرتا۔ مگر خدا تعالٰی کی سنت یہی ہے۔ کہ ابتلاء آتے ہین اور متقی لوگ اس ابتلاء کے وقت بچ رہتے ہین۔

نزول از آسمان

آسمان سے نازل ہونے کی سنت پہلے کبھی قائم نہین ہوئی۔ آدم سے لے کر آج تک کوئی نظیر پیش کرو۔ کہ کوئی نبی آسمان پر گیا ہو۔ یا آسمان سے نازل ہوا ہو۔ خدا کی عادت نہین۔ کہ کسی ایک شخص کے واسطے کوئی امر مخصوص کردے۔ ایک امر مخصوص کے ساتھ تو کوئی نبی بھی نہین آیا۔ اس طرح سے تو وہ شخص معبود بن جاتا ہے۔ اور یسوع کو خصوصیت دینا تو خود نصاریٰ کو مدد دینا ہے۔ اللہ تعالٰی نے صاف طور پر وفات ظاہر کردی ہے۔ معراج کی حدیث کو پڑھو۔ جو لوگ معراج کے منکر ہین۔ وہ تو اسلام کے منکر ہین۔ لاکھ احادیث کے برابر ایک حدیث معراج کی ہے۔ شب معراج مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسے کو مردون مین دیکھا۔ اگر قبض روح نہین ہوا۔ اور زندہ مع الجسم آسمان پر گئے۔ تو دوسرے عالم مین کس طرح پہنچ گئے۔ متقی کے واسطے تو ایک ہی بات کافی ہوتی ہے۔ خیالی اور ظنی باتون کے پیچھے پڑ کر اصلی اور صحیح بات کو چھوڑ دینا تقویٰ کے برخلاف ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے بار بار تفہیم ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ نشانات۔ تائید۔ نصرت الٰہی۔ نصوص قرآن و حدیث ہین۔ مین جو کچھ کہتا ہون۔ علے وجہ البصیرت کہتا ہون۔ خیال کرو۔ کہ حق بالا مین کون سی بات ہے۔ مین تو ایسا آیا ہون۔ جیسا کہ الیاس آیا۔ یہود سے پوچھو۔ کہ وہ مسیح کے ماننے سے کیون محروم رہے۔ ان کا عذر بھی یہی تھا۔ کہ جیسا توریت مین لکھا ہے۔ الیاس آسمان سے نہین آیا۔ مگر ہمارے مسلمان تو یہ عذر بھی نہین کرسکتے۔ کیونکہ یہ بہت واقعات پہلے کے اپنے آگے رکھتے ہین۔ کہ نزول کس طرح سے ہوا کرتا ہے۔ یہ لوگ جتنا چاہین۔ مجھ سے جھگڑا کرلین۔ مرنے کے بعد انکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ حق کس طرف ہے۔ یہ لوگ عیسائیون کی اس قدر مدد کرتے ہین۔ کہ بہت سے لوگون کو خود ان مولویون نے ہی عیسائی بنا دیا ہے۔ جو پہلو خدا نے پکڑا ہے۔ وہی سب سے افضل ہے۔ اور اسلام کی فتح اسی کے ذریعہ سے ہوگی۔ نزول اور نزیل کا لفظ مہمان کے واسطے بطور اعزاز و اکرام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر زبان مین یہ محاورہ ہے۔ چنانچہ اردو مین بھی کہتے ہین۔ کہ آپ کہان اترے ہین۔

اتنے مین ایک مولوی صاحب درمیان مین بول پڑے اور کہنے لگے۔ کہ مسیح تو دمشق مین نازل ہوگا۔ آپ کہان نازل ہوئے۔

حضرت۔ حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ وہ دمشق

کے مشرق کی طرف نازل ہوگا۔ قادیان دمشق سے عین
مشرق میں ہے۔ توفی کے معنے کے متعلق شہر بغداد میں
ایک بڑا مباحثہ ہوا تھا۔ کہ اس لفظ کے کیا معنے ہیں۔ اس
مباحثہ میں بالآخر یہی فیصلہ ہوا۔ کہ جہاں اللہ تعالیٰ فاعل
ہو اور ذوی العقول پر عمل ہو۔ وہاں سوائے مار دینے کے اور کوئی
معنے نہیں لئے۔ اگر آج تم قرآن۔ حدیث۔ یا لغت سے
کوئی اور معنے دکھا دو۔ تو میں آج بھی ہار ماننے کے
واسطے طیار ہوں۔ لغت بھی زبان عربی کی کتاب ہے
کوئی مثال لغت سے ہی دکھا دو۔ تب بھی میں مان لوں گا۔
تعجب ہے کہ مردوں کی روایت کا تم اعتبار کرتے ہو مگر
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت پر تم کو کوئی اعتبار
نہیں۔ یہ جسم عنصری کا لفظ تم نے کہاں سے نکال لیا۔ اگر کہیں
یہ لفظ دکھا سکتے ہو۔ تو لے آؤ۔ میں تو اس وقت بھی
قبول کرنے کے واسطے طیار ہوں۔ قرآن شریف
میں۔ حدیث میں۔ لغت عرب میں کہیں کسی
نبی یا صحابی وغیرہ کے متعلق لفظ توفی کا معنے
آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ جانے کے دکھا دو
تو میں فوراً مان لوں گا۔ لیکن تم حضرت عیسیٰ کے
متعلق ایسے لفظ کے وہ معنے کیوں کرتے ہو جو
کسی نبی کسی ولی کسی صحابی کسی انسان کے متعلق
نہیں کئے گئے۔ ۲۵ سال سے خدا تعالیٰ نے مجھے بتلا
رکھا ہے۔ پھر تائیدات سماوی اور نشانات میرے ساتھ
ہیں۔ میں خدا کی باتوں پر اب بھی ویسا ہی ایمان رکھتا ہوں
جیسا کہ پہلی کتابوں پر رکھتا ہوں

اس جگہ بیچ میں پھر وہی مولوی صاحب بول پڑے
کہ میں توفی کے معنے آسمان پر جانے کے دکھا سکتا ہوں
فوراً ایک قرآن شریف مولوی صاحب کے ہاتھ
میں دیا گیا۔ ورق گردانی کرنے۔ اور اپنے ساتھیوں کی
طرف دیکھنے۔ کبھی اس کو کہتے ہیں۔ کیوں میاں تم نکالو۔ اور
کبھی اس کو اشارہ کرتے ہیں۔ کیوں بھائی کچھ تم بتاؤ
سے بیٹھے۔ کبھی اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا کبھی
اس نے اس کے ہاتھ سے قرآن چھینا۔ نکال نکال کر گھبرا کر
بولے۔ اچھا۔ رافعک جو لکھا ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ رافعک کے معنے اس جگہ وہی
ہیں جو رفعناہ مکاناً علیاً کے معنے ہیں۔ مسلمان ہر روز
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی دعا مانگتے ہیں
کہ ان کا رفع ہو۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ جسم عنصری
کے ساتھ آسمان پر چلے جائیں۔ بات وہی صحیح ہے۔ جو خدا
نے بتلا دی۔ اور الہامات سے اس کی تائید کی۔

مولوی۔ الہام کیا ہے۔ الہام تو مجھے بھی ہوتا ہے (بعد
میں معلوم ہوا کہ اس مولوی کا نام نظام الدین ہے۔ اور
کسی مسجد میں لڑکے پڑھاتا ہے)۔

حضرت۔ میں ایسے الہام نہیں مان سکتا جس کے
ساتھ تائیدات سماوی کا نشان نہ ہو۔ ایسے الہام کے
مدعی تو بہت سے زمانہ میں گذرے ہیں۔ اگر آپ کے پاس
کوئی نشان ہے۔ تو دکھلاؤ۔

اتنے میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لغت
کی ایک کتاب مختار الصحاح نکالی۔ اور اس مولوی کو
دکھلایا کہ توفی کے معنے مار دینے کے لکھے ہیں۔

مولوی صاحب۔ میں لغت نہیں مانتا۔ اچھا مان لیا
اگر عیسیٰ مر گیا ہے۔ تو اس کی لاش دکھلاؤ۔

حضرت۔ جب مر جانا ثابت ہے۔ تو کافی ہے۔
لاشیں حضرت ابراہیم اور موسیٰ کی کہاں ہیں۔

مولوی۔ دجال کانا کہاں ہے۔

حضرت۔ اگر اس طرح تم انتقال کرو گے۔ تو بہت مشکل
پڑے گی۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ جو اس دنیا میں اندھا
ہے۔ وہ اس جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ تو اس کے یہ معنے ہیں
کہ جتنے نابینے ہیں بہرحال سب کے سب جہنم میں جائینگے
اگرچہ حافظ قرآن اور مسلمان ہی ہوں۔

فرمایا۔ آنے والے کے متعلق تو یہ لکھا ہے۔ کہ وہ امتی
ہوگا۔ امتی تو وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیروی کے ذریعہ سے نور حاصل کرتا ہے۔ لیکن وہ
جو پہلے ہی نور اور بصیرت پاکر نبوت کے درجہ تک
پہنچ چکا ہے۔ وہ اب امتی کس طرح سے بنے گا۔ کیا پہلے
تمام کمالات حاصل کردہ سے وہ بے نصیب کر دیا
جائے گا۔ ہاں ہم امتی ہیں۔ جن کو سب کچھ آنحضرت صلعم
کے ذریعہ سے ملا ہے۔ اور تمام معرفت وہیں سے حاصل
ہوتی ہے۔

اتنے میں وہ مولوی صاحب گھبرا کر اٹھ گئے۔ اور
ان کے ساتھی گالیاں دیتے گئے۔ اور ایک اور
طالب علم آگے بڑھا۔

طالب۔ آپ کا مرتبہ کیا ہے۔ اس کی تعریف
سے ہوگی۔ یا کسی اور لفظ سے۔

حضرت۔ جس کے ساتھ خدا تعالیٰ مکالمہ اور مخاطبہ
کرتا ہے۔ وہ نبی ہے۔ نبی کے معنے ہیں۔ خدا سے خبر پا
کر بتلانے والا۔ ہاں نبوت شریعت ختم ہو چکی ہے۔ سچی
معرفت بغیر مخاطبات الٰہیہ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر
یہ بات اس امت کو حاصل نہیں تو خیر امت کس
طرح سے بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مخاطبات کا دروازہ
بند نہیں کیا۔ ورنہ نجات کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہتا

طالب۔ تو آپ کو وحی ہوتی ہے؟ وحی تو صرف
انبیاء کو ہوتی ہے۔

حضرت۔ خدا تعالیٰ نے تو قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ موسیٰ
کی ماں کو بھی وحی ہوئی۔ کیا یہ امت عورتوں سے بھی بدتر ہو
گئی۔ اس سے تو کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ کیا ہمارے
واسطے تمام دروازے بند ہو گئے۔ دنیا دار کو آگے قدم رکھنے
کی ضرورت نہیں۔ اس امت کو خدا ادھورا رکھنا نہیں چاہتا
میں نہیں قبول کر سکتا۔ کہ پہلی امتوں نے اس قدر برکات
حاصل کیں۔ اور یہ امت بالکل محروم رکھی گئی۔

طالب۔ پھر یہ مرتبہ تو ولی کا ہوا۔

ولائیت

حضرت۔ ہم کب کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مرتبہ وہ ہے
جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ مگر تم
نہیں جانتے۔ ولی کا مرتبہ کم نہیں۔ بلکہ بعض کے نزدیک تو
ولایت نبوت سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ ولائیت محبت قرب اور معرفت
کا ذریعہ ہے۔ اور نبوت ایک عہدہ ہے۔ یہود کا تو یہ
مذہب ہے۔ کہ حضرت ابراہیم ولی تھے۔ اور تمام انبیاء
سے بڑھ کر تھے۔ ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
باہر ایک قدم بھی رکھنا کفر سمجھتے ہیں۔ ہم کو الہام ہوا ہے
کل برکۃ من محمد۔ ہم اس دائرہ سے باہر نہیں جاتے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے باہر جانا تو کفر ہے۔
لوگ محجوب ہونے کے سبب وحی کے لفظ سے گھبراتے
ہیں ورنہ وہاں تو لکھا ہے۔ کہ مکھی کو بھی وحی ہوئی۔ بلکہ
شیخ عبد القادر نے لکھا ہے۔ کہ جس کو کبھی بھی وحی نہیں ہوتی
خوف ہے۔ کہ اس کا خاتمہ برا ہو۔ معرفت تامہ بجز مکالمہ
مخاطبہ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

طالب۔ وحی کس طرح سے ہوتی ہے۔

حضرت۔ کئی طریق ہیں۔ بعض دفعہ دل میں ایک گونج
پیدا ہوتی ہے۔ کوئی آواز نہیں ہوتی۔ پھر اس کے ساتھ
ایک شگفتگی پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ تیزی اور
شوکت کے ساتھ ایک لذیذ کلام زبان پر جاری ہوتا
جو کسی فکر تدبر اور وہم وخیال کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ اس کے
ساتھ خدا تعالیٰ کے نشانات ہزاروں ہیں۔ اگر کوئی چاہے
تو اب بھی کم از کم چالیس روز ہمارے پاس رہے۔ اور
نشان دیکھ لے۔ صادق اور کاذب میں خدا فرق کر
دیتا ہے۔

آج سے پچیس ۲۵ سال پہلے خداوند تعالیٰ نے مجھے وعدہ
دیا تھا۔ کہ تیرے پاس ہر جگہ سے لوگ آئیں گے اور تحفہ
تحائف بھی لائیں گے۔ یہ ایسے وقت کا الہام ہے۔ کہ
ایک آدمی بھی میرے ساتھ نہ تھا۔ اب تم اس کی تفتیش
کرو۔ کہ کیا کوئی آدمی اتنا لمبا افترا کر کے ایسی بڑی کامیابی
حاصل کر سکتا ہے۔ اور ایک بات نہیں۔ اگر ہمارے پاس
آئیں۔ اور کچھ مدت قیام رکھیں۔ تو آپ کو معلوم ہو

www.aaiil.org

اصل میں تمام مشکلات عدم معرفت کے باعث ہوتے ہیں۔ ورنہ حضرت ابوبکر سے کون سا بڑا معجزہ ظاہر ہوا تھا۔

طالب علم۔ امت کے علماء بھی انبیاء کی مانند ہیں۔ جو آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

حضرت۔ میں ان لوگوں کو علماء میں شامل نہیں سمجھتا جن کی زبان پر کچھ اور ہے۔ اور اعمال کچھ اور ہی ہیں۔ منبر پر چڑھ کر کچھ کہتے ہیں۔ اور گھر میں جا کر کچھ اور بیان کرتے ہیں۔ علمائے امت وہ ہیں۔ جو مذہب کی تاکید کرتے ہیں۔

طالب علم۔ کیا آپ مستقل نبی ہیں؟

حضرت۔ میرے متعلق ایسا کہنا تہمت ہوگی۔ میں اس کو کفر سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کرے۔

طالب علم۔ معجزہ تو نبی کا ہوتا ہے۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ میں معجزہ دکھاتا ہوں؟

حضرت۔ ہمارے معجزات سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔ ہمارا اپنا کچھ نہیں۔ سب کاروبار آنحضرت کا ہی چلا آتا ہے۔ دنیا غلطی پر تھا۔ ہم نے سعی کی۔ اگر ہم خدا کی طرف سے ہیں۔ تو خدا ہماری مدد کرے گا۔ ورنہ یہ سلسلہ خود بخود ہی تباہ ہو جائے گا۔ ہمارے دو کام ہیں۔ اول۔ یہ کہ اعتقاد میں نصوص کے برخلاف جو غلطیاں پڑ گئی ہیں۔ وہ نکالی جاویں۔ دوم۔ یہ کہ لوگوں کی عملی حالتیں درست کی جاویں۔ اور صحابہ کے مطابق ان کو تقویٰ اور طہارت حاصل ہو جائے۔

طالب علم۔ کیا پہلے بھی کسی نے دعویٰ کیا تھا کہ میں امام زمان ہوں؟

حضرت۔ پہلے کس طرح کوئی دعویٰ کر سکتا۔ وہ لوگ مامور نہ تھے کہ ایسا دعویٰ کریں اور میں مامور ہوں۔

طالب علم۔ آپ کے مخالف کو کافر کیوں کہا جائیگا

حضرت۔ کفر کے معنے ہیں۔ انکار کرنا۔ جب یہ لوگ مامور من اللہ کو نہیں مانتے۔ اور گالیاں دیتے ہیں۔ اور انکار کرتے ہیں۔ تو بات بیان تک نہیں رہتی۔ بلکہ ایک فتح الباب ہوتا ہے اور زبان کھل جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ توفیق اعمال کی جاتی رہتی ہے۔

۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو جو تحریر حضرت نے مولوی صاحبان کو لکھ کر دی تھی۔ اس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وجوہ مفصلہ ذیل ہیں۔ جن کے رو سے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دیتا ہوں

(۱) قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ آیات ہیں۔ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی۔ فلما توفیتنی۔ ان آیات کے معنے صحیح بخاری کتاب التفسیر میں موت کے گئے ہیں۔ جیسا کہ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لکھا ہے۔ متوفیک ممیتک۔ اور پھر اس آیت کے لئے آنحضرت کا اسے شاہد لایا۔ فلما توفیتنی کا اس جگہ ذکر کیا ہے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بھی ذکر کیا ہے۔ کہ میں قیامت کے دن یہی عرض کروں گا۔ کہ یہ لوگ میری وفات کے بعد بگڑے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کما قال العبد الصالح الخ

(۲) دوسری دلیل توفی کے ان معنوں پر جو اوپر ذکر کئے گئے لغت عرب کی کتابیں ہیں۔ میں نے جہاں تک ممکن تھا قریباً تمام شائع شدہ کتابیں لغت کی دیکھی ہیں۔ جیسے قاموس۔ تاج العروس۔ صراح۔ صحاح جوہری۔ لسان العرب اور وہ کتابیں جو حال میں بیروت میں تالیف کر کے عیسائیوں نے شائع کی ہیں۔ ان تمام کتابوں سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ محاورہ عرب اسی طرح پر ہے۔ کہ جب کسی جملہ میں خدا تعالیٰ فاعل ہو۔ اور کوئی علم انسان مفعول بہ ہو۔ جیسا کہ توفی اللہ زیداً۔ تو ایسی صورت میں بجز اماتت اور قبض روح اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ اور جو شخص اس کا انکار کرے۔ اس پر لازم ہے۔ کہ اس کے برخلاف لغت کی کتابوں سے کوئی نظیر مخالف پیش کرے۔

(۳) میں نے بہت محنت اور کوشش سے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا۔ صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابیں غور سے دیکھی ہیں۔ اور میں نے کسی ایک جگہ پر بھی توفی کے معنے بجز وفات دینے کے حدیث میں نہیں پائے۔ بلکہ تین سو کے قریب ایسی جگہ پائی ہیں۔ جہاں ہر جگہ موت دینے کے ہی معنے ہیں۔

(۴) میں نے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا۔ عرب کے مختلف دیوان بھی دیکھے ہیں۔ مگر نہ میں نے جاہلیت کے زمانہ کے شعراء اور نہ اسلام کے زمانے کے مستند شعراء کے کلام میں کوئی ایسا فقرہ پایا ہے۔ کہ ایسی صورت میں جو اوپر بیان کی گئی ہے بجز وفات دینے کے کوئی اور معنے ہوں۔

(۵) شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر میں یہی لکھا ہے کہ متوفیک ممیتک اور میں جانتا ہوں۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے پایہ کے محدث اور فقیہ اور عالم فاضل تھے۔

(۶) حدیث معراج جو صحیح بخاری میں موجود ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں . . . . حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ انبیاء میں دیکھا تھا۔ پس اس جگہ دو شہادتیں ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی شہادت قرآن شریف میں دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت لیلۃ المعراج میں۔

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا کہ کنز العمال وغیرہ میں اور دوسری کتابوں میں ثابت ہے اور شیخ عبد الحق وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور ایک روایت میں ایک سو پچیس برس ہے۔ اور ہزار برس کی عمر کسی جگہ نہیں لکھی۔

(۸) جو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوا۔ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر دلیل قاطع ہے۔ جو اس آیت کے رو سے اجماع تھا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

(۹) ماسوائے اس کے خدا تعالیٰ نے اپنی وحی قطعی صحیح سے بار بار میرے پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ وفات پا گئے۔ اور اپنے کھلے کھلے نشانوں سے میری سچائی ظاہر فرمائی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے دلائل ہیں۔ مگر اسی قدر کافی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت قرآن شریف اور حدیث اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے اور سورۃ نور سے ثابت ہے کہ اس امت کے کل خلفاء اسی امت میں سے آئیں گے۔ اور صحیح بخاری سے ثابت ہے۔ کہ آنیوالا عیسیٰ اسی امت میں سے ہوگا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ اما مکم منکم بلکہ صحیح بخاری میں پہلے مسیح کا اور حلیہ لکھا ہے اور آنیوالے عیسیٰ کا اور حلیہ لکھا ہے۔ ماسوائے اس کے میرا آنا بے وقت نہیں۔ صدی کے سر پر آیا تھا۔ پچیس برس اس میں سے گذر گئے۔ کسوف خسوف بھی رمضان میں ہو گیا۔ طاعون بھی پیدا ہو گئی۔ . . . . . ایک نئی سواری یعنی ریل بھی پیدا ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے دس ہزار سے زیادہ نشان میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ اسلام کی زندگی حضرت عیسیٰ کی موت میں ہے۔ اگر آج یہ امر عیسائیوں پر ثابت ہو۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے۔ تو وہ سب کے سب عیسائی مذہب کو ترک کر دیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء

نقل مطابق اصل

(محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر)

عرض ضروری

پرچہ بدر۔ جس دن حضرت دہلی کو روانہ ہوئے اسی دن سے مجھے یہ خیال آرہا ہے کہ ایسے موقعہ پر احباب کو واقعات سفر اور حضرت کی تقریریں اگر روزانہ نہیں تو تیسرے چوتھے دن ضرور ملجانی چاہئیں چنانچہ ابتدا میں میں نے یہ تجویز کر دی کہ سفر کے حالات جیسے جیسے میں دہلی سے لکھکر روانہ کرتا جاؤں۔ ساتھ ساتھ چھپ کر فوراً احباب کی خدمت میں بھیجے جاویں اگر آمد بدر کی حالت اس امر کی اجازت دیتی یا پروپرائیٹر اس بوجھ کو اٹھا سکتا۔ تو ایسے وقت کے واسطے چاہئے کہ کلین اور پتھر اور ملازم زائد رکھکر روزانہ یا دوسرے دن احباب کی خدمت میں اخبار پہنچایا جاتا۔ لیکن افسوس ہے کہ تا حال اخبار بدر کی حالت ایسی نہیں۔ کہ یہ خواہش پوری ہو سکے۔ بلکہ فنڈ کے موجود نہ ہونے کے سبب جس قدر مجھے انتظام میں مشکل پڑتی ہے اسکو میں ہی جانتا ہوں یا وہ لوگ جو اس امر کی تفصیل سے واقف ہیں۔ اگر دوست کوشش کریں اور خریدار کثرت کے ساتھ پیدا کریں تو ایسی تھوڑی قیمت کے اخبار کی تعداد کا دو تین ہزار تک پہنچ جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر احباب پوری سعی کریں تو ابھی بہت سے ایسے دوست ہیں جو اس اخبار کو خرید سکتے ہیں اور اس طرح یہ مشکلات رفع ہو سکتی ہیں۔ خیر اس وقت اس مضمون کے لکھنے کا یہ منشاء ہے کہ آئندہ کے لئے ایسی ضرورتوں کے واسطے اخبار کے ہفتہ وار پرچہ کے علاوہ خاص پرچوں کے نکالنے کا علیحدہ انتظام کرنا چاہئے۔ اس کے واسطے جو تجاویز میں نے سوچی ہیں وہ میں بعد میں لکھوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ فی الحال میں دوستوں سے سننا چاہتا ہوں کہ ان کے نزدیک کون سی ایسی تجاویز ہو سکتی ہیں جن کے ذریعہ
طرح

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

چہ گویم باتو گرآئی بہادر قادیان بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۹ | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدیدہ جلد ۲ نمبر ۳۲ | مورخہ ۸۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ مطابق بدھ۔ ۱۰۔ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ ہجری | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۱

ای جہان تنظر خوش باش کآمد لستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سفر دہلی

۵

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب ہم حضرت شیخ نظام الدین ولی اللہ کے مزار اور ان کے قریب بعض دیگر مزارون کے کتبون کو نقل کرتے ہیں۔ حضرت شیخ نظام الدین صاحب نے ۷۲۵ھ مین وفات پائی۔ آپ کے مزار کے پاس جو مسجد ہے۔ اس کی ایک دیوار پر آپ کی تاریخ وفات حسب ذیل کندہ ہے۔

نظام دو گیتی شہ ماو طین | سراج دو عالم شدہ بالیقین
چو تاریخ فوتش بجستم زغیب | ندا داد ہاتف شہنشاہ دین

امیر خسرو کے مزار پر نور الدین جہانگیر کے عہد سلطنت مین طاہر محمد عماد الدین نے مفصلہ ذیل اشعار کندہ کرائے

اے خسرو بے نظیر عالم | با روضہ تو مرا نیاز است
تعمیر نمود طاہر آن را | فیض ازلی ہمیشہ باز است
تاریخ بنائش عقل گفتا | بار و ضمہ گنج بے نیاز است

اسی چار دیواری کے اندر جہان آرا بیگم کا مزار ہے جس پر یہ شعر لکھا ہے۔ جو خود بیگم کی تصنیف تھا۔

هو الحی القیوم

بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا
کہ قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس است

حضرت شیخ نظام الدین صاحب کی قبر کے سرہانے ایک قلمی قرآن شریف پڑا ہے۔ جو اورنگ زیب بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا بتلایا جاتا ہے۔ نیز اس روضہ کی دیوار پر عزیز الدین شاہ عالمگیر ثانی کے تصنیف کردہ اشعار ذیل مین درج ہین۔

جو ہوئے خادم نظام الدین کا دل سے اے غریب
اس کے تئین ہوتا ہے تاج خسروی جگ مین نصیب
خادمی کی تھی عزیز الدین نے باصدق و یقین
تاج شاہی ہند کا مجکو دیا ہے عنقریب
مرض دل افگار میرے کا وہ صحت بخش ہے
بے غذا و بے دعا و بے دوا و بے طبیب

بس پریشان حال ہے اب خلق پر محبوب حق
فضل کر تقصیر یارون پر ہو تم حق کے حبیب

تازہ اخبار دہلی | مرسلہ ایڈیٹر۔ مورخہ ۲۔ نومبر ۱۹۰۶ء۔ مرزا حیرت ایڈیٹر کرزن گزٹ نے اپنے اشتہار مین حضرت مرزا صاحب کو چیلنج کیا ہے۔ کہ آپ میرے ساتھ مباحثہ کریں۔ اس کے جواب مین دو اشتہار شایع کئے گئے ہین۔ ایک شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کی طرف سے اور دوسرا جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے۔ ہر دو اشتہارات ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔ جمعہ کی شام کو حضرت مولوی نور الدین صاحب کا وعظ اپنے ہی مکان پر ہوگی۔ لیکن اس کے واسطے کوئی اشتہار سر دست نہین دیا گیا۔ لوگ خود ہی آکر سن لین گے۔ آج عاجز راقم یہان کے روزانہ اخبار کے ایڈیٹر اور پروپرائیٹر سے ملاقات کرنے گیا۔ راستہ مین مشن کالج کے پرنسپل پادری صاحب سے بھی ملاقات ہوئی کیفیت پھر درج اخبار ہوگی۔ تاریخ روانگی ہفتہ قرار پائی ہے۔ مگر روانگی کا یہی حال ہے۔ جو قادیان سے روانگی کا تھا وہ۔ ہنوز کوئی پختہ امر فیصلہ نہین پا سکا۔

ناظرین اخبار بدر کے ملاحظہ کے لئے ہر دو اشتہارات مذکورہ اگلے صفحہ پر درج کئے جاتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مرزا حیرت صاحب کے چیلنج کا جواب

گرزن گزٹ کے ایڈیٹر حیرت صاحب نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اپنے مقابلہ میں مباحثہ کے لئے چیلنج کیا ہے حیرت صاحب کو اگر حق طلبی کی خواہش اور اپنی حیرانی سے نجاۃ پانے کی آمادہ ہوتی۔ تو انکے واسطے براہین احمدیہ کی کتاب کا پڑھنا اور ایک ہزار روپیہ انعامی چیلنج قبول کرنا ان کے معاملہ میں فیصلہ کر دیتا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آپ کو بجز حصول شہرت کچھ مطلوب نہیں۔ اور یہ حیرت وہ ہے جو ابھی تک آپ کے شامل حال رہتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کو سمجھانے کے واسطے تو ہم خادمان مسیح موعود ہمیشہ یہاں موجود ہی ہیں۔ لیکن اگر ان کو حضرت مسیح اور آپ کے خدام کی تقریر اور ستر ہزار نہایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کے لئے محمد اور ہم میں سے شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم نے آپ کو چیلنج دیا ہے۔ وہ منظور کر لیجئے۔ اور دوسرے صاحب ایڈیٹر اخبار بدر مفتی محمد صادق جو علاوہ عربی کے عبرانی زبان کے بھی فاضل ہیں اور زبان انگریزی کے بھی ماہر ہیں آپ کے ساتھ ایک عام جلسہ میں جس کا انتظام آپ کے سپرد ہوگا۔ تحریری مباحثہ کے واسطے تیار ہیں۔ لیکن ایک ضروری شرط یہ بھی ہے۔ کہ دہلی کے مشہور مولوی صاحبان یعنے مولوی محمد بشیر صاحب مولوی عبد الحق صاحب مولوی ابو الخیر صاحب مولوی تلطف حسین صاحب قاضی محمد یعقوب صاحب آپ کے ساختہ پرداختہ کو بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے منظور فرما دیں۔ کیونکہ ہم تو پبلک کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ آپ کی ذات سے تو چنداں امید نہیں۔ شاید کوئی اور ہی سمجھ جائے۔ اور ہم ڈرتے ہیں۔ کہ وہ بات آپ کے حق میں نہ ہو۔ جو آپ نے اگلے دن چند معزز اصحاب کی حاضری میں فرمایا تھا۔ کہ میں نے حال کے مباحثہ مابین مولوی عبد المجید صاحب اور اندھے عیسائی کا ذکر اخبار میں اس واسطے نہیں کیا کہ اس میں مولوی کو شکست ہوئی۔ اور اسلام کو ذلت ہوئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مولوی عبد المجید کا نام ہمنے اوپر کے مولویوں میں نہیں لکھا۔ اور اگرچہ آپنے بقول آپکے سوائے دو تین کتابوں کے حضرت مسیح موعود کی پچاس ساٹھ کتابوں میں سے کوئی نہیں دیکھی۔ اور آپکے حق میں وہی آیۃ صادق آتی ہے۔ جو کتاب حیرت کی حیرانی کے سر پر لکھی گئی ہے۔ یعنے بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ تاہم امید ہو سکتی ہے۔ کہ دوسرے سننے والے اس جلسے سے فائدہ اٹھائیں۔

اس کا جواب کل شام تک مرحمت ہونا چاہیے ورنہ آپ کی طرف سے سکوت سمجھا جائیگا۔

المشتہران

بابو محمد اسماعیل عاجز قاسم علی و دیگر احمدی جماعت

شہر دہلی - ۲ - نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مرزا حیرت کو چیلنج

مرزا حیرت (جو اپنی شہرت اور نمود کے بڑے دلدادہ اور شیدا معلوم ہوتے ہیں) نے یکم نومبر ۱۹۰۵ء کے کرزن گزٹ میں اعلیٰ حضرت جناب حجۃ اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مناظرہ کی دعوت کی ہے دہلی والوں کو غالباً معلوم نہ ہوگا۔ کہ یہ دعوت مرزا حیرت نے اس علم کے بعد کی ہے۔ جو آپ سے حضرت حجۃ اللہ کی روانگی کا خاکہ بار شہر کی زبانی ہو چکا تھا۔ کہ آپ بہت جلد دہلی سے روانہ ہونگے۔ اور یہ بھی ان پر ظاہر ہو چکا تھا۔ کہ مناظرات کا سلسلہ عرصہ سے آپ بند کر چکے ہیں ایسی صورت اور حالت میں مرزا حیرت ایسے نام ور انسان کے لئے ناممکن تھا۔ کہ وہ اپنی شہرت کے عمدہ موقع کو ہاتھ سے جانے دیتے۔ تاہم میں نہیں چاہتا۔ کہ ان کا حوصلہ ان کے دل میں رہ جاوے۔ مرزا حیرت کو اگر تحقیق حق اور اعلائے حق ہی منظور ہے۔ تو امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس مختصر سی درخواست کو منظور کر لیں گے۔ لیکن اگر انہوں نے اعتراض کیا اور حیلہ سے ٹلانا چاہا۔ تو دہلی کی پبلک پر جو پہلے سے آپ کے کمالات سے پوری باخبر ہے۔ بخوبی کھل جائیگا۔ کہ آپ کی غرض کیا تھی۔

مرزا حیرت صاحب سے میں مناظرہ کرنے کو بحمد للہ تیار ہوں۔ اور اخبار نویس ہونے کی حیثیت سے مجھے حق ہے کہ ان کی درخواست کا میں ہی جواب دوں۔ لیکن مناظرہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہوں گے۔

اول۔ ہر قسم کے انتظام کا خود انہوں نے ذمہ اٹھایا ہے اس لئے امن عامہ کا انتظام خود مرزا حیرت کو کرنا ہوگا اور باضابطہ سرکار سے اجازت بھی حاصل کرنی چاہیئے

دوم۔ مناظرہ حیات اور وفات مسیح علیہ السلام میں ہوگا۔ بعدہٗ مرزا صاحب کی دعویٰ مسیحیت پر گفتگو ہوگی۔

سوم۔ مناظرہ شروع ہونے سے پہلے مرزا حیرت کے سابقہ اعتراضات مندرجہ کرزن گزٹ کو پڑھ کر حیرت کی حیرانی جو اس کا جواب ہے۔ پیش کیا جاوے گا۔ اور پبلک سے فیصلہ لیا جاوے گا۔ کہ آیا حیرت صاحب کے سابقہ اعتراضات کا جواب ہو چکا ہے۔ یا نہیں۔

چہارم۔ جس کو چاہیں۔ بہ شمولیت مولوی عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی اور مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی حکم کر لیں۔

پنجم۔ اگر منصفوں میں اختلاف ہو۔ تو اس صورت میں مولوی محمد بشیر صاحب اور دوسرے منصف ان الفاظ میں قسم کھا کر فیصلہ دیں۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں۔ کہ قرآن مجید سے مسیح علیہ السلام کا زندہ بجسم عنصری آسمان پر جانا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابر صحابہ کا تھا۔ وفات مسیح کے دلائل اور اثبات مسیحیت کے براہین سنکر بھی ہم یہی کہتے ہیں۔ کہ یہی سچ ہے۔ کہ مسیح جسم عنصری سے زندہ آسمان پر گیا ہے۔ اور اگر ہم اس میں جھوٹ بولتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی ہم پر لعنت ہو۔

پس اس قسم کے بعد جو اسی جلسہ میں ان کو کھانی ہوگی۔ آسمانی فیصلہ کا انتظار کیا جاوے گا۔ اور آئندہ اس وقت تک اس کے متعلق کوئی تحریری بحث نہ ہوگی۔

ششم۔ حضرت حجۃ اللہ کے صدق اور کذب پر کسی لمبی بحث کی حاجت نہ ہوگی۔ میں مختصر طور آپ کی سچائی کے دلائل منہاج نبوت پر بیان کروں گا۔ ان دلائل کو سن کر مرزا حیرت صرف کھڑے ہو کر اسی قدر بیان کر دیں۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں۔ کہ ان دلائل اور وجوہ کو سن لینے کے بعد بھی میں یقین کرتا ہوں۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی مسعود کے دعوے میں سچے نہیں۔ اور وہ مفتری علی اللہ ہیں۔ اور اگر میں اے خدا تیری قسم کھا کر بھی یہ جھوٹ کہتا ہوں تو پھر مرزا غلام احمد اور مجھ مرزا حیرت میں سے جو تیری نظر میں صادق ہے۔ اس کو عزت دے۔ اور اس کی زندگی میں کاذب کو اس جہان سے اٹھا لے۔ اس پر جمیع آمین کہے گا۔ اور فیصلہ آسمانی کا انتظار کیا جاوے گا۔ اس قسم میں مرزا حیرت مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کو بھی اپنے ساتھ ملا لیں۔

اب اس سے زیادہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ فیصلہ آسان ہے اور خدائی فیصلہ ہے۔ اگر مرزا حیرت صاحب کو حق طلبی مدنظر ہے۔ تو بلا چون و چرا اسے تسلیم کر لیں گے۔ اور بذریعہ اپنی تحریر خاص مجھے اطلاع دیں۔ اور اسے چھاپ کر شائع کر دیں۔ میں حضرت مرزا صاحب کی روانگی کے بعد یہاں ٹھہر جاؤں گا۔ اور ان سے فیصلہ کر لوں گا۔ لیکن اگر مرزا حیرت نے میری اس دعوت کو منظور نہ کیا۔ تو اے آسمان گواہ رہ اور اے زمین سن رکھ۔ کہ اس شہر دہلی میں حجت پوری کر دی گئی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ ما استکبر و ما ابیٰ)

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان نزیل دہلی

۲ - نومبر ۱۹۰۵ء

نوٹ - مرزا حیرت کی دانشمندی اور حق پژوہی کی پبلک کو ضرور داد دینی چاہیئے - کہ کرزن گزٹ مین دعوۃ مناظرہ کو چھاپ دی - لیکن وہ پرچہ ابتک حضرت اقدس یا آپکے کسی خادم کے پاس بھی نہین بھیجا -

تازہ اخبار از دہلی - یکم نومبر ۱۹۰۵ء - جو مولوی صاحبان حضرت سے دلائل وفات مسیح پر کاغذ لے گئے تھے - وہ پھر واپس نہین آئے - اور آتے تو کیا - حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہو چکے اور ان کی وفات ہر طرح سے ثابت ہو چکی ہے - دانا لوگ سمجھ گئے ہین - کہ اب مرے مردون کو اکھیڑنا اچھا نہین - اور سچ یہی ہے - کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے - اور مذہب عیسوی غلط ہے اور جھوٹھا ہے اور اب وقت ہے کہ اسلام کا غلبہ ہو -

کل ہم قطب مینار پر چڑھے - اور حضرت قطب بختیار کاکی صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھی - قطب مینار دنیا مین سب سے اونچا مینار بیان کیا جاتا ہے - اس کے اوپر بیٹھ کر مین نے دعا کی - احباب کے لئے حاضر اور غائب کے لئے - نصرۃ دین کے لئے - کیونکہ مین نے سوچا - کہ خدا تعالیٰ کے حضور مین بھی قبولیت کے اوقات اور لہرین ہوتی ہین ممکن ہے - کسی فضل کی لہرین لپیٹے جائین - واللہ ہو السمیع العلیم - قطب کے مزار پر لوگ - جو مجاور کہلاتے ہین - وہ نہایت ہی رذیلانہ طور پر زائرین کے گرد ہو کر سوال کرتے ہین - اور آپس مین بہت بے طرح جھگڑتے ہین - مین نے ان کو نصیحت کی اور کہا - کہ جو طریق تم نے اختیار کر رکھا ہے - خیال کرو - کہ اگر یہی طریق اس شیخ کا ہوتا جس کی قبر پر تم بیٹھے ہو - اور جس کے طفیل تم کو روٹی ملتی ہے اگر ایسا ہی وہ ہوتا - تو آج ایک شخص بھی یہان نہ دیکھا جاتا - مگر ان لوگون کو ایسے نصائح کیا کام دے سکتے ہین - ان کی حالت نہایت ہی ایک عبرت کا نمونہ ہے - انسان کو نیکی ہی کام آ سکتی ہے -

کل حضرت صاحب کی طبیعت کچھ علیل تھی - اس واسطے کل آپ قطب کے مزار پر نہ جا سکے - اور آج تشریف لے گئے - حضرت بختیار کاکی کے مزار مبارک پر آپ نے دعا کی اور دعا کو لمبا کیا - واپس آتے ہوئے حضرت نے راستہ مین فرمایا - کہ بعض مقامات متبرک برکات کے ہوتے ہین - اور یہ بزرگ چونکہ اولیاء اللہ تھے - اس واسطے ان کے مزار پر ہم گئے - ان کے واسطے بھی ہم نے اللہ سے دعا کی - اور اپنے واسطے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی - اور دیگر بہت دعائین کین - لیکن یہ دو چار بزرگون کے مقامات تھے - جو جلد ختم ہو گئے - اور دہلی کے لوگ تو سخت دل ہین - یہی خیال تھا - کہ واپس آتے ہوئے گاڑی مین بیٹھے ہوئے الہام ہوا -

دست تو دعائے تو ترحم زخدا

یہ الہام آج یکم نومبر ۱۹۰۵ء کو سہ پہر کے وقت قطب صاحب سے واپس آتے ہوئے راستہ مین ہوا - اور مین نے آج ہی بذریعہ تار قادیان بھیج دیا ہے - تاکہ جلد اخبار بدر مین چھپ کر شائع ہو جاوے - اس الہام کے بذریعہ تار قادیان بھیجنے مین ایک یہ نیت بھی ہے - کہ جہان یہ تارین دنیا دارون کے کاروبار مین صرف ہوتی ہین - وہان خدا تعالیٰ کی وحی کے واسطے بھی اس سے کام لیا جاوے - تا ڈاک اور چھاپہ خانہ کی طرح تار بھی اس سلسلہ حقہ کی تائید کی نشانات کے گواہون مین سے ہو -

یہان سے روانگی کی تاریخ پہلے جمعہ کی شام مقرر ہوئی تھی - مگر چونکہ تجویز ہوئی ہے - کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ایک وعظ بھی ہو جاوے - اس واسطے قرار پایا ہے - کہ ہفتہ کی شام کو یہان سے روانگی ہو - مگر ہنوز کوئی بات پختہ نہین ہے -

۳ - نومبر ۱۹۰۵ء - بروز جمعہ - آج حضرت مولوی نورالدین صاحب کا وعظ بعد از نماز جمعہ ہوا - حضرت مولوی صاحب نے یہ ثابت کیا کہ کس طرح باوجود اختلافات کے جو دنیا مین پائے جاتے ہین - وحدت بھی پائی جاتی ہے - اور قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کیا تھا - کہ انسان کے راہ حق سے محروم رہنے کے کیا کیا اسباب ہین - اور وفات مسیح کے کیا کیا دلائل ہین - افسوس ہے کہ وعظ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ مولوی لوگون نے شور مچایا - اور اہل دہلی نے ایک نعرہ غوغے کا اٹھایا - کہ چلو چلو - اور بہت بد تہذیبی کے ساتھ ایک دوسرے کو دھکے دینے شروع کئے - حضرت اٹھے - اور نہایت نرمی سے سب کو سمجھایا کہ تم ہماری بات سنو - پر اکثر ٹھہر گئے اور اپنے اپنے سوالات کرتے رہے اور حضرت جواب دیتے رہے - آج وہ مولوی بھی آیا - جو حضرت کے سوالات اور دلائل متعلق وفات مسیح لکھا کے لے گیا تھا - بہت سی کتابین اور چند اور مولوی ساتھ لایا - لیکن جب کہا گیا - کہ جس طرح تم ہم سے تحریر لے گئے تھے - اسی طرح تحریر دو - اس بات سے بہت گھبرایا اور کہا کہ مین لکھکر نہین دیتا - صرف زبانی سنا دونگا - اس کا اس طرف سے تحریر کے واسطے کہا گیا - مگر نہ مانا - اور آخر کتابین اٹھا کر چلے گئے - لیکن ایک بات قابل بیان ان کے متعلق یہ ہے - کہ حضرت نے متوفیک کے معنے بخاری شریف سے ممیتک کے ثابت کئے تھے - وہ اور کتابین لغت اور تفسیر کی تو لائے - مگر بخاری ہرگز ساتھ نہ لائے اور کہا کہ بخاری ہمارے پاس نہین ہے

دہلی مین ایک مشہور انگریزی اخبار روزانہ نکلتا ہے - جس کا نام مارننگ پوسٹ (Morning Post) ہے - اس اخبار کے پروپرائٹر - منیجر - ایڈیٹر سب انگریز ہین اور اکیس سال سے یہ اخبار دہلی مین جاری ہے - کل ایڈیٹر اور پروپرائٹر کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تھی - آج پروپرائٹر صاحب حضرت کی ملاقات کے واسطے ہمارے مکان پر تشریف لائے اور قریب ایک گھنٹہ تک چند امور کے متعلق گفتگو ہوئی - یہ گفتگو پھر چھاپی جائے گی - انشاء اللہ تعالیٰ - چونکہ صاحب بہادر اردو نہین جانتے - اس واسطے عاجز راقم درمیان ترجمہ کر کے حضرت کا ارشاد صاحب بہادر کو سنا دیتا تھا - اور صاحب بہادر کا سوال حضرت کی خدمت مین عرض کر دیتا تھا - آج شام کو فیصلہ ہوا - کہ کل شام کو یعنی ہفتہ کے دن ساڑھے آٹھ بجے شام کے یہان سے روانگی ہو - اتوار اور شاید پیر کا دن لودیانہ مین قیام ہوگا - غالباً پٹیالہ نہین جائین گے - اور لودیانہ سے سیدھے قادیان تشریف لے جائین گے -

مقصد امام - ۲۶ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - فرمایا - اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء نہین - کہ مسیح کی وفات کو ثابت کرنے والی ایک جماعت پیدا ہو جائے - یہ بات تو ان مولویون کی مخالفت کی وجہ سے درمیان آگئی ہے - ورنہ اس کی تو کوئی ضرورت ہی نہ تھی - اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا تو یہ ہے - کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہ کے بن جاوے - وفات مسیح کا معاملہ تو جملہ معترضہ کی مانند درمیان آ گیا ہے - مولوی لوگون نے خواہ مخواہ اپنی ٹانگ درمیان مین اڑا لی - ان لوگون کو مناسب نہ تھا - کہ اس معاملہ مین دلیری کرتے - قول خدا - رویت نبی - اور اجماع صحابہ یہ تین باتین ان کے واسطے کافی تھین - ہمین تو افسوس آتا ہے - کہ اس کا ذکر ہمین خواہ مخواہ کرنا پڑتا ہے - لیکن ہمارا اصلی امر ابھی دیگر ہے - یہ تو صرف خس و خاشاک کو درمیان مین سے اٹھایا گیا ہے - سوچو کہ جو شخص دنیا داری مین غرق ہے - اور دین کی پروا نہین رکھتا - اگر تم لوگ بیعت کرنے کے بعد ویسے ہی رہو - تو پھر تو تم مین اور اس مین کیا فرق ہے - بعض لوگ ایسے کچے اور کمزور ہوتے ہین - کہ ان کی بیعت کی غرض بھی دنیا ہی ہوتی ہے - اگر بیعت کے بعد ان کی دنیا داری کے معاملات مین ذرا سا فرق آ جاوے - تو پھر پیچھے قدم رکھتے ہین - یاد رکھو کہ یہ جماعت اس بات کے واسطے نہین - کہ دولت اور دنیا داری ترقی کرے - اور زندگی آرام سے گذرے - ایسے شخص سے تو خدا بیزار ہے - چاہیئے کہ صحابہ کی زندگی کو دیکھو - وہ زندگی سے پیار نہ کرتے تھے - ہر وقت مرنے کے لئے تیار تھے - بیعت کے معنے ہین - اپنی جان کو بیچ دینا - جب انسان زندگی کو وقف کر چکا - تو پھر دنیا کے ذکر کو درمیان مین کیون لاتا ہے -

www.aaiil.org

ایسا آدمی تو صرف رسمی بیعت کرتا ہے۔ وہ تو کل بھی گیا۔ اور آج بھی گیا۔ یہاں تو صرف ایسا شخص رہ سکتا ہے۔ جو ایمان کو درست کرنا چاہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے۔ وہ تو ایسے تھے۔ کہ بعض مر چکے تھے۔ اور بعض مرنے کے لئے طیار بیٹھے تھے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس کے سوائے بات نہیں بن سکتی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ کنارہ پر کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں۔ تاکہ ابتلاء دیکھ کر بھاگ جائیں وہ فائدہ نہیں حاصل کر سکتے۔ دنیا کے لوگوں کی عادت ہے کہ کوئی ذرا سی تکلیف ہو۔ تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتے ہیں۔ اور آرام کے وقت خدا کو بھول جاتے ہیں۔ کیا لوگ چاہتے ہیں۔ کہ امتحان میں سے گذرنے کے بغیر ہی خوش ہو جائے۔ خدا رحیم و کریم ہے۔ مگر سچا مومن وہ ہے۔ جو دنیا کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر دے۔ خدا ایسے لوگوں کو ضائع نہیں کرتا۔ ابتدا میں مومن کے واسطے دنیا جہنم کا نمونہ ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کے مصائب پیش آتے ہیں اور ڈراونی صورتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ تب وہ صبر کرتے ہیں اور خدا ان کی حفاظت کرتا ہے۔ لیکن ؎

عشق اوّل سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے دو جنت ہوتے ہیں۔ خدا کی رضاء کے ساتھ جو متفق ہو جاتا ہے۔ خدا اس کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس کو حیات طیبہ حاصل ہوتی ہے۔ اس کی سب مرادیں پوری کی جاتی ہیں۔ مگر یہ بات ایمان کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ ایک شخص کہ اپنے دل میں ہزار گند ہوتا ہے۔ پھر خدا پر شکایت لاتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ مومنوں کا حصہ مجھے بھی ملے۔ جب تک انسان پہلی زندگی کو ذبح نہ کر دے۔ اور محسوس نہ کرے۔ کہ نفس امارہ کی خواہش مر گئی ہے۔ اور خدا کی عظمت دل میں بیٹھ نہ جائے تب تک مومن نہیں ہوتا۔ اگر مومن کو خاص امتیاز نہ بخشا جائے۔ تو مومنوں کے واسطے جو وعدے ہیں۔ وہ کیونکر پورے ہوں گے۔ لیکن جب تک دورنگی اور منافقت ہو۔ تب تک انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ ان المنٰفقین فی الدرک الاسفل۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ ایک ایسی جماعت بنائے گا۔ جو ہر ایک بات میں سب پر فوقیت رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح کا فضل کرے گا مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہر شخص اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ ہاں کمزوری میں اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے۔ جو شخص کمزور ہے۔ اور ہاتھ اٹھاتا ہے۔ کہ کوئی اس کو پکڑے۔ اور اٹھائے۔ اس کو اٹھایا جائے گا۔ مگر مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنی حالت پر فارغ نہ بیٹھے۔ اس سے خدا راضی نہیں ہے۔ ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے راضی کرنے کے جو سامان ہیں۔ وہ سب مہیا کئے جائیں۔

ریاکاری ریاکار انسان بے فائدہ کام کرتا ہے۔ مومن کو تو خداوند تعالےٰ خود بخود شہرۃ دیتا ہے۔ ایک شخص کا ذکر ہے۔ کہ وہ مسجدوں میں لمبی نمازیں پڑھا کرتا تھا۔ تاکہ لوگ اسے نیک کہیں۔ لیکن جب وہ بازار سے گذرتا۔ تو لڑکے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے اور کہتے کہ یہ ایک ریاکار آدمی ہے۔ جو دکھلاوے کی نمازیں پڑھتا ہے۔ ایک دن اس شخص کو خیال ہوا۔ کہ میں لوگوں کا کیوں خیال رکھتا ہوں۔ اور بے فائدہ محنت اٹھاتا ہوں۔ مجھے چاہیئے کہ اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤں۔ اور خالص خدا کی خاطر عبادت کروں۔ یہ بات سوچ کر اس نے سچی توبہ کی۔ اور اپنے اعمال کو خدا کے واسطے خالص کر دیا۔ اور دنیوی رنگ کی نمازیں چھوڑ دیں۔ اور علیحدگی میں بیٹھ کر دعائیں کرنے لگا۔ اور اپنی عبادت کو پوشیدہ رکھنا چاہا۔ تب وہ جس کوچہ سے گذرتا۔ لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے۔ کہ یہ ایک نیک بخت آدمی ہے۔

خدا کی دوستی سچا مومن وہ ہے۔ جو کسی کی پرواہ نہ کرے۔ خدا تعالیٰ خود ہی سارے بندوبست کر دیگا۔ لوگوں کی تکلیف دہی کی پرواہ نہیں رکھنی چاہیئے دنیا میں کوئی کسی کے ساتھ دوستی بھی کرتا ہے۔ تو دنیا کے لوگ اپنی دوستی کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ کون دوست ہے۔ جس کے ساتھ سلوک کیا جاوے۔ تو وہ بے تعلقی ظاہر کرے۔ ایک چور کے ساتھ ہمارا سچا تعلق ہو۔ تو وہ ہمارے گھر میں نقب زنی نہیں کرتا۔ تو کیا خدا کی دوستی چور کے برابر بھی نہیں۔ خدا کی دوستی تو وہ ہے کہ دنیا داروں میں اس کی کوئی نظیر ہی نہیں۔ دنیا داروں کی دوستی میں تو غدر بھی ہے۔ تھوڑی سی رنجش کے ساتھ دنیا دار دوستی توڑنے کو طیار ہو جاتا ہے۔ مگر خدا کے تعلقات پکے ہیں۔ جو شخص خدا کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔ خدا اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر میں برکت دیتا ہے اس کے کپڑوں میں برکت دیتا ہے۔ اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے۔ بخاری میں ہے۔ کہ نوافل کے ذریعہ سے انسان خدا سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ نوافل ہر شے میں ہوتے ہیں۔ فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے۔ وہ سب نوافل میں داخل ہے جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے۔ وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے طیار ہو جاتا ہے۔ خدا کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی تہذیب کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ جو لوگ خلقت کی پرواہ کرتے ہیں۔ وہ مخلوق کو معبود بناتے ہیں۔ خدا کے بندوں میں ہمدردی بہت ہوتی ہے مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوئی ہے۔ وہ دنیا کی پرواہ نہیں کرتے۔ آگے خدا کا فضل ہوتا ہے۔ کہ دنیا بھی بھاگی ان کی طرف چلی آتی ہے۔

جماعت کو نصیحت ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے۔ بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ صرف مسائل سے تم خدا کو خوش نہیں کر سکتے اگر اندرونی تبدیلی نہیں۔ تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر فریب۔ کسل اور سستی پائی جائے۔ تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے۔ اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو۔ مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہو گئے۔ ہر جمعہ میں ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے۔ اب کر لو۔ جب موت کا وقت آتا ہے۔ تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے۔ امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو نمازوں میں دعائیں مانگو۔ صدقہ خیرات سے۔ اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے۔ والذین جاھدوا فینا میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا۔ دوائی کھاتا۔ مسہل لیتا۔ خون نکلواتا۔ ٹکور کرواتا۔ اور شفاء حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں۔ بلکہ مجاہدہ کے جسقدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں۔ وہ سب بجا لاؤ۔ صدقہ خیرات کرو۔ جنگلوں میں جا کر دعائیں کرو۔ سفر کی ضرورت ہو۔ تو وہ بھی کرو۔ بعض آدمی پیسے روٹیاں بچوں کو دیتے پھرتے تھے۔ کہ شاید اسی طرح کشود باطن ہو جائے۔ جب باطن پر قفل ہو جائے تو پھر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ حیلے کرنے والے کو پسند کرتا ہے جب انسان تمام حیلوں کو بجا لاتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی نشانہ بھی لگ جاتا ہے۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا

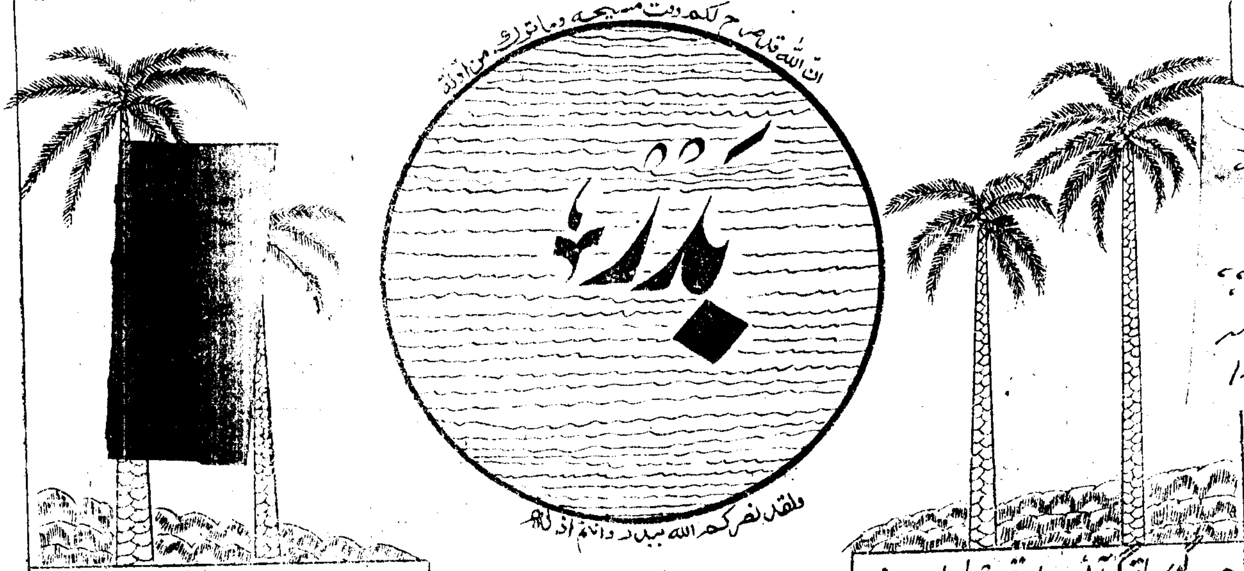

دوا بینی شفا بینی عرض دار الامان بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۵	چو گویم با تو گر آئی چہار قادیان بینی

سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۵	۱۱ شوال ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ دسمبر ۱۹۰۵ عیسوی	سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۸

آں مسیح و ورآخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کآمد داستان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	؎
معاونین برضائے خود	عنلہ
	صہ
	؎

عام قیمت

	قیمت پیشگی	
سالانہ	عہ	مابعد ؎
ششماہی	عہ	عہ
سہ ماہی	۱۱ر	۱۲ر
یک ماہ		۴ر
فی پرچہ		۲ر

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا پیشگی قیمت درخواست کُنندہ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہئیے باقی صورتوں میں قیمت ماہ بماہ کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکقدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۹ - نومبر ۱۹۰۵ء - ۱ - قل میعاد ربک
ترجمہ - تیرے رب کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے -
۲ - بہت دن تھوڑے رہ گئے ہیں -
۳ - اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی -
۴ - قرب اجلک المقدر - ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا
ترجمہ - قریب ہے تیری اجل مقدر - تیرے ذلیل کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھیں گے -
چند روز کا رویا ہے - کہ ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے - پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے - لیکن بہت مصفی اور مقطر پانی ہے - اس کے ساتھ الہام تھا "آب زندگانی" - یہ خواب بدر میں پہلے شائع ہو چکا ہے -
۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء - رویا دیکھا - کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے - وہ کچھ بولتی ہے - سب فقرات یاد نہیں رہے - مگر آخری فقرہ جو یاد رہا - یہ تھا -

ان کنتم مسلمین

ترجمہ - اگر تم مسلمان ہو - اس کے بعد بیداری ہوئی یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں - پھر الہام ہوا -

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین

ترجمہ - اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو - اگر تم مسلمان ہو - فرمایا کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھے - دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے - چونکہ آج کل روپیہ کی ضرورت ہے - لنگر میں بھی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے - اس واسطے جماعت کو چاہیئے کہ اس حکم پر توجہ کریں - فرمایا مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے - کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہیئے - کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے - اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے - اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کے واسطے انڈا دیتی ہے -
ایسا ہی ایک پرندکی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی - جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا - نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے - کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے - اور سردی زدہ ہے اس کے واسطے ہم کیا کریں - سوچ کر انہیں یہ صلاح قرار پائی - کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اسکو جلا کر آگ تاپے - چنانچہ انہوں نے ایسا کیا - پھر انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے - اس کے واسطے کیا دعوت طیار کی جائے - اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا - تاکہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے -
اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی - سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے - تو اس مرغی کی آواز کو سنیں مگر سب برابر نہیں - کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں - خدا ان کو جزائے خیر دے -
۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء - قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا
قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا
۷ - دسمبر ۱۹۰۵ء - یہی الہامات پھر ہوئے اور ساتھ یہ الفاظ زائد تھے -
واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی ایک نظم

لامع ہوا ہے مہر درخشان احمدی
ملتی ہے مفت نعمت الوان احمدی
ہندوستان کا بخت سیاہ کیوں نہ ہو سفید
ساطع ہوا ہے مہر درخشان احمدی
ہاں قوت روح وقالب کی ہو جسکو آرزو
اک دم ہو میہمان سر خوان احمدی
اے دوستو بہت ہوا باطل پرست چکے
میری سنو کہ پڑھتا ہوں قرآن احمدی
تثلیث کیا ہو کڑی کی جالی سے سست تر
توحید مستقیم ہے ایمان احمدی
اے خار زار دہر کے پژمردہ خاطرو
دوڑو کہ وا ہے باب گلستان احمدی
اے جاہلان معرفت علم حق ادھر
آؤ کہ اب کھلا ہے دبستان احمدی
ابلاغ حکم خالق والاک کے واسطے
آیا ہے کمترین غلامان احمدی
مشہور لطف حضرت سلمان ہے ہند میں
پھرتے ہیں سب جہان میں رسولان احمدی
موسیٰ مسیح یسعیا بھی اور یرمیا
سارے نبی ہیں مژدہ رسانان احمدی
مدت ہوئی ہو سوئے ہوئے تمکو اب سنو
شیریں اذان مرغ سحر خوان احمدی
پورا ہوا کلام یسعیا کا دیکھ لو
ٹیلوں پہ ہے خروش بلالان احمدی
روح کا لباس بیش بہا ہر قماش کا
یکتا ہے آؤ سجی ہے دکان احمدی
پاسنگ کا اس میں نہیں دیکھو غور سے
کیا مستقیم و عدل ہے میزان احمدی
خواہش ہے ان کی جوتیاں سیدھی کریں امیر
کیا ہی بڑی ہے شان فقیران احمدی
مردود سب جہان ہیں ذلیلان مصطفےٰ
مقبول ہیں جہان میں عزیزان احمدی
اے خادمان مشن مبارک ہو بس تمہیں
یہ روپیہ - کہ ہم ہیں گدایان احمدی
کیا پوچھتے ہو میرے حسب کی نسب کو تم
صافی ہوں اور ہوں میں ثنا خوان احمدی

اخبار قادیان

۱ - حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں - آج کل آپ کی توجہ جماعت کے تزکیہ اور تطہیر کی طرف بہت ہے - بسا اوقات فرماتے ہیں - کہ زندگی کا اعتبار نہیں اور ہنوز ایسے کم آدمی نظر آتے ہیں جو دنیوی کدورتوں سے قطع تعلق کر کے اپنی زندگی صرف دین کے لئے وقف کریں مدرسہ کی طرف بھی آپ کی آج کل بہت توجہ ہے - کہ مدرسہ کو ایسے ڈھنگ پر لانا چاہیئے - جس سے دنیا دار دوسروں کی طرح دنیا کے خواہاں نہ بنیں - بلکہ دینی علوم کو سمجھنے والے متقی اور صالح لوگ پیدا ہوں - جو دوسروں کے واسطے ہدایت کا موجب بن جائیں -
مکان لنگر خانہ و مہمان خانہ ہنوز زیر تعمیر ہے -
۲ - حضرت مولوی نور الدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور آپ کا درس قرآن شریف روزانہ حسب معمول بڑی مسجد میں ہوتا ہے -
گذشتہ ایام میں خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر لاہور - سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹی اور دیگر بعض احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے - سید صاحب موصوف حسب معمول اپنی روزانہ ڈائری مشتمل بہ زیارت حضرت رسول کریم و اصحابہ کبار و دیگر بزرگان دین حضرت کی خدمت میں روزانہ لکھکر بھیجدیا کرتے ہیں -

روزانہ الحکم

اخبار الحکم روزانہ کا نمونہ کا پرچہ چھپ کر شایع ہوگیا ہے اور تقسیم ہوگیا ہے۔ اخبار چھوٹی تقطیع پر ۸ صفحہ کا ہے۔ تفسیر القرآن تازہ الہامات۔ ڈائری حضرت حکیم الامت کے ارشادات مولوی صاحب مرحوم کے ملفوظات وغیرہ دلچسپ اور مفید باتوں سے اخبار کے کالموں کو سجایا گیا ہے۔ اتنی بڑی جماعت میں ایک روزانہ اخبار کا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ اخبار فی الواقعہ ایک ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اگرچہ بظاہر نظر اس کی قیمت بہت رکھی گئی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ جس چیز کی خریداری کم ہو۔ اس کے اخراجات کا نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر خریدار کثرت سے پیدا ہو جائیں۔ تو صاحب اخبار وعدہ کرتے ہیں کہ قیمت کم کر دیں گے۔ اور جو نفول موتی روزانہ احباب کو اس کے ذریعہ سے ملیں گے۔ انکی قدر اگر بذریعہ عمل کیجائے گی۔ تو وہ کسی قیمت پر بھی مہنگے نہیں ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی خریداری کی طرف پوری توجہ کر کے اس کو چلتا بنانے کی سعی کریں

بدر کا صفحہ اول

بدر کے صفحہ اول پر جو نظم اور شرائط بیعت ہوتے ہیں ان کو [illegible] مفید ثابت ہونے پر بہت خطوط ہمارے پاس آیا کرتے ہیں گذشتہ دنوں میں بسبب کمی گنجایش کے ایک دو اخباروں میں وہ نظم نہ تھی۔ اس پر ایک خریدار کا خط آیا جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب فرمائے مومنان اڈیٹر صاحب اخبار بدر زاد عنایۃ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس قصبہ قائم گنج میں کوئی شخص احمدی نہیں ہے میں اخبار بدر اور الحکم و میگزین منگاتا ہوں۔ اور لوگ بھی دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس معزز نام احمدی سے میں موسوم کیا جاتا ہوں۔ بعض حاسد جا اور بیجا جھگڑا کرتے ہیں۔ ابھی ایک مجمع میں جو عوام کو علماء نے اغوا کر رکھا تھا۔ اور حضرت کے اسم مبارک سے لوگوں کی طبیعت میں ایک نفرت نقش کالحجر کر دی ہے اس مجمع میں خواندہ اور ناخواندہ جمع ہو گئے تب میں نے سب کو مخاطب کر کے اخبار بدر کی وہ عبارت سنائی (ما مسلمانیم از فضل خدا) کہتے ہی مجلس کا رنگ بدل گیا میں نے کہا کہ تم کو شیطان بصورت انسان آکر اغوا کرتے ہیں۔ تمام حاضرین میرے مددگار بن گئے۔ تب میں نے وہ شرائط سنائے سب نے پسند کیا۔ اور بہ لوگوں پر سختی سے متوجہ ہوئے اب کئی آدمی منجملہ انکے میرے پاس اخبار سننے کو آتے ہیں اور چند اشخاص خواندہ مجھ سے پڑھنے کو منگواتے ہیں۔ اب افسوس ہے۔ کہ وہ شمشیر بران جناب نے داخل اخبار نہ فرما کر غدار بد اندیشوں کو مطمئن فرما دیا۔ گو دلائل دیگر تحریرات میں بہت ہیں۔ الا وہ فوراً کارآمد دستی اسلحہ نہیں ہیں۔ اب کتابیں سنانا عوام الناس کو غیر ممکن ہے۔ نہ اس قدر ان لوگوں کو فرصت ہوتی ہے۔ نہ فہمید ان میں جو نفع و ضرر ہم دور افتادہ بے یار و مددگار کو ہے۔ اب بقول حافظ صاحب رحمہ

کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

کا مصداق ہیں اور مطبع کو اس عبارت کے لکھنے کچھ نقصان نہیں ہے۔ شاعر کے چھوڑ دینے کوئی نقص نہیں لیکن ہم لوگوں کو اس عبارت بیعت اور اظہار مذہب بذریعہ ان ابیات کے اس درجہ مدد دیتا ہے۔ جو بیان نہیں ہو سکتا ہوں نعوذ و سر وست غیر ممکن ہے اور عوام کے دل کو تسخیر کرنے کے واسطے ایک جادو ہے۔ براہ امداد طریق احمدیہ اور مجھ سے مجبوران پر رحم فرما کر وہی عبارت اور شرائط بیعت اور وہی نظم ما مسلمانیم از فضل خدا صفحہ اول پر ثبت فرما کر مشکور خیر خواہ طریق احمدیہ کو فرما دیں۔ امید از عنایت مزید نہ ہوگا

خاکسار بندہ شیر خان از مقام منو ہتہا قائم گنج ضلع فرخ آباد

براہین احمدیہ

اکثر احباب کے خطوط براہین احمدیہ کے متعلق آرہے ہیں انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو براہین احمدیہ خاکسار نے چھپوائی ہے اسمیں منجملہ اور فضائل کے یہ بات ضروری قرار پائی تھی۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر حالات بھی درج کئے جاویں اور اس کام کا بیڑا حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے اپنے سر اٹھایا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ قضائے الہی نے انہیں اس کام کے پورا کرنے کی مہلت نہ دی اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا وہ بھی ہاتھ نہ آسکا۔ اس لئے براہین احمدیہ کے شایع ہونے میں غیر معمولی توقف واقعہ ہوگیا۔ اب حضرت اقدس کے سیالکوٹی حالات کا حصہ میر حامد شاہ صاحب نے لکھنے کا وعدہ کیا ہے اور باقی خاکسار مرتب کر رہا ہے۔ ان کے مکمل ہو جانے پر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب شائقین کی خدمت میں شایع ہو کر پہنچ جاوے گی۔ والسلام

خاکسار معراج الدین عمر۔ نولکھا معراج منزل لاہور

دار الامان میں عید الفطر

(۱) ۴ نومبر ۱۹۱۰ء کو دار الامان میں عید ہوئی۔ کپور تھلہ۔ تلونڈی ضلع سیالکوٹ۔ ضلع ہوشیار پور۔ ضلع جالندھر ضلع ملتان سے بعض احباب نماز عید میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہوئے

(۲) حسب المعمول سابق حضرت حکیم الامت نے نماز عید پڑھائی اور نماز کے بعد ایک لطیف پر مضمون اور ضروریات وقت کے حسب حال خطبہ پڑھا جو کسی دوسرے وقت الحکم میں انشاء اللہ شایع ہو سکے گا۔

اس خطبہ میں اول آپ نے خطیب یا لیکچرار کے اقسام بیان کئے پھر اسی ضمن میں ان کے مقاصد اور اغراض کی تقسیم کی۔ ازاں بعد یہ ظاہر کیا۔ کہ الحمد شریف قرآن شریف کا متن ہے اور سارا قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی اور صحابہ کرام کے مساعی جمیلہ اس کی تفسیر

اس دعوی کو آپ نے نہایت قابلیت اور لطافت کے ساتھ قرآن شریف کے پہلے چار رکوعوں میں دکھایا۔ یعنی سورۃ فاتحہ کو بطریق مختلفہ دکھایا۔ کہ کس طرح ان رکوعات میں اس کی تفسیر موجود ہے پھر پانچویں رکوع پر پہنچا اس لئے پہلے نفسیہ کے طور پر ظاہر کیا۔ کہ انسان کس طرح بعض اوقات منعم علیہ ہو کر مغضوب ہو جاتا ہے یہودی قوم کو تمثیلاً پیش کیا۔ پھر نصاریٰ کے حالات ظاہر کئے بالآخر مسلمانوں کو بتایا۔ کہ تم خیر الامم کہلائے سب سے بڑھ کر تم پر انعام ہوئے۔ لیکن باوجود یکہ تمہیں غیر المغضوب کی دعا سکھائی گئی تھی۔ مگر تم نے اس کی پرواہ نہ کی۔ مسلمانوں کی حالت موجودہ عقلاً عملاً در امراء کے نقشہ سے دکھائی۔ اور بتایا۔ کہ علماء قوم کا دماغ۔ صلحاء قوم کا دل اور امراء اعضا تھے۔ مگر اب سب میں فساد ہے۔ اس فساد سے ضرورۃ امام بحث کی۔ اور پھر امام کے خواص اور صفات کا ذکر کیا۔ اس کی صحبت اور عقد ہمت سے بہرہ مند ہونے کی ہدایت فرمائیں۔ قوم کو وحدت کی طرف متوجہ کیا۔ بالآخر قومی ضرورتوں سے آگاہ کیا۔ یہ نہایت مختصر خلاصہ میرے اپنے الفاظ میں اس کا ہے جو حضرت حکیم الامۃ نے پڑھا۔ اس خطبہ کے ضمن میں آپ نے قوم کو قوم بنانے کے اصولوں کی ہی تعلیم کی۔ اور حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے مقاصد اور اغراض کی طرف پورے زور کے ساتھ متوجہ کیا۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء

دو گھنٹہ تک

خطبہ پڑھا

(از الحکم)

عصرِ جدید کا پُرانا کینہ

کیا کون تجکو جو بیدرد و ستمگر کہو ن
جس کو دنیا کہے اس بات کو کیون کر نہ کہون
سنگدل کہنے سے تو آپ بُرا مان گئے
یہ جو کچہ سینہ پہ ہے اسکو بھی پتھر نہ کہون

آج اکتوبر ۱۹۰۵ء کا عصرِ جدید میرے سامنے ہے جسمین نئے سیکیون کا لیس عنوان قائم کرکے ہمارے دوست خواجہ غلام الثقلین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی نے پھر کچھ گہرباری کی ہے۔ یہ تو خواجہ صاحب کے کسی دہاری وباٹ نے کان میں پہونچا دیا ہوگا۔ کہ ضعیف مرزائیون نے آپ کے پچھلے مضمون پر کچھ تحقیقات کرنا شروع کی ہیں۔ ورنہ حقیقتاً اگر ایسا ہوتا۔ تو خواجہ صاحب تو گھی کے چراغ جلاتے کیونکہ جب غلط الزامات مین آپ کا قلم نہین رکتا تو اصلی واقعات مین کیا خوف وامنگیر تھا۔ ضرور کوئی نہ کوئی تو نمونہ پبلک کے سامنے اس صادق القولی اور راستبازی کا پیش کرتے۔ مضبوط طبیعتوں پر رعب اس قدر غالب ہے کہ وہ ہمیشہ سے خلاف واقعات تحریر کرنے پر جرات نہین کرتے اور بے تحقیقات قلم اٹھانا گناہ سمجھتے ہین۔ رہا اول فول بکنا۔ اور دیوانہ وار الزام لگانا اس کا نام ہو کہ انسان بے سوچے سمجھے جاہین طرف ہاتھ پاؤن مارے اور بچونکی لڑائی لڑے جیسا نظارہ آپکا قلم عصرِ جدید مین دکھا رہا ہے۔ اور جسکا اعتراف آپ اس طرح فخریہ کرتے ہین۔

اس سے پہلے مدرسۃ العلوم۔ انجمن حمایت الاسلام۔ علمائے شیعہ سنی۔ ندوۃ العلماء۔ اور صوفیا پر اپنے اور نکتہ چینی لانے کی جا چکی ہو۔ سب نے اچھی نصیحتون کو سُنا اور خلافِ طبع باتون پر صبر کیا اب جناب ہی کو حکم قرار دیکر یہ عاجز پوچھتا ہے۔ کہ اس وسیع ہندوستان مین کون ہو جس پر آپ منہ نہین آئے اور کون ہو جس نے خلافِ طبع امور آپکے زبانِ قلم سے نہین سُنے۔ کیا یہ سب کے سب بداندیش اور عقل سے خالی ہین اور کیا آپ ہی کی رائے کو طعنِ تشنیع زن کہنا "بیجا ہے کیونکہ بچونکی لڑائی نہین ہے۔ اگر آپ "دیوانہ وار اول فول" سے تعبیر کیا جاوے۔ تو جناب کی پالیسی کی صحیح تصویر نہ ہو گی؟ مین اس آئینہ کے ذریعہ سے اصلی واقعات اور آپ کو پبلک کے سامنے پیش کرتا ہون۔ لہٰذا ان بیہودہ فقرون کے جواب سے اپنے دست کش ہوتا ہون۔ جو آپ نے تہذیب اور قبلہ کعبہ کی تعلیم کا بہترین نمونہ آپ کی تعلیم علی گڈھ کا خون ناحق اور آپ کی وکالت کی عزت افزائی کا دیوتا ہے۔ آپ نے مجھ پر یہ الزام لگائے ہین۔ کہ مین نے اپنے عرضیہ مین دانا آپ کو بچھڑا۔ کمزور دماغ ... وہان گہ گزشتہ کا باعث ... ہے۔ مین صفائی پیش کرنے ... سمجھتا ہون۔ کہ آپ کی کارستانی اور تہذیب کو کارروائی ... مین حقیقتاً آپ ان سے بھی زیادہ سخت

(۱) سب سے پہلے آپ نے خواجہ کمال الدین صاحب کو بغیر ملاقات اور کافی تعارف کے ایک خط کے ذریعہ سے مرزا صاحب کی بابت یہ خوشخبری سُنائی کہ مین نے دربار الیگزانڈرا مین بر سبیل تذکرہ یہ کہا کہ مرزا جیسا ابو اللہ اور ابن اللہ اور بروز محمدؐ مین تو بر حسنین و علی (علیہم الصلوٰۃ والسلام) پر ترجیح کا شکوہ عبث ہے۔ مرزا صاحب زندہ عیسےٰ مر گئے حسب مثل انگریزی زندہ چمار مردہ شیر سے بہتر ہے۔ آپ کی رائے مین مین نے درست کہا؟

(۲) پھر اس خط کو آپ نے اہلحدیث رسالہ مین شائع کرایا

(۳) آپ نے میری اہلیہ کے انتقال پر ایک کارڈ کے ذریعہ سے ہمدردی کے چند لفظ لکھکر مجھ سے سوال کیا کہ "فاضل سیالکوٹی کا گندہ مضمون آپ نے دیکھا؟"

(۴) آپ نے اپنے مضمون لاجواب مین جس کا سر شکن جواب یہ عاجز دیچکا ہے حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مدظلہ پر ذیل کے خطابات کی بوچھاڑ کی ہے:۔

ابن اللہ۔ ابو اللہ۔ بابیون کی کتب کا سارق۔ جال مین پھانسنے والا۔ دنیاداری کا کارخانہ پھیلا کر دہوکا دینے والا۔ انبیاء کی توہین کرنے والا۔ حضرت عیسےٰؑ کی شان مین گستاخ سید انبیاء کو خاطی۔ غلط فہم۔ کج فہم کہنے والا۔ خدا کی مخالفت کرنے والا۔ قرآن کو انسانی من گھڑت بتانے والا۔ عظمت انبیاء اور دین مین سرنگ لگانے والا۔ انبیاء اور اولیاء کی شان مین بدزبان۔ اعمال ناشائستہ کرنے والا۔ ضعیف الاعتقادون کو دہوکا دینے والا۔ لا مذہب اور ملحد گروہون کا سرپرست۔ ظالم۔ قوم مین تفرقہ انداز۔ مُسرف۔ غلط نمونہ نبی کا۔ ذاتی تعلی اور جلب منفعت کا جال پھیلانیوالا۔ اشتہاری نبی ایمان و زر کو لوٹنے والا۔ بدنیت بھی خواہ قوم۔ سب سے بڑا دشمن اسلام۔ دوسرون کی محنت پر سب سے زیادہ گذر کرنے والا۔ دہوکہ دہی سے جائداد بڑہانے والا۔ نبوت کے دہوکے سے مکان و جائداد کی توسیع کرنے والا۔ مسیحیت کی آڑ مین تحصیل زر کرنے والا۔ گداگر۔ مفتری۔ کاذب۔ جہوٹھا زندہ چمار۔

(۵) مرزا صاحب کے عاجز گروہ کو حضور نے ان مبارک ناموں سے یاد فرمایا ہے۔

تنخواہ یاب تصنیف خوانون کا گروہ۔ مشاہرہ یاب حواری تنخواہ یاب لٹیرے۔ منہ پھٹ بے تمیز حواری۔ بے ادب ناگرو۔ لا مذہب ملحد۔ ابلہ ضعیف الاعتقاد۔ انبیاء کی ہتک کے موجب۔ دین کے نام سے اچھی اچھی تنخواہین وصول کرنیوالی ایک شخص کی تعریف مین خدا اور رسول کو گرد کرنے والے۔ بدنما تاویلات کرنے والے۔ بدنام کُن۔ مقدمہ باز۔ مشتعلہ ناسوری ڈھونڈنے والے (مذہب کی آڑ مین) حیلہ رزق کے متلاشی زرکش۔ مذہب کی ہنسی اُڑانے والے۔ جال پھیلانے والے خوفِ خدا تعین قیامت سے معرّا۔

(۶) جناب نے ہمارے معتقدات مذہبی کی بابت کس قدر پیارے الفاظ استعمال فرمائے ہین۔ وہ بھی سن لیجئے۔ احیاء موتیٰ مسیح کو شعبدہ بنانا۔ قرآن کے خلاف ابراہیم والے پرندون کا زندہ ہونا نہ سمجھنا۔ انبیائے سابقین کے معجزون سے انکار۔ شرمناک تاویلات کرنا۔ خطرناک وتیرہ۔ مسلمانون کو جال مین پھانسنا۔ ابلہ فریبی۔ مذہب کی آڑ مین لوٹنا۔ نبیون کی تذلیل اور ہتک کرنا قرآن شریف کی مخالفت۔ سردار انبیاء کو خاطی کج فہم غلط فہم کہنا اپنی تاویلون سے تصدیق آلٰہی کو غلط قرار دینا۔ قرآن کو انسانی گھڑت سمجھنا۔ دین اور عقل کے خلاف چلنا۔ مکارون کا جال تحصیل زر۔ ذاتی اور شخصی تحریک۔ زرکشی۔ ذاتی تعلی جلب منفعت زعم الاتش سے بھرا ہوا۔ جھوٹھون کی پیروی۔

خواجہ صاحب کیا حضور کی علم لغت مین اس سے زیادہ مہذب الفاظ ابھی باقی ہین۔ اگر ایسا ہو تو انکو بھی پیش کر دیجئے تا ہم کو معلوم ہو جائے۔ کہ آپ کے اندر۔۔ کون کون سا زہر ہنوز مخفی ہے مین سچ کہتا ہون۔ اور ہر انصاف پسند آپکے اس نمونہ تہذیب کو دیکھکر یہی کہے گا۔ کہ آپ کی تحریر اس درجہ گندی تھی۔ کہ کسی طرح کسی انسان کے التفات کے قابل نہ تھی۔ لیکن چونکہ آپکے نام کے ساتھ ابھی ان پر فساد مواد کا مجمع خیال مین بھی نہ تھا۔ اور بہت سے دہوکہ کہا جاتے۔ اس لئے اس عاجز کو حضور کے چہرہ منور پر سے تہذیب کی نقاب اٹھانی پڑی تا آپ کے مادہ اور خط و خال دنیا کو نظر آجائین۔ مین نے تو آپ پر احسان کیا کہ یہین تک پردہ اٹھایا۔ ورنہ آپکے حملہ نے مجھے حق دیدیا تھا۔ کہ مین پوری حفاظت خود اختیاری کرتا۔ اے مہذب خواجہ صاحب۔ ای ناملون کے صحیح جانشین بننے والے کس طرف ہے۔ وہ آپ کا سینہ پر کینہ مین بھی دیکھون کہ کوئی رمق بھی ایمان کی باقی ہو تا انصاف کی توقع کی جائے۔ افسوس آپ خواہ مخواہ چار لاکھ انسانون کی دل آزاری پر عرصہ سے کمر بستہ ہین۔ اور تلوار چلا رہے ہین۔ پھر اگر جواب دیا جاتا ہے۔ تو آپ کو ہماری تہذیب کا شکوہ اپنی "" کی اظہار نہین معلوم ہوتا۔ ؎

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ؛ ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

کس قدر انصاف بھری جناب کی تہذیب ہے کہ آپ ہماری تیغ شکایت رقیب تسلیم فرما رہے ہین اور شیطان و طاغوت کے خطابات عطا ہو رہے ہین۔ مضامین کی طوالت سے آپ کو ضرور صدمہ ہونا چاہئیے تھا۔ کیونکہ جس قدر آپ کی مدح سرائی زیادہ ہوگی۔ آپ کی روح مین وجدانی کیفیت پیدا ہوگی۔ ابھی تو آپ نے کچھ دیکھا ہی نہیں ہم سے الجھکر تو اور زیادہ نزدر دیکھنا بدنصیب ہوگا۔ قرآن شریف مین جس قدر آیات ہین اور جو نیکون کے لئے مخصوص ہین وہ سب آپ ہی کے لئے تو ہین۔ کیونکہ آپ سے بہتر کون ان کا عامل اور صحیح مصداق ہو سکتا ہے۔ "حزب اللہ ہم الغالبون" بھی تو آپ ہی کی شان مین فرمایا ہے۔ اس عزت سے کیون جی چمپایا جاتا ہے۔ یہ رہا ہے۔ مردانہ بھی اوڑھ لیجئے۔ پھر اگر کوئی

www.aaiil.org

ہجر لکھے تو ہمارا ذمہ۔ آسمانی نشانات جن کا مضمون مندرجہ بدر مین ذکر ہتا ہو تو آپ بخوبی دیکھ چکے۔ کیونکہ جس روز سے آپنے دل مین حضرت اقدس مرزا صاحب مدظلہٗ کے خلاف قلم مبین کو ہاتھ مین لینے کا ارادہ کیا تہا۔ آسمان نے آپ کی ذلت کا فتویٰ خود ہی آپ کے ہی طرز تحریر سے اور نمونہ تہذیب سے پبلک کے سامنے پیش کیا۔ اور مالیرکوٹلہ کی ججی سے ۵ ستمبر کو علیحدگی نصیب ہوئی۔ میرا مضمون اگست کا لکہا ہوا تہا۔ مگر چونکہ مجھے قادیان ہی جانا تہا اور اس قدر تاخیر کا گمان ہی نہ تہا جس قدر مجھے کرنا پڑے۔ اس لئے اکتوبر مین جناب کو یہ تحفہ پہنچا۔ سید عبد اللہ شاہ صاحب بیرسٹر اور ولید اد جان صاحب پلیڈر اور نیز چند اور گواہ ہین کہ مین اگست ہی مین یہ مضمون ختم کر چکا تہا جس کے بعد برخاستگی عمل مین آئی۔ اس نشان کو اگر آپ تسلیم نہین کرتے۔ جانے دیجئے۔ آگے کی خبریت سنئیے۔ ابہی تو طوق مصیبت آپکے گلے ہی مین ہے۔ خدا اس سے ہی نجات بخشے۔ خدا تعالےٰ آپ کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور تازہ داغون سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔ توبہ کا تو در کیا نہین بند

خواجہ صاحب کے ایک دوست حاشیہ نشین سید محمد تقی مالیرکوٹلوی نے ہم کو اس مضمون مندرجہ بدر کے بعد ایک خط لکہا تہا جس مین سید صاحب کو نامناسب جوش نے کسیقدر دبا یا تہا۔ ایسے خط مین خواجہ صاحب نے بہی ہم کو جج کے طور پر مخاطب بنایا تہا۔ ان دو نوگرامی نامجات کے جواب مین نے ۱۱۔ اکتوبر کو تحریر کر دئیے تھے۔ کیونکہ ۱۰۔ اکتوبر کو رخصت سے یہ عاجز واپس ہوا تہا۔ مین ان جوابات کو ہی شایع کرتا ہون۔ تا پبلک دیکھ لے۔ کہ مین کس خیال کا پابند ہون۔ اور مجھے کس ضرورت اور مجبوری نے خواجہ صاحب کے خلاف قلم اٹہانے پر مجبور کیا۔ مین سمجھتا ہون۔ اس سے زیادہ مجھے شیعہ دوستون کی خدمت مین معذرت کی ضرورت نہین ہے۔ وھو ہذا۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کرمفرمائے بندہ سید محمد تقی صاحب۔ آپکا عنایت نامہ مجہتک پہنچا۔ مین نہ مناظر ہون۔ نہ مباحث۔ نہ میرا طریقہ ہے کہ [illegible] کے ذریعہ سے مذہبی چھیڑ چھاڑ کرون۔ نہ مین جج کے خطوط مین نہ گفتگو مین ایسے معاملات پیدا ہونے [illegible] کرتا ہون۔ اس لئے جو کچھ آپنے بہ نظر تحقیق تحریر فرمایا ہے [illegible] نظر انداز کرتا ہون۔ میری بابت جس حسن ظن سے کام لیا ہے [illegible] مستحق نہین بہرحال اس کے لئے آپ کو [illegible] ہون۔ یہ امر آپنے کیون نظر انداز کیا کہ میرا مضمون مندرجہ بدر خواجہ صاحب سلمہ [illegible] حملے کے جواب مین تہا۔ کیا درحقیقت آپ اسے [illegible] کی نگاہ سے نہین دیکھتے کہ جب کسی شخص کے بزرگون کو علانیہ [illegible] کیا جاوے۔ اور اس کی توجہ خاص کے لئے خصوصیت سے اخبار یا رسالہ اس کے پاس بلا طلب بہیجا جائے تو بجز دل شکنی کے اور کیا ہے؟ میرے مضمون سے اگر حقیقتاً کسی کا دل دکھا ہے تو اس کے ذمہ دار خواجہ صاحب ہین نہ مین۔ مین نے کوئی مضمون خلاف واقعہ نہین لکہا ہے۔ اور نہ میرا روئے سخن کسی اور کی طرف تہا بجز اپنے حملہ آور کے۔

مجھے تعجب ہے کہ آپ لوگ دوسرون کو کیون ملزم بناتے ہین جبکہ خود آپکے ارباب قلم پیشدستی کرتے ہین۔ خواجہ صاحب جج کے مضمون کو پڑہکر ذرا انصاف کی نظر سے دیکھئے کہ کس درجہ کذب اور بہتان اور دل آزار الفاظ سے کام لیا ہے۔ اگر دوسرون پر حملہ کرنا روا ہے تو جواب کا تحمل اور بہی زیادہ روا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو کوئی حق نہ تہا۔ کہ مجھے کسی جج کی تحریر مین بغیر کسی سابق تعارف کے اس طرح مخاطب فرماتے۔ گنبد کی صدا کا شکوہ کرنا نادانی ہے اگر مین بہی ایسا ہی کرتا تو مجھے حق تہا۔ لیکن مناسب یہی تہا کہ آپ کو بہی مثل خواجہ صاحب کے پہلے آپکے بے جا اشتعال کی طرف تحمل و صبر سے توجہ دلاؤن۔ ہر قوم کو چاہیئے۔ کہ اپنے افراد کو ایسے امور مین قلم اٹہانے سے روکے۔ جو جواب مین قوم کے لئے دلشکن امور جمع کرین۔ جو کچھ آپ جواباً لکہین گے۔ دوسرون کو یہ حق دیگا کہ وہ بہی لکہین۔ اس کی کیا وجہ معقول آپکے پاس ہے کہ آپ دوسرون کا دل دکہائین اور وہ نہ دکہائین۔ ؎

آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران ہم مپسند

نوٹ:۔ خواجہ صاحب !! رعب حق اسے کہتے ہین کہ گہبرا کر خود آپنے اور آپکی قوم نے جج کے خطوط بہیجے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کو جو خط بہیجا ہے۔ آپنے وہ شایع ہو۔ تو قلعی رعب حق کی کہل جائے (خواجہ صاحب کے خط کا جواب) کسی احمدی نے بہی گہبرا کر جناب کو کوئی خط لکہا۔ اب گہبراہٹ اور اضطراب کس گوشہ مین ہے؟ فاعتبروا۔ خاکسار ذوالفقار علیخان

ڈیر خواجہ صاحب۔ تسلیم۔ آپ کی اور آپکے دوست کی تحریر کا جواب بہیجتا ہون۔ مجھے خوشی ہوئی کہ آپ پر مضمون کا وہی اثر پڑا جو مین چاہتا تہا۔ اغلباً آپ کو دل آزاری کسی کی گوارا نہ ہوگی۔ آپ کو اب کوئی حق انصافانہ باقی نہین رہا ہے۔ کہ آپ میری تہذیب کے متعلق کچھ رائے زنی فرمائین مین نے تین بار اس سے قبل آپ کی دل شکن تحریرین دیکہین اور صبر سے کام لیا۔ اشارۃً میرٹھ مین مین نے آپسے عرض کیا تہا۔ کہ یہ شیوہ آپ نہ اختیار کرین۔ آپ کے صیغہ کے لئے موزون نہین ہے لیکن افسوس ہے کہ نہ صرف میری جماعت۔ بلکہ خود شیعہ جماعت آپکے الفاظ اور آپ کی تحریر کی شاکی ہے اور آپنے پروا۔ ؎

یہان جگر پر چل گئین چہریان کسی بیتاب کے
وہان خبر بہی نہین ناز و ادا سے کیا کیا۔

کیا آپنے تہذیب کا نمونہ دکہایا ہے؟ اگر آپکے کانشنس مین کچھ بہی جان باقی رہی ہے۔ تو آپ کو شرمانا چاہیئے کہ آپ نے اپنے لئے بلکہ جملہ اقوام مسلمانان کے لئے موجب شر بن رہے ہین آپ دبی ہوئی چنگاریان ابہارنا چاہتے ہین۔ اور پہر فتنے جگاتے ہین۔ اگر آپ مجھے عصر جدید نہ بہیجتے تو کیا آپ کا دل ٹہنڈا نہ ہوتا۔ آپ نے کس بدسلوکی کے صلہ مین میرے لئے یہ سزا تجویز فرمائی تہی کہ میرے آقائے ولی نعمت کو میرے ہادی و شیخ کو گالیان دیکر مجھے اور میرے بہائیون کو گالیان دیکر مجھسے داد لیجئے۔ سوچو جان برادر۔ خوب سوچو اور انجام پر نظر کرو۔ مرزا صاحب مدظلہ کا الہام ہے۔

اِنّی مُھِینٌ من اراد اہانتک و اِنّی مُعِینٌ من اراد اعانتک

اس شوخ کلامی سے تم اور تمہارے ہم مذہب بجز نقصان کے کچھ فائدہ نہین اٹہا سکتے۔ ناحق قوم مین آتش فساد مشتعل کرنا ہے جیسے آپ ستائین گے۔ وہ ضرور جواب دیگا۔ اور دندان شکن دیگا آئندہ آپ جرأت کرین گے تو اور بہی تیار ہین۔ آپ کی ذات خاص کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ دوسرون کی ذات پر حملہ کرنا یہی معنے رکہتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو ہدف تیر ملامت بنایا جائے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

آپ کا نیازمند خیرخواہ ذوالفقار

مین نے دونون مذکورہ بالا خطوط لکہکر رکہ لئے اور یہی مناسب سمجہا کہ جج کی کتابت اب فضول ہے۔ جبکہ نوبت پبلک اشاعت کی آچکی۔ لیکن اب بہی چونکہ خواجہ صاحب کو یہی دعوےٰ ہے۔ کہ ان کا لچر ریویو نہایت مہذب و دانشمندانہ نکتہ چینی تہی۔ اور اس کا جواب ہی نہین ملا۔ بلکہ گالیون کا طومار جواباً پیش ہوا ہے۔ لہذا اس عاجز نے یہی مناسب سمجہا۔ کہ اس بار خواجہ صاحب ہی کے مضمون کا خلاصہ۔ نمونہ۔ تہذیب۔ معیار مالیرکوٹلہ کی سرپرستی کا پہلا اثر حکیمانہ نکتہ چینی اپنے منہ میان مٹہو میان مٹہو کی رٹ پہر پبلک کے روبرو پیش کرون۔ اب خواجہ صاحب بتائین کہ مین نے دوچار چند الفاظ جن کا اظہار آپنے کیا ہے۔ جواباً لکہے تہے۔ وہ زیادہ سخت ہین۔ یا حضور کا نمونہ تہذیب اعلےٰ درجہ کا ہے۔ مدینہ تہذیب کا بعض۔ یہ پرانا کینہ قبلہ و کعبہ کی تعلیم کا دفینہ اب موجود ہے۔ اگست کا پرچہ کہول لیجئے۔ مقابلہ کر کے دیکہ لیجئے۔ آپ ہی کی تحریر ہے۔ یا یہ بہی تحریف ہے۔ امید ہے کہ خواجہ صاحب شرمائین گے۔ اور اب اس نمونہ بے تمیزی کو پیش نہ فرمائین گے۔ ؎

کہنے سے ہمین کام سنو یا نہ سنو تم
سمجہانے سے مطلب ہے کوئی مانے نہ مانے

خاکسار

ذوالفقار علی خان احمدی غلام مہدی معہود

۱۷۔ نومبر ۱۹۰۵ء

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخویم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ مہربانی اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو یہ میرا عریضہ جس میں میری علیحدگی از ملازمت یتیم خانہ دہلی کا حال درج ہے۔ اخبار بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ تا خاص و عام پر منکشف ہو جائے۔ کہ خادمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ کس قسم کے شرعی سلوک مخالفین سلسلہ کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی رگ انتقام کا کن پہلوؤں سے جوش نکالتے ہیں۔ اور کہاں تک اطاعت خدا اور رسول کی اس سلسلہ کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کا مد انتقام کیا ہے۔

راقم ستمبر ۱۹۰۲ء سے انجمن مؤید الاسلام دہلی کے یتیم خانہ کا سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوا تھا۔ اور ۶۔ اگست ۱۹۰۵ء کو بوجہ بیعت امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام جبراً بلا قصور علیحدہ کیا گیا۔ قریباً تین سال کے ملازمت میں جس طرح میں نے اپنے فرائض کو ادا کیا ہے اس کے ثبوت میں رپورٹ مطبوعہ انجمن مؤید الاسلام دہلی بابت ۱۳۲۲ھ موجود ہے۔ اور آخری سارٹیفکیٹ جو قبل از استعفاء راقم مولوی عبد الاحد صاحب مہتمم یتیم خانہ نے تحریر فرمایا ہے جسکا خلاصہ درج ذیل ہے۔ شاہد ناطق مجکو ۲ جون ۱۹۰۵ء میں مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی و مہتمم یتیم خانہ نے ذیل کا رقعہ تحریر فرما کر بھیجا۔

مہربان من منشی قاسم علی صاحب۔ السلام علیکم
اتفاق اس امر پر ہو گیا۔ کہ انتظام یتیم خانہ کا ایسے شخص کے ہاتھ میں نہ دینا چاہیئے۔ جو قادیانی ہو۔ اس لئے اس بارہ میں بحث بالکل فضول ہے۔ طول دینے میں بدمزگی پھیلے گی ...... آپ اگر مناسب سمجھیں تو اپنا استعفاء لکھ کر بھیجدیں

عبد الاحد عفی اللہ عنہ

اس تحریر کے آنے پر واقعہ ۱۸۔ جولائی ۱۹۰۵ء کو میں نے اپنا استعفاء لکھ کر پیش کر دیا۔ وہ یہ ہے۔

نوٹ۔ منشی قاسم علی منتظم یتیم خانہ نے دو سال دس ماہ یتیم خانہ کے عہدہ منتظمی کا کام میرے ماتحت کیا۔ منشی صاحب ایک ہوشیار [illegible] شعار مستعد کارکن آدمی ثابت ہوئے اور جہاں تک میرا علم ہے۔ میں [illegible] کہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے فرائض نہایت دیانت داری کے [illegible] ادا کرتے رہے۔ ان کی تھوڑی سی توجہ سے یتیم خانہ ایسی اچھی حالت پر آگیا۔ جیسا کہ ہونے چاہیئے تھا۔ اگر پوری توجہ اپنی صرف کرتے تو یقین ہے کہ انجمن کے بھی بہت کاموں کو فائدہ پہنچاتی مجھے انکی ناگزیر علیحدگی کا افسوس ہے۔

عبد الاحد عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم و عسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (الجزو الثانی رکوع ۱۱)

ای خدا اے طالبان را رہنما ٭ ای کہ مہر تو حیات روح ما
بر رضائے خویش کن انجام ما ٭ تا بر آید در دو عالم کام ما

بخدمت جناب مہتمم صاحبان یتیم خانہ انجمن مؤید الاسلام دہلی

چونکہ میری برخلاف چند عوام و خواص اہل اسلام دہلی کی جانب سے ارکین انجمن مؤید الاسلام کے پاس یہ شکایت ہوئی ہے۔ کہ "منتظم یتیم خانہ عالیجناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے تعلق بیعت رکھتا ہے اس لئے یتیم خانہ میں رکھنے کے قابل نہیں ہے"۔ یہ بالکل درست ہے کہ میں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب ممدوح کا نہایت ہی ادنیٰ خادم ہوں۔ جو فی نفسہ کوئی جرم نہیں مگر اس کی بنا پر مجکو حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں خود اپنا استعفاء داخل کر دوں۔ لہذا با کراہ تعمیل حکم کے لئے استعفاء پیش کرتا ہوں

وافوض امری الی اللہ۔ ان اللہ بصیر بالعباد

راقم قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ دہلی بقلم خود

واقعہ ۳۱۔ جولائی ۱۹۰۵ء کو اس استعفاء کی منظوری ہو کر ذیل کا حکم میرے پاس پہنچا۔

مشفقی منشی قاسم علی صاحب۔ السلام علیکم۔ استعفاء آپکا سکرٹری انجمن مؤید الاسلام نے منظور کر لیا ہے اور مولوی غلام سبطین کا تقرر امتحانی و عارضی سر دست ہو گیا ہے۔ عبد الاحد عفی اللہ عنہ

الحمد للہ کہ اس غلام مسیح الزمان نے راضی بقضاء الٰہی ہو کر ملازمت کو خیر باد کہکر محض خدا کے واسطے یہ قربانی گذار دی خدا تعالیٰ رحیم و کریم اپنے فضل عمیم سے اس قربانی کو قبول فرماوے۔ آمین ثم آمین

نیازمند خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی واقعہ ۹ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ یہاں لاہور میں اکثر احمدی طلباء مختلف کالجوں میں پڑھتے ہیں اور بوجوہ چند وہ شام کے ہفتہ وار جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ اس واسطے ہمنے ایک کلب قائم کیا ہے۔ جس کا نام حسب الحکم حضرت حکیم الامۃ صاحب الاخوان کلب رکھا ہے۔ چونکہ اس کے اجلاس باقاعدہ ہفتہ وار ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کی اطلاع کے لئے مندرجہ ذیل چند سطور تحریر کر کے امید کرتا ہوں کہ ان کو آپ براہ نوازش اپنے اخبار گہربار میں جگہ دیں گے لاہور کے مختلف کالجوں میں اکثر احباب جو پڑھتے تھے۔ انکی ایک دوسرے سے اخلاص اور محبت تو کجا۔ بسا اوقات تعارف بھی نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ ایک ہی کالج میں پڑھتے ہوئے ایک دوسرے کے احمدی ہونے سے بھی بے خبر تھے اس لئے ضروری معلوم ہوا۔ کہ اس اجنبیت کے پردہ کو اٹھا کر یگانگت اور اخوت کی روح پیدا کیجائے۔ اور ہفتہ بھر میں تساہل اور غفلت جو طبیعت میں واقع ہو گئی ہو۔ اس کو ایک دن جمع ہو کر رفع کریں۔ اور اس اصلی مقصد یعنی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے کوشش کریں اور نیز اپنے دلائل اور خیالات کو ایک بھری مجلس میں سادہ مگر موثر اور با معنی الفاظ میں ادا کرنا سیکھیں

غرض ان چند مقاصد اور اغراض کو مد نظر رکھکر ہمنے یہ کلب جاری کیا ہے اور صرف ایک آنہ فی ممبر چندہ رکھا ہے۔ جلسہ ہفتہ وار بروز اتوار ٹھیک ۸ بجے شام مسجد گمٹی میں ہوتا ہے۔ سب سے پہلے افتتاح جلسہ قرآن کریم سے کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد دو لیکچر ہوتے ہیں۔ . . . .. . ہر ایک لیکچر کے اختتام پر ممبروں میں سے جو چاہے۔ ۵ منٹ تک اسی مضمون پر بول سکتا ہے۔ اور آخیر میں جلسہ دعا کے بعد برخاست ہو جاتا ہے۔ بعض بعض احباب کے مضمون چونکہ نہایت قابل تعریف ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں اور اپنی اخبار میں درج فرما دیا کریں۔ تو میں انشاء اللہ العزیز چیدہ چیدہ مضمون بھیجتا ہوں گا امید ہے۔ کہ آپ ہمارے کلب کے قیام کے لئے اور حصول مدعا کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں گے۔ آخیر میں ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے براہ کرم ہماری کلب کا Patron یعنی مربی ہونا منظور کر کے ۸ ماہوار چندہ بھی دینا منظور فرمایا ہے۔ امید ہے کہ دیگر احمدی برادران لاہور بھی ہماری مدد فرما کر مستحق ثواب ہوں گے فقط۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار غلام دستگیر احمدی جنرل سکرٹری الاخوان کلب اشرف منزل موچی دروازہ، لاہور

مغفر شدہ قادیان از قدومت

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان شریف دام ظلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بگرامی خدمت این گذارش عاجزانہ کہ رویائے ذیل آپکے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر ممنون فرمائیں گے

اے منکر تجلی بنگر ز قادیانی۔ رؤیاء

بتاریخ ۱۲۔ رمضان المبارک بعد تہجد ادا کرنے کے راقم نے یہ رؤیا دیکھا ہے ایک بڑی خوبصورت عالیشان عمارت ایک خوبصورت باغیچہ میں واقع ہے اور لوگوں کی آمد و رفت بکثرت جاری ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ اس عمارت میں کیا ہو رہا ہے لوگوں نے کہا آج یہاں رسول خدا احمد مصطفےٰ جمالی رنگ میں نازل ہوئے ہیں اور ہم لوگ انکی بیعت سے مشرف ہونے کے لئے جا رہے ہیں۔ میں بھی اس محل میں داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں ایک عظیم الشان ممبر پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب دست مبارک میں قرآن شریف لئے ہوئے تشریف فرما ہیں اور سیدھی طرف حضرت مولانا

[illegible] ہے ہیں۔ اور ایک شخص با آواز بلند یہ بیت پڑھ رہا ہے۔ ہے برہان تو شد جامع اثبات رسالت ہر ذات تو چراغے بہ شبستان ہدایت
[illegible] السلام۔ [illegible] احمدی۔ آصف نگر۔ حیدر آباد دکن

بدر جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہیگا۔

ہمارے گذشتہ اعلان سے جسمین موجودہ مالی تنگی کا ذکر کیا گیا تھا۔ بعض احباب نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ اخبار بند ہوگیا ہے۔ یہ بات صحیح نہیں۔ اخبار بند نہیں ہوا اور نہ اس کے بند کرنیکا ارادہ ہے البتہ اس وقت مالی مشکلات کا بہت سامنا ہے۔ جس سے اُمید واثق ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مخرج کی راہ پیدا کر دے گا۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش ہے کہ دونوں اخبار جاری رہیں اور ان میں سے کوئی بھی بند نہ ہو۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اتنی بڑی جماعت میں ایک دو اور اخبار ہوں۔ تو ان کا چلنا بھی کوئی بڑی بات نہیں۔ اور فرمایا۔ کہ یہ ہر دو اخبار الحکم و بدر مثل دو بازوؤں کے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے وحی الٰہی اور پیشگوئیوں کی اشاعت بروقت ہو جاتی ہے۔ ان باتوں کو سن کر صاحب پروپرائیٹر نے مجھے لکھا ہے۔ کہ وہ اخبار کو بہرحال مرتے دم تک جاری رکھیں گے۔ اور اس کو بند نہ کریں گے۔ اور وہ رات دن اسی فکر میں سرگردان ہیں۔ کہ اس کے واسطے کافی سرمایہ جمع کر کے بھیجیں۔ اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ اخبار جاری رہے گا۔ اور بند نہ ہوگا۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

سال کا آخر ہو گیا
بقایا دار توجہ کریں

۱۹۰۵ء کا آخر ہو گیا ہے۔ اور بہت سے دوست ایسے ہیں جن کی طرف سے تاحال قیمت اخبار نہیں پونہچی۔ حالانکہ بعض احباب کو بذریعہ خطوط کے یاددہانی بھی کرائی گئی ہے۔ ایسی تھوڑی قیمت والے اخبار میں بار بار یاددہانی کا خرچ ڈاک اور محنت دفتر کی بھی گنجائش نہیں ہوتی۔ جن صاحبان کی طرف اخبار ۱۹۰۵ء اور اس سے قبل کی قیمت اب تک باقی ہے۔ ان کی خدمت میں ۲۹ - دسمبر ۱۹۰۵ء کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا۔ آج ۸ - دسمبر ہے۔ اور ۲۱ دن پہلے اطلاع کی جاتی ہے جو صاحب وی پی واپس کریں گے۔ ان کا پرچہ آئندہ بند کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اب اس سے زیادہ قیمت کا انتظار کرنا اور اخبار روانہ کرتے رہنا خواہ مخواہ کارخانہ کو ایک حرج دینا ہے۔

بدر کے دو پرچے مطلوب ہیں

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس و چھتیس (۳۱، ۳۶) دفتری کی غلطی سے بعض خریداروں کو دوبارہ چلے گئے ہیں اور بعض کو بالکل نہیں گئے جن صاحبان کو نہیں گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے اور یہاں پرچہ ایک بھی نہیں۔ دوبارہ چھپوائے جائیں تو بہت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہیں۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر کو ارسال کر دیں۔ تاکہ سب دوستوں کے فائل مکمل بنے رہیں۔ مینیجر

مولوی برہان الدین صاحب مرحوم

حضرت مولوی برہان الدین صاحب ساکن جہلم جو حضرت کے پرانے خادم ایک عالم باعمل اور متقی شخص تھے اور جماعت جہلم کے امام تھے۔ اس جہان فانی کو چھوڑ کر عالم بقا کو چلے گئے۔ مولوی صاحب موصوف سچے اخلاص اور محبت سے بھرے ہوئے تھے۔ علم مناظرہ اور مباحثہ میں خدا تعالیٰ نے ان کو خاص پر اثر طرز عطا فرمایا تھا۔ زمانہ تصنیف براہین احمدیہ سے وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

مولوی صاحب مرحوم نے ۳ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو بروز اتوار صبح کے وقت وفات پائی اور شام کو چار بجے کے قریب جہلم میں مدفون ہوئے۔ ان آخری ایام میں آپ قرآن شریف بہت پڑھا کرتے تھے۔ رمضان شریف میں نمازوں میں اس قدر قرآن شریف پڑھتے تھے کہ مقتدی تھک جاتے تھے۔ اور دن کو اور رات کو علیحدگی میں قرآن شریف پڑھتے رہتے تھے۔ آخری دنوں میں دو تین دفعہ بخار ہوا۔ جمعہ اور عید کی نمازوں میں شامل تھے۔ اس رمضان شریف میں اعتکاف بھی بیٹھے تھے۔ اور ایام اعتکاف میں اپنے دو الہام سناتے تھے۔ ایک یہ کہ انا کفیناک المستھزئین۔ اور دوسرا ایک الہام تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ امام الوقت کے مریدوں کو بھی الہام ہونے لگے ہیں۔ آخر تک قرآن شریف پڑھتے رہے۔ ان کے جنازے میں قریب تین سو آدمی جمع تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت عطا کرے اور جنت میں بلند مقام عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

قبل وفات فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود ع کا جو الہام ہے۔ کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ سو ایک شہتیر تو مولوی عبدالکریم صاحب تھے۔ اور دوسرا میں ہوں۔

حضرت کی خدمت میں جب مولوی صاحب کا ذکر آیا تو فرمایا۔ کہ مولوی صاحب ایک صوفی مشرب آدمی تھے۔ اکثر فقراء اور بزرگوں کی خدمت میں جایا کرتے تھے مولوی عبداللہ صاحب کے اُستاد کے پاس بھی ایک مدت تک رہے تھے۔ ان کو ایک قدر کی چاشنی تھی۔ قریباً بائیس برس سے میرے پاس آیا کرتے تھے۔ پہلی دفعہ جب آئے تو میں ہوشیارپور میں تھا۔ اسی جگہ میرے پاس پہونچے۔ ایک سوزش اور جذبہ ان کے اندر تھا۔ اور ہمارے ساتھ ایک مناسبت رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے ایک دفعہ قرآن شریف پڑھنا شروع کیا تھا۔ مگر صرف چند سطریں پڑھیں تھیں۔ ایک صوفیانہ مذاق رکھتے تھے۔ ان کے بیٹے کو چاہیئے کہ تکمیل تحصیل علوم دینی کی کرے اور اپنے باپ کی طرح خادم دین بنے اور بہتر ہے۔ کہ اس جگہ آجائے۔ اور علوم دینی حاصل کرے۔

رسید زر

۸ - ستمبر ۱۹۰۵ء - حافظ احمد الدین صاحب چک اسکندر عہ
۱۱ - " " - قدرت اللہ صاحب - لاہور ۱۲؍
۱۱ - " " - انوار حسین خان صاحب - شاہ آباد عہ
" - " " - ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب دہلی سے
" - " " - سید لعل شاہ صاحب برق پشاور ع
" - " " - نجم الدین احمد صاحب کرھل للعہ
" - " " - مولا بخش صاحب فرید کوٹ ع
۱۳ - " " - مستری محمد دین صاحب سیالکوٹ سے
۱۳ - " " - اللہ دتا صاحب نمبردار چک ۱۶ ع
۱۳ - " " - سید جلال الدین صاحب افریقہ عہ
۱۴ - " " - نادر خان صاحب چک نمبر ۳۵ ع
۱۶ - " " - حکیم فضل الدین صاحب بھیرہ ع
۱۶ - " " - مسٹر اقبال حسین صاحب بھانپور سے
۱۶ - " " - سید فضل شاہ صاحب لاہور عا
۱۴ - " " - حمزاللہ خان صاحب مردان ع
۱۸ - " " - سید محمد عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ بنگال ع
۱۹ - " " - سید مظہر علی صاحب سب جیلرار سے
۱۹ - " " - سید صادق شاہ صاحب ہنڈ والہ ع
۲۰ - " " - حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیرآباد عہ
۲۰ - " " - عزیز الرحمان صاحب منصوری ع
۲۱ - " " - اکبر علی صاحب واتہ زیدکا عہ
۲۲ - " " - غلام علی صاحب مدرس - گوجرانوالہ عہ
۲۲ - " " - ماسٹر شیر محمد صاحب مدرس لاہور ع
۲۲ - " " - عبدالعزیز خان صاحب معرفت ملٹری ۵۴ کوہاٹ ع
۲۲ - " " - مرزا ظہور علی بیگ صاحب شاہ جہان پور عہ
۲۵ - " " - مولوی فضل الدین صاحب خوشاب عہ
۲۶ - " " - عبدالرزاق بن احمد خان - کراچی ع
۲۶ - " " - سید حیات علی صاحب - داتہ صہ
۲۷ - " " - بشیر احمد صاحب تحصیلدار - دلیاپہ سے
۲۸ - " " - باغ الدین صاحب نمبردار کھتووالی ع
۲۸ - " " - ماسٹر ولی محمد صاحب غوطہ گنگڑہ عہ
۳۰ - " " - عبدالرحمن صاحب احمدی سانڈہ کلاں ضلع جہلم عہ
۳۰ - " " - منشی عطاء اللہ صاحب غوث گڈھ پٹیالہ ع
۳۰ - " " - محمد بخش صاحب مختار لائل پور ع

کشتہ جات واعمال شگفت ونشست

دلکلیس وعقد وقائم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانون کے ہاتھون سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی ومشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گیر صاحب ہین کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیونکی تلاش مین صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی وقمری وحملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ اخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ ومعمولہ نسخے بھی درج فرما دئے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف عہ ہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دہات اور ادہات وغیرہ وغیرہ کو بسانی کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل وناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مجرب کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین۔ حجم ۴۷ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک ۸

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص ومنافع وفضائل واعداد وحروف وآیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنا دے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتھر

منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دہند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۸ر

سنون دندان۔ اب کسی کو امراض ڈاڑھ ودانت تکلیف نہین دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑے مین درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہون۔ منہ مین سے بدبو آتی ہو دانت مین لیس ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کو کافی ہے ۴ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ دوا اسم بامسمی ہے۔ جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دیکے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے فوراً ہمارے ان جوبکا استعمال فرمایئے۔ پھر دیکھیے ہین کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہوسکتے ہین یہ حبوب طاق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کر دیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین ومحمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ۔ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین نیز اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی کر لکھ دیتے ہین کہ پڑھا کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ ذٰیل کر دئے جاتے ہین۔ منیجر

عمدہ۔ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی مستریان مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ خراس وبیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسایل کی تفسیر وقصص مجیدہ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات وانجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات وتواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدید محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام غلط اصولون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلاجلد ے مجلد سے

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورۃ مین تمام ترجمہ اور مضامین ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلاجلد ۶ مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن**۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد عا

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ وپارہ الم** قیمت ۲ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف ونحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک ہفتہ مین یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۳ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف ونحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہوسکتا ہے قیمت ۸

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری وطب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عسلہ مجلد للعہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت للعہ مجلد للعہ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج کامل طور پر درج کر دی گئی ہے۔ پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت عسہ

(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمین تمام امراض طبی وجراحی کی تشخیص وتشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کے علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۱ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

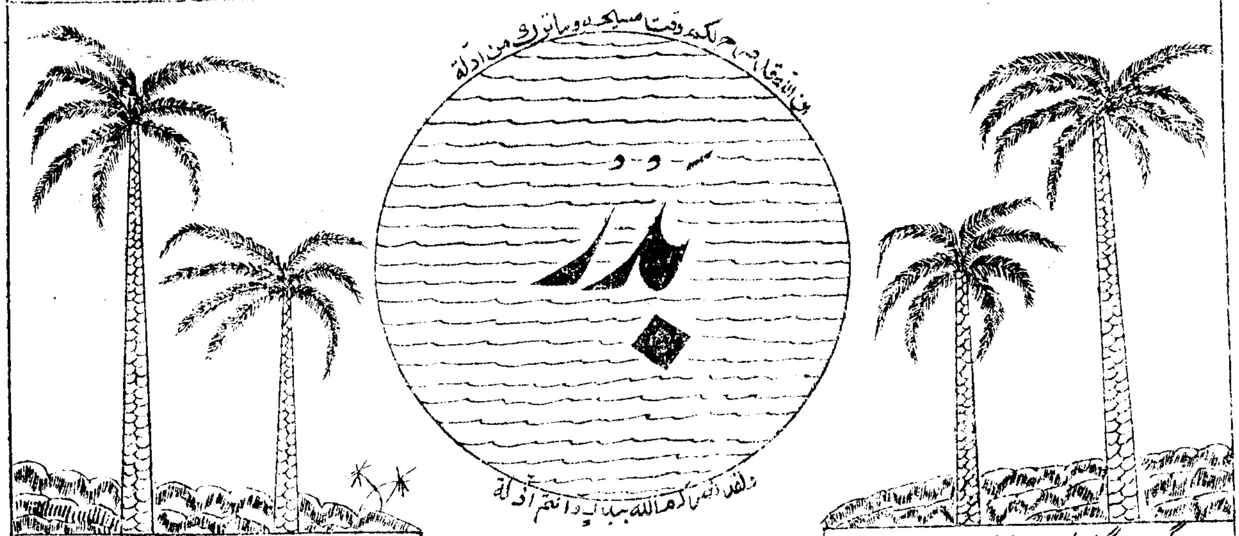

چشمۂ فیض با تو گر آئی چہ ادر قادیان بینی	رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۴	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی
سلسلۃ الجدید جلد	جمعۃ المبارک ــــــــــــ ۶	سلسلۃ القدیم جلد
ای جہان منتظر خوش باش کا مد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست [illegible]
معاونین [illegible]
بر ضائے [illegible]
خود [illegible]

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]
سہ ماہی	۱۲ر	۱۴ر
یک ماہ	۵ر	۶ر
فی پرچہ	۱ر	۲ر

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ مستقل قیمت درخواست کے ساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیے۔
باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے کنارہ رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

www.aaiil.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۳۰ - نومبر ۱۹۰۵ء - اِنِّیْ مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہ

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں۔ اے رسول اللہ کے بیٹے

۲ - سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ

چند روز ہوئے۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو رؤیا میں دیکھا۔ پہلے کچھ باتیں ہوئیں۔ پھر خیال آیا۔ کہ یہ تو فوت شدہ ہیں۔ آؤ ان سے دعا کرائیں۔ تب میں نے ان کو کہا کہ آپ میرے واسطے دعا کریں۔ کہ میری اتنی عمر ہو کہ سلسلہ کی تکمیل کے واسطے کافی وقت مل جائے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ تحصیلدار۔ میں نے کہا۔ یہ آپ غیر متعلق بات کرتے ہیں۔ جس امر کے واسطے میں نے آپ کو دعا کے واسطے کہا ہے۔ آپ وہ دعا کریں۔ تب انہوں نے دعا کے واسطے سینے تک ہاتھ اٹھائے۔ مگر اونچے نہ کئے۔ اور کہا اکیس۔ میں نے کہا۔ کھول کر بیان کرو۔ مگر انہوں نے کچھ کھول کر نہ بیان کیا اور بار بار اکیس اکیس کہتے رہے۔ اور پھر چلے گئے۔

فرمایا۔ تحصیلدار کے لفظ سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے۔ کہ تحصیلدار کے دو کام ہوتے ہیں۔ ایک رعایا سے سرکاری لگان وصول کرنا۔ دوسرے رعایا کے باہمی حقوق کا تصفیہ کرنا اور ان میں باہم عدل قائم کرنا۔ اسی طرح مسیح موعود کا یہ کام ہے۔ کہ خدا کے حق کا مطالبہ کرے۔ اور توحید کو زمین پر پھیلا دے۔ دوسرے یہ کہ حَکَم عدل ہو کر امت محمدیہ کو باہمی عدل پر قائم کرے۔

اخبار قادیان - حضرت اقدس بفضلہ تعالیٰ بہت بخیر و عافیت ہیں۔ درس قرآن حسب معمول ہر روز ہوتا ہے۔ شیخ عبد الرحمن صاحب تا حال اسی جگہ ہیں اور امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر کے اخیر تک یا نئے سال کے شروع تک یہاں حضرت کی خدمت میں قیام پذیر رہیں گے۔ نیا مکان مہمان خانہ اور لنگر خانہ کے واسطے [illegible] ہے۔ چندہ لنگر کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہیے۔ [illegible] کے واسطے سر شمر اور مدرسہ کی [illegible] وظیفہ [illegible] گذشتہ اخباروں میں لکھا گیا ہے [illegible] تاکہ [illegible] کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی پڑھائی ہو جاری ہے۔ دوستوں کو چاہیے کہ [illegible] بیان [illegible] کہ علاوہ [illegible] کے [illegible] ہے۔

سفر دہلی

۸

اس زمانہ کے مولویوں کا نمونہ

سفر دہلی کے حالات بہت تفصیل چاہتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض مضامین کیواسطے اخبار میں گنجائش ہی نہیں ہے۔ لیکن تاہم میرا ارادہ ہے۔ کہ مختصر طور پر کچھ کچھ حالات اخبار میں درج ہوتے رہیں۔ باقی مفصل حالات کتابچہ کی صورت میں شائع ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبد المجید صاحب دہلی میں کوئی مولوی عبد المجید ہیں جن کو دیکھنے کا مجھے موقع نہیں ملا۔ مگر اسی شہر میں دو تین جگہ ان کا ذکر خیر سننے میں آیا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ دہلی کے مشہور اور قابل ذکر [illegible] سب سے اول تو مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ کے ہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک دوست نے مرزا صاحب سے سوال کیا۔ کہ دہلی میں مولوی عبد المجید اور ایک عیسائی احمد مسیح کے درمیان وفات مسیح کے متعلق جو مباحثہ ہوا تھا۔ اس کا ذکر آپ نے اخبار میں نہیں کیا۔ حالانکہ وہ آپ کے شہر کا ایک مشہور واقعہ تھا۔ تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس مباحثہ میں مولوی عبد المجید کو شکست ہوئی تھی۔ میں نے پسند نہ کیا کہ جس معاملہ میں اسلام کی ذلت ہوئی اور ایک عیسائی کو غلبہ ہوا۔ اس کا ذکر اپنے اخبار میں کرتا۔ مرزا صاحب کو اس نیک نیتی اور اسلامی ہمدردی کی خدا جزائے خیر دے لیکن اصل بات یہ ہے کہ جب ایک مسلمان ایک کافر کا عقیدہ لے کر میدان میں کھڑا ہوگا۔ اور کافر مسلمانوں کا عقیدہ لے کر میدان میں کھڑا ہوگا۔ تو لامحالہ مسلمان کو شکست اور کافر کو فتح ہوگی۔ حق مثل ایک چراغ کے ہے جس کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ اس سے نور حاصل کرے گا۔ اور جس نے حق کو چھوڑ دیا۔ وہ کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔ خواہ مسلمان کہلائے۔ خواہ مومن۔ پس جبکہ قرآن و حدیث سے حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت ہے۔ تو ایک [illegible] اس کی مخالفت کر کے سوائے ندامت و ذلت کے کیا حاصل کر سکتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل قرآن اور حدیث کی بات کو سچا ثابت کرنے والا کوئی ہی کیوں نہ ہو وہ بہرحال فتح پائے گا۔ دوسری بات جو اس مباحثہ کے متعلق دہلی کے معتبر لوگوں سے ہم نے سنی۔ وہ یہ تھی کہ ان مباحثہ کی ابتداء خود مولوی عبد المجید کی تحریکات سے ہی ہوئی۔ اور مخالف نے ہی قرآن اور حدیث سے ثبوت دینا شروع کیا تھا افسوس ہے ایسے مولویوں پر جو اپنی نالائقی اور کم فہمی کے سبب اسلام کی ذلت کراتے پھرتے ہیں۔ اور خود ہی اس میں پیش قدمی کرتے ہیں۔ تیسری بات۔ جو ان سب سے عجیب ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس دن ہم نے دہلی سے روانہ ہونا تھا۔ اسی دن ایک اشتہار نکلا۔ جس کا مشتہر کوئی گمنام شخص عبد الرحمن نو مسلم تھا اور اس اشتہار میں حضرت امام علیہ السلام کو چیلنج کیا ہوا تھا۔ کہ فلاں فلاں مولوی صاحبان ایک جگہ جمع ہوں گے۔ آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے واسطے وہ طیار ہوئے ہیں۔ آپ بھی آئیں اور [illegible] ہوگا اور وہ ہوگا۔ اس مشتہر شخص کو میں نے گمنام اسواسطے کہا ہے۔ کہ اسی دن میں نے ایک کارڈ اس شخص کے نام لکھا اور اس کارڈ پر ٹھیک وہی الفاظ پتے والے طرف لکھے۔ جو اس اشتہار کے نیچے تھے۔ مگر ڈاکخانہ سے نکل کر وہ کارڈ پھر پھرا کر معرفت ڈاک آخر میرے پاس آگیا کیونکہ مکتوب الیہ کا پتہ کہیں نہیں ملتا تھا۔ حالانکہ اسی دن اس کا دیا ہوا اشتہار سارے شہر دہلی میں تقسیم ہوتا پھرتا تھا۔ پہلے تو ہمیں تعجب ہوا۔ کہ کیا بات ہے؟ چیلنج تو ایک ایسے عظیم الشان شخص کو دیا گیا ہے۔ جو زمین [illegible] سے زیادہ انسانوں کا امام ہے۔ اور پھر مقابلہ کے واسطے دہلی کے بڑے بڑے مولوی لوگوں کو مشتہر ٹھہرایا گیا ہے۔ لیکن ایسا گمنام شخص ہو۔ کہ ڈاک خانہ تک اس کو خط نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن جب ہم اتفاقاً مولوی محمد بشیر صاحب کو ملے۔ جو آجکل مولوی نذیر حسین صاحب کے گدی نشین ہیں۔ تو اس اشتہار کی اصل حقیقت ہم پر کھل گئی۔ چونکہ اس اشتہار میں مولوی محمد بشیر صاحب کا نام نامی بھی درج تھا۔ اس واسطے جب ہم مولوی صاحب سے ملے جو نہایت خاکساری اور خلق کے ساتھ ہمارے ساتھ پیش آئے۔ تو ہم نے یہ اشتہار دکھایا۔ اور دریافت کیا۔ کہ کیا آپ نے حضرت مرزا صاحب کو مباحثہ کے واسطے طلب کیا ہے۔ تو انہوں نے بالکل انکار کیا۔ اور صاف کہا کہ یہ مولوی عبد المجید کی کارروائی ہے۔ انہوں نے یہ اشتہار لکھا ہے۔ اور اپنے ان کے ایک نو مسلم کا نام نیچے لکھ دیا ہے۔ اور مجھے چھپنے کے بعد دکھایا ہے۔ یہ بات سن کر ہم نہایت حیران ہوئے۔ اور ایک مولوی کی ایسی بزدلانہ کرتوت کو دیکھ کر افسوس ہوا۔ کہ آج کل علماء اسلام کا کیا حال ہو رہا ہے۔ بدنام کنندہ اسلام بن رہے ہیں۔ خدا ان سے بچائے۔ آمین

کاپی کی سیاہی - احباب صاحبزادہ منظور محمد صاحب کے نام سے واقف ہیں جو مدت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاتب رہے ہیں اور کچھ عرصہ سے بسبب علالت طبع اس کام کو نہیں کر سکتے۔ صاحبزادہ صاحب ایک ذہین آدمی ہیں نئی عمدہ اشیاء کو ایجاد کرنے کیواسطے خاص ملکہ انکو خدا تعالیٰ نے عطا کیا ہے قاعدہ یسرنا القرآن انہیں کی تصنیف بلکہ ایجاد ہے انہوں نے اپنے زمانہ کتابت میں کاپی کی سیاہی خود بنانے کی ترکیب نکالی تھی اور اب بھی بناتے ہیں جس کا نمونہ انہوں نے دفتر بدر میں بھی ارسال فرمایا ہے۔ یہ سیاہی بہت عمدہ قابل تعریف ہے اور روانگی بہت ہی عمدہ ہے جو صاحب چاہیں صاحب موصوف سے براہ راست طلب کریں صاحب موصوف قادیان میں حضرۃ اقدس کے مکان میں گوشہ گزین ہیں

www.aaiil.org

سفرِ دہلی

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی میں خواجہ شیخ نظام الدین صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے سجادہ نشینوں میں سے میاں حسن نظامی صاحب نے نہایت محبت سے ساتھ ہو کر تمام مقامات دکھلائے۔ اور ہر مقام کے تاریخی حالات عرض کئے اور بالآخر اپنے خاص حجرے میں بھی حضرت اور خدام کو لے گئے اور ایک کتاب بنام شواہد نظامی پیشکش کی۔ اور حضرت کے وہاں جانے سے پیشتر مکان پر آکر یہ بھی عرض کی تھی کہ آپ جب وہاں آئیں۔ تو مع اصحاب میری دعوت قبول فرمائیں۔ میاں حسن نظامی صاحب حضرت کی روانگی کے وقت اسٹیشن پر بھی موجود تھے۔ اور ان کے زبانی اصرار اور تحریری درخواست کے جواب میں جو یہاں بذریعہ ڈاک قادیان پہنچی تھی۔ حضرت نے اپنے وہاں جانے کے متعلق ایک تحریر ان کو بھیجی ہے۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین و آلہ وصحبہ وجمیع عباد اللہ الصالحین۔ اما بعد شعبان المبارک ۱۳۲۳ھ میں مجھے جب دہلی جانے کا اتفاق ہوا۔ تو مجھے ان صلحاء اور اولیاء الرحمان کے مزاروں کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ جو خاک میں سوئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ سب مجھ سے دہلی والوں سے محبت اور انس نصیب نہ ہوئی۔ تو میرے دل نے اس بات کے لئے جوش مارا کہ وہ ارباب صدق وصفا اور عاشقان حضرت مولیٰ جو میری طرح اس زمین کے باشندوں سے بہت ساجور وجفا دیکھ کر اپنے محبوب حقیقی کو جا ملے۔ ان کی متبرک مزاروں کی زیارت سے اپنے دل کو خوش کراؤں پس میں اسی نیت سے حضرت خواجہ شیخ نظام الدین ولی اللہ رضی اللہ عنہ کے مزار متبرک پر گیا۔ اور ایسا ہی دوسرے چند مشائخ کی متبرک مزاروں پر بھی۔ خدا ہم سب کو اپنی رحمت سے معمور کرے۔ آمین ثم آمین

الراقم۔ عبد اللہ الصمد غلام احمد المسیح الموعود من اللہ الاحد القادیانی۔ ۱۲۔ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

تاریخ وفات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

رحم کن یارب بحالِ مولوی عبدالکریم
سوئے تو شد انتقالِ مولوی عبدالکریم

دل بسوزد چشم بارد تن ہمے غلطد بخاک
چون بیاد آید وصالِ مولوی عبدالکریم

آفتابِ عمرِ او نارسیدہ تا نصف النہار
اے دریغ آمد زوالِ مولوی عبدالکریم

انا للہ گوئیم و انا الیہ راجعون
سخت تر آمد فصالِ مولوی عبدالکریم

اندرین غم از کجا او از کہ یارب بشنوم
شیرین از شکر مقالِ مولوی عبدالکریم

از مسیح و مہدی موعود شان او بپرس
کس چہ داند از کمالِ مولوی عبدالکریم

نور دینِ احمد ختم رسولان تافتہ
از جبین وحال وقالِ مولوی عبدالکریم

بود مثلِ بچہ با مادرے با ذاتِ حق
آن شروع وانتہالِ مولوی عبدالکریم

زیر احکام خداوند جہان بُد سربسر
آن جلال وآن جمالِ مولوی عبدالکریم

از وطن برخاستہ بر عتبہ مہدی نشست
بر در او شد وصالِ مولوی عبدالکریم

خدمتِ دین را مقدم داشت بر دنیا ودین
صرف شد زور بالِ مولوی عبدالکریم

عشق قرآن در سرش بود ودران سر جان بداد
وہ چہ نیکو شد مآلِ مولوی عبدالکریم

حسب الہام مسیح اللہ عمرے بے وفا
ہست ہفت وچہل سالِ مولوی عبدالکریم

(۱) بر در مہدی رسیدن نور دین را بہ تخلق
نور بر نور اشتمالِ مولوی عبدالکریم

از پئے اعلائے دین حق کہ کوشش داد حق
کم کسے باشد مثالِ مولوی عبدالکریم

بہر تبلیغ کلام اللہ با قلام وزبان
چون ہمہ کردہ خصالِ مولوی عبدالکریم

شد فنا در مہدی موعود زین واجب بجاست
اتباع وامتثالِ مولوی عبدالکریم

فکر پاکش بود در قرآن فہمی بس بلند
کے رسد کس با خیالِ مولوی عبدالکریم

از پئے دنیا نشد غمگین گہے جانش بُدی
بہر ضعف دین ملالِ مولوی عبدالکریم

عاشق قرآن واحمد خادم حضرت مسیح
زینچہ بہ باشد کمالِ مولوی عبدالکریم

درمیانِ برزخ وقبر وبروز حشر ونشر
عشق قرآن ہست والِ مولوی عبدالکریم

(۲) کلمۃ الحق بشنوند تا دوستان حاضرین
بودے از مہدی سوالِ مولوی عبدالکریم

بے سر چیہ آمدہ مغفور اندر خاطرم
از پئے سالِ وصالِ مولوی عبدالکریم

سلہ (۱) راہ میں آنے کا۔ یعنی مولوی نورالدین صاحب کا حضرت اقدس کے حضور ابتداء میں حاضر ہونا اور مولوی عبدالکریم صاحب کا آپ کے ہمراہ آنا لوگوں کے واسطے نور علیٰ نور تھا (۲) یعنی مولوی عبدالکریم صاحب اس غرض سے مجلس مہدی موعود میں سوال حضرت سے کیا کرتے۔ تا حاضرین احباب کلمۃ الحق سنیں۔ - رستم علی انبالہ۔ ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء

ابیات حسرت آیات تاریخ وفات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

در مصاف شہادِ دنیا بیوفا
میشود انسان دائم مبتلی

در تغیر ودر تبدل ہمہ زید
ہست این قانون قدرت دائما

آن یکی از کتم عدم سر برزند
دیگر از بام حیات افتد زیار

لقمہائے تلخ وشرب ناگوار
شد نصیب ابن آدم این غذا

پس باین سنت قدیر ایزدی
لقمہ یک تلخ خورد ستیم ما

ہم اللیتاد الٰہی در گوش ما
کس رسانید ست این غمگین ہمہ

اندرین ایام تا ہر جام زود
مرد عارف عاشق وحی خدا

آن کریم ملت عبدالکریم
کرد رحلت از جہانِ بی بقا

گشت تنگ از پنجرہ خاکی وجود
طائر روحش پریدہ بر سما

آہ گزیدہ از جماعت احمدی
شاد شتابان سوئے فردوسِ علا

این شتابی کرد از بہر ما
بود مشتاق دیدار خدا

در قدومش فلکیان را انتظار
از دل ہر شوق گویان مرحبا

دل احبا در فراقش سوگوار
عالمی محزون بگریہ وبکا

از وفات مولوی عبدالکریم
گنبد گردون نماید گریہا

چون نگہ بر آسمان پیہ شعور
دوستان گریہ اش باشد سزا

آن رفیق ومخلص مہدی دین
مرد میدان بود اندر ہر وغا

چون رضائے خویش دادہ با قضا
خورد در پہلوی خود تیر قضا

از دل پر درد من آید بدون
ناگہان بانگ دریغا حسرتا

آن سعادتمند مردے پاکباز
خادم اسلام دین مصطفیٰ

چون عمر بود است عیز مند دین
با شجاعت قاتل اہل ہوا

آن ندیم حضرت مہدی مسیح
گشت پنہان گوہر بس بے بہا

من گمان دارم کہ روح پاک او
داد اندر گوش مہدی این ندا

من نخواہم بعد زین بس زیستن
این جہان از من بود ستم رہا

ای خداوند بفضل رحم خویش
کن برین مہجور مہدی رحمہا

حافظ احمد الدین۔ مورخہ ۲۲۔ شعبان

www.aaiil.org

ضرورت مصلح پر شہادت زمانہ

مظفر نگر میں مسلمانوں کے ایک بڑے جلسہ میں جو ماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء میں ہوا۔ اسلام کی موجودہ حالت پر ایک صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ جو ضرورت امام پر شاہد ہے۔ وہ نظم ہم اس جگہ نقل کر کے ہر دو ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں کہ علماء کو اور عوام کو ۔ کہ ایسے فساد کے زمانہ میں اگر خدا کی طرف سے کوئی مہدی تمہارے لئے پیدا نہ ہوا تو پھر کب ہوگا

شجرہ اسلام عربی

شجرہ اسلام وہ جس کو محمد نے لگایا تھا ۔ شجرہ اسلام وہ جس کو صحابہ نے بڑھایا تھا
شجرہ اسلام وہ جس کا تمام عالم پہ سایا تھا ۔ رہا باقی نہ جس کے فیض سے اپنا پرایا تھا

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

نہیں یہ وہ شجر جس نے کہ پانی سے غذا پائی ۔ صحابہ نے پلایا خون اس نے پرورش پائی
اسے شکر کی خدمت جب تھی اپنی بہار آئی ۔ ہوئے ہم ناخلف ایسے کہ اس کی شکل مرجھائی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

ہے اس شجر مقدس کو کہ جن لوگوں نے پھل پایا ۔ اور ان کی غفلتوں میں ہی خزاں نے ناس کر ڈالا
کرو ہمت کہ ہو سر سبز پھر وہ پھلی پھل پیدا ۔ تمہاری متفق کوشش سے ہو پھر بھی گل لالہ

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

نہ وہ باغ ہے نہ غنچہ ہے اس کا نہیں کچھ بھی ۔ اور اب خوب گل چھوڑے خزاں کی نہیں کچھ بھی
جوانان اسلام پر منفعت اس کی نہیں کچھ بھی ۔ الماں تک یہ شجر ہے خبر اس کی نہیں کچھ بھی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

کبھی قرآن پاک کی آیات سورت کو تو پڑھیں ۔ نہ جب تک قوم خود دیکھے نہیں بدلتی تدبیریں
نتیجہ ان کو ملا دونوں سے کہ ہم کچھ کام لیتے ہیں ۔ نہیں چھوڑا برا کینہ میں اپنی راہ چلتے ہیں

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

نہ اخلاق محمد ہیں نہ شرم و حیا باقی ۔ نہ آداب شریعت ہیں نہ زہد و اتقا باقی
بتائیں کیا کہ ہم میں کیا ہے ہے کیا باقی ۔ چھپی ہیں سب نعمتیں ایک ایک ہنگامہ گیا باقی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

سنا اپنوں سے عداوت اور غیروں سے محبت ہے ۔ جو عہد سلف تھا وہ ہی گلہ ہے شکایت ہے
جو اپنا بات نہ کرے تو بے حیا مست ہے ۔ جہاں وہ قوم کیا سنبھلے کہ ایسی حالت ہے

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

کیا مخصوص کچھ تم سے کہوں اپنی یہ حالت ہے ۔ خصوصاً بھائی کو بھائی کی اپنوں میں عداوت ہے
نہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ جہالت کی بدولت ہے ۔ یقین جانو مجھو اعلم اک بھرپور دولت ہے

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

حمیت کی جگہ تم میں اگر ہے خود سری باقی ۔ تو بس یہ جان لو تم میں ہے کچھ اسمیں زندگی باقی
کھڑا ہے اس سہارے پر جڑوں میں ہے تری باقی ۔ مسلمانو اگر تم میں حمیت ہے ذری باقی

فقط ہیں ڈالیاں باقی نہیں ہے نام کو پتا
کرو ہمت نہ سوکھے یہ جو یہ سوکھا غضب ہوگا

۱؎ بے شک بزرگ تو ہمیشہ کہتے آئے تھے ۔ کہ مسیح چودہویں صدی میں آئے گا ۔ اب انکار کرنے والے ضرور نادم ہیں ۔ آپ نے سچ کہا ۔ ایڈیٹر ۲؎ جس نے ان حملوں کی خبر لی وہی نبوت کا وارث ہے ۳؎ سچ ہے ۔ خدا کی یہی وحی اس زمانہ میں تازہ طور سے مسیح پر نازل ہوئی ہے ۴؎ صداقت ۔ یہی حال تمہارے مخاطبین کا ہے ۔ ایڈیٹر

۵؎ عیسائیوں اور آریوں سے دوستانہ ملاقات کرتے ہیں ۔ اور عامل بالقرآن والحدیث جماعت کو اسلام کی خوبیاں بیان کرنے کے قصور میں چھیڑا کرتے ہیں ۔ ۶؎ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ ۔ جو شخص اپنے امام کو پہچانے بغیر مرگیا ۔ وہ جاہلیت کی موت مرگیا ۔

اخبار تیغ اسلام میں دیانندی احکام پر ایک نظم شائع ہوئی ہے ۔ جس میں سے چند بند ناظرین کی دل چسپی کے واسطے ہم اس جگہ درج کرتے ہیں ۔

نظم
دیانندی احکام

سیاہ زن مرد کے حق کو سمجھو ۔ نہ اولاد ہو تو کسی پاس بھیجو
عمل اس نصیحت پر جو وہ کریگا ۔ وہ چیلا سوامی کا اچھا بنیگا

کرنگی نیوگ دس سے وہ بیچاری ۔ تمہیں بھی ملے گی اولاد ایک پیاری
تجارت کو نکلو تو سال آٹھ بیچ ۔ جو لوٹو تو پیارہ ہو بچہ تمہارے
عمل اس نصیحت پہ جو کریگا ۔ وہ چیلا سوامی کا اچھا بنیگا

کسی اور سے بیٹا پیدا کراؤ ۔ نہ کچھ تم ڈرو اور نہ کچھ ہچکچاؤ
جو پردیس جاؤ تو عورت تمہاری ۔ مصیبت اٹھاؤ وہ کیوں تم کنواری
عمل اس نصیحت پہ جو کریگا ۔ وہ چیلا سوامی کا اچھا بنیگا
کرو سو تم اصل پا لگے آگے ۔ تو بیوی اور بد مشقت دلگ کی
سنو نیوگ کا بہت ہی ڈھب ہے ۔ دیانندی کو یہ مرغوب ہے

بشیر احمد

قبول اسلام ۔ موضع گنوچہ تحصیل نماز آباد میں ۲ نوجوان ہندو زمینداروں نے بصدق دل اسلام قبول کیا

شہر فیض آباد ۔ مسجد سرائے حافظ خدا بخش کے ہاتھ پر مسمی نانک چند آریہ ۱۰ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء بعد مغرب مشرف باسلام ہوا ۔ اسلامی نام عبدالعزیز رکھا گیا ۔ اس وقت سے وقت عشاء تک نانک چند المعروف عبدالعزیز نے لکچر خوب دھڑلے سے مسجد سرائے میں دیا ۔ شہر فیض آباد کے کئی آریہ و ہندو وغیرہ شریک جلسہ تھے ۔ نو مسلم عبدالعزیز نے آریہ و ہندو کو چیلنج دیا کہ آؤ مجھ سے جس طرح چاہو بحث کرلو ۔ نانک آریہ لاہور کا رہنے والا ہے ۔ عمر ۲۵ سال

انبالہ شہر میں ایک کھتری مسمی ہر سنگھ معہ اپنی بیوی کے حافظ محمد عبدالرحمان خان صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے چونکہ ان پر خدا کی رحمت نازل ہوئی ۔ اس لئے حافظ صاحب موصوف نے انکا اسلامی نام رحمت اللہ قرار دیا ۔ اور ان کی بیوی کا کنیز فاطمہ ۔ دیگر قدیم مسجد حضرت توکل شاہ صاحب میں ایک شخص مسمی جوہر رام مستری نے دین اسلام قبول کیا اور انکا اسلامی نام رحمت اللہ رکھا گیا

کھنڈوہ ۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد کھنڈوہ میں مسماۃ رکھی قوم ہندو سنار نے پر آنچل ڈالے ہوئے آئی ۔ اور خواہش آنچل کی اوٹ سے ظاہر کی ۔ کہ میں ایمان لائی ہوں مجھے مسلمان کیجئے ۔ حسب خواہش مولوی احمد اللہ صاحب نے کلمہ پڑھایا ۔ اور قاضی امیر علی صاحب نے اس کو مشرف باسلام کیا ۔ نام زینب رکھا گیا ۔

روزہ (معین الدین۔ مدرس) روزہ مسلمانوں سے پہلے پارسی ہندو۔ مصری۔ اسوری۔ یونانی۔ رومی۔ یہودی عیسائی غرض تمام بڑے بڑے مذاہب و اقوام میں مروج تھا۔ یہودیوں اور عیسائیوں میں اس کا رواج بہت تھا۔ مسلمانوں کی طرح رومن کیتھالک عیسائیوں لنٹ کے برتے روزے رکھے جاتے ہیں۔ طبی نظر سے روزہ رکھنے میں جسم کے فاسد مادے تحلیل ہو جاتے ہیں۔ یورپ امریکہ میں لوگوں نے بغرض تجربہ دس دس بیس بیس دن کے روزے رکھے ہیں۔

ریویو

پارہ عم مترجم۔ قرآن شریف کا آخری سیپارہ جو اکثر بچوں کو پڑھانے کے واسطے اس طرح چھاپا جاتا ہے۔ کہ چھوٹی سورتیں پہلے لکھی جاتی ہیں اور لمبی سورتیں ترتیب وار آخر میں آتی ہیں اسی تجویز کے مطابق یہ پارہ ہمارے احمدی دوست جناب محمد عبد الرشید صاحب زمیندار نے اپنے مطبع احمدی واقعہ محلہ زنگ سازان صدر بازار کپ میرٹھ میں چھپوایا ہے۔ کاغذ کی تقطیع کلاں ہے۔ حنائی۔ زرد۔ مٹ۔ سفید عمدہ۔ جیسا کوئی پسند کرے۔ منگوا سکتا ہے۔ بین السطور اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اور تین صفحہ پر یہ پارہ ختم ہوا۔ باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت صرف ۔ مقرر رکھی گئی ہے۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو۔ وہ مذکورہ بالا پتہ پر خط لکھکر طلب کر سکتے ہیں اور قادیان میں سید عبد الحی صاحب عرب سے مل سکتے ہیں۔

خطبات و مکتوبات محمدیہ۔ اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات اور مکتوبات اصل عربی بمعہ ترجمہ اردو ایک جگہ جمع کر کے چھاپے گئے ہیں۔ ترجمہ مولوی محمد افضل صاحب چنگوی نے کیا ہے۔ اور کتاب مذکورہ بالا پتہ پر مطبع احمدی واقعہ میرٹھ میں چھپ کر شایع ہوئی ہے۔ اور قادیان میں عرب صاحب موصوف سے ہی مل سکتی ہے۔ قیمت ۴؍ یہ کتاب بہت زیادہ پڑھنے کے لایق ہے۔ حضرت نبی کریم فخر بنی آدم سرور انبیاء۔ خاتم الرسل کے خطبات اور وعظ ہیں۔ ہر مسلمان کے واسطے ان کا پڑھنا اور عمل کرنا موجب ہدایت ہے۔ اس جگہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ جو آپ نے مکہ معظمہ میں پڑھا اس عربی بمعہ ترجمہ نقل کرتے ہیں۔

الخطبۃ الاولی للنبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بمکۃ المعظمۃ

(۱)

عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ وانذر عشیرتک الاقربین خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد علی الصفا فھتف یا صباحاہ فقالوا من ھذا الذی یھتف قالوا محمد فقال یا بنی عبد المطلب یا بنی عبد مناف یا بنی قصی فاجتمعوا الیہ فقال ارأیتکم لو اخبرتکم ان خیلا تخرج بسفح ھذا الجبل اکنتم مصدقی قالوا ما جربنا علیک کذبا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابو لھب تبا لک ما جمعتنا الا لھذا ثم قام فنزلت ھذہ السورۃ تبت یدا ابی لھب الی آخر السورۃ

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا خطبہ ہے۔ جو آپ نے حکم خداوندی کی اطاعت میں تمام قوم کو اکٹھا کر کے ایک اونچے پہاڑ پر پڑھا۔ اور ساری قوم کو عذاب الہی کا خوف دلایا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قوم کو آپ کس قدر اعتبار تھا۔ کہ صرف آپ کے بلانے پر سب جمع ہو گئے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ میں پہلا خطبہ۔

ابتدائی بعثت میں ۔ ۔ ۔ آنحضرت آزادی کے ساتھ وعظ نہیں کرتے تھے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیہ فاصدع بما تؤمر اور وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی۔ تو آپ کھلے طور پر آواز بلند سے خوف و خطر وعظ کرنے لگے۔ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی غضب الہی سے ڈرانے اور ایمان پر رغبت دلانے لگے۔ یہاں تک کہ ایک دن آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام خاندان قریش کو نام بنام پکار کر بلایا۔ کسی نے کہا۔ یہ کون پکارتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ محمد ہے۔

جب سب حاضر ہو گئے۔ تو آپ نے یوں وعظ کیا۔ کہ اگر میں خبر دوں۔ کہ اس پہاڑ کے نیچے سے کچھ لوگ اس ارادہ سے آئے ہیں کہ تم پر چھاپہ ماریں۔ اور تم کو لوٹیں۔ تب مجھے سچا جانو گے۔ یا جھوٹا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے عمر سے صادق اور امین مشہور و مرجع خاص و عام تھے) اس لئے بالاتفاق بولے۔ کہ کیوں نہیں ہم نے تیری آج تک کوئی بات جھوٹی نہیں دیکھی۔ نہ کسی نے تم پر آج تک کبھی جھوٹ کی تہمت لگائی ہے۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اچھا تو میں تم کو اس عذاب شدید اور غضب الہی سے جو آگے آنے والا ہے۔ ڈراتا ہوں۔ اس وقت ابولہب کو بڑا اشتعال آیا۔ اور آنحضرت کو برا بھلا کہنے لگا۔ اور کہا کیا تو نے ہم کو اسی لئے جمع کیا ہے؟ پھر ابولہب اٹھ کر چلا گیا۔ اور سورہ تبت یدا ابی لھب نازل ہوئی۔

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے۔ اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف فی تولہ ۸؍

سنون دندان۔ لو اب کیکو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتا کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ ہلتی ہو یا مسوڑے میں درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ میں بدبو آتی ہو۔ دانت میں پیپ ایک دفعہ لگائی اور مرض ہمیشہ کا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے ۸؍ ہے

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمی ہے۔ جو صاحبان اپنی قوت کو ناکارہ دیکھتے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضا ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا یا ہو ذرا ہمارے ان حبوب کا استعمال فرمائیے۔ پھر دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام بدن پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں قیمت ساٹھ عدد حبوب ۶؍

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی سے لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہاں کسی سے پڑھا نہیں جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فایل کر دیئے جاتے ہیں۔

درخواست دعا۔ ماسٹر عبد الحق صاحب احمدی سابق ملازم ڈاک خانہ بسرور حال مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاک خانہ کی طرف سے مجھ پر ایک مقدمہ دائر ہے جس میں بالکل بری ہوں لیکن تاہم احباب احمدی میرے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم مجھے ابتلا سے بچائے۔ ناظرین بدر ضرور ان کے لئے دعا فرماویں۔ والسلام۔

"دار المحن"

اس دُنیا کو دار المحن کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ کوئی فرد بشر مصیبتوں سے محفوظ نہیں۔ مومن پر بھی مصیبتیں آتی ہیں۔ اور کافروں پر بھی۔ مابہ الامتیاز دو باتیں ہیں۔ غیر متقی۔ فاسق۔ کافر اس مصیبت سے برباد ہو جاتا ہے۔ مگر متقی۔ نیکوکار۔ مومن۔ ایسی مصیبت سے تباہ ہونے کی بجائے ترقی پاتا ہے۔ اس کے لئے مصیبتیں وہ کام دیتی ہیں۔ جو مشک خالص و صندل کے لئے گھسنا۔ مثال کے طور پر حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات یاد کرو۔ وہی قید اور سجن ان کے لئے بادشاہی کا موجب ہو گئی اور آپ نے وہ اعزاز پایا کہ تمام مصر کے مالی افسر بنے۔ اور پھر وہی بھائی جو اپنی طرف سے انھیں معدوم کر چکے تھے خرّوا لہ سجدا۔ اب دیکھئے۔ صدہا مجرم ہمارے سامنے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ مگر ان کی قید ان کے لئے خیر و برکات کا باعث ہونے کی بجائے تباہی کا سبب ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ سے نکالے گئے مگر کیا نکالنے کا انجام وہی ہوا۔ جو اور معمولی لوگوں کو نکالنے کا ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ رادّک الی معاد کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آپ شاہنشاہ بن کر اسی سرزمین میں داخل ہوئے۔

۳۔ حضرت ایوب کو بہت سی تکلیفیں پہنچیں۔ بیمار بھی ہوئے اہل و عیال جدا ہو گئے۔ مگر انجام دیکھو۔ "وھبنالہ اھلہ ومثلھم معھم رحمۃ منا" نہ صرف وہی بلکہ ان جیسے اور بھی خداوند کریم نے عطا کئے۔

۴۔ کئی مجرم پھانسی دئے جاتے ہیں۔ جو آخر کار ہلاک ہوتے ہیں اور اپنے جرم کے لحاظ سے مطعون خلائق ہو کر ملعون کہلاتے ہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایسی ہی مصیبت پیش آئی۔ اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ بلکہ وہی صلیب ان کے لئے شاہزادہ نبی کہلانے اور جیتے جی مع حواریوں کے جنت (کشمیر) میں پہنچانے کا موجب ہوئی۔

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دریا میں داخل ہوئے۔ اور فرعون بھی۔ اب دیکھئے۔ ایک ہی رنگ کی مصیبت خدا کے برگزیدہ کے لئے نجات اور مغضوب کے واسطے غرق کا سبب بن گئی۔ ہزاروں گڈریئے بکریاں چراتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی بکریاں چرائیں۔ حتےٰ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی۔ مگر خدا نے ان برگزیدوں کو حیوانوں سے آدمیوں کا چرواہا بنا دیا

پس مذکورہ بالا مثالوں کو پیش نظر رکھ کر اے میرے عزیزو! جب کسی گروہ پر کوئی مصیبت پڑے۔ تو جلدی نہیں کرنی چاہیئے اور انجام کی طرف نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ والعاقبۃ للمتقین۔ انجام اچھا پرہیزگاروں کا ہے) وارد و تنزیل ہو چکی ہے۔ ایسے موقعوں پر جلدبازی سے سلب ایمان ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

دیکھو سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کے مکے سے نکلنے پر جلدبازی سے تالی بجانے والے آخر شرمندہ ہوئے۔ جبکہ انہوں نے تھوڑے عرصہ کے بعد اپنا بادشاہ دیکھا۔ ۲۔ یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں پڑا ہوا۔ غلام اور قیدی دیکھ کر جو خوش ہوئے تھے۔ وہ آخر کار نادم ہوئے۔ ۳۔ خدا تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام و خضر علیہ السلام کے قصّے میں اس مسئلہ کو خوب سمجھایا ہے۔ دیکھو وہی کشتی کا پھاڑنا۔ دیوار بلا مزدوری بنا دینا۔ لڑکے کو قتل کر دینا۔ آخر میں بہت سے اسرار و مصالح و حکم کا جامع نکل آیا۔ بظاہر تو ایک امر مکروہ معلوم ہوتا تھا۔ الغرض جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کام حکمتوں سے خالی نہیں ہوتے جب بابو محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار "بدر" میرے عزیز و محبوب بھائی فوت ہوئے ہیں۔ تو کئی نادانوں نے استہزا و تمسخر سے کام لیا اور بعض ضعیف الاعتقاد پریشان ہوئے مگر جب مفتی محمد صادق صاحب میرے مکرم دوست ان کے قائمقام ہوئے۔ تو اس حکمت الٰہی پر اور دن کا پتہ نہیں مگر میں نے تو سجدہ شکر کیا تھا۔ ایسا ہی اب ہتر بر میدان فصاحت مولانا عبد الکریم مخدوم الملت (غفر اللہ لہ) کی وفات پر دوان کہتے ہیں۔ وہ رونق مشن قادیانی یعنی نفس ناطقہ تھے۔ اب ان کے جانے سے یہ کارخانہ سب اکھڑ جائے گا۔ مگر شاید انہیں معلوم نہیں۔ کہ یہ سلسلہ امن خدا کا سلسلہ ہے۔ جو حی و قیوم ہے۔ عجب نہیں۔ کہ اس قادر مطلق نے ... کے لئے ایسا کیا ہو۔ کہ دیکھو ہم اس سلسلہ کو ان کے بعد بھی دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے سکتے ہیں۔ ایسی ایسی مصیبتوں سے مؤمنین کی آزمائش مقصود ہوتی ہے۔ دیکھو جب جنگ احد میں شکست ہوئی۔ تو خدا تعالیٰ نے اس کی کئی حکمتیں فرمائیں۔ (۱) منافقین نکل جائیں۔ تاکہ یہ سلسلہ پاک سلسلہ رہے۔ (۲) ان مومنوں کے ایمانوں کا امتحان ہو جائے (۳) لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ یہ مومنین ایسے راسخ العقیدہ ہیں۔ کہ باوجود ایسی مصیبتوں اور ناکامیوں کے پھر بھی میدان نہیں چھوڑتے۔ پس مومن کا کام تو یہ ہے۔ کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو۔ تو سمجھے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہونے لگا ہے۔ جیسے زرگر سونے کو کچھ بنانے کے لئے (تاکہ کسی محبوب کے زیب گلو ہو) آگ میں ڈالتا ہے۔ ایسے ہی جب مومن مصیبت میں پڑے تو سمجھے۔ خدا اسے کچھ بنانے لگا ہے۔ اور اس سے بے عزتی اپنی تصور نہ کرے۔ کیا؟ (۱) یوسف علیہ السلام کے قید میں رہنے سے ان کی عزت میں فرق آ گیا (۲) امام حسین علیہ السلام میدان کربلا میں بے خانمان شہید ہوئے۔ تو ان کی وجاہت میں فرق آیا۔ (۳) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قید کئے گئے تو اب انہیں کوئی نہیں مانتا؟ (۴) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طائف والوں نے کیا سلوک کیا۔ مگر با ایں ہمہ اب سوچو کا نات کس معزز لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اللّٰھم صل وسلم علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ یہ آزمائشیں تو مومنین پر ضرور آتی ہیں۔ اور انہی سے مراتب بلند ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے فتنٰک فتونا (ہم نے تجھے خوب اچھی طرح آزمالیا) ایسے ابراھیم علیہ السلام کی نسبت۔ اذا بتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمٰت فاتمھن۔ (۲) تمام مومنوں کی نسبت فرمایا۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ پھر بطور پیشگوئی فرمایا۔ ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات (ضرور ابتلاء میں ڈالیں گے ان پانچ چیزوں سے۔ خوف (جنگ وغیرہ) بھوک۔ مالوں کا نقصان۔ جانوں کا نقصان۔ پیداوار کا نقصان) پس اے حضرات! ان باتوں سے نہیں گھبراتے۔ بلکہ ان ابتلاؤں کو خاص رحمت کی پیش خیمہ خیال کرتے ہیں۔ والسلام

خاکسار احمدی گجراتی از گولیکی ضلع گجرات

وہ قسم اشتہار جو امرتسر میں دیا گیا تھا اور جس کی قسم کی پرواہ کسی مسلمان نے نہ کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم **اعلان** نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیکھو! ہم ہر ایک مسلمان اور دوسرے مذاہب کے پیرو کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہیں (جس کی قسم سے تجاوز کرنا سخت گناہ ہے) کہ کوئی صاحب ہماری تقریر کے پہلے یا درمیان میں یا بعد میں ہمارے مقابل مخالفانہ اعتراض یا سوال نہ کریں

عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان حسن اتفاق سے سفر دہلی سے واپسی پر اگر کوئی درخواست پر جو جماعت احمدیہ نے امرتسر قیام پذیر ہوئے ہیں اور آپ نے ہماری درخواست پر ایک پبلک وعظ کرنا منظور فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ۹۔ نومبر ۱۹۰۵ء یوم جمعرات بوقت ۸ بجے صبح بمقام منڈوہ بابو گنیا لال صاحب وکیل ایک عام لیکچر دیں گے اس لیکچر میں آپ اسلام کی خوبیوں اور اس کی سچائی پر زبردست عقلی دلائل پیش کریں گے جو معمولی رنگ کے علاوہ اسلام زندہ مذہب اور انوار و برکات پر مشتمل ہوں گے۔ اور مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور اسلام کی حقیقی ترقی کے وسائل کی مسلمانوں کو نصیحت کریں گے۔ اپنے دعاوی پر بھی دلائل دیں گے۔ اسلام اور آنحضرت صلعم قرآن کریم کی کمالات کا بیان فرمائیں گے پس جو ہماری بھائی جماعت احمدیہ سے آپکی تشریف آوری اور اس لیکچر دینے سے بے خبر ہوں اور ایسا ہی دیگر صاحبان جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر فائدہ اٹھائیں اس امر کو بخوبی یاد رکھیں کہ چونکہ جلسہ محض تبلیغ حق کی خاطر ہو گا اس سے کوئی غرض مباحثہ یا مناظرہ کا جلسہ منعقد کرنا نہیں ہے۔ اس لئے کسی صاحب کو جلسہ کے اوّل یا درمیان یا آخر میں قطعاً بولنے کی اجازت نہیں ہے جو صاحب اس غرض اور مقصد کو مدنظر نہ رکھ سکیں

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر نصرت کا محتاج ہے

آج کل بڑے بڑے شہروں میں جہاں ہر طرح کے سامان [illegible] ارزانی کی گرانی اور فروخت کے باسانی میسر آجاتے ہیں۔ ان میں اخبار [illegible] کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ شاید ہی کوئی اردو کا ایسا اخبار [illegible] جو صرف اخبار کی آمدنی پر قائم ہو۔ ورنہ ہر ایک اخبار والا [illegible] اخبار نویسی کے [illegible] اشتہارات۔ کتب فروشی۔ دوا فروشی وغیرہ دیگر کاموں کے ذریعہ سے اپنا گذارہ چلا رہا ہے۔ پھر جب ایسے شہروں میں دنیاداری [illegible] ہے؟ حالانکہ دنیا کے خریدار سب دنیادار ہیں۔ تو ایک گاؤں میں ایک دینی اخبار کا کیا حال ہو سکتا ہے جو صرف دین کے لئے ہے جس کے طالب بہت تھوڑے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے اخبار بدر قائم ہوا ہے اس کی مالی حالت ہمیشہ کمزور اور نازک رہی ہے۔ کوئی دو چار دن [illegible] گئے تو پھر بھی چالیس دن تنگی اور تکلیف کے [illegible] خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اخبار الحکم بھی قادیان سے ہی نکلتا ہے۔ اور خوب چلتا ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ الحکم خوب چلتا ہے۔ ایسا کہ اب روزانہ ہونے کو ہے۔ خدا اسے قائم رکھے اور اس میں اور بھی ترقی دے۔ وہ روزانہ سے بھی بڑھ کر دن میں صبح و شام دو دو دفعہ نکلنا شروع ہو۔ لیکن بدر سے الحکم کی ترقی کے متعلق چار باتوں کو مدنظر رکھنا چاہئے اول وہ گذشتہ سالوں سے ہے۔ اپنی ابتدائی حالت میں بعض دفعہ کسی مہینہ میں صرف ایک دفعہ ہی نکلتا تھا۔ تو بھی [illegible] احباب اس کو اس کو غنیمت جانتے تھے۔ چونکہ صرف ایک ہی اخبار تھا اس لئے کوئی بے قاعدگی دل کو بری نہ لگتی تھی۔ دوم۔ اس وقت ایک ہی اخبار ہونے کے سبب قوم نے اس کی اس قدر عزت کی کہ بعض نے سو سو روپیہ تک کی یکمشت یا سالانہ امداد کی۔ اس کا چندہ بعض احباب نے دس دس بیس بیس روپیہ دیا۔ الغرض ایک کثیر رقم کے ساتھ الحکم کی امداد کی گئی۔ اور [illegible] کیا گیا۔ سوم۔ بعض بزرگان دین نے اپنی بیش قیمت تصنیفات بدر زمانہ الحکم کو بلا اجرت [illegible] سے کارخانہ کو بڑی مدد ملی۔ چہارم۔ ایڈیٹر [illegible]
ان اعداد کے پیچھے میں جاتا ہوں کہ ابتدائی سالوں میں صاحب اخبار الحکم اخبار نویسی کے بعض دیگر کاروبار کرتے تھے جن کی [illegible] بھی [illegible] امداد کرتے تھے۔ اور جس طرح بھی ہو سکتا تھا اخبار کو چلاتے تھے [illegible] الحکم [illegible] اخبار [illegible] کوئی [illegible] اخبار [illegible] قوم میں [illegible] سبقت کی تو الحکم رہ گیا۔ اور نہ اس کا مالک اپنے دنیوی کاروبار سے ایسا فارغ اپنے آپ کو رکھ سکتا ہے۔ کہ اگر قادیان میں بیٹھ رہے اور جس طرح ہو سکے۔ اخبار چلائے۔ بلکہ اس کو ایڈیٹری اور منیجری کے واسطے ایک پچاس روپے ماہوار کا ملازم رکھنا پڑا۔ حالانکہ بعض مہینوں میں اخبار کی کل آمد پچاس سے کچھ ہی زیادہ ہوتی ہے۔ نہ اس کے واسطے احباب کی طرف سے کوئی بڑے ڈونیشن اور یکمشت یا سالیانہ امداد حاصل ہوتی ہے۔ نہ اس کی قیمت اتنی بڑی ہے۔ کہ یہی تھوڑے خریداروں میں کافی ہو سکے۔ نہ اس کے کارخانہ کو کسی بیش قیمت تصانیف کے ساتھ امداد دی گئی ہے۔ الغرض ان تمام فوائد میں سے جو اخبار الحکم کے واسطے حاصل تھے۔ بدر کیواسطے کوئی بھی نہیں۔ اور بعض اب وہی نہیں رہے۔

باوجود اس کے میں اپنے تجربہ کے ساتھ یہ کہنے کو طیار ہوں۔ کہ اگر خریداروں کی تعداد ۱۲۰۰ تک پہنچ جائے اور بعض ذی مقدرت دوست کچھ قدر یکمشت یا سالیانہ امداد دیں۔ اور پروپرائٹر صاحب تجارتی اصول پر کچھ رقم یکمشت جمع کرا دیں۔ تو اخبار بہ موجودہ معیار میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال تک اپنا خرچ نکال سکتا ہے۔ اس وقت خریداری کی تعداد ۷۰۰ سے کچھ زیادہ ہے۔ اور اگر تمام خریدار اپنی اپنی جگہ تھوڑی تھوڑی کوشش کرکے ایک ایک دو دو خریدار بھی پیدا کر دیں۔ تو اخبار کے چل نکلنے میں کوئی بڑی دقت نہ ہوگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں۔ کہ یہ اخبار بند نہ ہو تاکہ سلسلہ کے اشاعت کے دو کلواء قائم رہیں۔ اس واسطے میں اس تحریک کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کی خدمت میں دو باتیں عرض کرتا ہوں۔

۱ ـ ذی مقدرت احباب اخبار بدر کے قیام کیواسطے اس وقت کچھ امداد ہی چندہ عطا فرماویں۔

۲ ـ نئے خریدار پیدا کئے جاویں۔

اور تیسری بات میں صاحب پروپرائٹر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جب انھوں نے یہ قومی کام اپنے سر پر اٹھایا ہے۔ تو اس سے بے پرواہی نہ کریں۔ تاکہ جس طرح ہو سکے۔ ایک دفعہ اس کے واسطے ایک سال کا سرمایہ جمع کرا دیں۔

اس وقت ایسی مشکل ہے کہ ملازموں کو تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ اخبار کی روانگی کے واسطے بعض دفعہ ٹکٹ نہیں ملتے۔ اس سے زیادہ کیا کہوں۔ اگر صاحب پروپرائٹر نے اور دیگر احباب نے پرواہ نہ کی۔ تو پرچہ جاری رہے گا مگر مشکلات کا سامنا ہے۔

بالآخر میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ جس طرح [illegible] میدان بدر میں باوجود اذلہ ہونے کے۔ خدا کی نصرت مسلمانوں پر نازل ہوئی تھی۔ اسی طرح اس بدر پر ایسی تنگی کے وقت خدا کی نصرت نازل ہو۔ آمین ثم آمین۔

محمد صادق ۔ عفی اللہ عنہ۔ منیجر۔

سوادیشی تحریک پر

حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے

آجکل بنگالیوں کو بالخصوص اور ان کے دیکھا دیکھی ہندوستان کے دیگر علاقہ کے آریوں اور ہندوؤں کو بالعموم یہ جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کہ یورپ کی اشیاء کو قطعاً حرام کر کے صرف ہندوستانی ساخت کی اشیاء کا استعمال کریں۔ لدھیانہ میں ایک ہندو صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور انھوں نے یہی ذکر چھیڑا۔ کہ ہمارا ملک بہت غریب ہو گیا ہے۔ ان کے افلاس کو دور کرنے کی کوشش آپ کریں اور سوادیشی کے متعلق آپ تائید اور تحریک کریں۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا۔ غربت اور افلاس اس ملک کے ساتھ خاص نہیں۔ ہر جگہ غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔ ہم سنتے ہیں۔ کہ ولایت کے بعض شہروں میں جو بڑے امیر شہر سمجھے جاتے ہیں۔ کئی لوگ فاقہ کشی سے مر جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں کبھی ایسا سننے میں نہیں آیا۔ کہ کوئی شخص بھوک سے فوت ہو گیا ہو۔

اور سوادیشی کے متعلق یہ ہے کہ اپنے وطن کی چیز کا استعمال بے شک عمدہ بات ہے۔ خود گورنمنٹ بھی اس کو پسند کرتی ہے۔ کہ تمام ضروری اشیاء کی ساخت کا ہنر ہندوستانی سیکھیں۔ اور حرفت اور تجارت میں ترقی کریں۔ لیکن موجودہ تحریک سوادیشی اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ ملونی رکھتی ہے۔ اور دراصل اس تحریک کی ابتداء ملکی اشیاء کی ہمدردی سے نہیں ہے۔ بلکہ تقسیم بنگالہ پر بنگالیوں کی ناراضگی اس کی جڑ ہے۔ اس واسطے یہ امر منحوس معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ملک کے تمام حرفے مدت سے موقوف ہو چکے ہیں۔ ان کو پھر جب تک بحال نہ کیا جائے۔ تب تک ایسی تحریکیں بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہوں گی۔ غرض موجودہ تحریک سوادیشی کسی نیک نیتی پر مبنی نہ ہونے کے سبب قابل ہمدردی اور شمولیت نہیں ہے۔ قادیان کے بعض آریہ بھی حضرت کی خدمت میں اس غرض سے آئے تھے کہ آریہ لوگ قادیان میں ایک جلسہ سوادیشی کریں گے۔ آپ کی جماعت اس میں شامل ہو۔ حضرت نے بوجوہات مذکورہ بالا اس امر کو پسند نہیں فرمایا۔ کہ اپنی جماعت کا کوئی آدمی ان میں شامل ہو۔

www.aaiil.org

مندرجہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماوین

تفسیر القرآن ۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب۔	[illegible]
تفسیر سورۃ جمعہ ۔ مصنفہ حضرۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب۔	۴ر
اعجاز احمدی ۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔	۱ر
تحذیر المومنین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب۔	۳ر
انعام الناس ۔ 〃 〃 〃 〃	۳ر
سواء السبیل ۔ 〃 〃 〃 〃	۱۰ر
کشف الالتباس ۔ 〃 〃 〃 〃	۱ر
ایقاظ الناسئین ۔ 〃 〃 〃 〃	۲ر
موعظہ حسنہ ۔ 〃 〃 〃 〃	[illegible]
صیانۃ الناس ۔ 〃 〃 〃 〃	۱۰ر
سراج الصادقین ۔ 〃 〃 〃 〃	۱ر
الفرقان ۔ 〃 〃 〃 〃	۲ر
قول الصحیح ۔ پنجابی نظم ۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	۱ر
عاقبۃ المکذبین ۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ اول و دوم ۔ سواء السبیل حصہ اول مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی	۲ر
الکتروم ۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	۵ر
رویائے صالحہ ۔ 〃 〃 〃 〃	۳ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۔ 〃 〃	۱ر
وفات مسیح پنجابی نظم ۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی	۲ر
الہامی دعا ۔ رب کل شئی خادمک ۔ رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۔	۱ر
پنجابی کامن ۔ مستورات کے لہجہ پر	۱ر
نظم ۔ برائے مستورات	۱ر
سلاسل الفضائل ۔ یہ رسالہ عربی مین ہے اور اردو مین ترجمہ کیا گیا ہے	۲ر
سیرۃ النبی ۔ عربی مترجم اردو	۱ر
تحفۃ المشاقین ۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرۃ اقدس کی مدح مین	۱ر
سلاسل الفضائل ۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لیے ہے	۱ر
کلمۃ الفصل ۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان مین	۱ر
رسالہ فدک ۔ شیعون کے رد مین	۲ر
ابناء الغیب ۔ مولانا عبد اللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی	
حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح	۱ر
مجموعہ دعا	۲ر
تعلیم القرآن	۱ر
اسم اعظم	۱ر
لیکچر سیالکوٹ حضرت اقدس	۱ر
کرشن اوتار ۔ ہندی نظم	۱ر

مسیح کی آمد ثانی ۲ر
کامن احمدی ۱ر
غلام احمد ۔ قادیانی سنہ ۱۳۰۸ھ اسم مبارک نام مین تمام خطبہ الہامیہ و تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتوے مخالفت چہار سو کے چند شعر لکھے گئے مین ۔
عدم نجات مذہب پادری ۔ مصنفہ شیخ الہ دین صاحب اعظم انجمن حمایت اسلام ۱ر
مباحثہ مابین شیخ الہ دین صاحب اعظم انجمن لاہور اور پادری احمد مسیح صاحب داعظ پی آئی مشن کیمبرج وہلی قیمت ۲ر
لکچر لاہور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲ر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ایک روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جاوے گا ۔ ضمیمہ بحساب ۵ر فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا ۔ ضمیمہ بھیجنے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لین ۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے ۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئیے مستقل اشتہار دینے والون کو اخبار مفت بھیجا جائے گا بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ [illegible] روپیہ سے کم نہ ہو ۔ جن کے اشتہار کی اجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی ۔ انکو اخبار مفت ۔ لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑیگا

غربا کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہین رکھتے مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہین ۔ درخواست رکھتے ہین کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ مین انکی مدد کرے ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنین یا کتب خانے شہر علم مین ایسے ہین کہ اگر وہان بدر بھیجا جاوے ۔ تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو ۔ کیا ناظرین اس کار خیر مین حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہین ؟

عمدہ ۔ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی ستریان
مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ خراس وبیلنہ
بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین ۔

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم ۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسایل کی تفسیر قرآن مجید سے قدس کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات وتواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے ۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین ۔ نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد ۳ مجلد [illegible]
(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت مین تمام ترجمہ [illegible] وہی ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]
(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** ۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین ۔ قیمت مجلد [illegible]
(۴) **تذکرۃ القرآن** ۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء ۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد [illegible] ۔ (۵) تفسیر سورہ **فاتحہ وپارہ الم** قیمت ۲ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر (۷) **مفتاح القرآن** ۔ صرف ونحو کا عجیب وغریب رسالہ ہے جس کو معمولی اردو دان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۴ر (۸) **مفتاح العربیہ** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف ونحو پر دو مہینہ مین حادی اور مشاق ہو سکتا ہے ۔ قیمت ۸ر (۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو ۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری وطب کا پورا کتب خانہ ہے جس مین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ لطاعیاۓ جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت [illegible] مجلد [illegible] محصولڈاک علاوہ (۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی** تیسرا طبع ہے قیمت [illegible] مجلد [illegible]
(۱۱) **مفید عام** ۔ علم طب وڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور علاج بہت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دوچند ہو گیا ہے قیمت [illegible] (۱۲) **تشخیص الامراض** اس مین تمام امراض طبی وجراحی کی تشخیص وتشریح بہ ترتیب لغت مفصل درج ہے قیمت [illegible] (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** ۔ اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے ۔ قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آتے یا دائیون اور دایون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۲ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** ۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے ۔ قیمت ۲ر

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہین
فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پرنٹر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا

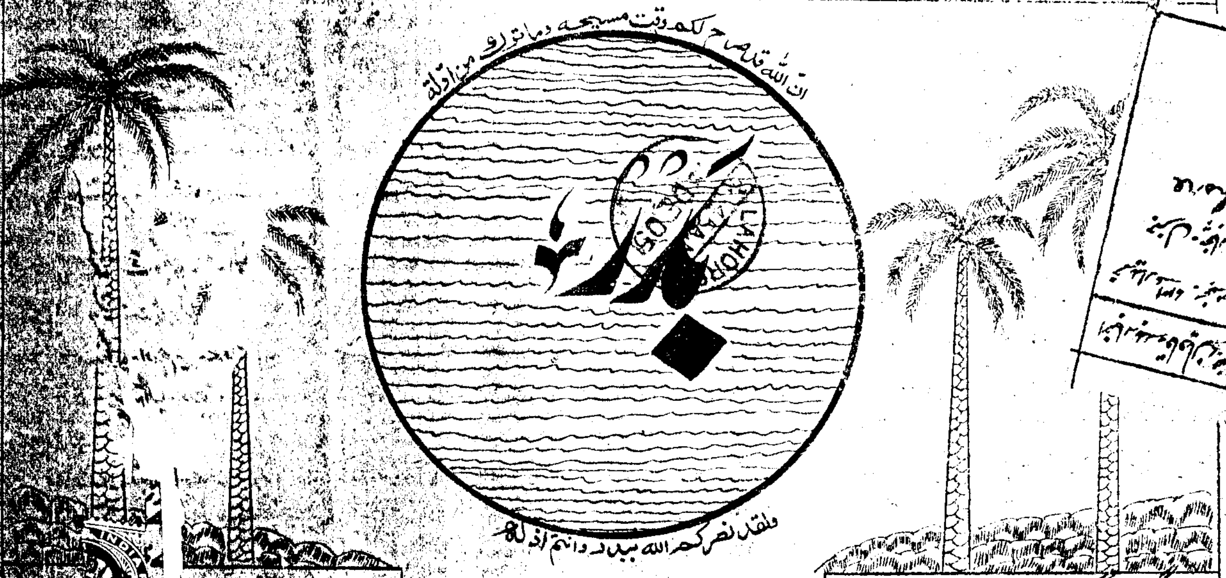

چہ گویم با تو گر آئی چہ ادر قادیاں بینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	دوا بینی شفا بینی [illegible]
سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۸	شوال ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء عیسوی	سلسلۃ القدیم [illegible]
ای جہاں منتظر خوش باش کآمد دلستان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	آن مسیح موعود احمد مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سے	
معاونین	عہ	
برضائے	صہ	
خود	ہے	

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	عا	سے
ششماہی	عہ	عہ
سہ ماہی	۱۲	۱۴
یک ماہ		۶
فی پرچہ	۱	۲

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ پیشگی قیمت درخواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفٰے ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکنمے دوری از آں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا [illegible] نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ [illegible]

حالت رنج اور راحت [illegible] قبول کرنے کیلئے [illegible] [illegible] آویگا [illegible] قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی [illegible] مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا [illegible] [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۳۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ کَبُرَت فِتنَۃٌ
۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ جاءَ وَقتُکَ۔ وَنُبقِی لَکَ الآیات باھراتٍ
۲۔ قَرُبَ وَقتُکَ وَنُبقِی لَکَ الآیاتِ بیّناتٍ

ترجمہ ۔ ۱۔ فتنہ بڑا ہوگیا۔
۱۔ تیرا وقت آگیا۔ اور ہم تیرے واسطے روشن نشان باقی رکھیں گے
۲۔ تیرا وقت قریب آگیا۔ اور ہم تیرے واسطے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔

فرمایا:۔ ان الہامات میں الفاظ باہرات بیّنات صفت کے طور پر نہیں کہ حال کے طور پر آئے ہیں اور دوام کا فائدہ دیتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ چمکتے ہوئے اور کھلے نشانات اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ہمیشہ قائم رہیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کے لطف عنایات اور احسان کا ایک بڑا نمونہ ہے۔ اور اس میں بڑی خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے الفاظ شوکت کے ساتھ تسلی دیتے ہیں۔ کہ تم تردد نہ کرو۔ اس سلسلہ کے قیام کے اصل مقصد کو ہم پورا کریں گے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ باہرات اور بیّنات کیا ہیں۔ مگر ایک بڑے شکر اور سجدہ کا مقام ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ایک عظیم الشان بشارت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس سلسلہ کی تائید میں ایسے کام کریگا۔ جن سے بہت تبدیلی ہوگی۔ اور دنیا پر ایک عظیم اثر پڑے گا۔

ایک پرانا الہام حضرت صاحب نے دوبارہ سنایا اور وہ اس طرح سے ہے:۔
بہت سے حادثات اور عجائبات کا ملنے کے بعد تیرا حادثہ ہوگا۔

القول الطیب

۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ دو آدمیوں نے بیعت کی۔ ایک نے سوال کیا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا وہ لوگ ہمکو کافر کہتے ہیں۔ اگر ہم کافر نہیں ہیں تو وہ کفر لوٹ کر ان پر پڑتا ہے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اس واسطے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ پھر ان کے درمیان جو لوگ خاموش ہیں۔ وہ بھی انہیں میں شامل ہیں۔ ان کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے دل کے اندر کوئی مذہب مخالفانہ رکھتے ہیں۔ جو ہمارے ساتھ بظاہر شامل نہیں ہوتے۔

قادیان میں سکھا شاہی

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن
خاک ہوجائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

چونکہ اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نرمی۔ درگذر اور شر کا مقابلہ نہ کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس لئے اکثر ناعاقبت اندیش اس بات سے فائدہ اٹھاکر اس غریب جماعت کو عموماً ہر جگہ دکھ دیتے ہیں آئے دن الحکم کے ذریعہ کسی نہ کسی مقام کی جماعت یا احمدیوں پر مظالم کے حالات لکھے جاتے ہیں لیکن آج عرصہ کے بعد آپ بیتی یعنی خاص قادیان کے حالات لکھے جاتے ہیں اور یہ حالات اب نہائت خطرناک حالت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ قادیان کے سکھوں کی جماعت نے بارہا ہماری جماعت پر حملہ کیا ہے اور یہ تو ایک معمولی بات ہوگئی ہے کہ وہ ہمارے مزدوروں سے کیاں اور ٹوکریاں چھین کر لے گئے ہیں جبکہ وہ ہمارے کام پر لگے ہوئے تھے بلکہ یہ کہنے میں مبالغہ نہیں کہ یہاں کے سکھ زمیندار ایک عرصہ سے ٹوکریوں اور کیوں کے خرید سے بے فکر ہوچکے ہیں۔ انہیں جب ضرورت ہوتی ہے وہ ہمارے کو چھین لے جاتے ہیں۔ اور ہم خاموشی کے ساتھ ان کی ان حرکات کو دیکھا کرتے ہیں لیکن اب صبر کی حد ہوچکی۔ زیادہ انتظار کرنے کی طاقت ہم میں نہیں رہی۔ اس لئے ہم متواتر ان کے مظالم مقامی اور ذمہ وار حکام کو سنائیں گے۔ اور اپنے درد کی دوا انہیں سے چاہیں گے۔

اب تازہ واقعہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کا ہے۔ کہ بہت سے سکھوں کا ایک گروہ میاں احمد نور پر بلوہ کرکے آپڑا۔ اور اس غریب کو سخت مارا۔ وہ کسی طرح ان کے قبضہ سے نکل کر بھاگا۔ اور بھاگ کر اس نے اپنے مکان میں گھس کر پناہ لی۔ تو یہ سکھا شاہی کرنے والے دلیر اور بہادر اس کے دروازے پر پہنچے۔ دروازے کو توڑنے کی کوشش کی۔ اور سخت گالیاں دے رہے تھے کوئی اندر اینٹیں پھینکتا تھا۔ کوئی کچھ۔ بڑی تشویش ہوئی۔ آخر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان کو اطلاع دی گئی۔ وہ سنتے ہی موقعہ واردات پر پہنچے۔ اور انہوں نے آکر نہائت عقلمندی کے ساتھ اس حملہ آور گروہ کو منتشر کیا لیکن یہ لوگ بہت بڑے جوش میں ڈانگوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ کہ بس مار دھاڑ خون بہا دو۔ اس واقعہ کی اطلاع تھانہ میں مظلوم احمد نور نے جاکر دی جس پر منشی سندھی خان صاحب ہیڈ کنسٹبل تفتیش کے لئے مامور ہوکر اسی روز شام کو آئے اور انھوں نے نہائت سلامت روی کے ساتھ جیسا کہ ان کی عادت میں ہے۔ موقعہ واردات کو دیکھا۔ اور سب کے بیانات لئے اور اکثر کو ملزم قرار دیکر وہ تاریخ کے لئے مقدمہ چالان کرتے کے واسطے مقرر کی۔ یہ تو معمولی بات ہے۔

اس امر سے ان لوگوں کے جوش کا پارہ اور بھی چڑھ گیا ہے۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس فساد کی تہ میں یہاں کے بعض اور لوگ ہیں جنکی بابت غالباً بعض لوگ گذشتہ واقعات اور کاغذات سے مدد دے سکیں گے کہ انہوں نے کبھی ہماری مخالفت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا جس کے متعلق مقامی ذمہ وار حکام یقیناً بے خبر نہ ہونگے۔ قادیان کے بے طرفدار ہمارے مخالف بھی ایسی شہادت دے سکتے ہیں کہ یہ لوگ ہم پر کئی مرتبہ حملے کرچکے ہیں۔ ایسی سکھا شاہی سرکار انگریزی کے راج میں سخت اندھیر ہے۔ اور اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا۔ تو ہماری جان۔ مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے۔ اور اس امر میں ایڈیٹر الحکم کو محض اس وجہ سے کہ وہ ایسے معاملات میں قلم سے کام لیتا رہا ہے۔ خصوصاً نشانہ بنایا گیا ہے۔ جس کے لئے میں اپنے ضلع کے ذمہ وار حکام کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں اور آئندہ خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جن لوگوں کا یہ مجمع خلاف قانون ہورہا ہے۔ اور جو سازشیں اور منصوبے ہمارے خلاف کئے جارہے ہیں۔ اور اس کی تہ میں جو امر ہے۔ اس کا راز بھی عنقریب افشا کردیا جاوے گا۔

خدا کی تازہ وحی

۱۶۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ قَالَ رَبُّکَ اِنَّہٗ نَازِلٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا یُرْضِیکَ۔ رَحمَۃً مِنَّا وَ کَانَ اَمْرًا مَقْضِیًّا۔ قَرُبَ مَا تُوعَدُونَ
۲۔ اَمْرٌ تُ نَافِذًا

ترجمہ۔ کہا تیرے رب نے۔ تحقیق وہ نازل کرنے والا ہے آسمان سے وہ امر جس سے تو خوش ہوجائے گا۔ یہ رحمت ہے ہماری طرف سے۔ اور یہی ابتداء سے مقدر اور فیصلہ شدہ امر ہے۔ قریب ہے وہ شے جس کا تم وعدہ دئے گئے ہو۔
میں نے یہ حکم نافذ کردیا ہے۔ یعنی اٹل ہے۔

قیمت پیشگی

تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بغیر پیشگی قیمت کے وصول ہونے کے اخبار کو جاری رکھنا ایک بڑے سرمایہ کو چاہتا ہے۔ جو بدر کیواسطے سردست میسر نہیں اس واسطے خریداروں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جب تک اخبار اپنے فنڈ سے چلنے کے قابل نہیں ہوتا سب صاحبان قیمت پیشگی سے اس کی امداد کیا کریں۔ اگر یہ قاعدہ عام بنایا جائے۔ تب تو سہولت کے ساتھ اخبار کے باقاعدہ چلنے کے سامان مہیا ہوسکتے ہیں۔ ورنہ بہت مشکل پیش آتی ہے لہذا ۱۹۰۶ء کی قیمتیں وصول کرنے کیواسطے آئندہ سال کا پہلا یا دوسرا پرچہ سب صاحبان کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا امید کہ وصول کرکے مشکور فرمائیں گے

فضل دین

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ایک شاگرد نے رخصت کے وقت آپ سے بعض علوم کی کتب اور نصیحت کے متعلق سوال کیا۔ مولوی صاحب نے ایک پرچہ کاغذ لکھ کر دیا۔ اگرچہ وہ اس کی استعداد کے متعلق خاص ہے تاہم اس کا شائع کرنا عام فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ سائل کا نام ہی اس مضمون کیواسطے مبارک سرخی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔ ادعیہ میں۔ الحمد۔ معوذتین۔ استغفار۔ لاحول۔ ربنا آتنا فی الدنیا اور درود شریف ہیں۔

۲۔ ترجمہ قرآن۔ شاہ ولی اللہ شاہ رفیع الدین۔

۳۔ تصوف۔ فتوح الغیب۔ عوارف۔

۴۔ زمانہ نبوی کے لئے۔ زاد المعاد۔

۵۔ خلافت کے لئے اشہر المشاہیر۔ الفاروق شبلی۔

۶۔ بزرگان امت کے عالم۔ امام ابوحنیفہ۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام احمد۔ امام بخاری۔ شیخ ابن تیمیہ۔ شیخ ابن قیم ولی اللہ ہیں۔ اور اولیاء میں فضیل عیاض۔ ابوالحسن۔ جنید۔ سید عبدالقادر۔ مورخ ابن خلدون ابن جریر طبری۔ ذہبی۔ ابن ہشام ہیں۔

۷۔ خیر القرون کے لئے تذکرہ حافظ ذہبی۔ اور تصنیف امام محمد شیبانی ہیں۔

۸۔ ایام العرب

موعظۃ مودع

۱۔ استغفار۔ لاحول۔ الحمد۔ درود۔ اور دعائیں بہت کیا کرو۔ افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔ اور توحید اس کا منشا ہے۔ صواب توحید میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ میں السابقون الاولون من المہاجرین والانصار کی اتباع ہے۔ اور بس

۲۔ اطاعت و اتباع امام لابد ہے۔ اور اس کی تعلیم سردست کشتی نوح میں موجود ہے۔ اصل ذریعہ دعا۔ اور اگر کسی سے محبت کرو۔ تو للہ کرو۔ اور اگر کسی سے بغض کرو۔ تو صرف محدود اور للہ ہو۔ دوام تعلق کے لئے اہدنا الصراط والی دعا ہے۔ والدہ۔ بی بی۔ اخوان۔ اور اقارب سے اچھے اور اعرف معاشرت کرتے رہو۔ صدقہ و خیرات میں چندہ نواب الحق میں ہوشیار رہو۔ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں چست رہو۔

نورالدین۔ ۳۰ نومبر ۱۹۰۵ء۔ قادیان

ریویو

دبدبۂ آصفی۔ یہ ایک اخلاقی علمی تاریخی مضامین کا ماہوار رسالہ ہے۔ جو محبوب پریس علاقہ بیشکاری حیدرآباد دکن سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں مشرقی اور مغربی علوم کے متعلق مختصر مفید اور دلچسپ مضامین درج ہیں اور ان کے علاوہ غزلیں ریویو اور مختلف اشتہارات بھی درج ہوتے ہیں۔ عام قیمت سالیانہ مبلغ للعہ ہے۔

محبوب الکلام۔ یہ ایک ماہوار رسالہ ہے اور مذکورہ بالا مطبع سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر سر مہاراجہ بہادر ہیں۔ جو سرکار نظام دکن کے وزیر اور شاگرد ہیں۔ اس میں مختلف شعراء کی تازہ نظمیں اور اشعار ماہ بماہ درج ہوا کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عہ سالیانہ ہے۔

کارخانہ سیاہی۔ الہ آباد کے کارخانہ سیاہی بنام دی امپیریل کیمیکل اینک مینیوفیکٹری نے ہمارے پاس انگریزی بلیو بلیک کی دو چھوٹی شیشیاں برائے ریویو ارسال کی ہیں۔ ہم بخوشی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ یہ سیاہی لکھنے میں صاف اور روشن ہے۔ اور فونٹین پین بھی لکھنے کا کام بخوبی دیتی ہے۔ ولایت سے منگوانے کی بجائے ان کا استعمال کرنا سستا پڑیگا۔ اور کام اتنا ہی بلکہ بعض سے اچھا۔

تاج ونشان۔ یہ ایک سو صفحہ کی کتاب ہے جس میں مصنف نے نہایت محنت کے ساتھ قدیم اور جدید شاہی تاجوں اور پگڑیوں اور ٹوپیوں کے نقشہ جات بہم پہنچا کر صفائی سے چھپوائے ہیں۔ اس کتاب کے مؤلف جناب محمد رفیع اللہ صاحب رضوی عالی سابق ایڈیٹر ابن گزٹ ہیں اور کتاب صاحب مذکور سے مطبع سرکاری ریاست بھوپال میں مل سکتی ہے۔

رسید زر

۴۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ مولوی صفدر حسین صاحب ورنگل
۴۔ " " ۔ فضل الدین صاحب چلہ
۴۔ " " ۔ شیخ احمد صاحب جیسکے
۴۔ " " ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب
۴۔ " " ۔ مرزا نیاز بیگ صاحب
۶۔ " " ۔ محمد شفیع صاحب سوداگر لودیانہ
۹۔ " " ۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی
۹۔ " " ۔ مرزا نظام علی صاحب رسول
۹۔ " " ۔ منشی محمد حیات صاحب سکھر
۱۰۔ " " ۔ عبداللہ درزی۔ جھنڈو شاہی
۱۱۔ " " ۔ منصب علی خان صاحب قادیان
۱۱۔ " " ۔ ماسٹر عبدالحق صاحب۔ قادیان
۱۲۔ " " ۔ غلام رسول صاحب سٹیشن ماسٹر کراچی
۱۲۔ " " ۔ ماسٹر محمد سعید صاحب کوہاٹ
۱۲۔ " " ۔ عبدالحکیم خان صاحب جگادھری
۱۲۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ شیخ عنایت اللہ صاحب افسر پولیس لائن مظفرگڑھ
۱۲۔ " " ۔ محمد یوسف صاحب عرائض نویس مردان
۱۲۔ " " ۔ شیخ خدا بخش صاحب منصف درجہ اول مردان
۱۲۔ " " ۔ مستری امام الدین صاحب قادیان
۱۲۔ " " ۔ گلاب الدین صاحب مدرس گل محل رہتاس
۱۶۔ " " ۔ طالع مند صاحب سفید پوش راولپنڈی
۱۶۔ " " ۔ مسٹر محمد علی خان صاحب۔ شاہ جہانپور
۱۶۔ " " ۔ غلام محمد صاحب مدرس مڈل اسکول ٹانچہ
۲۰۔ " " ۔ مینیجر کمرشل سائیکل مارٹ لاہور
۲۰۔ " " ۔ ایس۔ ایم۔ یوسف۔ انبالہ
۲۱۔ " " ۔ حیات محمد صاحب گلا مارانی
۲۱۔ " " ۔ علی محمد صاحب نجیب آباد
۲۱۔ " " ۔ سلطان احمد صاحب قاضی کوٹ
۲۱۔ " " ۔ غلام مصطفٰے صاحب لاہور
۲۱۔ " " ۔ نواب خان صاحب۔ جہلم
۲۳۔ " " ۔ احمد شیر خان صاحب تھانہ مئو
۲۳۔ " " ۔ سید محمد صاحب جھنڈا قوالی
۲۴۔ " " ۔ محمد میر حسن صاحب آگرہ
۲۳۔ " " ۔ احمد شاہ صاحب مترجم جالندھر
۲۴۔ " " ۔ محمد عمر حیات صاحب پھلور
۲۴۔ " " ۔ رکن الدین صاحب۔ ہرچوکے
۲۴۔ " " ۔ مردان علی صاحب۔ حیدرآباد دکن
۲۶۔ " " ۔ عبداللہ بیگ صاحب سیالکوٹ
۲۶۔ " " ۔ خادم علی صاحب پسرور
۲۹۔ " " ۔ امام الدین صاحب کریمہ
۳۰۔ " " ۔ اللہ داد صاحب قوم گوجر معرفت حکیم محمد قاسم صاحب
۴۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ عبدالحکیم صاحب اسسٹنٹ ماسٹر
۴۔ " " ۔ محمد عبدالعزیز صاحب رڑکی
۵۔ " " ۔ غلام رسول صاحب طالب علم گڑگی
۶۔ " " ۔ محمد حسین صاحب۔ پٹیالہ
۷۔ " " ۔ صوفی عبدالرحمان صاحب مالیر کوٹلہ
۷۔ " " ۔ مولوی امام علی خان صاحب بسی
۸۔ " " ۔ عبدالواحد صاحب تالبکوٹ
۱۱۔ " " ۔ فیروز علی صاحب رستہ
۱۱۔ " " ۔ محمد نواب خان صاحب تحصیلدار گوجرانوالہ
۱۴۔ " " ۔ نامعلوم الاسم براہ بمبئی
۱۵۔ " " ۔ سید جلال صاحب بہرا
۱۵۔ " " ۔ وزیر علی صاحب مولین
۲۰۔ " " ۔ میاں عبدالرشید صاحب مالک
۲۰۔ " " ۔ حاجی عبدالرحمان صاحب
۲۰۔ " " ۔ میاں عبدالسلام صاحب ایجنٹ

پردہ

مولوی فضل الٰہی صاحب احمد آباد ضلع جہلم نے تحریر فرمایا ہے حضرت مولوی نور الدین صاحب سے سوال مندرجہ ذیل کا جواب دریافت کر کے بذریعہ اخبار بدر شائع کیا جائے۔ تاکہ دیگر ناظرین اخبار بدر کو بھی فائدہ پہنچ جائے۔ لہذا اس کا جواب بعد ملاحظہ حسب الحکم جناب حضرت مولوی نور الدین صاحب شائع کیا جاتا ہے۔

سوال۔ قرآن شریف اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے کن اشخاص سے عورت کو پردہ کرنا جائز ہے؟

جواب۔ اگرچہ پردہ پر رسالہ میگزین میں ایک بڑا وسیع مضمون لکھا جا چکا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے زیادہ قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ مگر بعض آدمیوں کا قاعدہ ہے کہ لمبے مضامین پر زیادہ غور نہیں کرتے اور نہ ہی پڑھتے ہیں اور مختصر تحریر کو شوق سے پڑھ جاتے ہیں۔ دوسرے مولوی صاحب موصوف کی درخواست کو بغیر منظور کئے قائل کر دینا مناسب نہیں جانا۔ اس واسطے مختصر سا جواب دیا جاتا ہے۔ تاکہ ہر انسان اس سے فائدہ اٹھائے

قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے مندرجہ ذیل اشخاص سے عورت کو پردہ نہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور اس کے سوا سب سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

خاوند۔ اپنا باپ۔ خاوند کا باپ۔ اپنا بیٹا۔ خاوند کا بیٹا۔ بعض عورتیں بیاہی جاتیں۔ تو ان سے پہلے بھی اس مرد کی شادی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس خاوند کا پہلی بیوی سے بیٹا ہوتا ہے۔ پس اس سے بھی پردہ کرنا جائز نہیں۔ یہ خاوند کا بیٹا کہلائیگا اور جو لڑکا ان دونوں میاں بیوی سے ہو۔ یا اس عورت کا پہلے بھی کہیں نکاح ہوا تھا۔ اور اب دوسری بار ہوا ہے۔ اور پہلے خاوند سے کا اس کا بیٹا ہے۔ تو وہ اس عورت کا بیٹا کہلائے گا۔ اس سے بھی پردہ کا حکم نہیں۔ بھائی۔ بھتیجہ۔ بھانجا۔ صرف اپنے رنگ اور طرز کی عورتوں سے۔ غلاموں سے۔ ایسے خدمتگار مردوں سے جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے۔ مثلاً بہت بڈھا یا مخنث مرد۔ ویسے لڑکے جو نابالغ ہیں۔ ان کے سوا سب سے پردہ کرنا کرانا ضروری ہے۔ یا مختصر الفاظ میں یہ گر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جن سے نکاح جائز ہے ان سے پردہ کرانا بھی جائز ہے۔ یہ تو قرآن شریف کا حکم ہے اور حدیث میں یوں حکم ہے۔ کہ ایک روز ام سلمہ و میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھی تھیں۔ کہ عبد اللہ ابن ام مکتوم جو کہ نابینا تھے۔ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو بیویوں کو فرمایا۔ کہ تم پردہ میں ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حرج ہے۔ نہ وہ دیکھتا ہے۔ نہ معلوم کر سکتا ہے کہ کون بیٹھی ہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ کہ وہ تو نہیں دیکھتا۔ پر تم تو ضرور اسے دیکھتی ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ نابینا شخص سے بھی پردہ کرانا ضروری ہے۔ کیونکہ جس طرح سے مرد کو خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ غض بصر کرے۔ ایسے ہی عورت کو بھی حکم ہے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔

بعض لوگوں کا قاعدہ ہے۔ کہ بسا اوقات ایک غیر مرد کو کسی غیر عورت سے کسی وجہ سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور وہ دونوں آپس میں دینی یا دنیاوی بھائی بہن یا ماں بیٹا بن جاتے ہیں جس کے باعث ان کے درمیان سے پردہ بالکل اٹھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے دل سے ہی فیصلہ دے لیتے ہیں۔ کہ ہمیں اب پردہ کی ضرورت نہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف نے جن اشخاص کو پردہ کے حکم سے مستثنیٰ کیا ہے۔ ان میں یہ نہیں ہے دوسری یہ بھی پختہ دلیل ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں مومنوں کی مائیں تھیں۔ ان سے بڑھ کر کوئی روحانی ماں نہیں ہو سکتی۔ پس جس صورت میں کہ وہ بھی تمام مومنوں سے پردہ کیا کرتی تھیں۔ تو دوسرے کسی کو کیا مجال ہے کہ وہ اس کے سوا کوئی اور راہ تلاش کرے۔

عام طور پر یہ رسم بھی پھیل گئی ہوئی ہے کہ بعض بڑے بڑے پابند پردہ اور شریف خاندانوں کے گھروں میں بھی غیر عورتیں بغیر کسی قسم کی روک ٹوک کے چلی جاتی ہیں۔ جو بعض اوقات بڑی مصیبت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ قرآن شریف میں عام عورتیں نہیں بیان ہوا۔ بلکہ نسائهن آیا ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ اپنے ہی رنگ کی عورتیں۔ پس غیر عورتوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے متعلق مولوی نور الدین صاحب ایک اپنی کہانی سنایا کرتے ہیں۔ چونکہ مولوی صاحب نے فائدہ رسانی کی غرض سے اکثر دفعہ بیان فرمایا ہے۔ اور نیز چونکہ اس سے بھی ایک سبق ملتا ہے۔ اس واسطے میں بھی اس کو لوگوں کی عبرت اور فائدہ رسانی کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ مولوی صاحب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ جن دنوں والدہ عبد الحی سے میری شادی ہوئی تو انہی دنوں میرے ایک دوست نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ میری بیوی آپ کے گھر میں آپ کی بیوی کو ملنے کے لئے جانا چاہتی ہے۔ چونکہ میرا وہ دوست تھا۔ میں نے بڑی خوشی سے اجازت دیدی۔ جب وہ میری بیوی کے پاس گئی۔ تو میری بیوی کو دیکھ کر اس نے اپنے منہ سے تاسف کے کلمات نکالے اور بہت رنج ظاہر کیا۔ کہ اے بی بی تیرے ماں باپ نے تم پر بہت ہی ظلم کیا ہے۔ جو تجھے تیرے باوا کی عمر کے مرد کے ساتھ بیاہ دیا۔ تجھے خوشی کیا ہوتی ہوگی۔ بلکہ تو تو اسے دیکھ کر دل میں آہیں بھرتی ہوگی۔ دیکھ میں نے جہاں اپنی لڑکی کی شادی کی ہے۔ وہ لڑکا اس کا ہم عمر۔ نوجوان۔ بڑا خوبصورت ہے۔ اور ہر وقت وہ ہنستے کھیلتے رہتے ہیں۔ اور خوشی میں زندگی بسر ہوتی ہے۔ جب اس نے یہ باتیں کہیں۔ تو میری بیوی نے مجھے فوراً بلا کر کہا۔ کہ آپ ایسی عورتوں کو اندر میرے پاس بھیجتے ہیں جو ایسی باتیں مجھے کہتی ہیں۔ وہ عورت تو اسی وقت چلی گئی اور میں قدرت کے تماشہ کا منتظر رہا۔ کہ دیکھئے۔ وہ پاک ہستی کیا کرتی ہے۔ کیونکہ وہ میری تحقیر کر گئی۔ اور اس نے اپنے داماد پر بہت اترائی تھی۔ خدا کی قدرت تھوڑے عرصہ کے بعد اس کا وہ داماد جس کو اس نے موٹا تازہ جوان کر اور نوجوان خیال کر کے لڑکی دی تھی۔ بعارضہ دق مر گیا۔ اور میں محض خدا کے فضل اور اس کی حفاظت سے اب تک آپ لوگوں میں زندہ موجود ہوں۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔ پس اس سے معلوم ہوا۔ کہ اپنے گھروں میں غیر عورت کو بغیر دریافت آنے نہیں دینا چاہیئے۔

بعض گھروں میں یہ بھی دستور دیکھا گیا ہے۔ کہ ان میں جو غیر بچے مثلاً خدمتگار وغیرہ عالم نابالغی میں کام کرتے ہیں۔ اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں۔ تو ان کو اس خیال سے کہ وہ انہی گھروں میں پلے ہیں۔ اندر آنے سے یا کم از کم اطلاع کر کے اندر آنے سے روکا نہیں جاتا۔ یہ بھی نقصان دہ رسم ہے۔ اور قرآن شریف اور حدیث کی رو سے غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں ان غیر لوگوں سے پردہ نہ کرنے کا حکم ہے۔ جنکو عورتوں کی خواہش نہ ہو۔ یا وہ بچے جو ابھی نابالغ ہوں۔ جب وہ بالغ ہو جائیں۔ تو فوراً ان سے پردہ کرانا چاہیئے۔ یہ ہے پردہ کا حکم۔ اب میں مختصر طور پر بعض لوگوں کی آگاہی کے لئے یہ لکھتا ہوں۔ کہ پردہ کہتے کس کو ہیں یعنی شرع میں پردہ کے حد کیا ہیں۔ سو واضح ہو۔ کہ جیسا کہ آج کل بعض نادان مسلمانوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ عورت کو چار دیواری سے باہر ہوا تک نہ لگے۔ اور اس بیچاری کا جنازہ ہی اگر باہر نکلے تو نکلے۔ خواہ وہ بیچاری بانیہی کراہ کر جان دیدے مگر وہ قدم باہر کہیں رکھنے نہ پائے۔ وہ بعض کم عقل جو انسانیت کی حد سے باہر نکل گئے۔ یہاں تک آزادی دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ کہ عورتیں بے شک عیسائی عورتوں کی طرح کھلم کھلا باہر سیر کرتی پھریں۔ کوئی حرج نہیں۔ اور یہی طریقہ ان کی تعلیم عقل اور فہم بڑھنے کا ہے۔ یہ دونو گروہ بڑی غلطی پر ہیں۔ اور اس راہ کو چھوڑ کر جو صراط مستقیم ہے۔ اور جس پر چلنے کے لئے خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے اور نیز درمیانی روش کو ترک کر کے افراط اور تفریط میں جا پڑے۔ اور یہ بے شک ہلاکت کی راہ ہے۔ کامیابی کی وہی راہ ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول نے بتائی۔ پس قرآن شریف میں جو پردہ خداوند کریم نے فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو مومن کو حکم ہے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے پاکیزہ بات ہے۔ بے شک خدا تمہارے کاموں سے خبردار ہے دوسری طرف مومن عورتوں کو یہ حکم ہے کہ اپنی آنکھوں کو تم بھی نیچا رکھ کر چلا کرو۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ اور اپنی زینت ظاہر نہ کرو۔ ہاں جو خواہ مخواہ ظاہر ہوتی ہو۔ اور اپنی سینوں پر اپنی اوڑھنی لے لیا کرو۔

پس قرآن شریف میں جو پردہ کا حکم ہے۔ وہ صرف اتنا ہی ہے۔ کہ اول تو مرد اور عورت دونوں اپنی آنکھوں کو نیچا کر کے چلا کریں۔ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ کہ اگر انہوں نے

نیچا کرکے چلا جائے۔ تو پاس سے گذرنے والے کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ کون پاس سے گذرا ہے۔ اور یہی کافی پردہ ہے۔ اپنے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو ایسا غض بصر ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایک شخص بالکل سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اور بھی پاس آدمی ہوں۔ تو ان کو اتنا ہی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ شخص یہاں ہے کہ نہ۔ اور آپ اس کو بلانے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ ادہر تو آنکھوں کو قابو میں رکھنا۔ اور دوسری طرف شرمگاہوں کی حفاظت۔ پھر خداوند کریم نے ذرا اور وسعت دی ہے۔ کہ اپنی زینت کسی غیر محرم پر ظاہر نہ کریں۔ مگر جو اضطرار کہ کام کاج کرتے وقت ننگے ہو جایا کرتے ہیں۔ مثلاً یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ جب عورت کام کاج کرتی ہو۔ تو اور بدن کو تو وہ چھپا سکتی ہے۔ مگر ہاتھ پاؤں اور چہرہ کا منہ سے نچلا حصہ نہیں چھپا سکتی۔ ورنہ بہت بڑی دقت پڑتی ہے۔ کیونکہ امرا کی عورتیں تو کام کاج سے فارغ رہتی ہیں۔ اور غربا، عورتیں بیچاری خود کام کرتی ہیں۔ تو اس صورۃ میں تو ان کے واسطے بصورت دیگر بڑی لاچاری ہے۔ اور باہر نکلتے وقت خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ وہ اپنے دوپٹہ کو اس طرح سے اوڑھے کہ چھاتی بھی ڈھکی رہے۔ اور چہرہ بھی۔ یعنی۔ بکل مار کر گھونگھٹ نکال لے۔ یہ خاصہ پردہ ہو جاتا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا عملدرآمد رہا ہے۔ چنانچہ شرفا، پردہ دار اور دوسری عورتوں میں یہی تمیز تھی۔ کہ جب پردہ دار عورتوں کو باہر نکلنے کی ضرورت ہوتی۔ تو وہ اسی پردہ کے ساتھ باہر نکلا کرتیں یعنی اوڑھنی اوڑھ لیتی تھیں۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں کنوؤں تک سے پانی کے مشکے بھر لایا کرتی تھیں۔ آپکے وقت ایک لڑکی کا بیاہ ہوا۔ اس لڑکی نے خود ہی ساری برات کے لئے کھانا پکایا۔ خود ہی ہاتھ دھلائے۔ اور ہر طرح کی مہمان نوازی کی۔ خود ہی کھانا کھلایا۔ اور اسی کا اپنا بیاہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اپنی ایک بیوی کے ساتھ جارہے تھے۔ راستہ میں ایک صحابی ملا۔ آپ نے اس خیال سے کہ مبادا یہ نہ سمجھے۔ کہ کوئی غیر عورت ہے۔ اپنی بیوی کا سر پکڑ اور چہرہ اس کے سامنے کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ میری بیوی ہے۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلعم آپ کی نسبت کوئی بیجا خیال ہو سکتا ہے؟

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں آپس میں دوڑے۔ غالباً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی اس کی خاطر پیچھے رہ گئے۔ اور دوسری مرتبہ دوڑ کر آگے بڑھ گئے اور فرمایا۔ تلک بتلک یعنی باری اتر گئی پس کیسے ہی پاک انسان وہ تھے۔ اور نیک نمونہ ہمارے لئے چھوڑ گئے۔

اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت و بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

احباب سے التجا ہے۔ کہ وہ میری بیوی اور لڑکی کے لئے جو بیمار ہیں۔ خدا کے حضور دعا صحت فرمائیں۔ وما اسئلک

اجرا ان اجری الا علی ربی۔ والسلام
محمد نصیب احمدی

سوادیشی

سوادیشی یعنی اپنے دیس کی اشیاء کا استعمال کرنا اور دوسرے دیسوں کی اشیاء کا استعمال جائز نہ سمجھنا بلکہ آج کل کے طریق بنگال کے مطابق حرام جاننا۔ یہ اس لفظ کے ان دنوں عملی اور اصطلاحی معنی ہیں ممکن ہے کہ کہیں کہیں کوئی کوئی مسلمان بھی اس میں شامل ہوا ہو۔ مگر عموماً اس میں بنگالہ کے ہندو اور پنجاب کے آریہ ہی زیادہ تر حصہ لے رہے ہیں۔ اس تحریک کی بناء اور جڑ ملک کی دیسی اشیاء کی محبت اور ان کے استعمال اور رواج کے ساتھ ہمدردی نہیں ہے۔ بلکہ اصل محرک اس کا بنگالہ کی تقسیم ہے۔ بنگال ایک بہت بڑا صوبہ ہندوستان کا ہے جس کے حدود کو انگریزوں نے اپنے ملکی فوائد کو مد نظر رکھ کر وسیع مقرر کیا تھا۔ اور اب اسی گورنمنٹ نے اپنے دیگر مصالح کو مد نظر رکھ کر اس نقشہ کے دو حصے کر دئے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کا ایک ملکی معاملہ اپنی مصلحت کا ہے۔ بنگالیوں نے خواہ مخواہ اس میں دست اندازی کر کے اپنی دہوتیوں میں آگ لگالی اور اس کی طپش اپنے آریہ بھائیوں تک بھی پہنچادی۔ اور ان مجھی خوردن کی تقلید میں یہاں کی ماس خور پارٹی اور گھاس خور پارٹی بھی جوش میں آئی۔ اور گورنمنٹ کا مقابلہ کرنے کے واسطے اپنی دہوتیوں کو چست کیا۔ اور یہ تجویز سوچی۔ کہ یورپ کی اشیاء خرید کرنا چھوڑ دو۔ بس انگریز ڈر جائیں گے۔ اور تقسیم بنگالہ کی تجویز کو موقوف کر دیں گے۔ گورنمنٹ ایسی بزدل نہیں۔ کہ بنگالیوں سے دب کر اپنے ملکی مصالح کو ترک کر دے۔ اور نہ ایسی کمزور ہے۔ کہ ماشوں کی گیدڑ بھبکیوں پر کان رکھیں۔ چند روز تک سوادیشیوں کے یہ بیجا جوش فرو ہو جائیں گے۔ اور ندامت کے ساتھ سب خاموش ہو کر اپنی اپنی جگہ آرام سے بیٹھ جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے سوادیشی کے متعلق ہم اپنے کسی گذشتہ پرچہ میں شائع کر چکے ہیں۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ۲ لیکن ۱ روپیہ سے کم اُجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۶ روپے فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کرے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ دس روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت۔ لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑیگا۔

بدر کے دو پرچے مطلوب ہیں

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس ۳۱ و چھتیس ۳۶ دفتری کی غلطی سے بعض خریداروں کو دوبارہ چلے گئے ہیں۔ اور بعض کو بالکل نہیں گئے۔ جن صاحبان کو نہیں گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے اور یہاں پرچہ ایک بھی نہیں۔ دوبارہ چھپوائے جائیں تو بہت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہیں۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر کو ارسال کریں۔ تاکہ سب دوستوں کے فائل مکمل ہو جائیں۔ مینیجر

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے۔ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ اور چکی آرد وغیرہ کے کام میں تجربہ رکھتا ہو سردست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جاوے گا۔ آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو۔ تو سکھا دیا جائے گا۔ تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔ درخواست بمعہ نقول سندات آنی چاہئیں

المشتھر

شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد - سوداگران - وزیرآباد

ضرورت

دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ دفتر کے کام سے واقف ہو تھوڑی انگریزی بھی جانتا ہو۔ خط اچھا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

مینیجر بدر

www.aaiil.org

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

دکلیس و عقد و قائم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانوں کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی بری حالت میں دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گیر صاحب ہیں کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہیں حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سرتوڑ محنت یوں ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونے ناممکن ہیں۔ آخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہیں۔ ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول صرف عمہ ہے اور مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دہات اور ادہات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ ان کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے مرتب کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں۔ حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جائے منزل وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر۔ تینوں کتابوں کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۸ر۔ سنون دندان۔ اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا مسوڑے میں درد ہو یا خون آتا ہو دانت ہلتے ہوں۔ منہ میں سے بدبو آتی ہے دانت میں پس ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے ۸ر۔ سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ گولیاں اسم بامسمے ہیں جو صاحب اپنی قوۃ کو فاتحہ دیکھے ہیں یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے ذرا ہمارے ان حبوب کا استعمال فرمایئے۔ پھر دیکھئے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں پس کمزور کو آب حیات ہیں قیمت ساٹھ عدد حبوب ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ۔ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط میں جلدی کر لکھ دیتے ہیں کہ پڑھا کسی سے نہیں پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دیئے جاتے ہیں۔ مینجر

عمدہ۔ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) تفسیر القرآن بالقرآن جسمیں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی ہے دلوں پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلا جلد ہے مجلد ہے۔

(۲) حمائل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کی صورت میں تمام ترجمہ اور مضامین ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ع مجلد ہے

(۳) تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد عہ

(۴) تذکرۃ القرآن بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال ۸ر

(۵) تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم قیمت ۸ر (۶) تفسیر پارہ عم قیمت ۸ر

(۷) مفتاح القرآن صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خواں ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں قیمت ۸ر (۸) مفتاح العرب اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خواں عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے قیمت ۸ر

(۹) جامع العلوم یعنی میڈیکل سائی کلو پیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ نظام جسمانی (۳) علم وظائف الاعضاء (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت ۸ر علاوہ محصولڈاک (۱۰) میڈیکل سائی کلو پیڈیا انگریزی زیر طبع ہے قیمت ۸ر مجلد ۸ر (۱۱) مفید عام علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں ہر مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور نسخہ کامل طور پر درج کر دیئے گئے ہیں پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت ۸ر

(۱۲) تشخیص الامراض۔ اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہتر نسخہ صحیح ہے قیمت ع (۱۳) رسالہ اعضائے مخصوصہ اسمیں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریاں اور کمزوریاں کا علاج نہایت عمدہ طریق پر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) مفید النساء والصبیان اسمیں ان تمام بیماریوں کا علاج ہے جن میں عورتیں اور بچے کو پیش آجاتی ہیں اور نادان دائیوں کے ہاتھ سے پڑتے ہیں قیمت ۸ر (۱۵) الذکر الحکیم نمبر ۱۔ اس میں خداوند کی سچی قلاسفی اور الہام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸ر (۱۶) الذکر الحکیم نمبر ۲ حصہ دوم سورۃ الفاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

محمد عبد الحکیم خان سرجن مطب عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا

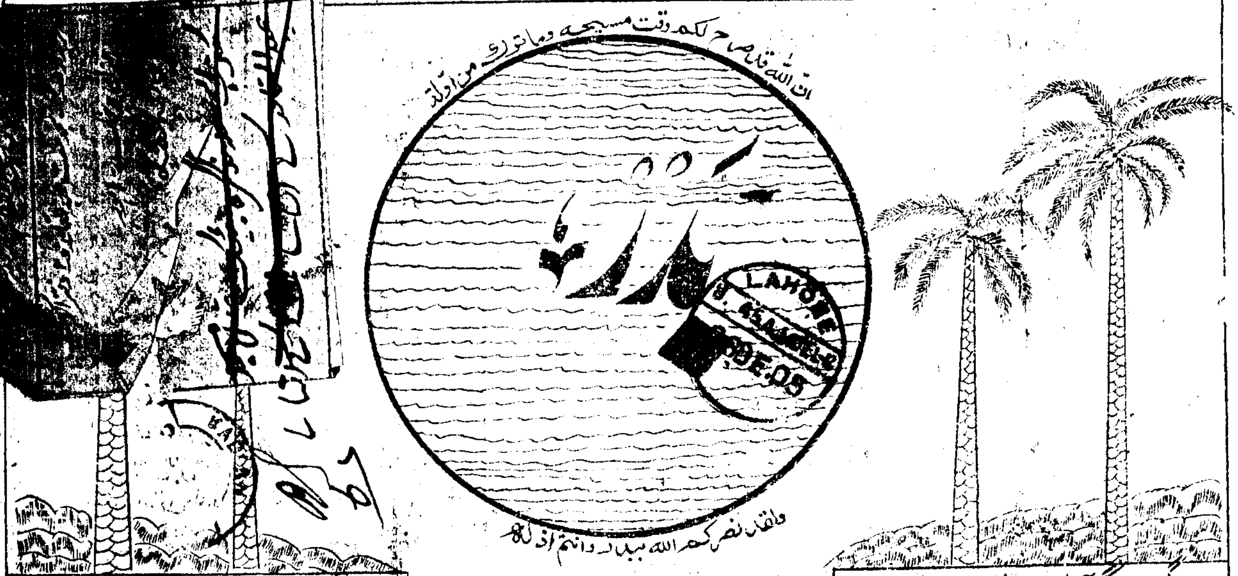

چہ گویم باتو گر آئی چہ ماور قادیان مینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۹ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان مینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۰ | ۲۴ شوال ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ عیسوی | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۵

ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدیِ آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست		سے
معاونین برضائے خود		عللہ
		صہ
		سے

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	عا	سے
ششماہی	عہ	عبہ
سہ ماہی	۱۲	۱۴
یک ماہ		۶
فی پرچہ	ا	۲

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ پیشگی قیمت درخواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے۔ باقی صورتون مین قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و است ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
بیکدمے دوری از آن عالیجناب ۔ نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

www.aaiil.org

کشف القناع لرد الخداع

ایام سفر دہلی میں ایک شخص مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی نے ایک تحریر لکھ کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دیا تھا جس کا جواب حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے لکھا ہے۔ اصل تحریر مع جواب درج کیے جاتے ہیں۔

اصل خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ الراشدین۔

عیسیٰ بن مریم جو بین یدی الساعۃ نازل ہونیوالے ہیں۔ وہ وہی نبی بنی اسرائیل ہیں نہ ان کا کوئی مثیل ہے۔

اس کی دو دلیلیں بیان پیش کی جاتی ہیں۔ اول حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلعم قال لیس بینی وبینہ یعنی عیسےٰ علیہ السلام نبی وانہ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض بین ممصرتین کأن راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل الحدیث اخرجہ ابو داؤد واحمد واول الحدیث۔ عند احمد الانبیاء اخوۃ العلات امہاتہم شتی ودینہم واحد وانی اولی الناس بعیسی بن مریم لم یکن بینی وبینہ نبی وانہ نازل الحدیث رجال۔ اس حدیث کے سب رجال شیخین ہیں۔ سوائے عبد الرحمن بن آدم کے۔ کہ وہ رجال مسلم سے ہے۔ پس اس حدیث کی صحت میں کیا کلام ہے۔ اور اس کی عاضد ہے حدیث عبد اللہ بن مسعودؓ قال لما کان لیلۃ اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقی ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ فتذاکروا الساعۃ فبدؤا بابراہیم فسالوہ عنہا فلم یکن عندہ منہا علم ثم سالوا موسیٰ فلم یکن عندہ منہا علم فرد الحدیث الی عیسی بن مریم فقال قد عہد الی فیما دون وجبتہا فاما وجبتہا فلا یعلمہا الا اللہ فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ الحدیث اخرجہ ابن ماجۃ واحمد وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن المنذر والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی فی البعث والنشور کذا فی الدر المنثور۔ اس حدیث کے سب رجال رجال شیخین ہیں سوائے مؤثر بن عفارہ کے کہ اس کو حافظ نے تقریب میں مقبول لکھا ہے اور کاشف میں اس کے ترجمہ میں لکھا ہے وثق وابن حبان۔ اگرچہ ہر واحد ان حدیثین میں سے قابل احتجاج ہے۔ مگر دونوں کے ملنے سے اور زیادہ قوت ہو گئی۔ اس لیے دونوں کو ایک دلیل قرار دیا۔ دوم یہ کہ حدیث نواس بن سمعان میں جس کو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اس نازل ہونیوالے کے حق میں چار بار نبی اللہ آیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا مرزا صاحب نبی اللہ ہیں یا نہیں۔ بر تقدیر ثانی مصداق عیسیٰ بن مریم کے جو نازل ہونیوالا ہے نہ ہوئے اور بر تقدیر اول کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ یہ انکار ہے۔ آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور احادیث متواترہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کا اور نیز مدعی نبوت کا دجالین کذابین میں سے ہونا لازم آتا ہے کیونکہ احادیث ابوہریرہ و ثوبان وغیرہما میں جن کو بخاری ومسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ دجالین کذابین کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ وہ سب دعویٰ رسول اللہ و نبی اللہ ہونے کا کریں گے۔ فقط۔

کشف القناع لرد الخداع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

مظہر شفقت وکرم معدن لطف اتم حضرت مولانا محمد بشیر صاحب۔ بعد سلام مسنون شوق مشحون الخ۔ جناب نے بالآخر بعد اثنائے الیسا اس تحریر کی ضرورت آ پڑی جس کے لیے اس محب قدیم نے دہلی میں داخل ہوتے ہی خدمت عالی میں عرض کیا تھا خیر بہرحال سچ ہے۔ ہر چہ دانا کند کند ناداں لیک بعد از خرابی بسیار مگر افسوس کہ جناب نے اس تحریر میں ہی اپنا اسم سامی تک تحریر نہیں فرمایا مجھے تعجب تو اس اختیار حجاب کے لیے پہلے بھی مانع نہ ہوتا۔

واذا سالتموہن متاعاً فاسئلوہن من وراء حجاب (اور جب ان سے کوئی سوال کرو تو حجاب کے پیچھے سے طلب کرو۔ منہ) مجھکو امید ہے۔ کہ جناب اس اپنی تحریر سے بحکم سہ نہان گے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔ انکار نہ فرماویں گے خصوصاً ایسے خادم قدیم سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے جس کی معرفت سابقہ بیان اب پہنچی ہوئی ہے۔ کہ سہ بہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش من انداز قدت را مے شناسم۔ غرض اس عرض سے یہ ہے کہ اس شہر دہلی میں مجھکو کوئی مخاطب صحیح معلوم نہیں ہوتا ہے۔ لہذا آپ سے ہی خطاب کیا جاتا ہے۔ بنا بر علیہ آپ کی تحریر کے جواب میں یہ چند سطور پیش کی جاتی ہیں۔ بغور ملاحظہ فرمائی جاویں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عیسیٰ ابن مریم نبی اسرائیلی جو بین یدی الساعۃ نازل ہونے والے ہیں۔ الیٰ قولکم اس کی دو دلیلیں بیان پیش کی جاتی ہیں جیا نچہ دلیل اول۔ آپ نے ایک حدیث ابو داؤد و احمد سے لکھی ہے۔ اور فرمایا کہ اس حدیث میں۔ انہ نازل کی ضمیر عیسیٰ بن مریم نبی اسرائیلی ہی کی طرف راجع ہے نہ کسی مثیل عیسیٰ کی طرف الخ۔ **اقول**۔ افسوس کہ جناب نے اس مدت دراز چہاردہ سالہ میں ان رسائل کی طرف توجہ نہ فرمائی جو جناب کی خدمت عالی میں وقتاً فوقتاً روانہ کیے گئے۔ اور پھر صد افسوس کہ ان رسائل کو ملاحظہ فرمایا جو الحال خدمت عالی میں بطور ہدیہ پیش کیے گئے۔ اور پھر ہزار افسوس اس امر پر کہ علم مرجع ومصداق ضمائر کا جو ادنیٰ طلبہ کو حاصل ہوتا ہے۔ اس کو بھی جناب نے نسیاً منسیاً فرما دیا۔ جو لکھا پڑھا تھا نیاز نے وہ سب یکدم میں بھلا دیا کیونکہ میں یہ عرض کر ہی نہیں سکتا کہ دیدہ و دانستہ جناب نے الا ایسا کچھ تحریر فرمایا ہے کیونکہ ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون (اور حق کو جھوٹ کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھکر سچ کو مت چھپاؤ) وارد ہے۔ بہرحال مرا یاد رہا فراموش لہذا یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ سے حضرت ضمیر غائب کا تو یہ حال ہے کہ اس کو ماقبل کے مضمون سے بھی ایک امر مستنبط کر کے اس کا مرجع قرار دے لیا جاتا ہے۔ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ (الضمائر کذکر وہ یعنی عدل پرہیزگاری کے قریب تر ہے۔ ۱۲) اور ضمیر شان وقصہ کو بھی آپ نے پڑھا ہی ہوگا۔ اب میں ماسخن فیہ میں گفتگو کرتا ہوں کہ ضمیر غائب سے مرجع کا مثیل بھی مراد ہوا کرتا ہے اس کے ثبوت کے لیے چند آیات اور آثار لکھے جاتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم ونعمۃ کانوا فیہا فاکہین کذلک واورثناہا قوماً آخرین۔ پ ۲۵۔ (کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیت اور مکانات بزرگ اور سامان نعمت کے وہ چھوڑ مرے جن میں وہ عزت کر رہے تھے۔ ایسا ہی ہونا تھا اور وارث کیا ہمنے ان سب چیزوں کا دوسری قوم کو۔ ۱۲) ایضاً فاخرجناہم من جنات وعیون وکنوز ومقام کریم کذلک واورثناہا بنی اسرائیل۔ پ ۱۹ (پس نکال دیا ہمنے انکو باغوں سے اور چشموں سے اور خزانوں اور مکانوں بزرگ سے ایسا ہی ہونا تھا۔ اور وارث کیا ہمنے ان سب چیزوں کا بنی اسرائیل کو۔ ۱۲) کیا ان دونوں آیات میں مثیل مرجع کا نہ خود مرجع مراد نہیں ہے۔ اگر آپ فرماویں کہ ان بعینہا خود مرجع ہی مراد ہے۔ تو عرض یہ ہے۔ کہ تاریخ کو ملاحظہ فرمایا جائے۔ کہ مدت ۴۰ برس کے بعد بنی اسرائیل فرعون کے ان مقامات کے وارث ہوئے تھے کیونکہ چالیس برس تو تیہ میں ہی حیران و پریشان رہے۔ اور بہت برس تک قوم جبارین سے جہاد کرنے میں صرف ہوئے۔ اور چالیس برس کے لیے تو نص قرآنی بھی موجود ہے۔ قال فانہا محرمۃ علیہم اربعین سنۃ یتیہون فی الارض فلا تاس علی القوم الفاسقین۔ پ ۶۔ (فرمایا وہ ملک زمین چالیس برس تک ان پر حرام ہے کہ بھٹکتے پھریں گے زمین میں پس مت افسوس کر تو نافرمان قوم پر۔ ۱۲) اس قدر مدت دراز تک یہ تمام متروکات فرعونی بلا تغیر کے کیونکر قائم رہ سکتی ہیں۔ بینوا توجروا۔ اور اگر ان میں کسی طرح کا تغیر تبدل پیدا ہو گیا تھا۔ تو پھر جو ضمیر اورثناہا میں موجود ہے وہ مثیل مرجع کی طرف راجع ہوئی۔ یا اصل مرجع کی طرف ثم بینوا توجروا ایسی آیات قرآن مجید میں بہت سی ہیں۔ جن میں ضمیر غائب سے خاص مرجع مذکور بعینہ مراد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مثیل مرجع کا مراد ہے۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب۔ پ ۲۲ (یعنی نہیں عمر دیا جاتا کوئی دراز عمر والا اور نہ گھٹایا جاتا ہے اس کی عمر میں سے کچھ۔ مگر یہ سب کتاب لوح محفوظ میں ہے) اب فرمائیے کہ اس آیت میں عمرہ کی ضمیر کس طرف راجع ہے۔ اگر معمر کی طرف راجع ہے۔ تو معنی فاسد ہو جاتے ہیں۔ پس لامحالہ مثیل معمر کی طرف راجع ہوگی۔ جو منقوص العمر ہے۔ کیونکہ کبیر العمر اور منقوص العمر ایک نقیض کے اعتبار سے باہم متشابہ ہیں۔ دیکھو علم معانی اور بیان کو۔ یہ تو ہے ضمیر غائب کا حال جس میں ضمیر غائب سے بھی تعریف کم ہوتی ہے۔ اب ضمیر مخاطب کا حال سنئے۔ جو ضمیر غائب سے اعرف ہوتی ہے معہذا اس میں بھی مخاطب کا مثل ہی مراد متکلم کی ہو جاتا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ واذ نجیناکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم

وفی ذٰلکم بلاء من ربکم عظیم ۔ (اور یاد کرو اس وقت کو جبکہ ہمنے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی۔ جو عذاب تمکو پہنچاتے تھے۔ کہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس مین تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی ۱۲) اس آیت مین چھ جگہ پر ضمیر مخاطب کم کی موجود ہے اور خطاب ہے۔ ان یہود سے جو معاصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ نہ معاصرین حضرت موسٰے کے پھر فرمائیے۔ کہ اس ضمیر کم سے مراد خاص مخاطب ہین یا مثیل مخاطب۔ جو ان کے آبا و اجداد ہین۔ اگر آپ سورہ بقر کا ملاحظہ فرمائین گے۔ تو بہت کثرت کے ساتھ ضمیر مخاطب سے مثیل مخاطب مراد پاوین گے۔ نہ اصیل مخاطب۔ باوجودیکہ ضمیر مخاطب کی ضمیر غائب سے اعرف ہوتی ہے۔ معہذا مراد اس سے مثیل مخاطب کا اکثر ہو جاتا ہے تو پھر کیا وجہ کہ ضمیر غائب جوانہ نازل فیکم مین ہے۔ مثیل غائب اس سے مراد نہو۔ باوجود قائم ہونے صدہا دلائل نقلیہ اور عقلیہ کے جو ہمارے رسائل مین بیان کی گئی ہین۔ اس امر پر کہ حضرت عیسٰے فوت ہو گئے ہین۔ اور وہ خود آسمان سے نازل نہین ہون گے۔ اور نہ وہ آسمان پر بیٹھے ہوئے ہین۔ تلک اذا قسمۃ ضیزی (یہ تقسیم ناقص اور خلاف انصاف ہے) ایضاً قال اللہ تعالیٰ قال فرعون یا ھامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات (کہا فرعون نے ہامان سے بنا تو میرے لئے ایک محل تاکہ پہنچ جاؤن۔ مین آسمان کے راستون پر ۱۲) اس آیت مین فرعون خاص اپنے وزیر ہامان کو مخاطب کر کر خطاب کرتا ہے کہ تو میرے لئے ایک محل بنا اور تعمیر کر دے۔ حالانکہ وزیر کی یہ شان نہین ہوتی۔ کہ معمار یا مزدور ہو کر محل یا کسی مکان کی تعمیر کرے اور ان معنون مین مناسبت حاکم محکوم کی ہے۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ ولقد خلقناکم ثم صورناکم ثم قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم الایۃ (اور تحقیق ہمنے ہی تمکو پیدا کیا اور پھر تمہاری شکلین بنائین۔ پھر ہمنے فرشتون سے کہا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو ۱۲) اس آیت مین ضمیر کم سے مراد آدم ہین۔ جو مثیل بنی آدم کے ہین ورنہ پھر اسجدوا لآدم۔ کیون فرمایا جاتا۔ بینوا توجروا۔

غرض کہ قرآن مجید مین اس کے نظائر اور شواہد بکثرت موجود ہین مگر بسبب طوالت کے آپ کی یاددہانی کے لئے اسی قدر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اور اب ہم احادیث و آثار کی طرف بھی رجوع کرتے ہین مسند دارمی مین طرق متعددہ سے وارد ہوا ہے۔ دیکھو باب صفۃ النبی صلعم قبل مبعثہ کو مولدہ بمکۃ و مہاجرہ بطیبہ وملکہ بالشام۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی جگہ مکہ معظمہ ہوا اور آپ کی ہجرت کی جگہ طیبہ ہے یعنی مدینہ منورہ اور آپ کی بادشاہت بلاد شام مین ہے۔ اس حدیث مین جیسا کہ خاص آپ کی مولد اور مہاجر کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح پر آپ ہی کی سلطنت اور ملک کا ہونا بلاد شام مین مذکور کیا گیا ہے حالانکہ خاص آنحضرت صلعم کی سلطنت بلاد شام مین واقع نہین ہوئی۔ بلکہ آپ کے نائب یا مثیل کی سلطنت یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سلطنت بلاد شام مین واقع ہوئی۔ لہٰذا بالضرور اس ضمیر غائب سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہی ہو سکتے ہین لاغیر وھو المدعا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بسبب فرمان واجب الاذعان کنتم خیر امۃ (تم بہترین امت ہو) کے خیر الامم ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مثل انبیاء کی ایسے برکات اور فضائل مرحمت فرمائے ہین جن کی وجہ سے بالضرور وہ مثیل انبیاء بنی اسرائیل کے ہین۔ دیکھو کلام نبوت مین بھی وارد ہوا ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ (میری امت کے علماء مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ہین ۱۲) ۔ واضح ہو۔ کہ اگرچہ متن اس حدیث کا باصطلاح محدثین کے اعلیٰ درجہ کی صحت کو نہین پہنچا۔ مگر اس کی صحت مضمون مین بحکم آیت مذکورہ کے کوئی کلام نہین ہو سکتا۔ اور پھر دیگر آثار و احادیث بھی اس کے موید واقع ہوئی ہین دیکھو نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض کہ اس مین لکھا ہے۔ وفی الزبور عن وھب بن منبہ سیاتی من بعدک نبی یسمی احمد ومحمد امتہ مرحومۃ اعطیتھم مثل ما اعطیت الانبیاء (حضرت وہب بن منبہ سے زبور مین وارد ہوا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ قریب آوےگا تیرے بعد ایک نبی جس کا نام احمد اور محمد ہوگا۔ اس کی امت رحم کی گئی ہے۔ کہ عطا کئے ہین مین نے انکو وہ فضائل جو انبیاء کو دئے ہین۔ ۱۲) الی غیر ذٰلک نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۲۹۱۔ پس خلفاء اور نواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو سردار امت مرحومہ کے ہوا کرتے ہین۔ ان کے مثیل انبیاء ہونے مین کیا کلام باقی رہا۔ سردار امت ہونا ان کا اس حدیث سے بھی ظاہر ہے۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے صدی کے سر پر ایسے شخص کو بھیجتا ہے۔ جو کہ اس امت کے دین کو تازہ کر دیتا ہے ۱۲) ایضاً اسی کتاب مین لکھا ہے۔ وعن ابن عباس انہ قال لعبد المطلب اشھد ان فی اعدی یدیک ملکا وفی الاخری نبوۃ۔ جلد ثالث (حضرت عباس نے عبد المطلب سے کہا۔ کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تیرے ایک ہاتھ مین ملک ہے اور دوسرے ہاتھ مین نبوت ہے ۱۲) جلد ثالث نسیم الریاض صفحہ ۲۹۵۔ دیکھو اس اثر مین مخاطب خاص عبد المطلب صاحب ہین۔ معہذا مراد اصلی متکلم کی عبد المطلب نہین ہین بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ کیونکہ نبوت اور ملک دونو آپ ہی مین مجتمع تھے نہ عبد المطلب مین اور بلحاظ جزئیت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل عبد المطلب ہونا ظاہر ہے۔ کہ جزو کو کل کے ساتھ مناسبت ہوتی ہی ہے۔ الحاصل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم اور دیگر محاورات عرب کو اگر آپ ملاحظہ فرمائین گے۔ تو صدہا ضمائر غائب کی بلکہ ضمائر مخاطب اور متکلم کی بھی آپ ایسی پاوین گے جنمین ان کا مثیل مراد ہے۔ نہ اصیل۔ پس جبکہ ثابت ہو چکا کہ قرآن مین مثیل کا مراد ہونا ایک عام محاورہ ہے۔ تو پھر اس قسم کی احادیث مین مثیل عیسٰی کیون کر مراد نہین ہو سکتی۔ جن میں مثیل مراد لینے کے لئے ایک سخت ضرورت واقع ہوگئی ہے۔ کہ مثیل مراد لیا جاوے۔ کیونکہ حضرت عیسٰی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات شدہ انبیاء مین دیکھا جیسا کہ احادیث متواترہ بتواتر معنوی متعلقہ معراج مین متعدد طرق سے مذکور ہوا ہے اور قرآن مجید کی تیس آیات سے ان کی وفات ثابت ہے کما ثبت فی محلہ۔ اور علاوہ اس کے ایک ذرہ نظر تو پہلی کتب کی طرف بھی کی جائے۔ جن مین خود حضرت عیسٰی نے اس بارہ مین فیصلہ ناطق فرما دیا ہے۔ اور اس فیصلہ کو کتاب سنت نے رد نہین فرمایا بلکہ باشارہ لطیف تسلیم فرما کر حضرت عیسٰے کی تصدیق فرمائی ہے۔ چنانچہ ہم اس جگہ پر حضرت عیسٰے کا وہ فیصلہ مختصر تحریر کرتے ہین۔ ملاحظہ فرمایا جاوے۔ وہ قصہ قابل یادداشت کے یہ ہے۔ کہ یہود اہل کتاب کا قدیم سے یہ عقیدہ چلا آتا تھا کہ وہ سخت منتظر تھے۔ کہ حضرت عیسٰے مسیح موعود سے پہلے الیاس کے جو آسمان سے اترین گے مبعوث ہوویں گے۔ یہ عقیدہ ان کا اس وجہ سے تھا۔ اور اب تک ہے کہ کتاب سلاطین دوم باب دوم آیت گیارہ و بارہ مین لکھا ہوا ہے۔ کہ حضرت ایلیا یعنی الیاس آسمان پر اٹھائے گئے ہین۔ اور ان کی چادر زمین پر رہ گئی۔ اور کتاب ملاکی نبی کی باب ۴ پانچ آیت مین لکھا ہوا ہے کہ دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر مین ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجون گا۔ اور متی باب ۱۱ آیت دس مین لکھا ہوا ہے کیونکہ یہ (یعنی یحیی) وہ ہے جس کی بابت لکھا ہے۔ دیکھو مین اپنا رسول تیرے آگے (یعنی مسیح کے آگے) بھیجتا ہون جو تیرے آگے تیری راہ درست کریگا) ان دو نصون کی رو سے اہل کتاب کا عقیدہ مذکورہ بہت مضبوط اور مستحکم ہو چکا تھا کہ بعد اترنے الیاس کے آسمان سے عیسٰے مسیح نبی ہو کر مبعوث ہوویں گے۔ جیسا کہ دونون نصوص مذکورہ سے پایا جاتا ہے۔ اور دیگر انبیاء نے بھی نزول الیاس کی کوئی شرح نہین فرمائی تھی۔ متی باب ۱۱ آیت دس مین بھی لکھا ہوا ہے کیونکہ یہ (یعنی یحیی) وہ ہے جس کی بابت لکھا ہے دیکھو مین اپنا رسول تیرے آگے (یعنی مسیح کے آگے) بھیجتا ہون جو تیرے آگے تیری راہ درست کریگا۔ یہ مضمون مذکورہ کتاب [illegible] سے بھی ظاہر ہے جسکا حوالہ اس مین دیا گیا ہے۔

فیصلہ حضرت مسیح کا دربارہ رجعت الیاس کے آسمان سے

انجیل متی باب ۱۷ ورس ۱۳ مین بطور نص صریح کے یہ لکھا ہوا ہے کیونکہ سب نبیون اور توریت نے یوحنا (یعنی یحیی) کے وقت تک کی خبر دی۔ اور الیاس جو آنیوالا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو جس کے کان سننے کے ہون سنے۔ اس فیصلہ مسیح مین صاف بتایا گیا ہے باوجودیکہ تمام انبیاؤن نے اور توریت نے یہ خبر دی تھی۔ کہ

حضرت الیاس نبی جو آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ وہ بھی حضرت عیسیٰ مسیح سے پیشتر آسمان سے اتریں گے۔ اور حضرت عیسیٰ سے پیشتر کسی نبی نے انبیاء میں سے اس کی یہ تشریح اور تفصیل عیسوی بھی بیان نہیں فرمائی تھی۔ معہذا حضرت مسیح ایسی پیش گوئی قدیم کی نسبت جو صدہا برس سے بلا شرح کے بوساطت انبیاء کے چلے آتے تھے۔ یہ تاویل فرماتے ہیں کہ وہ الیاس آسمان سے اترنے والا یحییٰ ہی ہے۔ ان اگر عقل کو کام میں لایا جاتا۔ تو البتہ بات تو کچھ مشکل نہیں تھی۔ کیونکہ جملہ مومنین متقین اور انبیاء کا رفع روحانی تو ہاہی کرتا ہے۔ کہ الرفع التقریب (یعنی رفع کے مقرب کر دینا ہیں ۱۲) دیکھو مفردات راغب اصفہانی کو اور قرآن مجید میں کفار کے لئے لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط۔ (نہیں کھولے جاویں گے ان کے لئے دروازے آسمان کے اور جنت میں وے نہیں داخل ہونے پاویں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں ہو کر نہ گذر جاوے ۱۲) بھی موجود ہے اور متقین کے لئے ان للمتقین لحسن مآب جنات عدن مفتحة لھم الابواب (بے شک پرہیزگاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے۔ جو ہمیشہ رہنے کے لئے بہشت ہیں۔ جن کے دروازہ کھلے ہوئے ہونگے۔ ۱۲) فرمایا گیا ہے۔ اور جنات کا آسمانوں پر ہونا ظاہر ہے اور احادیث میں من تواضع للہ رفعه اللہ (جو شخص تواضع کریگا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کو اللہ تعالیٰ اونچا کر دیوے گا ۱۲) وغیرہ وغیرہ بھی مذکور ہے۔ اور اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وارفعنی واجبرنی (یا اللہ میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھکو ہدایت پر ثابت رکھ۔ اور رزق دے۔ مجھکو اور میرا رفع کر اور میری شکستگی کو باندھ دے) دعا تعلیم کی گئی ہے اور مراد جا در سے جسم عنصری ہو سکتا ہے جو زمین ہی میں رہ جاتا ہے۔ مگر اس وجہ سے کہ یہ شرح رفع روحانی کی کسی نبی نے بیان نہیں فرمائی تھی۔ حضرت عیسیٰ مسیح کی یہ تاویل کرنے سے یہود اہل کتاب کو سخت ابتلا پیش آگیا۔ اور ان الفاظ پرست نے اس تاویل کی سخت تکذیب کی۔ ان جسقدر اسباب تکذیب اور موانع تصدیق کے یہود کو پیش آئے تھے۔ ہم نحن فیہ میں وہ ابتلا بھی موجود نہیں ہیں۔ کیونکہ اول تو اس امت کے لئے ایک نظیر فیصلہ مسیح کی موجود ہے۔ دوسرے آسمان پر مع جسد عنصری کے مسیح کا اٹھایا جانا کہیں مذکور نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف اٹھایا جانا فرمایا گیا ہے کہ بل رفعه اللہ الیه (بلکہ اللہ نے اپنی طرف عیسیٰ کو اٹھا لیا) اور صدہا ادلہ قاہرہ ایسے خیالات یہودیانہ کے رد کے لئے کتاب و سنت میں موجود ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ لہذا اہل اسلام کے لئے تو کچھ دشواری بھی نہیں ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (پس عبرت پکڑو اے صاحبان بصیرت کے ۱۲) اگر آپ کہیں کہ ہم تورات و انجیل کے درسوں کو نہیں تسلیم کرتے تو اول جواب اس کا یہ ہے۔ کہ تمام علماء ربانیین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اثبات کے لئے تمام بشارات مندرجہ تورات و انجیل سے تمسک کیا ہے اور کرتے رہتے ہیں۔ پس درصورت اس عدم تسلیم کے ایک عظیم الشان طریق اثبات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ افسوس کہ ۔

این ہم رفت وآن ہم رفت ، درپے شیطان جہان ہم رفت ۔

فاعتبروا یا اولی الالباب۔ (پس عبرت پکڑو اے دانشمندو ۱۲) اور ثانیاً ہم کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید تو ایسی پیشین گوئیوں لغیرہ کی نسبت جا بجا ارشاد فرماتا ہے۔ مصدقا لما بین یدیه اعنی من التورات والانجیل (سچا بتانے والا ان کتابوں کو جو اس سے آگے ہیں ۱۲) ثالثاً فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (اگر تم نہیں جانتے ہو تو پوچھ لو اہل کتاب سے ۱۲) کو کیا کرو گے۔ غرضکہ آپ کی کم نصیبی کا ہم کہاں تک بیان کریں۔ خلاصہ عرض کئے دیتے ہیں۔ کہ علاوہ ان فسادات اور امور مذکورہ کے ہم میں اور آپ میں ایک یہ بھی فرق ہو گیا ہے۔ کہ حضرت خاتم النبین مخبر صادق کی صدہا پیشگوئیاں جو اس صدی میں واقع ہو گئیں ہیں۔ آپ ان سب کی تکذیب فرما رہے ہیں۔ اور ہم ان تمام پیشین گوئیوں مخبر صادق کو طرح طرح سے تصدیق کر رہے ہیں۔ ؎

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

اور رابعاً ہم کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید نے بھی اس فیصلہ عیسیٰ مسیح کو ایک عجیب و غریب طرز کے ساتھ تصدیق فرما دیا ہے۔ لیکن اذکیا کے لئے نہ اغبیا کے واسطے ؎

اگر کس نیست اہل بشارت کہ اشارت داند
نکتہا ہست بسے محرم اسرار کجا است

دیکھو جہاں فرمایا ہے۔ کہ ان الیاس لمن المرسلین (بے شک الیاس رسولوں میں سے ہیں ۱۲) الی قوله تعالیٰ وسلام علی الیاسین۔ (اور سلام ہو دو الیاسوں پر ۱۲) کیونکہ اس میں دو قرائتیں آئی ہیں۔ اول قرأت یاسین دوسری الیاسین۔ چونکہ حضرت الیاس یاسین کے بیٹے تھے۔ لہذا آل یاسین کہنے میں بھی تعدد الیاس کا پایا گیا۔ جو فیصلہ مسیح کا اصل الاصول ہے۔ اور دوسری قرأت کے موجب جو ہماری قرأت ہے الیاسین جمع الیاس کی ہوئی۔ اور صیغہ جمع بھی تعدد پر دلالت کرتا ہے جس کا اقل درجہ یہ ہے۔ کہ دو الیاس کا ہونا ضروری ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح نے حضرت یحییٰ کو الیاس کا مثیل قرار دیکر تعدد الیاس کا فیصلہ فرمایا۔ قرآن مجید نے بھی تعدد الیاس کی طرف بصیغہ جمع فرما کر جو بنائے فیصلہ ہے۔ تصدیق فیصلہ مسیح کی فرما دی ورنہ ارشاد فرمانے کہ خلاف سیاق و سباق آیات کے الیاس کو بصیغہ جمع ارشاد فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (پس عبرت پکڑو تم اے بصیرت والو ۱۲) پس صیغہ جمع کا اسی لئے لایا گیا کہ یہ اختلاف عظیم الشان اہل کتاب کا جو درمیان مسیح واقع ہو گیا تھا وہ رفع فرمایا جاوے۔ کیونکہ یہ اختلاف بصیغہ جمع ارشاد فرمانے سے جو تعدد پر دلالت کرتا ہے۔ اختصار یہ ہوتا ہے۔ صدق اللہ تعالیٰ۔ ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیه یختلفون وانه لھدی ورحمة للمومنین۔ ﷺ (بے شک یہ قرآن اکثر ان باتوں کی تحقیق بیان فرماتا ہے جس میں وہ اختلاف رکھتے ہیں اور بے شک وہ ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ۱۲) یعنی بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل کی اکثر ان امروں کی حقیقت واقعی بیان فرماتا ہے۔ جن میں وے اختلاف رکھتے ہیں۔ اور بیشک یہ قرآن مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اور یہی لفظ الیاسین کا مسئلہ بروز پر بھی دلالت کرتا ہے۔ جس کے اثبات کے لئے اکثر آیات قرآن کی ناظر ہیں۔ منجملہ ان کے ایک آیت یہ بھی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ان الذی فرض علیك القرآن لرادك الی معاد قل ربی اعلم من جاء بالھدی ومن ھو فی ضلال مبین وما کنت ترجوا ان یلقی الیك الکتاب الا رحمة من ربك فلا تکونن ظھیرا للکافرین۔ قبل ترجمہ تفسیر آیت کے اولاً واضح ہو کہ اصطلاح تصوف میں معنے بروز کے یہ ہیں کہ کوئی انسان کسی دوسرے انسان یا چند انسانوں کی قوت اور طبیعت میں پیدا کیا جاوے۔ پس جس طرح پہلا انسان خیر یا شر میں کامل ہوگا اسی طرح یہ انسان دوم بھی اس پہلے انسان کا مثیل اور نمونہ ہو گا بروز اور تمثل شریعت اسلامیہ میں جائز بلکہ واقع ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فتمثل لھا بشرا سویا۔ یعنی حضرت جبرائیل اچھے خوبصورت آدمی کی شکل بن کر حضرت مریم کے سامنے آکھڑے ہوئے۔ اور حضرت جبرائیل کا متمثل ہونا بصورت دحیہ کلبی کے احادیث صحاح میں بھی مذکور ہوا ہے۔ ہاں البتہ قابل ہے۔ کہ ثابت فی محلہ اور بروز و تمثل میں فرق یہ ہے۔ کہ تمثل ایک اندک مدت کے لئے ہوتا ہے بخلاف بروز کے کہ وہ عمر بھر کے واسطے ہی اس آیت کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ انبیاء ما سبق کا بمنزلہ قرار دیکر جامع تمام کمالات انبیاء کا اور آپ کی کتاب قرآن مجید کو مجموعہ جملہ صداقتوں اور فضائل غیر متناہیہ کا قرار دیا ہے۔ اسی لئے دوسری جگہ پر فرمایا گیا ہے کہ وما ارسلناك الا رحمة للعلمین یعنے تجھکو تمام عالموں کی رحمت کے لئے ہی رسول کر کے بھیجا ہے وغیرہ ذالک من الآیات اور یہی مراد ہے۔ اس آیت سے کہ فبھداھم اقتدہ۔ یعنی اے پیغمبر تم تمام ہدایات انبیاء ما سبق کے نمونہ اور اسوہ بن جاؤ۔ یہ معنی اقتدہ کے جو ہم نے کئے ہیں لغت عرب سے ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ لفظ اقتدا کا مادہ قدوہ ہے جو بمعنے اسوہ کے ہیں۔ پس جبکہ اس کو باب افتعال میں لایا گیا تو بمعنے اسوہ بنانے کے ہو گیا۔ یہ معنے ہمنے اس لئے اختیار کئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو سید المرسلین ہیں اور تمام انبیاؤں کے امام اور مقتدا ہیں۔ نہ مقتدی۔ مگر جملہ انبیاء سابقین کے بعد مبعوث ہوئے ہیں۔ لہذا لفظ اقتدا کا لایا گیا ہے جو دقیق اسوہ ہونے کے ہیں۔ یہ حدیث صحیح سے بھی ثابت ہے کہ انا اعلمھم باللہ واشدھم لہ خشیة ثابت ہے۔ ولنعم ما قیل ؎ ... تمام کرد النبیاء

در آن مسجد امام انبیاء شد ٭ صف پیشینیان را پیشوا شد

اس امر کو ہم نے زیر تفسیر آیت میثاق کے شرح اور بسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور آپ کی کتاب قرآن مجید کی نسبت فرمایا گیا ہے۔ **یتلو صحفا مطهرة فیها کتب قیمة** - یعنی یہ رسول تلاوت کرتا ہے تمام ایسے صحیفے جو پاک ہیں جملہ عیوب اور نقصانات سے اور ان میں کتابیں ہیں جو راست اور درست کرنیوالی ہیں۔ ہر ایک کجی اور ناراست کو۔ ثانیاً ترجمہ تفسیری آیت کا لکھا جاتا ہے کہ ای خاتم النبیین جامع جملہ کمالات انبیاء کے تجھ پر یہ قرآن مجید جو مہیمن تمام کتب سابقہ کا ہے۔ ایک مقدار مخصوص کے ساتھ مقدر کر کر خدائی واحد نے نازل فرمایا ہے۔ وہی خدائے واحد بے شک تم کو بوقت ضرورت کے جب تمہارے عود کرنیکا وقت ہوگا۔ یعنے جبکہ ضرورت تمہارے لوٹانے کی واقع ہوگی تم کو ہمیشہ دنیا میں لوٹا کر لاتا رہیگا۔ تاکہ جن تفاصیل معارف اور شروح حقائق کی ضرورت ہو وہ سب اسی کتاب جامع سے بیان کی جاویں۔ اور آپ کی جمعیت اور نیز آپ کی کتاب کی جمعیت تمام عالم پر ثابت ہو۔ اور قرینہ اس تفسیر پر یہ ہے جو فرمایا جاتا ہے۔ کہ تم کہدو کہ میرا پروردگار جو بتدریج انتہائی نقطہ کمالات پر پہونچانے والا ہے۔ وہ سب سے زیادہ تر جاننے والا اس شخص کا ہے۔ جو ہدایت کو منجانب اللہ لاوے۔ یعنی وہ شخص کہ حقائق اور معارف قرآنی کا راستہ اس پر کھولا گیا ہو۔ اور اس شخص کو بھی خوب جانتا ہے جو کھلی ہوئی گمراہی میں پڑا ہو۔ اور معارف قرآنی کا راستہ اس پر بند کیا گیا ہو۔ لہذا اس کو تفاصیل معارف قرآنی پر پہنچنا ممکن ہی نہ ہوگا۔ اور چونکہ بظاہر ایسی جمعیت معارف غیر متناہی کے لئے غیر مترقب تھی۔ لہذا فرمایا جاتا ہے۔ کہ ای پیغمبر تم کو توقع نہ تھی۔ کہ ایسی کتاب جامع کمالات غیر متناہیہ کے لئے تم پر نازل کی جاوے گی مگر تمہارے رب نے بتقاضاء اپنی رحمت کے جو بتدریج تم کو جملہ کمالات انسانیہ پر پہنچانے والا ہے۔ ایسا قرآن مجید نازل فرمایا کہ ہر زمانہ کے مناسب اس کے مجملات میں تفاصیل مندرج ہیں۔ پس جبکہ اس قرآن مجید میں ایسے فوائد غیر متناہیہ موجود ہیں تو تم اس کی تبلیغ کرتے رہو اور اپنی دعوت کو مبادا ترک کر کر مکذبین کے مددگار مت ہو۔ تمام ہوا ترجمہ تفسیری۔ واضح ہو کہ بعض مفسرین نے جو معاد سے مراد صرف مکہ معظمہ ہی لیا ہے۔ وہ سیاق و سباق آیت کے مناسب نہیں۔ کیونکہ اول تو لفظ معاد کا نکرہ ہے اور لفظ مکہ معرفہ ہے اندریں صورت کوئی وجہ موجہ تعبیر معرفہ کی جو نکرہ کے ساتھ کیا گیا۔ معلوم نہیں ہو سکتی۔ ثانیاً مضمون - ان الذی فرض علیك القرآن کو ساتھ مضمون لرادك الی معاد کے کوئی مناسبت نہیں۔ ثالثاً۔ لرادك الی معاد جملہ اسمیہ ہے جو استمرار پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی مضمون اس کا ہمیشہ متحقق ہوتا رہیگا جیساکہ فرمایا گیا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون تاکہ مکہ معظمہ میں آپ کا عود کرنا صرف ایک ہی مرتبہ وقوع ہوا [illegible]

فان الاستمرار و غیر ذلک من الوجوه الموجهة

رابعاً۔ قل ربی اعلم من جاء بالهدی۔ کو بھی درصورت مزعومہ کی تفسیر مذکور کے پہلی آیت کے ساتھ کوئی ربط نہیں معلوم ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس۔ عدم توقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی القاء کتاب معمولی کے لئے بھی غیر مناسب ہے کیونکہ آپ کی طبیعت اور فطرت میں مادہ نبوت و رسالت کا تو موجود ہی تھا۔ پھر معمولی کتاب کے نزول کے لئے عدم توقع کے لئے ایک ایسی کتاب کامل ہونی چاہیئے۔ جو تمام صد آفنون اور معارف کے لئے حاوی اور جامع ہو۔ اور اس کا نزول ایک رحمت عامہ و تامہ کا مقتضا ہو۔ جو پورا مصداق ہو۔ **الا رحمة من ربك** کا۔ ان جو تفسیر آیات کی ہم نے لکھی۔ اس سے ہر ایک جملہ دوسرے جملہ کے ساتھ مربوط اور متناسب ہو گیا اور آخر آیات میں بھی طالبان ہدایت و اہل ہدایت کو امید دلائی گئی ہے۔ کہ اپنی اس امید کو مکذبین کی روک ٹوک سے منقطع نہ کریں۔ کہ قرآن مجید نعوذ باللہ جامع معارف غیر متناہیہ کے لئے نہ ہووے۔ کما قال اللہ تعالیٰ:

ولا یصدنك عن آیات الله بعد اذ انزلت الیك وادع الی ربك ولا تکونن من المشرکین

یعنی مخالفین کے اوہام و تکذیب جو اس معاد ضروری میں تیرے لوٹنے کی نسبت کرتے ہیں وہ تجکو اللہ تعالےٰ کے آیات قرآن مجید کی تبلیغ سے جو کاشف تفاصیل معارف لاتناہی کی ہیں روک نہ دیویں۔ بعد اس کے کہ وہ آیات تیری طرف اتاری گئی ہیں ان تجکو چاہیئے۔ کہ دعا کرتا رہ اور اس قول و کرم کی مکذبین مشرکین کو مت مان۔ کیونکہ ایسے قول کو ماننا شرک ہے اور تو تو مشرکین میں سے ہرگز نہیں ہے۔ اور چونکہ لفظ معاد میں تنوین تنکیر کی تعظیم کے لئے ہے۔ لہذا اس میں یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ جب آخر زمانہ پرفتن میں مخالفین کے حملات اسلام پر واقع ہونگے اور تیرے لوٹانے کی بڑی عظیم الشان ضرورت واقع ہوگی۔ تو بطور بروز کے اس زمانہ ضلال مبین میں تجکو بالضرور لوٹا کر لاوینگے۔ اور اس بروز محمدی کو من جاء بالهدی۔ کا مصداق گردان کر مسیح موعود و مہدی آخر الزمان کرینگے۔ **انا جعلناك مسیح بن مریم** اور اس کے مخالف بسبب اپنی ضلالت کے رفتہ رفتہ ہلاک اور تباہ ہو جاوینگے۔ کما قال تعالیٰ۔ **ومن هو فی ضلال مبین** (جیساکہ محاورہ عرب کا ہے۔ کہ ضل الماء فی اللبن یعنی پانی گم ہو گیا دودھ میں ۱۲ منہ)

آگے رہی نزول کی بحث سو ہم نے اپنے رسائل میں کافی طور پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ نزول کے لئے آسمان سے اترنا ہرگز ضروری نہیں ہے۔ مختار الصحاح میں عرب کا محاورہ تحریر کیا گیا ہے کہ **انزلنی منزلا مبارکا وانا خیر المنزلین** الضیف (مجکو اتار منزل مبارک میں) اور مہمان کو نزیل کہتے ہیں۔ دیکھو دیگر کتب معتبرہ لغات عرب کو۔

پھر نظر ثانی کرو صحیح بخاری میں کہ اس [illegible] ابن مریم [illegible] کیا ہے۔ **باب نزول النبی صلعم** [illegible] اترے نبی صلعم کا مقام حجر میں ۱۲) اب جناب ارشاد فرماتے ہیں کہ آپکے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیا آسمان سے نازل ہوئے تھے یا مدینہ شریف سے ہی تشریف لے گئے تھے۔ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی قرآن مجید میں لفظ نزول کا استعمال فرمایا گیا ہے۔ قال تعالیٰ - **قد انزل الله الیکم ذکرا رسولا یتلو علیکم آیات الله مبینات** (تحقیق اتارا اللہ نے تمہاری طرف یاد دلانے والا رسول تلاوت کرتا ہے تم پر اللہ کی آیات روشن ۱۲)

آگے رہا مرتبع ہونا سو وہ بھی ثابت ہے کہ مسئلہ [illegible] ہے کیونکہ اس مسیح موعود کا قد درمیانہ [illegible] کو طویل القامة کہہ سکتے ہیں اور نہ قصیر القامت اور میں مصر [illegible] ظاہر ہو دیکھو تعطیر الانام اور اشارات فی [illegible] دو کپڑوں زرد رنگ سے دو قسم کے مرض [illegible] مسیح موعود کو ابتداء حال سے عارض ہو رہے ہیں [illegible] رہی مصبغ کا وہ کپڑے زرد رنگ۔ [illegible] کہ اور کان راسه یقطر (گویا ان کا سر سے قطرے ٹپکتے ہیں ۱۲) کا تذکرہ آپ [illegible] ملاحظہ فرما لیجیے۔ اور **لی الحمرة والبیاض** (رنگ سرخی سفیدی کی طرف مائل) جو حدیث میں مذکور ہے۔ اس کے معنے بھی گندمی رنگ کے ہی ہیں دیکھو شروح حدیث کو اور ظاہر ہے کہ جو رنگ حمرہ بیاض کی طرف مائل ہو وہ گندمی رنگ ہی ہوتا ہے۔ یہ [illegible] مسیح موعود میں موجود ہے پس یہ حدیث آپ کی لکھی ہوئی تو ہمارے [illegible] مفید ہی ہے نہ آپکے لئے سے

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ است

اور یہ ضمائر اور مماثلت کی جو ہم نے [illegible] آپ کی خاطر سے تحریر کی ہے۔ ورنہ ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ اس حدیث میں عیسےٰ سے عیسےٰ موسوی مراد ہی نہیں ہے۔ جیساکہ آپ نے [illegible] عیسےٰ سے موعود و محمدی ہی مراد ہے۔ جو مصداق **امامکم منکم یا امکم منکم** کا ہے۔ [illegible] (امام تم میں سے ہوگا [illegible]) [illegible]

حدیث میں موجود ہیں۔ جو قرینہ [illegible] علامات کا [illegible] اختلاف [illegible] علامات کے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible]

اور کسر صلیب وغیرہ حجت وبرہان کے ذریعہ سے ہوگا۔ نہ سیف وسنان سے اور یہی ضرب ثانی ہے۔ اور اسی لئے حدیث میں یہ لفظ بھی موجود ہیں۔ وانی اولی الناس بعیسیٰ بن مریم (بے شک میں قریب تر آدمیوں کا ہوں ساتھ عیسیٰ بن مریم موعود کے ۱۲) یعنی میں سب آدمیوں سے زیادہ تر قریب تر ہوں ساتھ عیسیٰ بن مریم موعود کے کیونکہ عیسیٰ موعود تو صرف میرے دین کو ہی قائم کریگا۔ نہ دین موسوی کو ہاں صرف فرق یہ ہے کہ میرے وقت میں ضرب اول واقع ہو۔ اور اس کے وقت میں ضرب ثانی واقع ہوگا۔ اور اگر اس حدیث میں عیسیٰ سے مراد وہی عیسیٰ نبی اسرائیلی ہوں۔ تو پھر یہ نکتہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دین اسلام اور تعلیم عیسوی میں بون بعید ہے۔ دیکھو اناجیل کو۔ پھر ان عیسیٰ اسرائیلی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اور لم یکن بینی وبینہ نبی (نہیں ہے درمیان میرے اور درمیان اس کے کوئی نبی ۱۲) بہت درست ہے۔ کیونکہ اس تیرہ سو برس میں کسی مامور من اللہ نے دعویٰ نبوت جزئیہ کا بھی نہیں کیا۔ اس کا بیان آپ کی دلیل دوم کے رد میں انشاء اللہ آوے گا۔ فانتظروا۔ اور امہاتہم شتی ودینہم واحد (مائیں ان کی مختلف ہیں اور دین ان کا ایک ہی ہے ۱۲) کا مطلب بھی اس صورت میں بہت درست ہوگیا۔ کیونکہ دین تو بمنزلہ باپ کے ہے۔ جو سوائے ایک باپ کے دوسرا باپ حقیقی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ماں کو در حالت کسی کی زوجہ ہونے کے دوسرا زوج درست نہیں ہو سکتا ہے۔ اور اسی دین کے لئے مجددین مختلف اور شتی واقع ۔۔ ہوتی ہیں۔ جو بمنزلہ امہات کے ہیں جن کا تعدد زوج کے لئے جائز ہے۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ دین اسلام کا غلبہ اور اظہار کل ادیان پر بجز حجت اور برہان کے سیف وسنان سے ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ کسی کے داخل ہونے دین اسلام میں جو بزور شمشیر ہو کیا نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے۔ پس یہی ضرب ثانی ہے۔ جو موجب اظہار اور غلبہ دین اسلام کو ہو۔ اور دوسری حدیث میں بھی ہم یہی کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم سے مراد مسیح موعود ہیں۔ لاغیر۔ کیونکہ اس حدیث میں خروج دجال کا ذکر کرنا قرینہ ہے اس امر کا کہ مراد اس سے عیسیٰ موعود ہی ہیں۔ اس لئے کہ ہلاک دجال کا ۔۔ عیسیٰ موعود ہی کے ہاتھ سے ہوویگا اور یہ امر ظاہر ہوتا ہے صحیح بخاری کے بغور مطالعہ کرنے سے کیونکہ اس میں عیسیٰ کے دو حلیے مختلف لکھے ہوئے ہیں۔ ایک گندمی رنگ سیدھے بال والا جو مسیح موعود ہے اور دوسرا سرخ رنگ گھونگر والے بال والا۔ یعنی نبی اسرائیلی پہلے مسیح کے ساتھ تو دجال کا ذکر ہے اور وہی مسیح محمدی ہے۔ اور دوسرے کے ساتھ دجال کا ذکر نہیں۔ جو مسیح اسرائیلی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار پس جس طرح پر کہ دو عیسیٰ متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلائے گئے ۔ ایک مسیح اسرائیلی کا حلیہ اور دوسرا مسیح

محمدی کا حلیہ۔ اسی طرح پر اس حدیث میں جیسا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی۔ اسی طرح پر عیسیٰ محمدی سے بھی عالم مثال میں ملاقات ہوئی۔ اس میں کونسا محذور شرعی لازم آتا ہے۔ بلکہ اس میں تو کمال علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے۔ جو مصداق ہیں۔ علمت علم الاولین والآخرین (سکھایا گیا ہوں میں علم اولین وآخرین کا ۱۲) کے۔ کیونکہ انبیاء اولین ابراہیم وموسیٰ سے بھی آپ کی ملاقات ہوئی اور عیسیٰ محمدی آخر زمان بھی عالم ارواح میں آپ کو دکھائی گئے۔ جیسا کہ دیگر اسوا شراط الساعۃ اور حشر ونشر کے واقعات دکھلائے گئے۔ اور چونکہ عیسیٰ محمدی آخر زمانہ میں آنیوالے تھے۔ اس مناسبت سے قیامت کے وقوع کا بھی انہیں سے ذکر ہوا۔ اور انہیں کی طرف اس کے احوال کا رد اور رجوع کیا گیا۔ اور پھر انہوں نے اپنا کام وہی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کیونکہ وہ آپ کے غلام اور خادم تھے۔ اور ان کا یہی فرض منصب تھا۔ اور قیامت سے بھی زیادہ تر نسبت رکھنے والے تھے۔ بسبب قرب ان کی بعثت کے جو زمانہ آخر میں تھی ساتھ قیامت کے۔ علاوہ بریں ہمکو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کشف کو اوائل انبیاء ہی کے ساتھ مخصوص اور منحصر کریں۔ باوجودیکہ آپ مصداق ہیں علمت علم الاولین والآخرین کے اور آپ کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وکان فضل اللہ علیک عظیما (اور ہے تجھ پر بہت بڑا فضل اللہ تعالیٰ کا) دوسری دلیل آپ کی یہ ہے۔ کہ مسلم کی حدیث میں پانچ بار عیسیٰ موعود کے لئے لفظ نبی اللہ کا آیا ہے۔ اگر مرزا صاحب نبی ہیں تو بحکم آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (ولیکن اللہ تعالیٰ کے ایسے رسول ہیں جو انتہا درجہ تمام نبوتوں پر پہنچے ہوئے ہیں ۱۲) کے کفر لازم آتا ہے۔ الی الآخر۔ اقول الجواب وبا۔ تو سب سے اول آپ ہی پر کفر لازم آتا ہے۔ کیونکہ جب آپ کے نزدیک عیسیٰ نبی اسرائیلی آخر میں مبعوث ہوویں گے۔ تو پھر خاتم النبیین تو حضرت عیسیٰ ہوئے۔ نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب فرمائیے۔ کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (میں ہی خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی آنیوالا نہیں ۱۲) جو آپ کے نزدیک احادیث متواترہ سے ہے۔ آپ نے اس کا کیا جواب ہے۔ اور لا نبی بعدی میں چونکہ نکرہ تحت لا ی نفی جنس کے واقع ہوا ہے۔ لہٰذا آپ کو یہ بھی گنجائش باقی نہیں رہی۔ کہ کسی نبی قدیم کو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے لاسکیں علاوہ بریں ایک بڑی مصیبت آپ پر یہ بھی وارد ہوگی کہ نص قرآنی میں موجود ہے۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (یعنی حضرت عیسیٰ کا بشارت دینے والا اس رسول کا ہوں جو میرے بعد آوینگے اور نام ان کا احمد ہوگا ۱۲)

یعنی جبکہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ ابھی تک بقید حیات آسمان دوم وغیرہ پر بیٹھے ہوئے ہیں تو پھر لازم آیا کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک مبعوث ہی نہیں ہوئے۔ کیونکہ کسی نبی کی بعدیت مطلقہ سے اگر کوئی قرینہ صارفہ موجود نہ ہو۔ تو بعدیت بعد الموت ہی ہوگی لاغیر۔ اب کہئے ۔۔ میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔ اور اگر آپ کہیں کہ حضرت عیسیٰ عہدہ نبوۃ سے معزول ہو کر مبعوث ہوں گے۔ تو اولاً تو یہ عرض ہے۔ کہ ہنوز دلی دور است۔ کیونکہ اول ان کی حیات کا تو اثبات کیجئے ثانیاً۔ اور پھر آسمان پر بجسد عنصری اٹھایا جانا اور پھر ثالثاً بجسد عنصری آسمان پر سے اترنا۔ آپ ثابت فرماویں جس کا ابطال ہمارے صدہا رسائل میں موجود ہے۔ رابعاً۔ ہم کہتے ہیں کہ فقہ اکبر وغیرہ کی شروح میں ایسے خیال کو کہ کسی نبی کو معزول عن النبوت اعتقاد کیا جاوے کفر لکھا ہوا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ (بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا ہے حالات کسی قوم کو۔ جب تک وہ خود اپنے حالات متعلقہ اپنی نفسوں کو تبدیل نہ کریں ۱۲) حضرت عیسیٰ نے کون سا گناہ کبیرہ کیا ہے۔ جو نبوت سے معزول یا متغیر ہو کر نازل ہوں گے۔ اور خامساً ہم کہتے ہیں۔ کہ اس صورت میں حضرت عیسیٰ معزول عن النبوت ایک رجل ہوئے رجال بنی اسرائیل میں سے۔ پس ان کی لئے کون سی ترجیح حاصل ہوئی۔ اس امتی رجل پر جس کے حق میں۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کا آیہ (تم تمام امتوں سے افضل اور بہتر ہو جو پیدا کئے گئے ہو۔ جملہ آدمیوں کی ہدایت کے لئے ۱۲) وارد ہوا ہے خصوصاً اس مجدد پر جو خیر الامم میں راس صدی پر مبعوث ہو کر عیسیٰ موعود ہو۔ جس کے لئے ہزاروں ادلہ قاہرہ نقلیہ اور نشانات باہرہ سماویہ وارضیہ موجود ہیں۔ دیکھو ہمارے رسائل کو۔ بعد ہمارے مسلک کی بموجب اس حدیث مسلم میں جو لفظ نبی اللہ کا پانچ دفعہ آیا ہے۔ اس سے نبی تشریعی مراد نہیں بلکہ ایک امتی مراد ہے چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہمستم و ز خداوند منذرم

ہاں البتہ جو مجدد باوجود امتی ہونے کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملہم ہو اس کو نبی جبر دینے والا کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ سلسلہ الہامات اور مکالمات الٰہیہ کا اس امت میں قیامت تک جاری رہے گا۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ۔ (بے شک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس قول و اقرار پر مستحکم رہے تو ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ کہ نہ کچھ اندیشہ اور خوف کرو

www.aaiil.org

نہ رنج کرو۔ اور خوش ہو تم ساتھ بہشت کے جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے ہم تمھاری زندگانی دنیا میں بھی دوست ہیں اور آخرت میں بھی ہوں گے ۱۲)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل استقامت پر نزول ملائکہ کا واسطے انبشار کے حیوۃ دنیا میں ہی ایک ثابت شدہ امر ہے۔ اور معنے نبی کے جو خبر دینے والا اللہ کی طرف سے ہیں۔ اس آیت سے ایسے اہل استقامت کے لئے ثابت ہوتے ہیں۔ اور انہیں معنی کی رو سے عیسیٰ موعود کو حدیث مسلم میں نبی اللہ فرمایا گیا ہے۔ اس میں کونسا محذور شرعی لازم آتا ہے۔ ان محذورات مذکورہ وغیر مذکورہ میں سے جو کہ آپ پر وارد ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر خود حضرت عیسیٰ ہی آخر زمانہ میں آویں گے۔ اور بعض محرمات اسلامیہ کو حلال کر دیں گے تو اہل اسلام ان پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اس اعتراض کے جواب میں اہل اسلام پر اس آیت کو پیش کر کے کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ منصب مجھکو خود تمھارے قرآن مجید نے عطا فرمایا ہے۔ حیث قال اللہ تعالیٰ۔ ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم۔ پھر آپ اس آیت کے مقابلہ میں ان کو کیا جواب دے سکتے ہیں۔ یا وہ یہ اگر کہیں کہ میرے بعد آپ کے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں ابھی تک تو میں زندہ ہوں لہٰذا احمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہیں ہوئے کما قال اللہ تعالیٰ۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ تو آپ کے پاس جواب اس کا کیا ہے۔ یا اگر وہ کہیں کہ تمھارے قرآن مجید میں نعوذ باللہ اکثر اغلاط واقع ہوگئی ہیں۔ جیسا کہ کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ (جب تک کہ میں ان میں زندہ رہا میں ان کا نگران رہا۔ پس جبکہ تو نے مجھ کو وفات دیدی۔ تو تو ہی ان پر نگران تھا ۱۲) اور وجہ اس کی غلط ہونیکی یہ بیان کریں۔ کہ میرے آسمان کے اٹھائے جانے کے بعد ہی تو میری امت مشرک اور گمراہ ہوگئی ہے۔ اور اب میں آسمان پر سے نازل ہو کر آیا ہوں جو ان کو راہ ہدایت پر لا رہا ہوں۔ اور چالیس برس تک میں ان کو دعوت کروں گا۔ اور بموجب وان اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ (اور کوئی اہل کتاب میں سے باقی نہیں رہے گا جو قبل موت اس کے ایمان نہ لاوے ۱۲) کے جملہ اہل کتاب مجھ پر ایمان لے آویں گے۔ ان تمام حالات کو تمھارا قرآن مجید بیان کرنا بھول گیا لہٰذا قرآن میں یہ ایک بڑی غلطی واقع ہوگئی ہے جس میں میرا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے۔ ایسے غلط جواب دینے میں پھر میری نجات کب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس آیت کے آگے ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقہم۔ پھر اس کا جواب آپ کیا دیویں گے۔ یا اگر وہ کہیں۔ کہ آیت استخلاف میں جو حرف منکم کہا گیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ آخری استخلاف تو میرے ذریعہ سے واقع ہوا۔ اور میں بنی اسرائیل میں سے ہوں نہ تم میں سے۔ تو پھر اس کا کیا جواب ہوگا۔ یا اگر وہ امت محمدیہ سے فرماویں۔ کہ میرے پاس سے تم چلے جاؤ۔ اور دور ہو جاؤ۔ میں تم کو ہرگز ہدایت

نہیں کرتا کیونکہ میں تو صرف بنی اسرائیل کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں خود تمھاری کتاب میں موجود ہے۔ کہ رسولا الی بنی اسرائیل۔ پھر آپ اس کا جواب بجز اپنی محرومی اور بدنصیبی کے کیا دے سکتے ہیں۔ افسوس کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے۔ صد افسوس ہے آپ کی بدنصیبی پر کہ در پئے شیطان جان ہم رفت۔ این ہم رفت وآن ہم رفت۔ یا اگر وہ کہیں کہ تمھارے قرآن مجید میں صرف ایک ہی غلطی نہیں ہے۔ بلکہ نعوذ باللہ صدہا غلطیاں واقع ہوگئی ہیں۔ کیونکہ میری نسبت یہ بھی لکھا ہے۔ کہ میں کھانا پیتا تھا۔ کانا یاکلان الطعام۔ حالانکہ دو ہزار برس یا زائد تک میں آسمان پر بجسد عنصری مقیم رہا ہوں۔ میں نے وہاں پر کوئی طعام نہیں کھایا۔ یا اگر وہ کہیں۔ کہ ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین۔ نعوذ باللہ غلط ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ فیہا تحیون وفیہا تموتون بھی غلط ہے۔ کیونکہ دیکھو میں مدت دراز تک آسمان پر مستقر رہا ہوں۔ اور میری حیات کتنی مدت دراز تک آسمان پر ثابت ہو چکی ہے۔ تو پھر آپ اس کا کیا جواب دیویں گے۔ یا اگر وہ کہیں کہ دیکھو میرے ابن اللہ ہونے کی یہ دلیل قوی تمھارے قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہ جب تمھارے نبی کے مخالفین نے کہا تھا۔ او ترقیٰ فی السماء ولن نومن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرءہ (یا آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم ہرگز ایمان نہ لاویں گے تمھارے چڑھ جانے پر بھی یہاں تک کہ تم اوتار لاؤ ہم پر ایک کتاب کہ جو ہم اس کو پڑھ بھی لیویں۔ ۱۲) تو یہ جواب ملا تھا کہ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ (کہدو تم ان سے کہ سبحان اللہ۔ یہ بدیہی نشان کیوں کر واقع ہو سکتا ہے۔ کیونکہ میں نہیں ہوں۔ مگر ایک بشر رسول یعنے نہ فرشتہ رسول ۱۲) جس کا مفہوم صریح یہ ہے۔ کہ کوئی بشر رسول آسمان پر نہیں جا سکتا۔ ہاں اگر کسی کا مرتبہ بشر رسول سے بھی بڑھ کر ہو تو وہ آسمان پر جا سکتا ہے۔ پس میرا مرتبہ بشر رسول سے بڑھ کر ہے یعنی میں ابن اللہ ہوں۔ کیونکہ میں مدت دراز تک آسمان پر رہا ہوں۔ تو آپ ان کی اس دلیل کا کیا جواب دیویں گے۔ بینوا توجروا۔ یا اگر وہ کہیں کہ نعوذ باللہ قرآن میں یہ بھی ایک بڑی غلطی واقع ہوگئی ہے۔ کہ قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل کے تمام رسولوں کا گذر جانا اور فوت ہو جانا بیان فرماتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم۔ (اور نہیں ہیں محمد۔ مگر ایک رسول بتحقیق گذر چکے اس سے پہلے تمام رسول تو کیا اگر وہ مر جاویں یا قتل کئے جاویں۔ تو تم پھر جاؤ گے اپنی ایڑیوں کے بل ۱۲) پھر آپ اس کا کیا جواب دیویں گے۔ یا اگر وہ کہیں کہ قرآن مجید میں ایک عظیم الشان غلطی یہ بھی واقع ہوگئی ہے جو آیت واوینٰہما الیٰ ربوۃ

ذات قرار ومعین (اور پناہ دی ہم نے ان دونوں کو ایسے ٹیلے پر جس میں ان کا قرار رہا اور اس میں پانی اور سبقطر رہتا ۱۲) میں بجائے علی السماء وغیرہ فرما دیا ہے۔ یعنی یوں فرمانا چاہئے تھا۔ واوینٰہما علی السماء یا اوینٰاہ علی السماء۔ غرض کہ میں کہاں تک اون محذورات کو تحریر کروں۔ جو آپ کی مسلک پر لازم آتے ہیں۔ یہ چند ایرادات ہیں۔ جو آپ کی خدمت میں حضرت عیسیٰ کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں۔ پھر اگر حضرت عیسیٰ کی ان تمام ایرادات واعتراضات مذکورہ وغیر مذکورہ کو آپ نے تسلیم کر کے سکوت اختیار فرمایا۔ تو آپ کے ہاتھ سے تمام قرآن مجید فوت ہو جاوے گا۔ اور اگر آپ نے ان تمام ایرادات مذکورہ وغیر مذکورہ کو رد کرنا شروع فرمایا۔ تو آپ جیسے مولوی صاحبان کو ان حضرت عیسیٰ موعود کے ساتھ بھی ایک بڑا مناظرہ یا مجادلہ پیش آئیگا جس سے آپ کو خلاص قیامت تک حاصل نہ ہو سکے گا۔ اور بعد اللتیا والتی آپ ایسے عیسیٰ کو بھی دجال و کذاب ہونیکا ہی فتویٰ دیویں گے۔ جس عیسیٰ کو آپ موعود قرار دیکر اس کے اترنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس کی تصدیق کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہاں اس درگاہ سے موجود۔ بینوا توجروا

پھر واضح ہو۔ کہ ایک امتی کا جزوی نبی ہونا حسب الحکم آیت ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الایۃ کے ہرگز ہرگز آیت خاتم النبین کے منافی نہیں ہو سکتا ہے۔ دیکھو مجمع بحار الانوار کے تکملہ کو جس میں حضرت عائشہ کا یہی مذہب لکھا ہوا ہے۔ عن عائشۃ۔ قولوا انہ خاتم النبین ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ (بے شک کہو تم آپ کو خاتم النبین لیکن یہ مت کہو کہ اس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵۔ اور دجالین کذابین کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں۔ وہ اونھیں لوگوں کے بارہ میں ہیں۔ جو بمقابلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی حیات میں یا بعد آپ کی وفات کے آپ کے خلفاء اور نائبوں کی حیات میں یا ان کی وفات کے بعد پیدا ہوویں گے اور ہوئے اور چونکہ سلسلہ خلافت نبوی کا حسب آیت استخلاف کے قیامت تک جاری ہے۔ لہٰذا سلسلہ دجالین کا بھی ان کے مقابلہ میں قیامت تک رہیگا۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ وانظرنی الی یوم یبعثون قال انک من المنظرین (شیطان نے کہا) اور مہلت دی تو مجھکو قیامت کے دن تک فرمایا بے شک تو مہلت دیئے گیوں میں سے ہے ۱۲) پس بحکم لکل فرعون موسیٰ کے یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی فرعون تو موجود ہوا اور موسیٰ مبعوث نہ ہو۔ علیٰ ہذا القیاس۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ دجال تو موجود ہو۔ اور کوئی عیسیٰ موجود نہ ہو۔ کیونکہ قرآن مجید اور دین اسلام کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی تاکید شدید سے واقع ہو چکا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اگر بمقابلہ دجالین کے کوئی مسیح صادق موجود نہیں تو دین اسلام کیونکر محفوظ و مصوان رہ سکتا ہے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ (بتحقیق اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ میں

خلقت نہیں کرتا ہے ۱۲) اور تناقضات سے بھی شرمانستا دہری ہے کہ فرعون و موسیٰ کے وجود کا تلازم یا عیسیٰ اور دجال کی معیت یہ باہم استلزام تیرہ سو برس سے برابر چلا آتا ہے۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ابوجہل - ابولہب اور سید اکبر اسید وغیرہ کا وجود اور خلفاء راشدین کے وقت خلافت میں انکے مخالفین اور مرتدین کا مقابلہ وعلیٰ ہذا القیاس برابر چلا آرہا ہے - حضرت اللہ تعالیٰ قال انک من المنظرین الی الاجل از مسیح موعود کے قصے یہی چند شخصوں سے [illegible] دعویٰ مسیحیت کا کیا۔ لیکن چند روز میں یا تو وہ لوگ ہلاک تباہ ہو گئے یا تو دیوانہ دل دکھاتے رہے جیسے چنانچہ مثال ان کے ایک دجال تو اس شہر دہلی میں بھی موجود ہے جو مصداق ہے کالذی استھوتہ الشیاطین فی الارض حیران - (ایسا جس شخص کی کہ شیاطین نے اس کو بہکا دیا ہوا ور وہ زمین بیابان میں حیران و پریشان مارا مارا پھرتا ہے ۱۲) کا بہلوب الحیوت کی حیرانی کہ جس کا دعویٰ چند عرصہ میں بحکم و اما الذین [illegible] جفاء و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض (اور لیکن جھاگ تو خشک ہو کر چلا جاتا ہے اور جو لوگوں کو نفع دینے والا ہے یعنی پانی وہ زمین میں ٹھہر رہتا ہے ۱۲) کے مطابق [illegible] ہو کے ہباءً منثورا ہو گیا - اور دوسرا دجال [illegible] ہے جو ہر کاذب کا دجال و کذاب ہونا ہمنے رسالہ بصیرۃ القرآن عن [illegible] الشیطان میں اور نیز رسائل ازالۃ الوساوس وغیرہ میں بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ ان رسائل کا ملاحظہ فرمایا ہوا ہے - اور یہی وجہ ہے کہ احادیث میں جہاں ذکر [illegible] دجال کا آیا ہے - وہاں پر [illegible] [illegible] [illegible] کا ذکر ہے [illegible] اور [illegible] دجال ہی [illegible] الا [illegible] [illegible] مدعی و مرزا [illegible] کا دجال [illegible] جو یہاں مسیح الدجال نامزد کیا گیا ہے تاکہ [illegible] کہ ایک [illegible] ہے اور [illegible] اس کا [illegible] دجال ہے چنانچہ [illegible] کہ [illegible] مسیح موعود [illegible] اور [illegible] کہ اس [illegible] مسیح [illegible] ہیں۔ یاد رکھو۔ [illegible] [illegible] کی امداد [illegible] اور ان [illegible] [illegible] دجال [illegible] میں صفات الوہیت اور ملکیت کی ثابت کرتے ہیں۔ مولانا ناکسار آپ کی خدمت میں بڑی التجا سے عرض کرتا ہے کہ اس مسیح دجال کے عقاید اور خیالات [illegible] [illegible] [illegible] کہ مبادا آپ [illegible] [illegible] کے نہ ہو جاویں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال من امتی سبعون الفا علیہم السیجان رواہ فی شرح السنۃ (ایام ہو جاویں کہ میری امت سے ستر ہزار ایسے

مولوی لوگ جو طیلسان پہنے بڑے بڑے لباس پہنے ہوئے ہوں گے - جیسے مثل [illegible] وغیرہ کے ۱۲ منہ)

اور چونکہ احادیث متعلقہ دجال کے ازقسم مکاشفات یا رویا ہیں - لہذا آپ پر ان کی تعبیر و تاویل موافق علم تعبیر الرویا کے کچھ دشوار نہیں ہے - آخر آپ اس حدیث متفق علیہ کی بھی تو تاویل کرتے ہی ہوں گے جس میں مسیح دجال کے لئے بیت اللہ کا طواف کرنا وارد ہوا ہے حالانکہ احادیث صحاح میں مکہ اور مدینہ میں اس کا داخل نہ ہونا بھی لکھا ہوا ہے - کہ حرمتا علیّ کلتاھما (یعنی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونوں میں داخل ہونا مجھ پر حرام ہے - ۱۲ منہ) پھر طواف بیت اللہ اس کے لئے کیونکر ہو سکتا ہے - علاوہ بریں اس دجال کذاب کو طواف بیت اللہ کرنے کی کون سی ضرورت واقع ہو سکتی ہے پس جو اس حدیث کی آپ تعبیر و تاویل کر سکتے ہیں - اسی طرح پر دیگر احادیث دجال کی تعبیر بموجب علم تعبیر الرویا کے ہو سکتی ہے - کیا ضروری ہے - کہ ہر ایک ایسی حدیث اپنے ظاہر الفاظ پر محمول کی جاوے ہم اس جگہ پر ایک حدیث کی تعبیر بطور نمونہ کے پیش کرتے ہیں - عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلعم قال یخرج الدجال علی حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعا رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور - (یعنی خروج کریگا دجال - ایک خوبصورت گدھے پر جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہو گا ۱۲) اب غور کرو کہ تعطیر الانام فی تعبیر المنام میں لکھا ہے - ویدل الحمار فی المنام علی [illegible] و الحمار یدل دوتہ علی المعیشۃ (اور خواب میں گدھے کا دیکھنا دلالت کرتا ہے کسب کاموں کا مالک ہونا اور نیز دیکھنا اس کا معیشت پر بھی دلالت کرنے والا ہے - ۱۲)

[illegible] المراکب وسائر استفادہ دیدل علی [illegible] (جس سے مراد سواریاں [illegible] سفر کرتا ہے اور نیز اس کا [illegible] دیکھنا [illegible] [illegible] کاموں کے آسان کر دینے پر بھی دلالت کرتا ہے ۱۲) اب ملاحظہ فرمایئے کہ عیسائیوں میں جو اس آخر زمانہ کے دجال اکبر ہیں یہ سب امور موجود ہیں بلکہ تمام دنیا کے امور [illegible] مالی اور ہاتھ میں ہیں - مراکب بحری اور بری جہاز اور ریل وغیرہ [illegible] [illegible] ایجاد کئے ہیں - وہ از منہ سابقہ میں کہاں [illegible] [illegible] تمام [illegible] سفر جو یہ قوم کر لیتی ہے وہ سفر [illegible] وقت [illegible] [illegible] تمام مشکل کاموں کو بذریعہ کلوں کے جو اس قوم نے سہل و آسان کر دیا ہے - اس درجہ کا [illegible] کس وقت [illegible] ہوا - ایضاً - ویدل الحمار علی العالم بلا عمل - (اور دلالت کرتا ہے گدھے کا دیکھنا ایسے عالم پر جو بلا عمل ہو) یہ قوم تمام بے عمل اور بے عمل کے عالم ہو کر کس قدر بے عمل ہیں کہ [illegible] ہدایات موسوی ان کا عمل ہے اور نہ ہدایات عیسوی پر ایک ذرہ بھر عمل کرتے ہیں - ایضاً والبغل والحمیر دکوبھا دلیل علی الزینۃ - (اور سواری خچر اور

گدھوں کا دیکھنا دلیل ہے زینت کی ۱۲) تمام دنیا کی چیزوں کی جس قدر زینت اس قوم نے کی ہے وہ کس قوم نے کی ہے - ایضاً والحمار جد الانسان وسعیہ کیف ما راہ سمینا کان اوھزیلا فاذا کان الحمار کبیرا فھو رفعۃ فان کان جید المشی فھو فائدۃ الدنیا واذا کان جمیلا فھو جمال لصاحبہ واذا کان ابیض فھو زین صاحبہ و بھاءہ (اور گدھا انسان کی سعی اور کوشش پر دلالت کرتا ہے جس کیفیت سے اس کو دیکھا جاوے فربہ یا دبلا - اگر بڑا گدھا دیکھا جائے تو اس سے مراد بلندی اور رفعت ہوگی - اور اگر عمدہ چال کا دیکھا جاوے تو دنیا کا فائدہ مراد ہوگا - اور اگر خوبصورت دیکھا جائے - تو اس سے مالک گدھے کی خوبصورتی مراد ہوگی - اور جو سفید گدھا دیکھا جاوے تو اس سے مالک گدھے کی رونق اور زینت مراد ہوگی منہ ۱۲) یہ جملہ امور بالکمل تزین وجہ اس قوم میں موجود ہیں - ایضاً ومن رکب حمارا او مشی بہ مشیا ملیحا موافقا فان جدہ وسعیہ موافق حسن - (اور جو دیکھے کہ گدھے پر سوار ہوا اور اچھی چال سے وہ اس کو لے چلا تو مراد یہ ہے کہ اس کی سعی اور کوشش خوب موافق تقدیر کے ہے ۱۲) دیکھو اس قوم کی تدابیر کس قدر موافق تقدیر کے واقع ہوتی ہیں - کہ جس امر کا ارادہ کرتے ہیں - اس کو اکمل کر کے چھوڑتے ہیں - وغیر ذالک من التعبیرات اور ما بین اذنیہ سبعون باعا - جو اس کے کبیر ہونے پر دال ہے - اعلیٰ انتہا درجہ کی رفعت پر دلالت کرتا ہے - جیسا کہ مشاہد ہو رہا ہے علاوہ بریں یہ کہ اگر حمار اقمر سے مراد سواری ریل لی جائے تو بھی درمیان دونوں کانوں گاڑی کے جو انجن سے لے کر بریک تک بمنزلہ دو کانوں کے ہیں - اکثر تفاوت ستر باع ہی کا ہوتا ہے - اور علاوہ بریں یہ کہ [illegible] میں مراد [illegible] ستر سے کثرت ہی ہوتی ہے - غرض کہ اس قسم کی تعبیر اکثر احادیث متعلق دجال میں کی جاوے تو مراد صحیح معلوم ہو سکتی ہے جس میں کسی طرح کا محذور شرعی لازم نہیں آتا ورنہ پھر فرمایئے کہ انی اری سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف و سبع سنبلات خضر و اخر یابسات (تحقیق میں دیکھتا ہوں سات گائیں موٹی تازی کہ کھائی جاتی ہیں ان کو سات گائیں سوکھی دبلی اور نیز دیکھتا ہوں سات بالیں ہیں سبز اور دوسری سات بالیں ہیں خشک ۱۲) سے کیا مراد ہوگی - اگر اپنے ظاہر ہی پر محمول ہو کر تعبیر حضرت یوسف کی جو قرآن مجید میں مذکور ہے آپ کی مسلک کے بموجب محض غلط ہو جاویگی - و نعوذ باللہ منہا یتعالی اللہ تعالیٰ حکایتہ - عن یوسف قال تزرعون سبع سنین دابا فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ الا قلیلا مما تاکلون ثم یاتی من بعد ذالک سبع شداد یاکلن ما قدمتم لھن الا قلیلا مما تحصنون الایہ - (یوسف نے جواب دیا کہ تم کاشت کرو گے سات برس حسب دستور تو جو فصل کو کاٹو اس کو بالیوں ہی میں رہنے دو - مگر تھوڑا سا جس کو تم کھاؤ گے - پھر اس کے بعد سات برس سخت قحط کے آویں گے جس میں پہلا جمع ہوا تم کھا جاؤ گے جو ان کے لئے

جمع کیا تہا مگر تھوڑا سا جو ہستی بچ سکے تم نے محفوظ رکھا ہوگا (۱۲) اور اگر فرض کیا جاوے کہ کوئی وصف دجال کا احادیث میں ایسا مذکور ہوا ہو کہ وہ اس مسیح دجال پر صادق نہ آتا ہو تو احادیث صحاح سے تعدد دجاجلہ کا بھی ثابت ہو چکا ہے۔ تو اس وصف کو ہم دوسرے دجاجلہ پر محمول کریں گے۔ یہ کیا ضرور ہے۔ کہ باوجود تعدد دجاجلہ کے جو مخالفین کو بھی مسلم ہے۔ ہر ایک وصف مذکورہ فی الاحادیث کو اسی مسیح دجال پر منطبق کریں۔ اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ چونکہ حضرت عیسے نبی اسرائیلی کی وفات قطعی طور پر متعدد نصوص قرآنیہ اور احادیث سے ہم اپنے رسایل میں ثابت کر چکے ہیں اور بخاری شریف میں اختلاف حلیتین بھی مذکور ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایک عیسے نبی اسرائیلی موسوی ہے۔ اور دوسرا مسیح موعود مثیل عیسے محمدی ہے۔ اور پھر مسیح موعود کی نسبت اماکم منکم متفق علیہ احادیث میں پایا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہونے والا ہے۔ اور امامکم منکم صحیح مسلم میں موجود ہے۔ جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ بطور نص کے کہ وہی مسیح نازل ہونے والا امام امت محمدیہ ہوگا۔ لا غیر۔ اور زمانہ غلبہ مذہب عیسوی کا بھی موجود ہے۔ جس صلیب کی کسر کے لئے مسیح موعود مبعوث ہوگا۔ اور قرآن مجید میں آیت استخلاف میں ہی لفظ منکم کا موجود ہے۔ جس سے بطور نص کے ثابت ہوتا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں سلسلہ استخلاف کا اسی امت میں سے واقع ہوویگا۔ اور چونکہ اس آیت استخلاف میں لام تاکید اور نون تاکید ثقیلہ کا بھی موجود ہے۔ اور آپ کی اسلام کے بموجب وہ استقبال ہی کے لئے آتا ہے۔ جو آخر زمانہ اور قیامت تک کو شامل ہے۔ اور چاند گرہن اور سورج گرہن جو ایک علامت خاصہ مہدی آخر زمان کے لئے حدیث دارقطنی وغیرہ میں مذکور ہے وہ بھی واقع ہو چکی۔ اور حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ بہی آواز بلند پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ اس چودہویں صدی میں ایک مجدد کا مبعوث ہونا ضروری ہے۔ اور جس طرح پر کہ امت موسویا کے سلسلہ خلافت میں آخری خلیفہ حضرت عیسے حضرت موسے سے چودہویں صدی میں مبعوث ہوئے۔ اسی طرح پر اس چودہویں صدی کے راس پر اس مسیح موعود نے دعویٰ بعثت کا بھی کیا اور کوئی دوسرا شخص مدعی ایسا موجود نہیں۔ جس نے فرض منصب اپنا مناسب اس صدی چہاردہم کے ایسا کیا ہو۔ جس سے کسر صلیب واقع ہوا ہو۔ اور پھر خود حضرت عیسے کا فیصلہ انجیل متی باب ۱۱ آیت چودہ وغیرہ میں مذکور ہے۔ جس کا مصدق قرآن مجید بھی ہے۔ اور وہ فیصلہ یہ ہے کہ کسی کامل متقی کے نزول سے مراد یہ ہے کہ اس کامل کی شبیہت اور خو میں دوسرا شخص کامل پیدا ہو نہ یہ کہ آسمان سے وہی پہلا شخص نازل ہووے۔ وغیرہ وغیرہ بے شمار آیات و نشانات ایسے موجود ہو گئے ہیں۔ جو قطعی واجب کے طور پر ثابت کرتے ہیں۔ کہ انہ نازل میں جو ضمیر ہے اس سے مراد مثیل عیسے ہے نہ خود عیسے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اگر کسی حدیث میں خود عیسے کا نزول مذکور ہوا ہے تو اس سے بھی مراد مثیل عیسے ہی ہے نہ خود عیسے۔ امید کہ ان جملہ امور میں غور فرمایا جاوے اور جواب سے سرفراز کیا جاوے۔ ورنہ ثابت ہوگا کہ آپ نے ہمارے دعاوی کی تصدیق فرمائی۔ فقط۔ والسلام خیر ختام مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۵ء

محمد احسن نزیل دہلی

اس رسالہ کا مسودہ دو سہ روز ہی ہوا لیسا حب کے خط کے آنے سے طیار ہو گیا تہا چنانچہ ایسے جلسہ دہلی میں سنایا گیا جہمیں موافق اور مخالف موجود تھے۔ مگر بسبب پیش آجانے سفر لودھیانہ و امرتسر کے اور نیز خاکسار کے امروہہ وطن چلے جانے سے طبع اس کا ملتوی رہا تہا۔ لہذا اس قدر تاخیر قابل عفو ہے۔ والسلام

بدر کی ایک التماس سنئیے

ایک وہ وقت تھا کہ مقدس احمدی قوم اپنے پیارے امام اور دارالامان کے اخبار بڑی بڑی قیمتیں خرچ کرکے سنا کرتے تھے اکثر عاشقان امام برحق نے قادیان کے رہنے والے بعض بعض احباب کو تازہ اخبار لکھنے کے لئے ایجنٹوں کے طور پر مقرر کیا ہوا تہا اور جو ایسا نہیں کرسکتے تھے وہ ہمیشہ تڑپتے رہتے تھے۔ اور جہاں کہیں اپنے قرب و جوار میں کسی بھائی کے دارالامان سے آنے کی خبر پاتے تو شوق اور محبت سے فوراً دیوانہ وار اپنے کاروبار چھوڑ کر اس کے پاس پہنچتے اور اخبار تازہ کی غذائے روحانی سے روح تازہ کرتے اور بڑی بڑی تکلیفیں اور خرچ برداشت کرتے لیکن بدر نے ان تمام تکلیفوں اور خرچوں سے احمدی قوم کو سبکدوش کر دیا ہے اور تڑپتے ہوئے مشتاق دلوں کو کوچۂ دلبر کی تازہ ترین صحیح اور معتبر خبروں اور حکموں سے آگاہ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے ان کے علاوہ جن جن خدمات کو بدر ادا کر رہا ہے ان کی تشریح اس جگہ موجب تطویل و دردسر ہے ہاں حضرت اقدس امام و مرسل برحق کی اس منشا میں مرکوز ہیں۔ بدر کی نسبت آپ ہمیشہ ہی فرمایا کرتے ہیں کہ یہ اخبار ہمارا ایک شاہد ہے ہم اس کا بند ہونا بہت منحوس سمجھتے ہیں"۔ وہ ہر کام عالی بدر کے جاری رہنے اور اس کے قیام و استحکام کو دل سے آرزو رکھتے ہیں اور اسکی فکر کیا کرتے ہیں ہاں یہی لئے اپنا پیارا خادم مفتی محمد صادق اس کی ایڈیٹری کے لئے مقرر فرمایا۔ اور یہ لکھا کہ اب اس اخبار کی قسمت جاگ اٹھی"۔ پس اے قوم۔ بدر آپ کی خدمت میں اپنے حقوق آپ پیش نہیں کرتا کیونکہ جس قوم کا یہ خادم ہے اسکو دنیا میں سب سے بڑھ کر شاکر۔ قدردان اور محسن قوم ہونیکا فخر اور دعویٰ ہے ان سب کو اس ایک ہی بات میں ختم کر دیتا ہے کہ آپ کا وہ محبوب امام جس کے ہاتھ پر آپ نے بیعت کی ہوئی ہے۔ نہایت دل سے چاہتا ہے کہ بدر ہمیشہ زندہ رہے۔ چلتا رہے۔ بڑھے۔ پھولے۔ پھلے۔ کیونکہ وہ خود بھی سلسلہ نبوت محمدیہ میں بدر ہی ہے۔ بدر اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ شکر موجب ازدیاد انعام ہے۔ اس لئے آپ کی خدمت میں شکوہ و شکایت سے یہ درخواست پیش نہیں کرتا۔ بلکہ قوم کی طرف سے جس چاک اور قدردانی سے آج تک اس کا استقبال ہوا ہے وہ اس کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ مگر چونکہ اس کی حالت آپ کی نصرت کی محتاج ہے اور آپ کی ہمت اور نصرت پر اس کی زندگی کا انحصار ہے۔ اس لئے وہ اپنی محسن قوم کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے یہ عرضداشت ارسال کرتا ہے

آپ لوگ قادیان جیسے مقام میں اس کام کے متعلق ہر ایک چیز کی گرانی سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ایک طرف اتنے بڑے اخراجات اور دوسری طرف اس کی قیمت کا بہت تھوڑا ہونا۔ دو ایسے امور ہیں جن پر آپ کی خاص غور کی ضرورت ہے۔ سالانہ قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے ہے اور اسی میں محصولڈاک۔ لکھائی۔ چھپائی۔ روانگی۔ اور ایڈیٹری کے اخراجات شامل ہیں۔ گویا ایک اخبار صرف ڈیڑھ دمڑی کے قریب قیمت پر آپ کو گھر بیٹھے بٹھائے پہنچ جاتا ہے۔ اور اس طرف خرچوں میں بہت کمی محال ہے۔ میاں معراج الدین عمر نے ہمت کی۔ کہ آج تک اس کو تھامے رکھا اور ڈیڑھ ہزار سے زیادہ روپیہ اس پر خرچ کر دیا اور ابھی تک سو سوا سو روپیہ ماہوار دئے بغیر اس کا چھٹکارا نہیں ہوسکتا قومی کام ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد سے چلتے ہیں۔ الحکم ہی کی طرف دیکھ لو۔ کہ کس طرح قوم کے فراخ دلی سے اس کی مالی نصرت کی۔ احباب نے سینکڑوں روپیہ بیدریغ اس کو دیکر قایم رکھا اور علاوہ ازیں کے اس کا ابتدا سالانہ چندہ ہی اتنا معقول تھا۔ کہ اس کے چلنے میں دقت واقعہ نہ ہوسکتی تھی

بدر کا قایم رکھنا بھی سلسلہ احمدیہ کے ضروریات میں سے ہے اس لئے اس کا حق ہے۔ کہ قوم اس کی گزشتہ خدمتوں سے نصرت فرمائے لیکن بدر اتنا بوجھ قوم پر ڈالنا پسند نہیں کرتا۔ البتہ وہ ایک نہایت سیدہی اور آسان راہ سے نصرت چاہتا ہے اور التماس کرتا ہے کہ ہر ایک صاحب جن کی نگاہ سے یہ عرضداشت گذرے یا جو اس کو سن لیں وہ کم از کم پانچ نئے خریدار اس کے لئے بہم پہنچانا اپنا فرض سمجہیں اور ان کے چندہ پیشگی ارسال کراویں۔ اس طریق سے حبیب خدا مہدی و مسیح کی منشا پوری ہوگی اور بدر آپکی خدمت کے لئے قائم رہے گا۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے اجر عظیم ملیگا۔

جہاں اس درخواست کی منشا پورا کرنا قوم کا فرض ہے۔ وہاں اس کی اشاعت بھی فرض ہے۔ والسلام

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۲ نومبر ۱۹۰۵ء۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

ترجمہ۔ اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کر۔

کشتہ جات واعمال شگفت و نشست

وتکلیس وعقد وقایم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتھون سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی حُسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جنکو دُرست اور اس کتاب کو ایسی ردّی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مُصنّف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گیر صاحب ہین کہ جنھون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیونکی تلاش مین صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اُجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصّہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ اخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ شدہ معمولہ نسخے بھی درج فرمادئے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف عمہ ہے اور مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دھات اور اُپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور اُن کے کامل و ناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور اُن کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین۔ حجم ۶۰ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص ومنافع وفضائل واعداد وحروف وآیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرزجان بناوے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئیے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک و خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتھر
مینجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے نے اوّل ہی اوّل ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اوّل ہی روز سے اپنا جادو سا اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف عمہ

سنون دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ ودانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑ مین درد ہو یا خون آتا ہو دانت جیسے ہون۔ منہ مین سے بدبو آوے دانت مین لیس ایکدفعہ لگائی پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمتہ فی بکس جو عرصہ تک کافی ہے ۴ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ دوا اسم بامسمےٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دیکھے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنادیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنایا ہے ذرا ہمارے ان حبوب کا استعمال فرمائیے۔ پھر دیکھیئے کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہوسکتے ہین یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام جسم پر کر دیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین قیمت ساٹھ عدد حبوب عما

المشتہر حکیم سرفراز حسین ومحمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکھا کرین بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ دیتے ہین کہ جو کسی سے نہین پڑھا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین۔ مینجر

عمدہ ومضبوط خراس وبیلنہ آہنی مستریان مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ خراس بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسایل کی تفسیر قرآن مجید قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات وانجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات وتواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدید مقتضے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام عتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلاجلد ۲ے مجلد ۳ے

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورۃ مین تمام ترجمہ اور مضامین دی مین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلاجلد عہ مجلد ۳ے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن**۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ وپارہ الم** قیمت ۲ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف ونحو کا عجیب غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اُردو خوان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہین قیمت ۳ر (۸) **مفتاح العربیہ** اس کے ذریعے معمولی اُردو خوان عربی مدرسہ وصرف ونحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمتہ ۸ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلو پیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری وطب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ۔ (۲) اقسام الادویہ نظام جسمانی (۳) علم دواسازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عام (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی خفیفہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عنہ مجلد للعہ علاوہ محصولڈاک

(۱۰) **میڈیکل سائی کلو پیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت للعہ مجلد ۱۲ے

(۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور نسخہ جات کامل طور پر درج کردئے گئی ہے پہلے کی نسبت مضمون قریباً دوچند ہو گیا ہے قیمت عنہ

(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمین تمام امراض طبی وجراحی کی تشخیص وتشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر

(۱۴) **مفید النساء والصبیان** اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا نادان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۸ر

(۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر

(۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

مدرسہ قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org